TIGHT BINDING BOOK

TEXT LIGHT WITHIN THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224335

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ ۴۳۰۵ | Accession No. ۷۰۳۱

Author

Title مثنوی محمد ۱۲,۱۱۷

This book should be returned on or before the date last marked below.

منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی

توریت بلا توریہ انجیل بہ تجمیل — گویان مضمون تصدیر منشور محمدی

منشور محمدی

۹۵ / ۱۲

فرمان سولان سلف سانحتہ مرفوع — توقیع خطائیت منشور محمدی

توریت و دیم انجیل برافناد ز تجمیل — چون گشت علم رایت منشور محمدی

ت سلامانہ منشور کی مع محصول ڈاک تجھی ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ارسال منگی ہے، امانت فرماوین اور اگر
ت وخواند و تحریر مضامیں، دلفگار وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام مجھے شریف مہتمم مطبع وخبار منشور محمدی واقع مکہ
انہ فرماوین اگر عالی ہمت حضرات مجھ عطیہ دانہ کرین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا کمٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بضیغہ رجسٹری ارسال فرما

مثنوی

حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی

ت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم

م سے جسکے اج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور

یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم

ین اشاعت دین ہی کامل — رد شبہات کفر و جاہل

کے انوار سے ہین ہی عجب — شمس گمت گھٹ کے گرہنے کوکب

س تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب کو وہ کرے بے نور

سکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہنے ہی نور افشان

سکے دل سے ہین سب تمنائی — جاتے سب مون لنک عصائی

غزل

کوچہ احمد مختار دکھا دیا رب — [illegible] کا گلزار دکھا دے

روضہ سبز ابرار دکھا دیا رب — گنبد مطلع انوار دکھا دے

دشت یثرب کے مجھے خار دکھا دیا رب — وہان کے مجھکو گل گلزار دکھا دے

جان و دل و نفس صدقے کیے لیا ہون — اپنے محبوب کا دیدار دکھا دیا

چوم لون در کے قدم کو اور انکھون سے لگا لون — اپنے اس شوق کا رفتار دکھا دیا

سو محراب حرم دل نہین جھکتا ہر گز — اسکو وہ ابرو خمدار دکھا دیا

رات کالی مری فرقت کی منور ہو جاے — آپکے زلف کی اک تار دکھا دیا

روز و شب لب پہ ہی سحابی کی ہی دلکی دعا
صورت احمد مختار دکھا دے یارب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درخشان کوکب محمدی

بیا ساقی بدہ یک جام تحقیق — وز تدقیق
بعین نشہ اش گویم سخنہا — کہ گردد دلکش جان نضاری

چشم انصاف سے دیکھو تو حمد کے لایق وہی ذات ہی جسنے اپنی
قدرت کاملہ سے ایسے سات بلند عمارات سموات ہمارے سروں پر
بنا کے سات سیارون کو ان پر روشن فرمایا۔ اور دل انصاف مند
سے سوچو تو شکر کے لایق وہی مشکور متعال ہی کہ جسنے اپنی عنایت
وافرہ سے سات کشادہ صحن زمین کے ہمارے تحت قدم گسترہ
فرماکے اس سے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ کا ظہور بتلایا ؎
کس منہ سے کروں میں شکر تیرا ای بار خدایا گیتی آرا تو
ہم اسکے کن کن نعمتون کا شکر بجالاوین۔ اور کس کس احسانات پر
اسکی ستایش کرین۔ سب مین زیادہ شکر اس نعمت کا ہمپر واجب
ہی کہ اسنے اپنی رحمت کاملہ سے کوکب برج نبوت خورشید اوج
رسالت ہادی عالم شفیع بنی آدم مالک رقاب امم رسول مکرم
نبی معظم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
کو مبعوث فرماکے سبع المثانی عنایت فرمائی۔ اللھم صل
وسلم علیہ بعدد من یسبحک فی سبع سمٰوٰتک
ویقدسک علی سبع ارضک اما بعد یہہ بات
سب دانشوران باریک بین و نازک خیالان حق گزین پر
واضح و لایح ہی کہ اللہ تعالی جل شانہ اپنے مخلوقات علوی
و مصنوعات سفلی مین آسمان و زمین کو واسطے سات سات مخلوق
و مصنوع فرمایا کہ انجام بینان معانی و مقاصد پر ایک عمدہ دلیل
اپنے سبع صفات ذاتیہ کی ہو۔ ہم سات سیارون کا آسمان پر
روشن ہونا اور زمین سے عناصر اربعہ و موالید ثلاثہ کا ظہور پانا اسکے
کمال قدرت کی دلیل سمجھتے ہین۔ جب ہم غور کرتے ہین تو اتنا
معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ اللہ تعالی نے سب اعداد مین سات کو
ایک خصوصیت کرامت فرمائی ہی مگر اسنے اپنی حکمت بالغہ سے
ان ساتون مین ایک ہی کو نہایت شرف و عزت بخشا چنانچہ
اسکے صفات ذاتیہ مین حیات اور آسمانون مین فلک ہفتم اور سیارون
مین آفتاب اور ہفتے مین جمعہ اور عناصر اربعہ و موالید مین
آتش کا مکرم ہونا اسپر حجت روشن ہی۔ الحمد للہ جیسا اسنے
سات عدد مین عدد ہفتم کو ایک گونہ خصوصیت عطا فرمائی
اسی طرح ہمارے منشور کے اس سال ہفتم کو باعتبار گذشتہ سالون
کے ایک شرف تازہ ایسا بخشا ؎ زبان ناطقہ لاست
اندرین تقریر و بماند ازرہ رفتار خامہ تحریر ؎

جب جا چکا سال ششم	آغاز ہوا ہی سال ہفتم
حیران تھے مخالفین دشمن	مضمون پہ ہمارے کر نظر کر
سب پر یہہ کھلی تھی بات کامل	اسلام ہی حق پہ ساری حاصل
ہین دین محمدی مین برکات	دیگر ادیان مین ہی کذب و ہفوات
توحید خدا کا پورا تبیان	دستانہین کسمین ہو تحریف زیان
توراۃ ہی گرچہ سب مین مشہور	توحید خدا ہی اسمین مسطور
مشہور اگرچہ ہین صحایف	ایمین بھی ہین شرک کی خرافات
انجیل سے ہی یہی ہویدا	عیسی ہے خدا کا ایک بیٹا

العظمۃ للہ مدت دراز و زمانہ دیرباز سے مخالفین اسلام
کا یہہ ارادہ تھا کہ کسی طور پر آفتاب اوج اسلام کو جناب

ہفوات مین پوشیدہ کر دین اور بستان دین محمدی پر صرصر
بے دینی کا حزان لائین چنانچہ ان مخالفین کے علمانے اسکے بہت
سے تدبیرین دہموندین اور بہت سا روپیہ بگاڑ دیا لیکن اسلام
کا کچھ بگڑ نہ سکا۔ آخر بعد لاچاری اپنے شاہد مدعا کی جلوہ گری کو کاغذون
مین بتلانے لگے اس سے انکا قصور یہہ تھا کہ ہم بہت سے عاشق
مزاجان اسلام کو اس محبوب دلفریب کے دام مین پھنسائین اور
کید ضلالت مین سپڑائین اسی قصد سے ایک عمدہ مخالف
اسلام ہندوستان مین پرچہ تعصب بارسمی بہ شمس الاخبار
مشہور کرکے اشاعت اپنے دین وملت کی چاہی تو معاً در پاے
حمیت مدار جناب محمد مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الاطہار
سے انکے نام پر ایک منشور نکلا جسمین انکے شکوک باطلہ کا بطلان
اور انکے کفر وخذلان کا تبیان ہی ؎ منظور ہمہ بچشم
جان است ؎ منشور پیمبر زمان است ؎ جب یہہ منشور ہدایت
دستور چار دانگ عالم مین رونق افروز ہوا۔ ساری قلعی
مخالفان اسلام کی ایکبار کھلی گئی اور بہت دہرمی باطل ویژہ
والون کی معلوم ہوگئی۔ ہر ایک مخالف اسلام جو بطمع حطام
دنیویہ دین اسلام کی بطلان کا معتقد تھا سو جان سے اسکا
مقر ہوا۔ گو بظاہر زبان سے نکلے۔ ہم اس منشور کی کیا تعریف
کرین اور اسکے وصف مین کیا لکھین کہ وصف اسکا خارج
از حد تقریر وبیرون از حد اول تحریر ہے۔

یہہ وہی منشور ہی کہ سال اول مین بہنایت عظمت وشوکت
بدلایل عقلیہ ونقلیہ سارے شبہات صاحب شمس الاخبار کو جو انہون نے
اسلام پر وارد کئے تھے مردود فرمایا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ سال دوم

مین پادری جب علی صاحب کا قافیہ براہین عقلیہ ونقلیہ سے
ایسا تنگ کیا کہ انکا قفل دہن بالکل بند ہوگیا پھر آہنگ نکہلا یہہ
وہی منشور ہی کہ سال سوم مین پادری صاحب کے عماد دین کو ایسا
دہایا کہ سقف عیسویت کی پھر انہون نے نئی تعمیر کی۔ یہہ وہی منشور
ہی کہ سال چہارم مین پادری صفدر حسین صاحب کی صفدری
کا راستہ ایسا بند کیا کہ اورون تو کیا خود پادری صاحب
کو چلنا نہایت دشوار ہوگیا۔ یہہ وہی منشور ہی کہ سال پنجم مین
پادری ویری صاحب کے بعض اعتراضون کے اکثر ایسی خدمت
کی کہ انہون نے بصدق دل اسکو اپنا مخدوم جانا۔ یہہ وہی
منشور ہی کہ سال ششم مین جہانیون کو روداد مباحثہ فقیر
ہیچمدان وپادری گولڈ اسمت صاحب سے صاف عار کو
معلوم ہوچکا کہ غیر از قرآن سر کہ ؎

مین۔ ادنیٰ ۱۲

منشی خیر الدین صاحب برادر حقیقی پادری ندین ؎
شرارت دین باطل پر نہایت واقف اور خیریت دین محمدی
پر بخوبی آگاہ ہوکے اسم بامسمی ہوگئے۔

ادنی کرشمہ اس منشور کا یہہ ہی کہ جناب سید محمد مراد صاحب بیمار
جو چند دنون بامصطباغت عیسویت بیمار تھے یکبار غسل صحت اسلام سے چکے
اس منشور کی ادنی کارروائی یہہ ہی کہ سال ششم کے اوایل
مین یحیی یوحنا حواری انجیل کے جناب منشی عبد الرزاق صاحب قاری
کا بیان بلیغ سنکے اور مسٹر بلگم صاحب سے مسئلہ تثلیث مین
مباحثہ کرکے مشرف بشرف اسلام ہوے۔

اس منشور کی ادنی کارگذاری یہہ ہی کہ ایک یورپ زاد

قوم کے شریف ریوے کے انجینر نے مولوی عبد الغفور صاحب
کے جناب مین اسلام لاکر اپنا نام احمد رکھ لیا۔
اس مشہور کی اور مزید رونق افروزی یہ ہی کہ وہ سرے سے جناب
ناصب یوحنا واعظ دین عیسوی سو میون کے اتھون پاپ میون
فقرہ کو بغور مطالعہ فرماکے عیسویت سے تائب اسلام پر راغب
ہوکے مشرف بشرف اسلام ہوا اور نام اپنا عبد الواحد رکھ لیے
اس مشہور کی اور جلوہ نمائی یہ ہی کہ ایک عمدہ میودی صاحب
حافظ توراۃ موذات سے توبہ کرکے ہاتھ پر شیخ عبد الرحیم
صاحب کے کلمہ پڑہا اور اپنا نام دین محمد رکھا۔
اب ہماری نادی عالیشان سے دعا یہ ہی کہ بفوایت
منشور محمدی ایکے رجب تک جناب رجب علی صاحب پڑہانیا
[illegible] ہوجاوے گا۔

امن اسلام پر بیت

[illegible] بہ تاثیر تربیت اعجاز حضرت اعجاز
دام اعجازہ اپنے شمس الاخبار کا آپہی ماحی ہوکے اسکو
کوکب بنادیا۔ یہہ نجانا کہ جب وہ شمس تھا تو ہزارون گھس اسلام
کے اسکو لگ گئے تھے اور گہن اسلام کا اعجاز صاحب
کی معجز بیانی سے ایسا لگا کہ بالکل شمس نظر عالم سے محو ہوگیا
اب شمس صاحب کوکب بنے ہین آیندہ دیکھئے کہ کیا ہوگا۔
اگرچہ اجمل کوکب ہند شب دیجور عیسویت مین طلوع کیا ہی
پر یہہ نجانا کہ اب جس سے نور لیا ہی وہ تو بے نور ہوگیا پھر
اپنی کیون دینے۔ یقین ہی کہ کوکب ہند خورشید دین محمدی
کے طلوع سے سراسر بے نور و مخفی ہوجائیگا۔

صاحب کوکب ہند ضرور اسبات کے معترف ہونگے کہ کوکب ہند
پیش خورشید عرب نور نے ندارد۔
اگرچہ صاحب نور افشان اپنے اخبارون مین در بابت
دین عیسویت بہت کچھ ظلمت افشانی کی ہی کہ جسکی قطعی تردید
ہمارے منشور نے فرمائی۔ مگر صاحب نور افشان سے ہمارا
ملتمس یہہ ہی کہ جس شمس و کوکب کے نور سے آپ منور ہوکے
نور افشان بنے ان دنون مین وہ محو ہوکے کوکب بنگئے ہین
پھر انکی نور افشانی کیسی ہے فقط

راقم خادم الطلبہ سید محمد نظام الدین مفتوی مخزنی

قطعہ تاریخ بے بہا از نثار افکار دربار جناب مولانا مولوی اعلم
اکبر خان صاحب دام فیضہ ہمارے مطبع مین پہنچی طبع اسکا
موجب مزید حسن منشور ہے۔ قطعہ تاریخ

ہیبت سے اس اخبار کے بیجان ہین بوادر	صمصام مسلسل ہی وہ یہہ پانچ نادر
[illegible]	[illegible]

۱۲۹۵

ایڈیٹر منشور۔

بقیہ ابطال تثلیث

قطع نظر امور بالا مذکور کے خود عقل سلیم اس بات پر دلالت
کرتی ہی کہ مسئلہ تثلیث اگر مسئلہ تعلیمی رسول ہوتا تو ضرور
اسکا اعتقاد و بیان شارع کے بموجب سب مین یکسان ہوا
ہوتا کیونکہ عقلا و شرعا یہہ بات معلوم ہی کہ انبیا علیہم السلام
تعلیم الہیات ایک ہی طور پر فرمایا کرتے ہین جب ہم
اقاویل علمای مسیحی کو ملاحظہ کرتے ہین تو اسمین اتنا تبا
اختلاف پاتے ہین کہ کسی دین و ملت کے اعتقادیات

ہین دتنا ہنین پاتے چنانچہ اس مسئلہ مین فرقہ دوسیتی کا یہہ اعتقاد عجیب ہے کہ خدا تعالی سے کتنے درجون کے روحین بنام ابن اور ان کے نخلین جنمین سے ایک مسیح تھا انہی اس اعتقاد سے صاف معلوم ہوچکا کہ امثال حضرت عیسی کے اور بھی موجود ہین تو تخصیص عیسی کی درجہ الوہیت مین بلا مخصص ہے اور زعم مجرد عیسویون کا اسکا مخصص ہو نہین ہوسکتا اور فرقہ ابولے کا یہہ اعتقاد ہی کہ مسیح محض آدمی ہی اور انکے بعض یہہ اعتقاد بتلاتے ہین کہ عیسی روح القدس کے قوت سے پیدا ہوا ہے نہ باپ کے قوت سے اس میرے دعویکے گواہ صاحب حل الاشکال ہین وہ فرماتے ہین کہ سچ ہی کہ انگلش اور جرمن اور اور ملک فرنگستان کے بعض علماو فاضلون نے مسیح کی الوہیت کا انکار کیا مگر یہہ بات سچ نہین کہ وہ انجیل کو مانتے تھے یا مسیحی حقیقی تھے بلکہ جسبات کو جی چاہا اور اونکے عقل مین آیا اوسے مانا اور مابقی کو نمانا انتہی ملخصا اگرچہ صاحب حل الاشکال اپنے دینی بھائیون پر اتباع عقل اور انجیل کو نمانے کا الزام لگایا ہی مگر واقعی پوچھو تو یہہ ہی کہ اس مسئلہ کا انکار فرق بالا مذکور سے از روے عقل ہی نہین بلکہ اولا نقل اور ثانیاً عقل سے ہی اگر وے انجیل کے نمانے والے ہوتے تو کیون وے عیسوی کہلاتے۔ الحاصل اس مسئلہ پر کوی دلیل عقلی قایم نہین بلکہ ہزارہا دلایل اسکے بطلان پر قایم ہین ہم اس مقام مین پانچ دلیلین بعد حروف عیسوے بیان کرتے ہین تا ہمارے پیارے عیسوی دوستون پر بطلان مسئلہ تثلیث کا بخوبی واضح ہو۔

دلیل اول ایک کے واسطے ثلث پورا نہین نکلتا اور تین کا ثلث پورا ایک ہوتا ہے۔

دلیل دوم مجموعہ تین احاد سے عبارت ہی اور ایک حقیقی مجموعہ کسی احاد کا نہین پس اتحاد ان دونکا غیر ممکن ہے

دلیل سوم ایک جزو ہی تین کا پس اگر ایک عین تین کا ہو تو لازم آتا ہی کہ جزو کا کل ہو اور اگر تین عین ایک کا ہو تو لازم آتا ہی ہونا کل کا جزو اور بطلان اسکا بداہتا ثابت ہی۔

دلیل چہارم ترکیب واجب الوجود کی اجزاے غیر متناہیہ سے ہونا لازم آتا ہی اسلئے کہ جب حقیقت جزو کی بعینہ حقیقت کل کی ٹھہری اور کل مرکب ہو تو جزو بھی مرکب ہوگا ایسے جزو سے کہ وہ اسکا نفس ہو پھر وہ بھی مرکب نکلیگا اسی طرح الی غیر النہایۃ اور ترکب شئی کا اجزاے غیر متناہیہ سے محال ہے

دلیل پنجم جب ایک ثلث تین کا ہوا اگر تین عین ایک کا ہو تو لازم آتا ہی کہ ایک اپنے ہی نفس کا ثلث ہوے اور اسکا استحالہ بدہی ہے۔ باقی برآیندہ

راقم خادم الطلبہ سید محمد نظام الدین نقوی مخزی

بقیہ مسئلہ طلاق

(دلیل سوم) قطع نظر صدور افعال فہمیہ منجانب منکوحہ کے ایسے ایسے واقعات بھی پیش آجاتے ہین کہ باوجود اسکے کہ منکوحہ نیک اور اشراف ہو اور الواث اور الایش ہای رزیلہ اور افعال اور اعمال شنیعہ سے مبرا اور منزہ ہو پھر بھی ہین آدمیون کو ایسے عورات کو اپنی آپ سے جدا کرنا پڑتا ہی فرض کرو کہ ایک عورت بڑی نیک اور اشراف ہی لیکن

اوس کا خاوند یا خود وہی ایک دوسرے کو باعث خاندانی
ہونیکے یا وجہ شکیل و شریف یا مالدار ہونیکے نظر حقارت سے
دیکھتے ہین یا سب کچھ جانے دیون کہ [illegible]
اور میل طبیعت نہین ہے تو اس حالت مین ہی امر یعنے عدم
اتفاق موجب طلاق ہے - اور یہہ ایک ایسا امر ہی کہ تھوڑے
سے نظر کے بعد منصف آدمی معلوم کرسکتا ہی کہ بیشک یہی
سبب طلاق ہوسکتا ہی - نہ کہ یہہ صرف زنا ہی پر طلاق
ہوسکتی ہی اصل موجب طلاق تو انقلاب حالات انسانی
اور کدورت اور رنجش ہے سو یہہ خواہ کسی طریق سے ہو یہہ
ضرور اور لابد نہین ہے کہ ضرور زنا پر ہی طلاق دیا جاوے
دلیل چہارم ہر سہ دلایل متذکرۂ بالا سے اتنا ثابت ہوتا
ہی کہ ضرور ہر ایک آدمی اس مسئلہ کا محتاج ہی جبکہ احتیاج
اسکا ثابت ہی پس یہہ مسئلہ بھی عین موافق عقل اور
قانون قدرت کے ثابت رہی وہ وہم جو مسلمین پیش
کرتے ہین سو اسکا دفعیہ اختصاراً ذیل مین کیا جاتا ہی
وہو ہذا - **دفعہ وہم** واضح رہے کہ عیسائی کہتے
ہین کہ طلاق کا دینا گویا اپنی عورت کو زنا پر ترغیب دینا ہی
سو یہہ اونکی سراسر خوش فہمی ہے کیونکہ اصل مین طلاق
کا دینا گویا ایک مرض کو اپنے جسم سے دور کرنا ہے سو یہہ
کسی طرح سے موجب زنا نہین ہوسکتا - اور جب کہ اپنی سے
جدا کیا جاوے اوس صورت مین وہ عورت مثل اپنی اول
حالت کے ہوجاتی ہے کیونکہ نکاح فسخ ہوجاتا ہے جدا
کرنے والا بانی زنا کیونکر سمجھا جاوے گا -

اور یہہ جو عیسائی کہتے ہین کہ عورت مطلقہ سے نکاح حرام ہی
یہہ بھی خالی از خوش فہمی نہین ہی کیونکہ اوس صورت مین زنا
ہوسکتا ہی کہ جب بے نکاح حسب القواعد شرعی عورت مطلقہ
کے ساتھ صحبت اور مجامعت کرے جاوے اور کل کتب
آسمانی مین زنا کی تعریف یہی کی گئی ہی کہ کسی عورت کے
ساتھ بے نکاح اور عقد کئے کے مجامعت کرنا پس جب کے
عورت سے خواہ مطلقہ ہو اور خواہ غیر مطلقہ شرعی طور پر عقد
کیا جاوے گا تو کیونکر زنا شمار ہوگا میرے نزدیک اگر
بموجب خیالات مسیحیون کے مطلقہ عورت سے عقد نہ کیا
جاوے تو اس صورت مین اوس عورت پر ایک بڑا ظلم
کرنا ہے اور نیز گویا کہ زنا کے ترغیب دینا ہے کیونکہ اس
صورت مین وہ عورت بباعث عدم نکاح کئی ایک طرح کے
ایسے افعال پر جو اسنے پہلے بھی نہ کئی ہی جسارت پکڑیگی

اور دیوی بریت لئے اوسکو ایک سو ایک [illegible]
آجاویگا اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو کسی طرح
سے عورت مطلقہ سے نکاح حرام نہین ہوسکتا - اور وہ جو
حضرت مسیح علیہ السلام نے باب ۵ درس ۳۲ انجیل
متی مین فرمایا ہے اول تو وہ بباعث تحریف اور تبدل
اور تنسیخ کے قابل تمسک نہین ہوسکتا اور بالفرض
اگر اسکو تمسک ہی پکڑنا ہو تو ہم کہتے ہین کہ اوس درس
کے یون معنے ہین کہ وہ عورت مطلقہ جو فسق و فجور مین
مبتلا ہو اور بعد طلاق دینے کے بھی باعث طلاق یعنے
زنا وغیرہ سے باز نہ آئے ہوتے اس سے نکاح کرنا حرام

ہی نہ کرا وس مطلقہ سے جو باعث عدم اتفاق طلاق دی گئی
ہو اور بعد طلاق دینے کے بھی وہ اپنی شرافت اور اصالت
پر قایم ہو جیسے کے اول ایام مین تھی کوی تبدل تغیر اوسکی
طبیعت مین نہ آیا ہو پس اگر وہ عورت کسی ایسے آدمی کے
کہ جس سے اوسکی طبیعت موافق ہو جاوے اور آپس
مین رشتہ اتفاق قایم ہو جاوے پھر عقد شرعی کرلے
تو کیونکر موجب حرمت ہو سکتا ہے۔ اور یہہ ہو سکتا ہے
کہ ایک شخص کے ایک سے نا اتفاقی ہو اور دوسرے سے اتفاق
ہو جاوے۔ فافہم* الراقم مرزا سلطان احمد از گورداسپور پنجاب

تتمہ تاریخ اسلام از رسالہ نور الہدے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ
کتاب خطبات احمدیہ مین نہایت ہی عمدگی کے ساتھ لکھا
ہے اور اس نسب نامہ کو برخیا کاتب الوحی حضرت ارمیا
نبی علی نبینا علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور بہ ثبوت
معتبر اور صحیح بعد تحقیق کے لکھا ہوا معلوم ہوتا ہی چونکہ
وہ نہایت صحیح ہی اسلئے اس رسالہ مین اسکی نقل کی جاتی
ہی۔ ناظرین کو یہہ خیال نگذرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا نسب نامہ عدنان سے آگے بیان کرنا ممنوع ہے
کیونکہ اس بارہ مین کوی نہی شارع سے مروی نہین ہے

۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۳	قیدار	۷	سمای	۳۰	بدلان
	سنہ ۱۹۹۶ قبل مسیح ع	۴	عوام	۸	رزاح	۳۱	یلدارم
۲	اسمعیل علیہ السلام	۵	عوص اول	۹	[illegible]	۳۲	حرا
	سنہ ۱۹۱۰ قبل مسیح ع	۶	مُر	۱۰	معصر	۳۳	ناسل
				۱۱	ایہام	۳۴	ابی العوام
				۱۲	افتاد	۳۵	مقتاویل
				۱۳	عیسی	۳۶	برد
				۱۴	حسان	۳۷	عوص دوم
				۱۵	عفقا	۳۸	سلامان اول
				۱۶	ارعوا	۳۹	الیسع اول
				۱۷	بلعی	۴۰	اود اول
				۱۸	بحری	۴۱	عدنان اول سنہ قبل مسیح
				۱۹	ہری	۴۲	معد اول سنہ قبل مسیح ہمعصر ارمیا نبی
				۲۰	یسن	۴۳	حمل
				۲۱	حران	۴۴	نایب
				۲۲	الرعاء	۴۵	سلامان دوم
				۲۳	عبید	۴۶	الیسع دوم
				۲۴	عنف	۴۷	الیسع
				۲۵	عسقی	۴۸	اود دوم
				۲۶	ماحی	۴۹	اُد
				۲۷	ناخور	۵۰	عدنان ثانی
				۲۸	فاجشم	۵۱	معد ثانی
				۲۹	کالح	۵۲	نزاد

۵۳	مضر	۵۹	مالک	۶۵	کلاب
۵۴	الیاس	۶۰	مہر	۶۶	قصی
۵۵	مدارک	۶۱	غالب	۶۷	[illegible]
۵۶	خزیمہ	۶۲	لوائے	۶۸	ہاشم
۵۷	کنانہ	۶۳	کعب	۶۹	عبدالمطلب
۵۸	النضر	۶۴	مرہ	۷۰	عبداللہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۷۳ نہ عیسوے

سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے پہل ثویبہ نے دودھ پلایا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسیکا دودھ پیا تھا ثویبہ کے ایمان لانے مین اختلاف ہی۔ یا وصف اسکی مختلف روایات سے ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے اسکے بعد حلیمہ بی بی صاحبہ نے آپ کو دودھ پلایا اور آنحضرت کے رضاعی والدہ مقرر ہوئین چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدت رضاعت بابرکت پر از کرامات تھے لہذا بعض عمدہ حالات اس موقعہ پر تیمنا ذکر کئی جاتے ہین۔ بی بی حلیمہ صاحبہ سے روایت ہی فرماتے ہین کہ جب ہمارے گاؤن مین قحط پڑا تو ہم کئی ایک عورتین مکہ معظمہ مین اجرت پر دودھ پلانے کی ارادہ سے آئین اون دنون مین ہمارے پاس ایک گدہی اور ایک اونٹنی تھی اونکا حال لاغری سے ایسا ہو رہا تھا کہ ایک قدم چلنے کی طاقت نرکھتی تھین۔ اور ایک لڑکا اور خاوند بھی میرے ساتھہ تھے جب ہم سب عورتین مکہ معظمہ مین پونچین تو ہر ایک عورت نے کسی نہ کسی ذریعہ سے اجرت پر دودھ پلانیکے لئے لڑکے لئے چونکہ میرا ذریعہ نہ تھا مجھے کوی لڑکا نہ ملا مگر محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ثویبہ ابولہب کی کنیزک تھی جسکو ابولہب نے سب والدت آنحضرت کو آزاد کر دیا تھا۔ کیونکہ اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر دی تھی عرب مین یہہ دستور تھا کہ جب کسی غلام وکنیزک سے خوشخبری سنتے تھے وہ اوسے آزاد کر دیتے تھے اور انعام واکرام بھی کرتے تھے امیر حمزہ صاحب چچا تھے حلیمہ بنی بکر کے قبیلہ مین سے تھے کہ آنحضرت کی یتیمی کے سبب سے کسی عورت نے اونکو نہ لیا۔ مین جب آپ کے گھر مین گئی اسوقت آپ ایک صوفی کپڑے مین سوے ہوے تھے۔ مین نے انکو بے آرام کرنا مناسب نہ سمجھا اور انکے سینہ پر ہاتھہ رکھا اسیوقت آپ نے آنکھین کھولدین اور مجھے دیکھکر ہنس پڑے مجھے اونکی بھاونی صورت اور دلربا ہنسے نے فریفتہ کرلیا۔ اور انکے محبت نے میری طبیعت کو رضاعت اور پرورش کی جانب رغبت دی۔ اوسوقت مین انکی محبت کے غلبہ مین اونکی نورانی چہرہ کی طرف دیکھہ رہی تھی گویا نور انکے آنکھون سے مشتعل ہوکر آسمان تک پونچتا تھا۔ پس مین نے اونکے چہرہ مبارک کو بوسہ دیکر گود مین لے لیا اور دودھ پلایا جب ایک طرف کا دودھ پی چکی تو مین نے دوسری طرف کا ارادہ کیا آنحضرت نے دوسری جانب سے دودھ نہ پیا حلیمہ صاحبہ نے فرمایا کہ آپ کا ہمیشہ یہی حال رہا۔

باقی برآئندہ

اخبارات روم و روس

قلعہ قارص مین لشکر سلطانی دس ہزار موجود تھا انکی رسد تمام ہوچکی تھی اتوار کی شب کو کہ ۱۸ دین نومبر کی تھی لشکر روس بیس بارہ ہزار نفر ۳۰ توپین لئے ہوے قلعہ قارص پر آگرا اور سارے دن چار گھنٹون تک ہی ہنگامہ رہا اور لشکر سلطانی نے جیسے کہ انکی خو ہے اپنی بڑی بہادری و دلاوری اپنی دکھلائی مگر بسبب کثرت گولہ رانی روسیون کے ہزارون مسلمان لشکری و رعایا شہید ہوے۔ اور بہت سے مکانات تباہ و تاراج ہوگئے۔ تا آنکہ بچون اور عورتون مردون کے لاشے ڈھیر پر ڈھیر نظر آنے لگے۔ اخر الامر افسر لشکر حسین حامی پاشا نے قلعہ خالی کر دینا مناسب جانا اور سارے تین سو سوار ہمراہ لیکر قلعہ سے چلے گئے اور روسیون نے شاید وہان دس ہزار آدمیون کو قید کرلیا اس قلعہ مین دو سو توپین یعنی جنرل ملیقوف افسر روس کہتا ہی کہ تین سو توپین تھین۔ ہرچند کہ قارص پر روس کا تسلط ہونا ہولناک مقدمہ ہے کیونکہ اس سے ارض روم بھی خطرناک مقام ہوگیا بلکہ یہان بھی روسیون نے محاصرہ کیا ہے مگر یہہ نہ سمجھا کہ روس کا غایت مقصود حاصل ہوگیا کیونکہ اب جو جو مقام انکے اختیار مین آئے وہان انہین پورا جما ہونے زمان دراز چاہئے بلکہ آیندہ اگر لشکر سلطانی کے طرف سے انکے راستے بند کئے جائینگے یا اور کوی صدمہ انپر آوے تو ضرور انہین اپنی اپنی جگہون مین ٹھہرنا پڑیگا اور یہہ بھی معلوم رہے کہ قلعہ قارص روس کو جسکی محنت اور ۱۵۰۰۰ مجمع لانیکے بعد بہ دست ہوا اب یہہ خبر پہنچی ہی کہ روسیون نے ان پانیون کو جو ارض روم مین پہنچتے ہین بند کر دیا مگر ارض روم کے اندر اسقدر پانی ہے کہ احمد مختار پاشا وغیرہ وہان کے باشندون کو باہر کے پانی کی کچھ چاہ و پروا نہین اس پاشا کی تائید کو ان دنون ایک لشکر جسکا شمار ۸۰۰۰ ہی طرابزون کی راہ سے روانہ ہوا کل کے دن یہہ خبر پہنچی کہ عثمان پاشا غازی ساتھہ ہزار کا لشکر ہمراہ لئے ہوے روس کی صفین چیر کے پلفنہ سے نکلے اور ڈیڑھہ سو توپین جو قلعہ مین موجود تھین ساتھ لیگئے اور صوفہ راہوہ کی راہ لی۔ غرض کہ یہہ بڑی خوشخبری ہی کیونکہ قلعہ مذکور کو روسیون کا ۱۵۰۰۰ لشکر گھیر کیا تھا باین اس بہادر عالی ہمت کا انکے بیڑے سے مخلصی پانا اور انکی صفین چیر کر نکلجانا لشکر سلطانی کی کمال بہادری و جوانمردی کی دلیل ہے کہ جس سے وے گو کیسی ہی آفت مین ہون ہاتھہ نہین اٹھاتے ٹیمس مین لکھا ہی کہ جب عثمان پاشا کو آخر کار روسیون کے بیڑے سے نکلجانا آسان ہوگیا تو روسیون کو اس بات کا اقرار ضرور پڑا کہ ہمنے بلفنہ مین کچھ نکیا اور اتنی دنون کی ساری محنتین برباد گئین اب ہم خداوند تعالی کا یہہ شکر کرتے ہین کہ لشکر سلطانی بلفنہ سے صحیح و سالم نکل گیا ہمین امید ہی کہ اگر انہین لشکر سلیمان پاشا سے جا ملنے کا اتفاق نہو تو ضرور کسی اچھی پناہ گاہ مین با امن و امان اقامت کرینگے جبکہ اسود سے علی صائب پاشا افسر نے بذریعہ ٹیلیگراف یہہ خبر دی ہے کہ ۱۸ نومبر کو وہان کے لشکر نے کرسی کے درمیان ایک

قلعہ کہ جہان لشکر سلطانی قریب دو ہزار کے تھا حملہ کیا اور دونون لشکرون مین سخت جنگ ہوا تین سو نفر لشکر دشمن سے واصل جہنم ہوے اور لشکر سلطانی مین سات آدمی شہید ہوے اور ۳۰ زخمی ہوے غالتقہ مین مسار سے لشکر سلطانی کی چار علیحدہ آئین اور نواح جبل اسود مین یہہ حال ہے کہ دس برس کے لڑکے سے ساٹھ برس کے بوڈھے تک جتنے مسلمان تھے ایکدان مقابلہ دشمن کو ہتھیار باندھ لئے ہین -

سنہ ۱۲۵۵ے ۲۰ دین نومبر کو یہہ ٹیلیگراف آئی کہ صوبہ اخالتیہ مین لودشانی نام مقام پر جنگ ہوا روسی بھاگ گئے چونکہ احمد مختار پاشا کو زمان بڑی مدد پہنچی اس لئے روسیون کو ناچار پیچھے ہٹنا پڑا -

رؤف پاشا شیکہ مین احمد ایوب پاشا کو افسر لشکر بناکر آپ اوردنہ کو لشکر احتیاطی کی مدد پر آئے ہین شمار اس لشکر کا ۱۵۰۰۰ کا ہی قارص مین زخمی اور بیمار کل ۶۰۰۰ ہین اور روسیون نے وہان اپنے دس ہزار آدمی چھوڑ کر ارض روم کے طرف چلے گئے - فقط

روم و روسیہ

صاحب بمبئی گوت رقمطراز ہی کہ اگر چیکہ دربارہ شروط صلح عوام الناس کا قیاس گوناگون اور مختلف ہی اور وے یہہ سمجھتے ہین کہ اہالیان روس بہت سخت شروط مقرر کرینگے لیکن ہمین یہہ یقین ہی کہ لوگ کے خلاف قیاس بالکل معتدل شروط مقرر ہونگے - اگر روسیون اور ترکیون کے درمیان بلاواسطہ دوسرے سلاطین کے صلح ہو تو شاہ زار انکی نسبت چندان سختی ظاہر نہ کریگا اور بالفعل قلیل فتوحات پر قناعت کریگا کیونکہ آیندہ پھر جو کچھ اسنے لینا چاہے گا سو لینے کے واسطے اسکو قدرت حاصل ہی - قطع نظر اسکے اگر شاہ زار زیادہ حرص و طمع کو کام فرما دیوے تو اسکے اور انگریزون کے فیما بین جنگ ہوگی لہذا اسکو یہہ منظور نہین کہ اسنے بجا کر کرین اور ایک کے عوض مین دو سلطنتون سے جنگ و مقابلہ کرین اتنک ۵۰ لاکھہ سپاہ روسیہ کے قریب متفرق محاربون مین کام آئے - اور کروڑہا روپئے آٹھہ مہینون کے عرصے مین پیٹے گئے اگر جنگ طول ہو تو اور کروڑہا روپیہ صرف ہونیکی ضرورت درپیش ہوگی لیکن کہین سے ایک حبہ سیاہ روسیون کو قرض ملنے کی امید نہین قطع نظر اسکے اکثر اہل روس شاہ زار کی نسبت درہم برہم ہو گئے ہین اور چو طرف سے قرض خواہون کا ہلوہ ہو رہا ہی - بسبب ان وجوہات کے زار اپنی حرص و طمع کو خواہ نخواہ روکیگا -

عثمان پاشا وہ جو عثمان پاشا خودکشی کر لینے یا زخم کے صدمے سے مر جانیکے باب مین ایک خبر وحشت اثر مشہور ہوی تھی سو صرف بے اصل ہے اور مانیتک کاری نامی ایک شخص نے اسکو مشہور کیا -

زاروچ کو الیف آمد رزم گاہ بلغار سے یہہ واضح ہوا کہ زاروچ کے لشکر مین سبرتی ہوتی ہے - شاہ زار صدمہ اس جنگ مین ملک الموت کے پنجے سے تین مرتبہ بچکر نکلا -

روس ترک کے تار برقیون کی تردید

جو اسنے ایک مبالغہ سے پلونا کی فتح کے باب مین بھیجی ہین۔
اوسمین بیان تھا کہ روسیون نے ساٹھہ ہزار سپاہیان ترک
کو پلونا مین قید کیا منجملہ اسکے بیس ہزار آدمی بیمار وغیرہ تھے اور
ایک اور تار برقی روس کی پندرہ ماہ حال کے پرچے مین طبع ہوی
اسمین لکھا ہی کہ جو قیدی مین اون مین دس پاشا اور دو ہزار
ایکسو اسّی افسر ہین چونکہ مین بھی ایک ترکی افسر ہون اور
بخوبی واقف ہون کہ ایک بٹالن مین بروقت جنگ ترکون
کی فوج مین کسقدر آدمی ہوتے ہین۔ لہذا جو کسی قدر حالات
آپ پر ظاہر کرونگا کہ کہانتک ان تار برقیون مین مبالغہ ہے
یہہ بات اظہر من الشمس ہے اور اپنے خود بھی اپنے مشہور اخبار
مین شایع کیا تھا کہ عثمان پاشا کے پاس قبل بالکل محصور ہونیکے
کے ساٹھہ ہزار سپاہی تھے اور اسسے زیادہ نہ تھے اسمین
سے بہت سے زخمی اور چاپانی کو گئے اور عثمان پاشا پلونا مین قیدی
سپاہیون کے ساتھہ رہے اور انکی پاس کوی اور کمک اوسکی
بعد نہین پہنچی پس اسسے معلوم ہوا کہ محصور فوج کی تعداد
سات بٹالن کی تھی جو حساب قاعدہ معمولی کے ایک پلٹن ترکی
مین آٹھہ سو سپاہی مع افسرون کے ہوتے ہین لیکن کچھ
یہہ لازم نہین ہی کہ سب پلٹنین جو قسطنطنیہ سے اون اونمین
آٹھہ آٹھہ سو سپاہی ہون۔ بیشتر پلٹنون مین پانسو ہوتے
ہین اور [illegible] سات سو اور آٹھہ سو اوسمین کے پلٹن بہت
کم ہوتی ہی ان ساٹھہ پلٹنون مین سے بہت سے پلٹنین
دو سال سے جنگ مین ہین جبکہ جنگ سرویہ سے شروع
ہوی اور بعد کو بلگریا مین روس سے۔ لہذا ہر ایک پلٹن کے
سپاہیون کی تعداد جا بسوا دیمونکی ہوگئی ہوگی اور یہی رائے افسران
ترک کی ہے اور اور لوگون کو خیال ہے کہ اس سے بھی کم ہونگے
یہہ خیال ہرگز نہین ہو سکتا کہ پلٹنون کی تعداد زیادہ کردی گئی
ہی۔ پس اس حساب سے جو ساٹھہ پلٹنین تھین اونمین پچیس
ہزار آدمی ہونگے اور روسی سرکاری تار برقی سے معلوم ہوا
کہ تیسرا حصہ ان آدمیونکا بیمار تھا۔ پس ان باتون سے یہہ نتیجہ
حاصل ہو سکتا ہی کہ جو ارادہ عثمان پاشا نے کیا کہ روسیون
کے مورچونکو توڑ کر نکلجانمین تو اونکے پاس سولہ یا سترہ ہزار آدمی
ہونگے جو ہتیار اٹھا سکنے کے لایق ہونگے۔ لہذا اسصورت مین
جو روسی حالات [illegible] ان ترکی پلٹنون کا حساب اپنے بیان کے قاعدہ دینے لگے ہی کہ ایک
روس مین ایکہزار آدمی فی پلٹن ہوتا ہی اور جس تار برقی مین
افسرونکے قید ہونیکا ذکر ہے اوسمین بھی مبالغہ ہے ہر ایک ترکی
پلٹن مین ایک بم باشی جسکو انگریزی مین کرنیل کہتے ہین ہوتا ہے
اور دو کلاکاشی جسکو میجر کہتے ہین اور ہر ایک کمپنی مین ایک اون
باشی یعنے کپتان اور ایک ملازم اول اور دوسرا ملازم ثانی
یعنی لفٹنٹ اول اور دوم ہوتا ہی اور ایک کاتب جسکا درجہ
کپتانی کا ہوتا ہی اور ایک امام ہوتا ہی مگر اسکا شمار پلٹنون کے
افسرون مین نہین ہی اور چار چار پلٹنون مین ایک امیر آلے
اور ایک قایم مقام یعنے برگیڈیر وغیرہ ہوتا ہے اور ہر ایک
پلٹن مین ایک سرجن اور ایک ڈاکٹر ہوتا ہوتا ہی پس ان
ساٹھہ پلٹنون مین اگر پوری ہون تو ساٹھہ تو بم باشی ہونا

پانچ میں اور ایکسو بیس کلاگاشی اور چار سو اسی انباشی اور نو سو
ساٹھ ملازم اور تائب اور میں بریگیڈیر اور ایکسو بیس میجر
اور تین یا چار میر آلے جو میجر جنرل کے برابر درجہ ہی ایک
یا دو پاشا علاوہ عثمان پاشا کے ہونگے۔ اس حساب سے
کل جوان پلٹنوں کے ساتھ ہین ایکہزار نو سو ستیتس ہوسکتے
ہین لیکن جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے کہ تعداد پلٹنوں کی کم
کردی گئی تھی پس اس صورت مین تقریباً سے افسر قید ہوئے ہونگے
۱۲ برقا ہین یہہ بیان ہی کہ روسیون کی ایک
ہزار چار سو چوالیس آدمی مارے گئے یہہ بات بھی صحیح نہین
معلوم ہوتی ہی کیونکہ عثمان پاشا نے ایک بہادرانہ طرز
سے نکلنا چاہا تھا اور ترکی بہادری مشہور ہے پس دونون
جانب کے آدمی بہت کام آئے ہونگے اور ہر صورت پلونا
اوسوقت تک فتح نہین ہوا جب تک کہ روس کے بہت سے
آدمی کام نہ آئے۔ دستخط حسین حسنی افندی ترکی کانسل جنرل

حاتم دلی جناب گوہر بیگم صاحبہ

لکھتے ہین کہ جناب ملکہ عالیہ بھوپال کے والدہ ماجدہ نے
کہ جنکا نام نامی واسم گرامی گوہر بیگم صاحبہ ہے محبت دینی
اور مذہب ہمدردی کے باعث مجروح اور علیل سپاہ ترکی
کی اعانت و امداد کے لئے بالذات لاکھہ روپیہ بطور چندہ
مرحمت فرمایا۔ کیونکہ یہہ بیگم صاحبہ موصوفہ عالی ہمت اور
نہایت خدا ترس ہین خداوند عالم بطفیل جناب رسول اکرم
اس ذات ستودہ صفات کو تا یوم القیام قائم دایم

رکھے آمین۔

لکھتے ہین کہ بیگم صاحبہ ممدوح الصدر کی سن شریف بہت بڑی ہی فقط

سرحمت خطاب خان بہادر

علاقہ مدراس کے انریری سرحسن محی الدین شریف صاحب کی۔ اور پولیس انسپکٹر علی دوست صاحب کو گورنمنٹ سے خطاب خان بہادر عنایت ہوا ہے فقط

لندن ۳ جنوری لارڈ ڈربی نے چند وکیلون کی درخواست کے جواب مین یہہ کہا کہ بابت الفنسان مقدمہ شرقی مین اپنا دخل دینے کے واسطے اہالیان انگلستان نے مصمم ارادہ کیا ہے۔ اسمعیل پاشا غازی احمد مختار پاشا کے قایم مقام ہوے ہین۔ **خون ناحق** ایک ہندو کی لڑکی جسکی عمر سات برس کی تھی اسکو جمعرات کے دن مقام بمبئی ایک ہندو کی عورت نے پھانسی دیکر مار ڈالا اسکو بوجہ زیور کے مارا ہی جسکی قیمت کچھ بھی نہین تھی بڑی افسوس کی بات ہی کہ ایسا ظ

اطلاع

نہایت افسوس کی جا ہی کہ اس منشور پر فواید کے مشتری حضرات اسکے فواید پر مطلع و مقرر ہوکے اسکی خریدی تو کیا کرتے ہین پر ارسال وجہ خریدی منشور مین اتنی دیر فرماتے ہین کہ کچھ کہا نہین جاتا بعض حضرات پر دو سال کی باقی ہی اور بعض پر ایک سال کی علاوہ یہہ کہ جب منشور موقوف کردیتے ہین تو بھی اپنا حساب پاک ادا کرکے بقیہ سے سبکدوش نہین ہوتے اسلئے اطلاع دی جاتی ہی کہ خریداران منشور جلد بقیہ سابق وسال روانہ فرماوین تا حساب

مطبع بحر الاسلام معسکر نیگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

PATNA CITY
FEB. 17

نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۲۵ محرم — شمارہ ۳ — جلد ۵ — ۱۲۹۵ھ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

منشور محمدی ست ناطق بر آن
انشق القمر و دال بر آن

منشور محمدی ست صادق بر آن
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

منشور محمدی

۱۲۹۵

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر افتاد زتجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

منشور محمدی ست باطل کن باطل
انشق القمر و دال بر آن

منشور محمدی ست ناطق بر آن
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ ہی جن خیر خواہان دین محمد کو اسکی خریدی منظور ہو براہ راست بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و انصاف وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف [illegible] منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا علیہ واپس فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا بکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار کہیں ہے عجب — شمس گہت گہت کے گرہنے کو کب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون کوکب کو وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں بنے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

مداح ہو نہین حضرت خیر الانام کا
کیا اوج پر ستارہ ہی میرے کلام کا

تھا لشکر ملک شب معراج ہمرکاب
اللہ رے عروج و شرف احتشام کا

خلق عظیم مظہر رحمت خصال ہے
عرش کریم منتہی تیرے مقام کا

لازم درود ہی دم تقریر لفظ لفظ
دیکھو تو احترام محمد کے نام کا

وہ ذات پاک جب سے ہی مبعوث جن و انس
کیا کیا شرف ہے اہل درود و سلام کا

اعجاز لب کا خضر بھی کیا تشنہ کام ہے
عیسی کو شوق ہے ترے معجز کلام کا

جسجا قدم رکھو وہ مقام حمید ہے
اعجاز فرش پا ہی تمہارے خرام کا

نقوی

بقیہ سوانح عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایک طرف کا دودھ آپ پیتے تھے اور دوسری طرف کا وہ آپ کے رضاعی بھائی کے واسطے چھوڑتے تھے۔ جب میں ایسے حسین لڑکے کو لیکر اپنے گھر گئی تو میرا خاوند بھی اُنکو دیکھکر اونکے حسن پر فریفتہ ہوا اور کہنے لگا کہ اس لڑکے کا قدم ہمارے لئے مبارک ہوگا۔ پھر میں اوس دن سے اپنی اونٹنی کو دیکھتی رہی کہ وہ دودھ سے * یہ امر بتقاضای محبت تھا * سبحان اللہ جس مقدس ذات کو بچپن ہی سے عدل کا مادہ عطا کیا گیا ہو وہ بڑے ہوکر کسطرح ظلم کرسکتے ہین سچ ہی (السعید من سعد فی بطن الیم) * اوس گھر مین برکت کیون نہ ہو جسمین خالق الکائنات وحدہ لاشریک کا حبیب پرورش پاتا ہو اُس پر رہتی تھی حالانکہ اوسمین پہلے اوس سے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہین ہوتا تھا۔ پھر ہم خیر و برکت کے ساتھ اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوے۔ اور ہماری اونٹنی جوائی دفعہ گرتی پڑتی اور نہایت سُستی سے چلتی تھی بہت صاف اور تیز چلنے لگی حتی کہ لوگ دیکھکر حیران ہوے اور ہر ایک تعجب سے پوچھتا تھا کہ تم نے اسکو کیا دیا ہی کہ اسکی نا قابلیت اور مرض بالکل جاتی رہی ہے۔ مین ہر ایک کو جواب دیتی تھی کہ خداوند کریم نے اس نیک اختر لڑکے کی برکت سے اسکو شفا بخشی ہے۔ باوصف قحط اور گھاس کی نایابی مین نے راستہ مین کسی قسم کی تکلیف نہ دیکھی۔ جب مین اپنی گھر مین پونچ گئے تو ہمیشہ ہمارے گھر مین برکت و ثروت رہی چنانچہ ہمارے وہ زمین جسمین قحط کی سبب سے گھاس مطلقا نہوتا تھا رسول کے قدوم کی برکت سے ایسی سرسبز اور مرغزار ہوگئے کہ صبح سے شام تک ہمارا مال مویشی پیٹ بھر کر چرتا تھا اور خوب دودھ دیتا تھا یہانتک کہ لوگ بھی اس سرسبزی کو دیکھکر ہمارے زمین مین اپنا مال مویشی چرانے لگے۔

اُنکی زبان گوہر فشان اللہ اکبر کے لفظ پر کہولی۔ بی بی حلیمہ صاحبہ سے مروی ہی کہ آنحضرت کبھی بول وغیرہ نجاست سے آلودہ نہین ہوی۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو ساتھہ باہر جاتے تو لڑکے کہیں کو دین معروف ہوتے اور آپ اُنکو منع فرماتے آپ بچپن ہی سے فریاد کرتے تھے کہ ہم کہیل کود کے واسطے پیدا نہین کیگئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لڑکون کی طرح زیادہ گریہ وزاری نہین کرتے تھے

از فوائد الہدا　　باقی آیندہ نقل کرینگے

بقیہ عصمت انبیا از انجیل وغیرہ

واضح ہو کہ لفظ پاک گنہگار کے حق مین نہین آتا۔ پس معلوم ہوا کہ نبی از روے انجیل بھی معصوم ہین۔ جناب پطرس صاحب اعمال کے تیسرے باب کے ۲۱ آیت مین انبیا کے حق مین فرماتے ہین۔ ضرور ہی کہ آسمان اوسی لئے ہی اُس وقت تک کہ سب چیزین کہ جنکا ذکر خدا نے پاک نبیون کے زبانی کیا اپنی حالت پر آوین۔ پھر کتاب سلاطین اول باب ۱۱ مین ہی داؤد کے حق مین۔ کہ داؤد نے سب کام کئے جس سے مین راضی تھا اور میری سب خدمتین بجا لایا پس یہان سے ثابت ہوا کہ داؤد کی سب کام خدا کی مرضی کے مطابق

ہی - پس اب یا تو یہہ عادت عادت مستمرہ کے موافق کسی نے
پیچھے سے لاحق کردی ہے - یا کسی دشمن نے تہمت لگانے
کے واسطے لکھدیا ہی - غرض عبارت لوکا و سلاطین سے
صاف اظہر من الشمس ہے کہ تمام انبیا پاک تھے - اب یا تو
یہہ اعمال اور سلاطین کے باب جنہین یہہ درس دیے جہوٹے
ہین یا اڈیٹر نورافشان - لہذا ہم اڈیٹر صاحب نورافشان
کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ ہم ان دو باتون مین سے
آپکے بات سچ سمجہین یا کتاب کی - ناحق ہمارے عیسائی بھائی
ایک جہوٹ بات کے سچ کرنے مین بے فائدہ محنت کرتے
ہین جسکا ثمرہ ان بیچارون کو سوائے ندامت کے اور
کچہ حاصل نہین ہوتا -

خداوند تعالی سب کو ایسے عقیدہ فاسدہ سے بچاوے - آمین ثم آمین
واضح ہو کہ عصمت انبیا کی دلایل بیشمار ہین - چونکہ اڈیٹر
نارافشان یا نورافشان نے آفتاب اسلام کو ہتیلی
تعصب سے چہپانا چاہا تھا اور نیز اسبارہ مین کوشش
کی تھی کہ انبیا کی غیر عصمت یا گنہگاری قرآن سے ثابت
کرے مگر ہر کوی جانتا ہی کہ سچ کبہی جہوٹ نہین ہوسکتا
لہذا ہم دلایل عقلی کو یکبارگی کہہ کے صرف قرآن شریف
پر ہی اکتفا کرتے ہین - تاکہ قرآن مجید مین دیکہین کہ عصمت
انبیا کی باری مین کیا مذکور ہی - اول خداوند تعالی فرماتے
ہین - انی جاعلک للناس اماما یعنے مین تجھے
کرنے والا ہون ای ابراہیم لوگون کا پیشوا - اوسوقت
حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ ای خدا میری اولاد مین سے
بھی تب اللہ تعالی نے فرمایا لاینال عہدی الظالمین یعنے
نہ پاویگا عہد میرے کو گنہگار - اور عہد سے مراد نبوت ہے
پس ظالم یا گنہگار نبوت کو ہرگز نہین پاویگا - دویم اگر نبی
گنہگار رہون تو مخلص نہ ہونگے کیونکہ جو گناہ ہوتا ہی وہ اغوا
شیطان سے ہوتا ہی - حالانکہ شیطان مخلصون کو بموجب
اس آیت کے (گنہگار) گمراہ نہین کرسکتا لاغوینہم
اجمعین الا عبادک منہم المخلصین یعنے شیطان
نے کہا - البتہ گمراہ کرون گا مین سب آدمیون کو سوا تیرے
مخلص بندون کے - اور قرآن شریف مین حضرت ابراہیم و
اسحاق و یعقوب وغیرہ انبیا کے واسطے یون فرمایا ہی
انا اخلصناہم اسبخلص یوسف وغیرہ کے حق مین
آیا ہی - انہ من عبادنا المخلصین جبکہ ثابت ہوا
کہ انبیا مخلص ہین پس جو مخلص ہین سو معصوم ہین - سویم
خدا تعالی فرماتا ہی انہم عندنا لمن المصطفین الاخیار
تحقیق وے نبی میرے برگزیدے ہین لفظ مصطفین
اور اخیار دلالت کرتا ہی اوپر نیکی افعال اور ترک گناہ
کے - اور بھی کئی ایک آیات ہین جو باعث طوالت کے
نہین لکھے گئے - اب یہانتک تو عصمت انبیا قرآن سے
ثابت ہی - اب ہم انجیل کیطرف رجوع کرتے ہین - لوکا
باب ورس ۷ مین ہی حمدے خداوند اسرائیل کو
کہ جسنے اپنے پاک نبیون کے زبانی الخ اب کہان گئے وہ
صاحب دعما الدین اور ہمارے مہربان اڈیٹر نورافشان صاحب
جنہون نے ان دس پندرہ روپیہ کے طمع مین اگر معنت مین

پاک نبیون کو گنہگار ثابت کرنا شروع کیا ہی - خداوند ان لوگون کو ہدایت کرے - بعضے کج فہم عیسائی کہتے ہین کہ ہمارے توریت مین لکھا ہی کہ داؤد وغیرہ نے گناہ کئے ہین سو اسکا جواب ہم یون دیتے ہین کہ جب ہی تو ہم ان پستکون اور گہرت شہرت کو جواب کے نزدیک الہامی کا حکم رکھتے ہین اچھا نہین کہتے - کیونکہ دونہین دو قباحتین ہین - اول ایک دوسرے کا نقیض - دویم ناحق خدا اور اوسکے پاک رسولون پر تہمتین دھرتے ہین - خداوند تعالی ان بیچارے عیسائیون کو ایسے خرافات کے بکنے سے بچاوے - باقی آئندہ

راقم خاکسار کرم الٰہی از گجرات پنجاب

واضح ہو کہ توریت اور انجیل مین جو جو باتین بہ نسبت باریتعالی کے بیکہی ہین یقین ہی کہ اگر کسی اونی انسان کو بھی کہی جاوین تو وہ بھی مستعد جنگ ہوجاوے - چنانچہ نامہ اول قرنتیون کی باب ۱ ورس ۲۵ مین ہی - خدا کی احمقانہ باتین آدمیون کی دانائی سے غالب ہین اور خدا کی کمزوری آدمیون کی کمزوری سے زور آور - دیکھو اس جگہہ پولوس پیرو دین عیسوی خدا کو احمقانہ باتین کرنے والا اور کمزور ثابت کرتے ہین -

پہ کتاب پیدایش باب ۱۸ ورس ۲۱ مین ہی خدا نے کہا میں اوترکے دیکھونگا کہ انہون نے وہ شور جو مجہ تک پہونچا ہی کیا ہی یا نہین دیکھو یہان خدا نیچے اوترکر دیکھنے کا محتاج ہوا - پہ کتاب اول تواریخ کے باب ۱۷ ورس ۴ مین ہے کہ خداوند تعالی فرماتا ہی کہ تو میرے رہنے کا گھر نہ بنوا - مین تو جب سے اسرائیل کو جڑھ لایا - آج کے دن تک کسی ہنر مین ساکن نہ ہوا بلکہ خیمہ بہ خیمہ اور مسکن بہ مسکن پھرتا رہا ہون - دیکھو خدا کا آوارہ پھرنا اور رہنے کے واسطے گھر مقرر کرنا ثابت ہوتا ہی - پہر کتاب یرمیاہ باب ۳۰ ورس ۱۸ مین ہے تب مین نے کہا ای خدا تو نے یروشلم کو خوب فریب دیا - سبحان اللہ حضرت یرمیاہ خدا کو فریبی بتلاتے ہین - سچ ہی جیسا گورو ہوگا ویسے ہی چیلے ہونگے - کیا ہی خدا کی قدوسیت ان ورسون سے ظاہر ہوتی ہی - دیکھو جنمین ایسے ایسے لچر اور واہیات داخل بے ادبی باتین لکھی ہوی ہوتے ہین اوسے ہمارے بھولے عیسائی بھائی الہامی کتابین سمجھتے ہین

اشتہار مفید اہل اسلام

رسالہ دفع طعن نکاح زینب مصنفہ منشی سید علی حسین سابق نائب سررشتہ دار گیرائی دہلی مین چھپا ہی واقعی یہہ تحریر ایسے انصاف و خوبصورتی سے لکھی گئی ہے کہ بالکل حق کا ظہور اور طعن دور ہوگیا ہی - یعنے کوی رسم متبنی کرنے زید کے حسب رسوم مشرکین کے بھی ظہور مین نہین آئی اور نہ آنحضرت اور اونکے ازواج نے زید کو گود لیا تھا بلکہ آنجناب از راہ خلق محمدی و شریعت اسلامی زید کو کیا بلکہ سب غلامون کو فرزند کہتے اور کہلواتے تھے چنانچہ قرآن شریف مین بھی اسکا ذکر ہے - چونکہ آنحضرت کی معرفت یہہ نکاح زینب اول زید کی ساتہہ ہوا تھا اور آخر ناموافقت اور طلاق کے سبب سے زینب اور اونکے برادر وغیرہ کا نقصا دہنتک سمجھا جاتا تھا - لہذا باقرار گاوفری ہنگر صاحب نکاح ثانی ترحما آنحضرت صلعم

کرلیا - اور اگر یہہ نکاح یا اس سے پہلے نکاح بقول طاعنان کسی غرض دنیاوی یا عشق کے سبب سے تو بعد تک اور راندون اور ضعیفون و محتاجون سے کیون نکاح بلا ضرورت کرتے چنانچہ سب سے پیچھے یعنے زینب کے بعد بھی سب سے اور پر ام سلمہ ضعیفہ سے فقط اس بات پر نکاح کرلیا کہ ام سلمہ کو نکاح کی ترغیب فرماتے تھے وہ انکار کرتے تھین حتی کہ اونہون نے کہا کہ مین سالخوردہ ہون مجھے کون قبول کریگا - آپنے از راہ بیوہ پروری و ضعفا نوازی فرمایا کہ مین تم سے نکاح کرنے کو موجود ہون کسی نقصان پر اپنے نظر نہ کی مصلحت شرعی و غرض ہدایت کو ملحوظ رکھا کسی زوجہ یا عزیزان زوجہ کا مطلق خیال نفرمایا اور نہ کسی عزیز از دواج نے روکا نہ برا مانا اس باب شریعت مین کسی کا کچہ لحاظ پیش خاطر اقدس نہ تھا اور نہ کسی کو دم مارنے کی طاقت تھی - خلیفہ اول کے بعد خلیفہ دوم نے آنحضرت سے اپنی دختر کا نکاح کیا مگر دونون از دواج اور اونکے والدین مین اتفاق رہا حضرت نے کسی کی بیجا خاطر نہ کی اور اگر نکاح زینب کچہ بھی بیجا ہوتا تو سب بی بیان اور اونکے رشتہ دار اس عشق کے سبب کثرت از دواج سے کبھی ناخوش ہوتے معلوم ہوا کہ یہہ باتین دنیاوی نہ تھین ورنہ ضرور بڑے بڑے طرح طرح کے جھگڑے ہوتے کہ حضرت کو مشکل پڑجاتی فتوحات پھر کیسے اور یہی خرابیان ہوجاتین معاذ اللہ عیاش اور یہہ بات کا پاس اور اقبال روز افزون شاید کوی عقلمند نکاح ام سلمہ کو بھی بوجہ شہوت بتاوے مگر یہہ تعصب ہے کیونکہ ام سلمہ خود بتصریح موخرین ضعیفہ و سالخوردہ تھین اور ہرگز کسی طرح مثل عایشہ و زینب تھے بلکہ بعد عایشہ از روی دنیا حفصہ دختر خلیفہ دوم کی بھی حاجت نتھی اور یہہ چند نکاح بحیثیت دنیاوی مضر و موجب اندیشہ و نقصان تھے دنیادار کبھی ایسے نکاحون کے پاس بھی نجاتے اور نہ ایسے لوگ باہم دوست اپنے دختران ناقابل نکاح یعنے صغیر سن مین بغیر ضرورت و حاجت آنحضرت کو ندیتے اور نہ آنجناب لیتے - غرض یہہ سب باتین از راہ تحصیل سعادت اخروی تھین ایک بات کی سب پہلو دیکھنی چاہئین نہ فقط ایک طرف طعن کی - اور چشم دشمن مطاعن بجز عیب نہیں کو نہین دیکھتی فقط　　راقم الفت حسین مدرس اول مدرسہ عربیہ

جناب محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام عزہ

مضمون مندرجہ ذیل درج اخبار نامدار منشور محمدی فرماوین -

باز کجباز نہین آتے ہین کجباز ہی سے
سیلی ہرچندہ کھاتے ہین خطا سے پہلے

یا الٰہی اوتیئر نور افشان کی سجہ پر کیسے پتھر پڑگئی کہ ناحق طمع دنیاوی مین گرفتار ہوکر لوگون کے دل دکھانے کے واسطے ترکون کے برخلاف لکھنے سے باز نہین آتے ای رب العلمین تو ہمین اپنی لاانتہا محبت اور رحمانی سے اس قسم کی شیوہ ناستودہ سے باز رکھہ - مبادا کہ ہم تیرے عاجز بندے طمع دنیاوی مین گرفتار ہوکر انگشت نما جہان ہوجاوین - اہل دانش و بینش پر مخفی نرہے کہ جب سے یہہ منحوس اخبار داغدار نور افشان میری نظر سے گذرا ہے

تو اوسمین سوائے مذمت ترکون کے اور کوی بات علمی نظر
نہین آتی بلکہ جب دیکھو تو اڈیٹر صاحب نرالی ہی سمجھ پر چلتے
نظر آتے ہین کیونکہ ؎ بد اصل از خطا نکند ؛ مگر اسر
بیچارے کا بھی کیا قصور ہے۔ مضامین علمی سے تو محض بے بہرہ
اور نابلد ہین باقی رہا مضامین ہندہبی تو اوسکی بھی سنلو
کہ جناب غیرتمند اسلام حضرت محمد مرزا موحد صاحب نے
اس شخص کے جواب مین ایسے ایسے مضامین درج کرا چکے ہین
کہ جسکا جواب اسکے سات پشتون سے کسی سے نہ ہوسکیگا
اب یہہ بیچارے شرم کے مارے کیا کرین۔ مضامین ہندہبی
لکھنے کی جرأت کسی صاحب سے خریدلیوین۔ اگر ایسے ایسے خاک
دہول چھانکر ہادری صاحبون کا دل خوش نکرے تو ایسون
کا گذارہ کسطرح ہوسکے۔ اسوقت ہمین جناب مرزا موحد
صاحب کا قول یاد آتا ہی اور کیا خوب ہم اوس قول
کو راست پاتے ہین یعنے یہہ کہ جسکا کہین آسرا نہین اُسکا
مشن بھگوان ہی۔ میرے پیارے اڈیٹر اس تنی کے آدمین
شکار کھیلنا اچھا نہین۔ براہ مہربانی اتنا تو فرمائے
کہ رومیون نے کس جگہ روسیون سے برہکر ظلم کیا ہی۔ کیا
زیادہ جھوٹ بولنے سے آپکے تنخواہ کی ترقی ہوگی نہین
ہرگز نہین۔ اگر آپ کو اخبار کی ترقی اور نیز ترقی تنخواہ
مطلوب ہی تو اپنا روپیہ اچھا کرین۔ ہمین خصوصاً پادری
ویری صاحب پر بہت افسوس آتا ہی کہ وہ کیون آپکے
اس حرکت ناشایستہ سے باز نہین رکھتے۔ مگر وہ
بیچارے بھی کسطرح روکین جب وہ خود ہی تعصب کے پھندے
مین پھنسے ہون کیونکہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ ہم نہین
جانتے کہ اس اڈیٹر کی راے جہان کے اڈیٹرون سے کیون
علیحدہ ہی سچ ہی ایک پنجابی مثال دیا کرتے دو جورون کی
کلی سب سے علیحدہ ہوتی ہی۔ لہذا ہم اڈیٹر صاحب کی خدمت
مین بصد نیاز گذارش کرتے ہین کہ وہ اس حرکت نامرضیہ
سے باز آجاوین اور ہمین بموجب بیت۔ بنزد من آن
کس نکوخواہ تست ؛ کہ گوید فلان خار در راہ تست ؛ کے
اپنا خیرخواہ حقیقی سمجھکر ہماری نصیحت پر عمل کرین۔ مگر ہمین
امید نہین کہ ہمارے مہربان اڈیٹر ہمین اپنا ناصحین سمجھکر
اپنی حرکت سے باز آوین۔ کیونکہ اون کو دو تین بوتلین
شراب کے ہماری نصیحت کے عمل سے روکینگے۔ کرم الٰہی

ہندو صاحبون کی ہدایت

ناظرین اخبار منشور محمدی کو یاد ہوگا کہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ
مین ہمارے طرف سے ایک سوال منطبع ہوا تھا اور اسکا
حاصل مطلب اور خلاصہ یہہ تھا جو بموجب اصول آریا صاحبون
کے پرمیشر اون کا کوی نیا روح نہین پیدا کرسکتا جسقدر
مین سو پہلے سے ہین وہ بھی اوسکے مخلوق نہین بلکہ مثل
اوسکے خود بخود قدیم سے ہین اور اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہین
ہمنے اس اصول مبارک پر یہہ اعتراض کیا تھا کہ بھائیو یہہ
اعتقاد آپکا دونون طرف سے خراب ہے نہ شان ایزدی
کے لایق ہی نہ اس سے دوسرے اصول وید کے قایم رہ سکتے
ہین شان ایزدی کے برخلاف تو اسطرح پر ہے
کہ نعوذ باللہ اس اعتقاد کے ماننے سے لازم آتا ہے کہ

جو خداوند تعالی عاجز اور ناقص اور بے قدرت اور محتاج بالغیر ہو اور کوی چیز اوسنے اپنی طاقت ربوبیت سے پیدا نکرتا ہو اور نکر سکتا ہو غرض صفت خالقیت سے جو مدار علیہ خدا ہونیکے ہی بالکل بے بہرہ ہو اور سب ارواح کیڑون مکوڑون اور مچھرون اور مکھیون وغیرہ حیوانات کے قدیم اور غیر مخلوق ہونے ہین اوسکے شریک اور مساوی اور برابر ہون۔

اور وید کے اصولی جنکو یہہ اعتقاد باطل کرتا ہی تناسخ اور بار بار پیدا ہونا دنیا کا ہی کیونکہ جب آیندہ کو پیدایش اور آمدن روحون کی بند ہی اور بباعث مکت ہوتے جانیکے خرچ روز مرہ کا اوسیدن سے ہی جب روحون کا وجود نہ ہوگا تو کچھ شک نہین کہ یہہ ارواح جو ایک خاص تعداد مین محصور اور محدود ہین غیر متناہی زمانون سے بناہ نہین کر سکینگے اور ایکدن ضرور سب کے سب مکتی پاجاینگے اور جب مکت ہوجاینگے تو ساتھہ ہی دنیا اور تناسخ کا خاتمہ ہوگا بلکہ دنیا تو کیا خود پرمیشر ہی عاجز اور نادار ہوکر اپنے رتبہ خدائی سے گر یگا

اب آریا صاحبون کے مختلف جواب آئے ایک صاحب تو امرت سر سے یہہ لکھتے ہین جو خدا کو روحون کے تعداد معلوم نہین اور دوسرے صاحب جو خاص گورداسپور کے آریا سماج کے بڑے بڑے ممبر ہین وہ یہہ ارشاد فرماتے ہین جو اونکا خدا نیست سے ہست کرنے پر قادر نہین غرض ان دونون صاحبون نے ایسے جواب لکھے جو خدا کے ان دونو نامون کے صفائی کے شاید اگر کوی تیسرے صاحب بھی مجیب بنتے تو وہ خود پرمیشر سے ہی منکر ہوکر جھگڑا ہی فیصلہ کرتے۔

اور واضح ہو جو وہ خیال باطل جسکی تائید کے واسطے ان حضرات نے اتنی ہاتھہ پاؤن ماری یہانتک کہ اپنے ایشری کی عزت تک پہونچے وہ یہہ دعوی ہے جو ایشراون کا کوی نیا روح پیدا کرنے پر قادر نہین اور دوسرا یہہ دعوی جو ارواح بے انت ہین پس بے انت ہونا اون کا اونکو مکت ہونے سے روک دیگا اسلئے دنیا ہمیشہ ہوتی رہیگی اور کبھی ختم نہین ہوگی۔

مجیب صاحبون کے یہہ دونون خیال ایسے عجیب ہین جو کسی عقلمین کے ہنسانے کے واسطے ایک عمدہ نسخہ ہی کیونکہ عاقل جانتا ہی کہ اگر پرمیشر پہلے کہی روحون کے پیدا کرنے پر قادر ہوچکا ہی واب بھی قادر ہوسکتا ہی اور اگر پہلے بھی کبھی کچھ نہین بنایا تو پھر وہ کاہی کا پرمیشر ہی جسکو بنانا ہی نہین آتا اگر یہہ قول ہی کہ پرمیشر روحونکا خالق ہے تو ہی ہوگا کہ نیست سے ہست ہوی ورنہ دوسرا اعتقاد کہ روحون کا کوی خالق نہین دہریہ مذہب کے طرف کھینچے گا اور اس کا جواب بھی اس رسالہ مین اپنے موقع پر ایسا کافی شافی دیا جائیگا کہ مصنف کو سوا قبول اور تسلیم کے اور کوی چارہ نہین رہیگا

اسی طرح یہہ دعوی کہ مکت ہونا سب روحون کا بباعث بے انت ہونے اونکے کے موقوف رہیگا کوی دانشمند آدمی نہین مان سکتا کیونکہ اول تو بے انت کہنا روحون کا صرف ایک دعوی ہی تو پھر اسکا ثبوت کیا ہوا کیا وہی دعوی اور وہی دلیل بن گیا اور علاوہ اوسکے یہہ بھی ہر عاقل جانتا ہی کہ جس روح نے مکتی پانا ہی اوسکو کون روک سکتا ہی مکتی پانے والے روح اگر بالفرض بے انت ہی

ہون تب بھی اونکو کوئی چیز مکتی پانے سے روک نہین سکتے جس
جس روح کی قسمت مین مکتی لکھی ہی ضرور کسی دن وہ سب روح
مکتی پا جائینگے اور پیشانی کا لکھا پیش آجائیگا قسمت کی بات
کو کون ٹال سکتا ہی کوئی دانا اسمین دم نہین مارے گا۔

یہہ مجیب صاحبون کے عجیب خدا شناسی ہی جو پرمیشر کو سب
روحون کی مکت کرنے سے عاجز سمجھتے ہین اور اوسکے علم
محیط کو جیو دنکا کامل تعداد دریافت کرنے سے قاصر خیال کرتے
ہین اور روحون کے بے انت ہونیکا جھگڑا ابتک نہین چھوڑتے
اور بے انت تعصب مین سرنگون ہوے جاتے ہین۔

لیکن ہمکو قراین سے معلوم ہوتا ہی کہ باعث اس شور اشوری
کا نرا تعصب ہی نہین بلکہ بہ سبب بے علمی اور ناشناسائی
کوچہ تحقیق کے ایسے ایسے اوہام خام اونکے دلون کو پکڑ رہی
ہین اور وہ لوک بباعث کمزوری عقل اور ناطاقتی فہم
کے ان اوہام کے خندق سے خود بخود باہر نہین نکل سکتے
جبتک ہم اٹھکر اونکے دستگیری نکرین اور یہی وجہ ہے کہ
اب اوپر ہر ایک طرف سے رحم ہونا شروع ہوگیا ہی
چنانچہ اسہاری مین گجرات سے بھی ایک ہمارے معزز
بھائی نے کہ جنکا شکریہ ادا کرنا ہمپر لازم ہی اس غمخواری
مین ہمپر بھی سبقت کرے اور تھوڑے لفظون مین ایسا
بے معنی اور مدلل جواب الجواب لکھا کہ گویا وہ پورانی
مشکل کوزے مین دریا الدیا اونہین کے واسطے بنی تھی
لیکن چونکہ بلحاظ عقول مخاطبین کے اور بھی تفصیل تشریح
کرنا قرین مصلحت ہی اور اکثر احباب بھی ہمارے جوابات کے

منتظر ہین اسواسطے آج مین نے بھی قلم اٹھایا تا اس بارے
مین استیفا کلام کرون اور کامل وجوہات سے اخیر فیصلہ
دیکر روز کا جھگڑا موقوف کرون چنانچہ واسطے صفاے
بیان کے پہلے اون دلایل کو بیان کرتا ہون جنپر ہماری
اعتراض گذشتہ کے بنیاد ہی اور دعوی بے انت ہونے
ارواح موجودہ کا باطل ہوتا ہی اور بعد اسکے ہر ایک مجیب
صاحب کے عجیب اقوال بیان کرکے دفع وساوس اور رفع
اوہام اونکی کا کیا جائیگا اب وجوہات معدودہ ہونے ارواح
اور پختہ ہونے ہمارے اعتراض کے گنتے جاؤ مین ذیل مین
بیان کرتا ہون۔

۱ - اسبات سے کسی عاقل کو انکار نہوگا جو خدا کو کل وہ
ارواح معلوم ہین جو آخر کا کسی دن مکت ہوجائینگے کیونکہ
اگر اوسکو مکت ہونے والے ارواح معلوم نہین تو عالم
الغیب نہا اور اگر یہہ حال ہی کہ معلوم تو تھے مگر مطابق علم
اوسکے کے وہ سب ارواح معلومہ مکت نہ ہوے تو علم
غیب اسکا جیہوتھا نکلا اور اگر مکت ہوگئے تو مبارک ہو کہ
ہمارا اور آپ کا فیصلہ ہوگیا۔

شاید اس جگہہ کوئی یہہ سوال کرے جو ایسے روح بھی ہوسکتے ہین
جنکو خدا اپنے علم قدیم سے جانتا ہی جو کبھی مکت نہین ہونگے
سو اول تو یہہ خیال آریا سماج کے اصول کے برخلاف ہے
کیونکہ ہمو جب وید کے مکتی کا زمانہ کوئی خاص میعاد مقرر
نہین رکہتا جسکے بعد باقیماندہ روحون کے کبھی مکتی نہ ہو اور علاوہ
اسکے شان ایزدی کے یہہ بات ہرگز لایق نہین جو قلندر کیطرح اسکے ہاتھ

اخبار روم و روس

روسیون کا خوف

اس روم و روس کی جنگ نے ہمارے ہموطنون کو یورپ کے معاملات کی طرف مائل کیا ہی جہان جا دیں ہر طرف سے یہہ ہی سوال ہوتا ہی کہ لڑائی کی تازہ خبر کیا ہی اس جنگ سے اگرچہ نقصان عظیم ہوے ہین لیکن فائدے بھی ہوے ہین یورپ کے حالات سے واقفیت پیدا کرنے کا اس جنگ نے ایک خوب موقع دیا - اور ہر ایک آدمی نادہندہ بھی ترکی و روس اور یورپ کی بہت سی باتون سے واقف ہوگیا ہی حال مین روسیون کے فتوحات کی خبرین سنکر اس ملک مین بہت سے آدمی گھبراتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر روس نے ترکی پر فتح پائی تو ایک دن ہندوستان پر بھی حملہ آور ہوگا - روسیون کے نام سے لوگون کے دلون مین ایک طرح کی خوف اور دہشت بیٹھی ہوی ہے -

جو آزادی - آرام - حفاظت مال و جان اس ملک کے رعایا کو انگریزی گورنمنٹ مین حاصل ہی وہ اونکو کبھی میسر نہ تھی اسلئے روس کے فتوحات کی خبرین سنکر لوگ ڈرتے ہین اگرچہ بعض اخبارات بھی ایسے توہمات کو اپنے اخبارون مین جگہہ دیتے ہین کہ روسی ہندوستان پر حملہ آور ہونگے لیکن یہہ اسے اب مضبوط ہوتی جاتی ہی کہ روس کا ہندوستان پر حملہ کرنا قریب ناممکن کے ہی - اس ترقی کے زمانے مین جبکہ سامان جنگ بالکل بدل گئے ہین ایک فوج کثیر کا ہزارون میل کے فاصلے پر جنگلون اور پہاڑون کے راستے لانا کوی کھیل کی بات نہین ہی - ہندوستان کی سرحد پر پہاڑ بڑے قدرتی محافظ ہین - کیا ہوسکتا ہی روس ہندوستان کے سرحد پر فوج کشی کرسکے کاغذون کے نقشے پر یہہ کام آسان معلوم ہوتا ہی - لیکن جو لوگ اس ملک سے واقف ہین وہ روس اور ہندوستان کے درمیانی سرحد کا اندازہ کرسکتے ہین کہ اس فاصلے پر فوج کا لانا کسقدر دشوار ہی - تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک موقع پر لارڈ نارتھبرک صاحب نے اپنی تقریر مین کہا کہ روسیون کا اس موقع پر وسط ایشیا مین ترقی کرنا ہندوستان کے لئے خوف کا باعث نہین ہے ہمارے ہموطنون کو اپنے دل سے اس وہم کو دور کرنا چاہئے اگرچہ روسیون کا ہندوستان پر چڑھائی کرنا ایک امر دشوار سمجھا گیا ہے - لیکن یہہ بات معلوم نہین کہ اس جنگ کی انگلستان کے حقوق پر کیا تاثیر ہوگی - روسیون کا قسطنطنیہ کو لینا (اگر ایسا ہوا) انگلستان کے حق مین کیا تاثیر اور نتیجہ پیدا کریگا - اسبات کی تمام سمجھدار ہندوستانیون کو فکر ہے - لیکن یہہ عقدہ ابھی حل نہین ہوا فقط از نسیم سحر

حکم سلطنت روم

منجانب سلطنت علیہ روم یہہ حکم محکم صادر ہوا ہی کہ علاقہ سلطنت روم کے ہر ایک مکان سے ایک شخص لشکر سلطانی مین داخل ہو چنانچہ حسب الحکم ہر مکان سے تین تین چار چار شخص فرحان و شاداں لشکر ظفر پیکر مین داخل ہو رہے ہین فقط

افواج روم

نامہ نگار ٹائمز کا بیان ہی کہ سرکار عثمانیہ کا وہ لشکر جسکے

میدان جنگ مین ہنوز طلبی نہین ہے قریب پانچ لاکھ کے طیار موجود ہے دیکھنی اسکی کسوقت طلبی ہو فقط

غازی عثمان پاشا

روسی افسرون نے غازی عثمان پاشا کی بوجہ اونکے بہادری کے نہایت تعظیم و توقیر کی اور شہنشاہ روس نے خاص اپنی سواری کی ایک گاڑی بھیجی کہ اگر غازی ممدوح کی خوشی ہو تو اسمین سوار ہوکر لشکر روس مین آوین۔ لشکر روس مین چرچا تھا کہ واقعی آج ترکون نے ایسی بہادری کی کہ یورپ مین بہت کم ہوی ہوگی۔

جنگ فرانس و پرشیا مین بمقام سیدان ایک فوج کثیر تھی۔ مگر جب محصور ہوے تو فورا بغیر مقابلہ ہتیار رکھدئے۔ اور مقام بیزین پر دو لاکھ فوج چیدہ چیدہ فرانس کی تھی مگر جب پروشیا نے اسکا حصار کیا تو فورا بغیر کسی مقابلہ کے ہتیار رکھدئے مگر آفرین ہی ترکونپر کہ اونہون نے نہایت دلیری کو کام کیا کہ آخر دم تک لڑے گئے جب غازی سردار فوج شدید زخمی ہوگیا اور چارون طرف سے آگ برسنے لگی تب ہتیار رکھے فقط

قلعہ الہ آباد

قلعہ الہ آباد کے اندر ایک شخص ہتیار وغیرہ دیکھتا پھرتا تھا تجویز ہوی تھی کہ اوسکو گرفتار کرکے تحقیقات کیجاوے عام خبر ہی کہ یہہ شخص روس کا جاسوس ہے فقط

دولت انگلیشیہ کی مداخلت بہت نازک و عجیب ہے

اس ہفتے سے پہلے جو میل لندن کی آنی اوسمین ایک تقریر سلطان روم واقع ۱۲ دسمبر دیکھی گئی ہرچند وہ پیچدار ہی مگر اوس سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دولت انگلیشیہ حالت متزلزل مین ہی امید نہین ہے کہ وہ سلطان کی تائید مین جنگ کرین بلکہ وہ سب سے زیادہ متوقع اپنے فواید جدیدہ کی پائی جاتی ہی اور اس امید سے اسکو آیندہ بہت خرابیان اٹھانا پڑیگا اور اسوقت تک دولت انگلیشیہ کو کسی سے التجا کرنے کی حاجت نہ پڑی ہے آخر ملتجی ہونا پڑیگا بلکہ اپنے تمامی جنگی جہازون کو کہو کر مصر تو کیا ہندوستان پر کا جانا محال ہوجائیگا ہرچند ۱۷ جنوری کو پیارلمنٹ بھر گیا اور وزراے تیزراے نے لبنی لبنی بحث کی مگر نتیجہ اوسی قابو پر رہا جدہر کونٹ بسمارک کی راے ہی۔ کونٹ مذکور دولت انگلیشیہ کے جو امر دانہ ارادون کو ایک فریب سے روک دینا چاہتے ہین اور وہ فریب یہی ہے کہ دارڈنلس مہر ہوین قبضہ دولت انگلیشیہ مین سپرد کردیا جاے۔ جب معاملت جنگ طی ہوجاوے گی تو دولت انگلیشیہ ان ہر دو چیزون کو اپنے تنہا قدرت سے لینا پڑیگا۔ افسوس ہی کہ اوس وقت کا حال جو کچھ ہونا ہے وہ تھوڑی عقل رکھنے والا بھی سمجھ سکیگا۔ کونٹ موصوف کا فریب کیا دولت انگلیشیہ سوچ نہین سکتی ہی درحالیکہ روس قسطنطنیہ پر محاصرہ کرے تو دولت انگلیشیہ جہازون کی طاقت سے دارڈنلس کو دولت انگلیشیہ کے قبضے مین دیدے تو پھر روس کے دادا باد اکی وصیت اور اس جنگ کی کیا منفعت حاصل کریگا اور دوسرے شاہان یوروپ اس تنہا

قبضے مین کیونکر رضامند ہونگے افسوس ہے افسوس ہے دولت
انگلیشیہ روس اور جرمن و فرانس و اطالی اور جملہ شاہان یورپ
سے تنہا لڑنا پڑیگا انگریزی فوجی طاقت سب کو معلوم ہی
رہی جہازی قدرت اوسکو آلہ تاریدونے توڑ کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دئے ہین - بہرحال دولت انگلیشیہ خواہ اسوقت
یا اس جنگ کے بعد بدون ایک جنگ عظیم کئے کے مطمئن الخاطر
نہو سکیگی - مگر افسوس ہی کہ انگلنڈ کے بعض لوگ جو عاقبت
اندیش نہین ہین صرف تعصب مذہبی سے اولئی رائے
دیجاتے ہین فقط ترکی کو خراب کر دینا نہین چاہتے ہین
بلکہ خود اوس کشتی مین سوار ہین جسکو یوروپ کے دانشمند ورزا
ڈبا دینا چاہتے ہین -

اسوقت انگلستان مین مجلسین برخلاف مقصود ترکی ہوگئین
مگر وہ لوگ نہین سمجھتے ہین کہ ابتک مسلمان اور کرستان
کا لہو زمین پر تاتھا اب عیسائیون کا لہو عیسائی بہائینگے
اور ارادون سے واقف ہو چکے ہین بسبب آزادی مطابع ظاہر
بھی کر چکے ہین کہ جو کچھ ہونا ہی اوس سے ہم اچھے آگاہ ہین
لاکن ہم کو اور کچھ نہین ایک انتظار ہی سو وہ یہہ ہے کہ خداوند
تعالی کا ارادہ کیا ہے آیا دنیا مین سے توحید کو اٹھا دیتا
ہی اور تثلیث کو جما دیتا ہے یا کیا کرتا ہے لاکن ہم اس
انتظار کا نتیجہ حاصل ہونے سے آگے یہہ سمجھتے ہین کہ سلطنت
ترک کے کسی اعضا مین جان باقی رہی تک اپنی عظمت
وعزت کے واسطے لڑیگی اور جان دیگی اوسکے ساتھہ نہ
معلوم اور کتنے اوسکے ہم ملت وقوم جان دینے پر کمتا

ہوتی ہی - اور کیا کرتے ہین - اس سے زیادہ اپنی سمجھ چوری
لیتی نہین بس ہم نے تبدیل حالت تک اسی خیال پر اپنے
قلم کو روک رکھا ہی فقط　　جریدہ روزگار مدت

نپولین بوپارت کی پیشین گوئی

سنت ہلینا مین نپولین بوپارت درباره سلطنت ترکی یون
پیشین گوئی کیا کہ چند سال کے عرصہ مین روس قسطنطنیہ اور ایک
بڑا حصہ ملک ترکی اور کامل یونان کو حاصل کریگا اگر ایسا
اتفاق ہوا تو دول یوروپ بیکبارگی کرینگے کیونکہ جو کچھ چالبازی
و فریب وہی الکندر روس میرے ساتھہ کیا سو فقط یہہ ہے
مقدمہ کی کامیابی کا میرے سے اقبال حاصل کرنیکے لئے
تھا سو مین پیشین بینی سے ہرگز اوسکے داؤ مین نہین آؤنگا
کیونکہ ہم پہ طاقت ہای یوروپ اس اقبال سے برباد ہوجائینگے
زمانہ کی طبعی آئین سے چند سال مین ملک ترکی روسیا کے
ہاتھہ جاتا ہی ہوگا اور وہ سلاطین اولوالعزم کو ستائیگا
کون اوس سے مقابلہ کرنے والا ہے کیا انگلنڈ فرانس
پرشیہ یا استریا مقابلہ کر سکتا ہے بالکل نہین ہاں
کہ استریہ ہے اوسکو قسطنطنیہ کے قریب پہنچکر سرویا اور دوسرے
صوبجات واقع حدود متصل ممالک استریہ تحویل کر دیگا
اوسکی کمک حاصل کرنا روس کو بہت آسان ہوگا رہا فقط
یہہ قیاس کہ فرانس و انگلنڈ ہمیشہ ساتھہ اخلاص کے متفق رہینگے
اور اسکی ترقی روکی گے لیکن یہہ اتفاق و اتحاد بھی مانع
مزاحم نہو سکیگا فرانس و انگلنڈ و پرشیہ بھی متفق ہوکر نہین
روک سکینگے روس و استریہ کسی نہ کسی وقت کامیاب ہونگے

ایکبارگی عاشق قسطنطنیہ یعنے روس تمام تجارت مدیترین حاصل کریگا اور تب ایک بڑی بحری طاقت ہوگی خدا جانے آخر اس سے زیادہ کیا ہونیوالا ہی اور روس تمہارے سے لیگا اور ہندوستان کو ستر ہزار بہترین سپاہ روانہ کریگا جو روس کے پاس اوسکی کچھ گنتی نہین اور ایک لاکھہ کا سک اور دوسرے اقوام کو روانہ کریگا پھر انگلنڈ ہندوستان کیلیے تمام سلاطین اولوالعزم کو علی الخصوص تمکو روس سے نہایت درجہ مین خوف کرنا چاہئے جو امنڑی مین فقط فرنچ و انگریزی سپاہ ہی اوکے مقابل مین یہہ سب مین نے پیشین بینی کی اور سب سے اگے دیکھہ لیا اور پولنڈ کی یہہ سلطنت مقرر کرکے اور پونیا توسٹ اسکا بادشاہ مقرر اکے ان وحشیون اللہ ہمارے درمیان ایک حد فاصل مقرر کرنا چاہا لیکن تمہارے سست وزیران قبول نہین کئے اس سے سو برس بعد میری پیشین گوئی کی ستایش ہوگی اور یورپ علی الخصوص انگلنڈ کف افسوس ملیگا اور بار بار کہیگا کہ مین کامیاب نہوا۔ منہ

اطلاع

حضرات خریداران منشور محمدی کے خدمات مین یہہ التماس ہے کہ ہر ایک شہر مین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین ہمارے طرف سے وکیل ہین جن حضرتون کو خریداری اسکی منظور ہو یا زر بقیہ دینا ہو چاہئے کہ مرقوم الذیل وکیلون کے حوالے کردین اور رسید انہین کے معرفت حاصل کرلین۔

دہلی مین	جناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب مدظلہ
امرتسر مین	جناب حاجی مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس مدظلہ
امان پور مین	جناب مولوی سید نظر حسین صاحب مدظلہ
الہ آباد مین	جناب مولوی حاتم علی صاحب واعظ و انصاری
بمبئی مین	جناب محمد ہاشم صاحب دام عنایتہ
پونہ مین	جناب منشی محمود خان صاحب زاد لطفہ
جبلپور مین	جناب مولوی محمد یسین صاحب مدظلہ
حیدرآباد دکن مین	جناب عیسی شریف صاحب کتب فروش
مولمین مین	جناب محمد اسمٰعیل صاحب ابن حسین عرف مطالعہ دام عنایتہ
عظیم آباد پٹنہ مین	جناب مولوی سید احمد حسین صاحب مدظلہ
کانپور مین	جناب مولوی محمد علی صاحب واعظ
کیامٹی مین	جناب مولوی حافظ عبد العظیم صاحب سلمہ
چھاونی مراد مین	جناب معدن عنایت و کرم مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول ماسٹر رسالہ نمبر ۷
گورکھپور مین	جناب حاجی دین منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب مدظلہ
لاہور مین	جناب عطا محمد صاحب عجیب طالب العلم بیکل کالج
مدراس مین	جناب حاجی سید محی الدین شریف صاحب حکیم دام عنایتہ

قبول اسلام

یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو مسمی ہرچند ساکن موضع لنڈہ پورہ اپنے قدیمی مذہب ہنود سے بیزار ہوکر گجرات مین خدمت اسلام سے بہرہ یاب ہوا۔ اوسکا بیان ہی کہ مین بارہ سیپارہ قرآن مجید کے معہ ترجمہ کے ایک مولوی صاحب ساکن لاہور سے پڑہی تھی۔ لہذا اوسکا مضمون پڑہکر مین مسلمان ہوا۔ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

ناظم انجمن اشاعت اسلام گجرات پنجاب

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

نشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور محمدی

۱۲۷۵

منشور رسولان ہمہ محتاج نجاتم — با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدست
توریت بلا تورید انجیل بہ تجیل — گویان صفت و سیرت منشور محمدست

فرمان سولان ہمہ لف ساختہ مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمدست
توریت و دم انجیل برافتاد ز تجیل — چون گشت علم رایت منشور محمدست

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ مشور کی معہ محصول ڈاک ۴ روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو سکی خریداری منظور ہو ارسال میں کی جاوے اور اگر کچھ نوشتہ وغیرہ مضامین پر فضا و غیرہ منظور ہو تو اسی جا پر کہ بخط واضح تحریر فرماکے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات رقمیت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ تو ثیا منی آرڈر ما مکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ یا نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ ام — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے نہیں ہی عجب — گفتش چون بکنی بر سر خاکم گزرے
شمس تابان کو جب کرے مستور — شمس گھٹ گھٹ کے گرہنے کو کب
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — کیون کوکب وہ کرے بے نور
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — ظلمت افشاں ہے ہی نور افشاں
چاہتے سب ہیں ایک عیسائی — برکان سوے دلم تیر نگاہے گاہے
چہ کنم حرف رہت اسی بطحا — خستہ جانی و دل زار و نزارے دارم

غزل

یار خ و زلف نگاری سر و کارے دارم — للہ الحمد چہ خوش ایل و ہمارے دارم
رخ گلرنگ کسی رنگ فروز دست بدل — باغ باغم کہ در آغوش بہارے دارم
چہ کنم رخ طرف باغ و بہار فردوس (رضوان) — کہ نگاہی بسر کوچہ یارے دارم
تیر غمزہ عوض نقد دلم بخشیدی — نازم اینک کہ بچشم تو عیارے دارم
گفتش چون بکنی بر سر خاکم گزرے — گفت تا حال بدل از تو غبارے دارم
گل بکردست ز خاکم گل نرگس یارے — چشم در راہ یکے شاہسوارے دارم
گہ بمسجد روم و گہ بخرابات دوم — چہ کسم یار الٰہا چہ شعارے دارم
برکان سوے دلم تیر نگاہے گاہے — کہ من ایں دم قرض سینہ شکارے دارم

ناز بیوجہ مرا نیست بعصیا اعجاز ؛ صاحب رحمت کونین نگاری دارم

قبول اسلام

جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی دام عنایتہ

بعد تسلیم بصد تعظیم ملتمس خدمت بابرکت کہ مسمی درگا سکہ کانسٹبل قوم ٹاکر برگوجر پولیس کا سپاہی متعینہ خاص لین صدر ایشیہ جامع مسجد مین اگر اپنی خوشی سے مشرف اسلام ہوا اور شفیع محمد نام رکہا گیا اس شخص کا بیان ہی کہ بھول امید ایک کار دینوی عرصہ تک بموجب کہنے پنڈتون کے مورت پوجتا رہا اور پاٹ وغیرہ بھی کرائے مگر کچھ ری نہوی تو مین نے دلمین کہا کہ مسلمان اپنا دین سچا بتلاتے ہین اگر اونکا دین سچا ہی تو میری مراد پوری ہو جاوے مین بھی مسلمان ہو جاونگا چنانچہ عہد کرنے سے ایک ہفتہ مین دیر امقصد بر آیا مجکو یقین کامل ہو گیا کہ دین محمدی رست اور درست ہی اور پنڈت اپنے فایدہ کو پتھر پوجواتے ہین راہ راست سے بہکاتے ہین اسواسطے مین مسلمان ہو گیا۔ رقیمہ بنیازمند ن ح ن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار رسالہ بشارت نامہ

بعد حمد اور صلوٰۃ کے جملہ اہل اسلام اور کافہ اہل کتاب کو واضح ہو کہ اس زمانہ مین محض تائید غیبی سے جناب مولانا رحم الٰہی صاحب متوطن قصبہ منگلور ضلع سارنپور عرف فضیم نے رسالہ موصوف بثبوت رسالہ خاتم النبیین سرور رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین تالیف کیا ہی اور اس رسالہ مین تمام حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف اور کعبہ شریف اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیبل موجودہ سے ثابت کی گئی ہین۔ اور یہہ رسالہ ایک مقدمہ اور تین باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے مقدمہ مین تین فصل ہین۔ پہلی فصل مین یہہ بیان ہی کہ کسی نبی کی نبوت کے ثبوت کے واسطے بشارت کی ضرورت نہین ہے۔ دوسری فصل مین یہہ بیان ہی کہ سیدنا عیسی علیہ السلام خاتم النبیین نہ تھے بلکہ آپ نے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتین دی ہین اور گویا کہ آپ کی بعثت اسلئے ہوی تھی۔ تیسری فصل مین ثبوت تحریف ہی اور پہلے باب مین سولہ فصل ہین فصل اول مین یہہ بیان ہی کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد شریف مین ایک رسول عظیم کے پیدا ہونے کی خبر تھی۔ دوسری فصل اس بیان مین ہی کہ یہہ بھی خبر تھی کہ یہہ رسول قیدار کی اولاد مین ہونگے اور قیدار ایک بیٹے اسمعیل علیہ السلام کے ہین اور وہی جد امجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین تیسری فصل مین یہہ بیان کیا گیا ہی کہ یہہ بھی خبر تھی کہ یہہ رسول جس زمانہ مین پیدا ہوگا اس زمانہ مین آتش پرستون اور سلطنت آتش پرستون پر تباہی آویگی اور یہی دشمن ابراہیم علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے تھے۔ چوتھی فصل مین یہہ بیان ہی کہ اس رسول عظیم کی جس سال مین ولادت ہوگی تو اس سال مین ایک حادثہ ہوگا جس مین کافرون پر آسمانی مار پڑیگی اور وہ اصحاب فیل کا قصہ ہی جسمین غیب سے ابابیل آئے اور کنکریون کی مار کر انہین تباہ کر دیا اور اسی سال مین آپ کی پیدایش ہوئی۔ پانچوین فصل مین یہہ بیان ہی کہ شب میلاد اس رسول مین شہد اور

زلزلہ ہوگا اور وہی پای تخت سلطنت آتش پرستون کا تھا
اور اور بہت حادثے ظاہر ہونگے - چھٹی فصل مین یہہ بیان
ہی کہ آپ کا وطن اصلی مقام ولادت ملک عرب بلد اللہ
الامین یعنے شہر مکہ معظمہ ہوگا - ساتوین فصل مین یہہ بیان
ہی کہ مہاجر یعنے مقام ہجرت آپکا طابہ یعنے مدینہ منورہ
ہوگا - آٹھوین فصل مین حلیہ مبارک کا بیان ہی اور تمام حلیہ
مبارک بیبل سے نقل کیا گیا ہے اور تطبیق اسکی حدیث
شریف کی کتابون سے کی گئی اور یہہ حلیہ اسطرح ہی کہ تمام
شکل اعضای مبارک اور کیفیت موی شریف اور مہر نبوت
اور قامت مبارک غرض کہ جملہ کیفیت جسم نبوی کا اسمین
بیان ہی اور کوی چیز باقی نہین ہی - نوین فصل مین بیان ہے
آپکے اسماے مبارک احمد محمد مصطفے ہونگے - دسوین فصل
مین یہہ بیان ہی کہ آپ تابع کسی اور رسول کے نہونگے بلکہ
رسول ہونگے اور آپکا دین نیا ہوگا مثل دین سیدنا
موسی اور سیدنا عیسی علے نبینا وعلیہم السلام کے - گیارہوین
فصل مین یہہ بیان ہی کہ آپ خاتم النبیین ہونگے بارہوین
فصل مین یہہ بیان ہی آپ رسول اللہ صاحب سیف ہونگے
اور تادیب عالم کا آپ کو حکم ہوگا - تیرہوین فصل مین آپ
کے غزوات یعنے لڑایون کا بیان ہی اور غزوہ بدر اور
غزوہ احد اور غزوہ قریظہ اور غزوہ نضر اور غزوہ احزاب
اور فتح مکہ معظمہ وغیرہ کا ثبوت بیبل سے دیا گیا ہی اور تطبیق
انکی حدیث شریف کی کتابون سے کی گئی ہے - چودہوین فصل
مین ارہاصات نبوت کا بیان ہے یعنے ایسے امور کا بیان

جو قبل نبوت آپ کی ذات مبارک سے ظاہر ہوے اور وہ دلیل
نبوت ہوتے ہین انکا ثبوت بھی بیبل سے ہی دیا گیا ہے
پندرہوین فصل مین آپکے معجزات کا ثبوت بیبل سے دیا
گیا ہی - سولہوین فصل مین پیشین گوئیان نقل کی گئی ہین
یعنے قرآن مجید یا حدیث شریف سے - اور دوسرے باب مین
قرآن شریف کی حقیت کا بیان ہی اور اس باب مین چھ
فصل ہین - فصل اول مین بیان ہی کہ آپ پر کلام اللہ نازل
ہوگا - دوسری فصل مین ہے کہ طرز نزول قرآن شریف
بھی توریت اور انجیل کے نزول کے خلاف ہوگا - توریت الواح
پر لکھے ہوی عطا ہوی تھی اور قرآن شریف اول قلب نبوی
پر نازل ہوگا اور پھر زبان مبارک سے امت مرحومہ کو پہونچیگا
تیسری فصل مین یہہ بیان ہے کہ کلام اللہ شریف آیۃ آیۃ
اور سورہ سورہ نازل ہوکر زمانہ کثیر مین پورا ہوگا - چوتھی
فصل مین یہہ بیان ہے کہ شروع قرآن شریف کا بسم اللہ
الرحمن الرحیم کی ساتھہ ہوگا - پانچوین فصل مین یہہ بیان
ہی کہ قرآن شریف مین نسخ احکام بھی ہوگا - چھٹی فصل مین
یہہ بیان ہی کہ قرآن شریف مین آیۃ کریمہ قل ان کانت لکم
الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا
الموت ان کنتم صادقین بھی نازل ہوگی - تیسرا باب
کعبہ معظمہ کے بیان مین ہی اور اس باب مین چار فصل ہین
پہلی فصل مین یہہ بیان ہے کہ آپ امام القبلتین ہونگے
دوسری فصل مین یہہ بیان ہے کہ آپکا اور آپکی امت
کا قبلہ دایمی کعبہ شریف ہوگا - تیسری فصل مین یہہ بیان ہے

کعبہ شریف کا لباس دایمی سیاہ ہوگا - چوتھی فصل مین خوارق
معجزہ عظیم کا بیان ہی - خاتمہ مین چارون خلیفون رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی خلافت کا بیان ہی - اور چارون کی خلافت
مع مدۃ خلافت مبسوط سے ثابت کی گئی ہی - اور واضح رہے کہ ہر ایک
دعوی کے ثبوت مین نو نو کتابون سے نقل کی گئی ہین اور ہر ایک
بشارت پوری پوری نقل کی گئی ہے اور تفصیل وار اسکے
لفظ لفظ کی شرح کی گئی ہے اور کسی جگہہ مجمل کو کام مین نہین
لایا گیا اور تصدیق اسکی وقت مطالعہ کے معلوم ہوجائیگی
تنبیہ بڑی عامہ مسلمین - مبسوط ایک مجلد ہی جواب نصرانیون
اور پادریون کے پاس موجود ہی اور اس مین توریت اور
زبور اور صحف انبیاء کرام علیہم السلام ہین گو ان مین بہت سے
تحریف ہوی لیکن پھر بھی کل حالات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اسی مجلد سے ثابت کی گئی والحمد للہ علی ذلک - اب یہہ رسالہ
ہمارے مطبع مین طبع ہوتا ہی اور قیمت اسکی بتفصیل ذیل ہی
جن صاحبون کو خریداری رسالہ ممدوحہ کی منظور ہو اپنے
نام نامی سے بارسال قیمت پیشگی مطلع فرمائین تاکہ نام نامی
انکا فہرست خریدارون مین درج کیا جاے اور بروقت
تیاری انکی خدمت مین روانہ کیا جاے اور وہ اس خزانہ
ہدایت سے خالی ہاتھہ نہ رہجائین (وما علینا الا البلاغ)
اور حجم اس رسالہ کا تخمینا سوا جزو ہوگا تفصیل قیمت یہہ ہے
عام مسلمانونکو بہ کاغذ - امرا اور رئیسونکو والیان ملک کو مجلد بکاغذ عمدہ
فی جلد ۲ فی جلد ۳ فی جلد ۴ فی جلد ۵ فی جلد ۶ فی جلد ۷ فی جلد ۸ فی جلد ۹ فی جلد ۱۰ فی جلد ۱۱ فی جلد ۱۲ فی جلد ۱۳ فی جلد ۱۴ فی جلد

قیمت حال سے قیمت زیادہ لی جائیگی۔ مضمون کتاب یہہ ہی
اول سفرنامہ مع طریق وفضایل ومسایل حج وزیارت
اور حالات اون شہروں کے جو راہ مین آئے اور بعض مقام کے
نقشہ اور اشعار حمد ونعت ومناجات **دوم** نصایح سفر بری
وبحری بابت صحت جسمی **سیوم** حفظ صحت مسافر بر وبحر بقاعدہ
کلیہ **چہارم** حال وعلاج امراض بری وبحری **پنجم**
علاج امراض معجلا ومسافرانہ **ششم** علاج سموم مشروبہ
وملذوعہ وطرد ہوام **ہفتم** تدبیر حوامل واوضاع حمل ومولود
ورضاع ومرضعہ **ہشتم** علاج صبیان **نہم** دواہای ہاضم
مسہلہ - باہ - امساک - ملذذ - منزل - مبکر - مجہل - مفیق
مطیب - مجفف -

المشتہر بندہ حاجی حکیم محمد فریدالدین عفی اللہ عنہ مصنف کتاب
مطبع محمدی - مقام ریاست کوٹلہ مالیر خاطر نیجا

بقیہ ہندو صاحبونکی ہدایت

دوسرا ثبوت یہہ ہی کہ ارواح مین ہرگز بے انت ہونیکے
لچھن نہین پای جاتے کیونکہ ہر عاقل جانتا ہی کہ جسکو بے
انت مانا گیا ہی اسکو سرب بیاپک اور محیط مطلق بھی ماننا
چاہئے کیونکہ بے انت ہونا اور سرب بیاپک ہونا لازم ملزوم
ہی کوئی چیز سرب بیاپک نہین ہوسکتے جب تک بے انت
نہ ہو اور کوئی چیز بے انت نہین ہوسکتے جب تک سرب بیاپک
نہ ہو جب کوئی چیز بعضے جگہہ پای جای اور بعض جگہہ نہ پای
جای تو وہ چیز نہ بے انت ہی اور نہ سرب بیاپک ہے اسی واسطے
یہہ دونون نام خاصہ پروردگار کا ہی اور بے انت ہونا
اور سرب بیاپک ہونا اوسیکی شان ہی اور اوسی کی صفت ہی

تیسرا ثبوت یہہ ہی جو بموجب اصول آریا سماج کے جب برہما
راتری آتی ہی تو سب ارواح اکاش پر چلی جاتین ہین اور
زمین خالی رہ جاتی ہی اور جب پھر ایشور سرشتی رچتا ہی تو
تمام جیو زمین پر آجاتے ہین اور اکاش خالی رہ جاتا ہی اگر
ارواح بے انت ہوتے تو دوسری جگہہ نے سے وہ پہلے کیون
خالی ہوجاتی۔

چوتھا ثبوت یہہ ہی کہ جو چیز محدود کے اندر سما جاوے
وہ بھی محدود ہوتی ہی اور بموجب اصول آریا سماجیون کے سب
ارواح بعد گذرنے برہما راتری کے انواع واقسام کے جیو ہوکر
بنکر زمین پر جنم لیتے ہین اور زمین محدود ہی جسکا محیط چوبیس
ہزار میل سے زیادہ نہین پس جب ظرف محدود ہوا تو مظروف
بھی محدود ہوگیا اور یہی ثابت کرنا تھا۔

پانچوان ثبوت یہہ ہی جو بموجب اصول شاستر کے کل
دورہ آمدرفت ارواح کا پانچ ارب کے اندر اندر ہمیشہ پورا
ہوجاتا ہی اس سے زیادہ نہین اگر ارواح بے انت ہوتے
تو مدت معین مین اونکا دورہ کسطرح پورا ہوسکتا ایسا دعوی
کرنا تو محض نادانی ہی اسکے ایسے مثال ہی جیسے کوی کہے کہ
ایک بے انت فوج صرف ایک گھنٹہ کی مدت مین میرے
سامہنے سے آگے گذر گئی سو ایسا آدمی یا تو دیوانہ ہی یا نہایت
احمق ہے کیونکہ اگر وہ فوج بے انت ہوتی تو کیونکر ایک مدت
معین مین اسکے سلسلہ کا انقطاع ہوجاتا۔

چھٹا ثبوت اس سوال کا جواب ہی کہ آیا پرمیشر نے

سب روحوں کو گنا ہوا ہی یا نہیں اور ان سب کے اسکو کل میزان معلوم ہی یا نہیں سو ظاہر ہی کہ ہر ایک دانا با استثناء باوزان سکہ صاحب کے یہی جواب دیگا جو کوی روح خدا سے بھولا ہوا نہیں اور سب کا تعداد خدا کو معلوم ہی پس جبکہ خدا اپنے سچے علم سے جانتا ہی جو کل تعداد روحوں کی دنیا میں اتنی ہے تو ارواح بے انت نہ ہی اور خود ظاہر ہی کہ جبکہ سلاطین اپنے اپنے ممالک کی مردم شماری کر لیتے ہیں تو کیا خدا کو اپنے موجودات کی روح شماری نہیں آتی اور نیز وہ خدا کاہیکا خدا ہی جسکی نظر سے کوئی روح غائب ہی۔

ساتوان ثبوت یہہ ہی کہ آیا جتنے روح موجود ہیں وہ سب کے سب مکتی کے شرایط بجالانے سے مکتی پا سکتے ہیں یا نہیں اگر پا سکتے ہیں تو فیصلہ ہوا اور اگر سب دہن مکتی کے پورے کرکے بھی مکتی نہیں پا سکتے تو میشر دیالو اور نیاکاری نہ ہا

آٹھوان ثبوت یہہ ہی کہ آیا پرمیشر اسبات پر قادر ہی یا نہیں کہ سب ارواح کو مکتی دیدی اگر قادر نہیں تو سرب شکتی مان نہ ہا اور اگر قادر ہے تو سب کے مکتی ہو گئے اور کام تمام ہوا۔

بعضے صاحبزادے جو بقول شخصی لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل یوں ہے دو کتابیں پڑھ کر قابل بن بیٹھے ہیں وہ یہہ اعتراض کیا کرتے ہیں جو ہر امر پر خدا قادر نہیں ہے جیسے وہ اپنے نظیر نہیں پیدا کر سکتا اپنے آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا ان خوش فہموں پر واضح رہے جو یہہ مثال اس موقعہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتی بلکہ اصل مسئلہ یوں ہے کہ جو افعال خدا کے صفات قدیمہ کے برخلاف ہیں اور اوسکے شان بلند کے خلل انداز ہیں ایسے افعال خدا ہرگز نہیں کرتا اور باقی سب افعال پر قادر ہی مثلاً خدا اپنے آپ کو ہلاک نہیں کر سکتا کیونکہ وہ زندہ جاوداں ہے اور حی لایموت اوسکی صفت قدیمی ہی اگر خودکشی ممکن وہ صفت قدیمی باطل ہو جاتی اسی طرح وہ کوئی اپنی مثل پیدا نہیں کر سکتا کیونکہ واحد لاشریک ہونا اوسکی صفت قدیمی ہے اور اپنا ہمتا پیدا کرنا اوس صفت کے برخلاف ہی اسی طرح وہ اپنے موجودات سے بے خبر نہیں رہ سکتا کیونکہ عالم الغیب ہونا اسکی صفت قدیمی ہی اور بے علم ہونا اوسکے برخلاف ہی اور سوا ان حالات کے جو اوسکے صفات قدیمہ کے لایق نہیں ہیں اور سب امور میں خدا قادر مطلق ہی پس جیسی خدا اسبات پر قادر ہی کہ سب جیوون کو وقت پر لوا بیٹھے مار دیتا ہی ویسا ہی اسبات پر بھی قادر ہی کہ سب جیوون کو مکتی دیدے

بعض حضرات نے یہہ بھی سوال کیا تھا کہ دفعہ ۷ اور ۸ کی دلیلوں کے فرضی بات پر بنیاد ہی یعنے اگر یہہ ہوگا تو یہہ لازم آوے گا پس ہم کو ان صاحبوں پر بڑا افسوس ہی کیا انکو مطلق سمجھ ہی نہیں پر یہہ بھی کیونکر کہیں کہ سمجھ نہیں اگر سمجھ نہیں تو دنیا کی اور تندہی کسطرح چلاتے ہیں سچ تو یہہ ہی کہ دنیا میں تعصب بھی عجب ظلمات ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ان دلایل کے فرض محال پر بنیاد نہیں ہی بلکہ فرض ممکن الوقوع پر مبنی ہیں جو اثبات مطالب کے واسطے ایک عمدہ وسیلہ ہے۔ باقی آیندہ راقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان

ترکیون کے پیچھے ہٹے جانے پر خیالات

جب سے بلونا کی سد ترکیون سے چھوٹ گئی ہی ترکی جنگ مین احتیاط کرتے جاتے ہین یہان تک سست ہوگئے کہ اورچانی کو چھوڑ دیا تو ہم نے خیال کیا کہ صوفیہ پر روک تھام کرینگے پھر صوفیہ کو چھوڑ دیا ہم امیدوار رہے کہ سما کو اور سمٹنیزا پر سد ہونگے پھر ان دو مقام بھی چھوڑ گئے تو ہم کو یقین ہوا کہ وہ رومیلیہ مین روس کو روکینگے سو اس اثنا مین روس بیچ مین کے راستے سے شبکہ پر سے کزانلک مین اُوتر آئے ترکی یہان بھی ناکامیاب ہوے تو ہم کو خیال ہوا کہ ترکی فلیپوپل وبازارجیک مین روکینگے سو یہان سے بھی پیچھے ہٹگئے اور روس پیشقدمی کئے ہوے قسطنطنیہ کیطرف چلے آرہے ہین ابتک ہم کو روس کی پیشقدمی اور ترکیون کے پیچھے ہٹنے اور روس کے شعاری اور ترکی کے جنگ نکرنے پر کوئی موقع ارٹیکل لکھنے کا نہ ملا کہ ایک مہینے سے ترکی پیچھے ہی پیچھے ہٹے جاتے ہین اور جنگ سے پرہیز کرتے ہین حالانکہ جسوقت کرانڈ ڈیوک نکولس نے فلیپوپل کے سامنے آیا تھا تو اوسکے ہمراہی مین نو د ہزار سپاہی سے زیادہ نتھے اور سلیمان پاشا کی کمان مین ایک لاکھ اسی ہزار سے زیادہ مضبوط تجربہ کار ترکی جمعیت تھی وہ چاہتے تو گرانڈ ڈیوک کو پکڑ لے سکتے اور تمام فوج روس سے ہتیار رکھوا لیتے و یا سب کو پھونکدیتے - مگر سلیمان پاشا نے ایسے عمدہ قابو و موقع کو بھی عمداً چھوڑ دیا اور اپنے کو آگے اور گرانڈ ڈیوک کو پیچھے ڈالدیا چنانچہ کھینچا کھینچا اڈریانوپل مین پہنچا دیا جو یہہ خط اشتہار جنگ سے باہر ہے - روس کے جمعیتین اپنی پیشروی پر نہایت نازان ہین اور اپنی کارروائی پر شادان - مگر یہہ ایک زہر یلا شربہ ہے جو شکر پارون مین ملا ہوا ہی یعنے جسقدر روس قسطنطنیہ کے طرف بغیر صدمت و مصیبت بڑہتے جاتے ہین اسی قدر روس کے بیست و نابود کرنے کے تیاریان تمام یوروپ مین ہو رہی ہین - روس سمجھتا ہی کہ قسطنطنیہ بہت جلد فتح ہو جائیگا و یا ترکی تنگ آکر اپنی بات مان لیگا - مگر وہ اپنی کارروائی اور اپنے مقاصد ذہنی پر کامیاب ہوچکا اور جو بات ترکی چاہتا تھا وہ ہوگئی یعنے ترکی جنگ سے پہلے اشتہار دے چکا تھا کہ ہمنے ۱۸۵۶ء عیسوی کے عہدنامہ کی حفاظت مین روس سے جنگ کرتے ہین اور روس نے موسکو مین کہدیا تھا کہ ہم نے ۱۸۵۶ء عیسوی کا عہدنامہ توڑ دیا پس جب روس رومیلی کیطرف پیشقدمی کرنے لگا تو ترکی اپنے ذاتی جنگ سے دست بردار ہوکر صرف قسطنطنیہ کی حفاظت کے لئے قوت مجموعہ کا انتظام کرنے لگا چنانچہ اسوقت قسطنطنیہ سے اڈریانوپل کے آخیر خط تک تین لاکھ سے زیادہ کا لشکر ترکی آمادہ جنگ ہی اور یہہ لشکر دوس کے دس لاکھ سپاہی سے جنگ قایم رکھکر زک دیسکتا ہی - ہم کو ترکی کے پیچھے ہٹے جانے سے تو غش ہو رہا تھا لاکن جب ہمنے غور کیا تو معلوم ہوگیا کہ ترکی کی حکمت عملی نہایت عمدہ ہی کہ متفرق مقامات پر جنگ کرنے سے فارس کا سا معاملہ ہو جائیگا یعنے

فوجین متفرق ہوجاوینگے اور قوت مجموعی ناقص۔
پس وہ کام کیا کہ روس کے قوت مجموعی کو متفرق کردیا اور آپ
قوی ہوگیا کیونکہ جن مقامات کو ترکی چھوڑ گئے ہین اونپر روسی
فوجی قبضہ کے لئے فوجین چھوڑنا پڑا ہے۔ پس اڈریانوپل کے
اخیر خط پر روسی فوج کی قوت مجموعی ناقص رہیگی کہ اوسکو
ایک بڑی سڑک اور مقامات کو کھلے رکھنے کی ضرورت
ہی ورنہ بلغار کے ترکی قلعجات کی جمعیتین مزاحم ہونیکا اندیشہ ہے
ایسی حالت مین ہم اپنے ناظرین کے دل بھلائی کے لئے اپنے
خیال کو ظاہر کرتے ہین کہ روس اوس سیر کے برابر ہی جو
یوروپ سے اول بار بنا در ایشیا پر اوترا ہی اور بر اندی اتنی ہی ہے
کہ پیسے کا وزن کرین تو معلوم ہو کہ اتنے گیا لن خرچ ہوے پھر اسکو
خیال ہی کہ شرا بنا نہ کدہ ہی اور اوس دہن مین لڑکھڑاتا
چلا جاتا ہی اور ایک ہشیار سفاک اوسکو اوسطرف لیجا رہا
ہی جہان شیر و شرزہ دار دہا دافعی وغیرہ بلیات رہتے
ہین یعنے ترکی نے روس کو وہان پہنچایا ہی جہان کی زمین
کے ساتھہ دولت انگلیشیہ و اسٹریہ و سارڈینا و فرانسیہ و تمارک
و اسپانیہ کے حقوق لگے ہوے ہین اسی واسطے دولت انگلیشیہ
نے اپنے خاص منشا کو ظاہر کردیا ہی کہ ۱۸۵۶ عیسوی کے عہدنامہ کے
مغائرت و متناقص کوی عہد نکیا جاوے جسکو گورنمنٹ انگلش
تسلیم نکریگی اور یہی منشا اسٹریہ وغیرہم نے علانیہ بتلادیا اور
دولت انگلیشیہ نے جو کمال اضطرار سے پیارلیمنٹ شاہی کو
کھولدیا اور مباحثہ لابدی ولاحقی کروایا تو ناچار نتیجہ یہی
نکلا کہ حفاظت عہدنامہ ۱۸۵۶ عیسویہ کی جاوے جسکو دولت
اسٹریہ نے قبول کرلیا اور دوسرے سلاطین اولوالعزم نے
اتفاق کیا ہی۔ اور وہ شرط بھی روس کے مغرور افیسرون سے
تو ٹتی ہوی نظر آتی ہی جو قسطنطنیہ کی حفاظت اور اسپر جنگ
نکرنے کے درباب ہی۔ اسی واسطے جناب ملکہ قیصر ہند پارلیمنٹ
سے خرچ جنگ و سپاہ مانگ چکین اور وزرا نے اوس آنریبل
پر اپنا اوترس ظاہر کرنیکی خواہش بتلادی پس اتنک جو دولت
انگلیشیہ کو بزدل کہتے تھے سو وہ الزام مندفع ہونیکا وقت
قطعا نزدیک آچکا ہی مگر ہم دو وزیرون کی رای اور سمجھہ پر
حیران ہین ایک تو لارڈ سالسبری اور دوسرے لارڈ گلیڈسٹون
کے کہ ان ہر دو دانشمند وزیرون کی رای ملتی جلتی اور نہین
وزیرون کے ساتھہ ہی جو جنگ پر آمادہ ہین۔
اگر دولت انگلیشیہ باضطرار تمام پارلیمنٹ نہ کھولتی اور
اندرونی تسلی ترکی کو نہ دیتی تو ترکی اصلا اور چارنی
کے سامنے سے پیچھے ہٹے نہ ہوتے صوفیہ و فلیپوپس و اڈریا
نوپل کو کیا چھوڑتے اور ایسی ہی اندرونی کارروائی
دوسرے سلاطین یوروپ سے ہوچکی ہون پس اب ترکی کی
معاونت جیسے ۱۸۵۴ عیسویہ مین ہوی تھی وہی اسباب
آمادہ ہی مگر اوسوقت روس کے لئے ایسی خسارت نہ پڑی
تھی جو ابکے پڑی ہے۔ ہرچند شاہ زار پلونا کی فتح کو
ایک بھاری کوشش اور نتیجہ محنت بتلاتے ہین مگر اپنے
دل سے پوچھا چاہئے کہ پلونا تو یوروپ کے بیشمار دولتون
کا ایک کھیل تھا جسمین قوت مالی و ملکی روس کو
سلب کرادیا اگرچہ زار روس نے کہا کہ اگر عثمان پاشا

محاصرہ تو کر نکلجاتے تو مین خود کشی کرجاتا بیشک ویسے ہی غیرت کا معاملہ تھا۔ مگر عثمان پاشا کے پکڑے جانے اور چند بھوکے سپاہیون کے قید ہونے سے یورپ کے سلاطین ۱۸۵۶ء عیسویہ کے عہدنامہ کے افادون کو بھول نجائینگے اور ترکی اپنی تمام طاقت کو بالکن کے پہاڑون کے چوٹیون پر نہ رکھدینگے۔

اب وہ وقت روس کے سامنے اور رومانیہ و سرویہ و ہرزیگوینا کے پیچھے آپڑا ہی جو انکے خیال مین نتھا ابتک ترکی کو ممبئی مین سے پانچ کروڑ اور لندن مین سے پانچ کروڑ روپیہ اور فرانس مین سے کروڑون روپیہ بعد خرابی پلونا مل چکا ہی جس سے ترکی اپنے تنگ توپرہ سے تازہ دم اور قوت مجموعی سے مطمئن ہے اوسپر دولت انگلیشیہ مین سے بالفعل جو یوروپ کے پلیٹین مقرر ہوی ہین اور مالطا اور جبل الطرلیوانت کے جنگی بیڑے مین فوج موجود ہی وہ اسی ہزار سے کم کی نہو اور یہہ فوج روس کے دولاکھہ کی جمعیت کو منتشر و پراگندہ کرنے اور بھگانے کے لئے کافی ہے پس اگر پانیوپل کے خط اخیر پر روس سے مقابلہ ہوگی تو ایک جنگ کے بعد ایسا بھگائیگی کہ لاکھون روسی، رومیلیہ کے زمین مین دفن ہونگے ہم نے فقط دولت انگلیشیہ کے جواغراض کا ذکر کیا ہے مگر اسکے ساتھ مصر کے بالفعل سات ہزار کی باائین جمعیت اور بوقعہ قلیل اور ایک لاکھہ کی جمعیت کے آیندہ کا ذکر نکیا ہے۔

ایسی حالت مین فرانس مانٹی نیگرو و ہرزیگوینا کے باغی صوبون کے کان مروڑینگے اور دولت اسٹریہ رومانیا و سرویہ کے اندرونی ممالک مین اوترکردہ کام کریگی جو ابتک اسکو کرنیکی ضرورت نتھی۔ اور ہنگری تمام راستے روس کے آمدورشد کے بند کرینگے۔ پس روس کیا قسطنطنیہ اور ارض روم کو فتح کرتے اپنے ملک کو سلامت جائین تو بڑی خوش تقدیر ہے جب سے دولت انگلیشیہ و اسٹریہ نے اتفاق کرلیا ہی قوم ہنگری رومانیہ کے پامال کرنے مین بڑی خوشیان کرتے ہون ہم اپنی وسط تحریر مین ذکر کیا ہی کہ دولت انگلیشیہ نے اندرونی طمانیت سلطان کو دی ہے اور یہہ خیال ہمارا بدینوجہ درست ہوتا ہی کہ سلطان نے اپنے اظہار ۱۲ دسمبر مین کہا ہی کہ دولت انگلیشیہ ہماری معاونت کریگی اور ایک جدید عہدنامہ درباره اتفاق کرکے کریمیا پر جنگ شروع کردیگی چنانچہ ہمی استشعالک پر ہوبرت باشا نے اپوتوریا وغیرہ تجارت گاہ روس پر بم کی مار شروع کردی اوڈیسہ کا ملک، جو نہ اوترائے جاکر باقی تھا وہ کامل اوترایا جائیگا تا روس کو بحرالاسود پر کی طاقت بالکل ٹوٹ جاے۔ اور بیچھے دولت انگلیشیہ کے جہاز بالکل روس کو کنارہ بحرالاسود پر سے خارج کردیگی تا ارمینیہ کا ملک خود بخود روس کے حملون سے چھوٹ جاے اسمین شک نہین ہی کہ اب دولت انگلیشیہ کو غصہ آچکا اور اسٹریہ کو اس سے زیادہ صبر کرنے کا موقع نرہا ہے فرانس و سارڈینا ناگزیر شریک ہونے والے ہین اس حالت مین دولت روس باغی صوبون کے مدد و کمک پر ترکی سے جنگ نکرسکیگی سو خود وہ صوبہ فرانس و اسٹریہ کی دہاک کے اپنے گھر کو بچانے مین متردد ہوجاوینگے روس مین اسوقت اتنی طاقت نہین کہ جیسے پلونا مین خارجین

اتھا نی مین ہے اور دو چار فسار سے اتھا سکے کہ وہ خود
نہ ہال ہے صرف بھاگنے کے پیچھے پڑا ہی مگر اسکو خبر نہین کہ
پاؤن کہان پڑتے ہین۔

اب روس کے دو حالت مین سے ایک ضرور ہوگی۔ یا صلح کریگا
مگر اوسمین کوی شرط بھاری پیش نا سکیگا کہ معاہدت عہد نامہ
۱۸۵۶ عیسوی مین واقع ہوگی اور وہ معاہدت موجب جنگ
و مزاحمت حال ہونگی جس سے اوس بھاری مقدار افواج متفقہ
کے سپرد کرکے جانا پڑیگا۔ اور دوسری حالت یہہ ہی کہ عہد نامہ
۱۸۵۶ عیسوی کے خلاف اور اوسکی شکست کے شروط پیش
کریگا جس سے خود دولت انگلیشیہ و اسطریہ دول مختلفہ نارضامند
ہین نتیجہ کار مین جنگ افواج متفقہ سے کرنا پڑیگا۔ اور اب روس
مین پہلی سی طاقت نہین ہے کہ تنہا ان سلاطین سے جنگ کر سکے
اگر اسپر بھی روس کے متعصب و حریص وزرا نے جنگ قایم رکھا
تو تیس روز کی مدت مین تمام روملیہ مین سے روسی نکلے
جاینگے اور پھر بلغارین سے ایسے بھاگینگے کہ ہم کو خبر بھی
نہونگی کہ کدہر رفو ہوگئے۔

بڑی آرزو روس کی یہی ہے کہ اپنے جہاز بدیتر مین
یعنے بحر روم مین بے روک آجایا کرین اور دار دنلس
پر اپنا بیڑہ ماکرے یہہ آرزو اگر تمام سلطنت روس مرنے
پر تیار ہو کر آئے بھی تو بر آمد ہونا مشکل ہے کہ کوی سلطنت
یوروپ نہین چاہتی ہے کہ روس کی تجارت ایشیا و
افریقہ کے بنادر پر فروغ پاے اور آمد و شد ہو۔
یہہ ایک بند و بست قدرتی ہی جو منجانب اللہ کہا جاے

اور اسی سے ترکی سلطنت کو تمام یوروپ سے تایید و کمک پہنچتی
ہے ورنہ سلطنت ترک بہ نسبت سلطنتہای یوروپ تنہا اور
مجرد ہے اور اسی آرزو مین ایک دن ایسا بھی آجائیگا کہ
سلطنت روس نیست و نابود ہو جاویگی۔ فقط جریدہ روزگار۔

ترکیون کی حمیت و غیرت

صاحب پالمال گزٹ تحریر کرتے ہین کہ قسطنطنیہ کے تمام
باشندون نے یہہ تجویز کی ہی کہ عساکر سلطانیہ کا کل خرچ
اپنے ذمہ لین چنانچہ اب لوگ بجز نمی تمام مطبوعات اور
ماکولات سے کمک مدد کر رہے ہین اور اہل حرفہ کا یہہ ارادہ
ہے کہ اپنی آمدنی مین سے روزمرہ کچھ کچھ مدد کیا کرین۔
اور کل رعایاے قسطنطنیہ خواہ اہل اسلام و خواہ عیسوی و
خواہ یہود اپنے اپنے معبدون مین سلطنت عثمانی کے
فتحیابی کی دعا مانگ رہے ہین۔

روسی قیدیون کا مشرف باسلام ہونا

صاحب الجوایب تحریر فرماتے ہین کہ وہ جو دو روسی قیدی
استنبول آپہنچے سو وہ دونو باب عالی مین دین اسلام
سے مشرف ہونے کی درخواست کئے اور باب عالی انکی
درخواست کو قبول فرمائی اور انہہ بچون کے ہمراہ انکی
ختنہ بھی اپنے جیب خاص سے کروایا۔ فقط

قلعہ قارص

یہہ قلعہ الکزندرا پول سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہی
اور دریاے ۶۰۷۹ قدم اونچا ہے اور یہہ قلعہ الکزندرا
پل سے ہزار قدم اونچا ہے اور اوسوقت وہان برائے تعمیر

تبدل رودیاہی سابق کے ابواب اب باقی نہین جو جنگ کریمیا کے وقت تھا وہ حال اب نہین اور حسین عونی پاشا نے وہان بھاری بھاری دمدمہ اور مورچہ بندی کی او۔ اسکے اطراف ایک دیوار بطور پناہ گاہ پتھر سے بنی ہوی ہے اور چار بڑے بڑے برج ہین اور اطراف اوسکے ایک خندق ہی وہ ہمیشہ پانی سے بھرا رہتا ہی غرض جو قت نمک حرام قلعہ دار نے روسیون سپرد کردیا اوسوقت سکان قسطنطنیہ کو بڑا رنج گذرا اور روسیون کو اس سے بڑا فائدہ مترتب ہوا تین سو ضرب توپ اور بہت سے عثمانی پھریری اور گھوڑے اور اکل و شرب کا اسباب روسیون کے ہاتھہ لگا اور پانچہ ہزار ترکی اس معرکہ مین شہید ہوے۔

پارلیمنٹ روم

جبکہ کل سلاطین یوروپ اس امر خوض و غور مین مصروف ہین کہ بعد اختتام جنگ صوبجات واقع دریای دنیوب مملکت روم کے قبضہ اختیار مین آوینگے اور سلطنت عثمانیہ کا زمانہ آیندہ گرداب تزلزل مین مبتلا ہوتے معلوم ہوتا ہے ایسے وقت مین پارلیمنٹ روم بمقام قسطنطنیہ منعقد ہوا اور بموجب قاعدہ یوروپ سلطان کی اسپیچ کو سعید پاشا نے کہ میز تزک ایوان دولت عثمانیہ مین پڑہے اسپیچ مذکور مین کل کوایف جنگ حال از ابتدا اور جسقدر اوسمین ترقی ہوئی و نیز تعریف و تحسین دربارہ شجاعت و دلیری افواج روم مندرج تھی اور اسمین اس امر کا بھی تذکرہ تھا کہ سلطان روم کی یہہ رای قرار پای ہے کہ فوج مین سوای مسلمان کے اور اور قوم کے لوگ بھی بھرتی کئے جاوینگے اور یہہ مضمون بھی تھا کہ حیالات حال عوام الناس پر عملدرآمد کرتے اور اصطلاحات معاملات مالی و حسب قواعد سیاست مدنی تصحیح قواعد ٹکس کرنے سے حصول منافع کثیر کی امید قوی تھی مگر ہنوز ان جملہ امورات کی بہبودی مین جنگ خارج رہے الانل سجانی نے نسبت ختم ہونے جنگ کے کچہ نہین تحریر فرمایا تھا اسپیچ کے اخیر مین یہہ مرقوم تھا کہ دولت عثمانیہ کا ربط و اتحاد دیگر سلاطین یوروپ کے ساتھہ خلوص و صدق دلی سے ہی پس اس مقام پر یہہ سوال لازم آتا ہے کہ بھلا وہ کون کون سلاطین ہین فقط۔

قلعجات کالی پولی

اخبار استنبول سے بذریعہ خط کالی پولی جو ۱۷ دسمبر کو پہنچا ایسا معلوم ہوا کہ وہان محمد پاشا کے آمد آمد کی انتظاری ہی تاکہ قلعجات موجودہ کی جو بولایر مین واقع ہے ترمیم کرین تاکہ دشمن کے محاصرہ کو روکے ہم یقین بیان کرتے ہین کہ وہان استنبول اور قلعہ جناق سے ۶۳ ضرب توپ پہنچے پس اسقدر توپ ان واقعات مین کفایت نہین کرینگے خصوصًا ۲۷ ضرب توپ اینسے عمل کروب سے ہین پس لازم ہے کہ اس سے زیادہ اور چالیس ضرب توپ تک زیادہ کرین اور قلعہ سلطانیہ اور قلعہ چناکیہ مین عساکر سلطانیہ کے سکونت کے لئے

بڑا سا بارکس تیار کئے ہین۔

راشد پاشا جنکے متعلق دو مہینے سے یہہ کام کیا گیا تھا کہ مہاجرین سرکیشیا صوبہ روس کو مالک عثمانیہ کے حصص مناسب مین آباد کرین ہفتہ گذشتہ مین اپنا کام دیکر مع دو ہزار مہاجرین کے اسلام بول آئے یہہ مہاجرین اطراف (ازمید) مین آباد کئے جائینگے۔ نصرت الاخبار

نہر میت لشکر حربی ۱۴ دسمبر کو بذریعہ تار آئین سو کو الیف سے یہہ واضح ہوا کہ لشکر حربی نے مقام پانیڑی پر یورش کرنے کی کوشش عمل مین لائی لیکن اوسکو ہزیمت و فاش نصیب ہوی اور اسکا نقصان عظیم ہوا۔ اور مقام بادکی فوج دیر گنتے تک اسکا تعاقب کیا اٹالیان روس رئیس حربی کو سالانہ دس لاکھ روبل سے مدد دیتے ہین منجانب سرکار عثمانیہ درباره معزولی رئیس صدر ایک اشتہار دیا گیا ہے فقط منہ

اطلاع

حضرات خریداران منشور محمدی کے خدمات مین بادب التماس ہی کہ ہر ایک شہر مین جو ذیل مین لکھے جاتے ہین ہمارے طرف سے وکیل ہین ہن حضرتون کو خریداری اسکی منظور ہو یا زر پیشگی عنایت کرنا ہو یا زر بقیہ دینا ہو چاہئے کہ مرقوم الذیل وکیلون کے حوالے کردین اور رسید انہین سے معرفت حاصل کرلین۔

دہلی مین	جناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب مدظلہ
امرتسر مین	جناب حاجی مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس مدظلہ
امانپور مین	جناب مولوی سید نظر حسین صاحب مدظلہ
الہ باد مین	جناب مولوی حاتم علی صاحب واعظ و انصاری
بمبئی مین	جناب محمد ہاشم صاحب دام عنایتہ
پونہ مین	جناب منشی محمود خان صاحب زاد لطفہ
جبلپور مین	جناب مولوی محمد یسین صاحب مدظلہ
حیدرآباد دکن مین	جناب عیسی شریف صاحب کتب فروش
مولین مین	جناب محمد اسمٰعیل خان صاحب بن حسین عرف مطالعہ دام عنایتہ
عظیم آباد پٹنہ مین	جناب مولوی سید احمد حسین صاحب مدظلہ
کانپور مین	جناب مولوی محمد علی صاحب واعظ
کیامثی مین	جناب مولوی حافظ عبد العظیم صاحب سلمہ
جہاونی مرارین	جناب مصدر عنایت و کرم مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول ماسٹر رسالہ زبردست
گولہ گہاٹ مین	جناب حامی دین منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب مدظلہ
لاہور مین	جناب عطا محمد صاحب عجیب طالب العلم مدخل کالج

قبول اسلام

جناب محمد شریف صاحب مالک مطبع منشور محمدی سلامت

از بندہ حکیم محمد فرید الدین عفی اللہ عنہ بعد سلام علیکم اینکہ۔ مسمی تیلکو پسر بدہو قوم مہاجن ساکن ابنالہ حقیقت اسلام و صداقت دین محمدی سے واقف ہو کر مسلمان ہوا۔ اور نام عبد الرحمان رکھا گیا۔ فقط از کوٹلہ مالیر

چندۂ اعانۃ ہند مین سے عثمان پاشا کو ہزار لیرہ دیا جاتا صاحب جواب مظہر ہین کہ جناب سلطان معظم روم نے حکم فرمایا کہ اعانت ہند سے جو مبلغ حاصل ہوا ہے اسمین سے

اگیدار ایرۂ فخامتمہر عثمان پاشا کو دو ہزار لیرہ عطا ہوے فقط

مطبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

نشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۲۵ صفر

شمارہ ۹ جلد ۵

منشور محمدی بزبان عربی

منشور محمدی بزبان اردو

منشور محمدی بزبان فارسی

منشور محمدی بزبان انگریزی

منشور محمدی بزبان ہندی

منشور محمدی بزبان گجراتی

منشور محمدی بزبان مرہٹی

منشور محمدی بزبان بنگالی

منشور محمدی بزبان تامل

منشور محمدی بزبان تلگو

منشور محمدی بزبان کنڑی

منشور محمدی بزبان ملیالم

منشور محمدی بزبان پشتو

منشور محمدی بزبان سندھی

منشور محمدی بزبان گورمکھی

منشور محمدی بزبان اڑیسہ

منشور محمدی بزبان آسامی

منشور محمدی بزبان برمی

منشور محمدی بزبان سنگھالی

منشور محمدی بزبان انگلو ساکسن

منشور محمدی بزبان جاوی

منشور محمدی بزبان ملایو

منشور محمدی بزبان ہوسا

منشور محمدی بزبان سواحلی

منشور محمدی بزبان فلوبی

منشور محمدی بزبان ٹمبکٹو

منشور محمدی بزبان ہوسا

منشور محمدی بزبان سواحلی

منشور محمدی بزبان فلوبی

منشور محمدی بزبان ٹمبکٹو

منشور محمدی

۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلاتوریہ انجیل بتجیل

باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

زبان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتادہ ز تجیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک صرف ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیگی سے اعلام فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند درکار ہو تحریر مضامین وغیرہ وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع اخبار منشور محمدی واقع معسکر بلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت بطریقہ حوالہ روانہ فرماویں تو بذریعہ توشہ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

منشور

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملۂ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجروجاہل
اسکے انوار سے ہین ہی عجب — شمس گمراہ گمرہی کے کوکب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون ہو کوکب کو وہ کرے بے نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین ایک سچائی

نقوی

الاتفاق شئ عجیب

اتفاق ایک ایسی عمدہ اور مستحسن چیز ہے کہ جسکے بدولت انسان کے کل امور بوجہ احسن اہتمام پذیر ہوتے ہین - اور نفاق جو اوسکی ضد ہی ایسی بری بلا ہی کہ جسکی پر توسی امور دینی و دنیوی خاک مین مل جاتے ہین اگر حال اور سابق کے قومون کے طرف نظر غور سے دیکھا جاوے تو اتفاق اور نفاق کے فواید اور نقص بہت جلدی معلوم ہو سکتے ہین - کیا اسلام کے پہلی کارروائین ہمارے دل سے اوجھل گئے ہین کہ اوس نے ایک قلیل مدت مین اسی اتفاق کے بدولت اپنے عمدہ خیالات کو کیسا پورا کر دکھایا - اتفاق کے ہی سبب سے چند مسلمانون نے ملک یورپ مین لوای محمدی بلند

کیا اور اپنی سلطنت کلیدیورپ قسطنطنیہ مین قایم کر دکھلائی
اب وہ ہی مسلمان ہین اور وہ ہی قسطنطنیہ کو چارون طرف سے
اعدا نا ہنجار اوسکی خرابی کے درپی ہو رہے ہین اور اسکے تقسیم
کرنے کے لئے مجالس منعقد ہوتے ہین کیا یہہ اثر نفاق کا نہین
ہی تو اور کس کا ہی - دیگر ممالک مین تو جو ہی سو ہی ہندوستان
مین اس نفاق نے یہان تک ترقی کی ہی کہ الامان - ایک
ایک دن مین صدہا کفر کے فتاوے چل جاتے ہین کوئی شیعہ
کو کفر سے نسبت دیتا ہی کوئی وہابی اور غیر مقلد کو کافر کہتا
ہی کوئی بدعتی بدعتی ہی کر رہا ہی کوئی لامذہب ہی پکار رہا
ہے جدہر دیکھو یہی صدا آتی ہے کہ فلانا مولوی کافر شد مرتد
شد مساجد اور معابد مین جاؤ تو وہان بھی یہی غلغلہ اور شور
ہی - ہدایہ اور درمختار نکالے ہوے ہین اور کفر کا فتوی
لکھہ رہے ہین - یہی نہین کہ صرف افتا پر کفر ہی نہین بلکہ عدالتون
مین بھی مقدمات تکفیر اور تحقیر وایرمین تسپر طرہ یہہ کہ ساتھ
ہی اسکے ایسہین دشنام اور مغلظات بھی شامل ہین الہی تو
اسلام نہ ہوا کوئی بازاری معاملات ہوے - اور ہر امرون
کو دیکھو تو وہ اپنی ہی کھچا پیچ مین لگے ہوے ہین اونکو مطلقا
دین کے جانب توجہ ہی نہین نکاح پر نکاح کرتے جاتے ہین
عدالت کا نام تنگ نہین جانتے فرایض دینی کو ادا کرنا شراب
کا پینا اور رندی بازی کرنا سمجھہ رکھا ہے - ہان جب مولویون
کے جھگڑے دیکھتے ہین تو ضرور ٹانگ اڑا ہی دیتے ہین
حمایت اور غیرت اسلامی نام تک نہین - صدیت اور لفاقت
کے پتلے بن رہے ہین کیا یہہ بات جھوٹ ہی کہ اگر ہمارے
مین اتفاق ہوتا تو ابتک ہم ملک یوروپ مین کوئی مستقل
محمدی قایم نہ کر لیتے - کیا اگر ہمارے مین اتفاق ہوتا تو
پرچہ منشور محمدی جو اعلی درجہ کے قوم کا خیر خواہ ہی عشرہ
وار ہی رہتا - افسوس کہ قوم ایسے خواب غفلت مین سوئی ہی
کہ غیر اقوام کے طرف بھی آنکھہ اٹھا کر نہین دیکھہ سکتے - بہت دفعہ
قوم کے خیر خواہ ہون نے قوم کو اس نیند سے جگایا مگر افسوس کہ
قوم نے ابتک پہلو بھی نہین پھیرا - ای قوم کے لوگو اور ای
قوم کے سردار و خواہ سردار دینی ہو یا دنیوی - آؤ اب تو
خواب غفلت سے جاگو اتفاق کو اختیار کرو اور نفاق کو
دور کرو - کب تک تم اس خانہ جنگی مین مبتلا رہو گے آؤ خدا
کے واسطے افتا و کفر سے ایک دوسرے پر باز آؤ - غیر قوم کے
نظرون مین ٹھوکر اور مسخرہ کا باعث نہ بنو - کیا قرآن کی
یہی تعلیم ہی - ہرگز نہین - یہہ تمہارے دلی خیالات ہین افسوس
کہ تم اوس پاک کلام کی تعلیم پر نظر تک نہین ڈالتے ہو - ای
ہمارے واحد اور سچے خدا تو ہماری قوم پر ایام سابق کے
طرح اتفاق مینہہ برسا - نفاق کے بلا سے ہم کو نجات
دے - اللھم آمین ثم آمین

الراقم قوم کا دلی خیر خواہ - مرزا سلطان احمد از گورداسپور

مخدوم و مکرم جناب محمد شریف صاحب ایڈیٹر منشور محمدی
بعد سلام سنت الاسلام کے گذارش یہہ ہی کہ مضمون مندرجہ
ذیل کو اپنے اخبار دربار مین درج فرمائیے - وہو ہذا
واضح ہو کہ مقام گولتا لاب پر ایک پادری صاحب نے
بہشت مین کھانے پینے کی بابت مسلمانون پر اعتراض

کی چنانچہ بندہ نے اوسوقت اونکے اعتراض کا جواب باصواب
دیا۔ پادری صاحب کا اعتراض یہہ ہی کہ بہشتی لوگون کو درمیان
بہشت کے نہ کھانے کی حاجت ہوگی نہ پینے کی اور نہ کبھی پر
بھوک اور پیاس غالب ہوگی تاکہ پھر اونہین حاجت کھانے
اور پینے کی ہو اور چونکہ بہشتی لوگ درمیان بہشت کے مانند
فرشتون کے گزران کرینگے کیونکہ کھانا اور پینا دنیا کے لوگون
کے واسطے ہی اور اگر بہشت مین بھی ویسا ہی کھانے اور
پینے کی حاجت ہی تو پھر دنیا اور بہشت مین کیا فرق رہا
ایسا ہرگز نہین اور نہ تو بعد مرنے کے زندہ ہوکر پھر کسیکو
حاجت کھانے اور پینے کی ہوویگی اور چونکہ یہہ بھی جاننا
چاہئے کہ کھانے اور پینے سے کیا مطلب ہے یعنے اصل
مطلب ہمکا یہہ ہی کہ انسان پر ایک بڑی تکلیف ہوتی
ہی بھوک اور پیاس کی اسیلئے لوگ کھاتے پیتے ہین کہ جسمیز
اونکی بھوک پیاس دفع ہوجاوے اور اگر یہی تکلیف بہشت
مین بھی ہو تو پھر آسایش بہشت کی کیا رہی مگر چونکہ ہمارے
محمدی بھائی کہتے ہین کہ بہشتیون کو درمیان بہشت کے
انواع واقسام کی نعمتین کھانے کو ملینگے یہہ مقولہ اونکا
محض غلط ہے انتہی

جواب مین کہتا ہون کہ محمدیون کا مقولہ تو بلاشک
درست ہی لیکن پادری صاحب کا مقولہ محض غلط ہی دیکھو
انجیل متی باب ۴ درس ۲ سے ۳ تک لکھا ہی یعنے
اونکے کھاتے وقت یسوع نے روٹی اوٹھائی اور دعا
کرکے توڑی اور مریدون دیکے کہا لوکھاو یہہ میرا بدن
ہی پھر اوسنے پیالہ لیا اور شکر کرکے یہہ کہتے ہوے اونہین دیا
کہ تم سب اسے پیو یہہ میرا لہو یعنے نئے عہدنامہ کا لہو ہے
جو بہتیرون کے گناہون کی بخشش کے لئے بہایا جاتا ہے
پر مین تم سے کہتا ہون کہ اوسوقت سے اوس روز تک
کہ مین تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت مین
اوسسے نیا نہ پیون انگور کے رس پھر نہین پیونگا انتہی۔
افسوس صد افسوس کہ ہمارے بھائی عیسائی لوگ اپنی کتاب
سے بھی مطلق واقف نہین ہین دیکھو تمہاری کتاب سے
ثابت ہوا کہ بہشت مین خداوند تعالی اپنے نیک بندون
کو بقول عیسی علیہ السلام کے انگور کے رس کھانے کو دینگے
پس ہمارا مدعا ثابت ہوا اور پادری صاحب کا مقولہ محض
غلط ہوا انتہی دویم اپنے جو یہہ فرماے کہ بعد مرنیکے
زندہ ہوکر پھر کسیکو حاجت کھانے اور پینے کی نہ ہوگی تو
مین کہتا ہون کہ یہہ مقولہ بھی آپکا صریح غلط ہی دیکھو
مسیح علیہ السلام بقول عیسائیون کے بعد مرنیکے جو جی
اٹھے تو حضرت اوسوقت نہایت بھوکے اور پیاسے تھے
شاگردون سے ملتے ہوے کہا کہ تمہارے پاس کچھ کھانیکو ہے
اوسوقت اونکے شاگردون نے بھونی ہوی مچھلی اور شہد کا
چھتا دیا وہ آسودہ ہوکر کھایا تب اور کچھ باتین کئے تو
اسسے معلوم ہوا کہ حضرت جب مرکر جی اٹھے مارے بھوک
اور پیاس کے ایسے مضطر تھے کہ شاگردون کو دیکھتے ہی
پہلے سوال کھانے کا کیا لیکن حضرت بقول عیسائیون
کے تیسرے دن جو جی اوٹھے تو شاگردون کو وہ ہونہار تھے

پھرتے تھے کہ یہہ لوگ ایسے بے مروت اور احسان فراموش تھے کہ باوجود اسکے کہ اونکو تیرہ دن معلوم ہوا تھا کہ حضرت جی اتنے کہ حضرت کی کچھ حاضری دلشن تیار کرکے اپنی روزی کے دو ہفتہ سے جو اونکا قدیم پیشہ تھا یعنے مچھلی کے شکار مین مشغول ہوے چنانچہ حضرت نے انہین اونکا قدیم پیشہ چھوڑا کر آدمی کی شکار کرنا سکھلایا تھا بعد حضرت کے انتقال کے پھر اوسمین لگ گئے تھے اور حضرت کے کھانے پینے کا کچھ دہیان نہ تھا چونکہ حضرت اونہین دہوندکر نکالے پھر اونسے کھانا مانگ کر کھانے تب حواس درست ہوے غرض اس صورت مین مرکر جی اوٹھنے کے بعد احتیاج کھانے پینے کی تو حضرت مسیح کے خود حال سے اور انجیل کی گواہی سے ثابت ہوی غرض پادری صاحب اوسوقت لاچار خموش ہوکر چلے گئے پھر اونسے اور کوی جواب نہ بن پڑا فقط راقم واعظ الدین از کلکتہ

حالات تاریخی مذہب عیسائی

اس مذہب مین جو ہمنے غور کرکے دیکھا تو پوپ کا زمانہ عجیب گزرا ہے کہ جسمین تمام دنیا پادریون کے ہاتھہ مین تھی اور اسی مذہب پر کیا مدار ہی جس مذہب مین پوپ جو پادریون کی چڑھہ بنی وہ انکے کارروائیان شروع کین کہ نظام سلطنت مین خلل واقع ہوگئی بلکہ جسنے پوپ پادریون کو خوش کردیا وہ اچھا ہے اور جو اونسے برا ہوا وہ سو برون کا برا ہوگیا جب جی چاہا قانون مذہبی مین سے اپنی راے کے مطابق مسئلہ نکال لیا اور مرتد اور کافر ٹھہرادیا اور جب جی چاہا ولی بنادیا عیسائی مذہب مین پوپ کے زمانہ کو عجیب دہندمچا کہ سب نے دیکھا اونکے زمانہ مین یہہ اندازہ تھا کہ جسنے کوی گناہ کیا پوپ کی مونہہ بھرائی کرادیا اور معافی نامہ لکھا لایا لوگون کو منہیات شرعی سے کیا ڈر تھا وہان تو جو کچھ تھا زر تھا - آدمی کے گرہ مین روپیہ ہون پھر کیا ہی گویا اعمال نامہ پر کرانا کا تبین نے پہلے ہی سے قلم پھیر دیا ہے - پوپ کو خوش کرلینا چاہیے عیسی مسیح کا کیا ڈر ہے -

اس جہالت کے وقت ایک شخص جان وکلف نامی نے ۱۳۷۶ء مین انجیل کا ترجمہ انگریزی زبان مین کیا اور یہہ وقت ایڈورڈ کی بادشاہت کا تھا - جب اسکی نقلین کثرت کے ساتھہ ہوگئین پھر اس دین مین ترقی ہونے لگی اور ہر شخص کے ہاتھہ یہہ گوہر بے بہا لگ گیا ۱۵۱۷ء مین جہاپہ کا ایجاد ہوا اسکے ہونے سے بڑی تقویت ہوگئی سب سے پہلے جرمن زبان مین انجیل چھپی اب تو انجیلین کثرت سے ہوگئین اور اس سے لوگون کی آنکھین کھل گئین کہ پادری لوگ ہم کو اندھیرے کے بالے بتاتے تھے اب ہم اپنی آنکھون سے وہ دیکھتے ہین جو حکم خدا ہے پہلے پادری لوگ انجیل چھپا رکھتے تھے اور ویسے ہی اپنا مطلب کرکے نکالدیتے تھے اس زمانہ کے بعد ۱۵۱۷ء مین ایک شخص مارٹن لوتھر نامی پیدا ہوا یہہ چلتا پرزہ تھا پوپ پر اعتراض کرنے لگا اور اسنے صاف کہا کہ پوپ معافی نامہ انجیل کے کس حکم کے موافق بیچتا ہے - نجات بجز اعتقاد مسیح اور عبادت نہین ہوسکتی - لوگون کو اوسنے سمجھانا شروع کیا اور یہہ کہا کہ حق کو ڈھونڈو اور پرستاری اختیار کرو پوپ تم کو اصول حق کے باتین نہین سکھاتا اور اوسکا یہہ حال ہی ؎ سپید و سیہ بارہ بر دوختہ اند

بسا لوس و پنہان زراندوختہ ۔ عصاے کلیم اندو بسیار خواند
پس انگہ نمایند خود را نیاز ۔ نہ پرہیزگارو نہ دانشور اند ۔ ہمین
بسکہ باکید زمیخرند ۔ پوپ نے جو اس مرد خدا کی یہہ باتین
سنین سخت ناراض ہوا اور اونکے دل نے یہہ بھی سوچہانی
کہ اسکا کام تمام کرین مگر تو یہ سانچ کو آنچ کہان اونکے مارنے
کی جراءت ہوئی اور کیونکر ہوتی مارٹن لوتہر کی سچائی کو سب
جاننے لگے تھے اور یہانتک کہ وہان کا حاکم بھی اسکا معتقد
ہوگیا تھا ۔

وکلف کے زمانہ سے لوگ پروٹسٹنٹ ہونے لگے تھے اور
مخفی اپنے گہرون مین ہمیشہ کریہہ چرچا کرتے کہ پادری ہمکو بہت
سے بیہودہ باتین سکہاتے ہین ۔ اور یہہ لوگ بیہودہ ہین خداوند
کریم ایسا بندوبست کردے کہ ان لوگون سے چہٹکارہ
ہوجاوے مگر ان لوگون سے وہ بری طرح پیش آتے تھے
اور بیچارے بے زبانون کو زندہ جلایا کرتے تھے ہنری
ہشتم بادشاہ اسکا ٹلنڈ اپنی خوشی اور راے سے ایسا
کرتا تھا مگر لوگ کب مانتے تھے انجیل کا خلاف مرضی پوپ
اور بادشاہ کے ورد کرتے تھے اور اپنی خوشی کے ساتھ
سزائین پاتے تھے ۔ چونکہ مسک اور عقل دونون ہرگز
چہپتے نہین مارٹن لوتہر کے نصایح کا چرچا انگلینڈ مین پہنچا
یہان کے لوگ بہت اشتیاق کے ساتہہ بہت سے
جرمنی مین لوتہر کے پاس پہنچے کہ اسکی زبان سے اوسکے
مسایل سنین اور ایک آدمی لایق عمدہ ولیم ٹینڈیل تھا
جسنے انگریزون سے عہد جدید کا ترجمہ کرنا سیکہا تھا اوسکو
ایک لندن کے امیر نے چھے مہینے اپنے گہر مین ۔ کہا یہہ رات
دن یہان پڑہتا رہا اور جسوقت جرمنی مین جانے لگا اسوقت
اوس امیر نے اوسے سو روپیہ کا خرچ دیا جسکے عوض امیر کو ٹو
مین قید رہنا پڑا ۔　　باقی آیندہ　　از انجمن پنجاب

بقیہ ہندو صاحبونکی ہدایت

ثابت ۔ اور علاوہ اسکے جیسا وہ پیدا کرنیکی قوت رکہتا ہی
ویسا ہی پھر فنا اور نابود کرنے کی بھی طاقت رکہتا ہی غرض وجود
اور فنا آدمی اور سب حیوانات اور تمام کیڑون مکوڑون
کا ہر یک وقت مین اوسکی اختیار مین ہے اوسپر لازم
اور یہی تو اوسکی ہستی پر دلیل ہے لیکن اگر سب چیزین
انادی ہین اور کوئی اونکا خالق نہین تو پھر خدا کی شناخت
پر کیا دلیل رہی کیونکہ سب جانتے ہین جو خدا قدرتون سے
پہچانا جاتا ہی اور وسیلہ شناخت صانع کا صرف
ملاحظہ مصنوعات ہی اور نیز یہہ بات بھی کوی باسمجہ
آدمی یقین نہین کریگا جو پیشتر مین پہلے تو قوت پیدا
کرنیکے تھی مگر اب نہین یا وہ قوت اوسیقدر تھی جس سے
پہلے چند ارواح پیدا ہوچکے اوس سے زیادہ نہین ۔

قولہم جو چیز غیر معدود ہی اوسکی کمی بیشی کیسی دریافت
ہوسکتی ہی ۔ **اقول** ای حضرات ہمنے تو دس دلیلون
سے ثابت کردیا ہی کہ ارواح غیر معدود نہین ہین بلکہ
معدود اور محدود ہین پس ضرور کم کرنے سے کم ہوتے
جانینگے پھر معلوم نہین جو آپ کس عالم مین رہتے ہین
جو ابتک کچہ خبر ہی نہین ذرا ہمارے دلایل کا مطالعہ فرمائیے اور اپنے

تو ان دونوں دل کی تسلی کیجئے۔

قولہم نیستی سے ہستی ہونا کوئی عقلمند آدمی نہین مانیگا **اقول** جب کوئی عقلمند اسبات کو مان لیگا جو خدا قادر مطلق ہی تو پھر ہرگز اوسکی قدرت کو اپنی عقل ناقص کے حاشیہ مولد ذہن نہین کریگا اور خدا سے غیر محدود کے صفات کسی حد مین محدود نہین جانیگا اور نیز عاقل جب دیکھیگا جو خدا بغیر حاجت علت فاعلی اور مادی کے خود بخود موجود ہی اور بغیر اسباب آنکھون کے دیکھتا ہی اور بغیر اسباب کانون کے سنتا ہی اور بغیر اسباب زبان کے بولتا ہی تو بے شک اسبات کا بھی یقین کریگا جو وہ قادر خدا بغیر اسباب پیدایش کے پیدا بھی کرسکتا ہی ورنہ ایسی عقل کے مالک سے کوئی دوسرا بھی پوچھے گا کہ خدا کس مادے سے بنا ہوا ہی اور باوصف معدوم ہونے اسباب بینائی اور شنوائی اور گویائی کے پھر کسطرح دیکھتا اور سنتا اور کلام کرتا ہی کیونکہ اگر وہ پیدا کرنے کی صفت مین محتاج باسباب ہی تو بے شک دوسرے صفات مین بھی محتاج باسباب ہوگا اور اگر نہین تو سب مین نہین جب خدا کو لایدرک مانا گیا تو مقتضا عقل اور ایمان کا یہہ ہے جو اوسکی صفات کو بھی لایدرک مانا جاے ورنہ ظاہر ہی کہ اگر عقل کے نظر کسی صفت ربانی کے اول آخر پر پڑجاے تو وہ صفت محدود ہوجائیگی اور صفت کے محدود ہونے سے محدود ہونا ذات باری کا لازم آویگا اور لطف تو یہہ ہی کہ مجیب صاحب خود اقراری ہین کہ ارواح مخلوق ہین اور پھر نیستی ہستی کا ہمسے سوال کرتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ جب پہلے مخلوق ہوے تھے تو کس مادہ سے بناے گئے تھے اور اب وہ مادہ کہان چلا گیا۔

قولہ نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی **اقول** ای حضرت جہان حکم خدا ہی پھر نیستی کا ذکر کیا ہی جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہی تو اوس اپنے امر مقصود کو کہتا ہی کہ ہوجا پس وہ اوسکے قدرت کاملہ سے نقش وجود پکڑ جاتا ہی یہی تو خدائی ہے ایسے کا نام تو قدرت ہی مگر ہمکو معلوم نہین کہ وہ آپ کا الیشر کیسا الیشر ہے جسکے یہہ اوصاف ہین کہ اگر وہ کسی اپنے امر متخیل کو کہے کہ ہوجا تو کچھ بھی نہ ہو اور حکم اوسکا یون ہی برقرار رہتا جاے اور جب تک باہر سے کوئی مادہ نہ آوے اوسوقت تک بیکار رہتا رہے جس پر میشر کے گذشتہ حالات ایسے ہین تو پھر اوسکے آیندہ قدرتون کی کیا امید ہے اور ایسے ضعیف پر میشر پر بھروسہ کرنا بڑا معرض خطر ہوگا واضح ہو کہ یہہ وہم کہ نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی اوسی وقت تک مجیب صاحبون کے دل کو پکڑتا ہی کہ جبتک خدا کی قدرت کی عظمت اور بزرگی اونکو معلوم نہین اور اسکے صفات کاملہ کو محض انسان کے صفات پر قیاس کرتے ہین ورنہ ظاہر ہی کہ وہ جو آپ بغیر توسط اسباب وجود کے خود بخود موجود ہی تو وہ اپنے کامون کے نفاذ مین دوسرے اسبابون کا کب محتاج ہوسکتا ہی اور اگر صرف استعداد عقلی خدا کے قدر تو نکا بالغ سمجھا جاے تو سارا کارخانہ قدرت کا بند ہوجائیگا کیونکہ قدرت تو اسی کا نام ہی کہ عقل اسکے اسرار تک نہ پہونچ سکے اگر قدرت مین یہہ بھی شرط ہی کہ زید عمر کی عقل سے زیادہ نہو تو بس پھر قدرت ہوچکی

حالت سلطنت روم

واضح ناظرین باعز و تمکین ہو کہ سلطنت عثمانیہ کی حالت موجودہ بالکل نزاکت پر ہی یعنے سلطنت مذکور روسیون اور اہالیان انگلستان و فرانس اور آسٹریہ کی چیرہ دستی مین مبتلا ہی اہالیان روس یہہ چاہتے ہین کہ سلطنت مذکور پر روپ کے تمام اہل دول سے کہ جنکی دستخط عہد نامہ پارس پر موجود ہی کسی عنوان کا علاقہ اور سروکار نرکھے الا اپنے اور اُن سے رابطہ اتحاد و دوستی کو قطع کرے لیکن انگریز اور دیگر متعاہدین کو روسیون کی تجویز منظور نہین اور انکا ارادہ قسطنطنیہ طرف اپنے جنگی جہازون اور فوج کو روانہ کرنے کا ہی تاکہ روسیان اپنے مقصد مین کامیاب نہون اور اپنا تعلق ملکی سلطنت ترکی کے ساتھہ مطابق عادت استمرار کے باقی اور بحال رہے ناظرین مجنستہ آئین اس حقیقت سے واقف ہین کہ روم اور روس کے فیما بین جنگ برپا ہونے کے آگے وکلاے سلاطین یورپ کا ایک جلسہ قسطنطنیہ مین مرتب ہوا تھا لیکن جو کارروائی کہ جلسہ مذکور مین لارڈ سالسبری صاحب سے کہ جنہون نے بحیثیت وکیل انگلنڈ جلسہ مذکور مین شریک ہوا وقوع مین آئی نہ فقط ترکی کے حق مین مضرت بخش ہوی بلکہ سرکار جناب ملکہ عالیہ انگلستان کے حق مین بھی پہلی حماقت جو کہ سالسبری سے وقوع مین آئی سو یہہ ہے کہ اس نے ترکی کے وزرا اور کارپردازان سلطنت سے ملاقات کرنے اور انکے اظہار و بیان کو سماعت کرنے اور انکی طاقت و قدرت کی حقیقت کو معلوم کرنے کے عوض مین جنرل اگنائیف سفیر روسیہ سے پہلی ملاقات کی جیسا کہ کوی چیلا اپنے گرو جی سے بحسن عقیدت ملتا اور قدمبوس ہوتا ہی اور اس ملاقات مین جنرل مذکور نے جو کچھ ارشاد کیا اور جیسا سمجھا یا سو اسکو ٹھیک مان لیا اور یہہ تصور کیا کہ جو کچھ کہ اسنے کہا سو الہام سے ہی نہ کہ غرض جملی چند ملاقاتون مین اگنائیف نے اس صید بے مکر و کید کو اپنے دام مین پھانس لیا اور انہین میان منتہو بنایا۔ آخر کار یہہ نتیجہ ہوا سفیر روسیہ جو کچھ جلسہ مین بیان کرتا تھا اسکو سنکر میان سالسبری درین چہ شک بولا کرتے تھے۔ حاصل کلام فتنہ و فساد اور نزع کو گھٹانے اور مکر و پر فریب روسیون پر سرکار ملکہ عالیہ کا داب و ضرب ڈالنے کے عوض مین لارڈ صدر نے اور زیادہ آتش افروزی کی۔ اور روسیون کے ناجایز دعوون کو مسلم رکھکر ترکون کو پر ول کر دیا اور بعد اس کارروائی کے دار الخلافت قسطنطنیہ سے لارڈ صاحب اپنے وطن کو وہی سینہ پر کینہ لے گئے کہ جسکو اگنائیف نے غلیظ و غبار آلود بنا دیا اور بگاڑ دیا تھا۔ مذکور جلسہ برخواست ہونے کے بعد ازاستہ شعار ایک اقرار نامہ جو کہ بنام پروٹوکل مشہور ہے تیار کیا اور اس پر جناب سلطان المعظم کی دستخط لینے کے باب مین پھر سلاطین یورپ کو ترغیب دی اور اسکی بابت اپنے ساتھہ اتفاق کرنے اور اس پر دستخط کرنے کے لئے اُن سے درخواست کیا اگرچیکہ اقرار نامہ مذکور ناجایز شروط اور دعوون سے معمور تھا تو بھی متعاہدین نے اسکو نامنظور نکیا اور اسپر دستخط کرنے کے باب مین اپنی عدم رضامندی ظاہر نکی بلکہ جواب خرگوش کی خاری اور بیخودی کی حالت مین اُوسپر دستخط کر دی لیکن ترکون نے اس مجلکہ کو منظور نہین کیا

اور اسپر دستخط کرنے اور اسکے مطابق عمل پیرا ہونے کے
لئے انکار کیا اور انکا یہی قول تھا کہ بے عزتی سے موت بہتر ہے
حاصل کلام وے لوگ شہنشاہ حقیقی کے رضا پر راضی ہوگئے
اور روسیون سے بازار جدال و قتال گرم کئے اور کئی مہینون
تک ان دون ہمتون کو ہمتین دین اور ہزارہا کفار بدکردار
کو واصل النار کیا باین معاہدین کو علی الخصوص اہالیان
انگلستان کو جسے سچے اور راست باز و عہد و پیمان کے
نبھانے والے سمجھ کر کئی مرتبہ یہہ تحریر کیا کہ دیکھو بدذات
اور عہد شکن روسیون نے ناحق جنگ کر رہا ہے اور نامعقول
حیلون اور بہانون کے سہارے ملک گیری کے طمع سے ہمارے
ممالک محروسہ پر چڑھائی۔ اور عہد نامۂ پارس کے خلاف
عمل پیرائی کی ہے لہذا تم انکی خبر لو اور اپنے عہد و پیمان کو
نباہو۔ چو طرف سے باغیون اور دشمنون نے ہمپر ہجوم
کیا ہے۔ ہم اکیلے واحد کیونکر تاب مقاومت لا سکینگے
غرض دشمنون کی ترقی اور افواج روسیہ کی کثرت اور
ہجوم کے سبب سے اور چند ناعاقبت اندیش و بیدین سرداران
ترکی کی بذاتی اور نمکحرامی کے باعث قارص و پلیونہ وغیرہ
مقامات روسیون کے ہاتھ لگ گئے اور پسماندہ لشکر ترکی
تاب مقاومت نہ لاسکر مغلوب اور پسپا ہونے لگا یہانتک
تک کہ اودریانوپل کے قریب روسیون کی رسائی ہوگئی
تو بھی متعاہدین یعنے وے اہل دول جو کہ عہد نامہ پارس
سے علاقہ رکھتے ہین علی الخصوص انگریز بیغرضون کے مانند
تماشہ دیکھتے رہے اور ترکون کو انہون نے یہہ نکہا کہ ای ہمارے
دوستان قدیم و ای محسنین و رفیقان عمیم کچھ خوف و خطر نہ کیجئے گا
ہم تمہین تائید دینے تیار و مستعد ہین) باعث اس حالت کے
ترکون نے نظر برین انجام بہ مایونس تمام روسیون کے
حسب خواہش صلح کرنے اور صلح کے بندوبست مین یوروپ
کے اہل دول کو شریک نہ کرنے کے باب مین تجویز اور روسیون
کا بھی یہی ارادہ ہونے سے انکی رائے کو پسند کیا گواہ کی منت
کرنے سے مدعی سے ملجانا اور سازش کرنا قرین مصلحت جانا
غرض اسقدر خرابی وقوع مین آئے اور دارالخلافت قسطنطنیہ کے
دروازون پر دشمن کا لشکر بیٹھنے کے بعد انگریز اور دوسرے
متعاہدین ہل چل کر رہے ہین اور باین خرابی صاف یہہ نہیں
کہتے کہ ہم ترکون کو مدد دینگے اور انکے ساتھ ہوکر روسیون
سے جنگ کرنے کے لئے جنگی جہازات قسطنطنیہ طرف روانہ
کرنے کی تجویز اور بندوبست کئے ہین بلکہ انگریز جی تو یون
معلوم کرائے کہ قسطنطنیہ مین رہتے ہین سو انگریزون کی
حفاظت کے واسطے اپنے جنگی جہازون کا وہان جانا ہوگا
نہ کہ ائین مغایرت کو تورنیکے واسطے ایسے ایسے گول گول
اور مذبذب باتون پر پر خطر حالت کے وقت ترکان کب
خیال کرینگے اور وے کیونکر اپنے عہد و پیمان کے خلاف جو کہ الحال
صلح ہنگامی کے طور پر روسیون سے کیا گیا ہی انگریزی
اور دوسرے ممالک کے جنگی جہازون کو دارالخلافہ مین
داخل ہونے کے لئے اجازت دے سکینگے اگر متعاہدین
بالاتفاق ترکون کو صاف یہہ معلوم کرادین کہ ہم تمہین
مدد دینے کے واسطے اپنے جہازون اور فوج کو روانہ

کرتے ہین تو البتہ ترکون کو اطمینان اور بھروسا حاصل ہوگا اور وے بخوشی تمام یہہ کہینگے کہ بیا بیا خوش آمدی۔ بارہوین اور تیرہوین کے بیانات تازہ سے صاف یہہ واضح ہوا کہ سرکار ترکی نے متعاہدین کے جنگی جہازات دارڈنلس مین داخل ہونے کے باب مین ممانعت کی ہے لیکن فرانس اور اطالی کے جہازون کی روانگی ملتوی رکھی جانے سے اور انگریزی جہازات کی آمد و رفت کے باب مین معترض ہونے کے لئے شورۂ سرکار عثمانیہ تین ایک تجویز منقح ہونے کے باعث یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ ترکون اور روسیون کے درمیان سازش ہوگئی ہے آیندہ اگر روسیون اور انگریزون وغیرہ کے فیمابین جنگ ہو تو ترکی کے واسطے ہوگی مگر دارڈنلس اور بحرالاسود اور بحر روم کیواسطے ناظرین باعز و تمکین ہماری تحریر بالا مذکور سے خواہ نخواہ یہہ یقین نکیا چاہیے کہ ترکون اور روسیون کے درمیان فی الواقعی اتفاق اور اتحاد ہوگیا ہے اور وے بالاتفاق انگریزون سے یا اور کسی قوم یوروپ سے جنگ کرینگے۔ کیونکہ ابھی کوئی ایک یا بت بھی ٹھیک طور پر ظہور مین نہین آئی ہے اور نہ معلوم کہ ترکون اور انگریزون کے فیمابین بمعرفت سفیرون کے خفیہ طور پر کیا بندوبست ہوا ہے۔

سرکار عثمانیہ کو سلاطین یوروپ کی بدذاتی اور بیوفائی علی الخصوص انگریزون کی کارروائی باعث شکستہ دل اور رنجیدہ خاطر بنائی ہے۔ آخر کار ناچار و ناامید ہوکر دشمن سے اتفاق کرنا اسکو لازم پڑا لیکن ناظرین یہہ یقین کیا چاہیے کہ اس دشمن دین و ایمان یعنے زار بدا طوار سے ہمین بھلائی کی امید نہین اگرچہ بالفعل کسی ایک صورت سے ہر دو سلطنتون مین صلح ہوجائیگی اور نقصان عظیم کے ساتھ بلا ٹلیگی۔ لیکن وہ بدذات یا اسکا ولی عہد پھر کسی نہ کسی بہانے اور حیلے سے ترکون کے پسماندہ ممالک پر چڑھائی کریگا۔

سنٹ پیٹرس برگ سے ایک نامہ نگار نے یہہ تحریر کیا ہے کہ زار نے سرکار عثمانیہ سے اپنی یہہ خواہش ظاہر کی ہے کہ سوائے ترکی اور روسی جہازون کے اور کسی قوم کے جہازکو دارڈنلس اور بحرالاسود مین آنے نہ دینا لہذا اس معنی کا ایک قلم عہدنامۂ جدید مین داخل کیا جانا اغلب ہے کہ بجز اس صورت کے دوسرے سلاطین بالاتفاق قرار واقعی نار کی تنبیہ کرین اور ترکون کو مدد دیکر اسکے پنجۂ تظلم سے مسلم رکھین۔

اس آرٹیکل کو کامل کرنے کے آگے یہہ تحریر کرنا ضرور ہے کہ اس خرابی اور پریشانی کا باعث وہ فتنہ انگیز ہے جو کہ گلاڈسٹن کے نام سے مشہور ہے اور مسلمانون کا دشمن۔ اگر یہہ شخص قوم انگریز اور وزرائے گورنمنٹ مین اختلاف نہ ڈالتا اور فتنہ انگیز اسپیچین یعنے مباحثے جلسون مین نکرتا اور ہر ایک محفل مین ترکون کو ناحق بدنام نکیا ہوتا اور اقسام کے برائیوز اور بدکاریون سے جو کہ فی الواقعی روسیون اور بلغاری نصاری اور مانٹی نگریون وغیرہ کے اوصاف مین خصوصت کے باعث انہین متہم نہ بناتا تو آج یہہ صورت نہ ٹھہرتی اور تمام انگریز بالاتفاق روز اول ہی ترکون کی نسبت اپنی غمخواری ظاہر کرتے اور سرکار انہین بکشادہ پیشانی مدد دیتی بباعث وجوہات بالا مذکور گلاڈسٹن کو خاجع اللیل

کرنا اور کسی تاپو مین قید کر رکھنا مناسب ہی کیونکہ اسکی کارروائی اور فتنہ انگیزی کا نتیجہ آخرش برٹس گورنمنٹ کے حق مین مضرت ہوا اور گورنمنٹ کے فوائد خاک مین ملنے کا نقشہ پایا جاتا ہی فقط

شروط صلح

ع مدراس

۲۵ دین جنوری کو پیرس سے ایک نامہ نگار نے بذریعہ تار یہہ اخبار روانہ کیا کہ اگرچیکہ روسیون نے دربارہ صلح بہت سے شروط مقرر کئے ہین منجملہ انکے شرایط مرقومۃ الذیل کو بالفعل ترکون نے اقبال کر لیا ہے **شرط اول** آزادی اور خود مختاری ریاست سرویہ **شرط دوم** بندر انتیواری اور ایک حصہ تالاب اسکوتاری اور مقامات نکسکس و اسپس کا رئیس مانٹی نگرو کو عطا ہونا۔ **شرط سوم** دو کروڑ پونڈ بطور زر مالی سرکار روسیہ کو دیا جانا اور مبلغ مذکور کامل طور پر ادا ہونا تک کو مقامات باطوم وقارص اور ارض روم کا روسیون کے قبض و تصرف مین رہنا **شرط چہارم** بجز ۱۲ دارڈنلس کا جنگی جہازات روسیہ کے واسطے کشادہ کیا جانا **شرط پنجم** ملک لبنان کی خود مختاری اور آزادی کی آئین پر بلغار کا بھی خود مختار کیا جانا اور عیسوی حاکم کا ایک مدت دراز کے واسطے بمنظوری سلاطین اعظم یورپ مقرر کیا جانا حاکم مذکور کے علاقے مین صوبہ ترپس شامل نہ رہیگا مگر اسکی حکومت فقط سرحدیا کلیتک محدود رہیگی۔ **شرط ششم** فوج روس کا ایک حصہ قسطنطنیہ کے ساحل سے جہازون پر سوار ہوگا۔ اور اغلب ہے کہ گرانڈ ڈیوک نکلس اسی مقام من صلح نامے پر دستخط کریگا۔ فقط

لشکر فرانس

گذشتہ پانچ سال سے لشکر فرانس کے انتظام و بندوبست اور داخلی سپاہ جدید کی آئین اور دیگر ابواب مین جو کہ فوج سے علاقہ رکھتے ہین ایک تبدیل عظیم و دنی ہی اور فوج مین بڑی ترقی ہوی ہی۔ بوقت جنگ جرمنی اور فرنچ کو اس معنی کا عزم اور گھمنڈ تھا کہ یوروپ مین اپنے مانند دوسری قوم طاقت و قدرت اور لشکر نہین رکھتی ہے لیکن جبکہ جرمنی والون نے بارہ لاکھ کے قریب لشکر لا کر سیڈان مین نپولین کو گھیر لیا اور ہزار توپون سے اس مقام کا محاصرہ کیا اور تمام ملک فرانس کو مفتوح کیا تب اس مغرور قوم کی آنکھین کھل گئین اور اسکو اپنا عیب اور نقص نظر آنے لگا۔ آئندہ اہل فرانس انتقام لینے کے ارادے سے جرمنی پر چڑھائی نہ کرینگے اور نہ کسی کے ملک پر دست درازی کرنیکا خیال انہین آئیگا۔ لیکن اگر کوی قوم انپر چڑھائی کرے تو اس سے جنگ و مقابلہ کرینگے اور قرار واقعی اسکی خدمت کرنا انسے ہو سکیگا۔ اگر سال رواں مین فرانس کو کسی قوم سے جنگ کرنے کا اتفاق ہو تو اسکی تمام فوج مطابق تفصیل ذیل کے تقسیم پاوے گی۔

فوج جنگی	۷۱۹۰۰۰
کوتل فوج جنگی	۵۰۰۰۰۰
فوج برائے نگاہبانی ملک	۵۰۰۰۰۰
ملکی جماعت	۹۰۰۰۰
کل جملہ	**۱۸۰۹۰۰۰**

مذکور جملہ اٹھارہ لاکھ ۱۸۰۰۰۰ فوج کے آفیسرون کا شمار داخل نہین ہی اور فوج علاقہ کو توالی و فوج محافظ صحرا جدی ہے فرانس کی ملکی حالت موجودہ پریشان رہنے کے سبب سے موصفی انتظام و بندوبست ٹھیک طور پر نہین ہوئی فقط ع

انگریزی جنگی جہازات

صاحب ٹیمز آف انڈیا نے ایک مخفی ٹیلیگرام لینے پیغام تار کے حوالے سے یہہ تحریر کیا ہے کہ سرکار روسیہ نے یہہ کہا کہ انگریز اپنے جنگی جہازون کو قسطنطنیہ طرف روانہ کرنا گویا ہمارے سے در پردہ جنگ کرنا ہی غرض زار نے یہہ ہدایت کی ہی کہ ایک لاکھہ بیس ہزار پلٹن کو جنگ کرنے کے واسطے فی الفور مسلح کرین اور اسکے سوا لشکر یا تدریجی قومی فوج کے ایک حصے کو بنا بر جنگ تیار و آمادہ کر رکھین فقط ع

قسطنطنیہ پر محاصرہ ہو تو انگلنڈ کا کیا حال ہوگا

بعض جنیہ وارن لارڈ ڈربی وغیرہ وزرای سلطنت کا یہہ قول ہو کہ ہم آسمان پر کے تارون کی آزمایش کرینگے اور زہرہ کو الٹ پلٹ کر کے دیکھینگے کہ اسکے تمام تطرین کہان کہان پانی ہی اور چاند مین آتش کی آزمایش کیجائیگی اور اسکے پہاڑون کی پیمایش بحسب اطمینان کرینگے کہ ہمکو بری ضرورت ہی سرما ہندوستان وہ ایک مسلح ہی ہمکو اوسکا خیال جب ضرور پریگا تب کرینگے - رہی تجارت وہ تو کی ہی کیا ضرور ہے ہم روس سے ایک راہ داری لکھا لینگے اپنی جنگی جہازون کو تو تر کے کشتیان بنا نینگے اور یورپ و ایشیا مین کے دریا مین چلائینگے ورنہ ہمارے اوپنے قد اور تنومند اور جوانمرد سپاہی کہان ہین جو ترکی کے واسطے لیجا کر کٹا نین اور خزانے ہمارے بچہ کش ہین کہ سال بھر مین یکصدی پانچ چھہ بچے دیتا ہی کیا ہم ایسے بچے دینے والے خزانون کو برباد کرینگے روس ہماری ملکہ کا سمدی ہی وہ ہماری بات جسقدر مانیگا ترکی کیون مانتا بسبب ترکی کے ہمکو ہمیشہ یوروپ مین جنگ کرنا پڑتا ہی-

جب ترکی کی تانگ مدیٹرنین مین سے اوٹھ جائیگی تو ہم اپنے مذہبی احباب سے اپنا کام نکال لینگے - ترکی ہمیشہ عیسائیون کو غلام بنا رکھتا ہی ہماری عظمت و شان مین بٹا لگتا ہی پس قسطنطنیہ پر روس کا قبضہ ہونا چاہیے ہمارے مقاصد مین کوی خلل نہین ہے - اور جو فریق ملکہ انگلنڈ کے خاندان و تاج کی سلامتی چاہتا ہے اسکا یہہ قول ہو کہ لارڈ ڈربی - ولارڈ کارن وارن - ولارڈ رسل - ولارڈ گلیڈ اسٹون - ولارڈ سالسبری ہمارے قوم انگلیش کے حقوق و عظمت کے دشمن ہین وقت اپنی شوکت و ہیبت کی حفاظت کا ہاتھہ سے جاتا رہا اور جو ہی وہ بی ضروری باتون مین جارہا ہے ہماری فوج نہایت مضبوط اور عمدہ اور ہمارے آفیسر لیق اور ہمارا سامان کافی ہے ہمارے جوانمردانہ ارادے مکمل ہونے والے ہین ہمارے خزانے ہمارے مطالب کے خریدنے کے لئے کافی ہین مگر ہمارے مین کے لوگ تجارت کے انتفاع کے ایسے عادی ہو گئے ہین کہ مارنے مرنے سے ذرتے ہین یہہ قدر فقط اونکے تجارت ہی کو برباد نکریگا بلکہ ہماری

عظمت و شان باقی نرکھیگا - ایک ایسا وقت آجائیگا کہ
ہم ہندوستان و اسٹریلیا کی خبر کے لئے ترستے رہینگے
اور ہمارے جنگی جہاز پزہ ریزہ ہوکر اور جائینگے اور ہمارے
خزانے ہمارے دشمن بینگے - ہمکو اپنی قوم اور اپنی سلطنت
اور اپنی نتایج کی حفاظت ضرور ہی عارضی قرابت اور
مکاری کے بھروسے کام نہ آئینگے -

ہم تین سو برس سے ترکیون کی جوانمردانہ وفاداری
آزما چکے ہین کہ اونکی وفاداری اور جوانمردانہ اتحاد سے
ہم نے نپولین اول کے تمام قوت کو تو ترکے ہندوستان
کا ساملک کا غذون کے ذریعہ سے حاصل کیا اور ایشیا
مین کے جزایر پر اپنے پھریرے اوڑاے اور اب تک ہماری
ترقی کسی کام مین - ترکی تاے ہاتہہ مین ایک موم
کا گولہ ہی ہم چاہین تو اوسکو چوہا بنائین یا شیر بنائین
یا جوانمرد سولجر - بہرحال ہمارے مطلب کے مطابق ترکی تڑتے
رہے لاکن امید نہین کہ روس و یا جرمن بھی موم
ہوجائین اور جیسا ہم چاہین ویسا کا دین بلکہ یہہ خوف
ہی کہ اب جو یہہ موم مین صورتے عرصہ کے بعد پتھر ہوجائینگے
بلکہ یہہ دیو بنکر ہمکو کھا جائینگے -

اسیواسطے فریق ثانی اوس تحریک مین ہے کہ ہر گونہ
تیاری جنگ کی تکمیل ہو - تا بروقت حفاظت مضامین
عہدنامہ پاریس کیجاوے اگر قسطنطنیہ پر محاصرہ ہوگا
تو جان لینا چاہئے کہ تمام لندن مین کے باشندون
سے صرف چند ایسے آدمی رہجاوینگے جو وہ لارڈ کاسلرے
کے منشا پر سکوت کرینگے باقی تمام شہر متفکر کریگا اور اپنے مقاصد
آیندہ پر تاسف بلکہ امید ہی کہ لندن مین سازش روس کے
ہمدستین بڑے بڑے خاندان پر لگائی جائینگے - ناچار امراو وزرا
ملک جنگ مین پڑنے کے لئے بڑے بڑے اونچے مینارون
پر کھڑے ہوکر قوم انگلیش کو بلائینگے اور ماموریہ پر بھیجینگے کہ
قسطنطنیہ کو بچاؤ اور روس کو ممالک ترکی ہی سے نہین بلکہ
دنیا مین سے نکالو - ہرحال روس جو ایک دراز عرصے سے
چاہتا تھا اوسپر کامیاب اور انگلیش جو اپنے ابتدائے فروغ
سے اوسکی مزاحمت کرتا تھا اوس سے سکوت کرنے کا وقت
بہت قریب نظر آتا ہی - لاکن خداوند تعالی ایسا نکرے کہ
دنیا کا بڑا انقلاب اس کامیابی اور اوس خموشی مین لگا ہوا ہی
اگر دولت انگلیشیہ ذرا بھی جنگ مین دخیل ہوی یا کافرستان مین
سختی سے بات چیت کی تو اوسکے قدم پر قدم فرانس و اسٹریہ
و اطالی و روم وغیرہ سلطنتین بھی قدم مارینگے جسمین اسکے
سب شکنجے تنگ ہوجاوینگے ناگزیر جو انگلیش کہیگا وہی
کرنا پریگا فقط - ج - ر - مدراسر -

عورت مرد خصال ہمنے ایک اخبار مین یہہ خبر بحوالہ
دیلی ٹیلیگراف دیکہی ہے جو واقعی عجیب ہے وہ لکھتے ہین کہ موضع تندو
مین ایک بہادر عورت رہتی ہی جسکی عمر ۲۵ برس کے قریب ہے وہ
اہل دول ہی سو آدمی اسکے ہان ملازم ہین یہہ عورت اپنے پدر
اسباب اسلحہ لگاتی ہی گھوڑے پر سوار ہوتی ہی اور اس فن
مین بڑی مشاق ہی فن بکیتی مین تو بڑی ہوشیار ہی علاوہ
اوصاف مذکورہ خواندہ ہی فارسی اچھی جانتی ہی عربون کا

مطبع بحرالاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

اشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

الاول ۱۵ اسیج

شمارہ ۹

۹۵ھ

جلد ۷

منشور محمدی

۹۵ ۱۲

منشور محمدی ست عطارد بران

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویاں صفت و سیرت مہر و منشور محمدؐ

منشور محمدی ست ناطق بران

منشور محمدی ست واقف بران

فرمان رسولان بلاف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتادہ تجیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

منشور محمدی ست فاتح بران

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی مبلغ ۱۲ روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمد کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشکی سے اتمام فرمادیں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و نقد وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرمادیں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا علیہ و انعام دین تو بذریعہ تو یا منی آرڈر یا بکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرمادیں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل دل پہ ہو گیا منصور
ہی یہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے ہیں روشن ہی — شمس گیہت کے گرد نے کوکب
شمس تاباں کو جب کرے مستور — کیسن کوکب کو وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں ایک یکسائی

غزل

الٰہی زیور معنی کرامت کن بنامم را — تجلی ریز گردان آفتاب آسا بیانم را
طراز نو برانگیزم بہ نعت احمد مرسل — قبول خاطر قدوسیان کن داستانم را
چہ باشد بلبل سدرہ گر اندر دم زنم با من — ز زد مشق تا صد سال ایش من نغمہ خوانم را
ہمانا عندلیب گلستان احمدی ہستم — بعرش کبریا دادند جا اے آشیانم را
خزاں معصیت در گلشن طبعم نمی گیرد — شفیع روز محشر نام باشد باغبانم را
ثنای اشرف کونین مقصود زبان دارم — ز موج چشمہ کوثر نصیبی دہ دہانم را
ز شوق دل تمنائے ہمین دارم ہمیں دارم — کند روضہ مدینہ یا جالا تو انم را
ہزاران داغ غم خوردم عشق دلبر خوبرو را — نمی ارزد بہ برگ ہیچ گلشن گلستانم را
ز اعجاز تکلم مردگان را زندہ می سازد — کہ اعجاز مسیحا نام شد حسن بیانم را

ضیاء الاسلام

للہ الحمد کہ اندون قاریکی کفر نے ہر چند چاہا کہ ضیاء الاسلام کافور ہوجاے اور نور محمدی کا نام مٹ جاے جسقدر یاجوج روس نے اس امر مین مال وجان سے کوشش کی اوس سے سہ چند پادریان مشن ہند نے اپنا مال اور دماغ بذریعہ تحریر و تقریر صرف کیا - با این ہمہ اسلام کے روشنی مین کچہ فرق نہ آیا اور ابد تک نہ آویگا مثل ہی چاند کا تھوکا منہ پر آیا کرتا ہی علی ہذا یاجوج نے میدان روم کا مقرر کیا تیغ و تفنگ سے شجاعان محمدی سے لڑا کیا اور چراغ آفتاب اسلام کو توپ کے پیالہ سے دبانے لگا - اور اسکے ساتھہ اور خفاش منش بھی بقول مشہور یاجوج کے بھائی ماجوج شامل ہوکر اپنے تعصب اور خباثت کو ظاہر کرتے رہے - مگر شجاعان محمدی نے اون خفاشون کو تیغ عثمانیہ کی آب و تاب سے ایسی زمین دکہلائی کہ اگر حضرت عیسیٰ بھی اونکو قسم کہین تو وہ سر اٹھا کر نہ دیکہینگے - کچہ ترکون کے ہاتھون کی صفائی یاجوج روس دیکہہ چکا ہی اور اگر امروز فردا باب صلح کہل گیا اور محاصرہ دور ہو گیا تو اوسی کو قیامت تک نہ بہولے گا اور اگر اسکی قسمت مین ترکون کے ہاتھون سے زوال لکہا ہی تو وہ دن دیکہیگا کہ جسکو عدم مین یاد کریگا یہہ کوی نسمجہے کہ اگر ترک ایسے تہے تو وہ ڈینوب وغیرہ قلعجات اور لین کے لین خالی کرکے استنبول کو کیون چلے آئے - یہہ سوال حضرت نور دجیسے تہی مغز اور آئین جنگ سے نابلد اور بے وقوف کیا کرتے ہین کیونکہ ہر ایک معاملہ مصلحت وقت پر موقوف ہوا کرتا ہی وہ نام لیکر کسی اپنے اولوالعزم شاہنشاہ کا تبلاؤ کہ اسکی فوج میدان کارزار اور قلعجات اور لین کو خالی کرکے پیچہے نہین ہٹی ہان یہہ خیال خاتمہ لڑائی پر اگر کسی کو سوجہی تو ایک بات ہی چونکہ ہنوز زمین گوہین میدان موجود ہی تو پھر ایسے ایسے خیالات شیخ چلی کو بات کرنے والے ظاہر کرنے حماقت پر دال ظاہر کرتے ہین - ترکون نے جو قلعجات ڈینوب اور ایدریانوپل کو خالی کردیا تو اسمین اونکی حکمت عملی یہہ ہے کہ انہون نے اپنے دشمن کے قوت کو گھٹا کر اپنے قوت ایک جگہہ بڑی کرے اور اوسکی قوت منتشر کرکے کم کردے - کیونکہ گرینڈ یوک نکلس جنرل کے پاس دیڑھہ لاکہہ فوج رہگئی اور یان بفضل خدا استنبول مین تین لاکہہ چیدہ مستعد جنگ ہی جو روسی فوج ۱۲ لاکہہ پر بھاری ہی - اور دو لاکہہ فوج ان تین لاکہہ کے مدد پر موجود ہے ادہر ۱۵ لاکہہ مجاہدین ایک اشارہ چاہتے ہین اور علم محمدی کا پھریرہ دیکہہ رہے ہین اگر مجاہدین یاجوج روس پر ٹوٹ پڑے تو وہ اوسکو اسفل السافلین مین پہونچا کر نیچا دیکہتے رہینگے - یہہ نسمجہنا کہ ترک نیچے ہٹ گئے نہین اونکا حملہ اور جوش مین آویگا - ہان سلطان المعظم کا صلح کو پسند کرنا رحم دلی مین داخل ہی اور بندگان خدا کا خون بچانا ہے - جو شخص صلح پر معترض ہو وہ سخت جاہل اور ظالم ہے - بہر صورت صلح بہتر ہے کیونکہ اسمین امن کی صورت ہے -

اب پادریان ہند کا حملہ اسلام پر سننے کہ اونہون نے میدان قرطاس نور افشان اور کوکب ہند اور وکیل ہندوستان اور سفیر ہندوستان وغیرہ کو معین کرکے تحریر کی گولیان چلائین - ادہر اسلام کی طرف سے شجاعان محمدی نے منشور محمدی کا مورچہ باندہکر اونکو خوب ترکی تبر کے جواب دندان شکن

دیا حتی کہ پادریان ہند کی عقل کا میگزین اور گیا وہی پرانے
اعتراض کا بارود اور میبل کی خالی توپ اونکے پاس رہگئی مگر
نئے خیال اور اعتراض کی گولی اور کارتوس نرہا اسواسطے منشور
محمدی اوپر غالب ہوکر فتحیاب رہا۔ مگر مرحبا جذاجزاک اللہ
حضرت محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی پر کہ اونہون نے برابر
سال بھر نورافشان پر اعتراضات اور جوابات کے فیر کئے
اور انکی آواز تھان تھون کو بند کردیا۔ چنانچہ ایذیتر نورافشان
کا سکوت اختیار کرنا اور جن اعتراضات اور سوالات کے جواب
اونسے طلب کئے گئے اور انکو بار ہا بیدار کیا گیا وہ پھر بھی ہان
ہون نکئے اس سے صاف صاف سب کو معلوم ہوگیا کہ وہ مالے
ملکے مذہبی گفتگو لکھنے سے عاری ہین ہان اگر کچھ اب بھی جرأت
ہی تو پھر از سرنو کوئی نیا سوال کرین اوسکا جواب ہم سے
طلب کرین ورنہ وہ جانے۔ پادری کو اوت پٹانگ تحریر
سے خوش کرتے رہین اور پیٹ کے کارن متلاشی بنے رہین
افسوس کہ پادری ویری صاحب مہتمم نورافشان اندنون اپنے
وطن کو جانے والے ہین البتہ پادری صاحب مذکور معقول آدمی
ہین اور ہمارے جواب اور اعتراض کو خوب سمجھتے تھے چونکہ
نوکری کا معاملہ جدا ہے نہین تو کوئی امر اونکو مشرف
باسلام ہونے کا نہین رہا ہم کو اونکے ولایت جانے کا بڑا
غم والم ہے کیونکہ وہ ہمارے خیرخواہ اور ہم اونکے خیرخواہ
ہین۔ ہم چاہتے تھے اور اب بھی چاہتے ہین کہ یہہ ظاہر نورانی
شکل اور متبرک صورت آتش دوزخ سے بچکر بہشت مین داخل
ہو اور وہ دین اسلام مین داخل ہوکر خدای واحد کی پرستش
کرین۔ اور زندگانی کا مزا اوٹھائین۔ پس ہمارے جیسا خیرخواہ
جو اونکی عافیت کی بہبودی چاہے اور اونکو اونکے مذہب کی
ماہیت اور مذہب اسلام کی حقیقت سنائی اگر وہ چراغ لیکر
ڈھونڈینگے تو محال نظر آویگا۔ یون تو خوشامدی اور متلاشی
اور خیرخواہ جو اصل مین بدخواہ اگر ہوی بھی تو کسی غرض کے لئے
اہنون نے بہت دیکھے ہونگے وہی کہین کہ ہمارا اونسے کوئی کام
نکلا یا ہمنے اونسے کوئی درخواست کی صرف ہمارا اونسے ہی
تعارف رہا کہ ہمارا اخبار مبادلہ مین اونکے یان جاتا ہے
اور انکا ہمارے پاس آتا ہے اونکی تحریر ہمارے مطالعہ سے گزرتے
رہے اور ہمارا خیال وہ دیکھتے رہے۔ ہم نہایت نیک نیتی سے
اونکو ہمیشہ یاد کرتے رہے اور اب بھی اونکو دیا ہی کرتے رہینگے اور اونکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہ خدا اونکو
خوش رکھے اور صیاء الاسلام سے اونکے آنکھون کو منور کرے
آمین۔ بھائیو صاحب منشور محمدی کے ہم نہایت مشکور ہین
کہ جن کے حسن انتظام سے ابکہ منشور محمدی عین وقت پر سال
بھر نکلا کیا اور ہم برابر مخالفان اسلام کو جواب دیتے رہے
لیکن ہم نہایت افسوس سے لکھتے ہین کہ ہمارے بعض بھائی
ابکہ دفعہ بہت منشور محمدی کی خریداری اور اوسکی معاونت
اور قیمت پیشگی اور زر بقایا کے ادا کرنے مین تجاہل عارفانہ
اور اپنے اولوالعزمی کو کام فرماتے رہے۔ افسوس وہ لوگ
اتنا بھی خیال نہین کرتے یہہ اخبار نامدار کسقدر مخالفون کے
اعتراضات بے جا اور اہم کا جواب دندان شکن دیتا ہے
اور کسطرح سینہ پسینہ لہو ہوکر اونسے لڑتا ہے۔ ۔ ۔

وہ کرشتان کہ جنکی تحریر کی تمام ہندمین آواز دہل کے مانند دہوم تھی اس اخبار نے بند کردی - اور دین عیسوی کے اس اخبار نے قلعی کھولدی اب اگر کوی عیسای مشنریون کے خوش کرنے یا کسی سبب سے کوی توتا پوتا مضمون اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ جسکا جواب منشور محمدی کئی مرتبہ دے چکا ہی تو اوس عیسای کے اسقدر ہنسی ہوتی ہی کہ منصف مزاج آدمی اوس کے مضمون کو دیکھکر قہقہہ مارتے ہین کہ افسوس عیسائیون کا مسلمانون کے مقابلہ مین کچھ لکھنا گویا سوپ کے سامنے جھیلنی کا بولنا ہے

الراقم ایم ایم از جالندہر

بقیہ حالات تاریخی مذہب عیسائی

غرضکہ کردم ول اور کرنیمر کو رومن کیتہولک لوگون کے ستانیکا اختیار ہنری کی طرف سے ہوا تھا اور اونہون نے رومن کیتہولک پر بڑا ہی ظلم کیا ۱۵۳۶ع مین خانقاہون کے توڑ دینے کی نسبت ایک قانون جاری ہوا (یہہ وہ جگہ ہی جہان راہب عیاشی اور کاہلی مین زندگی بسر کیا کرتے تھے) یہہ کام کردم ول کے سپرد ہوا اوسمین اوسنے کسی طرح کی کوتاہی نکی کل انگلستان اور خاص کر اوسکے شمالی حصہ مین ہنگامہ برپا ہر جگہ کردم ول اور کرنیمر اور لٹی مر کے ظلم سے فریاد و زاری مچ گئی دین کی حمایت کا لفظ ہر ایک کی زبا پر تھا - آخر کار بہت سے لوگون نے ان تینون کے برخلاف بیڑا اٹھایا اور اس گروہ نے یہہ تقویت حاصل کی کہ کئی امیران سے گہت گئے یہہ بغاوت ایسی بڑہی کہ اوسکا انسداد کرنا ہنری کو دوبھر پڑا اور آخر کار جو لوگ اس مفسدی مین شریک ہوے تھے اونکو سخت سزا دی گئی اور بہت سے نیک اور صالح امرا کا اس جھگڑے مین کام تمام ہوگیا اور لوگون مین ایسی نا اتفاقی بڑہی کہ کشت وخون کا کچھ ٹھکانا نرہا ایک طرف شاہی دین کے لوگ اور ایک طرف رومن کیتہولک اور ایک طرف پروٹسٹنٹ تھے - انصاف تو یہہ ہی کہ جن اشخاص نے اپنے اعتقاد پر جانین دین وہ نہایت ہی قابل تعریف ہین خواہ کوئی مذہب رکھتے ہون مگر رومن کے ہاتھون سے اصلاح دین کی بڑی کارروائیان ہورہی تھین ایک مدت تک تو بادشاہ بھی اوس سے متفق رہا مگر اسقف اور پادری اور بڑے بڑے امیر بادشاہ کو برابر دوسری جانب کھینچے جاتے تھے پادری ہمیشہ اسبات کی شکایت کرتے تھے کہ انجیل منسوخ کردی جاے اور ٹنڈیل کا ترجمہ کہ اون کی آنکھون مین خار دکھائی دیتا تھا بالکل ناقص بتلاتے تھے بادشاہ اون سے یہہ کہتا تھا کہ تم اس سے بہتر ترجمہ کرو مگر اون سے کیا ہوتا تھا آخر کار کردم ول ہی نے کیمبرج کے ایک طالب علم رویل کو اس بات پر مقرر کیا کہ عہد جدید اور عہد عتیق کے بچے بچے جو ٹکڑے ادہر اودہر پھیلے ہوے ہین اونکو ایک جلد مین چھاپے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور ۱۵۳۷ع مین پوری بائبل کا ترجمہ پہلی دفعہ چھپا بادشاہ نے یہہ حکم دیا کہ اس انجیل کی ایک ایک جلد ہر ایک محلہ کے گرجا مین رکہی جاوے -

یہہ نا اتفاقی آخر کار ٹنڈیل تک پہنچی اور وہی ٹنڈیل جسنے ایسے ایسے کام کئے تھے ٹالنڈ مین جلایا گیا - اسی زمانہ مین مورتین اور تبرکات یعنے پادریون کی بناوٹ سب لوگون پر منکشف ہوگئین کینٹ مین مقام بوکسلی پر خاصکر ایک ذہبی

ایسی مورت رکھی تھی کہ جو آنکھیں پھیرتے اور سجدہ کرتے تھے۔

؎ چنان صورتش بستہ تمثال گر ۔ کہ صورت نہ بندد ازان خوبتر

وہ واقعی مورت نہ تھی بلکہ کروم ول کے آدمی کی کاریگری تھی اس مورت کے پیچھے ایک تار رہتا اور پادری جب اسکو پیچھے سے کھینچتا تھا تو پتلیاں مورت کی حرکت کرتے تھین اور لوگ بیچارے اسکو بھی معجزہ جانتے تھے۔ میدسٹون مین یہ تصویر اور ترکیب دکھلائی گئی اور پھر اونکا سب پیکھند سیت پال کے گرجا مین افشا ہوا جب لوگون نے پادریون کی یہہ شرارت اور موانگ دیکھا تو غصہ کے سرخ ہوگئے اور کروم ول پر غصہ سے دانت چبانے لگے۔

لیکن اب کروم ول کا بھی وقت اپہنچا تھا کیونکہ ظلمی کارروائیان کبھی سرسبز و شاداب نہین ہوا کرتین کروم ول اپنی ہستی سے گزر گیا اسنے وہ وہ سخت سزائین لوگون کو دینی شروع کردین کہ تمام رعایا چلا اوٹھے ہر متنفس اوسکا دشمن بن گیا سب نے بادشاہ کے کان بھرنی شروع کئے اور کہا کروم ول وہ باتین کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے اور طیش مین اگر کہا کہ اگر اوسمین یہہ باتین پائی جاتی ہین تو اوسکو پھانسی دیدو سارا مجمع تو ملاہی ہو تھا اسکے اجرام کے ثبوت سب نے دیدئے بادشاہ نے اوسکو قید کا حکم دیدیا اور پھر اوسکا سر کٹوادیا اسکے بعد اور کئی آدمی مارے گئے اور عجیب طرح کا انقلاب ہوا اس کشت وخون کے بعد مذہب کی اصلاحی کارروائیان بند ہوگئین اور کیتھولک کا پھر عروج ہوا اور اونہون نے بائبل کا پڑھنا بند کرنا چاہا لیکن توبہ توبہ لوتھر کی بائبل چلی اور سکاٹلینڈ اور فرانس والے بھی مشتم

کے دشمن بن گئے غرضکہ ۱۷۰۰ تک ایسے ایسے ہی تکبیر سے ہوتے رہے اور ۱۷۰۰ تک پروٹسٹنٹ مذہب بہت اچھی طرح پھیل گیا اور اسکے بعد کوئی بادشاہ ایسے خیال کا تخت پر نہین بیٹھا جو اصلاح دین کی کارروائیون کو پسند نہ کرتا ہو بلکہ آجتک سب بادشاہ اوسی خیال کے پیدا ہوے اور امید ہی کہ ہونگے فقط از انجمن پنجاب

راقم

فقیر محمد منیر ساکن نارووال متعلم نارمل سکول لاہور۔

هُوَ الْحَفِيظُ الْأَكْبَرُ

التماس نیاز اساس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهٖ ۔ وَالشُّكْرُ لَهٗ لِآلَائِهٖ ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهِمْ اَمَّا بَعْدُ خدمات عالیات مین صاحبان ذی جود و کرم اور ارباب فیض و ہمم کے گزارش و نگارش یہہ ہی ۔ کہ حاجی حکیم محی الدین شریف صاحب متوطن مدراس فرخندہ اساس جو میرے شفیق بالتحقیق سراپا لیق ۔ علوم متنوعہ مین فاضل ۔ علی الخصوص فن ذاکٹری و جراحی مین کامل سرکار عظمت مدار انگلشیہ سے ایک عہدۂ جلیلہ پر مامور اور پیشگاہ جناب ملکۂ انگلستان و قیصر ہند وستان سے بخطاب آنریری سرجن حضور عالیہ شہر ہین اور اہتمام و انتظام دار الشفاے مذکور کا اونکے تفویض فی الواقع وجود سراپا جود اونکا بیماران و مریضان مدارس کے باب مین بس مفیض ہے ۔ ترغیب و تحریص سے انکے ایک کارخانہ کا جسکا نام فیض قرین اِعَانَةُ الْمَسَاكِيْنِ فِيْ اُمُوْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ہی ۔ شہر شوال کی اٹھائیسوین تاریخ ۱۲۸۰ھ ہجری مین بنا ہوا تو وہان کے امرا و شرفا علما و فضلا ۔ مشایخین و معززین ۔ اور میرے

اردو اخبار بادشاہ کی ہندی اصلاحات سکاٹلینڈ پر اثر

برادران وہ دوستان عظیم الشان اور بیگمات عالی پایہ - دستورات
فالہ رتبہ نے بعالی ہمتی وفراخ حوصلگی شراکت واعانت سے اپنی اوس
کارخانہ کے کاروبار کو دوبالا کیا - اور من کل وجوہ شاہد مراد کو زیور
آرایش وزیبایش بخشا - ف ۲ حکیم صاحب موصوف کا بیان
حمیت عنوان جو کارخانہ اعانۃ المساکین کی مجلس کی روداد اول میں
بطور رسالہ چھاپا گیا ہی بجنسہ ذیل میں لکھا جاتا ہی -
دنیا میں اگرچہ ہر انسان کسی نہ کسی طور سے صاحب احتیاج ہی - اور اسی
سے بسا امور میں ایک دوسرے کا محتاج لیکن جس قدر کہ مسلمان اس
ملک میں محتاجی کے ماے ہر کوچہ وبازار میں خوار وزار ہیں اوسکا عشر
عشیر بھی اور کسی قوم کے لوگ ایسی حالتوں میں گرفتار نہیں اسکے
کئی وجوہات ہیں از انجملہ یہاں ایک سبب جو مفید اپنے مطلب کا ہی
ظاہر کیا جاتا ہی کہ دوسری قوموں میں اپنے ہم مذہبوں کی خیرخواہی
اور حمایت بدرجۂ اتم ہی - اسلئے آپس میں اتفاق کر کر ایسے ایسے
مذہب نکالے ہیں کہ جس سے حاجتمندوں کی حاجت روائی اور
غرباؤں اور یتیموں کی پرورشی بخوبی حاصل ہوا کرتی ہی قطع
نظر فرنگستان اور مصر اور دوسری ولایتوں کے اس ملک میں بھی
اہل انگریز نے بے دخل سرکار کے اپنی قوم کی مفلسوں کی بہبودی کے لیے
چند معقول تجویزیں کر چکے ہیں چنانچہ مدراس میں چار پانچ کارخانے
اسوقت موجود ہیں کہ کسی میں بے تیسر لڑکوں کو پرورش کرنے اور
کتب وہنر سکھانے کی کسی خدمت پر لگا دیتے ہیں اور کسی میں یتیم
لڑکیوں کو اچھی تربیت کے ساتھ پال کر بعد سن شعور کے نکاح
کروا دیتے ہیں اور کسی میں محتاج ومساکین کے لئے زندگی تک
روزینہ مقرر کیا گیا ہی - اور بعد مرنے کے کفن اور دفن عزت و
تکریم سے میسر آتا ہی - اور بمبئی میں ایسے کئی کارخانے انگریزوں کے
سوا پارسیوں اور ہندوؤں کی طرف سے بنا کئے گئے ہیں کہ جس کے سبب سے
ان مدعوں قوم کے مفلس اور غریب لوگ پرورش پا رہے ہیں لیکن
مقام حیرت وعبرت کا ہی تو یہہ ہی کہ اہل اسلام بہت سے اپنے دینی
بھائیوں کو انواع واقسام کی مصیبتوں میں مبتلا اور ہر کس وناکس کے
روبرو بیزار خرابی ذلیل ورسوا دیکھ رہے ہیں پر کبھو ہمت وحمیت
کو کام فرما کر اونکی مددگاری اور حاجت روائی کا خیال نہیں کرتے
حال انکہ ایسے نیک کاموں اور سخاوت کا اجر اس دین پاک میں
بیان سے باہر ہی - اور بہت سی دلیلوں سے ثابت اور ظاہر چنانچہ تبارک
وتعالی ارشاد فرماتا ہی کہ مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن
يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔ یعنے مثال اون لوگوں کی
جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں جیسے ایک دانہ اوس سے
اگیں سات خوشے ہر خوشے میں سو سو دانے - اور اللہ بڑھاتا ہی
جسکے واسطے چاہے - اور اللہ کشایش والا ہی سب جانتا - اور حدیث
شریف میں ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا
نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ
يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ
أَخِيهِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنے روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دور کریگا مومن سے سختی کو دنیا کی سختیون مین سے دور کریگا اللہ اوس سے سختیون کو سختیون مین سے قیامت کے دن اور جس شخص نے آسان کردیا تنگ دست پر آسان کریگا اللہ اوس پر دنیا اور آخرت مین۔ اور جس نے پردہ پوشی کی مسلمانون کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ دنیا اور آخرت مین اور اللہ مدد مین ہی بندہ کے جبتک بندہ مدد مین ہی اپنے بھائی مسلمان کے۔ روایت کی اسکو مسلم نے یہہ بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک بندۂ مومن کی حاجت روائی کرکے اوسکے دل کو خوش کرنا اوس طاعت و عبادت کے برابر ہی جو سب انسانات اور جنات سے واقع ہو۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہین کہ سخی نزدیک ہی اللہ سے اور نزدیک ہی بہشت سے اور نزدیک ہی لوگون سے اور دور ہی دوزخ سے۔ اور بخیل دور ہی اللہ سے اور دور ہی بہشت سے اور دور ہی لوگون سے اور نزدیک ہی دوزخ سے۔ اور فرمائے ہین کہ سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین اوسکی شاخین دنیا مین لٹکی ہین جو کوی سخی مرد ہو اوسکی ڈالیون مین سے ایک ڈالی پکڑیگا وہ اوسکو بہشت مین لیجائیگی اور بخل ایک جھاڑ ہی دوزخ مین اسکی ڈالیان دنیا مین جھکی ہین جو کوی کنجوس ہو اوسکی ڈالی پکڑیگا وہ اوسکو دوزخ مین لیجا دیگی۔ لوگون نے ایک حکیم سے پوچھا وہ کیا عیب ہے جو آدمی کے سب ہنرون کو ڈھانپ لے۔ بولا بخل اور کنجوسی۔ پھر پوچھے وہ کونسا ہنر ہی جو تمام عیبون کو پوشیدہ کردے۔ کہا سخاوت بے منت۔

خلاصہ اس تمہید کا یہہ ہی کہ ہر چند محتاج مومنون کی تباہیان بے شمار ہین۔ پر اون مین دو مقدمے بہت ہی دردانگیز اور ناگوار کہ جنکا دفع کرنا سب اہل اسلام کو واجب اور اہم تر ہی۔

پہلا مقدمہ یہہ ہی کہ ان دونون ہر کچھ وہ نادار مسلمانون کے بے وارثی مردون کی بہت دقت و رسوائی ہوتی ہی کہ کوی اونکا حامی اور کفیل نہونے کے سبب سے بے تجہیز و تکفین غیر قوم و ملت کے ہاتھ سے گڑوا دیے جاتے ہین۔ اور کبھیون ہوتا ہی کہ فقیران اونکو دیکھہ کر اپنی روزی کا ذریعہ ٹھہرا لیتے ہین اور اپنے ساتھ لئے ہوے سارا دن کو بکو بھیک مانگ کر آخر کو شب بے نماز جنازہ دفن کردیتے ہین۔

دوسرا مقدمہ یہہ کہ بہت سے غریب مفلس مومنون کے بیان کہ یہ ہین جوان اور عمر رسیدہ بے تقصیری کے باعث ناکندہ اور مبتلاے صد گونہ رنج و بلا چند سال اسی حالت پر ملالت مین گذر جاتے ہین تو وہ لاکیان لاعلاج ہو کر یا تو کوی ممنوع اور غیر مشروع کسب پیشہ اختیار کرلیتیان ہین۔ یا اپنی قسمت پر صابر ہو کر عمر بھر عذاب میز کاشتیان پر کسی طرح سے رنج و آفت سے نہین چھوٹتیان بارہا ایسا اتفاق ہوا ہی کہ اونکے ماں باپ یا اور کوی نگہبان مرجانے سے دربدر آوارہ ہوگئی ہین۔ اور کئی یتیم لاکیان ہین کہ انکی پرورش اقربا کی طرف سے ہوا کرتی ہی۔ لاکن وے قرابت دار ان خود مفلس ہونے کے باعث انکو کسی سے نکاح نہین کردے سکتے۔ جب یہہ مقدمات عبرت انگیز و ندامت آمیز بار بار اس ناقم سطور کی نظر دون سے گذرنے لگے تو اوسکو ضرور لازم ہوا کہ فی الفور ان دو امور مین محتاج مسلمانون کی حاجت روائی یعنی بے وارثی مردون کی تجہیز و تکفین میسر ہونے اور بے میسر لاکیون کو

کر دینے کے واسطے اپنے دینی بھائیون سے بحکم آیۂ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ کے مشورت کر کر ایک کارخانہ کہ جسکا نام **معاون المساکین فی امور المومنین** رہے بنا کیجئے۔ انتہی بلفظہٖ

ف ۳ فاطر عطوفت ذخائر ارباب جود و کرم۔ اور طبایع فیض مطابع اہل ہمم پر مخفی و مستور نہو وے کہ یہہ احقر العباد اور بعضے احبائے نیک نہاد ایسے ایک کارخیر کی بنیاد کہ جسکا ذکر اوپر آگیا ہی اس بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مین ڈال چکے ہین۔ چنانچہ درینولا بحسب رجوع دو لاوارث جذامی عورتون ایک مسلمہ دوسری ہندوانی کے جنکے دست و پا کی انگلیان بالکل مجتمع گئین ہین اور ایک مرد مفلوج کی پرورش بلالحاظ قومیت و ملت ماہ شوال کی بائیسوین تاریخ ۱۳۲۴ھ ہجری سے نظر علی خان صاحب صوبہ دار رسالۂ نیز باز اول سرکار عالی کے اہتمام سے ہوا کرتی ہی پس اگر بیان کے امرا و شرفا۔ علما و فضلا مشایخین و معززین اور بیگمات عالی پایہ پردہ نشینان والا رتبہ مطابق حکم حق جل وعلا تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنے باہم مدد کرو تم اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور باہم مدد مت کرو تم اوپر گناہ اور حد سے گذرنے کے اور موافق ارشاد حضرت محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثنا یعنے اَلشَّفَقَةُ لِلْغُرَبَاءِ مہربانی واسطے غریبون کے ہی اس امر احسن کے ممد و معاون فراخور حال ہون تو پرسان حال مریضان شکستہ مال ہون تو عجب کی بات نہین ہی ؎ سعادت بزور خدمت خلق نیست ۔ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست ۔ لاجرم بندۂ نیاز مشحون موافق مضمون اس شعر کے ؎ خیر کن یا دلیل خیر ے باش ۔ تا ترا ہم دران ثواب دہند ۔ خدمات سراپا نوازش مین یہہ گزارشر کرتا ہی کہ فیض سامان ہر قوم و ملت۔ فراخور ہمت و وسعت اس کارخیر سرسر سعادت مین شریک و معاون ہو کر عند اللہ ماجور ہون اور راقم سطور کو بجان و دل اپنا ممنون و مشکور کرین ؎ ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق ۔ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو ۔

ف ۴ واضح ہو کہ اس لحاظ سے کہ کسی پر بار نہو جاوے اور کام بھی چلے عاصی نے بالفعل یہہ قرار دیا ہی کہ ماہوار دو آنہ اور عطیہ ایک روپیہ ہر ایک شریک عنایت کرے۔ اگر کوئی عالی ہمت چاہے کہ اس سے زیادہ عطا فرماوے مختار ہی اور عطیہ کے ادا کرنے مین بھی شرکا کو اختیار ہی کہ خواہ ایکمشت دین یا بسبیل اقساط پہنچا دیا کرین۔ بہرحال ؎ ہر کہ درین عالم است روزی خود میخورد ۔ واسطہ شو خوشنما است منعت کرم داشتن ۔ کے مضمون صداقت مقرون کو ملحوظ نظر رکھہ کر تھوڑی سی اعانت سے منعت کی سعادت دنیا و آخرت مین پیدا کرین۔ اور نامقدور ہمت نہ ہارین۔ دنیا کی ساری لذتین اور حلاوتین بالیقین گذشتنی و گذاشتنی ہین۔ اعمال حسنہ کے سوائے کوئی اپنا رفیق اور ساتھی نہین ؎ مال و اولاد کی الفت کا نتیجہ معلوم ۔ عمل خیر سوا کوئی نہین اپنے ساتھ ۔

ف ۵ توقع کہ ہر ایک صاحب ہمت اس قرطاس کو اپنے اپنے دستخط خاص سے مزین کرین۔ اور بندۂ عاصی کو منظوری اشتہار کا بجان و دل ممنون فرماوین۔ اور مضمون کو اس شعر کے مدنظر رکھین

ع فریدون فرخ فرشتہ نبود ۔ ز مشک و زعبر سرشتہ نبود

چو دولت بدو روی یافت از نیکوی ۔ تو داد و دہش کن فریدون توئی

المرقوم دوم شہر ذی الحجہ الحرام ۱۲۶۶ھ ہجری۔ حافظ صدر الاسلام

مقدمہ شروط صلح

جنرل دی سنٹ پیٹر سبرگ مین جو کہ پرنس گورت چنگاف کا مرتہ الاراہی اور اسکے حکم سے طبع کیا جاتا ہی ساتوین ماہ گذشتہ کو یہہ تحریر کیا گیا تھا کہ ایڈریانوپل مین سفیران سرکار عثمانیہ اور سپہ سالار لشکر روس کے درمیان منعقد ہوا سو عہدنامے مین شرایط متعدد مرقومۃ الذیل مندرج ہین لہذا شخص ہونے سے اگلے ترکی سفیرون کو یہہ اطلاع دی گئی کہ اگر سرکار عثمانیہ کا ارادہ صلح دایمی یا صلح عارضی کرنے کا ہو تو منجانب جناب عالی سپہ سالار عساکر روس شرایط مرقومۃ الذیل کو بطور اصول قبول کرنے کے باب مین انہین پیغام روانہ ہوگا اور جب تک کہ سرکار روم انہین اقتباض نہ کریگی صلح ہونا یا جنگ ملتوی رکھا جانا ممکن نہین ہے۔

۱ - جمہور بلغار کی راے اور تجویز کے مطابق مقرر کیا جاوے ان سو حدود کے درمیان جو کہ جلسہ منعقدہ قسطنطنیہ سے سوجھے گئے حدود سے نہ بڑہ رہینگے اور نہ کم ایک خراج گذار اور خود مختار ریاست مرتب ہوگی اور ایک عیسوی رئیس وہان مقرر ہوگا اور دیسی لوگ کی ایک فوج تیار و آراستہ کی جائیگی لشکر عثمانیہ کو بلغار مین آیندہ نہ رکہین مگر ان مقامون مین کہ جہان اسکے رکہنے کے باب مین جانبین کی رضامندی سے اجازت دی جاوے لشکر مذکور کا رہنا ہو سکیگا۔

۲ - ریاست مانٹی نگرو کی خود مختاری اور آزادی کا اعتراف کیا جاوے اور لشکر مانٹی نگرو نے فتح کیا سو تمام ملک کو ریاست مذکور مین شامل اور ملحق کرین اور اس ریاست کی قطعی حد بندی آیندہ مقرر کی جاوے۔

۳ ریاست رومانیہ اور ریاست سرویہ خود مختار بنا یا جاوین اور جنگ کی پامالی کے عوض مین رومانیہ مین تھوڑا ملک شامل کیا جاوے اور نیز بدستور ریاست سرویہ مین بھی تھوڑی افزایش کیجاوے۔

۴ باسینہ اور ہرزی گووینہ کے رعایا کو اس معنی کی آزادی دیجاوے کہ وے لوگ وہان کا انتظام اور بندوبست کرنے کے لئے اپنے خاص عاملون کو مقرر کرین اور کافی ضمانت دیوین یورپین ترکی کے دوسرے اضلاع مین بھی جو کہ عیسویون سے آباد ہین ایسا ہی بندوبست کیا جاوے۔

۵ - سرکار روس کو باعث جنگ لاحق ہوے سو اخراجات کا تاوان سرکار روم سے دیا جاوے اور تمام خسارتون کی بھرتی سرکار صدر کو دیوے لیکن تاوان مذکور بصیغہ زر یا ملک یا اور کوئی صورت سے دیا جانا سو بابت کا فیصلہ آیندہ پر موقوف رہیگا اور بحیرہ دارد نلس و باسفرس سے علاقہ رکہتے ہین سو سرکار روس کے فواید اور حقوق کی حفاظت اور نگہبانی کرنے کے لئے جناب سلطان روم شہنشاہ روس سے اقرار واثق اور عہد و پیمان کرے۔ سرکار روم کو اگر صلح کرنا منظور ہو تو اصول بالا مذکور کو قبول کرے اور اپنے وکیلون کو اودیسا یا سنٹ پیٹرسبرگ طرف فی الفور روانہ کرے تاکہ وے وہان پہنچنے کے بعد سفیران روس کے ساتھ شریک ہوکر مقدمہ

صلح کا بندوبست کرنے کے باب مین تجویز کرین اور شرایط مقدمہ مشخص کیجاوین اصول بالا مذکور کو سرکار عثمانیہ منظور و پسند کرنے کی بابت سرکاری طور پر اطلاع دیا جاینگے بعد لشکر روسیہ کے سپہ سالار دن کو جنگ ملتوی رکھنے کے باب مین ہدایت ہوگی اور ہر دو زرگاہون مین (یعنے زرگاہ یورپین ترکی و زرگاہ ایشای ترکی) صلح کے شروط کی اطلاع دی جاویگی اور سرکار روم کا لشکر جو بھاری قلعجات اور مقامون کو خچور دینا اور ان مقامون کو بطور کفالت لشکر روسیہ کے تفویض کیا جانا ضرور ہے تاکہ سرکار روس کو اس معنی کا اطمینان حاصل ہووے کہ سرکار روم شروط بالا مذکور پر یقین قبول کی ہے۔ حاصل کلام جبکہ شرایط صدر الذکر سرکار عثمانیہ کے معرض قبولیت مین آئے اور روسیون کی خواہش کے مطابق کارروائی ظہور مین آئی اور جنگ ملتوی رہی اور صلح ہنگامی کا بندوبست عمل مین آیا فقط۔

ع مدراس

عثمان پاشا کو ایف آمدنت پیٹرسبرگ سے

یہہ واضح ہوا کہ روسی قیدیون کو زندہ گرفتار کرنے کے جرم پر عثمان پاشا کو ایک لشکری عدالت مین لانے اور اوپر جرم ثابت ہونیکے بعد انہین واجبی سزا دینے کے لئے روسیون نے تجویز کی ہے کہتے ہین کہ ایک عرب توپچی کے واسطے کہ جسکو عثمان پاشا نے گرفتار کیا تھا ماہ دسمبر پلیونہ کے طرف تلاش ہوی اور مسلاسیون نے اسوقت چند روسی افیسرون اور سپاہ کے لاشون کو کہ جنکا شمار ۱۵۰ سے زیادہ ہوگا گرے ہوے پایا ان لاشون پر تلوار یا بندوق کا زخم نہین پایا گیا حاصل کلام انکے جسم پر زخم نہونے کے باعث یہہ گمان کیا گیا ہی کہ عثمان پاشا نے انہین زندہ گرفتار کر دیا۔ تپ محرق اور بیچش کی شکایت سے ہزارہا روسیان ہلاک ہوے سو حقیقت شاید حکام روس کو معلوم نہین فقط منہ

فتبارک اللہ احسن الخالقین

ایک نظر ادھر بھی

یہہ اسکی شان ہی کہ خاکے پتلے کو کیسی شرافت اور عظمت اور دولت قدرت عطا فرمائی ہے کارخانہ دنیا مین آنکھہ کھولکر دیکھئے تو یہہ جماعت مردم ساری مخلوقات مین آنکھہ کی پتلی سے زیادہ عزیز نظر نہ آئیگا جسکا سبب اس فرقہ کی عقل و تمیز ہے ہمکو اسوقت اک بیان نسبت مصنوعی آنکھون کے یاد آرہا ہے جسکے کارخانجات ولایت مین موجود ہین خاصکر پیرس مین تو چشم بد دور نور ہے نور برس رہا ہے جو ہر شناس سمجھہ سکتے ہین کہ یہہ کیسی بیش قیمت ہی تمام سراپا حکمت انسانی مین آنکھہ وہ جوہر ہے کہ جسپر ہزارہا زندگانی کا لفظ کہہ سکتے ہین فرانسیسون نے اس صناعی مین بہت کچھہ پیشبانی اختیار کی ہی جسکی بنای ہوی آنکھہ مین ایک ذرہ بھی حقیقی اور نقلی کا فرق ہو نہین سکتا بلکہ اندھا دہتیارے کو دیکھا ہوگا دیکھتا ہوگا جن لوگون کے آنکھہ کسی چشم زخم سے جاتی رہتی ہے وہ ایسا ہی صناعیون کے لطف پر چشمہ است رکھتے ہین گو یہہ بات نہو کہ وہ نقلی آنکھہ بمقابلہ اصلی کے دیدہ دلکھاے ایک اخبار مین لکھا ہی کہ پیرس مین آنکھون کی بڑی بھاری تجارت کا بازار ہوتا ہی اور ایک آنکھہ کی بنوائی جس مین روپیہ سے پچیس روپیہ تک لگتی ہی جہانتک آجکل تاربر قیون کے مبنی پر یاد رکھا جاتا ہی تو دی حال پائی جاتی ہین۔ ہان یہہ اندازہ جیسا پھیلا رکھا ہے

کہ روسی قسطنطنیہ مین آپہنچے باقی تو ایسے پیچ دار الفاظ ہوتے ہین کہ انکی معانی درحقیقت جو کچھ ہون عموماً موجب تکلیف فہم ہو رہی ہے یہہ وہی تار برقیان جن مین ہزارون روسیون کے سسک سسک جینے کی خبرین صاف صاف آیا کرتی تھین جنہین شیرانِ بیشۂ شجاعت یعنے جانبازان سلطنت عثمانیہ کی ثابت قدمی اور رستم نامہ کارنامہ لکھے جایا کرتے تھے یہہ وہی سرزمین ہی جہان روسیون نے منہہ کی کھائی تھی۔ یہہ وہی میدان ہی جہان دشمنون کے زار حالت پر ملک الموت غم کرتے تھے۔

یا اب یہہ حالت آپہونچی کہ انکی مضامین سمجھنے تبھی پاس جلوہ دکھا رہی ہے۔ پہیلیان بجھائی جاتی ہین پتے کی بات نہین آتی خیر کچھ ہے کیون نہو اب بھی مشعلہ رہگیا ہی کہ روم کے حق مین الزامات گڑھے جائین یا تو وہ دن تھے جسے دیکھئے روم کی دلیری شیرافگنی و استقلال دہادری کے بیانات مین صفحے صفحے سیہ کرتا تھا اب جو کان لگاؤ تو یہی صدا آتی ہی کہ شومی طالع نے یہہ دن دکھایا نفاق کی جلوہ آرائی ہوی سلیمان پاشا نے وقت پر خیال نکیا شبکہ کی گھاتی مین بیگانہ بحر و فا کو کھرے کھات صبا عدم کے کنارے لگایا۔ عثمان پاشا سنانی ہی سنتے رہے اپنے ذہن مین ایسے دوبلے کہ کچھ نہ پہنچے۔ محمد دامت پاشا کیسے کیسے اتہامون مین پھنسے کہ واہ ری خوبی وقت عبدالکریم پاشا کو وہ نتیجہ ملا۔ رؤف پاشا کی سازش کی نازش پر اپنی زندگی داغ دار کیا۔ محمد علی کیا کورے پکے اور روسی ایسے ستو باندھے پیچھے پڑے کہ اب پانچون انگلیان گھی مین ہین۔

خیر یہہ تو ہوتا ہی جب تدبیر درست نہین آتی تو اک زمانہ ہدف تیر ملامت کرتا ہے۔ شاہنشاہ حقیقی انصاف تیرے نامہ ہی فقط منتظر

اشتہار رسالہ سوال وجواب

یہہ نہایت عمدہ رسالہ کہ جسمین مولوی احمد حسن صاحب جالندہری اور سوامی دیانند سرسوتی کے سوال وجواب درباب ثبوت تناسخ وکرامات درج ہین نہایت صاف اور خوشخط چھپا ہوا موجود ہے قیمت اسکی ۴ر دوآنہ معہ محصول ڈاک ہے جو صاحب چاہین مرزا موحد صاحب رئیس جالندہر سے طلب فرمائین فقط۔

خاتمۂ جنگ روم وروس

آخرکار روسیون نے جنگ کا خاتمہ کیا جو ٹیلیگرام آج آئی اس سے ان لوگون کو بڑی ناامیدی ہوی ہوگی جنکو جنگ کی امید تھی کیونکہ نتیجہ ان تیاریون کا جو آجکل ہو رہی تھین یہی تھا اس سے یک بات اور بھی ظاہر ہے کہ اگر انگلستان پہلے سے مستعد تیاری کرتا تو بالکل ترکی کی تباہی کو بچا لیتا ہرچند کہ روس چھ مہینے پہلے ان باتون کی کیون سماعت کرتا جو آج اوسنے کی کیونکہ جنگ کرتے کرتے وہ بھی مثل اپنے مغلوب دشمن کے تنگ گیا ہے اور اسکو اب کسی ایک نئی دولت یوروپ سے لڑنے اوتنا قوت نہین ہے۔　　ج مدراس

الزام بیوفای انگلنڈ

نیوز آفدی ورلڈ نمبر ۴۹۷۱ مطبوعہ ۱۰ فروری مین بحوالہ کارسپانڈنٹ ڈیلی نیوز مقیم شہر اوزی نوپل لکھتے ہین وہ لکھتا ہی کہ میری ملاقات شروہ پاشا متعلق سلطنت روم

سے ہوی سرور پاشا نے کہا کہ میرے پاس ایک پیغام واسطے ترسیل ملک انگلستان کے ہی اب تم بذریعہ اپنی تحریر کے رعایاے انگلستان کو بدین مضمون ظاہر کرو (بیان سرور پاشا وزیر صیغہ معاملات غیر متعلقہ سلطنت روم) مین ابتک ملک انگلستان کے انتظام اور دوستی کا شریک رہا مجکو امید تھی کہ دونون سلطنت کی رعایا کے درمیان ہمدردی اور دوستی اور اتحاد موجود ہے مین خود سلطنت روم کی طرف سے ہر ایک طرح سے وفادار رہا اب مجکو معلوم ہوا کہ مین نے غلطی کی اور اپنی عقل کو فریب دیا اب مین انگریزی دوستی کو ترک کرتا ہون اور جو یقین مجکو رعایاے انگلنڈ اور سلطنت کے انتظام سے فائدہ حاصل کرنیکا تھا دل سے دور کرتا ہون اب مین روسی انتظام اور اتحاد کا شریک ہوتا ہون اور روسیون سے زیادہ خوشی رکھتا ہون مہربانی فرماکر یہہ سب حالات رعایاے انگلنڈ کو ظاہر کیجئے ہمکو ہمت دلائی گمراہ کیا اور فریب دیا (تارن بی) جو اسوقت اس گفتگو مین موجود تھا اوسنے کہا کہ بیشک انگلستان نے فریب دیا سرور پاشا نے کہا کہ مین اپنی بیان بذریعہ کاغذات ثبوت کرسکتا ہون میری ملاقات دو ممبران سررشتہ سفارت انگریزی متعینہ قسطنطنیہ سے ہوی لیکن اون صاحبون نے ایک جدید لڑائی کا الزام لارڈ سالسبری صاحب وزیر ملک انگلستان پر لگایا ہے دوسرے صاحب نے سرور پاشا کے بیان کو تصدیق کیا اوسنے مجکو اجازت دی ہے کہ مین اوسکا سب بیان ظاہر کردون مگر نام ظاہر نکرون بیان حسب تفصیل ذیل ہی۔ ہمکو انگلستان نے لڑائی کرنیکے واسطے ہمت دلائی اور کہا رہتے رہو نیز اوسوقت مین بھی کہ جب ہماری عقل نے صلح کا تقاضا کیا قبل از فتح پلونا کے ہم روس کو راضی کرکے صلح کرلینے گورنمنٹ انگریزی کے مشورہ نے صلاح ندی مین اس بیان مین لارڈ ڈربی صاحب کے سرکاری چٹھیات کا حوالہ نہین دیتا ہون کیونکہ اونکا مضمون صاف تھا کہ ہم انگلنڈ سے کچھ مدد کی توقع نہ رکھین وہ سرکاری چٹھی تو کیا تھین بلکہ کانا پھوسی کی بات جو (لارڈ بیکنسفیلڈ) اور (مورث پاشا) اور مسٹر (لے یرڈ صاحب) اور (سرور پاشا) اور سلطان روم کی ہوئین اور مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ تین ہفتہ کا عرصہ گذرا کہ مسٹر لی یرڈ صاحب نے ہمکو یقین دلایا کہ انگلنڈ مدد دیگی جنگ کئے جاؤ سب کام درست ہونگے۔

مورث پاشا کا بیان ہی کہ اسی قسم کی گفتگو لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے بھی مجھ سے کی تھی پس اس قسم کے مشورون سے ہم اور سلطنت برباد ہوے فقط

از جریدہ روزگار

واپسی روس

اخبار دارالخلافت استنبول مین مندرج ہے کہ بسبب پہونچنے سفاین حربیہ انگلستان روبرو ے استنبول کے لشکر روسیہ جو قلعون مین چنانچہ کی سبقت کئے تھے واپس ہونے مجبور ہوے اور سفیر جمہوریہ فرانس (موسیو فورینہ) بروز دوشنبہ داخل دارالخلافت قسطنطنیہ ہوا اور باب عالی کے جانب سے احترام واکرام اوسکی منصب لایقہ کے مطابق عمل مین آیا فقط منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

الاول ۲۵ ربیع
شمارہ ۹
سنہ ۹۵
جلد ۷

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور محمدی
۹۵
۱۲

منشور محمدی سنت صادق برہان — منشور سولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
توریت بلاتو یہ انجیل بہ تحبیل — گویان صفت و سیر سر بسر منشور محمدؐ

منشور محمدی سنت ناطق برہان — فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خلایت منشور محمدؐ
الحق کہ بابطال اقاویل فضول — توریت وہم انجیل برافتاد ز تحبیل — چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

تا بید چو مہر و ماہ باد حسن تمام
منشور محمدی ست باب السلام
منشور محمدی ست باب السلام
تا بید چو مہر و ماہ باد حسن تمام

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چہار روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بہی کی سے اطلاع فرماویں اور اگر کچہ نوشت وخواند و تحریر مضامین ردلفظاً وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بگلور روانہ فرماویں گرگاہے ہم حضرات رقیمت علیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ تار یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بضمیمہ رسیدی ارسال فرماویں فقط

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — تازہ جانی ہو داری تن ریختہ
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — طرہ زلف گرہ گیر گرد اکر دے — ہر طرف نکہت مد مشک فتن ریختہ
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور — بہ تکلم بہ تبسم چو نسیم و نیسان — گل تر ریختہ دُرِ عدن ریختہ
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم — شکر انعام تو یا رب پہ گزارم کیونکر — الفت جد حسین و حسن ریختہ
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل — می سزد گر بسخن دعوی اعجاز کنم — ای خدا وصف محمد بدہن ریختہ
اسکے انوار سے نہیں ہی عجب — شمس گہنا گہٹے گرہنے کوکب — شمع گہٹ کے گرہنے کوکب — سحر کردی کہ بیک گردش چشم بر فتن — مژۂ نرگس شہلای چمن ریختہ
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیونکر کوکب کوئی دہ کرے بے نور — گل گلزار ز خود رنگ خ داراں باخت — تازہ رنگی ز رخ رشک چمن ریختہ
اسکا ایسا ہی ملعہ تابان — ظلمت افشاں ہے ہی نور افشان — شور شیرین گفتار تو شد شہد زبان — چہ ندر قند مکرر بسخن ریختہ
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں ایک عیسائی — بدم تیغ نظر کار نمایان کردی — خون صد خلق بیک چشم زدن ریختہ

گر دلعل است خود ساختہ آب حیات ۔ ہمہ اعجاز مسیحا بسخن ریختہ

انجیل غیر الہامی

جواب نور افشان

بہت دنون سے اخبار نور افشان مین مضامین الموسوم بہ قرآن انجیل کا شاہد اور محمدیون کا دعوی کتب پر بدلنی کے بابت چھپتے رہے ہین ہمنے ہرچند چاہا کہ اوسکے ساتھہ ساتھہ صاحب مضامین کو اوسکے جوابات بھی سناتے چلین لیکن وقت نے ہمکو فرصت ندی اور یہہ بھی خیال رہا کہ وہ اپنے خیالات سے فارغ ہوچکین تو ہم اونکے غلطیون اور دھوکہون سے اونہین آگاہ کرینگے اسلئے بالفعل ہم جوابات لکھتے ہین مگر افسوس کرتے ہین کہ پادری ریچ صاحب ہمارے اخبار ولایت کو تشریف لے گئے اغلب ہی کہ وہ انصاف کو کام مین لاتے اپنی اور صاحب مضامین کے غلطیون کی اصلاح کرتے ۔ ہان یا ولایتی الحال پادری محمدوح کے قایم مقام پادری کیلسو صاحب مہتمم نور افشان ہین ۔ امید ہی کہ وہ ہمارے جوابات پر غور کرینگے اور صاحب مضامین کو بھی انصاف کیطرف توجہ دلاینگے ۔ اول یاد رہے کہ عیسائیون کا یہہ دعوی کہ قرآن انجیل کا شاہد ہی اکثر عیسائی انزل من اللہ کے طرف اشارہ کرتے ہین یہہ بھی اونکی کم فہمی مین داخل ہے جسکا جواب ذیل مین دیا جاتا ہے ۔ دوم نور افشان مطبوعہ ۲۹ فروری سنہ رواں مین جو صاحب مضمون لکھتے ہین کہ انجیل قرآن سے منسوخ نہین ہوسکتی ۔ سوم کتب مقدسہ یہودیون اور مسیحیون کے ہاتھون سے تبدیل نہین ہوئین ۔

واہ کیا خوب انصاف ہی بیان منسوخ اور تبدیل کا تو ذکر ہی کنارہ رہا انکے الہامی ہی ہونے پر صاحب مضمون کے ہمراہی عیسائیون اور محقق و منصف مزاج عیسائیون کو شک و شبہ ہی جسکے تفسیر ذیل مین ہوگی ۔ واضح ہو کہ یہہ بھی ہمارے عیسائی بھائیون کے خوش فہمی ہے کہ وہ لفظ انزل من اللہ پر اولجھتے ہین اور وہی پرانا اعتراض بار بار پیش کرتے ہین حالانکہ لاکہون دفعہ وہ ان اعتراضات کے جواب پاچکے ہین اور اسی باعث سے ہرچند یہہ اعتراض جواب کے قابل نہ تھا پر صاحب نور افشان کے پاس خاطر سے کچھ تھوڑا سا لکھا جاتا ہی حضرت من سنئے قرآن مین صرف اتنا ہی ذکر آیا ہے کہ کلام جو حضرت عیسی پر نازل ہوا اسکا نام انجیل تھا نہ وہ تواریخ کی موضوعی کتابین جسمین حضرت عیسی کی موت اور صلیب وغیرہ کا قصہ لکھا انزل من اللہ مین داخل ہو یا وہ کتاب جسکو آپنے اعمال حوارین نام رکھا ہی اور اسمین حواریون اور انکے مریدون کے شروع کا قصہ مندرج ہے انزل من اللہ مین داخل ہو یا نامے پولوس کے جو بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے ایمان لایا ہے اور حواری بھی نہین اور اپنے ناموں مین خانگی باتین لکھتا ہے اسے انزل من اللہ مین داخل ہون جو حضرت عیسی پر نازل ہوا تھا یا نامہ یعقوب کہ جسے تین سو برس بلکہ قریب چار سو برس تک بہت سے علما مسیحی نہین مانتے تھے اور جناب مصلح دین عیسوی بھی اسے گھاس پھوس فرماتے تھے اسے انزل من اللہ مین داخل ہو جو حضرت عیسی پر نازل ہوا تھا یا مشاہدات یوحنا کہ چار سو برس تک کلام الہی نہ مانا گیا بلکہ بعض قدما عیسائی تو اسے سرخس عدد کے تصنیف بتلاتے تھے اور دیونیشس بھی

بی سکو یوحنا حواری کی تصنیف نہین جانتا اور پروفیسری والد نے بھی خوب تحقیق سے ثابت کیا کہ وہ یوحنا کی تصنیف نہین ہے اسے انزل من اللہ مین داخل ہو سبحان اللہ کیسے کیسے کتابین آپ حضرت عیسی کے سر تھوپ دیتے ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ آپ یہہ جانتے ہین کہ ہم ان لوگون کی تصنیفات کو جنمین سے ایک کو بھی نہ پیغمبر نہ صاحب الہام جانتے ہین خدا کا کلام لکھدین اور یہہ بات یعنے اون لوگون کو غیر الہامی صرف ہم ہی نہین کہتے بلکہ عیسائی لوگ بھی ایسا ہی جانتے ہین چنانچہ باسوبرا در لیاقان لکھتے ہین کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسون اور حواریون نے لکھا ہی انکے لئے کوئی زبان نہین مشہر ادی تھی بلکہ اوسنے اونکے دلون مین صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطی مین پڑنے سے بچا لیا اور ہر ایک کو انھتیا۔ دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت مین محاورہ کا فرق پاتے ہین ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہوگا متی اور لوقا اور پولوس اور یوحنا کے محاورہ مین فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریون کو عبارت بتلا دیتا تو یہہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحالت مین کتب مقدسہ مین سے ہر کتاب کا محاورہ یکسان ہوتا علاوہ اسکے بعضے ایسے معاملے ہین جسمین الہام کی حاجت بھی نہین مثلاً جب اون لوگون نے بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہون سے سنکر لکھا ہے جب لوقا نے انجیل کا لکھنا اختیار کیا وہ کہتا ہے کہ اوسنے اون چیزون کا حال اون لوگون سے جو انکہہ سے دیکھنے والے تھے سنکر لکھا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزون سے واقف تھا اسے مناسب جانا کہ وہ باتین پچھلے آنیوالے پشتون کو پہنچا دے حالانکہ مصنف جسے ایسے باتون کی خبر روح القدس سے ہوتی تو عادتاً یون کہتا کہ جیسا مجھے روح القدس نے بتلایا ہی مین نے اون چیزون کا حاصل بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان لانا گو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تھا لیکن پھر بھی اوس حال کے بیان کرنے کے لئے لوقا کو پولوس مقدس یا اوسکے ہمراہیون کی گواہی کے سوا کچھ ضرور نتھا اور اسی لئے اوسمین فی الجملہ فرق ہے لیکن کسی طرح تناقص نہین اور واٹسن کی چوتھی جلد مین رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر ہینس کے پارلفریز (یعنے تفسیر سے لیا گیا ہی یون لکھا ہے کہ لوقا کا الہام سے نہ لکھنا اوس سے جو وہ خود دیباچہ مین لکھتا ہی ظاہر ہے جیسا کہ انہون نے جو پہلے سے دیکھنے والے اور کلام کے وعظ کرنے والے تھے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتر ے اون باتون کو جو ہمارے نزدیک یقینے ہین لکھنے مین مشغول ہوے اسلئے مناسب جانا گیا کہ مین بھی ابتدا سے اون سب باتون کو اچھی طرح دریافت کرکے تیرے لئے لکھون اور اسی بیان کے موافق قدیم علما کا بھی قول۔ اریئوس لکھتا ہی کہ وہ چیزین جو لوقا نے حواریون سے سکھین تھین ہمین پہنچائین اور جیروم لکھتا ہی کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جسنے گوشت مین خداوند صحبت نہین پائی بلکہ اور حواریون سے بھی انجیل کی تعلیم پائی ہے انتہی پس دیکھنے کہ یہہ لوگ مطلقا لوقا کے الہام کے منکر ہین اور جس حال مین لوقا کو الہام نہ تھا تو اسی قاعدے کے بنا پر مرقس کے انجیل بھی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگئی پس اب باقی رہین دو انجیلین کہ جنکو اب اپنے زعم مین حواریون

تصنیف جانتے ہین سو اونکا یہی حال سن لیجئے کہ ان مین بھی سب الہامی نہین ہی چنانچہ وہ بھی مولف رسالہ الہام کا کہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی یون لکھتا ہی کہ خود حواری لوگ جب وے دین کی بابت بولتے یا لکھتے تھے تو وہ خزانہ الہام جو اونکو حاصل تھا اونہین درست رکھتا تھا لیکن وے انسان اور فوی العقول تھے اور انہین الہام بھی ہوتا تھا اور جسطرح اور ادمی معاملات مین الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکھتے ہین ویسا ہی وے بھی عام معاملون مین بولا اور لکھا کرتے تھے اور پولوس مقدس اسی لئے بے الہام کے تیمتی کو یہہ حکم دے سکتا تھا کہ پانی مین تھوڑی شراب ملا لیا کر یا اپنی صحت بدن کی حفاظت کر جیسا ورس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمطاؤس مین ہی یا تیمتی کو یون کہے کہ تو وہ لبادہ جسے مین نے طراوس مین قرفس کے یہان چھوڑا اور کتابین خاصکر چمڑے کے ورق لیتا ائیو جیسا ورس ۱۳ باب ۴ نامہ دوم تمطاؤس مین ہے یا فلیمان کو یون کہے کہ لوس مین اسکے سوے ایک کوٹھری میرے لئے طیار کر جیسا کہ ورس ۲۲ نامہ فلیمان مین ہے یا تمطاؤس کو یون لکھے کہ ارسطس فرنت مین رہا طرفیمس کو مین نے لیسطس مین بیمار چھوڑا جیسا ورس ۲۰ باب ۴ نامہ دوم تمطاؤس مین ہے اور البتہ یہہ احوال معاملات کا میرا نہین بلکہ پولوس مقدس کا ہے ورس ۱۰ باب نامہ اول کرنتھی مین لکھا ہے پر اونکو جنکا بیاہ ہوا ہے مین نہین بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورس ۱۲ مین لکھا ہے پر باقیون کو خداوند نہین مین کہتا ہون اور ورس ۲۵ مین اسطرح کہتا ہے پر کنواریون کے حق مین کوی حکم خداوند کا مجھپاس نہین لیکن مین اپنی صلاح دیتا ہون الخ باقی آیندہ

مرزا موحد۔

بقیہ آریا صاحبون کی ہدایت

مان اتنا ضرور ہے کہ خدا اپنے بزرگی اور جلال اور کامل ذات کے برخلاف کوی کام نہین کرتا اور ایسے امر کے طرف متوجہ نہین ہوتا جو اوسکے صفت الوہیت اور پاک شان کے برخلاف ہو اسی واسطے یہہ بات کہنا کہ وہ اپنے قتل نفس اور ایجاد شریک خدائی پر قادر ہے یا نہین محض نادانی اور سراسر جہالت ہی۔ اور سوا ایسی امور کے جو اوسکے اوصاف خداوندی کے برعکس ہون اور سب حالات مین خدا قادر مطلق ہے اور انہین باتون سے تو وہ خدا ہے اور یہی تو اوسکے بلند شان کی خصوصیت ہی اگر یہی نہ ہو تو وہ خدا کاہیکا ہے۔ اور نیز یہہ بات بھی ظاہر ہی اگر وہ جل شانہ کسی وقت مین اپنے ارادہ اور اختیار سے خالق اسقدر مخلوقات کا ہو چکا ہی تو اب بھی ہو سکتا ہی اور جسطرح پہلے پیدا کیا تھا اب بھی وہی قدرت اوسکے پاس ہی اور وہی حکمت اوسکو یاد ہی۔

مجیب صاحب جو اپنے دعوی پر یہہ دلیل لاتے ہین کہ جب کسی فعل کے فاعل کا آغاز معلوم نہین تو فعل کا آغاز یا انجام کیونکر معلوم ہو سکتا ہی یہہ وہ خیال ہے کہ جس سے ہمکو اونکی تعلیم یاد ہے کا آغاز انجام معلوم ہو گیا ورنہ جس لڑکے نے ایک چھوٹا سا قاعدہ صرف کا پڑھا ہو وہ بھی اس بات سے باخبر ہو گا کہ فعل تو کہتے ہی اوسی کو ہین جو زمانہ ثلثہ مین سے کسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہو پس جس حالت مین فعل کی یہہ تعریف ہوی اور خدا کی وہ شان جو ہر زمان اور مکان کے قید سے منزہ اور پاک

پاک ہی پھر کسطرح کوی دانا کہہ سکتا ہی جو ارواح بھی مثل خدا کے
انادی ہین صاحب من جب آپ نے یہہ تسلیم کر لیا جو کل ارواح
اوس خالق کا ایک فعل ہین تو پھر مثل اور افعال کے اونکو کسی شے
سے مقترن کرنا چاہنے دیکھو آپ لوگ یہہ فرمایا کرتے ہین کہ اگر
سرمستی کے رچی کو لتنے ارب ہو گئے پس جبکہ آپ نے ایک فعل
خدا کو مقرون بزمان کر دیا تو کاش اسمین بھی سمجھا ہوتا کہ یہہ
بھی اوسی خدا کا فعل ہے مین بڑی سوچ مین ہون جو اول
آپ نے کس منہہ سے یہہ فرمایا تھا جو ارواح فعل خدا کا اور
اوسکے مخلوق ہین اور اب کس زبان سے یہہ دعوی کر رہے
ہین جو کسی وقت سلسلہ پیدایش ارواح کا خدا کی طرف منتہی
نہین ہوا کیا آپکے نزدیک اجتماع نقیضین بھی جایز ہے
اگر سمجھہ کا بھی حال ہے تو ہمنے یون ہی اپنا وقت عزیز آپکے
مقابلہ پر ضایع کیا جناب من یہہ علمی بحث ہی اسمین برادر
ثاقب اور فکر صایب درکار ہی کچھ متفرقات کے مثلین نہین
کہ یون ہی کچھ اناپ شناپ لکھہ کر داخل دفتر کر دین اور پھر چھٹی
ہوی۔ جبکہ آپ پر بباعث فقدان سرمایۂ علمی کے
یہہ مصیبت نازل ہی جو اپنے بیانات کے تناقص مین تمیز باقی
نہین رہی تو آپ ہمسے بحث کیا کرینگے مناسب ہے کہ اس تنگ
حالت مین سوامی جی سے مدد مانگین کہ وہ آپکے سماج افسر نہین
اور ہمیشہ تحصیل علمی اپنے چودان ودیان بتلاتے ہین
اس سے کم ہین اور کیا مجال ہے جو اونکی روبرو کوی اتنا بھی
کہہ سکتے جو دنیا مین کوی اور بھی پنڈت ہی اگر وہ اسوقت ہمارے
جواب ندین تو پھر کب آپکے کام آوینگے اونکا پنڈت ہونا کس
مرض کی دوا ہوگا۔

اب مین پھر آپکے طرف رجوع ہوتا ہون اس خیال سے کہ شاید
پہلا بیان آپکا جو ارواح مخلوق ہین بباعث ظاہرداری یا
بطور سہو یا عادت کے حوالہ قلم ہو گیا ہو اور اصل اعتقاد
آپ کا یہی ہو جو خدا نے کچھ پیدا نہین کیا اور دنیا کا کوی خالق
ہے نہین سو اگر حال یہہ ہی تو اس کا وہی جواب ہے دہریہ
مذہب والون کو دیا جاتا ہے۔

اور وہ جواب یہہ ہی کہ دنیا مین ہم کوی مصنوع نہین دیکھتے
جسکا کوی صانع نہ ہو ایک چھوٹا سا مکان بھی بغیر بنانے والے
کے اپنے آپ بن نہین سکتا پھر اتنا بڑا مکان جسکو عالم کہتے
ہین بغیر صانع کے کسطرح خود بخود بن گیا۔

شاید کوی اسجگہ یہہ جواب دے کہ جسطرح باریتعالی کو بغیر
بنانے والے کے خود بخود قدیم سے موجود سمجھتے ہو اسی طرح
ارواح کو بھی سمجھنا چاہئے جو بغیر پیدا کرنے کسی خالق کے ہمیشہ
سے چلے آتے ہین۔

سو اسکے جواب الجواب مین یہہ عرض ہے کہ اگر حیوانات کے
حالات مین آثار حاجتمندی کے نمودار نہ ہوتے اور اونکو ہم
تحصیل ضرورات اور دفع آفات اور کسب کمالات مین محتاج
بالغیر نہ پاتے تو اوسوقت یہہ آپ کی تقریر بھی قبول کر لیتے
جبکہ کوی چیز ہمکو بجز پاک پروردگار کے داغ احتیاج سے مبرا
نہین معلوم ہوتے تو ہم یہہ آپ کی تقریر کسطرح قبول کرین بھلا
جن چیزون کو چار و طرف سے حاجتمندی اور خواری اور
عاجزی نے گھیرا ہوا ہی وہ چیزین کس مونہہ اور لیاقت سے

کہہ سکتے ہین جو ہم اپنے وجود مین کسی خالق کے محتاج نہین بلکہ ہم
بھی مثل خالق کے قدیم ہین یقیناً اگر کوی اپنے روح کو آپ ہی
مخاطب کرکے اوس سے مخلوق یا قدیم ہونے کا سوال کرے تو
اپنی وجدانی حالت مین یہی جواب پاویگا جو مین ایک ضعیف بندہ
مخلوق ہون اور سراسر محتاج اور سایۂ قدرت کے نیچے زندہ
ہون اور اپنی آمد و رفت مین بالکل ایک غالب قادر کا مقہور
ہون لیکن پاک دلی اور روشن باطنی شرط ہی سوای حضرات
ہم کسی قوت اور زور سے اپنے مالک حقیقی کے طرح انادی اور
قدیم بن سکین اور کس خوبی اور ہنر سے یہہ بات موہنہ پر لاوین
کہ خدا ہم سے پہلے نہین کہان خالق اور کہان ہم بیچارے
ذلت کے مارے وہ قوی ہی اور ہم ضعیف ہین وہ بے انت
ہی ہم چھوٹے چھوٹے اندازون مین محدود ہین وہ عالم الغیب
ہے ہم جاہل اور بے خبر ہین وہ کامل ہے ہم ناقص وہ غنی
بالذات ہی اور ہم محتاج ہین وہ سب حدود اور قیود سے
منزہ ہے اور ہم اپنے اپنے طبایع کے قیدون اور بندون
مین اسیر ہین پھر بھلا ہم کیا چیز ہو کر اور کون بنکر یہہ بات زبان
پر لاوین جو ہم بھی انادی ہین خدا کے شریک ہین حالانکہ ہمارے
قدرت کا یہہ نقشہ ہی جو اتنی طاقت نہین جو اپنا ہی بول برابر
ایک ساعت تک بند کرسکین اور علم کا یہہ اندازہ ہی جو اتنے
خبر نہین جو اپنے ہی دل کا حال بتلا سکین جو ایک لحظہ کے
بعد اوسمین کیا خیال ہوگا سعاذ اللہ ممکن مالک الذات
کو واجب حی قیوم سے کیا نسبت اور ذرہ امکان کو آفتاب
وجوب سے کیا مناسبت سبحان اللہ رب العزت

عما یصفون ہان اگر یہہ کہو کہ پیشہ ہم ایسا کچھ
بہت بے نہین ہی تو شاید جیو دن کے کچھ پاؤن جم جائین
صاحبو خدا کے واسطے ذرا اتنا سمجھو کہ اگر ایک مالک ایسا نہین کہ
وہ سب کا خالق ہو تو پھر سب کا سلسلہ ایک کے طرف کسطرح منتہی
ہوگا اور خدا کس استحقاق سے اوسکا خدا کہلاے گا۔
اور علاوہ اسکے کون عاقل اسبات کو مانے گا جو خدا محتاج
بالغیر ہے اور اوروں کے سہارے اور بھروسے پر کام کرتا ہے
اور اپنے ذات مین کامل نہین مجھکو یقین ہے کہ کوی مہذب
اور تعلیم یافتہ ایسا خیال نہین کریگا۔
اور یہہ بھی مجھکو ہرگز امید نہین کہ کوی دانشمند اس جستجو مین
اپنی اوقات ضایع کرے کہ خدا کہان رہتا ہے کسطرح بن بتانے
والے کے خود بخود موجود ہی کس وجہ سے محیط عالم ہی کس طور
پر بغیر توسط اسباب کے دیکھتا اور سنتا اور بولتا اوسکا ہی
کس حکمت سے بغیر مادی اور بھولی کے ایجاد عالم کرتا ہی کیونکہ
جب عقلمند اوسکی ذات لایدرک پر ایمان لایا اور اسکے
صفات کو احاطہ عقل اور نظر سے بلند تر یقین کیا تو پھر وہ
کاوش کرنا انہین صفات مین جنکو پہلے مان چکا صاحب فکر اور
قیاس سے بالاتر ہین خلاف طریقہ عقلمندی اور دانشوری
کے سمجھے گا۔
خلاصہ یہہ ہی کہ ہر دانا اور حکیم کو یہہ ماننا پریگا کہ خدا اپنی ذات
اور صفات مین بے انت ہی لیکن ہمارے مخاطبین یہہ فرماتے
ہین کہ خدا اپنی صفت قدرت مین بے انت نہین ہی نہ نیست سے
ہست کرسکتا ہے نہ اب پیدا کرنیکے اوسکو کچھ قوت ہے

بلکہ باواز بلند کہتے ہین کہ بس ہم کو خدا کی قدرت کا سارا راز معلوم ہوگیا اور سب حقیقت خدائی کی ظاہر ہوگئی صرف حکم سے پیدا کرنا محض غلط ہی ایسا بڑا کام خدا سے کب ہوسکتا ہی یہہ تو صرف اتنی بات نکلے کہ بہت سے ارواح مثل خدا کے قدیم سے چلے آتے ہین انہین سے خدا کام لیتا ہی۔ ہرچند سمجھایا گیا کہ آپکے اس اعتقاد سے سارا کارخانہ توحید کا بگڑ جاتا ہے کیونکہ جب صفت[1] اسکی اسکے ذات سے الگ نہین ہین حالانکہ آپ کا اصول یہہ تھا کہ خدا غیر محدود اور بے انت ہی۔

اور نیز اگر خدا کو اب پیدا کرنے کی کچھ طاقت نہین تو سارا مدار خدائی کا پیدائش موجودہ پر رہا اور وہ پیدائش ازروا دن دس دلیلون کے کہ ہم پہلے اسی رسالہ مین لکھہ چکے ہین ایک تعداد معین مین محصور اور محاط ہی جو بموجب تشریح ہمارے اعتراض کے کسی دن خاتمہ اوس تعداد کا ہوجاے گا اور پرمیشر آگے کو ہمیشہ کے لئے بیکار بیٹھا رہیگا لیکن اوس اعتراض سے قطع نظر کرکے ایک ہمارا فاد جس سے خدا کے عظمت اور جلال یک لخت دور ہوجاتی ہی اور ایک سخت صدمہ اوسکے صفت خداوندی کو پہونچتا ہے یہہ پیدا ہوا جو خدا کا ملک راجون اور رئیسون کے ملک کے طرح ایک حد اور شمار خاص مین محدود ہوگیا اور ثابت ہوگیا جو ایشر ہنود کا اپنی خدائی کے قدرت کو اسقدر معلوم سے آگے نہین بڑہا سکتا اور تیلی کے بیل کے طرح ہمیشہ اسی حد معین کے اندر اندر گھومتا ہے پس یہہ صفات ہرگز اوس خدا ے بزرگ کے لایق نہین ہین جو اپنے ذات اور صفات مین بے انت ہی لیکن معلوم

[1] جب صفت قدرت کا اسکی ذات سے الگ نہین ہے تو وہ بے انت ہوگیا تو وہ بے انت نہ ہے اور اس سے خدا بھی محدود ہوگیا کیونکہ صفات

نہین کہ ہماری مخاطبین آریا سماج والے کیون ایسے بڑی بھاری خطا پر جمے بیٹھے ہین کیا اونکو حق جوی کا مطلق خیال نہین یا کچھ مادہ ہی ایسا ہی کہ ایسے موٹی غلطی کو بھی سمجھہ نہین سکتے۔

بعض صاحبون کو مین نے یہہ کہتے سنا ہی کہ اگرچہ خدا فی الحقیقت بے انت ہی اور اسکی ملک اور قدرت کو زمانہ گذشتہ مین محصور کرنا سچ مچ غلطی ہے کہ جس سے اوسکے قدرت بے انت نہین رہ سکتی اور ماننا پڑتا ہی جو ملک اوسکا ہمیشہ اندر اندر ایک مقرری تعداد کے ہی لیکن جبکہ یہی ہماری مذہب کا اصول ہی تو پھر ہم کسطرح اسکو چھوڑ دین پس واضح ہو کہ یون تو ہر کسکا اختیار ہی کہ جس بات پر چاہے جا رہے کوی مزاحم اور مانع نہین لیکن کسی عاقل کو اس امر سے انکار نہ ہوگا کہ جب کوی غلطی اپنی ثابت ہوجاے تو اوس کا چھوڑنا ہی بہتر ہے اسی کو دہرم کہتے ہین یہی تو پکشون کا دور پہلے لوگون کا کام ہی

قولہ جو معترض صاحب نظیر دیتے ہین کہ اگر ہم کسی جگہ چار جیو بیٹھے ہون تو جب ایک جیو اوٹھہ جاے گا تو تین جیو رہ جاینگے سو وہ خود اپنی نظیر سے قایل ہوسکتے ہین کیونکہ جب چار ہوے تو وہ بے انت نرہے معدود ہوگئے لیکن جب ایک چیز غیر معدود ہے تو اوسکے کمی بیشی کیسی ہوسکتی ہی

اقول حضرت قایل ہونا تو آپکے خواص مین سے ہی معترض بچارے کو یہہ حق نہین پہونچتا معترض نے تو اول معدود ہونا ارواح کا ثابت کردیا پھر یہہ مثال بھی تقریبا للفہم للکبدی تو پھر اب بھی اگر آپ نہین سمجھتے معترض کا کیا قصور ہے۔

باقی آیندہ　　راقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان

خلاصہ خط دمشق قسطنطنیہ

غازی عثمان پاشا کا زخم روسی ڈاکٹر نے دیکھہ کر کہا کہ ایسے زخم کی برداشت ہر ایک شخص نہین کرسکتا یہہ ہمت اور شجاعت آپ ہی کی ہی اور جسوقت سے یہہ زخم ہوا ہی اسوقت تک آپکو اسکا کچہہ بھی خیال نہین ہین حیران ہون کہ یہہ ۱۴ گھنٹے آپ کے کیونکر کٹے ہون گے بلاشک آپکو سخت تکلیف ہوتی رہی ہوگی مگر لاانتہا آفرین اور تحسین ہے آپ کی ہمت کو کہ اپنے اُف تک نہ کی اب مین آپکا علاج کرتا ہون امید ہی کہ بہت جلد زخم بھر جائیگا - آپ لیٹ جائین اور پاؤن پھیلا دین مین دیکھون کوی نلکی اگولی گا اندر نہ رہگیا ہو یہہ سنکر عثمان پاشا کرسی پر بیٹھہ گئے اور کہا دیکھہ لو ڈاکٹر زخم کو دیکھنے لگا اور ایک بتی کپڑے کی زخم مین ڈالی جو آر پار نکل گئی - اسوقت ڈاکٹر غازی عثمان پاشا کے چہرے کو دیکھتا تھا لیکن انکے چہرے پر کچہہ ملال نہ معلوم ہوتا تھا ہاتھہ مین تسبیح تھی اور وظیفہ پڑہتے جاتے تھے ڈاکٹر نے ایک دوا لگا کر زخم مین بھر کر پٹی باندھہ دی اور کھڑے ہوکر کہا کہ مجھکو شہنشاہ روس نے آپکی خدمت مین رہنے کو مقرر کیا ہی مین آپکی خدمتگزاری مین حاضر رہونگا آپ مجھکو اپنا ملازم تصور فرمائین -

یہہ ڈاکٹر کئی زبانین روسی - ترکی - انگریزی - فرانسیسی جرمنی جانتا ہے اور غازی عثمان پاشا صرف ترکی اور فارسی زبان جانتے ہین ڈاکٹر ترکی زبان مین بخوبی باتین کرتا ہے پھر غازی عثمان پاشا کے واسطے چاے کافی - دودھ وغیرہ آئی مگر غازی موصوف نے کچہہ نہ کھایا ان کے ہمراہیون نے کچہہ تھوڑا کھانا کھایا بعد اسکے ۱۱ بجے تک بکثرت روسی سپاہی اور افسر غازی عثمان پاشا کے دیکھنے کو آتے رہے سپاہی تو دور ہی سے کھڑے ہوکر دیکھتے تھے اور بڑے بڑے افسر قریب آکر باادب تو پیان اتار کر سلام کرکے ملاقات کرتے تھے اور جب غازی عثمان پاشا کسیکی طرف نگاہ بھر کر دیکھتے تھے تو اسکے اوپر ایک ہیبت چھا جاتی تھی اور وہ اپنی نگاہ نیچے کر لیتا تھا -

غرض عثمان پاشا کا رعب ایسا غالب تھا کہ روسیون کو ان سے خوف معلوم ہوتا تھا گیارہ بجے کے بعد گرانڈ ڈیوک نکلس اور جنرل اسکوبلاف - اور جنرل ہمبرزلاف - اور جنرل کرسلی لاف اور دوسرے جنرل مع افسرون کے آے گرانڈ ڈیوک پہلے گھوڑے سے اترا اور توپی اتار کر خیمے کے اندر گیا غازی عثمان پاشا سے ملاقات کرکے مزاج کا حال پوچھا عثمان پاشا نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اچھا ہون اور جیتا ہون تمکو معلوم ہے کہ اسوقت قید مین ہون اسکے جواب مین گرانڈ ڈیوک نے کہا کہ آپ اس بات کا کچہہ خیال نفرمائین اور رنجیدہ خاطر نہون آپ کو کسیطرح کی تکلیف نہ ہوگی اور مین امید کرتا ہون کہ آپ بہت اپنے وطن کو تشریف لیجائینگے - عثمان پاشا نے کہا کہ جو مرضی الٰہی ہوگی اسپر مین راضی ہون پھر گرانڈ ڈیوک نے زخم کا حال دریافت کیا عثمان پاشا نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب سے دریافت کر لیجئے ڈاکٹر نے بیان کر دیا گرانڈ ڈیوک نے کچہہ کلمات تعریف کے زبان سے کہے عثمان پاشا کے رفیق پاشاؤن کا مقولہ ہے کہ خلاصہ انکی گفتگو کا یہہ سمجھہ مین آتا تھا کہ یہی شخص بہادر تھا جو چار روز تک بھوک پیاس مین لڑا کیا ہمنے ایسا بہادر جنرل نہین دیکھا -

بعد گفتگو کے گراندویک کے اور افسرون نے ملاقات کی اور عثمان پاشا کو دیکھتے رہے۔ روسی سپہ کو ارتس کے اخبارون کے کارسپانڈنٹ بھی اسوقت آئے تھے چنانچہ انہون غازی عثمان پاشا کی تصویر اوتاری پھر گراندویک نے کہا کہ شہنشاہ روس تشریف لانیوالے ہین ۱۲ بجے دوپہر کے اپنے خیمے سے روانہ ہونگے غازی عثمان پاشا نے انکی قیامگاہ کا فاصلہ پوچھا گراندویک نے کہا کہ یہان سے تین میل ہے غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مجھے وہان کیون نہین لیچلتے اب تو مین تمہارے بس مین ہون شہنشاہ روس کو کیون تکلیف دیتے ہو گراندویک نے کہا کہ نہین انکی خوشی یہہ ہے کہ وہ آپکے پاس آئین اس لئے پہلے سے مین آپکو خبر کرنے آیا ہون اور یہہ جو افسر فوج میرے ہمراہ ہین انکی ملاقات اور شہنشاہ روس کے استقبال کو آئے ہین غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مین ایک ادنی سپاہی ہون اور قید مین بھی ہون پھر کیا مین ملنے کے لایق ہون گراندویک نے کہا کہ آپ قید کا لفظ بار بار نفرمائیے مجکو لحاظ ہوتا ہی آپ کی شجاعت نے ایسی محبت ہمارے دلون مین پیدا کردی ہے کہ گویا آپنے ہم سب کو قید کرلیا ہے یہہ گفتگو باہم غازی عثمان پاشا اور گراندویک کے ہو رہی تھی کہ شہنشاہ روس کے سوار ہونے کی توپ چلی اس وقت گراندویک اور دوسرے روسی افسر خیمے کے باہر آگئے اور غازی عثمان پاشا بھی خیمے کے باہر آنے لگے گراندویک نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین شہنشاہ روس کا حکم ہے کہ عثمان پاشا کو کسی طرح کی تکلیف نہ دیجاے اور حالانکہ آپ کو کھڑے ہونے سے تکلیف ہوگی پس آپ خیمے کے اندر ہی کرسی پر تشریف رکھین جب شہنشاہ تشریف لائین اسوقت کھڑے ہوجائیگا انکے کہنے سے غازی عثمان پاشا خیمے کے اندر کرسی پر بیٹھ گئے ۱۵ منٹ بعد شہنشاہ روس کی سواری آئی شہنشاہ روس اس گاڑی پر سوار تھے جسمین غازی عثمان پاشا کو میدان جنگ پلونہ سے لے گئے تھے بروقت پہنچنے شہنشاہ روس کے سلامی اتاری گئی پھر شہنشاہ خیمے کے اندر آئے غازی عثمان پاشا کھڑے ہوگئے ایک خاص شاہی کرسی گراندویک اپنے ہمراہ لائے تھے شہنشاہ روس نے غازی عثمان پاشا سے ہاتھہ ملایا اور بہت مزاج پرسی کی شہنشاہ روس نے کہا آپ تشریف رکھے۔ غازی عثمان پاشا بولے میرا یہہ رتبہ نہین ہے اول تو آپ شہنشاہ ہین اور مین ایک ادنی سپاہی ہون اور پھر قید مین ہون شہنشاہ روس نے فرمایا کہ نہین آپ بیٹھہ جائیے آپنے وہ کام کیا ہے کہ آپ کی یادگار تمام روے زمین پر رہیگی اور تواریخون سے کتابین بھری رہینگی مین آپ سے ملکر بہت خوش ہوا مجکو آپ کے دیکھنے کا کمال اشتیاق تھا۔

غازی عثمان پاشا نے جواب مین کہا کہ ہان خدا نے دکھایا یا میری بدقسمتی نے دکھلایا جو آپنے اس حالت مین مجکو دیکھا شہنشاہ روس نے کہا کہ آپ اسبات کا کچھ خیال نفرمائین یہہ بہادرون کا شیوہ ہے اپنے کچھ عیب نہین کیا بلکہ آپنے وہ بہادری اور نمکحلالی کی کہ آج تک کسی سے نہین ہوی اور مین آپکا بہت ثناخوان ہون۔ غازی عثمان پاشا نے جواب مین کہا کہ مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ باوجود اس بات کے

کرین نے آپکو بہت کچھ تکلیف دی ہے اور پھر آپ میری قدر و منزلت
فرماتے ہین یہہ آپ کی عالی ہمتی ہے۔
شہنشاہ روس نے کہا کہ خدا نے آپکو اس لایق کیا ہی تو مین آپکی قدر و
منزلت کرتا ہون بلکہ تمام عالم تعریف کرتے ہین اور کریگا اور کتابون
کو بھریگا آپکی یادگار تمام دنیا مین رہیگی۔
پھر شہنشاہ نے زخم کا حال دریافت کیا عثمان پاشا نے کہا کہ خدا
کا فضل ہے۔ شہنشاہ روس نے خود زخم کو دیکھا اور فرمایا کہ امید
ہے یہہ ڈاکٹر صاحب خوب کوشش کرینگے اور آپ کا زخم جلد اچھا
ہو جائیگا۔ مجکو آپکے زخمی ہونیکا از حد افسوس ہے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا البتہ مجکو بھی اسی زخم نے مجبور کر دیا
شہنشاہ روس نے کہا کہ بیشک اگر یہہ زخم نہ لگتا تو مجکو آپکی شجاعت
سے امید ہے کہ اور بھی لڑتے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا کہ مین لڑنے کے لایق کیا ہون میری
کچھ حقیقت نہین ہی مجھ سے جو کچھ یہہ کارروائی ہوی ہے خدا کے
طرف سے ہوی ہے ورنہ مین ایک سپاہی ہون چار ہاتھ
پاؤن جوانکے ہوتے ہین وہی میرے مین کچھ زیادہ اسباب
میرے پاس نہین ہے۔
شہنشاہ روس نے کہا کہ یہہ سب آپکی بہادری اور شجاعت
کی باتین ہین ورنہ حقیقت آپکے ہزارون ہاتھ ہین یعنے جتنے
سپاہی سردار کے ماتحت ہوتے ہین اتنے ہی سردار کے
ہاتھ پاؤن ہوتے ہین اور آپنے تو وہ کام کیے ہین کہ
اگر لاکھون ہاتھ پاؤن کیے جائین تو بجا ہے پھر شاہ
روس نے کہا کہ آپنے کیون اس قدر بھوک اور پیاس کی تکلیف
اٹھائی آپکے لشکر مین جو گھوڑے اور بیل موجود تھے انکو کام مین
کیون نہین لائے۔
عثمان پاشا نے جواب دیا کہ یہہ مین نے توپون کے نکال لیجانے
کے واسطے سالم رکھے تھے اس بات کے سننے سے شہنشاہ روس
بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین آپ کی اس کارروائی و
مردانگی و بہادری سے بہت خوش ہون سچ تو یہہ ہے کہ
مسلمانون کی ذات بڑی ثابت قدم ہے ورنہ جنرل ہاپشل
بڑے بڑے افسر فرانسیسی نے ۱۸۷۰ء عیسویہ مین وقت جنگ
فرانس و جرمنی کے جرمن کے محاصرے مین کتے بلی اور چوہے
وہان کے کھا ڈالے تھے اور پھر عاجز ہو کر اطاعت قبول کر لی
تھی مین آپ کو آفرین کرتا ہون اور آپسے دریافت کرتا ہون
کہ اگر زخم آپکے نہ آتا اور کسقدر مقابلہ کرتے۔
غازی عثمان پاشا نے کہا کہ ایک روز کا دم تھا اگر جیتا رہتا
تو نکل جاتا یا مر جاتا۔
شہنشاہ روس نے یہہ سنکر غازی عثمان پاشا سے ہاتھ
ملایا اور فرمایا کہ اگر میری فوج کے آپ جنرل ہو کر ایسی کارروائی
کرتے تو جیسے مین نے قبضہ کیا ہے اسی بگریا کا مین آپ کو گورنر
کرتا اور اسی پلونا کو یہان کا صدر مقام بناتا۔
عثمان پاشا نے اسکے جواب مین شاہ روس کی قدر دانی کے
کلمات بیان کیے جسکا ترجمہ ڈاکٹر نے شاہ روس کو سنایا
شہنشاہ روس نے گرانڈ ڈیوک نکلس سے غازی عثمان پاشا
کی تلوار طلب کی وہ تلوار گرانڈ ڈیوک نکلس نے لگے بڑھ کر
شہنشاہ روس کے ہاتھ مین دی شہنشاہ روس نے حضرت

غازی عثمان پاشا کو اپنے ہاتھ سے دی اور کہا کہ اسکو اپنی کمر سے لگانے۔ اپکی بہادری کے باعث مین آپ کو یہہ تلوار واپس کرتا ہون حالانکہ یہہ امر خلاف قاعدہ ہی۔ مگر آپ کی قدر خوب مین جانتا ہون اور امید کرتا ہون آپ میری ملاقات اب سنت پیٹرزبرگ مین ہوگی اور یہہ بھی مجکو امید ہی کہ حضرت سلطان میرے درخواستون کو قبول فرماکر صلح کرلین اور آپ اپنے وطن کو تشریف لیجائین یہہ بات ختم کرکے شہنشاہ روس کھڑے ہوگئے غازی عثمان پاشا بھی کرسی سے کھڑے ہوگئے اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا اور سلام طرفین سے ایک دوسرے کو ہوا شہنشاہ روس چلاگئے چار روز کے بعد عثمان پاشا کو وہان سے بلا کولے گئے راستہ مین روسی لشکر اور افسر سلامی دیتا تھا۔ اور جہان غازی عثمان پاشا کا قیام ہوتا تھا روسی جوق جوق دیکھنے کو آتے تھے اب آگے حال عثمان پاشا کے بخارست جانے کا ہے فقط ع مدراس

انگلستان و روس

جو کہ ایک نہایت تحمل مزاجی اور بیباگی سے روس کی عمدہ حکمت عملی اور مکاری ہمارے پولیٹکل مخالفون کو بیوقوف بنارہی ہے وہ ایک بڑی کیفیت کی بات دلچسپ ہوتی اگر اوس سے احتمال ضرر پہنچنے کا نہوتا۔

کیا بات نہین ہے اخیر تار برقی ہمسے بیان کرتا ہے کہ عہد نامہ صلح کا دستخط ہوگیا یہہ بیان کہ دستخط ہوگئے سراسر غلط ہے اور یہہ اس غرض سے بیان کیا گیا ہے کہ ذرا خرد ماغ انگلشمینون کی برہمی کو رد کرین اور ایسی اوسکے بموقع وقت مین یہہ جنگ شروع مین رد کیجاوے بناے صلح پر دستخط ہوے ہین اس سے یہہ بات ہی کہ روس کو وقت دیا گیا ہے کہ وہ اپنی فوج کو خوب جمع کرلے اور زبردستی خاموشی کا بانڈ اوسنے اپنے رقیبون سے کرایا ہے۔

اور ترکی کو وقت دیا گیا ہے کہ اوسکا خون اور بہے اور یہہ وقت دیا گیا ہے کہ روسی اپنی فوج مختلف مقامات مین تقسیم کرین اور ملک مفتوحہ مین بخوبی مسلح اور آراستہ ہوجاوین اس چالاک کارروائی سے روس فائدہ امن کا اٹھائینگے اور تمام مصیبتین اور برائیان جنگ کی اون بیچارے لوگون پر پڑی ہوی ہین جنکا کہ اسنے شکار کیا ہے انگلستان جبکہ چستی سے کارروائی کرنیوالا تھا اور یہہ ظاہر کرنیوالا تھا کہ اوسکے تعلقات کو ضرر پہنچتا ہے پھر دہوکا دیکر ٹالدیا کہ یہہ مداخلت نہ کرین۔ پس بہت بڑا دشمن انگلستان کا اپنے اپنے ارادون کو مستحکی سے بلاردکے اور رخنہ اندازی کسی کے پورا کررہا ہے۔

بغاوت باغیان صربیہ

فوج حربی کی ایک جماعت شروط صلح کی بابت معترض ہونیکے غرض سے رانگ نامی مقام کے پھر قابض و متصرف ہوگئی اور بغیر از جبر و تعدی کے اسکا وہان سے نکلنا ممکن نہین گورنمنٹ صربیہ اس مقدمہ کی نسبت خاموش ہے۔

انگریزی جنگی جہازات

صدالصدور سرکار انگلستان نے ایک استفسار کے جواب مین یہہ کہا کہ بلحاظ حالات موجودہ قسطنطنیہ کے متصل انگریزی

جنگی جہازون کا لنگر انداز رہنا جایز اور ضرور ہے۔

اعلان

جن صاحبون نے بنظر اشاعت اسلام خریدار اس پرچے کے بنے ہین وہ براہ مہربانی جلد قیمت سالانہ ادا فرماوین اسقدر وسعت ہو تو شش ماہی بھیجنے سے دریغ نکیا کرین یہہ بات اعانت سے تو بعید ہے کہ دو دو سال گذر چکے ہین اکثر صاحبون نے ایک جبہ بھی نہین بھیجا۔ ای حضرات ذرا غور کیجئے اسقدر روپیہ کس کے پاس ہی کہ عشرہ دار تین سو قطعہ اخبار چھپوا کر اپنے پاس سے اسکے مصارف کا کام چلاتا رہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ خریدار اس پرچے کے بہت کم ہین اور فی سبیل اللہ لینے والے بہت پھر اگر چند خریدار بھی روپیہ بھیجنے مین توجہ نفرما دینگے تو کام کیونکر انجام کو پہنچیگا بلکہ ایکدن یہہ بھاری نعمت ہاتھ سے جاتی رہے گی فقط

الملتمس محمد شریف غفر اللہ لہ ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ

غیر والاسماء

جناب شریعت مآب شارع سے اچھے نام رکھنے اور برے نام سے نہ پکارنے کی بڑی تاکید آئی ہے چنانچہ احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بعض صحابہ کے حجر و حمار نام ہونے سے انکو بدل دیا ہے لہذا ہم سب دور و نزدیک کے مشتری احباب کو اطلاع دیتے ہین کہ اپنے اصل نام سے ہمین آگہی دین ہم تہ دل سے ہمارے مشتری کامران خان صاحب ساکن کھیل موگا ضلع فیروزپور کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے ہمین اپنے اصل نام سے جو کامران خان ہی اطلاع دی ورنہ ہم آپکے نام نامی کو گاموی خان لکھا کرتے تھے انشاء اللہ آیندہ بعد اطلاع ہر ایک کا اصل نام لکھا کرینگے۔ اور ہم سب حق پسندون سے امید رکھتے ہین کہ ہمارے خان صاحب کو گاموی خان پکارا کرین

صلح روم و روس۔ لندن ۱۹ منہ

ستر ہوین ماہ رواں کو روم اور روس کا صلحنامہ جانبین سے قسطنطنیہ مین منظور و پسند ہوا بعد ازین صلح کے شروط مطبوعہ ہوے اور سلاطین یوروپ کو انکی بابت اطلاع دی گئی وزیر بیرونجات آسٹریہ اور سفیر انگریزی مقیم وینہ کے فیمابین اٹالیان آسٹریہ اور برلس گورنمنٹ کے درمیان روسیون کے خلاف پر اتفاق و اتحاد ہونے کے بابت بھاری بندوبست ہو رہا ہے بندوبست مذکورین اگر کامیابی حاصل نہو تو کونٹ اندراسی مستعفی ہوگا۔

مقام سانس ستیفنو کے پرے لشکر روسیہ رود عبور کیا اور ان دیہات کا جو ماکری کاس کے متصل واقع ہین قابض و متصرف ہوگیا۔ روسیان مقام بوجگدیر کے متصل پہنچگئے ہین حالانکہ وہان جانے اور اسکے قابض و متصرف ہونے کے باب مین باب عالی نے ممانعت فرمائی۔ قسطنطنیہ مین بڑی کھل مچگئی ہے اور تمام شہر مین فتنہ انگیز اشتہارات لگائے گئے ہین۔

لندن ۱۹ منہ پچیس ہزار سپاہ روسیہ مقام ترنوا سے نکلکر داخل مقام شملجا ہوے ہین سو مراد

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۹۵ شمارہ ۱ ۵ ربیع الثانی جلد ۷

منشور محمدی ۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد
گویان صفت و سیرت سبز و محمد

فرمان رسولان سلف ختہ سرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد ز تجیل

توقیع خطابت منشور محمد
چون انگشت علم رایت منشور محمد

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو وہ سال بشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچہ نوشت خواند و تحریر مضامین رد و قدح وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرماکے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اجرا منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا قیمۃ ڈاک فرماوین تو بذریعہ حوالہ ہائی آرڈر یا کٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے اج کل منشور — ہو گئے ظلوت نشین قیصر کے موجب
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے نہین ہی عجب — شمس گمت کے گرہنے کو کب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان نہ ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیبائی

غزل نعتیہ من طبع ادیب جناب مولوی ہاشم الدین احمد صاحب اسکو ای شرر سے نذر

وصف لکھتا ہون نبی کے ابرو و خمدار کا — باور پر دوڑا ہمدم ککل کے تلوار کا
ہو گئے خلوت نشین قیصر کے موج مین — معجزہ ادنا ہی یہہ بھی اپکے فرمان کا
چیر شاہی کیا کرین لیکر گدایان رسول — ہی فزون ظل ہمای سایہ اس دیوار کا
ایگا عالم شفاعت خواہ میرے علاج سے — عرصہ محشر لقب ہی اپکے دربار کا
کوچہ شہر کے صدقے لاکہون یوسف جمال — نام خالی ہی جہانمین مصر کے بازار کا
رتبہ حسنین سے چاہو صحابی کم نہین — شمس جہت مین تاج شہر ہی انہین دو چار کا
تیغ برآن کمینجی جسدم رسول اللہ نے — گہل گیا جوہر احد مین ہاشمی تلوار کا
یا الہ العالمین تجھسے یہی ہے اارزو — حشر مین دامن نچوڑے سید ابرار کا
بادشاہ ہفت کشور پر وہ کہتے ہی غنی — ای غنی جو ہی گدا حضرت کے بس سرکار کا

بطلان تثلیث از انجیل

پادریون نے جو یہہ عقیدہ بنا رکھا ہی کہ خدا تین ہین محض غلط ہی کیونکہ اکثر مقام دیکھنے مین آتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا ایک ہی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی بھی یہی تعلیم ہے اور پیغمبران گذشتہ علیہم السلام کی یہی تعلیم تھی اور حضرت ختم النبیین علیہ السلام کی بھی یہی تعلیم ہے اب اہل پو اور جو اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کے پیرو ہین بالکل جھوٹے کیونکہ اگر وے صاحب حضرت مسیح علیہ السلام کے پیرو ہوتے تو فوراً تثلیث کو چھوڑ کر راہ راست پر آکر خدا جل وعلا کی وحدانیت کا اقرار کرلیتے چنانچہ حضرت یعقوب باب ۲ ورس ۱۹ مین فرماتے ہین۔ تو ایمان لاتا ہی کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیطان بھی یہی مانتے ہین اور تھرتھراتے ہین۔ اب جاے غور ہے یا وہ دعوی اہل پو اور کا تثلیث والا ہی وہ قایم رہیگا یا یہہ دعوی حضرت یعقوب کا افسوس افسوس ایسے بیہودہ باطل خراب عقیدہ والون پر کہ وے بالکل ایسے بری بات کو چھوڑ کر راہ راست پر نہیں آتے اور حضرت یعقوب کی تعلیم کو نہین مانتے۔ اور شیطان بھی خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین اب معلوم اہل پو اور سے شیطان بھی اچھا ہی جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور موافق انجیل عمل کرتا ہے برخلاف پادریون کے۔ اور دوسرا یہہ کہ یوحنا ۱ باب ۴ مین ہے حیات ابدی یہہ ہی کہ خدا واحد حقیقی اور مسیح کہ جسکو تو نے بھیجا ہی واقف ہون۔ اب ہم پوچھتے ہین کہ وے لوگ جنہون نے وحدانیت سے روگردانی کرکے تثلیث کی طرف متوجہ ہوے اور تثلیث سے واقف ہوے انکو حیات ابدی کیا خاک ملیگی۔ وے تو بالکل حیات ابدی سے محروم رہ گئے اور جنہون نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیغمبری سے روگردانی کی تو وہ بھی حیات ابدی سے محروم رہینگے۔ پس فرقہ عیسائی تو تثلیث کے مقر اور وحدانیت سے منکر۔ فرقہ یہود یہ اگرچہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہین مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے پیغمبری کے منکر ہین اور فرقہ اہل اسلام خدا کی وحدانیت کے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیغمبری کے قایل ہین تو معلوم ہوا کہ بغیر اہل اسلام اور کوی حیات ابدی نہ پاویگا پس اب جو فرقہ اس آیت کے بموجب عمل کریگا وہی حیات ابدی مین شامل ہوگا اور فرقہ اہل اسلام کے بغیر اور کوی فرقہ نہین تو عیسائی کس بھروسہ پر نازان ہین کہ حیات ابدی مین شامل ہونگے اور ہمکو حیات ابدی ملیگی بلکہ انکو حیات ابدی کی بو بھی نہ ملیگی اگر انکو حیات ابدی کی خواہش ہے تو اہل اسلام مین شامل ہوین اور وحدانیت کا اقرار اور حضرت مسیح علیہ السلام کی پیغمبری اور انسانیت کا اقرار کرین تاکہ حیات ابدی سے محروم نہ رہین چنانچہ ایک اور جگہہ ہے نامہ پولوس۔ نامہ پولوس باب ۲۰-۴- کہ ایک ہے اور خدا اور خلق کے بیچ مین ایک واسطہ ہے اور وہ انسان مسیح عیسی ہے۔ دیکھو یہان سے خدا کی وحدانیت اور رسول ہونے اور بشر ہونے کا ثبوت ہوتا ہے برخلاف عقاید عیسائیون کے کہ وہ تثلیث کے قایل اور حضرت مسیح کے

الوہیت کے مقر چاہیئے کہ خراب عقاید سے باز آکر اس بیت پر عمل فرماوین سو ہمارا کام سمجھانا ہی یارو اب آگے چاہو مانو خواہ نہ مانو خدای خدا ہمارے عیسائی بھائیون کو ہدایت کرکہ وے انجیل کے موافق عمل کرین - اور شکر اوسکی درگاہ مین جنہے فرقہ اہل اسلام کو حیات ابدی عطا فرمائی ہی اور اسکا ثبوت انجیل مین سے ہے فقط راقم ع - ق - م - د متعلقہ جماعت چہارم مدلل مکول از پنجاب

تفاوت

ہمنے جب انجیل فارسی مطبع لودیانہ امریکن مشن کی چھپی ہوی دیکھے تو اسمین ایک ورس کی عبارت یون لکہی ہوئی پائی - ترا اعتقاد این است کہ خدا یکے است چنین است و شیاطین نیز معتقد اند و می لرزند - اور جب انجیل اردو چھاپہ ایضا کو دیکھا تو اسمین یون عبارت تھی - تو ایمان لاتا ہی کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیاطین بھی یہی مانتے ہین اور تھرتھراتے ہین - اب فارسی مین تو ایمان کا نام نشان ہی نہین خبر نہین کہ مترجم نے کہان سے ایمان لاکر انجیل اردو مین درج کردیا دوسرا یہہ کہ فارسی مین ہی کہ چنین است اور اردو مین ہی کہ اچھا کرتا ہے معلوم نہین کہ مترجم نے یہہ لغت کہان سے نکالکر چنین کے معنے اچھا کے نکالے ہین - سچ کہتے ہین انجیل مین تحریف ہوگئی ہے ایسی حال جیسے اب اب دیکھائی دیتا ہے - کہ ایک مین ایمان کا نام تک نہین اور دوسرے مین موجود - اور لفظ دیگر اور معنی دیگر خدا تعالی جل و علا ایسے باتون سے بچاوے آمین - فقط منہ

اشتہار مجربات جمالی

الحمد للہ علی احسانہ و نعمایہ کہ ارسطو فطرت و جرت فلاطون طبیعت و حکمت جالینوس عصر بوعلی دہر سقراط زمان بقراط دوران حضرت سیدنا و مولانا مولوی قاری حافظ محمد جمال الدین صاحب دہلوی کی بزرگونکی عمدہ اور کمیاب مجربات مین سے چند نسخے ادنے راقم کے پاس بھی تیار ہوچکے جو دیکھے نہ سنی باوجود درجہا منافع کے عام افادہ کو بہت کم دام رکھی گئی اور بقدر ضرورت بشرط طلب ہر دوائی خریدار کو کسی قدر اوسکی کسیقدر ترکیب بھی دوا کی ساتھہ مرقوم ہوسکتی ہی انکے ہمارے ہی ہلاک امراض کی نایاب اور ازمودہ ادویہ جو صاحب چاہین تو نمونہ منگا کر تال ہی سے راقم کے معرفت بارسال زر قیمت پیشگی و محصول ڈاک کے پاویگے بے محصول ڈاک اور بیرنگ کوی صاحب طلب کرین - - - -

تفصیل ادویہ موجودہ

اکسیر احمر ان دونون جس دوا کا ایک زمانہ جویان اور پیدا معلوم ہوتی ہے یعنے بوڑہے کو جوان کرنے والی تمام اعضاے رئیسہ کو قوت دینے والی چاولون خوراک منون مفید دیکھی نہ سنی ہر مزاج کے موافق اکسیر اعظم پر فایق مقتی منی خون مولد منی ہمی مشتہی منہضم یعنے بلکہ طلسم حیرت جو چاول بھر کے مقدار سے چلہ بھر تک پھر برسون کو کافی ہے تمام رعایت فی ماشہ ۶

سفوف اسود یعنے مسہل جمالی یہہ ۳ رتی سے ۵ رتی تک اطلس کے مانند پتون سے مواد کو نکالتا ہی

اور بہت کم عرصہ اور پرہیز ولاگت مین انتہا ۳ جلاب مین فراغ کلی حاصل ہوسکتا ہی بتمام رعایت فی تولہ ۵

روغن دیودار ختون وغیرہ زخمون کے لئے مجرب ہے۔ فی تولہ ۴

بیخ کن بواسیر ہر قسم اسکی صرف تین دن لگانے سے مسہ باہر نکل کر ہفتہ عشرہ رکتی ہین اسکے بعد مرہم ذیل لگتا ہے پھر گندا پانی نکلنے کے بعد سوکھ کر مسہ بیٹھ جاتے ہین زائل بعد تمام عمر وہ مسہ نہین نکلتی اور ہر مریض کو یہہ دوا ماشہ بھر کافی ہے جب تک مسہ رہتے ہین البتہ کچہ تکلیف رہتی ہے قیمت فی تولہ ۵

مرہم مسہ ہائے بواسیر مسہ رسنی کے وقت سے سوکھنے تک لگتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸

سعوط نزلہ منقی اور مقوی دماغ ہی۔ قیمت فی تولہ ۸

دوای عجیب بواسیر اسکے لگانے سے مقاکیسی ہی تکلیف ہو آرام ہوجاتا ہی نیند آجاتی ہی۔ بتمام رعایت فی تولہ ۸

ضماد و مرہم وتکور زخم اور ضرب درونی اور برونی کو ازبس نفع ہی۔ قیمت فی چٹانک عصر

مومیای مفرد و عشی مین اکثر بیدار یکو دیتے ہین فی تولہ عصر

کشتۂ ابرک بوٹی مین بتمام اہتمام تیار کیا ہی۔ قیمت فی تولہ ۴

شیات امراض چشم جالہ پھولہ نزلہ سبل وغیرہ ہر قسم کے امراض چشم کو قسم قسم کے ادویہ مجرب ہین۔ قیمت فی تولہ عصر

کشتۂ شنجرف کسی قسم کی خامی اور نقص نہین اور مقوی باہ بھی از حد ہے۔ قیمت فی تولہ ۴

کشتۂ ہرتال سرفہ اور تپ اور جریان اور پرسوت کو بھی ازبس نافع۔ قیمت فی تولہ عصر

کشتۂ شاخ مرجان یہہ بھی بوٹی مین تیار ہوای قیمت فی تولہ ۴

کشتۂ بیخ مرجان الصفا قیمت فی تولہ ۴

جوہر لوبان بدبوی بغل اور ضیق النفس وغیرہ بلغمی امراض کو نافع۔ قیمت فی تولہ ۴

روغن سم الفار اصل مین تیزاب سم الفار ہی پر مشہور بروغن سم الفار ہی فالج وغیرہ مادی امراض کو بھی نافع ہی فی تولہ ۴

سرگانگ نقاشون کو سونے کی جگہہ کام دیتا ہی سنگرہنی اور ضیق النفس اور ضعیف معدہ کو مفید ہی۔ قیمت فی تولہ ۴

خبث الحدید مدبر تین سو برس کے قریب کا بی رنگ اور امراض بلغمی بناوٹ کی صرف مدبر شدہ قیمت فی تولہ ۸

حب مسکین نواز چلتا ہوا جلاب جو بے پرہیز اور ایک حد ۲ رتی مضاد ا قیمت فی تولہ ۸

سعوط نزلہ ایک تولہ میں چار ٹنکا فی ہی۔ قیمت فی تولہ ۴

خضاب آسود اس سے دو گھنٹہ بے حنا کے بھی لگانے سے جون جون ہو لگتی ہی جڑ تک بال سیاہ ہوتے ہین قیمت فی تولہ ۸

خضاب اخضر اصل مین طاؤسی یعنے مور کے پر دو حصہ رنگ جاتا ہے۔ فی تولہ ۴

روغن مال کنگنی ریاحی امراض وغیرہ کو اکلاً اور طلاً غایت نافع ہی۔ قیمت فی تولہ ۴

مرہم و میل رساتی پھوڑے پھنسی کو بھی نفع دیتا ہی بال توڑ وغیرہ کو بھی فائدہ مند۔ قیمت فی تولہ ۲

کیفیت

اکسیر احمر آدہے ماشہ تک اور ضماد و مرہم وتکور ادہی چٹانک اور باقی ادویہ آدہی تولہ تک بھی مل سکتے ہین اور محصول پارسل

خریدار کے ذمہ ہی جو صاحب پہلی تجربہ چاہین خواہ اصلاح لین یا بطور مرقومۃ الصدر۔ فقط

راقم آثم قاضی حافظ محمد ادریس عثمانی صاحب پانی پتی مدرس مدرسہ مونگ ضلع کرنال فقط۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اشتہار

ماہرین حدیث نبوی وشایقین کلام مصطفوی کو مژدہ ہو کہ رسالہ نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر تصنیف شریف علامہ شہاب الدین بن حجر العسقلانی کہ اصول حدیث مین نہایت عمدہ اور مستند رسالہ ہی اور علماے کرام اور محدثین عظام کے درس وتدریس مین تھا مگر اسوقت مین بسبب نایاب ہونے کے درس اسکا جاتا رہا اکثر علما اور طلبا اسکے شایق تھے مگر بسبب نہ ملنے رسالہ مذکورہ کے مجبور اور متاسف تھے لہذا بعض علماے ذوالاحترام خیر خواہ اسلام نے بنظر افادہ طالبین اسکے تحشیہ اور تصحیح مین نہایت سعی کی اور شرح ملا علی قاری جو رسالہ مذکور کی بسوط اور عمدہ شرح اور مشہور ومعروف ہی اور شرح مولوی وجیہ الدین صاحب اور دیگر کتب اصول وغیرہ سے اوسکا تحشیہ کیا اور مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام تمام چھپوایا بنظر افادہ طلبہ قیمت ارزان فی نسخہ چار آنہ سوائے محصول ڈاک مقرر کی شایقین محلہ مچھلی بازار دکان حافظ عبداللہ صاحب سوداگر سے بذریعہ مشتہر سے جلد طلب فرماوین شاید کہ درصورت توقف نہ پاوین فقط

المشتہر عبدالستار عفی عنہ

بقیہ ہندو صاحبونکی ہدایت

اور جسمعترض کے ایراد اس مثال سے ایک یہہ بھی غرض تھی جو بموجب علم طبعی کے ایک دلیل قایم کرکے آپ کا اقرار مخفی ظاہر کرے کیونکہ بموجب اصول آریا سماج کے سب ارواح متحد النوع والخواص ہین پس جب آپ نے بچشم خود دیکھہ لیا جو بعض ارواح جو شہرون اور بستیون اور قصبون اور دیہات مین سکونت رکھتے ہین ان مین قابلیت معدود ہونے کی پائی جاتی ہے تو پھر یہہ کہنا کہ یہہ قابلیت دوسرے روحون سے مقصور ہے اپنے مادہ علمی کا وزن دکھلانا ہی اگر آپ کو کچھ علم حکمت اور منطق کا ہوتا تو آپ نے الغور سمجھ لیتے کہ جب متحد النوع مان لیا تو پھر متحد الخواص ہونے سے انکار کرنا ایسا ہے کہ جیسا ایک شخص ایک قوم کے انسان ہونیکا تو قایل ہے مگر اونکے ناطق ہونیکا قایل نہین صاحب من خواص کسی چیز کی کبھی اس سے منفک نہین ہوسکتی اگر انادی اور بے انت ہونا مثل ذات باری کے خاصہ ارواح کا ہو تو کسی حالت مین یہہ خاصہ اون سے منفک نہ ہوسکے جیسے خدا کسی حالت مین بے انت ہونے سے بدل کر محدود نہین بن سکتا اور نہ کوی صفت اوسکے محدود ہوسکتی ہے۔

اور نیز آپ پر واضح ہو کہ اصول ہندسہ مین یہہ قاعدہ مسلم ہی کہ جسچیز کو ایک یا کئی حدون نے گھیرا ہوا ہو وہ کبھو غیر محدود نہین ہوسکتین بلکہ اصطلاح ہندسہ مین اوسکا نام شکل ہے اور شکل خواہ کیسی ہی طویل وعریض ہو ایک حد اور انتہا رکھتی ہے۔

اب اسی طرح ہم یہہ کہتے ہین کہ جب وقت واحد کے حدمین کئے ایک ایسے چیزین جمع ہون جو سب فرداً فرداً اپنا اپنا حد اور انتہا رکھتے ہون تو مجموعہ اون سب کا بھی ایک حد اور انتہا رکھیگا ورنہ لازم آویگا کہ محدود چیزون سے غیر محدود پیدا ہوا اور یہہ بات بموجب اصول مذکورہ کے صریح باطل ہے پس علاوہ دلایل عشر کے روحون کی محدود ہونے کی ایک اور بھی دلیل نکل آئی اور آپ ہم کو قایل کرتے کرتے خود ہی قایل ہو گئے ہے مراحوا ندی و خود بدام آمدی ۔ نظر بخفتہ ترکن کہ خام آمدی اور آپ کی تقریر مذکورہ بالا سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کو علاوہ علم صرف اور منطق کے علم ہندسہ مین بھی خوب دخل ہے جو محدود چیزون کے مجموعہ کو غیر محدود قرار دیتے ہین غرض آپ سب علوم فنون مین بے نظیر ہین تب ہی تو جواب کہے بیٹھے تھے۔

قولہم ایک کا نام گنتی نہین ہے۔

اقول ای حضرات حقیقی عدد تو ایک ہی ہے۔ جس سے سب اعداد تالیف پاتے ہین اگر ایک عدد نہین تو پھر دنیا مین عدد کونسا باقی رہا عدد کی تو یہی تعریف ہی کہ وہ ایک مقدار ہی جو واحد وغیرہ اعداد پر بولا جاتا ہی شاید کسی نیم محاسب نے لکھہ مارا ہوگا جو واحد اعداد مین داخل نہین سو آپ نے اوس تحریر کو سچ مچ درست سمجھ کے ہماری سامنے پیش کر دیا ہم تو تب جانتے کہ اوسپر کوی دلیل بھی لکھتے پر کہان سے لکھتے کیا جب عدالت مین بابت کسی ایک عدد شمی کے نالش ہو تو مقدمہ اس وجہ پر خارج ہو سکتا ہے جو ایک کچھ چیز ہی نہین ہے اور کسی شمار مین داخل نہین یا کوی منشی قانونا مجاز ہو سکتا ہے کہ ایک روپیہ تک بے تامل رشوت لے لیا کرے اس عذر سے کہ ایک تو اعداد مین داخل ہی نہین ہے۔

اور یہہ جو آپنے تحریر کیا جو خدا بے انت ہی اسکو واحد کسطرح بولا جاے سو یہہ بھی آپکے بے انت غلطیون مین سے ایک غلطی ہے کیونکہ خدا اس وجہ سے واحد کہلاتا ہی کہ لاشریک ہے اور دوسرے اعدادون سے جن مین اہل شرک گرفتار ہین منزہ ہی پس ظاہر ہی کہ اس جگہ واحد اوسے غرض کے واسطے مستعمل ہوا جسطرح اور اعداد استعمال پاتے ہین تو پھر کیا کچھ وہ عدد نہ ہوا یا خدا سے متعلق نہ ہو سکے کیا آپ کو اس مین کچھ شک ہے جو خدا صرف ایک ہے کے ایک نہین ہین غرض عدد ایک کا خدا پر بغرض رفع شک تین وغیرہ کے اطلاق پاتا ہی اور ظاہر ہی کہ جو مقدار کسی عدد کا ابہام دور کرے وہ بھی عدد ہی ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ لفظ ایک کا جو خدا پر اطلاق پاتا ہی عدد ہی اور یہی غرض تھی اور چونکہ آپکے سب غلطیون کا اصطلاح کرنا موجب طوالت کلام ہے اور کسی فارغ آدمی کا کام ہی اسواسطے اب ہم اسی پر کفایت کرکے آپ کو ہمین چھوڑ کر باوزان سنگ و حبہ کے خبر لیتے ہین۔

قولہ ارواح بے انت ہین۔ اقول حضرت سوامی جی نے تو صاف اقرار کر لیا کہ ارواح بے انت نہین ہین محدود اور معدود ہین اور ہم اوسکو اس رسالہ مین لکھہ بھی چکے مگر آپکا

انکار عجب بے انت ہی جو ابتک چلا جاتا ہی خیر اگر آپ کا دل سوائے جی کے اقرار سے قرار نہین پکڑتا تو کچھ ضرر نہین ہمنے دلایل عشرہ مذکورہ مین آپکے دل کا ایسا بند و بست کر دیا ہی کہ اب ضرور قرار پکڑ جائیگا اور عنقریب ہم اسبات کی خوشخبری سینگے کہ آپ نے اس حساب اور منطق سے جسکے ہمکو ترغیب دیتے تھے توبہ کر کے اور اس بے انت ضدیت سے باز آگئے۔

اور نیز آپ کو مبارک ہو کہ علاوہ اون دلایل عشرہ کے وہ آپکے بے انت جانور دام تعداد مین یون بھی پیش کئے ہین کہ بموجب اصول آپکے سماج کے جب پرتو آتا ہی تو ان تمام جانورون کو صیاد اجل کی پکڑ لیتا ہے اور ایک ایک پر جہری موت کی چلاتا ہے یہان تک کہ وہ اتنے جانور کہ جنکا نام آپ نے بے انت رکھا ہوا تھا ایکدم مین اس دنیا کے قفس کو اپنے اوس بے انت وجود سے خالی کر جاتے ہین تو موت اون کا کیا جواب ظاہر کر دیتے اب جس حالت مین موت سے اون سب کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو پھر کیا مکتی سے اونکا خاتمہ ہونا کچھ مشکل ہے اس مقام پر ہمکو بڑا تعجب ہے کہ آپکے ایشر کو تو روحون کے تعداد تک معلوم نہین تھا اب یہہ کیا باعث ہوا کہ مارنے کے وقت وہ سب یاد آگئے۔

غرض جس حالت مین آپ لوگون نے یہہ اقرار کر دیا ہے کہ ہر پرتو کے سر پر ایشر آپ کا تمام جانوران کو ہلاک کر دیتا ہی تو اس صورت مین یہہ اقرار کرنا چاہئے جو وہی ایشر آپ کا اون تمام جانورون کو گن بھی سکتا ہے اور اون سب کو مکتی بھی دے سکتا ہی ورنہ یہہ بات کہنی پڑیگی کہ ایشر سب جانورون کے ہلاک کرنے پر تو قادر ہی مگر اون سب کے شمار کرنے اور مکتی دینے پر قادر نہین۔

غرض ثابت ہو گیا کہ ارواح بے انت نہین ہین صرف آپ کے نافہمی بے انت ہی اب خود منصف ہو جیئے کہ کیا وہ آپکے حیالے منطق سچی ہوی یا آخر وہ ہمارا ہی بچن ٹھیک نکلا۔

قولہ خدا سب کچھ نہین جان سکتا۔ اقول واہ حضرت آج معلوم ہوا کہ بہت سے چیزین خدا سے نامعلوم بھی ہوے ہین ورنہ ابتک تمام دنیا یہہ جانتے کہ کوی چیز اوس سے بھولی ہوی نہین اب یہہ تو فرمائیے کہ آپکا روح بھی خدا کو معلوم ہی یا نہین اور کچھ چیز رکھتا ہے یا نہین کہ امرت سر مین ایک باوا زاین سنگھ بھی سکونت رکھتے ہین پر شاید بباعث عہدہ وکالت اور مشہور و معروف ہونے آپ کے خبر رکھتا ہوگا خیر یہہ نہین سہی مگر براہ مہربانی کوی اور دو چار غریبون مسکینون کے روح کو بطور نظیر کے پیش کیجئے جو آپ کے ایشر کو معلوم نہ ہون حضرت سلامت یہہ آپکے سب مزخرفات ہین ورنہ اگر خدا کو اپنے کل موجودات معلوم نہین تو پھر وہ اونپر خدائی کیون کرتا ہی پس ثابت ہوا کہ خدا تو بے علم نہین بلکہ خود آپ ہی علم اور عقل سے بیگانہ ہین۔

اب جبکہ تحقیق ہو گیا کہ خدا کو کل تعداد ارواح موجودہ کا معلوم ہے تو اسمین کچھ شک شبہ نہین کہ جب وہ اپنے جمع معلومہ سے کسی قدر ارواح نکالیگا تو از روے قاعدہ یقینی حساب کے ضرور اسیقدر جمع مقررہ مین کمی ہو جائیگی اور مفروق اور مفروق منہ ملکر اوس اصل جمع کے برابر ہونگے

سلسلہ طالب کو پیش اور پھر اوسکے جواب کا ایک ایک کر کے لکھا جاتا ہی جو بے انت ہے

اور جب اسطرح جمع مین کمی ہوتی گئی اور باہر سے آمدن نہ ہوے تو ضرور ایکدن خاتمہ ہوجائیگا۔ باقی آیندہ

پادریون کا بیجد غرور

نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۸۷۶ نمبر ۹ جلد ۱ صفحہ ۲ کالم ۳ مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ لارڈ ڈربی نے بیان کیا ہے کہ اگر روس جدید شرطین پیش کردہ کے بموجب وہ محصول جو سلطان مصر سے وصول کرتا ہے خود وصول کرے تو انگلنڈ کو غور کرنا پڑیگا پس صاف ظاہر ہے کہ انگلنڈ کی مرضی نہین کہ روس مصر کا محصول وصول کرے اگر اسکی مرضی ہوتی تو ہرگز لارڈ ڈربی ایسا لفظ اپنے منہہ سے نہ نکالتے پس پادری صاحب کا سلطان روم کے حق مین یہہ لفظ کہ وصول کرتا ہے اور لارڈ ڈربی کے حق مین یہہ لفظ کہ اپنے منہہ سے نہ نکالتے غور کرنے کے لایق ہے۔

پھر نور افشان لدیانہ مطبوعہ ہفتم مارچ ۱۸۷۶ نمبر ۱۰ جلد ۲ صفحہ ۳ و ۴ وغیرہ مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ عیسایون کے صوبجات جو مدت سے ترکون کے ظلم سہ رہے تھے اور جن کی فریاد سواے خدا کے کسی دنیاوی بادشاہ نہین سنتا تھا اونہون نے ظلمون سے نجات پائی۔ ہم کو یقین ہے کہ اگر ترکون کے افعال سابقہ پر نظر کرکے انکو یوروپ سے بالکل نکالدیا جاوے تو کوی اہل انصاف یہہ نہ کہیگا کہ ترکون کے حق مین بے انصافی ہوی پھر نور افشان لدیانہ مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۷۶ نمبر ۷ جلد ۲ صفحہ ۵ کالم ۳ مین پادری صاحب فرماتے ہین کہ خدا کی تثلیث کی تحقیر کے لئے محمد اسطرح کی بیہودہ گوی کرتا ہے الخ اب اس بیہودہ گوی کے لفظ پر غور کرنا چاہئے افسوس مسلمانون کی اس بدترین حالت پر فقط از مہر درخشان نمبر ۱ جلد ۲

اتفاق سلاطین

بموجب تکی سرکاری اخبارات ولایت کے معلوم ہوا کہ شاہ سوئڈن ڈنمارک اور شاہ بلجیم یہہ دونون لندن مین آینگے اور انگلنڈ سے اتفاق کرینگے سواے انکے اور بھی ایسی چھوٹی چھوٹی سلطنتین انگلنڈ کا ہر حال مین ساتھہ دینگے خواہ حملہ آور ہو کے جنگ کرے خواہ مدافعانہ۔ اور اسمین لارڈ بالنگ اور بارچوگل (پرتگیز) کو بھی فہمایش ہوی ہے کہ وہ بھی شامل ہون اور یہہ سارے کرشمہ اسواسطے ہوے ہین کہ اتحاد ثلثہ کے ہم پلہ یہہ سب سلطنتین ملکر انگلنڈ کو بھی کردین فقط منہ۔

عثمان پاشا غازے

خبر ہے کہ جب شاہ روس نے اپنے دوسری ملاقات کی تھی تو اوسوقت اپنی شمشیر انکے گلے مین ڈالی اور کہا کہ مین تم کو اسیوقت رہائی اور آزادی دیتا ہون بشرطیکہ تم یہہ تحریر کردو کہ ہمارے مقابلہ مین پھر تلوار نہ نکالو اور مین خوش ہون اگر تم میری نوکری قبول کرو عثمان پاشا نے دونون باتون کو قبول نہین کیا۔ منہ

روس و امریکا

اخبار روسی تائمز ایک تار برقی برلن کا چھاپتا ہے کہ مدبران ملک مین اسبات کا چرچا ہو رہا ہے کہ اگر انگلنڈ روس کو دھمکائیگی تو امریکا ذمہ دار ہوگی کہ روس کے

جہاز رانی نہر سوئز و دارد ڈنس مین جاری کراوے آج کل امریکا سے اور روس سے یارانہ ہے اور بحری طاقت امریکا کی بہت ہے۔ فقط

نور افشان کا سلطنت انگلنڈ پر اعتراض

صاحب نور افشان اپنے اخبار مطبوعہ ۲۸ مارچ ۱۸۷۵ء نمبر ۱۳ مین لکھتے ہین کہ اس ہفتہ کی تار برقیون پر جو ہمارے اخبار مین ۲۰ تاریخ تک درج ہین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب یوروپ مین جنگ گذشتہ سے زیادہ بلکہ خونریز جنگ کے جاری ہونیکا خیال پیدا ہوتا ہے کیونکہ جس حالت مین روس تمام شرایط صلح کو جو اوسنے سلطان ترکی سے منظور کرائی ہین کانگریس مین پیش کرنے سے انکار کرتا ہے اور انگلنڈ بڑے زور سے شرایط صلح کو کانگریس مین پیش کرانے پر اصرار کرتا ہے تو سوائے اسکے اور کیا گمان کیا جاوے کہ طرفین کے دلون مین جنگ کی تیاریان جم گئین یہہ بات کون کہہ سکتا ہے کہ انگلنڈ اب جو اسقدر اصرار کرتا ہے اچھا ہے کیونکہ جب عین وقت تھا تب کچھہ نکیا اور جب وقت نکل گیا تو اب اسقدر زور شور سے کہا جاتا ہے کہ اگر روس تمام شرایط صلح کو پیش نہین کریگا تو ہم اگرچہ کانگریس بھی قایم ہو تو اوس مین حاضر نہین ہونگے اب ہمارے راے مین بیوقت انگلنڈ جو کچھ کرتا یا کرنا چاہتا ہے بیموقع ہے اور روس جو کچھ روکے پھیکے جواب دیتا ہے وہ اپنی فتح کے باعث دیتا ہے۔

ہمارے نزدیک روس اسمعاملہ مین راستی پر ہے کیونکہ اسکو یہہ اختیار قانون وضعی اور قانون طبعی سے حاصل ہے کہ وہ تمام شرایط صلح انگلنڈ کو نہ کہلا دے اور انگلنڈ جو کچھ فی الحال اس معاملہ مین دور دھوپ کرتا ہے غیر واجب ہے کیونکہ اوسکو یہہ استحقاق حاصل نہین ہے کہ وہ تمام شرایط صلح کو کانگرس مین پیش کراوے یا خود طلب کرکے دیکھہ لے یا اور سلاطین کے پاس اپنے زور سے بھجوا دے کیونکہ جن جن شرایط سین عام دخل ہے اون کے پیش کرنے مین روس کو انکار نہین ہے اور جن مین خاص امورات کا تعلق ہے اونپر غیر کا استحقاق نہین ہو سکتا اور نہ وہ کسی صورت مین دعوی کر سکتا ہے پس اگر اسطور پر جنگ ہو تو اوسکی ذمہ دار انگلنڈ ہے نہ کہ روس۔

نصرت الاخبار۔ چونکہ گورنمنٹ نے آزادی اخبارات ہندوستانی موقوف کی ہے اسلئے اب ہم تو کچھہ کہہ سکتے نہین ہین لیکن پادری صاحب جو کہ ہمارے ملک کے حاکمون کے ہم مذہب اور ہم قوم ہین اونہین بھی چپ نہین رہا جاتا ہے اور کہہ سکتے ہین ہمارے حاکمون نے تجویز کیا کہ اہل ہند جو گورنمنٹ کے خلاف مرضی کبھی لکھہ دیتے ہین ان مین کچھہ لیاقت نہین ہے اب کون کہہ سکے کہ گورنمنٹ کے ہم قوم پادری صاحب مین بھی کچھ لیاقت نہین ہے یعنے اگر ہم مین بھی لیاقت نہین ہے اور انگریزون مین بھی لیاقت نہین ہے تو ثابت ہوا کہ دنیا مین لیاقت کا وجود ہی نہین ہے فقط　　نصرت الاخبار دلی۔

نئی جنگ کی تیاریان

بڑے زور شور کی بھرتی اور انتظام سے اسٹریا اپنی فوج تیار کر رہی ہے حدود سالونیا کی طرف کثرت سے توپخانے بھیجی گئی ہین اور درہ کارنتھین مستحکم کیا گیا ہے اور حدود کانشین کے نزدیک بڑا بھاری فوجی کمپو ڈالا گیا ہی دو ہفتہ کے اندر ساٹھ ہزار فوج اس کمپو مین جمع ہو گئی اور سرویہ مین بھی آٹھ ہزار آدمی نئے بھرتی ہوے ہین - ایک کارسپانڈنٹ پالی ٹچ سے لکھتا ہی کہ روس بھی اپنی فوجین نہایت تیزی سے اسطرف روانہ کر رہا ہے جیسے کہ التوای جنگ ہوا ہی اٹھارہ نئی پلٹنین نظامت کے لئے خاص روس نے بھرتی کی ہین اور جتنے گودام روس کے ملک مین ہین سبھون مین بڑی سرگرمی سے تیاریان ہو رہے ہین اور بخارسٹ کا ایک کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ کئی دستہ فوج روس کے ملک مالویا سی گذر کے بلگیریا کے طرف جا رہے ہین بخارسٹ کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ رومانیا بھی بمقابلہ اسٹریا تیاریان کر رہا ہی جملہ فوج ردیف کو طلب کیا ہی اور جتنے فوجین اوسکی بلگیریا مین تھین وہ سب اوثمالین اور انکا جاؤ اسٹریا کے حدود پر گیا گیا ہے فقط -

سلطان حضرت سلطان کو لوگون نے خبر دی ہے کہ آپ کے معزول کرنیکا ارادہ رعایا نے کر لیا ہے اور پارلیمنٹ کی برخاست ہونے کی وجہ بھی بعض لوگ یہی کہتے ہین کہ معاملات ایسے پیچیدہ ہو گئے تھے کہ سلطان سے اور روس سے جو کچھ عہد تھا وہ وزرا کو بھی معلوم نتھا اور جب وزرا کو اور پارلیمنٹ کو خبر ہوا تو سلطان نے سب منع کر دیا کہ تم اس معاملہ مین کچھ حجت اور فکر نکرو سلطنت کا مطلق نقصان نہین ہے تم سب خاموش ہو رہو اور اسکا تصفیہ ہماری راے پر رکھو پس اسوجہ سے براے چندے پارلیمنٹ کو بھی سلطان نے بند کر دیا کہ مبادا کوی فتور برپا ہو جاوے اور جو تصفیہ عمدہ ہوا ہے اوس مین خلل نہ

فوج مصر اسکندریہ (دار الخلافہ مصر) سے کارسپانڈنٹ تائمز آف انڈیا کا لکھتا ہے کہ مصر کی امدادی فوج ترکی کے میدان جنگ سے واپس آکر اسکندریہ مین پہونچ گئی یہہ فوج تندرست ہے زخمی اسمین بالکل نہین ہین مگر سختی موسم سرما مین جو بلگیریا مین اٹھائی اوس سے کمزور ضرور ہین - منہ

جنگ کی تیاریان

دریغولا انگلند مین جنگی تیاریان بسرعت تمام ہو رہے ہین اور فوج بری و بحری کی تیاری و آراستگی کامل طور پر کیجاتی ہے مقام اوکے سے نامہ نگارون نے یہہ تحریر کیا ہے کہ دہان کے حربی کارخانون مین ہر روز کام کرتے ہین سو عارضی ملازمون کی اجرت کا رقم فی ہفتہ پچاس ہزار روپیہ ہوتا ہے اور مزدورون کا اسماک ہونے کے سبب سے ریفل بریگید کے تین کمپنیون کے جوانون کو متفرق سلاح خانون مین مامور کرنے کا حکم ہوا ہے اور فی آدمی کو ہر روز ایک شلنگ ملیگی گولندازون اور توپچیون کے رجمنٹون مین بڑی ترقی ہوی ہے - - -

کلکتہ تک دہار تمنت کے مختار نے اپنے ماتحت کے متفرق عملوں کے ناظمون کو یہہ ہدایت کی ہے کہ بسرعت تمام فوج کی مردمی تیار کی جاوے اور موزون کو اس طور پر تیار کرین کہ پہاڑون اور ناہموار زمین پر سپاہ چلنے کے وقت انہین کچھ تکلیف معلوم نہو بالفعل مقام بملی کو کے کارخانے مین موزون کے ۲ لاکھہ افزود جو زیان موجود ہین جنگ پر روانہ کرنے کے لئے سیکرٹرون افیسرون نے ہارس گارڈس مین درخواست کی ہے منجملہ انکے بہت سے افیسران عمدہ کامون پر ولایت مین اور ممالک ہندوستان مین مامور ہین۔ الغرض ہر ایک کارخانے مین جو کہ جنگی فوج کے ساتھہ شریک رہیگا افیسران بافراط موجود رہینگے مذکور افیسرون کے بذریعہ سپاہ والنٹیر کی اب تک لاکھہ سے زیادہ درخواستین بنام وزیر صیغہ جنگی روانہ کی گئین ہین علاقہ دارڈمنس کے سرویئر جنرل نے سلاح خانہ اوڈنس کے حکام کو یہہ ہدایت کی ہے کہ بالفعل جسقدر ذخیرہ اور آلات حرب و ضرب موجود ہین سو اپنے کو معلوم کراوین اور آیندہ ضرور ہو سو ذخیرہ عین کارزار کے وقت فی یوم کسقدر تیار رہو سکیگا اور ہر ایک حربی کارخانے مین کتنے افزود اہل حرفہ اور صناعون وغیرہ کی ضرورت پڑیگی سو بغور تجویز کرنے کے بعد وار افیس کو اطلاع دیوین فقط　ع مدراس

لندن ۲۶ مارچ۔ اٹالیان انگلنڈ اور روس کے روابط مین خلل رو دینے کا خوف و اندیشہ ہی کہتے ہین کہ انگریزی آہنی جنگی جہازون کے بیڑے کو بحر مارمورا اور دارڈنلس سے واپس بلانے کے باب مین سرکار روس نے دعوی کیا ہے۔

مخبرین روسیہ نے سرکار انگلنڈ کی نسبت بڑا غصہ اور غضب ظاہر کیا ہے اور یہہ اتہام کیا ہے کہ سرکار مذکور کا ارادہ روس کو عاجز بنانے کا ہے۔

مخبرین فرانس نے انگلنڈ کی جنبہ داری کی ہے اٹالیان انگلنڈ نے روسیون سے یہہ سوال کیا ہے کہ بمعرفت سفیرون کے شروط صلح سلاطین اعظم یوروپ کو روانہ کیا جاوین تو ایسا متصور ہوگا کہ گویا وے جلسہ کانگرس مین درپیش کئے گئے ہین اٹالیان روس نے مذکور درخواست کو قبول کرنے کے لئے انکار کیا اور یہہ کہا کہ بمعرفت سفیرون کے آگے ہی شروط مذکور کی اطلاع دی گئی۔ صاحب پالمل گزٹ کا یہہ بیان ہے کہ سرکار انگلستان نے روسیون کو یہہ اطلاع دی کہ جواب مذکور پر قناعت کرنا اپنے سے نہو سکیگا۔ پرنس بسمارک اور کونٹ اندراسی جانبین مین صلح کرانے کی کوشش عمل مین لا رہے ہین۔ بصریہ اور عکا ارمینیہ کو اپنے قبضہ و تصرف مین لانے کے مقدمے کو جلسہ کانگرس مین درپیش نہ کرنے کے باب مین اٹالیان روس جدوجہد کر رہے ہین۔

سنٹ پیٹرسبرگ ۲۴ مئی۔ سرکار روم اپنے ساتھہ اتحاد و دوستی اور اپنے دشمنون و مخالفین کے ساتھہ جنگ و مقابلہ کرنے کے باب مین عہد و پیمان کرے سو صورت مین زار نے صلح کے شروط مین اور بھی تخفیف کرنے کے واسطے

اعلان

جن صاحبون نے بنظر اشاعت اسلام خریدار اس پرچے کے بنے ہین وہ براہ مہربانی جلد قیمت سالانہ ادا فرماوین اسقدر وسعت ہنو تو کوشش ہاہی بھیجنے سے دریغ نکیا کرین یہہ بات اعانت سے تو بعید ہی کہ دو دو سال گذر چکے ہین اکثر صاحبون نے ایک حبہ بھی نہین بھیجا - ای حضرات ذرا غور کیجئے اسقدر روپیہ کس کے پاس ہی کہ عشرہ وار تین سو قطعہ اخبار چھپوا کر اپنے پاس سے اسکے مصارف کا کام چلاتا رہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ خریدار اس پرچے کے بہت کم ہین اور فی سبیل اللہ لینے والے بہت پھر اگر چند خریدار بھی روپیہ بھیجنے مین توجہ نفرماوین گے تو کام کیونکر انجام کو پہنچیگا بلکہ ایکدن یہہ ہماری نعمت ہاتھ سے جاتی رہیگی فقط

الملتمس محمد شریف غفر اللہ لہ ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ

کوتل فوج انگریزی کا طلب کیا جانا

لندن ۲۹ مارچ گذشتہ شب کو ہوز آف لارڈس مین لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے یہہ کہا کہ جلسہ کانگرس منعقد ہونے کی امید زایل ہوجانے اور بحر روم طرف میزان قدرت یوروپ خلل رو دینے کے سبب سے جناب ملکہ عالیہ نے حسب المشورت اور تجویز برٹش گورنمنٹ اپنی تمام کوتل فوج کو طلب فرمائی ہی اور لارڈ ڈربی جو کہ اس کام کے نسبت معترض ہو رہا تھا مستعفی ہوگیا - میسٹر کیا تھورین ہارڈی صاحب نے یہہ کہا کہ بالفعل فوج اول اور ملیشیہ کے کوتل جماعتون کو فراہم کرینگے باب مین ہدایت ہوئی اور انکا شمار از تین ۳۸۰۰۰ کا ہے اور ممالک شرقی طرف فوج روانہ کرنے کی صورت مین ملیشیہ یعنے فوج سینبدی کو بائین لشکر مین داخل کرنا ہوگا فقط

لندن ۲۸ مارچ لارڈ ڈربی مستعفی ہوگیا اور دربارہ شروط صلح روسیون نے روانہ کیا سو جواب کی بابت تجویز کرنے کے واسطے وزراے انگلستان کا جلسہ منعقد ہوا اور ہوز آف کامنس مین سر اسٹافورت نارتھکوٹ صاحب نے یہہ کہا کہ تمامی شروط صلح جلسہ کانگرس مین ڈریس کئے جانے کے باب مین ۲۷ وین کو سرکار روسیہ کا جواب آیا اٹالیان روس اپنے سابق کے اظہار پر قایم ہین یعنے وے یہہ کہتے ہین کہ سلاطین یوروپ اپنے کو مناسب معلوم ہون سو سوالات اور اعتراضات کرینگے لیکن انکی حجت و تقریر کو قبول کرنا یا نہ کرنا اپنی خواہش اور اختیار پر موقوف ہی صاحب صدر نے مذکور تقریر کے بعد یہہ بیان کیا کہ روسیون کا جواب مزبور خط و کتابت کو جو کہ تا حال بمعرفت سفیرون کے ہوتی رہی مسدود کردیا ہے فقط

لندن ۲۸ منہ نیم سرکاری طور پر دارالخلافت سنت پیٹرسبرگ مین یہہ خبر مشہور ہوی ہے کہ سرکار اسٹریہ سے اٹالیان انگلستان کو کسی معنی کی مدد اور استعانت نہ پہنچنے کے باب مین سرکار مذکور نے اٹالیان مزبور کو اطلاع دینے کی خاطر اسکو ترغیب و تحریص دینے کے غرض سے جنرل اگناتیف کا بطور سفیر جانا ہوگا -

سنت پیٹرسبرگ ۲۹ منہ جنرل اگناتیف کا ویانہ جانا ہوگا -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

نشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۹۵ سنہ
۱۱ شمارہ
۱۵ ربیع الثانی
جلد ۷

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل — گویان صفت و سیرت پیمبر محمد

منشور محمدی

۹۵

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمد
توریت و ہم انجیل برافتاد بتجیل — چون گشت علم رایت منشور محمد

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ روپے ہے جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر بصلحاء دین رد و نصاے غیر منظور ہو تو ان صاحبوں کے بخط واضح تحریر فرمانے کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع مسجد بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمت حضرات زر قیمت یا علیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ تو پا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — ایک وصف احمدی زیب بیانم کردہ اند — موج آبشخور کوثر زبانم کردہ اند
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — ذکر دندان کسی صرف زبانم کردہ اند — آبروے من نگر پیر دریانم کردہ اند
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور — می سرائم برنگی کان آب و رنگ عالم است — ہم نوای بلبل سدہ غانم کردہ اند
ہی یہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم ہ — در دلم رنگ خیال حسن احمد ریختند — آفرین رعنا حسینی میہمانم کردہ اند
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل — خوش نشانی از وجود خود بجا گزاردہ ام — کرد شاہے تہنا صراع دلنشانم کردہ اند
اسکے انوار سے زمین ہی عجب — شمس گھٹ گھٹ کے ہو بے کوکب — بلبل آن بوستانم کز ہوائے آخرمی — عرش اعظم را فضای گلستانم کردہ اند
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون کوکب کو وہ کرے بے نور — شہد بے رنگینی عارض بکامم ریختند — گلستاں اندر علاقات داستانم کردہ اند
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں ہے ہی نور فشان — رہ نوردم سوے استانہ پیر مغاں — فارغ از آفات و رنج دو جہانم کردہ اند
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی — زندہ می سازم ز اعجاز سخن دل مردہ را — بارہا در حرز فرقانم بآب امتحان کردہ اند

بلبل اسامی سرائم نغمہ در دوائم
دولت دارین ای ہجا زحاصل شد مرا

شاد مانم زین کہ مخمور اکرامم کردہ اند
زانکہ خاک راہ احمد نقد جانم کردہ اند

بقیہ انجیل غیر الہامی

جواب نور افشان

اور ورس ۶ باب ۱۶ - اعمال مین ہم دیکھتے ہین کہ جب اُسنے ایشیا مین وعظ کرنے کا ارادہ کیا اوسے روح القدس نے منع کیا اور ورس ۷ مین یون ہی کہ اوسنے تبانیہ مین جانیکا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس حواریون مین کامون کے لئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کے روسے تو عام کامون مین حکم کرتے تھے اور دوسرے کے روسے دین عیسوی کے باب مین اسلئے یہہ واقعہ ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگون کے اپنی خانگی کامون اور ارادون مین غلطی کرتے تھے جیسا ورس ۳ و ۵ باب ۲۳ اعمال مین اور ورس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ - رومیہ مین ورس ۵ و ۶ و ۸ باب ۱۶ نامہ اول کرنتھیون مین اور ورس ۱۵ سے تا ۱۸ نامہ دوم کرنتھیون مین انتہی اور یہی عقیدہ اور عیسائیون کا بھی ہے چنانچہ جمع کرنے والی تفسیر ہنری اور اسکاطی کے آخر جلد مین اوسی تفسیر کے یون لکھتے ہین کہ ضرور نہین ہر لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکھین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھی الہامی ہو اور یاد رکھا جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطالب پر موقع پر الہام کئے جاتے تھے

قطع نظر اسکے انجیل متی کا تو اب صرف ترجمہ ہی باقی ہے اور موافق قول جیرم کے اوسکے مترجم کا نام معلوم نہین پس یہہ تو کسی صورت سے الہامی نہین ہو سکتی ہی انجیل یوحنا کی سو اوسپر اولاً یہی گفتگو ہے کہ وہ اونکی تصنیف ہی یا نہین محقق برشنیڈر اور اسٹاڈلن اور فرقہ الوجین جو دوسری صدی مین تھا اس انجیل کو یوحنا حواری کی نہین بتلاتے اور قرین قیاس بھی یہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تھا تو اونکی جواب مین کہین ارینوس نے یہہ نہین کہا کہ پولی کارپ سے مجھے یہہ خبر پہونچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف ہے حالانکہ ارینوس پولی کارپ کا شاگرد ہے اور پولی کارپ یوحنا حواری کا مرید۔ پس اگر یوحنا حواری کی تصنیف ہوتی تو پولی کارپ کو ضرور معلوم ہوتا اور وہ ارینوس کو بتلا دیتا کیونکہ مقام تعجب ہی کہ ارینوس ذرہ ذرہ سے بات پولی کارپ سے بارہا سنی اور اس امر مین ایکدفعہ بھی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکارا ہے کہ پولی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ اوسنے ارینوس اسکی خبر دی ورنہ ارینوس منکرین کے مقابلہ مین یہہ سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہوا تو اب ثابت ہوا کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف نہین ہے اور حق وہ ہے جو برشنیڈر اور اسٹاڈلن کہتے ہین لہذا یہہ انجیل بھی غیر الہامی ہے علاوہ اسکے اگر بغرض محال آپ کی خاطر سے یہہ مان بھی

لیا جاوے کہ یہہ حواریون کی لکھی ہوی ہین تب بھی اونکے لکھنے
مین الہام کی حاجت نہ تھی کیونکہ اونکے مولفون نے اپنی آنکھہ
کا دیکھا سنا ہوا معاملہ لکھا ہے اور یا سنہوا اور لیا قان
کا قول گذر چکا ہے کہ جب حواری بچشم خود دیدہ یا معتبر گواہیون
سے سنکر لکھتے تھے تو اونہین الہام کی حاجت نہ تھی پس جب یہہ
چار انجیلین مروجہ حال غیر الہامی ٹھہریں تو رسالہ اعمال
حوارین بھی بدرجہ اولی غیر الہامی ہوگیا اسلئے کہ وہ بھی لوقا
کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی تھا سو اسکے
اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکھنا بھی کہین سے ثابت
نہین اور عہد جدید کی باقی کتابون مین سے نامہ عبرانیہ اور
نامہ یعقوب اور نامہ یہود ا اور دوم نامہ پطرس اور دوم
وسوم نامہ یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچہ پوچہنا ہی نہین
اس جہت سے کہ یہہ سب کونسلی حکم سے الہامی اور حواریون
کی تصنیف ٹھہری ہین اور وہ حکم کچہ سند ہی نہین کیونکہ اوسی
کونسل کا ریتھیج نے کہ جسنے ۳۹۷ع مین مشاہدات یوحنا کو الہامی
ٹھہرا کے داخل قانون کیا کتاب جوڈتہہ اور کتاب یوبیا
اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیزیاسٹیکس اور دو کتابون
مقابیس وغیرہا کو بھی الہامی ٹھہرایا حالانکہ یہہ سب کتابین
کافہ علما پروٹسٹنٹ کے نزدیک جھوٹی ہین - قطع نظر
اس سے اب تک بہت سے علما پروٹسٹنٹ بھی اون کتابون
کو حواریون کی تصنیف نہین مانتے ہین چنانچہ اونکے قول انجاز
عیسوی کے مقدمہ کی دوسری فصل مین بیان ہوا ہے یہان
تو باقی رہے ۱۳ نامہ پولوس مقدس کے اور ایک نامہ عبرانیون

کا اور ایک نامہ یوحنا کا سو انکے لکھنے مین بھی کچہ حاجت الہام کی
نہ تھی اور نہ وے لوگ کبھی اسکا دعوی کرتے ہین تو اب بخوبی
ثابت ہوگیا کہ یہہ کل مجموعہ موضوعی جسکا نام آپ نے عہد جدید
رکھا ہے اور مسلمانون کے دہوکا دینے کو ہے اوسے انجیل
کہدیا کرتے ہین غیر الہامی ہے تو پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ یہہ وہی
انجیل ہو کہ جسکا کلام اللہ مین ذکر آیا ہے کیسلئے کہ وہ تو حضرت
عیسی علیہ السلام کو وحی کی گئی تھی پس اب بخوبی ظاہر و آشکار
ہے کہ اس مجموعہ کے حق مین آپکو کلام اللہ سے استدلال
کرنا محض بیجا ہے اور آپ کا دعوی ہرگز قابل التفات کے
نہین لیکن اسپر بھی آپ تعصب یا کسی اور وجہ سے کہین کہ ہمنے
مانا کہ یہہ سب مجموعہ غیر الہامی ہے لیکن پھر وہ انجیل جسکا کلام اللہ
مین ذکر آیا ہے کیا ہوگئی اگر ہو تو پیش کرو سو اسکا جواب
یہہ ہے کہ آپ ہی کے مورخون اور قدما کی کتابون سے بلکہ ان
اناجیل اربعہ موضوعہ سے بھی یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت
عیسی علیہ السلام تو کوی کتاب آپ نہین لکھوا کے اور وہ جو
دیسی لکھتا ہے کہ لوگون کی یہہ عادت تھی کہ حضرت عیسی کا وعظ
اور مشہور باتین کچہ لکھہ لیا کرتے تھے لہذا حواریون ہی کے
وقت مین بہت سے ملفوظ پاے جاتے تھے یا جو لیکلرک اور
کوپ اور میکلیس اور لینگ اور نیمر اور رکھورن اور مارش
کہتے ہین کہ اصل ایک عبری نسخہ تھا اور اوسکے کئے ترجمہ
بھی تھے سو یہہ سب بھی آپ کے کافہ علما کے نزدیک یقینی ثابت
ہے کہ مفقود ہین پس سب موافق قول آپ ہی کے علما کے معلوم
ہوتا ہے کہ انجیل لکھی نہین گئی اور اگر لکھی بھی گئی ہو تو مفقود ہوی

رہین یہہ کہتا ہین کہ جنکا آپنے انجیل نام رکھا ہی اور جو حضرت عیسی کی تواریخ کے طور پر بہت دنون کے بعد لکھی گئی ہین پس احتمال ہی کہ وہ جملے جو حضرت عیسی کے اقوال ہین شاید اوسی اصل انجیل کے ہون اور اسی واسطے ہماری یان حکم ہے کہ لا تقصد قوا اہل الکتاب ولا تکذبوہم اور چونکہ یہہ فرضی انجیلین صرف چار ہی نہین بلکہ اور بھی کتنے ہی تھین جیسیکہ برنوبا کی انجیل توما کی انجیل مصریون کی انجیل عبرانی انجیل پطرس کی انجیل یوحنا کی انجیل اندرماکی انجیل قلب کی انجیل مسیح کے طفولیت کی انجیل یعقوب کی انجیل میتیا کی انجیل برنبا کی انجیل اور خدا جانے اور کسقدر تھین کہ اون مین بہتیرے تو لکھیگین اور باقی ہین سو اعمال اور شہادات وغیرہ سمیت پچہتر کے قریب ہین جیسا کہ قدما کے قول معلوم ہوتا ہے تو اس صورت مین ہرگز یہہ بات معلوم نہین ہوتی کہ اصل انجیل کے اقوال کتنے کتنے ان اناجیل مذکورہ مین تقسیماً آئے ہونگے پس جو اقوال حضرت عیسی کے طرف منسوب ہین چونکہ بروایت آحاد آئے ہین تو انکا حکم ایسا ہی ہوگا جیسا ہمارے مذہب مین احاد حدیث کا حکم ہوتا ہے یعنے جب وہ دلیل عقلی قطعی یا دلیل نقلی قطعی کے خلاف نہونگے تو مانے جائینگے ورنہ راویون کے وہم اور غلطی کے اوپر محمول ہوکر متروک ہونگے اور اناجیل کے مولفون کا غلطی کرنا تو اظہر من الشمس ہے - الحاصل اناجیل کا غیر الہامی ہونا ہمنے بخوبی ثابت کردیا - اب پادری صاحب کو واجب و فرض ہے کہ وہ انجیل کے الہامی ہونے جسنے اپنا ثبوت پیش کرین اور تحریف و منسوخ کی بابت گفتگو کرنی لاحاصل ہی جبکہ عہد جدید یعنے اناجیل مروجہ حال موضوعی اور غیر الہامی ٹھہر چکین تو تحریف اور منسوخ کا کیا جھگڑا باقی رہگیا فقط　　المرسلہ میرزا موحد

ہندو صاحبون کی ہدایت

اور یہہ جو باوا صاحب فرماتے ہین کہ تعداد روحون کی ہم کو بھی معلوم ہونی چاہئے تب قاعدہ جمع تفریق کا اوپر صادق آویگا یہہ اونکے انواع اقسام کے خامیان ہین جو لوگون کو معلوم کرا رہے ہین ورنہ ظاہر ہے کہ جمع بھی خدا کے ہی اور تفریق بھی وہی کرتا ہی اور ہم کو کوئی برہان منطقی مانع اسبات کی نہین کہ ہم اس امر متیقن متحقق پر رای نہ لگا سکین ہان اگر یہہ امر ثابت ہوتا کہ خدا کو اپنی جمع بھی معلوم نہین تو بے شک شک کرنے کی گنجایش ہے ہی دیکھو اگر کوی یہان سے دس ہزار کوس پر اپنی جمع معلومہ مین سے کچھ بھیجے تو ہم اس جگہ بیٹھے رائے دیے سکتے ہین کہ جسقدر خرچ ہوا اوسقدر ضرور کمی ہوگی یہہ کیا ضرور ہی کہ ساری جہان کے خزانہ اول ہم کو معلوم ہوین تب ہم رائے ظاہر کرسکین معلوم ہوتا ہی کہ باوا صاحب نے وہ اوت پٹانگ حساب جو جواب ثانی مین درج فرمایا تھا ضرور کسی طفل مکتب سے مشورہ لیکر لکھا ہوگا ورنہ بالغون کا تو یہہ ہرگز کام نہین -

اس جگہ یہہ بھی یاد رہے کہ جیسا خدا کل روحون کا تعداد جانتا ہے ویسا ہی اوسکو وہ سب روح بھی معلوم ہین جو آخر کار مکتے پا دینگے اب فرض کیجئے کہ خدا کے علم غیب مین یہہ مقرر ہی جو سب روح مکتی پاجاوینگے یا یون ٹھہرا ہے کہ بعض مکت

ہونگے اور بعض کبھی نہین بہرحال یا تو کسی دن سب روحون کا خاتمہ ہی یا پھر مکتی پانے والے نکل کر پرمیشر کے ہاتھ مین صرف کیڑے مکوڑے رہ جائینگے جنکے کبھی مکتی نہین۔

اگر یہہ کہو کہ اگرچہ پرمیشر کے ارادہ اور علم اور تقدیر مین بعض روحون یا سب روحون کا مکتی پانا مقرر ہی مگر پھر بھی وہ مکتی نہین پاوینگے تو اسمین سراسر تحقیر اور توہین پرمیشر کی ہی کیونکہ پھر ایسے پرمیشر کی کیا عزت رہ گئی جس کا علم جہوٹا نکلا ارادہ پورا نہ ہوا تقدیر ٹل گئی۔

قولہ خدا کو روحون کے تعداد معلوم نہین جیسے اوسکو اپنا انتہا معلوم نہین۔ اقول ای حضرت مین آپ کے کس کس غلطی کے اصلاح کرون یہہ تو آپ نے قیاس مع الفارق بیان کرکے اپنے عجیب فہم کا انتہا ظاہر کیا ورنہ ہر عاقل پر روشن ہی جو خدا ہر ایک چیز کو اوسیطرح پر جانتا ہی جیسے اوسکے حالات واقعی ہون پس جبکہ خدا کی ذات کا واقعی حال یہی ہے جو وہ بے انتہا اور سرب بیاپک یعنے محیط کل ہی تو پھر خدا کا اپنے انتہا کو معلوم کرنا خلاف واقعہ کا معلوم کرنا ہی اور یہہ خود باطل اور خدا کی شان کے برخلاف ہے جیسے اگر کسی جگہ دو آدمی موجود ہون تو خدا اون کو تین آدمی نہین جانے بلکہ صرف دو آدمی جانیگا کیونکہ دو کا تین جاننا خلاف واقعہ ہے لیکن کل روحون کا جاننا اور اون کا شمار معلوم کرنا ایسا علم نہین ہی جو اوسکو واقعہ کے برخلاف کہا جاے کیونکہ ہر روح اپنے اپنے وجود کے فی الحقیقت ایک جدا اور انتہا رکھتا ہی جسکا جاننا خلاف واقعہ جاننا نہین ہی بلکہ نہ جاننا اسکا صفت عالم الغیبی کے برخلاف ہی کیونکہ اوس سے لازم آتا ہی کہ باوصفیکہ فی الواقعہ ایک امر خارج مین موجود تھا پرخدا کے نظر سے پوشیدہ رہا اب سوچنا چاہئے کہ جب واقعی حال یہی ہی کہ ارواح بتعداد اپنے اپنے جدا اور انتہا کے سچ مچ دنیا مین موجود ہین تو لازم آیا کہ اس واقعی حال کا خدا کو علم ہو اور کوئی فرد ان افراد واقعیہ سے خدا کے علم سے باہر نہ رہ جاے ورنہ لازم آویگا کہ زید کا علم تو خدا کو ہو مگر عمر کا نہ ہو پس جب اون سب پر خدا کا علم محیط ہوا تو بالضرورت ثابت ہوا کہ ان سب کا اوسکو شمار معلوم ہے اور یہی مطلب تھا۔

قولہ خدا وہ جانتا ہی جو اوسکے جاننے کے لایق ہی۔ اقول اس سے معلوم ہوا کہ خدا زانی کو اوسکی حالت زنا مین اور چور کو اوسکی حالت چوری مین نہین جان سکتا کیونکہ اس سے بڑھکر اور کون علم مکروہ ہوگا جو اوسکی شان کے لایق نہ سمجھا جاے حضرت خدا تو وہ ذات کامل ہی کہ کوئی موجود اوسکے علم سے باہر نہین بلکہ اوسکی عدم علم سے عدم شئی لازم آتا ہی مگر وہ آپ کا فرضی ایشر کیا ہی کہ ایک شئی تو دنیا مین فی نفس الامر موجود ہی اور وہ شئی خود جانتی ہی جو مین موجود ہون پر ایشر کو اوسکے وجود کے کچھ خبر ہی نہین عالم الغیبی تو خدا کی ایک صفت لاینفک ہے جو کبھی اوس سے جدا نہین ہو سکتی اگر صفت کو دوسرے افعال پر قیاس کرنا جو خدا کی شان کے لایق نہ ہون یہہ باوا صاحب کی لیاقت علمی ہے اور

ادنہین کی شان کے لایق ہی۔

قولہ پریشر اپنے نیم کے مطابق جس روح کے اعمال قابل نجات دیکھتا ہی اوسکو نجات کردیتا ہی۔ اقول باوا صاحب آپنے اتنا جنگ اور اسقدر رات کرکے اخیر کار ہمسے صلح کرلی اب ہم آپکو آپ ہی کے قول سے قائل کرتے ہین کہ جس حالت مین پریشر اپنی نظر ازلی سے دیکھ رہا ہی کہ اتنے روح مکتی کے اعمال بجالاوینگے اور مین اونکو مکتی دونگا پس ضرور ہوا کہ وہ سب ارواح کسی دن مکتی پاجائین ورنہ نظر ازلی پریشر کی غلط ٹھہرگی اور جب مکتی پاگئے تو وہی اعتراض ہمارا جسمیں سے آپ مونہہ پھیرتے ہین آپ پر وارد ہوا اور پہلے سے بھی کئی پختہ دلائل سے یہی اعتراض آپکے دست بدامن ہو رہا ہی مگر ابتک آپنے کچھ جواب نہ بن پڑا اور اگرچہ آپ بہت ہی کودے اچھلے مگر آخر کار وہی اشش در کاسہ رہا۔

اخیر پر آپنے عاجز اور لاچار ہوکر اور چار و طرف رک کر اب یہہ اقرار کیا کہ جن روحون کے اعمال پریشر کے نظر مین قابل نجات ہین وہ روح ضرور مکتی پاجائینگے سو اس اقرار مین آپ صاف مان گئے کہ مکتی پانے والے روحون کا ایکدن خاتمہ ہے سو بہت خوب ہمنے آپکا یہہ اقبال دعوی بسر و چشم منظور کیا ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ آخر آپ کو ماننا پڑیگا سو مشفق دیکھئے کہ اخیر کو وہی بات ہوی اب چونکہ بہت سے پکے دلیلون اور خود اقرار مبارک سے اعتراض ختم ہونے روحون کا ثابت ہے اور کوی امر زیر بحث باقی نہین رہا اور سب عذرات آپ کے رفع ہوگئے اور سب امور تصفیہ طلب طے ہو چکے اور کوی وجہ نہین کہ اب کیون فیصلہ دینے مین توقف ہو پس عزت مطلع رہو کہ آپ پر ڈگری ہوی فقط

الراقم

مرزا غلام احمد رئیس قادیان

نیاز نامہ متعلقہ جواب الجواب

عزیز دوستو بھایئو سنو بات　　خدا بخشے تمہین عالی خیالات

ہمین کچھہ کین نہین تمسے پیارو　　نہ کین کی بات ہی تم خود بچارو

اگر کھینچے کوئی کینے کی تلوار　　تو اس سے کب بچے ہوا یار

غرض پند و نصیحت ہی نہ کچھہ اور　　خدا کے واسطے تم خود کرو غور

کہ گر ایشر نہین رکھتا یہہ طاقت　　کہ اک جان بھی کرے پیدا بقدرت

تو پھر اوپر خدای کا گمان کیا　　وگر قدرت ہی پھر وہ ناتوان کیا

کہان کرتی ہی عقل اسکو گوارا　　کہ بن قدرت ہوا یہہ جگت سارا

وگر تم خالق اسکو مانتے ہو　　تو پھر اب ناتوان کیون جانتے ہو

بھلا تم خود کہو انصاف سے صاف　　کہ ایشر کی یہی لایق ہین اوصاف

کہ کر سکتا نہین اک جان کو پیدا　　نہ اک ذرہ ہوا اوس سے ہویدا

نہ اون بن چل سکے اسکی خدائی　　نہ اون بن کر سکے زور آزمائی

نظر سے اسکے ہون محجوب و مکتوم　　نہ ہو تعداد تک بھی اسکو معلوم

معاذ اللہ یہہ سب باطل گمان ہی　　وہ خود ایشر نہین جو ناتوان ہے

اگر بھولے ہے اس سے کوی جان　　تو پھر ہو جاے اوسکا مالک و یزدان

پیارو یہہ روا ہرگز نہین ہی　　خدا وہ ہی جو رب العالمین ہے

یہہ ایسی بات مونہہ سے مت نکالو　　خطا کرتے ہو ہوش اپنے سنبھالو

اگر ہر ذرہ اس مین خود عیان ہے　　تو ہر ذرہ یکا وہ مالک کہان ہو

اگر خالق نہین روحون کے وہ ذات　　تو پھر کاہی کی ہی قادر وہ یہہ بات

خدا پر عجز و نقصان کب روا ہی　　اگر ہی دین ہی پھر کفر کیا ہے
اگر اُس بن بھی ہو سکتے ہین اشیا　　تو پھر اوس ذات کی حاجت رہی کیا
اگر سب شی نہین اوسنی بنائی　　تو بس پھر ہو چکی اس سے خدائی
اگر دو سمین بنانے کا نہین مذور　　تو پھر اتنا خدائی کا ہی کیون شور
وہ ناکامل خدا ہوگا کہان سے　　کہ عاجز ہو بنانے جسم و جان سے
ذرا سوچو کہ وہ کیسا خدا ہے　　کہ جس سے حکمت روحون کا جدا ہے
سدا رہتا ہی اون روحون کا محتاج　　اونہین سب کی سہاے پر کب رواج
جسی حاجت رہے غیر ونکی دن رات　　بھلا اسکو خدا کہنا ہی کیا بات
جب اُسنی مانگی گنتی بھی بنانی　　کہان من من کا ہو انتر گیانی
اگر گیہ کو پیدا ایش ہے سب سند　　تو پھر سوچو ذرا ہو کر خردمند
کہ جسدم پاگئی مکتی ہر اک جان　　تو پھر کیا رہ گیا ایشر کا سامان
کہان سے لائیگا وہ دوسری روح　　کہ تا قدرت کا ہو پھر باب مفتوح
غرض جب سب نے اس مکتی کو پایا　　تو ایشر کی ہوی سب جنتم مایا
تناسخ اوڑ گیا آئی قیامت　　کرو کچھ فکر اب حضرت سلامت
عزیزو کچھ نہین اس بات مین جان　　اگر کچھ ہی تو وہ کھلا و میدان
بہت ہمنے بھی اسمین زور مارا　　خیالستان کو جانچا ہی سارا
مگر ملتی نہین کوی بھی برہان　　بھلا سچ کسطرح ہو جاے بہتان
نہ ہوگا کوی ایسا مت زمین پر　　کہ یہہ باتین کہی جان آفرین پر
دعا کرتے رہو ہر دم پیارو　　ہدایت کے لئے حق کو پکارو
دعا کرنا عجب نعمت ہی پیارے　　دعا سے آگلی کشتی کنارے
اگر اس نخل کو طالب لگاے　　تو اکدن ہو رہے برتھا نجانے
ہمارا کام تھا وعظ و منادی　　سو ہم سب کر چکے واللہ ہادی

الراقم مرزا غلام احمد رئیس قادیان۔ الثامن من الشہر

من الشہر المبارک المحرم بارکہ اللہ لجمیع المؤمنین سنہ ۱۳۱۵ ہجری المقدس علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام۔

انگلنڈ کا مسلح ہونا

انگلنڈ اگرچہ پہلے سے بھی خوب مسلح ہی اور علاوہ اسکے بحری طاقت کے جسپر ایک برا فخر اور ناز کیا جاتا ہے بڑی فوج بھی اوسکی شایستگی سے آراستہ پائی جاتی ہی جسکی شان سے دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے سے دوچند لشکر غنیم پر غالب آسکتی ہے مگر الحال انگلنڈ نے بدین خیال کہ تمام یورپ نتایج جنگ روس پر مسلح ہو رہا ہے اپنا زیادہ اور کامل مسلح ہونا چاہا ہے چنانچہ اوسنے سواے اضافہ فوج کے عجیب و غریب آلات جنگ بحری و بری تیار و مہیا کئے ہین جسکو سنکر حیرت ہوتی ہے۔

مثلاً بیلی صاحب نام ساکن امریکا نے اپنے ایجاد سے ایک قسم کی توپ کیٹلنگ نامی ایسی عمدہ انگلنڈ مین بھیجی ہے کہ اوس توپ سے صرف ایک منٹ مین اکہزار سے دو ہزار تک گولے فیر ہوتے ہین اور جو تمام لین کی لبنائی کو ایک ہی دفعہ غارت کر سکتی ہے اور ایسی حکمت اوسمین رکھی گئی ہے کہ اپنی طاقت سے خود بخود بھری جاتی ہے کسی کی اوسکے گولہ اور باروت کے بھرنے مین ضرورت نہین ہوتی حقیقت مین مخالف کا غارت کرنے والا یہہ انجن عجیب و غریب ہے کہ آج تک انگلنڈ کے سوا کسی گورنمنٹ کے پاس نہین پہنچا ہے فقط

از کشف الاخبار بمبئی

تخفیف محصول ڈاک

گزٹ آف انڈیا مین ایک بہت طول و طویل اشتہار ڈاک خانہ کا چھپا ہے جس سے مفصلہ ذیل تبدیل شرح محصول سابق ڈاک خانہ مین کیا گیا ہے۔ **اول** ۱۰ تولہ یا اوس سے کم وزن پاکٹ پر محصول ڈاک ایک آنہ لیا جاتا تھا اب اوسپر نصف آنہ کا محصول ہوگا۔ یہہ عطیہ گورنمنٹ کی جانب سے سوداگری اور مختلف پاکٹون اور چھوٹے اخبارون کے لئے ہوا ہے۔

دوم جن پاکٹون پر کافی محصول نہ لگایا جائیگا اونپر بابت بابت پورا کرنے کمی قیمت ٹکٹ کے ڈبل محصول لیا جائیگا

سوم اگر کوی ہلارجسٹری چٹھی ٹکٹ چسپان روانہ کریگا اور آوہ آنہ بابت اوسکے سلامت پہونچ جانیکے دیگا تو اوسکو ایک سائیفکٹ ملے گا اور بالفعل یہہ انتظام صرف انگریزی ڈاک خانون مین ہوا ہے۔ **چہارم** چھاپہ کے کاغذات پر بموجب قانون بھیجنے والے کو اپنا نام باہر کی طرف لکھنا پڑتا تھا اب وہ آئین منسوخ ہوگیا۔

پنجم سرکاری لفافے جس محصول پر پہلے ۱۰ تولہ کے وزن سے جاتے تھے اب چالیس تولہ کے وزن تک جایا کرینگے۔

اب میزان آمد ڈاک خانہ ہندوستان کی ۸۷ لاکھہ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے جسمین ۱۱ لاکھہ روپیہ سرکاری خط کتابت مین خرچ مین خبر ہوا اور سوا لاکھہ محصول کی بابت صرف ہوا۔

مارشل پیزاین

فرانس کے مجروح سپہ سالار مارشل پیزاین نے مقام میڈرڈ پاے تخت اسپین سے فرنچ کے دیوان جرنل اور مارشل میکموین کو اپنی پرورش کے واسطے عرضی کی تھی مگر کچھ شنوائی نہین ہوی لاچار مارشل مذکور میڈرڈ مین اپنے حیات کے دن پورے کر رہا ہے۔

بلگیریا

تمامی اہل اسلام باشندگان بلگیریا نے اپنی جایداد منقولہ وغیر منقولہ شاہ روس کے ہاتہ فروخت کردی۔ شاہ روس نے واسطے رواج دینے زبان روسی کے بلگیریا مین مدرسہ جات قایم کئے ہین مگر یہہ بات باشندگان بلگیریا کو ناگوار ہے فقط

رضامندی امیر کابل

لاہور مین خبر ہی کہ یہان پشاور سے ایک قاصد آیا ہے اور وہ یہہ کہتا ہے کہ امیر کابل کو جو معمولی امداد گورنمنٹ انگریزی سے ملا کرتی تھی اوسکے لینے کو رضامند ہین فقط

کانفرانس و کانگرس

لندن اور سینٹ پیٹرزبرگ اور ویانہ و پاریس و روم و برلن کے تمام اخبارون مین مذکور ہوا رہا ہے کہ کانفرنس یا کانگرس برلن مین ضرور ہونا چاہئے اور وزیر اعظم روس کا اوس مین حاضر ہووے اور چھوٹی بڑی سب سلطنتون کے نایب جمع ہووین اور ہر ایک اپنی مصلحت کو پیش کرے اور انگلستان نے صاف کہدیا ہے کہ اگر روس شرایط صلح کے تمام و کمال کانگرس مین سب کے سامنے پیش نہین کرے گا تو ہم اس سے ضرور جنگ کرینگے اور فرق درمیان کانگرس اور کانفرانس کے یہہ ہے کہ جو جلسہ وزیرون

مختلف سلاطین کا ہو کر اوسمین جو بات قرار پاوے تو ان وزیرون کی راے پر قطعی فیصلہ بلا رجوع کرنے اونکے بادشاہون کی طرف کے اور حاصل کرنے اجازت اون کے کے نہین قرار پاتا اور کانگرس اوسے کہتے ہین کہ جو بات جلسہ وزرا مین قرار پایا جاوے وہی قطعی فیصلہ قرار دیا جاتا ہے - الجوایب نمبر ۹۱۵ مطبوعہ ۸ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ ہجریہ فقط منہ

تار برقیات

لنڈن ۹ - اپریل - سرکار جناب ملکہ عالیہ فوج امدادی کو طلب کرنے کے باعث ایک عرضداشت تلگریہ افیسر سرکار مذکور مین پیش کرنے کے لئے ہوز آف لارڈس و ہوز آف کامنس مین تحریک ہوی - ہوز آف کامنس مین جناب لارڈ بیکنفلڈ صاحب بہادر نے اور ہوز آف کامنس مین سر اسٹافورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے دربار مقدمہ مذکور تحریک کی - بوقت تحریک جناب لارڈ بیکنفلڈ صاحب نے یہہ کہا کہ ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے عہدناموں کے مطابق سرکار انگریزی کی حکمت عملی بمقدمہ شرقی شروع ہوی ہے اس عہدنامہ کی نسبت جو کہ سان اسطفانو مین روس و روم کے فیمابین منعقد ہوا جناب لارڈ صاحب صدر نہایت شائستگی اور معقولیت سے معترض ہوے اور یہہ کہا کہ عہدنامہ مذکور خفیہ طور پر منعقد ہوا اور اسکا ہر ایک قلم ۱۸۵۶ء اور ۱۸۷۱ء کے عہدنامہ کے برخلاف ہے اور اسکے بدولت تمام یوروپین ترکی اور ایشیاے ترکی سرکار روسیہ کے اختیار اور قبضہ مین آنیکا خوف و اندیشہ ہے اہالیان روس ملک شام کے درمیان مین سے ہو کر مصر کے طرف اپنی فوج کو لیجا دین تو اندرین صورت ایشیا کا راستہ سرکار انگریزی کے واسطے مسدود ہو جاویگا اور برٹش گورنمنٹ کو مبتلاے خوف و خطر کریگا - تقریر بالا مذکور کے بعد لارڈ صاحب مزبور نے یہہ کہا کہ تمام سلاطین یورپ مسلح ہو گئے ہین لہذا سرکار انگریزی کو بھی مسلح ہونا ضرور ہے مجھے یقین ہے کہ جلسہ کانگرس کا منعقد ہوا تو بہت مناسب ہوگا لیکن اسکے منعقد ہونے کی امید منقطع ہو گئی ہے - از راہ دور اندیشی سرکار نے یہہ تجویز کی ہے کہ امدادی فوج سے ۷۰ ہزار سپاہ فراہم کئے جاوین -

سرکار انگریزی کو ایک بھاری جنگ مین مبتلا ہونے کی ضرورت پیش ہو تو فوج مذکور مین نہایت ترقی کرنا لازم ہوگا اور بہت بھاری کارروائی وقوع مین آئیگی -

جناب لارڈ عزبورن نے یہہ بھی کہا ہی کہ یورپ کی آزادی خوف و خطر مین پڑ گئی ہے - لہذا برٹش گورنمنٹ کی پایداری اور قایمی کا بندوبست کرنا ہمین لازم ہوا ہی - لارڈ گرانول صاحب نے یہہ کہا کہ اس مقدمہ کی نسبت گورنمنٹ کو اپنی خاص اختیار سے عمل درآمد کرنا قرین مصلحت ہے -

لارڈ ڈربی صاحب نے جنگ کی نسبت اپنا تاسف ظاہر کیا اور یہہ کہا کہ اہالیان آسٹریہ اس جنگ مین شریک ہونا مشکوک امر ہی - اور دوسرے سلاطین شریک ہونا ممکن نہین سرکار جناب ملکہ عالیہ مین عرضداشت پیش کرنے کے بارہ مین تمام لارڈون نے اتفاق کیا - ہوز آف کامنس مین بمقدمہ

مذکور دیر تک بحث ہوی اور دوسرے روز پر جلسہ ملتوی رکھا گیا فقط

قسطنطنیہ ۹ - اپریل - سرکار روم ہر بار معترض ہونے کے سبب سے از راہ بایکدیر - اپنی فوج کو جہاز سوار کرا کے وطن روانہ کرنے کے ارادہ سے روسیون نے ہاتھ اٹھایا ہے لشکری حکام روسیہ نے یہہ کہا ہے کہ انگریزون کے اپنی جنگی جہازات نہر مارموا مین جب تک کہ لنگر انداز ہین سان اسطفانو سے روسی لشکر نہ نکلیگا فقط شمس الاخبار مدراس

لنڈن ۱۲ - اپریل - اپنے ایک خط کے مقدمہ مین جو کہ مراسلہ گشتی کے ساتھہ روانہ کیا گیا پرنس گورچکاف نے یہہ تحریر کیا ہے کہ دوبارہ انعقاد جلسہ کانگرس کے ہم بارشانی بھی وہی بات کہتے ہین جو کہ سابق مین ہمنے کہی تھی یعنے صلح نامے کے تمام شروط جلسہ مذکور مین پیش ہونگے سلاطین یورپ کو اختیار رہیگی خواہ وے سرکار روسیہ کی کارروائی کو پسند کرین یا نہ کرین فقط منہ

بمبئی ۱۳ - اپریل -

لندن سے ۱۲ وین کو بنام صاحب ٹیمس آف انڈیا یہ ایک تاربرقی اس مضمون کی آئی کہ پرنس گورچکاف کے مراسلہ گشتی مین جو کہ تاریخ مذکور کو طبع ہوا یہہ بات مندرج ہے کہ دوبارہ منعقد کانگرس کے اہالیان انگلستان اپنے صحیح ارادون کو معلوم کراوین مراسلہ مذکور کے اٹھین مضمون سے سرکار انگریزی اور روسیون کے درمیان مین تصفیہ ہونے کی امید ترقی پر ہے - لیکن جنگ کی تیاریان ایکسان ہو رہے ہین اور فوج کا ایک دوسرا غول جنگ کے واسطے تیار اور مسلح کیا گیا ہے اور آخر ماہ مئی تک جنگ کی تیاریان پوری ہونگے فقط منہ

لنڈن ۱۴ - اپریل

سفیر سلطنت آسٹریہ و ہنگاری مقیم قسطنطنیہ نے اس بات کی گفتگو شروع کی ہے کہ آخر کار سلطنت آسٹریہ صوبہ بوسینہ اور ہرزیگوینہ پر قابض ہوجاویگی حکومت وہان نے صوبہ بس ارمیہ کو واپس دلانے درباب شاہان اعظم یورپ کے پاس جو اپنی التجا پیش کی تھی سو اسکی درخواست کو سلطنت آسٹریہ اور سلطنت جرمنی نے نہایت خشم و عتاب کے ساتھہ رد کر دیا فقط

موجودہ حالات جنگ روم و روس و مقدمہ انگریز

اس ہفتہ کی آئی ہوین تاربرقیون نے یہہ معلوم کرایا کہ جلسہ ہوز آف کامنس اور ہوز آف لارڈس مین یہہ بات منظور ہوی کہ سلطنت انگریزیہ روسیہ کے ساتھہ جنگ کرنے کے باب مین قایم ہوچکے ہی اور ہر دو ہوزون بالا مذکور نے ملکہ کا شکریہ اسبات کا ادا کیا کہ وہ جنگ کے لئے مستعد و مستقل ہوکر فوج کو جنگ پر جانے کی دعوت دے چکی ہے انگریزی اخبارات کے مطالعہ سے یہہ ایک تازہ شگوفہ پھولا کہ سلطنت انگریزیہ قابو اسبات کا دیکھہ رہی ہے کہ چونکہ قسطنطنیہ خاصکر سلطنت انگریزیہ کی حفاظت فواید کے لئے ایک مستحکم پھاٹک گردانا گیا ہے اسلئے اہل ترک اس شہر لطافت بہر پر قابض رہنے سے کبھی

جی چاہے تو سلطنت انگریزیہ کے طرفدار بنتے ہین اور کبھی
روس کی جانبداری ظاہر کرتے ہین پس انگریزون نے
موقع پاکر حاکم سلطنت یونان کو جو پرنس آف ویلس صاحب
بہادر کا سالہ ہوتا ہے حکومت قسطنطنیہ پر مسلط کرنے کا
ارادہ کیا ہے اور یہہ بات کسطرح ہوسکیگی اور جب حضرت
سلطان المعظم روم اس معاملہ کی کچھ ایک بھنک سن
پاوینگے تو سلطنت انگریزیہ کی اس کارروائی کو کیونکر
ہوے وہ پھر کیونکر اسکی تائید و کمک کرینگے بلکہ وہ برخلاف
اسکے روس ہی کو ساتھ دینا منظور رکھینگے پس اس سے
یہہ کھلم کھلا بات معلوم ہوتی ہے کہ سلطنت انگریزیہ
اسی غرض سے یونان کی اسقدر پرداخت اور
اسکی بات پر لحاظ کرتی ہے مگر معاملہ مذکور تو بن بن
کر روز بروز بگڑ جاتا ہے دیکھنا کہ کیا صورت ظہور مین
آتی ہے ابتو مقدمہ دو ڈگ نظر آتا ہے جسکے تصفیہ
کے لئے تمام طبقہ روے زمین کا اولٹا ہوگا فقط منہ

مخلصی جناب عثمان پاشا

کو ایف آمدہ قسطنطنیہ مورخہ ۳۱ دین ماہ مارچ نے
یہہ معلوم کرایا کہ ۲۲ دین کو بروز جمعہ جناب عثمان پاشا
قسطنطنیہ مین وارد ہونے والے تھے ۲۰ دین ماہ مذکور
کی شب کو سردار موصوف روف پاشا وزیر صیغہ
عسکریہ کے ساتھ سنت پیٹرسبرگ سے روبراہ
اودیسہ ہوے مخبرین ترکی کا بیان ہے کہ قسطنطنیہ
مین بمجرد داخل ہونے عثمان پاشا کے پیشگاہ حضرت
سلطانی مین انکی باریابی ہوگی - اور بعد اسکے جناب غازی
موصوف الیہ روف پاشا کے ہمراہ ایک شاہی گاڈی
مین سوار ہوکر شہر کی دائی اسکی سیر کو جاوینگے
اور اس مقام پر خاص شاہی فوج کی ایک تعظیمی جمعیت
معہ بانڈ باجہ انکو کمال درجہ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ لیوینگی
اور شاہی سوارون کے بدرقہ کے ساتھ غازی موصوف
الیہ کا سرائی عسکریہ کی طرف تشریف لیجانا ہوگا تمام
اہالیان قسطنطنیہ غازی بالا موصوف کے لینے کے لئے
بہت ہی خاصی اور بڑی تھات کی تیاریان کر رہے
ہین اور اس شہسوار میدان شجاعت کو دیکھنے کے
لئے جسکی دلیری و بہادری تاریخ ہند مین ابدالآباد
یادگار رہے گی ہر ایک کو درمشتاق اور آرزو
مند ہین فقط　　ش مدراس

روس و فارس کے اتحاد سے سلطنت انگریزیہ کو اندیشہ

درین ولا اہالیان روس اور شاہ ایران کے
فیمابین بہ نسبت ہمیشہ کے رابطہ اتحاد و اتفاق ترقی
پر پایا جاتا ہے اور شاہ صدر نے زار سے پختہ
سا یہہ اقرار کیا ہے فقط

انگریزی جنگی جہازات

کا بیڑہ دار ڈنس مین لنگر انداز رہنا جایز اور مناسب ہے
یا نہین سو اس مقدمہ مین بحث کرینکے واسطے ہوز آف
کامنس مین تحریک ہوی لیکن سرکارنی اس مقدمہ مین

سیاحی کرنے سے انکار کیا اور یہہ ظاہر کیا گیا کہ مذکور چار دن کا بجز اوہان لنگر انداز رہنا جایز ہے۔

چونکہ قلعہ خانیہ کو دشمن کے قبضہ سے بچانا اور اسکی حفاظت و نگرانی کرنا گورنمنٹ کو لازم ہے فقط

قطعہ تاریخ

من تصنیف کریم بخش صاحب متوطن انبالہ۔ بابت تعمیر اوس مسجد کے جو جناب حاجی حکیم محمد فرید الدین صاحب نے بمقام شہر انبالہ حاطہ پنجاب بصرف زر کثیر تعمیر کی ہے اور اس نواح مین دوسری مسجد اس عمارت کے نہین۔ خداوند کریم اسکی تعمیر کنندہ و معاونین تعمیر کو جزاے خیر عطا فرما کر بلیات زمانہ سے محفوظ رکھے اور دوسری مسلمانون کو ایسے کامون کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

حامی دین پیر و شرع رسول	آن فرید الدین محمد باصفا
برگزیدہ خاندان عالی ہمم	ساعی بالخیر بے ریب و ریا
جذافت و در طبابت راہی بیشتر	از ارسطو در فلاطون در گذشتہ
از ابا اجداد امیر بے نظیر	فن طب در خاندانش دائما
شد ملقب با فرید الدین حکیم	حاذق و کامل حکیم با خدا
نزد چپہ شاہ مسجدی تعمیر کرد	مژدہ باد اعابدان پارسا
از پی تاریخ او کردم سوال	در جناب خالق صبح و مسا
گفت ہاتف نقشبندی بے عجب	سجدہ گاہ نیک بختان وہ بنا

اعلان

جن صاحبون نے بنظر اشاعت اسلام خریدار اس پرچے کے بنے ہین وہ براہ مہربانی جلد قیمت سالانہ ادا فرماوین

استقدر وسعت نہو تو کوشش ہی بھیجنے سے دریغ نکیا کرین یہہ بات اعانت سے تو بعید ہے کہ دو دو سال گذر چکے ہین اکثر صاحبون نے ایک حبہ بھی نہین بھیجا ای حضرات ذرا غور کیجئے استقدر روپیہ کس کے پاس ہے کہ عشرہ وار تین سو قطعہ اخبار چھپوا کر اپنے پاس سے اسکے مصارف کا کام چلاتا رہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ خریدار اس پرچے کے بہت کم ہین اور فی سبیل اللہ لینے والے بہت پھر اگر چند خریدار بھی مدد روپیہ بھیجنے مین قصور نفرماوین گے تو کام کیونکر انجام کو پہنچیگا بلکہ ایکدن یہہ بھاری نعمت ہاتھ سے جاتی رہے گی فقط

التمس محمد شرافت غفر اللہ ناظم انجمن خواستگار ترقی طریقہ محمدیہ

سلیمان پاشا

صاحب دینی فیرہنایت چستی سے رقمطراز ہین کہ خبر مآب سلیمان پاشا کے شہید ہونے کی خبر محض دروغ بے فروغ ہے فقط کشف الاخبار بمبئی

بغداد

سنا جاتا ہے کہ ہندوستان سے دس ہزار انگریزی فوج بغداد کی حفاظت کو بھیجی جائیگی فقط منہ

لندن ۱۳-اپریل

سنٹ پیٹرسبرگ مین سرکاری طور پر یہہ خبر مشہور ہوی ہی کہ بتوسط سفیرون کے سرکار انگریز یہ و روسیہ کے فیمابین تصفیہ کرانے کے لئے سرکار جرمنی سعی و کوشش کر رہی ہے فقط

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

جمادی الاولی ۱۳۱۲ھ — سنہ ۹۵ — جلد ۷

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

منشور محمدی

منشور محمدی ست صادق بر بیان — منشور محمدی ست ناطق بر زبان

منشور محمدی ست واضح بر فضول — منشور محمدی ست فاتح بر دلیل

مشور رسولان همه محتاج بخاتم — باخاتم و مهر آمده منشور محمد

توریت بالا توریه انجیل بتجیل — گویان صفت و سیرت سرور محمد

فرمان رسولان سلف ساخته مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمد

توریت و هم انجیل رانفاذ بتجیل — چون گشت علم رایت منشور محمد

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور ی سہ محصول ڈاک جملہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ہوار سال پیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ لکھنا و خواندہ و تحریر مضامین روداد ے وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی روانہ بمبئی بخطوط روانہ فرماوین اگر عالی ہم حضرات از قیمت عالیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ تو یا منی آرڈر یا کمٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ لطیف آنہ بصیغہ رجسٹری سال فرمائیں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم

نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور

ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم

اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل

اسکے انوار سے ہین ہی عجب — شمس عرفت کے گرہنے کوکب

شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب وہ کرے بے نور

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان

اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

غزل

تازہ مضمونی ز دندان تو انشا کردہ ام — ابر و گوہر یکجا مہیا کردہ ام

در ثنائے مصطفےٰ تا گشت ذہنم حرف سنج — در تکلم صرف اعجاز مسیحا کردہ ام

تا قد بالائے او اندر نگاہم جلوہ کرد — اعتراض کاری بر نخل طوبیٰ کردہ ام

در قلم بستم چو مضمون تجلی رخت — حرف حرف خویش را ہم نگہ گویا کردہ ام

تا سر گیسوی عنبر سای تو دارم بسر — سر بسر در کار خود سامان پیدا کردہ ام

در نگاہ من نمی گنجد جمال یوسفی — تا کہ حسن مصطفائی را تماشا کردہ ام

تا نہادم پای دل در وادی مدح محمد — منزل و ماوای خود فردوس اعلیٰ کردہ ام

نیک مستم یا بدم از ہر چہ ہستم در گذشت — نیک خو در امحوا کرام تو شاہا کردہ ام

فیض نازم بجلد و ے ثنای احمدی — چون سپید او دل قدر و بیان پیدا کردہ ام

دین عروج ہمتم در وصف معراج نبی | عرش اعظم را پی مسکن بنشاکردہ ام
از مکر قائم میاد در نطق با پاشد زبان | خود شرکا عجاز حق این معما کردہ ام

خوش معاملگی

بخدا ہمارا دل نہین چاہتا کہ ہم اپنے خریداران اخبار کو جو حضرات نادہندون مین داخل ہین اور جنکے ذمہ ایک دو سال کے دام چڑھے ہوے ہین بدمعاملگی کے صیغہ مین شمار کرین باین ہمہ پھر بھی اونہین خوش معاملگی کے فقرات سے یاد کرتے ہین اور اونکے لئے دعا مانگتے ہین کہ وہ اپنی عادت کو چھوڑ کر دادوستد مین نیکنامی کا جوہر حاصل کرین کیونکہ بدمعاملگی مین انسان کا وقر جاتا رہتا ہی - اور وہ ہر کس و ناکس کے نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے نادہندہ آدمی سے کوی آدمی اپنا معاملہ نہین ڈالتا کیونکہ اوسکے کرتوت سے وہ پہلے ہی واقف ہوتا ہے اگر کوی بھولے چوکے نادہندہ آدمی کے قابو مین آجاتا ہے تو اوسکے ساتھ آیندہ کو لین دین کرنے سے توبہ کرتا ہے سچ ہی مصرعہ خذا بر سے نہ ذالے معاملہ دل کا ڈ معاملہ دل سے مراد ہر ایک معاملہ تصور ہوسکتا ہے خذا بر سے کوی معاملہ ڈالے - وہی آدمی بھلا ہوتا ہے جو دادوستد کا کھرا اور صفائی کے ساتھ پیش آتا ہے - ہم یہہ مضمون لکھہ ہی رہے تھے کہ ایک صاحب ہمارے کرمفرما معاملہ فہم آنکلے وہ اس مضمون کا عنوان دیکھکر حضرت مرزا غالب صاحب مرحوم کا شعر پڑھنے لگے ؎ تم کون سے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے جو کرتا ملک الموت تقاضا کوی دن اور ؟ وہ صاحب ہنس کر فرمانے لگے کہ افسوس دنیا کے معاملہ مین تو انسان امروز فردا کرتا ہے مگر بعض انسان دین کے معاملہ مین بھی امروز فردا کو استعمال مین لاتے ہین - چنانچہ نظیر اسکی یہہ ہی کہ حضرات پوادر کا زور و شور دیکھکر مسلمانان عالی ہمت نے زرچندہ سے اخبار منشور محمدی قایم کیا اس بھروسے پر کہ ہمارے بھائی مسلمان اپنی ہمت خداداد کو کام مین لاکر اور غیرت اسلام کے طرف خیال فرماکر منشور محمدی کی معاونت مین سستی اور کوتاہی کو روا نہ رکھین گے چنانچہ بعض غیر متمدن اسلام مین سے معاونت زرنقد وغیرہ سے کرتے ہین اونہین کے مین انفاس سے اخبار موصوف نکل کر اپنے مخالفون کے سینہ پر مونگ دلتا ہے اور انکو جواب دندان شکن دیتا ہے - مگر افسوس ہزار افسوس اون صاحبون پر جو اوسکے خریداری اور معاونت کے طرف متوجہ نہوے اور یہہ نہ سمجھے کہ اس اخبار سے شادن و شوکت اسلام کی کیسی روشن ہو رہی ہے اور یہہ مخالفون کے حملہ کو کیسا روکتا ہے اور ان سے کیسا سینہ سپر ہو ہو کر لڑتا ہے مزید بران ای وای اونپر کہ جو معاونت کرنے سے تو رہے بلکہ دو دو سال کی قیمت بھی ادا نکر سکے واہ اون کی ہمت اور غیرت اور خوش معاملگی کہ اونہین نے اس اخبار کے طرف کچھ بھی خیال نکیا -

اب ہم اون سے کیا امید رکھین بقول غالب ؎
رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی تو کس امید پہ کہئے کہ
آرزو کیا ہی تو دیکھو غیرت اسلام اسکو کہتے ہین کہ ترکوں
نے غیرت اسلام کو کیسا پورا کر دکھایا جان و مال سے کچھ
دریغ نکیا اپنے پیارے پیارے بی بیان اور ننے ننے بچون
کی بھی کچھ پروا نہ کی مصرعہ ؎ ببین تفاوت راہ از کجاست
تا بکجا تو ایک یہہ بھی ہمارے بھائی مسلمان ہین کہ دو سال
سے اخبار منشور محمدی کا سیر و مطالعہ کرتے ہین اور معاونت
تو درکنار رہی اصل قیمت دینے سے بھی پہلو تہی کر رہے
ہین۔ پس ایسے حضرات کی نسبت کیا خیال کیا جاے
حضرت صاحب مہتمم منشور محمدی باعث تقاضای شرافت
کے اپنے اخبار مین اون صاحبون کی فہرست مین لکھتے
تاکہ ہم چشمون مین اونکو خفت اور ندامت حاصل نہو
بڑے افسوس کا مقام ہی کہ جب اونکا یہہ حال اور اونکی
یہہ صورت ہی تو منشور محمدی کا خدا حافظ ہے۔

کیا ہوا اون کو اور کیا پتھر پڑے اونکی ہمت پر کہ وہ
کچھ بھی خیال نہین کرتے اونکو اپنے اُس پاس دیکھکر بھی
کچھ غیرت نہین آتی دیکھو مخالفون کے اخبار مین کسقدر
وصول زرمین اسما ہوتے ہین اور بڑے بڑے
رقم درج ہوتے ہین یان برائے نام رقم ہے وہ بھی
ادا نہین ہوتی ہم نہین جانتے کہ وہ حضرات اپنی شادی
وغمی مین اندھا دھند رقم کثیر کیونکر بے دریغ صرف کرتے ہونگے
الحاصل اسوقت ہم اپنے کرمفرما صاحب مہتمم اخبار منشور محمد
کی خدمت والا درجت مین بصد منت و سماجت عرض کرتے
ہین کہ وہ بھی پندرہ روز اور انتظار کر کے انکے اسماے مبارک
کی فہرست اپنے اخبار نامدار مین درج کرین اغلب ہے
کہ وہ صاحب جنکے ذمہ زر بقایا سال دو سال کا نکلتا ہی
وہ ہمارے اس التماس کو ملاحظہ فرما کر انکے مطبع مین
بھیجدین گے اور منشور محمدی کی معاونت مین کوتاہی کو
کام مین نہ لاوینگے اور منشور محمدی کی معاونت اپنے
پر واجب و فرض سمجھین گے۔

منشور محمدی کی معاونت جو یہہ فقیر مضامین سے ہمیشہ
کرتا رہا ہے انشاء اللہ تعالی فی الحال بھی اسیطرح کرتا
رہیگا اگرچہ پچھلے دنون مین بباعث بیماری کے ہاتھہ
کو آشنای قلم نکر سکا بعض احباب جو مضامین لکھنے
مین اپنا نظیر نہین رکھتے وہ بھی ہمیشہ منشور محمدی کی رونق
اپنے مضامین رنگینی سے کرین اور ثواب دارین کا
حاصل کرینگے از ماو کرم از شما۔ مرزا موحد جالندہری

اشتہار مسرت بار

ترانہ حجازی　جواب نغمہ ظہوری

بعد حمد و صلوۃ کے جملہ اہل اسلام اور کافہ اہل کتاب
کو واضح ہو کہ اس زمانہ مین محض تائید غیبی سے چند
سوال حقایق عقلی و نقلی و کشاف دقایق خفی و جلی
مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی محمد علی صاحب
کانپوری عم فیضہ نے ایک رسالہ الموسوم بہ ترانہ حجازی
بہ جواب نغمہ ظہوری جسکو پادری عماد الدین نے

مجتہد صاحب لکھنو سے مباحثہ کرکے چھپوایا تھا تصنیف
فرمایا ہی سبحان اللہ یہہ رسالہ کیا ہی گویا دریا کو کوزہ مین
بھر ہی ہر ایک سوال کا جواب حسب استدعا پادری موصوف
بہ دلایل عقلی دیا ہی مسئلہ شفاعت مین وہ نکات اور
دقایق بیان کی ہین کہ جس سے عقل دنگ رہجاتی ہی
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ اقرار علماے
مسیحی ثابت کردکھایا ہی مسئلہ جہاد کو اس طور سے بیان
کیا ہے کہ ہر ایک منصف مزاج کو اسکے قبول کرنے مین
کوی عذر ہی نہین رہتا قرآنی تعلیم کی عمدگی کے بابت
وہ دلایل حقہ اور براہین شستہ بیان ہوے ہین کہ جسکر
سے مخالف چپ چاپ رہجاوے معجزات رسول
اللہ کو ایسا ثابت کردکھایا ہی گویا کہ ایک نقشہ کھینچ
دیا ہے اخیر رسالہ پر کچہ سوال کئے گئے ہین کہ جنکا جواب
کسی پادری گورے کالے سے مدت العمر تک نہ ہوگا
لاریب فیہ کہ یہہ رسالہ اپنی عمدگی مین نظیر نہین رکہتا
اگرچہ اور بہت سے رسالجات طبع ہوچکے ہین مگر
ایسا رسالہ آجتک کم دیکہنے مین آیا ہے بحکم مشک
آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید جب ناظرین ماہرین
اس رسالہ وافعہ ہر جہ کو چشم حق بین سے ملاحظہ
فرماوینگے تو خود بخود اسکی عمدگی کے قایل ہوجاوینگے
یہہ رسالہ اوہنین مولوی صاحب کی تصنیفات مین
سے ہی جنکی اکثر اوقات مختلف آرٹیکل اخبار منشور
محمدی مین طبع ہوکر شایع ہوتے رہے ہین ناظرین
اخبار منشور محمدی انکی تقریر پر تاثیر سے ضرور واقف ہونگے
عیان راچہ بیان - چونکہ یہہ رسالہ اس لایق تہا کہ طبع
ہوکر شایع ہوجاوے اسواسطے اس فقیر پر تقصیر نے
محض بہ نظر ہمدردی اسلام بہ صرف زر اس رسالہ کا
چھپوانا شروع کیا ہی امید کیجاتی ہی کہ عامی مشرع
تک یہہ رسالہ بہ ہمہ وجوہ چھپ کر طیار ہوجاویگا
اس رسالہ کی جو قیمت خریداروں سے وصول ہوگی
اوسکو بندہ اپنے ذاتی مصارف مین صرف نہین کریگا
بلکہ وہ ایک جداگانہ اسلامی فنڈ سمجہا جاویگا جو وقتا
فوقتا اسی طرح پر اوس سے کتب ردنصاری مین
تصانیف علماء محمدی چھپواکر مشتہر اور منتشر کی جاوینگے
اور انکی قیمت اسلامی فنڈ مین داخل کئے جایا کرے
گی جو شخص اس اسلامی فنڈ مین کچہ مدد دینا چاہے
اسکو اختیار ہی پس چونکہ طبع رسالہ مذکورسے کوی
ذاتی فائدہ مدنظر نہین تہا اسلئے نظر بران قیمت بہی
اس رسالہ کی بہت ارزان رکہی گئی ہے اور امید
کیجاتی ہے کہ اہل اسلام اس قیمت پر ضرور رسالہ کو خرید
فرماوینگے اس رسالہ کا خریدنا مساوی ہی اس
بات کے کہ اسلامی فنڈ مین مدد دے دیا یہہ رسالہ
نافعہ قریب ۱۰۰ صفحہ کے سفید کاغذ پر بہ تقطیع متوسط
خوشخط اور صحیح ہوگا قیمت اسکی ہم بلا محصول ڈاک
اور محصول ڈاک بذمہ خریدار - پس جن صاحبون کو خریدار
رسالہ موصوفہ کی منظور ہو وہ اپنے نام نامی سے مطلع

قیمت پیشگی مطلع فرماوین تاکہ نام نامی انکا فہرست خریداران
مین درج کیا جاوے اور بروقت طیاری رسالہ اونکی
خدمت بابرکت روانہ کیا جاوے کل جلدین اس رسالہ
کے تنگ طبع ہونگے شایقین کو ضروری کہ جلدی جلدی
درخواستین روانہ فرماوین - وما علینا الا البلاغ -
اور درخواست خریداری اس پتہ پر آنی چاہئے کہ بہ مقام
خاص ضلع گورداسپور ملک پنجاب پاس مرزا سلطان احمد
کے پہونچے -

اخیر پر عموماً بخدمت مہتمم صاحبان اخبارات دینی دنیاوی
التماس ہی عنایت فرماکر اس اشتہار کو بہ نظر اشاعت
رسالہ اپنے اپنے اخبارین ایک ایک دو دو دفعہ درج
فرماکر بندہ کو مرہون منت بے پایان وممنون احسان
بیکران فرماوین - اور خصوصاً بخدمت مہتمم صاحب اخبار
منشور محمدی عرض ہے کہ آپ دو تین دفعہ اس اشتہار
کو اپنے اخبارین جگہہ دیجیگا عند اللہ ماجور اور عند الناس
مشکور ہوجیگا -

المشتہر بندہ حقیر
مرزا سلطان احمد از ضلع گورداسپور ملک پنجاب

سوال

چہ میفرمایند علماء دین - ومقتدایان ملت حنفیہ متین درین صورت کہ
شخصی غائب شد - وچیزے برائے نفقہ زوجہ خود نگذاشت
کہ آن بیچارہ بسرے اوقات خود بآن نماید - وبا انکہ این
ابتلا عام شدہ - واستدانتہ امرے متعذر - آیا درین
صورت قاضی حنفی را بلحاظ صوابدید وقت واصلاح

آن حکم مطابق قضای حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کہ
مذہب دو کس از ائمہ کرام یعنے امام مالک وشافعی
رحمہما اللہ تعالی در قدیم وجماعہ از صحابہ ہم مثل عثمان رض
نزد ابن ابی شیبہ - وابن عباس نزد ابو عبیدہ وابن
ابی شیبہ وعلی نزد امام شافعی بیکروایتہ رضوان اللہ
تعالی علیہم ہمین است - میرسد بانہ یقینوا الحق والصواب
توجروا یوم الحساب وان اجری الا علی اللہ رب العلمین

جواب

اقول وباللہ التوفیق بملاحظہ وپاس چندین امور مثل
تضرر زوجہ از جہت عدم وجدان نفقہ وخوف وقوع در
بلیہ زنا کہ درین زمانہ ہمہ وش قیامت ہرگز زنان
مبالات باین اقبح القبایح نمی کنند وبہانہ تعسر لبسے
اوقات خود مرتکب این امر شنیع میشوند - علماء متاخرین
بغرض دفع فساد بمقتضای اِذَا ابْتُلِیَ بِبَلِیَّتَیْنِ
فَلْیَخْتَرْ اَهْوَنَهُمَا فتوی بر مذہب امام مالک رح
وشافعی رح کہ تمسک ایشان قضای حضرت عمر است
لاباس بہ گفتہ اند - وامام مالک رح در موطا خود تخریج
وے نمودہ ودر صحت وی علماء حدیث را مبالغہ بسیار
است حاجت ذکر ندارد - وصرف ذکر این در کتب طبقہ
اولی بلکہ مقدم بر صحیحین از امام المحدثین شیخ ولی اللہ وہلوی
شاہد است عدل برین دعوی - ومولینا شاہ عبد العزیز
در عجالہ نافعہ بام الصحیحین ملقب ساختہ فقد بر و در جامع
الرموز نیز صاحب وی تفریح بآن نمودہ یعنے جواز

افتاء یذهب مالک رح - هذا لفظه - وقال مالک والاوزاعی
الی اربع سنین فینکح عرسه بعدها کما فی النظم فلو افتی به موضع
الضرورة ینبغی ان لا باس به علی ما اظن انتهی معلوم باد که
برعبارت جامع الرموز از عین کتاب نقل حاصل نشده
بلکه در جواب استفتاء همین مسئله از تحریرات علماء لاهور
نقل برداشتم - واصل استفتاء نزد فقیر موجود است
هر کس که شبهی بخاطر ازین خطور نماید بروے ملاحظه
اصل است - وشاهد صحت این نقل است انچه از شرح بلوغ
المرام من عینه نقل نموده می آید وهو هذا - وهمچنین جواز
حکم وفتوی بفسخ وتفریق نکاح بصورت موجود بودن مالکی
بموضع ضرورت وموقع حرج حسب تصریح خواجه امیر بخاری
وطحطاوی وصاحب نهر وشامی وغیرهم متحقق ومویداست
قاعدة المشقة تجلب التیسیر کما فی الاشباه والنظائر
وصاحب درالمختار ورباب نفقه وصدر الشریعة ایضا
ورباب نفقه در شرح وقایه الروایه - ومحقق چلپی برحاشیه
شرح وقایه به نیابت مالکی یا شافعی همه جایز بل مستحسن
گفته من اراد التفصیل فلینظر ثمه وشیخ عارف باللّٰه
شیخ ولی اللّٰه دهلوے حنفی دوجاے درتصنیفات
خود انتصار مذهب امام مالک نموده درینجا بانچه در
کتاب ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء گفته کفایت نموده
می آید وهو هذا - والاوجه عندی ان المفقود لو جهان
یدخل بها حاله فی عمومات الشرع احدهما انه فوت
الامساک بالمعروف فوجب علیه التسریح بالاحسان

فلما ان قصر فی التسریح ناب الشرع عنه کما ینوب القاضی
فی بیع مال الماصل - وثانیهما انه میت فی ظاهر الحال ونحن
نحکم بالظاهر وعلی الاول قول مالک رح اصوب لانه محکوم
علیه بالتفریق بینه وبین زوجته فکان کالمطلق لها فلا
ترجع الیه الان عدتها کعدة المتوفی زوجها عنها لان
الزوج غائب بمنزلة المیت ولا نظائر کما راة المجنون
وامراة المعسر وعلی الثانی حکمه بمنزلة من بلغها نعی زوجها
فاعتدت ثم تزوجت ثم حضر الزوج فکان بناء فرقتها
علی خبر کاذب فرد ما زعمت واظن عمر رض قد وجه الحکم الی
الامرین بمنزلة القولین للمجتهد فان ذهب القاضی الی
الاول فالامر علی قضاء مالک رح وان ذهب الی الثانی
فالامر علی ما روی اکثرهم عن عمر واللّٰه اعلم بحقیقة الحال
انتهی کلامه - ونیز برظاهر است که عمل بمسئله مجتهد فیها
اهون است نسبت بزنا واللّٰه اعلم وحکمه احکم وعلمه اتم
واللّٰه الموفق وعلیه التکلان -

الملتمس خیرخواه مسلمانان مسکین - م - ر - ن - از سیالکوٹ
مدرس امرکن مشن اسکول موخره ۱۲ صفر المظفر ۱۳۲۸ هجری

قسطنطنیہ

مین جدہر سنو یہی چرچہ اور یہی ذکر ہے کہ حضرت سلطان نے روس سے کیون صلح کر لی کیا ہم لوگون کی کچھ بھی حقیقت نہ سمجھی گئی جو روس کو پلونا کے جاتے ہی بلا روک ٹوک آنے دیا کیا ہم لوگون مین اتنی بھی طاقت نہین تھی کہ ہم روس سے اگر لڑ نہ سکتے تو موسم بہار تک تو ضرور روکتے

ہم پہلے ہی سے دہائی اور واویلا مچا رہے تھے کہ ہمکو اب عالی سے لڑنے کی اجازت ہوجاے اور چند بار عرضیان بھی گذرانین مگر جب جواب ملا ہی ملا کہ ابھی کچھ حاجت نہین ہی اگر موقع ایسا ویسا ہوگا تو ہم خود فوج کی کمان کرینگے ایسے جوابون سے ہم مجبور رہتے نہ ہم کو لڑتے بن آتی تھی نہ رہتے بن آتی تھی اور ہم کو امید تھی کہ اول تو روس کی اتنی طاقت نہین ہے کہ وہ قسطنطنیہ کے قریب اسکے کیونکہ ترکی فوج نے خدا کی عنایت سے روسی فوج کو خوب جانچ لیا ہے اور ہر طرح سے آزمالیا ہے دوسرے اگر خدانخواستہ روسیون نے بلقان سے اس طرف قدم بڑہایا بھی تو حضرت سلطان المعظم ضرور اگر آپ تشریف نہ لیجاینگے تو اپنی رعیت کو اجازت فرمانینگے اور جو روس نے اوریاپول سے آگے قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کی تو نشان محمدی ضرور نکالا جائیگا کہ جس سے تمام اہل اسلام کو جوش پیدا ہوجائیگا اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کے واسطے کوشش کرینگے اور روس کو آنے نہ دینگے لیکن وہ سب ہمارے خیال خام نکلے ہم نہین جانتے کہ یہہ کیا بھید ہے کہ پلونا کے جاتے ہی بربادی کی شکل پیدا ہوگئی اور وہ باتین ظہور مین آرہی ہین جنکا گمان بھی نہین تھا کیونکہ وہی روسی ہین ہمارے دشمن جنکا نام لینے سے ہر ایک کو جوش و خروش ہوتا تھا یا آج یہہ دن ہے کہ روسی قسطنطنیہ مین چلتے پھرتے نظر آتے ہین اور ہما ہا اتنا بھی بس نہین چلتا کہ ہم اونکو کچھ کہہ سکین الغرض طرح طرح کی باتین اور افواہین یہان ہوتی ہین اور یہہ شور و غل ہر ایک جگہہ برپا ہی کہ منتظم لوگون نے نمک حرامی کرکے ملک کو برباد کردیا اور سلطان کو مجبور کرادیا اور واقع مین بھی اصل حال روسیون کے یہان تک آئیگا ہی ہے کہ درحقیقت نمک حرام لوگون نے سازش کرکے یہہ حال دکھایا اور ہزارون کی بربادی کرائی اور ایسی بڑی سلطنت کو شرمندہ اور نادم کرایا اگر یہہ لوگ انتظام عمدہ کرتے اور عثمان پاشا کو مدد دیجاتی تو ہرگز ہمکو یہہ دن دیکھنا نصیب نہوتا اور حضور سلطان المعظم کی نسبت جو لوگ الزام لگاتے ہین یہہ سراسر اونکی غلط فہمی ہے کیونکہ حضرت سلطان نے لڑائی سے پہلے ہی حجتین تمام کرتے تھین اور وزیرون سے عہد و پیمان کرلیا تھا اور وزیرون نے اقرار ہر ایک امر کا کرلیا تھا بلکہ یہان تک کہ حضرت سلطان المعظم نے ارشاد فرمایا تھا۔

دور اندیشی سلطان المعظم

ابھی کچھ عرصہ نہین گذرا جو کامل طور پر مجکو حال ہر ایک امر کا معلوم ہوا لیکن اتنا مجکو معلوم ہے کہ بہ نسبت سال گذشتہ کے اب کے سال ملک کی آمدنی مین کمی رہی ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اگر مین نے لڑائی کا اشتہار دیدیا اور روس سے مقابلہ ہوگیا اور برس چھے چھینے لڑائی ہوتی رہی اتنا روپیہ کہان سے آئیگا اخیر درجہ سلطنت

کو زیر باری اٹھانی پڑے گی اور مفت مین تمام دنیا کی
ندامت اٹھانی ہوگی پس اس سے بہتر یہہ ہے کہ تم لوگ اس
امر مین خوب سوچ سمجھ لو مین یہہ نہین چاہتا ہون
کہ بندگان خدا مفت مین مارے جائین یا تکلیف مین
مبتلا ہون اگرچہ روس ظلم پر ارادہ ہی اور مجکو معلوم
ہوتا ہی کہ وہ بے جنگ کئے باز نہ آئیگا اور مین یہہ
خوب جانتا ہون کہ روس کے ارادہ کے موافق مجکو
بھی ہتیار اوٹھانے پڑینگے مگر پھر بھی مین اس بات
کو بہتر سمجھتا ہون کہ خدا کے بندے ناحق نہ مارے
جائین ہان اگر اپنا گھر کامل بندوبست کے ساتھہ دیکھا
تو مضایقہ نہین پھر اوسوقت کرت کی جائیگی چنانچہ
اس امر مین گفتگو جمعہ کے روز خاص پارلیمنٹ کے
مکان مین ہوئی تھی اور منبر پر جلوہ نما ہو کر حضرت سلطان
المکرم نے ایک گھنٹہ کامل تقریر کی تھی اور ایک بار
منبر پر سرو قد ہو کر باواز بلند صاف فرمایا تھا اوسوقت
جلسہ مین تخمیناً دس بارہ ہزار رئیس اور درباری
آدمی موجود تھے اور سب کرسیون پر بیٹھے تھے۔

تقریر سلطانی کہ ای میرے رفیق مین
ایک نیا آدمی تم مین اگر شامل ہوا ہون اور تم کو
اس سلطنت کا حال بخوبی معلوم ہے کہ ہمیشہ سے
یہہ سلطنت نیابت رسول کریم مین ہے اور ہمیشہ
تم لوگ اپنے ملک کی کوشش کرتے آئے ہو اور
ہمارے تمہارے بزرگون نے اللہ کی راہ مین جانین
دین اور مال خرچ کر ڈالے مگر دشمن کے ہاتھون سے
اپنے ملک کو بچایا اور کسی طرح سے درگذر نکی تم کو یاد
ہوگا کہ کریمیا کی لڑائی مین کیا کیا کچھ ترکون نے بہادریان
کین اور کسطرح سے دشمن پر اون کو خدا نے غالب
کیا اگرچہ مجکو اوسوقت ہوش نہ تھا مگر مین دیکھتا ہون
کہ تواریخون مین تمام حالات درج ہین عمر پاشا
مرحوم نے کیا اچھا انتظام کیا تھا کہ جسکے واسطے ہر ایک
بشر کی زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے کہ اللہ نورانی
کرے عمر پاشا کی قبر کو۔

پس اے میرے پیارے بھائیو مین خدا تعالی سے
امید رکھتا ہون کہ تم لوگ خوب سوچ سمجھ کر مجکو صلاح
دوگے اور اپنی طاقت کو اچھی طرح سے دیکھہ لوگے
تاکہ بعد مین کسی طرح کی دقت نہ اٹھانی پڑے اور جسوقت
بحکم خداوند کریم یہہ کام شروع کیا جائیگا اوسوقت
تم لوگون کو ہر ایک طرح سے کوشش کرنی پڑیگی
اگرچہ یہہ مین جانتا ہون کہ عمر پاشا مرحوم کا سا
انتظام ہونا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے کیونکہ روس
نے اپنا کامل فوج سے بندوبست کر رکھا ہے اور
اپنے ملک سے وہ اپنی فوج کو سرحد کی طرف کسی حیلہ
سے روانہ کر چکا ہے لیکن تاہم مین اپنے خداوند
وحدہ لاشریک کے بھروسہ پر ہون اور خوب
جانتا ہون کہ اگر روس سے لڑائی ہوگئی تو خدا تعالی
اپنی مدد کریگا مگر شرط اسمین یہہ ہے کہ تم لوگون کو

اتفاق اور انتظام کرنا ضرور پڑیگا کیونکہ انہین دونون باتون سے برکت اور برخلاف ان دونون باتون کے حرکت ہوجاتی ہے اب تم کہو مجکو کیا مشورہ دیتے ہو یہہ بات کہکر حضرت سلطان المکرم بیٹھ گئے اور لوگ بھی اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور سب نے ایک دوسرے سے مشورہ کرکے بڑے بزرگون کو اپنا پیش امام قرار دیا اور سر قدم کھڑے ہوکر عرض کی کہ اے ہمارے سر کے تاج اور ہمارے دین کے ستون ہم آپکے دین کو بہت بزرگ تصور کرتے ہین کہ آپ جیسا آفتاب ترک اور ماہتاب عرب اسوقت ہم خاکسارون مین جلوہ کر ہے ہم کو کمال فخر ہے خداوند کریم آپ کی عمر دولت مین برکت دے اور رحمت عطا فرمائے اور رہتی دنیا تک آپ کو ہمارے سر پر سلامت رکھے مگر ہم کو افسوس اور رنج اسبات کا ہی کہ گویا صبح ہوتے ہی دشمن نے سر اٹھایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ چند روز آپ کے دشمنون کو دشمن کی سرکوبی کے باعث تردد اور شتاب ہوگا مگر ہم خدائے عزوجل کی بارگاہ مین دست بدعا ہین کہ اے خداوند تو ہمارا شہنشاہ بے پرواہ ہے اور ہم تیرے عاجز بندے تجھسے باعجز وانکسار عرض کرتے ہین کہ تو ہمارے اس نوجوان خوش خلق خندہ پیشانی رحم دل بادشاہ کو دشمن پر فتحیاب کرنا اور ہم سب کو اپنے حبیب کے طفیل سے اسکے زیر سایہ رکھنا بعد اس دعای خیر کرنیکے سب نے کہا آمین۔

جواب رعایا پھر ان پیشوادن نے جنکو تم لوگون نے اپنا امام مقرر کرکے حضرت سلطان کے روبرو پیش کیا تھا اونہون نے عرض کی کہ آپ کے رعایا مین سے کسی کو منظور نہین ہے کہ دشمن کے سوال قبول کئے جائین بلکہ برخلاف اوسکے دعوے کے وہ جو جنگ کی دھمکی سے مجبور کرتا ہے اوسکے مطابق جواب دیا جاے اگر جنگ پر وہ آمادہ ہے تو یہان کسکو انکار ہے کیونکہ قدیم سے اس سلطنت کا رقیب اور دشمن روس درپے ہتک ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ایک نہ ایک حیلہ نکال کر اکر دیتا ہے۔ پس ہم لوگ جان ومال سے غلامی مین حاضر ہین اور کسی طرح سے درگذر نکرینگے ہم یہہ نہین چاہتے کہ دشمن کے قول کو پورا کیا جاے اور اسکے دباوسے صوبجات ماتی ہرزیگوینا بوسینا وغیرہ کو آزادی دیجاے کیونکہ اسمین سلطنت کی ہتک ثابت ہوتی ہے قدیم سے یہہ سلطنت دشمن کی سرکوبی کرتی آئی ہے اگرچہ روس کے پاس سامان جنگ مہیا ہے جسکے باعث وہ زور شور پر ہے لیکن ہمکو اپنے خدا کا بھروسہ ہی کہ جو ہمیشہ اس سلطنت کا حامی ومددگار رہے اب بھی وہی مددگار رہے گا۔

مکرر تقریر سلطانی بعد اس گفتگو کے حضرت سلطان المعظم نے مکرر فرمایا کہ کیا تم لوگ اسی مین راضی ہو کہ مین اپنی تلوار کو برہنہ کرون۔

جواب ثانی رعایا سب نے باتفاق عرض کی کہ ہان ہم اسی بات مین راضی مین خداحامی ومددگار آپکا ہے اوسوقت عصر کا وقت قریب ہوگیا تھا حضرت سلطان المکرم نے اپنی تلوار آبدار کو میان سے باہر کیا اور داہنے ہاتھ مین دست مبارک کو بند کرکے فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو اسبات کے کہ مین نے تم سب کے مشورہ سے اپنی تلوار کو برہنہ کیا ہے اور مین نہین چاہتا کہ ناحق خلق اللہ کا خون ہو مگر بمجبوری مجکو سخت کام کا انجام دینا پڑا اب مین اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہون کہ اس تلوار کے برہنہ کئے کی شرم اوسکے ہاتھ مین ہے اور اسوقت اس سے زیادہ اور کوی دعا نہین کہ تم مین اتفاق ہو سب نے باآواز بلند کہا آمین - بارک اللہ یا امام المسلمین اتنے مین موذن نے عصر کی اذان پڑہی سب نے کہا ایاک رت الیہ -

ترکی تلوار کا برہنہ ہونا الغرض اوسیوقت سے شمشیر عثمانیہ برہنہ کی گئی اور نماز عصر کی پڑہی گئی اور پیش امام نے نماز پڑہائی بعد نماز کے بموجب طریقہ حنفیہ حضرت سلطان المعظم کے حق مین امام نے دعا پڑہی کہ جس سے ہر ادنی واعلی کا دل رقیق ہوتا تھا اور آمین اللہ کی صدا بلند تھی -

صاحب خط قسطنطنیہ فرماتے ہین کہ مین بھی اوس جلسہ مین موجود تھا مینے عصر کی نماز ایسی کیفیت کی کسی روز اپنی عمر بھر نہین پڑہی نہ کبھی دیکھی تخمینا ۲۰ ہزار آدمی جمع ہوگئے تھے اور بہت لوگ باہر میدان اور باغچہ مین کھڑے رہے اونکو اندر آنے کی جگہ نہین ملی اور اکثر لوگ نواح کے مکان والون نے دور ہی سے اپنے اپنے مکانون مین نماز کی نیت باندہکر امام کا اقتدا کرلیا تھا اس باعث سے کہ اول تو عصر کا وقت مقبولیت کا دوم جمعہ کا روز سیوم حضرت سلطان کا شامل ہونا چہارم حضرت سلطان کا شمشیر برہنہ کرنا پنجم ہجوم خلقت کا ہونا غرض بعد نماز کے ہر طرف لوگ نواح مین آمین آمین کا شور تھا -

بعد فراغ دعا کے حضور سلطان عبدالحمید خان خلد اللہ ملکہ کی سواری مبارک روان ہوئی اور توپخانہ نے جو اوسوقت آراستہ تھا سلامی ادا کی سڑک پر ہر طرف بارک اللہ یا امیر المومنین کا غل تھا اور ہر ایک مکان دکان کے کروٹ پر خلقت کا ہجوم تھا مغرب کے قریب محل مبارک مین رونق افروز ہوے اور اسیوقت سے حکم احکام فوج کے واسطے جاری کئے گئے چنانچہ وہ تمام شب حضرت سلطان المعظم کو معہ وزیرون کے اسی انتظام اور بندوبست مین گزری اور راتون رات احکامات جاری ہوگئے -

صاحب خط قسطنطنیہ کا مقولہ ہے کہ مجکو افسوس آتا ہے اون نادان اور کم عقل آدمیون پر جو اب حضرت سلطان المعظم پر حرف ناتجربہ کاری کا لگاتے ہین کیا کوئی دقیقہ حضرت ممدوح نے باقی رکھا تھا مگر جو کچھ

وقت پیش آرہی ہے یہہ صرف نااتفاقی کے باعث
سے ہی جسکو آخر وقت تک بھی حضرت سلطان المعظم نے
فرمایا تھا کہ تم مین اتفاق رہے پس اگر اتفاق رہتا اور
نفاق نہوتا تو آج کو یہہ دن کیون پیش آتے - کیا فوج
عثمانیہ کو روسی فوج کا ڈر ہوگیا ہے یا فوج روس
نے کوئی ایسی فتح عظیم حاصل کرلی ہے جو ترکون کے
دلون پر اونکا رعب غالب ہوگیا ہو ہرگز نہین ہرگز نہین
یہہ وہی ترک ہین جن تیس ہزار ترکون نے قلعہ قارص
کے سامنے سے دیڑھ لاکھہ روسی فوج کو بھگا دیا تھا
اور سرحد کے باہر نکال دیا تھا اور یہہ وہی ترک ہین
جنہون نے پلونا مین صرف بیس ہزار کی تعداد نوجوان
اور نو آموز ترکون سے اڑتالیس لاکھہ روسی فوج
کو چار مہینے تک روکا جسکے کمانیر خود شاہ روس اور
پرنس چارلس والی رومانیہ اور گرانڈ ڈیوک سپہ سالار
فوج روس تھے اور روس کی وہ آئین دان فوج
بلائی گئی تھی کہ جسکا دنیا مین شور مچ گیا تھا لیکن انہین
ترکون نے اونکو چار مہینے تک روکا اور مجبور کردیا
حالانکہ پلونا کوئی قلعہ نہ تھا نہ کوئی شہر پناہ گزین تھا
نہ پلونا کوئی ایسا مقام تھا جہان بہت سی آبادی
ہو بلکہ ایک ویران جنگل مین جھوٹی سی بستی ہے
اور ترکون مین سے صرف ایک جنرل غازی عثمان
پاشا تھے اور روس کی طرف مجمع کثیر تھا اور
چار مرتبہ شاہ روس نے خود شامل ہوکر اور
فوج کو سہارا دیکر جمع کیا اور چاردن دعوت شکست کمائی
کیا انصاف اسی کے کہتے ہین کہ یہہ ترک جو دنیا مین
ضرب المثل ہوگئے تھے اور وہ تو رہے درکنار خود حضرت
سلطان کو بدظنی سے یاد کرنے لگے - مجکو افسوس آتا ہے
اون لوگون کے حال پر جو حضرت سلطان المعظم کی
محنت و مشقت کو چند ہی روز مین بھول گئے اور
اونکو یاد نہین رہا کہ حضرت سلطان المکرم کو ایک دن
بھی چین اور آرام سے نہین گذرا اکثر تمام راتین بیداری
مین گذاردین چنانچہ قارص جاتے وقت کیا کیا کام
حضرت سلطان المعظم نے کئے ہین اللہ رحمت کرے
انکے حال پر اور برکت دے انکی عمر مین - لوگون کو
ایسا برگشتہ نہونا چاہئے اور نہ اسبات پر بھروسا
کرنا چاہئے کہ روس غالب ہوگیا اسکو غلبہ نہین
کہتے اگر روس لڑتا ہوا آتا تو اوسوقت البتہ روس
کا غالب ہونا کہا جاتا تو مناسب تھا صرف پلونا کے
مقابلہ مین چار مہینے روسی فوج رکی رہی مین سچ
کہتا ہون کہ ترکون کے آگے روسیون کی کچھ حقیقت
نہین ہے مگر مجبوری اسبات سے ہوگئی کہ اونکو
امداد نہ پہونچی قارص کی طرف بھی یہی معاملہ
پیش آیا اور بلگیریا مین بھی ایسا ہی ہوا اگر مدد پہونچ
جاتی تو روسی فوج کا اتنا حوصلہ نہ تھا جو ترکی فوج
کے مقابلہ مین ٹھہر سکتی بلکہ مین نے پختہ روایت
سنی ہے کہ آخر حملہ شاہ روس نے اس خیال سے

کرایا تھا کہ جسقدر طاقت ہے صرف کردی جاے چاہے کل فوج کٹ جاے اگر اسمین پلونا فتح ہوگیا تو فہو المراد ورنہ سلطان سے صلح کرنے کا سوال کرونگا اور جو سلطان اس امر کو منظور نکرینگے تو اپنے ملک کو واپس جاونگا اور بعد دو سال کے اپنی طاقت کو پورا کرکے پھر لڑونگا لیکن خدا یتعالی کو اسی طرح منظور تھا اب منصف لوگ انصاف کرین کہ پلونا سے ادہر کوی مقابلہ ترکون سے نہین ہوا روسی بلا دقت اوریا نوپل اور اوس سے آگے تک چلے آنے اگر ترکون سے مقابلہ ہوتا کیا روسی آگے آسکتے ہرگز نہین۔ کشف الاخبار بمبئی

رہای ترکان

برلین کا اخبار (دوفوس) بحوالہ ایک تار برقی مقام بچارست کے تحریر کرتا ہی کہ گورنمنٹ رومانیہ نے کل ترکی قیدیون کو چھوڑ دیا اہل رومانیا ان ترکی قیدیون کی دلیر ہونے کی بڑی تعریف کرتے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ حالت قید مین یہہ قیدی نہایت عجز کے ساتھہ رہے اور اپنے محافظون کو سرمو تکلیف نہین دی۔ اور اخبار الجوائب مین لکھا ہی کہ گورنمنٹ سرویہ نے چار ہزار ترکی قیدیون کو چھوڑ دیا۔

مہاجرین آجکل قسطنطنیہ مین سوا اون لوگون کے جو سکنائے شہر کے یہان جہان ہین ایک لاکھہ ۱۰ ہزار کے قریب مہاجرین ہین۔ ۲۰ ہزار آدمیون کو مجلس اعانہ انگلنڈ کہا نا کہلاتی ہے اور جو لوگ شہر مین بطور مہمانون کے ہین وہ بھی دس پندرہ ہزار سے کم نہین۔ ایک جہاز خاص مہاجرینون کے لانیکے واسطے بندر سلانیک مین اور جہہ جہاز وارنا پر مقرر ہوے ہین تاکہ وہ مہاجرین کو طرابزون اور سینوپ شام اور ایشاے کوچک کو سوار کرکے لیجاوین۔ چونکہ ہر جگہہ سے مہاجرین بکثرت آتے ہین اور اون کشتیون کو اتنی فرصت نہین کہ وہ قسطنطنیہ کے مہاجرین کو بھی لیجا سکین اسواسطے ۹ کشتیان اور مقرر ہوے ہین تاکہ اونکے لانے اور لیجانے مین دیر نہو باعث کثرت آدمیون کے بیماری کا بہت زور ہے۔

قسطنطنیہ ۶ منہ۔ انگریزی بیڑہ جہازات آہنی ورزش کرتے مقام ازمدت سے نکل چکا ہے اور نوزلا مین لنگر انداز ہوگا اور دو روز کے عرصہ مین مقام ازمدت کو مراجعت کریگا۔

رومیلیہ مین مسلمانون کا دنگہ ہنوز ترقی پذیر ہے۔

قسطنطنیہ ۲ منہ حضور سلطان المعظم نے عام لوگون کی تکریم کو دبانے کے لئے باطوم واسکوتری وغیرہ مین افسرون کو بھیجے ہین

بمبئی ۲ منہ قلت آب کے سبب سے تالابون مین ہم مالطہ کی دوسری تکری فوجکی ابتک بمبئی سے روانہ نہین ہوی پانچ جہاز آگے نکل چکے اور باقی آج شب کو جانے والے ہین

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان کے اہتمام سے چھپا

مورخہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ شمارہ ۱۶ جلد ۷

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی بعثہ بالحق بشیرا ونذیرا ۹۵ھ

منشور رسولاں ہمہ محتاج نجاتم
توریت بلا توریہ انجیل تجیل

خاتم و مخرامد منشور محمدؐ
گویاں صفت و سیرت سرور محمدؐ

منشور محمدی

۱۲۹۵ سنہ ہجری

فرمان رسولان سلف سافتہ مرفوع
توریت ہم انجیل برافتادہ تجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا بنبی یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک صرف ۱ روپیہ ہے جن خریداروں کو ہمارے منشور پیشگی بھیجے جاتے ہیں اور اگر کچھ زیادہ نوشتہ خواندنی ہو تو لکھ بھیجیں مضامین مضافی وغیرہ منظور ہوں تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کر بنام محمد شفیع مہتمم مطبع دار الاشاعت منشور محمدی واقع مسگر نگا روانہ فرماویں اگر عالی ہم حضرات زر قیمت یا عطیہ وانعام دیں تو بذریعہ لوٹ یا منی آرڈر یا کمتر نصف آنہ زیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا بیان جاری ہے
وصف جسکی خطاب سے ہی ہے

نعت کس کی بیان ہے ہر دم
وصف جسکی ہے شافع عالم

نام جسکی آج کل منشور
امن عالم ہوا ہے جسکا منصور

ہے یہ منشور بادشاہ ام
جلوہ افروز جملہ عالم

امین اثبات دین ہے کامل
رد شبہات کجرو دجاہل

اسکے انوار سے نہیں ہے عجب
شمس گشت گے گہ زر کوکب

شمس تاباں کو جب کہ ہے مستور
کیوں نہ کو گرد کرہ کرے نور

اسکا ایسا ہی معاملہ تاباں
ظلمت افشان نفی ہے نما افشاں

اسکے دل سے ہیں سب شنائی
چاہتے رب ہیں لیک عیسائی

غزل

گر کرو جو عشق واسطے مصطفےٰ کا بن گیا
خاص بندہ پھر گزیدہ وہ خدا کا بن گیا

آپکی خوش خو و خو و اندازہ جو کی کا بیان
جب کیا مدین ہی پیکر ادا کا بن گیا

امتحان ہے خوف عشق احمدی میں ہر کہ کا
ہر جگہ کے جو کوئی تابع رضا کا بن گیا

دشت طیبہ سے جو بوئی آئی الطاف کی
ملگئی ہمکو تو لکھا کیمیا بن گیا

وصف شرم احمدی کا جب کیا جبریل نے
دل سراسیمہ ہو کے آئینہ حیا کا بن گیا

حسن حضرت تین دہان تا بر او صاف کو
نکتہ سنجہ اتنا سا ہر ایک لغا کا بن گیا

ولہ

ہوگی محبت درد عیسائی دین مسلم تجھے
نعت کہنا جب ترا نسخہ شفا کا بن گیا

منہ

نعت پر رہتا ہوں مدحت رو و پا پر ہوا ہوا
رہتا ہوں اپنے سخن کا میں صلہ پایا ہوا

دیکھنا مضمون توصیف خرام یار کے
کیا ہی ناز و ادا آتا ہی لہراتا ہوا

آپ سے قرآن کا بھی کیا معجزہ بن مثل ہے
جسکو پھرتا ہی ہر ایک دعوے پہ دکھلاتا ہوا

ہمنشین تو فرقت احمد کی بے چینی نہ پوچھ
مضطر پھرتا ہی نہین ہر وقت گھبراتا ہوا

غایت وصف جمال اسکا کیونکر لکھون
فکر مین مضمون نہین آتا ہی شرماتا ہوا

کاکل خمدار آنحضرت کے کرتا ہون ثنا
جان دیگا اسکے دشمن پیچ و خم کھاتا ہوا

جب دیکھا وصف دہان نبی تشبیہ کو
گوہر غلطاں پھر یگا الجھاتا ہوا

محلے ہی جاتے ہین ہجر احمدی مین طفل اشک
کب تک آنکھون سے خون انکو نہین بہلاتا ہوا

نعت لکھنے عمر بھر جبتک جیوے اسکے سوا
اور کیا مضمون ہے وہ تسلیم تھین بھاتا ہوا

کلکی اوتار

واضح ہو کہ رسالہ الموسوم بہ کشف الاسرار مولفہ مولانا محمد حسن صاحب بکمال تحقیق اور تنقیح کتب معتبرہ سے حضرت کلکی اوتار کا بیان کیا گیا ہی کہ مقصود اون سے کیسکے ذات مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص ہے۔

۱ - زمانہ بادشاہ ایران وہنکا دریافت ہوا۔

۲ - کلکی پران مین لکھا ہی کہ کلکی بنظر اسکے کہا جاتا ہی کہ کلنگ کو دور کرینگے جو زمانہ کے دل پر چھا رہا ہوگا ورنہ وہ پورن برہم ہونگی اور یہہ اشکستی سے خوب ظاہر ہے اور پھلے دستیاب ہوا سکے سے باب چہارم بکا شفات انجیل سے اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے فرشتہ کے قول سے کہ اسمعیل کا دماد کو یعنی بڑی سے بڑی کو پیدا کرونگا تطبیق دیگر تلازم مابین ہیئہ محمد نام نامی اوپورن برھم مین بیان کیا تھا۔

۳ - پران مذکور مین لکھا ہی کہ قوم کلکی اوتار کی گرگ یعنی رشی ہوگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم قریش رشی عابد نضر کی ہی جو اولاد پاک قیدار بن اسمعیل ابراہیم کے ہین کہ اپنی عقل سے حق تعالیٰ کو ایک جانکر عبادت کرتی ہے۔

۴ - نام والد ماجد کلکی اوتار کا وشنو ویسن یران مذکور مین لکھا ہی اور وشنو اللہ کو کہتے ہین اور پس بمعنی عبد کے ہی وہی والد ماجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبد اللہ نام ہی ؛ ۵ - نام والدہ ماجدہ کلکی اوتار صاحب کا سومتی ترجمہ کیا ہی جسکی معنی معتدہ کے ہین وہی آمنہ کے معنی ہین جو والدہ ماجدہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی۔

۶ - پران مذکور مین لکھا ہی کہ کلکی اوتار چار بھائی ہون گے پھر تین بھائی کے نام لکھے ہین ایک کا نام کوی دوسرے کا نام سمنت تیسرے کا پراگ جیسے کتاب جزقیل و ذکریا و مکاشفات مین چار یاروں کے نام کے طرف اشارات ہین ویسے ہی جتنے لوگ کلکی اوتار صاحب کے چار نشین لکھتے ہین جیسے کتاب دوالی کلپ مین کتب معتبرہ اپنی سے جیسے لکھا ہی ویسے ہی اس مقام پر کلکی اوتار پران مین درج اصل یون معلوم ہوتا ہی کہ بجای اسکے کلکی اوتار کے چار بھائی ہونگے یون تصحیف ہوگیا کہ کلکی اوتار چار بھائی ہون گے پھر ہر ایک کا وصف نہین لکھا کیونکہ مجھکو ایک ہی نسخہ کلکی پران کا ملا ہی دوسرا کہین سے نہین ملا۔

۷ - مقام مولد کلکی اوتار صاحب کا شنبل نگری یعنے عرب کی بستی لکھی ہے اسکی تحقیق یہہ ہی کہ ہو - زمین کو اور سمندر کو سات حصہ پر اور سات سمندر پر تقسیم کرکے ہر حصہ کا ان کو دیپ اور جھوٹے کو ابہہ دیپ کہتے ہین انکا کچھ

شمار نہین اور غلو نہود کا مشہور ہی اسی نظر سے بیان اونکا ذہن نشین ہوتا نہین جو جغرافیہ کو مطابق ہوا اور اسی سے آئین اکبری کے مہتمم طبع کو حال جبکہ دریافت ہوا تردد واقع ہوا اور ہنوز ہے مگر مولف رسالہ کشف الاسرار کے غلو سے کنارہ کش ہوکر اسکا بیان تحقیقات سے لکھہ دیا ہی -

۸ - پران مذکور مین لکھا ہی کہ کہوہ مین تپشی کرینگے یہہ بھی عبادت کرنے کو حرا مین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی خوب پایہ ثبوت کو پہنچا -

۹ - پران مذکور مین ہی کہ پہاڑ کے کہوہ مین پرشرام جی تعلیم پاوینگے اور پرش یعنی روح کہے ہے اور رام گو رام چندر کا بھی مرحسم مگر در اصل اللہ کو کہتے ہین یعنی روح الامین جبرائیل اور عقل اول سے جو بعض جہلا جبرئیل سمجھتے ہین محض غلط ہے عقل اول حقیقت محمدی ہی وبس اور بعضے برہما کو جبرئیل کہتے ہین یہہ بھی غلط ہے پس امی ہونا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوب ثابت ہوا جیسے فصل ۱۶ اسفر تکوین مین اسمعیل علیہ السلام کو فرمایا گیا ہی کہ وہ مرد امی ہوگا یعنے اولاد اوسکی جسکو ظالمون نے ترجمہ وحشی کرکے کیا ہی کہ ہاتھ اوسکا سب پر ہوگا یا کہ مخالف سب کے ہوگا - غرض مدعا غلبہ معقود ہی وہ دونون صورتون مین حاصل پس جہلا کا اعتراض کہ اگر پیغمبر ہے یا اوتار تو پہلے سے دعوی کیون نہین کیا محض غلط ہوا کہ قایل اپنی کتابون سے ناواقف ہی -

۱۰ - پران مذکور مین ہے کہ سنکلدیپ کے راجہ یعنی امیر کی لڑکی اپنے وکیل کی معرفت قبول اسلام کریگی یہہ بھی خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے قبول کرنے سے معرفت میسرہ نامی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوب پایہ ثبوت کو پہونچا کہ کثرت زر خالص سے کہ مفطمہ بلکہ اکثر عرب کے بت پہلے سے رانی ہتھین اور کتاب یوشع مین ایک شہر کے رئیس کو ملک لکھا گیا ہے -

الحاصل سال مذکور مین کلکی اوتار کا بیان مفصل درج ہے انشاء اللہ تعالی پھر یکے ہم اس بارہ مین تحریر کرینگے فقط

- راقم مرزا موحد جالندھری -

بقیہ تبصرہ

پھر باوا صاحب یہہ تحریر فرماتے ہین کہ یہہ اعتراض کرنا بیجا ہی کہ بی امت اور انادی ہونا خدا کی صفت ہی اگر روح بھی بے امت اور انادی ہون تو خدا کے برابر ہو جائینگے کیونکہ کسی جزوی مشارکت سے مساوات لازم نہین آتی جیسی آدمی بھی انکھ سے دیکھتا ہی اور حیوان بھی پر دونون مساوی نہین ہوسکتے -

یہہ دلیل باوا صاحب کی تغلیط اور مسخط ہی ورنہ کون عاقل اسبات کو نہین جانتا کہ جو صفات ذات الہی مین پائے جاتے ہین وہ سب اوس ذات بی مثل کے خصائص مین کوئی چیز اونمین شریک نہیم ذات باری کے نہین ہوسکتی کیونکہ اگر ہوسکتی ہی تو پھر سب صفات اوسکے مین شراکت غیر کے جایز ہوگے اور جب سب صفات مین شراکت جایز ہوی تو ایک اور خدا پیدا ہوگیا پہلا اسبات کا آپکے پاس کیا جواب ہے جو خدا کے صفات

قدیمہ مین سے جو انادی ہونے انت ہونیکی صفت ہی وہ تو لوگ
غیر مین بھی پائی جاتی ہے لیکن وہ ہے صفات موس کے اوسی سے
مخصوص مین ذرہ آچھا کر کے سوچین کہ خدا کے کیا تمام صفات
ایکسان ہین یا متفاوت ہین پس ظاہر ہے کہ اگر ایک صفت مین صفات
مخصوصہ دوسرے سے اشتراک یا غیر جایز ہوگا تو سب مین جایز ہوگا
اور اگر نہین تو سب مین نہین اور یہہ جو آپنے نظیر دی جو حیوانات
بھی مثل انسان کے آنکھ سے دیکھتے ہین لیکن اوس رویت سے
انسان نہین ہوسکتا نہ اوس کے مساوی ۔

یہہ نظیر ایکی بے محل ہے اگر آپنے ذرہ بھی غور کرتے تو ایسی نظیر
کبھی نہ دیتے حضرت مسلمانو یہہ کون کہتا ہی کہ ممکنات کو عوارض
خارجیہ مین باہم شرکت اور بہت نہین امر متنازع فیہ تو یہہ ہی
کہ آیا خصایص الاہیہ مین کسی غیر اللہ کو بھی اشتراک ہی یا صفات
اوس کے اوسیکے ذات سے مخصوص ہین آپ مدعی اس امر
متنازع کے ہین اور نظیر ممکنات کی پیش کرتے ہین جو خارج
از بحث ہی آپ امر متنازع کی کوئی نظیر دین تو تب حجت تمام
ہو ورنہ ممکنات کی تشارک بتجانس سے یہہ حجت تمام نہین ہوتی
نہ ذات باری کی خصایص کو ممکنات کے عوارض پر قیاس کرنا
طریقہ دانش وری ہے ۔

علاوہ اسکے جو ممکنات مین بھی خصوصیتین ہین وہ بھی اون کے
ذوات سے مخصوص ہین جیسے انسان کے حد تمام یہہ ہے جو حیوان
ناطق ہو اور ناطق ہونا انسان کے خصایص ذاتیہ مین سے اور
اسکا فصل اولیہ ہے غیر ہی یہہ فصل اوسکا نہین کہ ضرور
بینا بھی ہو اور آنکھ سے دیکھتا ہو کیونکہ اگر انسان اندھا بھی
ہو جاوی تب بھی انسان ہے بلکہ انسان کے خصایص ذاتیہ سے وہ
امر ہے جو بعد تفارق روح کے بدن سے اوس کے نفس مین بنا
رہتا ہی ہان یہہ سچ ہے جو ممکنات اس وجہ سے جو وہ سب ترکیب
عنصری مین ہی ہین بعض حالات خارج از حقیقت نامہ مین ایک
دوسرے کے مشارک بھی ہوتے ہین جیسے انسان کے اور گھوڑا اور
درخت کہ جوہر اور جسم النامیہ اور قوت نامیہ رکھتے ہین یہ
تینون شریک ہین اور حساس متحرک بالارادہ ہونے مین انسان
اور گھوڑا مشارکت رکھتے ہین لیکن ناطقیت نامہ ہر ایک کی جدا
جدا ہی غرض یہہ صفت عارضی ممکنات کی حقیقت نامہ اون کی
پر زیادہ ہی جسمین کبھی تشارک اور کبھی تغایر اوسکا ہو جاتا ہی اور باوصف
مختلف التحقایق اور متغایر الماہیت ہونیکے کبھی کبھی بعض مشارکات
مین ایک جنس کے تحت مین داخل ہو جاتے ہین بلکہ کبھی ایک حقیقت
کے لئے کئی ایک اجناس ہوتے ہین اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ کون
ایسا ہوتا ہے یہہ اس واسطے ہوتا ہی کہ ترکیب نامی اون کی اصل
حقیقت اونکی پر زیادہ ہی اور سب کی ترکیب نامی کا ایک ہی
استقسس یعنے اصل ہے ۔ اب آپ پر ظاہر ہوگا کہ یہہ تشارک ممکنات
کا خصایص ذاتیہ مین تشارک نہین بلکہ عوارض خارجیہ مین
اشتراک ہی باطنی آنکھ انسان کی جسکو بصیرت قلبی (عین
لائقین منت) کہتے ہین دوسری حیوانات مین ہرگز نہین
پائے جاتے ۔

اخیر مین باوا صاحب اپنی خاتمہ جواب مین یہہ بات کہکر خاموش
ہو گئے ہین کہ سب دلایل معترض کے توہمات ہین قابل تردید
ہین اس کلمہ سے زیرک اور ظریف آدمیون نے فی العور معلوم

کرلیا ہوگا کہ باوا صاحب کو یہ لفظ کیوں کہنا پڑا بات یہ ہوئی کہ اول تو ہماری معروض دوست جناب باوا صاحب جواب دینے کے طرف دور ہے اور جب تک ہوسکا ہاتھ پاؤں مارے اور کودے اچھلے لیکن جب اخیر کو کچھ پیش نہ گئی اور عقدہ لاینحل معلوم ہوا تو آخر ہانپ کر بیٹھ گئے اور یہ کہدیا کہ کیا تردید کرنا ہی یہ تو تو ہمات ہین لیکن ہر عاقل جانتا ہی کہ جن دلایل کے مقدمات یقینیہ پر بنیاد ہی وہ کیون توہمات ہوگئین اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور آیندہ بلا ضرورت نہین لکھینگے فقط -

الراقم سرزا غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

باوا صاحب کی شرایط مطلوبہ پر چہ سفیر ہند ۲۳ فروری کا ایفا اور نیز چند امور واجب العرض بتفصیل ذیل -

۱ - اول ذکر کرنا اس بات کا قرین مصلحت ہی کہ اشتہار مندرجہ ذیل مین جو حسب درخواست ہمارے معروض دوست باوا زاین سنگھ صاحب وکیل کے لکھا جاتا ہی لفظ جرمانہ کا جو بجای لفظ انعام کے ثبت ہوا ہی محض بغرض رضاجوی باوا صاحب کے درج کیا گیا ہی ورنہ ظاہر رہے کہ ایسا اندراج مطابق منشای اصول قوانین مجریہ سرکار کے ہرگز نہین ہی کیونکہ یہ رقم موعودہ کسی مجرمانہ فعل کا تاوان نہین تا اسکا نام جرمانہ رکھا جائے بلکہ یہ وہ حق ہے جو خود مشتہر نے بطیب نفس و رضای خاطر بلا اکراہ غیری کسی مجیب مصیب کو بداش اوسکی جواب باصواب کے دینا مقرر کیا ہے اس صورت مین کچھ پوشیدہ نہین کہ یہ رقم درحقیقت بصلہ اثبات ایک امر غیر مثبت کے ہی جسکو ہم انعام سے تعبیر کر سکتے ہین جرمانہ نہین ہے اور نہ از روی حکم کسی قانون گورنمنٹ برطانیہ کے کوی سوال ایک نیتی سے کرنا کسی امر مین بصدق نیت کچھ رای دینا داخل جرم ہی تا اس نکتہ چینی کی کچھ بنیاد ہوسکے غرض اس موقعہ پر ثبت لفظ جرمانہ کا بالکل غیر معقول اور مہمل اور بی محل ہے لیکن چونکہ باوا صاحب ممدوح پر چہ مقدم الذکر مین بزعمہ دیگر شرایط کے یہہ شرط بھی لگاتی ہین کہ بجای لفظ انعام کے لفظ جرمانہ کا لکھا جاوے تب ہم جواب دینگے سو خیر مین وہی لکھدیتا ہون کہ باوا صاحب کیطرح جواب اس سوال اشتہاری کا دین ہر چیز مین جانتا ہون کہ باوا صاحب اس حرج قانونی مین بھی غلطی پر ہین اور کوی ایسا ایکٹ میری نظر سے نہین گذرا جو نیک نیتی کے سوال کو جرم مین داخل کرے -

۲ - شرط دویم باوا صاحب کی اسطرح پر پوری کردی گئی ہے جو ایک خط بقلم خود تحریر کرکے باقرار مضمون مشتہرہ کے خدمت مبارک باوا صاحب مین ارسال کیا گیا ہی باوا صاحب خوب جانتے ہین جو اول تو خود اشتہار کسی مشتہر کا جو باضابطہ کسی اخبار مین شایع کیا جاتا قانوناً تاشیہ کسی اقرارنامہ کے رکھتا ہی بلکہ وہ بلحاظ تعہد بالقول کے گویا عہد نامہ تمسک مین علاوہ ازان جہاں تک بھی جو کسی معاملہ متنازع فیہ مین عدالت مین پیش کی جاوین ایک قوی دستاویز ہین اور قوت اقرارنامہ قانونی کے رکھتے ہین سو وہی خاص سے بھیجے گئے ہین سوال کے جبکہ اس معاملہ مین شہادت زبانی ثالثون کے بھی موجود ہوگی تو پھر باوجود اسقدر انواع اقسام کے ثبوتون کی حاجت کسی عہد نامہ خاص کے کیا رہی لیکن چونکہ مجھکو اتمام حجت مطلوب ہے اسلئے مین وعدہ

کرتا ہون کہ اگر اس ثبوت پر کفایت نہ کرکے پھر باوا صاحب اقرار نامہ مشتمل کا مطالبہ کرینگے تو فوز اقرار نامہ مطلوبہ بھیجا معرفت ملیج سفیر ہند کے یا جیسا مناسب ہو خدمت مین اونکے بھیجا جاویگا لیکن باوا صاحب پر لازم ہوگا کہ درصورت مغائر ہونے کے قیمت ہشتام کی واپس کرین۔

۳ - شرط سیوم مین باوا صاحب نے پیہ وصول ہونیکے اطمینان چاہتے ہین سو واضح ہو کہ اگر باوا صاحب کا اس فکر سے دل دھڑکتا ہی کہ اگر روپیہ وقت پر ادا نہو تو کس جایداد سے وصول ہوگا تو اوسمین یہہ عرض ہے کہ اگر باوا صاحب کو ہماری املاک موجودہ کا حال معلوم نہین تو صاحب موصوف کو ایسے قلیل معاملہ مین زیادہ آگاہ کرنا ضروری نہین صرف اسقدر نشان دہی کافی ہے کہ درصورت تردد کے ایک معتبر آپنا صرف بتاکر مین بھیجدین اور ہماری مکانات اور اراضی جو قصبہ مذکورہ مین قیمتی چھ لسات ہزار روپیہ کے موجود اور واقع ہین اونکی قیمت تخمینی دریافت کرکے اپنی مضطرب دلکی تسلی کرلین اور نیز یہہ بھی واضح ہو جو بھر دجواب دینے کے مطالبہ روپیہ کا نہین ہوسکتا کہ جیسا باوا صاحب کی تحریر سے مفہوم ہوتا ہے بلکہ مطالبہ کا وہ وقت ہوگا کہ جب کل آرای تحریری تا اطمینان اہل انصاف کے جنکے اسماء مبارک تنقیح شرط چہارم مین ابھی درج کرونگا سفیر ہند مین بشرایط مشروطہ پرچہ ہذا کے طبع ہوکر شایع ہوجاینگے۔

۴ - شرط چہارم مین باوا صاحب نے صاحبان مندرجہ ذیل کو منصفان تنقیح جواب قرار دیا ہی - مولوی سید احمد خان صاحب - منشی کنہیا لعل صاحب - منشی امدین صاحب جنہون نے منصفان مجوزہ باوا صاحب مین کسی سے کالج غدر نہین بلکہ مین انکا شکریہ ادا کرتا ہون جو اونہون نے بتحریر تقریر ثانی مین مولوی سید احمد خان صاحب کا نام بھی جو ہم سے اخوت اسلام رکھتے ہین درج کردیا اس لیے مین بھی اپنے منصفان مقبولہ مین ایک فاضل آریا صاحب کو جنکے فضیلت مین باوا صاحب کو بھی کلام نہین باعتماد طبیعت صالحانہ اور رای منصفانہ اونکے کے داخل کرتا ہون جنکے نام نامی یہہ ہین - سوامی پنڈت دیانند صاحب سرستی حکیم محمد شریف صاحب امرتسری - مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری - لیکن اتنی عرض اور ہی کہ علاوہ ان صاحبون کے کہ فریقین کے ہم مذہب ہین دو صاحب عیسی مذہب بھی ممبر تنقید جواب کے قرار پانی چاہیے سو میری دانست مین پادری رجب علیصاحب اور پادری لارام صاحب جو علاوہ فضیلت علمی اور طبیعت منصفانہ کے امن بحث جاری شدہ سے بخوبی واقف ہین بشرطیکہ صاحبین موصوفین براہ مہربانی اس شوری مین داخل ہونا منظور کرلین اور آپکو بھی اسمین کچھ کلام نہو بہتر اور انسب ہین ورنہ بالآخر اسطرح تجویز ہوگی کہ ایک صاحب عیسی مذہب کو آپ قبول کرکے اطلاع دیدین اور ایک کے اسم مبارک سے مین مطلع کرونگا۔

اور لفیفہ اسطرح پر ہوگا کہ بعد طبع ہونے جواب آپکے اون سب صاحبون کو جو حسب مرضی فریقین ثالث قرار پائی ہین بذریعہ خانگی خطوط کے اطلاع دیجائیگی لیکن ہر ایک فریق ہم دونون مین سے ذمہ دار ہوگا کہ آپنے منصفین مجوزہ کو آپ اطلاع دی

تب صاحبان منصفین اوّل ہمارے سوال نمبر ۱ کو دیکھینگے اور بعد اسکے تبصرہ مشمولہ شرائط ہذا کو جسمین آپکے جواب الجواب کا جو ۱۵ فروری آفتاب پنجاب مین طبع ہوا تھا ازالہ بھی ہے غور ملاحظہ فرمائینگے پھر آپکا جواب بتدبر تمام پڑھکر جانچینگے کہ آیا اس جواب سے وجوہات ہمارے رد ہوگئے یا نہین اور یہ بھی دیکھینگے کہ آپ نے باثبات دونون امر مندرجہ اشتہار کے کیا کیا وجوہات پیش کئے ہین لیکن یہ امر کسی منصف کے اختیار مین ہوگا کہ صرف اسقدر رای ظاہر کرے کہ ہماری دانست مین یہہ ہے یا وہ ہی بلکہ اگر کوئی ایسا رای ظاہر کرے تو یہہ سمجھا جائیگا کہ گویا اوس نے کوئی رای ظاہر ہی نہین کیا غرض کوئی رای شہادت مین نہین لیا جائیگا جب تک اس صورت سے تحریر نہو کہ اصل وجوہات تنخامین کو پورا پورا بیان کرکے بتقریر مدلل ظاہر کرے کہ کس طور سے یہہ وجوہات توت یقین یا بحال نہین اور علاوہ اسکے یہہ سب منصفانہ آرای سفیر ہند مین درج ہونگے نہ کسی اور پرچہ مین بلکہ صاحبان منصفین اپنی اپنی تحریر کو براہ راست مطبع ممدوح الذکر مین ارسال فرمائینگے باستثنا بابو لالا رام صاحب کے کہ اگر وہ اس شوری تنقید جواب مین داخل ہوے تو اونکو اپنا رای اپنے پرچہ مین طبع کرنا اختیار رہیگا اور جبکہ یہہ سب ارا بقید شرایط متذکرہ بالا کے طبع ہوجائینگے تو اس وقت کثرت رای پر فیصلہ ہوگا اور اگر ایک بمرتبہ زیادہ ہو تو باوا صاحب کو دگری یا دگری ورنہ آنحضرت مغلوب رہینگے۔

اشتہار پان سو روپیہ

مین راقم اوس سوال کا جو آریا سماج کے نسبت پرچہ ۹ فروری اور بعد اوسکے سفیر ہند مین بدفعات درج ہوچکا ہی اقرار صحیح قانونی اور عہد جایز شرعی کرکے لکھدیتا ہون کہ اگر باوا زاین سنگھ صاحب یا کوئی اور صاحب مجمع آریا سماج کے جوابون سے متفق آرا ہون ہمارے اون وجوہات کا جواب جو سوال مذکورہ مین درج ہی اور نیز اون دلائل کے تردید جو تبصرہ مشمولہ اشتہار ہذا مین مبین ہے پورا پورا ادا کرکے بدلائل حقہ یقینیہ یہہ ثابت کردی کہ ارواح بے انت ہین اور پرمیشر کو اونکی تعداد معلوم نہین تو مین پانسو روپیہ نقد اوسکو بطور جرمانہ کے دونگا اور درصورتیکہ ادا نہوے روپیہ کے مجیب بثبت کو اختیار رہوگا کہ امداد عدالت سے وصول کری لیکن تنقید جواب کے اوس طرح عمل مین آوینگے جیسے تنقیح شرائط مین اوپر لکھا گیا اور نیز جواب باوا صاحب کا بعد طبع اوسکے شایع ہونے تبصرہ ہماری کے مطبوع ہوگا۔

المشتہر مرزا غلام احمد رئیس مایان۔

مسیح کے عام حالات

عیسائی مدعی ہین کہ حضرت مسیح نے خود خدا یا اوسکے بیٹا ہونیکا دعوی کیا ہی چونکہ یہہ دعوی عیسایون کا عقل اور نقل دونون کے خلاف ہے جیساکہ بہت دفعہ اخبار منشور محمدی مین عام طور پر اسکے نسبت بحث کئے گئی ہے اس وقت اس دعوے کو صرف عام حالات مسیح لکھکر دیکھا جاتا ہی ناظرین جب انکو ان حالات کے دیکھنے سے پورے طور پر معلوم ہوجائیگا کہ مسیح اپنے ساری عمر مین از یوم ولادت تا روز مصلوبیت کبھی کبھی ایسے

کلمات مُبہمہ سے نہین نکالے کہ جس سے استدلال کنایۃً سمجھا جاسکتا ہو کہ مسیح ابن اللہ ہی یا خود خدا ہو یہ کہا مدعی تھا ان سب حالات کو یوم ولادت سے لیکر تا یوم صعود آسمان دفعہ وار بیان کیا جاتا ہی اگرچہ بہت دفعہ مختلف طور پر یہی حالات چھپکر مشتہر ہو چکے ہین مگر اب ایک استقلال طور پر لکھے جاتے ہین **دفعہ اول** اون دنون مین جبکہ مریم باکرہ تھی ایک فرشتہ نے انکر مریم کو اس طور خوشخبری دی کہ تیرے پیٹ سے ایک معزز لڑکا پیدا ہوگا مریم نے اپنی بکارت کیطرف لحاظ کرکے فرشتہ مذکور سے دریافت کیا کہ جس حالت مین مین کسی مرد کے نزدیک نہین گئی پھر کیونکر مجھکو لڑکا پیدا ہوگا فرشتہ نے اوسکی یون تسلی کی کہ ایسا امر ہونا خدا کی قدرت سے بعید نہین ہی خیر فرشتہ کے کہنے کے بموجب مریم اسبات پر یقین کرلیا اور چند دنون کے بعد حمل کے آثار بھی نمودار دیکھے بعد انقضای نو ماہ مسیح پیدا ہوا مسیح کی پیدایش عام لڑکون کے طرح تھی کوئی ایسی خاص وجہ نہین تھی کہ مسیح کو ازمنہ ولادت سے عام لڑکون سی مخصوص سمجھا جاتا ہو اب اوپر کے ولادتی حالات کے دیکھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ تو فرشتہ مبشر تولید مسیح نے وقت استبشار مریم کو اسبات سے آگاہ کیا کہ یہہ لڑکا خدا کا بیٹا ہوگا یا مسمّی بخدا ہوگا مریم نے جو وقت عالم تحیّر مین پڑکر فرشتہ سے اپنے حمل کی بابت دریافت کیا اوسوقت اوس مبشر نے یہی جواب دیا کہ وہ لڑکا خدا کی قدرت سے پیدا ہوگا جیسے اور لڑکے پیدا ہوتے ہین اگر مسیح خدا کا بیٹا یا خود خدا ہوتا تو مبشر کو کیا حاجت تھی کہ ایک عقلی طور سے تاویل کرکے مریم کی تسلی کرتا سیدہ یا یون ہی کیون نہ کہدیا کہ وہ خود خدا ہوگا یا خدا کا بیٹا اگر عیسائی لوگ یہہ توجیہہ پیش کرین کہ مسیح باعث تولد بے پدر ہونے کے خدا کا بیٹا یا خود خدا قرار دیا جاتا ہی یہہ توجیہہ عیسائیون کی ایک لغو توجیہہ ہے کیونکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سے بیشتر اور بہت سے آدمی ایک عجیب طرح سے پیدا ہوے اگر یہی وجہہ خدا ہونیکے ہی تو پھر اون لوگون کو بھی خدا کہنا چاہئے آدم بی مادر و پدر پیدا ہوا ملک صدق کا بھی ایسا ہی حال ہے بعض لڑکے صرف آفتاب کے شعاعون سے پیدا ہوے کوئی وجہہ نہین کہ جس سے مسیح درجہ الوہیت پر پہونچے **دفعہ دویم** یہہ بات چارون اناجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ مسیح نو مہینے تک عام لڑکون کے طرح جنین بنکر مریم کے پیٹ مین رہا تغذیہ قدرتی یعنے خون حیض کھاتا اور پیتا رہا اور بعد نو مہینے کے پیدا ہوا عام حالات وقت ولادت کے عام لڑکون کے طرح تھی اس دفعہ سے معلوم ہوگیا کہ مسیح عام لوگون کے طرح مریم کے پیٹ مین جنین بنکر رہا اب ہم پوچھتے ہین کہ مسیح مین کونسی وجہہ ہے کہ جس سے وہ خدا کہا جاتا ہے کیونکہ مسیح ایسے طور سے ظاہر ہوا کہ جس طور سے عام لوگ ہوتے ہین اگر مسیح خدا تھا یا خدا کا بیٹا تو کیا وہ بجز ایک عورت کے پیٹ کے وسیلہ کے ظاہر نہین ہوسکتا تھا۔

دفعہ سیوم جب مسیح بالغ ہوا تو اوسکے سارے اوقات

عام لوگون کے طرح بسر ہوتے تھے کبھی اوس نے اپنے ہم عصرون کے سامنے خدائی کا دعوی نہین کیا بلکہ یہان تک کہ مسیح مطلق اپنے تیس برس کی عمر تک رسالت اور نبوت سے بھی ناواقف تھا کبھی اوس کے منہ سے یہہ بات نہین سُنی گئی کہ مین خدا ہون اوس نے کبھی اپنے عزیز بالو مریم کو بھی ایسے عظیم بھید سے آگاہ کیا کبھی مریم نے اوسکے عام حالات دیکھکر خدا نہ کہا مسیح کی ساری زندگی اپنی فروتنی اور عاجزی سے گذرے پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ مسیح خدا نہین تھا اور نہ خدا کا بیٹا - باقی آیندہ

نصیحت

چھ چیزین بغیر چھے چیزون کے مفید نہین ہوتی ہین ایک قول بے عمل کے دوسرے دوستی بے تجربہ کی تیسرے علم بے صلاحیت کے چوتھے مال بے تجارت کے پانچوین صدقہ بی نیت کے - چھٹے زندگانی بے صحت کے - عمدۃ الاخبار

نصیحت

سچ کہو اب جب ظاہر خوب صورت کون ہے

سب سے خوبصورت دینا ہی - مگر اسپر فریفتہ ہونا موجب بے عقلی ہے - ہان اگر دینا کو چند روزہ سمجھکر یاد خدا سے غافل نرہے اور نکوکاری کی عادت رکھے تو نہایت اولی ہے اور سب سے زور آور ضرورت نفس امارہ ہے - اسکو بچھاڑے اور گرد ہوا و ہوس سے دامن جھاڑے اور سب سے مشکل اپنے حال کو جاننا ہے امین کوشش کرکے افعال بد کو ترک کرے اور سب سے آسان دوسرون کو نصیحت کرنا ہی اور اس نصیحت پر خود عمل کرنا نہایت دشوار ہی الشیخ مین کرنا بھی بیکار ہے فقط منہ

لطیفۂ عمدہ

ایک آدمی نے گلاب کا پھول مع شاخ اور پتی کے ایک درویش کے پاس لاکر رکھا کہ حدیث شریف مین محبت کی تاثیر ہونا لکھا ہی مگر اسکی پتی اور لکڑی مین بوے گلاب نہین آتی اسکا سبب کیا ہی - درویش نے وہ شاخ مع پھول اور پتی کے لیکر لکڑی اور پتی اور پھنکڑی توڑ کر اون سب کو ایک ظرف مین ملاکر رکھدیا اور دوسرے روز اُسے لاکر اوسی آدمی کو سونگھایا تو لکڑی اور پتی مین بوے گلاب پائی درویش نے فرمایا بھای جبتک اپنی خودی چھوڑ کر توڑ نہین ملیگا ہرگز صحبت کا اثر نہوگا دیکھ جب یہ لکڑی اور پتی توڑ کر پھنکڑی مین ملی تو بوے صحبت آگئی فقط منہ

ترکستان کے سوداگر ہنود کی نسبت روسیون نے مرقومۃ الذیل حکم جاری کیا ہے

جنرل کافمیان گورنر جنرل روسیہ مقیم تاشقند نے ایک جنرل آرڈر کہ جسکا مضمون تحت مین درج ہے جاری کیا جنرل آرڈر مذکور غزہ جنوری کے ترکستان گزٹ مین مندرج ہوی ہے از انجاکہ ترکستان کے باشندگون کے املاک کو ہنود اپنے یہان رہن رکھکر

ناجایز ان سے بھاری سود لیتے ہین اور اس ملک کے باشندہ لوگ جو کہ زراعت کا پیشہ اور تجارت کرتے ہین اگر مذکور غارتگر معاملہ جاری رہا تو درین صورت محتاج اور قلاش ہو جائینگے اور علاوہ یہہ کہ بہت سے قطعات اراضی بذریعہ معاملات مذکور ہنود قبض و تصرف مین آگئے ہین فلہذا مذکور نقصان کا عوض و تدارک کرنے کے لئے اور رعایا کو غارتگران بالا مذکور کے پنجہ سے بچانیکے لئے مخاب گورنر جنرل ترکستان علاقہ روسیہ کے احکام مندرجۂ ذیل نافذ ہوے ہین۔

دفعہ ۱ - کوی ایک ہندو بھی ممالک ترکستان مین مکان یا زمین خرید نہ کیا چاہیے اور ترکستان کا کوی رعیت بھی ناجایز طور سے کسی ہندو سے مبلغ قرض نہ لیوے یا اپنی زمین یا مکان کو کسی ہندو کے نزدیک رہن نہ رکھے۔

دفعہ ۲ - جو ہندو کہ از روی استحقاق موروثی یا بذریعہ رہن یا بیع کے کسی زمین کا اگر مالک ہوا ہو تو اسکو یہہ ضرور ہے کہ اندرون میعاد ۶ ماہ کے اس ملک کو اس سرزمین کے باشندگون کو فروخت کردے۔

دفعہ ۳ - کسی شخص کی زمین کو کوی ہندو بھی بذریعۂ بیع یا رہن کے اپنے قبض و تصرف مین نہ رکھے۔ دفعہ ۴ - ترکستان کا کوی ایک مسلمان بھی کسی ہندو کے ہاتھ زمین یا مکان کو بجز قرض کے بیع نہ کرے گو کہ مطابق قانون کے ایسا معاملہ جایز ہے (اگر جانبین کی رضامندی اور اقرار نامہ کے رو سے بھی کوئی ہندو کسی ملک کا متصرف ہو تو یہ ضابطہ مذکور ناجایز متصور ہوگا۔)

دفعہ ۵ - اگر کوی مسلمان کسی ہندو کا مدیون و مقروض ہوے اور اس قرضہ کے بعوض اپنی ملک غیر منقولہ کو اسکی قیمت اس ہندو کو دیکر ملک مذکور کو اس سے خرید کر لیوے۔

دفعہ ۶ - مقروض مسلمان لوگ تا ادای زر قرض ابتک قید مین جاتے تھے لیکن آیندہ سے مقروض لوگ بسبب قرض کے قید نہ کیے جاوینگے۔

دفعہ ۷ - ایشیائے مرقومۃ الذیل جو کہ باشندگان ترکستان سے متعلق ہین بسبب بابت قرضہ کے جو کہ کسی ہندو کو یا دوسرے شخص کو جائداد ہو ضبط ہونیکے بعد فروخت نہ کی جاویگی۔

ہمیشہ روز کے پہننے کے ملبوسات ہر روز استعمال کرنیکا خانگی اسباب۔ کل مال تجارت و آلات دکانداری و تخم ماکولات۔ زراعت کے مویشی۔ مویشی خانگی جو کہ کسی خاندان کے استعمال مین رہتے اور انکا چارہ اور گھاس اشیای بالا مذکور کہ جنکو فروخت کرنیکی ممانعت کی گئی ہے ہنود کے قرض واجب الادا کی بابت ضبط نہ کی جاوینگی۔

مگر آلات گشت کاری اور تجارت اور تخم کو ملک ترکستان کے کسی ایک حصہ مین بھی قرض کی بابت ضبط یا فروخت کرنیکے درباب نہ لکھت کیجاتی ہے۔

ترکستان کے بعض تجار ہنود کو مبلغ دیتے ہین اور انکی معرفت درپردہ لوگون کو قرض دیکر سود پاتے ہین اور اس قرض کی بابت بہت سے قطعات اراضی مزارعین کے قبض و تصرف سے نکل جاکر مذکور لوگون کے قبض و تصرف مین آگئے ہین۔ ترکستان مین بود و باش رکھنے والے مقروض لوگون کو حکم ہزار کے روسے یہہ اجازت دی گئی ہے کہ وے لوگ اپنے املاک اراضی اور مکانات کو ان اشخاص سے جنہون نے رہن رکھا ہی یا تھیکہ لیا ہے انکے پیداوار کا حساب لیوین اور اپنے واجب الادا ہی سوز قرضہ مین اسکو منہا کردین اور کچھ مبلغ از روے حساب کے اپنے پر فاضل ہو تو اوسکو دیکر اپنے املاک کو اون سے واپس لیوین اگر انکا ارادہ اپنے املاک کو بیع کرنیکا ہو تو انہین یہہ ضرور ہے کہ اپنے ہی ملک کے لوگون کو فروخت کردین۔ شمس الاخبار

اہل بیشویہ کا فوج پر یورش کرنا۔

۲۵ اپریل کے سماٹرا کورانٹ کے مطالعہ سے یہہ معلوم ہوا کہ باشندگان بیشویہ کے ایک گروہ نے سنگا سنگا راجہ کے زیر کمان جو کہ مذکور لوگون کا مذہبی پیشوا اور بادشاہی اور جسکی نسبت مذکور لوگ یہہ عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ صاحب کرامت ہے قوم فوج کے چند مقاموں پر یورش کی۔ اخبار نامہ مذکور کے مخبر نے اس جرات کے مقدمہ مین یہہ تحریر کیا ہے کہ دوسرے اپریل کو سنگا سنگا راجہ نے ہمارے مقامون پر یورش کرنے مین کوشش کی اور فی الواقعی اسنے یورش ہی کی لیکن جنگ مذکور بالکل خفیف تھی اور اس سے کچھہ نتیجہ حاصل نہوا۔ باشندگان بیشویہ کا یہہ قیاس ہے کہ راجہ مذکور کے زیر فرمان ۲ ہزار جری اور جنگجو سپاہ موجود ہین لیکن ہمین یہہ یقین ہے کہ اسکے نزدیک دہ ہزار سے زاید سپاہ نہون گے باین وہ شجاعت اور جوانمردی سے ہمارے مقاموں کے قریب ہوگئے اور اوپر حملہ کیا۔ باشندگان مذکور کا یہہ عقیدہ ہے کہ اپنا بادشاہ اور امام کہ جسکا اصل الوہیت سے ہی درستگی کے نزدیک پہنچتے ہی وہ گرنیگا اور ہر ایک فصیل اور دیوار و برج اسکی کرامت سے خود بخود ڈہیگا۔ مذکور لوگ فوج کی نسبت یہہ کہتے ہین کہ افسوس صد افسوس ای یورپین لوگ تمہارا پیالہ بھر چکا ہے اور تمہارا زوال تمہارے سر پر آگیا ہے کیونکہ تمہارے اچھے دن پورے ہوچکے ہین اور تمہارے زوال حکومت و خرابی کا وقت قریب آپہونچا ہے مذکور لوگون کی امید اور عقیدے کے مطابق کوئی بات وقوع مین نہ آئی اور جبکہ سنگا سنگا راجہ نے آکر دیکھا کہ ہر ایک قلعہ اور پناہ گاہ کے دیوارین گولے سالم کہڑے ہین اور کسی کو کچھہ ہرج نہین ہوا ہے اور درستگی بھی علی حالہ کہڑا ہے اور اپنی کرامت اور خدائی کچھہ کام نہین آئی مایوس ہوکر واپس چلا گیا اور اسکے علاقے کے لوگ بھی بالکل ناامید ہوکر مارے غضب کے واپس چلے گئے

باشندگان بیٹو یہ کا یہہ قیاس تھا کہ اپنے پیشوا اور امام کی صورت دلندوں کے نظر پڑتے ہی وے لوگ بالاتفاق اسکے پاؤن پر گر پڑینگے اور اسکے غلام ہوجاوینگے اور اپنے علاقے کے ممالک اور قلعجات کو اسکے سپرد کردینگے اور اپنا بادشاہ اپنی کرامت سے انکی توپ اور بندوق کو بند کردیگا - راجہ مذکور ہمارے مقاموں کے طرف اسکی فوج مین بڑا شور و غل مچا تھا اور بار بار مارے جاتی ہے اور اسکے ہراول سپاہ جوش مین آکر کود رہے تھے اور مانند وحوش کے پکارتے تھے لیکن جبکہ وے سپاہ فوج کی گولی کے نشانہ پر آئے اور اپنے پر بار چلنا اور اپنی بڑی خرابی ہونا انہین صاف معلوم ہوا تو ٹھہر گئے اور آگے نہ بڑھ سکے سپاہ فوج کو اپنے سے مقابلہ کرنے کے لیے مستعد پاکر راجہ مذبور بالکل حیران و پریشان ہوا اور یہہ کہا کہ مین ہرگز یہہ نہ سمجھا تھا کہ وے تاب مقاومت لاسکینگے یہہ بول کر اسنے انگشت تحیر کو دندان تفکر مین پکڑ لیا اور آسمان کے طرف نظر کی اسکے تمام لوگ مانند ستونون کے کھڑے رہگئے اور انہین یہہ امید تھی کہ اپنا پیشوا کچھہ کرامت ظاہر کریگا مگر کوئی کرامت اس سے ظاہر نہین ہوی اور درستگی تو کر نہین گر اگر اس مکار کو جو کہ خدائی کا دعوی کرتا ہے اپنے لوگون کی تشفی کیواسطے کچھہ سوانگ اور حرکت کرنا ضرور تھا لہذا اسنے اپنی تلوار کو تین مرتبہ زمین کے اندر پہنسا کر باہر نکالا اور انگشت شہادت کو آسمان کے طرف اونچی کیا اور کچھہ حرکت کی اسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اشارون سے کچھہ لکھتا ہے

بعد اس حرکت کے اسنے اپنے لوگون کو یہہ حکم کیا کہ فوج فوج کے تھل کیطرف جو کہ ایک قریہ مین جمایا گیا تھا جاوین اور تمام ولندون کو گرفتار کرکے اپنے نزدیک لاوین اور کسی کو نہ چھوڑین لیکن اسکے لوگ وہان سے آگے نہ بڑہ سکے انکی حالت سکتے کی سی ہوگئی تھی اور تار چیل کے درختون کے مانند فوج فوج کے روبرو بہ صورت تصویر کہڑے رہگئے لیکن منجانب انکے ۵۰ جوان مرد آدمیان نیچے گر کر لوٹ پوٹ ہوگئے اور مرکئے ہوے سپاہ فوج کے طرف بڑہنے لگے اور چند لوگ ناچنے اور کودنے لگے اور تہوڑے لوگ ایک تیلہ کے آڑ مین جاکر مارنے لگے غرض کہ انکی اس حرکت کے ساتھ جنگ شروع ہوی اور ایک جماعت سپاہ پیدل کی قلعہ سے باہر نکلی اور اس گروہ جاہل کو اور اسکے بادشاہ اور پیشوا کو گھیر لینے کا ارادہ کیا تاکہ جنگ کا خاتمہ قطعی طور پر ہوجاے اور اسکی کرامت ہنگانے لگے لیکن اس جماعت کو آگے بڑہکر آتی ہوی دیکھکر سنگا راجہ پسپا ہونے لگا مگر سپاہ فوج اسکا اور اسکی گروہ کا تعاقب کرتے ہوے فیر پر فیر کررہے تھے اس بوچھاڑ مین بہت سے اشرار زمین پر ہلاک اور مجروح ہوکر گر پڑے باقی گوگ فرار ہوگئے اور انکے درمیان بڑی پریشانی اور گڑبڑ پڑ گئی اور انکا نقصان عظیم ہوا - حاصل کلام سنگا راجہ نے اپنے اعتبار کو کھویا اور اسکے لوگ اس سے بدل گئے اور اسکو جھوٹا اور مکار سمجھتے ہین - آچین سے ایک جماعت آکر مذکور لوگ کی گروہ مین شامل ہوی ہے - مقام تو بہ مین قحط پیدا ہوگیا ہے اور اناج بالکل گران ہوگیا ہے آچین سے چند مجرم لوگ تو بہ کے

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

اثنین ۲۵ جمادی
شمارہ ۱۸
جلد ۷

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله الذي لا نبي بعده

إن مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه

منشور محمدی راست صادق برہان
منشور محمدی راست ناطق برہان

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل ہم بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد
گویاں صفت و سیرت و سیر منشور محمد

منشور محمدی

۹۵
۱۲

منشور محمدی راست فارق برہان
منشور محمدی راست باطل کن اہل بطلان

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر اقرار بتجیل

توقیع خط آیت منشور محمد
چون گشت علم رایت منشور محمد

قال عيسى ابن مريم يا بني إسرائيل إني رسول الله إليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو رسان منشی سے اطلاع فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و انصار وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا کنٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری بزیاتی شے روپیہ نصف آنہ ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل ہوا گیا منصور
ہی یہہ منشور یا دستاویز — جلوہ افروز ہمسلہ عالم
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے نہیں ہی عجب — شمس گیتی گشت کرے کوکب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کوکب دہ کرے بی نور
اسکے دل سے ہیں سب یہہ نشانی — چاہتے سب ہیں لیک عیسائی

غزل

احمد کہ آدمیست ولی فخر آدم ست — ممتاز خلق و باعث ایجاد عالم ست
وصفت ہر چہ شرح دہم یار کم کنم — یک جزو باشد از کل و از کم بسا کم ست
بالا ست از قیاس ترگجا نہد باو عروج تو — مسند نشین صیغہ عرش معظم ست
خورشید چرخ شہر جہان بخشی تو کشت — جاندادہ تکلم تو ابن مریم ست
ہفت آسمان باین ہمہ رفعت بصد شتاب — بر درگہ تو از پی تعظیم در خم ست
ذات ترا کریم خدا خواند در کتاب — یارب چہ آدمی کہ بدین حد مکرم ست
ارواحی سنت تو بود باعث نجات — حب تو دافع الم و رافع غم ست
دیو لعین ز سطوت لاحول اعر تو — سر گرم گردی و امادہ رم ست
ہارونی تو عیسی و موسی ہمی کنند — کمتر ز بندگان تو اسکندر و جم ست

ہر کس کہ شد گدای در فیض یار تو
الحق رشک خسرو و جمشید و حاتم است

در حق دوستان تو قند مکرر است
در کام دشمنان تو تخم بد از ستم است

ای ہا بلطف خاص تو اعجاز با نیاز
امیدوار رحمت عام تو کرم است

من طریق سعی می آرم بجا
لیس للانسان الا ما سعی

منجانب مولوی سید علی احمد خان قایمقام منصرم انجمن اسلامیہ جبلپور

بخدمت جناب ادیتر صاحب منشور محمدی زاد عنایتہ

السلام علیک

ایک بڑے اشتہار چونکہ متعلق رفاہ عام ہی اگر آپ کی دانست میں بھی مفید عام منظور ہو تو درج اخبار فرما کر ممنون فرمائیں

اشتہار

شیخ معمر بخش ولد شیخ امجد علی ساکن سہارپر کنہ تنور ضلع شاہ آباد حال موضع پرپا تحصیل سیورہ ضلع جبلپور نے براہ فیاضی و ہمدردی قومی حقیت مذکور موضع پرپا مذکور جسکا سالانہ قانونی مہ چکاہی اور جسکی آمدنی تخمیناً چھ سو روپیہ سالیانہ ہی للہ وقف کردی اور انجمن اسلامیہ جبلپور کی تولیت میں اوسکو تفویض کیا اور مصارف اوسکے حسب تفصیل ذیل مقرر کئے۔

اول تعلیم دینیات مذہب حنفی یا جو اوسکے واسطے

دوم تعمیر و مرمت مساجد و مدارس و خانقاہ و کنوان و تالاب وغیرہ امور مفیدہ عام اہل اسلام

۲۰ سہام ۶۰ سہام

سیوم تجہیز و تکفین اموات لاوارث اہل اسلام

چہارم خوراک طلبا و ضعفا و مساکین اہل اسلام

۲۵ سہام ۷۰ سہام

پنجم قرآن خوانی بذریعہ تقرر حافظ بقرض ایصال ثواب ارواح طیبہ شیخ مذکور و مشایخ قادریہ

۲۵ سہام ۔ ۲ ۔ منجانب شیخ صاحب درخواست داخل خارج دفتر کلکٹری مین گذر چکی اور قبضہ بھی ہوگیا۔

۳ ۔ انجمن تمام اہل اسلام کیطرف سے شکریہ شیخ صاحب ادا کرتی ہی اور جزاء خیر کی دعا دیتی ہی زیادہ تر قابل تحسین یہہ امر ہی کہ شیخ صاحب نے سبقت کی اور وجہ معاش اپنی نذر اپنی قوم کی کردی انجمن امید کرتی ہی کہ عنقریب حسب ہدایت شیخ صاحب مندرجہ دستاویز کی جملہ امور کی تکمیل کی طرف توجہ کرے

دفتر انجمن اسلام جبلپور ۲۴ جمادی الاولی ۱۲۹۰ھ مقام جبلپور

العبد سید علی احمد خان قایمقام منصرم انجمن

معظم و مکرم جناب ادیتر صاحب منشور محمدی دام عنایتہ

السلام سنت الاسلام کے واسطے ہو کہ مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار گہربار مین چھاپ دیجئے کمال عنایت ہوگی اور وہ کیفیت یہہ ہی کہ مقام گلتالاب پر ایک پادری صاحب نے چند اہل اسلام سے تقدیر کے مسئلہ مین اعتراض پیہودہ کر رہے تھے چنانچہ بندہ نے اوسوقت اونکے اعتراض کا جواب باصواب دیا انتہی

قولہ قرآن کو ہم کیونکر خدا کا کلام جانے کیونکہ قرآن کے

مضمون سے خدا کی عدالت اور رحمت پر ایک بھاری نقص
لازم آتا ہی اور زبردست ظلم اوس مین پایا جاتا ہی دیکھو تمہاری
قرآن مین مرقوم ہی کہ خدا جسے چاہے ہدایت کرے اور
جسے چاہے گمراہ کرے پھر دیکھو قرآن کی دوسری مقام سے
ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ خدا نے بہتون کو جہنم کے لئے بنایا
ہی پس اب دیکھنا چاہئے کہ قرآن کے ان مضمون سے خداوند
تعالی کسقدر ظالم ٹھہرتا ہی کہ جسکا کچھ حساب نہین حالانکہ جس
کتاب مین کہ ایسے واہیات باتین پائی جاوے تو وہ ہرگز
ہرگز خدا کا کلام نہین ہوسکتا ہی مگر بیان انجیل اور توریت
یہہ بیشک خدا کا کلام ہے اسلئے کہ انجیل ہر آدمی سے کہلا
کہلی کہتی ہے کہ گھبراو مت خدا نے ہلاکت کے لئے کسی کو
پیدا نہین کیا بلکہ اوسکی محبت کا تقاضا اور ارادہ یہہ ہے
کہ سب کے سب نجات پاکر ابدی زندگی حاصل کرین انتہی
جواب کہتا ہون مین کہ اگر پادری صاحب صدق دل سے
قرآن کلام سبحان پر یہہ اعتراض پیش کرتے ہین تو
جواب اوسکا باصواب لیجئے دیکھئے کہ خدا کی جانب سے
آسمان کی ہدایت ہونے مین کسی کو شک نہین ہے
خواہ عیسائی خواہ یہودی وغیرہ سبکے سب اس مین
متفق الرائے ہین اب باقی رہی فقط گمراہی پر اعتراض
افسوس صد افسوس کہ ہمارے بھائی یہود اور عیسائی اپنی
کتابون سے بھی محض نا واقف ہین دیکھو کتاب اشعیاہ
نبی باب ۶۳ ورس ۱۷ اور ۱۸ تک مرقوم ہی کہ اے
خداوند کیون تونے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون

تونے ہمارے دل کو سخت کیا پھر دیکھو کتاب خروج باب
ورس ۱ سے ۱۴ تک لکھا ہی کہ خداوند تعالی نے فرعون کے
دل کو سخت کر دیا یہان تک کہ موسی کا شنوا ہونے
ندیا پھر انجیل مین رومیون کے باب ۹ ورس ۲۰ سے
۲۲ تک لکھا ہی کہ ای آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار
کرتا ہے کیا کاریگری کاریگر کو کہہ سکتی ہے کہ تو مجھے ایسا
کیون بنایا اور کمہار کیا مٹی پر مختار نہین کہ وہ ایکہی
لوندے مین سے ایک باسن مرمت والا اور دوسرا
بیحرمت بناوے انتہی دوم آپنے جو یہہ فرمایے کہ
قرآن کے دوسرے مقام سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ
خدا نے بہتون کو جہنم کے لئے بنایا پس معلوم ہوا کہ پادری
صاحب صدق دل سے یہہ اعتراض نہین کرتے بلکہ یہہ سراسر
عداوت کی راہ سے ہی خدا پادری صاحب پر رحم کرے
اور ہم مسلمانون کے طرف سے اونہین جو عداوت قلبی
ہی اسے دور کرے اور انکے دل مین نور ایمان عطا
فرماوین دیکھئے پادری صاحب کتاب امثال باب ۱۶ ورس ۴
مین لکھا ہی کہ خداوند نے ہر ایک چیز اپنے لئے بنائی ہان
شریرون کو بھی اوسنے برے دن کے لئے بنایا انتہی
پس اب جاننا چاہئے کہ نیکی اور بدی یہہ دونون اگر
خداوند تعالی کے طرف سے عاید ہوتا تو پھر اس صورت
مین خداوند تعالی دنیا کا الضاف کیونکر کرتا دیکھو ومیون کی
باب ۳ ورس ۵ اگر ہماری بدی خدا کے نیکی کو ظاہر کرتی ہی
تو ہم کیا کہین کیا خدا جو سزا دیتا ہی ظالم ہے مین تو

آدمی کے طور پر بولتا ہون ایسا نہووے تو خدا کیونکر دنیا
کا انصاف کریگا انتہی اور چونکہ اپنی انجیل سے اوسکی کلام
خدا ہونے پر جو دلیل لائے کہ خدا نے ہلاکت کے لئے
کسی کو پیدا نہین کیا بلکہ اوسکا محبت کا تقاضا اور ارادہ
یہہ ہی کہ سبکے سب نجات پاکر ابدی نیکبختی حاصل کرین
انتہی اچھا پادری صاحب اپنے برے خدا انصاف کرکے
کہئے کہ ارادۂ الٰہی کو ی رد کرسکتا ہی یا نہین پادری
صاحب نے فرمایا کہ ایسا کون ہی جو خدا کے ارادہ کو
رد کرسکے دیکھو رومیون کے باب ۹ ورس ۱۹ مین لکھا ہے
کہ اوسکے ارادہ کو کون رد کرتا ہی ای آدمی تو کون
ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہے انتہی واہ پادری صاحب
اپنی انجیل سے یہہ فقرہ کیا ہی خوب نکالی ہے جو کہ
عین ہمارے مطلب سے علاقہ رکھتی ہے اسلئے کہ اگر
یہہ باتین عیسائی عقیدے کے موافق درست ہے
تو چاہئے کہ یہہ ارادہ خداوند تعالی کا پورا ہو پھر کیون
نوح ع کے وقت مین اونکے اولاد کے سوائے تمام
خلقت اپنی گناہونکے سبب سے مارے پڑے اور
موسی ع کے وقت مین فرعون اپنے کفر کے سبب سے
دریا نیل مین معہ فوج کے غرق آب ہوے اور چونکہ
اسوقت مین بھی لاکھون کرورون شخص بت پرست
و بے ایمان ہوکر مرتے جاتے ہین جیسا کہ رومیونکے
باب ۱ ورس ع مین لکھا ہی کہ کوی سمجھدار نہین
کوی خدا کا طالب نہین سب گمراہ ہین سب کے سب نکمے
ہین کوی نیکوکار نہین ایک بھی نہین انتہی پس یہہ ارادہ
خدا کا کسی نوع سے پورا نہوا بلکہ وہی ارادہ خداوند تعالی
کا دن بدن پورا ہوتا جاتا ہے جو کہ قرآن مجید مین مرقوم
ہین اور اگر مین آپکے اس قول کو تسلیم بھی کرون تو
اسے فقط خدا کا ایک رحم ظاہر ہوتا ہے انکہ عدل پر
اس صورت مین قرآن کے مضمون سے خدا کی عدالت
اور رحمت پر کیونکر نقص لازم آیا بلکہ قرآن خدا کے
ان دو صفتون کو یعنے عدالت اور رحمت کو بجا رکھا ہی
برخلاف تمہاری انجیل کے پس اسی سے قرآن خدا کا
کلام ہونے کی ایک نہایت بھاری دلیل ہے اب
اگر آپ مجھ پر یہہ سوال کرین کہ جب انسان خود بخود
کوی کام شر کا نہین کرسکتے ہین جبتک کہ خدا اوسے
گمراہ نکرے تو پھر اس صورت مین انسان کا کیا قصور
ہے جو کہ خدا نے اونہین سزا دینے وعدہ کرچکا ہے
سو اسکا جواب تمہارے علما مشہور پادری فنڈر
صاحب نے تمہارے اس اعتراض کے قبل دی چکے
ہین دیکھو کتاب طریق الحیات پہلی فصل کے مقصد
دویم صفحہ ۵ مین مرقوم ہی لیکن اگر کوی پوچھے کہ
خدا خالق کل ہے اور زمین و آسمان مین ایسی کوی
چیز نہین جو اوسے پیدا نہوی ہو اور خدا کے خبر مطلق
اور پاک و تقدس سے کوی شر صادر نہین ہوسکتے
تو پھر شر کہان سے آئے اوسکا جواب یہہ ہے
کہ ظاہر شر کا وجود اون بعیدون مین سے ایک بعید ہے

جسکے بیان مین آدمی کی عقل حیران ہی اور اسلیئے اس سوال کا جواب شافی وکافی نہین دے سکتے انتہی اور چونکہ پادری صاحب قرآن کے اون آیتون پر اعتراض کرکے کہتے ہین کہ جس کتاب مین ایسے واہیات باتین پائی جاوین تو وہ ہرگز ہرگز خدا کا کلام نہین ہو سکتا ہے انتہی کہتا ہون مین کہ جناب پادری صاحب آپ بنظر انصاف کے کہئے کہ اب دربیان قرآن کے کونسی باتین واہیات باقی رہے ہان البتہ واہیات باتین تو آپ کے دین وایمان کی کتابون مین اکثر پائی جاتی ہین جناب من ذرہ تعصب کی عینک کو اپنی آنکھون سے نکال کر دیکھئے اشعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۳ ورس ۱۷ اور ہوشع نبی کی کتاب کے باب ۱۲ باب ۲ ورس ۳ اور یرمیاہ نبی کے کتاب کے باب ۱۵ ورس ۶ پھر ہوشع نبی کی کتاب کے باب ۳ ورس اول پھر اشعیاہ نبی کے باب ۲۳ ورس ۱۷ اور چونکہ بہت سے باتین ایسی واہیات باقی رہگئی ہین اگر اوسے لکھون تو یقین ہے کہ ایک کتاب موافق انجیل کے بن جاے چنانچہ اوسوقت پادری صاحب نے میرے ان باتون کا اور کوی جواب نادے سکے فقط باقی آیندہ

راقم واعظ الدین کلکتہ

سبت کی تقدیس

وقولہ ۱۲ قال اللہ تعالی انما جعل السبت علی الذین اختلفوا فیہ ترجمہ ہندیہ موافق رفیع الدین رح سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتہ کی اوپر اون لوگون کے کہ اختلاف کیا انہون نے بیچ اسکے ترجمہ ہندیہ شاہ عبدالقادر رح ہفتہ کا دن جو ٹھہرایا سو اون پر ہی جو اوس مین پھوٹ گئی ترجمہ فارسیہ شاہ ولی اللہ رح خبر این نیست کہ لازم کردہ شد تعظیم شنبہ بر آنانکہ اختلاف کردند دران مترجم گوید یہود بحث میکردند در شنبہ طایفہ گفتند کہ خدا یتعالی روز شنبہ از خلق فارغ شد پس در شنبہ عبادت باید کرد وطایفہ سکوت کردند خدا یتعالی تعظیم روز شنبہ باین سبب بر ایشان واجب گردانید واللہ اعلم اور عباسی مین مندرج ہی کہ، انما جعل السبت حرم السبت علی الذین اختلفوا فیہ فی الجمعۃ یہان مفسر نے مرجع ضمیر مذکر کا سبت کو نہین ٹھہرایا جیسا مترجمین بالا نے ٹھہرایا ہے بلکہ یوم جمعہ کو ٹھہرایا اور جلالین مین لکھا ہے کہ تعظیم سبت کی فرض اونہین پر کی گئی تھی جنہون نے اوسکے بارہ اپنے نبی (موسیٰ ع) کے روبرو اختلاف کیا تھا اور وہ یہودی ہین اونکو حکم تو یہ ہوا تھا کہ روز جمعہ عبادت کے واسطے فارغ رہا کرین پر اونہون نے کہا کہ ہم جمعہ نہین چاہتے اور شنبہ کو اختیار کیا پھر اسدن کے احکام اون پر بہت سخت مقرر کئے گئے انتہی مترجماً اور حسینی مین اسکی بڑی تفصیل لکھی ہے آور دہ اند کہ حق سبحانہ امر کرد موسیٰ ع را کہ بنی اسرائیل

رگبوتا روز جمعہ از اشتغال مہمات برطرف شدہ پرستش
حق نمایند چون فرمان بدیشان رسیداند کی قبول کردند
و بسیاری سرکشی نمودند و بیان ایشان نیز اختلاف افتاد
و جمعی گفتند کہ روز شنبہ را اختیار میکنم کہ حق سبحانہ تعالے
دران روز از آفرید خلق عالم فارغ شدہ و قومی بران رفتند
کہ یکشنبہ اولی ست زیرا کہ دران روز ابتدا بخلق عالم کردہ
خداوند تعالی بشامت نافرمانی و مخالفت ایشان تعظیم
شنبہ برایشان قبول کردہ و دران باب تشدید عظیم
فرمودہ چنانچہ میگوید انما جعل السبت خبر این نیست
کہ نہادہ شد تعظیم سبت یعنی نوشتہ کتب بفرضیت علے
الذین اختلفوا یعنی نانکہ اختلاف کردند فیہ دران
روز و تعظیم سبت آن کہ مرد رکب نکنند و ہیچ مہم مشغول
نشوند و آنروز را عید نگیرند و خبر پرستش حق نہ نمایند
و این تکلیف نہایت شاق بود بر ایشان و در زاد السیر
آوردہ کہ آنروز حضرت موسیٰ یکے را دید کہ متاعی را
برداشتہ جاے می برد بفرمود تا کہ گردنش بزنند
و تنش را در محلی بیفگندند کہ مرغان مردار خوار چہل روز
اجزاء او خشای او میخوردند انتہی بلفظہ الشریف

دفعہ ۱۲۵ راقم کہتا ہی کہ دیکھو یہہ زاد المسیر کی روایت
تو وہی لکڑہارے کے قتل کی روایت ہی جو صاف
توراۃ مین موجود ہی اور جملہ تفاسیر مین اوسکا اقرار
پایا جاتا ہے کہ سبت کو خلق عالم سے فراغت پائی
اور اونکو مقدس ٹھہرایا جیسا توراۃ سے ثابت ہی

اب یہہ فرضیت سبت کے خدا نے چاہی اپنی خوشی سے کی ہو
جیسا توراۃ مین لکھا ہے خواہ یہود کے اختلاف اور
سرکشی کی سزا مین جیسا مفسر کہتے ہین اگرچہ ہم ہر مفسر کی
ہر بات کو خواہ مخواہ تسلیم نہین کرنا چاہتے ہین کیونکہ
وہ ہمارے نزدیک معصوم نہین بلکہ محض محقق اور مجتہد
ہین جنکی رائے گاہے صواب اور گاہے خطا پر ہوتی ہے

دفعہ ۱۲۶ اصل آیت کی مراد یہی معلوم ہوتی ہے
کہ جیسا اوپر والی آیت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
اتباع ملت ابراہیمؑ کا حکم ہوا ہی اوسیکے ضمن مین
یہہ ذکر بھی فرمایا کہ ابراہیم کے وقت مین شریعت نہ تھی
یعنے کوہ طور والی شریعت جسکے مطالب موسیٰ کے ہاتھ
خواہ اوسکے ہاتھ سے قلمبند ہوکر چند ہزار سال سے
عالم مین مشتہر تھے بلکہ کچھ احکام ملت ابراہیمی کے زبانی
یا قلم بند شدہ جو اونکو صحف مین مرحمت ہوے تھے
اون مین ہفتے کا کچھ ذکر نہ تھا لہذا اس امت پر بھی نہین
دیکھو موضح القرآن فائدہ انما جعل السبت **دفعہ ۱۲۷**
یہہ جو الذین اختلفوا فیہ کی تفسیر مین مختلفین سے مفسرون نے
یہودی مراد لئے ہین یہہ اونکی رائے صواب نہین بلکہ
یہودی اور نصرانی دونو مراد معلوم ہوتے ہین کیونکہ
انہون نے البتہ شنبہ اور یکشنبہ کی تقدیس اختلاف کیا ہی
اور یہود کے اختلاف اور سرکشی کا کچھ پتہ نہین چلتا پر
ایسی تفسیر جسکی تصدیق واقعات تاریخی ملسکتے ہون

دفعہ ۱۲۸ تسلیم کرنا ضروریات دین مین سے نہ ہوگا

دفعہ ۱۲۸ در بیان فرمودہ کہ از حضرت نقل کردہ اند کہ خدا یتعالی عبادت روز جمعہ را شت بر جمیعکہ پیش از ما بودند ایشان دران اختلاف نمودند وخدا ما را بدان راہ نمودہ فلنا القوم ولليهود غدا وللنصاری بعد غد دیکھو مطابق بیان کے میرے بیان کی تصدیق صاف ہوتی ہی کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلفین فی السبت یہود و نصاری دونو کو فرمایا ہے نہ کہ صرف یہود کو جنکے اختلاف کا موافق تورات کے دربارہ سبت کچہ مطلب نہین کھلتا **دفعہ ۱۲۹** اب ہم اپنے مذہب کے ایک بڑے عالم متبحر اور محقق کے بیان سے سبت کا حال مفصل لکھے دیتے ہین وہ فرماتے ہین، خدا کی عبادت کے واسطے ہر روز سب بندون کا جمع ہونا متعذر ہی لہذا مناسب ہوا کہ ایک ایسی بات مقرر کیجاوے کہ بہت قریب ہو جس سے بندون کو دشوار نہ پڑے اور نہ بہت بعید ہو جس سے مقصود ہی فوت ہوجاوے یعنے عبادت چنانچہ عرب وعجم اور اکثر مذاہب مین اسبوع یعنے ہفتہ اور اتوار کا معین ہوا ہے اور یونہین مناسب تھا پھر اہل مذاہب نے اسمین اختلاف کیا ہے پس یہود نے سبت کو اور نصاری نے اتوار کو اختیار کیا بسبب ترجیحات کے جو اونکو معلوم ہوے ہونگے اور امت اسلام کو خدا نے جمعہ بتایا کیونکہ اسمین ایک ساعت ہی جسمین خدا اپنے بندون کے قریب ہوتا اور حسنت الکثیب یعنے اوس باغیچہ مین جو ٹیلہ پر ہے اور اسمین مشک وعبیر اوگتا ہی نمود ہوتا ہی یعنے عالم غیب یا عالم مثال ہین اور جمعہ مین امور عظیمہ واقع ہوے ہین جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دن جمعہ اوسی دن آدم پیدا ہوے اور اسی دن بہشت مین داخل ہوے اور اسی دن وہان سے نکلے اور قیامت اسی دن آوے گی **دفعہ ۱۳۰** پھر پیغمبر صاحب نے اس نعمت کو بحکم خالق اکبر بیان بھی فرمایا ہے نحن الآخرون السابقون یوم القیامة بیدانهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هذا يومهم الذی فرض عليهم یعنے الفرد المیسر الصادق بالجمعة فی حقنا وبالسبت والاحد فی حقهم فاختلفوا فيه فهدانا الله له ای لهذا الیوم کما هو عند الله وبالجملة فتلك فضيلة خصنا الله بها نحن والائمة والیهود والنصاری لم یقتهم اصل ما ینبغی فی التشریع وکذالک الشرایع السماویه لا تخطی قوانین التشریع وان امتاز بعضها بفضله زایده انتہی ملخصا حجة الله البالغة صفحہ ۲۲۴ در بیان ترجمہ ہم مسلمان لوگ ہین پچھلی امت اور اگلی لوگ یعنے سبقت کرنے والے بروز قیامت بجز اسکے کہ یہود و نصاری کو کتاب آسمانی ہم سے پہلے ملی اور ہم کو اون سے پیچھے پھر یہی دن ہے جو اون پر فرض کیا گیا تھا یعنے فرد منتشر جو ہم محمدیون کے حق مین ٹھہرا اور شنبہ اور یکشنبہ یہود و نصاری کے حق مین چنانچہ یہود و نصاری نے اوسمین اختلاف کیا ہی پھر ہم کو اللہ نے وہی دن

بتا دیا جیسا کہ اسکے نزدیک تھا محض حاصل کلام یہہ ہی کہ جمعہ
بتا دینا یہہ تو اک فضیلت ہی جس سے خدا نے امت محمدی کو
مخصوص کیا ہی لیکن یہود و نصاری سے بھی اصل شریعت کی
تعمیل کچھ فوت نہین ہوگئی چنانچہ آسمانی شرایع کا یہی حال
ہوا کرتا ہی کہ قوانین تشریع چوکنے نہین پاتے اگرچہ بعض
شرایع مین کوی فضیلت زاید ہو دیکھو یہان پر صاف
صاف اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے
کہ اصل حکم مراد ساتوین دن کی بندگی سے تھی جمعہ ہو یا شنبہ
یا یکشنبہ فقط **دفعہ ۱۳۱** سبت سابعت کا تعرب
ہی جسکے معنے عربی مین ساتوین دن کے ہین اور خدا نے
یوم سابعہ یعنے روز ہفتم کو مبارک اور مقدس ٹھہرایا
ہے اصل حکم الہی یہی ہے پس اگر شنبہ سے گنو تو جمعہ
ساتوین دن پڑتا ہی اور یکشنبہ سے گنو تو شنبہ ساتوان
ہوتا ہے اور دوشنبہ سے گنو تو یکشنبہ ساتوان دن
ہوگا لہذا التعمیل شریعت الہی ٹھہری سو صورت ہر سہ
اہل کتاب کو حاصل تھی موسیٰ کی امت نے پہلا دن
یکشنبہ کو سمجھا ہی اور سبت کو خدا کی عبادت
اور تقدیس کرتے ہین اور اسکو ابدیۃ الوجوب جانتے
ہین خیر اونکو تو ہم مسلمان جیسے بنے گا سمجھا لینگے
ایک ادنی بات تو یہی ہے کہ نویسی نبویس اور بعض
اور محققین برے جو اوسکے بعد ہوے کہتے ہین کہ
کتاب پیدایش موسی نے اوسوقت مین لکھا ہے
جب کہ مدین مین اپنے خسر کے یہان بکریان چراتے تھے
پس راقم کہتا ہی کہ اوسوقت موسی نبی کب ہوے تھے
جو اونکی تحریر اوسوقت کی کلام آسمانی اور خدا کی وحی ٹھہری
اور دوسرا بڑا امر یہہ ہی کہ اگر یہہ حکم ابدی ہوتا تو بخت
نصر اور ملیطوس رومی وغیرہ کفار کے وقت مین کیون
موقوف اور معدوم ہو جاتا لیکن ہمکو یہود بے ایمان سے
مطلب نہین ہمارا روئی سخن عیسائیون سے ہی جنکو
دعوی ایمانداری ہی کہ ہمنے خدا کے مسیح اور کلمہ کو مانا
ہی پس چونکہ جناب مسیح خود بنفس نفیس سبت کو ساقط
کر دیا ہے چنانچہ جب حوارئین بالیان کہیت مین کھانے
لگے اور فروسیون یعنے فقہای یہود نے اعتراض
کیا کہ تو کیونکر موسی کے ماننے کا دعوی کرتا ہی حالانکہ
تیرے شاگرد سبت کو وہ کام کرتے ہین جو موسی نے
منع کیا ہے تو جناب روح اللہ و کلمہ اللہ صلی اللہ
علیہ وعلی نبینا و آلہ وسلم نے صاف ارشاد کر دیا کہ
ابن آدم سبت کا بھی خداوند ہے **دفعہ ۱۳۲**
راقم کہتا ہی اب اس مقام پر چند امر قابل غور ہین
پہلا امر منجملہ احکام عشرہ ابدیۃ الوجوب مندرجہ تورات
مقدس کے ایک یہی حکم تھا جسکے توجیہہ کی ہم کو حاجت
تھی باقی اور تو احکام کو قرآن اور صاحب قرآن نے
مسلم اور ابد کے واسطے خدا کے پاس شریعت کا اصل
اصول ٹھہرایا ہی پس جیسا دنیا کی پیدایش کو مطابق
توریت کے بیان کیا ویسا ہی خدا کی شریعت کو بھی
مطابق تورات کے موبموارشاد فرمایا ہے سو اون

حکمون کی تفصیل یہہ ہی **دفعہ ۳** پھر خدا نے سب
باتین کہین کہ خداوند تیرا خدا تجھے زمین مصر سے اور خادمون
کے گھر سے نکال لایا ہون ہون میرے حضور تیرے لئے دوسرے
خدا نہونگے ۴ اور اپنے لئے تراش کے مورتین اور کسی
چیز کے صورتین جو آسمان کے اوپر یا پانی مین زمین کے تلے
ہی مت بنائیو تو اونکے آگے خمم ہوجیو نہ اونکی بندگی
کیجیو اسلئے کہ مین خداوند تیرا خدا غیور ہون کہ آبائی بدکارون
کی سزا اونکے لڑکون کو جو میرا کینہ رکھتے ہین اونکی تیسری
اور چوتھی نسل تک دینے والا ہون ۵ تو خداوند اپنے
خدا کا نام بیحرمت لیجیو کیونکہ خداوند اوسے جو اوسکا
نام بیجا لیتا ہے بی سزا نچھوڑے گا ۶ اور سبت کو
مقدس جان کے یاد رکھیو تو چہہ دن تک محنت اور
سب کام کیجیو لیکن ساتوان دن خدا اپنے خداوند کا ہی
اوسمین کوی کچہ کام نکرے نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیرا
خدمت کرنیوالا نہ تیری خدمت کرنے والی اور نہ تیری
مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے دروازے کے
اندر ہی اسلئے کہ خداوند نے چہہ دن مین آسمان
زمین دریا اور سب جو کچہ کہ اون مین ہی بنائی اور ساتوین
دن آرام کیا اسواسطے خداوند نے یوم سبت کو مبارک
کہا اور اوسے مقدس ٹھہرایا ۷ تو اپنے باپ کو
اور اپنے مان کو عزت دی تاکہ تیری عمر زمین پر جو
خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو ۸ تو خون نہ کر
۹ تو زنا مت کر ۱۰ تو چوری مت کر ۱۱ تو اپنے ہمسائے
پر جھوٹی گواہی مت دے ۱۲ تو اپنے ہمسائے کے گھر کا
لالچ مت کر تو اپنے ہمسائے کی جورو اور اوسکی خدمت
کرنے والے کو اور اوسکے بیل اور اوسکی گدہی اور کسی
چیز کا جو تیری ہمسائے کی ہی لالچ مت کر **دفعہ ۱۳**
دوسرا امر بہت سے ظاہری احکام اور رسومانی شریعتون
کی بابت تورات مین ابدی کے الفاظ مندرج ہین جنکے
بھروسے یہودی حضرت موسیٰ کی شریعت کے ابدی
ہونے کا دعوی کرتے ہین لیکن اکثر اون مین کے شریعت
عیسوی مین اٹھہ گئے ہین اور اونکی پابندی بعد عیسیٰ کے
ضروری نہ رہی اور سبت کا خود ایسا حال نکلا صیاہمنے
بیان کیا حالانکہ وہ احکام عشرہ مکتوبہ فی الالواح
مین سے ہی لہذا اصل ہی راہ نجات معلوم ہوتی ہے
کہ افعال قلوب یعنے دلی احکام جو خدا بتادی وہی
وسیلہ نجات ہوسکتے ہین جنکا ذکر ہم آگے کسی خاص
آرٹیکل مین مفصل کرینگے اور بحول اللہ وقوتہ ایسے
اصول ظاہر کرینگے جو شریعت آدم اور نوح اور ابراہیم
اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد مصطفی علیہم الصلوۃ والسلام
کی مذاہب کی جز بنیاد وہی ٹھہرینگی اور اگر کسی نبی کی
شریعت دنیا مین اون اصول حقہ کے خلاف نکلے گی
اور احکام جوارح یعنے ظاہری اور رسومانی احکام
جنکو زمان اسلام مین شرایع انبیا کہتے ہین جیسا کہ ابراہیم
شریعت مین ختنہ اور موسوی مین احکام تابوت سکینہ
واحکام اور شلیم اور عیسوی مین اصطباغ اور بحری نیز

علت خمر یا استقبال اور شیم و کعبہ وغیرہ بدلتی ہے
غیرہ بحکیم و معالج باقی آئندہ

قسطنطنیہ اور اردو اخبار

کوی زمانہ ایسا تھا کہ قسطنطنیہ مین اردو بولنا تو درکنار ہندوستان کا نام بہی تعجب سے زبان پر آتا تھا اور اب سیکڑون سے ہندوستانی وہان بود و باش کرنے لگے اور ہندوستانے اور ترکی مانند دامن چولے کے ہوگئے ان کے رنج کے وہ دلگیر اونکے خوشی کے بہی شادان ہم ملت و مذہب ہونیکے ماسوا جو خلق و مروت حلم و شجاعت صبر و سکون خالق جل و علا نے ترکیون کے نصیب کیا ہے وہ دوسرے اقوام مین کہان غیر مذہب و غیر ملک کے لوگون نے اونکی قدر کرنا سیکہا اور اونکی کمال کے قدرین ہوگئے بہرحال اب ہندوستان و ترکستان ایک ہوگیا اور کسی نمط کے مغایرت باقی نرہی ہر ہفتہ یہان کا حال وہان کے لوگون کو بخوبی اخبار کے ذریعہ معلوم ہوتا ہی نیز بدستور وہان کے امور لائق کا اشتیاق یہان رہتا ہی اگرچہ قسطنطنیہ سے عربی و فارسی و ترکی اخبار ہمیشہ آیا کرتے تھے اور انکی ترجمہ کرنے سے حالات موجودہ کی اطلاع ناظرین کو ہوا کرتے تھی اس ہفتہ مین صاحب اخبار دار الخلافہ استنبول نے ایک اخبار اردو جسکا نام ترجمان شرق ہے نہایت سنجیدگی و متانت سے اجرا فرمایا ہے اور ہمارے پاس چند نسخہ اوسکے روانہ کر کر متوقع ہی کہ اسکے جتنے مشتری پیدا ہون ممکا اطلاع کرین تا نام نامی یران حضرات کے اخبار روانہ کردین پس ہم اوس ترجمان شرق کی ابتدای مقصود کو ذیل مین بعینہ درج اخبار کرکے متوقع ہین کہ جسکو خواہش ہو ہمکو اطلاع دین ہم اونکے نام مبارک کو صاحب مہتمم ترجمان شرق کی خدمت مین روانہ کرینگے تا راست استنبول سے اخبار بلا وقت ناظرین کی خدمت مین پہنچے

وھوھذا

ابتدای مقصود

سب حضرات اہالی ہندوستان پر واضح ہو کہ سابق اسکے بندہ نے وعدہ کیا تھا کہ اخبار اردو چہاپینگے مگر چونکہ خریداران کی تعداد محض قلیل یعنی تا اینوقت بی وجہ کفایت کو نہین پہنچی اسواسطے اس جریدہ کی اشاعت مین دیری ہوی مگر اب واسطے اس تجربہ و امتحان کے چہاپا جاتا ہے کہ اگر قدردانان ہندوستان اسکی قدر کرینگے و خواہش اپنی ظاہر کرینگے و رغبت اسکا خریدی فرماوینگے کیونکہ یہ جریدہ مشتمل اوپر ایک برے کار خیر کے ہوگا چنانچہ ذیل سے تصریح اوسکی ظاہر ہوگی تو انشاء اللہ تعالی ہمیشہ یہہ جریدہ جاری رہیگا بلکہ یوگا فیوماتر قرار اسکی [illegible] ہر ہفتہ مین چہاپا جاویگا و اگر زیادہ خواہشمند ہوے تو ایک طرف فارسی و ایک طرف اردو چہاپا جاویگا و اگر اوس سے زیادہ خواہشمند ہوے و [illegible] مساعد ہوی تو اردو و فارسی انگریزی تینو یکشامل چہاپے جاوینگے۔

منافع اس اخبار کے

ظاہر ہی کہ یہہ دولت علیہ دولت ہی کہ سب مسلمانون کو

خصوصا اس سے ایک نفع وتعلق خاص ومحبت ہے ہر مسلمان کو یہان
کے حالات کی اطلاع رکھنا وبعض وقتون مین اسکی تائید کرنا واجب
وفرض ہے بلکہ یہہ دولت ایسی فیاضی ونفع رسان ہے کہ قطع نظر
مسلمانون کے دوسری دولتین غیر اسلامی کو بھی اس سے برابر نفع
ہی واکثرون کو اس سے تعلق ہے چنانچہ ہندوستان کے اکثر گورنر
پر یہہ بات ظاہر ہوگی کہ خود ہندوستان کے غیر مسلمان بھی
اس دولت پر بنظر ترحم ومحبت نظر کرتے ہین وسب اسکے
مقر ہین کہ یہہ دولت کسی طرح سے ایذا رسان کسی کی نہین ہے
واسی واسطے ہندوستان کے بعض غیر مسلمانان از قسم ہنود
وپارسی وعیسائی وغیرہ مذہبی شرکت اعانت مال مین اس
دولت کے وانگریزان ابتک غمخواری وحفاظت مہاجرین مین
یہان کے لاکھون روپیہ صرف کر رہے ہین پس ہرگاہ خوبی
اس دولت علیہ کی ایسی ہے کہ غیر اقوام کو بھی اسکا خیال وتعلق
ہی تو ظاہر ہی کہ مسلمانون کو زیادہ تعلق وخیال ہوگا ویقین
ہے کہ کوی مسلمان ساری دنیا مین جو حقیقت مین مسلمان ہے
ایسا نہوگا کہ اوسکی خواہش یہہ نہو کہ جہانتک ممکن ہو نفع رسانی
اس دولت علیہ کو کوشش کرے وشریک ودر رنج
ودر راحت ہو لیکن یہہ سب امور موقوف ہین اوپر اطلاع اصل
حالات اس دولت کے کیونکہ جبتک لوگون کو اصل حالات
کی اطلاع نہوگی کیونکر اونکو معلوم ہوگا کہ کسوقت مین کس امر
کی تائید کی کوشش کرنا چاہئے وکسوقت مین کون قسم
کی تائید فرض ہی وکس قسم کی واجب وکسی قسم کی مستحب
ہی وکسوقت مین خدا سے التجا ودعا کرنا چاہئے وکسوقت
مین خبر فرحت اثر سنکر شکر خدا بجالانا چاہئے اور یہہ امر سب
علما ومسلمانان ذی دانشمندان پر روشن ومسلم ہی کہ بعض وقتون
مین بعض قسم کی تائید فرض مثل صوم وصلوۃ کے ہوجاتی ہی
تو ایسی حالت مین اسی مقام سے یہہ بات مستنبط ہوتی ہے
کہ ہر مسلمان کو یہان کی اصل حالات کی اطلاع بھی رکھنا
کالفرض ہے تاکہ اوسکو حالت فرض وغیر فرض کے معلوم
ہوا کرے ومرتکب ترک فرض کا نہو اور یہہ امر بھی بندہ کے نزدیک
مسلم ہے کہ حمیت مندان ہندوستان زیادہ ہین لہذا
ان سب وجوہات سے بندہ کے نزدیک نہایت مستحسن معلوم
ہوا کہ ایک اخبار اردو جاری کرے تاکہ اکثر مسلمانون کو اور
بھی دوسرے اقوام منصف مزاج غمخواران کو ہندوستان کے
یہان کی حالات سے اطلاع ہوا کرے واس امر پر اپنی
ہمت مضبوط کرلی ہی کہ اس کار خیر کے جاری رکھنے مین اگر
اوسقدر خسارہ بھی ہوا کریگا کہ جسقدر بندہ تحمل کرسکیگا تب
تک اس اخبار کو بند نہ کریگا مگر یان اگر بالکل خسارہ ہو کہ جسکا
تحمل بندہ سے نہوسکے اوسوقت مین البتہ مجبوری ہے
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا) لیکن اہالی ہندوستان
سے مجھے امید قوی ہی کہ اسمین وہ لوگ ہماری بہت تائید
کرینگے کیونکہ اسمین بڑے بڑے منفعتین ہین چنانچہ تجربہ اسکے
بعض منافع کا اہالی ہندوستان نے سابق ایک اشتہار
اردو سے جو کہ تیسری صفر سنہ ۱۳۲۵ ہجری کو اخبار دار الخلافہ
مین بندہ نے لکھا تھا کر چکے ہین اگر اوس اشتہار اردو کو
ہم نہ لکھتے تو کیونکر اہالی ہندوستان کو معلوم ہوتا کہ یہان

کون کون عجیب کا خیر کیلئے قایم ہین اور بذریعہ نوٹ انگریزی بھی روپیہ یہان بلا تردد اعانۃ مہاجرین اور بھی ہر طرح کے اعانہ کے اسکتا ہی یہہ خبرین بذریعہ تار برقی کے بھی نہین معلوم ہوتے ہین پس جسقدر نفع اوس اردو اشتہار لکھنے کا یہان ظاہر ہوا ہی اسکو ہم ذیل مین لکھتے ہین۔

اول یہہ ہی کہ اوس اردو اشتہار کو دیکھکر اکثر اہالی ہندوستان مثل بمبئی و مسلمانان مقام روشر کے ضلع سہارنپور و مدراس نے روپیہ بذریعہ نوٹ انگریزی کے خطوط مین ملفوف کرکے رجسٹری کرکے یہان یکسر بلا واسطہ مجلس اعانہ مین روانہ کیا چنانچہ وہ نوٹ سب یہان پہونچ گئے و دفتر مین مندرج ہوگئے پس اوس اردو اشتہار کے ذریعہ سے مسلمانان ہندوستان واقعہ ہوا کہ ایسی عمدہ کار خیر مین شریک ہوے و مظہر اجر جزیل و حسنات دنیا و عقبی مین ہوے یہان اکثر لوگ شکر گذار ہوے کہ اب تک حمیت مندان دینی ہندوستان سے باوجود بعد مسافت و زمانہ قحط کے اعانت سے غافل نہین اور حال پر ملال مہاجرین پر نظر کرتے ہین۔

دوسرا نفع یہہ ہوا کہ اہالیان ہندوستان کو اکثر تردد یہہ ہوتا تھا کہ اگر روپیہ قلیل کسی کو روانہ کرنا ہو تو کس ذریعہ سے روانہ کرے اور کون ایسا ذریعہ ہی کہ بلا انتظار و بلا تردد بلا واسطہ احدی یہان ہر قریہ و قصبہ سے بھی روپیہ پہونچا کرے پس اوس اردو اشتہار سے وہ تردد بھی اون لوگ کو دفع ہوگیا کہ پانچ روپیہ سے سیکڑون روپیہ تک اکثرون نے بذریعہ نوٹ کے روانہ کیا و پہونچ گیا و جو لوگ مفلس و غریب قریہ و دیہات کے تھے وہ بھی داخل حسنات ہوے۔

تیسرا یہہ ہی کہ مسلمانان ہندوستان نے سمجھا تھا کہ اب مجابہ ختم ہوگیا ہی ضرورت اعانت کی نہین ہی اسواسطے سب لوگون نے اعانت سے دست کوتاہ کیا تھا مگر اس اشتہار کے ذریعہ سے اراصل و ایتام حالات مہاجرین کو مفصل اون لوگون نے دریافت کیا و معلوم کیا کہ ضرورت اعانت کی ابتک باقی ہی چنانچہ اس وقت کے اس عمدہ کار خیر کی شرکت سے بھی وہ لوگ محروم نرہین۔

پس حاصل یہہ ہی کہ ایک دفعہ ایک تھوڑی سی عبارت اردو جو مین نے لکھکر روانہ کی تھی اوس سے اس قدر نفع ہوا تو اب آیندہ کہ زیادہ تر حالات یہان کے پیچیدہ ہین و ظاہر اہبت سے واقعات عبرت خیز و حادثات حیرت انگیز ظاہر ہوے ہین کہ سب کو اسکی اطلاع چاہیے غالباً زیادہ تر نفع اوسکا ہوگا فقط

قسطنطنیہ "منہ عہدہ دارون اور وزیرون مین بھی تبدیل ہورہا ہے۔ عثمان پاشا مشیر لالا مارہ مقرر ہوے ہین لیکن اپنے عہدۂ لشکری پر بھی بحال ہین

لندن "منہ اخبار مارننگ پوسٹ راوی ہے کہ یورپین کانگرس کو وہ بلقان کو معہ قلعجات ترکی سرحد جدید قرار دیگی اور وہ جو معاہدۂ اسطفانوس کے روسے باطوم روسیون کے تفویض ہوا ہے اوس شرط کو باطل کردینگے فقط جریدۂ روزگار

مطبع بحر العلوم سلام بنگلہ مین کاریردازان کے اہتمام سے چھپا

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۵ رجب — شمارہ ۱۹۰ — جلد ۵ — ۲۵ دوم

منشور محمدی ست صادق بیان — منشور محمدی ست ناطق بزبان

منشور محمدی

۹۵ / ۱۲

منشور محمدی ست راقم بیان — منشور محمدی ست راقم قول فصول

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ
تورات ملا تو یہ انجیل بہ تجیل	گویان صفت و سیر پیمبر محمدؐ
فرمان رسولان سلف سابقہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ
تورات و زبور انجیل بر افتاد ز تجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی مع محصول ڈاک ۴ چھ روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو وار سال میں سکی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشتہ خواندہ وتحریر مضامین رد انصاری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین

اگر عالی ہمت حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر روپیہ کمتر نصف آنہ نہ زیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — جو مطیع امر ختم المرسلین ہو جائیگا — او سکا گھر باغ ارم مین یقین ہو جائیگا

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — اتباع سنت احمدی برمان نجات — جو پھرا فی النار بیشک وہ لعین ہو جائیگا

نام ہے جسکے آج کل منشور — مرتبہ ملجائیگا اسکو عزیز مصر کا — جو غلام سرور دنیا و دین ہو جائیگا

ہی یہہ منشور بادشاہ اسم — نظم شیرنی لب بین گلیست تر گئی — ہر سخن میرے دہن مین انگبین ہو جائیگا

ہین اثبات دین ہی کامل — جس مکان مین ذکر معراج نبی ہوگا اگر — وہ ہمہ تہ عرش برین ہو جائیگا

اسکے انوار سے ہین ہی عجب — توبہ توبہ خوف عصیان اور محمد ہو شفیع — ایسے باغ نمین جنون دیکھ کہ ہین ہو جائیگا

شمس تابان کو جب کہے مستور — کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور — نغمہ مضمون جن ہوگا اہل دل کو باتمیز — دلپذیر و دل پسند و دل نشین ہو جائیگا

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان — لاکھہ عاصی ہو ینگے اسکو قت بیگمان — گرچہ شافع رحمۃ اللعالمین ہو جائیگا

اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین ایک عیسائی — رفعت معراجکے ہم اوج ہو سکتا ہی کب — چرخ چارم پر اگر کوی مکین ہو جائیگا

امت احمد پہ روز حشر صادق خلد مین	قول طیبتم فادخلوہا خالدین ہو جائیگا
کوئی ان فیض شای مصطفے سے ہمدمو	حرف مطلب واقعی کرسی نشین ہو جائیگا
یہہ شارہ کر رہی ہی ہستی ناپایدار	تا بہ کی قصہ ایکدن آخر زمین ہو جائیگا
عبدہ احمد کے ای اعجاز بن بیچیو فقیر	سارا عالم بیگمان زیر نگین ہو جائیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ

دفعہ ۱۳۵ توارت باب ۲ آیہ ۷ مین لکھا ہی کہ "خداوند نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اسکی نتھنون مین زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیسے جان ہوا قرآن کا بھی یہی مطلب ہے وخلقنا الانسان من سلالۃ من طین اور فرمایا ونفخنا فیہ من روحنا اور حدیث مین پیغمبر بھی اسی کی تصدیق کرتے ہین کہ کلکم من آدم وآدم من تراب اور آیت ۸ توارت خداوند خدا نے عدن مین پورب کے طرف ایک باغ لگایا اور آدم کو جسنے اوسے بنایا تھا وہان رکھا قرآن بھی یہی فرماتا ہے۔ فقلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین جیسا توارت مین بھی ہی آیت ۹ اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے مین خوشنما اور کھانے مین خوب تھا اور باغ کے بیچون بیچ حیات کے درخت کا اور نیک و بد کے پہچان کے درخت کو زمین سے اوگایا عباسی مین تھی کہ وہ پہچان کا درخت تھا اوسکے اوپر ہر ایک سنگ تھا آیت ۱۰ اور عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی اور وہان سے تقسیم ہوکے چار سیری نہرون کے بنے آیت ۱۱ پہلے کا نام پیسون جو حویلہ کے ساری زمین کو گیرتے ہین وہان سونا ہوتا ہی ۱۲ اور اوس زمین کا سونا اچھا ہی اور وہان موتی اور بلور بھی ہین ۱۳ اور دوسری نہر کا نام جیحون ہی جو کوش کی ساری زمین کو گیرتی ہے ۱۴ اور تیسرے نہر کا نام دجلہ ہے جو اسور کے پورب جاتی ہے اور چوتھی نہر کا نام فرات ہی دفعہ ۱۳۶ راقم کہتا ہے ان بہشت کے نہرون کا مضمون حدیث صحیح مین بھی وارد ہی اور اس بابت کہ زمین پر بھی یا آسمان پر اہل اسلام مین بھی اختلاف ہے چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے اور اگرچہ ان نہرون کے پتہ سے بہشت کے حدود اربعہ معلوم ہو جاتے ہین الا اب ٹھیک مقام اوسکا بوجہ اسکے کہ طوفان نوح مین ہیئت زمین کی بدل گئی ہے معلوم نہین ہو سکتا چنانچہ پادری فنڈر صاحب کو بھی اپنے میزان الحق اور طریق الحیات مین اسکا اقرار ہے دفعہ ۱۳۷ بعض امور توارت انجیل سے بھی ٹھیک معلوم نہین ہو سکتے چنانچہ پادری گلین صاحب نے کتاب احوال یہود بیان پیدائش دنیا باب ۲ مین لکھا ہی "ہم لوگون کو کچھ خبر نہین کہ آدم اور حوا بیگناہ ہو کے باغ عدن کے عیش مین کب تک رہے دفعہ ۱۳۸ آیت ۱۵ اور خداوند خدا نے آدم کو لیکے باغ عدن مین رکھا کہ اوسکی باغبانی اور نگہبانی کرے ۱۶ اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر

کہ کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر، لیکن نیک و بد
کے پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اوسے
کھائیگا ضرور مریگا ۲ دفعہ ۱۳۹ اور خداوند خدا نے کہا
کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے میں اوسکے لئے ایک ساتھی
اوسکے مانند بناؤنگا ۱۹ اور خداوند خدا نے میدان کے
ہر ایک جانور اور آسمان کے ہر ایک پرندوں کو زمین سے
بنا کر آدم کے پاس پہونچایا تاکہ دیکھے کہ وہ اونکے کیا
نام رکھے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اسکا نام
ٹھہرا ۲۰ - اور آدم نے سب مواشیوں اور آسمان کے
پرندوں اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکھا پر آدم کو اسکے
مانند کوئی ساتھی نہ ملا دیکھو قرآن بھی تعینہ یہی فرماتا ہے

وعلم ادم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملائکۃ فقال انبونی
باسماء ہؤلاء ان کنتم صادقین قالوا سبحانک لا علم لنا الا
ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم قال یا آدم انبئہم باسمائہم
فلما انبأہم باسمائہم قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات
والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون دفعہ ۱۴۰
آیہ ۲۱ - اور خداوند خدا نے آدم پر ایک بھاری نیند بھیجی
کہ وہ سوگیا اور اوسنے اوسکے پسلیوں میں سے
ایک پسلی نکالی اور اوسکے بدلے گوشت بھر دیا آیہ ۲۲
اور خداوند خدا نے اوس پسلی سے جو اوسنے آدم سے
نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا آیت
۲۳ اور آدم نے کہا کہ اب یہہ میری ہڈیوں میں سے
ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہی اس سبب سے

وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ میرے سے نکالی گئی - راقم کہتا ہی
عبرانی میں بجای ناری الیشہ اور بجای ترکی آتش واقع ہی
جسکا ناری ترجمہ ہی اسواسطے مرد اپنے ماباپ کو چھوڑے
گا اور اپنے جورو سے ملا رہے گا اور وہ ایک تن ہونگے
آیت ۲۵ اور وہ دونو آدم اور اوسکی جورو ننگے
تھے اور شرماتے نہ تھے دفعہ ۱۴۱ راقم کہتا ہی ضلع
الیہ یعنے بائیں پسلی سے حوا کا پیدا ہونا حدیث صحیح میں
بھی موجود ہی پس بیان اسلام اس امر میں بھی مطابق
تورات کے ہی اگرچہ اسپر از روے علم فلسفہ فن طبیعات
ویغیرہ کے اعتراضات عظیم غیر الحل وارد ہوتے ہیں جسکے
سبب سے بعض علمای محققین ملت حقہ اسلام کے دست
وپا چھ ہوکر اپنے خیال کے مطابق تاویلات کرنے لگے ہیں
چنانچہ صاحب تہذیب الاخلاق نے اوس مضمون میں
جسکا نام آدم کی سرگذشت ہی ایسا ہی کچھ تاویلیں کیں
ہیں رحمہ اللہ وہداہ الی الحق الیقین اگرچہ راقم ایسے تاویلات
کو خواہی نخواہی صواب اور مراد اللہ اور مراد الرسول
نہیں یقین کرتا ہے الا یہہ ضرور میرا یقین ہے کہ جیسا
متقطعات اور متشابہات قرآنی میں صاحب جلالین اور دیگر
مفسرین فرمادیا کرتے ہیں کہ اللہ اعلم بمرادہ بذلک
ایسا ہی ہیئت ہے آیات اور احادیث میں جسکے تفسیر اور
شرح خدا پر حوالہ کی گئی علی سبیل الجزم والیقین کی گئی
حالانکہ آیات اور احادیث بھی باللہ اعلم بمرادہ بذلک
کہنے کے لایق ہیں اگر خدا کا شکر ہے کہ ہمیشہ

لکھہ دیا کرتے ہین کہ واللہ اعلم بالصواب جسکا صاف یہہ نتیجہ ہوتا ہی کہ شاید یہہ بیان خطا ہو اور صواب خدا کو معلوم ہو یہہ اہل اسلام کے علما کی کمال دیانت اور حق گوئی ہی جزاہم اللہ عنی وعن جمیع المسلمین فی الدارین خیر الجزاء۔

پس راقم کے نزدیک جنت آدم کے آسمانی ہونے کی کوی یکی دلیل اسلام مین نہین ہے لہذا تورات کو ماننا لازم ہی دفعہ ۱۴۲ قرآن شریف مین لکھا

منہہ　لہا سوا تہا جسکی تفسیر مین مفسر لکھا کرتے مین کہ نور کے حلے پرے رہتے تے جب گندم کھایا تو حلے چہین گئے اور وہ دونو ننگے ہو گئے پس قرآن سے یہہ مطلب تو ضرور ثابت ہوتا ہی کہ اونکا شرمگاہ بعد اکل شجرۃ کے کہل گئے پر اوسکے قبل ننگے ہونے کے اس سے نفی نہین لازم آتی ہے جایز ہے کہ قبل اکل اونکے خیالات پاکی اور قدس مین مثل بچون کے ہون جس کے مطابق پرینگے اور مستریکسان متصور ہو اور تورات مین برہنگی کی ہی لہذا جبتک کوی حدیث صحیح متواتر یا مشہور جو موجب علم قطعی یا طمانیتی کے ہوا کرتی ہے پائی نہ جاوی گی تب تک تورات کے چہوڑنے کی کچہ ضرورت نہین ہے

دفعہ ۱۴۳ حق صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ بہت کا کلام قرآن حدیث کا ایسا ہے جسکی حقیقت اس عالم مین نہین کہلتی ہے لیکن اس مین سر مو شک نہین ہے کہ حضرت آدم کی حالت جو قبل اکل تہی وہ بعد مین ہرگز نہین رہی جسکو عیسائی بیگناہی اصلی کا فوت ہو جانا کہتے ہین اور مسلمان قوت ملکی کا ہو جانا اور پردہ مین چہپ جانا اور قوت بہیمی کا بازو ہو جانا اور پردہ سے نکل آنا بتاتے ہین جیسا شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین ذیل آیہ حتی تکونا ملکین اور تکونا من الخالدین کے صاف لکہا ہی اور چونکہ جناب مسیح پر قوت ملکیہ کا سخت غلبہ تہا اسیواسطے عیسائی اونکو اصلی گناہ سے پاک اور بے داغ مانتے ہین اور آخر دنیا مین بہی اونکے عہد مین ملکیہ کا یہہ غلبہ ہوگا کہ سانپ سے بچے کہیلینگے دفعہ ۱۴۴ اور شیر گائی کو نہ پہاڑے گا جسکو عیسائی ملکوت السموات اور نجات اخروی جانتے ہین حضرت آدم کے گنہگار ہو جانے اور اوسکے نتایج کا ذکر میزان الحق اور طریق الحیات مین بہت مفصل ہے اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ چونکہ علم حقایق و معارف و علم اسرار دین مین ایک عمدہ تصنیف ہی لہذا ہم آئین اونکے مطابق اکل شجرہ وقبول توبہ کو مفصل لکہینگے۔　راقم محمد سلیم اللہ فیض آبادی

برلن ۲۲ منہ لارڈ بیکنز فیلڈ نے گانگرس کی بجائی کو اوس بندوبست کی قبولیت پر موقوف رکہا ہے جو ہوے قسطنطنیہ سے روسی افواج فوراً نکلجانے کے باب مین کیا ہی اس مقدمہ مین روسی وکلا نے شاہ زار سے عرض کی ہی۔ آج کے روز کانگرس کا جلسہ تین گہنٹے رہا اور بڑی ترقی ہوی۔ اخبار جنرل ڈی پطرسبرگ نے اس امر مین انکار کیا ہی کہ روس یونان کے خلاف مین ہی بلکہ اخبار مذکور کہتا ہے کہ یونانیون کی آزادی کو دیکہنے کا روس خواہان ہے۔

روشنی اسلام

چند ماہ کے قبل مسٹر گولڈ اسمتھ صاحب نے چنتادھری کے کسی ایک اسکول مین ایک لکچر بزبان انگریزی دربارہ اسلام دیا تھا اور اس کے جواب مین جناب مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب نقوی دام افضالہ نے ایک جواب نہایت شرح وبسط کے ساتھ تحریر فرمایا تھا اگرچیکہ وہ جواب ہمارے پاس موجود ہی چونکہ مولوی صاحب ممدوح کا غرض ایک جماعت علمای اختیار کرنی کی رد وبرو قرات فرمانیکا ہے اور بعد اوسکے درج اخبار کرنیکی اجازت ہی لہذا اوس کے اندراج کو ہم نے موقوف برآیندہ رکھا ہے اور ہم اس تردید کو یہان درج اخبار کرتے ہین جو مسٹر سی ولیم ملٹری گرتھہ نے اپنے آریکل ۱۴ اوین جون مین روشنی اسلام کے سرخی کے ماتحت مین بلا تعصب وپاسداری قوم کے تحریر کیا اور حق انصاف کا جو کچھ تھا وہ ادا فرمایا ہی سو ہم یہان اسکو درج اخبار کرتے ہین۔

وہی ہذا - انسان کے دل پر مذہب سے زیادہ اور کسی چیز کا اثر نہین پیدا ہوتا اور موافق قول حکیم بلیو بارخ کوئی قوم دنیا کے پردہ پر ایسی نہین ہے جو اوس کے اثر سے بہرہ مند نہوی ہو مذہب کا استحکام قدامت اور وسعت اوسکی اصول شرعی پر نہین ہے موقوف بلکہ جو لوگ ابتدای زمانہ رواج مذہب مین گذرے ہین اونکی یا اوس کے مروج کی قدر ومنزلت حکومت واقتدار پر منحصر اور موقوف ہوتی ہے یونان اور روم مین بہت بت پرستی رایج تھی اور اون بتون کے یادگارین عمدہ عمدہ شیوالے اور نفیس نفیس مندر بنکر تیار ہوتے تھے۔ لیکن درحقیقت نہ اونکی کوئی مقرری شرع تھی اور نہ کوئی مذہب تھا۔ بعض وقت یونان کے دیوتا میعنہ جمع مین مستعمل ہوتے ہین لیکن اوس سے یہ نہین ثابت ہوتا ہے کہ تمام یونانی علی العموم اونکی تعظیم اور توقیر کرتے تھے بلکہ اوسکے برعکس صحیح ہے سب واقفین کہ ہر قوم وفرقہ کا دیوتا جداگانہ ہوتا تھا اور دوسری قوم وفرقہ کے طریقہ عبادت سے سروکار نہ رکھتا تھا اس اختلاف کے باعث ملک مین ایک مذہب کہ قایم ہوسکا اور ایک مذہب کے قایم ہونے سے نتیجہ یہہ نکلا کہ ہزارون فرقہ ملک مین پیدا ہوگئے اور ہر ایک کا جداگانہ مذہب ہوگیا اور بنجام کار رفتہ رفتہ نوبت کفر وشرک کی پہونچی لیکن یہہ کلمات مذہب موسوی عیسوی اور محمدی اور بدھ ہے کی نسبت عاید نہین ہوسکتی اونکی بنا دوسرے طرح کی ہے - اسکا کیا سبب ہے صرف اسیقدر کہ ان سب مین ایک شخص ایسا ہے کہ جسکی تمام پیرو تعظیم وتوقیر کرتے ہین اور اوس کے ساتھ اتحاد وارتباط کرکے اپنا ایمان تصور کرتے ہین اگر ان مذاہب سے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسے اور حضرت محمد مصطفےٰ اور گوتم کو جدا اور علیحدہ کردو تو اونکی اصلیت اور وجود مین فرق آیا جاتا ہے خلقت انسان کا مقتضا ہے کہ ہر شی کو جرم سے معرا اور جسم سے منزا نہین کرتے جس مذہب وملت مین یہہ خاصیت زیادہ تر موجود ہوگی اوسیکو زیادہ تر قیام واستحکام ہوگا اگر حضرت موسیٰ کا وجود نہ ہوتا یا حضرت موسیٰ دعوی پیغمبری نہ کرتے یا اونکو احکام الٰہی کا

الہام ہوتا تو اس وقت اون کے پیرو کہان ہوتے
اور یہہ اتفاق و اتحاد کیونکر بامید گر ہوتا - اسیطرح اگر
حضرت عیسیٰ نے خدا کیطرف سے مامور ہونیکا دعوی نہ کیا
ہوتا اگر امن و صلح کا پیام نہ لائے ہوتے اگر علم و عمل کو
ایک کرکے نہ دکھایا ہوتا فی الجملہ اگر اپنے وقت کی تمام
خلایق سے زیادہ لیئق اور عقلمند و فہیم نہ ہوتے تو
مذہب نصاریٰ کی تاریخ کی اونیس صدیان نہ ہوتین - اسیطرح
اسلام و مذہب بدہ کا حال ہے ایک کے بانی حضرت محمد
مصطفےٰ ہین اور دوسرے کا موجد گوتم ہے - اونکی طبیعت
مین عربون کی حرارت اور جرات تھی اوس کے زور کے
آگے بت پرستی نہ ٹہر سکی اس نے اپنی عقل سے کام لیا
اور رفتہ رفتہ غلبہ حاصل کیا دونون مذہب صدہا
سالکی فتنہ و آشوب جنگ و جدل سے محفوظ رہکر ابتک
قایم و برقرار ہین دونون کا زمانہ ترقی اور زمانہ تنزل
یکسان تھا کبھی روشنی علم اور کبھی تاریکی جہل اور دونون
کے کروڑون پیرو ہین - لیکن جسقدر عجلت اور جلدی کے
ساتھ پیغمبر عرب کا مذہب قایم ہوا اور پھیلا ہے اسقدر
جلد کسی مذہب کو عروج حاصل نہین ہوا اور باوجود
اسکے ابتک اہل اسلام پر اسقدر اثر اوسکا موجود ہے
اہل اسلام اپنی عقل اور اپنی جان اپنے پیغمبر کے حوالے
کردی ہے - اپنے رسول مقبول کے ہمہ تن اور دل و جان
سے اطاعت کرتے ہین وقت نزاع اور ہنگام تکرار
حدیث سے تصفیہ ہوتا ہے کل امور مین کلام مجید اونکا

حاکم ہے اوسمین تمام دینی اور دنیوی امور کے احکام
پائے جاتے ہین غرض کہ اوسکے آگے سب ہیچ ہے جس
چیز کا حکم قرآن شریف مین نہ درج ہوگا اور جسکی حدیث
مین ممانعت ہوگی مسلمان اوسکو کبھی نکریگا - اسی ہی
وجہ سے ممالک اسلام مین ترقی نہین ہوتی - یہہ امور
ترقی کے مانع ہوتے ہین اور انسان کے دل کو جہل کے
باعث تاریک کو تہری کر دیتے ہین - آزادانہ استعمال
عقل نہین ہونے پاتا اور اس وجہ سے یا اوس مذہب کے
پیرو بے پروا ہو اور زندانہ مشرب یا انتہا کے متعصب
ہو جاتے ہین - اکثر مسلمان علما اور مجتہدان نے اسکی
اصلاح کی کوشش کی ہے لیکن متعصب اونکا سدراہ ہوا
اور اونکو اپنی کوشش مین کامیابی میسر نہوئی چنانچہ
امام ابوحنیفہ نے اون احکام سے جو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو الہام ہوئی تھی مسائل فقہ مستخرج
کیئے تاکہ حوایج روزمرہ اور ضروریات عامہ کا اون سے انتاج
اور کاربراری ہوا کرے دوسرے علمانے یہہ طریقہ اختیار
کیا کہ جو احکام کلام شریف مین نہ پائی اونکو باستشہاد
حدیث جاری اور مروج کر دیا لیکن چونکہ ان دونون
فریقون نے اپنی مسئلون کو احادیث نبوی پر مبنی کیا تھا
اسلیئے وہ قدیم بیتین کہ کل علم و عمل اور عقل و دانش کے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبع و مخرج تھی باقی و برقرار
رہا بلکہ اوسکو زیادہ قوت و استحکام حاصل ہوا -
اہل اسلام اون مسئلون کی تحقیق اور تدقیق کے مجاز ہین

جوان علمانے احادیث اور احکام الٰہی سے مستخرج کرکے
قایم کئے ہین اور احادیث ناقص اور ضعیف سے بھی انکار
کرسکتے ہین اگر کوئی مسئلہ مباحثہ منطقی مین پورا نہ
نہ نکلا وہ منظور نہین کہا جاتا اور اگر پورا نکلا تو اوسکو
منظور کر لیتے ہین اور اُسکے معنون کے طرف نظر نہین کرتے
کہ مقتضای عقل ہے یا نہین اگر احادیث صحیحہ سے کوئی
مسئلہ ثابت ہوگیا اوسکا تسلیم کرنا اور اسکی پابندی
فرض ہوگئی اوس سے انکار نہین ہوسکتا۔ ہمارے
عقل کل کے آگے کیا وقعت رکھتی ہی الہام الٰہی مین ہم
کیا دخل دیسکتے ہین تعجب کی بات ہے کہ بارہ صدی
کے بعد بھی اسلام نے لوگون کے دلون پر اسقدر تسلط
قوی حاصل رکھا ہے اور جیسا کہ ساتوین عیسوی مین
یقین اور ایمان درست اور مستحکم تھا اوسیطرح اب
اوٹھوین صدی عیسوی مین پایا جاتا ہے پیغمبر خدا صلعم
تعظیم و توقیر بزرگی اوسیقدر انکے دلون مین حاوی
اور جاگیر ہے جسقدر اہل اسلام اپنے اوپر پیغمبر کی
تعظیم و توقیر اور محبت کرتے ہین کوئی عیسائی اپنے پیغمبر
کی نہین کرتا۔ بعض مصنفین مثل گولڈ اسمتھ کو اسلام
مین سوائے تنزل اخلاق اور تزلزل عقل اور کچھ نظر نہین
آتا یہ لوگ شاید اس بات پر نظر نہین کرتے کہ جس
شخص کی یاد کا اسقدر توقیر اور عظمت کے ساتھ
کروڑون لوگون کے دلون پر مثل نقش کالحجر منقش ہی
اسمین ضرور جوہر اور ہنر معالی صفائی موجود ہوگا اور
اوسکے مذہب مین سوای معمولی طرف پرستش اور عبادت
کے بہت کچھ عالی مرتبہ امور پائے جاتے ہون گے جن سے
عقل کو ترقی اخلاق کو وسعت اور دل کو نیکی حاصل ہوتی
ہے مذہب اسلام مین طرق عبادت بھی درج ہین اور
معاملات تمدن اور سیاست بھی موجود ہین ان دونون
امور کا اجتماع اسمین باحسن وطریق کیا گیا ہے۔
عیسائی لوگ اس اجتماع پر اعتراض کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ یہی اجتماع اسلام کی تخریب اور بربادی کا باعث
ہوگا شاید لوگ یورپ کے زمانہ قدیم کی تاریخ بھول گئے
ہین یا تاریخ روم کو فراموش کردیا ہے اگر کسی قوم کا
مذہب ایسا ہے کہ جو عیسائیون کی نظر مین خراب معلوم
ہوتا ہے جسکی باعث اونکے نزدیک اوس قوم کی تہذیب
اور شائستگی نہین آسکتی تو یہ لازم نہین آتا کہ اوس
قوم کی کوئی سلطنت قایم نہ رکھی جاوے اور لوگ آزادی
سے محروم کئے جاوین۔ اونکی فتوحات کو دوسری قوم
اچھے جبر اچھے کیونکر تسلیم کیا کہ مسلمان قرون اُولیٰ
عیسائیون سے تعلیم و تہذیب و شائستگی مین بہت
کم ہین تسلیم کیا کہ تمام امور دینوی مین کلام شریف کے
اتباع کرنے سے نقص پیدا ہوتا ہے لیکن یہ بھی تو
درست ہے کہ خود مذہب عیسائی مین پرداشتہ قرون
رومن کاتھلک کی نسبت ترقی کی زیادہ صلاحیت رکھتے
ہین اور اونکی بان بھی اسیطرح احکام انجیل تمام علوم
وفنون اور ہر شی کی مخزن ہے۔ لیکن ہمکو یقین نہین

آتا کہ کوئی قوم باشندگان ایپین یا روم کو سازش اور مکر و فریب سے آمادہ بہ بغاوت کرتے اور فرڈی ننڈ یا مجتہد روم کی اطاعت و فرمان برداری سے کشی کرنیکی ترغیب اور تحریص کرتے -

جبکہ ہم اسلام کے تعصب نادانی اور جہل کا ذکر کرتے ہین شاید ہمکو یاد نہین رہتا کہ پاپ یا رومی اسقد تعصب مین مبتلا ہین کہ اونکی عقل اونکے اختیار مین نہین ہے اور اپنی ذات کیطرف وہ امور منسوب کرتے ہین جو سوای پاپ کے اور کسیکو حاصل کرنیکا گمان بھی نگذریگا - مانا کہ یہ صحیح ہی کہ اہل اسلام کی عبادت بیکار ہے تاوقتیکہ پورا سجدہ نہ کیا جاوے لیکن کیا پاپ یان رومن تہلک مین بہت سے ایسے طریقے عبادت کے جاری نہین ہین جو دوسرے قومون کی نظرون مین لغو اور مہمل معلوم ہوتے ہین مسٹر گولڈ اسمت بھی اس امر کا اقرار نکرینگے کہ چونکہ مذہب رومن کیتھلک آزادی عقل کا مانع ہی اسلئے تمام پروٹسٹنٹ قومون کو چاہیے کہ اتفاق کرکے اوسکی بربادی اور معدومی کی کوشش کرین لیکن اگر اون کے اسلام پر پورا پورا عمل کیا جاوے تو اونکا نتیجہ یہی حاصل ہوتا ہے اس قسم کے مصنفون کا یہ قول نہایت بیہودہ اور مضرت رسان ہی کہ جس حالت ضعیف مین قوم کا مذہب ویسا عمدہ اور مطابق عقل نہین ہے جیسا کہ قوی قوم کا ہے تو ان دونون قومون مین جو مواعید و مواثیق ہون اون سے انحراف کرنے مین کوئی عیب نہین ہے

بلکہ احسن ہی مسٹر گولڈ اسمت تحریر کرتے ہین کہ کبھی کسیب سے مذہب عیسائی کو اسلام سے فائدہ نہین پہنچ سکتا ہی تسلیم کیا لیکن اس سے یہہ لازم نہین آتا کہ وہ اسلام یعنی دنا بود کر دیا جاوے گویا عیسائی کے سوا اور کسی قوم کو دنیا مین استحقاق وجود حاصل نہین ہے سلطنت عثمانیہ کو نیست و نابود کرکے اوسکے جای پنلوانگ سلطنت قایم کرنی چاہیئے اور اسکی فہرست روس کے حوالے ہونی چاہیئے کیا اس انتظام سے معاملہ شرقی کا تصفیہ ہوجائیگا اور اوس نئی سلطنت کا کبھی دن قیام رہیگا - قوم سلاو معاملات بحری مین واقفیت اور تجربہ نہین رکھتے اور یونانی جو رفتہ رفتہ ترقی کر رہے ہین سلاو قوم کی مخالفت پر آمادہ ہونگے اور بازار ملک الموت گرم ہوگا - یا قوم سلاو یونانیون پر غالب آئیگی اوس صورت مین سالہا سال تک کشت وخون جاری رہیگا یا یونانی قوم سلاو کو مار کر کوہستان بالکن کے دوسری طرف نکال دینگے -

اس معاملہ شرقی کا تصفیہ وقت پر موقوف ہے اگر مذہب اسلام مین ترقی قبول کرنیکی صلاحیت نہین ہے اگر اوس مذہب کے پیرو علم و تہذیب کو قبول کرینگا یا رہ نہین رکھتے تو رفتہ رفتہ تدریجاً تنزل کرتے کرتے خود معدوم ہوجاوینگے اوسوقت مین دوسری سلطنت بائی زانٹیم قایم ہوجاویگا لیکن ہمکو یقین نہین کہ اسلام کی ترقی ہونگی یا اوسمین صلاحیت استعداد کی ترقی نہین ہے ہمکو یقین ہے کہ دولت عثمانیہ کی عملداری جب محدود

رہجائیگی اوسیقدر اوسکو زیادہ ہوگی جو قوت اب منتشر ہی وہ کبھی جمع ہوجائیگی اور سالہاسال تک کوہستان بالکن تک اوسکا عملداری قایم رکھنے کی اونکو قوت بھی حاصل ہوگی - ہمکو یقین نہین کہ جس مذہب مین یہ درج ہے کہ ایک شخص ہے جو اپنی دولت راہ خدا مین دیتا ہے خود ذوی الفقر اور یتامی اور مساکین کی مدد کرتا ہے جو سائل کو سوال کرتا ہی اور جو قیدیون کو آزاد کرتا ہے جو عبادت اور مصیبت پر صبر کرتا ہی جو اپنے مواشیق کا ایفا اپنے پر فرض گردانتا ہے جو صبر و شکر و قناعت کو قناعت کو کام مین لاتا ہے جسکا نام اسلام ہے اوس سے کوئی فائدہ دنیا کو نہ پہنچے - اگر قرآن مجید کی ہم مذمت کرتے ہین تو ہمکو ایک مصنف نامی وگرامی باشندہ جرمن کا قول بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب ہم قرآن مجید پڑہتے ہین تو اول اوس سے جی گہبراتا ہے بعد ازان اوسکے پڑہنے کو جی چاہنے لگتا ہے - بعد ازان ہم اوسکی تعریف کرنے لگتے ہین اور بعد اوسکے اوسکی تعظیم ہمارے دلون پر مسلط ہوتی ہے -

مدارس روم

رُوم کی کل سلطنت مین پیشوائی دین جو ملا کہلاتے ہین وہ حکام ملکی یعنے قاضیون کے تابع رہتے ہین اگر کوئی ملا بدوضع ہوجاوے یا اچھی طرح کام نکرے تو قاضی اوسکو معطل اور معزول کردیتا ہی چونکہ مسلمانون کا مجموعہ قوانین اور ہادی دین قرآن شریف ہی اس سبب سے ملا اور مفتی ایک سے ہین دونو علما کہلاتے ہین اور شیخ الاسلام کے تابع ہوتے ہین - کل علما ایک ہی قسم کے تعلیم پاتی ہین قرآن اور منطقی پڑہتے ہین اگرچہ سب ایک ہی جگہہ علم حاصل کرتے ہین لیکن ملا اور قاضی اور مفتی سب کے منصب الگ ہین - علما کا فرقہ حقیقت مین امیرون کا گروہ ہے یہہ لوگ سرکاری محصول ادا کرنے سے بری ہین اونکا مال و متاع اون کے خاندان مین موروثی چلا آتا ہے اور بادشاہ بے قاعدہ اوسکو ضبط نہین کرسکتا - اونکو موت کی سزا نہین دیجاتی فقط قید یا جلاوطن کی سزا ملتی ہے تین حقوق خاندانی علماؤن کو حاصل ہین ایک عالم کا منصب اوسکی حین حیات تک رہتا ہی پہلے علماؤن کے عہدے اوسکی زندگی تک برقرار رہتے تھے لیکن ۱۸۴۶ء کے اخیر مین حکم جاری ہوگیا کہ اور اہل کاروں کی طرح یہہ بھی برخاست ہوسکتے ہین -

اسکے سوا اور ایک قسم کے علما، بنی فاطمہ ہین یہہ لوگ امرا کو لاتے ہین اور سبز عمامہ باندہتے ہین اس سلطنت کی بڑی بڑی شہرون اور قصبون مین مدت سے مکتب چلی آتی ہین اور ہر جگہہ بڑی بڑی مسجدون سے کتب خانہ اور مدرس متعلق ہین ان مکاتیب مین ترکی زبان اور قرآن و تفسیر کی تعلیم ہوتی ہے جن مدارس مین علما تعلیم پاتے ہین وہان فارسی عربی ترکی اور فلسفہ و منطق و علم ادب و علم اخلاق و فقہ و تواریخ و جغرافیہ وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے اب صیغۂ تعلیم مین وہان بہت ترقی ہے ۱۸۶۹ء مین صرف قسطنطنیہ کے علاقہ مین ۳۹۷ مکتب جاری ہی ۲۲۷۰۷ اومین لڑکے پڑہتے تھے ۱۸۶۹ء سے نئی قانون کے موافق پانچ قسم کے مدارس وہان اس انتظام پر مقرر ہوے -

اول مدارس ابتدائی -

دوم مدارس ابتدائی کلان -

سوم وہ مدارس جنمین اعلیٰ مدارس کے واسطے لڑکے تیار ہون -

چہارم مدارس اعلیٰ -

پنجم مدارس علوم خاص شہر کے ہر محلہ اور ہر ملک گانون مین ایک مکتب زمینداری ضرور ہوگا جہان آبادی مشترک ہوگے وہان دو مکتب ایک اہل اسلام کے لئے دوم غیر مسلمانون کے واسطے اطفال اپنی اپنی مذہب کے کتابین پڑہینگے - لڑکون کو چھ برس سے دس برس تگ اور لڑکون کو گیارہ برس تگ جبرًا مکاتب مین پڑہنا ہوگا پانچسو گز کے ہر ایک قصبہ مین ایک مکتب کلان ہوگا وہ بشرط ضرورت تفرقہ مذہبی کے دو مکتب ایک متولی کے زیر نظر رہینگے - اِن مکاتب مین تمام علوم تعلیم ہوگی - یہہ تعلیم معلمین بھی خاص مدارس مین داخل ہین - صرف بشرط زیادہ اونمین یہہ بھی کہ کل طلبار عثمانیہ کے وہان داخل ہون - دارالخلافتہ مین صیغہ تعلیم کے ایک اعلیٰ کونسل ہوگی اور ہر بڑے شہرون مین بھی ایک ایک کونسل ہوگی اس قانون مین اون مدارس کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو سلطنت کے طرف سے نہین ہین + جریدۂ گورنمنٹ

کان طلا

جناب خدیو مصر کو اونکی زمین مین ایک کان طلا دستیاب ہوا ہے اور جس سے ہر روز ریتی سونے کی نکالتے ہین اور کارخانہ مزب مین واسطے صاف کرنے کے روانہ کرتے ہین نقادان کا قول ہے کہ اخراجات اسکے پاک وصاف کرنے کے نصف مالیت کو طلا کے گھٹا دیتے ہین پس اوس کان طلا سے آدہی منفعت اجیرون کی ہے اور آدہی خدیو مصر کی بہرطور ایسے وقت مین کہ جابجا مصری باندکا بھاؤ گھٹتا پڑتھا اور بسبب قلت مبلغ ادای سود ہو نہین سکتا تھا - پس یہہ تائید غیبی ہے جو جناب خدیو مصر کو ہوی - منہ

عطای خدمات

صاحب اخبار دارالخلافۃ استنبول تحریر فرماتے ہین کہ جناب دولتمآب غازی عثمان پاشا کو خدمت مشیر خاصہ کے سوا اے عہدۂ جلیلہ مشربت مابین ہمایون عطا ہوا اور جنت مکان جناب عبدالعزیز خان کے خاندان کے امور کے نظارت دولت مآب جناب کمال پاشا کو عطا ہوی اور جناب عطوفت مآب سعید افندی نظارت امور داخلہ سے سرفرازانہ ہوے فقط + منہ

خلاصۂ اخبار تار

لندن ۲۷ رجون - ہوس آف کامنز مین اندر سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا نے یہہ کہا کہ جو لوگ قحط مین ہلاک ہوے اونکی فہرستون کو سرکار اہل جلسہ سے بازنہ رکھیگی لیکن گورنمنٹ ہند سے اونہین حاصل کرینگے بعد جلسہ مین درپیش کرنا ہوگا -

برلن ۲۸ رجون - کانگرس نے ریاست سروید کی خودمختاری کا اعتراف کیا ہے اور اٹالیان اسٹریہ سے جابجا بات سننا چاہتے ہین

کو اپنے قبض و تصرف مین لانیکے بارے مین اجازت دیگئی ہے - اما یالیان سلطنت مذکور اون صوبون کو اپنے قبض و تصرف مین رکھنے کا عرصہ مقرر نہ کئے ہون تو ترکی سیغران اس باب مین معترض ہونگے - مشرقی رومیلیہ کو خود مختاری دیجاویگی اور وہان کا بندوبست و انتظام کرنیکے واسطے ایک جلسہ مقرر ہوگا اور سرکار روم کی جانب سے منظوری سلاطین یوروپ ایک گورنر مقرر ہوگا -

برلن ۳۰ جون - کل کے روز کانگرس یونان کے مقدمہ پر بحث کرنے مین مشغول ہوی ہے -

لندن ۳۰ جون - قانون مطابع دیسی کے مقدمہ کے کاغذات مشتہر ہو چکے - سکرتری اسٹیٹ ہند اپنی ایک مراسلت مورخہ ۱۳ مئی اس معنی کی تجویز دیتے ہین کہ قانون مذکور کا وہ حصہ جسمین دیسی مطابع کو نکتہ چینی کے لئے پروفون کو پیش کرنیکی اجازت دیگئی ہے منسوخ کردیا جاوے - اور وہ سمجھتے ہین کہ سرکاری معاملات پر نکتہ چینی کرنیکی ممانعت نہین کیجاوے مگر فقط فتنہ انگیزی و ہنگامہ پردازی کی ممانعت کیجاوے -

برلن غرہ جولائی دول یوروپ ترکی سے اس معنی کا اصرار کر رہے ہین کہ بوسینہ و ہرزیگوینا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کو مان لین - آسٹریہ اپنے سرحد پر فوج مجتمع کر رہا ہے اور توقع ہی کہ یہ افواج اس ہفتہ مین عبور کرنیکے کانگرس آج کے روز رومانیہ کے مقدمہ کو سماعت کریگی -

لندن غرہ جولائی - ڈیوک آف کیمبرج مالٹا سے واپس آگئے -

لندن غرہ جولائی - لوز تیزہ آزتیزہ و ہمالیہ و تاتار نامی جہازات کو مالٹا جانیکا حکم ہوا ہے - لیکن اونکا آخیر مقام معقود معلوم نہین ہے -

برلن غرہ جولائی - چونکہ بوسینا و ہرزیگوینہ پر افواج آسٹریہ کے قبض و تصرف کے بارے مین بالجملی اعتراضات کر رہی ہے - اس لئے آسٹریہ حسب اجازت دول یورپ اون صوبجات پر اپنا قبض و تصرف کریگی - آج کے روز کانگرس کی نشست بہت دیر تک رہی - اور مانتج نگرو کو آنیکی واری دیدی - مقدمہ کریسیہ بھی فیصل ہا چکا روو قیلیہ سے رود پروت تک روس کو دیدیا گیا اور سلستریہ کے حوالے سے مالگا لیا تک رومانیہ کو - شنبہ کے روز کی نشست مین وکیل یونان نے ایک یادداشت پڑہی جسمین یونان کے سرحدی ایک معتدل توسیع کی درخواست کی گئی ہے -

وہ جو خبر تھی کہ پرنس گارچاکف کانگرس سے واپس چلے جانیکا ارادہ کئے ہین سو وہ بالکل بے تصدیق ہے وہ ہنوز نشست مین حاضر رہتے ہین -

لندن ۲ جولائی - وہ جو قانون مطابع دیسی کے مقدمہ مین گورنمنٹ ہند نے خط و کتابت کی تھی تو اسپر لارڈ کران بورک نے بعد نظر ثانی کچھ اپنی رائے اظہر من الشمس ایک مراسلت پیش کی تھی سو اب شتہر ہوی اور قانون مذکور کی ضرورت پر ویسرائے ہند کے تاسف مین لارڈ صاحب بدرجہ کمال شریک ہوتے ہین لیکن کہتے ہین کہ مطابع

مذکور کے ایک حصہ کی برداشت نہین کیے جانے کی تحریرات کے سبب سے ایک بڑا بھاری مقدمہ قایم کیا گیا اس قانون جدید کے اجرا کیوقت مالکان مطابع سے اونکی بینک چلنی کی ضمانت کے لیے اون اون کے حالت کے موافق ضمانت مین بانڈین لکھوالی جائین - عہدہ دارون اور حکام گورنمنٹ پر نکتہ چینی کرنیکی بابت اگر وہ نکتہ چینی راست بازی کے ساتھ کیجاے تو تخویف و دست کنی کرنیکے لیے کوئی وجہ نہین ہے - لارڈ صاحب امید رکھتے ہین کہ مطابع دیسی محض عمومی تہدید آمیز تحریرات کو مشتہر کرنیکے در عوض ٹھیک ٹھیک کہ سکہ کو باہر دالینگے اور اسکا امتحان کرینگے اور کہتے ہین کہ مشتہرون کی جوابدہی قانون انگریزی کے مطابق رہے - مراسلت مذکور کے خاتمۃ الکلام مین لارڈ صاحب مذکور کہتے ہین کہ اون فقرات کو جاری کرنا نامناسب ہے جو پروف کو تصحیح کے لیے پیش کرنیکو تحریص دلاتے ہین کیونکہ زبانین مختلف رہنے کے سبب سے اوسکی تعمیل دشوار ہوگی اور نہایت بیجا حرکات وقوع مین آنیکے موجب ہوگی اس لیے وہ تخفیف کو ترجیح دیتے ہین فقط -

لندن ۳ رجولائی - اخبارات لندن الحاق باطوم کے نہایت مخالف ہین -

برلن ۳ رجولائی - کل کے روز کانگرس مین دانیوب کی جہازرانی پر بحث درپیش ہوی اور مقدمہ حضارت جنگ کے پرزے پرزے کردئے گئے -

لندن ۳ رجولائی - قانون مطابع دیسی کے مقدمہ مین مسٹر گلاڈسٹون کی تحریک ۱۶ ماہ رواں تک ملتوی رکھی گئی ہے چانلس سکواڈن باحکام سر رچرڈ خلیج سواڈ چہورہ نکلی ہے آٹھ بادی جہازات برطرف کیے جانیکے لیے مالطہ سے انگلنڈ کو طلب کیے گیے ہین -

برلن ۴ رجولائی - ترکی درخواست کرتے ہین کہ موجبات باسینا وہرزیگووینا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کے عرصہ و قوت افواج و وسعت کا حد مقرر ٹھہرایا وے اغلباً اس درخواست پر التفات نکی جاویگی - کل کے روز کانگرس کی نشست نہین ہوی -

برلن ۴ رجولائی - آج کے روز کانگرس مین ترکیون نے باسینا وہرزیگووینا پر آسٹریہ کے قبض و تصرف کو فی الاصل قبول کیا تفصیل ابواب کی ترکی و آسٹریہ کے مابین فیصل پائیگی - دانیوب کی جہازرانی کل اقوام کے لئے کشادہ رہیگی - رہی بابت خسارت جنگ وہ بندوبست مین آچکے سو مرہونہ محاصل نہین دی جائیگی اور نہ اسکے در عوض کوئی قطعہ ملک تو دیا جائیگا - باطوم کے مقدمہ مین ابتدای خطوط کتابت شروع ہوی ہے اس مقدمہ مین مشکل درپیش ہونیکی توقع ہے -

قسطنطنیہ ۵ رجولائی - جنرل تاڈلیبن نے اپنی افواج کو تین قطار کرکے ایدریہ نوپل کو واپس کر لینے کا بندوبست کرلیا ہے -

تمغہ جناب عطوفت مآب علی فواد بک افندی وبیر اول سلطانی

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

نشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

موجودہ نمبر ۹۵ | شمارہ ۲ | جلد ۷

منشور محمدی

۹۵

۱۲

منشور محمدی ست حق آمد بیان — منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتمہ و مہر آمدہ منشور محمد

منشور محمدی ست حق آمد بیان — توریت بلا تورپہ انجیل بہ تجیل — گویان صفت و سیرت مہر و محمد

منشور محمدی ست حق آمد بیان — فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خطا آیت منشور محمد

منشور محمدی ست حق آمد بیان — توریت و ہم انجیل بہ اقتداء تجیل — چون گشت علم رایت منشور محمد

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو وہ رسال بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و اخباری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمت حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ پوسٹ یا منی آرڈر یا کم سے کم نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری رسال فرماویں

مثنوی

تضمین بر بیت سعدی رح

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — ثنای تو طہ و طسم — خطاب تو یاسین و خلق عظیم

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — ہیا ردل آویز باغ نعیم — حریص علیکم رؤف الرحیم

نام سے جسکے ہے کمال منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور — شفیع مطاع نبی کریم

ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم — قسیم جسیم نسیم وسیم

اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کفر و جاہل — حبیب خدا رحمت دوسرا — بود وصف تو سورۂ ہل اتا

اسکے انوار سے ہیں ہی عجب — شمس گمت گھٹ کے گرہنے کو کب — سزاوار شان تو قل اتا — رخ روشنت شرح شمس الضحیٰ

شمس تابان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کوکب کو وہ کرے بے نور — شفیع مطاع نبی کریم

اسکا ایسا ہی لمعۂ تابان — ظلمت افشاں نہ ہی نور افشاں — قسیم جسیم نسیم وسیم

اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں ایک عیسائی — ہمان شب کہ شد سوی عرش مجید — شبی بود خرم ترا ز روز عید

هر کجا کام پاک و سفیه — پدید آمد آنجا مقام حمید

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

ز عرش برین تا بفرش زمین — همه عالم نور شد بالیقین
ملائک جلو ریز و خدمت گزین — بدل حیذا بر زبان آفرین

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

خوش از پرده وحدت آهنگها — شنیده بصد ساز فرهنگها
دوی بود زان پرده فرهنگها — دران پرده فی رنگ نیرنگها

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

صف انبیا در رهش همرکاب — جبین سای نقش قدم هر بیاب
رفیقش زمین و زمان هر بهر باب — بدین داستان ترزبان شیخ و شاب

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

قدت سرو باغ بهشت برین — رخت رو کش حسن مهر مبین
سر چشم تو دیده حور عین — لبت رشک قوت و لعل یمین

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

چو فرمود گلگشت باغ جنان — نهاد و نهاد سر بر قطعت قدسیان
چه رضوان چه علمان همه یکزبان — شدند از این چنین این چنین نغمه خوان

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

نشان تو انا فتحنا مبین — خطاب تو هان سید المرسلین
هم از اول و آخرین بهترین — ز خلق تو شد دین و دنیا و دین

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

چو وا شد برخ زلف عنبر فشان — شب قدر و نوروز شد توامان
ز قند و سیان فلک تا گهان — همی آمد این نغمه دلستان

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

نداند کسی جز خدا جاه تو — ملک سر کند خم بدرگاه تو
ره حق بود سر بسر راه تو — دو عالم مطیع و هوا خواه تو

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

زهی عظمت و شوکت و برتری — بتو ختم گردید پیغمبری
ترا داد ایزد چنین سروری — که جبریل دل داده چاکری

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

سوار جهانگیر یکران براق — چو بگذشت از قصر نیلی رواق
ندای وصال آمد و شد فراق — پدید از هر دو سو اشتیاق

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

تو فرمود ایزد حبیب — که مثلت نبات خدا شد فریب
خوشا رفعت جاه و اوج نصیب — بی منکرین این حکایت عجیب

شفیع مطاع نبی کریم

قسم جسم نسیم و سیم

شد دستم بدام معاصی اسیر — درین پای بندم تو شد دستگیر
تو شاہ غنی من فقیر حقیر — کدام ست جز تو بشیر و نذیر

شفیع مطاع نبی کریم
قسم جسم نسیم و سیم

امام رسل پیشوای سبیل — امین خدا هبط جبرئیل
شد اعجاز را سوی حضرت دلیل — که هستی برای شفاعت کفیل

شفیع مطاع نبی کریم
قسم جسم نسیم و سیم

جواب الجواب لالہ ہرپرشاد عیسائی مطبوعہ نور افشان نمبر ۳۵ جلد ۵ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء عیسوی بجانب حاتم علی واعظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب سلامت

بعد تسلیم التماس یہہ ہی کہ یہہ چند سطرین لفظ بلفظ درج اخبار فرماکر ممنون فرمائے۔

چند احباب اخبار نور افشان نمبر ۳۵ جلد ۵ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۰۸ء کو دیکھہ رہے تھے اور مین بھی اوس جلسہ مین شریک تھا کہ نظر میری صفحہ ۲ و ۷ پر چار پری دیکھتا کیا ہون کہ شاہ بشیر صاحب واعظ الہ بادی کے جواب الجواب کا لالہ ہرپرشاد عیسائی نے جواب تحریر فرمایا ہے

قبل دیکھنے تمام و کمال تحریر لالہ صاحب کے مین نہایت خوش ہوا کیونکہ مین نے وعدہ کیا تھا کہ شاہ صاحب کے جواب الجواب کا جواب لکھے اوسکو نور افشان مین چھپوا دے مین اسکا جواب اخبار گہربار منشور محمدی مین چھپواونگا۔ مگر جب مین نے اول سے آخر تک تحریر کو جناب لالہ صاحب کے دیکھا تو جسقدر کہ خوشی ہوی تھی اوس سے زیادہ رنج ہوا کیونکہ جن حضرات نے اخبار منشور محمدی نمبر ۱۹ مورخہ ۷ اجولائی و نمبر ۲۰ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۰۸ء کو۔ اور اخبار نور افشان مورخہ ۳۰ اگست کو ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اونپر مثل آفتاب نیمروز کے روشن ہوگیا ہوگا کہ لالہ صاحب نے شاہ صاحب کے جواب الجواب کا جواب تحریر کیا یا منہہ چڑایا ہے اور اپنے رسوائی کا ڈنکا بجوایا ہی غرض بعد سیر تمام اخبار کے احباب جلسہ نے خاص کر جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب واعظ نے فرمایا کہ تو اسکا جواب لکھہ مین نے عرض کیا کہ آپ ہی انصاف کرین لالہ صاحب کی تحریر اس قابل ہی کہ مین اسکا جواب لکھون شیخ صاحب نے فرمایا کہ واقعی تحریر لالہ صاحب کی قابل اسکے نہین کہ اوسپر توجہ کی جاوے مگر اونکے غلطیون سے انکو آگاہ کرنا ضرور ہی پس یہہ تحریر میری صرف حکم احباب کا بجالانا ہی ورنہ لالہ صاحب کی تحریری قابل اسکے نہ تھی کہ اسکا جواب لکھا جاتا **قال** بملاحظہ پرچہ **منشور محمدی نمبر ۳۰** مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۸ء کے معلوم ہوا کہ جناب **نصیر الدین محمد** صاحب نے بغیر سوچے سمجھے فخر کا جامہ پہن لیا اور اسکو پہن کر اپنے کو

یون ظاہر کیا کہ **ہمچنان دیگری نیست** اونکو لازم
تھا کہ اس معاملہ کو دریافت کرکے ایسا برا بول بولتے **انتہی**
ملخصاً - اقول وباللہ التوفیق معلوم نہین کہ اس
تحریر کے وقت آپ اپنے ہوش مین تھے یا پوت وین نے
آپکے دماغ کو خراب کر رکھا تھا۔ آپ کا یہہ تحریر فرمانا کہ
جناب نصیر الدین محمد نے بغیر سمجھے بوجھے
فخر کا جامہ پہن لیا لالہ صاحب یہہ تو فرمائیے
کہ نصیر الدین محمد کون صاحب ہین اور کہان رہتے ہین اس
شہر مین اس نام کا کوی نہین ہی یہہ تحریر آپکے دو حال
سے خالی نہین یا تو آپ نے حالت نشہ مین یہہ سب کچھ لکھا ہی
یا جناب نصیر الدین محمد صاحب نے کسی وقت مین آپ کو نیچا
دکھایا ہے کہ آپ اوسکا بخار اسوقت نکالتے ہین **ہان**
لالہ صاحب اب مین جناب نصیر الدین محمد صاحب
کو سمجھا **واضح ہو کہ** جناب محمد شریف صاحب مہتمم منشور
محمدی نے بعد اختتام جواب الجواب شاہ شیر علی صاحب
کے جملہ دعائیہ **اللہم انصر من نصر دین محمد** لکھا
ہی اوسکو لالہ صاحب نے ایک شخص کا نام تصور کیا اور
یہہ سمجھے کہ اس جواب الجواب کے چھپوانے والے نصیر الدین
محمد ہین کیا خوب اور بہت خوب - برین عقل و دانش
ہزار آفرین ؎ کیون لالہ صاحب ایسی سمجھ اور لیاقت
پر آپ شاہ شیر علی صاحب سے بحث کرنے پر طیار ہین مین
حیران ہون کہ لالہ صاحب نے الہ باد کے اسکول علم الٰہی مین
اگر کیا پڑھا یہہ تو وہی مثل ہوی کہ **بارہ برس**

دہلی مین رہے اور پہاڑ جھونکا کئے ای جناب
اوس جواب الجواب کو مین نے چھپوایا ہی اور آپ نے جو یہہ تحریر
فرمایا ہی کہ **بغیر سمجھے فخر کا جامہ پہن لیا لالہ صاحب**
آپ کو لازم تھا کہ شاہ صاحب کے سوالون کا جواب یعنے
نبوت مسیح و نجات پانا شیطان کا ثابت کرکے اوس فخر
کے جامہ کو آپ ہی زیب تن فرماتے اور جو آپ نے **ہمچو من**
دیگری نیست کو ہمچنان دیگری نیست
لکھا ہے - یہہ تو فرمائیے اسکے کیا معنے ہین کیا آپ کو پہلے
اسکول علم الٰہی مین یہی سبق پڑھایا گیا تھا جو آپ کو خوب
صحت کے ساتھ یاد ہی - **قال** وہ کیا کرین دنیا کی رسم
ہی کہ جب آدمی کھسیانہ ہوجاتا ہی تب کچھ اونچ اونچ نیچ کا خیال
نکرکے جو جی مین آتا ہی بک اٹھا کرتا ہی **مثل** مشہور ہی
کہ کھسیانہ بھانڈ دیوالے گایا کرتا ہی **اقول** یہہ تحریر
آپ کی بجا و درست ہی کہ جب آدمی کھسیانہ ہوتا ہی تو اوسکو
کچھ خیال نہین رہتا جو جی چاہتا ہے بکتا ہے سو یہہ سب
تحریر آپ کی آپ ہی پر صادق آتی ہی چنانچہ آپ کی تحریر
سے ظاہر ہی کہ بجای جواب شاہ صاحب کے جواب الجواب کے
آپنے شاہ صاحب کو کنجڑے اور قصابون کا مولوی
اور انکا ہمنشین تحریر فرمایا ہے اور جو آپ نے **مثل**
تحریر فرمائی ہی کہ کھسیانہ بھانڈ دیوالے گایا کرتا ہے -
آگے چلکر معلوم ہوگا کہ یہہ مثل کس پر صادق آتی ہے **ہان**
لالہ صاحب یہہ تو فرمائیے کہ یہہ جو آپ نے لکھا ہے
کہ **دیوالے گایا کرتا ہے** - آیا منجملہ اور راگون کے یہہ یعنے

دیوالے کسی راگ کا نام ہی کیونکہ اسوقت اس راگ کا
سننے مین نہین آیا اگر ہی تو اسکا موجد کون ہی اور آپ نے
اس راگ کو یعنے دیوالے گانا کس سے حاصل کیا ہی ذرا اپنے
استاد جی کا نام بھی لکھنے گا اور اگر الہ باد آنا ہو تو راگ
مذکور کے ہماری کان بھی مشتاق ہین سنا جائیگا **مگر** لالہ
صاحب اتنا تو مین ضرور کہونگا کہ باوجود اسکے کہ آپ نے مذہب
اہلحدیث کو عرصہ ہوا ترک کرکے بطمع دنیا مذہب پولوسی اختیار
کیا مگر ہنوز ویسے دیوالے کا خیال نگیا **قال** صاف تو
یون ہی کہ عرصہ شاید دو سال سے زیادہ گذرا ہوگا کہ بندہ
واسطے **تعلیم** علم الٰہی کے مدرسہ الہ باد کو بھیجا گیا تھا
اتفاق سے شاہ شیر علی صاحب نے ایک خط میرے
پاس اس مضمون کا بھیجا کہ میرے پاس قریب **چالیس** ۴۰
سوال کے موجود ہین اون مین سے دو سوال خدمت مین
بھیجتا ہون امید کہ جواب حاصل ہوگا **اقول** لالہ صاحب
آپ یہان کئے جھوٹھ بولے ہین **پہلا جھوٹھ** آپ
تحریر کرتے ہین کہ مین واسطے تعلیم علم الٰہی کے الہ باد بھیجا گیا
تھا سو یہہ بالکل غلط ہے **تعلیم** کے معنے سکھلانے کے ہین
اور آپ سکھلانے کو نہین بلکہ سیکھنے کو آئے تھے یہان
تو آپ نے بڑے دون کے لی **دوسرا جھوٹھ** آپ
تحریر کرتے ہین کہ اتفاق سے شاہ شیر علی صاحب نے
ایک خط میرے پاس بھیجا - سو یہہ بھی غلط ہی اتفاق کا
یہان کیا ذکر ہے شاہ صاحب نے جو دو سوال آپ کے
پاس بھیجے تھے وہ بموجب ارشاد آپکے لکھے گئے تھے
اتفاق کا یہان کیا ذکر ہی - شاید آپ بھول گئے ہون اسواسطے
مین دوبارہ یاد دلاتا ہون چار پانچ دن کو آپ سے اور
شاہ صاحب سے وجود شیطان مین بحث ہوی تھی جب
آپ عاجز ہوے تو آپ نے شاہ صاحب سے یہہ کہا کہ
جو بات آپکو دریافت کرنا ہو آپ بذریعہ تحریر دریافت
کیجئے مین اسکا جواب دونگا پس شاہ صاحب نے دو سوال
آپ کے پاس بھیجے آپ نے اون سوالون کے جواب مین
جو کچھ تحریر فرمایا ناظرین اخبار پر ظاہر ہوگیا ہے **تیسرا**
جھوٹھ آپ کی یہہ تحریر کہ شاہ صاحب نے لکھا کہ میرے
پاس قریب چالیس سوال کے موجود ہین اون مین سے
دو سوال بھیجتا ہون - شاہ صاحب نے یہہ نہین لکھا کہ میرے
پاس چالیس سوال ہین یہہ بالکل اپنگا دروغ بے فروغ ہی
قال سوال اول یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کے نبوت سوائے قرآن کے اور کس دلیل سے ثابت کرتے
ہو جو ثابت کرتے ہو اسکی کیا دلیل ہے **اقول** یہان آپ
نے اپنے قدماکی پیروی کی اور انکے روح کو خوب ہی خوش
کیا کہ شاہ صاحب کے سوال مین تحریف کی شاہ صاحب کا
سوال یون ہی - کہ حضرت عیسی کی نبوت قرآن کے سوا اور
بھی کسی دلیل سے جو ہر قوم کے لئے کفایت کرے ثابت
ہوسکتی ہی یا نہین **اب ناظرین اخبار** ملاحظہ
فرمائین کہ لالہ صاحب نے کسقدر شاہ صاحب کے سوال
مین تحریف کی ہے مگر ہمکو اسکی چندان شکایت نہین
کیونکہ لالہ صاحب اسقدر تحریف نکرتے تو ننگ خاندان کہلاتے

کیونکہ کل عیسائی ابتدا سے زمانہ حضرت عیسی علیہ السلام
سے اسوقت تک بھی دستور ہی کہ جسکو وہ خدا کا کلام کہتے
ہین اوسمین کمی وبیشی کرنے سے باز نہین آتے **قال**
دوم سوال یہہ تھا کہ شیطان نجات پائیگا یا نہین اگر
پائیگا تو اسکی کیا دلیل نہ پائیگا تو اسکی کیا دلیل **اقول**
یہان بھی آپ نے سوال مین کمی وبیشی فرمائی ہی. شاہ
صاحب کا سوال یون تھا. شیطان نجات پاسکتا ہی
یا نہین چنانچہ اسیطور سے منشور محمدی مین شاہ صاحب
کے سوال چھپ بھی چکے اور آپنے اونکو تسلیم بھی کرلیا اب
اگر کسی قسم کا آپ عذر کیجئے گا تو وہ لاتوجہ کے ہوگا **قال**
اس خط کے جواب مین مین نے یہہ گذارش کی کہ آپ کو
مناسب تھا کوی ایسے سوال کرتی جسسے مجکو اور آپ کو اور
اور لوگون بھی فائدہ پہونچتا اسکے تو تمام اہل اسلام
قایل ہین کہ حضرت عیسی نبی ہین کبھی نہین سنا کہ کسی
اہل اسلام کو اس مین شک ہو اگر کسی کو ہو تو بطریق
محمدی مذہب کے بھی اوسکو کافر کہنا چاہئے **اقول**
لالہ صاحب شاہ صاحب نے تو اسی طرح کے دو سوال کئے تھے
کہ اگر آپکے پاس اوسکا جواب ہوتا تو آپ کو اور اور
لوگون کو بھی فائدہ ہوتا کیونکہ آپ لوگ حضرت عیسی کے
نبوت کے منکر ہین چنانچہ آیندہ ہم اسکو بدلیل منطقی
ثابت کرینگے اور اہل اسلام کے سوا اور قومین بھی آپ
ہی کے طرح منکر ہین پس اگر آپ کوی ثبوت نبوت کی
دلیل علاوہ قرآن کے بیان کرتے تو آپ کو یہہ فائدہ
ہوتا کہ آپ قرآن کے محتاج نہ رہتے اور غیر قومین جان تین
کہ ہان آپ کا مذہب قرآن کا محتاج نہین بلکہ آپکے جواب
سے ہم کو یہہ فایدہ ہوا کہ ہم نے یقین کرلیا کہ حضرت عیسی
کے باب مین جسقدر قرآن شریف مین ہی وہی حق ہے
اور جو کچھ آپ لوگ بیان کرتے ہین وہ کچھ نہین ہے کیونکہ
جب آپ لوگ قرآن کو چھوڑ کر نبوت ہی نہین ثابت کرسکتے
تو الوہیت اور ابنیت کیونکر ثابت کرینگے اور غیر قومونکو
یہہ فائدہ ہوا کہ اونکو بھی اس امر کا یقین ہوگیا کہ عیسائی
مذہب بالکل کمزور ہی اور اوسکے اثبات کی کوی دلیل
نہین ہے اگر صحیح ہے اوسیقدر صحیح ہی جو قرآن مین مذکور
ہی اور عیسائیون کو یہہ فائدہ ہوا جو غیر معصیت ہی
اونہون نے آپ کی عاجزی دیکھکے اور یہہ سمجھکے
کہ فی الحقیقت عیسائی مذہب قرآن کا محتاج ہی آپکے
مذہب کو ترک کردیا چنانچہ اونہین سے ایک جناب
منشی شرف الدین صاحب ہین کہ مذہب پولوسی کو
چھوڑکے اب مذہب حق پر آگئے ہین اب آپ ہی انصاف
سے کہئے کہ شاہ صاحب کے سوال سے کیسا عمدہ فائدہ
ہوا **علی ہذا القیاس** شاہ صاحب کا **دوسرا**
سوال بھی نہایت عمدہ اور آپکے حق مین بہت
مفید تھا کیونکہ آپکے نجات شیطان کی نجات پر منحصر
ہی کیونکہ مسیح تو بقول آپ لوگون کے تمام دنیا کے گناہ
کے لئے کفارہ ہوے ہین سو آپ شیطان کی نجات
نہ ثابت کرسکے پس آپ کی نجات ہی محال ہے اگر آپ شیطان

کی نجات ثابت کرتے تو شاید کوی شخص آپ کے مذہب
کو کچھ حق سمجھتا مگر چونکہ آپ اسکو ثابت نکر سکے لہذا ثابت
ہوا کہ آپ کا مذہب کچھ نہین ہی اور کوی فہمیدہ آدمی
آپکے مذہب کو بغیر طمع دنیا نہ قبول کریگا اور آپ کے
مغالطہ مین نہ آئیگا اور جو غیر معصیت عیسائی ہین وہ
آپ کے مذہب کو ترک کرکے مذہب حق کی تلاش کرینگے
اب لالہ صاحب انصاف سے کہئے کہ شاہ صاحب نے آپکے
جواب کا جواب الجواب کیسا عمدہ لکھا ہی کہ دو برس تک
آپ کے سامنے اور آپ کے پوادر سرگردان رہے لیکن
کسی کو ایک حرف بھی جواب لکھنے کی توفیق نہوی اور
نہ کبھی ہوگی مگر ہان آپنے اپنی خجالت مٹانے کے لئے یہہ
جواب لکھا ہے کہ آپ اوس گروہ مین شامل ہوجانین
تو جواب دینے مین کچھ تامل نہین - سو آپ کی اس تعلیم
سے شاہ صاحب حضرت عیسیٰ کی نبوت کا انکار نکرینگے
بلکہ ایسے تعلم کرنے والے کو ہم شیطان سمجھتے ہین - آپ
البتہ مشن کی نوکری چھوٹ جانے پر جناب مسیح کا انکار
کرینگے کیونکہ آپ کے بزرگون کی یہی روش تھی چنانچہ
جناب **پطرس** نے حضرت کا تین بار بار عام مین
انکار کیا ہی اور جناب پولوس تو خود ہی فرماتے کہ
مین یہودیون کے درمیان یہودی سا ہوا تاکہ مین
یہودیون کو حاصل کرون اور شریعت والون مین بھی
ویسا ہی شریعت والا بنا تاکہ مین شریعت والون کو
حاصل کرون اور مین بے شریعت والون مین بے شریعت
والا ہوا اگرچہ مین خدا کے نزدیک بے شریعت والا نہین بلکہ
مسیحی شریعت والا ہون تاکہ مین بے شریعت والون کو حاصل
کرون مین کمزورون مین کمزور سا ہوا تاکہ مین کمزورون کو
حاصل کرون مین سب رومیون کے واسطے سب کچھ بنا
تاکہ مین ہر طرح سے کتنے کو بچاؤن الخ **پہلا خط**
کرنتی ۹ باب ورس ۱۹ سے ۲۲ تک
مگر آپکے اس عاجزانہ جواب سے اتنی بات معلوم ہوی
کہ شہادت قرآن کے سوا آپکے پاس اور کوی دلیل اثبات
نبوت حضرت علیسی کے نہین ہی کیونکہ اگر کوی دوسری
دلیل آپکے پاس ہوتے تو آپ ضرور اوسے لکھتے اور اب
ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ مسیح کی نبوت قرآن سے ہی اور
قرآن سے آپ کو انکار ہی پس مسیح کی نبوت سے بھی
آپ کو انکار ہی **قال** ناحق سرمغزی کرکے اوسپر
ایک تمثیل لکھی کہ یہہ تو ایسا ہی جیسا کولسون کی دلالی
مین ہاتھ اور منہہ دونون کالے **اقول** یہہ فقرہ جو
آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ناحق سرمغزی کرکے - اسکے کیا
معنے ہین جب جواب لکھئے گا تو اوسکے معنے بھی ضرور
تحریر فرمائیگا اور نسبت تمثیل کی آپ کی تحریر سے ظاہر
ہوتا ہی کہ اس تمثیل یعنے کولسون کی دلالی سے ہاتھ
اور منہہ دونون کالے شاہ صاحب نے آپ کے نام سے
لکھدیا ہی مگر آپ کے اور شاہ صاحب کے تحریر کے
الہ باد مین آپ ہی کے ہم مذہب دو شاہد ہین ایک
منشی قاسم علی دوسرے ملکم صاحب پس میرے نزدیک

مناسب یہہ ہی کہ اس امر کا فیصلہ اس طور پر کیا جاے
کہ ویری صاحب مہتمم نوراللہ ان کہ جنہون نے لالہ صاحب کے
جواب کو اپنے اخبار مین جگہہ دی ہے ایک خط منشی قاسم علی
و ملکم صاحب کو لکہکر دریافت کہ آیا مثل مذکورہ کو لالہ صاحب
نے اپنے جواب مین جو شاہ کو بہیجا تہا لکہی تہی یا نہین اگر
ویری صاحب اس امر کو دریافت نکرینگے تو اونکو لازم ہی کہ
ایسے جہوٹے آدمی کی تحریر کو اپنے اخبار مین جگہہ ندیا کرین
کہ جو ایک عبارت کو لکہے اور جب اوسپر حرج کیجاے
تو جہٹ انکار کر جاوے **قال** اب دیکہئے کہ اوسپر
جو جواب الجواب شیر علی صاحب نے پرچہ منشور محمدی مین
درج کرایا اور انکے سات نوع نکالین کہ جو بالکل نہ تو سوال
سے اور نہ جواب سے میل کہاتے ہین ہان انکو جو لکہنا
ہی تہا تو جواب کے مطابق لکہتے کہ ہمکو اسکے نبی ہونے مین
شک ہی تو بیشک مین جواب دینے کا مستحق ہوتا کیونکہ
مین نے وعدہ کیا تہا کہ آپ اوس گروہ مین جو مسیح کو
نہین مانتے شریک ہو جائین تو جواب دینے مین کچہ تامل
نہین ہے مین ضرور جواب دیتا اور آپ عرض کرتا ہوا
کہ اگر اب ایسا ظہور مین آوے تو کمر بستہ طیار رہون
پر نہین معلوم کہ جناب نے کس مدرسہ مین تعلیم پائی ہی
کہ جسکے جنس کچہ ہو اور اوسکے نوع ایسے نکالنا سیکہیں کہ
جو بالکل اوسکے لایق نہون مہربانی کرکے مجکو بہی ایسے
مدرسہ سے آگاہ کرین جسمین ایسی تعلیم ہوتی ہی اسکے معلم
کون صاحب شعور ہین اون پر آفرین اور وہانکے طالب
علمون پر صد آفرین۔ پہر لکہتے ہین کہ اس مین شک نہین کہ
اکثر دیکہنے مین آیا ہے کہ جو لاہون کے مولویون کی ایسی ہی
حالت ہوا کرتی ہی سوال کچہ تو جواب کچہ اگر پیشتر سے یہہ
بات مجہہ پر ظاہر ہو جاتی تو سکو اختیار کرتا مین مطلق واقف
نہ تہا کہ جناب سوال کچہ کرینگے اور اوسکے برعکس ورقہ
کے دریا مین ڈوبتے اوچہلتے ہوے جواب الجواب لکہنے
پر کمر باندہینگے **انتہی ملخصا۔ اقول** لالہ صاحب
کی تحریر کیا ہی کشت زعفران ہی کہ جسکے دیکہنے سے بی اختیار
ہنسی آتی ہی آپ نے **نوع** اور **جنس** اور **دور**
تسلسل کے الفاظ اگر اس غرض سے لکہی ہین کہ پادری
لوگ منطقی سمجہکر کچہ عزت کرین تو کچہ مضایقہ نہین اور اگر آپ
نے ہمکو یہہ الفاظ اپنا مبلغ علم ظاہر کرنے کے واسطے لکہے
ہین تو یہہ آپ کے محض نادانی ہی کیونکہ ہم خوب جانتے
ہین کہ ابہی تک آپکا املا بہی درست نہین چنانچہ آپ نے
صفحہ ۲۲ کے سطر ۱۲ مین لفظ تامل کو **تعمیل** لکہا ہے
اور اللہم انصر من نصر دین محمد کو کہ جملہ دعائیہ ہے آپ نے
نصیر الدین محمد پڑہا اور ایک شخص کا نام تصور کیا اور تعلیم
کے معنے سیکہنے کے سمجہتے ہین اب مین آپ سے پوچہتا
ہون کہ آپ نے کس مدرسہ مین پڑہا ہے اور وہان کے
مدرس کون صاحب شعور ہین غرض کہ جو مدرس ہو
اوسپر آفرین اور اوسکے شاگردون پر صد آفرین اور
جواب یہہ تحریر فرماتے ہین کہ اگر جناب کو جواب الجواب
لکہنا تہا تو جواب کے مطابق لکہتے کہ ہمکو مسیح کی نبوت مین شک ہے

ایشیائے روم کا مختصر حال

مندرجہ حال اوس روم کا ہی جو ایشیا مین داخل ہے
روم کا ایک بڑا حصہ جسمین شہر دارالسلطنت قسطنطنیہ واقع
ہی فرنگستان روم مین داخل ہی اسواسطے اس روم
کا بھی حال مختصر اوس فرنگستانی روم کی واقفیت پر حصر
ہی - اس ملک کو ایشیا ٹک ٹرکی یعنے ایشیائی ترکستان
بھی کہتے ہین - لیکن اسمین شام اور عرب اور ایران کے
حصہ بھی شامل ہین گزشتہ تین ہزار سال مین جیسا انقلاب
بادشاہون کے سلطنتون کا اس ملک مین رہا کسی ملک
مین نہین رہا کبھی یونانی آئے کبھی رومی لشکر لائے
کبھی ایرانی چڑھے کبھی عرب چڑھے کبھی کبھی تاتاری
اٹھے - کبھی فرنگستانی بادشاہ بن بیٹھے غرضکہ جس نے
اس ملک کو فتح کیا نئے نئے نام صوبون اور اضلاع کے
تجویز کئے عیسائیون قدیمی کتابون مین لکھا ہی کہ ۵
ہزار ۸ سو ۵۸ سال گذرے جب خدا نے اول ہی اول
اس ملک مین پہلا آدمی پیدا کیا اور بعد فرو ہونے طوفان
کے نوح کا جہاز اسی جگہہ یعنے اسی ملک مین لگا تھا
اسی ملک سے آدمی تمام جہان مین پھیلے اور اسی ملک
مین بادشاہ اول ہی اول ہوا - آپ بھی وہان کی
زمین کو کھودا جاتا ہے تو اوس ملک کے قدیمی حکام
کی تصویرین اور یادگارین نکلتی ہین جس سے بخوبی معلوم
ہوتا ہے کہ وہ ملک زیر نگین بڑے بڑے بادشاہون کے
رہا ہی حضرت عیسی مسیح اسی ملک مین پیدا ہوے تھے
اور اسی سبب سے عیسائی مذہب والون کے بڑے بڑے
مقامات پرستش کے وہان موجود ہین - یہہ ایشیائے
روم ۳۰ سے ۴۲ درجے عرض شمالی اور ۲۶ سے ۴۹
درجے طول شرقی تک چلا گیا ہے - اسکے مشرق مین ایران
جنوب مین عرب اور مغرب مین میدی ترینین اور شمال
مین دار دینلز - مارمورا - باسفورس بلیکسی وغیرہ
ہی - مشرق سے مغرب تک ہزار میل طول اور شمال سے
جنوب تک ۹ سو میل عرض گویا ۹ لاکھہ نوے ہزار
میل مربع کی وسعت مین ہے آدمی تخمینا ایک کروڑ
۲۰ لاکھہ ہین - اس حساب سے اوس جگہ کی آبادی فی مربع
میل ۲۵ - آدمیون سے کم ہی - پہاڑون مین طارس
اور ارارات بڑے مشہور ہین - طارس کا سلسلہ
میدی ترینین کے کنارے سے قریب قریب راس خلیج
وینس سے فرات تک چلا گیا ہے اور ارارات اور
ارمن مین روس اور ایران کی سرحد پر سترہ ہزار
فیٹ سطح بحر سے بلند ہے - عیسائیون کا قول ہے کہ
جب نوح علیہ السلام کے زمانہ مین طوفان آیا تھا تو
نوح کا جہاز اسی ارارات پہاڑ پر آکر لگا تھا - ندیون
مین دجلہ اور فرات بڑی نامی ہین کہ جو دونون بصرہ سے
کچھ دور اوپر ملکر شاہ ایوب کے نام سے خلیج ایران مین
گرتے ہین - فرات پندرہ سو میل طول مین ہے اور دجلہ
اٹھہ سو میل طول مین ہے بغلبک سے قریب چالیس میل
طرف مغرب میدی ترینین قریب کنارہ زبل کے نیچے

ابرہم ندی کے جاری ہی اسکا نام اڈونس بھی ہے
اسکا پانی سال بھر مین ایک دن سرخ ہوجاتا ہی وہان
کے آدمی جہالت کے سبب سے یہہ کہدیتے ہین کہ پہلے زمانہ
مین اڈونس نام ایک شخص کو شکار کھیلتے ہوے سوارنے
ہلاک کردیا تھا اوسی کا خون سال بھر مین ایک دفعہ اس
ندی مین آتا ہی مگر اصل اسکی فقط اتنی معلوم ہوتی ہے
کہ اسکے کنارے پر کسی جگہہ گیرو کی کان ہوگی جب پانی
وہان پہونچتا ہوگا گیرو کا کل ذخیرہ پانی کو سرخ کردیتا
ہوگا اور وہ اوپر کے اجزا ایک ہی دفعہ زایل ہوجاتے
ہونگے - ڈیڈ سی نام کی جھیل فلسطین کے حصہ جنوبی مین
واقع ہی اسکا طول بحساب میل کے قریب ہی اسکو بحر لوط
بھی کہتے ہین پانی اسکا بالکل شور ہی اسکے گرد پہاڑ بالکل
اوجاڑ ہین کہ اون مین نام کو بھی درخت نہین معلوم
ہوتا کیا عجب تاثیر ہی کہ نہ تو اس جھیل کے گرد کوی درخت
اوگتا ہی اور نہ اس جھیل مین کوی جانور زندہ رہتا ہی
شام کا ملک دریاے فرات اور میدی ترینین کے
درمیان واقع ہی اوسیکے حصہ جنوبی مین فلسطین ہے
جہان سے عیسائی مذہب کی بنیاد پڑی اور جسے عیسائی
لوگ پاک بوم بولتے ہین - فرات کے مشرق مین دیار
بکر سے اوسکا حصہ جنوبی عراق عرب اور حصہ شرقی
گردستان کہلاتا ہے اور اوسکے جانب شمال ارم
کا علاقہ ہی جسے انگریز لوگ ارمینیا کہتے ہین ایشیاے
روم مین پہاڑ کثرت کے ساتھہ ہین اور میدان بہت
کم ہی - شام کے گوشہ جنوب و مشرق مین ریگستان ویران
عظیم الشان ہی آب و ہوا خوب معتدل ہی لیکن سب
جگہہ یکسان نہین - بلند پہاڑ و پر سردی پڑتی ہی اور وہ
برف سے مستور رہتے ہین - ریگستان مین باد گرم چلتی ہی
وہان کے لوگ بڑے کاہل اور غلیظ ہوتے ہین یہی تو
سبب ہے کہ وہان وبائین بہت آتی ہین یہان زلزلہ
بھی اکثر آیا کرتے ہین - زمین یہان کی بارآور ہے
مگر کس کام کی جب آدمی وہان کے محنتی نہین یہان جو
گیہون ملی روئی تمباکو - قہوہ - افیون مصطگی
زیتون انگور ثعلب مصری وغیرہ اشیاء کثرت
سے ہوتی ہین وہان کی بکریون کے بالون سے ایک
قسم کا پشمینہ حاصل ہوتا ہی اور ریشم بھی وہان کی
پیداوار ہے - گدہا - گھوڑا - شتر - خچر بہیڑ بکری
وغیرہ جانور یہان بہت ہوتے ہین ایک اور نئی بات
ملاحظہ کیجیے - ملخ کا لشکر عرب کے میدانون سے مثل ابر محیط
زراعت کو غارت کرتا ہی ہوا ئین وہان مشرق اور
جنوب کی چلتی ہین جس سے وہ ندی دل سمندر مین غرق
ہوجاتا ہے کیا خدا کی قدرت ہی کہ اگر ہوا ے مذکور
نہ چلے تو یہ ملخ یان پھیل کر تمام مخلوق کی زراعت اور
نباتات کو چاٹ جائین اس ملک مین بہت بڑے
تانبے کی کان ہے - روڈس اور پرس کے جزایر
میدی ترینین مین اسی سلطنت کے ماتحت ہین یہہ وہی
روڈس ہے کہ جہان بندر پر کسی زمانہ مین ایک کلسس

برنجی ستر ہاتھہ بلند ایستادہ تھی اوسکے پانو کے بیچ مین سے
جہاز بادبان اوڑتے چلے جاتے تھے - سپرس کو کبرس بھی
کہتے ہین - اس ملک کے آدمی ترکمان یونانی ارمنی گرد
عرب - مسلمان - اور اکثر عیسائی ہین - زبانین ترکی -
یونانی - شامی - عربی - ایرانی - ارمنی سب بولی جاتی ہین
اشیا مین وہان پارچہ ریشمین قالین اور چمڑے
نہایت خوب تیار ہوتے ہین اور اور ملکون کو بھی یہہ روانہ
کئے جاتے ہین - بغداد حلب دمشق - ارض روم - سمرنا
بصرہ - موصل بیت المقدس - اس ملک مین نامی شہر
ہین - بغداد ۳۳ - اور ۲۰ دقیقہ عرض شمالی اور ۴۴ درجہ
۲۴ دقیقہ طول شرقی مین دجلہ ندی کے دونون کنارون
پر واقع ہی ۱۲۶۲ء مین عباش کے پوتے کے بیٹے خلیفہ
منصور نے اوسے اپنا دار السلطنت قرار دیا تھا - یہہ عباش
موصوف حضرت رسول خدا محمد کے چچا تھے پھر منصور کے
جانشینون کے عہد مین جنکے نام کا خطبہ دریاے گنگا سے
لیکر دریاے نیل بلکہ اٹلانٹک سمندر تک پڑہا جاتا تھا
اونہون نے ایسی ترقی پائی جسکا کیا بیان کیا جاے اس شہر
مین اب اسی ہزار کے قریب آدمی بستے ہین ۱۲۵۸ء مین
چنگیز خان کے پوتے ہلاکو نے وہان کے خلیفہ مستعصم باللہ
کو قتل کر ڈالا اور شہر کو دہری دہری کرکے لوٹا ۱۳۵۸ء
مین چوتھے مراد روم کے بادشاہ نے فوج کشی کی - اور ۲
لاکھہ فوج کو بھیجکر اپنا قبضہ کرلیا - حلب بغداد سے چار سو
پچہتر میل مایل گوشہ مغرب و شمال واقع ہی یہہ شہر
اللہ میل کے گرد مین آباد ہے اور ۲ لاکھہ ۵۰ ہزار آدمیون
کی اوسمین آبادی ہے یہہ بڑی تجارت کی جگہہ ہے اوسکے
مسجدون کے سفید سفید مینار اور گنبد بڑے بڑے سروکے
درختون مین نہایت ترتیب اور خوشنما معلوم ہوتے ہین
یہان کے بازار عجیب قسم کے ہین یعنے اوپر سے پٹے ہوے ہین
اس سے بارش اور آفتاب کی دھوپ کا بڑا بچاؤ رہتا ہی
روشنی کے لئے دونون طرف دریچے کھلے ہوے رہتے
ہین - کسی زمانہ مین وہ شام کا دار الخلافہ تھا - دمشق
بغداد سے چار سو پچہتر میل جانب مغرب واقع ہی - اسکے
گرد کوہستان ہی بیچ مین ایک پرفضا قطع باغات سے
ڈہکا ہوا ہی اوسمین یہہ آباد ہی یہہ شہر دریاے
بازفا کے دونون کنارون پر واقع ہی اوسکی آبادی
دو لاکھہ آدمیون کی ہی اسکے پچاس میل پرے جانب
شمال و مغرب ایک شہر بعلبک نامی ہی وہان بعل
دیوتا یعنے آفتاب کا ایک مندر قدیم نہایت عجیب و یران
پڑا ہی اوسکے سنگ مرمر کے ستون کی بلندی دیکھکر
عقل دنگ ہوجاتی ہی ہی ایک پتھر اسکے ستون کا جو
نیچے پڑا ہوا ہے ۶۳ فٹ لمبا اور ۱۴ فٹ چوڑا ہی اور
۱۴ ہی موٹا ہے نہین معلوم اتنے بڑے بڑے پتھرون
کو کیونکر چڑہایا اور اٹھایا ہوگا -

ارض روم بغداد سے ۵۲۵ میل طرف گوشہ مغرب و
شمال کے واقع ہی یہہ ارمنی کے علاقہ مین ہی اور سمرنا حد
غربی پر بحر اعظم کے کنارہ پر واقع ہی ان دونون شہرون

ہین لاکھہ لاکھہ آدمیون کی آبادی ہی اسی بصرہ مین گلاب کا عطر نہایت عمدہ بنتا ہی - بغدادی شاط العرب کے دہنے کنارے پر آباد ہی یہہ تجارت کی اچھی جگہہ ہے آدمی یہان قریب ۶۰ ہزار کے ہونگے اسکے مقابل ہی مین جو موضع توتبا آباد ہی اوسمین نینوہ کے قدیم شہر کا نشان ملتا ہی یہہ وہی نینوہ ہی کہ جو پہلے ۶۰ میل کے گرد ہی مین آباد تھا - بیت المقدس کو انگریز لوگ جروزلم یا اور شلیم کہتے ہین فلسطین یعنے کنعان کے علاقہ قدیمی جہیل اور میدی ترنیز کے درمیان واقع ہی یہہ شہر پہاڑون سے محصور ایک اونچے سے میدان مین آباد ہی اسکی آبادی تیس ہزار آدمیون کی ہی - یہی شہر پیغمبر سلیمان کے باپ داؤد کا پای تخت تھا اور اسی جگہہ حضرت عیسی مسیح صلیب پر کھینچے گئے اور اسی جگہہ عیسی مسیح کا روضہ ہی وہان سے چھہ میل پرے جنوب کیطرف بیت اللحم ہی اسی جگہہ حضرت عیسی پیدا ہوے تھے - پال مرا جسکو سلیمان نے بنایا تھا اسکو مدبور بھی کہتے ہین یہہ بغداد سے ۳ سو میل جانب مغرب واقع ہی یہان کے جنگلون مین پانی بڑی مشکل سے ملتا ہی اور درخت تو یہان نام کو بھی نہین - اسکو آباد ہوے ۲ ہزار ۸ سو ۵۸ برس کا عرصہ گذرا ہی - شہر مذکور کی جگہہ اب کہنڈر پڑے ہوے ہین جہان آدمی کا گذر بھی اب نہین ہوتا صاف اور شفاف ستون ہاے سنگ مرمر تاتر کے درختون کے مانند گویا جنگل کے جنگل کہڑے ہوے ہین - ان عمارات عہد قدیم مین سلیمان کا بنایا ہوا ایک آفتاب کا دیول اب بھی قابل دید ہی - بغداد سے ۵۰ میل پرے جانب جنوب واقع ہی - یہہ شہر فرات کے جنوب مین واقع ہی بابل کے قدیم شہر کا یہی نشان دیتا ہی اور مسلمان اور فرنگی دونون کہتے ہین کہ دنیا مین سب سے پیشتر وہی آباد ہوا تھا اور نمرود نے اسکو ہی اپنا پای تخت بنایا تھا جب کبھی یہہ شہر آباد تھا تو بڑی رونق رکھتا تھا ۶۰ میل کے گرد یعنے ۲۰ میل کے گرد مین آباد تھا - ۲۰ فٹ چوڑی اور سو پچاس فٹ بلند اسکی شہر پناہ تھی اوسکے گرد بڑی خندق بھی تھی - اس شہر کے اندر سارے سات میل کے گردے مین محلسرا بادشاہی تھا جو اپنی عمدگی مین لاثانی تھا باغ جو محل کے اندر تھا اسکا پشتہ بہت ہی بڑا تھا جسکے اوپر سے شہر کی سیر ہوتی تھی اس شہر کو بادشاہ کیخسرو ایران کے بادشاہ نے یورش کر کے غارت کیا تھا - کربلا بغداد سے ۵۰ میل پرے بطرف شمال و مشرق دریای فرات کے پار واقع ہی وہان محمد رسول اللہ کے نواسے حسین کو سفاکون نے شہید کیا تھا - وارد نیلز بڑی مشہور جگہہ ہی اسکے کنارے ۲ ہزار ۷ سو برس گذرے لراڈ کابرا مشہور قلعہ تھا جسے یونانیون نے بارہ سال کے محاصرہ مین فتح کیا تھا - اس یادگار جنگ کا حال ہومر شاعر نامی نے بڑی طوالت کے ساتھہ لکھا ہی جس سے اس معرکہ کا حال بالتشریح معلوم ہوتا ہی یہان سے دیڈہ سو میل پرے مشرق کیجانب ایک چشمہ برسانامی ہی جسمین سے گرم پانی نکلتا ہی غسل کے واسطے یہان بڑے حمام بنے ہوئے ہین - غرضکہ لوگ دنیا مین آئے اور اپنا یادگار چھوڑ گئے جو ہم بیمایہ بانہ ہون کے واسطے حسرت کے نمونے ہین - سدا نام رہے اللہ کا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

رجب ۱۲۹۵ھ | مورخہ ۱۲ | شمارہ ۲۱ | جلد ۷

منشور محمدی

۱۲۹۵

منشور محمدی راست صادق برہان
منشور محمدی راست ناطق برہان

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجسیل

باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت پیمبر محمدؐ

منشور محمدی است اصدق برہان
منشور محمدی است ناطق برہان

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل برافتاد بتجسیل

توقیع خطا آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک چھ روپے ہیں جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ار سال پیشگی سے اعلام فرماویں اور اگر کچہ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و قصاید وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ توشہ یا منی آرڈر یا کمٹ انصافہ بزبانی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

منشور

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہ منشور بادشاہ مسلم — جسکا ہو فوز جملہ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے ہین ہی عجب — شمس گمت گشت کہ گرہنے کو کب
شمس تابان کو جب ہے مستور — کیون نہ کوکب وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے حق سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین ایک عیسائی

جواب الجواب لالہ ہیرپرشاد صاحب عیسائی بجانب حاکم علی واعظ

لالہ صاحب شاہ صاحب سے کیون کہنے لگے کہ مجکو حضرت عیسیٰ کی نبوت
مین شک ہی شاہ صاحب اور تمام اہل اسلام حضرت عیسیٰ
کی نبوت خاص کے قایل ہین ہان نبوت عام سے انکار ہی
اور آپ کہتے ہین کہ مسیح کے نبوت عام ہی پس آپ کو لازم
تھا کہ آپ نبوت عام ثابت کرتے مگر آپ کے کتابون سے
کہ جنکو آپ الہامی کہتے ہین اونسے نبوت خاص بھی نہین
ثابت ہوتی پھر آپ نے شاہ صاحب کو یہہ تحریر فرمایا ہے
کہ اگر آپ اوس گروہ مین جو مسیح کو نہین مانتے شریک ہو جاتے

تو جواب دینے مین کچھ تامل نہین **لالہ صاحب** اس امر سے خاطر جمع رکھئے شاہ صاحب آپکے بہکانے سے کبھی نبوت حضرت عیسیٰ سے انکار نکرینگے بلکہ ایسے تعلیم کرنے والے پر لاحول پڑہنے ہین اور آپ نے جو شاہ صاحب سے دریافت کیا ہی کہ آپ کس مدرسہ مین پڑہتے ہین **لالہ صاحب** شاہ صاحب اس مدرسہ مین پڑہتے ہین کہ جہان جملہ دعائیہ کو جملہ دعائیہ سمجھتے ہین اور تعلیم کے معنے سکھلانے کے پڑہائے جاتے ہین اور نبوت کو نبوت لکھتے ہین اور تامل کو تامل لکھتے ہین **ملان** اوس مدرسہ مین شاہ صاحب نے نہین پڑہا کہ جہان آپ نے تعلیم پائی ہی جہان جملہ دعائیہ کو ایک شخص کا نام تصور کرتے ہین اور تعلیم کے معنے سیکھنے کے پڑہائے جاتے ہین اور **نبوت** کو **ثبوت** لکھاتے ہین اور **تامل** کو **تعمیل** لکھاتے ہین خدا ایسے مدرسہ کا منہہ نہ دکھائے **اور** جو آپ نے یہہ تحریر فرمایا ہی کہ اس مین شک نہین جو لانکے مولویون کی ایسی ہی حالت ہوا کرتی ہے کہ سوال کچھ اور اسکے برعکس جواب الجواب **لالہ صاحب** آپ نے ایک رئیس اعظم جو اہل دوائر مین سے ہین انکی نسبت ایسے کلمہ تحریر فرمائے ہین اسکا کیا سبب ہی آپ کو تو شاہ صاحب نے دہوتیا پرشا دیا اور کوی کلمہ سخت نہین لکھا کہ جسکے جواب مین آپ ایسے کلمہ تحریر فرماتے ہین اب فرمائیے کہ کہیا نے پن کی تحریر کسکی ہی شاہ صاحب کی اور وہ مثل کہ جو آپ نے تحریر فرمائی ہے کہ کہیا نہ جانتا دیوانے گایا کرتا ہی کسپر صادق آتی آپ پر یا شاہ صاحب پر اور شاہ صاحب نے تو سوال بہت عمدہ لکھے تھے مگر ہان آپ کا جواب البتہ کشت زعفران تھا کہ جسکے دیکھنے سے لوگ ہنستے تھے اور جو شاہ صاحب نے آپ کے جواب کا جواب الجواب تحریر فرمایا وہ تو ایسا تھا کہ جب آپ کی نظر اوسپر پڑی تو آپ ایسے نادم اور سرنگون ہوئے کہ عرصہ تک آپ نے سر نہ اٹھایا جب مین نے اوسکو منشور محمدی مین چھپوا دیا تو آپ نے اپنے ندامت مٹانے کے لئے اسکا جواب لکھکر نور افشان مین چھپوایا کہ جو بالکل بے معنی و لچر اور شاہ صاحب کے جواب الجواب سے کچھ واسطہ نہین ہی اگر ایک ایک فقرہ پر جرح کیجاے تو یقین ہے کہ ایک دفتر ہو مگر بخوف طوالت بعض بعض مقام پر آپ کو آپ کی تحریر بے معنی سے آگاہ کر دیا ہی اور آگے جہان موقع ہوگا آگاہ کرونگا۔ اور پھر مین کہتا ہون کہ اسمین آپ کا قصور نہین آپ نے پوری تقلید مسیح مصلوب کی کی ہی اونکا بھی یہی قاعدہ تھا کہ جب کوی انسے کچھ سوال کرتا تھا تو اسکا برعکس جواب دیتے تھے چنانچہ **باب ورس** ۱۱ انجیل **یوحنا** عورت نے اوس سے یعنے مسیح سے کہا ای خداوند تیرے پاس پانی کھینچنے کو کچھ نہین اور کنوان گہرا ہی پس تو نے وہ جیتا پانی کہان سے پایا کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہی جسنے ہمکو یہہ کنوان دیا الخ یسوع نے جواب دیا کہ جو کوی اس پانی سے پیتا ہے پھر پیاسا ہوگا پر جو کوی اوس پانی سے جو مین اوسے

دو بگا پیتا ہی ابد تک پیاسا نہو گا الخ اب غور کیجئے کہ عورت
طریقہ تحصیل آب کو اور آپ کو دریافت کرتی ہی - کہ بغیر دول
ورسن کسطرح پانی آیا اور کہان سے اور مسیح آب چاہ کی مذمت
اور اپنے پانی کی مدح اور منفعت بیان کرتے ہین نہ یہہ اسکے
سنتے ہین نہ وہ عورت اونکی سمجھتی ہی یہہ وہی مثل ہوی
سوال از آسمان اور جواب از ریسمان پس آپنے بھی ایسا ہی
جواب تحریر فرمایا ہی کہ شاہ صاحب کا سوال کچہ ہی اور
آپ جواب کچہ دیتے ہین **قال** اب مین جناب کو صلاح
نیک دیتا ہون کہ چند روز کے لئے جلا ہون اور کنجر - ون
اور قصابون اور بادرچیون کی صحبت سے علیحدہ گی اختیار
کرین اور لایق شخصون کی صحبت اوٹھائین تاکہ سوال
وجواب کرنے کا قاعدہ حاصل کرین **انتہی ملخصًا**
اقول لالہ صاحب آپنے کبھی بچشم خود کسی کنجر - ے
وغیرہ کی صحبت مین شاہ صاحب کو بیٹھے دیکہا ہے
اگر دیکہا ہی تو معًا میری تحریر کے جواب مین لکھے گا کہ
ہان مین نے دیکہا اور اگر نہین دیکہا تو پھر آپنے ایسا کلمہ
نازیبا ایک شریف عالی خاندان کے نسبت کیون لکھا
اب مین آپ کو صلاح نیک دیتا ہون کہ آپ وقت
دعا کے اپنے خداوند مسیح مصلوب سے کہئے کہ ای خداوند
جو لوگ کہ تیری خداوندی کے قایل نہین ہین وہ لوگ
ہم سے کہتے ہین کہ تمہارے خداوند چونکہ ایک عرصہ
تک مچھلیونکے صحبت مین رہے ہین اسی سبب سے جو شخص
اون سے کچہ سوال کرتا تھا تو اوسکا برعکس جواب دیتے
تھے اور وجہ اسکے یہہ بتلاتے ہین کہ چونکہ اونکو لایق شخصون کی
صحبت نہ تھی اسی سبب سے جو کوی سوال کرتا تھا اسکا برعکس
جواب دیتے تھے جیسا کہ **یوحنا** باب ۲ درس ۱۱ مین مذکور
ہی پس آپ کہئے کہ ای خداوند تو نے لایق شخصون کی صحبت
کیون اختیار کی کہ تجکو جواب دینے اور سوال کرنے کا
طریقہ معلوم ہوجاتا پس جو جواب آپکے خداوند کے طرف
سے آپ کو ملیگا وہی جواب شاہ صاحب کے جانب سے
بھی کافی ہوگا **قال** جناب نے ناحق اپنے کو تکلیف دی
کالم کالم منشور محمدی کے چھپوا بیٹھے اور انکو سات دفعہ
پر تقسیم دی یہہ نہ سمجھا کہ کجا سوال وجواب اور کجا
جواب الجواب **انتہی ملخصًا - اقول** لالہ صاحب
یہہ محاورہ کہ تقسیم دی کہانتک محاورہ ہے انگلنڈ کا
یا ملک تارساکا کہ جہان کے پولوس مقدس رہنے
والے تھے غرض کہ جہانکا محاورہ ہو عنایت فرما کر مجکو
بھی اگاہ کیجئے گا - کیونکہ ہندوستان مین تقسیم کیا
لکہا کرتے ہین - اور جو آپ نے یہہ تحریر کیا ہی کہ یہہ
نہ سمجھا کہ کجا سوال وجواب اور کجا جواب الجواب لالہ
صاحب آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر
کے وقت شاہ صاحب کے سوال اور اپنا جواب اور
شاہ صاحب کا جواب الجواب پیش نظر نہین رکہتے تھے
ورنہ آپ سمجہ جاتے کہ یہہ الزام ہمارے ہی تحریر پر عاید
ہوگا کیونکہ شاہ صاحب کا اول سوال یہہ تھا حضرت
عیسیٰ کی ثبوت قرآن کے سوا اور بھی کسی دلیل سے

جو ہر قوم کے لئے کفایت کرے ثابت ہو سکتی ہی یا نہین۔
اسکا جواب آپنے یہہ لکھا کہ اسکے تمام اہل اسلام قایل ہین
کہ حضرت عیسیٰ نبی ہین کبھی نہین سنا کہ کسی اہل اسلام کو اسمین
شک ہو اگر کسی کو ہو تو بطریق محمدی مذہب کے اسکو کافر کہنا
چاہئے **اب ناظرین** انصاف فرمائین کہ شاہ صاحب
کے سوال کا جواب یہی جواب ہی جو لالہ صاحب نے لکھا ہی کیا
شاہ صاحب نے لالہ صاحب سے یہہ پوچھا تھا کہ اہل اسلام
حضرت عیسیٰ کی نبوت کے قایل ہین یا نہین یا شاہ صاحب
نے یہہ پوچھا تھا کہ جسکو حضرت عیسیٰ کی نبوت مین شک ہو
تو وہ اہل اسلام کے نزدیک کافر ہی یا نہین اور لالہ صاحب
کے جواب لکھنے کی لیاقت تو اسی سے ظاہر ہی کہ لفظ نبوت
کو ثبوت پڑہتے ہین اور پھر لفظ مذکور کو مونث لکھے ہین
چنانچہ نور افشان مین شاہ صاحب کے سوال کو اسطرح
سے چھپوایا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ثبوت سوائے
قرآن کے اور کس دلیل سے ثابت کرتے ہو الخ ثبوت ثابت
کرتے ہو کیا عمدہ فقرہ لالہ صاحب نے لکھا ہی ایسی لیاقت
پر لالہ صاحب شاہ صاحب کے سوال کا جواب لکھنے بیٹھے ہین۔
یہ ہین عقل و دانش ہزار آفرین ہزار اور دوسرا سوال شاہ
صاحب کا یہہ تھا۔ شیطان نجات پا سکتا ہی یا نہین
اوسکا جواب آپنے یہہ تحریر فرمایا کہ شیطان کے
نجات پانے نہ پانے سے ہمکو کچھ غرض نہین ہمکو اپنے
نجات کے طرف راغب ہونا چاہئے۔ اب ہم لالہ صاحب
سے یہہ پوچھتے ہین کیا آپ کا یہہ اعتقاد نہین کہ مسیح
تمام دنیا کے گناہ بیگانہ بیگانہ اون کے لئے کفارہ ہوئے ہین پس اگر کل
مخلوق کے لئے کفارہ ہوئے ہین تو ضرور ہی کہ شیطان بھی
نجات پا لیوے اگر شیطان نجات نہ پاوے تو کفارہ
باطل ہوا جب کفارہ باطل ہوا تو آپ کی نجات محال
ہوئی غرض کہ آپکی نجات منحصر ہی شیطان کے نجات پانے
پر اقول ہم کہتے ہم کو لالہ قرآن کے محتاج نہین ہزارون دلیل
تو خدا کے کلام سے بیشک نبی اور سردار کاہن اور جلیل بادشاہ
اور خدا کے بیٹے ہونے کے ہو سکتے ہین۔ نہین ایسے
حالت مین کیا ضرور ہی کہ ایسی کتاب کی اتر پکڑی جاوے
جو خدا کا کلام نہین **اقول** بھلا لالہ صاحب آپ اُن
ہزارون دلیلون مین سے ایک دلیل بھی اگر لکھدیتے
تو معلوم ہوتا کہ آپکو قرآن کے محتاج نہین ہین شاہ
صاحب نے تو یہی دریافت کیا تھا اب مین آپ کو
لکھتا ہون کہ قرآن کے علاوہ کوی دلیل نبوت مسیح
کے لاے تو اور اتر پکڑنے کا تو یہہ حال ہی کہ آپکے
پیشوا پادری فنڈر صاحب تثلیث کو کسی طرح سے
ثابت نکر سکے تو یہہ اتر پکڑے کہ قدیم بت پرست
تثلیث کو مانتے تھے غرض کہ تمام تحریر مین لالہ صاحب
شاہ صاحب کو یہہ طعنہ دیتے ہین کہ اگر آپ اوس گروہ
مین جو مسیح کو نہین مانتے شریک ہو جائین تو جواب
دینے کچھ تامل نہین۔ سو شاہ صاحب تو اوس گروہ مین
نہ تو شریک ہین اور نہ شریک ہونگے مگر ہان شاہ صاحب
پر کیا کل مسلمان اوس گروہ مین شریک ہین کہ جو شخص

خدا اور ابن خدا ہونے کا دعوی کرے اسکو نبی نہین جانتے
پس آپ تو کیا بقول عماد الدین کہ دنیا مین اسوقت ۳
کروڑ عیسائی ہین سب ملکر نبوت ثابت کیا چاہین تو
غیر ممکن اور محالات سے ہی بعد اس سب تحریر کے لالہ
صاحب لکھتے ہین اب مین امید رکھتا ہون کہ آیندہ
کو جناب خوب غور اور تعمیل کے ساتھ خدا کے کلام
کی بابت اور نجات کی بابت دریافت کرینگے **اقول**
لالہ صاحب آپ نے لفظ تامل کو تعمیل لکھا ہی یہہ بدا لا
ہی دوسری اہل اسلام نے خدا کے کلام اور نجات کو
خوب دریافت کر لیا ہی کہ کلام خدا ہی تو کلام شریف
ہی اور نجات ہی تو مذہب اسلام مین ہی بقیہ مذہب
یہود و نصاری کی نجات محالات سے ہی مگر افسوس
آپ کو طمع دنیا نے ایسا خراب کر رکھا ہی کہ آپ خدا کے
سلام اور نجات کو نہین تلاش کرتے۔ پھر لالہ صاحب
لکھتے ہین دیا خدا رب العالمین تو اپنی روح سب محمدیون
کو عنایت کر کہ اونکے دل راہ دوستی پر اجاوین اور
دوسری نجات جو تو نے اپنے بیٹے مین ہو کر ظاہر کی
ہی کامیاب ہون **لالہ صاحب** اہل اسلام
پر تو ہمیشہ سے خدا کی عنایت ہی اور راستی پر ہین
مگر آپ لوگ جو ظلمت مین مبتلا ہین خدا راہ راستی پر
لاوے اور جو آپ نے دوسری نجات لکھی ہے
آپ کی تحریر سے ظاہر ہی کہ خدا نے دو طریقہ نجات کے
مقرر فرمائے ہین ایک پہلا دوسرا وہ کہ جسکو آپ

لکھتے ہین پس امید رکھتا ہون کہ آپ مجکو اس امر سے آگاہ
کرین کہ پہلا طریقہ نجات کا کیا تھا اور دوسرا کیا ہی اور
پہلا طریقہ دوسرے کے ہونے سے منسوخ ہوا یا ابھی تک
ہی اور منسوخ ہوا تو کیون منسوخ ہوا فقط راقم حاتم علی واعظ

تقابل تعلیم

اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۰ جون ۱۸۹۰ء نمبر ۲۵ جلد ۶ مین ایک
عیسائی المذہب نے ایک مضمون ارباب مقابلہ تعلیم کتب غیر مذاہب
اور عہد عتیق وجدید معنون بہ عنوان (پاک نوشتون کا
الہام) طبع کرایا ہی جس مین راقم مضمون نے بزعم خود تعلیمات
عہد عتیق اور جدید کو اس مین معتمد قرار دیا ہی اور تعلیمات
غیر مذاہب کو مخالف اور ناقص ٹھہرایا ہی چونکہ عیسائی صاحب
مذکور نے اس مضمون کے لکھتے ہوے بہت فاش غلطین کی ہین
جنکا اظہار اور افشا لازم ہی اسواسطے مضمون مذکور
کو قولاً قولاً ادا کیا جاتا ہی تاکہ عیسای صاحب کو معلوم ہو کہ انکا
عندیہ غلطیون سے مملو ہے **قولہ** ہر چند اونکے بیچ مین قسم
قسم کا اختلاف مثلاً درجہ زمانہ لیاقت مین پایا جاتا ہے
تو بھی اونکے خیالات اور بیانات مین یگانگی ظاہر ہے الخ
اقول عیسائی صاحب کا یہہ فرمانا کہ عہد عتیق اور جدید
مین موافقت اور اتحاد ہی سراسر جہوٹ اور خلاف واقعہ
ہی اگر ایک سرسری نظر سے بھی عہد عتیق اور جدید کو دیکھا
جاے تو فروعات مین کیا اصول مین بھی یگانگت نہین پائی
جاتی عہد عتیق مین کچھ ہی اور جدید مین کچھ اور بالخصوص
عہد جدید ہی کے کتابین اس مین کل مغایرت رکھتے ہین

کہین کچہ لکہا ہی اور کہین کچہ امتیاز نہین ہو سکتا کہ کون سچی ہی
او کون جہوٹی اگرچہ عہد عتیق اور جدید مین بہت سے ایسے واقعہ
ہین کہ جن مین کلی مغایرت پای جاتی ہی لیکن بخوف طوالت
کے چند مقام عیسای صاحب کی تسلی اور تشفی کے واسطے لکہی
جاتی ہین امید ہی کہ عیسای صاحب اونکو دیکہہ کر انصاف
کو کام مین لاینگے **اول** عہد عتیق کے ۶۶ کتابون مین
ہی مندرج بالتاکید الاکید ہی کہ ایک ہی خدا پرستش اور
پوجا کرنی چاہئے اوسکی ذات مین دوی کی گنجایش نہین
اور اوسکے سوای کوی دوسرا معبود نہین برخلاف
اوسکے چارون اناجیل مین لکہا ہی کہ خدا کی ذات مین دوی
کی گنجایش ہے اور مسیح خدا یا خدا کا بیٹا ہی اسیکے عہد عتیق
مین تو توحید کی تعلیم دی گئی ہی اور اناجیل مین شرک اور
تثلیث کے جو بالکل خلاف توریت ہی **دوم** توریت مین
لکہا ہی کہ انسان کے نجات اعمال حسنہ پر منحصر ہی اور
عہد جدید کی تعلیم ہی کہ انسان اعمال حسنہ سے نجات نہین
پا سکتا - **سوم** توریت مین لکہا ہی کہ ایک کا بوجہ دوسرا
نہین اٹھا سکتا عہد جدید یہ کہتا ہی کہ مسیح نے سارے دنیا کے
گناہ اوٹھائی - **چہارم** توریت مین حلال اور حرام مین
امتیاز رکھا گیا اور لوگون کو حرام اشیا کے استعمال
سے منع کیا گیا عہد جدید مین حلال اور حرام مین کچہ امتیاز نہین
رکھا گیا آزادی دی گئی کہ سب کچہ پاک ہی **پنجم**
توریت مین ہی کہ ختنہ کرنا چاہئے عہد جدید کہتا ہی کہ ختنہ
نہین کرنا چاہئے **ششم** توریت مین لکہا ہی کہ شراب پیو

اور سور کا گوشت نہ کہاو عہد جدید اسکے خلاف ہی **عہد عتیق کی تعلیم عہد عتیق کے برخلاف**
اول کتاب خروج باب ۳۴ - باپون کے گناہ انکے
فرزندون سے اور فرزندون کے اونکے فرزندون سے تیسری
اور چوتھی پشت تک سلا لہ کرونگا - استثنا ۲۴ باب
۱۶ آیت - اولاد کے بدلے باپ دادے نہ مارے جاوین
نہ باپ دادون کے بدلے اولاد قتل کی جاوے ہر ایک اپنے
ہی گناہ کے سبب مارا جاویگا - **دوم** خروج ۲۳ باب
۲۰ آیت کوی انسان نہین کہ مجہے دیکہے اور جیتا رہے
پیدایش ۳۲ باب - مین نے خدا کو روبرو دیکہا اور میری
جان بچ رہی **عہد جدید کی تعلیم عہد جدید کے خلاف**
اول لوقا ۱۲ باب ورس ۴۹
من زمین پر آگ لگانے آیا ہون یوحنا ۱۲ باب ۴۷ آیت
مین اس لئے نہین آیا کہ جہان پر حکم کرون بلکہ اس لئے کہ جہان
کو بچاؤن **دوم** عبرانیون کے ۱۰ باب ۲۶ آیت اگلا حکم اس لئے
کہ بی فائدہ اور کم زور تھا اوٹھہ گیا - متی باب ورس ۱۸
مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جب تک زمین و آسمان ٹل نہ جاوین
ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلے گا قرنتیون کا
۶ باب ۲ آیت ۲ - مقدس لوگ دنیا کی عدالت کرینگے -
یوحنا باب ۲۲ ورس اوس لئے ساری عدالت بیٹے
کو دی - اوپر تحریر سے ہر ایک منصف مزاج بآسانی معلوم
کر سکتا ہی کہ عہد عتیق اور جدید مین کسی قسم کی موافقت
اور مطابقت نہین بلکہ پرلے درجہ کی مغایرت ہی - - -

قولہ جبکہ عہد جدید دیکھا جاتا ہی تب ہمکو یہہ خیال ہوتا ہی کہ عہد عتیق کی ناتمام باتین اس مین پوری اور کامل ہوئین **اقول** یہہ خیال آپکا ایک باطل اور خلاف واقعہ خیال ہی جبکہ انجیل مین لکھا ہی کہ پورانہ عہدنامہ اٹھہ گیا تو پھر اوسکا پورا ہونا چہ معنی دارد۔ اور پورا کامل ہونا اسکا نام نہین کہ تکمیل طلب شی کو ایک ردی کا مجموعہ قرار دیا جاوے **قولہ** کسی دوسری کتاب مین خدا کی پاکیزگی اور انسان کا علو رتبہ اسی طرح سے بیان نہین ہوا۔ **اقول** لاریب فیہ جیسا کہ آپکے مبارک کتابون مین خدا کی ذات صفات بیان ہوے ہین دوسری مذہب کے کتابون مین کاہی کو ہوے ہین اور خدا نکرے کہ یون توریت مین ایک جگہ لکھا ہی کہ خدا ساری رات یعقوب کے ساتھہ کشتی کرتا رہا پھر ایک موقعہ پر ہی کہ خدا کی روح کبوتر بنکر مسیح پر نازل ہوی خدا مصلوب ہوا اب کہان تک لکھون میری زبان تو ایسے بے ادب کلمات کے لکھنے سے تھراتی جاتی ہی اگر یہی علو مرتبہ ہی تو اسکو ہمارا سلام ہی **قولہ** اگر غیر مذہب کے کتابون کو عہد عتیق اور جدید کے ساتھہ مقابلہ کرین تو اونکی رو برو نکمی اور بیقدر ہونگے۔ **اقول** اپنی زبان سے میان مٹھو بننا تو اور بات ہی اور دعوی کا ثابت کرنا اور بات ہی ہر ایک کتاب اپنی تعلیمات سے امتیاز کی جاتی ہی عہد عتیق اور جدید کی تعلیم اختصارا اوپر گذر چکی منصف مزاج آدمی سوچ سکتا ہی کہ کون کتاب نکمی اور کون اچھی ہے اگر عیسائی صاحب کو کچہ دعوی ہو تو یہی میدان ہی گو بسم اللہ ثابت کرین **قولہ** لیکن پاک نوشتون کی کتابین سب سے کم زور اور کہ بے فائدہ کتابون مین بھی بے نقص اور اسمانی کم زوریون سے مبرا ہین **اقول** جاودہ جو سر پہ چڑہکے بولے ذرا بھی عیسائی صاحب فرماتے تھے کہ عہد عتیق اور جدید کے کتابین از بس زور آور ہین اور ابھی اوسی منہہ سے کہتے ہین کہ ان مین کم زور غیر مفید بھی ہین سچ ہی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ جب الہامی کتابین ہین تو پھر اوسکا کم زور ہونا کیا معنی رکہتا ہی تعجب ہے کہ حضرت عیسائی المذہب اپنے مسلمات کو بھی غیر مفید اور کم زور قرار دیتے ہین۔ این کار از تو آید و مرد ان چنین کنند ۔ اگرچہ ابھی راقم مضمون کے دو تین کلام باقی ہین لیکن چونکہ وہ فی نفسہ متروک اور مردود ہین اس لئے انکو چہوڑ دیتا ہے اگر عیسائی صاحب کو تحقیق مزید منظور ہو تو بسم اللہ نور افشان کے ذریعہ سے تحقیق فرمالین ورنہ آیندہ ایسے نازک معاملات مین دخل ندیا کرین فقط

الراقم مرزا سلطان احمد

حالت موجودہ ترکی

صاحب اخبار الجوائب ارقام فرماتے ہین کہ پچھلے ہفتہ کہ مفسدون نے امن خلایق مین خرابی ڈالنے کا ارادہ کیا ہی تھا یعنے علی سعادی نے فساد کیا اور مدمارے گئے اور آستانہ عالیہ مین خون خچر ہے اور یہہ امر ہوا کہ سلطان مراد کو محل چراغان سے علیحدہ کرکے خاص محل سلطانی حسبمیز سلطان اعظم عبد الحمید خان تشریف رکہتے ہین لایا گیا

پھر ایک اور بات ہوئی تمام باب العالیہ مین آگ لگ گئی اور
نقصان بے شمار ہوا اوسکے بعد مفسدون نے جھوٹی جھوٹی
خبرین مشتہر کرنی شروع کردین اون بدخبریون کے
سبب سے تمام ہل چل ہوگئی بازارمین دوکانین بند ہونی شروع
ہوگئین ایک اودھم مچ گیا وہ تو پولس کے آدمی آن جمے
اور انہون نے اس مفسدے کو درہم برہم کردیا تردوات
مذکورہ بالا لوگون کے قولون سے خارج ہوے ہی نہ تھے
کہ معاملات خارجیہ کے تفکرات پیدا ہوگئے یعنے پہلے ہمنے
لکھا تھا کہ لقب رئیس الوکلا موقوف ہوکر صدارت کا
قرار پایا ہی اور محمد رشدی پاشا کو خطاب صدر اعظم کا
مقرر ہوا۔ چونکہ صاحب ممدوح بڑے ہوشیار اور لایق
ادمی تھے انکے اس تقرر سے لوگون کو بڑی خوشی ہوی تھی
اس سبب سے کہ صاحب موصوف پہلے بھی صدر اعظم مقرر ہوچکے
تھے اس انتظام کو ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ اور ہی کچھ معاملہ
ہوگیا یعنے مصلحت حالت موجودہ خیال کرکے پاشاے
موصوف کو معزول کردیا گیا اور بجاے انکے صفوت
پاشا مقرر ہوے چنانچہ ۴ جمادی الثانی کو اونکی سواری
باب العالیہ مین آئی اور انکے نام کا فرمان جاری ہوا اور
پڑھا۔ حالات داخلی تو یہ ہین اور خارجی کی سنئے
اسوقت تک ہی بات ایسی نہین ہوئی جس سے کہا جاوے
کہ یہہ ہوگا۔ ہان البتہ کنگریس کا جلسہ ۱۲ جون کو منعقد ہوگا
اس جلسہ کانگریس سے یہہ نہ امید کرنا چاہئے کہ معاملہ مشرقی
کا فیصلہ اس سے ہوجاویگا اور نہ ہی کارروائیان
تمام ہوجاوینگے بلکہ برلن کے جلسے کے بعد کانگریس کا جلسہ استانہ
عالیہ مین ہوگا پہلے جلسہ مین جو قرار پاویگا اوسی پر دوسرے
جلسہ مین اچھی طرح بحث ہوگی۔ پہلے جلسہ مین شرایط مجملا
ہونگے اور استانہ عالیہ کے جلسہ مین تفصیل کے ساتھ مگر
اس جلسہ حال مین جو کچھ قرار پاوے تب اطمینان ہوسکتا ہی
اور حال مین یہہ خرخشہ درپیش ہے کہ اس سے بڑے
تردوات درپیش ہورہے ہین وہ یہہ کہ استریا کا ارادہ
ہی کہ قلعہ آطہ پر اپنا قبضہ کرلیوے دیکھئے باب العالیہ
کی بغیر استجازت استریا کیونکر قبضہ کرے گی یہہ قلعہ
ایک چھوٹا سا جزیرہ نما قونیو کے علاقہ مین سے ہی
یہہ جزیرہ ۱۸۹۳ع تک استریا کے قبضہ مین تھا چار سو
آدمیون کی اسمین آبادی ہی دو سو اس قلعہ کے محافظ
سپاہی ہین یہہ بڑے نالے کی جگہ ہے تمام جہاز قونیو کے
اسی قلعہ کے نیچے سے ہوکر روانہ ہوتے ہین اور اب تک
یہہ قلعہ سلطنت عثمانیہ کے قبضہ مین ہے دیکھئے اسکا فیصلہ
کیونکر ہو دوسری یہہ خبر بھی تازہ ہے کہ۔ افلاق۔
بغدان۔ رومانیا۔ تینون نے مشترکہ تجویز کی براتیانو کو
استنبول مین واسطے استقلال رومانیہ اور رضامندی
باب العالیہ کے بھیجا ہے اس سے مترشح ہوتا ہے
کہ رومانیا اپنے استدعاے استقلال کے سبب سے
روس سے بے پرواہ اور مستغنی ہے اور اسکو انتظار
کانگریس کا بھی نہین ہے اور وہ اپنے وکیل کو بھیجکر کوشش
کرتا ہے کہ باب العالیہ سے اپنا عہدنامہ کرلیوے مگر یہہ امر

کیونکر ہو سکتا ہی کیونکہ رومانیا کے گرداگرد ایک لاکھہ روسی فوج محیط ہی اور زار روس بساریبا کے اینٹھنے پر ضد کر رہا ہی بات یہہ ہی کہ اس آفت سے بچنا رومانیا کا بغیر اتحاد دولت ترکی کے نہین ہو سکتا - دیکھو اسنے دولت عثمانیہ سے نمک حرام ہو کر لڑائی جھگڑے کئے مگر تا وقتیکہ کانگریس کا فیصلہ نہو جاوے اسکا فیصلہ ہونا محال امر ہی - جرمن کا آجکل حال قابل استقلال نہین کیونکہ وہان بہت سے امور مشکل پڑے ہوے ہین اور وہ بھی آجکل فرانس کیطرح امن کا طالب ہی اور اپنی اور دیگر ممالک کی سلامتی چاہتا ہی - والی جرمن پر حال مین دو دفعہ حملے ہو چکے ہین اس سے صاف ظاہر ہی کہ جرمن کا جو رومن کیتہلک کے لوگون پر غصہ ہی اس سے وہ لوگ انکے دشمن جانی ہو گئے ہین فقط از انجمن پنجاب

آثار قیامت

قد اقامت القیامۃ یا ایہا النیاح ؛ قوموا عن المنام وکفوا عن السفاح ؛ حالات زمانہ کے نظر کرتے قیامت قریب ہی اور لاریب فی ہی - لیکن فلاسفہ ناحق شناس اسکے منکر ہین کہتے ہین کہ اگر اس عالم کیطرح دوسرا عالم موجود ہووے بیشک کروی الشکل ہوگا اور دو کرون متماثل التصاق اور انطباق بغیر اسکے کہ دونون مین فرجہ واقع ہووے ممکن نہین - پس درصورت وقوع فرجہ خلا لازم آویگا وہ محال ہی - حالانکہ یہہ استدلال مغالطہ محض ہے اسواسطے اولاً خلا کا استحالہ ممنوع اور اوسکے سائر براہین بجای خود مقدوح اور ثانیاً گیا ضرور کہ علم ہندسہ کے دلایل صرف افلاک متحرکہ کے کرویت پر قایم ہین - پس جایز ہی یہہ افلاک متحرکہ بعض عالم ہون وثالثاً سلمنا کہ دو کرون کے انطباق کو فرجہ ضرور ہی لیکن یہہ ضرور اوسوقت ہی کہ ایک کرے کو دوسرے کے اوپر یا اوسکے پہلو مین رکھتے واگر ہر ایک دوسرے کے شخن مین مرکوز ہوے اور دونکا شخن اور قطر دوسرے شخن اور قطر سے زاید ہوے جیسے تداویر اور مریخ کی تدویر کا قطر کہ اول خوارج کے شخن مین مرکوز ہین - فرجے کا وقوع لازم نہین آتا اسواسطے اوس کرہ محیطہ کے شخن سے فرجہ ملو ہی اور ثانی ممثل شمس کے قطر سے اغظم ہے اس مقام مین جایز ہی کہ تمام عالم الکرات ایک کرہ ہوے کہ دوسرے کرے کے شخن مین واقع ہوے واللہ اعلم -

ہر چند قیامت شدنی ہی اور اوسکا آنا یقینی - لیکن تعین ایام اور تبین مقام یعنے کہ قیامت کا کس دن قیام ہوگا ملک العلام کے سوا کوئی نہین جانتا ہی ذلک سر لم نستنا یعنے یہہ ایک بھید ہی ہم اوسکو نہین جانتے قول رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہان آثار اور علامت اس یوم الحسرت والندامۃ کے معین اور مبین ہین کہ قیامت کے قبل اونکا ظہور ہی اور اونکے بعد قیامت آئی ضرور - اب یہان دو چیز کا بیان درکار ہی - ایک آثار قیامت ایک احوال قیامت - احوال قیامت تو کتب متداولہ

مین مندرج ہین - مگر آثار قیامت کہ جنکا بیان کرنا فی زمانا
ضرورت سے ہین وہ یہ ہین - یَاسْتَمِعُوْا اَیُّھَا الْمُتَقُوْنَ
لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ پس سنو تم ای درد والو شاید کہ تم پند
قبول کرو - اور یہہ آثار قیامت کہ علامات کتب دین محمدیہ
کے سوا توریت وانجیل مین بشرح وبسط تمام مذکور ہین انشاء
اللہ تعالی اسکو بھی ہم ذکر کرینگے - اب بیان اون آثار
کو بیان کرتے ہین جو جناب حضرت امیر علیہ الصلوۃ والسلام
نے وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
اَوْ مُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا کَانَ ذٰلِکَ فِی
الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا کی تفسیر تلاوت فرماتے وقت ارشاد
فرمایا - کہ آثار قیامت دو ہین - ایک صغری - دوسری کبری
آثار صغری امور مامورہ مین فتور اور فجور مبینہ کے ظہور پانے
علم دین کا گمشدہ - علم دنیا کا بڑہنا - مذاہب باطلہ کا رواج
پانا - احادیث اور اخبار کا ذہبہ سنانی - ارذال کا صاحب
شوکت اور اسافل کا اہل خدمت ہونا - دشنام بجای
سلام - بزرگون پر تشنیع اور اتہام - ماں باپ کی نافرمانبرداری
بی بیون کی تابعداری کرنی - اولاد بی بیون سے کمتر اور
باندیون سے بیشتر ہونی - مردون سے مردون کو التیام -
عورتون کو عورتون سے کام - اور یہہ سب سارے آثار نمودار
ہوچکے اہل عبرت کے لئے قیامت یہی ہے اِقْتَرَبَ
لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ اور
جناب حضرت امیر علیہ السلام نے یہہ بھی ارشاد فرمایا کہ ملک
شام کو ارمنہ روم تباہ کرینگے اور ملک عراق کو حبشہ زنگ
خاک سیاہ دیالمہ کے ہاتھون رسے برباد ہوگا - اتراک
کاکو فہ مین پیدا ہونگے - بلخ پر بیدین لبان مور وملخ ہجوم لائینگے
کاشغر کو اہل اسلام کے ہاتھون سے کفار رشا مینگے ہندوستان
مین خانہ جنگی پیش آئیگی - بدخشان مین رزق کی تنگی
منہہ دکھائینگی - بخارا اور قپچاق کو اہل روس غارت کرینگے
جند طراز کو کفار بیدین اکارت کرینگے جلجیون کے سبب سے
فاریاب راغ ہوویگا - غوریون کے شور وشغب سے طوس
بیچراغ ہوویگا - آزربیجا اور اصفہان جسکو نصف جہان
کہتے ہین قحط پڑیگا - فارس اور کرمان مین مرگ کا جھنڈا
گریگا - ارمنیہ مین بجلی گوندیگی - قسطنطنیہ مین زلزلے ہوینگے
نیشاپور اور سجستان مین باد سموم رون دینگی بصرہ
مین باران بے پایان آویگا اور مصر مین نیل کا طوفان -
بغداد مین دجلہ روبطغیان لائیگا - سعد مین علی الاتصال
اولے پڑینگے - خراسان مین امراض واملال طپانچے
جڑینگے - ہرات مین مار زہردار پیدا ہونگے یمن مین ملخ
بیشمار - سرخس والے ہولناک آوازین پائینگے - مادر دیون
کے بدن کو کیڑے کھائینگے وعلی ہذا القیاس -

حفظنا اللہ وسائر المسلمین برحمتہ القمین
اور اس قیامت کے آثار کبری بارہ ہین - سب سے پہلے
صاحب الزمان مہدی موعود علیہ السلام کا ظہور اسم
پاک اپکا اور آپکے والدین کا وہی ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا تھا - دوسری دجال بداعمال کا خروج -
تیسری حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول - چوتھی یاجوج ماجوج

کا خروج - پانچویں خسوف ثلثہ کا حدوث ایک مشرق دوسرا
مغرب تیسرا جزیرہ عرب مین - چھٹویں دخان کا نشور ساتویں
شب کی درازی - آٹھویں مغرب سے آفتاب کا طلوع - نویں دابۃ
الارض کا حضور - دسویں باد جنوب کا حبوب - گیارویں
اہل حبش کا غلبہ بارہویں آتش عظیم کا حدوث - کہ جبوقت
قیامت کے آثار صغری ظہور پائینگے کفار ہجوم لائینگے
اشرار دھوم مچائینگے - سلطان روم کو نصاری شوم سے
مقابلہ پیش آئیگا - فتح و فتوح نمایان کے بعد سلطان شہادت
پائیگا - نصاری کا عمل خیبر تک پہنچ جائیگا - اہل اسلام
تلاش مہدی امام علیہ السلام مدینہ سکنہ مین آئینگے
احزاب کو مکہ معظمہ مین طواف کرتے پائینگے بیعت کی شرط
بجالائینگے - اس ہنگام مین ہر سو ندای حق گو ھذا
خلیفۃ اللہ المھدی فاستمعوا لہ واطیعوا
آسمان سے آئیگی ابدال حین و اولیائے روے زمین حاضر آئینگے
عرب اور عجم کے لوگ جوق جوق فراہم ہو جائینگے اودہر
نصاراے شام با ہزار از دہام سمت امام بڑہینگے دمشق
مین مقابلہ پیش آئیگا - جوانمرد رو کش میدان نبرد ہونگے
نصاری جا پڑینگے - تین دن تک اوپر شربت شہادت
کی سبیل جاری رہیگی ادہر اعدا کے سر پر زلیت بھاری
رہیگی - چوتھی دن اہل اسلام فتح پائینگے - مخالفین بدانجام
اسقدر مارے جائینگے کہ ریاست کی بو انکے ایاغ دماغ
مین باقی نہ رہیگی - بقیۃ السیف قرار کی راہ اختیار کرینگے
امام عالی مقام بعد ایفاے انتظام و ادائے حقوق
اہل اسلام پر یہی قسطنطنیہ کے جانب توجہ لائینگے - دریاے
روم پر پہنچکر ستر ہزار بنی اسحق تکمیر گویان کو استنبول
مین روانہ فرمائینگے - اس جماعت کی تکبیر کی عظمت اور تاثیر
سے خود بخود شہر پناہ کی دیوار گر جائیگی بمشقت قلعہ
فتح آئیگا بقاعدہ اسلام بندوبست اور انتظام قرار پائیگا
ظہور امام کی ابتداسے اس ہنگام تک جب چھ سات برس
گذر ینگے دجال بدمآل نکلیگا - ابتدای فتنہ دجال سے چالیس
دن کی مدت ہی اسمین ایکدن برس کے برابر ہوگا اور
ایکدن ایک مہینہ کے برابر - اور جب دجال دمشق مین آئیگا
حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائینگے - حضرت
امام لشکر اسلام کے ساز و سامان مین مصروف ہونگے
عصر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ نزول فرما کر آپکی اقتدا
بجالائینگے - صبحدم امام با لشکر اسلام اور حضرت عیسی
علیہ السلام گھوڑے پر سوار ہاتھ مین نیزہ گرہ دار
لیکر میدان مین آئینگے یکبارگی یورش فرمائینگے مقتلہ
عظیم برپا ہوگا - کفار ناہنجار اور اشرار بیشمار شمشیر آبدار کے
طعمہ ہونگے اپنے کئے پر سر پیٹکے روئینگے - غرض جدال
دجال و قتال اہل ضلال کے انفصال کے بعد جناب امام
علیہ السلام و حضرت عیسی علیہ السلام ملکون کی سیر
فرمائینگے خنزیر اور چیلپا کا نام جہان سے مٹا ئینگے اہل
ایمان کے سوای کوی بیدین روے زمین پر باقی نہ رہیگا ظلم
و فساد کا عہدہ یکقلم معزول ہوئیگا ہر فرد بشر خدا کی
عبادت مین مشغول ہوئیگا ابتدای ظہور امام سے ان ایام

تک آٹھ یا نو برس کا زمانہ ہی اس حساب سے سن شریف ایکار کا ہوتا ہی اوس عرصہ مین ملاء اعلی کے رفیق ہونگے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت عیسیٰ نماز پڑہکے دفن کرینگے پھر اسکے بعد یاجوج وماجوج سد اسکندری توڑ کر نکل پڑینگے پھر انکے بعد ایک دخان پیدا ہوگا ہر ایک زکام مین مبتلا ہوگا اور بعد لوگ فاقہ مین مبتلا ہونگے۔ سیکڑون سے مرینگے اور دابۃ الارض اسکے بعد نمودار ہوگا اوسکے بعد توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا پس یہہ ہی آثار قیامت جو ہمارے کتب مین مندرج ہین۔ رہے کتب آسمانی جو توریت وانجیل ودیگر صحایف مین مشروح ومبسوط ہی سو اوسکی تفصیل ہمارے شفیق ڈاکٹر رجب علی صاحب نے بدین طور لکہی ہے وہ یہہ ہی کہ اقوام شمالی جو تباہ کنندۂ ملک شام ہین روم پر چڑہائی کرینگے اور شوکت اسلام کو مٹانے اور ملک کو تباہ وتاراج کرنے کمربستہ ہونگے چنانچہ کتاب حزقیل ۳۸ باب ۹ آیت مین مذکور ہی یعنے (تو چڑہے گا اندہے کیطرح آویگا بادل کے مانند چہاویگا فقط

جریدۂ روزگار مدراس

خلاصۂ اخبار تار

برلن ۱۴ جولائی۔ گانگرس کل کے روز ختم ہوئی اور معاہدہ پر دستخطین ہوچکین لیکن ہنوز بطور رسمی مشتہر نہین کیا گیا۔ مخبر ٹائمز نے متعلقہ ابنای وارڈنلز کے ایک ناتمام اور غیر مستند نقل جو شرایط متعلقہ صوبجات ترکی واقع ایشیا کی محتاج ہی مشتہر کیا۔

لندن ۱۵ منہ سرگارنٹ دونلی وکرنل براکن بڑی واسٹاف جزیرہ سیپرس کو روانہ ہوچکے ہین۔ کرنل گریوز اسٹاف کے چیف مقرر ہوے ہین۔ اور کپتن ہیکر رشل ملٹری سکرٹری سیمون نامی جہاز شاہی انجنیرون کی ایک کمیٹی لے گیا ہی۔

لندن ۱۵ منہ لارڈ گف فرڈ علاقہ ۷۵ وین اور کپتن مک آنسٹ علاقہ ۷ وین ہزارس سرگارنٹ دونلی کے ایڈ ڈیگانگ مقرر ہوے ہین۔ اخبار ڈیلی نیوز کو ایک خاص تار آیا سو اوس سے معاینہ ہوا کہ جزیرۂ سیپرس مین افواج ہند کی اقامت فقط بطور ہنگامی رہیگی اور ارادہ یہہ کیا گیا ہی کہ جزیرہ مذکور مین فقط ایک چہوٹی سی گیارلیسن افواج برٹش بطور مدام قایم کیجاوے۔ اور اونکی تائید کے لئے ایک موضعی ملیشیہ تیار کیجاوے۔

بکارسٹ ۱۵ منہ حکومت رومانیہ نے بسیرابیا کے بدل مین دبرودشا لینے قبول کیا ہے۔

قسطنطنیہ ۱۵ منہ کوہ رودوپ یعنے جبل اسود کی ہنگامہ پرور زانے یکایک پست ہوگئی ہے کیونکہ ترکون نے سرحد یونان کی جانب دو ایرن گلاد بھیجے ہین

برلن ۱۶ منہ حسب قانون مصدرہ ۱۷ مارچ گذشتہ ہر استول برگ نے پرنس بسمارک کے درعوض عمومی نیابت لی ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

شہادت ۱۳۱۲ھ
جلد ۷
۹۵

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صلعت دیر سر مہر محمدؐ

منشور محمدی

۹۵

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت بہ انجیل بہ افتاد ز تجیل

توقیع خطا یات منشور محمدؐ
چون گرشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ چار روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو وہ سال پیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت وخواند و تحریر مضامین ردو تصانیف وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع واخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر علی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا نکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — للہ المنۃ کہ ختم المرسلین پیدا ہوے — مژدہ ای دل رحمۃ للعالمین پیدا ہوے

نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — دو جہان روشن و فروغ حسن جسکی ہی — بارک اللہ کیا مبارک مہ حسین پیدا ہوے

نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور — سورہ یسین و طہ ہی ثنای احمدی — معنی قرآن اکبر بالیقین پیدا ہوے

ہی یہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم — لو بشارت خلدین ہی کی دائم مومنو — نص طیبتم فادخلوہا خالدین پیدا ہوے

اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل — برہ گیا ہفت آسمان کا اوج ہی ہمدوش ماہ — متکی کرسی عرش بریں پیدا ہوے

اسکے انوار سے ہیں ہی معجب — شمس گمراہ گشت کے گرہنے کو کب — زہد و تقوی ملت و دین کو ملا پور شرف — احمد مرسل امام متقین پیدا ہوے

شمس تابان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کو کبہ دہ کرے بی نور — کھل گئی اسرار عرفان حقیقت جزو و کل — مظہر کل انبیا کے جانشین پیدا ہوے

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں ہے ہی نور افشان — پیشوای جن و انسان ہمنای دو جہان — خسرو کون و مکان سلطان دین پیدا ہوے

اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں لیک عیسائی — عالم علم لدنی مورد فیض ازل — شرح علم الاولین والآخرین پیدا ہوے

مصدر فیض خلقہ مظہر انوار حق
فخر عالم مہبط روح الامین پیدا ہوے

ہوگئے منسوخ اگلے دین وملت سر بسر
دین حق کی ایسے برہان متین پیدا ہوے

کر رہی تھیں وجد حوریں شوق سے فردوس میں
تاجدار کشور خلد بریں پیدا ہوے

ہوگیا مختوم فرمان رسالت یکقلم
خوشنما مہر نبوت کے نگین پیدا ہوے

معنی والشمس چہرہ سے ہویدا ہوگئی
وہ حسین مجتبیٰ مہر مبین پیدا ہوے

اوٹی جنت پھر گئی مومنوں کے پاؤں پر
وہ حبیب حق شفیع المذنبین پیدا ہوے

قد سیونبین غل اوتھا بیم بہ بالا فلک
لو مبارک جد حسین حسین پیدا ہوے

اختر اقبال چمکا اس دین کا عرش پر
رحمت عالم امیر المومنین پیدا ہوے

بند رحمت کے ہوئے دروازے رحمت کھل گئے
مورد تحسین و اعجاز آفرین پیدا ہوے

شوق ہمکو ہوگیا ثابت کمال علم و خلق
عین شرح آیۃ الکاظمین پیدا ہوے

عمدۃ المرام فی بیان معراج سید الانام یعنے پیغمبر اسلام

واضح ہو کہ اندنون مین پادری ٹھومکیل نولس صاحب ایم اے مقیم کانہ پور نے مطبع سفیر ہند وستان امرتسر ملک پنجاب مین زیر نگرانی پادری رجب علی صاحب مالک مطبع مذکور ایک رسالہ الموسوم بہ رسالہ معراج طبع کرایا ہی چنانچہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۶ جولائی ۱۸۷۶ع مین مالک مطبع کے طرف سے ایک اشتہار مشعر باتمام طباعت رسالہ مذکور دیا جاچکا ہی اشتہار مین مشتہر نے تحریر کیا ہی کہ یہہ رسالہ معتبر علمای محمدیہ کے شہادتون اور اسانید سے لکھا گیا ہی چونکہ اشتہار مذکور سے جو فی نفسہ خلاف واقعہ ہی عام مسلمانون کو ایک دھوکہ اور غلطی مین پھرنا متصور ہے اس لحاظ سے رسالہ مذکور کے نسبت جانچ کئے جاتے ہی کہ آیا مولف رسالہ نے مطابق اشتہار کے تالیف کی ہی یا اوسکے مخالف اور اس جانچ سے مشتہر کی صداقت بیانی بھی طشت از بام ہوجاے نام اہل اسلام متفق ہین کہ ہر ایک تصنیف کا اعتبار اوسکے مصنف کے اعتماد پر ہی یعنے اگر مصنف ایک تصنیف کا معتمد ہی تو اوسکے وہ تصنیف بھی بشرطیکہ اوسیکی ہو معتمد ہی اور اگر مصنف غیر معتمد ہی تو اوسکی تصنیف بھی معتبر نہین ہوسکتی۔ **اقول** ہان اہل اسلام اس امر مین متفق ہین کہ ہر ایک تصنیف کا اعتبار اوسکے مصنف کے اعتماد پر ہی لاکن اہل اسلام کا اس امر مین اصلاً اتفاق نہین کہ متکلمین کے تحریرات جو امور دینیات سے بالکل ناواقف ہین امور دینی مین لایق تمسک سمجھی جائین کیونکہ جس حالت مین حکماء کو دینیات سے چندان مہارت ہی نہین تو پھر انکے تحریرات کو دینی معاملات مین کیونکر معتبر خیال کیا جاوے **قولہ** اہل اسلام کو اسبات سے بھی انکار نہین کہ اونکے متکلمین مین سے حکماء اسلام بڑے محقق اور مستند ہین **اقول** حکمای اسلام کا علوم حکمیہ مین محقق اور مستند ہونا اسبات پر دلیل نہین ہوسکتی کہ وہ امور دینیات مین بھی مستند اور محقق ہین۔ **قولہ** لہذا ہم پیغمبر اسلام کے معراج کے بیان مین حکمای اسلام کے رائین اور اونکے تاویلات تحریر کرتے ہین **اقول** پیغمبر اسلام کے معراج کے بیان مین حکما اسلام کے رائین کچھ کارگر نہین ہوسکتین کیونکہ حکماء اسلام کوی رکن اسلام نہین تھے اور نہ کوی امام دینی اور علما مذہبی مین شمار کئے گئے ہین پھر اونکے رائین معراج کے بارہ مین کیونکر تسلیم کئے جاسکتے ہین خاصتاً پھر تاویلات

اگر مولف رسالہ دینیات اسلام سے کچھ بھی واقفیت رکھتا تو
ہرگز حکماء اسلام کے معراج کے بارہ مین بیان نہ کرتا
کس لئے کہ مذہب اسلام مین مقرر ہوچکا ہی کہ مسایل دینی مین تاویلات
رقیقہ نہین کئے جاسکتین اور اولین کو برای تہدید کئے گئی ہے
جبکہ مذہب اسلام مین کسی کی تاویل تسلیم نہین کئے جاسکتی
تو پھر کیا وجہ ہی کہ حکماء اسلام کے تاویلات کو مانا جاوے
قولہ علماء اسلام کہتے ہین کہ معراج کے مقدمہ مین حکماء اسلام
کے طرح طرح کے رائین ہین مگر بہترین تاویلات رئیس الحکما
بوعلی سینا کے ہین **اقول** علماء اسلام مین سے کسی عالم
کا یہہ عقیدہ نہین ہی کہ بوعلی سینا کے تاویلات مرحلہ معراج
مین لایق تمسک ہین جبکہ مذہب اسلام مین تاویل کا
کرنا ہی ممنوع ہی تو پھر کسطرح پر تاویلات بوعلی پر یقین کیا
جاوے بوعلی سینا اگرچہ رئیس الحکما ہی لاکن رئیس
علماء دینی نہین ہوسکتا کسواسطے کہ بوعلی سے امور دینی
مین کوی مستند کتاب نہین دیکہی جاتی اور دوسرے
علماء نے شخص مذکور سے امور دینی مین کوی روایت
نہین کری اور نہ کسی نے بوعلی کو ارکان اسلامیہ مین
شمار کیا بلکہ بعض علماء محمدیہ نے بوعلی کو کفر سے نسبت
دی ہی چنانچہ یہہ بات یعنے افتاء تکفیر بوعلی کتب اسلامیہ
مین مشرح ہی اب مولف صاحب ہی فرماوین کہ ایک ایسے
شخص کے تاویلات جو علمای دینی مین شمار نہین کیا گیا
اور جسپر مفتیون نے کفر کا فتوی دیا دین کے بارہ مین
لایق تسلیم ہوسکتے ہین اگر ایسے اشخاص کے تاویلات
پر یقین کیا جاسکتا ہی تو پھر کانٹ مسیحی مانند جان کلارک اوبرکین
وغیرہ کے جنہون نے مذہب مسیحی کے بارہ مین وہ وہ تاویلات
کئے ہین کہ جن سے مسیحی دین قریب بہ تاصل ہونیکے پہونچ گیا ہی
ماننی پڑیگی لاکن حضرات پادراون تاویلات کو معاملات
دینیہ مین لایق سند نہین سمجھتے پس جیسا کہ حکمای مسیحی کے تاویلات
مردود ہین ویسے ہی تاویلات حکمای اسلامی متروک سمجھنے
چاہیئے اگر حکماء اسلامی کے تاویلات سے اہل اسلام ملزم
بن سکتے ہین ایسا ہی حضرات مسیحی المذہب افسوس ہی کہ پادری
صموئیل نولس صاحب نے عجلت کو کارفرما کر بے سوچے اور سمجھے
ایک رسالہ لکہہ مارا جو اہل اسلام کو ملزم نہین بنا سکتا ہان
یہہ ہوگیا کہ پادری صاحب کا نام مشنری مصنفین مین لکھا
گیا اس سارے رسالہ مین پادری صاحب نے صرف پیغمبر اسلام
اور فیلسوف اسلام یعنے بوعلی سینا کے اقوال نقل کئے
ہین اور بعض بعض موقعہ پر اون اقوال منقولہ کے اوپر اپنے
جانب سے حواشی لگائے ہین چونکہ بوعلی سینا کے تاویلات
کے اوپر اہل اسلام کو بالکل یقین نہین اس لحاظ سے تاویلات
بوعلی پر کچھ نہین لکھا جاتا صرف حواشی پادری صاحب پر
نظر کئے جاتی ہی کہ جو اونکے اپنے خیالات ہین **حاشیہ**
نمبر اول اہل اسلام عام اس سے کہ حکماء اسلام ہون
یا علماء اسلام شروع ہی سے روح پاک کے مقدمہ مین
غلطی کرتے آئین **اقول** علماء اسلام نے روح کے مقدمہ
مین کبھی غلطی نہین کہائے بلکہ مسیحی مذہب والون نے روح کے
مقدمہ مین ایسی غلطی کئے ہین کہ محتاج بہ بیان نہین علماء اسلام

کا عقیدہ ہی کہ ارواح انسانی مخلوق ہین لیکن ان ارواح کے
عصمت اونکے افعال پر متصور ہے علماء مسیحی کہتے ہین کہ ارواح انسانی
مخلوق ہین الا غیر معصوم پس یہہ مسیحون کی پہلی غلطی ہے
دوسری یہہ کہ عیسائی لوگ عقیدہ رکھتے ہین کہ خالق یعنے خدا
مسیح مین جو انسان تھا حال ہوا جو روح پاک تھی پس یہہ دوسری
غلطی ہے پھر عیسائیون کا عقیدہ ہی کہ روح القدس انسانون
کو روحانی اور جسمانی طور پر پاک کرتی ہی پس یہہ تیسری
غلطی ہے کیونکہ تداخل روحین فی جسم الواحد محال ہے
قولہ متعلق بحاشیہ اول پیغمبر اسلام جس روح پاک کا
دعوی کرتے ہین اونکو باوجود فرصت اور مہلت کے کبھی نہین
ملے چنانچہ اونکے زندگی اور واقعات اور تعلیم سے ظاہر ہی
اقول اوپر کے قول مین پادری صاحب نے ثمرات روح
مقدس نو بیان کئے ہین پس وہ ثمرات کہ جن پر پادری صاحب
حصول روح اقدس منحصر رکھتے ہین ہماری حضرات کے ذات
ستودہ صفات مین بہمہ وجوہ موجود تھے چنانچہ اونکے
عام تعلیمات اس امر پر بڑے زور و شور سے گواہی دے
رہے ہین چنانچہ مخالفین بھی مان چکے ہین دیکھو سیل صاحب
کا مقدمہ قرآن مجید پر پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہ حیثیت اونکے عام تعلیمات اور باقرار مخالفین روح
پاک حاصل تھی **حاشیہ نمبر ۱۶** اگر زمانہ حال
کے اہل اسلام اس کلمہ کی حقیقت تک محض تعصب کی راہ سے
نہ پہونچین تو اونکو اختیار ہی مگر واضح رہے کہ اس سے
انکار کرنا دیدہ و دانستہ ہی قرآن مجید مین کلمہ کی نسبت
لکھا ہی کہ انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ
وکلمتہ القیھا الی مریم و روح منہ۔
اقول پادری صاحب کو کلمہ اور روح کے لفظون نے ایک
وسوسہ مین ڈالدیا پادری صاحب موصوف روح اور
کلمہ کے لفظون سے مسیح کی الوہیت استنباط کرتے ہین حالانکہ
یہہ دو طریق سے مردود ہی اول یہہ کہ کلمہ اور روح بمعنی
حکم اور امر کے ہی نہ کہ بہ معنی الوہیت جیسا کہ ایک دوسرے
جگہ پر قرآن مجید مین واقعہ ہوا ہی کہ قل الروح من
امر ربی اور لغوی معنے بھی یہی ہین دوسری یہہ کہ اس
آیت کا پہلا جملہ مسیح کی ابنیت اور رسالت کو جتلاتا ہے
یعنے یہہ کہ المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ **حاشیہ**
نمبر ۱ یہہ بات مشہور ہو رہی ہے (یعنے وحدانیت)
اور اسکی شہرت کے درجہ اہل اسلام کا دعوی مگر اہل
اسلام کے مقبولہ وحدانیت اور حقیقی وحدانیت مین
جس سے یہودی اور عیسائی انکار نہین کر سکتے بہت کچھ
فرق ہے۔ **اقول** مقبولہ وحدانیت اہل اسلام وہی
حقیقی وحدانیت ہی جس سے یہودی انکار نہین کر سکتے
لیکن عیسائی منکر ہین جن معنون پر پادری صاحب حقیقی
وحدانیت کو استعمال کرتے ہین اوسمین اہل اسلام
اور یہودی شامل نہین ہو سکتے پادری صاحب کا یہودیون
کا اپنے ساتھ شامل کرنا ایک دھوکہ دینا ہی پادری صاحب
حقیقی وحدانیت صرف قبال تثلیث کو ہی سمجھتے ہین
جو فی لغہ متروک ہے **قولہ** تثلیث کے نام سے اہل اسلام

بہت گھبراتے ہین لیکن حقیقت مین وہ وحشت انگیز تعلیم نہین وہ عین خدا کے پاک کلام کے مطابق ہی کیونکہ ہم جہان کہین پاک تثلیث کے مسئلہ کو اقنوم اول وثانی وثالث وغیرہ بیان کرتے ہین اوسکو عالم اور فاضل اور اہل اسلام تکرار اور محبت کے بغیر تسلیم کرلیتے ہین **اقول** اہل اسلام کا تثلیث کے مسئلہ سے گھبرانا اونکے ایمانداری کا نشان ہی یہہ گھبراہٹ ہر ایک معقول پسند آدمی کے ساتھ لاحق ہی لاکن اہل اسلام اپنے صداقت کے باعث اس اخبث اور ارزل مسئلہ سے بہت کشیدہ خاطر ہوتے ہین اور یہہ جو پادری صاحب فرماتے ہین کہ مسئلہ تثلیث کلام الہی کے مطابق ہی یہہ اونکی بہت وہرمی ہے مگر کوی سند رکھتے ہین تو پیش کرین پادری صاحب کا یہہ قول کہ علما اور فضلاء اہل اسلام بحالت بیان کرنے اقنوم وغیرہ کے مسئلہ تثلیث کو مان لیتے ہین - یہہ محض بہتان بندی ہی کوی عالم اور فاضل خواہ پادری لوگ تثلیث کے بارہ مین کیسی ہی توجیہات پیش کرین مسئلہ تثلیث کا مقرر نہین ہوگا **قولہ** تو بھی ہم لوگ اللہ تعالی کے سچے وحدانیت کو پاک تثلیث سے الگ نہین کرسکتے کیونکر الگ کرین کیا واجب الوجود خدا علم اور ارادہ کے بغیر ہوسکتا ہی اگر ہوسکتا ہی تو وحدانیت بھی تثلیث کے بغیر ہوسکتی ہی اور اگر واجب الوجود کے پاک ذات جسکو ابدالاباد ستایش ہو علم اور ارادہ کے بغیر غیر مکمل اور ہوہی نہین سکتی تو سچی اور حقیقی وحدانیت بھی تثلیث اقدس کے بغیر نہین ہوسکتی **اقول** پادری صاحب نے علم اور ارادہ کو ایک محسوس اور مشخص شی سمجھ لیا ہی حالانکہ یہہ صریح غلط ہی کیواسطے کہ علم اور ارادہ دو صفتین ہین منجملہ الہی صفتون کے ان دونون مین سے کوی صفت محسوس نہین لیکن تثلیثی اقنوم محسوس ہین پس علم اور ارادہ کے ساتھ تثلیثی اقنوم کو نسبت دینا صریح مخالف عقل اور نقل ہے

حاشیہ نمبر ۱۹ - اب انصاف پسند اور حق جوی ناظرین کو معراج کے اصلی حقیقت خود اونہین کے ایک نہایت مستند و مشہور اسلام کے فیلسوف کی راے سے معلوم ہوی ہوگی **اقول** یہہ مستند وہی بوعلی سینا ہی جسکے نسبت مختصرا اوپر ذکر ہوچکا -

جو اشی متعلقہ اقوال آنحضرت ختم اور رسالہ بھی ختم ہوا - اب اوس ریویو پر جو رحمت مسیح نے رسالہ مذکور پر لکھا ہی کچھ لکھا جاتا ہی **قولہ** یہہ رسالہ ایک نئی طرز پر تالیف کیا گیا ہی کہ اسکے ہم پلہ دوسرا رسالہ ملنا مشکل ہی اگر نا ممکن بھی کہا جاے تو زیادہ گوئی نہین **اقول** اگر ریویو لکھنا ہو تو اوسی طرح عیسائی سے لکھنا چاہیے کہ جو تعصب کی عینک آنکھون پر رکھکر قلم چلاتے ہین اس رسالہ کا ہم پلہ پیدا ہونا بیشک مشکل ہے اسبات مین نہین کہ یہہ رسالہ اپنے معنا مین مین اچھا ہی بلکہ اسمین کہ ایسے بڑے اور مذموم کوی بھی تالیف نہین ہوی کیا وجہ کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مسلمات سے قایل کیا جاتا ہی لیکن مولف رسالہ غیر مسلمات سے قایل کرتے ہین پس اس رسالہ مین یہی ایک بڑی صنعت اور نئی طرز ہی جو دوسرے رسالجات مین نہین پاے جاتے **قولہ** اسمین کچھ شبہ نہین ہوسکتا کہ پیغمبر اسلام کے معراج کے معاملہ مین جو خیالات ہمارے معزز برادران اہل اسلام مین منتشر اور مواثر ہورہے

ہین وہ ایسی غلطی کاری پر مبنی ہین کہ جسسے عام لوگون نے بلکہ خاص لوگون ہین بھی بخاطر الہی معرفت برگشتہ پیدا کرتے ہین **اقول** موہنہ سے ایکبات کو برا کہدینا اور بات ہی اور ثابت کرنا اور بات ہتہری کہ رحمت مسیح صاحب مسئلہ معراج کے برے نتایج ظاہر کرین پھر اونکے بابت ہم سے سنین کہ فی الاصل کیا بات ہی **قولہ** الحق مذہب اسلام کے عمیق اور گہیرے خیالات مین سے معراج کا خیال بھی ہی جو مترجم صاحب کی جانفشانی کے بدولت ایک توہم ثابت ہوا **اقول** مسایل دین محمدی ایسے آسان اور عام فہم ہین کہ ایک جہوتا سا بچہ بھی سمجہ سکتا ہی لیکن مسایل پولیسی ایسے گہیرے اور عمیق ہین کہ حکما اور فضلا کے سمجہ مین بھی نہین آتے اونکے یہہ گہرائی اور تعمیق دال ہے اسبات پر کہ وہ مسایل موضوع مسایل ہین - دیکہو کہ مسئلہ تثلیث جسپر عیسائی مذہب کا مدار ہی ایسا عمیق مسئلہ ہی کہ کل روے زمین کے عیسائی عام اس سے جاہل ہون یا عالم اور سکے سمجہنے سے عاری ہین رحمت مسیح صاحب کا یہہ لکہنا کہ مترجم صاحب کی جانفشانی کے بدولت مسئلہ معراج ایک توہم ثابت ہوا یہہ خوش فہمی مین داخل ہے کیا اونہین حواشی سے جو اوپر گذر چکے یا اونہین تاویلات سے جو بوعلی سے منسوب ہین اگر انہین تاویلات سے مسئلہ معراج کو ایک توہم خیال کر لیا جاے تو معلوم نہین کہ مسئلہ تثلیث اور کفارہ کا کیا حال ہوگا - اوپر کے تمام بیانات سے رسالہ معراج مصنفہ **پادری ضموئیل نولس صاحب** کی پوری پوری حقیقت اور صداقت معلوم ہو چکی ہے کہ پادری صاحب موصوف نے کس قسم اور طریق سے رسالہ مذکور کو لکہا لیکن تعجب ہی کہ پادری **رجب علی صاحب** نے مین نہین جانتا کہ کس وجہ سے ایک ایسا اشتہار دیا کہ جو صریح خلاف واقعہ ہی اس سے پادری رجب علی صاحب کی صداقت بیانی اور راست گوی معلوم ہوتی ہی افسوس کہ پادری صاحب ممدوح نے محض بغرض فروخت ہونے رسالجات مذکور کے ایک جہوتا اشتہار دیا کہ از حد خلاف واقعہ نکلا پادری صاحب موصوف کو واضح ہو کہ اہل اسلام ان جہوٹے اشتہارات کے مشتہر کرنے سے کبھی دب نہین سکتے اور نہ ملزمین کے الزامات سے ملزم بن سکتے ہین مگر پادری صاحب کے ایسے جہوٹے اشتہار دینے سے عزت اور وقر مین فرق آتا ہی کسلئے کہ چشم بد دور پادری صاحب آج کل ایک قوم کے امام سے ملقب ہین امام کو بہ حیثیت امام ہونے کے لازم نہین کہ اپنے زبان سے کم زور کلمات نکالے ہان اگر پادری صاحب کو کچہ دعوی ہی تو وہ ظاہر طور پر اس دعوی کی نسبت بحث اور گفتگو کر سکتے ہین اس صورت مین اونکے توقیر اور عزت مین بھی کوی فرق نہین آسکتا لیکن بصورت بالا مین عام انظار مین اونکے عزت کو بہت سے صدمات اور چشم زخم پہونچ سکتے ہین کیا اچھا ہو کہ پادری صاحب موصوف سچے دل سے مذہبی تحقیقات فرما دین - اللہم آمین

الراقم الاثم
عفی عنہ
مرزا سلطان احمد

مظہر لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ

بعد سلام علیک کے التماس یہہ ہی کہ اس مضمون کو مہربانی فرماکر درج منشور محمدی فرماے کہ قبل تاریخ ۱۹- اپریل ۱۳۲۹ھ پادری اسکاٹ صاحب بریلی سے بڑے دھوم دھام سے جابجا کوچہ و گلی بدایون مین اشتہار لگایا کہ تاریخ ۱۹- اپریل ۱۳۲۹ھ بمشن اسکول بدایون تثلیث و ۲۰/ الوہیت مسیح ۲۱/ کو تحریف مین لکچر ہوگا اور اس دعوی سے کہ اہل اسلام ہر سہ مسئلہ مین بہت گفتگو کیا کرتے ہین مگر پادری صاحب بخوبی سمجھا دینگے چنانچہ ۱۹- اپریل ۱۳۲۹ھ کو لکچر اثبات تثلیث بیان کیا اور اوسوقت اوس جلسہ مین اکثر عیسائی اور کسی قدر ہندو اور پانچ سات لڑکے مسلمانون کے موجود تھے پادری صاحب نے خوب شد و مد کے ساتھ داد لکچر ادا کی اور ماسوا اسکے خلاف عادت کے بار یہہ بھی فرمایا کہ جسکو کوی اعتراض کرنا ہو شوق سے بیان کرے ہم جواب دینگے مگر اس روز پادری صاحب کی خوش نصیبی سے کوی اہل اسلام سے موجود نہ تھا دوسرے روز بتاریخ ۲۰- اپریل ۱۳۲۹ھ لکچر الوہیت مسیح مین بیان کیا اس جلسہ مین اکثر مسلمان پادری صاحب کے دلیرانہ گفتگو سنکر حاضر جلسہ ہوے منجملہ اونکے جناب مولوی سدید الدین صاحب وکیل منصفی بدایون اور یہہ احقر واسطے گفتگو کی اور باقی مسلمان صرف تقریر جانبین سننے کو گئے تھے اور طرف ثانی پادری پادری اسکاٹ صاحب لکچر کنندہ و پادری ہاسکنس صاحب و پادری محبوب خان صاحب کہ ہر دو مذہب سے بہرہ ور ہین اور اکثر پرانے پرانے عیسائی قریب پچاس ساٹھ کے موجود تھے پادری موصوف نے لکچر شروع کیا چنانچہ خلاصہ لکچر یہہ ہی- کہ خداوند مسیح مین الوہیت ہی اور وہ ایسا خدا ہی جو دنیا مین آیا مجسم طور پر اور ہمارے پاس اسکے عقلی اور نقلی دونو دلیلین ہین اور خدا کی روح اور ہماری روح ایک ذات ہی اور جب خدا نے دیکہا کہ دنیا کا کام کسی پیغمبر سے نہین نکلتا تو خداے تعالی خود دنیا مین مجسم ہوکر صرف واسطے تعلیم انسان کے آیا دنیا کو اچھا بنادے اس لئے خدا اوتار ہوا اور جسم مین ظاہر ہوا اور یہہ دعوی پرانا ہی کہ خداوند مسیح مین الوہیت ہی کوی نئی بات نہین ہی کہ اور ہمیشہ سے سب کا دعوی ہی کہ عیسی خدا ہی اور یہہ ہمکو حواریون سے پہونچا اور اونکا کلام نہایت مضبوط ہی- بعد اختتام لکچر پادری صاحب جناب مولوی سدید الدین صاحب ممدوح نے فرمایا کہ جب خدا نے حلول کیا تو حدوث اور خدا کا خیر ہونا لازم آتا ہی اور ماسوا اسکے دلایل عقلی و نقلی سے الوہیت مسیح کو رد کرکے فرمایا کہ یہہ سب باتین خدا کی تحریف کے مخالف ہین پادری صاحب لاچار ہوکر اقرار کیا کہ ہم بھی خدا کو واحد جانتے ہین مگر مسلمانون نے ہمارے بیان سے لیا ہے بعد اختتام تقریر مولوی صاحب ممدوح اس عاجز نے اہل جلسہ کی جانب مخاطب ہوکر عرض کیا جو خدا بہمہ صفت موصوف نہ ہو وہ خدائی کے لایق نہین چنانچہ عالم الغیب ہونا منجملہ صفات اللہ ہی مگر انجیل سے عیسیٰ کا عالم

ہونا ثابت نہین ہوتا دیکھو مرقس کا ۱ باب ۱۲ و ۱۳ - آیہ
صبح کو جب وہ بیت عنیا سے باہر آئے اسکو بھوک لگی -
بھلا بھوک سے اور خدا سے کیا نسبت یہہ صفت حیوانی ہی
۱۳ - اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکھ
کے وہ گیا کہ شاید اوسمین کچھ پاوے جب وہ اوس پاس
آیا تو پتون کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا
اگر صفت عالم الغیبی ہوتی تو درخت کے پاس آنے کی کیا
حاجت تھی وہین سے معلوم ہوجاتا کہ اس درخت مین
انجیر ہین یا نہین علاوہ برین جس خدا کو عرصہ پچاس یا
سو قدم کے فاصلہ سے احوال کا حقہ نہ معلوم ہو تو وہ
خدا تمام جہان کا احوال فاصلہ دور دراز سے کیونکر دریافت
کر سکتا ہوگا طرفہ تر یہہ کہ انجیر کا موسم نہ تھا اس لفظ
نے بالکل صفت عالم الغیبی کو ڈبو دیا کیونکہ بے موسم
پھل کا ڈھونڈھنا کمال نادانی کی بات ہی دوسری صفت
خدا غیر معتبر ہی دیکھو ملاکے ۳ باب ۶ اور کتاب دین
حق کی تحقیق صفحہ ۵ اور پادری صاحب دونو کتب مذکورہ
رد کرکے فرماتے ہین کہ خدا جسم مین ظاہر ہوا اور اوتار
ہوا - مسیح جسم کے سبب سے تغیرات رکھتے تھے پہلے
جنین رہے پھر پیدا ہوے پھر جوان ہوے پھر صلیب
پر چڑھے پھر قبر مین رہے پھر ہاویہ مین سزا پاے
پھر آسمان پر صعود کر گئے خدا کی ذات مین اسقدر
تغیرات اور وہ خدا پھر خدای کے لایق ہو اور اوتار
ہونا بھی صفت مذکورہ باطل ہے علاوہ برین دیکھو کتاب

تین بات کا برن صفحہ ۲ وہ ایک ہو کے انیک نہین ہوتا سرشٹ
کرتا ہو کے سرشٹ نہین بنتا اب اوسکے اوپر کیا آفت آئی
تھی کہ مریم کے پاک رحم مین آکر سرشٹ بنا اگر خدا کا اوتار
ہونا بالفرض محال مان بھی لیا جاوے تو پادری صاحب کو
لازم ہی کہ رام چندر و کرشن وغیرہ کو بھی اوتار سمجھین کیونکہ
جس خدا کے اوتار ہونے کی عادت ہوگئی تو دو چار بار یا
زیادہ اوتار ہونا کیا مشکل ہے اب صفت قدوسیت
کو ملاحظہ فرمائیے کہ حالت جنین مین کیا خدا پاک و نفیس مقرر
ہوی تھی سبحان اللہ قدوسی اسی کا نام ہی اور دیکھو
ایوب کا ۱۵ - ۴ اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہی کیونکر
پاک ٹھہرے - سنو صاحبو پادری صاحب تاریخ ۱۹
کی دلیری دیکھہ کر یہہ حوالجات پادری صاحب کے کتابون سے
کہے گئے اب پادری صاحب کو اختیار ہی کہ اپنے قول کے
تصدیق کرین یا اپنے کتابون کو سچا سمجھین مین بری الذمہ
ہون قولہ خدا کے روح اور ہمارے روح ایک ذات ہی
پادری صاحب کے اس کلام سے خالق اور مخلوق مین فرق
نہ ہا قرینہ سے معلوم ہوتا ہی کہ پادری صاحب بھی نعوذ باللہ
دعوی الوہیت کا ہی شاید یوحنا کا ۱۰ - ۳۱ - ۳۵
و زبور ۸۲ - ۶ ملاحظہ کیا ہوگا کہ تم سب خدا ہو - ہر ایک
فقرہ پر اہل مجلس خندہ زن ہوتے تھے اور حضرات پادری
پر بھی سکتہ کا سا عالم ہوگیا تھا قول سب کلیسا کا دعوی ہی
کہ مسیح خدا ہی - یہہ بھی قول پادری صاحب کا غلط ہی یونی
ثرین اب تک مسیح کو بندہ سمجھتے ہین علاوہ اسکے دیکھو

تعلیم الایمان صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ مطبوعہ لودہیانہ ۱۸۶۶ء - قولہ یہہ تمکو حواریون سے پہونچا اور حواریون کا کلام نہایت مضبوط ہی مین برے تعجب مین ہون کہ پادری صاحب برابر ایک بات خلاف واقع بیان کرتے ہین کیونکہ پادری صاحب کے قول سے قول مسیح معتبر ہی کہ حواری کم اعتقاد تھے جیسا کہ متی ۱۴-۲۹ سے ظاہر ہی اور وہ لوگ نہایت کم عقل تھے کہ مسیح کی بات کو سمجھتے نہ تھے اور نہ مسیح کو پہچانتے تھے جیسا کہ یوحنا ۱۴ باب سے ثابت ہوتا ہی اور دیکھو تحقیقات الواقعات الانجیل صفحہ ۹ حاشیہ فقط اب، پادری صاحب براہ مہربانی ان اعتراضون کا جواب دیدین پس پادری صاحب نے جلسہ برخاست کیا اور فرمایا کہ بتاریخ ۲۱ کو جواب اعتراضات مولوی صاحب ممدوح اور اس احقر کا دیا جائیگا چنانچہ بتاریخ مذکورہ پادری صاحب نے لکچر تحریف مین شروع کردیا اور جواب اعتراضات موعودہ کو بالکل صفحہ کرگئے بعد اختتام لکچر مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ہم اقرار کرتے ہین اور کاغذ استامپ پر لکھے دیتے ہین کہ پھر کبھی تحریف مین گفتگو نہین کرینگے مگر اس اعتراض کا جواب دیدیجئے وہو ہذا الانجیل متی باب ۲ ورس ۲۳ کہ وہ جو ناصرت مین رہتا تھا پورا ہوا کہ وہ ناصری کہلائیگا اسکا حوالہ پادری صاحب مہربانی کرکے تمام بیبل سے نکال دیوین جو کہ پادری صاحب ازبسکہ تیز فہم ہین تیز فہمی کو کام فرماکر جواب گھڑلیا کہ عنقریب تفسیر چھاپی جائیگی اسکا جواب اوسمین لکھدینگے اس تقریر پر دو روز نے پادری صاحب کی چالاکی و دین عیسوی کی کمزوری

ہر ایک اس جلسہ پر بخوبی روشن ہوگئے فقط راقم عبدالمجید

دواے مرض ہیضہ وغیرہ

جناب مولوی حکیم طبیب حاذق محمد علیم الدین چشتی کلاں نصر اللہ خان صاحب بہادر خورجوی سابق تعلقدار معزز درجہ اول ممالک سرکار حیدرآباد دکن حال پنشن سردار سرکار موصوف نے دو نسخے حبوب دفع مرض وباے ہیضہ نہایت مجرب اپنے معہ ترکیب ساخت حبوب و استعمال مریض کے عبارت فارسی مین ہر نفع و صحت خلایق بمراد درج اخبار مرحمت فرماے - لہذا ترکیب بنانے حبوب و استعمال کے واسطے عوام کے زبان اردو مین واردو یہ مع اوزان مندرجہ ہر دو نسخہ بلفظہ درج اخبار ہین - وہو ہذا

جس کسی کو قی تلخ اور زرد رنگ کے آوین اوسکو یہہ دوا دینا چاہیئے نمک لاہوری ۹ ماشہ - دارچینی ۴ ماشہ انار ترش ۲ تولہ گرد سماق ایک تولہ پیپل ایک ماشہ مرچ سیاہ ۶ ماشہ ان سبکو جدا جدا کوٹ کر چھان لیوے اور تول لیوے پھر زرشک بیدانہ چار عدد لیوے کہ عرق مین گھس لیوے پھر ۲ تولہ ان دوایون کو ملا دیوے جب عرق جذب ہوجاوے گولیان برابر نخود کے بنا لیوے - جوان آدمی کو ۱۱ گولیان دیکر پانی سرد پلا دے اگر قے و دست بعد اسکے آوے پھر اسی طرح پر گولیان مع پانی کی دیوے اگر پیاس لگے تو تیسری بار پھر بھی گولیان مع پانی کی دیوے اوسوقت مریض سوجاویگا انشاء اللہ تعالی مرض دفع ہوجاویگا اور بچے کے واسطے ایک گولی کافی ہی یا جسقدر اپنے کا عمر مین

زیادہ ہو اوسیقدر گولیون کی مقدار زیادہ کرنا چاہئے اور اگر قے تلخ نہ آوے اور تشنگی نہو تو یہ نسخہ دینا چاہئے پیارا گا دوسرخ - لونگ ۳ دانہ سیاہ مرچ ۲۱ دانہ انکو جوکوب کرکے اور رند حنر بوزہ بھیگے کے ۶ تولہ گلاب ملا کر نیمگرم کرکے ایک ایک گھونٹ بعد ایک ایک دم کے پلاوے اگر بار اول یا بار دوم مین قے آوے تو کچھ مضایقہ نہین ہے - بار سوم مین جب سوجاوے تب اسکو نہ جگاوے یہان تک کہ وہ خود بیدار ہووے بعد بیداری کے انشاء اللہ تعالی دفع ہوجاویگا - اور جبتک گرسنگی صادق نہو کچھ نہ کھلاوے اور بروقت گرسنگی صادق کے تھوڑی یخنی رقیق پلاوے فقط

داستان کانگرس

چار دین جولائی تک کانگرس کے باقی جلسے ہوے ۲۹ دین جون کو اسکا اختتام جلسہ ہوا اور باسینہ وہرزی گووینہ کو آسٹریہ کے تحویل کرنے کے باب مین بحث شروع ہوی اور سرکار انگریزی کے سفیرون نے یہہ بیان کیا کہ صوبجات مذکور آسٹریہ کے سپرد کیا جانا لازم اور قرین مصلحت ہے کیونکہ اس کام کے بدولت تمام یوروپ کی صلح وامان کا قیام متصور ہے صوبجات مذکور کو اٹالیان آسٹریہ اپنے قبض و تصرف مین کتنی مدت رکھنا ضرور ہے سو اس باب مین تجویز نہین ہوی لیکن انکے انتظام و بندوبست کے بارہ مین آسٹریہ کو کامل اختیار دی گئی اس مقدمے کے ضمنا فرانس کے وکیلون نے یہہ کہا کہ سروبہ مین بہت سے یہود بود و باش رکھتے ہین لیکر صربیون نے انھین بالکل دبا رکھا ہی اور وے بیچارے اپنے مذہبی امور کو بیروک وٹوک اور بہ آزادی تمام ادا نہین کرسکتے ہین اس لئے اس قوم کی بہبودی اور رفاہیت کا بندوبست کرنا اور اسکے حقوق تمدن وملکی اور مذہبی کا اعتراف کرنا ضرور ہے اس بابت کو کانگرس نے بالاتفاق قبول کیا -

۹ دین جلسہ مین وکلاے یونان حاضر ہوکر اپنی قوم کی بہبود و رفاہ کے باب مین جو کچھ بیان کرنا منظور تھا سو کیا بعد ازین باسینہ وہرزی گووینہ کے باب مین پھر بحث ہونے لگی ترک سفیرون نے اعتراض کیا اور اہل کانگرس کی تجویز متفق الیہ کو انکار کیا لہذا پرنس بسمارک نے سرزنش کے طور پر یہہ کہا کہ تمھاری ضد اور ہٹ دھرمی ایسی ہے کہ سلاطین یوروپ اسکے متحمل نہو سکینگے اور ان سے صبر و قرار ایک لخت دور ہوجائیگا اگر سرکار باب عالی ہماری راے اور تجویز کو قبول نکرین تو اٹالیان آسٹریہ کو ہم یہہ اجازت دینگے کہ معفوران باسینہ کو جو کہ آسٹریہ مین پناہ گزین ہوے ہین انکے مکانون کو واپس روانہ کرین اور اسکا نتیجہ سرکار باب عالی کے حق مین مفید نہوگا - اس لئے باب عالی کو یہہ لازم ہی اپنی طبیعت کو صلح اور راستی کے طرف راغب کرے اور اس بات کو یاد رکھے کہ اہل جلسہ کی سعی اور کوشش کے بدولت ایک زرخیز اور خوبصورت صوبہ اسکے قبض و تصرف مین قایم رہا ورنہ وہ باب عالی کے علاقے سے نکل جانے اندیشہ تھا -

کہتے ہین کہ دوسرے سفیرون نے بھی اسیطرح بیان کیا مذکور تقریر اور حجت کو سنکر ترکی سفیرون نے باب عالی سے استصواب

کیا اور باب عالی نے انمین یہہ ہدایت کی کہ چند شروط پر اہل جلسہ کی تجویز کو قبول کرین اگرچیکہ تمام شروط ہنوز معلوم نہین ہوے لیکن منجملہ انکے دو شرط یہہ ہین کہ صوبجات مذکور کو اہالیان آسٹریہ اپنے قبض و تصرف مین دو سال سے زاید مدت تک نرکھین اور وہان رکھا جاوے سو لشکر شاہ آسٹریہ انمین اپنے قبض و تصرف مین لانے آگے مقرر کیا جاوے کانگرس کے دسنوین جلسے مین بصربیہ کا مقدمہ درپیش ہوا اور وکلاے رئیس رومانیہ جلسے مین حاضر ہوکر جو کچھ بیان کرنا ضرور تھا سو کہنے بعد ازین اہل جلسہ نے یہہ تجویز کی کہ ۱۸۵۶ عیسویہ کے عہدنامہ پارس کے رو سے ملک بصربیہ کا وہ حصہ جو کہ روسیہ سے لیا گیا سو اسکو واپس دیا جاوے اور اسکے عوض مین ضلع دبرودشا رئیس رومانیہ کو بخش جاوے ماورا اسکے ملک رومانیہ کے گوشہ اگنی کے سرحد مین تھوڑی افزایش کرین یعنے قرب سلسترہ سے منگلیہ کی زمین کو معہ منگلیہ جو کہ ساحل بحرالاسود پر واقع ہے سرحد مذکور مین ملاوین - اس بندوبست کے بدولت علاقہ روم کی زرخیز اور سرسبز زمین کا ایک حصہ رومانیہ کو ملیگا اور دانیوب کے دونون ساحل رئیس رومانیہ کے علاقے مین آوینگے - اگرچیکہ اہل جلسہ نے یہہ بندوبست کیا لیکن اہل رومانیہ اس سے ناراض ہین - چنانچہ کوالیفامد بکارسٹ سے یہہ واضح ہوا کہ رومانل نامی سرکار رومانیہ کے ایک اخبار نامے مین یہہ تحریر کیا گیا ہے کہ جو فیصلہ بمقدمہ بصربیہ کانگرس مین کیا گیا سو صرف بیجا اور نامعقول ہے - اور ہم اسکو انیسوین عیسوی صدی کے گناہ کبیرہ مین شمار کرتے ہین ارباب کانگرس نے نہ فقط ہمارے ملک کے قطع و برید کیا اور اسکو آپس مین تقسیم کرلی بلکہ ہمارے حقوق تمدن پر ہاتھ ڈالا اور قوم یہود کو ہمارے ساتھ برابر کردیا کیونکہ انکے اور ہمارے حقوق مساوی ہوگئے اگرچیکہ کانگرس نے بہ لحاظ رفاہیت اور بہبود یہود کا کیا لیکن قوم مذکور کے حق مین کانگرس کا فیصلہ مفید نہوگا -

جلسہ مذکور مین مانٹی نگرو کا مقدمہ بھی فیصل پایا اور اسکو سرزمین بندر اینتیواری معہ لنگرگاہ میسر ہوی اور اسکے شمالی سرحد طرف گوشہ ایسان کی جانب زمین کا ایک بڑا حصہ اسمین شامل کیا گیا - اینتیواری کے لنگرگاہ پر سوا آسٹریہ کے اور کسی قوم کے جنگی جہازون کی رسائی نہوگی -

بندوبست بالا مذکور کے سوا اس روز رومانیہ اور مانٹی نگرو کے نام پر خودمختاری کی برات لکھی گئی -

گیارہوین جلسہ مین دانیوب مین جہازرانی کرنے کا مقدمہ درپیش ہوا اور زرپامالی جنگ کی بابت بھی اسی روز بحث مین آئی اگرچیکہ بابت اول کا فیصلہ خاطر ہوا لیکن زرپامالی کا مقدمہ بہت بھاری اور بحث ہونے کے سبب سے ایک مخصوص کمیشن اسکے انفصال کے واسطے مقرر ہونا اغلب ہے -

تار روٹر کا بیان ہے کہ کانگرس کے فیصلون کو قبول کرنے کے واسطے باب عالی سے کفالت لی جاویگی اور عہدنامے کا مسودہ ایک مخصوص کمیشن سے تیار کیا جائیگا - اور بدفعات جلسے مین پیش ہوگا - فقط

از عمدۃ الاخبار شاہی

تار برقیات

ویانہ ۲۰ جولائی - وہ جو خبر تھی کہ بوسینہ اور ہرزیگووینہ کو سرکار آسٹریہ کے تحویل و سپرد کرنے کی شرط پر سرکار مدنے علاقہ ترکی کے یوروپین اضلاع کی حفاظت اور نگاہبانی کرنے کا اقرار کی ہے سر غلط ہے۔

بلکہ ترکون نے یہہ سوال کیا ہے کہ سرکار آسٹریہ صوبجات بالا مذکور کو کبتک اور انکے کسقدر حصے کو اپنے قبض و تصرف مین رکھیگا اور فوج آسٹریہ کی کتنی جماعت وہان رکھی جاویگی سو اپنے کو اطلاع دیوین اور انکی نسبت اپنی صاحبی کا اعتراف کیا جاوے۔

قسطنطنیہ ۲۰ منہ - افواج روسیہ بادلوم طرف کوچ کرنے مین اور اسنے جنگ و مقابلہ کرنے کے واسطے وہان کے آٹھ ہزار باشندون نے اپنے کو مسلح کیا ہی۔

لندن ۲۰ منہ - نتیجہ کانگرس سے یوروپ کی صلح کو قایم رکھنے کا باعث ہونے سے اور چند صوبجات علاقہ ترکی کو آزادی اور خود مختاری حاصل ہونے کے باعث اسکی تہنیت کے بارہ مین ہوز آف کامنس مین موشن کرنے کی بابت لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے اطلاع دی۔ لیکن یہہ ظاہر کیا کہ بہت سے بھاری دعوون کا فیصلہ نہین ہوا۔ اور سرکار انگریزی نے پارلمنٹ کو اطلاع دینے کے بغیر ازایک بھاری بابت کی کفیل ہوگئی۔

لندن ۲۱ منہ ۲۵ کو لارڈ ہارٹنگٹن صاحب کی موشن جلسہ مین درپیش ہوگی۔

میسٹر گلاڈسٹن نے جماعت لبرل کے ایک جلسے مین جو کہ برمانگہم مین مرتب ہوا عہدنامہ برلن اور ترکی و سرکار انگریزی کے درمیان منعقد ہوا سو عہدنامے کے باب مین سخت اعتراضین کین اور یہہ کہا کہ عہدنامہ مذکور سے سرکار عدد کی نادانی اور دغابازی ثابت ہوتی ہی اور مین یہہ امید رکھتا ہون کہ اہل انگلستان بہت جلد سرکار موجودہ کی حکمت عملی کے باب مین غور و تجویز کرینگے۔

کوایف آمد قسطنطنیہ سے یہہ واضح ہوا کہ ترکی اور اٹالیان یونان کے درمیان خاطر خواہ فیصلہ ہوگا۔

لندن ۲۳ جولائی - لارڈ بیکنسفیلڈ کو فیتہ آنریری گارٹر کا خطاب عنایت ہوا۔

ہوز آف کامنس مین کرنل اسٹانلی صاحب نے یہہ کہا کہ سالسبری مین ہمیشہ کے واسطے مقرر ہوگی سو فوج مین اٹھارہ ہزار ہندکو داخل کرنے کی تجویز نہین ہے۔ لیکن ۱۸۷۹ مین ہم کو جس عدد سے رکھے تھے ویسا ہی سالسبری مین اسکا رہنا ہوگا اور اسکے عوض مین ہند مین دوسرا لشکر رکھنے کی تجویز نہین ہے

لندن ۲۵ منہ - مدیر ٹیمس کا یہہ بیان ہی کہ ایشیای ترکی کے اضلاع کا انتظام و بندوبست اور انکی اصلاح اسطور سے کرنا سرکار انگریزی کو منظور ہے کہ وہان کے حاکمون کی خدمت کی ایک مدت مقرر کرین اور صیغہ فوجداری و کوتوالی کے کامون پر قابل و لیق قضات اور ہوشیار و مدبر عہدہ دارون کو مامور کرین اور ٹکسون کا ٹھیکا دینے کی بابت کو مطلقا اٹھا دیوین۔ عمدۃ الاخبار شاہی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

موضوع اشاعت
شمارہ ۲۳

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله الذي بشر به عيسى

إن مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه

منشور محمدی سنت صادق برہان
منشور محمدی سنت واثق برہان

منشور رسولان ہمہ محسن بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بہ تجمیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویاں بصفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی

منشور محمدی سنت فاتق برہان
الحق کہ بالحق انزل و بالحق نزل

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتاد زتجمیل

توقیع خط ایت منشور محمدؐ
چون کشت علم رایت منشور محمدؐ

سنہ ۹۵ھ
جلد ۷

تا بیعہ جمہور ما ہمہ سنت باب اسلام
منشور محمدی سب باب اسلام

من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ
من کنت امامہ فہذا علی امامہ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت دین اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین و اشتہارات وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا محکمت ضمانہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

منشور

بقیہ خدا کا بیٹا آدم کا پوتا

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — دوسری یہہ کہ اگر بپاس خاطر انصاری ہم تسلیم بھی کریں کہ کوئی باپ
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — کے نہیں ہو سکتا سو جس صورت میں حضرت عیسی علیہ السلام بے باپ
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور — ظاہر پیدا ہوئے تو حضرت آدم علیہ السلام جو انکے نزدیک بے ماں باپ
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم — دونوں کے پیدا ہوے ہیں یا جو کوئی ابو البشر ہو بلکہ اول فرد سب
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل — حیوانات کے عین خدا ہونگے بالجملہ وہ خیالات جو شاعر غلطی لسانی
اسکے انوار سے نہیں ہی عجب — شمس گمراہ گمرہی کے گرہنے کو کب — ہیں یا وہ اوہام جو باعث غلط فہمی ہنود ہیں عاقلوں کے نزدیک
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کوکب کرے بے نور — اونکا دلیل ہونا تو درکنار رتبہ قرآن کو بھی نہیں پہنچتے حالانکہ
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشاں بنے ہی نور افشان — دلیل دعوی ایسی چاہئے جسمیں خلاف دعوی کے کسی احتمال کی
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں لیک عیسائی — گنجایش نہو اور اگر فرض کرو یہہ خیالات واہیات کسی کے

کے نزدیک اس خیال محال کے لئے کسی درجہ کے قوی یا ضعیف
دلیل ہو سکتے ہین تو انکے پیشوا دن کے بشریت کے ہزارون
دلیلین ہین اور وہ بھی ایسے ایسے کہ جسکا جواب نہین سو دونون کو
برابر رکھکر تولئے کون زیادہ کون کم ہی القصہ فقط خوارق عادات
کی وجہ سے کہ فی الجملہ فرید قدرت پر جو خدای کو لازم ہی دلالت
کرتی ہی ان بزرگون کی خدای تو ثابت ہوجاے حالانکہ بسا اوقات
وہ چیز کہ کسی کو لازم ہوتی ہی دوسری چیزون مین بھی پای جاتی
ہی حرارت آفتاب کو لازم ہی اور آگ مین بھی موجود ہی تو ایسی
ہی اگر اسقدر قدرت خدا کی دی ہوی کسی بشر مین بھی ہو تو کیا
تعجب ہے مگر تماشا تو یہ ہی کہ صورت شکل بھوک پیاس پاخانہ
پیشاب رنج و راحت صحت مرض موت حیات وغیرہ سے جو
بشر کو لازم ہین اور خدا مین ممتنع بشریت ثابت ہو بالجملہ اس
قسم کا ارتباط کسی بشر صورت کو یا غیر بشر کو خدا کے ساتھ نہین ہو سکتا
ہان اگر یہود یون کہین کہ ہماری پیشوا انبیان خدا تھے اور نائب
کو بسا اوقات مجازاً حاکم کہدیا کرتے ہین یا نصاری یون تاویل
کرین کہ حضرت عیسی محبوب خدا تھے اور محبوب کو بیشتر فرزند
کہدیتے ہین سو ہمنے بھی اگر ایسا کیا تو کیا گناہ ہی تو اسصورت
مین اول تو وہ انکی بشریت قایل ہو گئی اور ہم کو اسجگہ فقط
اتنی بات سے غرض تھی دوسری یہہ کہ مجازی معنی مراد لینے
کی تب تک جاہین کہ سننے والے دہوکا نکھائین اسلیئے قرایز
کی ضرورت ہوتی ہی نہین تو جو غرض بول چال سے ہوتی ہی
یعنے اپنے جی کی بات دوسری کو سمجھا دینے وہ حاصل ہو گی
اگر کوی کسی کی دلیری کے اظہار کے لئے اوسکو شیر کہے
یا اسی طرح کے کہ سننے والا یون سمجھے کہ یہہ واقعی شیر درندہ
ہی کا بیان ہی تو اس صورت مین گو اوسکے جی کی بات کو غلط
نہ کہین پر اسکے قول کو اور ان الفاظ کو غلط ہی کہینگے الغرض
کلام گفتگو مطلب سمجھانے کے لئے ہوتی ہی اور جو یہہ بات حاصل
نہو بلکہ کوی اور ہی سمجھہ جاوی تو پھر ایسی مثال ہے جیسے کوی بیمار
کسی کی عیادت کو گیا اور پوچھا کیا حال ہی اوسنے کہدیا کہ بسا اوقات
بیمار رہتا ہون مرتا ہون چونکہ اکثر دستور ہی بیمار پرسی کے وقت
یون ہی کہا کرتے ہین کہ شکر ہی یا اچھا ہون تیرے میان بھی
یون ہی سمجھ گئے کہ یون کہا ہوگا کہ اچھا ہون یہہ سمجھکر بولے
الحمد للہ خیر چہا معالج کون ہی وہ جلکر بولا ملک الموت یہہ
یون سمجھکر کہ کسی حکیم کا نام لیا ہوگا تسلی کے لئے کہنے لگے کہ
بہت حاذق ہین اونکو خدا نے دست شفا عنایت کیا ہی بعد ازان
پوچھا کہ نسخہ کیا تجویز کیا وہ اور بھی سوختہ ہو کر بولا کہ موت
تجویز کی ہے اونہون نے پھر تسلی کے لئے کہا کہ بہت مناسب ہے
تو جیسے اس مثال مین کہنے والے نے کچھ کہا تھا پر سمجھنے والا
اولٹی سمجھکر بھلا کرتے برا کر آئے اور خوش کرنے کے موقع مین
ناخوش ایسے ہوے اب ہنود اور نصاری سے سری رام اور کنیا جی
اور حضرت عیسی کی نسبت خدا یا خدا کا بیٹا ہونا سنکر کوی
موافق مخالف معنے مجازی نہین سمجھتا چنانچہ سب جانتے ہین
اور ایسا ہوتا تو اس احقر کو اس رد و کد کی کیون حاجت پڑتی
اسلئے یون سمجھ مین آتا ہی کہ عقاید اور دین کے معاملات
مین ایسی استعارات و کنایات مناسب نہین کہ اس سے اکثر
خرابی پیش آتی ہی بالخصوص ان مواقع مین اگر کوی دہوکا بھی

لکھا تا اور کوان بزرگون کو خدا یا خدا کا بیٹا ہی کہتے پر سب انکو بشر
مقرب اور محبوب ہی سمجھتے تب بھی ان الفاظ کا استعمال
نہ زیبا تھا اجنبی مرد عورت کو اظہار محبت اور دلداری کیواسطے
یا اتحاد دین کے باعث بہن بھائی کہدیا کرتے ہین پر خاوند
جورو کو یا جورو خاوند کو بہن یا بھائی کہنے لگے گو تیسرا آدمی مطلب
سمجھ ہی جاے پر فرمائی تو سہی کیا خوب ہوگا جب یان تو
باوجود اس بات کے کہ جورو خاوند دینی بہن بھائی اور محبوب
محب یکدیگر ہوتے ہین کہ فقط اس سبب سے بہن بھائی اور
جورو خاوند کے سرشتہ مین کچھ مناسبت نہین ان الفاظ کا
بولنا نامناسب ٹھہرا اور موجب مضحکہ گنا گیا کسی بشر کو خدا یا
فرزند خدا کہنا باوجودیکہ خدای یا فرزندی خدا اور بندگی مین
زوجیت اور برادری سے بھی زیادہ تخالف ہی کیونکر روا ہوگا
بلکہ موقع مین باعث استخفاف طرفین اور موجب اہانت
خدا اور تذلیل مقربان خدا کا ہوگا ہان اگر معنی حقیقی اور معنی
مجازی ایسے تخالف مین مجتمع ہو سکین اور مثل زوجیت
اور برادری دینی اور فرزندی اور محبوبیت کی لازم و ملزوم
ہون جس سے تو ہم معنی حقیقی کا ہو سکے تو البتہ کچھ مضایقہ
نہین معلوم ہوتا - باقی آیندہ موحد

جواب نورافشان

واضح ہو کہ انجیل مین کوئی خبر مسیح کے صراحتہً نہین سب مین
پیسلون کے طور عیسای لوگ مسیح سے مراد نکالتے ہین اور
اشارات کے طور پر تکین تبلاتے ہین - حالانکہ بذریعہ اخبار
نامدار منشور محمدی کے ہم اپنے بھای عیسایون کو کئے بار

نکتہ رسی کے دہی اور غلطیون سے آگاہ کر چکے ہین کہ آپ زبردستی
دینگا دینگے مسیح سے مراد لیتے ہین کوئی جرح نہین سب مین آپ
اشارات اور کنایات استعمال کرتے ہین - باایں ہمہ عیسایون کے
سر پر جون تک نہین رینگتی چنانچہ بالفعل وہی پرانی خبرین کہ جنکے
جواب ہم لاکہون مرتبہ لکھہ چکے ہین صاحب نورافشان لکھتے ہین
اور اپنے چیلون کو خوش کرتے ہین ہم نہین جانتے ان غلط تاویلات
سے انکو کیا مفاد حاصل ہے - ہان یاد آیا اون بیچارون کے
پاس وہی ڈاک کے تین پات ہین دیکھو نورافشان مطبوعہ
۱۸ جولائی ۱۸۵۸ء نمبر ۹ جلد ۶ چنانچہ متی کے باب ۲ ۷

قولہ تیسری پیشین گوی آیت ۱۸ ان باتون اور حرکتون
کو صاف صاف تبلاتے ہی جو صلیب پر کھینچنے والے سپاہیون
نے صلیب کے نیچے کین چنانچہ لکھا ہی کہ وے میرے لباس پر قرعہ
ڈالتے ہین اگر یوحنا کی انجیل مین دیکھین تو معلوم ہو تا کہ سپاہیون
نے مسیح کو صلیب پر کھینچنے کے پیچھے ویسا ہی کیا جیسا کہ انجیل
یوحنا کے باب ۱۹ کی آیت ۲۳ مین لکھا ہی الخ **اقول**
افسوس صد افسوس جسطرح مسٹر متی نے دہوکا کھایا اور زبور
کے اس آیت کو اپنے زعم مین مسیح پر سمجھا اوس سے جو چند صاحب
نورافشان یا صاحب عبارت نے دہوکا کھاکر مسٹر متی کی
کمی پر کمی ہاے اور اپنی عقل سے کچھ کام نہ لیا محض مشن کی ملازمت
کا فرض پورا کیا اب یک نشد دو شد کا معاملہ ہوا -
جناب من سنئے پہلا شارہ ہی قول حضرت داؤد علیہ السلام
کے طرف جو زبور ۲۲ مین ورس ۱۹ کے اندر ہی اور اسکی
اول عبارت یہ ہی - وہ سب جو مجھکو دیکھتے ہین مجھہ پر ہنستے ہین

وے سب بولیان بولتے ہین اور سر بلاکے کہتے ہین کہ اوسنے خدا پر توکل کیا کہ اوسے بچاوے - یہہ خبر کسی طرح مسیح کی نہین حضرت داود اپنا حال اور کفار کے طعن اور ایذا رسانی کا بیان لکھتے ہین اور ورس ۱۲ مین ہی کہ میری ہاتھہ پاون مین سوراخ کرونگے اور ورس ۱۸ مین ہی کہ میرے کپڑے بانٹ لیے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا - ایسے عیسائی دھوکہہ کھاتے ہین حالانکہ یہہ اونکی اور حواریون کی غلطی ہے کیونکہ اون دنون مین دستور تھا کہ جسکو پھانسی دیتے یا قتل کرتے تھے اسکے کپڑون کو سپاہی لوگ قرعہ ڈالکر بانٹ لیا کرتے تھے اسلیے حضرت داود اپنی دل تنگی اور لٹ جانے کا حال شخص مصلوب سے تشبیہہ دیکے بیان کرتے ہین چنانچہ ارچبکن وانڈلیف نے لاچار ہوکر لکھا ہی کہ داود کے دشمنون نے اوسکا مال ضرور لوٹ لیا تھا اور اسکا اسباب خراب کردیا تھا اور گرین صاحب نے بھی لکھا ہی کہ یہہ سب الفاظ داود پر ہی صادق آتے ہین - علاوہ اسکے اول سے آخر تک سب فقرون مین متکلم کے صیغون سے داود علیہ السلام نے بیان کیا ہی اوسکو ناحق بدون قرینہ قوی مسیح پر جمانا توجیہات رکیکہ مین داخل ہی اور اس کھینچا تانی پر عوام الناس کو اپنے عقل عجیب پر ہنساتا ہی اور ورس ۲۲ مین اسی زبور کے لکھا ہی کہ میری برادران تو ہے مین برخلاف اسکے یوحنا نے باب ۱۹ ورس ۱۶ مین لکھا ہی کہ مسیح کی مصرفت کہا گیا تھا کہ اوسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جاویگی پس اس خبر کو مسیح کی خبر بنانا یوحنا جتلاتا ہے - - -

الحاصل بہت دنون سے ایسے ویسے پھیلیان نوراشان مین طبع ہوتے ہین سو ناظرین اخبار رشتی نمونہ از خروار سمجھین فقط اپکا مرزا موحد از جالندہر

اپیل نامنظور

محکمہ کمشنری جالندہر مین پسران میان غلام جیلانی مرحوم نے جو اپیل پیش کیا تھا بعد تحقیقات کامل کے وہ ڈسمس ہوا - دختر میان صاحب ممدوح کے اپنے خاوند کے پاس چلی گئی ہے شعر ؎ خیال زلف بتان مین نصیر پیٹا کر گیا ہی سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر جو لوگ محکمہ چیف کورٹ مین اپیل کیا چاہتے ہین اونہین شعر مذکورہ پر خیال کرنا چاہئے فقط - - - - - - - - - - - - - - - -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

اکثر پادری یہہ پوچھتے ہین کہ قرآن مین تمہارے نبی کو اسمعیل کی اولاد مین کہا بتایا ہی کہی کہتے ہین افضل انبیا کہان کہا ہے لہذا مین کہتا ہون کہ قرآن شریف مین تو آنحضرت کی والدین کا نام بھی نہین لکھا - کیا قرآن شریف پولوس مقدس کی تاریخ ہی یا کوئی نسب نامہ ہی یہہ تو آپ کی انجیلین ہی ایسی کتابین ہین جنسے صاف ظاہر ہی کہ نہ مصنف اسکا خدا ہی نہ خدا کا رسول حضرت عیسی کے بھی موت کا حال اور سین بطور گذشتہ ہی بلکہ وہ مشارح جا بجا حال کی بات کو پہلے قول سے حوالہ دیکر بتلاتا جاتا ہی کہ یہہ فلانی بات پوری ہوی جو فلان نبی کی معرفت کہی گئی تھی - اسیطرح نسب نامہ جناب

مسیح کا جو غلط ہی اور جسکو محققین مفسرین انجیل سے خارج بتاتے
آئے ہین۔ رہا یہ کہ جسکا آنحضرت کو خاتم النبیین و مقدم للعالمین و
سراجا منیرا قرآن شریف مین لکھا ہی۔ مین تعجب کرتا ہون پھر
ایسے سوالات سے پادریون کو حاصل کیا۔ آنحضرت کی بشارت
باسم احمد جو قرآن شریف مین بحوالہ قول عیسی لکھی ہی اور وہ
بشارت بنام فارقلیط اب تک انجیل مین دو جگہ موجود ہی
پھر اوسکو نہین مانتے تو فقط قرآن شریف کے لکھنے پر عیسا ہونا
کو کیا اعتبار رہا پھر یہہ سوالات بیجا کیون کرتے ہین عطاے
کوثر کیا عہدۂ شفاعت سے کم ہی یا آنحضرت پر جو ایمان لانے
کو موجب نجات بتایا ہی یہہ فضیلت کم ہی ایک جگہ قرآن مین
یہہ بھی فرمایا ہی کہ ہم تیری امت کو بسبب تیرے ہونے کے عذاب
نہین دیتے۔ سورۂ صف مین لکھا ہی کہ عورتین غیر مشرکہ حضرت
کے بیعت کرین پس آنحضرت اونکے لئے استغفار مانگین
اللہ بخشنے والا ہی۔ پس اور شفاعت کسکے کیا معنے۔ پھر اس سے
کیا زیادہ مرتبہ شفاعت ہوگا۔ اور یہہ ہم کہتے بھی ہین کہ قرآن
شریف آنحضرت یا اونکے کسی دوست کی تصنیف نہین ورنہ
سب کچھ اپنا اختیار و اقتدار اوسمین لکھہ لیتے۔ بشیر و نذیر
ہی اپنا نام کیون لکھتے۔ انک لا تہدی من احببت اپنی طرف
کیون خطاب کرتے۔ انہون نے بڑا شرف ایمان پر رکھہ دیا
چنانچہ غلامون سے تکبر و غیرت نکی۔ نماز جماعت مین سب
برابر کھڑے ہوتے تھے۔ مقداد وغیرہ غلامون سے اپنے
خاندان کی لڑکیان بیاہ دی جیسے حضرت شعیب نے اتقاد پر
دیکھہ کر موسی کو بیٹی دیدی تھی۔ حضرت نے کچھ روسا
عرب کا خیال اس بات مین نکیا۔ آنحضرت کی اولاد تک نے بھی
بیجا غیرت کو پاس نہ آنے دیا۔ چنانچہ جناب امام زین العابدین
نے اپنی سوتیلی والدہ کا نکاح ایک مومن غلام سے کردیا۔
بادشاہ ہشام بن الملک نے اسکو مکروہ جانا۔ آپنے فرمایا مین
اپنے جد بزرگوار رسول پروردگار کا تابع ہون۔ اور پادری
جو آنحضرت کے معجزات مین کلام کرتے ہین اور کہتے ہین کہ معجزات
کا ذکر قرآن شریف مین نہین آیا اسکا جواب وہی ہی کہ قرآن
شریف مین بہت سے ذکر نہین ہین۔ اصحاب مین سے بجز زید
کسی کا نام نہین۔ قریات و شہر مین سے بجز مکہ و مدینہ کسی شہر
کا خاص نام کم آیا ہی۔ معجزات بہت دکھلاے اور ہر روز
اکثر باتین معجزات ہی تھین۔ مگر وہ معجزات عام سب کے
روبرو جسکے انکار سے غضب و قہر خدا لازم آتا ہی وہ اسواسطے
کم دکھلائی گئی کہ امت محمدی غضب سے محفوظ رہے۔ اور اکثر
انتقام اس امت کا بروز قیامت ہی۔ اور قہر و غضب مین بعضر
اوقات اچھے آدمی بے قصور بھی آجاتے ہین۔ جیسے حضرت
موسی کے وقت مین اکثر بچے و عورات بھی ڈوب گئے۔ علاوہ
ازین لوگ پہلے بھی معجزات کے منکر ہو چکے تھے خدا و نبی کو
ہنستے تھے۔ جادو بتلاتے تھے۔ چنانچہ اب تمام حکماے یوروپ
مطلق اعجاز کے منکر ہین۔ اور کہتے ہین کہ ایسے شعبدے سیکڑون
ہر روز دکھاے جاتے ہین۔ اور معجزے و جادو و کہانت
مین کچھ فرق بتاتے پس ایسے منکر و ہنسی باز لوگون کو حسب طلب
گھڑی گھڑی موقع عام مین اون بدیہی معجزات کی دکھانے
سے کیا فائدہ تھا۔ خدا کی تضحیک منکرین کو منظور تھی۔ بہان

منشاء مسلوب تھی کہ بایں خود داشتہ معجزات کوئی نبی نہیں رکھتا
حضرت مسیح نے لیون کئی جگہ یہ معجزے سے انکار کیا۔ اور مجمع عام
میں معجزہ نہیں دکھلایا اور یہود نے انکو صلیب دی کی۔ ولاد یعنے امر
واقعہ سے وہ کرامات ثابت کرتے ہیں جنمیں کسی عیسائی کو بھی
جارے دم زدن نہیں۔ مثلاً حضرت امام زین العابدین سے بعضر
کرامات روبرو عبدالملک اسطرح منقول ہیں کہ سنی و شیعہ سب
اونکو مانتے ہیں یا یہ کہ حضرت امام محمد تقی سے روبرو سے
مامون رشید وہ باتیں ظاہر ہوئیں کہ اوسنے باوجود مخالفت
وعباسی ہونے کے قاضی یحیی سے یہہ کہا کہ میں نہ کہتا تھا
کہ یہہ وہ علم ہمارا تمہارا سا نہیں نبی یہہ امام ہے۔ غرض باوصف
طعن و عداوت عباسیان مامون رشید جیسا دانا
باعلم بادشاہ اون صاحبزادہ کم سن کا اسقدر معتقد و
قایل ہوا کہ اپنی دختر ام الفضل کا نکاح حضرت سے کردیا حالانکہ
طمع زر و حسن ظاہری بھی نہ تھی۔ اور ظاہری شوکت و حسن
دنیاوی بھی نہ تھا۔ عباسیہ میں سیکڑوں جوان لیق و
شاہزادے موجود تھے۔ کیف افسوس ملتے رہ گئے
اور کبھی شکایت امام کی اپنے دختر کے مونہہ سے نہ سنی
بلکہ اوسکو شکایت سے منع کیا کہ پھر کبھی شکایت نکرنا۔
حضرت علی رض سے اسقدر کرامات ظاہر ہوئیں کہ لوگ تقصیری
و غالی ہوگئے۔ عبداللہ بن سبا کمبخت اسی غلو پر قتل کیا
گیا۔ مزا یہہ ہی کہ امام اونکے غلو سے خوش نہ تھے مگر وہ
کرامات دیکھکر ایسے بادلی ہوگئے کہ مثل عیسی حضرت علی رض
کو مختار کارخانہ خدائی کا جانتے تھے اون میں سے اب بھی

غالی موجود ہیں پس جنکی فروع سے یہہ کچھ انوار کرامات ظاہر
ہوے اوسکے اصل کو یعنے جناب نبوت کو خیال کیجئے شاید
بعض اوقات جو معجزات بہت نہیں دکھاسکے۔ اوسمیں
یہہ بھی مصلحت ہوسکتی ہی کہ مبادا معتقدین غالی نہ ہوجائیں
اور بعض مواقع میں مناسب جانا غرض جو مناسب وقت ہوا
وہ خدا نے چاہا اور کیا۔ صحاح میں موجود ہی کہ انحضرت نے
جناب امیر کے حق میں کہا کہ یا علی قریب ہے کہ تو قاسطین مارقین
ناکثین سے لڑیگا۔ اور ذوثدیہ مارقین میں سے مارا جائیگا
چنانچہ یہہ تین لڑائیاں حضرت علی سے ہوئیں اور جو وہ شخص
صاحب پستان دراز جنگ نہروان میں مارا گیا تو ام المومنین
بی بی عایشہ کو بڑا تعجب ہوا کیونکہ انحضرت سے حدیث قتل
ذوثدیہ سنی تھی اور فضیلت قاتل ذوثدیہ معلوم ہوئی۔
پس مسلمانوں کے پاس اُسکے مخالف گواہ ایسے موجود ہیں کہ
عیسائی فرقہ کے مقابلہ میں از روے عقل ضرور اونکی گواہی
مقبول ہے جیسی یہہ شہادت ام المومنین کی اور قتل
اوس دراز پستان کا حضرت علی رض کے ہاتھ سے بموجب
بشارت جناب رسالت مآب ہوا۔ پادری عماد الدین
نے یہہ بھی اعتراض کیا ہی کہ قرآن شریف میں آیہ یسئلونک
ماذا ینفقون کا جواب قل ما انفقتم من خیر فللوالدین الخ
غیر محل و بے موقع ہی حالانکہ ذرا بھی غور کو عمل میں نہیں لاے
یہہ جواب خدا کے فضل سے تین طرح پر صحیح ہے میں اسکتا ہے
اول یہہ معنی ہوے کہ ای نبی لوگ تجھ سے یہہ پوچھتے ہیں
کہ وہ کیا خرچ کریں تو ان سے کہدے کہ جو خرچ نیکی میں ہے

اور واپس یا بیچنے کے لئے اور اقربا و یتیم و مساکین کے لئے پس جواب
ما انفقتم من خیر یعنے جو بہتر ہو وہ خرچ کرو اسیقدر ہو چکا اب
مواضع خرچ جو نکہ ضروری بات تھی بیان کئی - دوسری
یہہ معنی ہو سکتے ہین کہ ای نبی کہدے جو تم خرچ کرو بہتر ہی
اسی صورت مین من تبعیضیہ ثابت کے ہو کر خیر ہو گی پس
اس صورت مین بھی جواب ہو چکا - اگلے مواضع خرچ بحسب
ضرورت بیان کئی - تیسری مسئلہ جو بعض مفسرین نے بیان
کئے جسپر پادری صاحب کا یہہ اعتراض بنظر عیب جوی ہی
حالانکہ جواب خود نقل کیا اور اسکا رد کسی دلیل معقول
سے نہ کیا بلکہ مفسر کی طرف بدگمانی سے کہا کہ اوسنے ایک
قاعدہ طبعی گھڑ دیا حالانکہ مفسرین نے ہر ایک بات کی مثالیں
لکھی ہین ذرا کشاف کا مطالعہ کیجئے افسوس کہ آیہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم پر بھی اعتراض کیا ہی حالانکہ مذاق سخن
کہنے مین کم آتا ہی کہین عام خاص پر سابق ہونا مستحسن معلوم
ہوتا ہی کہین برعکس - ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامی
دارد - اور یہہ دوسری بات ہی کہ شعر فہمی جناب معلوم
یہہ ایسا عمدہ جملہ ہی کہ نثر و نظم دونو طرح پڑھ سکتے ہین بخلاف
اسکے موزون نہین ہو سکتا - باقی لطائف اسکے اور وجہ بعد
رحمن الرحیم تفاسیر مین مشرح مرقوم ہین اور تورات مین
بھی یہہ جملہ اسی ترکیب سے آیا ہی - نامہ حضرت سلیمان
بنام بلقیس ذرا ملاحظہ کرین - اسیطرح ایاک نعبد کا تقدم
و ایاک نستعین پر چند سبب سے بہتر ہی اول یہہ کہ بعد
عبادت استعداد بہتر ہی جیسے کام کرینگے بعد جب آقا خوش
ہو تو پرورش چاہنا یا مزدوری مانگنا مناسب ہے اور پہلے
غیر مناسب دوسری یہہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ ایخدا تجھے کو ہم
عبادت کرتے ہین اور تجھی سے اس عبادت مین خاص اور
ہر نمط مطلق مدد چاہتے ہین بلکہ یہہ کہ عبادت بھی تیرے ہی
توفیق و مدد سے ہو سکتی ہی - تیسری عالمین و نستعین وغیرہ
کا قافیہ بھی ہی - افسوس آپ مولوی رحمت اللہ صاحب پر تو
یہہ طعن کرتے ہین کہ جس کتب تفاسیر سے وہ اختلاف بائبل
دریافت کرتے ہین اون سے جواب حاصل نہین کرتے -
حالانکہ اونکا مطلب اعتراض عیسائیون پر صحیح ہی کہ اختلاف
بائبل تو نقلا و عقلا ثابت اور تصحیح اوسکی جو بعد کو قیاسا
مفسرین کرتے ہین وہ ممکن نہین بخلاف تاویلات قرانی کہ
یہہ اعتراضات خود مفسرین نے بلا نقل غیری ذہن رسا
کی طور پر پیدا کئی - اور پھر بطور دفع دخل مقدر اون اعتراضات
خود کردہ کے جواب لکھے - اپنے اعتراضات تو لکھ لئے جواب
اونہین کتب تفاسیر کے لکھے ہوے چھوڑ دئے - اوسکے
سوا آپکا معارضہ بالمثل صحیح نہین کیونکہ ہمارے مفسرین کے
روبرو اصل متن قرآن شریف کا بعبارت واحد بترکیب
خاص کہلا ہوا موجود ہی - بخلاف مفسرین بائبل خصوصا
شارحان اناجیل کہ اونکو سب نسخے دیکھنے نصیب بھی نہین
ہوئی - اور اصل عبرانی تو کجا - ان اناجیل سے صاف ظاہر
ہی کہ ہرگز یہہ وہ کتاب بحبنہ نہین جسکا مصدق قرآن
شریف ہی وہ تو کتاب خدا حضرت عیسی پر نازل ہوی
تھی اوس مین ذکر تاریخی و احوال موت عیسوی بطور اخبار

انیسویں کہان اور کب ہوسکتے ہین - یا رہ وا سے خدا کے وکیل صریح
آنکھون پر پھیکریان رکھ لیتے ہین - ہند وستانی نئے عیسائی
جو چاہین خوشامد کے مارے کہین اور سر رشتہ مشن سے دنیا
خوب حاصل کرین - مگر افسوس کہ دنیا یان فرنگ خصوصاً وہ
دانشمند جو مشن سے تعلق نہین رکھتے اور مذہب کے پابند ہین خدا
و قیامت کا خیال رکھتے ہین وہ قرآن شریف و انجیل حال
ہین غور نہین فرماتے کہ من جانب اللہ کون ہوسکتا ہی - ہان
ہم یہہ مانتے ہین کہ اناجیل اربعہ مین کلام حق بھی ہے اور اس
پہاڑی وعظ کے بہت ارشادات عیسوی صحیح ہین لیکن
سبب اسکا یہہ ہی کہ سوائے مشنریون کے اور صاحبون
کو اس تحقیق کی طرف بہت کم توجہ ہی - اور مسلمان محقق
و معتمد سے کم اتفاق تحقیقات کا ہوتا ہی فقط صحیح غیر صحیح
کتاب یا رطب و یابس تاریخ وغیرہ معتمد تفسیر سے کچھ کام
نہین چلتا لیکن اب امید خدا سے تھی کہ طرفین سے اس طرف
صحیح توجہ عمل مین آوے اور تحقیق کی گہوڑی اس میدان
مین دوڑین اور محققان انگلستان سے انصاف کی
توقع تھی کیونکہ عقل و بے تعصبی آدمی کی مزاج مین غنیمت
ہی مگر مشکل یہہ کہ کوی شخص ایسا سچا مسلمان و عالم کم ملتا ہے
جو علوم مروجہ حال و اصل اسلام و مذہب عیسائی سے
بھی خوب واقف ہو اور طمع و رعب و خوشامد اوسکے
پاس نہو - علاوہ ازین دنیا داری و الحاد کی طرف علے
العموم سبکو میلان ہی - لہذا معلوم ہوتا ہی کہ اب اگر
کچھ دنیا مین ترقی ہوگی اور خیالات پرواز کرینگے تو الحاد ہی

بڑہیگا جیسا کہ یہ یہ یسا حال جسکے زمانہ نمو کی اب سب شہر ہی
وہ بالکل دہریہ پن ہی - اگر تیز یا انگریزی دان جوان جنکی
اب وہم ہی وہ اکثر دہریے ہین آیندہ دیکھنے انجام کیا ہو
ابھی یہہ الحاد بچا ہی شاید جوان کب ہوا اور بوڑہا کب - آخر
موت ہی - خواہ حکیم ہو یا مومن سلیم - (۳) فصل
تحقیق الایمان مین جو معجزات عیسوی لکھی ہین الحمد للہ قبل
حضرت محمد کی تصدیق سے ہم حضرت مسیح کو معجزہ نما جانتے
ہین - مگر روایات اناجیل اسطور سے مذکور ہین کہ اگر عیسائیون
کے سامنے ہم ایسی روایتین بلکہ اس سے بھی کہین زیادہ
عدد مین پیش کرین تو وہ نہین مانتے - بھلا صاحب
آپکے اس تحریر کا کیا اعتماد خدا جانے مصنف کتاب
کون ہی اوسنی شروع مین اپنے نام و دیباچہ مین نہین
لکھا کہ مجھ فلان حواری نے یہہ کتاب فلان وقت یا فلان
سنہ مین لکھی اور فلان فلان کے روبرو پیش ہوی -
اور اسقدر آدمی اسکو جانتے ہین فقط مصنف کا نام اب
سر کتاب کسی کے بات کا لکھا ہوا دیکھکر ہم کسطرح یقین
کرلین کہ اسی حواری کی یہہ کتاب ہی - ہان اوسکا اقرار
بھی کتاب مین ہوتا تو البتہ قابل لحاظ تھا بہت کتابین ایسی
ہین کہ مصنف اونکی معلوم نہین - لوگ بحسب شہرت یا موافق
اپنے اعتقاد کے کسی کا نام جلد پر لکھہ دیتے ہین حالانکہ
عند التحقیق وہ صحیح نہین - بید پرانون کے باب مین
انگریزی مصنف کیون اختلاف کرتے ہین دیکھو الفنسٹن
صاحب گورنر بمبئی کی تاریخ ہند بید پران کے تصنیف کلیان

اور مختلف آدمیون کو اونکا مصنف بتلاتے ہین - حالانکہ اناجیل
سے کسی کا بھی نام ثابت نہین ہوتا - بعض اناجیل کے آخر مین
یہ لکھا ہی کہ ہماری خداوند کے ہزارہا باتون مین سے
یہ چند باتین ہین - یا درہتا ہی کہ کہین یہہ لکھا ہے
کہ خداوند مسیح کا حال جسطرح دیکھا اور سنا لکھا گیا - بلکہ کیا
دلیل ہے کہ اناجیل ۴ نہین ہزار ہین حواریون کی حقیقت مین لکھی ہوئی
ہین جنکی نام اور لکی جلد پر اب چھپی ہوی ہین کیا لکوی غیر انکے
نام سے شہر سے لئے نہین لکھہ سکتا چنانچہ بہت ایسا ہوا ہی
محققین عیسائیان کو اسکا اقرار ہی - رہا یہہ کہ پھر اسکی
خوب تحقیق کی گئی سو جناب پھر پھر ہی ہی - ہر روز عید نیست
کہ حلوا خورد کسی - ہر وقت سوار - ہر وقت تحقیق کا موقع
نہین رہتا - ہزارہا مقدمات بعد سے باغ وغفلت و موقع
عدم حاضری واردات کے قابل نہین رہتے - پھر عقل تکے
ہو جاتے ہین - بھلا عقل کو نقل سے کیا موافقت - مجھے خوف
ہی کہ مبادا پادری عماد الدین صاحب یہہ معارضہ بے مثل نہ
کرین کہ معاذ اللہ ایسا ہی قرآن شریف ہی تو بڑی
ہنسی کی بات ہوگی اگرچہ پہنسنا ایسے مقدمات مین بیجا
ہی اور اپنا دستور نہین - اول مین لکھہ چکا ہون کہ
عیسائیون کو یہہ کہنا ہی روا نہین کیونکہ وہ یہہ نہین کہتے
کہ جو قرآن شریف اسمانی تھا وہ مسلمانون نے بدل ڈالا
یہہ وہ نہین - بلکہ یہ اعتراض عثمانی ہی - دوسری قرآن شریف
کے تواتر لفظی کا جو حال ہے آج تک ہرگز ہرگز اناجیل کا نہین
ہو سکتا - قرآن شریف عربی زبان مین ہی جو ہمارے حضرت
اور اصحاب اور دوازدہ ائمہ کی بولی تھی - بخلاف اناجیل کہ وہ
دو ترجمہ در ترجمہ - اصل زبان کا نسخہ غائب - یہان تک کہ اب
اسمین بھی کلام کہ اول انجیل کس زبان مین تھی - یونانی مین
یا سریانی مین - پھر مترجم کا نام وحال نامعلوم - طرز تصنیف
وہ تاریخ نہ کہ مشرح وسن کی بھی تمیز نہین - قرآن شریف کے
سورتین جناب رسول خدا کے عہد مین مرتب وکامل ہو چکین
اور زبانی حفظ وکاغذ پر متفرق تقریر وتحریر ہوتین - ہمیشہ
قرآن مجید نمازون مین پڑہا جاتا تھا - اور دور ہوتا تھا - ماہ
مبارک کے نوافل مین اب تک تلاوت اسکی چلی جاتی ہے
مگر ہان ایک جلد مین جسطرح اب ترتیب وار سورتین لکھی
ہوی ہین - وہ نہین ہوا تھا - خلافت اول مین کئے سو صحابہ
کے مشورہ سے ایسا ہوا - پھر چونکہ اختلاف قرأت ولغت
قریش ہونے لگا - فوراً خلافت سیوم مین اسکا بندوبست
کیا گیا - اور ایک ہی لغت ولغت پر تن مین لکھا گیا - اور
ہمیشہ یہہ بھی کہا گیا - اور بخوبی علانیہ نئے پرانے مسلمانون
مین نہایت طمطراق سے بیان کیا گیا کہ مبادا قرآن شریف
مین وہی بلاے تحریف نہ آجاے جو دو عیسائیان
مین ہی معلوم ہوا کہ تحریف کتب سابقہ اسطرح اوس
زمانہ مین ثابت ہو چکے تھے کہ مسلمانون کو خوف ہوا اور
عقل آئی - یہود ونصاری ہزارون اوسوقت مین مسلمان
ہوے تھے اونہون نے اس خوف کو کیون نہ رفع کیا اور
کیون خوف بیجا کہا - انحضرت کا رعب خلافت سیوم
مین کیا رہا تھا حقیقت مین اون لوگون نے مسلمان ہو کر

خود یہہ خبر بین دین - اور سبکی روبرو اقرار کیا ہی تب ہی تو ایسی
موقعون پہ ہر وقت یہود و نصاری کی تحریف کے مثال دیجاتی
ہی - اور یہہ طعن و طنز کی طور پر نہ تھا بلکہ خود مسلمان اُس سے باسی
خوف کرتے تھے - اب سنئے کہ معجزات عیسائی بھی مجمع عام
مین اسطرح کم ہوے ہین کہ عقلا حکما وغیرہ کے جلسہ مین ہوے
ہون - باقی آیندہ

علوم و فنون اہل اسلام

چونکہ مبدا اہل اسلام کا زمانہ رسالت پناہ حضرت سرور عالم
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور آپ کی ذات بابرکات
نے اہل عرب مین نشو و نما کیا اسلئے ہم مناسب سمجھتے ہین کہ
کچہ زبان عربی کو بھی بطور توطیہ کی اولا ذکر کرین اور بعد اوسکے
ترقیات علمی اہل اسلام کا ذکر کرین زبان عربی زبان سامی
کی ایک شاخ ہی اور زبان سامی وہ زبانین ہین جنکو لوگ سمجھتے
ہین کہ اولاد سام بن نوح علی نبینا علیہ السلام کی ہے
زبان عربی کی دو تقسیمین ہین ایک زبان بنی حمیر کی اور دوسری
زبان بنی نضر بن کنانہ کی بنی حمیر کی بود و باش جانب جنوب
مین تھی اور اونکی زبان زمانہ حال مین گویا معدوم ہے اور
بنی نضر جانب شمال عرب مین سکونت کرتے تھے السنہ
ملک شام و معمور بر زبان عرب کی شاخین شمار کیجاتی
ہین - زبان عرب کو قبل بعثت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے عالم مین کسی طرح کا وقعت حاصل نہ تھا
اور نہ اس زبان مین کسی قسم کے علوم و فنون کی کتابین
تصنیف ہوئین البتہ شعر و شاعری اہل عرب مین قبل زمانہ

رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے بھی موجود تھی اور تقریبا ایک
سو برس قبل ولادت حضرت رسول مقبول کے مشق شعر و
شاعری اہل عرب مین بہ نسبت زمانہ سلف کے بہت بڑہگیا
تھا چنانچہ مبلہ عکاظ مین شعراے عرب جمع ہوکر اپنی عمدہ
عمدہ تصانیف شعری پیش کرتے تھے اور ان تصانیف
مین جسکا قصیدہ سب سے عمدہ سمجھا جاتا تھا اوسکو ماالذہب
سے لکھکر بیت الحرام مین بنظر اعلان معلق کر دیتے تھے اُن
قصاید مین سے چھ قصیدے محققون مین مشہور ہم لوگون
کے زمانہ تک پہونچے ان قصاید کو مذہبات اور معلقات
کہتے ہین - معلقات اسوجہ سے کہ انکی تعلیق بیت الحرام مین
ہوئی تھی اور مذہبات اس سبب سے کہ ماالذہب تحریر ہوتے
تھے - اون چھ قصیدے مصنفین کے اسماء - امراالقیس -
طرفہ زہیر - لبید عمر ابن مکتوم - عنترہ ہین - اور اسماء
مصنفین مشہور کے قصاید حارث بن حلزہ - عبید ابن
الابرص - میمون - بین لیکن راے اغلب یہہ کہ قصیدہ
حارث ابن حلزہ معلقات مین داخل ہے اور اسی لئے ان
معلقات کو سبعہ معلقہ کہتے ہین -

عہد مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پند و نصایح
و جہاد سے اسقدر مہلت کہان تھی کہ علوم و فنون کی تحقیق
کیجاتی اور نہ آپ کی ذات بابرکات کو رب العالمین نے
ایسے امور کے لئے خلق فرمایا تھا کہ جنکی ترقی معرفی آدمیوں سے
بھی ہو سکتی ہو اور اسی وجہ سے آپ نے اور خلفاے
راشدین مین سے کسی نے ترقی علوم و فنون کی طرف توجہ

کیا کیونکہ یہ چیزین اونکی مدارج علیہ سے نہایت ادنی مرتبہ
کی تھین اونہون اون کامون کو انجام دیا کہ انہین کے ذوات
سے خصوصیت رکھتی تھی دوسری آدمیون سے ہو ہی نہین
سکتے ہین لیکن عہد خلافت بنی امیہ مین جسنے تقریبًا دیڑھ سو
برس بعد ہجرت آنحضرت کے نشو و نما کیا اہل عرب مین
ترقی علوم و فنون روز بروز ظاہر ہوتے گئے علی الخصوص عہد
سلطنت منصور و ہارون رشید مین علم کی ترقی نہایت
کامل طور پر ہوی ان دونون بادشاہون کا تخت گاہ
شہر بغداد مین تھا انہون نے اپنے ممالک محروسہ
کے جمیع علما کو مجتمع کرکے ہر ایک کا حسب استعداد و لیاقت
مدد خرچ مقرر کیا اور یہہ چاہا کہ اپنے مقامات سکونہ مین
باطمینان تمام درس دیا کرین اور ترقی علوم و جماعت طلبہ سے
ہمیشہ اطلاع دیتے رہین - ہارون رشید کے وقت مین
اکثر کتب سریانی و یونانی کا ترجمہ زبان عربی مین کیا گیا
اور ان ترجمون کی حسب الحکم ہارون رشید کے متعدد
نقلین ممالک مختلفہ کے مدارس مین تقسیم ہوئین تاکہ
اون کتابون سے وہ اہل عرب بھی زبان سریانی و
یونانی سے آگاہ نہین ہین خط وافر اٹھائین اور تحصیل کامل
مین مشغول ہون - نقل ہے کہ خلیفہ مامون رشید سوزبان
مین واقفیت رکھتا تھا اور اون زبانون مین ایسا ملکہ
حاصل تھا کہ ہر اہل زبان سے اوسکی زبان مین بے تکلف
گفتگو کرتا تھا مامون رشید نے ایکبار حالیس من سونا
شہنشاہ یونان کو فقط اسلئے دیا تھا کہ وہ حکیم لیوکو

کچہ ایام کے لئے انکی خدمت مین واسطے تعلیم کے بھیجدے اور علاوہ اس
معاوضہ زرخطیر کے یہہ وعدہ کیا تھا کہ اگر شہنشاہ یونان اس
فلسفی کو برائے چندے ہمارے پاس بھیجنا منظور کریگا تو ہم ابدالاباد
تک اس سے مصالحت رکھینگے - عہد سلطنت مامون رشید مین
بغداد اور اسکندریہ اور اکثر بلاد عظیم مین بڑے بڑے کتب خانے
سرکاری مقرر ہوے اور ہر بادشاہان بنی عباس ممالک ایشیا
و افریقہ کے اشاعت علوم مین سرگرم تھے اور ہر بادشاہان
بنی امیہ ملک اسپین یعنے اندلس مین ترقی علوم سے اہل یورپ
کو مستفید کرتے تھے چوتھی صدی ہجری مین کاردوا تخت
گاہ اسپین تمام یورپ مین درباب ترقی علوم و فنون مثل
آفتاب کے مشتہر ہوا تمام یورپ کے لوگ کاردوا مین جاکر بمدارس
اہل اسلام تحصیل علوم و فنون کرتے تھے -

جسوقت مین کہ علوم و فنون کی کوی نہین مدد کرتا تھا اور اسکی
ترقی کی فکر کسی کو نہ تھی اہل عرب یعنے اہل اسلام ترقی علوم و فنون
مین نہایت سرگرم تھے اور تمام عالم مین بڑی کوشش و جانفشانی
کے ساتھہ اپنا زر خطیر خرچ کرکے اشاعت علوم و فنون مین مشغول
تھے جغرافیہ و تواریخ و ریاضی و علم طبیعی الی غیر ذلک
کو ان لوگون نے اپنی سعی بلیغ سے وہ رونق دی کہ زمانہ سابق
مین کبھی حاصل نہوی تھی کسی انگریزی تاریخ عرب مین یہہ
لکھا ہی کہ اہل اسلام کے اسقدر زر خطیر اشاعت علوم و ترویج
فنون مین صرف کیا ہی کہ اب تک اہل یورپ نے ہرگز اوسقدر
خرچ نہین کیا - یہہ لوگ ویسی ہی ترقیات عجیبہ تمکین علوم و
فنون مین بڑے کارلائے جیسی کہ ملک گیری اور کشورکشائی

ہین بہت سے الفاظ السنہ یوروپ مین زبان عربی سے اب تک
مستخرج مستعمل ہین مثلاً الکحل اور الجبرا - وغیر ذلک جیسا کہ استعمال
الفاظ یونانی کا کتب عربیہ مین علی الخصوص علم طب مین اکثر پایا
جاتا ہی اور اسکی وجہ یہی ہی کہ اہل عرب نے تعلیم علوم یونانیون سے
لی ہی کہ اسی طور پر چونکہ اہل یوروپ تعلیم یافتہ اہل عرب ہین
الفاظ عربیہ السنہ یوروپ مین برابر مستعمل پاسکے جاتے ہین اور
کتب متداولہ مین داخل ہین - اہل اسلام نے علم جغرافیہ مین وہ
کوششین کین اور وہ تحقیقات بہم پہونچائین کہ زمانہ اہل اسلام
سے زمانہ حال تک اکثر اونہین تحقیقات پر عمل کیا جاتا ہی اور
کتب جغرافیہ حال مین سند لائی جاتی ہی - کتب جغرافیہ مصنفہ
ادریسی و ابو الفدا آج تک قابل دید سمجھی جاتی ہین تقریباً دو سو
برس بعد ہجری نبوی مقدس کے اہل اسلام نے علم تواریخ کی
تحقیقات مین التفات کرنا شروع کیا اور بہت اہتمام کے ساتھ
اس علم مین بہت تحقیقات بہم پہونچائین چنانچہ تواریخ عالم
مصنفہ مسعودی و تباری - و ابو الفرج - و المکین - و ابو الفدا
و فوریری - و سیوطی - آج تک قابل استناد و تصور کیجاتی ہیں
اور برتے برتے اوستاد اس علم کے اون لوگون کے قول سند
اپنی مصنفات مین پیش کرتے ہین حکیم بو علی سینا و ابو نصر فارابی
نے کتب مصنفہ حکیم ارسطو پر مختلف حواشی تحریر کئے ہین یہ دو حکیم
حکیم اور دیگر حکماء عرب علم کیمیا و علم فلاحت و علم طب مین مہارت
تام رکھتے تھے و علم تواریخ طبعی پر ویری اور ابن بیطار اور قزوینی
نے نہایت عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کی ہین ایسے ہی علم ریاضیات
مین بھی عرب نے بغایت ترقی کی - اعداد جنکو حکماء عرب نے لکھا ہندسے
کہتے ہین یہ بھی عربی لفظ ہی - اور علم ہندسہ بھی انہین
کا ایجاد کیا ہوا ہی اور علم مثلث جو زمانہ حال مین جاری ہی ہے
بھی مطابق تہذیب اہل عرب کے جاری ہوا ہی علم مثلث جو خاص
یونانیون کا ایجاد کیا ہوا تھا وہ نہایت ہی غیر مہذب تھا اہل عرب
نے تحریرات علم مثلث کو گھٹا کر علم جبر و مقابلہ زیادہ شامل کر دیا
علم نجوم کو بھی اہل عرب نے بہت بڑی ترقی دی اور کمال کو پہونچایا
مگر نہایت افسوس کی بات ہی کہ اب اہل اسلام مین علوم ریاضی
کی طرف انہماک نہایت گھٹ گیا ہی باوجودیکہ علم ریاضی سے
تحقیق الموحقہ کی ہرگز کسی دوسرے علم کی نسبت کم نہین ہوتی ہے
اور باعتبار وفور دلایل کے تو حکما لاشک ہی اور امور دنیوی
کے نہایت کارآمد - علی ہذا القیاس علم جغرافیہ و علم تواریخ سے
بھی عقل کو نہایت درجہ کی جلا اور مسیقل ہوتی ہی - اور تواریخ
دان حکما آزمودہ کار عالم ہو جاتا ہی لیکن اہل ہند کو علم جغرافیہ
و تواریخ سے نفرت کلی معلوم ہوتی ہی اور مطلق التفات نہین
پایا جاتا ہی وجہ ہی کہ ان علوم ثلثہ کی کتابین اہل ہند کے کتب
خانون مین بہت ہی قلیل موجود ہین الغرض اہل ہند کو چاہئے کہ
اپنے مفید اور مضر کو سوچین اور اپنے کو سستی اور کاہلی سے پاک
کر کے تعلیم علوم و کسب فنون کے طرف متوجہ کرین اور چستی اور
عاقبت اندیشی کے ذریعہ سے جملہ مقدمۃ العلوم یعنے علم ادب
مین استعداد کامل بہم پہونچا کر فایز علوم مذکورہ ہو جائین تاکہ
یہہ افلاس اور محتاجگی جو روز بروز ہند مین ترقی کرتی جاتی ہی
مبدل بہ جاہ و ثروت ہو جاوے و ایام چند روزہ زندگی کو
باآسایش و اطمینان بسر کرین فقط جریدہ روزگار عدالس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

شعبان ۱۳۲۵ھ — شمارہ ۵ — جلد ۷ — ۹۵ — ۱۲

منشور رسولان ہمہ مختوم بخاتم
توریت بلا تورید انجیل بہ تبجیل

باخاتم وحیر آمدہ منشور محمد
گویند بصفت وسیرت سرور محمد

منشور محمدی

۹۵ ۱۲

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل برافتاد ز تبجیل

توقیع خطابت منشور محمد
چون گشت علم رایت منشور محمد

چشم تو تا نام خدا سرمہ نیافت کشید — تو تا دیدہ کسی غیر خدا آمدہ
ہیچ کس بار شرف قدر بلندت نرسید — ابر و ہر دوسر اصل علی آمدہ
فقر را فخر ضو انخاشت نبی حسن عمل — بادشاہی دو عالمین گدا آمدہ
ہمصفیر بت کہنہ طائر سدرہ اعجاز — کہ بوصف شہ یثرب بنوا آمدہ

بقیہ پادریون کے سوالات کے جواب

پس جو اعتراض کہ آپ ہمارے نبی کے معجزات کی نسبت کرتے ہوئے شکوک و شبہات منکرین حضرت عیسی کے معجزات مین پیش کر سکتے ہین - چنانچہ یہودی وغیرہ کلام کرتے ہی ہین ثبوت کامل کجا - اور نبی اسلام کی بعض پیشین گوئیون پر جو یہہ اعتراض عیسائیون کا ہی کہ یہہ آئندہ کی خبرین مثل غلبہ روم و فتوحات ازراہ قیافہ واسطے دل بڑہانے اصحاب کے تھے تو اسیطرح یہود حضرت مسیح کی نسبت کہتے ہین کہ انحضرت نے اپنی گرفتاری کا حال بنظر خیالات اوسوقت کے عقلاً بیان کر دیا کیونکہ وہ خوب جانتے اور دیکھتے سنتے تھے کہ لوگ میرے درپی ہین - اور یہود کا طرز صحبت اور نفاق اون پر ظاہر ہوگیا تھا کہ یہہ یار نہین بلکہ مار در آستین ہی - صلیب پر چڑہانا دہان کا دستور تھا اور اپنی بے طاقتی و عجز حضرت عیسیٰ کو ظاہر ہی تھی - پس واسطہ اعتقاد بڑہانے کے بالفرض یہہ خبرین حواریین کو سنادی ہونگے - اس سے کچہ عقلمندی ظاہر ہوتی ہی نہ معجزہ - توبہ توبہ معاذ اللہ - اور یہہ بھی فائدہ منکر بیان کر سکتا ہی کہ ایسے بیانات سے لوگ بعض وقت مظہر کو مظلوم سمجہ کر آزار سے باز رہتے ہین - علاوہ ازین تعجب ہے باوجود اظہار نام یہود اسکے اس کمبخت کو کسی حواری نے نہ مارا یا نہ سمجہایا - اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ سب باتین بعد کو تاریخا نہ جوڑلین - عیسای اس تقریر کے مقابلہ مین دیکھئے کیا کہہ سکتے ہین - فصل - عجائب و خصایص قرآن شریف اگرچہ بہت ہین اور فصاحت ایک امر وجدانی ہی تحریر و تقریر مین کیا آسکے - اول یہہ کہ باوجود مضامین صحیح وغیر رنگین کے ایسی عبارت پیوستہ و معتظمہ ہی کہ نہایت صاف و سیدہا محاورہ زبان معلوم ہوتا ہے اول سے آخر تک ہر ایک سورہ یکسان - ایسے فصیح و بلیغ عبارت ہی کہ تمام عرب قایل ہین تہ پر تقلید اہل زبان کی معلوم نہین ہوتی - بعض جاوہ الفاظ کہ جو زبان پر عوام کے چڑہے ہوے تھے چہوڑ کر دوسرے لفظ ایسے بولے ہین کہ خواص کے زبان معلوم ہوتی ہی - مثلاً آیہ قد خلت من قبلہ الرسل مین قد مقدت جو مشہور ہی نفرمایا - ایسا ہی وباؤ الغضب من اللہ اگر آدمی عربی دان کہتا تو واکتبوا وغیرہ بولتا حالانکہ لفظ قرآن شریف جیسا عمدہ و بیار ایہان معلوم ہوتا ہی لفظ واکتبوا اس محلہ نہ تھا غرض ایک مقام جا بجا عبارت قرآن شریف ایسی خوبصورت و زیبا و برجستہ ہی کہ اہل عرب کے عام بول چال نہ تھی اور نہ وہ ایسی عبارت لکہتے پڑہتے تھے - مگر جان جب یہہ محاورہ سنا تو اپنی تحریر و تقریر سے اعلی درجہ قرآن شریف کو پایا اور پسند کیا - بلکہ تقلید و پیروی چاہئے - اور گو قواعد فصاحت پہلے کچہ مقرر ہون مگر سب کو بعد تحقیق قرآن شریف کے ساختہ غلط سمجہا

اور اب بھی جو قواعد مقررہ فصاحت خلاف قرآن شریف باقی
ہین وہ محاورہ زبان کے مخالف ہین - عبارت فصحای عرب
ان قواعد مخالفہ کو غلط ٹھہراتی ہی - یا بجای واجب جایز
بتلاتی ہی - قرآن شریف کے بعض محاورات یا لغات و
تراکیب کو اگر کسی عوام نے حیران ہوکر تعجب سے دیکھا اور اسی
عجیب و غریب سمجھا تب بھی خوبصورت جانا اور پھر بعد تحقیق شیوخ
فصحا نے اوسکی تصدیق کی چنانچہ لفظ کبار کا قصہ مشہور ہے
غرض سب محاورہ عرب ہی - مگر اعلی درجہ پر - علما و فصحا ایسا
بولتے و لکھتے نہین مگر سنکر غلط بھی نہین کہتے بلکہ تعجب کرتے
ہین اور پسند فرماتے ہین - ورنہ جہان مضمون وغیرہ پر
دفع دخل کے طور پر کشاف وغیرہ مین اعتراضات بیان
کئے ہین - تمام محاورہ قرآن شریف پر جو ایک عجیب طور پر
ہی کہ یہہ خاص طریقہ زبان کسی سے منقول نہین - اور کسی شاعر
کی کل زبان ایسی نہین پای جاتی - کیون اعتراضات اہل
عرب نکرتے - اہل زبان حیران ہین - کہین با قافیہ مگر سادگی
سے ہی - اور خواہ مخواہ پابندی قافیہ کی بھی نہین وہ بھی کمال
خوبی و اسلوبی سے - ایک شاعر یا چند ملکر ایسا کہتے تو
اسطرح پر نہوتا - اور ہرگز یہہ مضمون پوشیدہ بھی نہ رہتا
مضمون کیطرف سے شبہات جبر و اسکی طرف لوگون
نے کیے مگر عبارت کا جواب نہ آیا - اب آگے سنئے
عصر و شمس و شہر وغیرہ کی قسمین کہان مین جو آنحضرت ص
کا طریقہ نہ تھا - حروف مقطعات بیان کئے - بھلا ان سے
کیا فائدہ ظاہر ہی - خود جناب رسالتمآب نے انکی معانی

وجوہ نہ بیان کئے - بھلا آپ بھی ایسے باتین اپنی کتاب مین
لکھکر پھر جواب و کشف معانی سے عجز ظاہر کرنا انچہ معنی دارد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ قرآن شریف آنحضرت ص کا کلام نہین
اور کسی شخص نے دعوی تصنیف قرآن شریف یا شراکت کا نہین
کیا - اور نہ اسکی وجوہ و معانی آج تک بخوبی قابل تسلی کے بیان
کئے - پس معلوم ہوا کہ بی شک یہہ عبارت قران شریف بعینہ منزل
من اللہ ہی - قرآن شریف اگر آنحضرت کا بنایا ہوا ہوتا تو اپنی
ماباپ و اولاد و رشتہ دارون کی تعریف و وطن کی جا بجا
توصیف لکھدیتے - ایک لمبا چوڑا نسب نامہ بطور دیباچہ رقم
فرماتے - اونہون نے تو اپنی بھی تعریف بمبالغہ کہین نہ بیان کی
بلکہ اور رسولون اور کتابون کی توثیق و تصدیق بار بار قرآن
شریف مین موجود ہی - علم غیب - اور اپنی قدرت و اختیار
کامل سے قرآن شریف مین کیون انکار کرتے - باوجود بیانی توحید
جا بجا خدا کی جانب جمع کی ضمیرین دھلا کیا توبہ تو اتنا بھی
نہین جانتے تھے - غرض جو عجائب و مشکلات کتب سماوی
مین تحت قول خدا و رسول ہین - اوسیطرح قرآن شریف مین
بھی موجود ہین اور عبارت کا اسلوب و ڈھنگ علاحدہ - پھر
افسوس عیسائی صاحب قرآن شریف کو کتاب خدا نہ بتاوین
اور اپنے چار انجیلون کو مع خطوط و مکاشفات حواریین خدا
کی ایک کتاب ٹھہراوین - اور باقی اناجیل کمیاب و نایاب
کو غیر صحیح سمجھین - مجبور رہ کر تعجب آتا ہی کہ آنحضرت ص نے
جناب مسیح کی وصف قرآن شریف مین کی - اور بقول -
عیسائیان سورہ مریم لکھے کوی سورہ اپنے ماباپ یا مادر

اسمعیل کی تو صیف مین تصنیف نکی - سورہ حوا کسی سورہ کا نام
نہ رکھا بلکہ بجز مریم کسی عورت کا نام بھی قرآن مجید مین نہین آیا
کیا یہ آنحضرت کا کام ہی - لیکن افسوس اب ولایت کے
سادہ بھولے پادری اس تصدیق کا بدلا اہل اسلام کو خوب دے
رہے ہین کہ آنحضرت مصدق انبیا کی خدمتین گالیان کھواتے
ہین - اگر سرکار انگریزی کچھ بھی ان پادریون کے کہنے پر چلنے
تو ضرور یہہ مسلمانون کو قتل کروا دیتے مگر گورنمنٹ منصف ہی
بعض کم ذات بدقوم بطمع نان و عزت پادریون کے ساتھہ ہوکر
زیادہ زبان درازی کرتے ہین انشاء اللہ تعالی حضرت عیسی
ان لوگون بدگویون سے سمجھینگے - جب ننگے تلوار لیکر جلتی آگ
مین کودینگے اور دشمنون کو مثل نمک گلا ینگے - جب مین
یہان تک بفضلہ تعالی جلد اسکو ختم کرچکا تو میری قلم کو خدا نے
یہہ روانگی دی کہ کچھ ہدایت المسلمین وغیرہ کا حال بھی لکھون
واضح ہو کہ اوسمین اکثر لکھا ہی کہ فلان لفظ ہذیل کا ہی اور فلان
یمن کا تو یہہ لفظ قریشی نہین - پس اسلئے فصیح نہین واہ کیا
دلیل ہے کیا ہذیل و یمن وغیرہ عرب مین نہین - دوسری
زبان قریش متضمن ہے سات لغت پر اور اوسمین بھی بہت
سے الفاظ چند قبایل کے ملے ہوے ہین - اور یہہ قاعدہ
ہی کہ ایک ولایت کی زبان مین وہان کے سب اضلاع و
اطراف کے لغت مشترک ہوتے ہین - پس سب الفاظ غیر قبایل
کے غیر فصیح کیون ہونے لگے - جبکہ وہ اوس مقبولہ زبان
مین مستعمل ہوجاوین - اور چونکہ خود پادری صاحب رقم
فرماتے ہین کہ مکہ مین کعبہ کی زیارت کو اطراف و جوانب سے
لوگ آتے تھے - وہان کے اوسی سب طرح کی بولیان
بولتے تھے - وہان کی عربی ایک زبان مثل اردو کے ہوگئی تھی
پس جسطرح اردو مین پنجابی و پوربی الفاظ ہین اسیطرح
قریش کی بولی مین اگر ہذیل و یمن کے الفاظ ہوے تو بھلا
کیا غضب ہوا - اگر آپ یہہ ثابت کرتے کہ یہہ الفاظ فصحاء
عرب و قریش مکہ مین غیر مستحسن ہین - روایت مقبولہ مین تو البتہ
ایک بات تھی - پر مشکل یہہ ہی کہ تفاسیر سے آپنے اعتراضات
تو لکھدیے اور اونہین تفاسیر مثل کشاف وغیرہ مین جو
ان باتون کا جواب لکھا ہی وہ چھپا گئے - چنانچہ غیر محققین کے
عادت ہی - حالانکہ یہہ مجادلہ و مکابرہ اب نہایت نازیبا
ہی - جاہلون کو بہکانا ہی - اور جس طرح آپنے سہو کاتب
وغیرہ کے اظہار مین لارن صاحب وغیرہ مفسرین بائبل کو
دیانت کا تمغہ دیا ہی اور بیچارہ مسلمانون پر طعن کیا ہی کہ
اونہون نے اپنے غلط نسخے قرآن شریف کے بامانت نہ رکھی
سو اسیطرح آپکے حوصلہ کے موافق کوی کہہ سکتا ہی کہ دیکھو
اہل اسلام نے خود تفسیر قرآن شریف مین بطور دفع دخل
مقدر اپنی طبیعت سے دشمن کی طور پر قرآن شریف پر
اعتراضات لکھکر جواب باسوال دیے ہین یہہ عین اونکی
ایمان داری و دیانت ہی اور آپکے مفسرین لارن صاحب
وغیرہ نے بہت کچھ عیب پوشی اور اصلاح عقلی دی اور
جو اپنے موافق نپایا اوسے دبایا مگر یہہ چند مقامات ناچار
جیسے جورے ہین چھپے جاتے اور وہ بجیلہ اظہار دیانت
سچا بنکے کہدیے اسطرح لکھدیے اور چونکہ غلط نسخجات

مروج ہو گئے اسلئے وہ باوجود اب تک یوروپ کے
کتب خانون مین موجود ہین - اون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ
غلط نسخے صدہا سال تک باقی و منقول و مروج رہے - بیشمار
قران شریف مین بغرض تسلیم اگر کچھ بطور حاشیہ و شرح
شان نزول اختلاف بھی تھا تو وہ ایسا ہیچ و پوچ وغیر مروج
وغیر مقبول تھا کہ جلد بفضل خدا بادنی توجہ اونہین دنون
مین جب یہہ اختلاف قرات مین ظاہر ہوا سب محو ہو گیا
کہ نام و نشان اسکا زمانہ مین نرہا - یہہ اختلاف بغرض
وجود ایسا تھا جیسا قبالہ کی تحریر کے وقت بعض مسودات
مین ہی اور سیوقت اوسکا فیصلہ بخوبی ہو کر ایک قبالہ بلکہ دو
نقلین صاف لکھی جاتین اور وہ سب کے نزدیک مروج و مقبول
ہو - بخلاف اُنکی تحریفات و جعلی انجیلون کی کہ صدہا رواج
پا گئین - اور سیکڑون جگہ نقل ہوے - پھر افسوس ان
عیبون کو ایسا دباتے ہین کہ گویا یہہ عیب چھپ جائیگی -
گو آپ کیسی ہی چالاکی کرین مگر ممکن کیا جو ان باتون کو
رلا سکین اختلاف قرأت قرآنی کے باب مین جسقدر آپ
تحقیق کو کام فرما دینگے صحیح اسی قرآن شریف کو پائینگے بخلاف
بائبل و اناجیل - نہ اونکی تصحیح کا قاعدہ مقبول - نہ اونکی تحقیق
کی صورت معقول - پھر اتنے دنون بعد کہ جب کوی بھی راوی
زندہ نرہا - غرض پادری صاحب یہہ سب جانے دو - اول جلد
تبین الکلام ہی کی دیکھو جسکے مصنف نے عیسائیون کے نزدیک
بے تعصب لکھا ہی اور البتہ صلح خیر کو کام فرمایا ہی جو انکا طریقہ
مشہور ہی مگر تسپر بھی صاف ظاہر ہی کہ طرز تحریر بھی بائبل کا
خلط بحاشیہ و تفسیر بطور شرح ہی جسکے متن کی تغییر نہو - جلد اول
تبین الکلام سے جسکی بے تعصب لکھنے مین شک نہین بخوبی اسقدر
بے ضابطگی بائبل و اناجیل اربعہ کے خصوصاً ظاہر ہی کہ اسمین
بہت کم تحریف ثابت ہونے مین بھی بڑے بڑے عمدہ مطلب
مسلمانون کے ثابت ہو سکتے ہین - مسلمان کب کہتے ہین کہ
کہین تورات و انجیل مین قول خدا و رسول بالکل نہین
مگر اس اختلاط مین بھی مسلمانون کے مقاصد ثابت ہین
مثلاً آپنے تحقیق الایمان مین ایک پیشین گوی جناب
مسیح کی لکھی ہی کہ مین تکلیف سہونگا اور زمین سے
اٹھایا جاؤنگا اور مارا جاونگا - جبکہ آپکے اناجیل وہ غلطیون
کے پڑھاتے ہین تو ایک لفظ قتل کیا جاونگا بڑھا دیا تو
کیا مضایقہ - جناب مولانا و بالفضل اولیا امام اہل فن
مناظرہ منصور من اللہ مفسر بائبل حافظ تورات و انجیل مولوی
سید منصور علیخان صاحب دام ظلہم علی رؤسنا المعتقدین و المستفیدین
بالافادہ والافاضہ نے رسالہ انجام عام مین خوب نقلاً
ثابت کیا ہی کہ اکثر فرقے عیسائیون مین ایسے ہین جو حضرت
عیسی کے صلیب پر کھینچنے کے قایل نہین - سبحان اللہ - علاوہ
ازین مشکل تو یہہ ہوی کہ اصل نسخہ انجیل کا باقی نرہا یہہ
سب ترجمے ہین پھر کسی سے پرتال کرین - ہمارے ہان
اگر کسی کتاب کے ترجمون مین فرق ہو تو اصل کتاب سے
صحیح کر سکتے ہین - اسکا اصل نسخہ تو عبرانی اونہین ٹونون
سے گم ہی - افسوس روے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد
یونانی نسخون سے پادری لوگ ہمکو بہکاتے ہین - بھلا یہہ جو

آپنے تحقیق الایمان مین لکھا ہی کہ جیسا سانپ موسی نے
میدان مین اوتھایا ایسا مین اوتھایا جادو نگا اسکے تو یہہ معنے
ہین کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر اوتھائے گئے مگر دوسری جگہہ
مار اجادو نگا زیادہ بڑھا دیا ترجمہ غلط کر دیا مضروب کا ترجمہ
مقتول کر دیا تو پتہ جب تک کہ اصل نسخہ کسی کتاب کا ہو قیاسی
تصحیح بعد مدت مدید ہرگز ممکن نہین کیونکہ عالم لوگ بے نقل
صحیح خدا کی کتاب کو اپنی عقل سے کسطرح لکھہ سکتے ہین
خصوصاً جبکہ اوس کتاب کے موافق اور کتابین فقہ وغیرہ
کی طور پر تصنیف نہون - اور ہون بھی تو کیا اصل کتاب
قیاساً وعقلاً پھر تیار ہو سکتے ہین - ہرگز نہین - اب امتحان
کر لو بات کنگن کو ارسی کیا ہی - پس ای پادری صاحبو آپ
ہمکو ایسے عام فریب باتون سے نہ بہکا ہو اور ایسے بعض
نقلیات واہیات کے معارضہ سے نہ دہمکاہیو کہ آپکے یہہ
کتابین کسی طرح قرآن شریف کے تواتر سے کچھ بھی نسبت
نہین رکھتے - چونکہ اس باب مین بخوبی تحریرات ہو چکین اور
اگرہ مین بڑے دھوم سے علی الاعلان بعد اشتہار عام وشروط
مالاکلام تقریرات زبانی ہو چکین اور اب کچھہ ہی کوی کہو مگر
پادری فرنچ صاحب وکئی صاحب اول سب کچھہ مان چکے
اور پھر پادری فانڈر صاحب بھی اہل اسلام کے دلایل جان
چکے - پھر اعجاز عیسوی نے خوب لوہا بجایا - جواب کسی سے نہ
نہ آیا - مان اب وہ دن گئے لوگ مر گئے دنیا کا خیال ولحاظ
غالب ہی - اسواسطہ القدح بشکست وآن ساقی نماند -
آپنے میدان خالی دیکھا - حالانکہ بعد ازان جو میدان تحقیق
صاف ہوا ہی وہ ابھی نہین دیکھا اگر انصاف ہو اور مکابرہ
منظور نہو تو فقط تحریف ہی مین آپ سے گفتگو ہو جاے
کیونکہ زبانی ذرا جلد فیصلہ ہو جاتا ہی - اور نیز ہمکو انطباع کتب
کی طاقت بھی نہین کسیکو شوق بھی نہین - جرأت بھی موقوف
ہی - اسلئے آپ سے یہہ مقصود ہی - اور ایسی گفتگو بطور خلصہ
دوستانہ طور پر ہو سکتی ہی لیکن افسوس آپ کو تو تحقیق
وانصاف منظور نہین معلوم ہوتا بلکہ اوپنی دکانون کی تلاش
سے فقط نام آوری ظاہر ہوتی ہی - لکھنو آپ تشریف لے گئے
اور یہان دہلی مین باوجود ملاقات وکلام ودرخواست
بلا سبب آتے جاتے کچھ بھی توقف نفرمایا - یہہ طلب تحقیق کے
خلاف ہی جسکا آپ کو دعوی صاف ہی - رہی تحریر اوسکا یہہ
حال ہی کہ فیصلہ دیر مین ہوتا ہی - کاغذ وروشنائی بہت
ارزان ہی - چھاپہ کی کل موجود ہے جسکو زیادہ موقع تحریر و
چھاپہ کا ملا اوسنے اتنا زیادہ لکھہ دیا کہ دوسرے کا دماغ بھی
پراگندہ ہو گیا - یہہ آپ خود بھی تحریر فرماتے ہین کہ مسلمان ملا
مساجد مین بے پروا بیٹھے ہین وہی پہلی درسی معقولی کتابین
دیکھہ رہے ہین یا تقلید کی لکیر پیٹ رہے ہین - شیخ این لغت
ومحقق این بگفت - جملہ تقلید وسراسر حرف مفت - اب
جو بعض رسایل لکھے گئے تو اونکا جواب آپ کی طرف سے
اب تک نہین لکھا گیا - تاریخ محمدی جو آپنے لکھی اور دہوکا
دینے کے واسطے اوسکا نام بجای مطلع شمس محمدی یہہ نرکھا و
ایسی کتاب ہی کہ جو کوی پادری عماد الدین صاحب کا حال
اونکے واقعات مطبوعہ اور اہل وطن اور دفتر سرکاری

و مدرسہ فاضلکا سے تحقیق کرکے لکھی کہ لڑکے نے تختی ماری اور فاضلکا کا مدرسہ کیون تباہ ہوا۔ صاحب مجسٹریت تک نوبت پہونچی۔ سررشتہ تعلیم کے افسر واقف ہین۔ کبھی سول شاہی ریش و بروت ندارد۔ ایکدفعہ پانی پت مین قلندر صاحب کی مسجد کے صحن مین حالت وجد بھی طاری ہوی لوٹتی پھرتی تھی ایک شخص نے سر و پانی کا لوٹا بھرا ہوا سر پر ڈال دیا۔ چپ ہو بیٹھے مگر حال کھل گیا۔ گویا لوگ انکے حال غیر صحیح جانتے تھے۔ چنانچہ ایسی ایسی جعلی داستان واقعات عمادیہ سے بھی ظاہر ہین۔ جب کہین دال نہ گلی تو پادری کلارک صاحب کو ایک غیر ولایت مذہبی آدمی بار کو ویسے ہی ہوگئے۔ اور کچھ مسلمانون کی کتابین دیکھکر پادری صاحب کے مدوسی غیر محقق اعتراض اور تقلیدی جواب لکھنے لگے مگر بجز آپکے ذاتی فائدہ کے کچھ کسی کو ان وری وری کی باتون سے فائدہ نہین۔ اور نہ مسلمانون کو کچھ نقصان۔ البتہ الحاد و دہر جو پادری مذہب کا نتیجہ و خلاصہ ہی وہ خود بخود زمانہ کے پرتو سے پھیلتا جاتا ہی اصل اسلام و عیسای و ہندو سب کم رہتے جاتے ہین۔ آزادی مزاج کو مرغوب ہی۔ عیش ہر کسی کو مطلوب ہی۔ سوا البتہ جو کوی کسی مذہب کا خلقت کو بہکاتا ہی اکثر اوس مذہب مین عزت پاتا ہی۔ دنیا حاصل کرتا ہی خدا یتعالی نیتو نکا واقف ہی۔ اس تاریخ عمادی مین یہ بھی لکھا ہی کہ آنحضرتؐ کے بعد چند تلوارین و اونٹ وغیرہ کچھ اسباب باقی رہا تھا جو امیہ وغیرہ کے مکان رہتا ہی پھر آپ طعن کرتے ہین کہ حضرت مسیح کے بعد خاک بھی گھر سے نہ نکلی۔ یہ سچ ہی کہ اونکے گھر بھی نہ تھا مگر یہ غور فرمایا کہ آنحضرت کا ظاہری سامان فتوحات ملک کسقدر تھا۔ اگر اس سلطنت پر پہنچنے کے آلات جنکو مثل موسی اسباب طاعت خدا جانتے تھے موجود ہوگئی تو کیا جاے طعن ہی۔ حضرت عیسی سے مقابلہ کرنا جب زیبا تھا کہ حضرت مسیح کو یہہ فتوحات ظاہری میسر ہوتے۔ جناب داود و سلیمانؑ وغیرہ سے مقابلہ نہ کیا۔ حضرت اسحاق و حضرت موسی کے سامان سے نہ ملایا۔ جناب مسیح کے حال کو ذرا حضرت یحیی کے زہد و صحرا گردی و بے آرامی سے ملائیے کہ ذرا بھی دنیا سے لگاؤ ظاہر نہین ہوتا بخلاف جناب مسیح کے کہ اونکو تو یہودیون نے قطعی اسی شبہ مین پکڑا کہ ہماری سلطنت کھونے کو ترغیب بد دیتے ہین۔ غرض پادری صاحبون کو نظر بر طعن ہی۔ اسی کی روٹی کھاتے ہین دوسری آنکھ کا تنکا شہتیر دکھاے دیتا ہی۔ اپنی آنکھ کا لٹھہ نہین سوجھتا۔ گویا جناب مسیح نے اسی فرقہ کے حق مین فرمایا ہی تاکہ اس عادت سے باز آوین۔ لیکن پیشہ آدمی سے بمشکل چھوٹتا ہی۔ خصوصا جبکہ اوسمین سہولت اور حصول دولت ہو۔ تحقیق الایمان مین اسیطرح جناب مسیح علیہ السلام کی تعلیم تعلیم محمدؐ سے ملاے۔ حالانکہ تعلیم عیسوی خود تعلیم محمدی ہی کیونکہ جسا آنحضرت نے اصل انجیل کی اجرانی مین بھی تصدیق فرمای اور حضرت عیسیٰ کی توصیف کی۔ جس یہودی نے مسلمان ہوکر ذرا بھی حضرت مسیح کی طیب ولادت مین شک و شبہ بموجب مشہور کیا اوسپر خفا ہوے اور اوسکو کافر بتلایا۔ اور سوا حضرت مریم کے کسی کا نام عورتون مین قرآن شریف مین نہین آیا۔ اور اہل کتاب کو خیانت کا الزام دیکر اصل کتاب کی تصدیق اسطرح فرماے کہ جا بجا وہ [illegible] نقل فرما

مثلاً والاخرۃ خیر وابقی ان ھذا لفی الصحف الاولی
الخ وکانت امہ صدیقۃ وغیرہ اخر ہے پس ان آیتوں سے رسالت کی
شہادت قرانی ایسے ہی مقامات کی تصدیق ہے نہ مطلق
اناجیل اربعہ و رسائل کی تصدیق کیونکہ تشلیث وغیرہ بیہودہ
مضامین کو بالتصریح قرآن شریف مین رد فرمایا ہی پس اصل
تورات وانجیل وہ ہی جو قرآن شریف مین موجود ہی کہ مسلمان
روزہ نماز وغیرہ مین اوسکی تلاوت کرتے ہین - اور اکثر
عیسیٰ بن مریم اسواسطہ فرمایا کہ یہودیون کا قول متروک ہوجاوے
اور نیز ابن اللہی بھی پسند نہ تھی - پس افسوس کہ پادری لوگ
یہہ سلوک بہوجاوین اور سب سے زیادہ بجای کفار قریش طعن
کرنے لگین اور نئی کمینہ کرشتانون کو نوکر رکھین تاکہ بحسب
عادت اجلافانہ اونکو کسی کو برا کہنے مین زبان کو لگام نہو
باقی تعلیم محمدی مین جو برائیان نکالی ہین اونکی برائی بھلائی
سب رسمی ہین یعنے رواج سے تعلق رکہتی ہے کچہ یقینی
برای ہر ایک خاص وعام کے نزدیک ثابت نہین - اسی
طرح ہر ایک شخص دشمن کو کہہ سکتا ہی چشم بد اندیش کہ
برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ۔ یہہ یاد رکہنے اور خوب
سمجہ لیجئے کہ طاعن ومنکر کو بڑی گنجایش ہے - ہم حضرت
عیسیٰ کے بفضل خدا و بطفیل مصطفےٰ مقر ہین - ورنہ آپ جیسے
ہنود و یہود سے عہدہ برا ہو سکین وہ ہم خوب جانتے
ہین - ہان آپ بھی ان لوگون پر طعن کر سکتے ہین مگر عیب
ولادت جناب مسیح اگر ہنود کے مقابلہ مین ثابت کردو تو
سات سلام کرین - یہہ بھی مسلمانون کا مسلک ہی کہ انہون نے

حضرت عیسیٰ کا مردہ کو زندہ کرنا تمام الہشیا مین پہیلا دیا ورنہ
ہندو اسکو سب سے غریب دریاؤن سرا سر ہندوستان
کی فریب مین آرہے ہین جو مسلمانون سے کٹر عداوت دل مین
رکہتے ہین ورنہ اہل اسلام حضرت مسیح کی بزرگی کے برے
سچے گواہ ہین جس قوم کی عملداری ہوتی ہی اوسکے مذہبی
لوگ ایسے باتین ایجاد کرتے ہین کہ جس سے ہر ایک خلاف مذہب
کا دل دکہے اگرچہ وہ کیسا ہی فریب ہو - ایسے متعصبون کے
خیالات جیسی ہم مذہبون کے حق مین اچھے معلوم ہوتے ہین
ایسی ہی غیرون کی نسبت اصل مین مذموم ہوتے ہین بالفاظ
تو رہا نہین جو مین اسکی قسم پادری صاحبون کو دو مگر یہہ
تو غور فرمائیے کہ انحضرت نے جناب مسیح کے حق مین کیا برائی
کی - کیا انسے زیادہ اپنی تعریف قرآن شریف مین لکہدی -
ایک جگہہ فرقہ علماء عیسیٰ کی تعریف بھی کی ہی آخر مسجد نبوی
مین بتھلایا لڑائی کو حکم ندیا - مباہلہ پر جب جمی عہد و پیمان کر لیا
اگر انا فتحنا و سورۂ کوثر سے ایک طرح کی فضیلت انحضرت
کی ظاہر ہی تو کلمۃ اللہ ہونا جناب مسیح کا بھی کلام اللہ مین
صریح ہی - اگر قرآن شریف مین خاتم النبین کا ذکر ہی تو متواتر
مسلمانون مین جناب عیسیٰ کا آخری نزول منقول ہی - سورۂ
الم نشرح و الضحیٰ و عبس سے وہ مضمون ظاہر ہی کہ اگر قرآن
شریف ساختہ ہوتا تو ہرگز یہہ مضمون اوس مین نہوتا -
حروف مقطعات خود لکہہ کر پھر آپ ہی کیون اوسکے معنی
نہ بتلائے - جیسا کہ منقول ہی اگر قصہ زینب مین حکم خدا نہوتا
تو انحضرت اوسکو قرآن مین درج نکرتے بلکہ سیکڑون

طرح سے معاذ اللہ مطلب عشق حاصل ہو سکتا تھا - قرآن شریف
مین کہہ کر کیون قبول بجاتے - کیون اپنے اوپر طعن لیتے
قرآن شریف مین کسی موجود آدمی کا نام نہین آیا - مگر اچھون
مین سے زید کا اور بدون مین ابو لہب کا یا احمد و محمد بھی آیا
ہی - زید کے نام کی تصریح کیا ضرور تھی - کفار قریش کا بھی یہہ
جھوٹا مسئلہ آپنے اسطرح توڑا اور بڑا طعن اپنے اوپر بیگم
خاگوارا کیا مگر افسوس عیسای اہل کتاب ہوکر کافرون کے
شریک ہوگئے ورنہ کیا زینب سے زیادہ خوبصورت عورت نہیں
مل سکتی تھی - ہدایت المسلمین مین قرآن کی فصاحت کا
انکار کیا ہی سو یہہ نیا دعوی غلط ہی کیا اچھا ہو کہ آپ
اسیطرح شعراء لکھنو و دہلی کے کلام مین بھی الفاظ ہندی
پنجابی پتی و پوربی جو اردو مین مستعمل ہین بتلا کر کہین کہ
یہہ سب کلام بہ سبب استعمال ان الفاظ کے غیر فصیح ہین - اصل
یہہ ہی کہ اپنے کتابین تو دیکھین ہونگے شاید اوستاد
کامل سے کم اتفاق ہوا ہوگا یا اپنا اپنا ذہن - اور یہہ کتب
کلامیہ و مباحثہ تو بجز مشورہ و اصلاح عیسائیان انکو
کسی مسلمان کی اصلاح سے دیکھنے کا اتفاق بھی نہین ہوا -
اب آپ سنئے کہ علماء اون تعریفون کا جو اپنے مختصر
معنی و مطول وغیرہ مین دیکھین سب کا یہہ ہی کہ اساندہ
و فصحا اوسکو پسند کرین اور انکار نکر سکین یا اسمین
اصلاح دین پس اب بتلائین کہ فصحای عرب خاص مین سے
کس نے اوسکی فصاحت کا انکار کیا بلکہ جو فصیح اپکے نظر دن
مین قرآن کے برابر مین مثل مقالات حریری وغیرہ سو وہ
خود فصاحت قرآن کے قایل ہین - لوگون نے اسکا مقابلہ چاہا
مگر اسطرح جیسے کوی مونہہ چڑاتا ہی - اور لوگون مین خوب اونکی
خاک اوری چنانچہ عنسی و متنبی وغیرہ کا حال آپ کو معلوم
ہی - قرآن کی فصاحت کا انکار تو کسی نے بھی نہین کیا تھا مگر
اظہار تعصب کیا یا انگریزی پادریون کو جو ان باتون سے
باقرار صاحب شمس الاخبار لکھنو واقف نہین خوش کردیا
ہان اگر تم یہہ کہتے کہ فصاحت مطلق معجزہ نہین ہو سکتی تو
بھی اور صورت اس کلام کی ہوتی کیونکہ معجزہ فرقان مین ہی
مطبوع ہوچکا کہ من حسب المجموع قرآن شریف کے فصاحت
ایک طرح کا معجزہ واسطہ فصیحان عرب کے ہوا اور اونکا
اقرار فیر زمان کے لئے اثبات معجزہ ہوا زیادہ تر تحقیق
اوسمین یہہ ہی کہ باوجود اشتہار عام ایک سورہ بھی قرآن کے
مقابل کوی منکر نہ لاسکا تو یہہ تحدی تھی یعنے خدا کی جانب سے
ایک روک تھی کیونکہ قرآن شریف مین یہہ دعوی اس طرز سے
ہی کہ ہرگز نہ لاسکین گے - اور اسوقت جناب رسالتماب ایسی شوکت
ظاہری نہین رکھتے تھی کہ کوی جرات بمقابلہ نہ کرسکے - اور آخر
منکرین جو شبہات بیان کرتے تھے کہ فلان شخص انکو بتلاتا
ہوگا تو اوسکا جواب قرآن شریف مین دیا گیا کہ وہ شخص عجمی ہے
اور یہہ عربی عبارت وہ کیا جانے - حضرت نے اوس معترض
کو قتل نکرڈالا بلکہ جواب دیا گیا - اس سے یہہ بھی ظاہر ہوا کہ غیر
عبارت قرآن شریف حضرت کو الہام ہوتی تھی اور کتب سابقہ
کی عبارت علیہم ہو سکتا کوی اہل کتاب بھی قایل نہین ہوا اور
عبارت فصیح پر اور ہر تحدی خدا کیطرف سے ہوی - اسلیے جو نکہ یہہ

آخری کتاب تھی اسواسطے بعینہ عبارت مخصوص مین نازل ہوئی
اور چار طرف سے بحفاظت و بزور تحدی اوسکی حفاظت کی
نقل لگائی گئی تاکہ قرآن شریف تا قیام قیامت بجای نبی آخر
الزمان قایم رہی اور تحریف لفظی مثل سابق نہونے پاوے
یہہ آخری حجت تھی خدا کے روحتم ہوی - عرب سے سخت ملک مین اور
بے سروسامانی کے ساتھہ جو تیرہ برس تک مسلمانون کو حاصل
رہی اسلام کا پھیلنا ایک عجب قسم کا اعجاز ہی - اسکی صورت
جو کوی منصف کتب صحیحہ تواریخ سے مطالعہ کرے تو صاف
ظاہر ہی کہ بلا شک خدا کی قدرت کا ظہور تھا - اور خالق کی
بڑی طاقت و شوکت ظاہر ہو رہی تھی - اس اسلام کے چرچا
اور پابندی کو دنیاوی حشمت سے کیا تعلق - بعد ہجرت تا وفات
سرور کائنات وہ حالات رہے کہ موسی و داؤد کی نبوت سے
کہین بڑھکر تھی - درویشی و عبادت و سلطنت اسطرح مخلوط و
محکم تھی کہ بلاشبہ دینی حکومت ثابت ہوتی تھی - کہیں کوی چیز
اسطرح کا تمام تھات مشرکین و یہود و عیسائیون کے سامنے
نہین پایا سکتا جس طرح وہ نبی زمان سے مصدق سب
انبیا کی تھی اسی طرح انہون نے یہہ گواہی اسطرح ظاہر و ثابت
کردی کہ تمام جہان مین پھیل گئی - گویا وہ توحید اور طیب
ولادت مسیح کی بنیاد عالم رکھہ گئی - اور یہود کی اسطرح جڑ کاٹ
گئی - جو مسیح کے بدگو اور عیسائیون کے جانی دشمن ہین -
آنحضرت کبھی ناحق سے نہ دبی - اور غلط کی رعایت نہ کی
سب سے زیادہ بت پرستون سے خفا تھے پھر یہودیون نے
ایک فرقہ عیسای کو جو حضرت عیسی کو خدا کہتا تھا اور ابن اللہ

کہتا تھا اوسے غلطی کا الزام دیتے تھے - آخر باطلین و منافقین
اسلام سے بھی بیزار تھے - ظلم و غیبت کی وہ مذمت کی کہ مدتون
اسلام مین یہہ عادت نہوی - لیکن بعد کمال قوت و اتمام حجت
جو اپنی صنعت کی خبر دی تھی - وہ آخر ظاہر ہوا - اور بغیر بت
اسلام باین منزل آئی - غرض آنحضرت کی اس درجہ بدرجہ
رضامندی و ناراضی سے خوب حقیت آنحضرت کی ظاہر ہوتی
ہوتی ہی - بجز ان کے پادری آخر مباہلہ سے عاجز آنکر صلح
کرگئے - عیسائیون کو تو اس قصہ واقعہ کے خبر مطلق نہین -
مگر قرآن شریف مین بخوبی آیۂ مباہلہ اس بات مین مذکور ہے
اور باہم سنی و شیعہ باوجود اختلاف مذہب خاص اس جگہہ
جو حضرون مشترک بیان کرتے ہین اوس سے اس قصہ کا وقوع بخوبی
ثابت ہی اور آثار معجزہ و نشان غضب خدا ہویدا معلوم ہوتا ہے
اور چونکہ آنحضرت عیسائیون سے نہ لڑے اور کسی فرقہ دیگر
سے بھی باون اوسکے عہد شکنی یا صدور خطای فاش کے
نہین لڑے یہہ دلیل حقیت آنحضرت کے ہی اور اسیطرح
آجنگ روم و انگلستان کی دوستی و وفاداری سے
معلوم ہوتا ہی کہ اہل اسلام حقیقی اور سچے عیسائیون مین
اتحاد ہونا چاہئے نہ بیجا تعصب - باہم موافقت مناسب ہے
فقط

برلین کے معاہدہ کی صورت

ابتک ہر ایک کی نظر برلین کے قونغرہ کی طرف متوجہ ہو کر بہت
بے صبری سے چاہتا تھا کہ قونغرہ کا نتیجہ معلوم کرے اب
چند روز سے برلین کا قونغرہ تمام ہوا و جو قرار او سمین دولتو

نکی مرضی کے خصوصی دیا ہی اوسکو بعضے یورپ کے اخبارونے درج کیا
اگرچہ اوس معاہدہ کے تا بعضے دونکا مضمون معما کی طرح پر ہی مگر
اب جیسا ہمنے معاہدہ مذکور کو اخبار رسمی (نای فرای پرس)
مین جو استر یا مین طبع ہوتا ہی مشاہدہ کیا بعینہ مادہ بمادہ ذیل
مین درج کرتے ہین۔

۱ - مادہ بلغارستان ایک امارت مستقل و دولت عثمانیہ
کو تابع ہوکر والی اسکا ایک عیسویون سے ہوگا اور اوسکا عساکر علیہ
بھی ہوگا۔

۲ مادہ - بلغارستان کے حدود کو معین کرتا ہی (مگر اس باب
مین کچھ ایضاحات اخبار مذکور مین مشاہدہ نہوا)

۳ مادہ بلغار کا پرنس ایک ہیئت معتبر بلغار کی طرف سے
انتخاب ہوگا۔ دیوروپ کی حکمدارونکی خاندانونکی پرنسونسی کوی بھی نہوگا

۴ مادہ (طرنوی) مین بلغارونکی معتبرون سے ایک ہیئت جمع
ہوگی و پرنس کے انتخاب کرنے سے اول امارت مذکور کی قانون
اساسی کو بقید قلم لائیگی۔ ہیئت مذکور مقدار نسبت نفوس
ملل مختلفہ کی ہر ملت کی اعضا سے مرکب ہوگی۔

۵ مادہ بلغارستان مین سبھی مذہب و ادیان آزاد و مساوی ہونگے

۶ مادہ قانون اساسی اعلان ہونے تک بلغارستان کا
ادارہ موقتہ ایک روسیہ کے مامور کو حوالہ ہوگا۔ اس مامور
کی اجرائات کو تفتیش کرنے کے لئے ایک مامور عثمانی و مجلس
قونسلوس بھی تعین و تشکیل ہوگی۔ اگر روسیہ و دولت علیہ
کے مامورین کے و یا قونسلوسونکی درمیان مین اختلاف
ہو یہ جسطرف اکثریت ہوگی اوسیکا قرار مقبول ہوگا۔ اگر
اکثریت رای روسیہ کی مامور کی رای سے مخالف ہوا سوقت
ایک مجلس کی رای کو جو سفرای استانبول سے تشکیل ہوگی مرجعیت
کرکے مصلحت تسویہ ہوگی۔

۷ مادہ - روسیہ کا مامور جو ادارہ موقتہ کے واسطے معین ہوگا
اوسکا وقت تھانو پھیرتک ممتد رہیگا و اس مدت مین جو
پرنس انتخاب ہونیکا ہوگا اوسکا انتخاب بھی ختام پائیگا۔

۸ مادہ - جو تجارت کا عہدنامہ دولت علیہ کے ساتھ مرعی الاجرا
ہی باقی رہکر حقوق تجاریہ بھی اول کے طرح پر باقی رہینگی

۹ مادہ جو کہ باج و خراج بلغارستان سال بسال دولت علیہ کو
دیویگا اسکا مقدار بھی امارت مذکور کی واردات سنوی کے
مقدار اوسط سے اعتبار ہوکر معین ہوگا۔

۱۰ مادہ جو بلغارستان کی ریل کے راستے اوستریا کو ترک
ہونیکی عقد صلح کے بعد اوستریا و باب عالی و صربستان و
بلغارستان کے درمیان مین مذاکرہ ہوکر انکا قرار بھی عقد ہوگا

۱۱ مادہ - عساکر عثمانیہ بلغارستان کو ترک کریگا۔ جو قلعے
بلغارستان مین ہین سبھی ہدم ہونگے اور جو کہ ادوات
حربیہ قلاع مذکورہ مین موجود ہین دولت علیہ کو اعادہ ہوگا

۱۲ مادہ جو اہل اسلام بلغارستان مین رہتے ہین اونکے
املاک کے حق مین اونکا حق تصرف کمافی السابق باقی رہیگا

۱۳ مادہ بالقان کی جنوب کی طرف مین جو ملک ہی وہ روم
ایلی شرقی تسمیہ ہوکر سیدہا دولت علیہ کے مواد عسکریہ
و سیاسیہ کی دائرہ مین مربوط ہوکر تحت ایک ایالت مختار
تشکیل ہوگی۔ وخانہ اسنے ایک والی کی ادارہ پائی جائیگی

۱۴ مادہ - یہ مادہ روم ایلی شرقی کی حدود کی تفصیلات مین ہی
اگر اس باب مین بھی اتبا کچھ تفصیلات نشر نہوا)

۱۵ مادہ سلطنت سنیہ کا حق وصلاحیت ہی کہ ایالت مذکورہ
کو داو بحری محافظہ کرنے کے واسطے جو اسباب مین اونکو تشبث
کرے اسی واسطے حدود مذکورہ مین دولت علیہ استحکامات
انشا کرے گی وہ استحکامات مذکورہ مین لشکر کو رکھے گی۔ ایالت
مذکور کی اسایش داخلیہ کو ایک ہیئت مرکب ضابطہ یعنے
پولیس جو عساکر ملکیہ سے تشکیل ہوگی تامین کرے گی دولت
علیہ کا عسکر معاونہ وہان نہ پائی جائیگی۔

۱۶ مادہ روم ایلی شرقی مین اگر کوی حالت واقع ہو جس سے
اسایش عمومیہ مین خلل پڑیگا اوس حالت مین دولت علیہ
بھی عساکر عثمانیہ کو داخل کرسکیگی۔

۱۷ مادہ روم ایلی شرقی کا والی باب عالی کے طرف سے
معین ہوکر دولت معظمہ کے طرف سے بھی تصویب ہوگا واوسکی
مدت ماموریت پانچ برس تک رہیگی۔

۱۸ مادہ عقد مصالحہ کے بعد روم ایلی شرقی کے احوال ادارہ
کو تنظیم کرنے کے واسطے ایک انجمن کو جو کہ یوروپ کی مامورون
سے مرکب ہوگی حوالہ ہونگے۔

۱۹ مادہ انجمن مذکور اس ماموریت کو تمام کرنے تک ایالت
کی امور مالیہ کو بھی ادارہ کریگی۔

۲۰ مادہ دولت علیہ ودول سازہ کے درمیان مین
جو عہود وشروط منعقد ہوے ہین روم ایلی شرقی کو
بھی شامل ہو دینگے وجو ریلوی ایالت مذکورہ مین ہین
اونکی نظارت بھی دولت علیہ کیطرف سے اجرا ہوگی (اس باب
مین بھی زیادہ تفصیل نہ مادہ ہوا)

۲۲ مادہ روم ایلی شرقی مین روس کے لشکر پچاس ہزار
سے زیادہ نہ پائی جائینگی ونو مہینے تک اقامت کریگی وجب
کہ نو مہینہ تمام ہوجاوینگے مملکت کو خالی کرنے کے واسطے تین
مہینہ اور بھی مدت دی جائیگی۔

۲۳ مادہ دولت علیہ کریدی جزیرہ مین احکام نظامنامہ
اساسی کو جو کہ سال ۱۸۵۸ مین نشر ہوا تھا بجا اجرا کریگی

۲۴ مادہ جو کہ اس قونفرہ کے تیرہوین اجتماع کی مضبطہ
مین تصحیح حدود کا مسئلہ مندرج ہی اسکے حق مین اگر دولت
علیہ ویونان آپسمین سازگاری نکرینگی یوروپ کی دولتین
توسط کرنیکے واسطے وعدہ دیتے ہین۔

۲۵ مادہ ولایات بوسینہ وہرسک بھی استریا ومجارستان
کی طرف سے استیلا وادارہ ہونگے۔ گرچہ دولت علیہ کی
مامورون کی طرف سے تنہا ایک موقع یعنے (یکی بازار) کا ضلع
ادارہ ہوگا اما دولت استریا کا بھی حق ہی کہ ولایات مذکو
کی ہر طرف مین اپنے لشکر کو رکھے۔

۲۶ مادہ کوہ سیاہ کا حقوق استقلال تصدیق ہوا ہے

۲۷ مادہ کالی پہار مین سبھی مذاہب آزاد رہینگے۔

۲۸ مادہ (کالی پہار) کے حدود کی تفصیلات مین ہی
(یہان اسکے بھی تفصیلات نہین ہے)

۲۹ مادہ (بار) کا بندر (کالی پہار) کو الحاق ہوگا وجو
کہ اراضی جنوب کی طرف مین ہی وہ تکرار دولت علیہ کو اعادہ

جملہ حقوق طبع بحق ناشر محفوظ ہین - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

رمضان
مورخہ ۵
شمارہ ۲۵
۹۵ھ
جلد ۷

لَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ

منشور محمدی

۹۵ ۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام تم
توریت علا توریہ انجیل بہ تجیل

باختام و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت منشور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل برافتادر بنجیل

توقیع خطائیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۴ روپیہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر خلل رد و نصاری وغیرہ ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ ہائے منی آرڈر یا تکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

منشور

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے یقین ہی عجب — شمس گمراہ کے گرہنے کو کب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون کوکب کو وہ کرے بے نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

تضمین بر شعر حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ از فقیر محمد یعقوب صاحب تقی

ترے نور مین نور ہے کبریا — تری ذات ہی ذات رب العلا
خدا جبکہ کرتا ہی تیری ثنا — تو پھر مین صلا ای شہ دوسرا

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

ہوا جبکہ پیدا وہ شاہ عرب — ہوئے سرنگون بت وہ کعبہ کے سب
ثوبہ کو آزاد کر بولہب — خوشی مین یہہ کہتا تھا یون باتو

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

ہوا نام تو لید اک جوش مین — کیا یاد مت کو ہوش مین
پڑی مہ صدا جب ہزاروں کے کان — کہا لیکے مادر نے اغوش مین

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

وہ نیون مین کونین کا ایسا راجہ — فلک پر ہوی کسکو معراج ہی
ترا کونی ثانی نہ کل آج ہی — ثنا سے زبان میری محتاج ہی

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

گئے یا مکان پر جو حسب الطلب — حضوری مین حق کے وہ محبوب رب
چنے اپنے مہ حق سے ملتے تو سب — تو جبریل کہتے تھے با صد طرب

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

وہ نوری تھا اور سب نور مین جا ملا — رہا ایک مدت جو ایسے بعد
ہیرا ذکر کونین سے ملکر چلا — تو آنے لگی غیب سے یہ ندا

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

جو صادر ہوا ایک حکم نبی — کہ رین فتح خیبر کو جا کر علی
جب آئے فتح کر نبی کے وصی — تو کرنے لگے عرض با صد خوشی

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

ہوا شان مین تیرے قرآن نزول — ملی کسکو دخت ایسی مثل بتول
نبی سب فرع اور تو ہی اصل — اب اسکی سوا ای جناب رسول

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

ہوا معجزہ جبکہ شق القمر — مسلمان ہوے گبر سب کافر
تو سردار کفار نے پیشتر — یہہ کی عرض پیش شہ نامور

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

قیامت مین جبکہ جہنم پری — پکارین وہان نفسی نفسی سبھی
کہین آپ جب امتی امتی — کرین عرض اگر یہہ عیسی نبی

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

کیا معجزہ سے جو پیدا شجر — وہ ہفتاد رنگت کا اک کوہ پر
جو تھا دس پہ اک خوشنما جانور — نبی سے یہہ کہتا تھا ہو جلوہ گر

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

بشر کہنا تجکو سزا سر خطا — تو ہی صاحب رمز یوحی الی
تری جو رضا وہ خدا کی رضا — اب اس سے زیادہ مجھے تو بتا

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

تو محبوب ہی تیرا عاشق خدا — تو مطلوب ہی اور وہ طالب ترا
تری وصف کب ہو سکے مجھ سے ادا — مین کرتا ہون اس شعر پر اکتفا

چہ لغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوۃ ای نبی الورا

مرے کہ کے حاصل جو مقصد تھا — خاسی تقی جبکہ شہ ذوالکرام
در خلد پر جبکہ پہونچے امام — یہہ کی عرض رضوان نے بعد از سلام

بلغت پسندیدہ گویم ترا
علیک الصلوٰۃ ای نبی الوریٰ

اکل شجرہ اور قبول توبہ

وقعہ ۱۴ اور سانپ میدان سب جانوروں سے جنہیں خداوند
خدا نے بنایا تھا ہوشیار تھا اور اوسنے عورت سے کہا کیا یہہ
ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر ایک درخت سے نہ کھانا ۲ عورت
نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں ۳ مگر
اوس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے خدا نے کہا کہ تم
اوسے نہ کھانا اور نہ اوسے چھونا ایسا نہو کہ مر جاؤ ۴ تب سانپ
نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مروگے ۵ بلکہ خدا جانتا ہے کہ
جس دن اوسے کھاؤگے تمہاری آنکھیں جا بینگے اور تم خدا کے
مانند نیک و بد کے جاننے والے ہوگے ۶ اور عورت نے جو دیکھا
کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل
بخشنے میں خوب ہے تو اوسکے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے
خصم کو بھی دیا اور اوسنے کھایا ۷ تب دونوں کے آنکھیں کھل گئیں
اور اونہوں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں اور انہوں انجیر کے پتوں کو
سیکے اپنے لئے لنگیاں بنائیں ۸ اور انہوں نے خداوند خدا
کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سنی اور آدم
اور اسکی جورو نے آپ کو خداوند خدا کے سامنے سے باغ کے
درختوں میں چھپایا ۹ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور
اوسے کہا کہ تو کہاں ہے ۱۰ بولا کہ میں نے باغ میں تیری آواز
سنی اور ڈرا کیونکہ میں ننگا ہوں اسلئے میں نے آپ کو چھپایا
۱۱ اور اوسنے کہا تجھے کس نے جتایا کہ تو ننگا ہے کیا تو نے
اوس درخت سے کھایا جسکی بابت میں نے تجھکو حکم کیا تھا کہ
اوس سے نہ کھانا ۱۲ آدم نے کہا کہ اس عورت نے جسے تو نے میری
ساتھی کر دیا مجھے اوس درخت سے دیا اور میں نے کھایا ۱۳ تب
خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہہ کیا کیا عورت بولی کہ سانپ
نے مجھے بہکایا تو میں نے کھایا ۱۴ اور خداوند خدا نے سانپ
سے کہا اسواسطے کہ تو نے یہہ تو سب تو حشیوں اور میدان
کے سب جانوروں سے ملعون ہوا تو اپنے پیٹ کے بل چلیگا اور
عمر بھر خاک کھائے گا ۱۵ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیرے
نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو
کچلیگی اور تو اوسکے ایڑی کو کاٹے گا ۱۶ اوسنے عورت سے
کہا کہ میں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑہاؤنگا اور درد
سے تو لڑکی جنیگی اور اپنے خصم کی طرف تیرا شوق ہوگا اور وہ
تجھ پر حکومت کریگا ۱۷ اور آدم سے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے
اپنی جورو کی بات سے اور اوس درخت سے کھایا جسکی بابت
میں نے تجھے حکم کیا کہ اوس سے مت کھانا زمین تیرے سبب سے
لعنتی ہوئی اور تکلیف کی تو اپنی عمر بھر اوس سے کھائیگا ۱۸ اور
وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اگائیگی اور تو کھیت
کے بنات کھائے گا ۱۹ تو اپنے منہہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا
جبتک کہ زمین میں پھر نہ جاوے کہ تو اوس سے نکالا گیا ہے کہ تو
خاک ہے اور پھر خاک میں جائیگا ۲۰ اور آدم نے اپنی جورو کا
نام حوا رکھا اسلئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے ۲۱ اور خداوند
خدا نے آدم اور اسکی جورو کے واسطے چمڑے کی کرتی بنا کے
اونکو پہنائی ۲۲ اور خداوند خدا نے کہا کہ دیکھو کہ انسان نیک

پہچان مین ہم مین سے ایک کے مانند ہوگیا اور اب ایسا نہو کہ اپنا ہاتھ
بڑہاوے اور حیات کی درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور ہمیشہ
جیتا رہے ۲۳ اسلئے خداوند خدا نے اوسکو باغ عدن کے
باہر کردیا تاکہ زمین کی جسمین سے وہ لیا گیا تھا کھیتی کرے ۲۴ چنانچہ اپنے
آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب طرف کروبون کو چمکتے
تلوار کے ساتھ جو چارون طرف پھرتے تھے مقرر کیا کہ درحیات کی
نگہبانی کرین کتاب پیدایش باب ۳ تمام وکمال **دفعہ ۱۴۶**
چنانچہ ایسا ہی بعینہ سورہ اعراف مین لکھا ہی" فوسوس لہما الشیطان
لیبدی لہما ما وری عنہما من سواتہما وقال ما نہکما ربکما عن ہذہ
الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین ۵ وقاسمہما انی
لکما من الناصحین ۵ فدلہما بغرور فلما ذاقا الشجرۃ بدت لہما سواتہما
وطفقا یخصفان علیہما من ورق الجنۃ ونادہما ربہما الم انہکما عن
تلکما الشجرۃ واقل لکما ان الشیطان لکما عدو مبین قالا ربنا ظلمنا
انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین قال
اہبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین ۵
قال فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون ۵ ترجمہ
پس وسوسہ دیا ان دونو کو شیطان نے تو کہ ظاہر کردیوے
واسطے اونکے جو کچھ کہ چھپا گیا تھا اوسنے شرمگاہون اونکے
سے اور کہا نہ منع کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اس درخت
سے کہ اس خطرہ سے کہ ہو جاؤ دو فرشتہ یا ہو جاؤ ہمیشہ
رہنے والون سے اور قسم کھاے ان دونو کے آگے کہ
لابتہ مین واسطے تمہارے خیرخواہون سے ہون پس کھینچ لیا
انکو ساتھ فریب کے پس جب چکہا ان دونو نے اس درخت سے
ظاہر ہوگئین واسطے ان دونو کے شرمگاہین اونکی اور شروع
کیا ان دونو نے کہ دہانکنے تھے اوپر اپنے پتون بہشت کے سے
اور پکارا انکو پروردگا انکے کیا نہ منع کیا تھا مین نے تمکو اس
درخت سے اور نہ کہا تھا مین نے تمکو کہ تحقیق شیطان واسطے
تمہارے دشمن ہی ظاہر کہا دونو نے ای رب ہمارے ظلم کیا
ہمنے جانون اپنے کو اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو البتہ ہو جاوینگے ہم
تو تا پانی والون سے کہا اوتر تم بعضے تمہارے واسطے
بعضون کی دشمن ہین اور واسطے تمہارے بیچ زمین کے ٹکانا
ہی اور ایک فائدہ ہی مدت تلک کہا بیچ اوسکی جیو کے
تم اور بیچ اسکے مرو کے تم اور اس سے نکالی جاؤگے تم **دفعہ ۱۴۷**
اور پھر سورہ طہ مین مرقوم ہی" اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا
ہمنے طرف آدم کے پہلے اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا واسطے
اسکے قصد خلاف کا اور جب کہا ہمنے واسطے فرشتون کے
سجدہ کرو واسطے آدم کے پس سجدہ کیا اونہون نے مگر ابلیس
نے نہ مانا پس کہا ہمنے ای آدم تحقیق یہہ دشمن ہی واسطے
تیرے اور واسطے جورو تیرے کے پس نہ نکلوا دیوے دونو کو
بہشت سے پس محنت مین جا پڑے تحقیق واسطے تیرے
یہہ ہی کہ نہ بھوکا رہے تو بیچ اوسکی اور نہ ننگا رہے
اور یہہ کہ تو نہ پیاسا رہے بیچ اوسکے اور نہ دہوپ کھاوے
پس وسوسہ کیا طرف اوسکے شیطان نے کہا ای آدم آیا دلالت
کردون مین تجھکو اوپر درخت ہمیشہ رہنے والے کے اور اوس
بادشاہی کی کہ نہ پرانی ہو پس کھایا دونو نے اوسمین پس ظاہر
ہوگئی واسطے اونکے شرمگاہ اون دونو کی اور شروع کیا انہون نے

مانگتے تھے اور پر اپنے پتون بہت کے سے اور نافرمانی کی آدم نے
رب اپنے کی پس گمراہ ہوگیا پھر برگزیدہ کیا اسکو رب اوسکے
نے پس پھر آیا اوپر اسکے اور راہ دکھائی کہا اوترو تم دونو اس سے
اکٹھی بعض تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہین پس اگر آوے تمہارے
پاس میری طرف سے ہدایت پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی
پس نہ گمراہ ہوگا نہ ایذا کھینچے گا **دفعہ ۱۴۸** واضح رہے کہ
تفاسیر اسلام وکتب قصص الانبیا مین لفظا ومعنی توافق اور
تطابق تورات سے موجود ہی جس ثابت ہی کہ ہدایت اسلام
نے حضرت آدم کی درخت ممنوعہ سے کھالینے اور اوسکے نتایج
روحانی اور جسمانی اور قبول توبہ کو بالکل مطابق تورات کے
بیان کیا ہی جیسا کہ ابتداء پیدایش اور تقدیس بہشت اور پیدایش
حضرت آدم کو ہو بہو مطابق کتب مقدسہ کے بیان کیا **دفعہ**
۱۴۹ صاحب طریق الحیات نے بڑے ناز اور فخر سے کہا
ہی کہ "آدم کی پیدایش اور اوسکی پہلی عزت اور پہلی ذلت
کی بابت تورات کے ان آیتون کے سوا کسی کتاب مین صحیح خبر
نہین ہی اور اپنی کتاب کے پہلی فصل مین گناہ اور اسکے نتایج
کا مفصل بیان کیا ہی اور دوسری فصل مین اوسنے جو
گناہ سے پاک صاف ہونے کے وسایل اور اسباب مذہب
اسلام مین بیان ہوے ہین انکو اور مذاہب کے وسایل کے ساتھ
بزعم باطل اپنے رد کیا ہی اور تیسری فصل مین کفارہ مسیح کو
صفائی بنی آدم کے واسطے خاص سبب ازلی اور ابدی ظاہر
ہی لیکن کوی بات اوسکی برہانی الثبوت نہین بلکہ محض
اوسکے عندیات اور خطابیات ہین جسکا مال کار یہہ ہی کہ

وہ ہر امر اور ہر دعوی کی نسبت کہتا جاتا ہی کہ کتب مقدسہ مین یونہی
لکھا ہی اور جابجا کہا ہی کہ چونکہ کتب مقدسہ مین اسکا بیان نہین
لہذا ہم بھی اوسکے اظہار سے قاصر ہین لہذا اوسکے بیان پر التفات
کرنا ضرور نہین ہی **دفعہ ۱۵۰** کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین مبحث
اول و دویم جو لکھا ہی جسکے بتمامہ ترجمہ کرنے سے بہت طول
کلام متصور ہے وہ موبمو طریق الحیات کے مطابق اور موافق
ہی چنانچہ ہم صرف اونکے ابواب کی فہرست لکھے دیتے ہین جسکو
اشتیاق ہو طریق الحیات سے تطبیق کرلیوے وہو ہذا -
دفعہ ۱۵۱ مبحث اول مین تکلیف اور محامواخذہ کے اسباب
کا بیان ہی جس سے ظاہر ہی کہ کس سبب سے آدم اور بنی آدم
امر و نہی اور کن مکن مین مبتلا کئے گئے اور کس سبب سے نیکی بدی
کا بدلہ پانا اونکو ضرور ہوا بخلاف حیوانات صامت کے کہ وہ
اس سے بری الذمہ ہین باب دویم مین ابداع اور خلق اور تدبیر کا
بیان ہی باب سیوم مین عالم مثال کا بیان ہی باب چہارم
مین ملاء اعلی کا ذکر ہی باب پنجم مین سنۃ اللہ کی عدم تبدیل
کا بیان ہی باب ششم مین روح کی حقیقت کا بیان ہی باب
ہفتم مین سر تکلیف کا ذکر ہی باب ہشتم مین یہہ بیان ہی
کہ تکلیف تقدیر سے منشق اور شکافیہ ہوی ہی اور مجازات
کو مقتضی ہے باب نہم مین بنی آدم کی جبلت کے اختلاف کا
بیان ہی باب دہم مین اون خطروں کی اسباب کا بیان
ہی جو اعمال کے مرتکب ہونے پر باعث ہوتے ہین باب یازدہم
مین یہہ بیان ہی کہ اعمال نفس ناطقہ مین ملکہ ہوجاتی ہو اونکو محیط
ہوجاتے ہین اور اسکا احصار کرلیتے ہین باب دوازدہم

مین یہہ بیان ہی کہ اعمال بہیات نفسانیہ کے ساتھہ ارتباط رکھتے
مین باب سیزدہم مین اسباب مجازاہ کا بیان ہی **دفعہ**
۱۵۲ مبحث دویم مین کیفیت مجازاہ کا بیان ہی حیات مین
اور بعد ممات کے باب اول مین دنیا مین جزای اعمال کا بیان
ہی باب دویم مین حقیقت موت کا بیان ہی باب سیوم مین
لوگون کے اختلاف کا عالم برزخ مین بیان ہی باب چہارم
مین بعض اسرار وقایع حشریہ کا بیان ہی **دفعہ ۱۵۳**
اور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے مبحث پنجم مین حقیقت بر و اثم
یعنے نیکی کی ماہیت کا بھی مفصل بیان ہی اور طبقات اثم
اور انواع بر اور مفاسد آثام اور معاصی مین الانسان و بین
نفسہ اور آثام بین الانسان و بین الناس کا بھی خوب شرح
و بسط سے بیان کیا گیا ہی **دفعہ ۱۵۴** اگر مولف طریق الحیات
و میزان الحق ان مباحث کو دیکھے ہوے ہوتے تو اپنی کتابون
مین ایسے لغو اور جھوٹہ باتین جنکو دروغ بیفروغ کہا چاہیے
نہ بھر دیتے مثلا یہہ کہ محمدی گناہ کو ایک ظاہری سمجھتے ہین
اور اسکی حقیقت اور ماہیت سے واقف نہین ہین اور گناہ
کبیرہ صغیرہ کا کچھ اندازہ ٹھیک نہین ہو سکتا اور فرشتون
کو سجود آدم کا حکم ہوا تھا وغیرہ وغیرہ **دفعہ ۱۵۵**
اب ہم نصاری سے معارضۃً بعض شبہات کے جواب
چاہتے ہین شبہ اول بنا بر قواعد بنچرل فلاسفی اور علم
طبیعات کے توراۃ کے بیان پر اعتراضات کا ہجوم ہی
کیونکہ سانپ کے ناطق ہونے اور اونکی فریب دہی کرنے
کی کچھ معنے نہین ہین اور وہ بھی منجملہ حشرات الارض کے ایک
کیڑا ہی نہ کہ کوئی نفس عاقلہ مکلفہ مخاطبہ بامر و نہی مستوجب جزا
و سزا ہوا اسمقام پر قرآن کا بیان مطابق عقل ہی کہ شیطان
نے دہوکہ دیا نہ سانپ نے **دفعہ ۱۵۶** شاید یہان پر نصاری
ہی کہینگے کہ ہم بھی سانپ سے شیطان مراد لیتے ہین جیسا کہ شفاعت
باب ۱۲ آیہ ۹ مین ہی "اور بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا
سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا اور سارے جہان کو دغا
دیتا ہی وہ زمین پر گرایا گیا اور اسکی ساتھہ اسکے فرشتے
بھی گرائے گئے تو ہم کہینگے کہ پھر سجدہ ملائکہ پر کیا اعتراض
ہی کیونکہ ہم بھی سجدہ سے تحیت کا سجدہ اور بالکل مراد لیتے
ہین نہ سجدہ عبادت کا جو غیر خدا کے واسطے کفر ہی جیسا تم
سانپ بولنے اور شیطان مراد لیتے ہو پس اصطلاحات مین مشاحت
اور مضایقہ نہین ہو سکتا ہی اور ملائکہ سے بھی ارضی فرشتے
کلہم اجمعین مراد ہین نہ سماوی بدلیل اسکے کہ بوقت امر بسجود
حضرت آدم زمین پر تھی نہ آسمان پر **دفعہ ۱۵۷** دیکھو
عباسی مین موجود ہی کہ "سجدہ کا حکم اون فرشتون کو ہوا
جو زمین مین ہی کہ تحیت کا سجدہ کرین چنانچہ سب نے کیا پر انکے
رئیس یعنے ابلیس نے ذکیا اس سے ظاہر ہی کہ ملائکہ جو اصل فطرت
مین معصوم ہین اور لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون
جنکی شان ہی اونکو نہین بلکہ احبہ اور ہمراہیان ابلیس کو
اونکے تکبر اور نخوت شکنی کے واسطے حکم ہوا تھا چنانچہ سب نے
اطاعت کی اور ابلیس نافرمانی کرکے راندہ گیا **دفعہ ۱۵۸**
دوسرا یہہ کہ سانپکے پیٹ کے بل چلنا اور مٹی کھانا اسکی
سزا مین لکھا ہی حالانکہ خزاطین یعنے کیچوہ بھی پیٹ کے

بل چلتا اور مٹی کھاتا ہی اوسنے کسکو فریب دیا تھا اور درد زہ
نہ ہونا حضرت حوا کی سزا مین لکھا ہی حالانکہ تمام جاندارون کو
سخت الولادت درد زہ شدید ہوا کرتا ہی جس سے وہ زمین پر
لوٹا کرتے ہین اور سخت کرب اور قلق مین تا فراغت مبتلا رہتے
ہین پس اونہون نے کیا کہا یا تھا ظاہرًا یہہ سب طبیعات اور
فطریات معلوم ہوتے ہین نہ نتائج اکل شجرہ منہیہ جسکی
قورات مین تخصیص ہے فقط باقی آئندہ راقم محمد سلیم اللہ

چیدہ روزگار مہتمم صاحب بحریدہ روزگار دام لطفہ
پس از ابراز التماس یہہ ہی کہ آپکے اخبار پر بہار مورخہ ۳ اگست
۱۸۸۶ عیسویہ مین تحت سرخی مذمت شراب خواری ایک پرانے
کلال ساکن امریکہ کی اسپیچ جو میخوارون کی کانگرس مین پیشتر
ہوی تھی تحریر ہی اور اوس کلال نے نہایت تپاک و غیض و غضب
مین آکر پردہ ترکیون کی شکست کا سبب بوقت جنگ آب نوشی
اور روسیون کی فتح کا باعث میخواری لکھا اور زار روس کی
فتح نصیب ہونیکا باعث اوسی شراب کو گردانا ہی اور علانیہ ترکیون
کی توہین کی ہی اور کہتا ہی کہ ترکیون کی ایمانداری مسلم الثبوت
ہی اور روسیون کی بیوفائی جہان مین مشہور ہی مگر ترکی شراب
پینے سے اجتناب کرتے ہین اور روسی شراب پینے مرتے ہین
اور ترک نہایت بدسلیقہ اور کثیف ہوتے ہین اور اقوام مہذب
یوروپ مین مانند گھاس بھوسہ کے شمار کئے جاتے ہین اور
روسی صاف و پاک اور کثرت سے میخوار ہوتے ہین پس
خالص پانی پینے والی قوم کیونکر شارب الخمر پر فتح پاویگی الخ
پس میرا سوال یہہ ہی کہ کیا کلال نے تمام اگلی تاریخ کے کتب مین
نہین دیکھا کہ عربون سے زیادہ کثیف سکینہ خوار و پشمینہ پوش
تھے اور دنیا کے تمام اقوام مین کون زیادہ شریف کہلاتے تھے
اور شمشیر زنی و شجاعت و بہادری و ملک گیری مین کسکا جوہر
چمکتا تھا اور جسکی فتح و نصرت کے پھریرے نا ف زمین سے تا کوہ
قاف لہرا رہے تھے مگر ہان البتہ تارک الخمر اور صاحب تہذیب
کہ جسکی تقلید کے طفیل سے اور جسکی علوم کے نقل سے رائج اہل
یوروپ صاحب فن و موجد اختراعات و صنعات بنے ورنہ
وہی بوریہ کی ٹوپی و نیلگون قمیص تھی اور کچی ماہی کو بھونکر
کھانا اونکو نصیب تھا۔ ہر انسان کو یہہ دو بات نہایت ضروری
ہین۔ اول دین کے احکام اور دوسری دنیا کے امورات
موافق حکم خدا جیسا کہ کتاب مقدس مین لکھے ہین اوسکے پیرو
رہین اور ان احکام کے پیامبر کی تقلید کرین جب ان دونو
بات سے آدمی بے بہرہ رہے تو اوسکا قول اور فعل مانند گوز
شتر کے نہ زمین کا نہ آسمان کا ہو جاتا ہی۔ پس امریکہ کے کلال
کی بھی گفتگو اوسی گوز شتر مین داخل ہی دیکھنے کہ وہ خود اپنے
کو تعلیم یافتہ اقوام مین شمار کرتا ہی اور دانایان فرنگ کے تجربون
سے منہہ موڑتا ہی۔ جتنے عمدہ ڈاکٹر و حکمای یونانی و سریانی ہوئے
ہین ان سبھونے می نوشی کی ممانعت کی ہی اور اسکے استعمال
سے اقسام کے بیماریون کا پیدا ہونا لکھدیا ہی کہ می نوشی سے
فوراً اشتہای کاذب شروع ہوتی ہی اور اسوقت کچھ کھانا
ضرور پڑتا ہی پس اشتہای کاذب مین جو غذا کھائی وہ ہضم
نہین ہوتی۔ اور می نوشی سے جو رطوبت معدہ مین ہی جسکو

قوت ہاضمہ بولتے ہین وہ پیدا نہین ہوتی ۔ اور غذا بیمزہ اور
بغیر چاہے کے جلد جلد نگل جاتا ہی اوس سے قبض و نفخ شکم و سوء
ہضم کا شکوہ پیدا ہوتا ہی اور اکثرت مبتلا ہی سے جان کا
زیان ہوتا ہی ۔ فی العور سدک یعنی وردسر ۔ دوی سورکم یعنے عوارض
ترمبس یعنے ہذیان شرابی ۔ دوی سورکم یعنے عوارض
کبد سورہا لذی یعنے زعشہ و بیہوشی ۔ وگیاس ترائیش یعنے
دردشدید فم معدہ رواسرافزی استمک یعنی زخم فم معدہ
گوش یعنے نفرس علی ہذا القیاس ایسے بہت سے امراض پیدا
ہوتے ہین ۔ اگر تمام امراض کا اندراج ہو تو آپ کا احبار ایک
طب کی کتاب ہو جاویگی اور یہہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہی کہ
شرابی کی چاٹ دن بدن ترقی کرتی ۔ اور اسکے مزاج سے
کبھو منفک نہین ہوتی ۔ اور شراب خواری کے پاس جب پیسا
موجود ہو تو سر کی ٹوپی اور پیر کے جوتے فروخت کر ڈالتا اور
اوسی نشہ مین اپنا کل اثاث البیت فروخت کر کے آپ خستہ
و خراب ہو جاتا ۔ جب وہ بھی نہو تو چوری و رہزنی و جعلسازی
و مکاری و دغابازی شروع کرتا ہی اور جب نشہ چڑہتا ہی
تو بیہوش ہو جاتا ہی کوچہ و بازار مین گر جاتا ہی ۔ منہہ پر
مکھیان بھنکتے ہین اوپر سے کتے پیشاب کرتے ہین تماشہ
بین جم جاتے ہین خلایق کا ہجوم ہو جاتا ہی تو صاحب
بہادر کو خبر ہی نہین کہ آپ کس حال مین مبتلا ہین اور ایک بات
شرابخواری سے تازی یہہ آتی ہی کہ اگر بزدلی و نامردی کا خیال
و تصور جی مین آیا تو اسکو فوراً بھگا دیتی ہی چنانچہ
انگریزی ایک تاریخ مین لکھا ہی کہ استریہ کے ملک مین کسی
ایک دشمن کے مقابلہ کیوقت سپاہیون کیواسطے شراب کے پیپے
کھولدئے تھے اوسوقت مخالفین استریہ سے چند جاسوس
اس فوج مین پھر رہے تھے سو اون سپاہیون کو کہدیا
کہ اگر ہم نہ مارین اور مکہہ پھیر نہو دین کیا فتح ہوگی پس مناسب
یہہ ہی کہ کچھ تھوڑی دیر پہ بھاگ کر ہم پناہ لیوین ۔ جب ایک
دو نے ایسا ہی خیال کیا اور شدہ شدہ تمام سپاہیون
کے دل مین یہہ بزدلاپن سما گیا آخر حملہ کرنیکے درعوض آپ ہی
بھاگ نکلے شاہ استریہ کو نہایت اعجوبہ گذرا عند التحقیق مشیرون
نے کہا جو شراب پیپون مین بھری تھی کس قسم کی تھی اور کس
کلال کے معرفت سے خریدی گئی تھی آخر کلال آیا اور اپنی
بیجرمی بتلایا تو ڈاکٹرون کے بعد امتحان بادشاہ کے حضور
مین یہہ عرض کیا کہ منجملہ مہلکات شراب یہہ بزدلی پن کا
آنا ممکن ہی جس سے سپاہی نامردی سے بھاگتا ہی ۔ غرض
انہین خرابیون سے خداوند آسمان و زمین نے اپنے مقدس بندون
کو ممانعت شراب کی سخت تاکید کی ہی اور درعوض اس
شراب کے آخرت مین شراب طہورا کے عطا کی سچا وعدہ فرمایا
ہی اس پرانے کلال کو شراب طہور سے کیا علاقہ کہ وہ خود
اپنے نزدیک شراب رکھتا ہی اور یہہ سب خرابیان دنیا
کی ہو دین اور آخرت کی تباہی کی گنتی ہی نہین اور اس شراب
کی ممانعت خود اس کلال کے مقدس کتابون مین بتصریح جلی
آئی اگر نظر انصاف و پاس مذہبی سے بغور دیکھین تو
فروشی سے توبہ کرینگے ۔ اب ہم اوس کلال کی ہدایت
کے لئے خود اوسکے مذہب کے مقدس کتاب جیسے عہد عتیق

وجدید سے شراب کی حرمت اور خوک کی مذمت ثابت کرتے ہین - تاحیون ۳ باب ۲۰ آیت مین لکھا ہی کہ (تیرے لئے خداوند کیطرف سے ایک پیغام ہی) اور ایک جگہہ عاموس ۷ باب ۱۲-۱۳ آیت (سو اب تو خداوند کا کلام سن) پھر حزقیل ۸ باب ۱۴ آیت (وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو مریگی) پھر رومیون ۶ باب ۲۳ - آیت (کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہی) اب یہان غور کرنیکی جای ہی کہ فلکو کہا جان اور سیون کے اس جنگ مین فنا ہوے اور فلکو کہا پیے شراب کے خالی ہوے سو خدا کی قہر و غضب کے سبب سے یہہ موت اونپر لاحق ہوی اور یہہ کچہ حسارت ہوی کہ جس سے خزانہ خالی اور ملک کی تباہ حالی اوس حکم خدا سے پہلوتہی کرنیکے باعث ہوی جو خداوند زبور کے ۴ آیت مین فرمایا کہ (خداوند نہین جو شرارت سے خوش ہوای داؤد شریر تیرے ساتھہ خوش نہین رہ سکتا) اور اسی زبور کے دسوین آیت سے ۷ ۴ آیت تک مذمت اشرار و خرابی شرابخوارین فرمایا ہی کہ (شریر کے غرور سے مسکین کا کلیجا جل جاتا ہی وے اون مشورتون مین جو انہون گرفتار ہوتے ہین اور شریر اپنی شہوت پر فخر کرتا ہی اور لیٹرون کو نیکبخت تصور کرتا ہی اور خداوند کو حقیر جانتا ہی - شریر اپنی شرارت سے تحقیقات نہین کرتا ہیہ اسکی سارے خیال مین کہ خدا وند نہین ہی) پھر اب کس منہہ سے کلال صاحب رومیون کی بہادری کے قایل ہوے اور کس ترنگ مین شراب کو موجب فتح تصور کیا اور یہہ نہین جانتے کہ خداوند اپنے مقدس کتاب مین فرماتا ہی کہ پیدایش ۹ باب ۲۱ آیت (اور اسکی مے سے بیکر نشہ مین آیا اور اپنے ڈیرے کے اندر اپنے آپ کو ننگا کیا) پھر ۱۹ ۲۴ آیت کہ (جب نوح اپنے مے کے نشہ ہوش مین آیا تو اوسکے چہوٹے بیٹے نے اوسکے ساتھہ جو کیا تھا اوسے معلوم کیا) اور ۲۵ - آیت مین فرماتا ہی (کہ تب وہ بولا کہ کنعان ملعون ہوگا اور وہ اپنے بھائیون کے غلام کا غلام ہوگا) پس دیکھئے کہ کیسے جلیل القدر حضرت نوح علیہ السلام نے شراب نوشی کے سبب اپنے بیٹے کو آپ برہنہ کیا (العیاذ باللہ من ہذا الاعتقاد) اور اپنے عزیز بیٹے کو لعنتی ٹہہرایا جو آج کے روز تک لعنتی ہے - پیدایش ۱۹ باب ۳۲ - آیت سے ۳۵ آیت تک (آؤ ہم اپنے باپ کو شراب پلاوین اور ان سے ہمبستر ہووین تاکہ اپنے باپ کی نسل باقی رکھین) آیت ۳۳ (دوسرے روز ایسا ہی ہوا پلوٹھی نے اندر گئی اور باپ سے ہمبستر ہوی پر باپ نے اوسکے لیٹنے اور اٹھنے وقت اوسکو اپنی بیٹی نہ جانا) آیت ۳۴ (اور تیسرے روز بھی ایسا ہی ہوا کہ پلوٹھی نے چہوٹی سے کہا کہ دیکھو کل رات کو مین اپنے باپ کو شراب پلا کر ہمبستر ہوی آؤ آج کی رات بھی اوسکو مے پلاوین اور تو بھی جاکے اوس سے ہمبستر ہو کر اپنے باپ کی نسل باقی رہے) ۳۵ آیت (سو اوس رات کو بھی اونہون نے اپنے باپ کو مے پلای) اور چہوٹی اوٹھی کہ اوس سے ہمبستر ہووے اور اونے اوسکے لیٹنے اور اٹھنے وقت اوسے نہ پہچانا) فقط توبہ توبہ نعوذ باللہ ایسے ناپاک چیز سے کہ جسکے باعث ایسے برے قبیح حرکت ہمارے ہی قوم سے ویسے پاکدامن پیغمبر کہ جنکا آدم ثانی کہتے ہین سرزد ہوی کہ وہ نشہ شراب مین

اپنی بیٹیون سے ہمبستر ہوے کہ جن سے بنی مواب و بنی عمون آجتک
جاری ہی العیاذ باللہ - علاوہ اسپر کباب خوک کا کہ جسکی سرشت
مین دو خاصے ہین ایک یہہ کہ نجاست دوست اور گہہ خور ہی
اور اس گہہ خوری سے تیسری یہہ خاصیت پیدا ہوتی ہی کہ اپنے
مادے کو دوسرے سے جفتی کراتا اور آپ اوسکا کان پکڑے ہوے
رہتا ہی راست تر داند ہمہ نہیاد کور ہمہ ست ہر گندہ پوزے
گندہ خورے پس پیغمبر کا یہہ حال اونکی کتاب سے ثابت ہوا تو دوسرے
لوگ کس گنتی مین کہ باوجود می نوشی اپنے حواس و عقل کو برابر
رکھکر بندوق چلاوین اور اپنے مخالف سے مقابلہ کرین یہہ مثل
تو یہان راست آئی کہ اندہے کے ہاتھہ بٹیر لگ گئی روسیون نے
جو ترکیون پر فتح پائی سو اوسکی اصلی وجہ سے کلال صاحب واقف
ہین وہ فقط سپہ سالارون کی رشوت خواری اور وزرا کی بدمزاجی
سے ترکی سلطنت نے زیر باری اختیار کی نہ کہ روس کی جوانمردی
سے اگر تاریخ شام دیکھے ہوتے تو یہہ بات زبان پر نہ لاتے کہ
حضرت ابوبکر نے اور نے ساتھہ کافر کو اپنے ایک ہی حملہ جوانمردانہ سے
زیر کیا اور اسی نہج پر دوسرے صحابہ نے کیسی کیسی جوانمردی سے ملک
شام کو فتح کیا اور کسریٰ کا تخت مع جوروبیٹی کے چھین لیا کہ
جسکا رنج آجتک ایرانیون کو باقی ہی اور اسی عداوت سے دوسرے
کی فتح خوش ہین اور اپنے گھرون مین چراغان کرتے ہین ہر
حال ہمنے غور کرکے تمام مقدس کتب مین ترکیون کیواسطے دیکھا
تو کسی ایک آیت سے اونکی برائی ہمکو معلوم نہوی اور چونکہ سوائے
وفیضحتی روس کی مقدس کتاب مین ہی وہ دوسرے کوئی
قوم کی نہین ہی بلکہ قرب قیامت مین اوسکا جزما اور صلح

مین ظلم کرنا مندرج ہی اور امثال ۲۰ باب پہلی آیت سے ثابت
ہی کہ (شراب مسخرہ بناتی ہی اور مست کرنیوالی ہی ہر ایک چیز کو
غضب آلودہ کرتی ہی جو اسکا فریب کھاتا وہ دانشمند نہین ہی)
اور امثال ۲۳ باب ۲۹ آیت سے ۳۲ آیت تک (وہ کون ہی جو
افسوس کرتا ہی اور کون غمزدہ ہی اور کون پر افساد کرنیوالا ہو
وہ کون زیادہ یا وہ گو اور وہ کون جو بی سبب گھایل ہوا اور
وہ کون ہی کہ جسکی آنکھہ مین سرخی ہی) اور ۳۰ آیت مین مندرج
ہی (کہ جو دیر تک می نوشی کرتے ہین وہ جو ملاے ہوے کی تلاش کرتے
ہین) اور ۳۱ آیت مین مذکور ہی (کہ جب می سے لال لال ہوے
اور اسکا عکس جام پر پڑے اور جب وہ پیتے وقت اپنی خوبی دکھلاے
تو اوسپر تو نظر مت کر - انجام وہ سانپ کے مانند کاٹتا ہی اور بچھو
کیطرح ڈنک مارتا ہی) کیون جی میان کلال تمہاری اسپیچ مین
کیا ایسے پاک باتین مقدس کتابون سے خداوند کے داخل مین دیکھو
خداوند فرماتا ہی کہ آخر تمہاریکو سانپ کاٹتا ہی اور بچھو ڈنک
مارتا ہی - پھر ترکیون کو کونسے دیوانے کتے نے کاٹا جو آپکے حکم
پر شراب پیوین اور خداوند کی نافرمانی کرین - اور امثال کے
۹ باب ۴ سے ۵ آیت تک صاف ظاہر ہی - اب مین یہہ کرتا
ہون کہ کلال صاحب مجھپر خفا نہوجاوین مگر لاچار ہون کہ حق
بات چھپا نہین سکتا - اسمین میرا کچھہ قصور نہین کیونکہ آیات ربانی
کو کوی ایک شخص مخفی نہین کرسکتا اور کتاب مقدس شرابیون
کو بیوقوف و احمق سے معلو تبلاتی ہی جسمین خود کلال صاحب
داخل ہین وہ یہہ ہی کہ زبور کے ۷۵ آیت مین ہی کہ (خداوند کے
ہاتھہ مین ایک پیالہ ہی جسمین سرخ می بھری ہوی ہی اور وہ

ایک ترکیب سے بلا ہے اور خداوند اوسکو اللہ دیتا ہی مگر اوسکی نجات کو سرزمین کے ساتھ شریر پھوڑینگے اور جسے رغبت سے پھوینگے۔ یشعیاہ باب ۱۸۔ آیت سے ۲۰۔ آیت تک اون پر واویلا ہی (جو مے پینے مین زور آور اور نشے کی چیز ملانے مین پہلوان ہین) کیون جی میان کلال یہہ واویلا کس پر صادق آیا اور آپ کی تحریر کے روسے زور آور پہلوان کون نکلے اور عہد جدید مین مذکور ہی۔ افسیوں کے ۵ باب ۱۸ آیت (شراب پی کے متوالے نہ ہو کہ اوس مین خرابی ہی بلکہ روح سے بھرو ہی) مگر کلال صاحب ہماری کیونکر سماعت کرینگے کہ وہ تو روسیون کا کلمہ پڑھتے ہین اور خدا سے دور ہوتے جاتے ہین۔ اور لطف یہہ ہی کہ باوجود ایسے ابواب کتاب مقدس مین مندرج رہتے ہوے آپ کو تعلیم یافتہ اور ترکیون کو گھاس پھوس تصور کرتے ہین خود فضیحتی مین گرفتار ہین۔ شعیاہ کے ۵ باب ۲۱ آیت مین ایسے لوگون کے واسطے مندرج ہی کہ واویلا ہی جو اپنے آنکھون مین دانشمند اور اپنے نگاہون مین صاحب امتیاز جانتے ہین) جیسے امریکہ کے پرانے کلال صاحب ترکیون کو اور عربون کو جاہل قوم اور گھاس وبھوسے کے مانند جانتے ہین عرب تو بجای شراب قہوہ کا استعمال کرتے ہین اور ترکی چای و پانی کو جسکی تقلید آجکل لندن مین ہو رہی ہی۔

۹ جولای کے پائنیر مین مذکور ہی کہ لندن مین ایک انجمن اس غرض سے منعقد ہوی کہ شراب کی برای کرین اور لوگون کو اسکے ترک کرنے پر تجویزین اور بجاے اوسکے قہوہ و چای کی ترغیب دیوین اور اسکے فواید بیان کرین اگر اس پر نے کلال کی اقدس کی کچھ وقعت ہوتی تو البتہ اوس انجمن کے صدر نشین کی دستخط ہوتی بلکہ میرے خیال مین ہی کہ اوسکا رد خاطر خواہ ہوگا جسکے سبب یہہ پرانا کلال شرمندہ ہوگا زیادہ۔ اللہ معلم انیا کنتم

الراقم۔ ڈاکٹر رجب علی۔ از جریدہ روزگار

بقیہ برلین کے معاہدہ کی صورت

مذکور پانی کی کنارونکی ہو پر استحکام انشا نہوگا (کالی پہار) کا نہ تو سفاین حربیہ و نہ تو درفش حربیہ یعنے چندا یا جائیگا (بار) کا بندر سبھی دولتونکی سفاین حربیہ کو مسدود رہیگا مذکور بندرین امور ضابطہ یعنے پولیس استریا کو عاید ہوگا۔

(کالا پہار) عہد و پیمان کرتا ہی کہ (دالماچیا) مین حقوق بحریہ کو جو کہ جاری ہی مراعایت کریگا سوا اسکے ایک ریلوے اپنی زمین سے گذرنے کے واسطے جو کہ راستہ انشا ہوگا استریا کے ساتھ ایک مقاولہ کو عقد کریگا۔

۳۰ مادہ جو املاک افراد اسلامیہ کا (کالی پہار) کے زمین مین ہی اہل اسلام کے تصرف کرنیکی باب مین اونکی حق و صلاحیت کو تامین کیا ہی۔

۳۱ و ۳۲ مادہ مواد مندرجات کی اہمیت کچھ بھی نہین ہی

۳۳ مادہ (کالا پہار) دولت علیہ کے دیونات کی ایک مقدار کو تعہد کرتا ہی۔

۳۴ مادہ صربستان کا حقوق استقلال تصدیق ہوا ہی۔

۳۵ مادہ صربستان مین ہر مذاہب و ادیان آزاد رہیگا۔

۳۶ مادہ صربستان کی حدود کے باب مین ہی۔ (اسکا بھی تفصیل بیان نہین ہے)

۳۷ مادہ جوکہ مناسبت و روابط تجارت ابتک [redacted]

۳۸ مادہ جوکہ ریلوے سے ہر یستان اپنی زمین مین [redacted]
کے واسطے استریا کی مقابل جو جا لعالی کا حقوق ہی اسکو جائز
ہوگا اور اوسکے وظیفہ کو اپنے عہد مین لیگا۔

۳۹ مادہ افراد اسلامیہ کا ہر یستان مین حق استملاک تصدیق ہوائی

۴۰ مادہ اسکا مندرجات ابھی تک معلوم نہین ہوائی۔

۴۱ مادہ مصالحنامہ کی تعاملی ہونیکی چودہ دن کے بعد ہر یستان
کا لشکر ایالات عثمانیہ کو خالی کریگا و عساکر عثمانیہ بھی ہر یستان
کے اراضی کو چھوڑیگا۔

۴۲ مادہ ہر یستان بھی دولت علیہ کے دیوسے ایک مقدار اپنے
عہدہ مین لیگا و مقدار مذکور بھی دول معظمہ کے طرف سے معین ہوگا

۴۳ مادہ رومانیہ کا حقوق استقلال تصدیق ہوگا۔

۴۴ مادہ روم نیا مین بھی مذاہب و ادیان آزاد رہینگے

۴۵ مادہ مملکتین یعنے رومانیا قطعہ بسارابیا کو روس اعادہ کریگا
و اوسکے حدود شرقیہ (پروت) کی وادی سے وحدود جنوبیہ
(کیلیہ) و پرانی استانبول کے وادیون سے عبارت ہی۔

۴۶ مادہ منصب نہر طونہ اور جوکہ طونہ مین جزیرے ہین [redacted]
کے ساتھہ رومانیا کو ترک ہوگا۔

۴۷ مادہ کچھ مہم نہین ہی۔

۴۸ مادہ رومانیا جوکہ اشیا و امتعہ تجاریہ ترانسیت کے محصول
سے نقل ہوتا ہی اوسکے رسم یعنے ذکات سکا لیگا۔

۴۹ مادہ معاہدہ کو عقد کرنیکے واسطے رومانیا کا بھی حق و
صلاحیت ہوگا۔

۵۰ مادہ جو رومانیا کے لوگ ممالک عثمانیہ مین حمایت کو تے ہین
اونکے حقوق کے محافظہ کے باب مین ہی۔

۵۱ مادہ رومانیا جوکہ وسایط اختلاطیہ اسکے ملک مین نشر ہوائی
اوسکے حقوق و وظایف کی خصوص مین دولت علیہ کے مقام
پر قایم ہوگا۔

۵۲ مادہ نہر طونہ مین سیر سفاین بکلی آزاد رہیگا۔
لوہے کے دروازہ کے نیچے خوخفیف جنگی کشتی نہر کے امور ضابطہ
کے واسطے و تحصیل رسومات کے لئے مخصوص ہی مستثنی رہینگے
و دوسری کوی بھی سفینہ حرب کو وہان ٹھہرنا نہ یگا۔

۵۳ مادہ طونہ مین اور وپا کی ماموروں سے مرکب جوکہ مختلط انجمن
ہوگی اوسکا حقوق تصدیق و اوسکے ماموریت بھی کسی دولت
کے ساتھہ جوکہ اوسکے نزدیک مین ہین مربوط نہوگی بلکہ صورت
مستقلہ مین اجرا کی جائیگی۔

۵۴ مادہ جو مقاولہ نامہ نہر طونہ کے متعلق ہے اوسکے مدت
تمام ہونے سے ایک برس اول اوسکی تجدید احکام کے
واسطے دول معظمہ قرار دینگے۔

۵۵ مادہ جوکہ نظامات سیر سفاین کے متعلق مین انجمن
مذکور کے طرف سے تنظیم و ترتیب ہونیگے۔

۵۶ مادہ انجمن مذکور طونہ کے جزیرون مین لاتین حلانے
کے لئے دوبوجہ احسن محافظہ کے واسطے ماموریں محلیہ کو قرار
دیگی۔

۵۷ مادہ دولت استریا لوہے کے دروازہ کی اعمالات
قطعہ بدوا پنے عہد مین لیتے ہی بنا برین جوکہ معاہدہ کو اختیا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

مورخہ ۱۵ رمضان ۱۲۹۵ھ
شمارہ ۲۶ جلد ۷

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون

إن مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون

منشور محمدی

۱۲۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

با خاتم و مختم آمدہ منشور محمدؐ
گویان بصفت و سیرت سرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت ہم انجیل برافتاد ز تجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون کشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عيسى ابن مريم يا بني إسرائيل إني رسول الله إليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة ومبشرا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد

قیمت سالانہ منشور کی جو محصول ڈاک ہمراہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد و بدل وغیرہ ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر اعالی ہمم حضرات زر قیمت بعطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ توشہ خانہ ممالک آرویا مکتب انصف آنہ زیادتی فی روپیہ یعنی صفحہ آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہے — وصف جسکی جناب باری ہے
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل ہو گئے مقہور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
امین اثبات دین سے کامل — رد شبہات کجرو جاہل
اسکے انوار سے نہیں ہی عجب — شمس گھٹ گھٹکے گرہنے کو کب
شمس تابا کو جب کرے مستور — کیونکر کوکب کو وہ کرے بی نور
اسکا دیں ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل میں ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں لیکت عیسائی

غزل

بہمہ حسن قدم جلوہ نما آمدہ — ای ز سر تا بقدم نور خدا آمدہ
غمزہ پرداز بصد ناز و ادا آمدہ — جان خدای تو نمایم کہ چہا آمدہ
شد عیان معنی واللیل و الشمس مرا — کہ فرو ہشتہ برخ زلف دوتا آمدہ
اللہ اللہ چہ جمالیکہ بیک بیدن تو — جان از تن رفتہ و دل با نہ بجا آمدہ
جند انام تو لیسین و ثنا یت طہ — چہ باوصاف خدا داد و بما آمدہ
زندہ گردید ز دیدار تو اقطاع عالم — چشم بد دور چہ خوش آب بقا آمدہ
گشت خورشید فلک شہر ہ جانبخشی تو — چون مسیحا بخدا عین شفا آمدہ
چشم دارم کہ ہمین چشم عنایت دائم — ز انکہ عین کرم و عین عطا آمدہ
قاب قوسین بقرب تو دلیلیت و دلیل — رخ برافروختہ اندر دو خدا آمدہ

چشم تو نام خدا سوئے ما دراغ کشید — روی نادیدہ کسی غیر ندا آمدہ
ہیچکس با شرف وقدر تو نرسد — آبروئے دو سرا صل علی آمدہ
فقر را فخر زہی حسن عمل — بادشاہی ہا ہین گدا آمدہ
ہم صفیرت کند طائر سدرہ ہمان — کہ بوصف شہ بطحی ہذا آمدہ

نیکی کن بدریا انداز

اسکو کہتے ہین کہ بہت بندے خدا کے خدا کی راہ مین اپنا جان
ومال اسطرح صرف کرتے ہین کہ کسیکو معلوم نہین ہوتا - وہ اسکا
اجر اور اوسکی نیکنامی خدای پاک سے چاہتے ہین ہندوؤن
مین بھی بہت ایسے لوگ ہین جو خیرات اور دان پن گپت یعنی
پوشیدہ کرتے ہین اوس گپت دان کے کئے ایک سبیل ہین
متاما میثائی مین اشرفی یا روپیہ یا جو کچھ خیرات کرنا منظور
ہو اوسکو اوسمین ڈالکر کسی پنڈت یا پوجاری کے حوالہ کردیتے
ہین بعض تربوز مین ڈالکر دیتے ہین بعض پانی مین اوسکو
گھر اکر کے اپنے اوپر اوس کے ہاتھ کو پانی مین پچھا کردیتے ہین
بعض دست پوشی لیتے وقت جو دینا کسی کو منظور ہو دیدیا
کرتے ہین علی ہذا - انگریز بہادر بھی حضرات پوادر صاحبان
یا کسی ڈاکٹر یا کسی عیسائی غریب بھائی کو جو دینا منظور ہو
کاغذ کی پڑیا مین لپیٹ کر دیدیا کرتے ہین - اور اناجیل مین
بھی ایسا ہی آیا ہی کہ تو ایسے خیرات کر دہنے ہات کی خبر بائین
ہاتھ کو نہو اسے وہی مراد ہے جو مثل ہمنے عنوان پر لکھی ہے - اور
ہمارے مسلمانون کے یان بھی اسیطرح خیرات کرنے کو خدا تعالی نے
فرمایا ہی اور حقیقت مین ہمکو اوس خیرات کا عوض اور نام
آوری اپنے معبود سے چاہیے - اور اسی قسم کے خیرات مقبول

بھی ہوتی ہے زکوٰۃ ہدیہ قربانی نیاز وغیرہ کے بہت سے
سبیل ہین مگر فی الحال مدرسہ اسلامیہ اور اخبارات محمدی
کے مدد ومعاون ہونا نہایت ثواب مین داخل ہی کیونکہ مخالفین
اسلام زر کثیر خرچ کرکے اسلام کی روشنی کو مٹانے کیواسطے
از حد سعی وکوشش کررہے ہین - بلکہ فرقہ پوادر کی روزی
یہی ہے یعنے وہ اسی کام کے لئے نوکری پاتے ہین اور انکے
رسالے اور اخبار اسی غرض ونیت سے نکلتی ہے مگر کیا کہنا ہے
وہ لوگ قومی ہمدردی اور اپنے مذہب کے پھیلانے کیواسطے
اسقدر کوشش کرتے ہین کہ جسکا بیان حد سے باہر ہے بہت
عیسائی پادیلون کو روشنائی وکاغذ سے مدد کرتے ہین اور
اوزار دیتے ہین جو روپیہ خیرات کا دینا کسی یورپین کو منظور
ہوتا ہی وہ پادریون کے حوالہ کردیتے ہین - وہان یہہ
کثرت یہان یہہ قلت کہ ناگفتہ بہ کا معاملہ ہے - ہمارے
اسلام کا خدا ہی حافظ ہی - ہمارے یان پہلے پہل مولوی رحمۃ اللہ
صاحب ومحمد وزیر خان صاحب کو علم مناظرہ کا شوق ہوا اونکے
تصنیفات تعصب سے خالی ہے اور اونکی تحقیقات کا مادہ ایسی
ہے کہ کسی پادری کو قیامت تک جواب دینے کی جرات نہوگی
اونکے بعد تصنیفات عالیجناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید
ناصر الدین محمد ابو المنصور صاحب وجناب امیر المناظرین اہل کتاب
مولانا میرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد ومولوی محمد سلیم صاحب
ومولانا محمد علی صاحب وغیرہ اجانب ایسے ہین کہ جو بنیاد مولوی
رحمۃ اللہ صاحب نے ڈالی تھی اوسپر فی الحال وہ عمارت رنگین
ہوگی کہ حضرات پوادر شدر ہوگئے ہین - مرحبا جزاک اللہ

بایں منشور محمدی پر کہ اونہون نے جب دیکھا کہ پادری لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہین تو اونہون نے نہایت غیرت کو کام فرماکر منشور محمدی نکالا خدا ایسے مسلمانون کو توفیق بخشے اور اون کے معاونون کو جزائے خیر دے آمین -

اون غیر تمندان اسلام مین سے ہم عالیجناب میجر رسالدار شیخ حسین بخش صاحب سردار بہادر شمشیر زن پریسیدنٹ انجمن پونہ مارس کن سیدورعرف کھورندی ضلع پونہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین کہ جناب ممدوح نے معاونت منشور محمدی مین بالفعل مبلغ ۵۰۰ اس قحط الرجال مین عطا کی -

افسوس منشور محمدی حضرت یوسف علیہ السلام کے مانند ہندوستان مین اپنے دام رکھتا ہی با این ہمہ اوس کے معاونت اور خریداری کا یہہ حال ہے - این ہم غنیمت ہی میجر رسالدار صاحب موصوف واقعی نہایت دیندار آدمی ہین سچ ہی دین کی روشنی ایسی ہی دینداروں سے ہوا کرتی ہے - افسوس دینادی معاملہ مین مثلاً شادی وغمی کے بارہ مین ہمارے بھائی مسلمان سیکڑون روپیہ خرچ کرتے ہین جب کبھی کوی اپنے کام ہوتا ہی تو اوس کے لئے اسقدر پہلو تہی ہوتی ہے کہ جسکا کچھ حساب نہین مگر مسلمانون کا یہہ حال نہین بہت ایسے بزرگ اور دیندار اور خدا ترس اور غیر تمند اسلام ہین کہ وہ خدا کی راہ پر جان ومال صرف کرنے کو دریغ نہین کرتے اور بہشت کو گویا اونہون نے خرید لیا ہی خدا تعالی سب مسلمانون کو یہہ ہدایت کرے کہ وہ اسلام کے حمایت مین سرگرم رہین اور خدا تعالی معاونان منشور محمدی کے عاقبت بخیر کرے الحاصل جس بھائی مسلمان کو خیرات دینا دینی منظور ہو وہ صاحب مہتمم منشور محمدی کے پاس بھیجدے وہ ثواب عظیم کا مستحق ہوگا خیر اگلی سبیل اس سے کوی بہتر نہین ہے فقط

سوال وجواب

سوال - رسالہ تحریفات قرآن کیسا ہے -

جواب - یہہ بات تو صحیح کہ نقل روایت مین خطا نہین کی مگر ایکدفعہ اسقدر مصنف کی زیادتی ہی کہ سخت وسست بھی بخدمت آنحضرتؐ کہا ہی - ابھی مصنف صاحب طعن وتشنیع ومکابرہ ومجادلہ کے پنجہ مین ہین تو تو مین مین کے پھیر مین ہین - مناظرہ ومصنفت کہان - لیکن اسکے بعد شاید وہ مرتبہ بھی پاوے - اور نوبت بہ تحقیق آوے - مصنف کو فقط سخن چینی اسلام بالفعل منظور ومقصود ہے - وہ کبھی کتب تردید مذہب خود نہین دیکھتے تاکہ جواب لکھین - جب وہ مسلمانون کے اعتراضات ملاحظہ فرماینگے اور جواب دینگے تب اونکو خود بخود انصاف کرنا پڑیگا اور مزاج مین خواہی نخواہی سلوک وتوسط وتوافق آویگا - ابھی تو فقط یہہ جانتے ہین کہ تمہارے کتابون مین یہہ لکھا ہمارے بائبل مین یہہ موجود ہے - ہمنے یہہ پڑھا ہے اور مسلمانونکی نسبت یہہ سنا ہی - لیکن تحقیق ہو تو جانین کہ سچ کیا ہی - جھوٹ کیا - یون تو لکھا ہوا ہے بہی کچھ کتاب مین ہے جن روایات کو خود مسلمان ہی خلاف وغیر محقق جانتے ہین اور مخالف تواتر وروایت جانکر پس پشت پھینکتے ہین اونہین روایات سے مسلمانون پر حجت لانا یعنے چہ - اگرچہ بہت ضعیف وموضوع روایات سب کے

کتابوں میں ہی مگر جس صورت میں اُس مذہب والے ہی اونکی تکذیب کرتے ہیں یا اویلوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں پھر غیر کو طعن زیبا نہیں۔ یہود میں طالموت کے اندر سب کچھ ہے عیسائیوں میں کوریون کتابیں خاص انجیل کے نام سے جھوٹے ہیں جنکے عیسائی تصدیق نہیں کرتے۔ اسیطرح مسلمانوں میں بھی بعض ایسے باتیں ہوں تو مضایقہ نہیں۔ ایسے احادیث و روایتوں سے قرآن کے تواتر کا مقابلہ کرنا مجادل ہی کا کام ہی مصنف محرف حاجب تیرے سخن چین و شایق رد اسلام صحیح لیکن بغرض تحقیق و انصاف دور۔ اسی سبب سے وہ انجیل مروج و قرآن متداول کے سند میں تمیز نہیں کر سکتے۔ کچھ تعجب نہیں کہ آیندہ ایک زمانہ اوپر تحقیق اصل کا بھی آوے کہ اس کج بحثی و یکو لشنو سے چھوٹ جاوے۔ بعض اہل یوروپ مثل ولیم میور صاحب لفٹنٹ گورنر سابق اگرچہ اس منزل کو طی کر چکے ہیں کیا عجب کہ اویلوروپین بھی اونکا تتبع کریں۔ اور تواتر قرآن کے بے مثل تصدیق کریں۔ ہر چند کہ مسلمانوں نے فقط الفاظ و عبارات قرآن حفظ یاد کی لیکن جیسا قرآن مسلمانوں میں متواتر ہی ایسی کوئی کتاب مذہبی کبھی نہیں ہوی جسکا حرف حرف نقطہ نقطہ شمار کیا گیا ہی اور الفاظ بعینہا از ہند تا روم ایسان موجود و مکتوب ہین۔

اور مطابق عقل اور تراکیب اکثر سورتون کی بھی اوسیطرح بصلاح اکثر صحابہ و اہلیت ہوی جیسے آنحضرت نماز مین پیش و پس پڑھا کرتے تھے مثلاً سورہ جمعہ اول رکعت و سورہ منافقین دوم رکعت مین اور الحمد یعنے سورہ فاتحہ خاص حسب مشورہ۔

جناب پیر موافق تحریر شیعہ آخر سے جدا کر کے اول مین سورہ بقر سے پہلے لکھی گئے اگرچہ آخر مین بھی رہتی تو کچھ مضایقہ نہ تھا ہوا الاول ہوا الآخر مگر جناب امیر کے صلاح سے کسی نے سر نہ پھرا پس کب ممکن تھا کہ ہوتے ہوے اہلبیت و جماعت صحابہ کے حضور عاشر شروع خلافت مین جبکہ مروان دخیل نہ تھا قرآن شریف مین پس و پیش سورہ بھی ہو سکتا۔

اودہر کم علم سنیون نے خلیفہ سیوم عثمان بن عفان کو جامع قرآن بنایا۔ اِدہر بیوقوف شیعون نے قرآن ہی کو ناقص بنایا۔ حالانکہ قرآن شریف سورہ سورہ کر کے سب آنحضرت کے ہی عہد کرامت مہد مین جمع و مدون و مقرر ہو چکا تھا۔ بوکر خلافت اول مین ایک جلد مین مجلد و بترتیب سورہ مرتب ہوا تقدیم و تاخیر سورتون کی بیشک خلافت اول مین ہوی کہ اول سورہ فاتحہ بعد ازان سورہ بقر۔ کیونکہ اوسمین شروع پیدایش کا حال ہی علی ہذا القیاس بڑی بڑی سورتین اول لگائی گئین اور آخر مین چھوٹی چھوٹی سورتین مختلف مضامین کی لکھی گئین۔ سر خلافت دوم مین کچھ بنا انتظام قرآن شریف کا نہین ہوا البتہ خلافت سیوم مین بضرورت وقت یہہ ہوا کہ ایک لغت قریش پر کتابت قرآن برسم لحظ عثمانی بصلاح و صوابدید اکثر اصحاب ہوی تا کہ مطلق اختلاف و زلسانی تلفظ مین نہونے پاوے اور تلقین اس کتابت کی چند جگہ ملکون مین بھی گئین۔ اس سے خلیفہ سیوم جامع قرآن مشہور رہے۔ ابن مسعود نے جو قرآن شریف کے مع شان و نزول و حواشی وغیرہ لکھا تھا وہ ترکیب سبکو اس لئے ناپسند آئی کہ اوسمین مثل

یہود و نصاری خوف تحریف دغلط متن و حاشیہ تھا۔
اس لیے وہ بلحاظ ادب جلایا گیا۔ چونکہ نیت نیک تھی بی ادبی
منظور نہ تھی۔ لہذا جای طعن نہین ہو سکتا۔ چنانچہ سید
تقی صاحب مرحوم مجتہد لکھنو نے بھی لکھا ہی کہ اگر قبلہ کی
طرف بغیر قصد بی ادبی تھوک دے تو گناہ نہین۔ اسطرح
واقع مین پاخانہ و پیشاب کا یہی حال ہی کہ بضرورت استعمال
یا استد بار قبلہ ہو جاے تو مضایقہ نہین۔ انما الاعمال بالنیات فقط

متی اور صاحب نور افشان کی غلطی

سچ ہی حافظہ بنا شد اسکو کہتے ہین مسٹر متی اپنی انجیل مین
بہت غلطیان کرتا ہی اور توریت کے حوالے یون ہی اندازہ
بے سوچھے سمجھے دیئے جاتا ہے۔ آگے افسوس صاحب نور افشان اور
اونکے چیلون پر جو اونکی کمیر شیے ہین اور اگر خود سے دیکھا جاے
تو اون بارہ مین ہم کسی صاحب کو مورد عتاب نہین سمجھتے کیونکہ مثل ہے کہ
اندھا اور پیا بیشہ لکیر پر چلتے ہین ہان اگر متی نے غلطی کھائے تو
جاے تعجب نہین مگر افسوس ہے اوس شخص پر کہ جو انگلنڈ کی کالج مین
تعلیم پائی اور جامع جمیع علوم ہو پنشر پادری کہلائے اور پھر
ایسے ایسے صاف پیشین گوئی کو نہ سمجھے حالانکہ وہ پیشین گوئی اوسی
زمانہ مین پوری ہوگئی ہو۔ مسٹر متی کا زمانہ اسقدر روشنی کا نہ تھا
مگر اس روشنی کے زمانہ مین جو کوئی عالم کہلاکر فاش غلطی کرے
اور وہ غلطی بھی ایسی ہو کہ جسپر اسکول کے طالب العلم ٹھٹھا مار کر
قہقہہ اوڑائین اوپر افسوس ہے وہ غلطی یہہ ہے ابھی ہم منشور محمدی نمبر
۲۲ جلد ۲ مین اک مضمون مسمی بہ جواب نور افشان لکھ چکے تھے اغلب
ہے کہ صاحب نور افشان کے سر و مطالعہ مین آیا ہوگا مگر فی الحال جو
نور افشان مطبوعہ ۲۲ اگست ۱۸۸۰ء نمبر ۳۴ جلد ۱۸ دیکھنے
مین آیا تو وہ بھی اسیطرح کے غلطیون سے مملو پایا اومین بھی اپ نے ناحق جناب مسیح پر پیشین گوئی کے طومار جمع کر دیئے اور طومار طوفان
سا گرا ہوا دیکھا چنانچہ قولہ وہ بزرگ پیشین گوئی نظر آتے ہین
جو مسیح کے خرق عادتی حمل اور پیدایش کے بابت ہی جو سات
سو برس کے بعد مریم کنواری کی معرفت بخوبی پوری ہوئی جیسا کہ
اشعیا کے باب کی آیت ۱۰ مین لکھا ہی الخ اقول یاد رہے
کہ متی باب اول مین ورس ۲۰ سے ۲۳ تک لکھتا ہے بہ نسبت
یوسف شوہر مریم ۲۰ وہ ان باتون کے سوچ مین تھا کہ دیکھو خداوند
کے فرشتہ نے اوسپر خواب مین ظاہر ہو کر کہا اے یوسف داؤد
کے بیٹے اپنی جورو مریم کو اپنے پاس لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اسکے
پیٹ مین ہی سو روح قدس سے ہے ۲۱ اور وہ بیٹا جنیگی اور
اسکا نام عمنوائیل رکھینگے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ۔
واضح ہو کہ متی نے اپنی دانست سے یہہ اشارہ کیا ہی ورس
۱۴ باب ۷ کتاب اشعیا کیطرف لیکن یہہ سمجھہ متی کی بالکل غلط
ہے کیونکہ اوسی باب مین یہہ ذکر ہے کہ رحبعم بادشاہ ارم اور
فقح بادشاہ اسرائیل واسطے جنگ آنے غازا بادشاہ یہود کے مستعد ہوے
تو خدا تعالی نے معرفت اشعیا نبی کے احاز کو تسلی دی کہ یہہ دونون
تجھ پر فتح نہ پا سکینگے اور یہہ نشان بتلایا کہ ایک عورت حاملہ
ہوگی لڑکا جنیگی جسکا نام عمنوائیل ہوگا ہنوز وہ لڑکا سن بلوغ کو
نہین پہونچیگا کہ تیری دونون دشمن پامال ہو جاوینگے چنانچہ
اوسی باب کے ورس ۱۵ و ۱۶ مین مفصل ذکر اسکا درج ہے اور لکھا ہے
کہ وہ لڑکا کرہ اور عسل کھاویگا اور ابھی نفع و نقصان کو نہ

سمجھتا ہوگا کہ یہہ زمین دونون پادشاہ سے متروک
ہو جاویگی اور ورس ۸ باب مذکور مین مدت اسکی ۶۵ سال
مقرر کردی ہے اسیواسطے ڈاکٹر ہاتس نے کہا ہی کہ عورت سے
مراد اشیا کی عورت اور فرزند سے مراد وہ کارکا ہی جسکے
ہوش سنبھالنے سے پہلے یہہ معاملہ طہور مین آیا اور فی الحقیقت
اس باب مین کچھ صبح کی خبر نہین ہی کیونکہ اوّل تو مسیح سات
آٹھ سو برس پیچھے پیدا ہوے اور اوسمین صرف ۶۵ برس کے
میعاد مقرر ہوی تھی - دوسرے اوس لڑکے کا نام خدا تعالی
نے فرشتہ کی معرفت عمانوئیل بتلایا تھا اور مسیح کا نام یوسف
کو فرشتہ کی معرفت یسوع بتلایا خدا تعالی پر اوری مہتمم
نور افشان یہہ بہتان نہین لگایا جاسکتا کہ پہلے قول کے
برخلاف دوسرے دفعہ اور نام بتلادے اور میعاد مقرر کو خلاف
وعدہ بڑہا دیوے - تیسرے - وہ کہ صاحب نور افشان اور
عیسائیون کو کنواری کے لفظ سے ہوائی جسکی جگہہ عبرانی
مین لفظ علمہ ہے اور فریر صاحب اپنی کتاب لغات مین جو
بہت مشہور اور معتبر ہی علم کے معنے جوان عورت اور
اوسکی جمع علموت لکہی ہے اور ڈاکٹر اوی کارک جو مشہور
عالم ہی اپنی تفسیر کی جلد اول صفحہ ۱۵۶ مین لکہتا ہی کہ علم کے
معنے چہپانا اور پوشیدہ رکھنا ہی پس علمہ کے معنے پردہ
نشین ہونگے چنانچہ اوس نے یہہ بہی لکہا ہے کہ کنواری کو
مجازاً علمہ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ پردہ نشین ہوتی تھین
علاوہ اسکے لفظ علمہ باب ۳۰ ورس ۱۹ کتاب امثال سلیمان
مین بھی آیا ہے اور باتفاق علمای یہود و نصاری وہان پر
معنے جوان عورت کے رکھتا ہے جسکی شادی ہو چکی ہو اور نیز
ایکویلا اور سیمیکس اور تھیوڈوشن کے ترجمہ یونانی اور مشہور
ترجمون مین بہی علمہ کے معنے جوان عورت لکہے ہین
پس ان وجہات سے اس لفظ کے معنے کنواری عورت ہی
نہین ہین بلکہ جوان عورت کے بھی ہین جو مراد وزن اشیا سے
چوتھے باب اشیا مین پھر عورت کا حاملہ ہونا اور لڑکے کا پیدا
ہونا اور اوسکو خطاب ماہیر شالال حاش بز ہونا مفصل درج
ہے اور یہہ بھی لکہا ہی کہ ابھی وہ لڑکا اپنے ماں باپ کی شناخت
نہین کر سکیگا کہ معاملہ دمشق اور شومرون کا طی ہو جاویگا
اور پہلے ورس ۸ و ۹ باب مین لکہا گیا ہی کہ راس ارام دمشق
اور راس دمشق رصین ہے اور راس افریم شومرون پسر ریلیاہ
جسکا نام لقیح ہے پس یہی تشریح اوس خبر کی ہے اس خبر مین متی
کی تصریح غلط ہی ہے اور صاحب نور افشان اور اوسکے چیلے خلاف
میثاق اور سیاق کل باب کے ناحق اس خبر کو مسیح کے حق مین
ٹھہراتے ہین قولہ کنواری کا حاملہ ہو کر بیٹا جننا ایسا نادر ہے
کہ اگر وہ فی الحقیقت وقوع مین نہ آتا تو کبھی مانا نہ جاتا کیونکہ صرف
ہمارے روبرو تجربہ کے خلاف نہین ہے بلکہ کائنات کے قوانین
مین ناممکن ہے لیکن اگرچہ کائنات کے قوانین مین ناممکن ہے
تو بھی خدا سے دور نہین ہے جسکے کامل قدرت سے کائنات
کی کل قوانین اصل پائے ہین **اقول** سبحان اللہ آپکے تجربے کے
خلاف کیا کیا نہین ہے نہین معلوم خاکی انڈا جو مرغی دیا
کرتی ہی اسمین آپکا تجربہ کیسا ہے اور یہہ کائنات کے قوانین
مین ناممکن ہے یا ممکن اول آدم جو بے ماں باپ پیدا ہوا -

دوم حوا آدم سے بے مان سمجھو یا بے باپ یہ معاملہ آپکی سمجھہ پر موقوف ہی یا قوانین کائینات پر حصر ہی سمجھئے گا آیا یہ مقدمہ آدم و حوا کا آپکے تجربہ مین کیسا ہی - سوم - حشرات الارض مینڈک وغیرہ کی پیدایش خدا جانے آپکے تجربہ مین کیونکر آئی ہی

قولہ دنیا کی پیدایش سے نہین سنا گیا کہ کوئی کنواری حاملہ ہوی بلکہ قیامت تک پھر کبھی نہ سنا جائیگا کنواری کی خاصیت نہین کہ حاملہ ہو کر جنے نہ انسانیت کا قاعدہ ہے کہ بن باپ کے وجود پائے

اقول واہ واہ یہ مذبذب بیان آپکا آپکی عقل عجیب کو یاد دلاتا ہی اور ہر آپ کنواری کی خاصیت نہ حاملہ ہونے کے بیان کرتے ہین اور پیشتر طرہ کائینات کے قوانین کے خلاف فرماتے ہین اور پھر پھر کے کہتے ہین کہ یہ معجزون مین بڑا معجزہ ہے اور خدا سے دور نہین پر بھی نہ ہاتھ آتے ہین پس آپکی یہ خام خیالی ہے آپ کے دعوی کی تکذیب کرتی ہی اول تو مسئلہ متنازعہ فیہ کا مفصل بیان اور کنواری کے لفظ کی تشریح ہم اوپر کرائے ہین مگر یان پر آپکی خوش بیانی کا جواب لکھا جاتا ہی ہان صاحب قیامت تک کنواری کا حاملہ ہونا اور انسانی قاعدہ کے خلاف وقوع مین آنا یہود مردود کا قول جو وہ مریم کی عصمت پر دھبا لگاتے ہین آپکے اس مذبذب بیانی سے نعوذ باللہ صاف صاف مصادق آتا ہے حالانکہ یہ آپکا خیال خام اور مذہب عیسوی کے خلاف ہی اللہ اللہ کائینات کے قوانین کو ماننا اور پھر خدا کی قدرت سے کل قوانین کا اصول تبدیل یہ کنواری کی خاصیت حاملہ ہونیکی صداقت کرتا ہی پس بموجب قول آپکے کامل قدرت سے کائینات کے کل قوانین اصل پاتے ہین اس سے ثابت ہوا جو خدا کا بھاؤ ہے وہی کائینات کا ہی یعنے جو کائینات کے قوانین ہین وہی کامل قدرت سے اصول پاتے ہین اب کنواری کا حاملہ ہونا موافق قول آپ کے کائنات کے قوانین کے خلاف ہے اور کائینات کے قوانین قدرت کاملہ کے اصول ہین پس جو چیز فروع کے خلاف ہوگی وہ اصول کے خود بخود خلاف سمجھی جائیگی اس سے پایا گیا کہ کنواری کبھی ہرگز حاملہ نہین ہوسکتی اور وہ قدرت کاملہ اور کائینات کے قوانین سے ناممکنات مین داخل ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ کنواری سے وہ بچہ عمانوئیل نہوا بلکہ جوان عورت سے ہوا ہوگا جسکو آپ مان چکے ہین فہم المراد فقط ۔ مرزا موحد

چھاؤنی مراد آباد

یہان پر بفضل خدا بارش خوب ہی ہے جس سے فصل کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہی - بکوشش جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول مشن رسالہ نمبر ۱ ایک انجمن اسلامیہ قایم ہونے والی ہے جسمین علاوہ مضامین معمولی کے اطفال اہل اسلام کی تعلیم اور تربیت کیواسطے بھی بندوبست کیا جاوے خدا تعالی اپنے فضل سے کامیاب کرے آمین

قسطنطنیہ غرہ ستمبر - سوبہ بلگریا اور رومیلیہ مین جو اہل اسلام کہ ہین اور انپر جو ظلم و زیادتی و بیرحمیان کی ہورہے ہین اسکی شکایت سلطان روم نے شاہ روس کے پاس جبکہ روانہ کی تو شاہ موصوف نے بجواب اسکے اپنا افسوس ظاہر کرکے یہہ کہا افواہ مذکور مین مبالغہ سا کیا جاتا

پایا جاتا ہے - صوبہ ہرزی گوینہ کے تریبنجی نامی مقام مین ہنگامہ وفساد کی چھیڑ چھاڑ ہورہی ہے جہان باشندگان اہل اسلام نے ترکی فوج کے ساتھ جنگ کرنا شروع کردی ہے -

لندن ۱ ستمبر - ڈیوک آف ایڈنبرو کی بیگم کو نیریت سے آج لڑکی پیدا ہوی -

اخبار مانگ پوسٹ کی یہ درخواست ہی کہ حکومت انگریزیہ اس بات پر مصر ہونا چاہئے کہ سفیر روسیہ کابل سے نکالا جاوے -

لندن ۳ ستمبر - باشندگان سلطنت انگلنڈ کا عام طور پر اس بات پر اتفاق رای ہے کہ سلطنت انگریزیہ افغانستان کی دقتون کو نہایت ہوشیاری سے حل کرکے بطور قطعی اسکی کارروائی کرے لیکن گورنمنٹ ہند پہلے اس مقدمہ مین مداخلت دینا چاہے - ولایت کے مخبر دیلی نیوز کا بیان ہے کہ حکومت انگریزیہ کو لازم یہ ہے کہ روسیون کی کابل مین مداخلت کو اگر توڑ دینے کے لئے دباؤ کی ضرورت پڑے تو ایسی ہی سختی کے ساتھ پیش آوے -

قسطنطینہ ۲ ستمبر - صاحبان انگلستان نے جن بندوبست وانتظام کی تجویز بتلائی اسکو ترک واقع صوبجات ایشیہ مین کرنے کے لئے سرکار روم راضی ہے -

لندن ۴ ستمبر - یرنسس الیس نامی آگبوٹ جو لندن اور شیرلنس نامی مقام کے درمیان آنا جاتا تھا سو گذشتہ شب کو بہت سے مسافرین کو سوار کرایا ہوا لندن سے شیرلنس مقام کو واپس جارہا تھا مگر اسوقت بول کیاسٹل نامی جہاز سے ٹکرا کے جاکر قبل از کچھ اسکو تایید پہونچنے کے غرقاب ہوگیا معلوم ہوتا ہے کہ اسمین ۴۰ ۵ لوگ ہلاک ہوے -

انگریزی جہازات جنگی کا بیڑہ جو بالفعل بحر مارمورہ مین ہے، نہر دارونیل کے دہانہ مین عنقریب واپس چلا جاویگا -

پارس ۳ ستمبر - سلطنت فرانس سلطان روم کو یہ نصیحت اس معنی کی کرتی ہے کہ وہ جو جلسہ کانگرس مین رای یہ دی گئی تھی کہ یونان کے شمالی صوبجات کی سرحد وسیع کردیجاوے سو اس باب مین ریاست یونان کے ساتھ کچھ ایک صاحبمندی تبلاوین سلطنت مذکور کا یہ بھی کہنا ہے کہ سلطنت ترک کو یہ بات پنچاہے کہ یونان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیاریان کرے جو کررہی ہے -

لندن ۵ ستمبر - معلوم ہوتا ہے کہ نیول کاسٹل اور پرنسس الیس نامی دخانی جہازات کے درمیان دل وچ - نامی مقام کے پاس جو ٹکر ہوی سو اسمین اگبوٹ آخر الذکر صدمہ مذکور کے باعث مغابا لکل غرقاب ہوگیا اس بارہ مین جو آخیر کو ایف کہ آئین اُسنے واضح ہوتا ہی کہ ۶ سو مسافرین غرق آب ہوگر صرف ۸۹ شخص بچگئے - ایک تار برقی جناب ملکہ کے پاس سے آئی اسمین ملکہ موصوف اپنی کمال تاسف وغمخواری ان اشخاص کے اقربا پر جو ڈوب موے ظاہر کرتی ہی - لارڈ میبار لندن نے مرد گان مذکورکے قرابتداروں کے واسطے چندہ وصول کرنے پر اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے -

کوالیف آمدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوج روسیہ جو سرحد بخارہ پر گئی تھی سو تاشقند کو واپس آرہی ہے -

۱۰ ارشاہی بنگال فنڈز بلرس جواب جزیرہ سیپرس مین مقیم ہی سو ۲۸۵ رجمنٹ مقیمہ سنگاپور کو آکر بدلا دیگی -

قسطنطینہ ۴ ستمبر - ترکی ایشیا کے صوبہ ایدن مین

برپا ہوئی ہے اور فوج واسطے مقابلہ آرائی ہنگامہ پردازوں کے روانہ ہوئی ہے - عامۂ خلائق مین یہ افواہ مشہور ہوئی ہے کہ سلطان روم نے مدحت پاشا کو پھر طلب فرمالیا -

شملہ ۵ ستمبر - سپہ سالار مدراس جو سفارت کابل پر جانے والے ہین سو انکے مصاحبین مین داخل ہونیکی نسبت مہاراجہ صاحب جودھپور کے بھائی مہاراجہ پرتاب سنگھ کو دعوت دی گئی اور مہاراجہ موصوف نے معہ اسکو قبول کرلیا - مہاراجہ موصوف الصدر قدیم خاندان راجپوت سے علاقہ رکھتے ہین -

شملہ ۶ ستمبر - غلام حسین خان جو گورنمنٹ ہند کیجانب سے مراسلاسامی امیر کابل کیلیجارہے ہین انھون نے اطلاع اس بات کی دی ہے کہ کابل کی سفارت جو عمداً آرہی تھی سو وہ درہ خیبر کے اس طرف پہونچی اور وہان راستہ مین جو ملاقات ہوی تو انھون نے سفارت انگریزیہ کے ساتھ اچھی طرح طریقہ مہمانداری ادا کرکے اور دیگ بتاؤ کے لیے جو امیر صاحب کا حکم ہوا تھا سو اسی موجب عمل کیا تھا -

نواب عبداللہ خان صاحب بہادر جو نواب صاحب ہمراہ والئی ٹونک کے چلے ہوئے ہین کمانڈر انچیف مدراس کے مصاحب مقرر ہوکر سفارت کابل مین شریک ہوگئے ہین - ڈاکٹر پلو - شملہ سے پشاور روانہ ہوچکے اور کمانڈر انچیف مدراس بقصد روانگی کابل آج شملہ سے کوچ فرماوینگے -

پای تخت آسٹریہ ۵ ستمبر - دوباچ نامی مقام مین جو جاعتین مجاہدین کی متعین تھین اُنپر فوج آسٹریہ کے ۳۰ ہزار حملہ آور ہوکر شکست فاش دی -

قسطنطنیہ ۵ ستمبر - شمالی و بجانب یونان کے سرحدی تقسیم کے لیے نامان مقرر کرنے کی بابت ریاست یونان نے درخواست اپنی سلطان روم کی خدمت مین پیش کی اور سلطان موصوف اسکی منظوری سے انکار فرماکر اس یادداشت کے جواب کے منتظر ہین جسکو سلطان محتشم نے اس مقدمہ مین شاہان یورپ کے پاس روانہ کیا ہے اور بعد آنے اسکے مقدمہ مذکور بطور قطعی فیصل ہوجاویگا سلطنت آسٹریہ و سلطان روم کے فیما بین معہ باسینا و ہرزیگووینہ مین قبضہ آسٹریہ قایم رہنے کے درباب جو عہد و پیمان کہ ہوئے تھے امید ہی سو وہ برسر ترقی ہے - فقط

قسطنطنیہ ۷ ستمبر - محمد پاشا جنکو سلطان روم نے واسطے مدد کرنے ان دشواریون اصلاحات سرحد کے جو دریان سلطنت مذکور و مانٹی نگرو کے واقع ہین مقرر کیا تھا سو انکو البانیہ کے باشندون نے انکے مصاحبین سمیت قتل کردیا -

جاکوہ کے روسیون نے باطوم کو بغیر کچھ ایک مقابلہ باشندون کے قبضہ کرلیا - سلطان روم کا ارادہ ہی کہ عنقریب ایک سفارت امیر کابل کے یہان روانہ کرین -

۵ ماہ حال کو ماگلے نامی مقام کے پاس ایک جنگ واقع ہونیکی کیفیت پہونچی ہی جسمین فوج آسٹریہ نے غازیون پر حملہ کیا اور بعد جنگ عظیم کے غازیان مذکور پسپا ہوے - اب آسٹریہ والے ماگلے نامی مقام کے قرب و جوار کے قریبی باشندون سے ہتھیار چھین لیا کرتے ہین - فقط -

لندن ۷ ستمبر - تلغراف پای تخت روس [illegible] آئے ہوین کو الیف سے واضح ہوا کہ [illegible]

ہین ہی کہ سڑک ریل درمیان تفلس اور ظہران کے ڈالی جاوے
اور وہان سے ہرات کو بھی لیجاوے - جنرل ابراماف - جو امیر صاحب
کے یہان سفیر روسیہ مقرر ہوا ہی وہ امیر صاحب کابل سے ہین ملتے ہی
معروف ہوا ہے کہ تیمور ریل منکو کے امریکی پروجکٹ کریں -
ولایت کے مخبر ذیلی خبر ایک افواہ جو وہان خاص و عام مین مشہور
ہو رہی ہے سو اس طرح طبع کی ہی کہ وزیران سلطنت انگریزیہ
سلطنت افغانستان کو اپنے قلمرو مین شامل کر لینے کا ارادہ
کر رہے ہین - وہی مخبر اندیشہ اس بات کا بھی بتلاتا ہی کہ اہل روس
نے تقوام بوکابل کو اپنے طرفدار بنا لیا ہی اور امیر موصوف بھی تو
روسیون ہی کا کار رہے ہین پس انہین کے ذریعہ سے ہندوستان
کے دیسی بادشاہ کو جوش لگا کر مبادا انکو سلطنت انگریزیہ سے بے دل
کر کے اپنے چیر خواہ بنا لیوے فقط - شمس الاخبار مدراس

سرکاری معاملات و دفاتر سپیریس مین یونانی زبان کا رواج

لارنس سے ایک مراسلہ جو آیا سو اس سے یہہ واضح ہوا کہ کلوسیاکے
عیسائی سعایا اپنے بشپ کو ساتھ لیے ہوے سر کارنٹ ولسلی صاحب
گورنر سپیریس کو ایک عرضی اس مضمون کی دی کہ سرکاری
معاملات و دفاتر وغیرہ کے لیے یونانی زبان استعمال کیجاوے ولسلی
صاحب مذکور نے عرضی گذارون کو یہہ جواب دیا کہ تمہاری التجا
معرض قبولیت مین نہین آویگی اور ان دفاتر وغیرہ مین تمام
سرکاری زبان انگریزی رہیگی -

ہیلوی افندی کارنگی لارنس کا نے اپنی خدمت سے استعفا
دیدیا - مسٹر جیمز گرانٹ صاحب جو پولس سپیریس کے آفسر مقرر
ہوے ہین سو وہان وارد ہوے ہین - سرکارنٹ ولسلی صاحب
موصوف نے بالفعل کلکو - کا قیام اختیار کیا ہی - ذیلی نیوز کے
خاص کار سپانڈنٹ مقیم سپیریس کا اظہار ہے کہ فوج ہندوستان
مقیمہ سپیریس کی فوجہ اوا پس ہونے کے لیے سرکار نے حکم دیدیا ہی
اور انکا یہہ بھی اظہار ہی کہ فوج کی صحت و تندرستی کچھ ایسی ترقی
پر نہین ہی - کرسپانڈنٹ استرانڈ کا بیان ہی کہ جزیرہ سپیریس
مین بڑی سخت بیماری پھیلی ہوی ہے - ہیضہ کی چوٹ تھی سو اسمین صرف
مبالغہ کیا گیا ہی سپیریس عجب نفیس و پاکیزہ مقام ہی کہ وہان
مرض جذام نہین اور نہ کوڑھ ہوتا ہے اسکا یہہ بھی بیان ہی
ہے کہ فوج انگریزیہ تا ہنوز دیون مین تراقہ کی وجہ اور راہون
کو شبنم و ژالہ باری کا صدمہ برابر اٹھا رہی ہے - دریا کے کنارے پر جو
جہونپڑیان ڈالے جاتی ہین وہ عنقریب بنکر تیار ہو جاوینگی -
جلسہ یونائف کامنس مین بھی کرنل استرانی صاحب نے ایسا
بیان کیا کہ سرکارنٹ ولسلی صاحب کے یہان سے آئے ہوے
مراسلات نے ایسا ظاہر کرایا کہ فوج انگریزیہ مقیمہ سپیریس مین
ایسی کچھ زیادہ سخت بیماری پھیلی ہوی نہین ہے - مفہ

جالندہر مین سخت طغیانی ہوی ہے

صاحب تیمس آف انڈیہ کو جالندہر سے ایک کارسپانڈنٹ
نے اسطرح پر تحریر کیا ہی کہ جالندہر اب گویا بحر آب ہو گیا ہی
اور جدہر دیکھو ادہر پانی ہی پانی نظر آتا ہی اور غریب رعایا کو
انکے مکانات اور کاشتکاری وغیرہ کے تباہ و تاراج ہونے سے
جو تباہی و خرابی کو پہنچی ہوی ہی اسکا بیان حیطۂ تحریر سے
باہر ہے - یہان شہر مین تخمیناً ایکہزار سو مکانات گرے

اور بڑے باعث طغیانی آب کے ڈھے پڑے۔ تمام محکمجات اور دفاتر وغیرہ بند ہوگئے ہین دونون طرف سڑک آہنی برباد و تباہ ہو جاکر ریل گاڑی کی آمدورفت موقوف ہوگئی ہے اور مدد و تسلی اور دلاسہ کی دونون پڑے پلون کا خدا حافظ ہے اور اسکی شکست ہونیکا بڑا اندیشہ ہی۔ بالفعل ڈاک تاہیون کے ذریعہ سے جاتی ہی۔ امباله کیطرف برابر دو میل کی سڑک ریل سے بالکل برباد ہوگئی ہی اور جنوب طرف کی ڈاک زیادہ گھنٹہ تک ملتوی رہگئی تھی۔ شمال طرف کی ڈاک برابر ۴ گھنٹہ سے بند ہی۔ مجکو ان تمام تباہیون و خرابیون کا بیان کرنا لازم و لابد ہے رونده دوشنبہ بکثرت بارش ہونیکی ہمکو امید تھی اور ہم سب لوگ فضل اور رحمت کی حالت پر نظر کرتے ہوے شکر اس خالق ارض و سموات کا کر رہے تھے اور آپس مین بایکدیگر خوشی خوشی ہوکر باہم مبارکباد دے رہے تھے کہ ایسے مین ٹھیک بارہ بجے شبکو بڑی تیز و تند بارش و اندھی کا زور شروع ہوا اور ہوا کے خوب ہی سنسنانے ہونے لگے اور جب سے دوشنبہ کو دو پہر تک ایکسان موسلا دھار اور لگاتار بارش ہوی اور ۳۶ گھنٹہ مین برابر ۴ انچ پانی برسا۔ تمامی لوگون کا اظہار ہے کہ ہمکو یاد نہین پڑتا ہے کہ ایسی بارش ہماری عمر مین کبھی نہین ہوی تھی اللہ اکبر اس کثرت بارش نے بڑی خرابی و تباہی تبلائی۔ دیہات و تجربجات جسمین صدہا مکانات تھے اب دس سے کم ہوگئے اور جو لوگ کہ مکانات کے ڈھے جانے کے باعث بے گھر ہوگئے سو وہ عجب طرح کا گذارہ کرتے ہین یعنے لمبے لمبے بانسون پر کملیان تنائے ہوے اسکے سایہ کے تلے بیٹھے رہتے ہین۔ صدہا ایکڑ زمین بسبب ریت بھر جانے کے گویا خاک مین ملگئی ہے۔ چالیس پچاس کنوئیون کے اندر کھر جانے سے اوکھر جاکر مانند سوکھے کے پانی مین رہگئے ہین بعضون کا بھی غایت درجہ نقصان پہونچا ہے۔ بارش متصل بند و شور سے ہوی کہ ساری فصلین جو تیار ہونیکو تھین سب اوجاڑ ہوگئین اور تازہ تازہ بالیان وغیرہ خاک ہوگئین بعضون کی سی جگہ مین جو فصل کٹاو کے لایق تھی سو وہ سب بربط ہوگئی غرض کہ طغیانی مذکور نے بڑی خرابی ڈالی جسکا کچھ بیان نہین کیا جاسکتا ہی۔ اب فقط وہی مکانات باقی رہ گئے ہین جو بہت مضبوط اور مستحکم ہین۔ راستون پر آمدورفت موقوف ہی اور کسی شخص کے چلنے پھرنے کی کچھ مجال نہین ہے اور ہر ایک جگہ پل بیحساب ضایع ہوگئے ہین جسکے سبب سے انجینر دان امور اضلاع کی کمیتون کو بڑا ملال طور سنا سف گذرا ہی۔ لوگ بالکل مایوسی کی حالت مین ہین اور کہتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی وقت ایسی سخت و ہلاک طغیانی نہین دیکھی اب لوگون کو بڑا اندیشہ وبای ہیضہ و پیٹ کا پیدا ہوا ہی جو اکثر طغیانی کے بعد واقع ہوکر رعایا کو ہلاک کرتی ہے۔ لوگ کہتے ہین کہ دنیا مین تین بہت سخت وبا مین ایک کے بعد ایک ہمارے پر گذری ہین اول تو قحط سالی اسکے بعد ماہ مارچ مین زلزلہ اور حال کی طغیانی اور یہ نقرہ سخت فصل سرما بھی آئی ہے خدا خیر کرے۔ منہ

یہودی اہل اسلام

صاحب انتہ مین مرقوم ہی کہ گورنمنٹ ہند اور مونسی گورنمنٹ

بنگلور نے بھی یہ ارادہ مصمم کیا ہی کہ اہل اسلام کی بہبود و درستی ہمت کا بندوبست کرین اور اپنی سرکار مین مسلمانون کو خدمات و رحمت فرماوین اس لئے اہل اسلام کو یہ ضرور ہی کہ علم و لیاقت پیدا کرین اور سرکار مین خدمات پیدا کرنے کے لئے اپنے مستحق بنائین

خلاصہ عہدنامہ انگلنڈ و ترکی

میسٹر آشلی ایڈن صاحب نے ہوز آف کامنس مین یہہ استفسار کیا کہ عوام الناس نے یہہ خبر مشہور کیا ہی کہ جزیرہ سائیپرس کو ترکونے نے سرکار انگریزی کو اس شرط پر دیا کہ ملک یونان مین اخراج کرنیکے دعوے سے سرکار صدر درگذرے اور اس بات کو اپنی دیان پر نہ لاوے اور ۳۰ دین ماہ مے کو دربارہ مقدمہ مذکورکے ضامین ایک عہدنامہ منعقد ہوا - حاصل کلام اب مین یہہ معلوم کیا چاہتا ہون کہ آیا خبر مذکور صحیح ہی کہ نہین - سر استافورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے یہہ کہا کہ ایسے سوالات کرنیکے واسطے انکو اختیار ہی مگر رفع شک کرنے کے غرض سے مین یہہ کہتا ہون کہ خبر مذکور بالکل بے بنیاد ہی فقط ۔ جریدہ روزگار -

امیر کابل و سفیر انگریزی

اندین ٹیلیگراف اخبار کے مدیر نے دربارہ ملکی مقدمات کابل ایک طول آریٹکل تحریر کیا ہی کہ از راہ ظرافت و تفنن امیر کابل اور سفیر روسیہ کے فرضی تصویرین لکھکر اپنے پرچہ قید قلم کیا ہے کہ وے آپس مین کلام و کلام کرتے ہین اس اثنا مین سفیر انگریزی کا وارد کابل ہونا ہوا ہی اور امیر صاحب سفیر روسیہ کو یہہ عرض کرتے ہین کہ قاصد نے مجھے ابھی یہہ خبر دی کہ سفیر انگریزی باہر کھڑا ہے اور میری ملاقات کی آرزو رکھتا ہی مین اس قول کو کیا جواب دون سفیر روسیہ صاحب نے امیر صاحب کو یہہ تعلیم دیتا ہی کہ آپ اسکو یہہ معلوم کراوو کہ مین ایک مخصوص دوست سے کلمہ دکام کرتا ہون لہذا ملاقات کی فرصت نہین فقط ۔ منہ

یہ ماہ مبارک کی ہی تہنیت ۔

مبارک ہوآئے وہ ماہ صیام	ہوے بند دریای دوزخ تمام
کھلے باغ جنت کے در بسر	ہوا قید ابلیس بانی شر
یہہ انتیسوین ماہ شعبان ہی جب	ہوی مغ بخشنے کو باصد طرب
ڈھلی دوپہر اور ہوا ان تمام	اُدھر چھ بجے اگیا وقت شام
چھپا پردہ شب مین مہر منیر	اُٹھے دیکھنے چاند برنا و پیر
سبھی انگلیان سمت کعبہ اٹھا	یہہ کہنے لگے دیکھنا دیکھنا
وہ ماہ منور ہے جلوہ نما	یہہ ہی چاند لاریب انتیس کا
سنو مومنو عید ہی عید ہے	مہ پر ضیا قابل دید ہے -
ذرا غور کرکے اُسے دیکھ لو	کرو شکر حق اور دعا مین پہر ہو
چلو مسجدون مین تراویح کو	کلام الٰہی خوشی سے سنو
غرض اہل اسلام باہم گے	ہوے شادمان چاند کو دیکھکر
اذان پھر کہی اور مغرب پڑہی	ہوی دل سے خواہش تراویح کی
پڑہے حافظون نے کلام مجید	خدا نے دکھایا یہہ روز سعید
سحر کو ہر اک شخص شاداں ہوا	معا کرکے مسواک کچھ کھا لیا
ہوی صبح عزہ کی جب آشکار	اٹھے اہل اسلام سب روزہ دار
چمکتا ہر اک چہرے سے نور تھا	لگا آنکھون مین سرمہ طور تھا
ہوی شام جو وقت جون صبح عید	خوشی پہلے روز کی آئی پدید
کیا روزہ افطار کھایا بالعلم	بجالا سب شکر رب انام -

معذرت ناظرین یہ آخری نمبر ہی اس سے پہلے کا نمبر ۲۵ جلد ۲ کا اخیر نمبر تھا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

شہادت دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے وحدہ لاشریک لہ اور شہادت دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اور رسول اس کا ہے

شمارہ ۲۷ جلد ۷ ۲۵ رمضان

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام تست
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی صداقت ناطق برہان

منشور محمدی صداقت ناطق برہان

منشور محمدی

صلعم

۱۲۹۵ سنہ ہجری

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل براقاں زتجیل تو

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

منشور محمدی صداقت ناطق برہان

منشور محمدی صداقت ناطق برہان

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ

قیمت سالانہ منشور کی دہ محصول ڈاک ہمچو ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماویں اور اگر کچھ نوشت وخواند و تحریر مضامین رد و نقصان وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بیگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ توشہ یا منی آرڈر ویا نکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی
وصف جسکی جناب باری ہی
پی سیر فلک بارے جو ختم المرسلین نکلے
تو استقبال کو قدوسی عرش برین نکلے

نعت اسکی زبان ہی ہر دم
وصف جسکی ہی شافع عالم
مہ و خورشید یا حور و پری ہی خواہ یوسف ہو
تمہیں نام خدا سارے حسینوں سے حسین نکلے

نام سے جسکے آج کل منشور
اہل باطل پہ ہو گیا مقہور
بھٹکتا وہ تو عالم میں پھرا ہی عشق کو
شفیع المذنبین نکلے تو ختم المرسلین نکلے

ہی یہہ منشور بادشاہ امم
جلوہ افروز جملہ عالم
دیوے ہوں طوطی شیریں سخن گلزار عالم میں
جو میرے ہمزبان نکلے تو اک روح الامین نکلے

اسمیں اثبات دین ہی کامل
رد شبہات کجرد و جاہل
جو سن پاویں گے امت احمد یہاں ہم
ابھی جاوے ہے باہر گلشن خلد برین نکلے

اسکے انوار سے نہیں ہی عجب
شمس گمت گھٹ کے گرہے کوکب
دہان ہر گرم وصف حسن اخلاق محمدی
زبان سے نعرہ فاصل علے اہل دین نکلے

شمس تابان کو جب کرے مستور
کیوں نہ کوکب کو وہ کرے بے نور
بشارت
سزاوار ثنا و طاہا و یاسین نکلے

اسکا ایسا ہی لمعہ تابان
ظلمت افشاں ہے ہی نور افشان
تمہیں اے اہل دین کیوں نہ حمت محمدی کے چاہی
سرو سامان رحمت رحمۃ للعالمین نکلے

اسکے دل سے ہیں سب تمنائی
چاہتے سب ہیں لیک عیسائی
مسلمان ہوں الٰہی ورکیا ہی تری رحمت ہے
زبان سے کاطیب جو وقت واپسیں نکلے

محمد کا ظہور ہوا تو ہم نے پایا
تمہیں بھی ... اسی ... پر ایمان لاؤ
قیامت کا
نے معجز بیانی اسکے فیض نعت سی مجکو

محمد کی آمد کی ہے یہ صدا ہر سو
تمام عالم فضل لجد رب العالمین نکلے
شفاعت کے لئے جو دم شفیع المذنبین نکلے
مسیحا جسکے اعجاز سخن کے خوشہ چین نکلے

تقاضائے قیمت اخبار

اگر یہ وجہ کم توجہی دناوہندی خریداران کے تقاضائے قیمت بھی ایک معمولی امر ہوگیا ہی لیکن ہم بخیال اسکے کہ شاید ناوہندہ صاحب خود بھی اپنے دل مین خدا کا خوف یا حق العباد سمجھکر راہ راست پر آجاوین ہمیشہ کے تقاضے کو اچھا نہین سمجھتے گاہے ماہے لکھتے ہین یا بوسیلہ خط و کتابت تقاضا کرتے ہین مگر حضرات ناوہندہ ایسے ناخدا ترس ہین کہ وہ کچھ بھی خیال مین نہین لاتے اور ہمیشہ امروز و فردا کے وعدہ پر ٹالے جاتے ہین یا اگر سخت تقاضا ہوا تو اخبار واپس کر دیتے ہین اسکا بھی کچھ مضایقہ نہین الا قیمت کا ندینا غضب ہے خیر اسپر بھی صبر کیا جاے لیکن ایسے وقت ہو گو نگا کیا علاج کہ جو خط و اخبار سب ہضم کئے جاتے ہین اور ذکر تک نہین بیتے پس ایسے لوگون کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بہت جلد اپنے حساب کا تصفیہ کرین ورنہ اونکی ناوہندی کی کیفیت نام بنام لکھی جائیگی۔

سوالات جواب طلب

۱۔ وحدت کی تعریف کیجئے۔

۲۔ خدا اپنا سا دوسرا خدا واحد لاشریک پیدا کرکے خود بھی وحدہ لاشریک رہ سکتا ہی۔

۳۔ کیا خدا اپنے صفات ذاتی کو صفات فعلی کر سکتا ہی۔

۴۔ کیا خدا کسی وقت سو سکتا ہی۔

۵۔ خدا ہمارے حال سے کسی وقت غافل ہو سکتا ہی یا نہین۔

۶۔ خدا کو جھوٹ بولنے کی قدرت ہی یا نہین۔

۷۔ خدا اپنے ذات مین حوادث مخلوقی پیدا کر سکتا ہی جیسے عورت کا کرلینا وغیرہ۔

۸۔ کیا خدا عالم الغیب ہوکر پشیمان ہو سکتا ہی اسکا جواب بیبل کے رو سے دو۔

۹۔ کیا بیبل کے مسئلہ تقدیر ثابت ہی یا نہین اسکا جواب بیبل کے آیات سے لکھو۔

۱۰۔ خدا پلٹ سکتا ہی اور یہان متی کے طرح اپنا رنگ و روپ بدلنے پر قادر ہے۔

۱۱۔ عیسائی لوگ جب مسیح کو بجای خدا مانتے ہین اور اسکی کفارہ کے بھی قایل ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ جب اونکا خدا یعنی مسیح کفارہ ہوا اور پھانسی دیا گیا جیسے کہ انجیل مین لکھا ہی تو پھر جہان کا انتظام کونسا خدا کرتا رہا۔ کیا خدا مرسکتا ہی اوس سوال کا جواب مجیب صاحب ذرا سمجھ کر عطا کرین۔

۱۲۔ بضاری جو تثلیث کے قایل ہین آیا یہہ تثلیث الوہیت مین معنوی ہی یا لفظی۔

۱۳۔ انجیل جو بضاری کے ہاتھ مین ہی جسکو وہ کلام آسمانی مانتے ہین اون کے کلام اللہ ہونے کی کیا دلیل ہی۔

زیادہ سلام الراقم ...

محمد ... صاحب ... السلام علیکم

بعد تسلیم و نیاز کے گذارش ہی کہ مضمون مندرجہ ذیل کو اپنی
سچی اخبار نامدار کے کسی گوشہ مین درج فرماکر اس خاکسار کو
ممنون و منت فرماوین۔ وہو ہذا۔

واضح ہو کہ کتاب خروج کے باب ۷ درس اول مین باین مضمون
لکھا ہی کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ مین نے تجھے فرعون کے
لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا نبی ہوگا انتہیٰ
پس اب جانا چاہئے کہ یہودی لوگ اسپر بھی جناب حضرت موسیٰ
ع کو خدا جانے اور ہمارے بھائی حضرات عیسائی بلا وجہ حضرت
عیسیٰ کو دیتے ہین منصب خدائی کہ جسکو کوئی پتا مین نے
رایج الوقت کی انجیل مین نہ پائی کہ وہ خدا نہین بلکہ خدا نے
جیسا موسیٰ ع کو فرمایا کہ تم خدا سا ہو ایسا بھی نہین اور نہ
حضرت عیسیٰ نے انجیل مین کہین ایسا فرمایا ہی کہ مین خدا
ہون یہہ فقط عیسائیون کا ایک اعتقادی مسئلہ ہی بلکہ
حضرت عیسیٰ نے تو انجیل مین بیسون جگہ فرمائے ہین کہ مین
ابن آدم ہون پھر دیکھو انجیل متی باب ۱۳ درس ۹ و ۱۰
مین حضرت عیسیٰ ع ایسا فرماتے ہین کہ اور زمین پر کسیکو
اپنا باپ نکہو کہ تمہارا باپ ایک ہی جو آسمان پر ہی اور نہ
تم راہنما کہلاؤ کیونکہ تمہارا راہنما ایک ہی جو مسیح ہی انتہیٰ
اور دیکھو انجیل یوحنا کی باب ۱۷ درس ۳ لکھا ہی کہ ہمیشہ
کی زندگی یہہ ہی کہ وے تجھکو خدا ایک برحق اور یسوع
مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانے انتہیٰ

پس ان دونون مقامون سے صاف ظاہر ہے کہ وہ خدا
کا ایک رسول تہین واسطے ہدایت اور رہنمائی کے لئے
بھیجے گئے نکہ خدا تہین افسوس صد افسوس کہ حضرت عیسیٰ نے
تو یہہ نصیحت کرین کہ لوگو تم سب مجھے خدا کا رسول جانو اور
اسی سے تمہاری نجات ہی پھر عیسائیون کو کیا یہہ نجات
ابدی کم تھی کہ وہ مسیح کو ناحق خدا کہنے لگے کیا اس کہنے سے
مسیح تم پر خوش ہو جائینگے ہرگز ہرگز نہین اور نہ تو تمہارے
اس کہنے سے نجات ابدی تمہین حاصل ہوویگی بلکہ اور تم سب
جہنم کے کندے بن گئے دیکھو انجیل متی باب ۷ درس ۲۱ و
۲۲ مین لکھا ہی نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ
کی مرضی مطابق جو آسمان پر ہی عمل کرتا ہی انتہیٰ

پس ہم مسلمان لوگ جب عیسائیون کو اون کے کتاب
سے ایسے ایسے فقرے دیکھا دیتے ہین تو ہم اوقت عیسائی
اوسکے جواب یون گھڑتے ہین کہ یسوع مسیح مین انسانیت
اور الوہیت دونون موجود تھے اور چونکہ مسیح نے جس
جگہ ایسا فرمائے ہین کہ مین ابن آدم ہون اور مین خدا
کا بھیجا ہوا ہون سو یہان پر خداوند یسوع نے فقط اپنی
انسانیت کو ظاہر کئے کہتا ہون مین کہ یہہ فقرہ عیسائیون
کا ہم مسلمان لوگ نہین سنتے ہین تاوقتیکہ عیسائی
یہہ فقرہ انجیل سے نہ دکھاوین بسا تعجب کہ حضرت عیسیٰ نے
تو انجیل مین اپنی انسانیت کا اقرار بار بار کئے اور الوہیت
کا اقرار کہ جسپر عیسائیون کو نہایت فخر ہے ایکبار بھی ندارد
یہہ وہی مثال ہی کہ مدعی سست اور گواہ چست ولیکن
چونکہ اسوقت مجھے ایک نقل کیا خوب یاد آگیا۔

نقل ہی کہ ایک خراسانی کا گدھا کھو گیا اوسنے دوسرے شخص کے گدھے پر اپنا اسباب لاد کے چلنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ اتنے مین مالک اوسکا دوڑا آیا اور لگا اسباب اوتار کے پھینکنے اتنے مین خراسانی صاحب نے شور و غل مچانا شروع کیا تب لوگ بہت جمع ہوے تو اوسوقت اوسنے پوچھا گیا کہ تمہارا جانور نر تھا یا مادہ خراسانی نے کہا ہمارا جانور نر تھا لوگون نے کہا تو بس یہہ تمہارا نہین دیکھو یہہ مادہ ہی تب خراسانی کہا ہان ہان میرا گدھا بھی تھوڑا تھوڑا مادہ تھا بہت کچھ ایسا نر نہ تھا پس ہمارے بھائی عیسائیون کا بھی یہی حال ہی فقط ۱۲ باقی آیندہ ان شاء اللہ تعالیٰ

پادری لونس صموئیل صاحب کی رسالہ معراج

مطبوعہ سفیر ہند ۱۸۷۸ء پر

ریویو

یہہ رسالہ بذریعہ ایک دوست کے مجھے پہنچا مین نے تالیف تازہ دیکھ کر بغور مطالعہ کیا پادری صاحب نے اس رسالہ مین بوعلی سینا کی اوس کلام کا ترجمہ کیا ہی جو اوسنے در باب معراج پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان کیا ہی اور کہین کہین اپنے طرف سے کچھ حاشیہ لگایا ہی۔ اس رسالہ کی آخر مین کسی خوشامدی کا ریویو نظر پڑا جسنے نہایت مبالغہ سے اسکی تعریف کی ہی اور اوسکو ممتنع النظیر بتایا ہی اور ایک دوسری تحریر بطور ریویو کے دیکھی جسکی محرر نے تین باتونکی شہادت دی ہی اور اون کو تسلیم کیا ہی اول ترجمہ کی صحت دوسری مترجم کی لیاقت تیسری حاشیون کی دقت اور یہہ بھی ظاہر کیا ہی کہ اہل انصاف میری رائی کو قبول فرماین یا غلطی پر متنبہ کرین مجھے اس محرر کی ہمدردی اور مترجم کی خیر خواہی نے اسپر آمادہ کیا کہ مین بھی ان تینون امرون مین اپنی رائے ظاہر کرون اور دونون صاحبون کو اونکی اغلاط سے اطلاع دون۔ گو مصلح عیب اور منظر ثواب کی باتین (گو کیسی ہی صحیح اور مطابق واقعہ کیون نہون) نہایت تلخ بلکہ سم قاتل معلوم ہوتی ہین اور ہرگز پسند خاطر نہین ہوتین مگر اہل دانش اوسے نہایت شیرین جانتے ہین اور انجکشن اور تریاق سے زیادہ اوسکی قدر کرتی ہین۔ اور مداح و ثناخوان کی باتین (اگرچہ خلاف واقع ہون) قند و نبات سے زیادہ پسند آتی ہین اور خوشامد کے تملق آمیز شیرین کلامیان دلکو نہایت بھاتی ہین مگر عقلا اوسکو پسند نہین کرتے اور ایسی حلوائی زہرامیز کو باعث ہلاکت ابدی جانتے ہین۔

لہذا مین دونون صاحبون سے حضور مناسب جسکے امید رکھتا ہون کہ میری اس اصلاح امیز تحریر کو محض معارضہ اور مقابلہ پر حمل نفرمائین بلکہ خیر خواہی اور ہمدردی پر محمول کرین اور بنظر غور و انصاف دیکھین۔

بیان امر اول - صحت ترجمہ کا حال یہہ ہی کہ کتاب الاطہارات مجھے دستیاب نہین ہوی کہ مقابلہ کرکے صحت اور غلط کا حال بیان کیا جاتا جسوقت میسر آئیگی تو اس امر مین بخوبی رای دیجائیگی البتہ دبستان مذاہب سے

جسکا حوالہ مترجم اور محرر دونون نے دیا ہی مقابلہ کیا معلوم ہوا کہ بہت مقامات پر یہہ ترجمہ اوس سے مخالفت اور نقصان و زیادت رکھتا ہی جسکا بیان کرنا تطویل لاطایل ہے جو کوئی شایق ہو مقابلہ کرکے دیکھ لے یہان اسقدر کہنا کافی ہی کہ ترجمہ کا صحیح ہونا اس امر پر موقوف ہی کہ مترجم متکلم کی زبان اور اصطلاحات سے بخوبی واقف ہو اور پھر اپنی رائی سلیم کی ذریعہ سے اوسکی اصلی مدعا تک پہنچی اگر مترجم ان امورین سے کسی مین قاصر ہی تو ہرگز ترجمہ صحیح اور عمدہ نہین کرسکتا - پادری صاحب ان تینون امرون مین قاصر معلوم ہوتے ہین اگر زبان سے بخوبی واقف ہوتی تو (مخیلات مزور) کا ترجمہ فریب والے خیالون کا نکرتی کہان خیال اور کہان مخیل خیال ایک قوۃ ہی کہ خداوند کریم نے اوسے دماغ مین رکھا ہی اور مخیل وہ شئی ہی جسکے لیے یہہ قوۃ ظرف پڑتی ہے - اگر اصطلاحات متکلم کو بخوبی جانتے تو عقل فعال کو عقل انسان یا مثل عقل انسان نکہتی اور حاشیہ ۶ جو صفحہ ۴ مین ہی تحریر فرماتے اور اگر متکلم کی مدعای اصلی تک پہنچتی تو یہہ زبان پر نہ لاتی کہ واقعہ معراج اس فیلسوف کی نزدیک ایک خواب و خیال کا اظہار ہی جو کوئی فہمیدہ اوسکی کلام کو بغور دیکھی گا ہرگز اسکا معترف نہوگا بلکہ اوسکی غرض صرف یہہ ہی کہ واقعہ معراج جو بسفر ظاہری سلفیات سے طرف علویات کے بیان کیا گیا ہی اس سے مراد سفر روحانی ہی کہ روح مطہر نے بوسیلہ روح القدس کے کیا اور وہ اپنی حالت اصلی سے نہایت مرتبہ اعلی کو پہنچی جیسا کہ انبیا کو ہوتا ہی مگر واقعی یہہ ہی کہ بقول اسی فیلسوف کی جو کوئی اس بعید کو جانتا ہی سو جانتا ہی اور جو کوئی نہین جانتا وہ معذور ہی اور اس تاویل کا باعث یہہ ہی کہ فلاسفہ (جنہین اہل عقل سفہا کہتی ہین) اس امر کی قائل ہین کہ اجسام کا اوپر کی طرف جانا اور افلاک مین خرق والتیام ہونا محال ہے اور چونکہ یہہ فیلسوف بھی انہین کا ہم مشرب ہی اس وجہ سے اسکا انکار کرتا ہی اور سفر ظاہری کو نہین مانتا پس پادری صاحب اوسکی بنیاد اور باعث تاویل ملاحظہ کرین کہ کیسی غلط اور بیہودہی پس اسی پر تاویل کو قیاس کرنا چاہیے یہان ایک امر قابل اظہار یہہ ہی کہ قصہ معراج پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام جس طرح پر مشہور ہی کوئی ایسا امر نہین جسپر ثبوت نبوت موقوف ہو یا اسکی عدم ثبوت سے حضرت کی شان و شوکت اور علو مرتبت مین کچھہ فرق آجای جیسا کہ حضرت مسیح کی آسمان پر جانے اور خدا کی داہنی طرف بیٹھنے سے ہی اگر کوئی فیلسوف منکر ہوا اور بنصوص انجیلیہ مین تاویل کرے اور آسمان پر جانے اور خدا کی داہنے طرف بیٹھنے سے مراد رفعت مرتبہ اور قرب خدا کی جو کہ ہر نبی بلکہ عارف باللہ کو علی حسب مراتب ہوتا ہی تو حضرت مسیح کے شان مین کسی طرح کا فرق اہل دانش کے نزدیک نہین آسکتا اسی طرح قصہ معراج کو خیال کرنا چاہیے پس پادری صاحب کا یہہ سمجھنا کہ نبوت کی معاملات کا اسی پر فیصلہ ہی محض خیال خام ہے -

اب میں اسی وجہ سے بحث قصہ کی ثبوت اور عدم ثبوت سے بحث نہیں کرتا اور اسمین بھی گفتگو نہین کرتا کہ اسی فیلسوف کی تاویل فی نفسہ قابل التفات ہی یا نہین اور اس تحقیق سے بھی درگذر کرتا ہون کہ اس فیلسوف کسی غارت باللہ کی تنبیہ سے اس تاویل سے رجوع کیا یا آخر وقت تک اسی پر قایم رہا بشرط فرصت کسی دوسرے مقام پر اسکی بحث کیجائیگی اس مقام پر صرف پادری صاحب کی نتایج افکار کی جانچ منظور ہی اور اونکی قابلیت اور حواشی کی صحت وسقم کا اظہار مد نظر ہی -

بیان امر دوم - پادری صاحب کی لیاقت علمی مین جسقدر بخوبی رای نہین دے سکتا کیونکہ مجھے اونکے حالات سے کما حقہ واقفیت نہین البتہ جسقدر اس رسالہ سے اونکی قابلیت معلوم ہوتی ہی اوسکو بیان کرتا ہون - اس ترجمہ سے (اکثر باعانت غیر ہنو) ظاہر ہی کہ پادری صاحب کو متعدد زبانون مین دخل ہی اور یہہ امر اونکی لیاقت وقابلیت مین شمار ہوسکتا ہی مگر جسقدر اسمین قصور ہی وہ ہماری بیان سابق اور تقریر لاحق سے عیان ہے - اب مین پادری صاحب کی اقوال وحواشی کی طرف رجوع کرتا ہون اور اونکی قول کی ابتدا بلفظ پادری اور اپنی تقریر کا عنوان بلفظ مولوی قرار دیتا ہون -

پادری اس امر مین تمام اہل اسلام متفق ہین کہ ہر ایک تصنیف کا اعتبار اوسکی مصنف کے اعتماد پر ہی - مولوی - اہل اسلام فقط اتنی ہی بات کا لحاظ نہین کرتے جتنی مسقدر پادری صاحب نے بیان کی ہی اور بھی چند امور اسکی ساتھ پیش نظر رکھتے ہین اول یہہ کہ جس طرح قول مذکور مسلم ہی اوسی طرح یہہ مقولہ بھی مسلم ہی اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ مَن قَالَ - یعنے قایل کے قول کی طرف دیکھنا چاہیے کہ کیسا ہی قابل قبول ہی یا نہین فقط اس طرف نہ دیکھنا چاہیے کہ کسی نے کہا ہی دوسری یہہ کہ سوا خدای عالم الغیب کی جمیع امور مین کوئی خطا سے معصوم نہین ہر فرد بشر سے خطا ہونا ممکن ہی پس کوئی شخص کیسا ہی معتمد کیون نہو اوسکی جمیع اقوال کو قابل اعتماد یقیناً کہہ نہین سکتے -

تیسری یہہ کہ مصنف کا اعتماد دو طور سے ہوسکتا ہی ایک کہ جمیع علوم وفنون مین ہو دوسری یہہ کہ بعض مین ہو مین گمان کرتا ہون کہ صورت اول کی کوئی نظیر جہان مین نہوگی البتہ صورت دوم کی نظیرین بہت ہین اور یہہ فیلسوف بھی انہین مین ہی صرف فنون عقلیہ مین قابل اعتماد شمار کیا جاتا ہی اور علوم نقلیہ مین کسی کی نزدیک معتمدین مین نہین گنا جاتا شق ثانی پر مصنفین کے وہی تصنیف قابل اعتماد ہوگی جو اوس علم خاص مین ہو جسمین وہ معتمد علیہ ہی اور جس علم مین وہ معتمد علیہ نہین اوسمین اوسکی تصنیف کا وہی حال ہی جو غیر معتمدون کے تصانیف کا حال ہوتا ہی پادری صاحب کی کوتاہ نظری قابل افسوس ہی کہ امور مذکورہ مین سے کسیکو پیش نظر نہین رکھا اب اگر ہم بلحاظ امر اول اس

* یہہ فیلسوف کون ہی اور دینی امور مین معصوم نہین کا کیا ثبوت ہی اور کیونکر ہی اسکا جواب ہمسے دیدیا جائیگا

فیلسوف کے تاویلون مین نظر کرین اور قابل قبول پائین تو اسکا اعتبار پادری صاحب کیا میفہ ہوگا اور اگر بمقتضای امر ثانی خطائی فیلسوف کی قائل ہون تو اوسکا اعتبار کیا نفع بخشیگا۔ اور امر سوم سے معلوم ہوا کہ شیخ فیلسوف کا اعتبار علوم نقلیہ مین کسی اہل اسلام کی نزدیک نہین بس جس علم مین اوسکا اعتبار نہین اوسمین اوسکو معتمد علیہ کہنا اور اوسکے قول سے تمسک کرنا جہل کے سوا اور کیا کہا جاے۔

پادری - اہل اسلام کو اس بات سے بھی انکار نہین کہ اونکی متکلمین سے حکمای اسلام برتر محقق ہین۔

مولوی - بہت اچھا ہمنے تسلیم کیا مگر یہہ فرمائیے کہ حکمای اسلام کون ہین اور حکیم کسے کہتے ہین کیا حکیم آپ اوسے سمجھے ہین کہ ہیئت و ہندسہ مناظر و مرایا خوب جانتا ہو اور بقیہ فروع ریاضیات اور طبعیات سے واقف ہو یا تاثیرات ادویہ سے ماہر ہو تشخیص امراض جسمانی اور معالجات مین بخوبی دستگاہ رکھتا ہو ایسا ہرگز نہین ہی حکمت اور ہی چیز ہی جسکی شان مین کتاب مقدس یون گویا ہی من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ حکمت وہ شی ہی کہ جسکی تعلیم حضرت مسیح کو کی گئی چنانچہ اللہ تعالی اپنی کتاب پاک مین فرماتا ہی ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل جسکو اسکی تفصیل دریافت کرنا منظور ہو وہ تفاسیر معتبرہ اور کتب اخلاق ملاحظہ کرے شیخ کو کیسے حکیم اسلام قرار دیا ہی امور دینیہ مین کون اسے محقق اور مستند کہتا ہی پادری صاحب نے یا تو محض ناواقفی سے یا اپنے رسالہ کا اعتبار برتر بنانے کو ایک امر خلاف واقع بیان کیا ہی، اور شخص غیر معتمد کو برا معتمد ٹھہرایا ہے۔

پادری - ہم پیغمبر اسلام کی معراج کی بیان مین حکمای اسلام کے رائین اور اونکی تاویلات تحریر کرتی ہین۔

مولوی - یہہ قول محض خلاف واقع ہی پادری صاحب نے ایک حکیم اسلام کی بھی رای و تاویل نہین بیان کی اور چند رایون اور تاویلون کا تو کیا ذکر ہی البتہ ایک فیلسوف کے رای کے بیان کی ہی اور اوسکی مقصود اصلی کو نہین پہنچے ہین اور اگر کوئی یہہ کہے کہ پادری صاحب نے ملا محمد محسن کی کتاب کا بھی حوالہ دیا ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ ملا نہ کوئی حکیم ہی نہ فیلسوف ایک بد دین شخص ہے پھر اسکا قول کس شمار مین ہی علاوہ برین ملا کوئی اپنی رای بیان نہین کی بلکہ جسطرح اور کافرون اور بی دینون کی اقوال نقل کی ہین اسی طرح اس فیلسوف کا قول بھی نقل کر دیا ہی چنانچہ عبارت دبستان کی یہہ ہی۔ در تاویل معراج پیغمبر ما سخن بسیار ست و بہترین تاویلات از حضرت رئیس الحکما بو علی سینا ست کہ میگوید الخ ایسی خلاف واقع بات کہنا پادری صاحب کی لیاقت و دیانت سے بعید معلوم ہوتا ہی اور نہایت تعجب آتا ہی۔

پادری - ہم مسیحی لوگ مدعی علیہ ہین نہ مدعی جو کوئی مدعی ہو وہ اپنے دعوے کو یعنے نبوت پیغمبر اسلام کو جو انکی عدم نبوت ہی ثابت کرے۔

مولوی - یہہ قول بھی صحیح نہین کیونکہ بہت سے امور مین مسیحی

مدعی ہین مثلاً ثبوت تثلیث اور اثبات الہیت مسیح و
غیر ذلک جنکی ابطال مین اہل اسلام نے کتابین تصنیف کردی
ہین اور کسی مسیحی عالم سے اونکا جواب نہین ہوسکا اور یہہ
کہنا کہ ثبوت پیغمبر اسلام ابتک ثابت نہین ہوی محض
ناانصافی اور ناحق کوشی ہی ہمنے تو ثبوت پیغمبر اسلام
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مثل آفتاب نیمروز کے دکھادیا
اب اگر کوئی انکھ بند کرلے اور کہی جاے کہ آفتاب مین نے
نہین دیکھا دکھادو دکھادو اوسکا کچھ علاج نہین قیامت
تک اوسے کوئی نہین دکھا سکتا مگر اوسکے نہ دیکھنے سے آفتاب
کی نفی نہین ہوسکتی ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎ اگر دلایل اثبات نبوت دیکھنا
منظور ہی تو اظہار الحق وغیرہ دیکھیے اور بالفعل راقم الحروف
کا ایک رسالہ ترانہ حجازی خیر طبع مین ہی اوسمین سے
مختصراً اس دعوی کا اثبات کیا گیا ہی ملاحظہ فرمالیجیے
مگر چشم انصاف سے اور پھر جو کچھ شک وشبہ ہو تو
بی تامل تحریراً یا تقریراً اصاف کرلیجیے -

پادری - اور اوسمین تو کچھ تکرار وحجت نہین ہے کہ علما
وحکای اسلام شروع سے ابتک خداوند مسیح کو روح اللہ
وکلمۃ اللہ اور انجیل کو منزل من اللہ مانتے ہین -

مولوی - پادری صاحب کی غرض اس قول سے یہہ
معلوم ہوتی ہی کہ ہم بالکل سکبدوش ہوجائین اور بار
اثبات اہل اسلام پر نہ ائین کیونکہ اہل اسلام کا دعوی
مسیحی تسلیم نہین کرتے اور مسیحیون کا دعوی اہل اسلام
کے نزدیک مسلم ہی مگر مین گمان کرتا ہون کہ اگر پادری
صاحب اپنے دل مین غور فرمائینگے تو ازراہ انصاف
ایسی باتون کو خیال خام بتائینگے کیونکہ مسیحی جسطرح
حضرت مسیح کی روح اللہ وکلمۃ اللہ ہونیکا دعوی کرتے
ہین اوسکا ہمیشہ علمای اسلام انکار کرتے چلے آئے ہین
پس اس دعوی کا اثبات (جو ابتک نہین ہوا) عیسائیون
پر واجب ہے جسطرح اہل اسلام پر اپنی دعوی کا اثبات
(جو بخوبی کردیا گیا) واجب تھا اور جس طور کا روح اللہ
اور کلمۃ اللہ مسیح کو اہل اسلام کہتی ہین اگر آپ کو اوسی
معنی کا دعوی ہی اور آپ حضرت عیسی اور موسی کو یکسان
سمجھتے ہین تو ہماری اور آپ کے تصفیہ ہی صاف اقرار
کردیجیے اور اسی طرح انجیل کو منزل من اللہ مانتے ہین مگر انجیل
کسے کہتے ہین ہم اس مجموعہ عہد جدید کو تمامہ ہرگز انجیل
نہین کہتے اسکی تحقیق ہمنے میزان نامہ کی جواب مین کی
ہی پس پادری صاحب جو اس مجموعہ عہد جدید کو تمامہ
منزل من اللہ کہتے ہین ثابت کرین اس دعوی کا اہل اسلام
ہرگز اقرار نہین کرتے لہذا اسکا ثبوت اونکی ذمہ ہی
اور قطع نظر اسکے اگر پادری صاحب غور کرین تو کیونکر
اپنی دعوی کے اثبات سے بری الذمہ ہوسکتے ہین کیونکہ
اہل اسلام اگر توریت وانجیل کو منزل من اللہ جانتے
ہین تو بنا بر یہ قرآن مجید اور محمد الرسول اللہ سلم جانتے
ہین اس جاننے کے لیے تو تصدیق قرآن مجید اور محمد الرسول اللہ
کی ضرور ہی اور پادری صاحب جو انجیل وتوریت کی

دعوت کرتی ہین اور کام خدا یتعالی بتاتے ہین تو اوسکو
ساتھ تکذیب اس ذریعہ اور اس واسطہ کی بھی کرتی ہین
پس جس ذریعہ سے ہمنے کتب آسمانی کی تصدیق کی
تھی وہ ذریعہ پادری صاحب کی نزدیک صحیح نہین اور
ہمسے اس ذریعہ کو چھوڑانا چاہتے ہین تو اب اوپر واجب
ہی کہ اوس ذریعہ کو بیان کرین جس سے ان کتابون کا
منزل من اللہ ہونا ثابت ہو جب تک اوس ذریعہ کو بیان
کرین اوسکی استدلال قوی معرض بیان مین نلائین
کیونکہ اونکا دعوی قابل سماعت ہو سکتا ہی ہمارا کتب سماویہ
کو منزل من اللہ ماننا پادری صاحب کیا مفید ہوگا جس
قیاس سے ہمنے نتیجہ نکالا تھا اوسے تو وہ غلط بتاتے ہین
اور جس راہ سے ہم جاتے ہین اوسے وہ موصل الی المقصود
نہین کہتے لہذا اون کے ذمہ فرض ہی کہ کوئی قیاس صحیح
بیان کرین اور کوئی سبیل دوسری موصل الی المقصود
بتائین مگر خوب یاد رہے کہ یہہ امر نہایت دشوار ہے۔
قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے انجیل کا منزل من اللہ
ہونا بی تکلف ثابت ہو سکتا ہی ورنہ مین بھی کا پتہ نہین
وجود ہون اور پادری صاحب بھی ہین اس دعوی کو
ثابت کرین مصرعہ ہین میدان ہین چوگان ہین گوی
سو اوس ہی کہ اہل کتاب سچی عیسائی نہین بنتی حضرت
مسیح کو خداوند کہکے عیسائی بنا چاہتے ہین اور مسیح کی شفاعت
کا امیدوار ہین ای بھائیو یہہ محض خیال خام ہی یاد کرو
خوب حضرت مسیح نے کہا ہی بہتیرے مجھے اوسدن
کہینگے ای خداوند ای خداوند ہمنے تیرے نام سے نبوت نہین
کی اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا اور تیرے نام
سے بہت سی کرامتین ظاہر نہین کی تب مین صاف اونسے
کہونگا کہ ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو مین تمہین کبھی
نہین جانتا (متی باب ۷ ورس ۲۲ و ۲۳) باقی آیندہ ۔

جملہ سیاسیہ

گرچہ میدان مین یعنے ظاہر مین صلاحات انا طول و باز
گشت عسکر روس و تخلیہ باطوم وغیرہ اوس کے اور بھی بعضے
مسایل موجود ہین ولیکن سب سے زیادہ لوگون کی نظر
وقت کو اوستریا کا مسئلہ جو کہ ولایت بوسینا و ہرسک مین
بوقوع آیا ہی جلب کر رہا۔
ہم اسکو تنہا مسئلہ بوسینہ و ہرسک کہنا مناسب نہین جانتے
ہین چونکہ بعضے چیزون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوستریا کی اسی
حرکت تنہا ولایت بوسینہ و ہرسک کے اوپر منحصر نہین رہیگی
اوستریا کا کچھ ذرہ سا بھی حق نہین تھا کہ ولایت بوسینہ
و ہرسک مین داخل ہوے۔ ہرچہ باداباد۔ گرچہ یہہ حق
و صلاحیت برلن کی کونکرس نے ناحق اوستریا کو دیا ہی و
لیکن برلن کی معاہدہ نے اس شرط کو بھی بیان کیا تھا
کہ اس باب مین اوستریا کو لازم یہہ ہی کہ دولت عثمانیہ
کے اتفاق سے وہان داخل ہو۔ باوجود کہ اوستریا نے
شرط مذکور کو کچھہ رعایت نکیا۔ بلکہ بخلاف خواہش و
رضای دولت عثمانیہ کی ولایت بوسنہ مین داخل ہوکر
کاشتاو مارنا شروع کیا۔

کا ہمسر اور اختیار اتحاد یعنی کونگرس جو کہ برلین میں مجموعہ
دولتہائے عظمیٰ اس کام کو اجرا کرنے میں مطرح ہوئے ہیں
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دولت اوسٹریا کا اس کام
میں تنہا نہیں ہے۔ بلکہ یا کونگریس کے معنی خود یہ ہیں کہ
تنفیذ کے اجرا کرنے کے لئے دو یا تین دولتیں مل جائیں
دولت کے معاونت سے کام کر رہی ہیں جو کہ کسی طرف سے
اوپر اعتراض بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ جب کہ ایسا ہو پس اظہر
من الشمس ہے کہ دولت اوسٹریا اور بھی بہت سے کام جو کہ
عہدنامہ برلین میں مندرج نہیں ہیں اور کرنا چاہتی ہے
بذکر دیانہ کی جزا یہ اس باب میں بعضے چیزوں کو بصورت
اشکار بھی تحریر کرتے ہیں۔ واخبار تائید بقی ویانا کی ایسا
گوشہ سے بھی دوسرے گوشہ تک افعال بجا و مذکارانہ اوسٹریا
کو نظر کر رہے ہیں۔ اگرچہ برلین کی عہدنامہ میں دولت
اوسٹریا کا ولایت بوسنہ و ہرسک میں داخل ہونا اور
(یکی بازار) میں داخل ہونا صراحتہ بیان ہوا ہے۔ اما
چہ فائدہ کہ آج حکومت اوسٹریا وہاں بھی داخل ہونا چاہتی
ہے۔ جیسا کہ خبر ویانہ سے آئی ہے اوس سے ایسا معلوم ہوا ہے
کہ دولت اوسٹریا ولایت بوسنہ و ہرسک میں بلا شرط
داخل ہونگے بعد تنہا (یکی بازار) کے لئے دولت عثمانیہ
کے ساتھ ایک معاہدنامہ کو عقد کرنا چاہتی ہے ولیکن اسی اوہ
میں جو کہ برلین کی معاہدہ میں داخل نہیں ہے یا دولت
عثمانیہ دولت اوسٹریا کے ساتھ کسطرح پر ایک معاہدنامہ
عقد کر سکیگی۔

گرچہ اوسٹریا نے ولایت بوسنہ و ہرسک میں داخل ہونے
کے لئے برلین کے کونگرس کے قرارکو بسیند اتخاذ کیا مگر ہم
نہیں جانتے ہیں کہ (یکی بازار) میں داخل ہونیکے کیا وسیلہ
اتخاذ کریگی۔ وکسطرح پر متعاہدنامہ کو مخلق کریگی جیسا کہ
اوسٹریا نے ولایت بوسنہ و ہرسک کو (مزید التسلیم)
و (ذالما چیا) کی صلح و آسایش تامین کی لئے لیا ہے۔ آیا
ویسا ہی (یکی بازار) کو بھی بوسنہ و ہرسک کی صلح و آسایش
کے لئے لینا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو (بالضرورت) (یکی بازار)
کی آسایش کے لئے (راینو و ستان مراد) یعنی سرویا کی
آسایش بھی ہے (ناکہ دیا) ہوگا۔ واسکی آسایش
کے لئے ایک دوسرا عہدنامہ بھی ہونگی ہے

ویانہ کے بعضے جرائد بطور اخبار سرکاری ایسا بیان کرتے
ہیں کہ دولت اوسٹریا خود بخود ولایت بوسنہ و ہرسک کو لیکر
بلکہ اونکو بالکل ضبط و تسخیر کر کے اپنے قبضہ میں رکھیگی۔
آفرین ہے کیا طب مقاصد ہیں کہ اپنے ملک کی صلح و
آسایش کے بہانہ سے اور ہمسایہ ملک کو تاخت کر کے ملک کو بھی
ضبط کرتی ہے آیا ضبط ممالک ایک بنا قاعدہ کھلا ہی۔
برلین میں کونگرس محض صلح عمومی کو تامین کی لئے
منعقد ہوا۔ پس لازم تھا کہ ہر ملک اپنے میں بخوبی قرار پاکر
صلح و آسایش عمومی میں ہر ایک ملک اپنی ترقی بھی بخوبی انجام
و آسایش میں اصلاحات کے ساتھ مشغول ہو کر اسباب
ترقی میں ہر ایک کو کوشش بالاتا

باوجود کہ قسطنطنیہ کی سرحد ہی پر ہے لیکن بجز چند
برلین اور ویانا کے اور کسی سفارت کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں
کہ اوسٹریا کے ساتھ کوئی خاص تعلق ہے اور نہ اوسٹریا
والے کسی اور سفارت کے ساتھ ایسا تعلق رکھتے ہیں
(فرانس کی طرح) یہ ضرور ہے کہ اوسٹریا کے سفیر
سی سے زیادہ مقبول ہوتے ہیں لیکن یہ بات
جیسی کہ دوستی اور یگانگت کی ہی نہیں ہے اس سبب سے بہرحال
(فرانس کا سفیر) الیسا نیکے کام میں ایسا نہیں آئیگا کہ
جیسا کہ جرمنوں کی یعنی سلطان مغرب کی کام میں آئیگا
باوجود کہ الیسا نیکے ایسا ہی چاہتا ہے لیکن وہ بندہ
تنہا الیسا نیکے کا بندہ ہے - درآنحالیکہ اوسٹریا کا سفیر
ایسا کوئی طرف نہیں ہے کہ جو الیسا نیکو دیکھ سکے
کیوں نہیں - پرنس میٹرنیخ اوسکو اچھا جانتا ہے - کون
جانتا ہے کہ الیسا نیکے بندہ نے پرنس میٹرنیخ کو (سلطان ولیعہد)
کی لڑائی کے اول بھی ملحوظ نہ رکھکر اپنے لئے آخر اوسکو
مگر پرنس میٹرنیخ کا بندہ اصل الیسا نیکا مال تھا
اب اوسٹریا کے ہاتھ میں پایا جاتا ہے واصل حق بھی یہی ہے
کہ اگر بندہ بگڑ بیٹھے تو اوسٹریا کے ہاتھ سے نکلے لازم
ہے کہ اوسکو پھر لیتا یا تصرف کرے - لیکن حق کہاں ہے
وہ زمانہ کجا کہ جو الیسا نیکے کو پہچانتا ہے -
بنا برین آیا الیسا نیکے ضعیف الیسا نیکے جو کہ الیسا نیکے وہ یا
کے درمیان میں حائل ہی اسلئے نہیں کر سکتا ہے
ولیکن اب تو الیسا نیکا الیسا نیکے ساتھ کچھ کام نہیں ہے
چونکہ بندہ (ترکیستہ) الیوم اوسٹریا کے ہاتھ میں ہے
واوسٹریا کے ہاتھ سے لینا تو اسکو اختیار ہی

چونکہ جو مشتہ ضابطہ اتحاد و کہ درمیان کیوم دفرانسوا
رہوزف ویسمارق واندیاسی یونی المانیا داوستریا کے دو
حکمران دولتون کی دوبرہے وزیرون مین ہی اوسکو
توڑنا نہین چاہتے ہین بلکہ روز بروز اونمین اور بھی محبت
زیادہ ہوتی جاتی ہی۔ پس اسکا چارہ کیسا ہوگا۔ بہت
آسانی سے کیسا۔ ارے بھائی شرق کے مسئلہ کو میدان
مین نہین دیکھتے ہو۔ شرق کی کسی ایک گوشہ سے
ایک بندر مثلاً بندر سلانیک کو اوستریا لیگا دبجای اسکے
(راسلہتہ) کو المانیا تسلیم کریگا۔ یہہ کوی مشکل بات نہین
ہے۔ گرچہ آدمی کا تصور قبول نہین کرتا ہی کہ اسقدر نا
حقی و نا راستی دنیا مین ہوگی اور دوسری دولتون
بھی اس باہین دقت نکرینگی۔ ولیکن اوستریا بوسینہ
و ہرسک مین داخل ہوکر اکے بھی قدم رکھنا چاہتا ہی
علی الخصوص شہر دیانہ یعنے اوستریا کے دارالحکومت کی
کثرت بھی بصورت آشکار بیان کرتے ہین کہ اوستریا متروج
وسلابک مین داخل ہونیکی نیت رکھتا ہی جبکہ ایسا ہو
پس اسکو ہم اتفاق اوستریا والمانیا کہینگے اور کہینگے
اگر دولت اوستریا والمانیا کا اتفاق صحیح ہو۔
درا لصورت اس بات کو بھی جاننا لازم ہی کہ آیا
اس اتفاق مین دولت روسیہ دانا لیا بھی داخل
ہین یا نہین کر داخل ہین آیا کس شرط سے وکونسی
مکافات سے داخل ہوے ہین وانگلستان وفرانس
بھی اس اتفاق سے خبردار رہین یا نہ واگر خبردار رہین
ودرا لصورت انکا انکار کیسا ہی۔ والحاصل یہہ مسئلہ
بہت دراز ہونیکی سبب سے اس باب مین خاموشی کو اختیار
کرنا اور بہتر ہے۔ بہرصورت لندن مین مجلس اعیان مین
انگریزون کی ایک کارشناس دکاردا مودہ نے بھی ایسا
اعتراف کیا کہ جو اتفاق کہ شرقی کے باہین بعض دولتون
مین ہوا ہی گرچہ ابتک اتفاق مذکور نشر نہین ہوا باوجود
اسکی مخفی بھی نہین رہا ہی۔ انگلستان کے اتفاق کو بھی
وقت کر نلازم ہی چونکہ انگلستان نے تنہا اناطول کے
اسلامات کے لئے دولت عثمانیہ کے ساتھ اتفاق کیا ہے
وروم ایلی کا اس مین کچھ ذکر بھی نہین ہی۔ اب دیکھنا
چاہئے کہ مادر زمانہ کیسی فرزند ارجمند کو دنیا مین لائیگی
واحوال زمانہ کس طرح پر نظام وانتظام پائیگا۔
فی الجملہ کافہ امور عالم ونظام وانتظام بنی آدم
جناب واجب الوجود کی ید قدرت مین ہی جو کہ وہ
چاہیگا وہی ہوویگا نظم مادرچہ خیالیم وفلک
درچہ خیال ہ ماخام خیالیم وفلک پختہ خیال ہ
مردم ہمہ از دست فلک می نالند ہ کاریکہ خدا
کند فلک را چہ مجال ہ فقط ۔ ترجمان شرقی

سفیر

سیفر المانیا مسمّی پرنس ہا چفلدر روز جمعہ گذشتہ
دارالخلافہ استانبول مین وارد ہوا۔ وروز
یکشنبہ بدولتخانہ جناب صدراعظم کو جاکر صدراعظم
کے ساتھ ملاقات کی فقط ہ منہ

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

صورخہ نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

۵ شوال

شمارہ ۲۸

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتعجیل

باخاتم وہر آمدہ منشور محمد
گویان صفت وسیرت مبرور محمد

منشور محمدی

۱۲۹۵

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل افتاد بتعجیل

توقیع خط آیت منشور محمد
چون گشت علم رایت خود محمد

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی موصولداک محصول ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشت وخواند وبخیر مضامین مدد نصاری وغیرہ ہو تو ان مضامین کو بخط وانمع تحریر فرما بنام محمد شریف مہتمم مطبع وانجار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ زیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطن ہو گیا منور
ہی یہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم ہ
امین انبیاء دین ہی کامل — روشن ہے ہاتھ کر دیا ہے دل
اسکے انوار سے زمین ہی عجب — شمس گمنت گھٹنے گرنے کو کب
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون کو کب کرے بی نور
اسکا ایسا ہی ہے یہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے ذیل سے ہین سب تنمائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

اشتہار مفید عام

(تقسیم حبوب ہیضہ بلا قیمت)

حکیم نجف علی صاحب ساکن حصار نے اپنے سالہا سال کے تجربہ وتلاش سے ایک عجیب سریع التاثیر دوائے ہیضہ بہم پہنچائی ہی جسکا فائدہ اس مریض مین بمنزلہ اکسیر ثابت ہوا ہے چنانچہ حکیم صاحب موصوف کا بیان ہی کہ جس مریض کے حلق سے ایک گولی بھی اس دوا کی اتر گئی اوسکو بفضل خدا ضایع ہوتے نہیں دیکھا چونکہ یہہ مرض آجکل کم وبیش اقصای ہند مین پھیلا ہوا ہے اور ہر سال بلکہ ہمیشہ کہین نہ کہین اسکا دورہ رہتا ہی اسلیے حکیم صاحب موصوف نے اس دوا کو بصرف خود تیار کیا ہی اور بنظر فائدہ عام

بلا قیمت تقسیم کرتے ہین لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ جن جن مقامات پر اس بلا کا اثر ہوا وہان کے لوگون کو لازم ہی کہ اپنی درخواست حکیم صاحب موصوف کے نام بمقام حصار بھیجکر دوائی مذکور منگا رکھین اور حسب ضرورت کام مین لائین یہہ دوا ایک قسم کا عرق ہے مین بطور پارسل بیرنگ روانہ کیجائیگی اور ترکیب استعمال کا پرچہ بھی ہمراہ ہوگا۔ صاحبان جاتا بھی اس اشتہار کو مفید عام سمجھکر اپنے اپنے اخبارون مین درج فرمائین +

مراسلت

بخدمت منشی بختاور سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سبھا شاہجہان آباد پور منشی صاحب کرتا پرشاد رئیس خاندانپورہ ہر دو ان صاحب ممبران آریہ سبھا مذکور۔

خصوص کل صاحبان ممبران آریہ گذارش ہی۔ اس خاکسار خیر خواہ ابنای جنس کو بملاحظہ رسالجات مرتبہ منشی بختاور سنگھ آریہ درین شاہجہان پور واضح ہوا۔ کہ صاحبان موصوف علوم ویدسے جسکو کلام الٰہی فرماتے ہین کما حقہ ماہر ہین اور بدون تعصب کے حق پر نظر ہی اور انھون نے پورا پورا ایمان اپنا اوس واجب الوجود پر جو خالق علم اور وحدہ لاشریک ہے بیان کیا اور یہی انسان پر واجب تھا کہ اپنے مالک پیدا کنندہ کو جانے اور شرک و بدعت کو چھوڑ کر فرمان برداری کرے جس سے نجات عقبی حاصل ہو۔ مگر یہہ خیر خواہ چند روز سے مستلاشی ہی کہ میرے چند سوالات جو عین فوائد کلی واسطے انسان کے ہین اور انھین سوالات پر پورا پورا ایمان یعنی معرفت پرم الشیر کی حاصل ہے بلکہ جب تنگ دے

حوالہ دید کے جواب پیدا ہونگا جو اعتقادات اوسکے اور آریہ سماج وغیرہ مذہبکے قیاسی لقمہ کئے جائینگی اور بقول آپ صاحبان کے جو کہ برخلاف وید کی کہ اصل کلام الٰہی اور قدیم فرماتے ہین مذہب انسان کا ہی وہ گمراہی ہے مینے بہت صاحبانکے خدمت مین یہ چند سوالات پیش کیا ہوا ہی بلکہ جناب شوامی دیانند صاحب کی خدمت مین بمقام لاہور مشرف ہوکر زبانی استفسار سوالات کیا تھا اوہنون نے یہہ جواب دیا کہ ہم کس کس کو جواب دیوین تو مین نا امید ہوکر واپس آیا اب جو رسالجات آریہ درین شاہجہان پور مرتبہ منشی بختاور سنگھ صاحب جنوری ۱۹۰۸ء سے می سنہ الیہ تک دیکھے تو مجھکو امید ہوگئی کہ ممبران آریہ سماج جو بڑے مہذب اور مخلص دین اور ماہر علوم وید کے ہین میرے سوالات کے جواب مین قلم بند کرینگے اور بروی دیکھ زبان سنسکرت مین ترجمہ زبان اردو مین ہوگا جواب عنایت فرماوینگے بلکہ مین یقین رکھتا ہون کہ صاحبان موصوف اگر کوئی امر مین ضرورت ہوی تو شوامی صاحب دیانند جی سے مدد لیکر جوابات تحریر فرماوینگے تو اس امر مین تمیز حق و باطل کے ہوکر گیان یعنی معرفت معبود برحق کی ہوکر جس امور کے واسطے انسان کو خالق حقیقی نے پیدا کیا ہی وہ مفصل و مشرح واضح ہوجاوینگی اور جملہ خیالات باطل اور قیاسی چھوٹ جاوینگے اور سوا انکشاف امر حق کے محنت اعمال کے نہین ہوسکتے اور اکثر مکس یعنے نجات اوپر اعمال کے حصر کیا گیا ہی اور حال یہہ ہی کہ جنس انسان مین ہزاران مذہب اور اعتقاد واقع ہین یعنے کوئی کہتا ہی کہ خالق عالم کا کوئی نہین اور کوی کہتا ہی کہ خدا ایک ہے یعنے پرم الشیر نے ہر ایک وجود مین

آپ ہی ظہور کیا ہوا ہی کوئی دوسرا یعنی ہی اور کوئی پرکرمان کو پرم الشیر کہتے ہین اور کوئی بہاکو کوئی مہادیو کو پرم الشیر کہتے ہین اور کوئی فرقہ ایک چیز کو حرام کہتا ہے دوسرا اسکو حلا کہتا ہی اور کوئی ہر ایک امر کو جایز کہتا ہے اور کوئی ناجایز رکہتا ہی یہان تک نوبت ہی کہ بعضے بخاست کھاتے ہین اور بعضے مردار کھاتے ہین اور بعضے شراب اور زنا اور چوری وغیرہ کو جایز جانتے ہین اور عمل کرتے ہین اور بعضے گروہ اپنی مان بہن کو اپنی نکاح مین جایز جانتے ہین علی ہذا القیاس بہت فرقہ ہین کہ اعتقادات اپنی اپنی مختلف رکھتے ہین شرح انکی مین دفتر چاہیے اور ہر ایک تصدیق تحریری رکھتا ہی بطور گمراہی کا بند نہین عین مذہب اور عین ثواب جانکر کرتے ہین اندریصورت نہایت ضرورت اور فرض ہوگیا کہ انسان حق و باطل کو دیکھتی اور اپنی بہبودی کیواسطے تحقیقات کرے کہ کیا کیا احکام پرہمکو مامور کیا ہی یون ہی نہین کہ بدون تحقیقات قیاسی اور طبعی حالات پر اور اپنی بزرگان کی راہ و رسم جو پرکچھہ چلا آیا کرتا ہین ایسی تقلید مین زندگانی دینا اور عقبی کا کچھہ فایدہ ہوگا بلکہ سخت نقصان کہ وہ نقصان کبھی موقوف ہونے والا نہین عاید حال انسان کی رہی گا چاہیے کہ اب صاحبان میرے سوالات کے جوابات بحوالہ وید مقدس جسکو کلام الٰہی فرماتے ہو عبارت سنسکرت سے جسکا ترجمہ اردو مین بھی بعنایت فرماوین اسمین فایدہ عام و خاص ہے اور آپ صاحبان دیکھینگے سوالات سے قطع نظر تعصب سے نہایت ضرورت حق گوی کے حاصل ہوگی اور وہی صورت گمت یعنے نجارت کی ہی اور بہت بندگان خدا کو اوس سے فایدے دیتے اور دلاتے اور یقین رکھتا ہون کہ چونکہ آپ شوق خداپرستی کا بیان کرتے ہو آپ کو غلط فہمی سے یا کم ادراک سے اصل حقیقت فرو گذاشت ہوگئی ہو تو ان سوالات کے جوابات دینے کے باعث اصل حقیقت حاصل ہوجاویگی اور نہایت محل شکریہ ہوگا۔ کہ خدا تعالی انسان کو ظلمات سے نکالکر نور معرفت اپنے مین داخل کرے

سوالات ذیل مین گذارش ہین۔

اول خدا تعالی جسکو آریہ صاحبان پرم الشیر کہتے ہین اسکی تعریف بے مثل جیسا کہ وہ بی مثل ہے بیان کرو یعنے کیا تعریف اوس پرم الشیر کی ہے جس سے وہ وحدہٗ لاشریک سمجھا جاوے اور کل عالمو کا پیدا کنندہ اور قادر سمجھا جاوے۔

دوم وید اور پران اور شاستر پرم الشیر کے طرف اوترے ہین یا کسی رکھی وغیرہ دیوتان نے بنائی ہین جو پرم الشیر کے طرف سے اوترے ہین وہ کسکے طرف اوترے ہین اور کس دریعہ سے اوترے ہین یا بغیر دریعہ کے پرم الشیر نے اونکو آگاہ کردیا ہی اور پوتھیون مین کس شخص نے اوس کو پرم الشیر کو سنسکرت کی زبان مین لکھدیا ہے۔

اور جو پران یا شاستر کسی رکھی یا دیوتا نے بنایا ہے جسپر اصل ہنودکی پیروی ہے وہ معتبر ہین یا نہین اور مصنفان ان شاستروں کے معتبر ہین یا نہین جیسا کہ چند نام پران اور رامائن اور شاستر اور وید کی نقل کرتا ہون۔ بینا پران۔ مانن پوران۔ مہان بھارتہ۔ سکارنک مہاتم۔ پدم پران۔ شیو پران۔ اگنی پران۔ بیدانت شاستر۔ سانکھ شاستر

مان شاستر - مانیک رامان - مالکت رامان -
منو شاستر - مامن پران - گرنگ پران - مالو پران -
نیاش شستر - بہاکور - کرم بہاک - مین ساستر -
رگ وید - ججروید - شام وید - اتھرن وید -

سیوم - دیوتا - آدمی یعنے نانکہہ - جم - دیلو - ونت
ان پانچ کی پیدایش ایک ہی قسم اور ایک ہی جنس سے یا
علیحدہ علیحدہ قسم سے پیدایش ہے اگر علیحدہ علیحدہ قسم ہی
تو ہر ایک کی پیدایش جس جس قسم سے ہی اور جیسی صورت
اور جیسا جسم اور جیسی خصلت ہی بیان کرو -

چہارم اہل ہنود کی بیان ظاہر ہی ہے ظاہر ہے کہ ابتدای
پیدایش ہنود کی ہے اور لاکہہا سال عرصہ اس پیدایش
کا بیان کرتی ہین اب سر ہمارا سوال ہی کہ جب کہ سوا ہنود
کے اور مذہب نہین تھا اور اہل ہنود کا اذروی بید شاستر
کی پوری ہدایت پہونچ گئی تھی اور دوسرا کوئی مذہب تھا
اور نہ کوئی کتاب دوسری مذہب کی تھی تو پھر آدم اور
نوح علیہ السلام کسطرح جن گئے جنہون نے برخلاف ہنود کے
مذہب جاری کر دیا اور اونکی اولاد سے پیغمبر ہو گئے اور
نازل ہوئا کتب سماوی توریت - انجیل - زبور - فرقان
ظاہر کرکے ہدایت عام فرمائی جیسا کہ انکی اولاد سے اور
اہل ہنود سے بدم کروڑہا آدمی اونکے مذہب پر ہو گئے اگر
یہہ سمجھا جاوے کہ اہل ہنود سے نہ کوئی مصنف کتاب مذکورہ
بالا کا ہوا اور نہ کوئی پیغمبر ہوا خدا تعالی نے جدید پیدائش
سے زن و مرد دو بنایا اور پیغمبر بنائے اور ان پر کتابین
نازل کین تو اس صورت مین یہہ تصور کیا جاوے کہ خدا تعالی
نے جدید پیدائش کو شکم مادر مین برخلاف مذہب ہنود کی پیدا کیا
جب عقل بلوغت کو پہونچی تو ان کو پیغمبر بنایا اور اون کے
نام صحیفہ پر توریت - انجیل - زبور - فرقان - کتب آسمانی
نازل فرمائی جسکے باعث اہل ہنود نے اپنا پورانا مذہب جو
کردو سرا مذہب کے بقول اہل ہنود کے کچھہ اصل و دوسرے مذہب
کی نہ تھی وہ مذہب اختیار کر لیا - اگر یہہ خیال کیا جاوے
کہ کوئی آدمی شکم مادر سے ہدایت یافتہ دوسرے مذہب کا نہین
ہوا اہل ہنود ہی سے بحکم الہام الہی کے پیغمبر بن گئے تو بیان
کرو کہ آدم کون بزرگ ہند و تھا کہ آدم علیہ السلام کہلانے
لگا اور نوح علیہ السلام کون بزرگ ہند و تھا جنہون نے الہام
سے اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب جاری کیا -

پنجم - عمل یعنے کرم اچھی اور بری مذہب اہل ہنود مین سمجھی
گئے ہین یا نہین اور اونکی وقوعات پر جو شخص مرتکب ہو
گنہگار یا نیک سمجھکر مستحق سزا و جزا کا ہی یا نہین -

ششم - سنسکرت کس ملک کی زبان ہے -

ہفتم - ٹھام یعنے جگت یا سنسار ایک ہی یا دو
اگر دو ہین تو وہان کا رہنے والا دو جگت کا جدا جدا ہی یا ایک
اور اوس جگت مین کون کون لوگ رہتے ہین اور کیا
نشانی اسکی ہونے کی ہے -

ہشتم - قایمی مذہب کے جنم پر ہی یعنے جس جنم مین پیدا
ہوا ہی یا عقاید اور اعمال پر یعنے نیم اور کرم پر -

نہم - اہل ہنود کہتے ہین کہ جنم انسان کا کرما ہی ہے

پہلا جنم مین کرم کیے ہون اوسی پر بعد مر جانے کے جنم
لیتا ہی تو ہمارا سوال ہی کہ جب پہلے ہی آدمی پیدا ہوا یعنے پہلا
ہی دفعہ جنم لیا تھا اور اوس سے پہلے کسی جنم مین نہ تھا اور نہ
کرم کیے تھے تو اس جنم پہلے مین کن کرمون کے بدلی جنم لیا
دہم - یہہ مشہور ہی اہل ہنود مین کہ برہم الشیر نے پہلے برہما
کو پیدا کیا اور برہما نے دنیا کو ہمارا سوال ہی کہ برہما جی جب
دنیا کو پیدا کرنے لگے تو عورت مرد کی شکم پشت سے پیدا
کرنے لگے تھے کہ اور طریق پر اگر عورت مرد کی شکم پشت سے
پیدا کرنے لگے تھے تو پہلے وہ کون عورت مرد پیدا کر کے
اونکے شکم پشت سے دنیا پیدا کرنی شروع کیے جو جو
ابتدا مین پیدا ہوے جنکی اولاد دنیا ہوی چند نام بیان کرو -

جوابات جو کلام الٰہی مین آپ صاحبان نے
رسالہ ماہی شمارہ مین چہار وجہ ہونے
کلام الٰہی درج فرمائے ہین - اول عربی
زبان دویم - قدیم ہونا چاہیے سیوم
اوسمین کون لکہا ہی کہ ایک آدمی پر ایمان
لانے پر نجات ہی چہارم ایک حکم دوسرے
دوسرے حکم کو کیون رد کیا آیا خدا تعالی
کو کیا ہو گیا تھا معاذ اللہ -

آپ صاحبان نے جو نسبت کلام اللہ وجہ مفصلہ ذیل عدم ثبوت
کلام الٰہی درج فرمائے ہین جواب گذارش ہی -

اول - جب اللہ تعالی کو یہہ منظور ہوا کہ ملک عرب سے
ایک شخص کو پیغمبر یعنی رسول جانب اپنے بندگان کے بھیجین
اس مراد سے کہ ہمارے حکم بندگان کو سنا دیوے تو لازم
ہو گیا کہ اوسی ملک کے یعنے عرب کے زبان مین نزول ہونا
واجب ہوا کہ خدا تعالی کسی اور ملک کی زبان یا الہامی
زبان سے حکم اپنی نازل فرمائے تو وہ رسول لوگون
کو کیا سمجہاتا اور کون سمجہاتا اور فرض کیا کہ اگر یہہ کہا جاوے
کہ اوس خدا تعالی کو قدرت تہی کہ وہ اپنے رسول زبان
الہامی کو سمجہا دیتا اور اسکی معنی بہی سمجہا دیتا مگر پہر بہی رسول
کو عرب کے لوگون کے واسطے زبان عربی مین ترجمہ کر کے
سمجہانا پڑتا بلکہ عین حکمت الٰہی ہوی کہ پیغمبر اوسی جنس سے
یعنے آدمی کی جنس سے پیدا کر کے اپنے الحامات اوسی ملک
کے زبان مین نازل فرمائی اور یہہ زبان عربی ایسی خوش
کلام فصیح و بلیغ ہوے کہ اوسکی ثانی کوئی دوسری زبان
نہین ہی اور ہر ایک نے سنکر نہایت تسلی سے اوس کلام کو
کلام الٰہی تسلیم کر لیا اور جہان جہان وہ کلام الٰہی اوس
رسول نے بہی فوراً ہر ایک کے سمجہہ مین آگئی اور اوسکو کلام
الٰہی سمجہکر گروہ کلام عربدکے تہے مگر اوس کے مضمون اور
معنی ایسی تہی کہ کوئی آدمی عرب وغیرہ کا اور کسی شاعر اور
مصنف عربی خوان سے نہین ہو سکتے تہے اور ہر چند منکرین
نے باین خیال کہ یہہ کلام بشر ہی اوسکے جواب مین کوئی کتاب
یا کوئی قصہ یا کوئی عبارت بنائی چاہی اراده کیا مگر نہ بن سکا
بلکہ بڑے بڑے شاعر و فاضل عاجز ہو گئے اوسکو کلام الٰہی مان کر
ایمان لائے اور اوسمین یہہ بڑا دقیقہ تہا کہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم چالیس برس مکہ شریف مین رہے اور ابدی ان سے

ایسے کلام فصیح و بلیغ اور ایسی مضمون حالات ماضیہ انبیا علیہ السلام
کے اور اقوام کفار کی جو گذری تھی پیغمبر صاحب کو کب معلوم تھی کہ
وہ بیان کرتے اور نہ کسی کو معلوم تھی بروی تواریخ نہ بروی کسی
کتاب وید وغیرہ کی اور توریت انجیل وزبور وغیرہ سے جو ظاہر
ہوئے تھے اس کلام الٰہی سے جو نازل ہوا واضح ہوا جس واسطے
اوسکو کلام الٰہی ہر فرقے یعنے نصاریٰ و یہود و مشرکان عرب
وعجم وفارسی واہل ہند بجز بڑے کامل فاضل تھے کلام
الٰہی لاثانی جان کر مان لیا اور جو یہہ اعتراض ہی کہ خدا تعالیٰ
کو اگر ہدایت خلایق منظور تھی تو ہر ایک ملک کے زبان مین
کلام اللہ نازل کرتا خاص عربی کے زبان مین کیون نازل کرتا
یہہ اعتراض اوسوقت ہوتا جبکہ دوسرے ملک کے بندگان کو زبان
عربی مین احکامات الٰہی یعنے قرآن شریف نہ پہونچتا اور وہ
سمجھے حالانکہ ہر نبی اور ہر ملک مین قرآن شریف پہونچتا ہی
اور ہر ایک رہتا ہی اور اللہ تعالیٰ باوجود مختلف زبان بندگان
پر ہر ایک بندگان خدا خواہ کسی ملک کے ہون ایک دوسرے
ملک کے زبان کو سمجھتا ہی ایسا کوئی بشر نہین کہ کوئی آدمی اپنی
ملک کے زبان دوسرے ملک کے آدمی کو سکھا سکے اور نہ وہ
سیکھ سکے یا زبان مثل خط وغیرہ زبان آدمی کو سمجھ کر
استعمال کرتا ہی انسان انسان کا ابنای جنس ہی ہر ایک
دوسرے کی زبان ہر ایک سمجھ سکتا ہی پھر اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت
تھی کہ ملک ملک کی زبان مین قرآن نازل فرماتو ایسے صاحبان
کا یہہ اعتراض بالکل ناقص ہی کوئی اہل عقل ایسے اعتراض
کو پسند نہین کرتا بلکہ ہنسی کریگا جبکہ خود صاحبان آئین سماج

اپنی رسالہ جلد اول عدد مطبوعہ ماہ مئی ۱۸۸۳ء مین زبان سنسکرت
کا حال لکھا ہی یعنی تحقیقات سے زبان ملک یہود کے ثابت
ہوتی جاتی ہی اور اوسی زبان مین وید کو ظاہر کرتی ہین تو
پھر قرآن شریف کو عربی زبان مین نازل ہونے پر کیون
اعتراض ہی — وید بھی ایک ملک یہود کی زبان جو سنسکرت
ثابت ہی واضح ہی جبکہ اب ملک ہی مین ظاہر کر سکتی ہین
کسی ترجمہ مین اور پیغمبر خطیتعالی واسطے سنانے نہیں ہوئے
حکم کے دینا مین رسول ہونا واسطے نجات کے بلکہ نجات اور
ہدایت اللہ کی طرف سے ہی چنانچہ بابت قرآن مجید کے اللہ
الٰہی ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہمنے تمکو واسطے
پہونچا دینے احکام اور سنا دینے بغیر خوف پہنچا ہی کہ
واسطے نجات کے کلام الٰہی مین چھپا نہین کہ رسول واسطے نجات
کے پہنچا ہی بلکہ حکم الٰہی ہی کہ جو کوئی میرے رسول کو نمانیگا
ایمان نہ لاویگا کہ بیشک رسول حق ہی اسکی نجات نہوگی
آپنے غلط سمجھا ہی صرف اللہ تعالیٰ نے اخبار سالفہ پر اور انکا
قرآن شریف پر جو میرے طرف سے ہدایت ہی جو کوئی اوسپر ایمان
ہوگا وہ کامیاب ہی

دویم — جواب دوسرے اعتراض کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
جب آدم کو پیدا کیا تھا جو کچھ ہونے والا ہوتا ہی وہ سب کو
اول ہی روز پیدائش عالم کی کر دیا ہوا ہی قرآن شریف بھی
اوسی روز بزبان عربی نازل ہوچکا اور ظہور ہر ایک امر کا جب
جیسا چاہا اور جس جس وقت مین چاہا اوسی وقت لکھا گیا لوح
محفوظ مین اور اوسی حکم کے بروجب بزمانہ مین ظہور مین آتا

اور جو چونہان اپنی بندگان کو عنایت فرمائی ہی سب لوح
محفوظ مین جو دفتر الٰہی ہی کہ جس مین کل عالم کا حال ابتدا سے
انتہا تک لکھا گیا ہی زبان بھی اوسی دفتر مین لکھی ہوی ہی
کسی زمین کی پیدایش کی نسبت یہ بولی نہین ہی پیدایش انسان
کی ہر ملک کی بولی مین ہوی گئی ہوی ہی جس پر بندگان الٰہی
بولتے ہین اور زبان عربی سب زبانون پر افضل ہی کلام اللہ
کا نزول دنیا مین جو وقت ہوا اوسی وقت اول ہی روز مبعوث
ہونا پیغمبر صاحب دل قرآن کا لکھا گیا تھا جو ظہور مین آیا لیکن
واضح ہو کہ صاحبان ایسے سماج کو یہ امر ظاہر نہین ہی کہ ابتدا دنیا
عالم مین کونسی جنس پہلے ہوی آدمی یعنے بابا دیوتا یا ہم
یا نہنت یا جل دیبتا یا ہو بہو مثل گیہہ و تل و شیر وغیرہ
اور اوس زمین جو آسمان کے نیچے وہ جنس جو پیدا کی گئی کیا
کیا کام کو تھے اور جو کام ہوتے تھے وہ بندگان خدا
کس حکم کے ذریعہ سے کرتے تھے یعنے وہ کس ذریعہ سے کرتے
تھے یا کوی ایسی کتاب تھی یا الہام بخشین اگر سماج ایسی اور کوی
جنس نہین تھی تو بروی وید اطلاع بخشین کہ وید تمہارے قول
کے بموجب کلام الٰہی ہے اور ابتدای پیدایش عالم سے یعنی
قدیم ہی اور ہمارے اعتقاد مین کہ پہلی پیدایش عالم مین جن کی
قسم سے پیدایش الٰہی تھی اونکے نام جیسے حکم ہوتا تھا وہی
کرتے تھے پھر آدمی کی پیدایش ہوی اونکے نام جیسے جیسے اول
روز سے مقرر تھا کتب نازل ہوتے رہین جیسے توریت
انجیل زبور فرقان اور اوسی احکام کے بموجب بوقت
مختلف ظہور مین آتی رہین کوی بشر حکمت الٰہی مین ادراک
نہین کر سکتا اور نہین کہہ سکتا کہ ایسا چاہیے ایسا چاہیے یہہ
کیون ہوا وہ کیون ہوا اپنی بندگان پر خدا تعالیٰ کو اختیاری
اور اپنے عالم کو جیسا چاہا بنا دیا دیکھو انسان کی پیدایش کا
اور مخلوق جب تولد ہوا اوسی وقت بلوغت کو پہونچ جاتا
ہی اور اللہ کی عبادت اور کاروبار دنیاوی کرنے لگ جاتا ہی
حالانکہ سن بلوغت تک کس کس طرح کے تکلیفات سے لڑکا لڑکی
پرورش پاتا ہی اور ماں باپ تکلیفات اوٹھا کر پرورش
کرتا ہی علی ہذا القیاس اور مخلوق بھی ایسا ہی ہے تو کیا خدا
کو یہہ قدرت نہ تھی کہ روز تولد سے اوسکو بلوغت مین پہنچا
دیتا اور ایسی تکلیفات نہ ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہہ قدرت
تھی کہ پیدایش کو بدون پشت و شکم ماں باپ کے پیدا کرتا جیسے
اول آدم علیہ السلام اور حوا کو پیدا کیا تھا سوای پشت و
شکم والدین کے اور جیسے اوسکے تمام اولاد آدم کی پشت و
شکم والدین سے پیدا کیا ہی اور کرتا ہی یہہ حکمت اوسی مالک
پیدا کنندہ کی ہی دیکھو پیدایش مین کیا کیا رگ و ریشہ اور
ہڈی اور پٹھے اور پوست اور مغز اور اندرین وغیرہ
پیدا کی ہین کیا اگر یہہ اسباب انسان کی پیٹ مین پیدا نکلتا
تو انسان کی پیدایش محال تھی یہہ اوسکی سب حکمت ہی
جسمین کسی شے کو چون وچرا نہین اور دخل دینا اور کہنا چون
کرتا یون کرتا سوای نادانی کے اور کچھ تصور نہین ہو سکتا
سوا اسکے اور دیکھو پیٹ انسان مین اچھی غذا خوشبو
والے جب جاتی ہی تو نجاست بن جاتی ہی جسکے واسطے ناپاکی
فرمائی ہی اصل سے آدمی کو سخت پرہیزی اللہ تعالیٰ پاس

یہ وقت تھی کہ فنا بالکل مضمحل ہو جاتے اور اگر فضا بھی ہوتا تو وہ مکروہ اور بدبودار ہوتا آپ انہیں دیکھتے کہ ہزاران چیزیں سخت مکروہ و بیزار ہیں جیسا کہ بدبخت جسکو کلاب میں ڈالیں تو مرجاوے اور بخاست میں خوش اور زندہ رہے یا اور سخت ہلاکت کرنے والی چیزیں سب حکمت الٰہی میں ہیں ہم کسی چیز کی پیدائش کو نہیں سمجھ سکتے آیا بادشاہ کیوں بنایا گدا کیوں بنایا اندھا کیوں بنایا بہرہ کیوں بنایا گونگا کیوں بنایا حالانکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں اور رحیم کریم الکاتم ہی حکمت الٰہی میں انسان کی طاقت نہیں کہ دخل دیوے اعتراض عقلی سراسر نقصان ایمان ہی قیاسی اور عقلی اعتراض برخلاف کسی کتاب وید وغیرہ کے کو ہم نہیں مانتے وہ دلیل اور برہان نہیں ہے تاں اگر کوئی دلیل عقلی وید وغیرہ کتب معتبرہ سے اعتراض کریں تو جواب شافی دیسکتے ہیں ایسے واہیات اعتراض کے جواب میں تکلیف کافی ہے اس واسطے کہ جاہلین کی تلمیحات و دلائل قیاسی کبھی بند ہونگے اور مطلب ثابت ہوجاویگا اور مقصود حاصل ہوگا اور تضیع اوقات ہوکر بجز بحث گمراہی میں داخل ہوتا ہے۔

سیوم۔ جو یہ اعتراض ہے کہ ایمان لانا ایک خاص امر ہے پر جانے نجات کے ضرور نہیں نجات اور مکت اعمال پر ہی تو ہم قول آپکا میں تسلیم کرتا ہوں مگر افسوس ہے کہ ہمارے کلام اللہ میں یہ امر ثابت ہیں کہ بلا حسنات عمل اور تعمیل حکم الٰہی اور رضامندی اسکے کی صرف بحر د ایمان لانے پر نجات بتلیق ہے بلکہ ایمان لانا رسول پر عین تابعداری حکم الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں یہ فرمایا ہی کہ جو بندگی اور پیروی رسول پر ایمان لاوے کرو وہ حق ہی ہو کہ کوئی میرے رسول پر ایمان نہ لاوے کافر ہے اور عمل صالح کرو جیسے کہ حکم ہے تب تمہاری نجات ہی اور جو شخص ایمان لاوے گا اور عمل نہیں کرتا بالکل نافرمان رہا وہ بہت مدت تک دوزخ میں سخت سزا میں ماخوذ ہوگا اگر حالت نافرمانی میں مرجاوے گا اللہ تعالیٰ عادل ہے اور نافرمانی میں کہ جیسے عمل کرینگے اسکی جزا دیوے گا اس واسطے کہ جب آدمی کا ایمان خدا اور رسول پر قایم ہی گو اسنے عمل نہیں کیا اوہ ایمان مرگیا ہی تو جزا ایمان کی بھی اسکو ملیگی یعنے آخر میں اوس کو جنت ملیگی اور نجات ہوگی۔

جواب چہارم اعتراض کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو کچھ منظور تھا وہ پہلے دن یعنے روز ازل بنا دیا تھا ظہور اوس امر کا وقت پر کردیا تھا کوئی امر خلاف تقدیر نہیں ہوتا تمہارے نظر میں یہ ہی کہ ایک حکم دوسرے کو بند کرتا ہی ورنہ واجب طور پر اللہ تعالیٰ نے چلانا دوسرے وقت پر ظہور میں آویگا کان خدا تعالیٰ خواہ برے خواہ بھلے ہوں حکمت الٰہی میں کچھ دخل نہیں دیسکتے اور خیالات قیاسی اور عقلی سے اس حکمت الٰہی میں دخل دینا سراسر نادانی ہے یہ اعتراض ابطال کلام الٰہی کے واسطے کافی نہیں ہوسکتا یہ کہنا کہ ناسخ منسوخ کیوں ہوا اس خیال سے کہ آیا خدا کو سہو ہوگیا تھا حالانکہ یہ خیال کو سہو و خطا کہاں ہے آپ تو ناسخ و منسوخ کے معنے نہیں سمجھتے قیاسی خیالات سے یہ معنے سمجھے ہوئے اعتراض کرتے ہو قرآن میں کوئی

تاریخ و منسوخ نہیں اندیشہ ہے معنی کے اور حکم ازلی کی
دیکھو تفسیر قرآن کی کہ علمائے مطابقت کر دی ہوئی ہی اور
دیکھو حکمت الٰہی کہ باوجود تاقوذکر نے کتب توریت ،
انجیل و زبور قرآن اور بھیجنے رسول اور انبیا علیہم
السلام کے بعض بندگان الٰہی منکر اور سرکش ہین اور
بعضے باوجود دلانے ایمان کے اللہ تعالیٰ اور رسول اوس کے
اور دن قیامت پر پھر مرتکب شرک اور بدعات اور
کبایر اور صغایر کی ہین اور اللہ تعالیٰ اونکو نہین پکڑتا
کیا اللہ تعالیٰ کو اون کے اعمال پر علم نہین یا اون کو
سزا و جزا دینے پر قادر نہین بلکہ ہر ایک بندگان کے
اعمال پر اللہ تعالیٰ عالم ہے مگر دینا سزا کا ایک حکمت
الٰہی ہے کہ جسکے بندگان الٰہی کو کچھ علم نہین لیکن ظاہر
حکم ہے کہ بھیجے ایک وقت مقرر کر دیا ہی جسکو دن قیامت
کہتے ہین ہر ایک کے عمل کا بدلا دیا جاویگا چنانچہ ہر ایک
کے اعمال لکھے جاتے ہین اور انبیا و رسول اور کتابین
آسمانی بندگان کی طرف مامور کئے گئے ہین وہ بھی
حکمت الٰہی ہے جسکو ہم تم نہین جانتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو
قدرت تھی کہ اپنے بندگان کو اپنے قدرت سے برائے
الہام ہدایت فرماتی اور جسپر حکم جاری کرتے کسی رسول
یا پیغمبر یا کتاب کی کیا حاجت تھی مگر چونکہ اوس ذات پاک
کو جسطرح منظور ہوا اسی طرح انتظام کیا اور رسول
و کتب آسمانی بھیجنا اور ایمان رسول
خواہ

ایک کتاب اور ایک رسول کیون قایم نہین رکھا نے
کتب اور رسول کیون بھیجتا رہا اور اس اعتراض سے پیغمبرون
اور کتابون کو باطل سمجھا جاتا ہی یہہ سراسر کم فہمی و نقصان
و نقص اور اوسکی حکمت سے انکاری خدا تعالیٰ نے
اپنے بندگان کو اپنی حکمت سے مرکب سہو و خطا پیدا کیا
ہے اس واسطے کہ یہہ خاصہ مخلوق کا ہی اور اپنے بندگان
ہمیشہ آگاہ کرنا بذریعہ کتب اور رسولون کے عین حکمت
اور رحمت الٰہی ہے اور یہہ ممکن نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنے مخلوق کو ہمیشہ زندہ رکھے ایک ہی پیغمبر کو ہمیشہ
رکھتا یہہ صفت قایمی ہمیشہ کی واسطے صرف اللہ کی ہی
اور سب فنا ہی پھر ایک آدمی کسطرح ہمیشہ کے واسطے
زندہ اور قایم رہے اور بار بار بھیجنا اپنے حکم کا بذریعہ
رسولان اور پیغمبران عین عنایت الہزدی اور حکمت
الٰہی ہے خواہ ایک مضمون ہو خواہ مختلف مضمون آپ کو
مثال ظاہری پیش کرتا ہون جب کہ حکام مجازی واسطے
بندوبست سلطنت کے مختلف وقت اور مختلف حکم
جاری کرتے ہین تو رعایا کو سوائے تعمیل کے اور کچھ اعتراض
نہین ہو سکتا اللہ حکم حاکم حقیقی عین جواوس کے حکمت
ہین کوئی دخل نہین دے سکتا کیونکر اعتراض ہو سکتا
ہے یعنے اگر مختلف وقت اور مختلف حکم جاری کرے
تو کسی بندگان الٰہی کو کچھ ادراک نہین یہہ اعتراض
[illegible]

یہ سراسر خیال وہمی ہی کس واسطے کہ زمانہ گذشتہ سے
ہزارہا سال گذر چکے ہین پر بڑے حکام اور عالم و فاضل اور بادشاہ
وقت مبعوث ہوئے حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جو
وہ رسول اور اسکی علم اور بڑی زور اور بڑی قوت یعنی تن تنہا کہ جسکے
قریش و اقربا بھی دشمن تھے اور چالیس برس مکہ شریف مین
عمر گذری اور کبھی کچھ دعوی نہ کیا تھا اور صرف بموجب حکم
الہی جبکہ اللہ تعالی نے اونکو رسول بنایا اور بزور اس مالک حقیقی
کے حکم کے بموجب تمام ملکون کے سلاطین وغیرہ خلایق کے نام حکم
جاری کردئے کہ مین رسول خدا ہون میری تابعداری کرو
اور جملہ خلایق یہود و نصاری چینی فارسی مشرکین وغیرہ نے
بمقابلہ اونکی از روی بحث اور دیکھنے معجزات کے اور جنگ و جدل
کے تجربہ اونکی رسالت کا کیا اور جو کلام اللہ اونکی طرف نازل
ہوتا تھا لوگون پر حکم سناتے تھے جسکو لوگ کہتے تھے کہ تیری
کلام ہی خدا کی کلام نہین مانتے اور اوسپر حکم ہوا تھا بموجب
حکم خدا کہ آیت نازل ہوئی کہ اے رسول اللہ ان لوگون کو کہ
اگر میرے کلام ہی تو تم بڑے بڑے عالم فاضل اور شاعر
اور زبان عربی ہو تم بھی اسکے مثل بنا دو تو ہر ایک ناچار
اور عاجز ہو گئے کہ کسی سے مثل اوس کلام الہی کے کچھ بن سکا
رسول اللہ اور اوس کلام الہی پر ایمان لائے - تو اب
فی زمانہ اون لوگون سے زیادہ علم اور قوت مین بڑھ گئے
ہین کہ اس کلام الہی اور رسول کو جو آخری زمان پیغمبر تھا
قیامت تک جداوسکے پھر کوئی رسول ہوگا قیاسی بنا لات
اور تعصب اور تعنت اور کم توجہی سے اونکے دل مین شک

کرتے ہو یہ بات اچھی نہین ہی مواخذہ روبرو اوس مالک
حقیقی کے ہر ایک منکرین پر باقی ہی کوئی صورت خلاصی کی
نہین ہوگی اگر بقول آپ کے یہ کہا جاوے کہ قران اور
رسول سچا ہوتا تو تمام جہان ایمان لاتا کوئی بشر اور کوئی
نفس خلاف اس قرآن اور رسول کے نہوتا تو جواب اسکا صاف
ظاہر ہے کہ جن لوگون نے سابق وحال کو یہ خیال تھا یا ہی
کہ ہمارے باپ دادا کا طریق جو چلا آیا ہی وہ برحق ہی ضرور
ہے کہ ہم اس جدید مذہب کی تحقیقات کرین وہ تقلید پر کمر
بستہ رہے اس طرف متوجہ نہوے اور نہ انکو کسی طرح حق
حاصل ہوا اور در اصل غیر متوجگی اون بندگان کی صرف بحکم
الہی ہی کہ جنکو اللہ تعالی نے گمراہ رکھا پھر کون ہادی اور
رہنما ہووے اور کسکی بات کو سنے بلکہ جناب الہی نے پیغمبر خدا
کو بھی منع کیا ہی کہ تو اے رسول میرے خواہ کسیکو ذرا یا نہ ذرا
ایمان نہین لاوینگے اوسکے کانون اور آنکھون اور
دلون پر مہر کردئے ہوی ہے اور اون کو عذاب جہنم ہوگا
جب خدا تعالی کو اونکی ہدایت منظور نہ تھی تو کسی پیغمبر کی ہدایت
کب تاثیر کرتی تھی اور وہ کلام الہی کو کب مانتے تھے علی ہذا
القیاس جو فرقہ منکرین قرآن اور رسول کے اس زمانہ مین
ہین وہ یہ انصاف نہین کرتے کہ کروڑون اور بیشمار لوگ
اور ملک اور دیار اس قرآن اور رسول پر ایمان لائے ہر آئینہ
اس پر ایمان لانا واجب ہی یا اور تصدیق چاہین تو تصدیق
ہوسکتی ہی الا یہ اعتراض قابل تسلیم نہین - فقط ؛

راقم شیخ رحیم بخش پلیس ہیڈ ضلع گورداسپورہ -

روما نیا و سرویہ و جبل اسود کا استقلال

باب عالی نے ریاست ہای روما نیا و سرویہ و جبل اسود کا اعتراف کر لیا ہی لہذا تیسرے درجہ کے تین سفیر باب عالی کی طرف سے تینون جگہ مقرر کئے گئے چنانچہ کامل بک مقام بکرسٹ دارالریاست رومانیا مین اور پرتو افندی صوفیا لی بلغراد دارالریاست سرویہ مین اور پرنس فرانچ افندی چیتین دارالریاست جبل اسود مین متعین ہوے ہین -

مصر

جناب خدیو معظم مصر جو اسکندریہ مین تھے سو اب اسکندریہ سے اپنے خاص جہاز مین سوار ہو کر مصر مین تشریف لاے اور اپکے ہمراہ دونون فرزند محمد توفیق پاشا ناظر خارجیہ اور حسین کامل پاشا ناظر مالیہ بھی تشریف لاے پہلے سرایتہ عابدین مین فروکش ہوے پھر وہان سے سرایتہ جیزہ مین آئے اور دو سہ روز تو مین سلامی کی سر ہوئین اور سب لوگون سے نہایت الطاف سے ملاقات کی اب جو نیا بندوبست اپنے علاقہ کا جناب خدیو مصر نے فرمایا ہی اس لئے سب لوگ اونکی بہت تعریف کرتے ہین کہ اب مصر کا نہایت عمدہ انتظام ہوا ہے - کشف الاخبار -

مدحت پاشا

جو کہ حضور سلطانی مین مدحت پاشا نے ایک درخواست اس مضمون کی لکھی تھی کہ مراحم سلطانی سے مجکو اجازت ہو کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کے کسی مقام مین میں اپنی زوجہ کے اگر سکونت کرون اوپر حضرت سلطان المعظم نے اونکو اجازت فرمائی ہی اور لکھدیا ہی کہ مدحت پاشا میں اپنے زوجہ کے جس جگہ چاہین اگر ہین چنانچہ پاشای موصوف اب اسطرف آنے والے ہین اور جزیرہ کریدمین شاید سکونت اختیار کرین گے فقط - منہ

عمال کابل

ڈاکٹر بیلو صاحب اپنی کتاب مشہور حالات کابل مین جو انہون نے موقع مشن ۱۸۷۹ء مین تالیف کی تھی لکھتے ہین کہ گورنمنٹ کابل کا انتظام اہلکاران مندرجہ ذیل کرتے ہین - وزیر اعظم یعنے دستور معظم میر منشی یعنے سکرٹری آف اسٹیٹ قاضی یا چیف جج جو مذہبی یا قانونی انتظام بامداد اپنے نائبون کے کرتا ہی - مفتی - اور شیخ امام اور امام - اوسکے ماتحت ہوتے ہین کل افسران ماتحت قاضی علما کہلاتے ہین - خاص امیر صاحب کے دربار کے افسر یہہ ہین لیکن انہین انتظام ملک مین دخل نہین میر منشی یعنے لارڈ آف ترمیزی - میر آخور یعنے میر اصطبل - میر شکار - شاہ غاسی یعنے مہتمم امور خانگی جسے انگریزی مین لارڈ چمبرلین کہتے ہین - عرض بیگی یعنے جو شخص لوگون کی عرایض و معروضات پیش کرے - طور و طریق و آداب سلطنت کے باب مین کابل کا دربار اب نامور نہین رہا بلکہ بجاے ترقی کے اوسنے تنزل کیا ہی بقول ڈاکٹر بیلو صاحب درانی پادشاہون کے وقت مین پورے قواعد شاہی کابل مین جاری تھے فقط - منہ

کارسپانڈنس

نامہ نگار کلکتہ الاباد مقام شملہ سے تحریر فرماتے ہین کہ کل کی ملاقات کا بھی بہت طرح طرح کی افواہین اوڑی ہین جنکا کچھ اصل وجود نہین پایا جاتا - اور سرتاسر غلط نکلتے ہین پہنچ پہلے دونون مین یہ افواہ اوڑی تھی کہ عالیجناب پر فوج برطانیہ نے اپنا قبضہ کرلیا ہے اور تمام خیبر پاس کا عمل دخل ہوگیا ہی لیکن ہمکو اسکے متعلق کوئی ثبوت سرکاری طور سے نہین دستیاب ہوا اور بروقت دریافت پھر خبر محض غلط نکلی - اور کیونکر عقل سلیم اس امر کو تسلیم کرسکتی ہے کہ خیبر سے جنگ اور بدون کشت وخون ہوئے ہاتھ آجاوے کیا یہہ جگہ مثل دیگر تھانے ہندوستان کے ہی کہ جب چاہا ممالک محروسہ ومفتوحہ مین شامل کرلیا - یہہ ایسی جگہ ہے جسکو کلید کابل کہنا چاہیے اور ابواب افغانستان سے اول دروازہ شمار کرنا چاہئے سب سے سخت تو یہی منزل ہے پھر ماناکہ خیبری قوم سرکار کی فرمان بردار ہی مگر پھر بھی ہمکو اس امر کا بھروسا ہرگز نہین کہ یہہ قوم ایسے وقت پر سرکار کا ساتھ دیوے جبکہ امیر صاحب سے جنگ وجدل کا وقت ہوا اور اس قوم کی دوستی ایسے وقت مین اعتبار کے قابل نہین ہوسکتی - اس جگہہ یہہ فرگرم ہے کہ یہہ معاملہ بدون لڑائی طے ہوگا کیونکہ امیر صاحب کو سید کی دوستی اور بھروسے ہمہ تن مغرور کر رکھا ہی اور اسکی تحریک وہ اشتعال کہ یہہ جب سے جو کچھ انکے باعث خانہ خرابی ہے اپنے مربی ومحسن قدیم سے آمادہ سرکشی ہین ہوا ابھی کہہ نہین گیا ہی کہ یہہ جاوا ور لیٹ وقت مہر بان ہے تیری معافی

لڑائی صلح کیجئے بس لڑائی ہوچکی ہماری عادل گورنمنٹ بلحاظ اوامر اج شاہانہ ومطوبات ملوکانہ وحسب عادلانہ و شفقت خسروانہ جرایم وقتا عرسابقہ وحال کو نوکر اموات فرمائیگی کیونکہ از مزدان خطا واز بزرگان امید عفو وعطا ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا کہہ شرم کی بات نہین آئندہ پھر اختیار ہی - سمجھا دینا ہمارا کام ہے - ما علینا الا البلاغ ۵ گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را - منہ

قدوم میمنت لزوم خیر الدین پاشا

صحیفہ گذشتہ الجوائب مین ہمنے لکھا تھا کہ حضرت سلطان المعظم نے جناب سید خیر الدین پاشا سابق وزیر اکبر تونس کو طلب فرمایا ہی الحال سنیچر کے روز فرانس کا اگبوٹ جوآیا اوسپر سید خیر الدین پاشا تشریف لائے اور حضرت سلطان المعظم نے سلیمان بک کو اونکے استقبال کے واسطے بجانب قلعہ روانہ فرمایا تھا اور جب جہاز بندر قسطنطنیہ مین آیا تو اور دو سرے معزز اومیون کو موجود کشتیون کے ادر گاریون مین بھیجوایا اور علی فواد بک رئیس کتاب حضرت سلطانی بھی پیشوائی کو گئے غرض کہ بڑے اعزاز واکرام سے سید خیر الدین پاشا کو جہاز پر سے اتارا اور کنارہ پر سے سلطانی سواری پر سوار کرکے محل سلطانی مین لائے اور اونکے بھائی بھی تھے جب محل خاص مین پہونچے تو حجرہ سلطانی مین بلائے ہوئے سید صاحب حضور سلطانی مین حاضر ہوکر شرف ملاقات حاصل کیا اور [illegible] حضرت سلطان المعظم کے ساتھ افطار

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

اشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ
نمبر ۵
شمارہ ۳۱

۹۵ شمسی
جلد ۷ ہجری

منشور محمدی صادق بر بیان منشور محمدی صادق ناطق بر بیان

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و حرز آمدہ منشور محمدی
توریت بلا توریہ انجیل بہ تحصیل — گویان صفت و سیرت منبر محمدی

منشور محمدی

۹۵
۱۲

منشور محمدی مشتمل بر اقوال فصول — منشور محمدی مشتمل بر بیان
الحکم بالبطلان اقوال فضول

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمدی
توریت و ہم انجیل برافتادہ بتحصیل — چون گشت علم ریت منشور محمدی

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول لدا ک ۴ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچہ نوشت و خواند و تحریر مضامین رد لفصاری وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام **محمد شریف** مہتمم مطبع و اجرا منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہم حضرات زر قیمت یا علیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا نکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی — رہ نویت حق دلیل محمدؐ — سبیل جہان ہر سبیل محمدؐ
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم — جمال قدم کو بھی اللہ ری کیا کچہ — پسندائی طرز جمیل محمدؐ
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا مقہور — وہ مقہور قہر و جلال خدا ہین — ہوے جو کہ اعدا قتیل محمدؐ
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جو یہہ گہرو تو بسا نلاہین کے ایمان لاق — بچہو تیگا اخذ ویل محمدؐ
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل — وہ یعنے تہ تیغ اجائینگے سب — جناب مسیحی وکیل محمدؐ
اسکا انوار سے ہین ہی عجب — شمس گھٹ گھٹ کے گرینگے کوکب — کفیل نجات جہان مصطفیٰ ہین — خدای جہان ہی کفیل محمدؐ
شمس تابان کو جب کرے مستور — کیون نہ کوکب کو وہ کرے بی نور — نہ ہونیگا واللہ تا حشر مقطوع — محمد سے اجر جزیل محمدؐ
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور فشان — نزول الف لام میم اسلئے ہی لاق — کہ اللہ سے جبرئیل محمدؐ
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی — محمد پہ لاے برات و کرامات — کلام خدای جلیل محمدؐ

مقدر رہنا ایمان جن تین کا
قوار یہ دلہاے کفار ٹوٹے
کہان الف لیل جہان ایسی مقبول
ہمیشہ تھی مصروف تسبیح تقدیس
عنایت تو دیکھو کہ قادر ہی لیکر
فقیر اس بدن سے کہین فصل جان ہو
مدینے مین زیر فصیل محمدؐ

ہوا اونکو قوم یہہ قیل محمدؐ
سُنا جب یہہ قول ثقیل محمدؐ
وہ جو کچھ تھی لیل قلیل محمدؐ
محمدؐ سے سبح طویل محمدؐ
نہ بھیجا خدا نے عدیل محمدؐ

بقیہ اکل شجر ۱۵ اور قبول توبہ

تحریر بے نظیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض آبادی

دفعہ ۱۹۶ چنانچہ ایک دن چار سے طہارت ہی یعنے پاکی کہ حقیقت اسکی اور میل اوسکی طرف ہر نفس مین منجملہ نفوس سلیمہ کے ودیعت رکھدیا ہی پس اگر وہ نفس اپنے پیدایش سے صفت پر صحیح سلامت ہوگا اور کوی عارضہ اور بیماری اوسکو سوس ندیگی ضرور طہارت ہی پر رہوگا **دفعہ ۱۹۷** کوی یہہ خیال نکریگا کہ طہارت سے ہماری مراد وضو اور غسل ہے نہین بلکہ وضو اور غسل کی روح اور اوسکا تو مراد ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو نفس زکی کہ صحت مزاج اور سلامت فطرت و تکمین مادہ احکام نوع اوسکے احوال سے پایا جاتا ہو احوال سفلیہ شاغلہ اور تشویشات طبعیہ مثل خواہش جماع اور غصہ اور گرسنگی وغیرہ سے فارغ ہونے کی حالت مین وہ نفس جبوقت نجاسات مین الودہ ہوگا اور اوسکے یعنے بدن کچیل اور خلاف عادت بال اسکے بدن پر جمع ہوگئے ہونگے اور بول اور براز اور ریح نے اوسکے معدہ مین گرانی کی ہوگی اور جماع اور وداعی جماع کی موی اوسکو عرصہ قریب گذرا ہوگا اور اپنے وجدان کی طرف رجوع کریگا تو لامحالہ ایک قسم کا انقباض اور خلق اور حزن اپنے مین پاوے گا **دفعہ ۱۹۸** پھر جب بول براز سے فارغ ہوگا اور غسل کریگا اور زاید اور فضول بال اپنے دور کریگا اور جدید پارچہ پہنے گا اور خوشبوی لگاوے گا اور ان سب کے بعد اپنے وجدان کے طرف رجوع کریگا تو لامحالہ ایک طور کا استراح اور سرور اور انبساط اپنی طبیعت مین پاوے گا **دفعہ ۱۹۹** پس پہلی حالت حدث کی تاریکی ہی یعنے ظلمت حدث ہی اور دوسری حالت نور طہارت ہی اور جبکہ ظلمت حدث نفس کے طبقہ کو محیط ہوجاتی ہے تو شیطان نے وسوسے اور خوفناک خوابین ظاہر ہوتے ہین اور سیاہی دل پر ہجوم کرتی ہی اور جب نور طہارت نفس کو گھیر لیتا ہی تو الہامات ملایک اور منامات صالحہ کا ظہور ہوتا ہی اور خواب اور بیداری مین ایک نور دل پر ہجوم رکھتا ہی پس کوی تو خواب مین دیکھتا ہی کہ آفتاب اوسکے دل مین یا مونہہ مین گھس گیا ہی چنانچہ وہ اوسی مین بہیج اور مگن ہے اور کوی دیکھتا ہی کہ مہتاب اور ستارے اوسکے پشت اور تمام اعضا پر جمع رہے ہین اور کوی دیکھتا ہی کہ نور اوسپر مثل باران کے برستا ہی وعلی ہذا القیاس

دفعہ ۲۰۰ بالجملہ یہہ سب اشیاخ اول آثار اوس سے بجز انس اور نور کے تعبیر نہین ہوسکتے ہی **دفعہ ۲۰۱**

چنانچہ یہہ صفت اشبہ حالات انسان کے ہی بحال ملاء اعلے
کے لوازمات بہیمیہ سے اونکے مجرد اور پاک ہونے مین اور انکے
بحال خود مسرور و رمتبہج ہونے مین اور اونکے مانوس ہونے
مین اوس مقام سے جو اون کو عطا ہوا ہی **دفعہ ۲۰۲**
اور جب کوی شخص ملاء اعلی مین جاکر پیوستہ ہوجاتا ہی
تو وہان انس اور سرور اور ابتہاج بے نہایت دیکہتا ہی
پس جب یہہ شخص اس حالت کو اپنے نفس مین رایخ کرلیتا
ہی اور ملکہ ہوجاتا ہی تو ملاء اعلی اور اوسکے درمیان
مین ایک مناسبت پیدا ہوجاتی ہی اور ایک دروازہ
جنت کی روح اور حقیقت کا اور اوسکے خلاصہ کا اوسپر
مفتوح ہوجاتا ہی **دفعہ ۲۰۳** راقم کہتا ہی کہ قبل اکل گندم
حضرت آدم وحوا کے پہلی حالت تھی اور بعد اکل کے دوسری
حالت ہوگی جنکو تورات مین بلفظ فوت تعبیر کیا ہی اور
جسکو صاحب طریق الحیات نے شرح وبسط سے بیان
کیا ہی اور ایسا انقلاب اسلام مین بھی منقول و مسلم
ہی جس کے وفیہ کو صیام ایام بیض کا ذکر کیا گیا ہے
اور جسکی نسبت لکہا جاتا ہی کہ ملکہ باز رہتے اور بہیمیہ کا مزہ
اور بعد اکل قضیہ منحکی ہوگیا **دفعہ ۲۰۴** دوسری
خصلت خضوع اور گرویدگی ہے واسطے خدای تعالی
کے اور دل کے زنگہ بہ اسکی طرف متوجہ کرنا تفصیل اسکی
اجمال کی یہہ ہے کہ نفس سلیمہ کو بحالت فراغ تشویشات
خارجیہ وطبعیہ جب صفات الہی اور کبریا اور جلال اوسکا
یاد دلاتے ہین اور بوجہ من الوجوہ اسکا متوجہ اودہر

متوجہ کرتے ہین تو لامحالہ اسکو ایک حالت پکڑ لیتی ہے
از جنس حیرت و دہشت اور ایک رنگ گہیرلیتا ہی مجرد
اور مقدس رنگون مین سے اور جب اس حیرت و دہشت
سے تنزل کرتا ہی اور سفلیہ حالت مین اوترآتا ہی تو یہی
حیرت اور دہشت خشوع اور خضوع اور احساب ہوجاتا
ہی جیسے کہ غلام کا حال اپنے مالک روز بروز کے حضور
یا بازاری کی حالت پادشاہ کے سامنے یا محتاج
سایل کی حالت جواد سخی کریم کے سامنے ہوجایا کرتی ہی
دفعہ ۲۰۵ بالجملہ اشبہ حالات نفس بحال ملاء اعلے
اوسکے غرق ہونے مین خدا کے جلال اور کبریا مین صفت
خشوع اور خضوع اور مناجات کے ہی پس جب نفس اس
کیفیت مین رنگین ہوجاتا ہی اور یہہ خصلت اونکے جوہر
مین بیٹہہ جاتی ہی پس اس حالت کے جہت سے نفس اور
ملاء اعلی مین ایک دروازہ کہل جاتا ہی اور نفس براہ تیز
اہل ملاء اعلی سے معارف جمیلہ جو اشباح اون تجلیات
الہیہ کے ہوتے ہین متمرشح ہوتے ہین **دفعہ ۲۰۶**
راقم کہتا ہی اس خصلت کا کمال درجہ کو پہونچا دینا مقام
شہید کا ہی یعنے اس درجہ خشوع اور خضوع کرنا اپنے
مالک کے روبرو کہ اپنی ذات کو اوسمین فنا کردینا اور اپنی
ہستی کو خدا کی ہستی کے حضور مٹا دینا جیسا حضرت اسحاق
خواہ اسمٰعیل ذبیح اللہ نے علی اختلاف الروایتین کیا
جیسا جناب مسیح علیہ السلام نے کیا کہ اپنی ہستی کو خدا پر
فدیہ کردیا جسکو خدا ہی سمجہتے ہین کہ انسانیت معدوم ہوگئی

اور جسکے سبب سے اوس جناب کو رفع درجات عالیات ہوکر
شفاعت مذنبین کا اقصی مرتبہ حاصل ہوگیا یا جیسا جناب
امام ہمام الشہید ہوای کربلا نے میدان کربلا مین کیا اور
لیاقت شفاعت مومنین مذنبین نسبت اوسکے اور بڑھ
گئی اور افسوس کہ نصاری اس مسئلہ مسلمہ اور مقبولہ اسلام
و مسلمین کے بتغیر خلاف عقل اور واہی اور غیر واقع مقتضی نظم
و عدالت شکنی بارتعالی کرکے خلق اللہ کو گمراہ اور خراب
کیا کرتے ہین **دفعہ ۲۰۷** تیسرے خصلت سماجت ہی
اور حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ نفس مغلوب داعیہ بہیمیہ خسیسہ کا
طلب لذت اور حب انتقام و بخل و حرص وامثال ذلک
کا نہو **دفعہ ۲۰۸** چنانچہ ہر شبہ اس خصلت کے باعتبار
اوس داعیہ کے ایک نام سے سمی ہوا کرتی ہی چنانچہ داعیہ
شہوت فرج و بطن کے عدم قبول کو عفت لکھے ہین اور عدم
قبول رفاہیت اور ترک عمل کو مجاہدہ اور اجتہاد کہتے ہین
اور عدم قبول داعیہ ضرر اور جزع کو صبر کہتے ہین اور عدم
قبول داعیہ انتقام کو عفو کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ
بخل کو سخاوت کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ حرص کو
قناعت کہتے ہین اور عدم قبول داعیہ مخالفت شرع
کو حدود اور مفاویر ہین جو یقین کو پہونچ گئے ہین تقوی
کہتے ہین اور اصل ان سارے خصال کی ایک چیز ہی یعنے
غالب ہونا رائے کلی کا دوای خسیسہ بہیمیہ پر **دفعہ**
۲۰۹ چنانچہ مباشرت اشباح اور شعبون ان خصال
سے وہ چیز اور وہ معنی نفس مین راسخ ہو جاتے ہین
اور اسکا نفس ملکیہ ہوجاتا ہی اور جسکے نفس مین یہہ خصلت
راسخ ہوجاوے وہ جب مرجاتا ہی تو جمیع ہیئتہای خبیثہ کہ اس
عالم مین اوسکے نفس پر ہجوم کئی ہوئی تہین سب تمام و
کمال نیست و نابود ہوجاتے ہین اور وہ شخص مثل خالص
سونے کے کہربہ سے نکل جاتا ہی اور یہہ ایسی خصلت ہی کہ
عذاب قبر سے دور رہنا اوسپر موقوف ہی اور صوفیہ
اسکو زہد اور حریت اور ترک دنیا کہتے ہین **دفعہ ۲۱۰**
راقم کہتا ہی اس خصلت کا بھی قرآن اور انجیل دونو سے
معلوم ہوتا ہی کہ جناب مسیح پر سخت غلبہ تھا کہ نہ شادی
کئے نہ گھر بنایا اور نہ عیش و عشرت کے نہ جہاد کیا بلکہ
اوسکو حسب تصریح تکمیل الایمان وغیرہ کے حرام ٹھہرایا
دفعہ ۲۱۱ چوتھی خصلت عدالت ہی اور عدالت وہ
خصلت ہی جس سے صدور اقامت نظام عادل اور سیاست
کلی کیا ہوا کرتا ہی چنانچہ اوسکی بہت سے شاخین ہین چنانچہ
یہہ امر کہ آدمی ہمیشہ اپنی حرکات سکنات مین نظر کیا کرے
اور احسن اوضاع اختیار کیا کرے اور ہر حادثہ مین متہیر ہین
اوضاع کی ہدایت پایا کرے اوسکا اول ہمیشہ اوسے
متہیر ہین اوضاع کے اختیار کرنے کے طرف منجذب ہوا
کرے اوسکو ادب کہتے ہین اور جو کوی کارسازی
اقامت تدبیر جمع و خرچ و خرید و فروخت و سایر معاملات
مین رہے اوسکو کفایت کہتے ہین اور جو تدبیر منزل
خوب کرتا ہی اسکو حریت کہتے ہین اور جو تدبیر بدنیہ اور
جنبش کے خوب کرتا ہی اوسکو سیاست مدنیہ کہتے ہین

اور جو شخص بھائی بند دوست آشناؤن مین بوضع نیک
زندگانی کرتا ہی اور ہر شخص کا حق ادا کرتا ہی اور ہر کسی سے
الفت اور بشاشت حسب حال کرتا ہی اسکو حسن معاشرت
کہتے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ ان سب کے ایک ہی اصل اور
جڑ ہی اور وہ یہہ ہی کہ نفس ناطقہ بدین نہج واقعہ ہوا
ہی کہ نظام نیک کو اختیار کرتا ہی اور وہی اس سے
صادر ہوا کرتا ہی۔ **دفعہ ۲۱۲** پس جس شخص مین یہہ
خصلت بوجہ اتم متحقق ہوجاتی ہے تو اوسکی اور وسایط
جود الٰہی کے درمیان جو ملاء اعلی مین مقرر ہین اور اقامت
نظامات عادلہ اونکی اصل فطرت مین ودیعت رکھی
گئی ہے اور انکو ہمت قوی درباب استحصال نظام عادل
کے دی ہی مناسبت بلیغہ واقع ہوتی ہے اور اس جہت
کے دل سے رقایق نورانیہ مثل اشعہ شمس کے اوسکے
طرف سیلان کرتے ہین اور یہہ رقایق بہتیرے لغمت
اور رفاہت کے ظہور کے سبب ہوتے ہین **دفعہ ۲۱۳**
اور اس لغمت اور رفاہت کا تشبیح اور صورتہای
مناسبہ سے انس متبلی کے استعداد کے موافق ہوا کرتا
ہی کوی تو بصورت معاشرت اخوان صدق دیکھتا ہی
اور کوی طعام بیشن بہا اور لباس قیمتی اور مسکن
روشن اور فراخ اور منکح شہی کے صورت مین دیکھتا
ہے وعلی ہذا القیاس **دفعہ ۲۱۴** اور جو شخص
نظام عادل کے مخالفت کرتا ہی اور حکم شرع کا انکار
کرتا ہے اور افعال موجبہ ابدای جمہور انام کرتا ہے
تو اوسکے اور وسایط جود الٰہی کے درمیان نفرت اور وحشت
حاصل ہوجاتی ہی اور رقایق ظلمانیہ اون سے اوس شخص
کے طرف سیلان کرتے ہین اور ہر جانب سے تنگی اور ضیق
اوسپر ہجوم کرتی ہے **دفعہ ۲۱۵** اور ایسا ہی جو شخص
صفت خشوع سے آشنا نہین ہی بلکہ اوسکی ضد سے متصف
ہی جب اس عالم سے گذر جاتا ہی تو ظلمات مراکمہ بعضہا
فوق بعض اوسپر ہجوم کرتے ہین **دفعہ ۲۱۶** اور
اسکا بھید یہہ ہی کہ وہ عالم مقتضی انکشاف حقیقت
صورت کا ہی اور یہہ صفت مضادہ خشوع اوسکی عدم انکشاف
کے موجب ہی اور اسی جگہہ سے الم اور تفرق اور ضیق دل
پر طاری ہوتا ہی **دفعہ ۲۱۷** اور ایسا ہی جو شخص سماحت
کے ضد کے ساتھہ متصف ہی تو یہہ علاقات دنیویہ چنانچہ
حب مال وحب جاہ وحب اولاد وغیرہ اور یہہ ہیات
خبیثہ چنانچہ جوع اور عطش وغیرہ اوسکے دل پر ہجوم
کرتے ہین جیسا خاتم کو بقوت عام موم پر رکھا جاوے
اور نقوش خاتم موم مین منطبع ہوجاتے ہین اور مثل
منتبح اور متصف بصفت سماحت کے ایسی ہے کہ بحر در مقابلہ
کے وہ صورت نابود ہوجاتی ہے شعر بوسعت مشتریان
رنگ تعلق نمیگیرد اگر نقشے زنی بر روے دریا بے اثر
باشد **دفعہ ۲۱۸** جناب شارع اسلام علیہ
الصلوۃ نے واسطے تحصیل صفت طہارت کے وضو اور غسل
اور تمام اوسکے متعلقات ظاہری اور باطنی جسکا
حکم دیا ہی نسبت طہارت مین صوفیہ اسلام مفصل بیان

کرتے ہین جسکو اللہ تعالی نے قرآن کے اس مختصر جملہ مین اوامر فرما
دیا ہی کہ ذروا ظاہر الاثم و باطنہ ترجمہ یعنے بدی
ظاہر کی اور باطن کی دونو کو ترک کرو اور جسکو شارعین
اسرائیلی نے بھی خوب تصریح سے لکھا ہی حضرت موسی نے
توتورات مین حیض نفاس اور دفع نجاسات ظاہری اور
بدنی کی بڑی تفصیل کی ہے اور انجیل مین حضرت عیسی نے
فروسیون کو جو محض زاہدان خشک اور کور باطن تھے
تطہیر باطن کی عمدہ ہدایت کی ہے **دفعہ ۲۱۹** اور
واسطے اکتساب صفت خشوع کے صلوات اور مناجات اور
تلاوت اوراذکار اوراد عیہ اور تعوذات مقرر کی
ہین **دفعہ ۲۲۰** اور عدالت حاصل کرنے کے لئے
عیادت مریض اور سلام اور حدود اداب واجب قرار
ہین بالجملہ یہہ کلام دراز ہی جو اوسکو بہ تفصیل دیکھنا چاہیے
وہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کو مطالعہ کرے **دفعہ ۲۲۰**
چنانچہ بقدر ضرورت بطور نمونہ از خروار یکہ اوسکا انتخاب
کئے دیتے ہین **دفعہ ۲۲۱** کتاب مذکور کے دیباچہ مین
لکھا ہی کہ یہہ گمان غلط ہے کہ احکام شرع متضمن مصلحت
کے نہین ہوا کرتے ہین و نیز یہہ بھی غلط ہی کہ اعمال اور اون کی
جزا مین کچھ مناسبت نہین ہے بلکہ تکلیف شرعی ایسی ہی
ہے کہ جیسے کوی آقا جسکو اپنی چاکر کی تابعداری چاہتا
تھا چاکر سے کہی کہ یہہ پتھر تو اوٹھالے وہ درخت تو چھوا
جسمین بخیر جانچنے کے اور کچھ فائدہ نہین **دفعہ ۲۲۲**
بلکہ اصل حقیقت یہی ہے کہ عمل شرعی مین مصلحت ہی
ہوتی ہے اور اسکی جزا مین مناسبت بھی ہوتی ہے چنانچہ
نماز خدا کے یاد کرنے اور اوسکے سرگوشی اور طیاری دیدار
آخرت کے واسطے مقرر کی گئی ہے اور زکوۃ واسطے دفع رزیلہ
بخل اور کفایت حاجات فقرا کی اور روزہ واسطے دبانے
اور زیر کرنے نفس کے اور حج واسطے تعظیم شعایر اللہ کے
اور قصاص واسطے زجر کے جریمہ قتل سے اور حدود اور
کفارات واسطے زجر کے معاصی سے وعلی ہذا القیاس
دفعہ ۲۲۳ پر واضح رہے کہ نزول قضاء الہی کا بھی
یہہ ایجاب یا بہ تحریم قطع نظر مصالح کے ثواب مطیع اور
عذاب عاصی کے واسطے بھی ایک سبب عظیم ہی لہذا یہہ
گمان بھی فاسد ہی کہ اعمال کا حسن و قبح ہمہ وجوہ عقلی ہی
اور شرع کا کام اتنا ہی ہے کہ اعمال کے خواص بتا دیوے
جیسے کہ وہ نفس الامر مین ہین جیسا طبیب دوا کے خواص اور
مرض کے اقسام بتا دیتا ہے اور انشا ایجاب و تحریم
کا یعنے کسی کو واجب کسیکو حرام کر دینا یہہ شرع کا
منصب نہین ہے **دفعہ ۲۲۴** پس تکلیف شرعی کی
مثال ایسی ٹھہری جیسے کسی آقا کے دو بیمار ہوے اوسنے اپنے
دربار مین سے ایک کو اپنے تعینات کیا کہ انکو دوا پلاوے
پس اگر اونہونے اوسکا کہا مانا تو آقا کے مطیع ٹھہرے وہ
خوش ہوا اور اون کو اچھا انعام دیا اور مرض سے بھی
صحت پاگئے اور اگر کہا نہ مانا تو خفا ہوا اور سزا دی اور
مرض مین ہلاک ہو گئے **دفعہ ۲۲۵** چنانچہ یہی مطلب
حدیث شریف اور انجیل دونو سے ثابت ہوتا ہے جہان

لکھتا ہی کہ آسمانی بادشاہت کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
دعوت خانہ جسکو ایک مرد نے بنایا اور ایک نوکر بھیجا کہ
دعوت کھانے لوگون کو بلاؤ پس جسنے مستدعی کا بلانا قبول
کیا وہ گھر مین داخل ہوا اور دعوت کھائی اور جسنے نہ قبول
کیا وہ گھر مین داخل نہوا نہ دعوت کھائی **دفعہ ۲۲۶**
اور دوسری حدیث مین حقیقت جزا مترا بھی بتائی ہے
کہ انما ھی اعمالکم ترد علیکم یعنے وہ تمہارے
ہی اعمال تمکو پھیر دیے جاوینگے **دفعہ ۲۲۷**
ہمارے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ خواص اعمال اور نزول
قضاء الٰہی بہ ایجاب و تحریم دونو کو استحقاق ثواب
و عقاب مین دخل ہی چنانچہ اس سے اہل جاہلیت کے
بارہ جو تعارض دلایل ہی کہ وہ اپنی جاہلیت کے اعمال
کے سبب عذاب پاوینگے یا نہین دفع ہو جاتا ہی **دفعہ**
۲۲۸ راقم کہتا ہی کہ شجرہ منیہ مین خاصیت بھی
پوشیدہ ہو جانی قوت ملکیہ اور ظاہر و باہر ہو جانے
قوت بہیمیہ کے تھی اور اسکے منع کو نزول قضاء الٰہی بھی
ہو چکا تھا اسی واسطے استحقاق سزا کا ہو کر ثمرات
مترتب ہوے ہین **دفعہ ۲۲۹** پھر واضح ہو کہ
بہ نسبت ایجاد عالم کے حق سبحانہ تعالیٰ مین علی الترتیب
تین صفات پاے جاتے ہین پہلا اون مین سے ابداع
ہی یعنے کسی شی کا بدون دوسری شی کے پیدا کرنا
جیسے آسمان زمین کی پیدایش مین مندرج تورات ہی
کہ ہو جا پس ہو گیا اس صورت مین کتم عدم سے شی خارج

الوتی ہی بغیر مادہ کے دوسری صفت خلق ہی یعنے پیدا کرنا
شی کا دوسری سے جیسے آدم کو مٹی سے بنایا **دفعہ**
۲۲۹ عقلا اور نقلا ثابت ہی کہ عالم کو اجناس اور انواع
پیدا کیا ہی اور ہر نوع اور جنس کی خواص بنائے ہین مثلاً
نوع انسان کی خواص نطق اور ضحک و بشرہ اور استواء
قامت اور فہم خطاب وغیرہ ہین اور اسپ کا صہیل اور سم
کا اہلاک اور زنجیل مین حرارت یبوست اور کافور مین
برودت و علی ہذا القیاس جمیع معادن اور نبات
اور حیوانات اور عادۃ اللہ اوسپر جاری ہی کہ خواص
ذوالخواص سے منفک نہین ہوتے ہین **دفعہ ۲۳۰**
اور تیسری صفت تدبیر عالم موالید ہی چنانچہ ابر سے
باران نازل کیا پھر اوسے غلہ اور بھوسہ اوگایا کہ
آدمی اور مویشی کھاوین اور اجل معلوم تک زندہ رہین
یا مثلاً ابراہیم پر آگ گلزار کر دیا تاکہ وہ زندہ رہین
دفعہ ۲۳۱ اور تدبیر کبھی بہ قبض ہوتی ہے جیسے
وارد ہی کہ دجال بندہ مومن کو باوجود صحت داعیہ
قتل او سلامت آلات کے دوسری بار قتل نکر سکے گا
یا بہ ربط ہوتے ہی حیات ایوب کے واسطے دفع
مرض یا مرنے سے حشمہ نکالدینا یا جناب امیر کا قلعہ
بابہ خیبر یا ماحاکہ چنانچہ کو ابرہ سیم واسطے مشتمل
ہونا کو دینا یا بالہام جیسے خضر کا قصہ یا بہ قبیل علام
وغیرہ **دفعہ ۲۳۲** و نیز واضح رہے کہ افعال قوی
جو عالم پر بوجہ من الوجوہ مترتب ہوتے ہین اپنے

ی نسل و نسل شامل ہین چنانچہ بعد ضرب سیف کے اماںت
کا مترتب ہونا اور عقیب صلب منی کی پیدایش ولد کا ہونا
اور حبوب اور اشجار کا پیدا ہونا اور تخم ریزی اور عرلسی
و اجاشی کے بعد مثلاً چنانچہ اسی استطاعۃ ممکنہ کے
نظر سے تکلیف شرعی ہوی ہے اور امر و نہی و جزا و سزا
جاری ہوئی **دفعہ ۲۳۳** راقم کہتا ہی اور جیسے ترتیب
موت طبیعی جسمانی کا اور بعد حضوری ربانی کا جسکی تعبیر
موت روحانی کے لفظ سے بھی لیجاتی ہی اکل شجرہ
ممنوعہ کے بعد **دفعہ ۲۳۴** اور باب سر تکلیف مین
لکھا ہے کہ خدا نے اپنی حکمت بالغہ سے انسان مین دو قوتین
ودیعت فرمائے ہین رشک ملکیہ اور دوسری بہیمیہ اور
دونون مین مزاحمت ہی ایک اعلی کو جذب کرتی ہی اور
دوسری اسفل کو اور جب ایک بزور کرتی ہی تو دوسری
پوشیدہ ہوجاتی ہے اور تکلیف مقتضیات نوع انسان
کی ہی یعنے انسان بزبان استعداد اپنی خالق سے
سایل ہی کہ مناسبات قوت ملکیہ کے اوسپر واجب کرے
پھر اوسپر ثواب دیوے اور مناسبات بہیمیہ مین اوسپر
حرام کرے اور اوسپر سزا دیوے **دفعہ ۲۳۵**
پھر باب الشقاق التکلیف من التقدیر مین لکھا ہی کہ وہ
امور جن مین انسان سایر افراد حیوان سے ممتاز ہوجاتا
ہی نہایت کثیر ہین لیکن بالاجمال دو خصلتین ہین ایک تو
اوسکے قوت عقلی کا زاید ہونا اور اوسکے دو شاخ ہونا
ایک وہ ہی جس سے منافع اور مصالح نظام البشر مین

اور اونکے دقایق کے استنباط مین دوبالا کرتا ہی اور دوسرا
شعبہ علوم غیبیہ کے استعداد جو بطریق وہب فایض ہوتے
ہین ۔ باقی آیندہ

چند سوالات پادری صاحبون کی خدمت مین بامید جواب

(الف) انجیل مین لکھا ہی کہ خدا تہتون مین نہین اور آیا
جاتا ۔ اور بخلاف اسکے حضرت عیسی کو صلیب کے وقت صلیب
دینے والون نے بہت تھپے کہے تھے اگر وہ خدا ہوتے تو
اون کو بموجب اس آیت کے کوی مسخری نہ کرسکتا ۔ اگر کہو
کہ مسیح کو شکل انسانی مین تھپتے ہوے تھے تو یہہ لغو ہے
کیونکہ عیسی مسیح مین الوہیت موس وقت بھی موجود تھی
(۲) خدا کا انتہا کسی کو معلوم نہین مگر عیسی کا انتہا معلوم
ہی کہ وہ ایک عورت کے شکم مین مدت تک جاگزین رہے
کیا خدا ایک عورت کے ناپاک شکم مین رہ سکتا ہے
(۳) اگر مسیح خدا تھا تو اوسکو قادر مطلق اور غیب دان
ہونا چاہیئے مگر انجیل مین خلاف اسکا پایا جاتا ہی ۔ انجیل
مین لکھا ہی کہ ایک بیمار عورت نے مسیح کی دامن کو چھوا
اور حضرت مسیح نہ معلوم کرسکے کہ کون ہی اسی طرح انجیر کے
درخت کو دور سے دیکھکر خیال کیا کہ اوسمین پھل ہے مگر جب
نزدیک گئے تو معلوم ہوا کہ اوسمین پھل نہین ہے
اختیار کا یہہ حال ہے کہ زبدی کی ماں اپنے دو بیٹون کو
لیکر مسیح کے پاس آئی اور درخواست کی کہ میرے بیٹون
کو اجازت ملجاوے کہ ایک دہنے اور دوسرا بائین طرف

بیٹے مسیح نے کہا کہ یہہ میری اختیار مین نہین بلکہ میری باپ کے اختیار مین ہی - دیکھو یہان مسیح صاف اپنے اختیار سے انکار کرتے ہین اور یہان سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ مسیح اور خدا ایک نہین ہین اور رتبہ مین کم و بیش ہین -

(۴) عیسی مسیح کس سے دعا مانگتے تھے اگر کہو کہ اپنے باپ سے تو مین کہتا ہون کہ جب باپ بیٹا روح القدس تینون ایک ہے ہین تو پھر دوسری چیز جس سے دعا مانگتے تھے کہان سے آگئے (۵) خدا ایسے کام نہین کر سکتا کہ جو اوسکی عادت سے برخلاف ہون یا جسکے کرنے سے خدا صفات مین خلل عاید ہووے مگر آپ لوگ مانتے ہین کہ حضرت عیسی نے ہمارے واسطے انسان گنہگار کا قالب اختیار کیا - بھلا کیا یہہ بات عقل خداداد کے آگے درست ہی کہ خدای پاک و قادر مطلق کو سوا مصلوب ہونے اور ایک عورت کے شکم مین بچہ ٹھہرنے اور معاذ اللہ ملعون ہونے اور تین دن رات حاویہ دوزخ مین رہنے کے رہنے کے سوا اور کوی تدبیر نہ سوجھے ہو جس سے اوسکے صفات کاملہ مین بٹہ نہ لگتا (۶) ظاہر ہے کہ عقاید دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ کہ عقل اون کی کہنہ کو پہونچ چکی ہو مثلاً خدا کا واحد ہونا دوسرا یہہ کہ بہت حصہ سمجھ لیا اور کچھ حصہ بباعث نقص کی عقل کے نہ سمجھ سکتا مثلاً خدا کی مفصل حقیقت اور اسمیں چون و چرا کرنا عقل کے ادراک سے باہر ہے - اسی طرح جب ہم کو دلایل قطعی سے واضح ہو گیا کہ مسئلہ تثلیث بالکل واہیات اور خلاف عقل ہے تو پھر آپ کے لغویات کو کسطرح مانا جاوے کہ عقل اسکے ادراک مین عاجز ہی وجہ یہہ کہ عقل نے اس پوچ مسئلہ کی تہ کو بخوبی معلوم کر لیا ہی - بھلا کوی کہے پانچ پندرہ مین یا پندرہ پانچ مین بھلا اس مین عقل کی نہ پہونچنے کی کون سی بات باقی رہی اور اگر ایسے ایسے لغویات کے بابت کہا جاوے کہ عقل اسکے ادراک سے عاجز ہے تو پھر جتنے شخص مذاہب باطل رکھتے ہین تو پھر وہ بھی اس دلیل سے اپنے مذہب کی صداقت کر سکتے ہین ہان اگر کسی عمدہ اصول کی کوی شاخ سمجھ مین نہ آسکے تو کچھ مضایقہ نہین کیونکہ جب جڑ اچھی ہے تو اونچی شاخ بھی ضرور اچھی ہوگی اگرچہ وہ شاخ اتنی بلند ہو کہ نظر وہان تک نہ پہونچ سکے -

باقی آیندہ -　　راقم کرم الٰہی -

مژدہ عزت افزای اہل اسلام

جناب ہمام افخم فاضل اکرم جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول جناب مولانا مولوی نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر شوہر والی بھوپال صاحب تصانیف کثیرہ نے ایک تفسیر قرآن مجید کی اپنی تالیف کی ہوی مولوی شیخ امین صاحب کے صحابت سے جناب مکرمتلو سید محمد افندی کے پاس بجہت ایصال بحضور فیضگنجور جناب امیر المومنین خلد اللہ ملکہ روانہ فرمایا حضرت ظل سبحانی اس تفسیر نفیس فصیح و بلیغ کو ملاحظہ فرما کے اسکے مولف یعنے جناب مولانا صدیق حسن خان بہادر کا شکر ادا کیا - منشور محمدی ہم اس موقع پر شکر مشکور متعال کا تہہ دل سے ادا کرتے ہین کہ اب بھی اہل اسلام ہند مین ایسے اہل فضل و کمال موجود ہین کہ جنکا وجود

عرب و عجم اور سلاطین اکرم مانا کرتے ہین اللہ تعالی ہمارے
مولوی صاحب کا ظل فیض منزل سب طلبائے دین کے سر پر قایم
و دایم رکھے اور آپکے تصانیف کو جو فی الواقع عجائب روزگار
اس سے زیادہ ترقی بخشے آمین

اشتہار مسرت بار در جمیع بلاد و امصار

ہمارے مدرسہ مسترشد اساس مین کے سال سے شاہد سعی علمای
دین عیسوی ہر یک کوچہ و بازار مین اپنا جلوہ دلفریب مبتلا رہا
تھا خصوصا اندنون جب روے دریای عیسویت بمشاطگی بعض
پادری صاحبان ہندی زان نقاب اختفا سے منہ نکال کے بعض
سادہ لوحان اہل اسلام کو اپنا شیفتہ و شیدا بنانا چاہا
تو حامی اسلام خادم امت خیر الانام جامع معقولات و منقول
عالم فروع و دو صول مزیل شکوک و اوہام اہل اصل و رفن
مناظرۂ اہل کتاب یکتا و فاضل جان فشان دین سید المرسلین
مولوی شیدہ محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری دام لطفہ
اپنے دینی بھایون کو بکمال خیر خواہی اسکی نازیبائی پر
بخوبی واقف فرما کے انہین دام تعشق باطل سے دور رکھا
اور ایک ایسا کامل تنگ بعقول و منقول اسکو ایسا پست
کر ڈالا کہ چشم مدرسہ نے کبھی اسطرح کا مباحثہ نہ دیکھا ہوگا
احرالامر زعیم جانب ثانی مع الخیر اور طرف راہی ہونے سے
وہ مباحثہ موقوف رہا - اب وہی قدیم انجمن مباحثہ
زیب بخش مطبع جریدۂ روزگار ہوا جاتا ہی - بعض علمای
مدرسہ نے ایک محفل منعقدہ مقام چنتادہاری مین زبانی
نیک اسلام ایک تقریر پر کے اسکی نقل بعض نوجوانان
اہل اسلام کو عنایت کی انہون نے بقصد جواب مولوی صاحب
ممدوح کے پاس روانہ فرما کے مستدعی ہوے - مولوی صاحب
ممدوح کہ اسکا جواب تحریر فرما دین تو اسکا جواب باصواب
اس بلاغت و فصاحت و وضاحت سے تحریر فرماتے ہین کہ جسکی
سماعت سے ایمان برنگ گل شگفتہ اور غنچۂ دل خندان ہوتا ہی
ہمارا اور عمایدین اہل اسلام کا یہہ قصد ہی کہ اسی مہینے مین
اسکو ایک محفل عام مین سنین - شایقین دین و ایمان سے
امید قوی ہی کہ بعد اطلاع تاریخ و روز و وقت محفل مذکور
مین تشریف آوری کا رخانہ جریدۂ روزگار ہو کے اسکی سماعت
مسرور و مبتہج ہونگے فقط

افواج مدرسہ کا سر حد کو جانا

مدرسہ کے رجمنٹ ہای ذیل میجر جنرل پرمروز کے لشکر
رویف کے ساتھ جو اغلبا ملتان مین تیار ہوگا جانے کے لئے
زیر حکم ہوا ہے -

جناب ملا مکرمہ کی ۲۷ ویں پیدل
ایضا ۱۴ ہزارس
پہلی مدرس لیٹ کیاولری -
۳۰ ویں رجمنٹ ولیسی پیدل -
۳۶ ویں رجمنٹ ایضا -
۲ کمپنی سا پرس و میرس یعنے بلدار و نقب زن -
۶۷ ویں رجمنٹ و ۱۴ ہزارس و ۳۶ ویں ولیسی پیدل
و سا پرس بنگلور مین ہین اور اطلاع ہو چکے ہوتے
ہی عرصہ مین بذریعہ ریل نکل جا سکتے ہین - ۳۰ ویں پیدل

فرنچ راکس مین میسور کے متصل مقیم اور اسلئے بنگلور کے قریب ہین - پہلی لیٹ کیا ولری سکندرآباد مین ہی اور مدراس سے جاتے ہین سو دوسرے افواج کے ساتھ باسانی مل جا سکتے ہین آج کی شب سکندرآباد کو اس رجمنٹ کے استعمال کے واسطے اسینڈر قرابین روانہ ہونے والے ہین -

ہم یقین جانتے ہین کہ ریٹاری کے اسپی ورزی بیاٹریان ہنوز قطعا قرار نہین پائے -

۷۶ وین رجمنٹ کے کماندر کرنل نولیز ہین - اس رجمنٹ کے دوسرے افسر یہ ہین - میجر لنگسلی - میجر کارڈیو کپتان سپنز کپتان ڈنلاف کپتان ویٹ وکپتان گارفٹ - لفٹنٹ انگلس لفٹنٹ وارڈلا رامسی لفٹنٹ برگس لفٹنٹ جاکسن لفٹنٹ لی مارچنٹ لفٹنٹ مکڈانلڈ ولفٹنٹ کارنیگی - کپتان اسمتھ قاسم مشاہرات اور ڈاکٹر فلیمنگ مدیکل افسر -

۱۴ وین گنگر ہزارس کے کماندر کرنل ڈبلیو ارمسٹرانگ ہین اس رجمنٹ کے دوسرے افسر کپتان ڈنس کپتان پکن کپتان ہل لفٹنٹ گاف لفٹنٹ ہرن لفٹنٹ انگلش لفٹنٹ کمال لفٹنٹ اوون لفٹنٹ ہاملن لفٹنٹ اسٹوش لفٹنٹ کیاہل - ڈاکٹر مدیکل افسر اور کپتان ہوڈ ڈوٹی قاسم مشاہرات

۳۰ وین رجمنٹ دیسی پیدل کے کماندر کرنل جارجیز ہین اس رجمنٹ کے دوسرے افسران یہ ہین لفٹنٹ کرنل واکین و میجر سنٹ جان و میجر فنٹر بیاتگرک - لفٹنٹ برن لفٹنٹ ٹفنل لفٹنٹ جارجز لفٹنٹ ملنٹر و ڈاکٹر آرچ ڈال -

۷۶ وین رجمنٹ کے کماندر کرنل ہاکس ہین - ونگ کماندان لفٹنٹ کرنل بیٹی و میجر بیٹی ہین - اس رجمنٹ کے دوسرے افسران یہ ہین - میجر مڈل کوٹ کپتان ہچنز کپتان ہاتم لفٹنٹ آسلی لفٹنٹ ولش و ڈاکٹر جورڈ -

پہلی رجمنٹ لیٹ کیا ولری کے کماندر کرنل جے - ٹن مکلیوڈ اور کماندر ثانی لفٹنٹ کرنل ڈبلیو - جی - مارس اور اسکواڈرن کماندران میجر ہوپر و میجر مارسنز ہین اس رجمنٹ کے دوسرے افسران یہ ہین کپتان جگ کپتان مارسبی لفٹنٹ لافرڈ لفٹنٹ اسٹیونز - و ڈاکٹر وانیل -

مدراس سائیپرس کے کماندر بیٹنگ کرنل پنڈرگاسٹ وی مسی ہوگئے - ہمنے نہین سنا کہ مدراس بری گیڈ کے کماندر کون مقرر ہوئے ہین - لیکن اغلب ہے کہ کرنل سوانسٹن جو انگلنڈ سے آنے والے ہین اس بری گیڈ کے نائب مددگار کوارٹر ماسٹر جنرل مقرر ہوے -

ڈاکٹر رون کا مکہ معظمہ کو جانا

ہمکو کلکتہ کے ایک ہمعصر سے صحیح روایت پہنچی ہے کہ اسسٹنٹ سرجن عبدالرزاق صاحب کو گورنمنٹ انگریزیہ واسطے رپورٹ کرنے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کو ہفتہ کا روز ۲۷ وین ماہ گذشتہ کو روانہ کر چکی ہے اور بمبئی و مدراس سے اور کون کون صاحب لوگ تشریف فرما ہوے ہین سو اوسکی رپورٹ ہمکو نہین پہنچی اور یہہ ڈاکٹر حاجی و زوار روانہ جمع ہونیسے جواب وہوا مین اختلاف ہوتا ہی اسکی رپورٹ کرینگے

اخبار استتار

لہری ۲ نومبر

امیر صاحب کابل جلال آباد مین ہین اور وہ فوج انگریزی پر دہ خیبر کے پاس یکوتہ کے نزدیک حملہ کرنے کے لئے مستعد و آمادہ ہوگئے ہین مگر اسکی چھپر چھاڑ ہونے کے پیشتر سلطنت انگریزیہ کو اسکا تدارک کرنا چاہئے۔ افواج افغانستان نے ہرات اضلاع سے قندہار مین آکر اس مقام کو نہایت استوار و مستحکم کردیا ہی قوم پشنیز اپنے تمامی اناج کو کویتہ مین اس اندیشہ سے لاکر ڈال رہے ہین کہ مبادا سلطنت انگریزیہ یا فوج امیر کابل جبر سے انکا غلہ چھین لین۔

۳ نومبر

قلمرو مدراس و بمبئی کی افواج کو یہہ بات نہایت خوشی کی ہے کہ قلمرو ہاے مذکور سے ایک برگیڈ روانہ ہوکر ایک اور حصہ فوج کو فوراً فراہم ہونیکے لئے حکم ہوا ہے اور ایک فوج تعدادی ۸ ہزار سپاہ پنجاب حسن ابدال نامی مقام کے قرب جوار مین اس غرض سے ہوگی کہ جو قت فوج باقاعدہ آگے کو بڑہے تو اس کے ساتہ اسکی جگہہ مین وقت ضرورت قایم کیجاوے۔

رایستہاے ذیل نے اپنی اپنی فوج سے سلطنت انگریزیہ کو مدد دی ہے۔

پٹیالہ - جیند - نابہ - بہاولپور - کپورتھلہ - مالیرکوٹلہ فریدکوٹ - چامبہ - اودےپور - فقط

شمس الاخبار مدراس

کلکتہ ۶ نومبر

جنرل سیام برون آج کے روز سملے بعزم پشاور نکلتے ہین - اگر امیر صاحب کا جواب ناموافق ہو تو کما ندار انچیف خود بذات خود رہاسے خیبر تا ملاکین حرکات جنگ کروانے کے لئے ۲۲ دین کے قریب پشاور جاتے ہین - خبر ہی کہ امیر صاحب جلال آباد مین آچکے ہین اور اگر ہم تقدیم نکرین تو امیر صاحب خیبر اور کویتہ مین ہمپر حملہ کرینگی۔

لندن ۶ منہ

کلوب نامی اخبار نے یہہ مضمون مشتہر کیا ہی کہ سر لوئیس پل کے پشاور کو بھیجے جانے کی کیفیتین صحیح یہہ ہین کہ گورنمنٹ نے مقامات ہرات و قندہار و بلخ مین برٹش آفسرون کو متعین کرنیکی اجازت طلب کی لیکن شہر کابل مین ہماری نیابت پر امیر کے اعتراض معلوم کے سبب سے یہہ مقدمہ اوس شہر کے بابت اصرار نہین کیا گیا - اس درخواست کے علاوہ انگلنڈ نے امیر کے ساتہ ایک معاہدہ معاضدہ و مدافعہ کرنے اور انکے باپ کو دئے گئے امداد مبلغی کو بحال کرنے اور عبداللہ جان کے قایم مقامی کے ضامن ہونیکا اقدام کیا - امیر صاحب نے ان تمام تجاویز کو رد کردیا - اور شکایت اس امر کی کی کہ انگلنڈ ہمیشہ ہمارے دشمنون کا جانب دار ہوا ہی اور علاوہ اسکے کویتہ پر قابض ہوا ہے پس امیر کے ساتہ خط و کتابت فسخ کی گئی - تب سے ابتک سواے ہمارے خط کے جواب کے جس مین کہنے سفارت برٹش کابل جانے کی اجازت طلب کی تہی کوئی ایک تحریر نہین آئی - جریدہ روزگار مدراس

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

بتعلقہ
نمبر ۲۵
شمارہ ۳۱۵

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

منشور محمدی ۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیر مبشر محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر افتادہ بتحویل

توقیع خلافت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک صہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال ہیشگی سے اطلاع فرماویں اور لگ کچھ نوشت و خواند و تحریر مضامین روئداد وغیرہ منظور ہو تو ان امور کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ تو یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں فقط

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت جسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم
اسمیں اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجرو و جاہل
اسکے انوار سے ہیں نور ہی عجیب — شمس گمراہ گھٹ کے گرہنے کو کب
شمس بیان کو جب کرے مستور — کیوں نہ کوکب کو کوکبہ کرے بے نور
اسکا ایک ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان بنے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہیں سب تمنائی — چاہتے سب ہیں ایک عیسائی

غزل

ہر لحظہ جسکا دل ہی رسول خدا کے ساتھ
گویا وہ متصل ہی رسول خدا کے ساتھ

شرمندہ عاصیوں کے لئے وہ شفیع ہے — عصیاں سے منفعل ہے رسول خدا کے ساتھ
حبت کے شغل عیش میں کیونکر نہ ہو وہ — جو دلسی مشتغل ہی رسول خدا کے ساتھ
بنجا یگا وہ نار میں غل یعنی کالبد — جس دل میں کچھ بھی غل ہی رسول خدا کے ساتھ
گویا نبی کا سایہ ابوبکر ہی کہ آپ — ہر جا ہی مثل ظل ہی رسول خدا کے ساتھ
ارزانی آسمان پہ کیونکر نہ ہو زمین — ہر دم جو متصل ہی رسول خدا کے ساتھ

خاک مدینہ ہو سعدی سعید ہی بیشبہ
گر عشق آب و گل ہی رسول خدا کے ساتھ

بقیہ اکل شجرہ اور قبول توبہ

تقریر دلپذیر جناب مولوی محمد سلیم اللہ صاحب فیض آبادی

دفعہ ۱۶۹ اور ہم کو بوجدان صحیح متحقق ہو چکا ہی کہ موت الفکاک نسمہ کا نام ہی بدن سے کیونکہ بدن مین تولید نسمہ کی استعداد مفقود ہو گئی ہی کچہ روح قدس کے الفکاک کا نام نسمہ سے نہین ہی اور ہر گاہ کہ نسمہ امراض مین تحلیل ہو جاتا ہی تو حکمت الٰہی مین ضروری کہ کچہ نسمہ باقی رہے اسقدر کہ روح الٰہی کا ارتباط اس سے صحیح ٹھہرے چنانچہ شیشہ جب ہوا سے خالی کیا جاتا ہی چوس کر تو ہوا نکلتی رہتی ہے یہانتک کہ پھر نکل نہین سکتی مگر اسکے کہ اور چوسو تو شیشہ توڑ جاوے اسی واسطے ہوتا ہی کہ خدا نے طبیعت اور مزاج ہوا مین ایک بعید رکھا ہے چنانچہ ایسا ہی نسمہ مین بھی بعید ہے اور ایک حد تحلیل کی ہے اوس سے آگے تحلیل تجاوز نہین کر سکتی **دفعہ ۱۷۰** اور جب آدمی مرجاتا ہی تو نسمہ کی ایک اور دوسری پیدایش شروع ہوتی ہے چنانچہ روح الٰہی کا قبض اسمین ایک قوت پیدا کرتا ہی ما بقی حس مشترک کے اندر جو قوت عدد عالم مثال یعنے عدد اوس قوت کی جو مجرد اور محسوس مین واسطہ ہی اور افلاک مین مثل شی واحد کے پھیلی ہوی سماعت اور بصارت اور کلام کی طبیعی سے کفایت کرتی ہے **دفعہ ۱۷۱** اور بلا وقفات اوسوقت نسمہ مین عدد عالم مثال لباس ظلمانی یا نورانی پہننے کے استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور اسی جگہہ سے عالم برزخ کے عجائبات متولد ہو جایا کرتے ہین . . .

دفعہ ۱۷۲ پھر جب صور پھونکا جاوے گا یعنے نفخ عام باری صور سے آجاویگا بمنزلہ اوس قبض کے جو ابتدا مین خلقت مین تھا جب ارواح اجساد مین پھونکدی جاوینگے اور عالم موالید کی بنیاد قایم کردی جاویگی تو روح الٰہی کا قبض اسکا موجب ہوگا کہ لباس جسمانی یا لباس بین المثال والجسم (جسکو انجیل مین کہا ہی کہ جسمانی بویا جاتا ہی اور نفسانی اٹھے گا) پہن لیوے پس جمیع اخبار انبیاء بابت حشر و نشر و حساب و کتاب کے متحقق ہو جاوینگے **دفعہ ۱۷۳** اور ہر گاہ کہ نسمہ روح الٰہی اور بدن ارضی کے درمیان ایک برزخ متوسط ہی پس ضرور ہوا کہ نسمہ کا ایک رخ بدن ارضی کے طرف رہے اور ایک رخ روح الٰہی کے طرف پس جو رخ مایل بعالم قدس ہی اوسکو ہم قوت ملکیہ کہتے ہین اور جو رخ مایل بارض ہی اوسکو ہم قوت بہیمیہ کہتے ہین اب ہم روح کی حقیقت کا اسیقدر بیان بیان کرتے ہین و بس

دفعہ ۱۷۴ روح کی بیان مین حقیقت موت کی بھی واضح ہو گئی ہے لہذا اوسکے علیحدہ بیان کی حاجت نہین ہے پس یہان اوس حدیث کو نقل کرینگے جسمین بیان روح مین اعمال سے اثر پیدا ہونے کا کیا گیا ہی اور وہ یہ ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتن قلوب پر مثل چٹائی کی بنا دت کے ایک ایک پنکی کے مانند پیش آتے ہین پس جو قلب اوس فتنہ کو جذب کر لیتا ہی اسمین ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہی اور جو قلب اس سے کنارہ رہتا ہی اسمین ایک سفید دھبہ پڑ جاتا ہی الی آخر الحدیث

دفعہ ۱۶ واضح ہو کہ اکل شجرہ متنازعہ وہ دھبہ نفس قدسی حضرت آدم و حوا و انکے بی بی کے بھی برا اور اپنے شامت سے جو آثار مترتب ہونے والے تھے وہ ہوے اور قوت ملکیہ روپوش ہوگئی اور قوت بہیمیہ نے بڑی زور شور سے ظہور کیا چنانچہ اسیکو اہل کتاب نے انکی بیگناہی اصلی کا زایل ہوجانا کہتے ہین دفعہ ۱۷ مسلمانون کے نزدیک مسلم ہی کہ صانع باکمال نے بدن مسیح نہ کسی مادہ عنصری سے بلکہ روح القدس کے مثل ہونے سے بنایا تھا خلاصہ جیسے اونکی روح عالم قدس سے تھی ویسا ہی وہ جسم بھی عالم قدس سے مسکون اور مجسمہ ہوگیا تھا جسکو عیسائے کلمہ کا مجسم ہونا کہتے ہین اور اوس جسم قدسی مین جو مادہ عنصری نہ تھا لہذا قوت بہیمیہ کو بھی اوسکی اصل مین کچھ دخل نہ تھا اسی کو عیسائی اور حدیث نبوی یون بتاتے ہین کہ شیطان نے مسیح کو نہین چھوا تھا اور بنی آدم مین وہ بیداغ تھے اور روح اللہ کہے گئے دفعہ ۱۷ واضح ہو کہ سعادت حقیقی قوت بہیمیہ کا نفس لطیفہ یعنے قدسیہ کا مطیع اور منقاد رہنے کا نام اور ہوا کا تابع عقل کے ہونا اور ناطقہ کا بہیمیہ پر قاہر ہونا اور عقل کا ہوا پر غالب ہونا اور باقی سب خصوصیات دیگر لغو ہین دفعہ ۱۸ آدم کے قبول توبہ کتاب پیدایش باب ۳ آیہ ۲۱ سے ثابت ہی کیونکہ لکھا ہے، اور خداوند خدا نے آدم اور اسکی جورو کے واسطے چمڑے کی کرتی بنا کے اونکو پہنائی چنانچہ صاحب طریق الحیات لکھتا ہے کہ یہہ معاملہ اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ خدا نے اونہین جانورون کی فیج کرنے اور اونکے چمڑے سے اپنے لئے لباس بنانے کا حکم کیا تھا اسلئے گمان ہوتا ہی کہ خدا نے اوسے اشارہ کیا ہو کہ جسطرح بیگناہ جانور تمہارے گناہ کے لئے قربان ہوکے مرتے ہین تاکہ تمہارے لئے لباس بنے اسیطرح وعدہ کیا ہوا نجات دینے والا بھی تمہارے گناہونکے واسطے قربان ہوکر مرجاویگا تاکہ تمہارے گناہون کی معافی حاصل ہو اور تم اوسکی عدالت تقدیس شین بہا خلعت پہنکے پھر درگاہ الہی کے مقبول ہوجاؤ پھر لکھا ہی کہ قاین اور ہابیل آدم کے بیٹون نے خداکو قربانی گذرانی ہے تو خیال ہوتا ہی کہ خدا نے آدم کو قربانی گذرانیکا حکم اور اوسکا مطلب اور معنی بیان کیا ہوگا اور پھر لکھا ہی کہ سانپ سے خدا نے یون کہا کہ مین تجھ مین اور عورت مین اور تیری نسل اور اوسکی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیری سر کو کچلیگا اور تو اوسکی ایڑی کو کاٹیگا ان تسلی کے باتون سے اولا خدا نے آدم کو قوت دی کہ وہ گناہ اور برای سے دشمنی کرکے اوس سے توبہ کرے ثانیاً خدا نے ان باتون مین ایک نجات دینے والے کا وعدہ کیا کہ وہ شیطان کو عاجز کرکے انسان کو اوسکے غلبہ سے چھوڑائیگا سو ان باتون کے سننے سے خدا کی محبت اور اعتقاد کی نور سے آدم کا دل پھر نورانی ہوا اور وہ خدا کا مقرب ہوگیا اور موعودہ نجات دینے والے پر ایمان لانے سے جو قرارات انجیل کے ہیں کے موافق یسوع مسیح ہی آدم کی توبہ خدا کی درگاہ مین قبول

نوی اور اوسنے اسی طرح اپنی نجات اور گناہ کی معافی
حاصل کی نہ یہہ کہ رازی اور روزی اور کعبہ کی طواف سے
جیسا کہ محمدیون کی حدیث کے کتابون مین لکھا ہے پھر لکھا ہے
کہ حوا قین کو جنی اور بولی کہ مین نے خداوند سے ایک مرد پایا
اور ان الفاظ کا ترجمہ عبرانی کے مطابق اسطرح بھی ہوسکتا
ہے کہ مین خداوند مرد کو پایا یا مرد کو جو خداوند ہے پایا یعنے
مین نے اوسی موعودہ نجات دینے والے کو پایا۔

دفعہ ۱۷۹ ہم کو یہہ بیانات سنکر بے اختیار وہی
مثل یاد آتی ہے کہ برسات کی آندہی کو سب طرف ہرا ہی
ہرا نظر آتا ہے ہم اوپر ثابت کر چکے ہین کہ جیسے سانپ کے
واسطے پیٹ کے بل چلنا [illegible] سزا مین لکھا ہے
ویسا ہی یہہ ایڑی کاٹنے اور سر کچلنے کی دشمنی کا بھی بیان
کیا ہے جو نطریات اور خصایل خلقی معلوم ہوتے ہین جیسے
درندون کا پھاڑنا اور پرندونکا اوڑنا اور چوپایونکا
چلنا اور اچھلنا پھاندنا وغیرہ کچھ یہان کسی وعدہ وعید کا
ذکر ہرگز نہین ہے اور چمڑے کی کرتی بنانیوالا تورات
کے عبارۃ النص سے خود خدا ہے نہ آدم علیہ السلام اوسے
ضرور تھا کہ جانور کی قربانی دیکر کرتا بنا سکتا تھا اور حوا
کو تو پسلی سے اور آدم کو مٹی سے اور تمام مخلوقات
کو اسی کلام سے کہ ہوجا بنا سکتا پر چمڑا بدون ذبح
ہوے جانور کے اوسکو میسر نہ آتا تھا تو خیر اوسی نے
قربانی بھی کی ہوگی آدم کے ہاتھ قربانی گذرنا یہان سے
الفاظ سے تو نہین نکلتا باقی زبردستی خیالی پلاو پکانا
اور لفظ مین معنی پہنا دینا یہہ دوسری صفت ہی **دفعہ ۱۸۰** اور قاین کسان تھا اور ہابل بھیڑ بکری کا چرواہا
چنانچہ قاین اپنے کھیت کے حاصل مین سے خداوند کی لئے
ہدیہ لایا یہان پھر پادری صاحب کا خیال محض وہم اور مغالطہ
نکلا کیونکہ اگر بنیاد کاری قربانی مسیح کسی جاندار کے
ذبح کرنے کے حکم ہوا تھا تو کیا ہابل کے موے بھیڑ بکریون مین قاین
کو دستیاب نہو سکتے تھے جو وہ کھیت حاصل لایا **دفعہ ۱۸۱** شاید یہان کوی کہیگا کہ قاین کا ہدیہ اسیواسطے
قبول نہوا تو ہم کہتے ہین کہ یہہ بھی وہم محض ہے کیونکہ صاف
لکھا ہی کہ اگر تو اچھا کرتا کیا تو مقبول ہوتا اور تو اچھا نکرے
تو گناہ دروازہ پر دبکا ہی اور تیرا ارادہ رکھتا ہے پر تو
اوسپر غالب آ اس سے ظاہر ہی کہ قاین نے ادب اور تقوی
اور فروتنی اور خلوص نیت سے نہین گذرانا اسیواسطے
قبول نہوا نہ یہہ کہ خدا کھیت کا حاصل یعنے غلہ قبول نہین
فرماتا اور گوشت اور لہو قبول فرماتا ہی **دفعہ ۱۸۲** چنانچہ یہہ قصہ قرآن مین بھی لکھا ہی اور عدم قبول کے وجہ سے
بھی وہی عدم تقوی لکھا ہی کہ "انما یتقبل اللہ من المتقین"
اور ایک جگہہ اور قرآن مین دربارہ قربانیون کے لکھا ہے
کہ "لن ینال اللہ لحومہا ولا دماءہا ولکن ینالہ التقوی منکم"
چنانچہ پادری گلین نے احوال یہود مین یہی وجہہ لکھی ہے کہ
اوسنے ایمان اور فروتنی کے ساتھہ خدا کے حکم کے بموجب
گذرتا تھا اس سبب سے ہابل کو نذر کو خدا نے پسند کیا پر
رازی اور روزی اور طواف کعبہ سے تو یہ قبول ہوجاے

یقین کرنا یہہ بھی نجات کا جز اعظم ہی تیسری یہ کہ نیکی کرنا یعنے جو عمل قرآن و حدیث مین مذکور ہین بجا لانا اور ممنوعات و محرمات سے بچتے رہنا جیسے سور کھانا شراب نہ پینا زنا نہ کرنا رشوت نہ لینا ظلم نہ کرنا سود نہ کھانا غیبت نہ کرنا جھوٹ نہ بولنا طوفان بہتان کسی پر نہ باندھنا ان سب باتون سے بچکر نیک کام بجا لانا بھی بڑے موجب نجات ہین جیسے نماز پنجگانہ روزہ رکھنا زکوۃ دینا حج کرنا رمضان کے روزہ رکھنا غرض جو امور کہ قرآن یا رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے منع فرمائے ہین اون سے دور رہنا اور جسکا حکم فرمایا ہی اسکو بجا لانا یہہ بھی موجب نجات ہی اور چونکہ یہہ سب باتین ایک لفظ اسلام یا ایمان مین داخل ہین اسلئے کہین فقط انہی لفظون پر اکتفا فرماکر موجب نجات ٹھہرایا کہین تفصیل فرمائے اب تفصیل و اجمال مین کوئی شخص منافات سمجھے تو کمال نادانی ہی جیسے یہہ امر ہمارے آپکے باتون مین بھی جاری ہے کبھی کوئی مخدوم اپنے خادم سے کہتا ہے ہمارے ایک مہمان کے لئے مہمانی طیار کرو اور جانتا ہی کہ وہ خادم خود ہوشیار ہی لوازم مہمانداری بخوبی جانتا ہے۔ العاقل یکفیہ الاشارہ پر عمل فرماکر اوسکی تفصیل نہین کرتا دوسرے وقت کسی دوسرے غلام سے وہ کام لینا منظور ہوتا ہے یا اوسے غلام اول سے مگر اسکی مہمانداری مین کچھ زیادہ اہتمام منظور ہوتا ہی تو کہتا ہے ہمارے مہمان کے لئے اتنی ملائی اتنا دودھ اتنا قورما اتنے پراٹھے طیار کرو اب کلام اول اور کلام ثانی مین کوئی منافات سمجھے تو سوائے جہالت اور نادانی کے کیا تصور کیا جاوے جب یہہ تقریر ذہن نشین ہوگئی تو یہہ آیت جو اپنے نقل کی ہی وہ بیتبع سے آخر تک یعنے جو کوئی دھوندھے سوا اسلام کے اور دین پس وہ قبول نہوگا اور وہ آخر شب مین نقصان والون مین سے ہی اسمین اور آیات سابقہ مین کچھ تخالف باقی نرہا بلکہ کمال توافق ہوگیا اور دین اسلام کے ماننے مین اور پچھلے دن پر ایمان لانے مین اور نیک عمل کرنے مین کچھ منافات نرہی پھر یہہ فرمایا آپ کا **نور افشان** جو کوئی دین اسلام نہ مانے تو ہرچند خدا اور پچھلے دن پر یقین لاوے اور نیک کام کرے لیکن اسکو نجات نہ ملیگی۔

منشور محمدی اسلئے کہ جب دین اسلام خدا پر ایمان لانا اور پچھلے دن پر یقین کرنا اور نیک کام بجا لانا اسی مجموعہ کا نام ہوا تو یہہ کہنا کہ جو کوئی دین اسلام نمانے اور یہہ کام کرے تو اسکے وہی مثل ہوئی جیسے ان غلامان مذکورین مین سے کوئی شخص اپنے آقا سے بولے کہ صاحب مہمان کی مہمانی تو مین طیار کرونگا مگر کھانا جو آپ فرماتے ہین پکا کر انکے آگے رکھہ دونگا اس سے اسکا آقا یہی قیاس کریگا کہ یہہ گنوار مہمانے کے معنے نہین جانتا اب رہی یہہ بات کہ دین اسلام سے بعض احکام ادیان سابقہ منسوخ ہوگئے ہین یہہ کچھ قابل اعتراض نہین کہ اسلئے کہ منسوخ ہونا بعض احکام کا زمانہ سلف سے چلا آتا ہے چنانچہ قید مثانیہ

اوسکے یہ ذکر کرتے ہین دیکھو بہن سے نکاح کرنا حضرت آدم
علیہ السلام کے زمانہ مبارک مین جایز تھا چنانچہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے بھی اپنی اخت علاتی سارہ سے نکاح کیا جیسا
کہ سفر تکوین باب ۲۰ ورس ۱۲ مطبوعہ ۱۶۲۵ء و ۱۶۴۸ء
مین ہے حضرت ابراہیم فرماتے ہین وہ میری بہن ہے
حقیقت مین کہ بیٹی ہے میرے باپ کی اگرچہ بیٹی نہین میری
ماں کی اور مین نے نکاح کیا ہی اوس سے انتہی معلوم ہوا کہ
حقیقی بہن سے نکاح اوسوقت مین بھی منسوخ ہوگیا علاتی
اور اخیافی سے جایز تھا پھر سفر احبار مین یہہ بھی منسوخ
ہوگیا دیکھو باب ۱۸ ورس ۹ کہ تینون بہنون سے نکاح کرنا
حرام ہوا پھر اسی طرح تمام احکام توراۃ کے قسیسونکے مشورہ
سے منسوخ ہوگئے فقط چار حکم باقی رہے ایک ذبیحہ حتہ کی
حرمت دوسری خون کی صرف تیسری گلا گھوٹے ہوے
جانور حرمت چوتھی زنا کی حرمت پھر پولوس مقدس
کی تقدیس نے اول کے تینون حکمون کو بھی منسوخ کیا اور فقط
زنا کی حرمت باقی رہی جانکر دیکھو خط رومیونکا ۱۴ باب اور ۱۴ ورس
خط طیطوس کا ۱ باب ورس ۱۵ پھر جب اہل مشورہ اور کمیٹی
اور حوارئین کو احکام الٰہی کے منسوخ کرنیکا اختیار ہو تو خود
خدا یتعالی اگر اپنے احکام ادیان مندرجہ ادیان سابقہ سے
بعض حکمون کو منسوخ کردے تو کیا بعید ہے باقی رہا یہہ ہم
نہین کہتے کہ جمیع احکام یا جمیع کتب سابقہ اس کتاب
سے منسوخ ہین بلکہ وہی احکام منسوخ ہین جو قابل تنسیخ
تھے اب جو احکام کہ باقی رہے اور جو اس کتاب مین
ارشاد ہوی اوس سب کا نام اسلام ہی جواب ہے پھر ا
وہ مردود ہوا اور خدا پر اسکا ایمان کہان رہا اسلئے کہ اسلام
تو مقتضی اسکا ہے کہ جمیع انبیا کے ساتہہ خوش اعتقادی
اور محبت رکھے لا نفرق بین احد من رسلہ اور جمیع
کتب منزل من اللہ پر ایمان لاوین یومنون بما
انزل الیک وما انزل من قبلک اور تمام ملئکہ
جو مقربان بارگاہ الٰہی ہین اون سے محبت رکھین عداوت
نرکھے من کان عدو اللہ یعنے جو دشمن ہو اللہ کا اور اسکے
فرشتون کا اور اسکے پیغمبرون کا اور جو دشمن ہو جبرئیل
اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے اوس کافر کا انتہی۔
ہان جو قصص چھوٹے اور تہین غلط اگلے کتابون مین مترجمون
اور کاتبون نے سہواً یا قصداً داخل کردین تھی اونکو
قرآن نے بالکل زیر و زبر کردیا اسمین قرآن کا احسان
تمامی انبیا اور انکی امتون پر بہت بڑا ہوا اگرچہ بعض لوگ
اوسکو نہ مانین جیسے لوط کا اپنے بیٹون سے زنا کرنا
اور یہودا بن یعقوب کا اپنی بہو سے زنا کرنا اور فارص
اور زارح کا توام پیدا ہونا اور داؤد اور سلیمان اور عیسی کا
اوسی فارص ولد الزنا سے پیدا ہونا اور داؤد کا
اوریا کی بی بی سے زنا کرنا اور سلیمان کا آخر عمر مین مرتد
ہونا اور بت پرستی کرنا اور ہارون نبی کا گوسالہ بنانا
اور بنی اسرائیل سے پجوانا ان سب کو قرآن عظیم الشان
نے جڑ سے اوکھاڑ کر پھینکدیا سبحان اللہ جس قرآن
نے تمہارے پیغمبرون کو ولد الزنا ہونے سے بچایا اسکی

انکری واہ شاباش خیرخواہ امن ایسے ہی ہوتے ہین
کیون نہو **نور افشان** پھر دیکھنے سورۂ مائدہ کی
تینتالیسوین آیت مین لکھا ہی فمن تاب من بعد ظلمہ الخ
یعنے پھر جیسے توبہ کی اپنی تقصیر کے پیچھے اور سنوار پکڑے
تو اللہ اوسکو معاف کرنے والا ہے ان آیتون مین
نجات کے لئے یہی امر ہین جو آپس مین مختلف ہین پہلے سے
معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی وغیرہ بھی جو نیکی کریگا نجات
پاویگا اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف محمدی
جو نیکی کرینگے بچینگے **منشور محمدی** عیسائی سے آپکی
مراد کیا ہی اگر حضرت عیسی علیہ السلام کو پیغمبر جاننے والا
اور اون کی شریعت منزل من اللہ پر قبل فسخ کے عمل
کرنے والا مراد ہی تو بیشک قرآن عظیم الشان اونکو نجات
کی خبر سناتا ہی چنانچہ وہ آیت جو آپنے اول ذکر کی
ہے اوسکے ذیل مین ہمارے مفسرین یہی لکھتے ہین

والذین هادو یعنے الذین کانوا
علی دین موسی علیہ السلام ولم یبتدلوا
والنصاری الذین کانوا علی
دین عیسی علیہ السلام ولم یغیروا وماتوا
علی ذلک وهذان الاسمان سماهم زمن
موسی وعیسی علیہ السلام حیث کانوا
علی الحق کالاسلام لامة محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کذا فی المعالم یعنے مراد والذین
ہادوا سے وہ لوگ ہین جو موسی علیہ السلام کے دین
پر تھے اور اون کی شریعت کو بدلا نہ تھا اور مراد نصاری سے
وہ لوگ ہین کہ جو عیسی علیہ السلام کے دین پر تھے اور دین
عیسوی کو انہون تغیر نہین دیا تھا اور اوسی دین حق غیر
محرف پر مرگئے اور یہہ دونو خطاب یعنے یہود اور نصاری
اون کو حضرت موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام کے
وقت سے عنایت ہوے تھے جیسے کہ مسلمانون کا خطاب
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا انتہی یہہ مضمون
معالم التنزیل کا ہی اس سے بخوبی مبرہن ہوا کہ یہود اور نصاری
جو دین موسوی اور عیسوی پر قبل تغیر کے تھے وہ بیشک جنتی
ہین اور جب وہ دین مغیر ہوگیا خواہ وہ تغیر من جانب
اللہ ہو جیسے کہ دین محمدی سے ادیان سابقہ منسوخ
ہوگئے یا وہ تغیر بسبب تحریف عباد کے واقع ہوے ہو
پھر وہ دین قابل نجات کے نہ رہا اگرچہ نام اون ادیان
وغیرہ اور ملل محرفہ کا اب بھی باقی ہو اسلئے کہ مدار نجات
کچھ نیئے ہے دال پر یا نون صاد پر نہ تھا بلکہ مدار نجات
شریعت منزلہ پر تھا جب وہ منسوخ یا محرف ہوگئے اب
نجات کے قابل کیونکر ہوسکتی ہے اور اگر مراد آپکی
عیسائی سے یہہ عیسائیان وقت ہین جنکا کام شراب خواری
اور خنزیر خواری اور ترک ختنہ ہے اور جنکا عقیدہ یہہ
ہے کہ مدار نجات کفارہ عیسوی پر یقین کرنا اور حضرت
عیسی علیہ السلام کو خدا یا ابن حقیقی خدا جاننا ہے تو یہہ
ہرگز قرآن کی بشارت مین بھی داخل نہین اور نہ انجیل
مقدس کے بشارات طیبہ سے بھی اون کو کچھ حصہ نہین

جیسا کہ انجیل متی باب ۷ درس ۲۱ مین ہی کہ حضرت عیسیٰؑ
فرماتے ہین نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت مین داخل ہوگا مگر وہی جو میرے
آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہی ۲۲ اوسدن بہتیرے
مجھے کہینگے کہ ای خداوند ای خداوند کیا ہم نے تیرے
نام سے نبوت نہین کی اور تیرے نام سے دیوؤن کو
نہین نکالا اور تیرے نام سے بہت سے کرامتین نہین
دکھائی ۲۳ اور اوسوقت مین اون سے صاف کہونگا کہ مین
کبھی تم سے واقف نہین تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو
انتہی تو آیت مذکورہ سے تین قسم کے لوگ مراد ہوے یا تو
اہل اسلام یا وہ یہود و نصاری جو حضرت پر ایمان لے
اٹے یا وہ جو قبل تغیر ادیان مذکورہ اوسپر تھے اور
اسی پر وفات پائے اب سب آیتون مین توفیق
ہوگئی اور کچھ اختلاف نرہا اب توبہ کا حال گوشگذار
کرتا ہون آپ جو لکھتے ہین **نور افشان**
اور تیسری سے یہہ کہ جنہون نے نیکی نہین کی وہ توبہ کرنے
سے بچینگے **منشور محمدی** مین پوچھتا ہون
توبہ آپکے نزدیک نیکی ہے یا بدی اگر نیکی ہے تو
تائب کے حق مین یہہ کہنا لغو ہے کہ اوسنے کوی نیکی نہین
کی اور اگر بدی ہے تو بطلان اوسکا اگے مذکور ہے
اور توبہ کے معنے اصل لغت مین رجوع کرنا ہے اور
اصطلاح شرع مین گناہ سے رجوع کرنا طرف نیکی کے
اور وہ شامل ہے ہر کافر کے ایمان لانے کو اسلئے کہ

کفر بھی ایک گناہ کبیرہ ہی بلکہ اکبر کبایر ہے اور عاصی اپنے گناہ
سے باز آوے یہی توبہ ہے جب توبہ ایمان لانے کے ہم
معنے ہوے تو آیات سابقہ مین اور توبہ کی آیت مین توافق
ہوگیا اور کسی طرح کی مخالفت نرہی - غرض یہہ کہ قرآن نے
جیسا ہر مرض کی دوا تعلیم فرمائی ویسے ہی عاصی کی دوا توبہ
بتلائی اسمین کیا جاے اعتراض ہے بلکہ ہم کہتے ہین بجہات
کا اعمال صالحہ پر موقوف ہونا تمامی کتب عہد عتیق وجدید سے
بخوبی ثابت ہی یہان دو تین مثالین دیتا ہون دیکھو یعقوب
کا خط باب ۲ درس ۱۴ - ای میرے بھائیو اگر کوی کہے کہ
مین ایمان دار ہون اور عمل نکرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا
ایمان اوسے بچا سکتا ہے ۲۴ - تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال
سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور فقط ایمان سے نہین
۲۶ پس جیسے بدن سے روح مردہ ہی ویسا ہی ایمان بے
اعمال مردہ ہی خط پہلا یوحنا کا باب ۲ درس ۳ - کیونکہ خدا
کی محبت یہہ ہے کہ ہم اوسکے حکمون پر عمل کرین اور اسکے
حکم بھاری نہین انتہی اس سے معلوم ہوا کہ بغیر اعمال صالحہ نجات
کا خیال کرنا محض لغو ہے - آپ کہتے ہین کہ قرآن مین کوئی
طریقہ نجات مذکور نہین دیکھو ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانہ مبارک مین جو کفار و یہود و نصارے
آنحضرت سے بہت لڑے اور اصحاب کو قتل کیا اور
حضرت کو نہایت تکلیفین دین اور بعد تحقیق رسالت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم شرمندہ ہوے اور یہہ حال
کیا کہ اب ہمارے توبہ ہرگز قبول نہوگی اوسوقت اللہ جل

جلالہ نبی اوس وقت کے زمانہ والون کے حق مین فرماتا ہی

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

پر کیا استبعاد ہی ۞ فعہ ۱۸۴ حقیقت توبہ جاننا چاہئے کہ توبہ ہر گناہ سے واجب ہی پس اگر گناہ خدا اور بندے کے درمیان ہو اور اوسمین حق آدمی کا کچھ متعلق نہو چنانچہ شجرہ سے کھا لیتا تو اوسکے تین شرطین ہین ایک یہہ کہ گناہ سے باز آوے دوسری یہہ کہ اوسکی فعل پر نادم ہووے تیسری یہہ کہ عزم بالجزم کرے کہ تا بد پھر وہ گناہ نکرے گا پس اگر ان تین شرطون مین ایک بھی مفقود ہوگی تو توبہ صحیح نہوگی ۞ فعہ ۱۸۵ اور اگر گناہ متعلق بحق آدمی ہو تو اوسکے چار شرطین ہین تین تو یہی اور چوتھی یہہ کہ اوسکے حق سے بری ہو جاوے پس اگر مال وغیرہ ہو تو اوسے حوالہ کردے اور اگر حد قذف وغیرہ نہو تو اوسے اوسپر قادر کردیوے یا اوس سے معاف کرا لیوے اور اگر غیبت ہو تو استحلال کرے اوس سے اور سب گناہون سے توبہ کرنا واجب ہے پس اگر بعض سے توبہ کرے تو اوسکی بعض سے توبہ اہل حق کے نزدیک قبول ہی اور باقی گناہ اوسکے ذمہ رہینگے دلایل کتاب وسنت واجماع امت کے وجوب توبہ پر غالب اور متظاہر ہین ۞ فعہ ۱۸۶ توبہ کبھی بہت سخت ہوتی ہی چنانچہ بچھڑے پوجنے والون کو تین ہزار بنی اسرائیل کو جناب موسیٰ نے قتل کرادیا اور کبھی بڑی مدت اور مشکل سے قبول ہوتی ہے چنانچہ اون تین صحابہ کے جن کا علی الثلاثۃ الذین خلفوا مین بیان ہے یا جیسے حضرت آدم اور حوا کی توبہ کہ ایک مدت اور دقت سے قبول ہوی ۞ فعہ ۱۸۷ یہہ جو صاحب طریق الحیات نے توبہ اور شفاعت اور خدا کی رحمت اور فضل وغیرہ کی نسبت جو مطابق ثلث حصہ اسلام کے اسباب نجات اور مغفرت ہین لہذا بیانات کیے ہین اوسکا ایک مختصر جواب یہہ ہی کہ یہہ معانی تاثیر بالخاصہ ہی نہ بالکیفیہ پس جیسے درخت حیات مین خاصیت تھی اور شجرۃ العلم مین ایک خاصیت تھی ویسا ہی بعینہ بلا تفاوت شفاعت اور رحمت اور توبہ اور استغفار اور روزی نماز کے سبب سے ہم لوگ نجات اور مغفرت بالخاصیت سمجھتے ہین نہ بالکیفیت پس تمام سبھی باطل ہین اور ہر چیز کے حقیقت ہمارے کتب مین ایسی بیان ہوی وہی اوسکے مطالعہ اور تحقیق کے ہر شقاء صدر ہو جاتا ہی اور تقاضا روح کا بالکل رفع ہو جاتا ہی فقط

واللہ الموفق راقم محمد سلیم اللہ۔

جواب نور افشان

صاحب نور افشان نے قرآن شریف کی تعلیم پر کچھ اعتراضات تحریر فرماتے ہین مگر انکی تحریر سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ وہ خود ابھی تعلیم پانے کے لایق ہین اور علوم عربیہ وغیرہ متعلقہ قرآن عظیم الشان سے مطلق آگہی نہین رکھتے اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ اوس تحریر مین کہین مبتدع کو متبع اور ضلال کو ضلال اور فاکہہ کو فاکہہ تحریر کرتے ہین ایسے لوگونکا اسطرح کے فصیح وبلیغ کلام سے فصحاے عرب وبلغاے عجم حیران ہین [illegible] عجیب ہین شعر [illegible]

چشمۂ آفتاب راہچہ گناہ ۞ **نور افشان** اول قرآن مین
صاف صاف طریقہ نجات پاینگا نہین ہی **منشور محمدی** یہہ
قصور فہم ہی حقیقت مین قرآن عظیم الشان جامع طرق نجات
ہی کہ کوئی کتاب کتب سماویہ سے ایسی جامع نہین اور بیان
طرق مین کہین یہہ کتاب اجمال فرماتی ہے اور کہین تفصیل
چنانچہ فرمایا ہی لا ینجو الا من اتی اللہ بقلب سلیم
یعنے جو دل چنگا رکہتا ہی وہی نجات پاتا ہے اور خلاصہ
نجات توحید ہی اور اقرار رسالت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر کہین توحید ذاتی کی طرف اشارہ فرمایا ہی جیسا کہ فرمایا
لا الہ الا ھو الحی القیوم کہین صفات نقص کو اوس
ذات مقدس سے دور کیا جیسا فرمایا لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم کہین توحید صفاتی کا بیان کیا جیسا کہ الذی
جعل لکم الارض فراشا والسماء بناءً وانزل
من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقا
لکم فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون
کہ اس آیت مین صفت خلق کی کس خوبی سے بیان کردی
یہہ سب درستی عقاید کی صورت ہوئی پھر ہر جگہہ ظاہر قدرتون
سے استدلال کیا کہ ہر ایک سمجہ مین آجاوے نہ یہہ کہ اہل
فلسفہ کی باریک باتین ارشاد کین ہون کہ جو غور و تامل
سے ذہن مین آوین پھر اعمال کے موجب نجات ہتی جیسے
نماز و روزہ زکوۃ زنا سے بچنا بیہودہ باتون سے حذر
کرنا اپنے عہد و قرار کو پورا کرنا اوسکو جا بجا بیان فرمایا
اور سکے تارک پر جا بجا ملامت کی عامل پر بار بار شاباشی
دی کہ چال ہزارون بندون کی درست ہوگئی اور اعتقادات
صاف ہوگئے اور عزائم درست اور مقاصد حسنہ حاصل
ہوے پھر ان سب کا خلاصہ یہہ فرمایا کہ مشرک کو کبہی نجات
نہین موحد مقر رسالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاکت دائمی
نہین اگر اپنے گناہون کے عوض چند روز عذاب بھی پاویگا
تو بعد تکمیل سزا کے جنت مین جاویگا البتہ ایسے مہمل اور
پوچ باتین شہوت انگیز شرارت خیز مطلق نہین کہ جس سے
کسی طرح خدا کو یا اوسکے پیارے بندون انبیا کو کچہ عیب لگے جیسے
خدا کا آدمی کو پیدا کرکے پچتانا کہ پیدایش کے باب ۶ درس ۶
مین مذکور ہی یا یہہ کہ خدا ریچہہ کے مانند ہے جیسا کہ کتاب
توحیر میا باب ۳۲ درس ۱۰ مین موجود ہی یا یہہ کہ خدا شیر
ببر و چیتے کے مانند چپکے لوگون کو بھسم کرتا ہی جیسا کہ
کتاب ہوشیع باب ۱۳ درس ۷ مین ہے نہ ایسی بیحیائی
اور بے غیرتی کے افعال کو قرآن عظیم الشان نے اللہ تعالیٰ
کی طرف منسوب کیا کہ جس سے شہدون کے چون مندے بازو
مدکیون کے سیون زانیون کو بھی شرم آوے جیسے
کہ کتاب یشعیاہ کے باب ۴۷ درس ۳ مین کلام خدا اسطرح
ہی کہ خداوند صیہون کے بیٹیون کے چاندی کی کنجی کو ڈالیگا
اور خداوند انکے اندام نہانی کو اوکھاڑیگا قربان جاے
ایسے خدا کے جو ایسی مبارک جگہہ مین ہاتھہ ڈالین اور چاندی
کی کنجی سے ایسا قفل مقصود کہولین مشاید کنجی سے عضو
تناسل مراد ہے نہ ایسے احکام پوچ ولایعنی قرآن عظیم
الشان نے اوس سبحان دیان کی طرف منسوب کئے کہ جس سے

رندیون اور بھارکھاؤ اور جورو کی خرچیان کھانے والون
کو تقویت اور تائید ہووے جیسے کہ کتاب مذکور کے باب ۷
درس مین مذکور ہے کہ خدا صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ اُتر آ
اور خاک پر بیٹھ ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کے
بیٹھ ای کسدیون کی دختر تو اب آگے کو نرم اندام اور
نازنین نہ کہلائیگی - ۲ - چکی لے اور آٹا پیس اپنے کہولدے
ٹانگ عریان اور ران ننگی کر اور ندیون مین سے پیدل
جا - ۳ - تیری برہنگی کھلیگی بلکہ تیری چھاتی دیکھی جائیگی ہنتی
ایسے قوت باہ کے نسخہ البتہ قرآن عظیم الشان مین مذکور نہین
اسلئے کہ یہہ کلام اوسخدا کا نہین جو رندیون کی خرچی
کھا کر قدوسیت کا دعوی کرے جیسا کہ کتاب مذکور کے
درس ۱۶ باب ۲۳ مین مذکور ہے اے اوچہنال بربط
اوٹھا لے شہر مین گذرتے پھر کہ تو فراموش ہوگئی ساز
کو خوب بجا ہر سے غزلین گا تاکہ تجھے یاد کرے اور ستر
برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور پر نگاہ کریگا اور وہ
پھر خرچی کے لئے جاویگی اور روے زمین کی ساری مملکتون
سے زناکاری کریگی لیکن اوسکا حاصل اور خرچی خداوند
کے لئے مقدس ہوگی اور اسکا مال ذخیرہ نکیا جاویگا اور
باز رکھا نہ جاویگا بلکہ اونکے لئے حاصل ہوگا جو خداوند
کے حضور رہتے ہین کہ کھاکے آسودہ ہووے اور مثالیستہ
پوشاک پہنین انتہی غرض ایسی خرچی کھانے والون کی تائید
قرآن مین مطلق نہین اسیواسطے ان لوگون کو یہہ مطلق
پسند نہین آتا شاید ایسے باتین اگر قرآن مین بھی لکھی ہوتی
تو البتہ لوگ کہتے کہ اسمین طریقہ نجات مذکور ہی منصفان
نصاری کو شرم نہین آتی کہ اپنے کتابون مین ایسے باتین پاتے
ہوے پھر قرآن پر عیب کرتے ہین اور اپنے عیب پر مطلق
نظر نہین کرتے حقیقت مین حضرت عیسی علیہ السلام کا قول
مبارک ایسے ہی لوگون کے شان مین صادق آتا ہے
انجیل متی باب ۷ درس ۳ مین ہی اور تنکے کو جو تیرے بھائی
کے آنکھ مین ہے کیون دیکھتا ہی لیکن شہتیر پر جو تیری آنکھ
مین ہے نظر نہین کرتا الخ **نور افشان** لیکن قرآن مین
کئے طریقہ نجات کے لکھے ہین جو ایک دوسرے سے نہین ملتا
منشور محمدی سبحان اللہ جمع کے لئے مفرد کا لفظ
استعمال کرنا یہہ تو آپ کی اردو دانی ہے اور قرآن
شریف کے طرق نجات کا ایسی مین نہ ملنا صرف دعوے
لسانی ہی چنانچہ آگے مفصل معلوم ہوگا **نور افشان**
ان آیتون سے دریافت ہوتا ہی کہ نجات کے لئے تین امر
ضروری ہین اول خدا پر ایمان لانا دوم پچھلے دن پر ایمان
لانا سیوم نیکی کرنا اور بس اس سے زیادہ نہین ہے - -
منشور محمدی یہہ اخیر کا فقرہ کہ) اور بس اس سے زیادہ
نہین ہے) یہہ کہنا آپ کی زیادتی ہے اول دو نو آیتون
مین یہی لکھا ہے کہ اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور
عمل نیک کرنا یہہ بھی نجات کے جزو ہین اس سے یہہ مراد نہین
کہ اسکے سوا اور کوئی چیز نجات کے لئے نہین بلکہ ساری
قرآن مین جو جو چیزین نجات کی مذکور ہین سب موجب نجات
ہین منجملہ اونکے یہہ تین باتین بھی موجب نجات ہین فقط

نجات کو اپنے میں حصر کرنا اور کہا کہ اسکے سوا اور کچھ نہیں یہہ
آپ کی تحریف ہے آپ چاہتے ہیں کہ جیسے اپنے کتب تاجیل
وغیرہ کو ہر سال جداگانہ طور سے ترمیم کیا کرتے ہیں اسی طرح
قرآن میں بھی دست اندازی کریں تو یہہ ممکن نہیں اس قرآن
کی شان میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ انا نزلنا الذکر وانا له
لحافظون۔ یعنے ہمنے اوتارا ہے یہہ قرآن اور ہم اوسکی
حفاظت کرنیوالے ہیں اب تحقیق مقام کی طرف غور کرو
کہ یہہ تین باتیں جو مذکور ہوئیں حقیقت میں بہت بڑا دخل
کاروبار نجات میں رکھتے ہیں اب ایک ایک کی حقیقت
سنو ایمان کے باب میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ الایمان بضع وسبعون شعبته یعنے ایمان
کے ستر پر کئی شاخیں ہیں افضل اوسمیں لا الہ الا اللہ
کہنا اور دل سے اس پر عقیدہ رکھنا اور ادنی اوسمیں
تکلیف کی چیز لوگوں کو راہ سے دور کرنا اور حیا و شرم
بھی ایک ٹکڑہ ایمان کا ہے انتہی یہہ روایت صحیح بخاری
اور صحیح مسلم میں ہے۔ اور کبھی ایمان کا اطلاق عقائد قلبیہ
پر اور اسلام کا اطلاق اعمال ظاہری پر ہوا کرتا ہے
جیسے کہ اسی حدیث میں عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ ایک
شخص آیا حضرت کے پاس اور ہم سب انکے پاس حاضر
تھے پھر پوچھا اوسنے کہ یا محمد خبر دو اسلام سے تو فرمایا
آپنے اسلام یہہ ہے کہ گواہی دیوے تو کہ کوئی معبود
نہیں بجز خدا کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
اوسکے ہیں اور قایم کرے تو نماز اور ادا کرے تو
زکوۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے بیت اللہ
کا اگر تجھے طاقت راہ کی اور زاد و راحلہ میسر ہو پھر اوسنے
کہا خبر دو مجھے ایمان سے فرمایا آپنے ایمان یہہ ہے کہ یقین کرے
خدا پر یعنے اوسکے ذات و صفات پر بلا تشبیہ و تمثیل
و بلا تعطیل و تاویل اور یقین کرے تو ملیکہ پر اور اگلے
کتابوں پر جو خدا کی طرف سے اوترے ہوں اور یقین
کرے تو اوسکے رسولوں پر اور پچھلے دن پر اور یقین
کرے کہ شر و خیر اوسی کی جانب سے ہے انتہی مختصر
یہہ روایت مسلم میں ہے دیکھو اس روایت میں لفظ
اسلام کا اطلاق اعمال ظاہری پر ہوا اور لفظ ایمان
کا اطلاق عقیدہ باطنی پر اور کبھی ایک کا اطلاق دوسرے
پر بھی آتا ہے جیسے کہ ایک شخص نے آنکر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اسلام میں مجھے
ایک بات ایسی بتاؤ جو پھر کسی سے پوچھنے کی حاجت نہ رہے
تو آپ نے فرمایا کہہ تو ایمان لایا میں اللہ پر اور پھر
اسی بات پر مستقیم و مضبوط ہو جا دیکھو یہاں عقیدہ پر لفظ
اسلام کا اطلاق آیا اب ایمان و اسلام کی تحقیق کے
بعد سنئے کہ دوسرا موجب نجات آخرت پر ایمان لانا
پر اسکی کیفیت جو قرآن عظیم الشان نے یا رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے جیسے عذاب قبر اور
حشر و نشر اور میدان قیامت کے کیفیات اور دوزخ
و جنت کے حالات نیکون بدون کی سزا و جزا
کا دینا اور انبیا کی شفاعت ان سب پر سچے دل سے

شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ كَانَ نَبِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

سنہ ۹۵ جلد ۷

شمارہ ۳

منشور محمدی ۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت باتورید انجیل بتجیل

باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان صفت و سیرت و سیر محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

قیمت سالانہ منشور کی معہ محصول ڈاک ۳ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال بیشگی سے اطلاع فرماویں اور اگر کچھ نوشت و خواند تحریر مضامین روانہ فرماویں وغیرہ منظور ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع و اجرا منشور محمدی واقع معسکر بنگلور روانہ فرماویں اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماویں تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماویں

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام سے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہ منشور بادشاہانہ — اسمیں اثبات دین ہی کامل
اسکے انوار سے ہیں ہی عجیب — شمس تابان کہ جسکے منشور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — اسکے دل سے ہیں سب تمنائی

ای معطر شد چمن از بوے تو — ابروی کل فرد و از روی تو
نگہتی بخشد صبا را موے تو — مشک بوی دہد گیسوے تو
خوش ثنای تو بود خلق عظیم — معنی والشمس وصف روی تو
استنانت قبلہ گاہ عالمست — غیرت فردوس باشد کوی تو
یا ہلال عید یا قوس قزح — یا کہ بدر فتح کار ابروی تو
جذبہا دارد جمال روی تو — میکشد جان و دل من سوی تو
خوی دارد چہ خوش خاصیتی — اہل کفر و دین بود ہندوی تو
ہیچکس از انبیای ماسبق — نیست در تعظیم ہم پہلوی تو
ایکہ در فردوس طوبی شد نہا — رنجت اعجازی قد و لجوی تو

غزل

کفایت شعاری کے فوائد

کفایت شعاری اور نیک کرداری کو انسان اپنے
حق مین ہر وقت اور ہر ساعت لازم اور ملزوم تصور کرنا چاہئے
جسکے سب عقلاے دانش شعار اور شعراے نامدار معقول
ہین بڑے خوش نصیب وے شخص ہین کہ جنکو قادر مطلق نے
گوہر عقل و تمیز عطا فرماکر بحر ہستی مین ساحل آبرو دکھایا ہے
بادشاہان ذوی الاقتدار اور نامخان سلطنت و صاحبان
حکمت ہمیشہ کفایت شعاری کی صحبت رکھتے ہین اور معاملات
نیک اور بد مین اس سے مشورہ لیتے ہین اگر بغور دیکھئے اور
خیال کیجئے تو اسی پر سلطنت کا قیام رہتا ہی لیکن افسوس
ہی کہ اسکی خوبیون اور نتایج سے ہمارے اہل ملک ہمیشہ سے
ناواقف رہے ہین اور اب بھی ہین اور بسبب نا آشنائی
اس گوہر نایاب کے وہ ہمیشہ بحر تکالیف مین غوطے کہایا کرتے
ہین آخر کو سیکڑون ایسے ڈوب جاتے ہین کہ اونکا سراغ
تک نہین لگتا اور جو غوطے کہاکر نکل آتے ہین وہ صرف
خوبی تقدیر سے کنارہ پاتے ہین ظاہر ہے کہ انسان واسطے
استعداد اور دستگیری کے یکے بادیگرے پیدا ہوا ہے لیکن
جب وہ خود سیلاب افلاس کے دریاے رنج و الم مین
غرق ہو رہا ہے تو اور دن کے تئین کیونکر گرداب افلاس
سے بچا سکتا ہی اس جوہر کی قدر نکرنے کا سبب اصلی یہ
پایا جاتا ہے کہ ہم ایام طفولیت ہی سے اوسکو بجاے
لعل خوشرنگ سمجھنے کے سنگ شیشہ نام و ننگ جانتے ہین
اور جسکو اسطرف مائل پاتے ہین اسکو سنگ تشنیع سے سنگسار
کرتے ہین باعث اسکا یہ ہے کہ ہم تہذیب اخلاق کو تخریب
اوصاف سمجھتے ہین ہم اکثر یہی دیکھتے ہین سنا کرتے ہین کہ فلانے
شخص نے اپنا مکان عالیشان کیسا سجا رکھا ہے اور کیسے کیسے
جہاز اور کنول عمدہ لگانے ہین سبحان اللہ کیا کیا عمدہ عمدہ
آئینے اور تصویرین فراہم کئے ہین کہ جنکو مانی اور بہزاد اگر
دیکھ لیتے تو لجہ حیرانی مین غوطے کھاتے فرش نہایت کمیاب
ہی رشک افزاے اطلس و کمخواب ہی عیاشی اور شہرہ انجا
اور رقص و سرود مین ایسے سخی ہین کہ اسکی ثنا و صفت اگر
کوی دتی وغیرہ لکھنوی سے پوچھے تو برابر شاباس کی
آوازین کان تک آئین گے بعضون کی فضول خرچی شادی
اور بیاہ مین دیکھکر کمال افسوس آتا ہی۔

ہم اس سخاوت اور اولوالعزمی کے ہرگز قایل اور معقول
نہین ہین انسان کو اپنا چال و چلن اور خاصیت و کفایت
شعاری اسطور پر اختیار کرنی چاہئے کہ میزان آبرو مین
تابہ زلیت اوسکے کسی نوع کا بل نہ پڑے اور وہ ایرہیر
کی راہ مین کم راہ نہو یہہ نہین کہ آمدنی دو روپیہ روز کی
ہے اور خرچ دس روپیہ روز کا ہو رہا ہے اور انکے
لڑکے دو دو روپیہ کی جوڑا اور کنکوے خرید کر کے اپنی
عمر پیچ و تاب مین کاٹتے ہین علم گرانمایہ سے دل چراتے
ہین طرفہ ماجرا یہہ کہ اونکے والدین جب ہمجولیون مین بیٹھینگے
گے تو دنیا بھر کی داستانون کے ساتھ یہہ قصہ بھی کہہ
سنایینگے کہ دیکھو ہمارے لڑکے نے جم گھٹ کے دن
کئی روپیہ کی خرچیان اور ڈور اور کنکوے خرید کر کے

اور اتراے ہمارے خرچ کا کچھ حال نہ پوچھو یہ ایک ادنی خرچ ہمارے گھر کا ہی دیوالی مین ہمنے اپنا مکان ایسا سجایا تھا کہ جسکا حد و حساب نہین بہت سے کنول اور ہانڈیان کرایہ کی لیکر اپنے بیان روشن کی تھین جسکے کرایہ کے بہت سے روپیے ہمکو دینے ابھی باقی ہین دوسو کی ایک روپیہ صرف جنہین مین امسال ہم کہو جو بیٹھے ہین مگر اسبات کا مطلق ہمکو فکر اور رنج نہین ہے　　آن واحد مین اگر پانسو پلٹ گیا تو تمام عمر کی فراغت کر بیٹھینگے لیجئے اول تو حضرت آپ اپنے منہہ اپنی تعریف جتانے لگے دوسرے سخاوت کیسی کہ جو دنیا سے زائل کیونکر لڑکا اپنے سن تمیز کو پہنچکر فضول خرچ ہو اور تہذیب کی راہ سے گمراہ ہو کر بیٹھگا نہ پھرے پس انسان کو لازم ہے کہ اپنے مین ایسی عادت کا معتاد ہو جو تہذیب کے خلاف ہو　　اور جو مہذب شخص اوسکو پسند کرین اسکی پابندی　　پر ضرور ہے انسان کو لازم ہی کہ جسقدر آمدنی ہو اوسکے مطابق ایک قاعدہ مصارف روزمرہ کے لئے بہت کفایت کے ساتھ معین کرلے تاکہ آیندہ بحر افلاس مین غوطہ نہ کھائے۔

سخاوت اور پرورش غریب و غربا کی انسان پر بشرط ہونے مقدرت کے پر ضرور ہے مگر اسکے لئے بھی ایک علاوہ قاعدہ موافق آمدنی اور مقدرت اپنے کے مقرر کر دینا چاہئے نہ کہ خلاف قاعدہ۔

ہماری یہ راے اس موقع پر ہرگز نہین ہے کہ اگر خدا مقدرت نر عطا فرماے تو غریب و غربا کی پرورش کرے یا رفاہ عام کے کامون مین اعانت نہ دیوے بلکہ ممکن ہو اپنے معمولی خرچ مین کفایت کر کارنیک مین شریک ہو۔ اکثرون کا یہہ بھی خواص ہے کہ تمام دن چاہئے فاقہ مین گذر جاے مگر جب کبھی بازار مین نکلینگے تو دو تین پیسے کی گلوریان لیکر ضرور ہی کھا جائینگے تاکہ اور دن پر یہہ ثابت ہو کہ یہہ صاحب کیسے سخاوت مین حاتم ہین بھلا فرمائیے کہ اگر دو پیسے ظاہری نمایش مین صرف نہوتے اور اوسمین کفایت شعاری مدنظر رہتی تو اون حضرت کی ایک دن کی خوراک ہوتی اگر اسی طرح سے حساب اونکے فضول خرچیون کا کیا جاوے یا خود فاعل اوس فضول خرچ کا ہمارے تصدیق کلام کے لئے اپنے ادنی اس قسم کے خرچ لکھنا چاوے تو صاف کچھ عرصہ دراز کے اندر اوسپر عیان ہو جاوے گا کہ ایک ادنی فضول خرچی مین ہماری ایسی بیش بہا دولت جاتی رہے اور اگر ہم اپنے کل خرچ مین کفایت شعاری مدنظر رکھتے تو آج ہمارے پاس کسقدر دولت جمع ہوتی مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس دماغ خراشی کو کبھی گوش دل سے سنتے ہین خدا ایسے شخصون کو ہدایت نیک عطا فرمائے۔ فقط از مرقعہ تہذیب لکھنو

بقیہ جواب نور افشان

اور کمال حجت سے فرمایا یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم یعنے ای میرے بندون جنہون نے بہت زیادتی کی ہی

اپنی جانون پر ناامید مت ہو رحمت سے اللہ تعالی کے بیشک
اللہ تعالی بخشتا ہی سب گناہون کو وہ بخشنے والا ہی مہربان
پھر اوسوقت یہہ بشارت سنکر ہزارون یہود و نصاری اور
مشرکین ایمان سے مشرف ہوگئے اور اب بھی امید ہے کہ اگر صاحب
نورافشان اور صاحب شمس الاخبار دین محمدی مین داخل
ہوکر اپنے ادیان محرفہ سے تائب ہون اور معاصی مختلفہ
سے نادم ہون تو بیشک آفتاب درخشان مغفرت اور انوار
بخشان رحمت اونکے والے اب بھی پرتو ڈالنے کو موجود
ہی اوس شمس مغفرت مین کبھی کبھی نہین لگتا اور اوس انوار
رحمت مین پردہ ظلمت عارض نہین ہوتا بلکہ تمام جہان کے
پادری صاحبان اگر اوس درگاہ عالیجاہ مین حاضر ہوکر
جبین نیاز جھکا کر رینا ظلمنا کا کلمہ طیبہ زبان پر لاکر تائب ہون
تو انوار محمدیت سے امید ہی کہ بشفاعت نبینا صلی اللہ علیہ
وسلم فوز بخشے جاوین اور اوس درگاہ بے نیاز مین
بلند بلند درجے قبولیت کے کہ اوسکی درگاہ کی شان
تو یہہ ہے **رباعی** بازا بازا ہر انچہ ہستی بازا ؎
گر کافر و گبر و بت پرستی بازا ؎ این درگہہ ما درگہہ نومیدی
نیست ؎ صد بار اگر توبہ بشکستی بازا ؎ انتہی - - - -

نورافشان اگر کوئی شخص کسی محمدی سے پوچھے
کہ حقیقی توبہ کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیگا کہ گناہ کا پھر
نکرنا مین کہتا ہون کہ اگر توبہ کے معنے یہہ ہین تو کوئی اس
سے نجات حاصل نہین کریگا کیونکہ ایسی توبہ کرنی محال
ہی **منشور محمدی** مرجوع گو راحافظہ نباشد مرجع

اس مثل پر نورافشان کی کوشش نورانی مین کبھی نورافشانی
نہین کی کہ توبہ مذکورہ کو اس مقام مین محالات سے گنتے ہین
اور اپنے ہی اخبار کے نمبر ۲۵ جلد تین مین یہہ عبارت تحریر
فرماتے ہین (کہ انسان خواہ کیسا ہی گنہگار کیون نہو آخر
توبہ کرنے سے مدبر ہوسکتا ہی بدتر کا بہتر ہوسکتا ہے
بشرطیکہ توبہ دلی ہو نہ زبانی بدچلنی کو برا جانکر اوس سے بچتا رہے
اور آئندہ ایسا کرنے پر پشیمان نہ لگا وے -) دیکھئے
وہان توبہ کو ممکنات مین داخل فرمایا اور یہان محالات
سے بتلایا مگر صبح کا بھولا شام کو آیا تو اوسکو بھولا نہین
کہتے اب توبہ کی حقیقت سنئے کہ شرع محمدی مین توبہ اسے
کہتے ہین کہ بندہ اپنے گناہون پر شرمسار ہوکر پروردگار
تعالی شانہ کی طرف رجوع کرے اور آئندہ کے واسطے عزم
مصمم کرے کہ پھر مرتکب اون امور قبیحہ کا نہونگا سو اس صورت
مین رحمت اوس تعالی شانہ کی اوسکو گھیر لیتی ہے اور
اگر گناہ ہونگا اوسکے دل عقیدت منزل سے صاف کردیتی
ہی اور اسپر آیات بیشمار کتب عہد جدید و عتیق کے دلالت
کاملہ رکھتی ہے جسمین سے کچھ حسب مقام مذکور ہوتے ہین کتاب
قوانین مین ہی باب ۲۶ درس ۴۰ - اور جب وے اپنی بدکاریون
اور اپنے باپ دادون کی بدکاریون کا اپنے گناہون کے
موافق جو انہون نے میرے برخلاف کئے اقرار کرینگے کہ
وے میرے کہنے پر نہ چلے ۴۱ - اور مین بھی اونکی مخالفت
ہوا اور اونکو دشمنون کی زمین مین لایا یہان تک کہ اونکے
دل جو بین پشیمان ہوون اور اپ کو اپنے بدکاریون

کی سزا کے لائق سمجھیں ۲۴ تب مین اپنا عہد یعقوب کے ساتھہ یاد کرونگا اور بھی اپنا عہد اسحاق کے ساتھہ اور بھی اپنا عہد ابراہیم کے ساتھہ یاد کرونگا اور اوس سرزمین کو یاد کرونگا انتہی دیکھیو ان آیتون مین صاف واضح ہوا کہ جب بندہ اپنے گناہون کا اقرار کرے اور اپنے تئین سزائے الٰہی کا مستحق سمجھے تو وہ مستحق عفو ہے اور یہی مضمون توبہ ہی اب آپ کی نورافشانی کہان گئی بالکل ظلمت جہالت سے بدل گئی کہ جو اعتراض آپنے قرآن پر کیا وہی آپکے توراۃ مسلمہ پر لوٹ گیا اور اخبار الایام کی دوسری کتاب کے باب ششم مین اور سلاطین کی پہلی کتاب کے باب ہشتم مین حضرت سلیمان کی دعا کے جو بیت المقدس کے بنا کے بعد مانگی ہے اوسمین مذکور ہے ۲۴ جسوقت وہ تیرے آگے خطا کرین کیونکہ کوئی ایسا آدمے بھی جو خطا کار نہو اور جب تو ان پر غضب کرے اور انکے دشمنون کو اون پر مسلط کرے الخ ۲۷ پھر اپنے دلون مین یاد کرین اوس زمین جسمین جلاوطن کئے گئے اور توبہ کرین اور اپنے جلاوطن کرنے والون کی زمین مین تجھ سے عاجزی کرین اور کہین کہ ہمنے خطا کی ہمنے بدی کی ہمنے گناہ کیا ۲۹ تو تو اسمان پر سے اپنے مسکن سے اونکی دعا و زاری سن اور انکا حامی ہو ۵۰ اور وہ خطا مین جو انہون نے تیرے آگے کین بخشدے اور سارے بزائیان جو انہون نے کین محو کردے الخ اور پھر خداوند تعالی نے اونکی دعا اور شفاعت کو قبول فرماکے ارشاد کیا چنانچہ نوین باب مین اوسی کتاب کے

ہی ۳ - اور یہواہ نے اوسے کہا مین نے تیری نماز اور تیری مناجات جو تو نے میرے آگے کی قبول اور اس گھر کو جو تو نے بنایا کہ میرا نام ابد تک اوس مین رہے مقدس کیا سو تیری آنکھ اور میرا دل سدا سے پر رہیگا

باقی آئندہ

خلاصہ ترجمان شرق قسطنطنیہ
اسلامیہ کا استقبال

جب ہمارا پادشاہ ایک جہت سے عثمانیون کا شہنشاہ عالیجاہ ہے - اور دوسری جہت سے تمامی اہل اسلام کا حامی اور خلیفہ ہے - پس امم اسلامیہ کا استقبال ہمارے ہی استقبال کے ساتھہ - اور اونکی سلامتی ہمارے ہی سلامتی کے ساتھہ متعلق ہے - اسلئے ہم چاہتے ہین کہ اہل اسلام کا جو رنگ اس کارزار اخیرہ کے بدلنے سے پیدا ہوا ہے اوسکو ایک نظر دقت سے ملاحظہ کرین ہم دیکھتے ہین کہ تمامی دول یوروپ مین جنسیت سے بجز زیادہ تر مذہب کا دخل ہوتا ہے باوجودیکہ دین اسلام قدیم سے جنسیت پر غالب رہا ہے اور بمضمون حکمت مشحون یعنے بفرمان حق سبحان (انما المومنون اخوۃ) اہل اسلام ہرگز جنسیت کو نہین دیکھتے تھے بلکہ ہمیشہ برادریت کو ملاحظہ کرتے تھے علی الخصوص جو طوایف اسلامیہ کہ خلافت اسلامیہ کے ساتھہ دوستی رکھتے تھے وہ بھی بلا تعصب ہمیشہ اصول ملکیہ و سیاست ملت اسلامیہ کو دور سے نظر فراست فرماتے تھے -

واقعی ہماری دولت و سلطنت کا دین اسلام ہی اور جو مختلف اقوام کہ دولت علیہ کے تابع ہین اونمین بھی زیادہ تر اہل اسلام ہین - با این ہمہ امور مملکت و سیاست دولت کچھ یون اور تکون مین کسی کے لئے ناحق الزام نہین دیا جاتا ہی بلکہ دولت علیہ کے سب رعایا برابر ہین اور بیاس ہم مذہبی کسی کے طرفدار ہوکر غیر کی خرابی نہین کیجاتی ہے -

جیسا کہ دولت علیہ کو دولت کی صفت سے سب رعایا کو ایک ہی نظر سے دیکھنا لازم ہی ویسا ہی خلافت اسلامیہ کی صفت سے تمامی اسلامی دولتون کی بہتری حال و استقبال کے لئے سعی و کوشش بجا لانا لازم ہی -

ابتو اہل اسلام کے حال کے طرف ایک نظر دالنا لازم ہے

جو بنی آدم کہ کرہ ارض پر رہتے ہین اونمین سے ایک بڑا حصہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہی اور ممالک خمسہ کے وسط ایشیا اور اوسکے جانب شمال و غرب مین اور سواحل جنوبی و شرقی نصف شمالی افریقا مین علی العموم سواحل شرقیہ و جزایر بحر محیط اور اکثر جزایر افریقا اور یوروپ کیجانب شرقی مین بھی اہل اسلام رہتے ہین -

افریقا کے باشندگون مین بھی سب سے زیادہ اہل اسلام ہین اور جنہون نے افریقا مین دین اسلام کو قبول نہین کیا ہی وہ وہ فقط بعض وحشی اقوام ہین اہ نکا حال انسانون مین شمار نہین کیا جاتا ہی ایشیا مین اگر ہندوستان کو علیحدہ کرکے دوسرے ممالک کیطرف دیکھین تو علی العموم اہل اسلام رہتے ہین

اگرچہ ہندوستان مین دوسرے سب کے لوگ اہل اسلام سے بھی زیادہ تر ہین لیکن اعتبار وقوت مین پھر اہل اسلام ہی زیادہ غالب ہین - جزایر بحر محیط مین جو غیر مسلمان ہین اونکو یورپین (انتر لوخاتر) یعنی آدم خوار کہتے ہین - اگر ایسا ہی تو اونکو انسان کہنا مناسب نہین دراصل وہان کے حکام بھی مسلمان ہین - علی الخصوص ایک مدت سے کیا افریقای وسطی و جنوبی اور کیا ممالک ہین مین دین اسلام روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے -

یوروپ کے پادریون اور مارون نے وہان جاکر وہان کے احوال مین جو کتابین تصنیف کی ہین اونکے انظار کو ملاحظہ کرین تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ عرصہ قریب مین اون تمام ملکون کے یعنی ایشیا و افریقا و جزایر بحر محیط کے باشندے علی العموم تابع دین اسلام ہوجاوینگے - مذہب پروٹسٹنٹ کا ایک پادری جو کہ ایک مدت دراز سے لوگون کو کرستان بنانے اور دین عیسوی کو پھیلانے کے لئے ملک افریقای جنوبی کو گیا تھا اور اس کام کے لئے اوسنے بہت سے کوشش کی اور ایک کتاب بھی تصنیف کرکے دولت انگلستان کو روانہ کی اوس کتاب مین وہ کہتا ہی کہ افریقا مین دین مسیحی کو پھیلانا غیر ممکن ہے چونکہ عیسویان یوروپ کا مزاج باشندگان افریقا کے اب وہوا ہوا و اخلاق و آداب کے موافق نہین ہے اور بعض جگہ کے باشندے بغیر ورغلانے غیر کے مسلمان ہوگئے ہین - پس اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام نہایت آسانی پھیلیگا اور جو اقوام کہ مسلمان ہوگئے ہین وہ اور بھی زیادہ

ترقی کر رہے ہین اگر مقصد دین کو پھیلانے سے ترقی تہذیب ہو تو انگلستان کو بھی لازم یہی ہی کہ افریقا مین دین اسلام ہی پھیلانے مین سعی بلیغ بجالاوین - فرانس کا کونسل جو کہ ملک چین تھا وہان کے ہر اطراف واکناف مین سیر و سیاحت کر کے ایک کتاب دو جلد کی بعنوان دین اسلام تصنیف کر کے کہتا ہی کہ ایشیای شرقی مین فقط دین اسلام کو پھیلانا اب سے اچھا ہی - اگر ایسا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ چین مین بھی بجز دین اسلام کو پھیلائینگے - مسلمانون سے کوئی بھی سعی و کوشش نہین کرتا ہی باوجود اس کے ایشیا و افریقا مین بہت دور تک دین اسلام پھیل رہا ہی لیکن کیا فائدہ کہ امور سیاسیہ مین اہل اسلام روز بروز اپنے قوت قدیم کو گھٹا رہے ہین -

ہر ایک شخص جانتا ہی کہ نصف صدی کے بعد دین اسلام نے کس جلدی سے تمام روے زمین کو گھیر لیا تھا اور اہل اسلام کا ہر ملک علوم و معارف فنون و صنایع و عدالت و درایت و انصاف دنیا کے ہر ایک موقع پر مشہور ہو گیا تھا اور عالم وحشت بھی ظلمت جہالت سے نکلکر انوار معارف سے منور ہو گیا تھا اور اسی انوار کی برکت سے روے زمین کے بہت اچھے مواقع کو علی الخصوص بحر سفید کو اہل اسلام نے ضبط و تسخیر کر کے بنای تہذیب کیلئے ایک بنیاد مستحکم ڈالا تھا - اب اہل اسلام نے اوسکو کم کر دیا اور اقتدار قدیم کو گھٹا دیا - با این ہمہ بھی قدیم بزرگون کی ہمت سے ابتک اہل اسلام دنیا مین ہر جگہ باقی ہین - نصف صدی مین تمامی سواحل شمالی افریقا کے باشندے اپنے قدیم دین و آداب و اخلاق و لسان کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے اور اپنے کو عرب کہلاتے تھے - بعد ازان وہ بھی پانچ صدی مین تہذیب کو کم کر کے پھر وحشی ہو گئے ہین - اگرچہ آہستہ آہستہ بنیاد قدیم کو توڑ کر وحشیت مین تہذیب نصارا کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے مگر جب قوت باقی رہا تو اہل اسلام کا ایک ایک ملت نصارا کے ضبط و تسخیر مین آگیا ہی دو تین صدی کے پیش از جو سواحل جنوبیہ ملک افریقا و ایشیا و جزایر بحر محیط پر تکیہ زد اسپین کے قبضہ مین اور بعد ازان فلمنک و انگلستان کے دست قدرت مین آگئے تھے اور جو اہل اسلام وہان جا کر بسے تھے اور اہل یورپ کے مانند تجارت کرتے تھے سو انھون نے وہان جا کے بعض اقوام کو مسلمان کیا تھا - فی الحقیقت اوسوقت اہل یورپ امم اسلامیہ کے مالک و حاکم نہ تھے بلکہ اہل اسلام کے رقیب تھے -

اس زمانہ مین ملک ایشیا کے اکثر ممالک علی الخصوص ایشیای وسطی جہین دین اسلام کی تھی وہ بھی روس کے قبضہ مین آگئے اور سمت جنوبی سے شمال کے طرف انگلستان نے بھی پیشقدمی کی ہے قریب ہی کہ یہہ دونون دولت آپس مین جنگ کرینگی اور اہل اسلام بھی ان دونون کے درمیان مین ہین - چنانچہ انگریز جزیرہ سپرس تک اور روس بھی قارص تک آپہنچے ہین جیسا کہ ایشیای وسطی کے اہل اسلام انکے بیچ مین آکر تنگ ہو رہے ہین ویسا ہی افریقای شمالی کے مسلمانون کا حال ہی کہ تک اوتنکا بھی اندیشہ ہوتا ہی - ایسا شمار کیا جاتا ہی کہ یہہ کارزار جو وہ فی الحقیقت عام مسلمانون کے

لئے ایک بڑی نکبت اور فلاکت ہی چونکہ عیسویان یوروپ کی قوت اور ترقی ملک سے اہل اسلام ناچار واپس ہٹنے کو مجبور ہوتے ہین اس سبب سے یوروپ کے لوگ اپنی چشم حرص وطمع کو کھولکر ہر ایک ممالک اہل اسلام سے ایک ایک بازی جیتنے کے لئے کوشش کر رہے ہین - ایسے سبب سے جانب شمالی افریقا بھی حالت خوف مین پایا جاتا ہی لیکن سواحل کے تقسیم کر لینے مین اونکو ہرگز فقط ایک آپس کی دشمنی مانع ہی - جیسا کہ ملک جزایر کو فرانس نے قبضہ کر لیا ہی اگرچہ انگلستان بھی ایسا ہی ملک مصر کو لینے کی فکر کر رہا ہی لیکن فرانس اور اٹالی کی ایک ایک چشم اوسیطرف لگی ہی - لہذا انگلستان فرانس کی انکھ کو تونس کیطرف اور اٹالی کی انکھ کو طرابلس کے طرف پھرانا چاہتا ہی - اسپین بھی تو اپنے ملک پر قناعت نکر کے فلک ومراکش کو جو کہ ایک نہایت عمدہ ممالک ہین لینا چاہتا ہی - اور ایک طرف سے امریکا اور جرمن بھی بحر سفید مین ملک فاس سے ایک ایک بندر کے مالک ہونے یا سیر وسیاحت کرنیکی آرزو رکھتے ہین اور امکنہ مذکورہ کے لینے سے پہلے یوروپ کے لوگون کو وہان بھیجکر لیجانا چاہتے ہین -

اب ہر صاحب حمیت جو کہ اس اغراض عمومی کو وظایف مقدسہ دینیہ وملیہ سے جانتے ہین مخالفت کرنا اوسکے لئے ایک علاج کی جست وجو کرنا واجب ہی -

اہل یوروپ جو کہ دینا مین دہشت ورژ تگ لوگون کو رہا نہ کرکے دین عیسوی کو پھیلانیکی کوشش بلیغ کرتے ہین - اہل اسلام بھی اپنے دین وملت کی حفاظت ونگہبانی کی سعی وکوشش کرنے مین ہرگز عیب نکرینگے اور انکی اس غیرت مین البتہ احتمال تعصب نہین ہی - علی الخصوص انجمن جمعیت ترقی اسلام سے اگر یہہ کام شروع ہوا تو ہماری دانست مین یہہ آتا ہے کہ اس باب مین اہل یوروپ کو ہی کرنیکے لئے کچھ بھی حق وصلاحیت نہین ہی -

ہماری دانست مین اہل اسلام کی اس خرابی کو مانع ہونے کے لئے فقط ایک تجویز ہی یعنے علوم تہذیب کو تمامی اہل اسلام مین مشہور کرنا لازم واہم ہی - اگرچہ اہل اسلام اپنے علوم وتہذیب وترقی وثروت کے اپ دشمن ہوکر اس مانہ مین تہذیب کا مقابلہ کرتے ہین - محض اس لئے اہل اسلام کی خرابی روز بروز بڑھتی جاتی ہے - چونکہ علوم وتہذیب تو ایک نہر شدید الجریان کے مانند ہی اور جو کوئی اسکا مقابلہ کرتا ہی اوسکو اپنے ساتھ لیکر جاری ہوجاتی ہی - پس عقلمند کے نزدیک ایسی نہر کا مقابلہ کرنا ناپسند ہی - چونکہ ایک مہذب قوم دوسری مہذب قوم کو تابع نہین کرسکتی ہے اسپر غلبہ پانا سخت دشوار ہی اگرچہ کچھ مدت تک محکوم بھی رہے تو پھر اپنے قابو کے وقت دولت تہذیب اور معارف سے نکل سکتی ہی - ملاحظہ فرمانا چاہئے کہ انگلستان اور فرانس نے ملک چین مین جو کسقدر دور ہی) تھوڑے سپاہ کو (یعنی فقط ساٹھ ہزار بغیر باقاعدہ کو) بھیجکر خاقان چین سے جنگ کی یہان تک کہ اسکو مغلوب بنالیا اور اپنے سے بھی مہذب اور شجاعی - باوجود باشندگان چین چار ملیون سے زیادہ

رہتے پر اسقدر لشکر قلیل کا مقابلہ نہین کرینگے جنکا ایک لقمہ بھی نہین تھا۔ اگر وہ بھی مہذب ہوتے اور معارف مین دسترس رکھتے تو کیونکر انگلستان اور فرانس ملک چین طرف جاسکتے۔ اور انگلستان بھی ایران پر پانچ چھہ ہزار سپاہی کو لیکر بندر بوشہر و بندر عباس پر قابض و متصرف ہوکے شیراز تک جاسکتا۔ اگرچہ اس مضمون سے بعض جاہل قوم دلگیر بھی ہونگے۔ چونکہ جاہل و نادان ہر وقت مدح و ستایش سے مسرور و ممنون ہوتے ہین اور مبالغہ عجمی کے ساتھ مشغول رہتے ہین۔ مگر عاقل و خردمند انکے تصور مجنونانہ و افکار کو دکانہ کو نظر تاسف سے دیکھکر تبسم کرتے ہین۔ اور ہر چند کہ نصیحت تلخ بھی ہو بااین ہمہ عقلا اوسکو مع الممنونیت قبول کرلیتے ہین۔ دیکھو انگلستان کو کہ وہ کیونکر ملک فلمنک و یا بلجی جو کہ اوسکے روبرو ہی نہین لے سکتا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ مصر کو لے لین۔ اور اسپین بھی کس لئے ملک پرتگیز کو جو اوسکے بازو مین ہی لیکر اپنی مملکت مین شامل نہین کرسکتا ہی بلکہ وہ چاہتا ہی کہ دریا کے اوسپار جاکر ملک فاس کو لیوے چونکہ ایک مہذب قوم کو ضبط کرنا آسان نہین ہی اگر آسان بھی ہو تو پھر اسکو ہضم کرنا بہت دشوار ہی۔ لہذا اس خرابی عمومی کو مانع ہونیکے لئے علوم و تہذیب کو اہل اسلام مین بسرعت تمام پھیلانا لازم بلکہ واجب ہی اور علوم و معارف کو تمامی اہل اسلام مین مشہور کرنیکے لئے پہلے لکھنے اور پڑھنے کے فن کو مشہور کرنا چاہیے اور اس لئے بعنوان (جمعیت ترقی اسلام) ایک انجمن کو تشکیل کرنا لازم و واجب ہے۔ فقط۔ جریدہ روزگار۔

لطیفہ

حسن اتفاقات سے جناب پادری گولڈ سمت صاحب وارد دہلی ہوئے اور مواضع متعددہ مین کارخانہ ابحاث کو خوب رونق دی۔ ایک مسلمان عامی نے پادری صاحب سے پوچھا کہ پادری صاحب آپ تو جناب عیسی مسیح کے والد ماجد کے قایل مین جناب مسیح کے دادا صاحب کا نام بھی ہمین بتلائے پادری صاحب حیران ہوئے اور بہت کچھ ایر پیر اپنی ذہن کا فرمایا میان مسلم نے کہا کہ ہمکو ارشاد ہو تو ہم انکے دادا صاحب کا نام آپ ہی کے کتابون سے بتلا دیتے ہین پادری صاحب لاجواب ہوئے اور اپنا راستہ لیا۔

اشتہار

واعظان ردالنصاری و شایقان مناظرہ اہل کتاب کو بشارت ہو کہ اندون ایک کتاب لاجواب مسمّی بجواب باصواب مصنفہ محقق کامل مدقق فاضل عمدۃ المتکلمین جناب مولوی سید حبیب الدین صاحب دام فیوضہ باعانت زمرۂ مسلمین و اہل اسلام الہ آباد مطبوع ہو مقبول طبایع انام ہوئے اور ترتیب اس کتاب کی مرتب بدو فصل ہے **فصل اول** مین مولف نے بجواب قوم اراذل کو ساتھ پادریون کے رقم فرمایا ہی اور **فصل دوم** مین مقابلہ اہل اسلام کا ساتھ اہل کتاب کے مرقوم ہی اور دونون فصلون کو مولف صاحب نے ساتھ حکایات دلنشین و الزامات محکم غیر مبین کے مفصل فرمایا ہی شایقین بعد ملاحظہ اپنے لئے دلیل مفحم خصم اسکو جانینگے قیمت اس تحفہ کی مولف نے بنظر تیسیر ۱۰۲ علاوہ محصول ڈاک مقرر فرمائی ہی جن حضرات کو شوق ملاحظہ اس کتاب کا ہو مقام الہ آباد واقع محلہ بخاس کہنہ پاس جناب میر سید [illegible]

عطار کے قیمت ارسال فرما طلب فرماوین فقط -
المشتہر - حاتم علی واعظ ردھنارا -

ہندوستانی انتظام کے ساتھ اپنے بچون کو ہنین پڑہاتے

ہم جوقت اپنے ملک کے بچون کی تعلیم کو غور سے دیکھتے ہین تو ہمین بڑی غفلت پاتے ہین ہمارے ملک کے آدمی خیر سے ابھی یہہ نہین سمجھے کہ ہم کیونکر اپنی اولاد کو پڑہا لکھا کر بہبودی کے دروازے پر پہنچا سکتے ہین - وہ تو ابھی فقط اتنا جانتے ہین کہ اگر ہم اپنے بچون کو مدرسہ مین پڑہوائین گے تو وہ پانچ چھے برس مین نوکری کے قابل ہوجائین گے - یہہ خیال تو اونکا درست ہی کہ اگر وہ مدرسہ مین پڑہین گے تو لایق ہوجائین گے مگر یہہ آخری خیال اونکا کہ مدرسہ مین پڑہکر نوکری کے قابل ہوجائین گے ٹھیک ٹھیک نہین ہی حالانکہ ہر فرقہ اور پیشہ کے آدمیون کو چاہیے کہ وہ اول اندازہ کیا کرین کہ یہہ کتنے دنون مین صرف نحو پڑہ کر مطالب کتب کر سکتے ہین اور پھر کتنے دن بعد وہ اپنے گھر کا کام سیکھین گے اور اس موقع کے بعد کتنے اور برس باقی رہنے چاہئین کہ جنمین اپنے ملک مین رہکر یا دوسرے ملک مین جاکر اپنے قدیمی پیشہ کی اصلاح کر سکین اور پھر اپنے پیشہ کو چمکا دین جب تک ہر پیشہ کا آدمی یہہ خیال نہ کرلے تو وہ کبھی بہبودی کے دروازہ پر پہنچ سکے گا یہہ خالی خولی خیال تو کبھی فائدہ نہ دیگا کہ بس مدرسہ علمی ہی انسان کے سارے مراتب علمی پر حاوی ہوجاوے - ہمارا ملک فقط پڑہنے اور وکالت کا امتحان دینے پر ہی ڈہل گیا ہی اور کروڑون طریقہ بہبودی کے جو پڑے ہوئے ہین اونپر ذرا توجہ نہین ہم تو خیال کئے ہوئے بیٹھے ہین کہ ہمارے ملک کے بچون کا فقط دوا مور پر ہی دہاوا کرنا کافی ہوگا کیونکہ ملک پڑہے لکہے ہوؤن کو نوکری کہان تک دیسکتا ہے اور بھلا کہان تک مین وکیلون کی کھپت ہوسکتی ہے جتنے پیشے کہ ہمارا ملک دیکھتا ہی اونکو اپنے بچون کے سکھانے مین کیون کوشش نہین کرتا - کوشش کیونکر کرے وہ اپنے بچون کو پیشہ کا سکھانا معیوب جانتا ہی - خدا جانے ہمارے ملک مین یہہ کیا آفت آگئی ہی کہ ابتک لوگون کے خیال متانت کی کسوٹی پر چڑہے ہی نہین برسون سے واعظون نے اپنے لکچرون سے ہزارون لاکہون من کاغذ سیاہ کردئے مگر ان لوگون کے دل کی سیاہی ہی نہ مٹی سیکڑون بلکہ ہزارون حکیمون - فاضلون نے انجمنون سوسیٹیون کے برانڈون مین مضامین پڑہے اور اپنے ملک کے لوگون کو بتایا کہ اس اس طرح اپنی اولاد کو پڑہاؤ اور پھر پیشہ کے کام پر لگاؤ مگر افسوس کہ ہمارے ملک کے اکثر لوگون کو کچھہ بھی خیال نہین ہوا اور اپنی وہی چال چلے جاتے ہین) جو اصلاح کے واسطے مدت سے پکار رہی ہے وقت تو ساری یہہ پڑ رہی ہے کہ اول تو ہمارا ملک اچھی طرح اپنی بہبودی کو نہین سمجھتا اور دوسرے جو لوگ کچھہ سن سنا کر سمجھہ بھی جاتے ہین وہ اپنے بچون پر محنت نہین کرتے اور انکو اس راستے پر نہین لیجاتے جہان سے وہ ملک کی آرزؤن کے پھول چن لاوین اور پھر اپنے ملک کو نقسیم کرین - تیسرے ہندوستانیون کی پست ہمتی کمال درجہ پر پہونچ گئی ہے - جب اتنے اتنے نقص ہمارے ملک مین دور

تو کیونکر ہمارے خیال ہمکو مغموم نہ کرین اور کیونکر ہمت دلی خیال ہمکو طعنہ دین - اگر ہمارے ملک کے کل آدمی ہمارے بیان کو دل سے سمجھین اور جس بیان کو باواز بلند لاکھون بار یکمونے لوگون مین کہا ہی تو ہم یقین کرتے ہین کہ ہم جوانی سے بوڑھاپے مین اپنے آرزوی اوہو ہونہار کارروائی کو دیکھ سکتے ہین - اگر ملک دل سے ہمت کرے اور اپنے لکھے پڑھے بچون کو مختلف پیشہ سکھاوے تو انکو بہت جلد ایک عمدہ حالت مین دیکھے یہہ کیا خاک حالت ہی کہ لکھے پڑھے ہر گلی مین بہت سے دیکھے جاوین جو ریلوے یا ڈاک خانہ کے محکمون کی امیدواری کرتے ہون اور اینمین کوئی پیشہ ور نہ ہو جو اپنے ملک کی ضروریات کو بناوے اور آپ فائدہ اٹھاوے - اگر ہمارا ملک ذرا سوچے سمجھے تو مین امید رکھتا ہون کہ اتنے ذریعہ اونکی بہبودی کے ہین کہ وہ اونکو سنبھال بھی نہین سکتے جب تک ہندوستانی ہاتھ پاؤن نہ ہلائین گے کبھی ترقی حاصل نہ کرینگے اونکو چاہیے کہ حرفت وصنعت کی طرف توجہ کرین اور پورے کاریگر بنین -

راقم ایک حرفت پیشہ -

نشور - اگر ریلوے محکمہ ڈاکخانہ مین بھی نہ ہوا تو اتنا تو ہی کہ بیوت پنڈون پر شیخی مارا کرین غرور انگلس دانی مین دولو جہان سے گئے گذرے دلنعم مافیل نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ہوے -

پیوار کوتل پر قبضہ

پایونیر کے خاص کارسپانڈنٹ نے پیوار سے ۵ دسمبر کو خبر بھیجی ہی وہ سرکام مین ہمنے مختلف تاریخون پر جو بیان کی گئی ہین نکتہ چینی کی ہے کیونکہ اونمین کچھہ اختلاف ہے لیکن ذیل مین ہم وہ خبر بجنسہ درج کرتی ہین -

پیوار - ۵ دسمبر - کل پیوار کوتل پر حملہ کیا گیا جنرل رابرٹس کی کارروائی اور تدبیر حسب ذیل تھی غنیم کے سامہنے پشت کی فوج کا سب سے مضبوط حصہ لیجانیکا حیلہ کیا مگر بہت سا لشکر لیکر اسپنگوائی کوتل پر چڑہنے کا قصد تھا اس تدبیر سے غنیم کے لشکر کے پہلوے چپ کی طرف گھوم پڑے ہماری فوج نے اپنے خیمون کو جو دامن درہ پیوار مین نصب تھے دوشنبہ کی شب کو ۱۰ بجے چہوڑا اور تین میل موضع پیور سے مارچ کیا بعد ازان جانب چپ گھوم پڑے اور ایک بلندی پر چڑہ گئے جہان پتھر بکثرت تھے اس مقام سے اوس پہاڑی تک راستہ گیا تھا جسپر غنیم کی فوج چپ تھی رابرٹس اس کالم کے ساتھ تھے اور ۲۹ - پی آئی ۵ گورکہا - ایک کوہی دمدمہ بعد ازان تہلوالی کا بریگیڈ ۲۷ - ۲ پی آئی ۲۳ پایونیر اور ۴ گھوڑہ چڑہا تو پخانہ اس لشکر مین شامل تھا جنرل کاب اوس فوج کی کمان کرتے تھے جسکو خیمہ مین چھوڑ آئے تھے اُس فوج کو طلوع آفتاب کے وقت سیدہے سامہنے سے حملہ کرنیکا حکم تھا - ۸ فوج پیادہ - ۵ پی آئی ۳ توپین اور بارہ سوار رسالہ بنگال بھی زیر کمان جنرل کاب تھا یہ پہنچنے کے قبل کالم کا ایک حصہ اوس مقام پر پہنچا جہان قلعہ بندی کی گئی تھی اور اوسمین گذر کر غنیم کے لشکر طلاوہ پر یکایک جا پہنچے غنیم نے جلدی سے ایک بارہ گٹائی اور بھاگ کھڑے ہوے پایونیر فوج گورکہا سرکردگی فتر ہک مکوک پہاڑی پر بڑی دیر

وطنخینہ سے چڑھگئی اور ہائیلنڈرز نے اونکی مدد کی پہاڑی کی چوٹی پر ایک مورچہ تھا دینے تک اونچا اسمین دو ایک توپین تھین اس مقام پر غنیم استحکام کے ساتھ تھے لہذا اونہون نے خوب مقابلہ کیا مگر آخر کار ہٹا دئے گئے اور بہت سی لاشین چھوڑ گئے کپتان کسلو آرائی اس جگہہ کام آئے رفتہ رفتہ اور بجنٹ آئے ہماری فوج پہاڑ کی چوٹی کیطرف اور آگے بڑہی جہان پہلے آوہ میل تگ ایک چوڑا میدان ہے اور درخت شاذونادر اس میدان سے جنرل راجرس ۲۹ پی آئی فوج لیکر غنیم کے تعاقب مین بسرعت گذرے گو کہا اور ہائیلنڈر پیچھے آتے تھے ایک گہنے جنگل مین پہونچے جہان غنیم جوق جوق جمع ہوئے تھے اور جہان سے اونکا نکالنا محال تھا آٹھ بجے صبح سے ۴ بجے تگ گولیون کا مینھ برابر برس رہا تھا۔ غنیم بعض اوقات ایک طرف نظر آتے تھے بعض اوقات دوسری طرف اگرچہ کل فوج اگئی تھی تاہم جنگل اسدرجہ گہنا تھا کہ چوٹی کیطرف زیادہ نہین بڑہ سکتے تھے کوہی باٹری نے خوب کام دیا کرنل پرکنس اڈے نے بہت عمدہ مقام تجویز کیا تھا کوتل اور غنیم کے خیمے اور اونٹ اور رسد اور سامان پر توپون کا خوب اثر پہونچتا تھا اس کل وقت مین ساہنے کے حملہ کرنے والے غنیم کے بہت سے سپاہیون کو مصروف رکھتے تھے جی ۳۔ آٹھ اور ۵ پی آئی غنیم پر گولیون کا مینھ برسا رہی تھی اور غنیم کی جانب راست مجر پالم ۹ بی سی اور کچھہ فرقہ توپری کے سپاہی بھی سرگرمی سے مشغول جنگ تھے لیکن اوس میدان کے وسط مین معرکہ دار و گیر خوب گرم تھا جنرل نے سوچا کہ کوی اور کار نمایان کرنا چاہئے اور عقب سے پہونچ جانا چاہئے اسمین وہ بخوبی کامیاب ہوئے۔ کرنل کلرل کو مع دوسری پی آئی کے اس غرض سے چھوڑا کہ جو آخری چوٹی لی تھی اوسپر قبضہ کرلین اور اسمین رہین اور کرنل گارڈن اور ۹۲ فوج کو اس نظر سے چھوڑا کہ اوس کہلے ہوئے بلند میدان پر قابض ہون جہان سے درہ اسپنگوائی کو راہ گئی ہے باقی فوج لیکر وہ پہاڑی پیوار کے آگے کی طرف بڑہی اور ایک پہاڑی پر تین میل آگے وقت شب غنیم کو پشت پر سے دہکا یا کہ جب غنیم نے یہہ دیکہا تو اونکی جرات خیرباد کہہ گئی اور جی ۳ باٹری اور آٹھ فوج جو سامہنے پر حملہ کر رہی تھی اور جنگی توپین خوب ہی کام دے رہی تھین اور بھی زیادہ دبانے لگے آخر کار غنیم نے جسقدر جلد ممکن ہوا بھاگنا شروع کیا۔ کرنل کف نے ایسی عجلت سے اونکا پیچھا کیا کہ فقہت ہی تیز بھاگے۔ آٹھوین فوج نے کوتل درہ مین جسے نصب کردئے اور ہتھلوان کے بریگیڈ نے اُسکے آگے جانب راست ایک کہلے میدان مین خیمے گاڑے یہہ مقام مضبوط اور دشوار گذار تھا غنیم نے خوب جوانمردی ظاہر کی لہذا ہماری کامیابی اور بھی زیادہ عبث عزت فوج حملہ آور ہے لوگون کو یقین ہے کہ اسکے چار جمعہ اوس کے قبل کی شب کو ملی خیل سے آئی اور حفاظت قلعہ مین مدد دی۔

کپتان کیلو آرائے اور میجر ایندرسن (مستعفی پایئر) مقتول

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ و فتح قریب ۱۲

بحمد اللہ در بحث مذہبی
ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب

نفیس و لطیف و عجیب و غریب
از جناب اعجاز رقم منشی محمد عبد العزیز صاحب رضا ساکن گوالیار

منشور محمدی ۱۲

۹۶ھ

یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیئا و لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون

جلد ۸

منشور سولان ہدیٰ تاج بخش تمام — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی — تو یت بلا تو یہ انجیل تجیل — کویان صفت و سیرت سرور محمد
فرمان روان سلف سابقہ مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمدی — تو یت و ہم انجیل یرافتہ و تجیل — چون گشت علم رایت منشور محمد

قطعات تاریخ جدیدہ جلد ہشتم سنہ ۱۲۹۶ منشور محمدی از جناب اعجاز رقم منشی محمد عبد العزیز صاحب رضا ساکن گوالیار

چہ اخبار مطلوع اہل جہان	نفیس و لطیف و عجیب و غریب	بحمد اللہ در بحث مذہبی	ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب
	پی سال تاریخ اعجاز گفت	کہ نصر من اللہ و فتح قریب	
چہ اخبار ہاے تثلیثیان	گزو خوار اقوال تثلیث شد	نو شتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی ست ضابط	تاریخ ببین و زبر ببین	منشور محمدی مسلط

مثنوی

ہی حمد و ثنا اسی کو لایق			جو ایک ہی دو جہا کا خالق
ہر عیب سے پاک ہی خداوند	بی بی نہین اسکو اور فرزند	عالم مین نہین کسی کے اندر	وہ سب سے جدا ہے اور برتر
صورت مین نہ خلق کے ہویدا	عیسیٰ کی نہ شکل سے ہی پیدا	کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا	ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا
جن و بشر کے پیشوا ہین	جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین	سرور ہین جو سارے انبیا کے	برتر ہین جو جملہ اصفیا سے
سبحان اللہ جنکا منشور	شاہون کو کیا ہی زیر مقہور	توحید کو کھول کر بتایا	تثلیث کے نقش کو مٹایا
بدعت کو کیا ہی خلق سے دور	سنت سے کیا دلونکو پر نور	موسیٰ کی ہی جان جس سے تازی	عیسیٰ کی ہی روح کو تسلی
پھر موسویون کو کیا ہے یارا	لب کھول سکینگے کب بخاری	منشور محمدی کے آگے	منسوخ ہوے ہین سب صحیفے
اس نور خدا کے سامنے کب	رخشندہ ہون شمس اور کوکب	قایم ہی اسیکو نور باری	تا حشر ہے حکم اسکا جاری
بھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو	گھیرینگا یقین سب جہان کو	توفیق ہو مومنون کو یارب	تا ئید کرین بصدق و اصب

شرح قیمت سالانہ اخبار منشور محمدی معہ اعلان ضروری

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان جمعہ ہے جن حضرات خیر خواہان دین محمدی علی صاحبہا الصلوات والتسلیم کو اشتراء اسکا منظور ہو ارسال قیمت پیشگی سے اعانت فرمائین نوشت وخواند درباب داد وستد قیمت واخبار متعلق ساتھ ناظم مطبع الموسوم بہ **محمد شریف** ساکن عسکر بنگلور صانہا اللہ عن الشرور کے ہی صاحبان ہمعالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر خزانۂ عامرہ سرکار دیا نوٹ خط رجسٹر شدہ ڈاکخانجات معمولہ سرکار کے مطبع مین ابلاغ فرمایا کرین معاہدۂ ابلاغ قیمت مابعد کو بوجوہات چند در چند ہو نہین سکتا جو اس کے طالب ہون وہ اول وہلہی قیمت سے سرفراز فرمائین باعتبار اجرائے اخبار سنین ماضیہ یہان تک کو تہی مشتریان باوقار سے سرزد ہوی کہ کامل ان عرصات مین ایکہزار روپیہ کلدار ذمہ مشتریان صاحب مطبع کا رہگیا اور کوئی صاحب اسکا خیال نہین فرماتے باانکہ یہہ پرچہ بنظر امداد مسلمین وابطال فرق زایعے کے جاری ہوتا ہی اس باب مین ہدی اسلام مجوز اسکی ہی کہ جمیع مسلمین ومعاشرین مومنین خود بخود بسبقت اسکی اعانت مین فرمایا کرین یہہ تو ہوا ہی نہین یا کسی سے ہو ہی نہ سکے اولیٰ اخراجات اجرای اخبار صرف ذمہ صاحب مطبع ہین۔ فی الحال بوجہ خسارات ونقصانات عدیدہ کارخانجات دیگر صاحب مطبع بصد الحاح حضرات مشتریان کی خدمت مین التماس ہی کہ اب برخلاف سنین ماضیہ رسال نقود وابلاغ مبالغ سے جلد جلد امداد فرمایا کرین۔

غزل نعتیہ

عرب ہی مظہر شان محمدؐ — عجم ہے زیر فرمان محمدؐ
بحار رحمت کفر اکدم مین بجاے — لب شمشیر و پیکان محمدؐ
رخ مہر قیامت کا نمونہ — رخ شمشیر عریان محمدؐ
گئے اک حرف سے طرف سقر مین — ہوی جب حرف گیران محمدؐ
ادا کب ہوے شکر انکا کہ جو ہین — خدا کی بعد احسان محمدؐ
بہت ماں باپ پر ہی میرا احسان — اونھین کرتا ہون قربان محمدؐ
الٰہی کو نسا دن ہوگا وہ — کہ ہونگے پھر بہی مہمان محمدؐ
الٰہی عاشقان باصفا کو — ہنوی داغ ہجران محمدؐ
لگائین جائی سنگ آستانہ — مجھے ایکاش دربان محمدؐ
غم امت مین تھا اللہ رہی کیا کچھ — وہ جوش چشم گریان محمدؐ
پیام آیا ہم اتما خوش کرینگے — ہنوگی پھر حزین جان محمدؐ

یہ جن جانو نکا غم ہی جاں جاں کو — وہ جانین ہوئین قربان محمدؐ
ہمانا ہمکو محشر مین خدایا — طفیل روی خندان محمدؐ
بنے قلزم بہی اک چشمہ ناقط — درون لون عمان محمدؐ
ہمیشہ مدح احمد کی لئے تو — میرے اللہ رحمان محمدؐ
بہت رکھو مجہپر احسان مضامین — طفیل روح حسان محمدؐ
فقیر اپنی کہان طاقت ہی واللہ — کہ ہونین کچھہ ثناخوان محمدؐ

تتمہ اشتہار ادویہ قیمت فی

کشتہ ابرک قسم اول جو بوتے مین باہتمام تمام تیار ہوتا ہے ۱ صر
ایضاً قسم دوم ..... عصہ
ایضاً قسم سوم ۱/۴
ایضاً ہڑتال ۱/۴
ء بیخ مرجان ..... عصہ

مومیائی سنکھیہ جو تپ کہنہ و امراض مزمنہ کو
..... از بس نافع ہے ... عہ
ایضاً پختہ نہایت قوی گویا طلسم حیرت عہ

تتمہ اشتہار کتب

جمال محمدی در افضلیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۲/
کشف الجمال در تعبیر خواب مع قواعد و ادعیہ ۲/
حرمت و دلیل شرعی در مسئلہ حرمت خارپشت
المشتہر محمد ادریس مدرس ساتون ساکن مونگ ضلع کرنال

اشتہار

واعظان رد نصاریٰ و شایقان مناظرۂ اہل کتاب کو بشارت ہو کہ اندنون ایک کتاب لاجواب مسمّٰی بجواب باصواب مصنفہ محقق کامل مدقق فاضل عمدۃ المتکلمین جناب مولوی سید حمید الدین صاحب دام فیوضہ باعانت زمرۂ مسلمین و اہل اسلام آلہ آباد مطبوع ہو مقبول طبایع انام ہوئے اور ترتیب اس کتاب کی مرتب بدو فصل ہے۔

فصل اول مین مولف نے مجادلۂ قوم اراذل کو ساتھ پادریون کے رقم فرمایا ہے اور۔

فصل دوم مین مقابلہ اہل اسلام کا ساتھ اہل کتاب کے مرقوم ہی اور دونون فصلون کو مولف صاحب نے ساتھ حکایات دلنشین و الزامات خصم غیر مبین کے مفصل فرمایا ہے شایقین بعد ملاحظہ اپنے لئے دلیل مفحم خصم اسکو جانینگے قیمت اس تحفہ کی مولف نے بنظر تیسیر ۲/ رکھا وہ محصول ڈاک مقرر فرمائی ہے جن حضرات کو شوق ملاحظہ اس کتاب کا ہو مقام الہ آباد واقع محلۂ نخاس کہنہ پاس جناب میر مہدی حسین صاحب عطار کے قیمت ارسال فرما طلب فرماوین

المشتہر - حاتم علی واعظ رد نصاریٰ -

تمہید در تذکار شکر حضرات معاونین منشور محمدی عاملہم اللہ بلطفہ الجلی از ناظم منشور محمدی

جاء فی الحدیث من اعطی عطاء افوجد فلیجز بہ و من لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر و من کتم فقد کفر۔

از انجاکہ امور دینی و دنیاوی و ابقای خیرات و حسنات دار دنیا مین مسبب الاسباب و خالق اسباب نے موقوف بر اسباب ظاہر رکھا ہی اور مراعات خالق کونین ہر زمن و قرن مین اسکو مقتضی ہی کہ واسطے اظہار حق و اعلاء کلمۃ الحق کے چند اہل اسکی مقرر فرمائی جائین جنکی ہاتون سرانجام ان مہام کا فرمایا جاتا ہی کہ بحکم تعاونوا علی البر و التقوی وہ کوشش بلیغ اجرائے خیرات و حسنات مین فرمائین اور ماجور بگمانیر ثواب و فایز بمدارج عالیات ہون انکے دلون مین محبت دین و ایمان کی ڈالتی ہین اور القا ان امور حسنہ کا انکی قلوب پر ہوتا ہے گویا وہ رفیق و شفیق اسلام ہین و ہمہ تن و ہمہ وجوہ مصروف خیرات و برکات پھر وہ ایثار انخاذات بابرکات ہی پر اپنے منحصر نہین فرماتے بلکہ بمودای من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا ترغیب و تحریض بابتہ اس فلاح و نجاح کے ہر فرد بشر کو فرمایا کرتے ہین اور نتیجہ ہمت و نہمت کل کا یہہ نکلتا ہی کہ خیریت مذکورہ جمیع افراد بشر کو حاوی ہو جاتی ہی و چونکہ یہہ خیریت درجہ

اوّل مین نامزد و مخصص بہ حضرات سابقین ہی اور لاحقون انکے انوار ہم سے مقتبس مین تو ان پچھلون پر ثقل احسان دبا رہنت بیشتر ہی یہ معتدی ہین اور وہ معتد ایچھلی مامور دعا و شکر پہلون کو ہین اور ذاکر انکے انعام کے بنا براس تمہید اور توطیہ کے مین عاجز (ناظم منشور محمدی) اپنے جمیع مخادیم حضرات معاونین معظمہ ذیل کا جو انکی اعانت و امداد سے مستظہر ہون اپنے عقد قلب و وسط دل سے شکر گذار ہون اور بہزار نیاز اپنے کو ملزوم اس منشور محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا جانتا ہون کہ من صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافاتموہ امید انفاس نفیسہ و ذات مبارکہ سے میرے مخادیم کے یہہی کہ یہہ میری دعا اور شکریہ جو عاجز میرے تشتت مایگی و فقد مکافات کے باعث ہوتا ہی اور مین درجہ مساواۃ سے قاصر ہون انکے خدمات عالیات مین قبول ہو اور آیندہ کو مین مامول آپکے حسنات معمولہ کا رہون اللّٰھم شکر یسہم وصدق مدظلہم وفخر جہم واجعل لہم من لدنک سلطانا نصیرا۔

شرح اسامی معظمہ محسنین و معاونین منشور محمدی

مولوی مرزا موحد صاحب سلمہ جانشین	اعجاز رقم - گوالیار
مولوی محمد علیصاحب سلمہ کانپور	مولوی کرم الٰہی صاحب - گجرات
مولوی سلیم اللہ صاحب فیض آباد	مولوی نظر حسین صاحب - اٹاوہ
مولوی محمد عبد العزیز صاحب	مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب ہلم
مولوی الفت حسین صاحب دہلی	رسالدار احمد علیصاحب پونا
مولوی سید نظام الدین صاحب نقوی مدرس	سردار بہادر شمشیر زن حسین بخش صاحب شہرور
مولوی عبد القادر صاحب عرف قادر بادشاہ صاحب مدرس	مرزا محمد اعظم بیگ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ ہزار اہلم
مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول ماسٹر مراد	عبد الحمید صاحب خزانچی کوہ دار جیلنگ
منشی محمود خان صاحب پونا	مولوی حاتم علیصاحب مناظر انصاری الہ آباد
حاجی مولوی عنایت اللہ صاحب ارت سر	میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان
منشی نصیر الدین احمد صاحب گولاگھاٹ	فقط

تتمہ شرح اسامی مولفین اناجیل

اور مارکوس کا یہہ حال ہے کہ اسنے بھی عیسیٰ علیہ السلام کو کبھی دیکھا نہین اور بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام مدینہ روم مین پیرو احواری کے ہاتھ پر اسنے نصرانیت اختیار کی ہی اور اسی سے انجیل اخذ کی اور کتنے مسایل مین اسنے پانچ اصحاب ثلثہ کی مخالفت کی ہے۔

یوحنا یہہ عیسیٰ علیہ السلام کے خالہ کا لڑکا ہی اور زعم نصاریٰ کا یہہ ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام یوحنا کے ولیمہ مین حاضر تھے اور اسوقت عیسیٰ مسیح نے پانی کو شراب کر ڈالا اور یہی پہلا معجزہ تھا جو عیسیٰ علیہ السلام سے ظاہر ہوا۔ جب یوحنا نے یہہ کیفیت دیکھی تو اپنی عورت چھوڑ دی اور عیسیٰ علیہ السلام

کی دین کا تابع ہوا انکے ساتھ سیاحت اختیار کرلی اور نصاریٰ
اسکو بھی ذکر کرتے ہین کہ جب عیسیٰ مسیح کو یہود نے گھیر لیا اور انکو یقین
اپنے موت کا ہوا تو اپنے والدہ کے حفاظت کے لئے یوحنا سے
تاکید کی اور کہا کہ خدا کے لئے میری ماں کا پرداخت کیجیو کہ خود
وہ تیری ماں ہی اور اپنی ماں سے یوحنا کے لئے وصیت کی
اور کہا کہ وہ تیرا لڑکا ہی اور پھر چوتھا شخص منجملہ ان اشخاص کے
ہی جنہون نے انجیل لکھی ہے اس شخص نے اس شخص نے اس
قصہ سے کچھ بھی کر نہین کیا اسنے مدینہ سویس مین اپنی انجیل
زبان یونان مین لکھی تھی تو یہہ چار شخص وہی ہین جنہون نے
انجیل لکھی ہے انمین تحریف تبدیل کردی اور انمین جھوٹ
بیان کیا اور حقیقت تو یہہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایک
ہی انجیل اتری ہے کہ انمین تدافع اور اضطراب اور اختلاف
بالکل نہین اور یہہ چار حضرات ایسے ہین کہ باہم انکی تدافع اور
اضطراب اور اختلاف ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اور عیسیٰ
مسیح پر جو جھوٹ انھون نے باندہا ہے وہ معلوم و مشہور ہے
کہ اسکی انکار کی قدرت نصاریٰ کو نہین ہو سکتی تصدیق
دعوی کی بایں طور ہی کہ متا نے تیرہوین فصل مین اپنی انجیل
کے مقولہ عیسیٰ علیہ السلام کا یون بیان کیا ہے کہ عیسیٰ نے
کہا کہ میرا جسد شکم زمین مین تین دن اور تین رات بعد
میرے موت کے مکھار ہیگا جیسے یونس کا تھہرا وہ مچھلی کے
پیٹ مین ہوا اور یہہ کھلا جھوٹ اور بہتان ہے جسکو متا
اپنی انجیل مین لکھہ رہا ہی اس لئے کہ خود یہہ متفق الرائے
اس قول سے اپنی اصحاب ثلثہ کے ہی جسکو وہ اپنی
انا جیل مین لکھہ رہے ہین کہ (حسب مزعوم انکی) موت
عیسیٰ علیہ السلام کے چھٹی ساعت مین جمعہ کے دن کے ہوئی
اور دفن ہونا پہلی ساعت مین سنیچر کے رات کی اور مدت ما بین
اتھہ کھڑا ہونا انکا صبح مین یکشنبہ کے ہی تو بنا بر اس زعم
فاسد کے شکم زمین مین انکی مکث کے صرف ایکدن اور
دو رات ہوتی ہین اور قول ما تقدم متا سے یہہ ظاہر ہے
کہ تین دن معہ انکی راتون کے مثل مکث یونس کے بطن ماہی
مین تو کذب اور تناقض سکا اسکی نقل سے ثابت و ظاہر ہے
اور ان چارون کے جنہون نے انجیل لکھی ہے اس مسئلہ مین جھوٹے
ہونے مین کچھہ شک نہین کس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے
نفس سے کسیکو اخبار نہین فرمایا اور نہ اللہ صاحب نے اس
حال سے اپنے انجیل مین خبر دی ہے کہ عیسیٰ مقتول ہونگے
اور ایک دن اور دو رات یا تین راتین اور تین دن آپ مدفون
رہینگے بلکہ صحیح یہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے انکے حال سے اپنی کتاب
عزیز مین جو اپنے رسول صادق کریم پر نازل فرمائی ہے اخبار
فرمایا ہی کہ نہ انکو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑہایا ولاکن شبہ
ڈالا گیا انکے لئے ۔ *

*حاشیہ شیخ عبداللہ بک نے کہا ہے کہ کوئی چیز ان اخبار سے
اصلاً حجت ہو نہین سکتی کیونکہ یہہ باتین متواتر ہو نہین سکتین
بلکہ تمام و کمال انکا اخبار آحاد ہی کہ باہم متناقض و متخالف
ہے تو یہہ مفید علم قطعی کو نہ ہوگا کیونکہ شروط تواتر کے کتنے
ہین اول یہہ کہ عدد اسکی ناقلین کا غیر محصور ہو دوم
یہہ کہ اصل امر کو ایک جم غفیر دوسرے جم غفیر سے جنون نے

مشہود بہ کا ثابت ہونا کیا ہے نقل کے بعد تسلیم قول منقول مین باہم ناقلین کے تناقض اور اختلاف ہو چہارم عقلاً یہہ جایز ہو کہ انکی نقل غلطی کو جھوٹ جان سکین اور یہان ان امور چہارگانہ سے کوئی شی ثابت و موجود نہین حد دوم شمار تو محصور ہی ہے کہ وے حد چہارم و مجہول الحال ہین جیسے سابق مبین ہوا اگر انکا یہہ حال نہ ہوتا تو ہرگز نسبت مین ان کتابون کے جوانکے طرف منسوب ہین ان لوگون کو اختلاف نہ ہوتا اور البتہ یہہ معلوم ہو جاتا کہ کس زبان و لغت مین انکے مولفین نے انکو تالیف کیا ہے اور جنکی شان مین نصاریٰ یہہ کہتے ہین کہ انھون نے مسیح علیہ السلام کو دیکھا ہے فقط یہی دو یعنے متی و یوحنا ہین اور یہہ بھی جب ہی کہ صحت انکی اس قول کے اس باب روایت مین ثابت ہو مرقس و لوقا نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو اصلا دیکھا ہی نہین بلکہ صرف ان دونون کو صحابت ساول یہودی کے جسکو پاولس الرسول کہتے ہین ثابت ہے حالانکہ اس پاولس کو بھی صحابت مسیح کی نہین ہوی اور کبھی اسنے آپ کو نہین دیکھا بلکہ یہہ مجرد دعوی اسکا ہے کہ مین نے مابین آسمان و زمین کے عیسیٰ مسیح کو تجلی کرتے ہوے میرے طرف مخاطب پایا ہے اسکا قول مردود و لاقوال ہے کس لئے کہ یہہ شخص بین الکذب اور عدو صریح مسیح کا ہے اور اگر ہم تسلیم اسکو کرلین کہ ان دونون نے جمیع حوارئین عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی ہے تاہم یہہ امر صحیح ہو نہین سکتا کیونکہ ان دونون نے نام رواۃ کو جنسے ان اخبار کو ان دونون نے نقل کیا ہے معین و مبین نہین کیا اور یہی تدلیس عظیم موجب قدح و طعن کی ہین اور انکی روایات مین ہی پس اس صورت مین کیونکر ہو سکتا ہی کہ تواتر اس قصہ کا صرف دو مرد مختلف الاقوال یعنے متا اور یوحنا سے ثابت کیا جاے اور شرط ثالث تو بالکلیہ مفقود ہی ہے کیونکہ اختلاف اور تناقض اور تکاذب انکی اقوال کا انکی نفس کتب مین مثل آفتاب وسط نہار کے واضح و ظاہر ہے اور اس باب مین تبیین اور اشعار کی حاجت ہی نہین اور چوتھی شرط یعنے عدم جواز انکی تواطو اور اتفاق کا جھوٹ پر (یہہ بھی مفقود ہے) بھلا بعد ادراک ان علامتہای جلیہ کے کیونکر جھوٹ کو عقل تجویز فرمائیگی اور باوصف مشاہدہ ان مصادمات ردیہ کے اسپر حکم کرنے کو کوئی عاقل کیونکر عارو ننگ نکریگا اور یہہ کیون نہو حالانکہ انہون نے اس باب مین ایسی امور نقل کئے ہین کہ اصلا انکو دیکھا ہی نہین اور اللہ کے نبی معصوم پر جھوٹ موت حکم وقوع صلب اور قتل کا کیا ہے اور عجب تو یہہ ہے کہ یہہ تمام حضرات باوصف اقرار اس کے کہ کوئی مسیح کے پاس اسوقت حاضر نہ تھا بلکہ یہود کے ماتون سالم و کامل عیسیٰ کو سونپ انکے اطراف و جوانب سے بھاگ نکلے اس قصہ صلب و قتل کو اپنی تاریخون مین لکھا ہے اور تبیان اسکا اپنی انجیلون مین کیا ہے (صرف یہہ امر کہ) پطرس دور دور سے عیسیٰ کے پیچھے چلا تھا (اس قصہ کے صحت کو) کافی نہین ہوتا وہ بھی مثل اپنی بھایون اور ساتھیون کی باب بیت سے دور ہے بعد اسکے کہ قرار داد و فصل الامر کا یہہ ہے (یعنے وہ سب بھاگ گئے) اور حقیقت حال سے انکی حواریون کو خبر ہی نہ تھی (اراجیف یہود نے عیسیٰ مسیح کے شان بگارنیکو کہ انہون نے دم صلب جسم ہم سے ایسی ایسی عاجزیان کین لکھکر اس قصہ کو

شایع کر دیا کیا یہہ کذب صریح اور افک مبین نہین ہے ۹ واسطے تحقیق اس امر کے اناجیل کے طرف رجوع کیا چاہیے مرقس نے چودہوین اصحاح مین کہا ہی شاگردون نے انکی اسوقت چھوڑ دیا اور سب بھاگ گئے متی نے ۲۶ اصحاح مین لکھا ہے جب انکے شاگردون نے انکو چھوڑ دیا اور بھاگ گئے یہہ بعینہ انکی عبارت ہے اگر نصاری یہہ کہین کہ عیسی مسیح نے بعد اٹھ کھڑے ہونے اپنے اموات سے اون کے شاگردون کو صلب و قتل سے اپنے بذات خود خبر دی ہے تو کہا جائیگا کہ یہہ بات یقینیات سے کیونکر ہو سکتی ہے بلکہ ایسے امور وہمی وخیالی ہوتے ہین اور کیون نہو کہ خود رواۃ اسمین مشکک ہین کہ اس قایل کو اونہون نے روح مجرد سوا مسیح کے سمجھا جسطرح لوقا کی انجیل مین مکتوب ہی اور انکی دل اسپر مطمئن نہ ہوی کہ وہ مسیح ہے حتی کہ اونھون نے اسکو مخالف اپنی جنس کے سمجھا پیچھے کو حکم گمان سے کرنے لگے کہ وہ انکا سردار اور مخلص ہے کیا اسکو عقل جایز نہین سمجھتی کہ وہ شیطان ہوا اور اپنی عداوت کی وجہ صورت جسمانی مین نمودار ہوا انکو گمراہ کردی کہ تصدیق یہود کی بہتان کی کرین اگر کوئی یہہ کہے کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شیطان صورت پر رسول رحمان کے متمثل ہوا انسان کو گمراہ کرے تو جواب یہہ کہا ن درست و بجا ہے یہہ ہا ہل اسلام کے پاس البتہ محال ہے ولاکن یہہ جایز ہے کہ شیطان کسی دوسرے شخص کی صورت بنالی اور یہہ کہے کہ مین وہی رسول ہون اور اُس زمانہ کی نصاری کا ریب شک خود اس امر کی تکوین پر دلالت کرتا ہے مع ہذا مذہب نصاری کا ایسی صورت سے انکار نہین کرتا بلکہ ایسے مسلکون پر دخول شیطان کو انکا مذہب نص کر رہا ہی اس مذکور کی تایید مین قول پولس کا موجود ہے گیارہوین فصل مین اپنی دوسرے رسالہ کی جو اُسنے اہل قرنتیہ کے طرف بھیجا ہے کہا ہے کہ یہہ امر ایسا نہین ہے جس سے تعجب کیا جائے کیونکہ شیطان بھی ملائکہ نور کی ساتھہ شباہت پکڑتا ہی انتہی

در بیان افتراق نصاری بہ حیثیت تعدد مذاہب و فرقہای ایشان از کتاب تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب مولفہ شیخ عبد اللہ الترجمان مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ	اور مخالفت اپنے اناجیل کی کی دیکھو انجیل متا کی چھبیسوین فصل (۳۹) عیسی علیہ السلام نے قبل اس رات کے جسمین آپکو یہود نے پکڑ لیا اپنی حواریون سے یون فرمایا کہ ابتہ مین کرب سے موت کے مغشوش ہوا جاتا ہون پھر آپکا حزن بڑھگیا اور حالت متغیر ہوگئی اور آپ منہہ کے بل گر پڑے اور بکا و تضرع جناب الہین کرنے لگے اور کہتے تھے الہی اگر ممکن ہو کہ کاسہ موت الت جائے تو اسکو الت دیجیو جسکو مین چاہون وہ ہو نہین سکتا بلکہ وہی ہوتا ہے جو تو چاہے انتہی - پس یہہ اقرار خود مسیح
فرقے نصاری کے بہتر ہین فرقہ اولی کا یہہ اعتقاد ہی اور وہ معتقد اسکا ہے کہ (معاذ اللہ) عیسے علیہ السلام وہی اللہ اور خالق اور آفرینندہ آسمان و زمین ہین اُنپر یہہ وارد ہوتا ہے کہ تم نے ای نصاری) جھوٹ کہا اور کفر کیا	

کاہی کہ وہ آدمی ہین اور عاجز موت کے وارد ہونیسے
وہ ڈرتی تھی اور یہہ ثابت ہوتا ہے کہ انکا کوی خدا اور الہ
بھی ہے جسکو ساتھہ لفظ الہی کے پکارتے ہین اور جسکی
جناب مین انھون نے فریاد کی ہی (اور مشکل یہہ ہے)
اس فریق نے اسپر یہہ زیادہ کیا ہی کہ مسیح علیہ السلام
باوصف اپنی آدمیت اور خوف اور حزن کی الہ کی قدرت
مین شک کرنیوالے بھی تھے جس روسے یہہ کہا ہے کہ اگر
کاسہ موت الٹا ہوسکے تو تو مجھہ سے الٹ دی یہہ
اللہ تعالی جل ذکرہ کی قدرت مین عین شک ہے اور یہہ
امر دو حال سے خالی نہین یا حضرت مسیح کو علم اسکا تھا کہ خداوند
عالم کو کوی عاجز و مغلوب کرنہین سکتا پھر انکی اس قول
کے اگر ممکن ہو کیا معنی ہوی یا انکو بتصور اسکا تھا کہ خداوند
عالم سے یہہ ہو نہین سکیگا تو انکی سوال و تضرع کے
جناب الہ مین کیا معنی ہوی اور حاشا کہ روح اللہ اور
اسکی رسول اللہ کی قدرت مین شک کو دخل ہو بلکہ آپ مدارج یقین پر تھے اور عالم اسکی کہ خداوند عالم
کو کوی عاجز کرنہین سکتا اور جمیع معجزات جو میرے ہاتون
ہوتے ہین یہہ سب قدرۃ و مشیت الہی کے وجہ سے
ہے جسنے انکو بھیجا ہے اور جو انکی سنائی ہوی باتون
پر عمل کرے اور انکے بھیجنے والے (یعنے خدا تعالی) پر
ایمان لاوے تو جنت مین داخل ہو اور منجملہ اسکے کہ انکے
کتابون مین ہے یہہ ہے مارکوس فصل اول الخیل بیت
المقدس مین کوئی دیوانہ تھا کہ اسکی زبان پر جن باتین
کیا کرتا عیسی علیہ السلام اسکے پاس جب پہنچے تو جن نے

اور تیرے جناب مین یقین اسکا معترف ہون اور خوب
جانتا ہون کہ تو ہر وقت میری دعا کو قبول فرماویگا دلا کن
مین واسطے اس جماعۃ حاضرین کے تجھسے دعا کرتا ہون کہ یہ
اس پر جسنے مجھکو بھیجا ہی ایمان لاتے ہین پس یہہ مسیح
ہین انکو اعتراف ہے کہ انکا ایک الہ و رب ہی اسکی
جناب مین گڑگڑاتے ہین اور شکر اسکی نعمتون کا اور اپنی
دعا کی اجابت کا اسکی جناب مین فرماتے ہین پھر کس طرح
کہہ سکتی ہین کہ عیسی خود خدا ہی اور وہ خالق آسمان و
زمین ہے بھلا عقول سلیمہ مین اس سے شنیع تر اور کیا
ہوگا اور منجملہ اس کے جو انکی کتابون مین ہے یہہ ہے یوحنا
فصل ۵ عیسی علیہ السلام نے یہود سے فرمایا کہ جو کوی
میرے کلام کو سنے اور اسپر جسنے مجھے بھیجا ہے ایمان
لائے تو جنت مین داخل ہو اور اسی فصل مین لکھا ہے
کہ یہود نے عیسی علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے قول پر
کون گواہی دیتا ہی کہا کہ جس پروردگار نے مجھے بھیجا ہے
وہ میرا شاہد ہے یہہ امر اس پر دلیل ہے کہ عیسی اپنے
نبی اور مرسل ہونے کے مقر ہین اور انکے لئے ایک پروردگار
ہے جسنے انکو بھیجا ہے اور جو انکی سنائی ہوی باتون
پر عمل کرے اور انکے بھیجنے والے (یعنے خدا تعالی) پر
ایمان لاوے تو جنت مین داخل ہو اور منجملہ اسکے کہ انکے
کتابون مین ہے یہہ ہے مارکوس فصل اول الخیل بیت
المقدس مین کوئی دیوانہ تھا کہ اسکی زبان پر جن باتین
کیا کرتا عیسی علیہ السلام اسکے پاس جب پہنچے تو جن نے

چلا کر کہا کہ ای عیسیٰ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو کیا تم یہہ
چاہتے ہو کہ مجھکو اسکے جسد سے باہر کر دین اور لوگ جان
جائین کہ تم نبی ہو اور مین جانتا ہون کہ تم نبی روح اللہ
ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمکو رسول کیا ہے عیسیٰ نے اسکی جسد سے
سے نکلجانیکا حکم فرمایا اور وہ دیوانہ صحیح سالم اٹھ کہڑا ہوا
حاضرون نے اس سے تعجب کیا اور یہہ غایت وضوح اور دلالت
اسپر ہے کہ عیسیٰ بشر اور رسول بنجملہ رسل صلوات اللہ
علیہم اجمعین کے ہین اور فرقہ ثانیہ ان فرقونکا اعتقاد
رکھتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے فرزند ہین اور وہ
خدا بھی ہین اور انسان بھی ہین خدا جو ہین باپ کے
جہت سے ہین اور انسان جو ہین تو مان کے جہت سے
اور یہودنے جس کو قتل کیا ہے وہ انکی انسانیت ہی اور
الوہیت (معاذ اللہ) جب ثابت ہوی ہے کہ جسد انسانی
انکا قبر مین داخل ہوا اور روہین سے عیسیٰ مسیح نے جہنم
کی طرف نزول فرمایا اور آدم و نوح و ابراہیم و جمیع
انبیا کو جہنم سے نکالا اور سب انبیا قبل اسکے بسبب خطا
انکی باپ آدم کے جہنم مین پڑے ہوے تھے اور بہ معیت
الوہیت بعد جمع ہونے عیسیٰ کے لاہوت (عالم ذات
الٰہی) کے ساتھ ناسوت (عالم اجسام) کے جمیع انبیا
آسمان پر چڑہ گئے اور یہہ اعتقاد غایۃ کفر اور حماقت
ہین بسبب فاسد ہونے انکے دین کے ہے پناہ اللہ کی
اس سے جو اسنے انکو مبتلا (اس آفت) کا کیا اُن سے
کہا جاتا ہے کہ تم نے اللہ اور اسکی رسول عیسیٰ مسیح
پر جھوٹ باندہ لیا ہے اور دلیل اسپر یہہ ہے انجیل
مارقوس فصل پانچوین (۳۹) عیسیٰ علیہ السلام نے
حواریون سے کہا اسکو جان رکھو اور اسکا اعتقاد بہم
پہنچاؤ کہ تمہارا باپ یعنے تمہارا مولائے سماوی جو آسمان
مین ہے اور مراد اس عبارت سے اللہ تعالیٰ ہے وہ واحد
اکیلا ہے۔ اس سے مبین تر کونسی شہادت انکے کذب
پر ہے جو خود انکی انجیل مین ہے شہادت عیسوی ثابت
ہے پس اس فریق نے بہتان کیا اور ہلاک ہوے اور
باقی جتنے فریق نصاریٰ کے ہین عقاید ان تمام کے
کفر و کذب ہی ہین اور محکم بہتان ہم نے انکی ذکر
کو بارادۂ ایجاز و تخفیف چھوڑ دیا۔ باقی آیندہ

الانسان مرکب بالخطاء والنسیان۔

دم تحریر اسمائی محسنین و معاونین منشور محمدی بمقتضائے
بشریت میرے یاد سے میرے دوستیقون کے نام رہگئے کہ مین انکو
اسم سامی بھی درج منشور کرتا یہہ دونون صاحب میرے معاون
قدیم ہین کہ اجزاء منشور انکے وساطت سے کئی نمبر فروخت
ہوا کرتا ہے مین انکی خدمت مین اپنا عذر پیش کرتا ہون
اور امیدوار ہون کہ عفو میری تقصیر کا فرمائین والعذر عند
کرام الناس مقبول اور جو جو معاون میرے اجزاء کے ہین اور
نفس الامر مین وہ میرے محسن ہین انکے نام اگر مذکور نہون
تو وہ بھی یہی تصور فرمائین کہ احسان انکا میرے دل پر
کالنقش فی الحجر ہے۔

محمد ہاشم صاحب بمبئی - مولوی سید احمد حسین صاحب عظیم آبادی

التماس

بخدمات بابرکات مشتریان منشور محمدی

الحمد للہ سال ۹۵ ہجری ختم ہوچکا اور خدا کے فضل سے ۹۶ ہجری شروع ہوگیا اخبار منشور محمدی کی اجرا مین سال گذشتہ بہت تقصیر ہوی اگرچہ بادی النظر مین یہہ امر مشتریون کے قرین مصلحت نہین تاہم مصنف جان سکتے ہین کہ یہہ اخبار صرف بہ پاس حمایۃ ملۃ اسلامیہ جاری ہوتا ہے اور اجرا ایسے امور کا موقوف برصرف زر خطیر ہے اور خدا عالم ہے کہ اخراجات اسکی غالبًا ہمارے گرہ سے ہو رہے ہین اسپر بھی حمیت ملۃ گوارا نہین کرتی کہ اس کار خیر کو چھوڑ بیٹھین اور باوصفیکہ ماہ محرم ۹۶ نصف ختم ہوچکا آمد آمد قیمت سال جدید ہنوز معرض توقف مین ہے ہم تو چندان اصرار خدمات مین مشتریون کے نہین کرتے اگر سب صاحب اپنی دریا دلی و ہمت کو کام فرمائین اور بتوجہات عالیات ابلاغ قیمت سے مشرف فرمائین تو زہے قسمت - والسلام

برقیات از باب افغانستان ملخص از شمس مدراس

اگرچہ اصل عبارت شمس سے بجنسہ عبارت ہماری ماتی نہین تاہم حاوی مضامین شمس کو ہی باختلاف احرف یسیرہ کا باعث تقدیم و تاخیر عبارت ہے کہ تا یہہ اصل عبارت شمس کی پر ضرور ہے کہ غالبًا موافق محاورہ اردو کے نہین -

میجر سانڈیمان کے یہان خبر پہنچی کہ میر افضل خان نے امیر کابل کو یہہ اطلاع دی کہ قندہار پر انگریزی فوج کے ساتھ مقابلہ اچھی طرح بجز اسکے کہ اور فوج مدد کو آوے ممکن نہین کمسریات کو حکم ہوا کہ جلال آباد مین اتنا آذوقہ بہم پہنچایا جاوے کہ تین مہینے دس ہزار آدمی کو کفایت کرے - شمس -

سیول ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ امیر کابل ۱۳ ستمبر کو کابل سے مع اپنی بیگمات و مستورات کے کہین تشریف فرما ہوے انکی ساتھ بہت سارا خزانہ بھی غالبًا ہوگا افواہًا مشہور ہے کہ ارادہ امیر صاحب یہہ ہے کہ راہ تاشقند سے پای تخت روس کو جاوین اور مقصود روس کو جانے سے یہہ ہے کہ استغاثہ شاہان یوروپ سے درباب اپنے کرین اور انکو اپنا دادخواہ بنائین - منہ

نقشہ مقامات جنگ افغانستان

یہہ نقشہ نہایت صفائی و درستی سے مطبوع ہوا ہی اور ہمارے یہان موجود ہی مقامات جنگ غایت خوبی و خوش اسلوبی سے اسمین بتلائے گئے ہین گو یا گھر بیٹھے سیران مقامات کی کرلیجے جن شایقین کو خواہش اس نقشہ بے مثل کی ہو درخواست طلب موقیمت ۴ر علاوہ محصول ڈاک لفف آنکے ہمارے مطبع شمسیہ مین بھیجین بلا تامل ارسال خدمت ہوگا - منہ - مشتہر شمس الاخبار مدراس -

لندن ۲۴ دسمبر - آج صبح کے اخبار اسٹینڈرڈ مین ایک دلکش مضمون چھپا ہے جسمین اسبات کی تائید کی ہے کہ شیر علیخان کے عوض یعقوب خان مقرر کیے جاین بشرطیکہ یعقوب خان ان امور پر راضی ہون کہ سرحدی تیم کیجائے - برتش افسر رہنے پائین اور روس سے کابل قطع تعلق

کرے - ڈیلوک آف ایڈنبرو اریڈمرل مقرر ہوے -

پشاور - ۲۳ دسمبر دربارہ بازار پر بلامزاحمت قبضہ ہوگیا اکثر گاؤن ویران کردئے گئے - خرخواہ عالم میراخور نے جو حال مین بہت ستا رہا تھا قضا کی گمان ہے کہ اوسکے رفقاین سے کسی نے اوسکو زہر دیدیا -

۲۱ ماہ حال کی شام کو ہماری فوج نے جلال آباد پر قبضہ کرلیا اور کسی نے مقابلہ نہین کیا روسا قصبہ نے ہماری فوج کے پاس رسد پہونچائی - منہ

امیر صاحب کابل سے بھاگ گئے اور یعقوب خان کو رہا کرکے تخت پر بٹھایا - مشہور ہے کہ وہان آجکل طوایف الملوکی کیفیت ہے - سر سیمرون نے سخت حکم دیدیا ہے کہ کوئی شخص بغیر پاس کے خیبر سے نہ جانے پائے - منہ

قرم براہ تہل ۲۴ دسمبر قرم مین فوج جمع ہوگی صرف جنرل تہلوال کا بریگیڈ یہان نہین آویگا جو کہ کوتل مین ہے اور تہوڑے تھوڑے حصہ فوج کے مقام حبیب قلعہ اور ابراہیم زئی مین ہونگے -

جنرل سابر آئش پرسون موضع صدر اور ابراہیم زئی کو گئے تھے یہہ دونون موضع شیبی میدان قرم مین ہین جہانپر ایک ملا جہاد کا وعظ سناتے تھے یہان پر تار برقی کا تار بھی کاٹا گیا تھا اور بہت سا تار لوگ لے بھی گئے ایک سوار کا گھوڑا اور دو اونٹ بھی مارے گئے تھے -

یہانپر بروقت استفسار کے تصدیق ہوی کہ ملا جہاد کا وعظ کیا کرتے تھے اس ملا کا گھر اور اسباب سرکار نے جلادیا مگر یہہ خود فرار ہوگیا تھا - پانچ ملک بطور یرغمال کے یہان آئے ہین - اور اس موضع پر نو سو روپیہ جرمانہ ہوا - ان صورتون سے امید ہے کہ سب طرح امن وامان ہوجاوے -

ہرت سنگھ سپاہی اونتیسوین پنجابی پلٹن کی جنرل کورٹ مارشل سے تحقیقات ہوی جرم یہہ تھا کہ اوسنے چاہا کہ غنیم کو یکم دسمبر کی رات کی خبر دے لہذا اوسکو سزاے موت کا حکم ہوا پورا حال اس مقدمہ کا آپکے پاس بذریعہ ڈاک کے پہونچیگا غالبا کل تمام فوج کے روبرو حکم سزا کی تعمیل ہوگی -

تار برقی کی خبرون کی آمد ورفت قلعہ قرم سے ابتک قایم ہوجاتی اگر لوگ تار نہ کاٹا کرتے - امیر شیر علی خان کے کابل سے بھاگ جانے اور تقرری یعقوب خان کی بطور گورنر کے صحیح خبر ہمکو پہونچی -

اشتہار جو امیر شیر علیخان نے مسلمان سپاہیون اور عوام مسلمانون کے مذہبی جوش دلانے کے لئے جاری کیا تھا اوسکی نقل مجھکو ملی - مین نے بذریعہ ڈاک آپکو (پانیر) بھیجی ہے

وائینا ۲۴ دسمبر - اخبار نیو فری پریس بیان کرتا ہے کہ سلطان نے حکم دیا ہے کہ سرحد نوٹ نیگرو کا بندوبست کیا جاے اور یہہ لکھا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی گفتگو کررہی ہے کہ جدید ٹرکی قرضہ کرے اور یورپین شاہ کی ذمہ داری ہو - منہ

پشاور - ۲۶ دسمبر سننے مین آیا ہے کہ جلال آباد کو ہدایت بھیجی گئی ہے کہ صلح کی گفتگو یعقوب خان سے شروع کرین لیکن برٹش کے لوگ اس ذمہ داری سے انکار کرتے ہین کہ یعقوب خان گدی نشین ہون گے بہت سا غلہ بازار اور موضعون

مین جمع کیا ہوا تھا وہ گیا وہ برج اوڑا دئے گئے۔

دناکہ براہ جمرود - ۲۷ دسمبر - ایک عمدہ طریقہ سے دو فلانگ کالم نے میدان مقام بازار پر حملہ کیا یہہ دناوا دناکہ لورعلی مسجد سے ہوا تھا۔

جنرل ٹنکر یہان سے بوقت سہ پہر ۹ تاریخ کو مندرجۂ ذیل فوج لیکر روانہ ہوے تھے۔ تین سو سپاہی ستر ہوین پلٹن کے دو سو پچاس ستائیسوین پنجابی پلٹن کے سو سکھہ دو کوہی توپین اور نصف کمپنی سفر مینا بازار کے میدانمین دوسرے دن پہونچے تھے اور جنرل تاد کی فوج کے ساتھہ راستہ قایم ہوا اس فوج مین تین سو سپاہی پانچوین فیوزیلیری پلٹن کے دو سو سپاہی ۵۱ پلٹن کے پانسو دو سپاہی گورکھا پلٹن کے اور چار سو میر داڑہ بٹالین کے چار کوہی توپین اور ایک مرچ تیرہوین رسالہ بنگال کا۔ جنرل تاد علی مسجد سے ۲۰ تاریخ کی شام کو روانہ ہوے تھے اور دلالی مین دوسرون پہونچے کچھہ سرگروہ زکا خیل فرقہ کے شرطین کرنے آئے تھے اونکو دوسرے دن ۹ بجے تک مہلت دی گئی اوسکے بعد وہ آئی اور چاکچھہ باتین بنائین پس جنرل تاد نے فوراً ایک بڑی سی فوج بھیجی جسنے راستہ چنیار پر قبضہ کیا۔ اوس فوج سے کیا کارروائی ہوی مین نہین بیان کرسکتا۔ جنرل ٹنکر کے کالم فوج نے بازار کے میدان مین جسقدر گھاس کی تالین تھین سب جلادین وہان کا ایک باشندہ بھی نظر نہ آتا تھا دو برج اوڑا دئے گئے اور جھونپڑے اور دیگر مکانات بھی کئی میل تک جلادئے گئے اور اوجاڑ دئے گئے۔ کالم فوج نے ۲۱ تاریخ کو مقام گھاٹی نانن مین قیام کیا یہان پانی نہایت کم تھا ایک شخص آگے کے کارروان کا زخمی ہوا۔ جانگہہ مین زخم لگا۔ دوسرے دن جیسے کہ کالم آگے بڑہتا تھا تو یکایک بہت سی گولیان پہاڑون سے چلین جو بائین جانب تھے گھاٹی نہایت تنگ تھی باربردار کے جانور راستہ روکے ہوے تھے اوس وقت معاملات نہایت نازک معلوم ہوتے تھے آٹھہ بجے سے ایک بجے تک برابر گولیون کی بوچھار رہی اور خوب ہی روانی سے چلنا انکا قایم رہا جان پاول ۲ پلٹن کے جنکو پہلے دن بھی گولی لگی تھی اور یہہ زخمی تھے اور ڈولی مین جاتے تھے کہ قضا عذ اللہ ایک گولی اور ڈولی مین لگی کر اوسی جگہہ سر ہو گئے اوسی پلٹن کا گورہ بیشمار بھی زخمی ہوا۔ جانگہہ مین گولی لگی تھی یہہ بھی مر گیا ایک نایک ستائیسوین پنجاب ہندوستانی پلٹن کا بہت زخمی ہوا اور ایک سپاہی سفر مینا کا پہاڑ پر چڑہتا تھا کہ گولی شانے مین لگی جسنے ہڈی کو چور کر دیا۔ اس کالم فوج کے سپاہیون نے بلحاظ خیال نہایت خراب و مشکل راہ کے خوب عمدہ کام کیا۔ ایک جانور بھی باربرداری کا گم اور تلف نہین ہوا۔ وہ مقام جسپر سے کالم فوج گذرا تھا وہان یوروپین کبھی پہلے نہین گئے تھے اثر اس سزا کا ایسا ہوا کہ زکا خیل متنبہ ہو جاوینگے کہ سرکاری فوج بآسانی وہان تک پہونچ سکتی ہے۔ جنرل ٹنکر مع ہیڈکوارٹر دوسری بریگیڈ کے ستر ہوین پلٹن کے ساتھہ کل لساول کو روانہ ہونگے۔

ایک حکم جاری ہوا ہے جسمین سپاہیون کی بہادری اور انکے کارنمایان کا شکریہ ہے جو چار روز انہون نے باہر رہکے مین

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ و فتح قریب

مورخہ ۱۵ محرم الحرام

بحمد اللہ در مبحث مذہبی
ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب

چہ اخبار مطبوع اہل جہان
نفیس و لطیف و عجیب و غریب

پی سال تاریخ اعجاز گفت
کہ نصر من اللہ فتح قریب

منشور محمدی

۹۶ ۱۲ھ

یَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ

نمبر ۳ | بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ | جلد ۸

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ — توریت بلا توریہ انجیل بہ تجمیل — گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ
فرمانِ رسولانِ سلف ساختہ مرفوع — توقیع خطِ آیتِ منشور محمدؐ — توریت و ہم انجیل برافتادہ بتہلیل — چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قطعات تاریخ جدیدہ جلد ہشتم سنہ ۱۲۹۶ منشور محمدی از جناب اعجاز رقم منشی محمد عبد العزیز صاحب ساکن گوالیار

چہ اخبار مطبوع اہل جہان — نفیس و لطیف و عجیب و غریب — بحمد اللہ در مبحث مذہبی — ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب
پی سال تاریخ اعجاز گفت — کہ نصر من اللہ فتح قریب

چہ اخبار حامی تثلیثیان — گزو خوار اقوال تثلیث شد — نو شتم سن عیسوی این چنین — کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را — منشور محمدی است ضابط — تاریخ بہ بین و زبر و بین — منشور محمدی مسلط
۱۲ ۹۶

مثنوی

ہی حمد و ثنا اُسکو لایق — جو ایک ہی دو جہانکا خالق
ہر عیب سے پاک ہی خداوند — وہ سب سے جدا ہے اور برتر
صورت مین نہ خلق کے مویدا — ہمسر جو بنی کو اپنے بھیجا
جن و بشر کے پیشوا ہین — برتر ہین جو جملہ اصفیا سے
سبحان اللہ جنکا منشور — تثلیث کے نقش کو مٹایا
بدعت کو کیا ہی خلق سے دور — عیسی کی ہی روح کو تسلی
پھر موسویون کو کیا ہی یارا — منسوخ ہوے ہین سب صحیفے
اس نور خدا کے سامنے کب — تا حشر ہے حکم اسکا جاری
پھوکے سے یہ نور اسکا گل ہو — تائید کرین بصدق دل سب

بی بی نہین اُسکو اور فرزند — عالم مین نہین کسیکے اندر
عیسی کی نہ شکل سے ہی پیدا — کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا
جو ہر دو سرا کے معتقد ہین — سرور ہین جو سارے انبیا کے
شاہون کو کیا ہے زیر مقہور — توحید کو کھول کر بتایا
سنت سے کیا دلون کو پر نور — موسی کی ہی جان جس سے تازی
لب کھول سکینگے کب نصاری — منشور محمدی کے آگے
رخشندہ ہون شمس اور کوکب — قایم ہے اُسیکو نور باری
گھیریگا یقین سب جہان کو — توفیق ہو مومنون کو یارب

شرح قیمت سالانہ اجرا منشور محمدی معہ اعلان ضروری

قیمت سالانہ اجرا ہذا مع محصولہ اک بنظر کفایت حضرات مشتریان صحیح ہی جن حضرات خیر خواہان دین محمدی علی صاحبہا الصلوات والتسلیم کو اشتراء اسکا منظور ہوا رسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت وخواند زبان داد پسند قیمت واجرا متعلق سانحہ ناظم مطبع المومی بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور صانہا اللہ عن الشرور کے ہی صاحبان ہم عالیہ قیمت بواسطہ منی آرڈر خزانہ عامرہ سرکار وبانو اسے خط رجسٹر شدہ ڈاکخانجات معمولہ سرکار کے مطبع مین ابلاغ فرمایا کرین معاہدہ ابلاغ قیمت مابعد کو بوجوہات چند درچند ہو نہین سکتا جو اسکے طالب ہون وہ اول وہلہی قیمت سے سرفراز فرمائین باعتبار اجرای اجزا سنین ماضیہ یہان تک کہ تھی مشتریان بادقار سے سرزد ہوئی ہے کامل ان عرصہ مین ایکہزار روپیہ کلدارذمہ مشتریان صاحب مطبع کا رہگیا اور کوئی صاحب اسکا خیال نہین فرماتے باآنکہ یہہ بر چہ بنظر امداد مسلمین وابطال فرق زایدہ کے جاری ہوتا ہے اس باب مین ہمدردی اسلام مجوز اسکی ہے کہ جمیع مسلمین ومعاشرین مومنین خود بخود سبقت اسکی اعانت مین فرمایا کرین یہہ تو ہوا ہی نہین یا کسی ہے ہو ہی نہین کے ادلی اخراجات اجرائے اجزا صرف ذمہ صاحب مطبع ہین فی الحال بوجہ خسارات ونقصانات عدیدہ کارخانجات دیگر صاحب مطبع بصد لحاح حضرات مشتریان کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ اب برخلاف سنین ماضیہ ارسال نقود وابلاغ مبالغ سے جلد جلد امداد فرمایا کرین -

غزل نعتیہ

ہی بجا اس رشک سے باہم جدال عرش وفرش
ہی نصیب فرش وہ نور جمال عرش وفرش

استواء حق وہان ہی یہان نزول مصطفےٰ
اول وآخر ہے کیا فضل وکمال عرش وفرش

کسطرح خاک مدینہ مین ملی یہہ میری خاک
ایدل مشتاق کیونکر ہو وصال عرش وفرش

حامل عشق خدا او مصطفےٰ انسان ہوا
بہر ماہی ملک ہے احتمال عرش وفرش

فرش راہ مصطفےٰ ہو کر مقیم خلد ہین
خاکسارانِ محبت ہین مثال عرش وفرش

مہر دیدار قدم تابان دل حادث مین تھا
کیون ہو معراج مین مکشوف حال عرش وفرش

جو ہین مدفون مدینہ عرش کے سایہ مین ہین
سائبان رحمت اونکو ہین ظلال عرش وفرش

جن پی صلی اللہ ہی درود وہ عالم کیا عجب
رحمت اوپر ہوئی منقال ثقال عرش وفرش

شامل امت ہین یون وہ رحمۃ للعالمین
جسطرح وسعت مین باہم اشتمال عرش وفرش

بار عزت ہی وہان بار رسالت ہے یہان
پیش امر حق ہی کیا کچھ امتثال عرش وفرش

یہان بدینے مین وہان جنت مین حاضر یہہ فقیر
قرب احمد مین رہے یا ذوالجلال عرش وفرش

در بیان قواعد دین نصاری کہ بجز چند کس

اجماع جمہور ایشان بران است و در بیان انکہ ردیصریح بر ایشان در ہر قاعدہ از اناجیل ایشان ثابت میشود از کتاب تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

واضح ہو کہ قواعد دین نصاری کی پانچ ہین اول تعطیس دوم - ایمان بر تثلیث سوم - اعتقاد التحام اقنوم - اقنوم ساتھ ہم الف اور لون کے اصل ہر شی کو کہتے ہین اور اصطلاح نصاری مین اقنوم تین ہین وجود حیات علم اور انکو باپ بیٹا اور روح القدس بھی کہتے ہین +

ابن کا بطن مریم مین چہارم ایمان قربات پر کیسا رکھا جاہے - شرح قربات مین آیندہ ذکر اسکا آویگا +

پنجم اقرار کرنا تعطیس کا ساتھ جمیع گناہون کے - اسکا ذکر بھی اسکی محل پر آویگا +

پہلا قاعدہ تعطیس کے بیان مین - لوقا نے اپنی انجیل مین لکھا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہے تعطیس کی جنت مین داخل ہوا جسنے تعطیس نہ کی اسکے لئے جہنم ہے وہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا - اسی سبب سے اعتقاد نصاری کا یہہ ہی کہ داخل ہونا جنت مین بدون تعطیس کے نکن نہین - اس صورت مین ان پر یہہ وارد ہوتا ہی کہ تم حق مین ابراہیم اور موسی اور اسحاق و یعقوب و جمیع انبیا علیہم السلام کے کیا کہوگے آیا وہ جنتی ہین ضرور تو یہہ ہے کہ کہین تمان وے سب جنت مین ہین جب کہا جاویگا یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ وے جنتی ہون حالانکہ ان تمام کو التفاق تعطیس کا نہوا اس سے جواب نصاری کا یہہ ہی کہ انشاء اللہ یعنے ختنہ کرانا اسکو کافی تھا کہ وعوض تعطیس کے ہی پھر انپر یہہ وارد ہوتا ہی کہ تم حق آدم و نوح اور انکی ذریۃ بصلبی مین کیا کہوگے کہ یہہ تمام ختنہ اور تعطیس سے بے نصیب ہین اور نص اناجیل اور اجماع علماے تمہارے یہہ ثابت ہی کہ وے جنتی ہین نصاری کے نزدیک اسکا جواب نہین جواب اسوقت دو پاک مین ایہانتر کی ختم ہوتی ہے) حقیقت یہہ ہی کہ یہہ قاعدہ جوان لوگون نے اپنے ایجادون مین اختراع کیا ہی اللہ اور اسکے رسول پر محض افترا ہی اور صفت اس تعطیس کی یہہ ہے کہ ہر کنیسہ مین ایک حوض سنگ صاف سے بنایا جاتا ہے اسکو قسیس پانی سے بھر دیتا ہے اور کچھ کلمات انجیل کے اسپر پڑہتا ہے اور بہت سا نمک اور کچھ روغن بلسان بھی قسیس اس حوض مین ڈال دیتا ہے درصورتیکہ کوئی مرد بڑی عمر والا ہو اور وہ نصاری ہو کر تعطیس کیا چاہے تو اسپر چند بزرگ نصاری کی معہ قسیس حاضر ہوتے ہین اور بنا بر مزعوم اپنے اسطرح شہادت دیتے ہین کہ یہہ تعطیس خدای پاک کے روبرو ہورہی ہے اور قسیس حوض کے قریب ہوکر اس مقالہ سے تقوّل کرتا ہی کہ او فلانے نصرانیت جسکو کہتے ہین یہہ ہے کہ (معاذ اللہ) خدا تین مین تیسرا ہے اور تجھکو بپتسمہ دیتا ہون باسم اللہ یا چاہے کہ مین بلا تعطیس جنت مین داخل نہ ہوسکونگا اور رب ہمارا عیسی خدا کا فرزند ہے اور وہ بطن مریم مین جو مانا عیسی کی ہین صورت پکڑ کر انسان اور الٰہ ہوگیا پس عیسی مسیح باعتبار جوہر اپنی باپ کے خدا ہین اور بنا بر جوہر اپنی ماں کے انسان اور وہ مصلوب ہوا اور مر بھی گئے اور بعد تین دن کے اپنی دفن

[illegible] اور قیامت کے دن درمیان خلق کے جو حکم کریگا عیسیٰ مسیح
ہین اور ہمکو چاہیے کہ جمیع اہل کنیسہ جو جو امور پر ایمان لائے
ہین تو بھی ایمان لاوے (پھر قسیس کہتا ہے) کیون میان
تو ان تمام باتون پر ایمان لاچکا وہ کہتا ہی کہان لاچکا اس
وقت قسیس ایک برتن اس حوض سے بھر کر اسپر دالدیتا ہے
اور کہنے لگتا ہے کہ ہم تجھکو نام سے باپ اور فرزند اور روح القدس
کے غسل دیتے ہین پھر پانی کو اسکی جسم سے کپڑے سے صاف
کر دیتا ہی یہہ مرد اُس وقت دین نصاریٰ مین داخل ہوچکا یہہ
تعطیس جسکے عمر دراز کی ہوئی اب تعطیس نصاریٰ کے لڑکون کو
بھی سنا چاہیے یہہ ولادت کے آٹھوین دن ہوتی ہے ان
لڑکون کو انکے باپ کنیسہ مین لیجاتے ہین اور کوئی اپنے
فرزند کو قسیس کے روبرو رکھدیتا ہے تو قسیس کلام متعدم اندر
عقاید سے اسکو مخاطب کر تکلم کرتا ہے اسکی ماں اور باپ اپنے
قول سے اپنے لڑکے کی طرف سے جواب دینے لگتے ہین اور
تصدیق مقولہ قسیس کی کرتی ہین پھر اپنے گھر لیجاتے
ہین اب یہہ لڑکا نصرانی تصور کیا جاتا ہے اسکو بھی جانا چاہیے
کہ جس پانی کو قسیس کنیسون کے حوضون مین رکھا کرتے ہین۔
بعض پانی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برسون اور مدتون وہ پانی
متغفن و متغیر نہین ہوتا بنابرین عوام نصاریٰ کو اس سے
تعجب ہوتا ہے اور اعتقاد اسکا کرنے لگتے ہین کہ یہہ برکت
قسیس اور کنیسہ کے ہی اور ان عزیزون کو یہہ معلوم نہین کہ
یہہ بوجہ کثرت نمک اور روغن بلسان کے ہے اور ان دونون

چیزون کی یہہ خاصیت ہے کہ پانی مین ڈالے جانے سے
اسکو متعفن ہونے نہین دیتین اور قسیس نمک و روغن کو
ایسے وقت اس پانی مین ملاتا ہے کہ کوئی عوام سے دیکھنے نہ پاے
یا کبھی رات کو اُسنے ملا دیا (اور عوام کو اعتقاد اسکے تبرک
ہوگیا) اور یہہ امر منجملہ مکاید قسیس کے ہے جو گمراہون مین
(وہ تصرف کرتا ہے) مین نے بھی (صاحب کتاب تحفۃ الاریب)
زمان جاہلیت مین اپنے جب نصرانی تھا ایک زمانہ تک
ایسا کیا ہے اور بارہا بہترے نصاریٰ کو اسمین غوطہ دیا ہی
اللہ کا شکر ہے جسنے حق و معرفت کی طرف ہدایت فرمائی
اور بہ برکت سید الاولین والآخرین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ
وازواجہ الصلوات مجھکو انہیرلوگون سے نکالا اور نور واتقان
کے طرف لایا۔ دوسرا قاعدہ وہ ایمان باتثلیث ہے
اور نصاریٰ کی نزدیک بدون اس اعتقاد کے دخول جنت ممکن
ہین کس لیے کہ انکی اوائل کے ائمہ ضلالۃ و کفر اور گمراہ کرنیوالون
نے اسپر اپنی شہادت دے ہی انکا ایمان مطابق انکی قول
کے یہہ کہ اللہ تعالیٰ تین مین تیسرا ہے اور عیسیٰ مسیح اللہ کے
فرزند ہین اور انکی لئے طبیعتین ہین ایک ناسوتی (عالم
اجسام) دوسری لاہوتی (عالم ذات الٰہی) اور یہہ دونون
طبیعتین ایک شئی ہوگئین لاہوت (معاذ اللہ) انسان مخلوق
مخلوق تام ہوگیا اور ناسوت (حاشا) الٰہ تام خالق غیر
مخلوق اور بعضونکا یہہ قول ہے کہ مراد تین سے اللہ اور عیسیٰ
اور مریم ہین ایسے قائلون کے کفر مین کچھہ شک نہین اور
صاحب عقل سلیم کبھی اسمین شک نکریگا اور ہر امر کے حق مین

جسکو عقل سے مساس ہے بلا شک حکم کریگا کہ اسپر واجب ہی
کہ اپنے نفس کو اعتقاد سے اس بہتان فاسد و باردہ حرام
و رذیل کے بچائے رکھے جس کفر سے عقل تر کون کی بھی تنزیہ
کرتی ہے اور اس پر اور اسکے قائلین پر ذوالالہام ہنستے
ہین اس افتراء و تقول پر انکے یہہ لازم آتا ہے کہ ذات
عیسیٰ مسیح کی مثل ذات اللہ کے ہو اور انکے لئے علم و قدرت
خداوندعالم کے ثابت کیجائین اور جمیع صفات ازلیہ مین بھی
شیوہ مرعی رکھا جاے حالانکہ یہہ باطل ہے اور بیان و تصریح
اسکی باطل ہونے پر خود انکے کتب ہین انجیل مارکوس فصل ۱۳ اور
(۳۲) حواریون نے عیسیٰ مسیح سے پوچھا کہ وہ ساعت جسکو قیامت
کہتے ہین کب ہے در جواب کہا کہ اسدن کو سا کنان آسمان
تک نہین بتلا سکتے اور اسکا علم کسیکو نہین سوا اکیلے باپ
کے یعنے اللہ تعالی کے فصل ۲۴ (۳۶) متا مین بھی اسیطرح
ہے یہہ اقرار عیسیٰ علیہ السلام کا ہے کہ آپ ناقص العلم ہین حتی کہ
علم انکا ملائکہ سے بھی کم ہے اور اللہ صاحب علم ساعۃ اور اسکے
قیام کے ساتھ متفرد ہے اور عیسیٰ علیہ السلام جانتے نہین
مگر وہی جو اللہ تعالی نے انہین جتلایا اور معلوم کرایا انجیل متا
فصل ۲۶ جب یہود نے عزم عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا کیا تو
آپ اس رات متغیر ہوگئے اور آپ سخت غم زدہ ہوے پس
جو مغموم ہوا متغیر ہوا وہ ابن اللہ کیونکر ہوسکتا ہر عقل صحیح
اسپر یہ حکم کریگی ہے کہ اس قاعدہ پر انکے قول سے شنیع
کوئی قول نہ ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی دونون طبیعتین یعنی لاہوتی
اور ناسوتی شخصی واحد ہو گئین یہہ انکے قول سے قبیح تر جو کہتا ہے

آب و آتش اور نور و ظلمۃ ایک ہین اور یہہ امر محال اس وجہ
سے ہی کہ ہر فرد دوسرے کیلئے ضد ہے و آنا انکا کہ خالق خلق اپنی ذات
و صفات سے اپنی مخلوق سے بے پرواہی اور اپنی عظمت و
کبریائی مین شبیہ شئی سے کسی فہم کے پاک و مقدس ہے کیونکر
قرار دادعقل سلیم کا ہوگا کہ (حاشا) اوس نے بعض مخلوقات
مین اپنی مزاج پکڑا ہے تا انکہ وہ اسکے ساتھ ملکر شئی واحد
ہوگیا اللہ ملک حق مشرکین کے شرک سے بلند تر و برتر ہے بھلا
جب انکا ناسوت مرچکا تھا تو لاہوت انکا کہان تھا حضوصًا
جب نصاری کا یہہ قول ہے کہ دونون متحد و ممتزج و ملتحم تھے
اور کونسی شئی ایسی ہے جو باہم انکی مفرق ہو جب انکا جسد ناسوتی
حسب مزعوم انکی کو زونکی مار کہاے اور سر مین انکی کانٹی چبھائی
جائین اور وہ صلیب چڑھائے جائین اور نیزے انین گڑائی
جائین حتی کہ وہ جزع و فزع سے چلاتے ہوے مر جائین
انکا لاہوت انکا لاہوت ناسوت سے کہ ہرگز غایب ہوگیا۔
برطبق تقول نصاری بنابر ممازجت والتحام وہ (لاہوت)
شدایدکے ساتھ بھی لازم ہے (کہ باوصف ممازجت والتحام وہ
ناسوت سے کیونکر منفک ہوسکے) (اسکے ساتھ نصاری کا
زعم حین کہ لاہوت انکا صلیب و قتل کے وقت انسے جدا ہوگیا
وہان سے جہنم مین اترا اور اس زمانہ تک ناسوت انکا قبر مین
مقبون رہا پھر تک کہ لاہوت نے اسکے جانب رجوع
کرلیا تو جی اٹھا (اور زندہ) انہین رجوع کر آسمان پر صعود
فرمی صورت کے چڑھ گیا۔ یہہ تمام تخاذیل باطلہ انکے ہین جو
محصلہ کر یک دقصاے یہہ ہین جنکی اجازت عقل سلیم نہین

نہین دیتی اور یہہ زعم کہ عیسیٰ کی دونون طبیعتین شئی
واحد ہوگئین کیونکر راست ہوسکتا ہی باانکہ انکی اناجیل
اس پر شاہد ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بجز طبیعت واحدہ
آدمیت دوسری طبیعت نہ تھی اور برہان اسپر قول متاکا ہی
تیرھوین فصل (۵۷) انجیل متا عیسیٰ علیہ السلام جب آپ اپنے
شہر سے جہان پیدا ہوے تھے انتقال فرمانے لگے تو لوگون
نے انکی تحقیر کی تو فرمانے لگے کہ نبی حقیر گنا نہین جاتا مگر اپنے
شہر مین یہہ اقرار مسیح کا ہی کہ آپ بمجملہ انبیا ہین اور جمیع
انبیا علیہم السلام کو ایک ہی طبیعت آدمیہ ہوتی ہے اور موید
اسکی وہ ہے جو شمعون الصفا رئیس حوارئین نے یہود سے
جب یہود عیسیٰ مسیح کی کچھ تنقیص کرنے لگے کہا کہ ای مردو
بنی اسرائیل کے میری بات سنو مسیح علیہ السلام ایک مرد
تھے جو تمہارے ہدایت کے لئے ساتھہ قوت و تائید اور ان
معجزات کے جو اللہ تعالیٰ نے انکے ہاتون پر جاری فرمایا ظاہر
ہوی تم نے انکے ساتھہ کر کیا دیکھو کتاب قصص الحوارئین
فصل دوسری (۲۲) اور یہہ کتاب نصاریٰ کے نزدیک مثل
انجیل کے ہے اس سے واثق تر کونسی خبر اور کونسی عادل تر
شہادت ہوگی اور یہہ شمعون الصفا وہ مرد ہے جسکی
ذکر سے نصاریٰ تبرک دہونہ ہتے اور اسکی فضل اور
کثرت صلاحیت پر ایمان لاتے ہین اُسنے در باب عیسیٰ ع
گواہی دی کہ وہ آدمیونکی قسم سے اور بمجملہ انبیا علیہم السلام
ہین جنکی اللہ صاحب نے معجزات سے تائید فرمائی اور جو کچھہ
عیسیٰ مسیح کے ہاتون ہوا وہ اللہ کی قدرت سے ہی کچھ
بوجہ کسب عیسیٰ مسیح کے نہ تھا بھلا کہان یہہ حق اور نور
اور کہان انکی ظلمت کفر اور قول (مردود) کو لاہوت
ناسوت سے جب ملحق ہوا تو معاذ اللہ انکا جسد الناسوتی غیر
مخلوق ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک مقام تامل ہے کہ شیطان
نے انکے آنکھون پر ظلمۃ کفر کو کسطرح پھیلا دیا اور کہان تک
ان پر غالب ہوگیا کہ اس محال عقل و عادت پر بھی ایمان
لاچکے اور اس باب مین ان شیاطین اولین کی تقلید
کرلی جو اس عقیدہ شنیعہ مردودہ کو انکے لئے بنا رکھا تھا
نعوذ باللہ من حالہم و مالہم اور لوقا نے اپنی انجیل کے اخیر
مین کہا ہی کہ عیسیٰ مسیح بعد اسکی کہ اپنے قبر سے اٹھہ کھڑے
ہوے دو مردون نے انکے شاگردون سے یعنے قلیوفا
اور لوقا نے اُنسے ملاقات کی انسے مسیح کہا تم کو کیا ہوگیا
جو حزین و غمگین معلوم پڑتے ہو دونون نے جواب دیا کہ
شاید تو مرد مسافر ہے کہ بیت المقدس مین اجنبی معلوم
پڑتا ہے تجھکو معلوم نہین کہ اندرون مسیح کا کیا حال ہوا
وہ ایک مرد مصدق من جانب اللہ تھا اور اپنی قول و
فعل مین عند اللہ و عند الناس صادق تھا یہہ شہادت
مسیح کے شاگرد کی بھی بشیر اسپر ہے کہ مسیح ایک مرد مصدق
من جانب اللہ تھے نہ خالق اور نہ ابن الرفیع اللہ عما
یقول الکافرون علوا کبیرا۔ باقی آیندہ۔

اخبارات تار برقی

کلکتہ ۷ جنوری۔ جنرل ماربرٹس کے پاس سے جو خبر
مرسلہ ۶ جنوری آئی اوس سے معلوم ہوا کہ وہ ماچال کو

جنرل رابرٹس صاحب مقام یعقوبی مین گئے اور امید تھی
کہ مقام ماتن تک پہونچ جائینگے + مقام خوست کی چھاؤنی
دو میل کے قریب ہے - محمد اکرم خان دپٹی گورنر خوست یہان
مع اپنے ہمراہیون اور خاص ملکون کے سلام کے لئے حاضر
ہوے - یہہ برسر صلح ہین اور اپنے دفتر کے کاغذات اور قلعہ
ہمارے سپرد کرینگے کاغذات مین خوست اور قرم کی کل مالی
کارروائی درج ہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ ہمپر بھروسہ
کرتے ہین - ہم سمجھتے ہین کہ اکرم خان نے یہہ اطاعت کا برتاؤ
سردار ولی محمد خان کی تحریک سے کیا ہے جسکے اکرم خان نائب
ہین - ولی محمد خان نے اکرم خان کے بھائی کو حال مین کابل سے
بھیجا تھا کہ اکرم خانکو فہمایش مناسب کردین - اکرم خان نے
بیان کیا کہ چھے دن کا عرصہ گذرا کہ ولی محمد خان زرگون شہر
مین تھا اور یعقوب خان کابل مین - کابل خیل وزیری
جرگہ اب کمپ مین ہے اور ہمارے ساتھ ماتن کو جاتا ہے -

بمبئی ۸ جنوری - بمبئی گزٹ کو کرانچی سے تاربرقی آئی
اوس سے معلوم ہوا کہ جنرل فیرنیم ماہ حال کو داور سے جیکب
آباد واپس آئے اور جنرل پریمروز سے فوج کی کمان لی
جو ابین سکھر اور داور کے ہے - جنرل فیر صاحب اس آمد و
رفت طریقہ حال سے خوش نہین ہین - ایک جدید سڑک
کا بندوبست ہوا ہے وہ تیار ہو رہی ہے اور کل نالون پر
پل بینگے - سفر مینا کے سپاہی خاص اس کام کے لئے سکھر سے
طلب ہوے ہین - سرداران بلوچستان جنرل فیر کے واپس آنے
سے بہت خوش ہوے خان قلات نے بذریعہ تاربرقی انکا
خیر مقدم کیا فی الحال جیکب آباد مین اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دینگے
افواہ مشہور ہے کہ ۱۰ اسی پلٹن سکھر سے آگے بڑہیگی تاکہ قطع کے
کام فوج مین شریک ہو - جنرل ہوورڈ داز صاحب ۶ جنوری کو روانہ ہوے تاکہ پونا ڈویزن کی کمان لین تاوقتیکہ
جنرل رابرٹس صاحب داخل ہون - فوج اضلاع سندکی کرنیل بیلو
صاحب کمان کرینگے یہہ کمانڈر سرحدی فوج سندہ کے ہین
اور کراچی کی کمان کرنیل یونسی کرینگے - سی باتری دوم برگیڈ
شاہی توپخانہ کا براہ تاتا جرک ۱۱ ماہ حال کو زیر کمان میجر
ڈرسڈیل صاحب حیدرآباد کو روانہ ہوگا -

شکارپور مین گھوڑون کی نمایش گاہ بہت عمدہ ہوی تھی
دو ہزار روپیہ انعام مین تقسیم ہوا -

مقام یاقوتی براہ ہزارہ ۲۶ جنوری جنرل رابرٹس مع
فلاینک کالم کے کل اس مقام کو پہونچے درانی گورنر ماتن سے
آیا تھا وہ آداب بجالایا یہہ رپورٹ کرتا ہے کہ سب طرح امن
ہے اور کہا کہ مین آپ لوگون سے قریب ماتن کے پھر ملونگا
یہہ صدر مقام ہے - جنرل کو امید ہے کہ جتنے درانی کاغذات
ہین وہ سالم ہاتھ آوینگے - ایک سکھ اٹھائیسوین پلٹن کا
قریب کیمپ کے روز روشن سے پہلے مارڈالا گیا مگر قاتل کا پتا
نہین لگا - فقط +

کلکتہ ۸ جنوری - مقام جرنی سے ہمارے سواروں نے فرقہ
وزیری کے لوگون پر حملہ کیا دو آدمیون کو قتل ایک کو زخمی اور
چالیس کو پکڑ گرفتار کرلیا بہت سے مویشی بھی چھین لئے
چوتھے رسالہ اور چوتھی فوج سکھ کے ایک حصہ نے شروع

فریق پر حملہ کیا اور بیماخیل کے ستر آدمیون کو قتل کر ڈالا
ہمارے طرف صرف ایک نایک مارا گیا اور دس آدمی زخمی ہوئے
کہان تک خود کو تلوار سے خفیف زخم آیا - لوٹ مار کرنیوالون
کی تلاش واقعی تنبیہ کی گئی - ہماری فوج اس موقع سے ہی کہ سرحد
پر پورا امن وامان رہے گا - ہان تھوڑی تھوڑی لوٹ مار
شاید کبھی کبھی ہوتی جائے -

جمعرات ۸ جنوری - میر اخور نے قضا نہین کی جو افواہ اس
بارہ مین تھی وہ محض غلط ہے - حوالی پیش بلاق سے چلے
جانیکے بعد انکے ساتھی انکو کابل کے میدان مین موضع تولو
کو لیگئے تھے جو دامنہ گھلجائی کنڈ اتک پر ہے - یہہ موضع انہین
کی ملکیت ہے یہان اپنے مکان مین مقیم ہوئے یہہ بہت
علیل تھے فوراً کابل کو نہ جاسکے مگر شبانہ شب انکے آدمی پھاروں
پر انکو اوٹھا لیگئے اس لئے کہ انکو یہہ خوف تھا کہ سرکاری
فوج اونکی گرفتاری مین کہین شب خون نہ لگائے -
جب کسیقدر آرام ہوا تو کابل گئے اب یعقوب خان کے
پاس ہین گھلجائی کنڈ الکے مسلح ہونیکی کچھہ بھی علامت
نہین پائی جاتی ہے مگر لوٹیرے اسکے گرد جمع ہین تاکہ جو
مسافر ادہر سے گذرین انکو لوٹین -

یعقوب خان کی حکومت کابل مین بہت کمزور ہے لوگون کو ابھی
خیال نہین ہے کیونکہ امیر شیر علی کے بھاگتے ہی کابل مین
کچھہ بدنظمی ہوگئی تھی - ایک قصد امیر کے نادی گارڈ کا
راستہ بلوچستان سے اونکی ہمراہی سے بھاگ گیا تھا مگر انکا
اسبنا یا خزانہ نہین لیگیا جسمذکورہ بالا پر اعتماد کرنا چاہئے
کیونکہ نہایت صحیح طور سے ملی ہے -

تمام غلزی کے رئیس جلال آباد مین ۶ جنوری کو بجز
ایک رئیس کے آگئے تھے -

جلال آباد ۸ جنوری براہ جمرود ۸ جنوری کچھ تاجر
جو کابل سے آئے ہین اونکا بیان ہے کہ چھ پلٹنین ابھی
تگ وہان ہین برف بہت کم گری ہے اور کندالک
کی گھاٹی ابھی تک جاری ہے -

مشرقی جانب جو ملک ہے اوسپر کچھہ فوج نہین ہے یہہ
جز مطابق اور جزون کے سابقہ کے ہے -

ابھی تک یعقوب خان کا ارادہ نہین معلوم ہے -

خوست براہ ہزار پیر ۹ جنوری - ۶ تاریخ کو قلعہ اور فوج
ماتوم درانی گورنر نے دیدیا سب طرح سے شام تک خاموشی
اور امن وامان تھی جب خبر ملی کہ مخل فرقہ کے لوگ پہاڑ سے
اور گرد کے موضع مین ہین رات کو حملہ آور ہونگے پکٹ مستحکم
کردئے گئے اور حتی الامکان کمپ محفوظ کیا گیا - رات بسطرح
خیریت سے گذری - ۷ تاریخ کو خبر ملی کہ مخل موضعون کو
واپس گئے اور بجماعت کثیر گرد جمع ہین جنرل رابرٹس نے
شام کو فوراً کارروائی شروع کی اور جنگ ہونے لگی - بندقون
کی صدا سے یہہ باعیان تھی کہ غنیم نے کمپ کا خوب محاصرہ کرلیا ہے زیر
گمان کہ ریل کف صاف کرکے سارے باغین جانب میدان صاف
کیا اور غنیم پہاڑون پر جمع ہوگیا - سوار گھوڑون سے اور سامان
اسکرمش سے بڑھے اوٹھے کچھہ فاصلہ دونون طرف سے اور
اٹھارہ سو پلٹن تھی - ایک بارہ سو انتیس پلٹن اور دو

توپوں نے غنیم کو داہنے جانب ہٹایا اور باقی اکیسویں پلٹن نے بامداد ایک کمپنی بہتر ہوین پلٹن کے غنیم کو عقب خیمہ سے ہٹایا ۳ بجے سہ پہر کو علی العموم چارون طرف چپ و راست پیش و پس کمپ کے فوج برہی غنیم ہٹایا اور گاؤن جلا دیے گئے ایک ترپ پانچوین رسالہ پنجاب کا وقت پر آیا اور غنیم کو واپسی کیوقت قتل و قمع کیا کمپ کو جب فوج واپس آتی تھی تو غنیم نے گولیان نہین ماریں غنیم کی تعداد تعریبا چھ ہزار ہوگی - ایک دفعدار پانچوین رسالہ پنجاب کا اور ایک سپاہی اکیسوین پلٹن کام آیا اور تین شخص زخمی ہوئے حقیقت مین غنیم کے آدمی سو سے زیادہ مارے گئے ہونگے رات کو امن رہی فوج نے نہایت قابل تعریف مشکل حالت مین کام کیا - اسمین شک نہین کہ غنیم کا ارادہ شبخون لگانے کا تھا واقعی جنرل کو بوجہ اپنی سبقت جنگ کے بہت کامیابی ہوی - اس فتحیابی کا قلوب پر بہت عمدہ اثر ہوگا -

خوست براہ ہزارہ پیر ۸ - جنوری - ۶ تاریخ کو جنرل یہان داخل ہوے - نہایت چستاک سے کابل گورنر محمد اکرم خان نے اونکا استقبال کیا - اور بعد ازان وہ کل کا غذات انتظام جنگ کا تعلق خوست سے تھا حوالہ کردے - ایک وسیع میدان مین مقام قرار پایا کہ کیمپ کی حفاظت نہین ہوی ہوی جب فوج ہزارہ پیر سے چلتی تھی لیکن اوسی شب کو اطلاع ملی کہ بہت بڑے گروہ مغلون کا ارادہ ہے کہ شبخون لگاہین - ہر طرح کی احتیاط کی گئی مگر بغیر کسی حملہ کے شب بسر ہوی - کل صبح مشہد ہوا تھا کہ غنیم آتا ہے واسطے مقابلہ کے کام فوج تیار تھی - وہ بڑھے کچھ دیر بعد ایک ترپ پانچوین رسالہ پنجاب نے دریافت کیا کہ ایک بہت بڑا مجمع موضع ناؤ مین ہے مغلون کا ہی لہذا فوراً جنگ شروع کی گئی - دو سوار ہوتا اور کچھ سوار پانچوین رسالہ پنجاب کے آگے بھیجے گئے اور غنیم کو خوب دبایا - جب غنیم کو پیچھے ہٹاتے ہوے پہاڑون پر پہنچا کیا تو یہہ سوار گھوڑون سے اترے اور قاعدہ اسکرمش سے غنیم کو مارتے ہوے بڑھے - کمک اٹھائیسوین پلٹن اور نمبر ۲ - کوہی توپخانہ کی بھی آگے بھیجی گئی تھی - غنیم نے آخر کار اون پہاڑون مین پناہ لی جو اس سلسلہ کوہستان کی چوٹی تھی سرکاری فوج نے وہان انکا تعاقب نہین کیا اور تاوقتیکہ اس چوٹی پر دادا ہوا غنیم کا وہان سے نکلنا غیر ممکن تھا -

جب یہہ کارروائی بائین جانب ہوتی تھی فرقہ مخالف داہنی جانب اور عقب کیمپ نظر آیا اور سکو یہہ خیال تھا کہ ہمکا فوج بائین جانب متوجہ ہے دھوکے مین یکایک جا پڑینگے ہمارا کوہی باتری کی توپون نے نہایت عمدہ کام کیا غنیم کی صفون کو پچھاڑ دیا اور غنیم کو پراگندہ کر دیا - میجر آسٹورٹ پانچوین رسالہ پنجاب نے تین چالیس سوارون سے مجمع کثیر پر حملہ کیا یہہ دادا نہایت عمدگی سے ہوا تھا - تیس آدمیون کو تہ تیغ کیا اور باقی کو پس پا کیا اور انکا تعاقب کیا اگر اسطرف اور زیادہ سوار ہوتے تو غنیم کی فوج کے بہت لوگ کام آتے - اگلی پلٹن آگے بڑھی اور غنیم منتشر ہوا اور ہمت بھاگتا ہی نظر آتا تھا -

اس موضع جو حوالی مین تھے جنمین سے ہمارے واضح نے

اپنے عیال و اطفال کو ہٹا دیا تھا وہ لوٹنے کے بعد جلادے گئے اور تمام فوج لشکر کو واپس آئی - رات بخیر گذری مگل اور اونکے دوستون کو شکست فاش ہوی غالباً پھر کبھی ایسا حملہ نکرینگے یہہ کارروائی ایسی ہوی کہ ہر ایک کے حوصلہ پست کردئے مختصر فوج سرکاری سے حملہ آورون کو مغالطہ ہوا ہوگا کہ حملہ مین کامیاب ہونگے اس لئے کہ وہ تو چار ہزار سے زیادہ تھے وہ جانتے ہونگے کہ تھوڑی سی فوج ہے جب ایسا زبردست حملہ کرینگے تو زیر کرلینگے +

کمپ براہ قطع ۱۰ جنوری - آج ۴ جنوری کو بسر کروگی کرنیل کینڈی ایک لشکر فتح اللہ قلعہ سے میدان مل کے جانب روانہ ہوا جسمین ۲ پنجاب رسالہ ایک اسکوادرن ۱۵ ہوزار ۲ - توپ ای باٹری اور ۳ سندہ ہارس کی کچھ فوج نمبر ۶ رفل اور ۲۶ پی ای شامل تھی - خبر آئی تھی کہ غنیم مل اور میدان تخت پل کے درمیان مین درہ غالا پر قابض ہے - رسالہ اور توپخانہ نہایت مستعدی سے فوراً آگے بڑہا - دیکھا کہ دو سو سوارون کے قریب اودہر ہین ہماری توپین روغنی لگین - اور توپخانہ نے اچھا کام دیا - غنیم بھاگ گیا کرنیل کینڈی کے رسالہ نے گھاٹی مین انکا تعاقب کیا - اس اثنا مین جنرل بلیس نے مقام حوض سے ایک جماعت کو گرداوری کے لئے بھیجا جسمین ۵ ہوزار اور پہلی پی سی کے لوگ تھے اس فوج نے ایک درہ کی طرف جو چند میل پر جانب مغرب ہے دیکھا کہ غنیم بھاگا جاتا ہے اور کرنیل کینڈی اوکا پیچھا کر رہے ہین فوراً گولیان برسائین تقریباً ۳۰ - آدمیون کو مقتول و مجروح کیا اور سات کو قید کرلیا - ہمارے طرف تین چار آدمی زخمی ہوے آج رات کو جنرل پلیس کمپ مین مقام سیف الدین واقع میدان تخت پل ہین - کرنیل کینڈی مل مین - جنرل استوارٹ حوض مین - جنرل بدلف فتح اللہ قلعہ مین - کل جنرل بدلف ۲۴ پی آئی ۲۲ بلوچ - ایک سو ۱۷ فنٹ - اور فیلڈ پارک لیکر یہان داخل ہونگے - امید ہے کہ کل لشکر تخت پل مین جمع ہو -

قندہار پر قبضہ مقام گلستان کاریز ۱۱ جنوری (مرسلہ کارسپانڈنٹ پایئر) جنرل استوارٹ نے ۸ ماہ حال کو بلا روک ٹوک قندہار پر قبضہ کیا فوج شہر مین ہوکر گذری اور ہیڈ کوارٹر نے قلعہ پر قبضہ کیا -

جلال آباد ۱۳ جنوری (مرسلہ کارسپانڈنٹ پایئر) سڑک خیبر اور دشوار گذار حصہ مابین لوندی کوتل اور لوندی خانہ ان دونون مقام مین اتفاق ناگہانی ہوی تھی اب اسکی درستی ہو نیوالی ہے - امید ہے کہ جو توپخانہ اسکین سے گذرے اوسکو ضرر نہ پہونچیگا - کل یہان تار برقی جاری ہوگی علی مسجد ہوکر تار لگایا جاویگا تندرستی فوج کی یہان پر بہت سنبھل گئی ہے اور پہاڑیون کے بگٹ جو قریب شاگئی کے تھے وہ دور ہو نیوالی ہین اور اون لوگون سے سخت تدارک کیا جاویگا ہون اور سرکاری گاڑی کے پاس نظر آوین -

خیر خواہ عالم

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

میرے معظم دوست جناب مخدم الالقاب میر محمد علی صاحب سلمہ اللہ

رسالہ دار فتح گڑھ کیاواری احاطہ بمبئی نے جو اندرون مقیم چھاؤنی نیچہ بین بنظر اعانت منشور محمدی بطیب خوشی خاطر عدد روپے کلدار کی نوٹ بحر الاسلام مین بھجوائے ینا رسند رسالہ دار صاحب معظم صدر کا شکریہ ادا کرتا ہی قبول جناب ہو۔

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان

جناب مکرم مخدوم و محترم شفیق منظر الطاف اتم حامی دین سید المرسلین منشی نصیر الدین احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مقیم گولہ گھاٹ نے بغایت دریا دلی و عالی ہمتی کوشش فرما عدد روپے کلدار ارسال بحر الاسلام فرمائے اور مجھکو زیر بار احسان اپنا فرمایا منشی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہون اور خط مرسلہ منشی صاحب ممدوح الشان کو بھی جو ساتھ بطاقہ نوٹ کے ارسال فرمایا ہی واسطے ملاحظہ ناظرین منشور محمدی کے درج اخبار کرتا ہون

نقل خط

معدن فضل و کرم مخدومی جناب مہتمم منشور محمدی دام کرمہ تسلیم قبل ازین قطعہ نامہ محبت شمامہ مرسلہ آنجناب عطوفت مآب ورود فرمایا قبل چار پانچ روز کے ایک صاحبون کی سعی بلیغ کا جو واسطے تزیید ایمان مسلمانون کی برابر خدا کر رہے ہین ذکر کر رہا تھا اور بنا بر ارسال قیمت منشور و کسیقدر عطیہ کے یہان کے صاحبون سے کہہ رہا تھا اسیوقت ایک صاحب ہنود مسمی چونی لعل صاحب نے جو فدوی کے ہم نشین تھے مبلغ ایک روپیہ اپنی جانب سے عنایت فرمایا ایک بھائی مسلمان نے بملاحظہ اعطای چونی لعل صاحب عقبا را و ایک صاحب نے عدد عنایت فرمای مجھکو افسوس ان دینی برادرون پر جنکی اسمار سامی فہرست نادہندگان مین شمار کئے گئے ہین اسوقت مبلغ عدد روپیہ کا ایک قطعہ نوٹ مو اپنے نامہ کے ارسال خدمت کرتا ہون قبول فرمائے منشور محمدی ہی دعا گو ہین و جمیع محسنین مثل جناب منشی صاحب ممدوح الصدر حمیت اسلام کو کام فرمابذات خود و یا بترغیب و تحریص خود جو جمیع اہل اسلام کو فرمایا کرین اعانت منشور کی فرمایا کرین تو کیا عجب ہے کہ کبھی اجرای منشور مین سستی و فترت واقع نہو۔

رسید زر سال جدیدہ ۹۶ھ بحری

جو من ابتدای یکم محرم الحرام تا ایندم واصل بحر الاسلام ہوا

جناب نواب مستغنی عن الالقاب رئیس معظم ہندوستان حضرت کلب علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ بابتہ وجہ قیمت منشور

جناب شمس الدین خانصاحب خلیل ساکن ملک کنول

جناب منشی میر محبوب علی صاحب ساکن علیگدہ قیمت منشور

جناب مولوی نجف علیصاحب پرتاب گدہ وجہ قیمت منشور

جناب رسالہ دار میر محمد علیصاحب متعلق فتح لیت کیاواری مقام نیچہ بابت قیمت و عطیہ منشور عدد روپیہ

جناب منشی محمد نصیر الدین احمد صاحب گولہ گھاٹ ملک اشام بابتہ وجہ قیمت و عطیہ منشور عدد

التماس در خدمت حضرات مشتریان منشور

صاحبو بار بار سامو خراش کیا ہوتا ہی اور بار بار تکلیف دہ خدمات ہون خیال فرمائیں [illegible] منشور کا باوصف [illegible] ارسال و بابتہ قیمت منشور [illegible] حمیت اسلامی [illegible] اسکی نہین [illegible] منشور کی چھوڑ دو

دشمنان اسلام را شیعہ تخریب دین محمدی کے کیا کیا کوشش کر رہے ہیں اور ہم افسوس ہے کہ غافل ہیں یہہ وقت ایسا نہیں کہ ہم دامن دوہرکی صورت دیکھیں براہ اعانت منشور کی آبیاری نہمت پر ضروری ہیں آخر کچھ زیادہ آپ سے طلبگار اعانت نہیں صرف وجہ قیمت سے منشور کے مجھے موزز فرمایا کیجئے -

اشتہار

اندرون ہمارے مطبع انجمن الاسلام میں ایک کتاب موسوم باسم المزید فی ترجمۃ قول السدید مطبوع ہوئی ہے اصل کتاب عربی مسمی بالقول السدید مولف اسکے عالم ربانی مفسر کتاب رحمانی محدث احادیث نبی الکریم عبد العظیم مکی حنفی ابن ملا فروخ ابن عبد المحسن رومی ہیں مترجم ترجمہ فارسیہ اس کے جناب مولانا مولوی ابو عبید اللہ غلام العلی صاحب قصوری نے نہایت خوبی سے اسکا ترجمہ کیا ہے اور حاوی اصل عبارت کو بخوبی تمام ہی قیمت کتاب بنظر رفاہیت عام ۶ علاوہ محصول ڈاک ہے کتاب بہایت خوش خط اور عمدہ کاغذ پر مطبوع ہوئی جس صاحب کو منظور ہو بارسال قیمت طلب فرماوین + منشور محمدی بنگلور -

ایضاً - کتاب مجموعہ خطبہ جمعات وعیدین نہایت عمدہ کاغذ پر ہمارے یہاں چھپی ہے کل خطبات جمعہ کے اسمین ۱۷ علاوہ خطبہای عیدین کے ہین اور خطبہای جمعہ مین یہہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ تمام اصلاح اسکے احادیث نبویہ اور آثار صحابہ سے ماخوذ ہین اور خطبہ عید سے ۲ عیدین مشتمل بر مضمون احادیث نبویہ ہے قیمت کتاب بواسطے تسہیل طالبین کے ۲ آنہ

مولف محصول ڈاک مشخص ہوئی اگر مطلوب ہو بنگلور بحر الاسلام سے طلب فرمائین - منشور محمدی -

کوکب ہند کا شرقستان بنگلور پر طلوع فرمانا

مدت دراز و زمانہ دیر باز سے ہمارا منشور ہدایت معمور رفیق مخالفین مین کار خضر فرمایا کرتا ہے اور اکثر عشرہ وارد خدمات مخالفین مین پہونچکے انہین جہالت و تعصب بیجا سے باز رکھتا ہے یقین ہے کہ لمعہ منشور محمدی نے سیاہی تشکیک کو خاطر پادری صاحب سے کچھ محو فرمایا ہو جس کے باعث آپنے اپنے پرچہ کو کوکب ہند کو روانہ فرمانا مناسب نہین جانا ہم امیدوار ہین کہ پادری صاحب موصوف یا تو قایل اقتباس نور از لمعہ منشور ہو جاوین یا قدیم رابطہ خلاف کو بحال رکھکے اپنا کاغذ ہمارے طرف روانہ کرین تا جوابدہی اسکی پوری کیجاوے

اظہار جہالت پادری صاحب

اندرون جناب پادری گولڈ اسمت صاحب بعض علماء مدراس سے بحث مین خائب و خاسر ہونے کے باوجود اور ایک ننگ و عار لگا لا آپنے دو پرچے دربارہ ثبوت زنا نبی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق اپنے زعم باطل کے تحریر فرما بمعرفت بعض اشخاص روانہ خدمت زعیم سرکار محمدی کئے الحمد للہ دون کے اس باطل شبہ کا جواب باصواب انہین کے کتب سے تحریر ہو چکا ہے - انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ درج منشور ہوگا -

معذرت - ناظرین باتمکین اشتہار ہذا کو اطلاع ہو کہ بعض علالت مزاج طبع [illegible]

نصر من اللہ فتح قریب ۹۶

یہ جریدہ مطبع اہل حبان المظفر میں طبع ہوکر نفیس لطیف و عجیب و غریب

مورخہ ۵ صفر ۹۶ھ — بحمد اللہ در مبحث مذہبی ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب — سال تاسیس ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون

منشور محمدی

۹۶ ۱۲

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ — توریت بلاتور یہ انجیل بہ تنجیل — گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خطائیت منشور محمدؐ — توریت و ہم انجیل بر افتاد در تنجیل — چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

چہ اخبار ماحی تثلیثیان — کزو خوار اقوال تثلیث شد — نوشتم سن عیسوے این چنین — کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق را — منشور محمدی ست ضابط — تاریخ بہ بین و زبر بین — منشور محمدے مسلط

نمبر مثنوی غزل جلد

ہی حمد و ثنا اسی کو لایق — جو ایک ہی دو جہان کا خالق — ہی مطلع تجلی مولای مصطفیٰ

ہر عیب سے پاک ہی خداوند — بی بی نہین اسکو اور فرزند — وہ آئینہ ہی قلب صفای مصطفیٰ

صورت مین خلق کے ہو یدا — عیسیٰ کی نہ شکل سے ہو پیدا — اللہ ہی منتہاے تمنای مصطفیٰ

کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا — ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا — کیا شبنم گناہ جہان ہی جو شرمین — یون منقلب الف سے ہوی یاے مصطفیٰ

جو بن و بشر کے پیشوا ہین — جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین — وہ راستی اثر ہی کہ ہو بارہ ست ہین — ہو وقت عذر جوشمین دریاے مصطفیٰ

سرور ہین جو سارے انبیا کے — برتر ہین جو جملہ اصفیا سے — اسکو جہان اضع ہی کیون اصطفا نہو — احول بھی دیکھے جو قد بالاے مصطفیٰ

سبحان اللہ جبکا منشور — شاہون کو کیا ہی زیر و مقہور — دنیا کی عقل ہی ضرر و جہان مجھے — شامل ہی اسم طوبین ہی طاے مصطفیٰ

توحید کو کھول کر بتایا — تثلیث کے نقش کو مٹایا — میرا تو سود محض ہے سودای مصطفیٰ

موسیٰ کی ہی جان جب سے تازی — آباد ہو تبھی دل ویران ہندیہ — درات مین ہون اور وہ صحرای مصطفیٰ

پھر موسویون کو کیا ہے یارا — پیدل ہوا در نبی کی دو انگشت امروہی — تب صادق آئے ہمپہ اطغای مصطفیٰ

منشور محمدے کے آگے — احول بھی دیکھ کے روے بی نظیر — دیکھی جو شان صورت یکتای مصطفیٰ

منسوخ ہوے ہین سب صحیفے — یارب خبر ہو شاہ بہشت مدینہ کو — جلتا ہی نار ہند مین شیدای مصطفیٰ

اس نور خدا کے سامنے کب — رخشندہ ہو آفتاب اور کوکب — انتاج لطف خالق اکبر ہوای فقیر

قایم ہی اسی کی نور باری — تا حشر ہی حکم اسکا جاری — صغرای دل ہو گر پہ کبرای مصطفیٰ

پھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو — گھیریگا یقین سب جہان کو

توفیق ہو مومنون کو یارب — تائید کرین بصدق دل سب

بابت قیمت سالانہ اخبار منشور محمدی

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان چھ ہی حسن خیر خواہان دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو اشتراک منظور ہو ارسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت وخواندہ بہ دو روپیہ قیمت واخبار متعلق ساتھہ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور صانہا اللہ عن الشرور کے ہی صاحبان ہمم عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر خزانہ عامرہ سرکار ویا رقوت خط رجسٹر شدہ ڈاکخانہ جات سرکار کے مطبع مین ابلاغ فرمایا کرین معاہدہ ابلاغ قیمت مابعد کو بوجہ تاخیر در چند ہونہین سکتا جو اسکے طالب ہون اول ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

تتمہ بیان فساد قواعد دین نصاری کہ بجز چند کسان اجماع جمہور ایشان بران است و در ینکہ رد صریح ایشان در ہر قاعدہ از اناجیل ایشان ثابت می شود از کتاب تحفۃ الاریب فی رد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

اول انہی (شمعون الصفا) یہہ کہا کہ پہلے جمیع عالم کے مسیح اپنے باپ سے پیدا ہوا اور وہ بکر جمیع خلایق (یعنے اول موجودات) ہی پھر باوصف معدوم ہونیکے قبل اپنی ولادت کے یا بعد اپنی ولادت کے باوصف شیر خوار ہونے اپنے جمیع اشیاء کو کب اسنے پیدا کیا تھا اور مدبر آسمان و زمین و جمیع اشیاء ما فیہا کا قبل اسکی ولادت و ایجاد کے کون تھا اور وہ بکر خلایق (اول موجودات) کیونکر ہو سکتا ہی حالانکہ بنا بر زعم اس کافر کے وہ خالق جمیع خلق ہے کیونکہ معنے شمعون کے اس کلام (بکر الخلایق) سے یہہ ہین کہ وہ اول موجودات ہی یعنے وجود اسکا جمیع خلق سے پہلے پایا گیا۔

شریعت نصاری کی اسی تناقض و محال پر مبنی ہے کیونکہ جمیع نصاری کا اس پر اتفاق ہی کہ مسیح خالق ازلی و قدیم ہی اور باوصف اسکے بعد مولودی شکم مریم سے بعد مریم کے حمل کے جو اسکو اسنے اشعار کھا وہ پیدا ہوا یہہ اعتقاد اور باور بالکلیہ ایسے ہین کہ عقلاء عارفین اسپر ہنسین اور شیطان لعین کے انکہین اندھے تھے ہی ہون اس ناپاک کے بات کو تو سنو جو کہتا ہی کہ مسیح الرحق جو ہر ہے اپنے باپ کے ہی پھر اسینے یہہ کہا کہ وہ اسمان سے اترا اور شکم مریم مین اسنے جسد پکڑا یہہ امر صراحت کرتا ہی کہ مسیح جسد اس جوہر کا ہی جو آسمان مین تھا وہان سے وہ اترا اور شکم مریم مین جسد قبول کیا تجسد اجسام اور جوہر سے تو چندان عجب نہین عجب تو یہہ کہ جو جسد و جوہر نہین وہ جسد کو قبولے اور خداوند کریم جو اجسام و اعراض سے منزہ و پاک اور اس سے مقدس کہ اسکا کوئی ایسا جوہر ہو کہ تکوین مسیح کے اس سے ہو سکے یا اسکے ٹکڑے کر دئے جائین کہ کسی ٹکڑے کے ساتھہ شکم مریم مین قرار پکڑے اور اسکے خون و پیشاب و پاخانہ سے مختلط ہو جاوے ان کافرون کے خدائے پاک پر کتنی سخت و عظیم جرات ہی اور اللہ تعالی کا کتنا بڑا حلم (کہ انکو جلدی معذب نہین فرماتا) خدا انکا شکر جیسے مجھکو (صاحب کتاب تحفۃ الاریب) ان نصاری کے آفات سے بچایا اسکو جان رکھو کہ نصوص نصاری کی کتابون کے ایسے ہی ہین کہ انکے عقیدہ کو باطل کر دیتے ہین اور خبر دیتے ہین کہ باب مسیح مین جمیع انکے عقاید کفر ہین لوقا نے چوتھی فصل (۴۳) مین قصص حوارئین کے کہا ہی کہ خداوند کریم نے جمیع عالم کو

بجمیع ما فیہا پیدا کیا وہ رب آسمان و زمین کا ہی ان بیکلوں
مین جسکو ہاتھون نے بنایا ہی وہ سکتا نہین اور نہ وہ کسی شئی
کا محتاج ہی کیونکہ خود اسنے لوگون کو اشکال اور نفوس عطا
فرمائے ہین اور جمیع وجود ہمارے سبب اسی کے قایم اور ہمارے
زندگی اس خداوند عالم کے سبب ہے یہہ کلام جسکو لوقا نے کہا
اللہ کی کتابین اس مضمون کے ساتھہ نازل ہوئین اور اسیکے
ساتھہ انبیا علیہم السلام نے نطق فرمایا ہی تو بخوبی ظاہر ہوا کہ
جمیع عقاید نصاریٰ کے کفر و مستحیل و محال رکیک اور تناقض
قبیح سے ہین اللہ کی کتابین اور انبیا علیہم السلام سے ان
عقاید کو اخذ نہین کیا صرف دعاوی باطلہ کیا ہوا کاذبہ کے
جنکو ہر کافر گنہگار نے مہمل کیا ہی ان لوگون نے تقلید کرلی ان سے
یہہ کہا جاوے کہ اگرچہ تم نے اس عقیدہ کو کسی کتاب و نبی کے
طرف منسوب نہین کیا تاہم تم تمام مین در باب اس عقیدہ کے
کچھہ خلاف نہین بھلا مین تمکو کہتا ہون کہ یہہ حق ہی یا بالکلیہ باطل
اگر یہہ کہین کہ بعض امر صحیح اور بعض باطل ہے تو اسکو ان تمام
نے باطل کردیا اور اسکا کفر کیا کسلئے کہ باطل کو اللہ تعالے
دین نہین گردانتا اور اگر انہون نے یہہ کہا کہ بالکل یہہ امر صحیح
وحق ہین تو البتہ اسکا اعتراف انہون نے کیا کہ مسیح مخلوق و
مولود ہی اور خدا یتعالی خالق مسیح اور خالق جمیع اشیاء
مرئیہ و غیر مرئیہ کا ہی پھر انکا یہہ قول کہ مسیح الہ اور خالق ہر شئی
کا ہی جس امر مین یہہ تناقض فضیح و شنیع ہو وہ کبھی حق ہو نہین
سکتا۔ نصاریٰ کا قول کہ مسیح جوہر ہے اپنے باپ کے الہی
توجس الہ کا مثل مقتضی مماثلت کا ہو وہ الہ ہو نہین سکتا
اور کس چیز نے (حاشا) ان دونون سے ایک کو باپ اور
دوسرے کو فرزند کیا اور کس نے ایک کو مخصص (حاشا)

ساتھہ ابوت کے وجود مخصص کو ساتھہ بنوت کے بغیر اس کے
عکس کے غیر ایا۔ انکے حال و مثال سے عایتہ محفوظ و عافیت کو
خدا سے ہم چاہتے ہین ۱۲

حاشیہ

ایک شریعت اور چند قوانین حسب خواہش وضع کرلے پھر اسکو کسی نبی کے طرف منسوب کردے اور یہہ لازم آوے کہ اسکو دین نبی قرار دین حالانکہ فاسد ہونا اس قول کا مخفی نہین اسکی فساد نادرست ہونے پر روایۃ مرقس کی بھی دلیل ہے جسکو اسنے مسیح سے روایۃ کیا ہے ساتوین فصل مرقس اسنے یہود کے رد کرنے کو اسبات کو نقل کیا جو اشعیا پر درباب یہود وحی فرمای گئی کہ وے بے فائدہ مجھکو پوجتے ہین اور تعالیم وصایا کو لوگون کے سکھلاتے ہین بیشک تمنے اللہ کی وصیتین چھوڑ دین اور لوگون کی وصیت کو تمسک کیا ہی - اس مذکور صدر سے ظاہر ہی کہ دین مسیح قطع نظر اسکے کہ وہ منسوخ ہی اگر کوی کوشش بھی کرے کہ تدین اس سے حاصل ہو اور عمل اسپر کرے تو اصلا ممکن نہین کس لئے کہ یہہ دین مفقود الکتاب اور مجہول الاحکام ہی فقط

عبد العظیم

دربیان آنکہ عیسی علیہ السلام بشر و آدمی و مخلوق و منجملہ مرسلین بود و نبود الہ از کتاب تحفۃ الاریب فی رد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

اسکو جان رکھو کہ ہمنے عقاید نصاری اور انکے کفر اور انکے اقوال کو کہ مسیح الہ و ابن الہی اور وہ (حاشا) خالق مخلوقات ہی ذکر کیا ہی ان عقاید پر اقاویل اشخاص اربعہ کے جنہون نے اناجیل کو لکھا ہی رد کرتے ہین اوسکو باطل ٹھہراتے ہین پہلے فصل انجیل متا کہ وہ فرزند داود و ابن ابراہیم ہی یہہ اقرار اسکا کہ عیسی مولود تناسل ذریۃ داود نبی علیہ السلام قبیلہ یہوذا ابن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام سے ہین تو ثابت ہوا کہ جسکا تناسل آدمیون سے ہو وہ بلاشک آدمی ہی کیونکہ اللہ تعالی قدیم و ازلی ہی نہ اسنے جنا اور نہ جنا گیا اور نہ کوی اسکا ہمسر ہی اور جو اسکے سوا ہو وہ حادث ہی فصل سترہوین انجیل متا (۱۰-۱۶-) ایک مرد نے مسیح سے کہا کہ ای خیر (بسیار نیکوکار) مسیح نے کہا تو نے میرا نام خیر کیون رکھا خیر تو اللہ تعالی ہے یہہ عیسی علیہ السلام کا خداوند کریم سے نہایت تواضع ہی اور ادب ساتھ اپنے پروردگار اور خالق کے پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ مدعی کسی شرک کے الوہیت مین ہون - سترہوین فصل انجیل یوحنا (۳-۱) مسیح نے اپنی آنکھین آسمان پر کین اور اللہ واحد خالق کے جناب مین عرض کی اور کہا کہ لوگون پر اسکا جاننا واجب ہی کہ تو اللہ واحد و خالق ہی اور تو نے مجھکو بھیجا ہی یہہ اعتراف مسیح کا مخبر اسکا ہی کہ عیسی اللہ کے بھیجے ہوے ہین اور توحید خدا کی اوپر واجب اور خدای سبحانہ و تعالی واحد و خالق ہی خلق کا کوی خالق سوا اسکے نہین عیسی علیہ السلام اور جمیع انبیا اور مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین خدا کیطرف سے اسیطرح مامورین اگر کوی افترا یہہ کہے کہ اس موضع مین عیسی مسیح نے یون اعتراف فرمایا کہ وہ نبی مبعوث ہین دوسری جگہہ یہہ کہا کہ وہ خالق ازلی ہی اسکے جواب مین ہم کہینگے کہ یہہ امر عیسی مسیح پر افترا ہی آپ اس سے اور جمیع امور باطلہ سے جو آپکے طرف منسوب ہین بری ہین اور تم اس تناقض شنیع سے جو درمیان دو نصون کے دو جگہہ موجود ہی اندھے ہوجاتے ہو کیلئے کہ عیسی علیہ السلام اقرار اسکا فرما چکے کہ وہ بشر مبعوث منجانب اللہ ہین اور یہی امر صحیح ہی پھر کیونکر اسپر جایز ہوگا کہ تناقض کو بوجہ ادعاء کے جو انکے حق مین محال ہو یعنے خالق ازلی ٹھہرنا اپنے لئے گوارا کرے بلکہ یہہ اختلاف تمہارے پہلے کافرون کا ہی باوصف اسکے کہ یہہ کفر صریح و تناقض شنیع ہی تمہارے جمیع طوائف

نے اسکو قبول کرلیا - متا نے اپنی انجیل کے چوتھی فصل مین
کہا کہ شیطان نے مسیح کو اپنے لئے سجدہ کرنے کو بلایا اور مسیح کو
بادشاہت وحشمت دنیا کی دکھلائی اور کہا کہ مجھکو سجدہ کرکہ
یہہ تمام حشمت وبادشاہت تجھکو دون مسیح نے فرمایا کہ ہرشخص
پر یہہ فرض ہی کہ سوا خدا کے اور کی عبادت اور سوای خدا کریم
کے اور کسیکو سجدہ نکرے اقرار مسیح کا ظاہر کرتا ہی کہ وہ الوہیت
سے بری ہین اور اگر معاذ اللہ وہ الہ ہوتے تو شیطان
انپر اس قول کے ساتھ جرات نہ کرسکتا اور درجواب اسکے
یہہ اعتراف ساتھ خداوند کریم کے کہ وہ الہی اور کوی سوا
اس تبارک وتعالی کے لایق سجدہ کے ہین صحیح نہین ہوتا
اور یہہ احتجاج ہمارا نصاری پر انکے اناجیل کے ساتھ بطور
تنزل کے ہی ورنہ عیسی علیہ السلام وجمیع انبیا علیہم السلام
وساوس باطنہ خفیہ شیطان سے معصوم ہین کیونکہ ان کو
شیطان کفر صریح پر دعوت کرسکے اور سوا خدائے پاک کے
اور کو سجدہ کا حکم کرے اس سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ قصہ
انجیل متا بلاشک منجملہ کذب کا تبان اناجیل اور انکے
دعوات ہی کہ عیسی علیہ السلام پر اس جیسے امر کو تجویز کیا - اور
یوحنا نے اپنی انجیل کے اخیر فصل ۲۰ (۱۷) مین کہا ہی کہ
عیسی علیہ السلام نے حواریون سے فرمایا کہ مین اپنے باپ
اور تمہارے باپ اور میرے الہ اور تمہارے الہ کے پاس
جاتا ہون - مراد عیسی علیہ السلام کے لفظ میرے باپ اور
تمہارے باپ سے یہہ کہ وہ مالک میرا اور تمہارا ہی اور اصطلاح
اس زمانہ کے یہی تھی اگر نصاری نے یہہ کہا کہ اس لفظ
سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اسکا باپ ہے تو ہم کہینگے کہ اس سے یہہ
لازم ہوگا کہ وہ تمہارا بھی باپ ہو کیونکہ مسیح نے یہہ کہا کہ میرا باپ
اور تمہارا باپ پھر بعد اسکے تصریح ایسی فرمائی کہ شبہہ بالکل
دفع ہوجاوے وہ عیسی کا یہہ قول میرا خدا اور تمہارا خدا اب کسی طرح
دعوی الوہیت کا اپنے نفس کے لئے باقی رہا متا نے دسوین فصل
(۴۰) مین اپنی انجیل کے کہا عیسی علیہ السلام نے اپنے حواریون سے
فرمایا کہ جسنے تم کو پیار کیا اور تمہین جگہہ دی اسنے گویا مجھکو پیار
کیا اور مجھے جگہہ دی اور جسنے مجھے پیار کیا گویا اسنے اسکو پیار
کیا جسنے مجھے بھیجا ہی اور انجیل یوحنا فصل پانچوین (۳۰)
مسیح نے فرمایا مین اپنے سے کچھ نہین آیا کہ اپنی مشیت پر عمل کرون
بلکہ اسکی مشیت پر عمل کرون جسنے مجھکو بھیجا ہی اور مارقوس
آخر انجیل (۱۵) عیسی نے بنا بر زعم نصاری مشیت صلب سے
یہہ کہا الہی الہی تو نے مجھکو کیون رسوا کیا اور یہہ پہیلی بات
تھی جو دنیا مین عیسی مسیح نے کی اور (حاشا) کہ خداوند کریم مسیح کو
رسوا کرے یا یہود کو تمکن اسکا ہو کہ مسیح کو صلیب چڑہا سکین - ہم
نے جو احتجاج نصاری پر کیا اسکی وجہ یہہ کہ نصاری کی رد پر
انکی انجیلین نص کر رہے ہین اور نصاری انکی تصدیق کرتے
ہین انہین مین یہہ تصریح موجود کہ عیسی نے فرمایا الہی الہی تو عیسی خود
مقر اسکے ہین کہ انکا کوی خدا ہی جسکو سختیون مین پکارین اور
مسیح نے ادعای الہیت سے برتر فرمایا پس بالضرور یہہ لازم ہوا
کہ تکذیب عقاید نصاری کی کیجاے - اور چونکہ یہہ گونگے بہرے
اور اندہے ہو رہے ہین اور انہین عقل بالکل نہین اس سے
انکو نجات نہین ملتی لوقا نے آخر انجیل مین اپنے کہا مسیح بعد
اسکے کہ اپنے قبر سے اٹھکر آیا حواریون پر داخل ہوا وہی
ایک بالاخانہ مین دروازہ اسکا بند کئے ہوے جمع تھے
مسیح انمین آیا تو اس سے وہ گھبرا گئے اور یہہ گمان کیا کہ یہہ روح
ملکہ یا جن کی ہے مسیح نے جب یہہ کیفیت انکی دیکھی تو کہا ای

ذرا مجھکو دیکھو اور یاد رکھو کہ ارواح کو روحانیون کے گوشت وہڈی
مثل میرے جو تم میرے جسد مین پاتے ہو نہین ہوتی یہان بھی
اقرار مسیح نے یہہ کیا کہ وہ مرکب گوشت و ہڈی اور مادہ حیوانیت
سے ہی اور الوہیت سے بتر آکیا اور یہہ نص بھی مثل مذکور ما قبل کے ہی
اگرچہ تکذیب نصاری کی اس باب مین کہ عیسی مقتول و مدفون
ہوے اور قبر سے بعد دفن اٹھ بیٹھے باعتبار اختلاف اوایل
نصاری کے ہی اور انکی جمیع دعاوی باطل کہ محال اور کفر و
ضلال مین مارے مارے پھرتے ہین تاہم احتجاج ہمارا ان باتون
سے اسلئے ہی کہ انکی محبت کو جو وہ مسیح کو اللہ و ابن اللہ کہتے
ہین باطل کر دکھائین جسنے یہہ کہا کہ مسیح خدا کی پرورش یافتہ
باین طریق ہین کہ انکو طولاً و عرضاً بالید ہی ہو چلا آتا انکو وہ
اپنی بڑی عمر کو پہنچے اور خدا نے انکو رسول گردانا تو اسکا قول
مسیح کے قول اور انکے شاگردوں کے برابر ہی جسنے اس سے خلاف
کیا تو وہ مخالف حق کا ہوا نعوذ باللہ من ذلک اسنے اعتقاد
صریح کفر کا کیا اور اسپر یہہ لازم ہوگا کہ جمیع عقلمندون کے نزدیک
یہہ امر سخت شنیع ٹھہرے تصویر اسکی یہہ کہ اگر باوصف
گوشت و خون کے جیسا یے اعتقاد رکھتے ہین مسیح خالق ازلی
تھیرایا جاے تو نصاری نے بعض رب معبود کو خالق گردانا
اور بعض کو محدث و مخلوق کیونکہ نص اناجیل سے اقرار مسیح کا
ثابت کہ وہ گوشت و خون ہین تو گوشت اور خون دونون
غذا و شراب سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اجزاء دنیا سے ہین
تو انکے قول پر یہہ لازم آویگا کہ خالق جمیع دنیا کا وہ بھی اسکے
جزون سے ہو اور یہہ بجز خود خالق اپنے نفس کا ہو کیونکہ
وہ ایک جزء اس دنیا کا ہی جسکی وہ مخلوق ہے یہہ ہتان
شنیع ہی اور تصور عقلیہ انسان سے بعید تر جسنے اسکا اعتقاد
کیا اور اسکو دین گردانا اس پر وہی لازم ہوگا جو ہمنے بیان
کیا اور وہ مستحق غضب الٰہی کا ہوا اور خوب اسکی نسبت ظاہر ہو گیا
کہ وہ گمراہون سے ہی اور اس شناعت محال سے یہہ بھی لازم
آتا ہی کہ بعض دنیا کا خالق جمیع کا ہو حالانکہ بعض کسی شی کا
پایا نہین جاتا تاآنکہ تمام و کمال اسکا موجود ہو اور جو موجود
معقول نہو وہ کوی چیز نہین پس بنا بر قول انکے خالق دنیا کا
معدوم غیر موجود مجہول ہی ٹھہرے (صاحب تحفۃ الاریب)
گمان غالب ہو رہا ہی کہ جسنے اس عقیدہ کو نصاری کے لئے
جو اسکا مقصود اسکا اس سے بعینہ تعطیل کا تھا یا وہ متزندقہ
اہل تعطیل سے ہے اس نے نصاری سے مسخرا بن کیا اور جب اسنے
ظلم اور انکی اس حالت کو دیکھا کہ اباطیل مذاہب کو قبول کرتے
ہین تو طرح طرح کی کفر و گمراہیان جنکا مبنی سراسر محال شنیع
تھا انکے لئے اسنے جمع کر دین۔ نصاری سے یہہ کہا جاتا ہی
کہ انجیل اول اسپر ناطق ہی کہ مسیح نے اپنے ناخن کترے
اور بال کترانے اور اسکا جسد طولاً و عرضاً بالیدہ ہوا اگر
موافق تمہارے قول کے مسیح خالق ازلی تھے تو بال و ناخن
اپنی کے اجزا سے تھے جبکہ یہہ اجزاء اپنے کل سے جدے
ہوے اور سب بوسیدہ و پراگندہ ہو گئے تو اس بنا پر
اس حالت مین انکو تعلق وجود خالق ازلی سے نرہا و در نصور یکہ
بعض کسی کا فاسد و پراگندہ ہو تو فنا دا سکا اسکے کل تک
پہنچیگا اور جسکا بعض اور کل ہو وہ محدود ہی اور محتاج
اسکا کہ کسی شی مین اترے اور وہ اسکو گھیرلے اور جو
باین صفت موصوف ہو وہ مفتقر و محتاج ہی نہ بے پروا
اور غنی اور برابین عقلیہ و نصوص نقلیہ شہادت دیے رہے
ہین کہ خداے خالق ازلی عزوجل کے جسم و جوہر و عرض نہین

اور اسکا کل نہین کہ جزو اسکے کنجائین اور اسکی ذات قدیم کے بعض نہین ہوتے اور نقصان اور تغیر اور تحویل اسکی ذات مقدس پر لاحق نہین ہوتی اور خداوند کریم غنی علے الاطلاق ہی اور جمیع خلایق اپنے جمیع اطوار اور کافہ احوال مین اسکے محتاج اور نفس کریمۂ عزیزہ اسکے موصوف بایں صفت کہ کوئی شئی مثل اسکے نہین وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی اعتراض نصاری پر یہہ بھی ہے کہ مسیح جسکا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ وہ خالق ازلی ہین کسی شہر اور زمانہ مین تھے یا نہین انکو قدرت اسکے انکار کی نہین کسلئے کہ اناجیل متا اور لوقا اسپر صراحت کرتے ہین کہ مسیح بیت اللحم زمانہ ہیرودوس بادشاہ مین پیدا ہوے اور زمانہ بادشاہ پیلاطوس مین مقتول و مصلوب اور جو کسی زمان و مکان فلان مین ہو تو لابد ہی کہ وہ پہلے اسکے ہو اور اماکن اسکے محیط ہین اور جو اس رنگ کا ہو وہ مخلوق ہی جب ثابت ہو لیا کہ وہ مخلوق ہی تو عقیدہ نصاری کہ مسیح الحق و ابن الحق ہے اور اسنے جمیع اشیاء کو پیدا کیا باطل ہوا اور معلوم قطعی ہے کہ زمانہ اشیاء مخلوقہ سے ہی اور وجدان زمانہ کا بلاشک قبل وجود مسیح کے تو کیونکر جایز ہوگا کہ زمانہ اپنے خالق سے پہلے موجود تھا اور کیونکر ہو سکیگا کہ جو خالق امکنہ ہو مکان اسی کو گھیرلے یہہ خیالات شنیعہ و محالات قبیحہ سے ہی جو کسی کے ذہن مین اسکا خیال ہونے لگے پس جو کسی زمانہ مین پیدا ہوا اور مکان و زمان نے اسکو احاطہ کر لیا تو وہ حیوان فرند حیوان ہے اور مسیح اشرف انواع حیوان کسلئے کہ وہ انسان فرند انسان ہین تعالی اللہ عما یقول الکافرون اور ہر ایک امر مین جو مین نے (صاحب کتاب)

بیان بحول اللہ و قوتہ توضیح کی ہی وہ مقتضی فساد دعوت نصاری و مقتضی ابطال عقیدہ نصاری کے ہی اور اسکا بیان کہ باطراق ان فسادات کے مین نے دین نصاری کو چھوڑ دیا اور اپنے نفس کے لئے دین حق مبین کو اور اتباع ملۃ افضل النبیین صلوات اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین کو اختیار کیا ہم اللہ سے تمامیت صالحات اور توفیق خوشگار ہین و ہمارا پروردگار اچھا دوست اور اچھا کارساز ہی اور حول و قوۃ بجز خدای علی عظیم کسمین نہین

دربیان اختلاف اشخاص اربعہ کہ اناجیل اربعہ را نوشتند و بیان کذب ایشان از کتاب تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

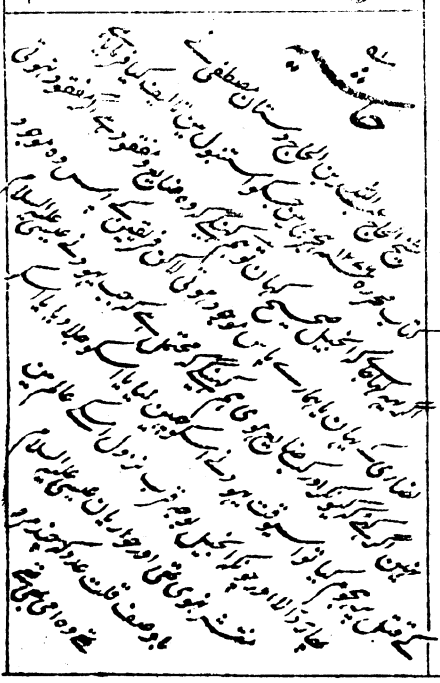

لکھنا پڑتا انکو آتا نہ تھا اسی لئے دوسرا نسخہ انجیل کا انکے یہان نہ تھا اور اسکا بھی احتمال ہی کہ اسوقت تک نسخہ انجیل مدون نہ ہوا
اور اسی کے ساتھ جاتا رہا جس پر وہ اترا اگر یہ کہو کہ اس تصویر پر لازم آتا ہی کہ نصاری بھی کتاب رہین پھر کیون انکو اہلکتاب کہتے ہو
ہم کہینگے کہ انکو اہل کتاب کہنا باعتبار اسکے ہین کہ انجیل صحیح انکے پاس ہے کس لئے کہ لفظ کتاب کی مختص ساتھ منزل من عند اللہ
کے ہین بلکہ یہ لفظ عام منزل وغیر منزل دونون کو شامل ہی جیسے شیخ اسمعیل الحقی نے اپنی تفسیر موسوم بروح البیان مین تحت آیۃ
سورہ آل عمران قل یا اھل الکتاب لم تکفرون بآیات اللہ واللہ شھید علی ما تعملون کے
کہا ہی مراد اہل کتاب سے یہود و نصاری ہین اس نام سے وہ موسوم ہوے کہ کتاب مختص ساتھ منزل ہی کے ہین نسبت اس نام کی
بوجہ کتابت کے ہی - یا وہ بالتقاء روحالامین ہوا یا بہ تلقاء نفس دونون امر اسمین مساوی ہین انتہی یا ہم کہینگے کہ موسوم ہونا -
اہلکتاب کا ساتھ اس نام کے باعتبار اسکے ہی کہ وہ ادعاء ایمان ساتھ کتب منزلہ من طرف اللہ کے کرتے ہین بخلاف مشرکین کے
کہ قاطبہ کتابون کا انکو انکار ہے شیخ عبد اللہ نے فرمایا نصاری نے تواریخ کنائس مین یہہ ذکر کیا کہ فریق ثانی وثالث مین
جدال وخلاف کنیسون مین ہوا کہ نسبت ان کتابون کی جنسے منقول ہین صحیح ہی یا نہین بعض نے انہین کیطرف جنسے منقول ہین منسوب کیا
اور بعضون نے اسکی نفی کی یعنے انکی طرف منسوب ہونہین سکتین اسکی وجہ یہہ کہ نام حوارئین سے جھوٹی کتابین قریب چالیس جلدون
کے مشہور ہوگئین تھین اور یہہ نسبت انکی طرف جھوٹی تھی اور یہہ سب کتابین انجیل کے ہی نام سے موسوم تھین جیسے یہہ چار انجیلین
مشہور ہو رہے ہین بعد تنازع اور اختلاف کے جو نصاری مین واقع ہوا انہین چار انجیلون کو منتخب کرلیا اور باقی متروک ہوگئے
اور انکو جلا دیا - اور جیسے انکو اختلاف اسکی نسبت مین طرف اہل اناجیل مشہورہ کے ہی قطع نظر اسکے کہ ان کتابون کی نسبت
طرف سیدنا عیسی علیہ السلام کے صحیح ہو اسمین بھی وے مختلف ہین کہ کس لغت وزبان مین تالیف پاے ہین ہر ہر فرقہ
کو دیکھو اسکا یہی دعوی ہے کہ اسیکی زبان پر وہ تالیف ہوئی ہین بعض کا یہہ قول کہ انکی زبان یونانی تھی اور بعض یہہ کہ عبرانی
تیسرا اسکا قایل کہ زبان سریانی چوتھا اسکا مدعی کہ عبرانی اور سریانی دونون زبانون سے وہ ملی ہوے ہین قطع نظر اسکے ہر ایک
دوسرے کی روایات کو جھٹلاتا ہی اور اسکا مناقض اور مخالفت اسکی اس کثرت سے ہی جسکا انتہا نہین چنانچہ اہل فطانت
اور باریک بینون پر پوشیدہ نہین یہہ سارے امور اسکے شاہد کہ یہہ کتابین منزل من عند اللہ نہین کسلئے کہ کلام خدا تناقض وتخالف
سے منزہ ہے انتہی ۱۲ عبد العظیم ناگپوری -

معلوم ہو کہ اشخاص اربعہ نے جنہون نے اناجیل اربعہ کو لکھا ہی بہت
باتون مین انہون نے اختلاف کیا اور یہی دلیل انکے جھوٹ
کی ہی اگر یہہ حضرات حق پر ہوتے تو کسی شئی مین اختلاف نہین
کرتے اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین جسکو اپنے صفی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہی فرمایا ہی جسکا ترجمہ

یہہ کہ اگر قرآن مجید سوا خدا کے اور کسی کے پاس سے آتا تو
اسمین بہت اختلاف کو پاتے تو اختلاف کو دلیل کذب
علی اللہ عظیم ایا کیونکہ جو خدا کے نزدیک سے آیا ہوا اسکے مضمون
مین اختلاف اور اسکے اصول مین اضطراب نہین ہوتا تناقض
جو شئی کہ جھوٹون نے اسکو خدا پر وضع کرلیا ہی لاتا ہے

کہ بوجود اختلاف و اضطراب اس امر کے تمہین جھوٹ کہا ہی
خدا انکی فضیحت کرے تاکہ خداوند کریم پاکیزہ چیز کو ناپاک سے جدا
کردے وہ حکیم ہی اور علیم منجملہ کذب ان اشخاص اربعہ کے جنہون
نے انجیلون کو لکھا ہی قول یوحنا کا ہی تیرہوین فصل (۲۱)
انجیل یوحنا عیسی علیہ السلام نے جس رات انکو یہود نے
گرفتار کیا اپنے حواریون سے فرمایا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون
کہ ایک تم مین سے میری خیانت کریگا یوحنا نے ان سے پوچھا
کہ سیدی وہ کون ایسا ہوگا عیسی نے فرمایا یہہ وہ ہی جسکو
مین روٹی شوربے مین بھگاے دیتا ہون پھر روٹی یہودا
سقریوط کو دی اسنے عیسی مسیح سے خیانت کی اور یہود کو
ان پر خبردار کیا اور قول مارکوس کا چودہوین فصل (۲۰)
انجیل مارکوس عیسی علیہ السلام نے انکو کہا جو میرے ساتھ
برتن مین روٹی اپنی بھگو رہا ہی وہی میری خیانت کریگا
اور قول متا فصل چھبیسوین (۲۳) انجیل متا عیسی علیہ السلام
نے انسے کہا جو شخص کہ اپنی روٹی اپنے برتن مین میرے
ساتھ ڈبو رہا ہی وہی میرے ساتھ خیانت کریگا اور قول
لوقا کا فصل بائیسوین انجیل لوقا (۲۱) عیسی علیہ السلام
نے انسے کہا جو مجھ سے خیانت کریگا وہ میرے ساتھ
شاگردون مین ہی انہتک اقوالہم یہہ اختلاف بین ہے
کیونکہ یہہ قول عیسی مسیح سے مجالس متعددہ مین متکرر ہوا
جسکی وجہ سے اختلاف عبارت کا زعم کرسکین اور معانے
اونکے اقوال کے متحد و بین جس سے یہہ کہہ سکین کہ ہر ایک
نے ان چارون سے قول عیسی مسیح کو اپنی اپنی عبارت سے
معبر کیا ہو بلکہ خاص کر یہ کہنا عیسی مسیح کا یہودا سقریوط کو جب
اسکے [illegible] مین روٹی شوربے مین ڈبو رہا ہی [illegible]

یعنی اور اسکے کشف کی ہی اور بقیہ فضول ابہام شان پر دلالت
کرتے ہین تو تناقض ان چارون کا جنہون نے انجیل لکھی ہے ثابت
ہوا و باللہ التوفیق اور منجملہ اقوال کاذبہ اشخاص اربعہ کے قول
متا کا ہی فصل بیسوین (۲۰) انجیل متا عیسی جب بلدہ جریکو
(اریحا) سے نکلے انکو دو اندہون نے پکارا اور کہا کہ ای داؤد
کے بیٹے ہم پر رحم کر تو مسیح نے وہین انکی آنکھین کھولین اور قول
مارکوس فصل دسوین (۴۶) انجیل مارکوس جب عیسی شہر
مذکور سے چلے تو انکو ایک اندہے نے پکارا اور کہا ای عیسی
مجھہ پر رحم کیجئے تو عیسی نے اسکی آنکھہ کھولدی انتہی اور انجیل سے
معلوم ہوتا ہی کہ عیسی مسیح بلدہ مذکور مین ایک ہی وقت گئے
تھے پس متا نے البتہ جھوٹ کہا کہ وہان دو اندہے تھے یا
مارکوس نے جھوٹ کہا کہ صرف ایک ہی اندہا تھا اور ثبوت
جھوٹ کا اسلئے متحقق کہ قصہ واحد ہے اور ان دونون کے
اقرار سے یہہ ثابت کہ اندہے نے عیسی کو پکارا اور کہا کہ ای
عیسی ابن داؤد تو اسنے انکو نسل بشر کی طرف منسوب کیا اس
مین صراحت اسکی ہے کہ عقاید نصاری کے جھوٹے ہین کیونکہ
اندہے نے مسیح کو یہہ نکہا کہ یا الہ یا فرزند الہ یا خالق مخلوقات
جیسا نصاری کا زعم ہی کہا تو ای ابن داؤد مسیح کو اسنے
طرف ایک نبی کے انبیاء کرام سے یہہ کہنا اشارہ
متحقق ہو کہ نسبا نکی مان مریم کا اسی عنصر ظاہر سے ہی اور
امر واقعی یہی ہے کیونکہ مریم ذریتہ سے داؤد بن ایشا
قبیلہ یہودا ابن یعقوب بن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام
سے تھین اور مخلص نصوص کاذبہ اسکے قول متا کا ہے فصل
ستاسیوین (۴۷) انجیل متا عیسی مسیح کے ساتھ دو چور
جو مصلوب ہوے حالت صلب مین عیسی مسیح کو (حاشا) گالی دیتے

تھے اور قول لوقا کا فصل تینسوین (۲۳) انجیل لوقا جسنے عیسی مسیح سے ہنسی کی (ایک ان دو چوروں نے جو تھا مسیح سے اسنے کہا کہ اگر تو مسیح سچا ہی تو اپنی جان بچالے اور ہمکو بھی بچا دوسرے چور نے اسکی سرزنش کی اور اس سے کہا کیا تو اللہ سے نہین ڈرتا اور یہہ نہین جانتا جو مصیبت اسپر ہی وہی تجھ پر ہین اور تو مستحق اسکے ہین جو ہمارے ساتھ کیا جاتا ہی اور وہ مستحق اسکا نہین پھر اسنے مسیح سے کہا کہ ای میرے سردار جب تو اپنی بادشاہت مین آوے مجھے یاد کیجیو مسیح نے کہا مین تجھ سے سچ کہتا ہون کہ تو اسدن میرے ساتھ جنت الفردوس مین ہوگا یہہ بھی کہلا خلاف ہی کیونکہ متا نے دونون چورون پر جنہون نے جاکر سمجھا کہ دونون نے مسیح کو گالیان دین۔ اور لوقا نے اسمنسے ایک کے لئے جنت کو واجب گردانا۔ اور یوحنا نے جو صلب مصلوب کے وقت حاضر تھا کہا ہی فصل انیسوین (۱۸) انجیل یوحنا دونون چور مسیح کے ساتھ مصلوب ہوے ایک مسیح کے داہنے دوسرا انکے بائین۔ اسنے اسکا ذکر نہین کیا کہ ان دونون نے کچھ کہا یہہ پورا پورا اختلاف اور اضلال ہے اور منجملہ نصوص کاذبہ انکی فصل اکیسوین (۵) انجیل متا متعلق ذکر سوار شدن مسیح بر دابہ دم روانگی بہ بیت المقدس چنانچہ کسی نبی کی معرفت یہہ خبر دی گئی تھی تم اپنے بادشاہ کو دیکھتے ہو کہ تمہارے پاس گدہے پر سوار آتا ہے فصل گیارہوین (۷) انجیل مارکوس مسیح گدہے کے بچہ پر سوار تھا مارکوس نے ذکر اسکا نہ کیا گدہے پر سوار تھے فصل انیسوین (۳۰) انجیل لوقا مسیح گدہے کے بچہ پر سوار تھے مثل قول مارکوس فصل بارہوین (۱۴) انجیل یوحنا مسیح گدہے کے بچہ پر سوار تھے مثل قول مارکوس انتہی تو اس اختلاف بارد اور کذب ظاہر کو دیکھو کہ مسیح گدہے کے بچہ پر سوار ہوے جب اسکو بوجہ صغر سنی کے گدہے کا بچہ کہا تو انسان اسپر کیونکر سوار ہو سکتا ہی اور منجملہ نصوص کاذبہ فصل بیسوین (۲۱) انجیل متا مریم زوجہ زبدی کی مسیح کے پاس آنے اور کہنے لگی کہ یہہ میرے دو بیٹے کلہ تیری بادشاہت مین ایک تیرے داہنے اور دوسرا تیرے بائین بیٹھے انتہی یہہ دونون متا اور مارکوس کا بیان ہے ولاکن لوقا اور یوحنا ان دونون نے اپنی انجیلون مین اس قصہ کا کچھ بھی ذکر نہین کیا نہ ان لڑکون کا اور نہ انکے مان کا باوصف اسکے کہ یوحنا ملازم مسیح کا تھا اور اسکو زمان رفع عیسی علیہ السلام تک مسیح سے کبھی جدائی نہین ہوی بیان بھی اختلاف رکیک موجود کہ متا نے یہہ کہا کہ خواہش ان لڑکون کی مان نے کی اور مارکوس نے کہا انہون دونون لڑکون نے اس امر کو چاہا تھا دوسرے انکے دو ساتھیون نے ان کی یہہ مخالفت کی ذکر اس قصہ کا اصلا نہین کیا انتہی اور منجملہ اختلاف نصاری فصل نوین ۹ متا باقی آیندہ۔

اخبارات جنگ کابل

کابل ایک تار برقی آمدہ جلال آباد مورخہ ۲۳ جنوری سے ظاہر ہوتا ہی کہ بسبب غیر حاضری سرداران غلزئی بابکر خیل جو کہ جلال آباد مین ہے یعقوب خان نے اپنے آدمیون کو اوسکے ایک

قلعہ پر قبضہ کرنے کے واسطے جو تیزین مین واقع بھیجا اور فریب سے اس باب مین کامیاب ہوا اور اوسنے نگاب کے صافی سپاہیون کو دوآبہ کی طرف جو لغمان مین علی بگرام دریاے کابل کے اتصال کے مقام پر واقع ہی ان سرداروں کے خاندان کی گرفتاری کے واسطے بھیجا لڑائی شروع ہوئی تھی اور بابکر خیل والون کو اعتماد کامل ہے کہ اپنا قلعہ پھر لے لینگے اور سپاہیان صافی کو بھگا دینگے - بیان کیا گیا ہے کہ قبایل غلزئی اور کوہستانی جو کابل مین موجود تھے یعقوبخان سے الگ ہوگئے ہین فقط

جنگ قورم

اسمقام کی ایک خاص تحریر سے اوس لڑائی کی مفصل حالات جو ۶ جنوری سنہ حال کو ہوی بشرح ذیل معلوم ہوے ہین عشیک ۱۲ بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی تھی دشمن کے آدمیون نے سرکاری سپاہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا اور خیمگاہ سے بہت نزدیک پہنچ گئے تھے لیکن ہمارے دلاور سپاہیون نے ایسی داد شجاعت دی اور دل توڑ کر لڑے کہ شجاعت اونکے بازو پر قربان ہوتی تھی ایک ہی حملہ مین دشمن کی فوج کو پسپا کر دیا اور بہت دور تک اونکو رگیدا - شام تک لڑائی ہوتی رہی ۸۱ کس دشمن کے سپاہی قید ہوے جو شب کو سردار مہن سنگھ صوبہ دار کی حراست مین رہے اس لڑائی مین رجمنٹ نمبر ۲۱ بنگال نے اپنی شجاعت و مردانگی دکھا کر اپنے کو تعریف کا مستحق کر لیا - دوسرے دن ۷ بجے صبح کے پھر لڑائی شروع ہوگئی عشیک ایسے وقت جبکہ ہنگامہ کارزار گرم تھا اوسوقت خیمگاہ مین دشمن کے قیدی سردار مہن سنگھ صوبہ دار کی حراست مین کہانا کھا رہے تھے اور صرف چند سنتری اونپر معین تھے اس موقع کو قیدیون نے جنکے ہاتھ کہانا کھانے کے لئے کھلے ہوے تھے غنیمت سمجھا اور انتقام کے ارادہ سے فساد شروع کر دیا اور سنتریون کو مارنا پیٹنا شروع کیا - اس موقع پر سنتریون نے بھی بہت بڑی بہادری دکھای یعنے باوجود قیدیون کی کثرت اور محافظین کی قلت کے کمال بہادری دستگریبان رہے صوبہ دار نے اس موقع بہادری کی داد دی یعنے اکیلے اس تمام جماعت کا مقابلہ کرتے رہے اور سبکے وار روکے کئی کو زخمی کیا اور چند قتل بھی ہوے دو قیدی بھاگے جاتے تھے اونکو پستول کی گولی سے مار ڈالا ایک اور قیدی کو بھی جسنے اونکے ہاتھ سے کوچ چھین لینے کا ارادہ کیا تھا قتل کیا غرض ایک کو نہین جانے دیا اور اپنے فرض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا اسی اثناء مین افواج شہنشاہی نے اون شورہ پشتو پر فتح نمایان حاصل کی جرنل صاحب نے صوبہ دار صاحب کی اس جوانمردی کے صلہ مین سب سے پہلے اونکی کمپنی کو اپنے ہمراہ لیکر قلعہ کا قبضہ کیا اور تمام سرداران فوج کے سامنے سردار موصوف کی شجاعت کی بہت کچھ تعریف بیان فرمای یہ سردار نوجوان ہین انکی عمر ۲۲ سال کی ہے انکے والد ضلع شاہپور تحصیل خوشاب مین تحصیلدار رہ چکے ہین

روس و افغانستان

از اکمل الاخبار دہلی

مسٹر جیمس گارڈن بینیٹ مالک اخبار نیویارک ہیرلڈ اپنے کوائف سیاحی و سوال و جواب جرنل کفمان اپنے اخبار مین تشہیر فرماتے ہین اسکی نقل ۳ جنوری سنہ ۷۶ کے بمبئی گزٹ مین درج ہوی ہے ہم بھی خلاصہ اوسکا ہدیہ ناظرین کرتے ہین - بیان صاحب اخبار - مین لندن سے تاشقند مین ۳ جنوری روز دوشنبہ کو پہونچا ایک روز قیام کیا دیکھتا کہ چار جاسس امیر کے یہان آئے ہوے جرنل سے ملاقات

کرکے چلے گئے جرنل نے خیال نہ ایسا کہا کہ شہنشاہ روس سے جنگ
افغانستان کے معاملات مین دخل دینے سے انکار کیا شاید کہ دیر
تاریخ تک وہ لوگ مقام مزار شریف پر امیر سے ملاقات کرینگے
سوال و جواب صاحب اخبار و جرنل کفان سوال مین شہر بار
کو جا یا چاہتا ہون تم مجکو منزل مقصود کے پہونچنے مین مدت دوگے
جواب جانا مقام مذکور کا بے فائدہ ہی کیونکہ معاملہ کابل اجکل
ترقی پر ہی اور امیر شیر علیخان کابل سے روانہ ہوچکے سردار یعقوب
خان کو حاکم مقرر کیا وہ سرکار انگریزی سے خط و کتابت کرینگے
سوال کیا لڑائی موقوف ہوگئی - جواب نہین نہین شاید کہ امیر
صاحب سردار موصوف کے اقرارات کو قایم نہ رکھینگے امیر صاحب
راستی پر ہین مینے خوب آزمایا ہی - سوال امیر صاحب سردار
یعقوب خان کے اقرارات کو کیونکر بجال نہ رکھین گے - جواب
اسکے کہ امیر صاحب شاید از سر نو جنگ شروع کرین اور سرکار انگریز
کو مشکل ہوگی اور وہان موسم سرما مین از حد خنکی ہوتی ہے
اور گرما مین تپش بکثرت ہوتی ہے اور ہوا گرم چلتی ہے اور
سرکار انگریزی نے ہنوز کوئی نتیجہ اس لڑائی مین حاصل نہین
ہوا صرف ۳۰ میل سرحد افغانستان مین اقوام سرحدی
کو ملاکر قبضہ کیا ہی اگر سرکاری فوج نے شکست کھائی تو یہہ بھی
ہوگا ۳۰۰ میل کے نواح کے فوج سرکاری پر توپ برسینگے
سوال تمکو یقین ہے کہ انگریزی لشکر پر بھی آیندہ کوئی حادثہ
گذریگا جواب وہان سرکاری فوج پر کئے حادثہ گذر چکے ہین
مین ان سے خوب واقف نہین ہون چنانچہ ایک خط مجکو معرفت
جرنل رمسگوتاف سفیر روس مقیم کابل کا آیا مضمون یہہ ہے کہ
ایک جنگ مین انگریزون نے امیر کے لشکر کے مقابل شکست
اٹھائی اور دوسرے روز فتح حاصل کی لیکن یہہ جو انگریزون نے

پوشیدہ رکھی - سوال یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ انگریز ایک روز
ہار جاوین اور دوسرے روز فتح پاوین - جواب امیر نے اپنے
لشکر کو چار طرف پھیلا دیا اسلئے مدت مین نہین پہونچی اور اس جنگ
مین انگریزون کے ۱۶ پلٹنون کے مقابلہ مین امیر کابل کی چار
پانچ پلٹن تھین اگر امیر کی ۷۰ پلٹن ہوتین تو البتہ اوس فوج
کو مدت پہونچتی پھر انگریز کی فوج کو بری زک اوٹھانی پڑتی
یہہ موقعہ امیر کے لشکر کو بھی خوب ہوا سردار لشکر امیر کا کارزار
نہین - سوال یورپ مین یہہ افواہ ہے کہ لشکر امیر مین
روسی سردار ہین - جواب مجھے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ لافٹس
سفیر انگلنڈ متہمم سنت پیٹرزبرگ نے اخبار کابل سے یہہ
بیان کیا ہے جسکا مین نے جواب بھی دیا ہے درمیان میرے
اور کابل کے مدت سے خط و کتابت جاری ہے اور وہ
بذریعہ ایک دیسی سوار کے ہی جسکو صاحب اخبار نے میل
ایڈی کانگ لقور کیا ہے - سوال اب آپ جنگ کی گفتگو کرین
خاص کیفیت کیا ہے جواب امیر نے اپنے لشکر کو کابل مین
رکھا ہے اور آپ مقام مزار شریف جو سرحد روس کے قریب
جنوب مین واقع ہی روانہ ہوا ہے ۹ دین تاریخ کا آخری
خط مجکو امیر کیطرف سے آیا اوسمین یہہ لکھا ہوا تھا کہ مین کابل
سے دو روز مین روانہ ہونگا اور ۳۱ تاریخ تک مزار شریف
مین پہونچین گے معلوم نہین کہ امیر وہان پہونچے یا نہ کیونکہ
مجکو وہان سے خط لکھنے والے تھے امیر کا ارادہ مجکو ۱۵
تاریخ تک معلوم ہوجاویگا - باقی آیندہ

رسید زر

جناب رحمت خان صاحب رسالدار رسالہ نجہ مزار سے
جناب سید رحمت علی صاحب اتاوا ... عدد

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

مورخہ ۲۵ صفر المظفر | بحمد اللہ در مبحث مذہبی ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب | سنہ ۱۳۱۶ ہجری ۱۸۹۸ عیسوی

منشور محمدی

۹۶

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورپہ انجیل بتحجیل | گویان بصفت وسیرت مبرور محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرجوع | توقیع خطائیت منشور محمدؐ | توریت وہم انجیل مرا فتد ز تحجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

چہ اخبار ماہی تثلیثیان | کزو خوار اقوال تثلیث شد | نوشتم سن عیسے این چنین | کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق | منشور محمدی ست ضابط | تاریخ بہ بین وزبر بین | منشور محمدی مسلط

نمبر ۶ مثنوی غزل جلد ۸

ہی حمد و ثنا اسی کو لایق | جو ایک ہی دو جہان کا خالق | کرد انشفتہ سرم طرہ طرار کسی

ہر عیب سے پاک ہی خداوند | بی بی نہیں اسکو اور فرزند | ساخت بیا مرا زگیسو ہمیا کسی

صورت میں نہ خالق سے کرے ہیدا | عیسیٰ کی نہ شکل سے ہی پیدا | حسن بشر ین کسی شور بحالم انداخت | نکلے ریخت مدائے لذت گفتا کسی

کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا | ہم پہ بوجی کو اپنے بھیجا | مہر پرتو یک ذرہ نیرزد بنظر | دیدہ ام اشعہ تاحسن دنیا را کسی

جو تن و لبشکے پیشوا ہیں | جو ہر دو سرا کے مقتدا ہیں | سیر فردوس نہ خاک تمامی سازم | مدفنم باد الٰہی نہ دیوا کسی

سرور ہیں جو سارے انبیا کے | پیرتہیں جو تمامی خدا سے | جز تو ای خسرو لولاک سزاوار ثنا | نیست زنہار مرا میل بزنہار کسی

سبحان اللہ جسکا منشور | شاہوں کو کیا ہی زیر و مقہور | دیدہ ام روئے نہ زیبا تر از ماہ تمام | غیر کو بیت نکنم میل بنظارہ کسی

توحید کو کھول کر بتایا | تثلیث کے نقش کو مٹایا | رشتہ جان بہ سودا کری تافتہ ام | مطلبے نیست بتسبیح و بزنار کسی

موسیٰ کی ہی جان جس سے تازی | عیسیٰ کی ہی روح کو تسلی | ایزد پاک ترا خواند حبیب و محبوب | نیست این مرتبہ خاص بزرار کسی

چہ موسیو یان کو کیا ہے را | لب کھول سکینگے کب بضاری | قاب قوسین بقرب تو مدلل آمد | جز تو آن ذات نگردید طلبگار کسی

منشور محمدؐ کے آگے | منسوخ ہوے ہین سب صحیفے | خستہ دل تفتہ جگر سوختہ جانم اعجاز | کس مبادا چو من زار گرفتار کسی

اس نور خدا کے سامنے کب | رخشندہ ہون شمس اور کوکب

قایم ہی اسی کی نوبہاری | تاحشر ہی حکم اسکا جاری

مچھوکے سے نہ نوا سکا گل ہو | گھیریگا یقین سب جہان کو

توفیق ہو مومنون کو یارب | تائید کرین بصدق واسب

طرح قیمت سالانہ منشور محمدی

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بطرز کفایت حضرات مشتریان ۴ روپیہ ہے جن خیر خواہان دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو اشتراء اسکا منظور ہو وہ سال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت وخواند در آباد وستہ قیمت واخبار متعلق ساختہ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور ماہا اللہ عن الشرور کے نام صاحبان تحریر عالیہ زر قیمت بوسطہ منی آرڈر خزانہ عامرہ سرکار ویا بتوسط حسب شدہ ذاکی نجات معتمد سرکار کے سپرد فرماکر اطلاع فرمایا کرین معاملہ ابلاغ قیمت مابعد کو بوجوہات چند وہ چند ہو نہین سکتا جو اسکا طالب ہو ۱۵ یوم تک قیمت ارسال فرماوے ورنہ

تتمہ اختلافات اشخاص اربعہ کہ اناجیل اربعہ را نوشتند و بیان کذب ایشان از کتاب تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

شاگردون نے یحییٰ کے مسیح سے کہا فریسی اور فریسیون کیون روزہ رکھتین اور تیرے شاگرد روزہ نہین رکھتے۔ انجیل مارکوس فصل دوسری (۱۸) کتاب اور فریسیون نے مسیح سے کہا شاگرد یحییٰ کے کیون روزہ رکھتے ہین اور تیرے شاگرد کھاتے پیتے ہین اور روزہ نہین رکھتے اور سوال کرنے والے اور روزہ رکھنے والے یحییٰ کے شاگرد ہین اور نصف ثانی اسکا یہہ کہ ایک جماعت کہتے ہین اور فریسیون کے قائل ساختہ زیادت شاگردان یحییٰ بن زکریا کے ہی اور کتاب بھی انکے ساتھ ہین اس مین ذکر روزہ اور افطار کا نہین۔ اور منجملہ اختلاف فصل تیسری انجیل متا یحییٰ اشہد اور تذیون کو کہا یا کرتا ہی یہہ قول مخالف اسکے اس قول کے ہی جو گیارہوین فصل مین اپنی انجیل کے کہا ہی عیسیٰ علیہ السلام نے یہودے کہا تمہارے پاس یحییٰ آیا کہ کھاتا پیتا نہین تم نے اسکو کہا کہ یہہ دیوانہ ہی اور ابن فیلیوس یعنے ابن انسان (مراد اس سے نفس عیسیٰ علیہ السلام کے ہین) کہا تا پیتا آیا تو تم نے یہہ کہا کہ یہہ انسان بڑے پیٹ والا ہی اور شراب پیتا ہی یہہ خلاف خود کلام مین متا کے موجود کہ اسنے اپنی ایک نفس یحییٰ کے نسبت نفی کھانے پینے کی کی اور دوسرے نفس مین شہد اور تذیو نکا کھانا انکے واسطے ثابت کیا اور نصاری نے

ایک صریح اوصاف حجۃ سے جوان پر وارد ہوتی تھی کہ مسیح نے اپنے کو فرزند انسان کہا اور وہ کھانے والے ہین اور آب وشراب کو پینے والے غفلت کے یہہ خود اقرار مسیح کا ہی کہ آپ انسان اور فرزند انسان ہین اور محتاج غذا اور قوام انکے جسد کا طعام وشراب سے ہی یہہ امر نصاری کے دعوی کو کہ مسیح الٰہ ہین جھٹلا رہا ہی اللہ تعالیٰ انکے کفر سے بلند وبرتر ہے اور منجملہ اختلاف وکذب صریح نصاری کی جسکو اللہ اور اسکے رسول پر افترا کیا ہا بیطور ہے۔ فصل پانچوین (۳۷) انجیل یوحنا مسیح نے یہودے کہا میرے باپ نے جسنے مجھے بھیجا میرے لئے اسنے گواہی دی کسی نے اسکے آواز کو کبھی سنا نہین اور نہ اسکو کسی نے دیکھا یہہ بات قول مسیح سے قریب ہی پھر متا نے لفظاً ومعناً ساختہ کفر صریح کے مخالفت یوحنا کی فصل سترہوین متا مسیح پطرس اور جاقمو اور یوحنا حواریون کو لئے ہوے جبل طابور پر چڑھا جب تمام اسپر قرار پکڑ چکے تو کیا دیکھتے ہین کہ یکبیک چہرہ مسیح کا مثل سورج کے چمک رہا ہی انکو قدرت اسکی نہ تھی کہ مسیح کے طرف دیکھ سکین اور آواز باپ کی آسمان سے سنی کہ کہہ رہا ہی کہ یہہ میرا فرزند ہی جسکو مین نے اپنے نفس کے لئے اختیار فرمایا ہی اسکی کو

اور اسپر ایمان لاؤ اور کہو کہ نے بھی نوین فصل مین اپنی انجیل کے اسیطرح کہا۔ پھر یوحنا نے فصل چودھوین (۱۴-۷) مین اپنی انجیل کے یہہ کہا مسیح نے حواریون سے کہا تم نے میرے باپ کو دیکھا ہی تو فلیپو حواری نے کہا ای سردار ہم نے باپ کو کیونکر دیکھا مسیح نے کہا ای فلیپو مین تمہارے ساتھ مدت تک رہا اور تمنے مجھے نہیچانا ای فلیپو کیا جسنے مجھے دیکھا اسنے میرے باپ کو نہ دیکھا انتہی۔ یہہ اختلاف ظاہر اور کھر فاحش سے ہی اور درمیان اسکے کہ یوحنا نے پیشتر مسیح سے یہہ نقل کیا کہ جسنے مجھے بھیجا ہی اسنے میری صحت نبوت و رسالت پر گواہی دی اور کسی نے اسکی آواز نہ سنی اور نہ اسکو دیکھا اور درمیان اسی قول یوحنا مذکور کے کہ مسیح نے حواریون سے کہا کہ تم نے میرے باپ کو دیکھا اور اسکو پہچان لیا کیا جسنے مجھے دیکھا اسنے میرے باپ کو نہ دیکھا اختلاف موجود ہی اور اسیطرح قول متاکای کہ جبل طابور پر جو تین اشخاص ساتھ عیسی کے تھے انہون نے کلام کو باپ کے یعنے (حاشا) رب العباد کے سنا اسنے درباب مسیح ان سے یہہ کہا کہ یہہ میرا فرزند ہی جسکو مین نے اپنی نفس کے واسطے اختیار کیا ہے۔ اور حاشا للہ کہ کلام خدا کو اسکے مخلوقات سن سکین اور جو زوجہ و فرزند سے مقدس ہو وہ کیونکر عیسی کے لئے گواہی دیوے کہ وہ فرزند اسکا ہی یہہ باتین انکی بہتان سے ہین اور اللہ اور اسکے رسول عیسی علیہ السلام پر از روے کذب کے جرءت اور ان کاذبون کو جمع کرنے سے مقصود نصاری کا یہہ ہے کہ کسیطرح عقاید الوہیت مسیح اور انکے خدا کے فرزند ہونے کو (نعوذ باللہ) رواج دین تعالی اللہ عن ذلک انکا تو یہہ عندیہ اور خداوند کریم کی قدرت عظیمہ اور حکمت باہرہ یہہ کہ کیسی تناقض اور تخاذل بقل اور تدافع لفظ و معنی مین انکو جھونک دیا کہ کہان انکو اسکا شعور بھی ہے اور کہان محض بے شعور انسے ہوے جاتے ہین۔۔۔

در بیان انچہ نصاری بر عیسی علیہ السلام دروغ را بستند و اینکہ عیسی علیہ السلام از جمیع اقوال و اعتقادایشان بیزاری نمود از تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

فصل بائیسوین (۲۱) لوقا عیسی علیہ السلام نے حواریون سے کہا کہ شیطان نے چاہا کہ تمہارے یقین کو فاسد کردے پھر مسیح نے پتروا سے کہا کہ مین نے تیرے لئے اپنے باپ سے دعا مانگی ہے کہ شیطان کو تیرے ضد یقین پر راہ نہ ملی یہی پتروا ہی کہ بعد عیسی کے کافر ہوگیا اور انکے دین سے تھوڑے دنون بعد کہ مسیح نے خبر دی تھی کہ شیطان کو تیرے ضد یقین پر راہ نہ ملیگی مرتد ہوگیا اور شاگردان مسیح سے سوا پتروا کے اور کوئی کافر نہ ہوا اس کے تناقض کو دیکھا چاہئے کہ مسیح سے نقل کر رہے ہین حالانکہ انکا یہہ اعتقاد ہی کہ مسیح بے معصوم ہین ومع ذلک الہ وابن الہ جب یہی خود ایک شخص کے حال سے شاگردون مین خبر دی کہ مین نے دعا کی ہے کہ شیطان کو اسکے ضد یقین پر راہ نہو پھر یہے کہان کہ جس شاگرد کو مسیح نے اس دعا کے ساتھ خاص فرمایا اسنے کفر کیا اور وہی مرتد ہوگیا اور شیطان نے سوا اور دون کے اسیکے دین و یقین کو فاسد کردیا باوصف اسکے کہ انبیا علیہم السلام پر تجویز کذب کی کفر ہی اور انکے

اخبار مین خلاف واقع نہین ہوتا۔ کوی جاہل بھی اس کی تناقض کے قریب نہ ہوگا اور یہ جمیع باتین انکی عیسی علیہ السلام کی نسبت جھوٹی ہین اور بخدائے علی اعلی مسیح نے ان گمراہ کرنے والے باتون سے کبھی خوشی کو ذکر نہین فرمایا اللہ رسوای سے پناہ دے پانچوین فصل (۱۹) یوحنا مسیح نے یہود سے کہا کہ میں تمسے سچ سچ کہتا ہون کہ بیٹے کو قدرت نہین کہ کچھ کرسکے مگر جو کچھ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہی انہی کیلئے کہ وہ صمد و قدوس ہی سوا اس خدائے پاک کوی الہ نہین وہی اکیلا خدا ہے اور تیوان شخصون نے (صاحبان اناجیل) البتہ اس سے کچھ بھی ذکر نہین کیا ستر ہوین فصل انجیل یوحنا عیسی علیہ السلام نے قبل اپنی (حاشا) موت کے گڑگڑایا اور کہا کہ الٰہی میں جانتا ہون کہ تو ہمیشہ میری دعا کو قبول فرماتا ہی میں تجھسے عرض کرتا ہون کہ تو میرے شاگردون کو تکالیف دنیا و آخرت سے نجات دیوے اور جمیع علما نصاری سے بتواتر نقل ثابت ہی کہ اکثر شاگرد عیسی مسیح کے تلوار سے مقتول ہوے اور بعض مصلوب اور بعضون کے کھال ادھیڑی گئی اور طرح طرح کے عذاب سے معذب ہوے اور حاشا للہ کہ اللہ کے رسول خدا سے دعا کرین کہ وے شاگرد آفات دنیا و آخرت سے محفوظ رہین پھر انکے یہہ حالت ہوجاے (جیسے مذکور ہوا) اور قباحتین موت کی ایسے لاحق ہون جسنے اس باب مین مسیح پر جھوٹ کہا وہ یوحنا ہی اور تینون ساتھیون نے اسکی کچھ ذکر نہین کیا۔ پندرہوین فصل (۲۴) انجیل یوحنا عیسی علیہ السلام نے فرمایا اگر میں ساتھ ان معجزات کے جو میرے پہلے کوی انکے ساتھ نہ آیا نہ آیا ہوتا تو انکا مجھ پر ایمان لانا گناہ نہ ہوتا اور حاشا کہ مسیح اسکو کہین کیونکہ یہہ بالضرور انکو معلوم تھا کہ موسی علیہ السلام معجزات کثیرہ عظیمہ کو لے آئے تھے اور اسیطرح الیسع علیہ السلام جو یہہ دونون پہلے عیسی علیہ السلام کے گذرے ہین اور ان دونون صاحبون نے مردون کو زندہ کیا ہی اور الیسع نے کوڑہی کو تندرست کردیا جیسے عیسی علیہ السلام نے کیا ہی یہہ کیونکر نصاری زعم کرسکتے ہین کہ مسیح ایسے معجزات لائے تھے جو کوی انکی پہلے نہ لایا ہو بلکہ اسباب مین یوحنا جھوٹ کہا ہے اور تینون ساتھیون نے اسکا کچھ ذکر نہین کیا فصل دسوین (۲۹) انجیل مارکوس مسیح نے کہا جو میرے لئے گھر اور باغ وغیرہ ذلک چھوڑے وہ دنیا مین سوگنا اس سے زیادہ پاوے اور آخرت مین جنت فصل انیسوین انجیل متا وہ جسقدر چھوڑا ہی سوگنا اسکا پاوے اور واسطے اسکے جنت ہی متا نے ذکر دنیا کا نہ کیا فصل اٹھارہوین انجیل لوقا (۳۰-۲۹) وہ زیادہ تر اس سے پاویگا جو دنیا مین دیا ہی اور جنت لاکن یوحنا نے اسکا کچھ بھی ذکر نہین کیا اور یہہ عیسی علیہ السلام پر کذب ظاہر ہے کس لئے کہ بہتون نے بوجہ عیسی علیہ السلام گھر اور کھیت اور تجارت چھوڑ دئے اور کسی نے سوگنا یا کم اس اپنی چھوڑے ہوے اشیاء کا نہ پایا عیسی علیہ السلام نے اسکو فرمایا تھا ولاکن ان لوگون نے آپ پر افترا کیا تیسری فصل یوحنا (۱۳) آسمان پر نہ چڑہیگا مگر وہی جو آسمان سے اترا اور یہہ عیسی علیہ السلام پر جھوٹ ہی کیونکہ توراۃ مین موجود ہی کہ ادریس و الیاس علیہما السلام آسمان پر چڑہ گئے حالانکہ آسمان سے زمین پر وہ اترے نہ تھے اور اپنے وقت صعود تک وہ دونون زندہ ہی موجود تھے۔ (یعنے حالت زندگی مین آسمان پر انکا صعود ہوا) اور انجیل خود ناطق ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان پر چڑہ گئے حالانکہ آسمان

سے وہ اتارے نہ تھے (اور اسیطرح ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج مین آسمانون پر تشریف لے گئے اگرچہ آپ ابتداء آسمان سے نہ اترے تھے) تو کذب یوحنا کا مسیح پر ظاہر ہوگیا اور تین ساتھیون نے اسکی اس امر کو بیان ہی نہین کیا فصل ایکیسوین متا (۲۰-۱۸) عیسی علیہ السلام جب حواریون کے طرف جانے لگے تو انہین بھوک لگی راہ مین ایک انجیر کے درخت کو دیکھا تو اسکی طرف قصد فرمایا کہ اس سے کچھ کھا دے تو اسمین کسی پھل کو نہ پایا اسکے لئے بددعا کی وہ اسیوقت سوکھ گیا مارکوس فصل الیس (۱۳) وہ فصل انجیر کی نہ تھی تو دیکھو نصاری اللہ کے نبی کو کس امر کے ساتھ منسوب کرتے ہین کہ انہون نے غیر فصل مین انجیر کے لوگون کے درختون سے انجیر کو طلب کیا ایسا کام تو لڑکے اور دیوانے بھی نہین کرتے پھر نصاری کہتے ہین اسکے ساتھ بددعا بھی کی کہ درخت سوکھ گیا حالانکہ اسکا کچھ گناہ نہ تھا کہ وہ مستحق عقوبت ہوتا اور یہ امر دو حال سے خالی نہین یا تو وہ درخت ملک مین کسی مالک کے ہو یا ہر شخص کے لئے جو اس راہ سے گذرے مباح ہی درصورت اول کہ کوئی اسکا مالک ہو عیسی مسیح باوصف زہد و ورع اپنے قصد اسکا نہ فرماتے تاآنکہ مالک اسکا حکم دے کہ جمیع شرایع ایسے امر کے ممنوع ہونے پر متفق ہین درصورت ثانی کہ لوگون پر وہ مباح تھا آپ اسپر بددعا کرتے کہ سوکھ جائے اور منفعت لوگون کی اس سے منقطع ہو کیسے کہ خدائے پاک نے مسیح علیہ السلام و جمیع انبیا علیہم السلام کو مجبول اسکا فرمایا ہی کہ منفعت و مصلحت پر لوگون کے لحاظ رکھین نہ برعکس اسکے تو کذب متا اور مارکوس کا اس قضیہ مین خوب ظاہر ہوگیا۔

باقی آئندہ

مصنف ثلثۃ الکتب کی بیخبری اور لاعلمی کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کسی مسلمان کا ریویو رسالہ ثلثۃ الکتب و طریق النجات پر

ملسمی بسبیل النجات

کتاب ثلثۃ الکتب جسکے نام سے لیاقت علمی اسکے مصنف کی کی ظاہر ہوتی ہے ہمارے نظر سے گذری مناظرہ اہل اسلام اور عیسائیون کا جہانتک انجام کو پہنچ چکا ہی اس سے بے خبری اس مصنف کی صاف ظاہر ہے اور یہہ خیال کرنا کہ مصنف نے دیدہ و دانستہ باوجود واقفیت آغاز و انجام مناظرہ محض براہ مغالطہ وہی مسلمانون کے اوس سے چشم پوشی کی ہے ہم مناسب نہین سمجھتے ہین لہذا اون کو اور اوسکی جو عیسائیون کو ان ثبوت اور ان مطالب کے نشان دہی کر دینا کافی سمجھتے ہین تاکہ فضولی اور لغویت بیان مصنف کی اور ان کی بے خبری اصل حقیقت سے طالبان حق پر ظاہر اور باہر ہو جاوے اور جواب مستقل لکھنے اور بیفائدہ طول کرنے کی بالفعل کچھ حاجت نہین ہے اسواسطے کہ عیسائیونکی عادت ہی کہ جب کسی کتاب کا جواب مفصل اور مستقل لکھدیا جاتا ہی تو جواب الجواب سے عاجز ہوکر مطالب کو دوسرے پیرایہ مین تحریر کرکے ایک اور جدید کتاب کے نام سے مشہور کر دیتے ہین اور یہ صورت (خدا کی اصلی نجات لیا ہی اور آدم و حوا کی گندم خوری) بجز تضییع اوقات مسلمانان و سمج خراشی سامعان کے اور کوئی فائدہ ہر رسالہ کے جواب لکھنے سے نہین ہے چنانچہ اسکا ثبوت جسنے رسایل

طرفین کو دیکھا ہوگا اوسکو آفتاب نیمروز سے زیادہ معلوم ہوگا
رسالہ ثلثۃ الکتب کے پہلے باب کا یہہ خلاصہ ہی کہ خدا کی اصلی
اور حقیقی نجات کی نا تبدیلی اور جھوتے نبی کی سچی علامت اور
مسلمانون کے اس عقیدہ کا بطلان کہ کتب موسویہ قرآن سے
منسوخ ہوگئے ہین بیان کرے۔ اب چونکہ احکام رسومی اور
اوامر و نواہی ظاہری مثل ختنہ وغیرہ کے منسوخ کا خود جمیع
عیسائیان و نیز مصنف ثلثۃ الکتب کو اقرار ہی اقرار ہے
لہذا اس بحث سے ہم کنارہ کرکے صرف خدا کی اصلی اور حقیقی
نجات کی تشخیص کرتے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام کے وقت
سے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے کیا اور کسطور پر
رہی ہی مصنف کہتا ہی کہ قربانی کرنی اور خون بہانے سے
نجات ہوتی تھی ہم کہتے ہین کہ کتاب پیدایش کے باب ۳
آیت ۱۴ مین سانپ کے بھکانے اور اوسکے پیٹ کے بل
چلنے اور مٹی کھانے کا تو البتہ ذکر ہی اور نسل نبی آدم کی ایڑی
کاٹنے اور اسکا سر نبی آدم سے کچلا جانے کا بلا شبہ تذکرہ
ہی الا قربانی اور خون بہانے کا کچہ پتہ نہین لگتا پس یہہ تو
بسم اللہ ہی غلط معلوم ہوتی ہے چنانچہ جمیع علماء یہود قربانی
اور خون بہانے کا اشارہ بھی یہان پر نہین سمجھتے اگر
یہود کے کسی **(عورت کی نسل سے خاص مسیح مراد
نہین ہوسکتے اور دس احکام تورات کے
خدا کی اصلی نجات نجات ہی)** کسی تفسیر قدیم یا
جدید مین آپ دکھا سکتے ہون تو دکھانے علاوہ برین سانپ
کا گویا ہونا قواعد طبیعہ اور فلسفیہ سے بالکل باطل ہے اور سانپ
سے شیطان مراد لینا اگر جایز رکھا جاوے اور عورت کی
نسل سے مسیح علیہ السلام اور سر کچلنے سے واقعہ صلیب اور ایڑی
کاٹنے سے مسیح علیہ السلام کی انسانیت کی بربادی اور ہلاکی
امر کفارہ مین تو کیا ایسا معما اور ایسی مبہم عیسائیان اور ایسی
مشکل پہیلی جواب اخیر زمانہ مین الہارہ اونیس سو برس سے
بوجھے گئے سو بھی بطور مختلف اور سابقا نہ موسیٰ نے نہ یوشع
نے نہ داؤد نے نہ سلیمان نے نہ اشعیا نے نہ ارمیا نے بلکہ
ملاجنا علی نبینا علیہم السلام تک کسی نے اسکا مطلب قربانی
اور خون بہانے کا نہ سمجھا نہ بتایا خدا کی اصلی اور حقیقی نجات
ہوسکتی ہی اگر سمجھا یا بتایا ہو تو مصنف ثلثۃ الکتب یا اور
کوی عیسای بجز انجیل کے اور کہین سے اس خیال خام اور وہم
باطل کو ثابت کرے ای منصفو کیا کوی تسلیم کرے گا کہ
حق سبحانہ تعالی نے اپنے اصلی اور حقیقی نجات کو صاف
بیان فرمانے سے چشم پوشی کرکے بطور پہیلے کے بیان کیا
پھر کسی بنی اسرائیل نے اوسکی توضیح بھی نکی ہان یہہ حق
ہی کہ خدا کی اصلی اور حقیقی نجات وہ دس حکم ہین جو موسی

**(سانپ سے شیطان مراد نہین ہوسکتا
اور گندم خوری کی ثمرات اور آدم اور حوا
کی توبہ قبول ہونا)** علیہ السلام کو لوح پر مرحمت
ہوی تھی جسکا پہلا پاک اور روشن حکم توحید کا ہی جس سے
تثلیث کی زہریلی سانپ کا سر کچلا گیا اور جھوتے عیسائیان
نے جسمین تثلیث کے زہر نے اثر کیا ہے ہر چند موسای
اور محمدی اور سچے عیسائی یعنے ایبونیہ اور یونی تیرین وغیرہ
کی ایڑی کو کاٹا لیکن کچلے سر کا اثر بے اثر ہوگیا علاوہ
برین اگر سانپ سے شیطان مراد ہی تو اسکو پیٹ کے
بل چلنے یا مٹی کھانے کسی عیسای یا مصنف ثلثۃ الکتب نے
دیکھا ہو تو ہمکو بھی اوسکی حقیقت سے آگاہ کرین ہم تو نہین

مانپون کو پیٹ کے بل چلتے اور مٹی کھاتے دیکھتے ہین پھر
دیکھو اسی باب کے ۱۴ آیت مین یہہ بھی لکھا ہی کہ خداوند خدا نے
سانپ سے کہا اسواسطے کہ تو نے یہہ کیا ہی تو سب مویشیون
اور میدان کے سب جانورون سے ملعون ہوا اس سے بھی اوسکا کیڑا
ہونا بخوبی روشن ہے پھر جو درد زہ اور زمین کا لعنتی ہونا
اور زمین کا آدم کے واسطے کانٹے اور اونٹ کٹاری اوگانا
اور اونکا اپنے مونہہ کے پسینی کی روٹی کھانا پھر زمین مین جانا
یہہ سب گناہ کا پھل لکھا ہی سو ظاہر ہے کہ کفارہ اگر گناہ
مٹایگیا تو یہہ پھل کسواسطے معاف ہو کر موقوف نہ ہوے
پھر یہہ انجیل مین کیا ہی خطرناک بات مرقوم ہی کہ ہمکو اور سب
کو مسیح کے تخت عدالت کے روبرو حاضر ہونا ہی پھر ہم مین
ہر ایک خدا کو اپنے اپنے عمل کا حساب دیگا سبحانہ نے کہ
بعد معافی حساب کیا پھر اسی (ہابیل کی قربانی ہدیہ
تھا نہ کفارہ گناہ توحید اور تصدیق نبی خدا
کی اصلی راہ نجات ہی) باب ۴ کے ۴ آیت مین لکھا ہی
کہ خدا نے آدم اور انکی جورو کے واسطے چمڑے کی کرتی بنا کی
اونکو پہنائی جس سے خدا کی توحید اور مہربانی بخوبی روشن
ہی اور کچھ قربانی اور خون بہانے کا ذکر نہین اور عبرانیون کے
لفظ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بطور شکر گذاری خدا کے
نذر بے مال کی زکوۃ - کچھ خطا کی قربانی اور کفارہ کا یہہ نہین
پلتا ہی خلاصہ خدا کی اصلی اور حقیقی نجات بجز اسکے کہ
توحید باریتعالی اور تصدیق نبی وقت کے قرار دیجاوے
اور کچھ ثابت کرنا امر دشوار بلکہ محض محال اور وہم وخیال ہے
اسحاق علیہ السلام کی قربانی سے اگر مسیح کی قربانی
مشابہ ہی تو ہمارا عین مدعا ثابت ہوتا ہے یعنے جیسے اسحاق
علیہ السلام ذبح سے بچ گئے ویسا ہی جناب مسیح علیہ السلام بھی
بچ گئے اور جیسے وہ ذبیح اللہ مشہور ہوے ایسا ہی مسیح خدا کا بیٹا کہلائے
اور ساری گذارشات اور مطالب متعلقہ صلیب اسی ارادہ قتل
وصلب سے متعلق ہین اور وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ آیت قرآنی کا
بھی یہی مطلب ہی چنانچہ بہت سے فرقے عیسائیون کے اسی کے
قایل ہین جیسا آئندہ ظاہر کیا جاویگا (فصح کا میدہ
اور شریعت موسوی کی قربانیان نمونہ مسیح کی
نہین ہوسکتین) لیکن پھر بھی مصنف ثلثۃ الکتب کا
ملمع اوڑا جاتا اور قلعی کھلی جاتی ہی کیونکہ اسحاق علیہ السلام
کی قربانی سوختنی قربانی تھی اور مسیح علیہ السلام سوختنی قربانی نہین
تو تشبیہ ناقص اور ناتمام رہی پھر یعقوب علیہ السلام کی خبر جو
بلفظہ شیلوہ لکھی ہے اسمین تو قربانی کا اشارہ بھی نہین ہے
نہ خون بہانے کا ذکر بلکہ خون کی تو اسمین بو بھی نہین آتی قربان
ہاے مصنف ثلثۃ الکتب کی عقل کے کہ ناحق انصاف کا خون
بہاتے ہین اور عقل کو ذبح کرتے اور فہم کی گردن مارتے ہین
ایسا ہی جس رات ملک الموت کا معرکہ گذر ہوا وہان بھی
نشان بتانے کو خون چوکھٹ کے بازو پر چھڑکا گیا تاکہ ملک الموت
وہان سے کنارہ کرین اور عید فصح کی رسم اور شریعت اسیکے
یادگاری مین مقرر ہوی یہانتک کہ جناب مسیح علیہ السلام
نے بھی عید فصح کا موافق شرع شریف موسوی کے ذبح
کیا اور خود بھی کہایا اور حواریون کو بھی کہلایا جس سے عشاء
ربانی کی رسم نکلی بھلا مسیح علیہ السلام کی قربانی کے وہ
نشانی تھی تو اصل کے ہوتی نقل کی کیا ضرورت تھی ایسا ہی
موسی علیہ السلام کے بلکہ جمیع نبی اسرائیل کی قربانیان
نمونہ قربانی مسیح علیہ السلام کا نہین ہوسکتے ہین کیونکہ کسی نبی اسرائیل

نے یہہ بیان نہین کیا اور (پولوس کی تحریف معنوی
در باب ختنہ اور کفارہ کا متواترات اور
اجماعیات مذہب نصاری سے ہونا) خدا کی
اصلی اور حقیقی نجات ایسی مخفی اور مبہم ہزارون برس تک نہین
رہ سکتی اور نہ جناب مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل اربعہ مین
اسکی تصریح کرنا ہے ہان البتہ پولوس کی تحریف معنوی اسکے
پارہ اپنے خطوط مین واسطے مٹانے شریعت الہی مندرجہ تورات
شریف کے البتہ پائی جاتی ہے اس قبیل سے کہ تورات مین خدا
کا حکم محکم ہی کہ ہر فرزند مزینہ کی کہلہ ی کاٹی جاوے کہ یہہ خدا
کی حکم کا اونکے بدن پر داغ ہوگا تا جو پولوس بید ہر کہ آنہہ
بند کرکے تورات کی تحریف کرتے اور کہتے ہین کہ دل کا ختنہ
مراد ہی پر ایسی بات کون خدا پرست مان سکتا ہے پھر بنی
اسرائیل کے بھائیون سے جو بنی ہونے کو تھا وہ پیغمبر اسلام
ہین کیونکہ عیسی علیہ السلام جو دبنی اسرائیل ہین نہ اونکی بھائی
اس امر کو بہت سے علماء عیسائی مثل دیون پورٹ صاحب
وگاڈفری ہیگنس صاحب وغیرہ نے بھی تسلیم کیا ہی اگر نقل
چاہو تو دیکھو اظہار الحق اور استفسار اور تہذیب الاخلاق
اور حمایۃ الاسلام وغیرہ اور جو پیشین گوئیان کتب جتنیوم
یعنے صحف انبیا علیہ السلام سے نقل کئے ہین اول تو انسے
اور قربانی سے کچہ علاقہ نہین علاوہ برین مسیح علیہ السلام
پر صادق آنا اونکا مشکل ہے (انجیل برناباس
کا کشف واقع صلیب ہے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبشر) چنانچہ لکہا ہے کہ مسیح
بادشاہ ہوگا پر مراد لینا ریاست باطنی اسکو کون مانے گا
لہذا یہود ایمان نہ لائے ہم مسلمانون کی تاویل یہہ ہے کہ
جناب مسیح علیہ السلام بعد نزول تمام دنیا کی بادشاہ ہونگے
علامہ چونکہ مصنف کا مطلب یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانون
اور عوام کو دہوکہا دیا جاوے کہ کفارہ اور قربانی کی خبر
متواتر اور اجماعی ہے لہذا ہم حق جو عیسائیون اور مسلمانونکو
دکہلاتے ہین کہ دونو دعوی غلط ہین نہ تو تواتر اسکا ثابت
ہی نہ کافہ عیسائی نے اسپر اجماع کیا ہی دیکہو ترجمہ قرآن
شریف مصنفہ سیل صاحب کے صفحہ ۳۴ مین ذیل آیت
مَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ کے
لکہا ہی کہ انجیل برناباس مین حضرت عیسی علیہ السلام
نے کہلا کہلی اپنے مصلوب ہونے کی واقعہ کے ذکر مین تقریبا
یون فرمایا تھا کہ ای برناباس یقین جان کہ کیسا ہی جہوتا
گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے کیونکہ خدا سچائی گناہ
سے ناراض ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہین چہوڑتا
میری ماں اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض
سے میرے ساتھہ محبت کی خدا اون سے ناراض ہوا اور
بمقتضای عدالت یہہ چاہا کہ اونکے اس نامناسب
عقیدت کی سزا اسی دنیا مین اونکو دیوے تاکہ وہ مرنے
کے عذاب سے بچین اور وہان اونکو اذیت نہووے اور
مین اگرچہ دنیا مین بے (نسطقی اور دوقنی عیسائے
مصلوبی مسیح کے منکر حسین) فقور تھا
پر اسلئے کہ بعضے آدمیون نے مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خدا نہ
متعال کو یہہ بات خوش نہ آئی اور اسکی مشیت اس امر
کی مقتضی ہوی کہ قیامت کے دن شیاطین مجہ پر ہنسین
اور مجھے ملعونون مین نہ اوڑاوین سو اسنے اپنی مہربانی
اور عنایت سے ایسا بہتر جانا کہ دنیا مین یہود اکی موت کے

سب میری تصحیح اور ستائی ہو جاوے اور ہر شخص یہہ گمان کرلے کہ مین مصلیب پر کھینچا گیا پر یہہ ساری ہتک اور ہنسائی (محمدے منجر اف گاڈ) یعنے محمد رسول اللہ کے آنے ہی تک رہے گی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ وہ کہا لوگون کے دلسے اٹھاویگا دیکھو برنا باس کی انجیل ایک پرانی کتاب ہے اور پیغمبر اسلام کے سیکڑون برس پیشتر کی ہے کیونکہ دوسری تیسری صدی عیسوی کی کتابون مین قبل قسطنطین بادشاہ سے موجود ہو کر اب تک دنیا مین قایم اور برقرار ہی پس اسسے تو سب دعوی اسلام کی ثابت ہوگئی اگر کہو کہ کسی مسلمان نے یہہ جعل اوس انجیل مین کیا ہی تو مسلمان اوسوقت دنیا مین کہان موجود تھی جو یہہ جعل کرتے پھر دیکھو تاریخ کلیسیا مصنفہ آنریبل سر ولیم میور صاحب مترجمہ شیو پرشاد کے (مانیکر عیسائی فرقہ یہی مسیح کی مصلوبی کا منکر تھا اور مسیح کا جسم آسمانی تھا نہ ہیولانی) مترجمہ شیو پرشاد کی صفحہ ۴۰ مین لکھا ہی کہ نسطق فیلسوفون مین سے بعضون نے اس خیال سے کہ نیکی کے اصل ہیولی ہونے سے بہت دور رکہین بہت سے مخلوق فوق الانسان اسطرح کی ٹھہرائی کہ جو خدا بتعالی اور دنیا خواہ خالق دنیا کے درمیان متوسط تھے وہ مخلوق خدا سے نکلتے اور ایئون کہلاتے تھے اور اُن مین ایک بڑے درجے کا بلکہ شاید سب سے بڑا مسیح تھا مگر اس مقام سے نسطقیون کے درمیان دو شق ہوگئین جو اکسین مختلف بلکہ ایک دوسرے سے برعکس تھین بعضون نے یہہ خیال کیا کہ عیسی صرف آدم زاد تھا اوسکے اصطباغ کے وقت ایئون مسیح اوسپر اوترا اور تکیک اوسکی مصلوب ہوتی ہی اوس آدم زاد عیسی کو چھوڑ گیا یعنے مسیح کو فی الواقع نہ کچھ تکلیف ہوی اور نہ وہ مرا اور بعضون نے یہہ قیاس کیا کہ وہ جسم جسے مسیح مجسم معلوم ہوتا تھا فی الحقیقت انسانی ہو اثر پذیر نہ تھا بلکہ غیر مادی خواہ غیر ہیولانی یعنے آسمانی تھا اس اخیر فرقہ والے دوقیتی کہلاتے تھے لیکن اوسباب کو جو کلیسیا کی راے مین دین عیسوی کا خاص عقیدہ اور مقصود تھا دونو فرقہ والون نے خلاف سمجھا کیونکہ دونون (مانیکر عیسائی فرقہ واقعہ صلیب کو نقلی اور خیالی سمجھتے ہین) دونون اس اعتقاد پر متفق تھے کہ مسیح کی رسالت سے بجز علم خدا ے برحق کے ظاہر کرنے کے اور کچھ غرض نہ تھی اونہون نے حشر اور نشر سے انکار کیا اور مسیح کی موت کے اپنے تعبیرات سے اونہون نے دین عیسوی کو عقیدہ کفارہ سے خالی کردیا پھر حاشیہ پر لکھا ہی کہ یہہ بات لحاظ کے لایق ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونو باتون مین اس عجیب بدعت کی پیروی کی کیونکہ چوتھی سورہ کی ۱۵۶ - آیت مین لکھا ہی کہ انہون نے نہ عیسی کو مارا نہ مصلوب کیا لیکن تشبیہ کیا گیا اونکے لئے - معلوم ہوتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین عیسوی کی یہہ واقفیت پلیسٹینہ (یعنے فلسطین) کے حصہ جنوبی مین ناقص روایتون سے حاصل ہوی تھی پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۲ مین فرقہ مانیکیز کا بھی یہی عقیدہ لکھا ہے کہ انہون نے اوسکا یعنے جناب مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا اور پھر جی اوٹھنا اصلی نہ تصور کرکے صرف تخیلی خیال کیا اور ایسا ہی کچھ آنریبل سر ولیم میور صاحب نے خود اپنے ترجمہ اردو مین بھی بہ نسبت اس فرقہ کے صفحہ ۱۰۲ حصہ ۲ باب ۳ مین تصریح کی ہے اور وہان حاشیہ یہہ چڑہایا ہی -

باقی آیندہ

دعوت اسلام

سبحان اللہ ۱۸ سال سے اخبار نامدار منشور محمدی دعوت اسلام
مین سرگرم ہو رہا ہی - اور ہزارون بے دینون اور ملحدون نے اسکے
طفیل قبول اسلام کیا ہی - اللہ اللہ یہ ہمت و بیداری اور یہ ہمت
عالی معاونان منشور محمدی خصوصًا جناب محمد شریف صاحب مہتمم اخبار
مذکور کے کہ جسنے باوجود خسارہ ایک ہزار روپیہ کے جو ناعاقبت
اندیش نادہندون سے اونہین پہونچا ہے باینہمہ اخبار کو
بند نفرمایا - افسوس وہ ہزارہا نادہندے کیسے کوتاہ اندیش
اور سخت خورے ہونگے جو اخبار کئی سال سے لیتے رہے اور
قیمت ادا کرنے کا نام نہ لیا - کیا وہ اپنے آپ کو دیانت داری
مین شمار کرتے ہونگے واجہ خوش اگر اسی کا نام دیانت
داری ہی تو اونکو ہمارا سلام ہے - منشور محمدی نے نہایت
تہذیب اور اخلاق سے لوگون کو دعوت اسلام کا مژدہ سنایا
اور پند و نصایح سے خوش وقت کیا - کیونکہ تہذیب کسیکی
میراث نہین اور تہذیب کو ہر وقت آزادی سے اور وہ
ہر ایک ادنی و اعلی کے انکھہ کی پتلی ہے جو کوئی تہذیب کو
عمل مین لائیگا وہ دنیا و دین مین مہذب کہلائیگا بے تہذیب
ہر جگہہ ذلیل و خوار ہوگا اگرچہ وہ کیسا ہی مفتخر ان ہو -
علی ہذا اخبار نور افشان نمبر ۵ جلد ۷ مطبوعہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء
جو لودیانہ مین پادریون کے اہتمام سے نکلتا ہی اور وہ
پادری لوگ جو تہذیب کے پتلے مشہور ہون اور تمام دنیا مین
تہذیب کا پرچار کرتے ہون اونہون نے اس اوصاف
حمیدہ سے ایسے کلمات نامطایم اور ناشایستہ اور غیر تہذیب
جنکے بیان سے شرم آتی ہے پیغمبر اسلام کے شان مبارک
مین استعمال کئے ہین وہ کلمات بعنوان بقیہ توراۃ و انجیل
کی پیشین گوئی کے مضمون مین درج ہین جنکو دیکھکر ہندو اور
مسلمان وغیرہ مہذب لوگ انگشت بدندان ہوے اور حیرت
مین گئے کہ استغفر اللہ جب پادری جیسے مہذب لوگ یہ حال
ہی کہ وہ انبیا کے نسبت ایسے ایسے فحش کلمات و توہین کا لکھنا
روا رکھتے ہین تو اور لوگون کی تہذیب کا کیا حافظ ہے - حالانکہ
انحضرت کو منصف مثل سیسن صاحب و جان دیون بورٹ
صاحب وغیرہ نیک بندہ جانتے ہین - چال چلن قبل نبوت
وہ کہ بایبل معتمد و صادق تھے باقرار سیسن صاحب بدون
نبوت و پیغمبری سالہا کے عرصہ مین پیش از ہجرت سیکرون عمدہ
لوگون نے اس دعوے کی تصدیق کی اور بلا زور و رعایت و
تعصب ظاہر ہی ایمان لائے - واہ رے سینہ وری کہ گہو تر باہ
کے معنی مین مولوی میر فتح محمد صاحب نے صریح زبانی آیات
بیبل پادری صاحب کو سناتے تو بزعم حکومت پادری صاحب
نے وہ نام کا ورنٹ گرفتاری کا جاری کیا اور وہ حوالات
مین رہے ضمانت پر رہا کی گئی بعد رد و قدح کے مقدمہ مذکور
کی معرفت عدالت مین پیش ہوا بعض متعصبین صاحب لوگ مقدمہ
کو طول کیا چاہتے تھے اور مولوی موصوف کی گرفتاری مین
از حد ساعی تھے مگر مولانا صاحب ناکردہ گناہ مین گرفتار تھے
اور انہون نے اپنے زبان سے کوئی کلمہ غیر تہذیب مونہہ سے
نہ نکالا تھا محض بیبل کا ترجمہ سنایا تھا تب عیسائیون نے
یہہ اوہام مجازی تھی - صدقے اس انصاف کے فی الحال عیسائیون
نے کہلم کہلا بذریعہ اخبار نور افشان پیغمبر اسلام کے شان
مین کلمات سخت اور نامطایم لکھے ہین اور ناحق اونپر تہمت
لگائی ہے مگر یقول شخصی مارتا ہاتا ہی تک جاؤن جو کوئی ہاتھ
پکڑے - کیون نہو شان حکومت ہی کا نام ہی فقط راقم ایڈیٹر

رسید اعطائے زر مشتریان منشور محمدی از تقام بمبئی

جناب مولوی سید عماد الدین صاحب رفاعی جہ - حاجی عبد اللطیف صاحب نل بازار وجہ قیمت دو سال ع - جناب سلیمان حاجی نور محمد بے کلاجہ - صاحبان مذکور الصدر ساکنان بلدۂ بمبئی نے برائے یاد داشت قیمت وجہ موجہ منشور عطا فرمائی ناظم منشور ممنون معطیونکا ہوا خدا یتعالی دولت روز افزون انکو عطا فرمائے ان صاحبون سے زیادہ لایق شکر جناب مستطاب ذاکر محمد سرور صاحب ہین کہ بترغیب و تحریص ایجنٹ و رکن منشور محمدی جناب محمد ہاشم صاحب ع کلدار اپنے جیب خاص سے بطور امداد و اعانت منشور عطا فرمانے ایجنٹ و ذاکر صاحب ناظم منشور شکریہ بصد نیازمندی دل سے ادا کرتا ہی جیسے جناب ذاکر محمد سرور صاحب نے ع عطا فرمائے اور ناظم منشور محمدی نے انکو بجائے دس دہون کے تصور کیا خدا انکو بفحواے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها دہ چند عقبی مین عطا فرمائے اگر مثل ذاکر صاحب تاجران و مالداران بمبئی اس غربت اسلام مین کوشش فرمایا کرین تو کیا ہی بہتر ہے ہو کہ سرکوبی مخالفان دین محمدی ہوا کرے جاے انصاف ہی کہ بمبئی کے تاجرون و مالدارون سے منشور محمدی اخبارات دینادی اخبارات کے ہوتے ہین ہنگے دینی اخبارات پر توجہ نہین فرماتے اگر ایجنٹ صاحبان اخبارات دیگر مثل محمد ہاشم صاحب منشور محمدی پر توجہ فرمائین تو کیا عجب ہے کہ مثل ذاکر محمد سرور صاحب سلمہ وہ بھی عطیات سے رونق منشور دوبالا فرمائین - والسلام - حاضر الوقت عبد العظیم ساکن ناگپور مترجم تحفۃ الاریب ذاکر صاحب کو پہچانتا ہی پونہ مین جناب انسپکٹر رحیم صاحب کے مکان پر انسے ملاقات کی ہی اس کا بھی شکریہ و سلام قبول ہو فقط

اخبار تار برقیات

قسطنطنیہ ۱۰ منہ - شب گذشتہ روم ورکس مین جو قطعی عہد نامہ ہوا اوسمین ٹرکی برن کا اعتراف کیا گیا اور عہد نامہ سان استفانو کی تردید کی گئی ہے - اخراجات جنگ ۱۰ کروڑ روبل دینے پر رضامندی ہوی اور ادا شدہ ہو چکا (جسکے ۵۲ کروڑ روپیہ کے قریب ہوتے ہین) اور وہ بذریعہ اداکئے جائینگے -

کلکتہ ۱۰ منہ - بموجب حکم ویسرائے جنرل اسٹیورٹ کی فوج قندہار کو واپس گئی اور قلات غلزائی اور اوسکے قرب جوار کے ملکون کو قبضہ نہین کیا - جنرل بدلف کی فوج قندہار سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر پہونچ گئی - موسم کی حالت نہایت درست ہی - جنرل اسٹیورٹ کا پیش خیمہ قندہار کو واپس آنیکے لئے دوسری کو نکل چکا - غازیون نے ۹ منہ کو فوج انگریزیہ مقیم قندہار پر حملہ کیا - ۵۹ وین اور پہاڑی بیاتریون کے ڈیرے اوکھاڑ دئے اور وقت فراری ایک شخص کو مار دیا اور بہتون کو زخمی بنا دیا اس معرکہ مین سات غازی شہید اور چھ اسیر ہوے - سوان سکھہ دلکا بھیجا گیا ہے -

لندن ۱۱ منہ - کیپ اف گڈ ہوپ مین فوج انگریزی کی ۲۴ وین رجمنٹ کے ۴ کمپنی اور ۶ دیسی سپاہ اور ایک توپخانہ کی بیاتری مقیم تھی سوا پنج ہزار زولیون (وہ ایک قسم کے بت پرست ہین) نے تاخت کرنے سے وہ سب بالکل نابود ہو گئے اس جنگ مین انگریزون

کے جانب بائیں سو ۔ ۔ ۔ اور دو بیٹر اور چھار کیا پتن بارہ لفٹن اور ایک گوار گرماسٹ ۔ ۔ ۔ دین رجمنٹ کا اور دو کیا پتن توپخانہ کے اور ایک کرنل و کیا پتن اور چھار لفٹن انجنیر شامل تھے اور سوا انکے ۲۱ انگریزی سردار جو دیسی سپاہ کی نگہبانی افیسری پر مامور تھے وہ بھی ان سب کے ساتھ مارے گئے اگرچہ زولیو نکا نقصان ۵ ہزار سپاہ کا ہوا مگر ہمارے ۲۴ وین رجمنٹ کا نشان اور ایک برابر قدر اسباب رسد دشمن کے ہاتھ لگ گیا ۔ سر بارٹل فریر کو ترکیب فوراً امداد طلب کی ہی انگریزی موقع نیٹال کا نہایت خوف کی حالت مین ہی اور انگریزی علاقہ مین بالکل گھبراہٹ ہی اور پریشانی و سراسیمگی عاید حال ہر صغیر و کبیر کی

بمبئی ۱۰ منہ قندہار مین بارش موسلا دھار ہے ۔ جنرل سیٹن کے ہمراہی سوشتر مرگئے ۔ کرنل مور اطلاع دیتے ہین کہ امیر کابل ہرات کو جا رہے ہین ۔ قریب ۱۲ بجے چوک زالی کے شمشیر بکف انگریزی توپخانون اور ۵۹ وین لینون کے اندر دھس گئے اور ایک شخص کو مار دیا اور ۶ کو زخمی بنا دیا اور ہمارے ہاتھ چار غازی اسیر ہوئے اور پانچ شہید ہوئے ۔ ان کی دریافت ہونے والی ہی ۔

لندن ۱۱ منہ ۔ پہلی ڈرگون کنگارڈ ۷ اوین لانسرس ۵۷ و ۸۵ و ۹۱ و ۹۴ رجمنٹ اور ۲۱ و ۶۰ وین بٹالن اور توپخانہ کے دو بیاٹریون اور ۱۳۰ انجنیرون کو حکم ہوا ہے کہ فوراً ہیت ولایت سے کیپ کے جانب جاوین ۔

لندن ۱۲ منہ ۔ امیر البحر کل کے روز ایک جلسہ ضیافت مین سر برباوی فوج انگریزی کا ذکر جو کیپ مین ہوی نہایت درد دل سے کیا اور آہ سرد بھرا اور یہہ بھی کہا کہ ہفتہ کے اندر کافی امداد فوج ولایت سے کوچ کرے گی ۔

کابل روسی ڈاکٹر گرو فسکی نامی جو روسی سفارت کا ایک ممبر تھا مع احوایات کے سمرقند سے ۱۰ دسمبر کو کابل کو روانہ ہوا اسکے ساتھ چند کاسک بھی ہین ۔

جلال آباد ۔ جلال آباد مین ۱۵ گذشتہ یہہ مشہور کیا گیا تھا کہ امیر شیر علی خان سات بارہ رجمنٹ پیادہ اور سات رجمنٹ سوارون کے کابل مین لوٹ آئے ہین اور بھی مشہور ہوا تھا کہ یعقوب خان مع ۳۰ رجمنٹ پیادون کے ۸ ۱۵ گذشتہ کو درہ گندمک مین تھے اگرچہ یہ دونون خبرین بے اصل ہون یا اونکے نسبت مبالغہ کیا گیا ہو معہذا یہہ گمان ہی کہ ہملوگ بغیر لڑائی کے داخل کابل نہو سکینگے اور ہملوگ یہہ تصور کرتے ہین کہ یہہ ایک غلطی ہوی کہ ہملوگ درہ گندمک کو اسوقت داخل نہین کرلئے جبوقت کہ اسکی گذرانی بلا مزاحمت حاصل ہو سکتی تھی ۔

لندن ۱۳ منہ ۔ مجلس پارلمنٹ آجکا روز پھر جمع ہوینگے بعد رئیس مجلس نے یہہ تقریر شروع کی کہ مقام زولنڈ مین حالیہ رودادی سوواقعات ہزیمت کے تدارک کا بندوبست کرنے فیصل کرچکے ہین ۔ مگر آئندہ کو اغذات کے طبع ہونے تک بحث ملتوی رکھا گیا ۔ کیا بینٹ نے ترویج صلح نامہ کے قیام پر زور کیا ہے فہم افغانستان سے جو غرض تھا حاصل ہوگیا اور افغانستان کی آزادی بحال رکھکر سرحد کا بندوبست ہونا اب ممکن ہے ۔ لارڈ بیکنس فیلڈ نے کہا کہ افغانستان کے برے تین شاہراہ فی الحال ہمارے تصرف مین ہین ۔ اور آئندہ ہمارے ہی ہاتھ مین آنے رہنے کی امید ہی ۔ ہوز آف کامنس مین چانسلر ایکسچیکر مسٹر جوز اف لارڈ سس کے پیرکے تقریر کے مشابہ ایک بیان کیا در جواب ایک سوال کے وہ یہہ بھی کہا کہ انڈین گورنمنٹ نے بیس لاکھ پونڈ بغیر سود کے چند سال کے وعدہ سے برٹش گورنمنٹ کو قرض دیئے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

بحمد اللہ در مبحث مذہبی
ظفر یافت ایدون براہل صلیب

منشور محمدی

۹۶ ۱۲

منشور رسولان ہم محتاج بختم	باختم وہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا تورید انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت پیغمبر محمد
فرمان رسولان سلف ساختہ رفوع	توقیع خطائیت منشور محمدؐ	توریت وہم انجیل برافتاد زتجمل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چہ اخبار ماحی تثلیثیان	کز وخوار اقوال تثلیث شد	نوشتم سن عیسوے این چنین	بہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی ست ضابط	تاریخ بہ بین و زبر بین	منشور محمدے مسلط

قیمت سلانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک عہ ہمراہ ہی جن خریداران دین محمدی کو اشتہار اسکا منظور ہو ارسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین تا دوخہ دور باد داد وستد قیمت وجناب ہی ساتھ ناظم مطبع الرسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے ہی صاحبان ہم عالیہ زقیمت بواسطہ منی آرڈر یا نوٹ رجسٹری مطبع الرسوم مذکور میں ارسال فرماکرین معاہدہ ابلاغ قیمت بعد کو بوجوہات چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکے طالب ہون وہ ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

مثنوی

ہی حمد وثنا اسی کو لایق	جو ایک ہی دو جہان کا خالق	قایم ہی اسی کی نوبہاری	تا حشر ہی حکم اسکا جاری
ہر عیب سے پاک ہی خداوند	بی بی نہین اسکو اور فرزند	پھوکے سے نور اسکا گل ہو	گھیر یگا یقین سب جہان کو
صورت مین نہ خلق کے ہو یدا	عیسی کی شکل سے ہی پیدا	توفیق ہو مومنون کو یارب	تا ئید کرین بصدق دل سب

خمسہ موحد بر غزل سفیر مندرجہ نوراختان نمبر ۱۲ صفحہ ۱۹۰

جب متن مین زیادہ ہو توقیر کسیکی	ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا	جو جن و بشر کے پیشوا ہین	شیون و براندی بھری ہو دیر کسیکی
پر شیشہ مین گل کری یہ تقریر کسیکی	جو ہر دو سرا کے معتدا ہین	سرور ہین جو سارے انبیا کے	ہی صفحہ دل پر مرے تحریر کسیکی
انکھون مین میری پھرتی ہی تصویر کسیکی	برتر ہین جو جملہ اصفیا سے	سبحان اللہ جنکا منشور	
جو وقت کہلا گاگ کہلا عالم بالا	شاہون کو کیا ہی زیر و مقہور	اک دو جو پئے جام دماغ عرش پہنچا	
پھر کو کے وہ خورشید سے یون کہکے مصافہ	توحید کو کمبول کر بتایا	یہ پنجہ خورشید سلامی ہے کسیکا	
تسلیم کو خم ہی فلک پر کسیکے	دی کی ہی جان جس نے تثلیث کو مٹایا		
لیتے ہین جبی مشرع ہی سوگند کی کان	عیسی کی ہی روح کر تسلی	داخل جو ہوا سمین کوئی مفلس عریان	
پھر کو کے غنی جول اٹھا شش کا ہمان	لب کہول سکینگے کب بضاری	مانوس ہی گفتار سیحا ہے کان	
	منسوخ ہوئے ہین سب صحیفے		
خاطر مین ہم لاینگے تقریر کسیکی	اس نور خدا کے سامنے کب		
	رخشندہ ہون شمس اوج کو کب		

افلاس کا تھا کوہ پہ چلنا شکن کو وہ تو
چاندی کا ملا قرض مین چنگا ہوا وہ

روئی جو پری پیٹ تو پھر پونجہ وہ یارو
عیسی نے شفا دی مرض موت سے ہمکو

ہرگز نہ موثر ہوئی تدبیر کسیکی

جب شربت دینار ملا مصحل کو
زور اوسنے کیا اوسکے جو افلاس کو کل

ہاتھو نمین پکڑ کر کے دین بولا وہ بل کو
اسنے ہی کیا قطع سر نخوت دل کو

کاٹ اسپر نہ سکتی تھی شمشیر کسیکی

کیا موقعہ ملایا رونکو آزادی کا گہر پر
سب اپنے گنہہ بخشوب دئے عیسی کے سر پر

جو ملمین ایکا کرنے لگے شور یہہ پر ہر
آزاد کیا خون مسیحا نے سراسر

کیون اگے کو ہم پہینگے زنجیر کسیکی

جو بندہ محمد کے در فیض پہ آجاے
ممکن ہی نہین یون ہی محروم چلا جاے

شیطان سا سرکش جو کوئی شکوہ سناجاے
بے در بخشش سے جو محروم چلا جاے

شامت ہی اسی کی ہی نہین تقصیر کسیکی

سیلاب فنا دنیا مین گھر کو نہ بناؤ
مہمان کے مانند گزارا کرو یارو

یہہ طاقہ یون پہ لکھا ہوا پرہ لو
گرتی ہوی بابل یہہ ندا دیتی ہی سبکو

قایم نہین اس دہر مین تعمیر کسیکی

رکھتا تھا یہود اعلی ہمیانی عیسی
دنرات وہ کرتا تھا ثنا خوانی عیسی

کیا رتبہ موحد ہی مدح خوانی عیسی
منصب ہے سفیر اپنا غرخوانی عیسی

کب بنے برابر ہوی توقیر کسیکی

تمہ مصنف تلثہ الکتب کی بیخبری اور لاعلمی کا بیان

یقین ہی کہ ایسے اصل بدعت کی (نسلبند نبس اور سر نبس اور کاریو کرنبس عیسای فرقے مصلوبی مسیح سے منکر تھے اور یہی سوبرس کا سیل ہے لکھا ہی اور انجیل برنا باس مین ہی کہ عدد جبرئیل و میکائیل یورائیل رفائیل کے چہارم آسمان پر اٹھہ گئے) خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مین بھی

ہو پہنچی اور اوسکو غلط سمجھکر یہہ نئی بات ایجاد کی کہ نہ عیسی مسیح بلکہ اوسکے مشابہ کو یہودیون نے مصلوب کیا چنانچہ یہہ قصہ قرآن مین مندرج ہی راقم لکھتا ہی کہ ای صاحب یہہ بات بے اصل بدعت تو نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ ترجمہ قرآن مصنفہ سیل صاحب مین صفحہ ۴۲۲ سے صفحہ ۴۲۳ تک ذیل آیۂ مذکورہ بالا یعنے مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ کے یون لکھا ہی کہ بہت لوگ اسکا خیال کرتے تھے کہ ابتدا مین یہہ بات مسلمانون نے ایجاد کی تھی کہ جناب مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے بلکہ اونکی جگہہ پر دوسرا شخص مصلوب ہوا تھا مگر اونکا یہہ خیال فاسد تھا کیونکہ قبل زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت فرقے کے لوگ اسمیز متفق الرائے تھے کہ جناب مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے چنانچہ ایک فرقہ عیسائی جسکو لیسیدیئس کہتے تھے اوسنے ابتدا ہی زمانہ دین مسیح مین اسبات کا انکار کیا کہ مسیح علیہ السلام خود مصلوب نہین ہوے لیکن سیمن استریس کا اونکے عوض مین مصلوب کیا گیا اور نیز اس قوم کے اسپرسینس نے اور اونکے بعد کارتوکرتی نیس نے اسبات کا اقرار کیا کہ خود نہ تھا بلکہ اوسکی جگہہ کوی اوسکا شاگرد جو اوسکے بالکل مشابہ تھا مصلوب ہوا (واقعہ صلیب کی حکمت اور یہود احواری کی مصلوبی مندرجہ انجیل برنا باس کی اصلیت) مصلوب ہوا اور سوا اونکے بہت سے فرقون نے کہ جنکے نام لکھنے کی ضرورت نہین ہے اسبات کا اقرار کیا کہ مسیح علیہ السلام صرف ایک آدمی تھا اور فوتیس کہتا ہے کہ مین ایک مرتبہ ایک کتاب پڑہتا تھا جسکو دی چرنی آف اپاسٹلس یعنے سفرنامہ حواریان کہتے ہین جسمین بیان انجیل پطرس و یوحنا و اندریاس

وغامس و پال کا تھا اور سوا اسکے بہت سے اور بھی بیانات تھے
چنانچہ اوسمین ایک بیان یہہ بھی تھا کہ مسیح علیہ السلام مصلوب
نہین ہوا بجاے اوسکے دوسرا شخص مصلوب ہوا تھا بعد مصلوب
ہونے کے اپنے صلیب دینے والون پر یا اوپر جو یہہ خیال کرتے
تھے کہ مسیح خود مصلوب ہوگیا ہنسا ہا ہا ہا پھر پال صاحب نے
لکھا ہی کہ بہت مسلمانون کی راے تھی کہ بلا موت رفع ہوا
اور یہی سوپریس گاسپل مین بھی ہے پھر لکھا ہی ہا ہا کہ ایک
انجیل یعنے برنا باس مین اسکو بڑے ہی شد و مد سے بیان کیا ہی
یعنے مسیح کو جسوقت موذی لوگ گرفتار کرنے کو اس باغ
مین جہان وہ بھی گئے اوسیوقت خداوند کریم نے بمد جبرئیل
و میکائیل و رفائیل و یورائیل کے چہارم آسمان پر اٹھا لیا تاکہ دنیا
کے تمام ہونے تک وہ وہان رہے اور یہہ کہ یہوداہ تھا جو اسکے
عوض مین مصلوب ہوا اور خداوند نے چاہا کہ وہ دغاباز اپنے
مالک کی یعنے مسیح کی (قرآن شریف واقع اختلافات
بنی اسرائیل) ہم شکل ہوکر اوسکو گرفتار کرے
اور پیلاط کے حوالہ کرے خداوند کریم نے اسکی صورت کو
جناب مسیح علیہ السلام سے ایسا مشابہ کر دیا تھا کہ جناب
مریم اور اوسکے حواری ایک دھوکے مین آگئے یعنے یہہ
سمجھے کہ مسیح مصلوب ہوگیا لیکن جناب مسیح علیہ السلام بعد از
مرضی خدا سے پھر دنیا مین تشریف لائے تاکہ اپنی ماں اور حواریون
کو تسلی بخشین برنا باس نے مسیح سے پوچھا کہ ای خداوند
اسمین کیا مصلحت تھی کہ خدا نے ایک لحظہ کے واسطے حواریون
اور مریم کو یقین کرا دیا کہ ایک پاک نبی ایسی فضیحتی سے مارا جاے
تب مسیح علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے برنا باس یقین
جان کہ کتنا ہی چھوٹا گناہ کیون نہو خدا اوسکی سزا دیتا ہی الخ

اب ای صاحب اور ای حق جو اور نجات کے طالب پیارے
عیسائیو یہہ بات تو بے اصل نکلے اسپر تو بہت سے عیسائی
فرقون اور خود حواریون کا ایمان ثابت ہوتا ہی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو فلسطین کے عیسائیون سے کیا علاقہ تھا جو انسے
سنے کی تہمت لگاتے ہو ہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ سچا دعوی البتہ کیا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتَابِ
لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ۢ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ترجمہ
یعنے وے لوگ جنہون نے کتاب مین پھوٹ ڈالی۔ یعنے نصاری
ضرور شک مین پڑے ہین قتل مسیح کے بابت اونکو اسکی کچھ خبر
نہین ہے الا اٹکل دوڑاتے ہین اور بالیقین مسیح کو قتل نہین
کر ڈالا بلکہ خدا نے اونکو اپنے پاس اٹھا لیا ہی اور حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلط فہمی نہین کی کیونکہ قرآن شریف
کی شان یہہ ہی کہ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ
مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ترجمہ یعنے یہہ اوترا ہی رب العلمین کے
طرف سے اوسکو لیکر اوترا روح القدس تیرے دلپر
ای محمد۔ تاکہ تو ڈر سناوے بلکہ اصل حقیقت یہہ ہی کہ
قرآن شریف آخری کلام اللہ ہے اور نبی آخر الزمان پر
اترا ہی اور بجواے اس آیۂ کریمہ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ
یَقُصُّ عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ
یَخْتَلِفُوْنَ کے ترجمہ بیشک یہہ قرآن بیان کرتا ہے
بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتین جنمین وے لوگ کئی طرح
ہو رہے ہین اختلافی باتون کی فیصلہ قطعی کرنے کی ضرورت
سے نازل ہوا ہے لہذا جو کچھ یہود و نا یہود نے حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے ولادت مقدس اور مسیح ہونے وغیرہ کی بابت اور نصاری نے اوس جناب کی الوہیت اور بنوت اور (مسیح علیہ السلام بقول خود خدا کا بیٹا کہلانے جانے کی گناہ مین مصلوب ہوئے نہ آدم کے اصلی گناہ کے کفارہ ہوا) اور مقتولی اور مصلوبی کے بابت جسکا خلاصہ مطلب اور مآل کار اوس پاک نبی کی ملعونیت اور مغضوبیت نعوذ باللہ من ذلک کے جانب راجع ہوتا ہی اختلاف کیا تھا اوسکے بارہ مین قرآن نے قول فیصل بیان کردیا کہ یہی اسکی نازل ہونے کی غرض تھی اور مسایل مذکورہ بالا مین اختلاف اور باہمدیگر تکاذب اور تہافت کے دیکھنے کو تواریخ کلیسیا کے ان دونو ترجمون ہی کا دیکھنا کافی ہے اور بہت کتابین عیسائیون کی مثل تاریخ موشیم وغیرہ کے اس سے مالا مال ہین بلکہ کوئی کلیسیا کی ایسی تاریخ نہین جسمین ایہنین مسایل متنازعہ مین الاسلام والنصاری کی بابت فرق کثیرہ کا اختلاف مذکور نہو اور اگر غور کرو تو بموجب فرمانے خود مسیح علیہ السلام کے جسکا اوپر مذکور ہی جناب مسیح علیہ السلام اس گناہ کے کفارہ مین کہ جو نصاری نے انکو خدا کا حقیقی اور اصلی بیٹا کہا تھا اور حضرت مریم اور حواریون نے اونکو دنیوی بادشاہ ہونے والا سمجھکر اپنے اپنے امیر وزیر ہونی اور بارہ تختون پر بیٹھنے کے غرض سے محبت کی تھی بظاہر لوگون کی نظر مین حقیر اور ذلیل ہوکر بطور طلسمات اور چلاوے کے مقتول اور مصلوب ہے دکھائے گئے نہ آدم علیہ السلام اور بنی آدم کے اصلی گناہ کے کفارہ مین جسپر شیشی عیسائیون کا شور و غل ہے اور مین صاحب رسالہ ثلثہ الکتب اور (خواب اشعیا اور میکا اور ہوشیع اور ارمیا -

تینون کی پیشین گوئیان جناب مسیح پر نہین جمتین ہین

) اور سب عیسائیون سے پوچھتا ہون کہ ذرا خدا سے ڈرو اور انصاف سے غور کرو کہ مسیح کے کفارہ کی خبر کا کیا ذکر اہل کتاب کے نزدیک تو کوی خبر تورات زبور صحف انبیا کی حضرت عیسی پر صادق اور منطبق نہوی اسیوجہ سے ظہور عیسی سے آجتک دن تک یہودی اونکو خدا کا مسیح نہین مانتے پہلے تو اونکی نسل داود ہونے ہی مین سخت نزاع ہی اور تخت داود کو برپا نکرنا اور اوسپر جلوس شاہانہ نفرمانا اسپر تو موسای عیسای محمدی یہہ تینون حضرت ثلثہ الکتب متفق الرای ہین اب یہان اجمالی طور نمونہ چند پیشین گوئیون مندرجہ رسالہ ثلثہ الکتب کا حال منصفونکی انصاف کے واسطے کہولے دیتا ہون

کتاب اشعیا کے باب ۷ - والی پیشین گوی بابتہ حاملہ ہونے اور جننے کنواری کی اسمین اگرچہ لفظ علماہ کے معنے عبرانی مین کنواری کی نہین ہین بلکہ جوان عورت کی ہین اور کنواری کو عبرانی مین بتولہ کہتے ہین اس سے قطع نظر کرکے ہم کہتے ہین کہ اسی کتاب کے باب ۸ اور ۹ مین صاف لکھا ہی کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اور اوسکا نام ماہیرشالال ہاشبز رکھا گیا اور جب وہ ہوشیار ہوا تو اخاز بادشاہ کو دشمنون کا جو خوف تھا رہا چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر بس صاحب نے بھی لکھا ہی اور بھی معتبرین قیاس بھی ہین اور درس شولہ بھی اسی بات کی تصدیق کرتا ہی بھلا حضرت عیسی سے اور اس سے کیا علاقہ پھر بھی متی عیسی علیہ السلام پر اسکو جماتے ہین کہ اشارہ اور کنایہ اونسیطرف ہی پھر نیکاء نے بہت باتین آیندہ کی اشارات کنایات مین کہین ہین کہ یہہ ہوگا اور وہ ہوگا اوسمین اونہون نے یہہ بھی فرمایا کتاب میکا باب ۵ آیہ ۲ کو

ای بیت لحم افراتاہ سے ایک شخص جو بنی اسرائیل مین سلطنت کریگا نکلے گا جناب عیسی علیہ السلام نے سلطنت نہائی لہذا یہود انکو مصداق اس خبر کا نہین مانتے اب متی سلطنت کو روحانی قرار دیکر اسکو عیسی کی پیشین گوئی ٹھہراتے ہین - اور اصل عبارت تورات سے خلاف بھی بیان فرماتے ہین کیونکہ اوسمین تو خدا فرماتا ہی ای بیت لحم افراتاہ وجودیکہ تو یہودا کے ہزارون مین چھوٹا ہی میکا باب ۵ آیہ ۲ - اور متی فرماتے ہین اے یہودا کے بیت لحم تو یہودا کی سرداری مین ہرگز چھوٹا نہین متی باب ۲ - آیہ ۶ دیکھیو نفی اثبات کا فرق ہے -

حضرت ہوشیع نبی نے کچھ پہلے اور حیستان مین فرماتے فرماتے یہہ بھی فرمایا کہ - جب اسرائیل بچا تھا اوسکو مین پیار کرتا تھا اور اپنی بیٹی کو مین نے مصر سے بولایا ہوشیع باب ۱۱ - آیت ۱ - اب متی ناحق اسکو عیسی علیہ السلام پر جماتے ہین حضرت اشعیا نبی نے بنی اسرائیل کے معصیتون کو بیان کرتے کرتے یہہ بھی فرمایا کہ - خداوند فرماتا ہی راماہ مین دہارین مار کر رونے اور نالہ کرنے کی آواز سنای دیتی ہین کہ راحیل اپنے بیٹون کے لئے روتی ہے اور تسلی نہین پاتی کیونکہ وہ نہین ہین کتاب ارمیا باب ۳۱ آیت ۱۵ اب متی صرف اسقدر لگاوے کہ ہیرودس نے بیت لحم مین چھوٹے بچون کو عیسی علیہ السلام کی شبہ سے قتل کرایا جس سے راماہ مین (اشعیا اور ملاکی اور یحی ابن ذکریا کی پیشین گوئیان بھی مسیح پر نہین جمتے ہین) راماہ مین رونا پیٹنا مچا اسکو عیسی علیہ السلام پر جاتے ہین حالانکہ محض بے لگاؤ ہی حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اب بیت المقدس مین تکلیف باقی نرہیگی باب ۹ آیت ۱ و ۲ - اسکو چونکہ حضرت عیسی رلوبون اور نفتالی کے سرحد مین جا رہے تھے اوپر جاتے ہین حضرت ملاکی علیہ السلام بنی اسرائیل کو خدا کے عدول حکمی کرنے پر ملامت کرتے کرتے یہہ فرماتے ہین - کہ اب مین اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے راہ کو تیار کریگا اور جس خداوند کے تفحص مین ہو یکایک اپنے ہیکل مین آجاویگا خداوند فرماتا ہی کہ وہ اب آتا ہی کتاب ملاکی باب ۳ آیت ۱ اور جسوقت اشعیا نبی نے بنی اسرائیل اور بیت المقدس کو تسلی دی تو اوسوقت یہہ فرمایا کہ پکارنے والا پکارتا ہی کہ بیابان مین خداوند کے لئے ایک راہ تیار کرو اور جنگل مین ایک شاہراہ میرے خدا کے لئے درست کرو کتاب اشعیا باب ۴۰ آیت ۳ حضرت متی اور مارک اور لوک تینو حواری اس بات پر متفق ہین کہ یہہ دونو بشارتین حضرت عیسی کی ہین اسلئے کہ حضرت یحی پیغمبر نے جب لوگون کو اصطباغ دیا تو اونہون نے گویا حضرت عیسی کے لئے راہ بنائی اور حضرت یحی یہہ کہا کرتے تھے - کہ میرے بعد ایک اور آتا ہی جو مجھ سے بھی زیادہ قوی ہی پس حضرت یحی کا اصطباغ دینا تو راہ بنانا ہوگیا اور حضرت یحی کا یہہ کہنا کہ میرے بعد ایک اور آتا ہی پکارنے والی کی آواز ہوگئی اور وہ دونو بشارتین حضرت عیسی پر صادق آگئین ہم مسلمان حضرت یحی ابن ذکریا کو پیغمبر برحق جانتے ہین مگر یہودی اونکو پیغمبر نہین مانتے اور - تورات مین - باقی آیندہ

اعلان متعلقہ مضمون ابطال تناسخ و مقابلہ ویدو قرآن معہ اشتہار

ہانسو ماہ پیہ جو پہلے بھی بمباحثہ باوا صاحب مشتہر کیا گیا تھا

ناظرین انصاف آئین کے خدمت بابرکت مین واضح ہو کہ

باعث مشتہر کرنے اس اعلان کا یہہ ہی کہ عرصہ چند روز
کا ہوا ہی کہ پنڈت کہرک سکہ صاحب ممبر آریا سماج امرتسر قادیان
مین تشریف لائے اور مستدعی بحث کے ہوے چنانچہ حسب
خواہش اونکے دربارہ تناسخ اور مقابلہ وید اور قرآن
کے گفتگو کرنا قرار پایا برطبق اسکے ہمنے ایک مضمون جو اس
اعلان کے بعد مین تحریر ہوگا ابطال تناسخ مین اس التزام
سے مرتب کیا کہ تمام دلایل اوسکے قرآن مجید سے لئے گئے
اور کوی بھی ایسی دلیل نہ لکھے کہ جسکا ماخذ اور منشا فرقان حمید
نہو اور پھر وہ مضمون جلسہ عام مین پنڈت صاحب کی خدمت مین
پیش کیا گیا تا پنڈت صاحب بھی حسب قاعدہ ملتزمہ ہمارے
کے اثبات تناسخ مین وید کے شرتیان پیش کرین اور
اس طور سے مسئلہ تناسخ کا بھی فیصلہ پا جاے اور وید
اور قرآن کی حقیقت بھی ظاہر ہو جاوے کہ ان مین سے کون
غالب اور کون مغلوب ہی اسپر پنڈت صاحب نے بعد سماعت
تمام مضمون کے دلایل وید کے پیش کرنے سے عجز مطلق
ظاہر کیا اور صرف دو شرتیان رگ وید سے پیش کین
کہ جن مین اونکے زعم مین تناسخ کا ذکر تھا اور اپنے طاقت
بھی کوی دلیل پیش کردہ ہمارے کو رد نہ کر سکے حالانکہ
اونپر واجب تھا کہ بمقابلہ دلایل فرقانی کے اپنے وید کا بھی
کچھ فلسفہ ہمکو دکہلاتے اور اس دعوی کو جو پنڈت دیانند
صاحب مدت دراز سے کر رہے ہین کہ وید سرچشمہ تمام
علوم فنون کا ہی ثابت کرتے لیکن افسوس کہ کچھ بھی بول
نہ سکے اور دم بخود رہگئے اور عاجز اور لاچار ہو کر اپنے
گانو کیطرف سدہار گئے گانو مین جاکر پھر ایک مضمون
بھیجا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ اونکو ابھی بحث کرنے کا شوق

مسئلہ تناسخ مین مقابلہ وید اور قرآن کا بذریعہ کسی اخبار کے
چاہتے ہین سو بہت خوب ہم پہلے ہی طیار ہین مضمون ابطال
تناسخ جسکو ہم جلسہ عام مین گوش گذار پنڈت صاحب موصوف
کر چکے ہین وہ تمام مضمون دلایل اور براہین فرقان حمید سے
لکھا گیا ہی اور جا بجا آیات فرقانی کا حوالہ ہی پنڈت صاحب
پر لازم ہی کہ مضمون اپنا جو دلایل وید سے بمقابلہ مضمون
ہمارے کے مرتب کیا ہو پرچہ سفیر ہند یا برادر ہند یا
آریا درپن مین طبع کرا دین پھر آپ ہی دانا لوگ دیکھ لینگے
اور بہتر ہی کہ ثالث اور منصف اس مباحثہ تنقیح فضیلت وید
اور قرآن مین دو شریف اور فاضل آدمی مسیحی مذہب اور
برہمو سماج سے جو فریقین کے مذہب سے تعلق رکھین مقرر
کیجاوین سو میری دانست مین ایک جناب پادری رجب علی
صاحب جو خوب محقق مدقق ہین اور دوسرے جناب پنڈت
شیونرائن صاحب جو برہمو سماج مین اہل علم اور صاحب
نظر دقیق ہین فیصلہ اس امر متنازعہ فیہ مین حکم بننے کے لئے
بہت اولی اور انسب ہین اسطور سے بحث کرنے مین حقیقت
مین چار فائدہ ہین اول یہہ کہ بحث تناسخ کے بہ تحقیق
تمام فیصلہ پا جاینگے - دوم اس سے موازنہ اور مقابلہ
وید اور قرآن کا بخوبی ہو جائیگا اور بعد مقابلہ کے جو فرق
اہل انصاف کے نظر مین ظاہر ہوگا وہی فرق قول فیصل
متصور ہوگا - سیوم یہہ فائدہ کہ اس التزام سے ناواقف
لوگون کو عقاید مندرجہ وید اور قرآن سے بکلی اطلاع
ہو جائیگی - چہارم یہہ فائدہ کہ یہہ بحث تناسخ کے کسی
ایک شخص کا رائے خیال نہین کیا جائیگا بلکہ محول بکتاب
ہو کر اور معتاد طریق سے انجام پکر کر قابل تشکیک اور

تزیف نہین رہیگی - اور اس بحث مین یہہ کچھ ضرور نہین کہ صرف پنڈت کہرک سکہ صاحب تحریر جواب کے لئے تن تنہا محنت اٹھائین بلکہ مین عام اعلان دیتا ہون کہ منجملہ صاحبان مندرجہ

عنوان مضمون ابطال تناسخ جو ذیل مین تحریر ہوگا کوی صاحب ارباب فضل و کمال مین سے متصدی جواب ہون اور اگر کوی صاحب بھی باوجود اسقدر تاکید مزید کے اسطرف متوجہ نہین ہونگے اور دلایل ثبوت تناسخ کے فلسفہ متدعویہ ویدسے پیش نہین کرینگے یا درصورت عاری ہونے ویدکے ان دلایل سے اپنی عقل سے جواب نہین دینگے تو ابطال تناسخ کے ہمیشہ کے واسطے اپنر ذگری ہوجائیگی اور نیز دعوے ویدکا کہ گویا وہ تمام علوم فنون پر متضمن ہے محض بے دلیل اور باطل ٹھہریگا اور بالاخر بغرض توجہ دہانی یہہ بھی گذارش ہے کہ مین نے جو قبل اس سے فروری شمہ مین ایک اشتہار تعدادی پانسو روپیہ بابطال مسئلہ تناسخ دیا تھا وہ اشتہار اب اس مضمون سے بھی بعینہ متعلق ہے اگر پنڈت کہرک سکہ صاحب یا کوی اور صاحب ہمارے تمام دلایل کو بنمبروار جواب دلایل مندرجہ ویدکے دیکر یا اپنی عقل سے توڑ دینگے تو بلاشبہ رقم اشتہار کے مستحق ٹھہرینگے اور بالخصوص بخدمت پنڈت کہرک سکہ صاحب کہ جنکا یہہ دعوی ہی کہ ہم پانچ منٹ مین جواب دیسکتے ہین یہہ گذارش ہے کہ اب اپنے اوس استعداد علمی کو روبرو فضلاے نامدار ملت مسیحی اور برہمو سماج کے دکھلاوین اور جو جو کمالات اونکے ذات سامی مین پوشیدہ ہین منصہ ظہور مین لاوین ورنہ عوام کالانعام کے سامنے دم زنی کرنا صرف ایک لاف گزاف ہی اس سے زیادہ نہین اب مین ذیل مین مضمون موعودہ لکھتا ہون -

مضمون ابطال تناسخ ومقابلہ فلسفہ وید وقرآن جسکے طلب جواب مین صاحبان فضلاء اریا سماج یعنے پنڈت کہرک سکہ صاحب سوامی پنڈت دیانند صاحب جناب باوا نرائن سکہ صاحب جناب منشی جیونداس صاحب جناب منشی کنہیالعل صاحب جناب منشی نجتاور سکہ صاحب اذیئر آریا درپن جناب منشی سارداپرشاد صاحب جناب منشی اندرمن صاحب جناب منشی شرمت صاحب سکرٹری آریا سماج قادیان مخاطب مین بوعدہ انعام پانسو روپیہ -

آریا صاحبان کا پہلا اصول جو مدار تناسخ ہی یہہ ہی جو دنیا کا کوی پیدا کرنے والا نہین ہے اور سب ارواح مثل پرمیشر کے قدیم اور انادی ہین اور اپنے اپنے وجود کے آپ ہی پرمیشر ہین مین کہتا ہون کہ یہہ اصول غلط ہی اور اسپر تناسخ کی پوری عمارت بنیاد فاسد پر فاسد ہی قرآن مجید کہ جسپر تمام تحقیق اسلام کے مبنی ہے اور جسکے دلایل کو پیش کرنا - بغرض مطالبہ دلایل ویداور مقابلہ باہم فلسفہ مندرجہ وید اور قرآن کے ہم وعدہ کرچکے ہین ضرورت مخالفت باریتعالی کو دلایل قطعیہ سے ثابت کرتا ہی چنانچہ وہ دلایل بتفصیل ذیل ہین -

دلیل اول جو برہان لمی ہے یعنے علت سے معلول کی طرف دلیل لے گئی ہے دیکھو سورہ (رعد) اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ یعنے خدا ہر ایک چیز کا خالق ہی کیونکہ وہ اپنی ذات اور صفات مین واحد ہی اور واحد بھی ایسا واحد کہ قہار ہی یعنے سب چیزون کو اپنے ماتحت رکھتا ہی اور اپنر غالب ہے - یہہ دلیل بذریعہ شکل اول کے جو بدیہی الانتاج ہی اسطرح پر قایم ہوتی ہے کہ صغری اسکا یہہ ہی جو خدا واحد اور قہار ہے - اور کبری یہہ کہ ہر ایک

جو ایک واحد اور قہار ہو وہ تمام موجودات ماسوای اپنے
کا خالق ہی۔ نتیجہ یہہ ہوا جو خدا تمام مخلوقات کا خالق ہی۔ اثبات
قضیہ اولی یعنے صغری کا اسطور سے ہی کہ واحد اور قہار ہونا
خدا یتعالی کا اصول مسلمہ فریق ثانی بلکہ تمام دنیا کا اصول ہی
اور اثبات قضیہ ثانیہ یعنے مفہوم کبری کا اسطرح پر ہی کہ اگر
خدا یتعالی باوصف واحد اور قہار ہونیکے وجود ماسوائے
اپنے کا خالق نہ ہو بلکہ وجود تمام موجودات کا مثل اوسکے
قدیم سے چلا آتا ہو تو اس صورت مین وہ واحد اور قہار بھی
نہین ہو سکتا واحد اس باعث سے نہین ہو سکتا کہ وحدانیت
کے معنے سوائے اسکے اور کچھ نہین کہ شرکت غیر سے بکلی پاک
ہو اور جب خدا یتعالی نے خالق ارواح نہوا تو اس سے دو طور
کا شرک لازم آیا اول یہہ کہ سب ارواح غیر مخلوق ہو کر مثل
اوسکے قدیم الوجود ہو گئے۔ دویم یہہ کہ اونکے لئے بھی مثل
پروردگار کے ہستی حقیقی ماننی پڑے جو مستفاض عن الغیر
نہین پس اسیکا نام شرک بالغیر ہے اور شرک بالغیر ذات
باری کا بہ بداہت عقل باطل ہے کیونکہ اس سے شریک
الباری پیدا ہوتا ہی اور شریک الباری ممتنع اور محال
ہی پس جو امر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہے اور قہار
اسباعث سے نہین ہو سکتا کہ صفت قہاری کے یہہ معنے
ہین کہ دوسرون کو اپنے ماتحت مین کر لینا اور اونپر قابض
اور متصرف ہو جانا سو غیر مخلوق روحون کو خدا اپنے ماتحت
نہین کر سکتا کیونکہ جو چیزین اپنے ذات مین قدیم اور غیر
مصنوع ہین وہ بالضرورت اپنے ذات مین واجب الوجود
ہین اسلئے کہ اپنے تحقیق وجود مین دوسری کسی علت
کی محتاج نہین اور اسیکا نام واجب ہے جسکو فارسی مین

خدا یعنے خود آیندہ کہتے ہین پس جب سب ارواح مشق ذات
باریتعالی کے خدا اور واجب الوجود ٹھہرے تو ان کا باریتعالی
کی ماتحت رہنا عند العقل محال اور ممتنع ہوا کیونکہ ایک
واجب الوجود دوسرے واجب الوجود کے ماتحت نہین
ہو سکتا اس سے دور یا تسلسل لازم آتا ہی لیکن حال واقعہ
جو مسلم فریقین ہے یہہ ہے کہ سب ارواح خدا یتعالے
کے ماتحت ہین کوی اوسکے قبضہ قدرت سے باہر نہین
پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ سب حادث اور مخلوق ہین
کوی اون مین سے خدا اور واجب الوجود نہین اور یہی مطلب

دلیل دویم جو برہان انی ہی یعنے معلول سے
علت کیطرف دلیل نے گئی ہے دیکھو سورہ (الفرقان)

لَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ
شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا یعنے اوسکے ملک مین کوی
اسکا شریک نہین وہ سب کا خالق ہے اور اوسکے خالق
ہونے پر یہہ دلیل واضح ہی کہ ہر یک چیز کو ایک اندازہ مقرر
پر پیدا کیا ہی کہ جس سے وہ تجاوز نہین کر سکتے بلکہ اسی اندازہ
مین محصور اور محدود ہے۔ اس دلیل کے شکل منطقی اسطرح
پر ہے کہ ہر جسم اور روح ایک اندازہ مقرری مین محصور
اور محدود ہے اور ہر ایک وہ چیز کہ کسی اندازہ مقرری مین
محصور اور محدود ہوا سکا کوی حاصر اور محدد ضرور ہوتا ہے
نتیجہ یہہ ہوا کہ ہر یک جسم اور روح کے لئے ایک حاصر اور
محدد ہی۔ اب اثبات قضیہ اولی کا یعنے محدود القدر ہونے
اشیاء کا اسطرح پر ہے کہ جمیع اجسام اور ارواح کے لئے
جو جو خاصتین پای جاتے ہین عقل تجویز کر سکتی ہے کہ ان
خواص سے زیادہ خواص اون مین پای جاتی مثلاً

انسان کے دو آنکھہ ہین اور عند العقل ممکن تھا اوسکے چار آنکھیز ہوتین دو مونہہ کیطرف اور دو پیچھے کی طرف تاہیا کہ آگے کے چیزون کو دیکھتا ہی ویسا ہی پیچھے کے چیزون کو دیکھہ لیتا ہی اور کچہ شک نہین کہ چار آنکھہ کا ہونا بہ نسبت دو آنکھہ کے کمال مین زیادہ اور فائدہ مین دوچند ہی اور انسان کے پر نہین اور ممکن تھا کہ مثل اور پرندون کے اوسکے پر بھی ہوتے اور علی ہذا القیاس نفس ناطقہ انسانی بھی ایک خاص درجہ مین محدود ہی جیسا کہ وہ بغیر تعلیم کسی معلم کے خود بخود مجہولات کو دریافت نہین کر سکتا تا سر خارجی سے کہ جیسے جنون یا مخمور ہی سالم الحال نہین رہ سکتا بلکہ فی الفور اوسکے قوتون اور طاقتون مین تنزل واقعہ ہوجاتا ہی - اسیطرح بذاتہ ادراک غیبیات کا نہین کر سکتا جیسا کہ اس امر کو شیخ محقق بوعلی سینا نے مواضع اشارات مین تصریح لکہا ہی حالانکہ عند العقل ممکن تھا کہ اون سب نقصان اور عیوب سے بچا ہوا ہوتا پس جن جن مراتب اور فضایل کہ انسان اور اوسکے روح کے لئے عقل تجویز کر سکتی ہی وہ کس باعث سے ان مراتب سے محروم ہی آیا تجویز کسی اور مجوز سے یا خود اپنی رضامندی سے اگر کہو کہ اپنی رضامندی سے تو یہہ صریح خلاف ہی کیونکہ کوئی شخص اپنے حق نقص روا نہین رکہا اور اگر کہو کہ تجویز کسی اور مجوز سے تو مبارک ہو کہ وجود خالق ارواح اور اجسام کا ثابت ہوگیا اور یہی مدعا تھا - باقی آیندہ

واقعات کابل

اختتام جنگ

صاحب اخبار انگلشمین تحریر کرتے ہین کہ گورنمنٹ انگلستان جو گورنمنٹ ہند پر تاکید کر رہے ہین کہ ہم افغانستان جلد ختم کر دیں اسکے اختتام کی دو ہی صورتین نظر آتے ہین ایک تو مذموم یعنے فوج واپس بلائی جاوے جسکا نتیجہ دیکہنے کسقدر بیانکلتا ہی دوسری صورت اگر ہو سکے تو بے شک اچھی ہے یعنے یہہ کہ فوج کابل پر انگریزی فوج حملہ آور اوسکا محاصرہ کر کے پیغام صلح امیر کے ساتھہ دالی اگر امیر صلح پر راضی نہو تو کل قومون کے سردارون کو جمع کر کے اس بڑے جلسہ مین یہہ بات پیش کیجاوے کہ جس شخص کو تمام سردار بالاتفاق امیر کابل تجویز کرین اوسکو بعد فتح کابل کے امیر مقرر کر کے ہم کا خاتمہ کر دیا جاوے فقط -

فوج روسی

ٹیمس آف انڈیا کو ایک ٹیلیگرام خورم سے آئی جسکا مطلب یہہ تھا کہ خلزائی کے چند سرداران با اقتدار مانے ایک ان مین رہتے تھا جو دو برس تک ماسکو مین اقامت رکہتا تھا اور کسی سردار نے سات مہینے رہا عرض یہہ لوگ سمرقند سے ہوتے آئے ہین انہون نے ٹھیک خبر دیا کہ روسی فوج راستے مین چلے آرہی ہے اور ایک خبر آئی ہے کہ روسی اپنے فوجین ملک ارمینیا سے ایران کیطرف برابر بھیج رہین ہین چنانچہ قارص اور اٹلی اور باطوم مین صرف پانچ پانچ سو سپاہی رہگئے ہین اور مقامات مذکورہ سے سامان جنگ اور رسد وغیرہ بھی ہر روز وافر ایران کے طرف چلا جا رہا ہے - فقط

کابل

ولایت کے اخبار ٹائمس مین ایک گفتگو چھپی ہے جو مسٹر وجع جنوری کو کسی نامہ نگار کے وسط ایشیا کے روسی جریل کنفین سے ہوی تھی - یہہ گفتگو علاوہ دلچسپ ہونیکے بیحد کارآمد ہے افغانستان کے باب مین روسیون کی رائے عمدگی سے بیان ہے - لہذا ذیل مین درج کیجاتی ہے -

نامہ نگار - جرنیل صاحب! فرمائیے معاملات افغانستان کا کیا حال ہے - حال کی کیا پوچھتے ہو - امیر شیر علی خان نے کابل چھوڑ دیا ہے اور اپنی جگہہ اپنے بیٹے کو بٹھا گیا ہی کہ انگریزون سے عہدو پیمان کرے -

نامہ نگار - تو بس - شاید لڑائی جو ہوتی تھی ہوگئی ہ -

جواب یہہ کیونکر آپ کہہ سکتے ہین ہ ایشیا کے بادشاہون کے اقرار بھی کبھی ٹھکانے ہوے ہین خصوصًا امیر کابل کے جسکو مین اچھی طرح جانتا ہون - کیا تعجب ہے وہ یعقوب خان کے شرایط کو واہیات سمجھ کر رد کرے -

سوال یہہ بھلا کیون -

جواب جنگ کو از سر نو شروع کرینگے غرض سے - جو یقینا انگریزون کے واسطے بڑا گران ہوگا - سردیون مین سردی کی شدت اور گرمیون مین گرمی کی کثرت ہے افغانستان مین رہتی ہی - اس سے انگریزون کو سرد لڑائی مین سخت دقت ہوگی اور ہان تم جو انگریزون کو محنتی کہتے ہو - بتاؤ تو انہون نے کونسا ملک افغانستان کا فتح کیا ہی باوجود اتنی دھوم کے وہ ابھی پورے تیس میل بھی آگے نہین بڑہے - ہان جو بڑہے ہین - وہ بھی بزور شمشیر نہین بلکہ افغانی اقوام کو زر کا لالچ دیکر - حالانکہ یہہ سب قومین - ایک بھی شکست انگریزون کو ہوی تو ایکدفعہ ہے انکے جانی دشمن ہو کر دل و جان سے اٹھ کھڑے ہونگے -

سوال آپکو کیا اب بھی یقین ہے کہ انگریزون کو شکست ہوگی

جواب یہہ کیا آپ کہتے ہین - کیا انہین اشکست نہین ہوتی ہ یہہ بالکل جھوٹ بات ہی - انگریزون کو شکست ہوتی ہے - لیکن اپنی شکست کو وہ مشہور نہین کرتے - یہان تک کہ کسی اخبار کو اس امر کی صحیح خبر نہین دیجاتی - وہ دیکھو امیر نے جو مجھے لکھا ہے اسمین صاف مندرج ہی کہ جنگ (علی مسجد) مین انگریزون نے شکست فاش حاصل کی تھی - اور فتح انہون نے اسمقام کو دوسرے روز کیا تھا نہ کہ جاتی ہی -

سوال بھلا یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ پہلے دن تو انگریز مغلوب ہوے اور دوسرے روز مظفر ہ -

جواب سبب اسکا مجھہ سے سنئے - ایک تو افغانی فوج کے جرنیل لایق نہین تھے - دوسری بات خرابی کی یہہ تھی کہ امیر نے اپنی فوج تھوڑی تھوڑی کرکے ہر ایک مقام پر رکھی ہوی تھی کہ کوی جگہہ اس سے خالی نہ رہے - حالانکہ نتیجہ یہہ ہوا کہ بہت فوج کہین پر نہ رہے - پچھلی لڑائی مین جو انگریزون نے فتح کی دھوم مچائی ہے ہمیشہ یہی دیکھا گیا ہے - کہ افغانون کے چار پانچ بٹالین نے انگریزون کے سولہ سولہ سترہ سترہ بٹالین سے مقابلہ کیا ہی - اس مقابلے مین اگر افغان بھاگ جاوین تو اس سے ہم افغانون کو بزدل نہین کہہ سکتے اور نہ انگریزون کو خطاب بہادری کا بھی دے سکتے ہین - افسوس اگر امیر اپنی فوج کو ہر ایک مقام پر تھوڑی تھوڑی کرکے نہ رکھتا اور کل فوج کی نواے بٹالین سے یک لخت انگریزون کا مقابلہ کرتا تو دیکھہ لیتے انگریز کسطرح ایک مقابلہ مین بھی جیت حاصل کرتے اور کئے کا پھل نہ پاتے -

— افغانی فوج لڑے کیونکر ہ جب عظمت اللہ خان نے جاتے وقت امیر زرخطیر دیکر کہہ گیا تھا کہ آہستہ آہستہ اس روپئے کا لالچ دیکر فوجکو انگریزون سے الگ الگ کرلینا - سب روپیہ خورد برد کرلیا اور فوجکو پریشان کردیا - یہہ بات ایک کابلی رسالدار کی زبانی ہے -

— گلستان گزیر مین ایک فوجی ہسپتال تعمیر ہو رہا ہی

قزلباشون سے دشمنی نکالنے کے لئے یعقوب خان نے اپنے فوج کو پچانہ اسکے چندول کیطرف۔
جہان قزلباش قوم کے بہت گھر ہین۔ روانہ کی تھی کہ انکے مکانون پر آگ برسائین۔ اسپر جنرل داؤد شاہ نے یعقوب خان کو نصیحت کی کہ ایسا کرنے سے تمام ملک مین بلوا ہوجائیگا۔ لہذا ایسا مت کرئے۔ چنانچہ سنا ہی کہ اس نصیحت کو قبول کرکے یعقوب خان نے اس توپخانے کو واپس بالاحصار مین بلالیا

بازار گہائی سے ۲۸ تاریخ کو قریب ۱۲ سو کے انگریزی اور دیسی فوج پیدل دیکھ بھال کرنے کی غرض سے مغرب کے طرف جارہی تھی کہ اسپر یکایک دشمن کا ایک گروہ اتوتا جسنے باوجود ثابت قدمی سے مقابلہ کرنے کے شکست کھای اور فوج سے میل کا چکر لگا شام کو اپنے خیمے مین آگئی۔ اس معرکے مین ایک گورکھا مقتول ہوا اور ایک کپتان معہ چار سپاہیون کے مجروح۔

اب وہوا فرحت بخش ہے۔ فوج کی صحت عمدہ اور دل پرجوش ارگنداگہائی سے جہان ہزار من اناج جو امیر کے واسطے بھیجا گیا ہوا تھا انگریزی فوج کے ہاتھ لگا ہے۔ ارک جس سے بھی اتنا ہی اناج اور ملا ہی۔

تیراہی اقوام کو گورنمنٹ نے مطلع کیا ہی کہ ہم تمہارا ملک ضرید نا چاہتے ہین۔

قندہار کا فرارشدہ حاکم میر افضل خان۔ سنتے ہین کہ اب فراہ مین ہے۔ جسکے ساتھ کچھ فوج ہے تو تھوڑی سی سوار دن کی ہے۔ پیادون کی کو اسنے پیشتر ہی سے خارج کردیا تھا۔

بازار گہائی کے کیمپ پر رات کے وقت دشمنون نے کئے دفعہ بندوقین چلای ہین لیکن بغیر کسی ضرر رسانی کے خبر آمدہ قلات غلزی سے مفہوم ہوا کہ ۲۴ جنوری کو جرنیل اسٹوارٹ صاحب اس نومفتوحہ مقام مین داخل ہوے اور دیکھا کہ سرکاری محکمہ کا کوی ملازم یہان باقی نہین رہا۔ پیشتر ہی سے ملک چھوڑ بھاگ گئے ہین ہان۔

حاکم یہان کا البتہ پیچھے رہ گیا تھا جسکو ہماری فوجنے قید بھی کرلیا مگر تاہم رات کے وقت وہ ۱۹۰ وین بنگال لینسرس کے سنگین پہرے سے بھی بھاگ ہی گیا۔ اب قلعہ کا حال سنئے اسمین سے علاوہ چھ ٹوٹے توپونکے اگرچہ بہت سا بارود گندک اور شورہ معہ ایک بھاری ذخیرے بندوقون اور جنگی سامان کے برآمد ہوا۔ لیکن غلے کا ایک دانہ بھی نہ ملا اور جلانے کی لکڑیان۔ اور سچ بھی ہے کہ ملتا بھی کیونکر جب یہان کے حاکم نے ہمارے نزدیک پہونچنے کی خبر سنی تو فورا تمام اناج اور لکڑیون کو آس پاس کے گانون مین بھیجدیا اور باوجودیکہ گرفتاری مین اس سے بہت پوچھا گیا کہان ہی مگر اسنے بالکل نہ بتایا۔ چنانچہ اسی سبب سے وہ مقید بھی کیا گیا تھا۔ غرض کہ قلات غلزی اب ہمارا ہے۔

آس پاس کے گانون کو سرکرنے کے واسطے ۲۹ وین فوج بگل لینسرس روانہ کی گئی ہے۔

قندہار سے یہان تک سڑک نہایت عمدہ ہے مگر سامان خوراک پوشاک کی نہایت دقت سے پہونچتے ہین۔

سنا ہی یعقوب خان نے سردار ولی محمد خان کو قید کرلیا اور ان سب سرداروں کی جایدادون کو لوٹ لیا جو جلال آباد مین ہین۔

کابل مین ایسی سکھا شاہی مچ رہی ہے کہ جسکو کہتے ہین۔ اور خاص اسی سبب سے لوگ اور کوہستان سے کئی قسم کا سامان

خوراک وغیرہ اب نہین آیا۔

یعقوب خان نے جنرل غلام حیدر خان درد کو حکم دیا تھا کہ ۱۲ رجمنٹ فوجکی اپنے ہمراہ لیجاؤ اور یوگرمین جو سردار ولی محمد خان کے ہمراہ ہی ہین انپر حملہ کرو۔

جرنیل نے جواب دیا کہ حضور فوج کیونکر جاویگی۔ انکے واسطے نہ سفری سامان مہیا ہی نہ کہانا دانا طیا۔ یعقوب خان نے غصہ مین جوابدیا کہ انکو حکم کی تعمیل کرنی پریگی۔ نہین تو وہ پھر کیا ہوئے ہین۔ جانین اپنے گھرون کو واپس ہون۔ ہمین پھر انکی ضرورت ہی کیا ہے۔

میر اخور مرحوم کے دو بیٹے کابل مین آگئے۔

سفید کوہ اور غلزئی کے درہ پر برف باری شروع ہوگئی

۲۷ جنوری کو خوست مین انگریزی فوج کے جرنیل نے ایک عام دربار کیا۔ جسمین گرد و نواحی اقوام کے سب سردار بخوشی تمام شریک تھے۔ اس دربار مین جرنیل صاحب نے بیان فرمایا کہ حال کی لڑائی صرف شیر علیخان سے ہی جو کہ لوگون کے اغوا سے روس سے امداد چاہنے کو گیا ہے۔ کیونکہ روسیون نے بیشک اسے یہ بھروسا دیا تھا کہ وہ اسے فوج اور روپے سے مدد دینگے جرنیل صاحب نے ان لوگون کو آگاہ کیا کہ روس کے پاس جنگ روم کی وجہ سے۔ جسمین اسکے اڑتالیس لاکھ آدمی ضایع ہوگئے ہین ضرورت سے زیادہ کچھ نہین رہا۔

اسکا خزانہ خالی ہے اور وہ بعقاید اسکے پر کرنیکے لئے کوشش کرتا ہی کیونکر کسی شخص کو اسپر اعتبار نہین ہے علاوہ برین شیر علی اب کبھی نہین لوٹ سکتا تاوقتیکہ وہ انگریزون کی شرایط کو قبول نکرلے۔ اگر یعقوب خان لڑائی کے ارادے سے باز نہ آئیگا تو اسکا حال بھی اسکے باپ ہی سا ہوگا اور وہ بھی شہر کابل چھوڑ جاویگا۔

جرنیل صاحب نے اسکے بعد افغانون کی ہر جگہ شکست یاب ہونیکا ذکر کرکے فرمایا کہ۔ اول یہہ بات قرار پائی تھی کہ ایک انگریزی فوج مقام خوست کے لئے چھوڑی جاوے لیکن بجا اسکے اب یہہ فصیل ہوگیا ہے کہ سلطان جان شہزادے کو جو عالی نسب اور نیک چلن آدمی ہے۔ خوست کی حکومت سپرد کیجاوے۔ اگرچہ یہہ انتظام چند روزہ ہے مگر مین اقرار کرتا ہون کہ جب تک اب لوگ حضور قیصر ہند کی حمایت مین رہینگے آپکے مطالب پر بخوبی لحاظ کیا جاویگا اور ہر ایک بات جو منصفانہ گورنمنٹ سے ہوسکیگی آپ کو رضامندی کیساتھ کیجاویگی۔ غرض کہ آیندہ کا زمانہ خوست کے حق مین بہت اچھا ہوگا۔ اخیر بات یہہ ہی کہ اب آپ لوگ خانگی جھگڑون کو دور کرو۔ انگریزی فوج ہزار پر اور کرم مین آپکے قریب رہیگی اور اگر ضرورت ہوگی تو ملک خوست مین جاکر بلوے کو رفع کریگی۔

تعداد فوج ہند

اسبات سے واقف ہونا چاہئے ناظرین پر نہین پوشیدہ ہے کہ انگریزون کی ہندوستانی فوجکی کل تعداد ایک لاکھ ۲۵ ہزار ہی جسمین سوار ۱۸ ہزار ۷ سو ہین۔ پیدل ایک لاکھ دو ہزار۔ گولنداز ۹ سو۔ سفرینہ کے لوگ ۳ ہزار ۲ سو اور باقی گارد کے اور گورون کی فوج جو ہندوستان مین مقیم ہی اسکی کل تعداد ۶۲ ہزار رہیگی جسمین ۴ ہزار ۳ سو سوار ہین۔ ۱۲ ہزار پیادے گولنداز وانجنیر اور ۴۵ ہزار ۹ سو پیدل۔

دیسی اور گورونکی دونو فوجونکا سالانہ خرچ ۱۵ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ ہے اور سنا گیا ہی کہ ۱۵ ہزار کا لشکر ہندوستان سے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

بحمد اللہ در مبعث مذہبی
ظفر یافت ایدہ ان بر اہل صلیب

منشور محمدی

۹۶ ہجری ۱۲

جلد ۸ — نمبر ۹

منشور رسولان ہمہ محتاج بحاتم
ان نامہ با سامہ نتوان مرتبہ گفتن

توریت بلا توریہ انجیل بتحیل
گویان صفت و سیرت ہر دو محمد

باخانہ دہد آمدہ منشور محمد
در قبضہ خطابت منشور محمد

تو بینہ ہم انجیل برافتاد بتحیل
چون گشت علم رایت منشور محمد

چو اصل بہ ماحی ثلثیتیان
بر مان تعین دین حق را

گردد خوالقرآن ثابت شد
منشور محمدی ست ضابط

تو تم حسن عیسوی این چنین
تاریخ ہر چنین و زہر بین

کہ بطلان ابطال تثلیث شد
منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بظر کفایت حضرات مشتریان صحیح ہی جن نیز خواہان دین محمدی کو اشتہار اکا منظور ہو ارسال تحریر پنگی سے اعلام فرماوین نوشت خواندوزیادہ قیمت بابت متعلق سلسلہ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے صاحبان ہم عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا اوشتہ جیسی مطبع ہذا میں اطلاع دیا کرین ماہوار اطلاع قیمت ملنے کو جو تا چند چند ہو نہیں سکتا جو اسکی ظاہر ہون وہ اول اطلاع قیمت سے مرفراز فرماوین۔

مثنوی

ہی حمد و ثنا اسی کو لایق
جو ایک ہی دو جہانکا خالق

قایم ہی انسیکو نو رباری
تا حشر ہی حکم اسکا جاری

ہر عیب سے پاک ہی خداوند
بی بی نہین اس کو اور فرزند

پھوکے سے نور اسکا گل ہو
گھر بگال یقین سب جہانکو

صورت مین نہ خلق کے ہو پیدا
عیسی کی شکل سے ہی پیدا

کس منہ سے ادا ہو شکر اس کا
ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا

جو جن و بشر کے پیشوا ہین
جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین

سرور ہین جو سارا نبیا کے
برتر ہین جو جملہ اصفیا سے

سبحان اللہ جن کا منشور
شاہونکو کیا ہی زیر و مقہور

توحید کو کھول کر بتایا
تثلیث کے نقش کو مٹایا

موسی کی ہی جان جس سے ماری
عیسی کی ہی روح کو تسلی

ہو مو سویون کو کیا ہی یارا
لب کھول سکینگے کب نصاری

منشور محمدی کے آگے
منسوخ ہوے ہین سب صحیفے

اس نور خدا کے سامنے کب
رخشندہ ہون خمس اور کوکب

غزل

ہر حق و باطل مین فرق جانا شق القمر
کیونکر رہون ہر دو جہان ناشق القمر

نور الشفق القمر ظہر من الشمس مین ہے
ہر ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر

ہر جبین با داغ سجدہ محضر تصدیق ہے
کیون نہو علم الیقین موجان شق القمر

سینہ کفار شق سو بار ہو جاے تو ہو
کسطرح وہ دو حصہ مین ہون نہان شق القمر

زمین وہ شق صدر ہے مہر سپہر حق
کیون نہ دکھلائین سوا لن وجان شق القمر

جو یقین جانے تو مومن ہو وے ہر مجروح کفر
الیتیم زخم کافری ہیگا شق القمر

دو زبان حق پیا نکر جہان کر گیا
صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر

ہو کے خاکستر اوریں گو ساکہ کاغذ کا ہے
کسطرح ہو جاے بی نام و نشان شق القمر

کیون ہو نہ مین ای فقیران کا غذ نکو دل دو یم
اپنہ ہر دم خلق ہی مثل سنان شق القمر

(مولفین اناجیل کی اخبار احاد یث جو مفید علم نہین ہوسکتی اور داؤد کی پیشین گوئیان بھی مسیح پر نہین جمتے -)

تورات مین اونکا کچھ ذکر نہین ہے اور نہ کوئی صحیفہ حضرت یحیی کا موجود ہی پس جو اقوال حضرت یحیی کی انجیلون مین مذکور ہین وہ زبانی روایت سے لکھی گئی ہین اور جن لوگون سے انجیلون کے لکھنے والون نے وہ اقوال سنے اونکا نام نہین بتایا عیسائی یقین کرتے ہین کہ وہ سب روح القدس کی تائید سے لکھا گیا ہے جسکی صحت یقینی ہے مگر ہم مسلمان جسطرح کہ اپنی پیغمبر کی حوارئین یعنے صحابہ اور تابعین کی کلام کی سند چاہتے ہین اوسیطرح حضرت عیسی کی حوارئین کے کلام کو بھی سند کا محتاج سمجھتے ہین لانفرق بین احد من رسلہ چنانچہ ایسا ہی جناب مسیح علیہ السلام کی ساری پیشین گوئون کا حال متی دیکھو ۲۲ - زبور والی پیشین گوئی مین حضرت داؤد اپنا ذکر کرتے اور خدا سے مناجات کرتے ہین اوس سے اور حضرت عیسی سے کیا علاقہ چنانچہ آرخ بکن زاید الف نے بھی ۱۸ آیت کی تفسیر مین لاچار ہوکر یون لکھا کہ اتنا تو صحیح ہے کہ داؤد کے دشمنون نے اوسکا مال لوٹ لیا اور اسکا اسباب خراب کیا اور گرین صاحب نے بھی ورس ۱۶ کی شرح مین کہا ہے کہ ایک معنی کرکے تو یہہ الفاظ حضرت داؤد پر جمتے ہین لیکن حضرت عیسی علیہ السلام پر پوری ہوی پس اسکو بھی مصنف رسالہ ثلثہ الکتب نے ناحق نقل کیا لیکن بھی لطف یہہ ہے کہ یہودیون نے اسکو بھی تحریف کرڈالا کیونکہ زبور مذکور کی ۱۶ آیت جسمین یہہ ہے - کہ انہون نے میری ہاتھ اور پانون چھیدی - زبور باب ۲۲ کی پیشین

۲ گوی بابتہ چھیدنے ہاتھ پانون کے محرف ہے اور مسیح کی واقعہ صلیب پر نہین جم سکتی

اصل عبرانی مین یون ہے - کہ دونون ہاتھ پانون میرے مانند شیر کے ہین - اور ایک یہودی مسمی اسحاق نے مجھے اوسکی اصل عبارت یہہ بتائی - کاری بحایای و مرغلای جسکی عربی یہہ ہوی کالاسدیدای ورجلای یعنے میرے دونون ہاتھ اور دونون پانون مانند شیر کے ہین اور کہا کہ لفظ کاری مین کاف واسطے تشبیہ کے ہی اور آری شیر کو کہتے ہین اور بتایا کہ اگر آری کو اریہ پڑہا جاوے تو یہہ معنے ہونگے کہ میرے دونون ہاتھ اور پانون بندکر چھیدنے والا کے معنے ہرگز نہین ہین لیکن بحمد اللہ ہجا سب پر دلشت بھی لاچار ہوکر عبارت عبرانی کے تحریف کا اقرار کرتے ہین جو تورات شریف کے اصل زبان ہے اور ترجمہ ہمیشہ موافق ترجمہ لیتن یعنے لاطینی قدیم رومی زبان کی جو فرقہ رومن کاتہلک کے نزدیک افضل اور معتبر ہے کیا کرتے ہین پر یہہ بھی حکمت سے خالی نہین کیونکہ اسکے موافق اونکے زعم مین یہہ جز مسیح علیہ السلام پر خوب جمتی ہے ورنہ اور جگہون مین اب تک عبرانی تورات کے حامی ہین اور بعض عیسائی علمانے کہا ہے کہ یہودنے یہہ تحریف اس لئے کی ہے کہ یہہ عبارت مسیح علیہ السلام کے دکھ پر صادق نہ آوے پس ای صاحب ثلثہ الکتب آپنے اسکو بھی بیفایدہ نقل کیا آپ انہین محرف اور بی تعلق آیتون (زبور ۴۰ والی پیشین گوی بھی محرف ہے اور

جناب مسیح پر نہین جم سکتے) کسی بھروسے
قرآن کی بھی آیت ماقتلوہ وماصلبوہ مین شبہہ نکالا
چاہتے ہین ہم مسلمانون کے نزدیک تو حضرت عیسیٰ
کی عدم وقتل وصلیب کی وہی دلیل ہے جو قیامت
آنیکی دلیل ہے یعنی نبی صادق ومصدوق صاحب
معجزات باہرات وآیات بینات کا جزو دینا اگرچہ تمام عالم
کی تواریخ اور ایکی کتابین اسکی تصدیق وتائید کرین
حالانکہ مین مسیح کہتا ہون کہ تحریف کثیر کے بعد بھی
تورات وانجیل سے قتل وصلب کے بابتہ بڑی بڑی
شہادتین درپیش ہین چنانچہ کچھ تو اس رسالہ مختصر مین سے
مذکور ہین اور یہہ جو زبور ۲۰ کو صاحب رسالہ نے نقل
کیا اسمین بھی تحریف ہوگئی ہے کیونکہ ترجمہ ستوا خنت
یعنے یونانی مین بجای اس جملہ کے کہ - تونے میرے
کان کھولے یون واقع ہوا ہے - تونے میرے لئے
ایک بدن تیار کیا اسیکو پولوس مقدس نے نامہ عبرانیان
باب ۱۰ مین نقل کیا ہے اس سے ظاہر ہی کہ مسیح پر
جانیکے واسطے ہمیشہ تورات انجیل مین تحریف ہوا کرتے
ہین اور یہہ بھی کہ سینٹ پال کو الہام نہ تھا اور بری سے
بری نہ کہتے ہین اور مسیح پر باتین ایسی بے تہکانے
جایا کرتے تھے جیسا تلمذ الکتب والا یہان پر جاتا ہی
کہ تونے میری کان کھولے اور (بیبل سے خدا
کا مجسم اور صاحب اعضا ہونا ثابت ہوتا
ہی اور باب ۵۳ اشعیا ارمیا سے متعلق
مسیح سے) اور دیکھہ مین آتا ہون اس سے مجسم
ہونا ثابت ہوتا ہی کیونکہ بیٹے کی الوہیت پر نظر کرین تو

وہ آدمی کے مانند کان نہین رکھتا اور بنظر الوہیت یہہ بھی
کہا نہین جا سکتا کہ دیکھہ مین آتا ہون پس کان کھولی اور آیا
اسکا مطلب یہہ ہے کہ مجسم ہوا اگر ایسا ہی معنی بنائی جاوین
تو مسلمان لوگ سارے بیبل مین اپنے موافق معنی بنا سکتے
ہین لیکن مین اس سے قطع کرکے کہتا ہون کہ دونون استعارے
یحا ہین کیونکہ خدا کے آنے اور جانے اور پھرنے اور اترنے
اور آگے چلنے اور پیچھے چلنے کے ذکر سے تو ساری بیبل
بھری ہے اور ایک کان کا کیا ذکر اوس کے تو بیبل شریف سے
سب اعضا سر اور انکھہ اور ناک اور منہ اور لب اور زبان اور
چہرہ اور ہتیلی اور انگلی اور انتڑیان اور دل اور کمر ثابت
ہوتے ہین دیکھو کتاب اعجاز عیسوی صفحہ ۲۰۷ اور یہہ جو صاحب
رسالہ نے کتاب ارمیا محولہ باب ۵۳ نقل کیا ہے اور اسکو مسیح
کی خبر ٹھہرائی ہی یہہ بھی کچھہ نہین کیونکہ اسمین تو حضرت اشعیا
حضرت ارمیا کے غم کا بیان کرتے ہین حضرت عیسیٰ سے کیا
علاقہ اگر بخاطر عیسائیون کے مان لین تو میکا نبی کی پیشین
گوئی کی مواضع ہے جسمین میشہر کی بادشاہ ہونیکا ذکر ہے
اور قاعدہ مقررہے کہ الدلیلان اذا تعارضا تساقطا یعنے
دو دلیلین جب ایک دوسری کی ضد ہوتی ہین تو دونو ساقط
ہو جاتے ہین (بواسطہ مصلوبی شبیہہ کے
جناب مسیح کو شہادت حاصل ہوی جیسے
حضرت اسحاق بلا ذبح ذبیح اللہ ٹھہرے)
اگر میکا مین سلطنت روحانی کی تاویل فرمائے گا تو یہا
بھکو اس تاویل سے کیونکر مانع ہو جائے گا کہ یہہ جمیع امور
بادی النظر اور لوگون کے دیکھنے مین نہ واقع اور نفس
الامر مین جناب مسیح کے اوپر بسبب اوسی شبیہہ مصلوب کی

واقع ہوگئی اور اوس پاک نبی اور پیغمبر اولوالعزم کو اور شہادت
کبریٰ کا حاصل ہوا اور اوس جناب کے صبر اور حلم اور مشقت شدید
کا ثمرہ خدا کے پاس ثواب جزیل کا انبار جمع ہوگیا جس کے سبب
سے وہ جناب خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھنے والے اور کمال
رفیع الدرجات ہوئے اور اوس ثواب بیحساب کو اپنی تابعین
کے نقص کا جبر نقصان دکھا کر اور خدا کو راضی کرکے اون کے
نبی اور اپنے ناقص تابعداروں کو اپنے کامل اعمال سے خدا
کے نظر میں کامل کر دکھایا کہ حقیقت شفاعت کی ہم مسلمانوں
کے نزدیک یہی ہے اور اوس جناب کے قتل ناحق کا وبال بے
ایمان یہودیوں پر پڑا چنانچہ اونکی پریشانی اور ملعونی سے
انکار نہیں ہے اور اوسکی نسل بعد حضرت اسحاق کی
[illegible] حضرت ابراہیم کی ایمان کے خدا
نے [illegible] اور اونکو بذبح عظیم کے بدلے ایک مینڈھا بھیجکر بری
کرنے کا وعدہ کیا جیسا لکھا ہے۔ کہ ابراہیم نے اپنا ہاتھ
بڑھاکے (مسیح کی شہادت کا ثواب بعینہ
ایسا ہی جیسے حضرت ابراہیم کا ثواب بسبب
اوس چھری کے جو اپنے بیٹے کے) چھری لی کہ اپنے بیٹے
کو ذبح کرے وہ نہیں خداوند کے فرشتے نے اوسے
آسمان سے پکارا کہ اے ابراہیم تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت
بڑھا اور اوسے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے
ڈرتا ہے اس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے یعنی اپنے اکلوتے کو
بھی مجھ سے دریغ نہ کیا پھر لکھا ہے کہ خداوند کے فرشتے
نے دوبارہ آسمان پر سے ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ خداوند
فرماتا ہے اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا یعنی
اپنا اکلوتا بھی بچا دریغ نہ رکھا میں نے اپنی قسم کھائی کہ

۴۴

کہ میں نے تجھے برکت پر برکت دونگا اور تیری نسل کو آسمان
کے تارے اور دریا کی ریت کے مانند بڑھا دونگا اور
تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازہ پر قابض ہونگے
اور تیری نسل سے زمین کے سارے قومیں برکت پاوینگی
دیکھو کتاب پیدایش باب ۲۲ - ای بھائی عیسائیو
یہاں دیکھو کہ باوجود عدم ذبح نفس الامری کی سب ثمرات
مرتب ہوگئے اور اسحاق ذبیح اللہ مشہور ہوئے اور
قرآن میں بھی یونہی نازل ہوا کہ انی اری فی المنام انی اذبحک
یعنی اے بیٹے میں عالم رویا میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے
ذبح کرتا ہوں اور ظاہری کہ نبی کا رویا وحی الٰہی ہوا
کرتا ہے پس اگر مسیح کی نسبت بھی ایسے مطالب نازل ہوئے
ہوں تو کیسی بنی لے اونکو خدا کا برہ فرمایا اور کسی نے نظری
گھوڑی پر خون آلودہ لباس پہنے دیکھا تو کیا بعید ہے
کیونکہ یہ سارا طلسم لوگوں کے آنکھوں دیکھتے اوس
نفس مقدس پر گذر گیا تھا یہاں تک کہ مقدس حواریوں
کو بھی شبہ پڑ گیا اور جو کچھ انہوں نے اپنی اناجیل میں
لکھا ہے سب بجا لکھا ہے چنانچہ ہماری محققین کا یہی قول
ہے شاہ ولی اللہ رسالہ فوز الکبیر میں لکھتے ہیں -
کہ فی الواقع در قصہ عیسیٰ اشتباہی واقع شدہ بود کہ
بر اکثر مردم ہمچنان گمان کردند و کبار اعین کبار ہمان غلط
را روایت نمودند خدا یتعالیٰ در قرآن شریف ازالہ
شبہہ فرمود کہ ما قتلوہ و ما صلبوہ ولکن شبہ لہم و در
انجیل آنچہ مقول حضرت عیسیٰ است این باب مذکور است منافی
اخبار ست بہ جرأت یہود و اقدام ایشان بر قتل ہر چند
خدا یتعالیٰ ازین مہلکہ سبحانی میسر کرد و آنچہ مقول حواریان است

منشای آن وقوع اشتباہ ست وعدم اطلاع برحقیقت
رفع کہ مالوف اذہان واسماع بود لیکن نہ تسلیم کرتا ہی (مسیح
نے اپنی مصلوبی کی ہرگز پیش گوئی نہین
فرمائی ہی اور حواری بسبب مصلوبی
شبیہ کے دہوکے مین پڑ گئے تھے)
کہتا ہے کہ اس بارہ مین جناب مسیح کا مقولہ ثابت ہونا
سخت دشوار ہی کیونکہ چاروں انجیلون سے ظاہر ہے کہ
حواری اور جمع مومنین پھر زندہ ہوا تسلیم مین یہان تک
شبہ کرتے رہے کہ طامس حواری نے کہا کہ مین جب تک
اوسکے ہاتھ پانون کی صلیبی سوراخون مین انگلیان ڈالکر
نہ دیکھونگا یقین نلاونگا ای پیارے عیسائیو ایک لحظہ غور
کرو اور انصاف کرو کہ جناب مسیح سب شہادت تک فرماتے
رہے ہوتے کہ مین صلیب پاونگا اور تیسرے دن جی اٹھونگا
تاہم تین ہی دن کے اندر حواری اور مومنین اس بنیاد
فیض بنیاد کو ایسا بھول گئے کہ کسی طرح پر تعین اونکو نہ آتا
تھا بھلا کوئی عاقل اسکو یقین کریگا بلکہ یقین ہے کہ یہہ سب
روایات الحاقی ہین مسیح نے کچھہ نہین فرمایا اور جو حواریون
کا اظہار ہی وہ اگر اونکا اظہار ہے اور عیسائی اسکو بند
متصل صحیح متواتر ثابت کرین تو اوسکی حقیقت اسیقدر ہوسکتی
ہے کہ وہ محض مجتہد اور پچھے لوگ دیندار مورخ ہین کچھہ نبی
علیم نہین اونکو دہوکہ ہوگیا ہے اور دہوکہ ہوگیا کہنا اونکا
کچھہ محال اور امر ممتنع نہین دیکھو انہون نے یوحنا کی عمر دراز
ہونے اور مسیح کے اس فرمانے سے کیا دہوکہ کہا یا کہ -
اگر وہ میرے آنے تک تمھرے تو تجھے کیا چنانچہ سب کو امید
تھی کہ وہ نہین کی زندگی مین نزول مسیح ہوجاویگا اور

۵ قیامت آجاویگی چنانچہ وہ عمر بھر ایسے دہوکے مین پڑے رہے
جیسا اونکی تحریرات سے ظاہر ہے اور انجیل مین مندرج ہین دیکھو
تغیر بارنس اور تغیر تہری اور اسکاٹ اور تغیر ڈوالی اور رچرڈ
مینٹ اور دوسرا دوکہا یہہ کہ وہ سمجھتے تھے کہ یوحنا حواری نہ مریگا
اور چونکہ یوحنا حواری کی عمر بہت دراز ہوی لہذا یہہ دہوکھا
خوب مضبوط ہوگیا تھا دیکھو کتاب پہلی منطوبہ لندن ۱۸۰۰ کا صفحہ
۳۲۴ اور اور بھی بہت جا ببب مجمل ہونے قول مسیح کے حواری
حضرت عیسیٰ کا مطلب سمجھتے تھے اور بعض دفعہ ادب اور خوف
کرکے پوچھہ بھی نہ سکتے تھے چنانچہ یہوکل کے زمانے کی بابت اور
اپنے تین چھٹی روئی ہونے اور اپنے کو سب کو خوردنی اور
لہو کو نوشیدنی ہونے کی بابت جو کچھہ فرمایا کسی یہودی
اور حواری کے سمجھہ مین نہ آیا اور فرد سنو کی خمیر سے پرہیز کرنیکو
بھی وہ نہ سمجھے کہ اونکی تعلیم سے پرہیز مراد ہے خصوصًا واقعہ
صلیب کی نسبت یہی اون کے ناسمجھی کی صراحت (حواری)
لوگ سہو نسیان سے پاک نہ تھے
اور مسیح کے اکثر باتین نہ سمجھتے تھے اور
واقعہ صلیب بھی نہین سمجھتے تھے) موجود
ہے لوقا باب ۹ مین قول مسیح کا بخطاب جمیع حواریان کے
یون ہے آیت ۴۴ کہ ان باتون کو کانون سے سن رکھو
کہ ابن آدم خلق کے ہاتھ مین گرفتار کردیا جاویگا آیت ۴۵
پردہ اس کلام کو نہ سمجھے اور یہہ اون پر پوشیدہ رہا تا نہ ہو
کہ وہ اسے دریافت کرین اور اہ یہون نے مارے ڈر کے
اوس سے سوال نکیا پھر لوقا باب ۱۸ آیت ۳۱ مین لکھتا ہے
پھر اوسنے بارہ کو ساتھہ لیکر اون سے کہا کہ دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہین اور سب چیزین جو ابن آدم کے حق مین نبیون کے

وسیلہ لکھے گئین پوری ہونگے ۳۲ اس لئے کہ وہ عوام کے
حوالہ کیا جاویگا اور لوگ اوس سے ہنسی کرینگے اور اوس کے
مونہہ پر تھوکینگے ۳۳ اور اوس کے کوڑے ماوینگے
اور قتل کرینگے اور تیسرے دن وہ پھر اوٹھیگا ۳۴
اور وہ اون باتون سے کچھہ نہ سمجھے اور یہہ کلام اون پر
پوشیدہ رہا اور اونھون نے اون باتون کو جو کہی گئین نہین
ہرگز سمجھا دیکھو ای عیسائیو حواری اسجا بھی کچھہ نہ سمجھے
پس اب کونسے دلیل ہے کہ اون سے غلطہ فہمی اسمین اور نیز
بہت سے امور مین نہین ہوی ہوگے لہذا حق بجانب ہم
مسلمانون کی ہے کہ ہرگاہ انجیل متی کی اصل عبرانی - تتمہ

دلیل سیوم قیاس الخلف ہی اور قیاس الخلف

اوس قیاس کا نام ہی کہ جس مین اثبات مطلوب کا بذریعہ
ابطال نقیض اوس کے کیا جاتا ہے اور اس قیاس کو علم
منطق مین خلف اس جہت سے کہتے ہین کہ خلف لغت مین بمعنی
باطل کے ہی اور اسیطرح اس قیاس مین اگر مطلوب کو کہ جسکی
حقیقت کا دعوی ہے سچا نہ مان جائے تو نتیجہ ایسا نکلیگا
جو باطل کو مستلزم ہوگا اور قیاس مذکور یہہ دیکھہ یوسہ طور

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ۝ أَمْ
خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بَل لَّا يُوقِنُونَ ۝
أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ
الْمُصَيْطِرُونَ ۝ یعنے کیا یہہ لوگ جو خالقیت خدا تعالی سے
منکر ہین بغیر پیدا کرنے کسی خالق کے یون ہی پیدا ہو گئے یا
اپنے وجود کو آپ ہی پیدا کر لیا یا خود علت العلل ہین جنہون نے
زمین و آسمان کو پیدا کیا یا اون کے پاس غیر متناہی خزانہ
علم اور عقل کے ہین جسسے اونہون نے معلوم کیا کہ ہم قدیم الوجود

ہین یا وہ آزاد ہین اور کسی کے قبضۂ قدرت مین مقہور
نہین ہین تا یہہ گمان ہو کہ جب کہ اوپر کوی غالب اور قہار
ہی نہین تو اونکا خالق کیسے ہو اس آیت شریف مین یہہ
استدلال لطیف ہے کہ ہر یخ شوق قدامت ارواح کو اس طرز
مدلل سے بیان فرمایا ہے کہ ہر ایک شق کے بیان سے ابطال
اوس شق کا فی الغور سمجھا جاتا ہے اور بتفصیل ان اشارات لطیفہ
کے یون ہی کہ شق اول یعنے ایک شئی معدوم کا بغیر فعل
کسی فاعل کے خود بخود پیدا ہو جانا اس طرح پر باطل ہے کہ اس
سے ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی کیونکہ عدم سے وجود کا لباس
پہننا ایک موثر مرجح کو چاہتا ہی جو جانب وجود کو جانب عدم
پر ترجیح دی لیکن اس جگہہ کوئی موثر مرجح موجود نہین اور
بغیر وجود مرجح کے خود بخود ترجیح پیدا ہو جانا محال ہے -

اور شق دویم یعنے اپنے وجود کا آپ ہی خالق ہونا اس
طرح پر باطل ہے کہ اس سے تقدم شئی کا اپنے نفس پر لازم
آتا ہے کیونکہ اگر یہہ تسلیم کیا جائے کہ ہر ایک شی کے وجود
کے علت موجدہ اوسی شئی کا نفس ہے تو بالضرورت یہہ اقرار
اس اقرار کو مستلزم ہوگا کہ وہ سب اشیا اپنے وجود سے
پہلے موجود تہین اور وجود سے پہلے موجود ہونا محال ہے
اور شق سیوم یعنے ہر ایک شئی کا مثل ذات باری کے علت
العلل اور صانع عالم ہونا تعدد خداؤن کو مستلزم ہے اور
تعدد خداؤن کا بالتفاق محال ہے اور نیز اس سے دور یا
تسلسل لازم آتا ہے اور وہ بھی محال -

اور شق چہارم یعنے محیط ہونا نفس انسان کا علوم غیر
متناہی پر اس دلیل سے محال ہے کہ نفس انسانی بالبداہت
یقین شخص خارجی کے متناہی ہے اور متناہی مین غیر متناہی

نہین سما سکتا اس سے تحدید غیر محدود کے لازم آتی ہی
اور شق مجسم یعنی خود مختار ہونا اور کسیکے حکم کے تابع
ہونا ممتنع الوجود ہی کیونکہ نفس انسان کا بضرورت احکام
ذات اپنے کے ایک مکمل کا محتاج ہی اور محتاج کا خود
مختار ہونا محال ہے اس سے اجتماع نقیضین لازم آتا ہی
پس جبکہ بغیر ذریعہ خالق کے موجود ہونا موجودات کا ہر
صورت ممتنع اور محال ہوا تو بالضرورت یہی ماننا پڑا کہ
تمام اشیاء موجودہ محدودہ کا ایک خالق ہی جو ذات
باری تعالے ہی اور شکل اس قیاس کے جو ترتیب مقدمات صغریٰ
کبریٰ سے بقاعدہ منطقیہ مرتب ہوتی ہی اس طرح پر ہے
کہ ہم کہتے ہین کہ یہہ قضیہ فی نفسہ صادق ہی کہ کوئی شئی بجز
ذریعہ واجب الوجود کے موجود نہین ہوسکتی کیونکہ اگر صادق
نہین ہی تو پھر اسکے نقیض صادق ہوگی کہ ہر ایک شئی بجز
ذریعہ واجب الوجود کے وجود پکڑ سکتی ہی اور یہہ دوسرا
قضیہ ہماری تحقیقات مندرجہ بالا مین ابھی ثابت ہو چکا
ہی کہ وجود تمام اشیاء ممکنہ کا بغیر ذریعہ واجب الوجود کی
محالات خمسہ کو مستلزم ہی پس اگر یہہ قضیہ صحیح نہین ہے
کہ کوئی شئی بجز ذریعہ واجب الوجود کے موجود نہین ہوسکتی
تو یہہ قضیہ صحیح ہوگا کہ وجود تمام اشیا کو محالات خمسہ لازم
نہین لیکن وجود اشیا کا باوصف لزوم محالات خمسہ کے
ایک امر محال ہے پس نتیجہ نکلا کہ کسی شئی کا بغیر ذریعہ واجب
الوجود کے از خود موجود ہونا امر محال ہے اور یہی مطلوب تھا

دلیل چہارم

قرآن مجید مین بذریعہ مادہ قیاس۔ اقترانی قائم کی گئی ہی
جاننا چاہیے کہ قیاس حجت کے تین قسمون مین سے پہلی
قسم ہی اور قیاس اقترانی وہ قیاس ہی کہ جسمین عین نتیجہ کا
یا نقیض اوس کے بالفعل مذکور نہو بلکہ بالقوہ پائی جائے
اور اقترانی اس جہت سے کہتے ہین کہ حد وسط اوس کے یعنی
اصغر اور اوسط اور اکبر مقترن ہوتے ہین اور بالعموم
قیاس حجت کے تمام اقسام سے اعلیٰ اور افضل ہی کیونکہ
اوسمین کلی کے حال سے جزئیات کے حال پر دلیل پکڑے
جاتی ہی کہ جو باعث استیفا تمام کے مفید یقین کامل کے
ہی پس وہ قیاس کہ جسکی اتنی تعریف ہی اس آیۃ شریفہ مین
درج ہی اور ثبوت خالقیت باریتعالیٰ مین گواہی دی رہا ہو۔

دیکھو سورہ الحشر الجزو ۲۸ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وہ اللہ خالق ہی یعنی پیدا
کنندہ ہی وہ باری ہی یعنے روحون اور اجسام کو عدم سے
وجود بخشنے والا ہی وہ مصور ہی یعنے صورت جسمیہ اور صورت
نوعیہ کا عطا کرنے والا ہی کیونکہ اس کے لئے تمام اسماء حسنیٰ
ثابت ہین یعنی جمیع صفات کاملہ کا جو باعتبار کمال قدرت
کے عقل تجویز کر سکتی ہی اوسکی ذات مین جمع ہین لہذا وہ خالق
اور باری بھی ہی یعنے نیست سے ہست کرنے پر بھی وہ قادر
ہی کیونکہ نیست سے ہست کرنا بھی قدرت کاملہ سے
ایک اعلیٰ کمال ہی اور ترتیب مقدمات اس قیاس کے بصورت
شکل اول کے اسطرح پر ہے کہ ہم کہتے ہین کہ پیدا کرنا اور محض
اپنی قدرت سے وجود بخشنا ایک کمال ہے سلوب سب
کمالات ذات کامل الوجود کو حاصل ہین پس نتیجہ یہہ ہوا
کہ نیست سے ہست کرنیکا کمال بھی ذات باری کو حاصل ہے
ثبوت ہمنوم صغریٰ کا یعنی اسبات کا کہ محض اپنے قدرت سے
پیدا کرنا ایک کمال ہے اسطرح پر ہوسکتا ہی کہ نقیض اوسکے لیجئے

امر محض اپنے قدرت سے پیدا کرنے مین عاجز ہونا جبتک باہر سے کوئی مادہ اگر معاون اور مددگار نہو ایک بیسارا نقصان ہی کیونکہ اگر ہم یہہ فرض کرین کہ مادہ موجودہ سب جابجا خرچ ہوگیا تو ساتھہ ہی یہہ فرض کرنا پڑتا ہی کہ اب خدا پیدا کرنیسے قطعاً عاجز ہی حالانکہ ایسا نقص اوس ذات غیر محدود اور قادر مطلق پر عاید کرنا گویا اوسکے الوہیت سے انکار کرنا ہے۔

سوا اس کے علم الہیات مین یہہ مسئلہ بدلایل ثابت ہوچکا ہی کہ مستجمع الکمالات ہونا واجب الوجود کا تحقق الوہیت کے واسطے شرط ہی یعنے یہہ لازم ہی کہ کوئی مرتبہ کمال کا مراتب ممکن التصور سے جو ذہن اور خیال مین گذر سکتا ہی اوس ذات کامل سے فوت نہو پس بلاشبہ عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ کمال ربوبیت باریتعالی کا یہی ہی کہ سب موجودات کا سلسلہ اوسکی قدرت تک منتہی ہو نہ یہہ کہ صفت قدامت اور ہستی حقیقی مین بہت سے شریکون مین بے ہوے ہو اور قطع نظر اِن سب دلایل اور براہین کے ہر ایک سلیم الطبع سمجھہ سکتا ہی کہ اعلی کام بہ نسبت ادنی کام کے زیادہ تر کمال پر دلالت کرتا ہی پس جس صورت مین تالیف اجزاء عالم کے کمال الہی مین داخل ہے تو پھر پیدا کرنا عالم کا بغیر احتیاج اسباب کے جو کروڑہا درجہ زیادہ تر قدرت پر دلالت کرتا ہی کسقدر کمال ہوگا پس صغری اِس شکل کا بوجہ کامل ثابت ہوا۔

اور ثبوت کبری کا یعنے اس قضیہ کا کہ ہر ایک کمال ذات باری کو حاصل ہے اسطرح پر ہے کہ اگر بعضے کمالات ذات باری کو حاصل نہین تو اس صورت مین یہہ سوال ہوگا کہ محرومی ان کمالات سے بخوشی خاطر ہی یا بہ مجبوری ہے

اگر کہو کہ بخوشی خاطر ہی تو یہہ بیجا ہی کیونکہ کوئی شخص اپنے خوشی سے اپنے کمال مین نقص روا نہین رکھتا اور نیز جبکہ یہہ صفت قدیم سے خدا کی ذات سے قطعاً منفقود ہی تو خوشی خاطر کہان رہی اور اگر کہو مجبور ہی ہے تو وجود کسی اور قاہر کا ماننا پڑا جسنے خدا کو مجبور کیا اور نفاذ اختیارات خدا ہی سے اوسکو روکا یا یہہ فرض کرنا پڑا کہ وہ قاہر اوسکا انہا ہی ضعف اور ناتوانائی ہو کوئی خارجی قاہر نہین بہرحال وہ مجبور ٹہرا تو اس صورت مین وہ خدائی کے لایق نرہا پس بالضرورت اس سے ثابت ہوا کہ خدا یتعالی ہر ایک نقصان اور وارغ مجبوری سے کہ بطلان الوہیت کو مستلزم ہی پاک اور منزہ ہی اور ہر ایک کمال اور نیز کمال صفت خالقیت اور عدم سے پیدا کرنیکا اوس کو حاصل ہی اور یہی مطلب تھا۔

جواب کتاب تصدیق الکتاب

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا معاذ اللہ اگر قرآن مجید تصنیف انسان ہوتا تو پیغمبر خدا بمقابلہ صدہا شاعر فصیح کے یون مدعی ہوتے کہ قرآن کے ایک سورت تم اور تمہارے شاہدین اور مددگارون سے ہرگز نہ بن سکیگی ورنہ مثل مبلل کے ہمیشہ ترمیم ہوا کرتا علاوہ برین آپ ایسے ہزارون پادری عرصہ دراز سے اسی فکر مین سرگردان ہین کہ کسی طرح قرآن شریف کو باطل ٹہرائین مگر اب تک دو سطر کے عبارت کسی پادری سے نہ لکہے گئے دیکھو کتاب الہامی کسکو کہا کرتے ہین نہ ایسے کتاب کو جسمین خود باقرار علمای مسیحی دیڑہ لاکہہ غلطی

اور کیسی غلطی کہ فاش دیکھو تواریخ دیہم باب ۲۲-۲ بہو رام ۲۲ برسکی عمر مین تخت نشین ہوا اور آٹھ برس سلطنت کی نو کا چالیس برس کی عمر ہوی اور بعد اوس کے اوسکا بیٹا اخیذیا تخت نشین ہوا تو اوسکی عمر ۲۲ برسکی تھی اس حساب سے بیٹا باپ سے دو برس پڑا ہوا ایسی کتاب کو سوائے آپکے کوی الہامی نہین کہہ سکتا ہی بھلا مین آپ ہی سے پوچھتا ہون کہ آپ روح القدس کو خدا کا جز قرار دیتے ہین کیا روح القدس کو بھی عارضہ لینیان ہے کہ جا بجا بیبل مین غلطیان و اختلاف کرتا چلا جاوے واہ واہ صاحب غور کیجئے کہ خدای واحد نے جو جز و جسم سے مبرا ہے روح القدس کے غلطیان و اختلاف عیسایون کے دکھانے کے واسطے اہل اسلام کو مقرر کر دیا ہے کہ ہمیشہ عیسایون کی ہدایت کے واسطے روح القدس کے غلطی سے جز دار کر دیا کرین اسکا شکریہ آپ پر واجب ہی صفحہ ایضاً سطر ۱۴ قولہ وے تسلیم کرتے ہین کہ بیبل الہامی ہے **اقول** پادری صاحب کا یہہ پہلا جھوٹ ہی مان محمدی بیبل مروج الحال کو بگواہی قرآن شریف و باقرار علمای مسیحی کتب محرفہ و ساختہ یافتہ عیسایون کے تسلیم کرتے ہین و فی الواقع ایسا ہی ہے چنانچہ اس مقدمہ مین اکثر کتابین موجوالہ کتاب و باب و آیتہ تصنیف ہو چکے ہین وہ آپ کے نظر سے گذرے ہونگے البتہ محمدی آپکے طرح ہٹ دہرمی کا دعوی نہین کرتے ہین اب مین آپہی سے پوچھتا ہون کہ انجیل متی باب ۲ آیتہ اول سے ۱۱ تک مجوسیون کے آگے آگے ستارہ کا چلنا لکھا ہے بھلا آپکے سمجھہ مین یہہ بات آتی ہے کہ ستارہ آگے آگے چلے اور پھر ٹھہرے کرے غور کر دیکھئے کہ ستارہ آسمان مین جڑے ہوتے ہین اور گردش آسمان کی

ہوتی ہے نہ ستارون کو اور ستارہ کا انسان کے آگے آگے چلنا سراسر خلاف علم ہیئت ہی اور نہ کسی مورخ نے بجز متی کے اسکو لکھا ہی ایسی کتاب کو محمدی الہامی ہرگز نہین تسلیم کرتے ہین صفحہ ۲ **قولہ** لیکن ہم عیسائی بیبل کے حق مین ایسا فضول اور جہالت کا دعوی نہین کرتے ہین **اقول** سیاہ کا ۵-۲۱-اون پر واویلا ہی جو اپنے انکھون مین آپ کو دانشمند اور اپنے نگاہ مین آپکو صاحب امتیاز جانتے ہین مین تعجب مین ہون کہ پادری صاحب کے نزدیک فضول اور جہالت کے کیا معنے ہین اگر یہہ معنے ہین کہ محمدیون نے عیسایون کے طور پر نہ سمجھے بوجھے قرآن شریف کو قبول کر لیا تو یہہ اون کی غلط فہمی ہے اور اسیکا نام جہالت ہی اور اگر یہہ معنے ہین کہ باوجود دیکھنے بی حد غلطیان اور اختلاف کے حتی کہ انجیل متقدمین کے الہامی ہونے کی کوی سند متصل آج تک دستیاب نہوی اور پھر ہٹ دہرمی سے مرغی کی ایک ہی تانگ کہے جانا تو اونکو مبارک فقط ۲ آیتہ - عبد المجید از بدایون -

اخبارات

جنگ بازار وادی

بازار وادی سے فوج کو واپس بلانیکا سبب جو بذریعہ تار سرکاری معلوم کرایا گیا کہ اسکو الہ آباد کے ایک ہمعصر مخبر نے یقین کرنے کے لئے اختیار کیا ہے اور یہہ تحریر کیا ہے کہ ہمارے مراسلہ نگارون کے متعدد خطوط سے یہہ ثابت ہوا کہ مقام کاما کے متصل رود کابل کے شمال طرف مردمان قوم ماہمند جوق جوق فراہم ہونے لگے وہلہ اولی مین ایسا معلوم ہوا کہ انکا جمع ہونا بارادہ جدال و قتال نہین ہی اسی لیئے جس سے جنرل سر سام بردن صاحب نے جنرل ٹنک کے ماتحت کے دستے

کو جو جنرل ماڈ صاحب کی فوج کے ساتھ شریک ہوکر بازار وادی کے شریر قبائل کی تنبیہ کرنیکے کام مین مشغول تھا واپس بلا لیا بعد ازین یہہ حقیقت معلوم ہوی کہ قبیلہ سومند اور قبیلہ آفریدی کے لوگ بگڑ گئے ہین اور اون کے سرحد مین چند بریگیڈ کا فوج انگریزی سے دیا جانا انھین غضبناک بنایا ہی لہذا گورنمنٹ ہند کو یہہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اپنے کو ایک جنگ تازہ مین مبتلا ہونا پریگا اور اس جنگ کے واسطے ایک دوسری جماعت روانہ کرنیکی ضرورت درپیش ہوگی - غرض اسوقت جنگ آفریدی کو بھی برپا کرنا قرین مصلحت نہین جانکر جنرل ماڈ کو یہہ تاکید اکید روانہ ہوی کہ فی الفور بازار وادی سے نکل جاوے - عمدۃ الاخبار

جنگ افغانستان

بمبئی سے لندن اسٹینڈرڈ کے نامہ نگار دان نے یہہ تحریر کیا ہے کہ جو فوج جنگی کہ الحال مقام وادی قرم خیمہ زن ہے اسکو مدد دینے اور اُسمین بھرتی کرنیکے لئے تازے افواج کو بسرعت تمام روانہ کرنیکی ضرورت درپیش ہوی ہے - افسران مذکور کے خطوط سے یہہ واضح ہوا کہ اگرچہ فوج سرکار انگریزی کی طالع مدد اور اقبال کی یاوری سے علی مسجد اور قرم اور پیوار خیل اور قندھار وغیرہ کے محاربون مین فتحیاب ہوی اور دشمن نے جو اپنے استوار اور بھاری مقامون کو بہ آسانی تمام بچا سکتا تھا بھاگ گیا اور بغیر از جدال وقتال جلال آباد اور چند دیگر مقامات بدست ہوے لیکن آیندہ بہت بھاری اور سخت معرکہ آرایون کا سامہنا ہوگا لہذا جنرل رابرٹس صاحب نے ابھی سے بڑی ہشیاری اور جرداری کو کام فرمایا ہی اور وایروسا کے شریر قبائل اور باشندون کی یورشون اور حملون سے بچنے کے لئے ہر ایک مفید اور کارآمد تدبیر عمل مین لائی جاتی ہی - جو فتح و نصرت کہ پیوار خیل مین حاصل ہوی اسپر قیاس کرنے سے ہمین کمال حیرت ہوتی ہے اگر دشمن گولہ زنی کرنے کے کام مین شتابی نکرتا اور شب تاریک مفقود ہوی تب تنگ بصر و تحمل کو کام فرماتا تو فوج انگریزی کی تاراجی کامل طور پر ہوتی کیونکہ پہاڑ کے جس مقام پر دشمن نے اپنی توپین رکھی تھین اُسی کے نیچے لشکر انگریزی خیمہ زن ہوا تھا اور اسکو یہہ کچھہ خبر نہ تھی کہ اپنے سر پر دشمن کا توپخانہ موجود ہے دوسری دسمبر کے محاربے کے نتیجے پر نظر کرنے سے بھی حیرت ہوتی ہی کیونکہ سپاہ تازہ دم ہونے اور کھانے پینے کے بغیر شبانہ شب آگے بڑھے اور تمام شب کوچ کرتے ہوے صبح کو دشمن تازہ دم سے جو ایک سخت اور پرخطر مقام مین تھا جا مقابل ہوا اُسپر علاوہ یہہ کہ فوج دو ہزار جوانون نے راہ بھولی اور لشکر مین سخت پریشانی رہی مگر افسرون کی جوانمردی اور نیک تدبیر سے اس روز فتح حاصل ہوی وگرنہ لشکر پارہ پارہ ہوجاتا - شتر گردن کے محاربے کا بھی یہی نتیجہ ہوا اور دشمن نے لشکر انگریزی کو بکامیابی تمام وہان روکنے کے درعوض اسکے آنے کے ماقبل اسکو چھوڑ کر چلا گیا - دروازہ گھائی کے درمیان سے ہوکر فوج انگریزی گذرنے کے بعد دشمن نے اسکی بھیر پر حملہ آور ہوا اور اسکو قتل کیا - مذکور افسرون کا یہہ بیان ہے کہ چو طرف دشمن موجود ہین اور اونھین جواب دینے کے لئے فوج مکتفی نہین ہے اگر تازے افواج بسرعت تمام نہ روانہ کئے جاوین تو وادی قرم مین کوئی بھاری اور سخت مصیبت رو دیگی -

یہودیان افغانستان

مدیر جو اس کرانکل بجوالہ اڈریلیت رقمطراز ہے کہ جو یہود کہ ملک افغانستان مین بود و باش رکھتے ہین انکی روزمرہ لسان فارسی ہے - کابل و ہرات و قندھار وغیرہ اور بلخ مین یہود بکثرت سکونت رکھتے ہین اب تک کابل مین انکی قدیم عبادتخانون کا ویرانہ موجود ہے -

یہودیون کا یہہ بیان ہے کہ بخت نصر کے زمانے مین جو بابل کا بادشاہ تھا اور اسوقت کابل مین یہودیون کی ایک جماعت موجود تھی جو یہود کریوروپ مین بود و باش رکھتے ہین انکی رسم و آئین اور چال چلن سے افغانستان کے رسم و آئین جدی ہے - کہتے ہین کہ افغانستان کے یہود اپنے مذہبی کتب طہران اور مسقط سے حاصل کرتے ہین اور انکے راہبان ملک فارس سے آتے ہین اور قضات کا کام بھی وہی کرتے ہین - مذکور شہر و ان کے محلون کو جو قوم یہود سے آباد ہین محلہ یہودیہ کہتے ہین اور بیت المقدس کی بربادی اور تاراجی کے غم مین جو بخت نصر کے ہاتھون وقوع مین آئی سیاہ دستار بنتے ہین فقط *

نصایح

ایک حکیم کا مقولہ ہے کہ نیک کامون کے قاعدون کو رواج دینا اور مبارک بنیادون کا قایم کرنا ہر ایک ذی دولت صاحب حکومت پر واجب و یقین ہی اس سبب سے کہ اگر مجسمہ اون کے ایک بھی باقی رہیگا اور مخلوق خدا کو اوس سے فیض پہونچیگا تو بعد مرگ اوسکو ساتھ نیکی اور دعای خیر کے یاد کرینگے - جسکو اللہ تعالی نعمت خیر مترقبہ عنایت کرے اوسکو چاہیے کہ نعمتون خدا کا شکر ادا کرتا رہے اور خیر جاریہ اختیار کرے خیر جاریہ سے وہ خیر مراد ہے جس سے ہمیشہ اوسکو ارام

پہونچتا رہے - جو مرد ہوشیار اور عاقل ہین آئینہ دل کو زنگ غفلت سے روشن و مصفا رکھتے ہین اور جانتے ہین کہ دنیا کا جاہ و مال اور حشمت و اسباب فانی ہمیشہ صورت زوال مین جلوہ نما ہی بس اس دنیا سے فانی مین جو ستر انبیا پیدا ہوکے جسنے آئے اور گئے اونکا کوئی نام بھی نہین جانتا ان جو گو کار خیر کر گئے ہین اونکے ذکر اذکار لوگون کے زبان پر ہین

شعر
چیزے کن ای فلان وغنیمت شمار عمر
زان پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

حکیم عبدالرحمن ناصر نے ایکدن اپنے دوستون کو جمع کرکے اون کے سامنے یہہ چند نصایح اسطرح بیان کین کہ لوگون نے اون کے اقوال کو اپنا دستور العمل بنایا اور ہمیشہ اوس کے کاربند ہوے وہ نصیحتین یہ ہین

اول یہہ کہ ہر ایک اپنے نفس کو نہایت صبر و تحمل کے ساتھ قناعت کا عادی کرے **دوسری** یہہ کہ جو نعمت اسکو حاصل ہو درگاہ الہی مین نہایت خلوص و عاجزی سے شکر ادا کرے کہ موجب زیادتی نعمت کا ہی **تیسری** یہہ کہ کسکی کو حقیر خیال نکرے خدا جانے فردا کیا پیش آوے کہ رنگ زمانہ گاہی چنین گاہی چنان ہے **چوتھی** یہہ ہی کہ تمام خلق اللہ کے نفع رسانی مین کوشش چاہیے کہ انسان حاجت روائی و خوبی و بھلائی پہونچانیکے واسطے تخلیق ہوا ہے ورنہ عبادت و ریاضت کیواسطے کروبیان کافی تھے **پانچوین** یہہ کہ عام لوگون کے ساتھ معاملہ سچائی اور انصاف سے کرنا چاہیے جس سے کسیکو مضرت نہ پہونچے اس صورت مین ہر کہتر و مہتر دشمن بدخواہ بھی تمہارے دوست و رفیق ہونگے اور سب اپنا غمخوار اور دلسوز کرینگے اور حاسدون کے شر اور دشمنون کی ایذا سے نجات ملیگی **چھٹی** یہہ کہ اپنے فعل سے

کسی کو منع مت کرو جبکا ارتکاب تم خود کرتے ہو اور سوقت تک جبتک کہ خود اوسکا ارتکاب سے باز نہ آؤ **ساتوین** یہہ کہ محبت و اخلاص کا اظہار اور برتاؤ اپنے دوستون سے اسطرح کرو کہ وقت امتحان پورے پائے جاؤ اور کمی بیشی افراط و تفریط سے شرمندگی نہووے **آٹھوین** یہہ کہ اطفال سادہ رو اور زنان خوبرو کے نزدیک سے دوری اختیار کرو اور صحبت ناشایستہ سے مثل تیر از کمان کے دور بھاگو کہ اونکی ملت اور موافقت مین ہزارون طرح کی آفتین ہین **نوین** یہہ کہ اگر دوست تمہارا تمسے خفا ہو جاوے تو خود اوسکو مناؤ یہہ اوس بات سے بہتر ہے کہ کسی دوسرے سے دوستی پیدا کرو - **دسوین** یہہ کہ ہمیشہ اپنی خوشی کا اظہار اپنے مفاد و ترقی کا بیان دوست سے کرو نہ کہ دشمن سے کس واسطے کہ اگر اپنی ملت و خوشی کا بیان دوست سے کرو گے تو اسکو بھی اوسیقدر خوشی حاصل ہوگی جسقدر کہ تمکو ہی پس اس صورت مین وہ خوشی دوبالا ہو جاویگی اور اسیطرح اپنا رنج دوست کے روبرو بیان کرو گے تو وہ بھی متاسف و شریک حال ہوگا تو رنج تمہارا آدھا رہجاویگا اور یہی صورت دشمن کے روبرو بیان کرنے سے نتیجہ برعکس پیدا کریگی یعنے دشمن کے سامہنے اگر اظہار خوشی کرو گے تو وہ حسد کریگا یعنے دشمن ہوگا اور اوسکے مٹانے کے درپردہ کوشش کریگا تو پس وہ خوشی آدھی رہجاویگی اور جو اوس کے سامہنے اپنا رنج ظاہر کرو گے تو اوسے خوشی ہوگی اور تمہارا رنج دونا ہوگا - **گیارہوین** یہہ کہ ہمیشہ اپنی برائی اور اورونکی خوبی پر نگاہ رکھو کہ اپنا عیب اور دوسرونکی خوبی جاننا عمدہ صفت اور اعلیٰ جوہر ہے **بارہوین** یہہ کہ صبح اوٹھنے کی عادت اختیار کرو

۱۲

کہ صبح اوٹھنے کے چار سو فائدے حکیمون نے لکھے ہین سوائے اسکے اللہ کی رحمت اور رضامندی کا سبب ہے - تین چیزون سے آدمی کو ہمیشہ رنج والم ہوتا ہی اول قرضداری سے دوسری عورت بدخو کی صحبت سے تیسری حرص و طمع سے - اس مضمون مین کسی شاعر نے کیا خوب قطعہ لکھا ہے ؎

مرد آزاد اوبگیتی نکند میل سہ چیز ؛ تا ہمہ عمر آفات سلامت باشد ؛ زن نخواہد اگر ش دختر قیصر بدہند ؛ وام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد ؛ جریدۂ روزگار

تار برقیات

کلکتہ ۲۲ فروری - سید محمد کو تھوڑے افواج باجوری کے ساتھ جو کنار مین سے بحفاظت راستہ نکالنا چاہئے مقابلہ ہوا اُس نے اونکو منتشر کر دیا - طرفین کے تھوڑے مقتول ہوے - سردار نظام الدین جو حال مین مقام نغان مین معتمد ہوے تھے کابل کو بھیجدیے گئے ہین - قوم خوغیانی کے دو آدمیونے کل کے روز دو ولی بردارون کو مارڈالا گیدلس کے تھوڑے آدمیونے اونکا پیچھا کیا اور مارا ایک تو مر چکا اور دوسرا قریب المرگ ہے - کابل سے کوئی بہاری خبر نہین آئی -

کلکتہ ۲۲ کے صبح کو جلال آباد سے ۹ سو آدمی کی ایک ٹکڑی اور دو کوہی توپ جنرل جنکنز کے ماتحت وادی چار باغ نغان کیجانب لوگ کو طمانیت دینے کے واسطے نکلے - **کلکتہ** - مقام ہزارہ سے خبر آئی ہے کہ ۲۰ کو ارسلا خانون نے کوہ ہندوکش کے کنارہ پر جمع ہوے اپنے اپنے وطنونکی راہ لی - اب پریشانی کی کوئی وجہ نہین فقط ✦ منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

جلد ۱ — منشور محمدی ۱۲۹۶ — نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب

تاریخ اجرا ۱۲ — تاریخ اجرا ۱۲

منشور سولا ہم محتاج بخاتم — باخاتم وہر آمدہ منشور محمدی — توریت بلا توریہ انجیل بانجیل — گویان صفت وسیرت ہر دو محمد

فرمان رسولا سلف ساختہ مرفوع — توضیح خط آیت منشور محمدی — توریۃ ہم انجیل بر افتاد زانجیل — چون گشت علم رایت منشور محمدی

چہ اخبار ماضی تثلیث خیان — اگر دو خوار اقوال تثلیث شد — نوشتم سن عیسوی این چنین — کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق را — منشور محمدی ست ضابط — تاریخ ہ بین و ذ بروبین — منشور محمدی مسلط

قیمت یا اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان صحیفہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو انشراح اسکا منظور ہو ارسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت وخواند دربار داد وستید قیمت واخبار متعلق بنا ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن علمگر گلکور کے ہی صاحبان ہم عالیہ قیمت بوقت ملنی اخبار زر یافتہ جستری مطبع ہذا مین اطلاع فرمایا کرین بعد اطلاع قیمت ما بعد کو بوجہ ما چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکی خاطر ہو وہ اول ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

منشور

ہے حمد وثنا اسیکو لایق — جو ایک ہو دو جہا کا خالق — قایم ہی ہر یکی نو ہا ہی — تا حشر ہی حکم اسکا جاری

ہر عیب سے پاک ہے خداوند — بی بی نہین اسکو اور فرزند — پھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو — گھیر یگا یقین سب جہانکو

غزل

صورتین نہ خلق کے ہویدا — عیسی کے شکل سے ہو پیدا — کس دلمین عشق ہے خدا کا مصطفے — وہ کونسا ہے کہ جو نہین تجھپر مصطفے

کس منہ سے اوا ہو شکر اسکا — ہمپر جو شی کو اپنے بھیجا — دیکھا نہین بی بی دسکو گر چہ عشق مین — پھرتی ہو میرا نگہین تصور مصطفے

جو جن و نبشکے پیشوا ہین — جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین — رحمت ہے تمکو خیر مین کفار کو ہو مرگ — کیا طرفہ شان رکھی ہی تو پر مصطفے

سورہین جو سارے انبیا کے — برزہین جو جملہ اصفیا سے — یارب ہمیشہ قید طلایق سے دور رکھ — اور تجکو کہدو تو یا ہی پر بحیر مصطفے

سبحان اللہ جکا منشور — مثاہون کو کیا ہی زیر و زبور — گرتی تھی مثل سایہ زمین پر عبید دین — پڑتا تھا جیسے سایہ شمشیر مصطفے

توحید کو کھولکر بتایا — تثلیث کے نقش کو مٹایا — سنگ و شجر سلام و کلام الکر کرتے ہین — ان تکو کیا ہونیگی تاثیر مصطفے

موسی کی ہی جان جس سے تازی — عیسی کی ہے روح کو تسلی — کیا لطف ہے حدیث محمد مین کہ جو — رہتی ہی دولین لذت تقریر مصطفے

پھر موسیو تکو کیا ہے یارا — لب کھول سکینگے کب ذرا بی — کیا تاب ہی کو کوئی مغیر بیان کرے — قرآنکی جو حدیث ہی تفسیر مصطفے

منشور محمدی کے آگے — منسوخ ہوے ہین سب مجیفے — کیا کچھ خدا بھی خوش ہی محمد سے ای فقیر — تقدیر رہے موافق تدبیر مصطفے

اس نور خدا کے سامنے کب — رخشندہ ہون شمس اور کوکب

امور متنازعہ من الاسلام والنصرانیت
اکثر ملک سب موقوف ہین اور بقلہ مین
نزاع نہین ہی خواہ عوامی زبان ہو اسے
گم ہو گئے اب فقط اوسکا یونانی ترجمہ موجود ہی اور
مرقس اور لوقا نہ حواری ہین نہ حالات بچشم دیدہ
لکھتے ہین بلکہ سنی سنائے بات لکھتے اور جس سے سنا
اوسکا نام نہین بتاتے پس ان تینون کی روایات کو
مثل روایت اور مورخین اور راویان خبر احاد کی سمجھنے
ہین پھر دوسرا لطف یہہ ہے کہ اہل کتاب نے ان مقامات
خاص مین بھی جو متنازعہ فیہ ہین تحریف کر ڈالی ہی
دیکھو مصنف کتاب تنبیہ الکاتبین کہ امام المتکلمین پادری
فنڈر صاحب نے صفحہ ۵۵ لغایۃ ۵۸ اپنے رسالہ اختتام
دینی مباحثہ مین جو وہ پندرہ مقام کے تحریف ہوجانے
کا صاف اقرار کر دیا ہے چنانچہ بعض انمین سے یہہ ہین
نامہ اول طموطیوس باب ۳ آیت ۱۶ - بالاتفاق
دیتہ اسی کا بڑا بھید ہے خدا جسم مین ظاہر ہوا روح سے
راست ٹھہرا ملایکہ اب گریسن بیک کہتا ہے کہ صحیح یون
ہے کہ وہ جسم مین ظاہر ہوا یعنی مسیح علیہ السلام
دیکھو خدا پاک کے مجسم ثابت کرنیکو بجای وہ کی
جس سے مراد جناب مسیح تھے لفظ خدا بدل ڈالا حالانکہ
یہی بات متنازعہ فیہ ہی کیونکہ ہم مسلمانون کے نزدیک
حضرت کلمۃ اللہ اور روح اللہ کا عالم ارواح مستقل
ہونا اس عالم مین مجسم ہونا یقینی ہے اور خدا کا جسم
خدا کے مجسم ہونے اور تثلیث کے
آیات مین تحریف ہوگئی ہے جسم ہونا

۲
کفر ہی پھر نامہ اول یوحنا باب ۵ آیت ۷ و ۸ مین
یون لکھا ہی کہ تین ہین (جو آسمان پر گواہی دیتے
ہین باپ اور کلام اور روح القدس اور یہہ تینون
ایک ہین اور تین ہین) جو زمین پر گواہی دیتے ہین
روح اور پانی اور لہو اور ان تینون کا ایک مضمون
ہے) گریس بیک اور شولز جو عبارت براکٹ کے
قوسین کے اندر ہے اوسکو الحاقی جانتے ہین اور تفسیر
ہارن کی صفحہ ۵۷۴ جلد چہارم مین لکھا ہی کہ اس
فقرہ کی بابت علمایین چار سو برس سے نزاع ہی
اور ہنوز فیصلہ نہین ہوچکا گو اب جمہور مفسرین بیل
اسکو تحریف سمجھکر چھوڑتے ہین اب غور کرو کہ یہی
تثلیث ہی تو متنازعہ فیہ ہی پس اپنے عقیدہ کے لئے
اپنے طرف سے ایک عبارت گھڑکر اوسکو کلام اللہ
مین ملا دینا کیا جرات اور کیا ہی بیباکی اور بے ایمانی
ہی پھر نامہ یعقوب کی باب ۲ کے ۱۸ آیت اکثر
نسخون مین تو یون ہی - کہ تو اپنا ایمان عمل کے ساتھ
مجھہ پر ظاہر کر لیکن گریس بیک اور شولز اسکو صحیح نہین جانتے
ہین کہ تو اپنا ایمان بغیر عمل کے مجھہ پر ظاہر کر دیکھو اسی پر
تو نزاع ہی ہم مسلمان کہتے ہین کہ بدون عمل کے ایمان
سے نجات نہین اسیکو تم نے محرف کر ڈالا ہی -
یعقوب حواری اعمال کو شرط ایمان
جانتے ہین اور پطرس کے پیرو تھے
اور عمار قبیلہ اور رحم کے
آدمی تھے یہہ
اعمال

ایمان جانتے اور بدون عمل کے نجات نہین مانتے ۳
چنانچہ اس بچے عقیدے سے مارتین لوتھر یا نی فرقہ
پروٹسٹنٹ نے نامہ یعقوب کو انجیل سے خارج ٹہرایا
اور اوسکو تحقیر کہا پس پلوس کہا ہی پھر انجیل باب
۲ آیت ۲۵ مین موافق نسخات حال کے یون ہی
اوسی صلیب پر کہنچکر اوسکے کمر دن پر چھتے ڈالکے
باندھ لیئے تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو
کہ اونہونے میرے کپڑے بانٹ لیئے اور میرے
کرتے پر چھتے ڈالے انتہی یہہ فقرہ تاکہ جو نبی کی
معرفت کیا گیا تھا پورا ہو یقیناً الحاقی ہے اور یہہ
غیر وہی ہی جسکی نسبت اوپر ہم لکہہ چکے ہین کہ یہہ تو
حضرت داؤد اپنا حال بیان کرتے ہین حضرت
عیسیٰ سے کچھہ علاقہ نہین کیونکہ حضرت داؤد کے دشمنون
نے اونکا مال لوٹ لیا اور انکا اسباب خراب کیا تھا
اور مصنف تذکرۃ الکتب کی بے علمی اور جہالت پر
افسوس ہی کہ ایسی تحریفی عبارت کو اپنے کتاب کے
صفحہ ۴۴ مین اونہون نے نقل کیا ہے اب دیکھو یہہ
تحریف ایک امر متعلقہ واقعہ صلیب کے تصدیق کرنے کو
کی گئی ہے حالانکہ اسی واقعہ پر نزاع ہی پھر انجیل
یوحنا کی باب ۱۹ آیت ۲۴ اور یوحنا کی باب ۸ کی
پہلی آیت سے نہایت تک الگ سب عبارت مسلمان
یہود و نصاریٰ کی روایات کتب
[illegible] ہوگئی ہین اب
[illegible] ہوگی ہین ایک بڑے سند علیہ
[illegible] ہے پھر انجیل متی کے باب ۱۶

آیت ۱۳ کی یہہ عبارت تحریفی ہے - کہ باوشاہت در
قدرت اور جلال برابر ہیشہ ہے آمین دیکھو یہہ خطاب
مسیح کی نماز ہی جسکے آخر مین اتنی عبارت اور اپنے
طرف سے جوڑ دیئے گئی ہے اب ہرگاہ کہ اہل کتاب
اون الفاظ مناجات مین جنکو حضرت عیسیٰ بزبان
مبارک خود خلوت مین اپنے خدا سے فرمایا کرتے تھے
تحریف کرنے سے بچے کے تو اور اون کے کسی عبارت پر
ہم باطمینان بھروسا صداقت کا کر سکتے ہین اور یہہ جو
مصنف رسالہ تحقیق دین حق نے لکہا ہے کہ اگر کوی
شبہہ کرے کہ شخص مصلوب یہود تھا تو یہہ نہین ہو سکتا
ہے کیونکہ قبل واقعہ صلیب کے یہود وہ بتیس روپیہ یہود
کو واپس کرکے اور خود پھانسی دیکے مر چکا تھا یہہ
بھی کچھہ نہین صرف اونکی مغالطہ دہی یا جہالت ہی
کیونکہ جن آیات مین اوسکے تیس روپیہ واپس کرنے
اور یہود کا اوس سے ایک کتب مول لیکر حقلدمہ نام
رکھنے اور اوسکے خود پھانسی لینے کا تذکرہ ہے وہ
آیات خود محرف ہین اور فاضل توربن صاحب نے
اپنی کتاب اسناد مطبوعہ ۱۹۳۵ء شہر بسٹن کی
جلد اول مین جسمین قول اکہارن صاحب بلکہ تمام علماء
جرمن کا اس مضمون سے نقل کیا ہے کہ ایک انجیل
تھی جسمین بجز اقوال مسیح کے اور کچھہ نہ تھا اور سبھی
علماء اس بات پر متفق ہین کہ لوقا نے اپنی
انجیل کو تین یا چہار بار بدلا ہی ذکر کی ہے قصہ یہود ا
مندرجہ انجیل متی باب ۲۷ کو آیت سے [illegible]
الحاقی کہا ہے اور ایسا ہی سات مقام اور بھی الحاقی

تمامی ہین اور وہ ایلیٹ یہ ہین انجیل متی باب ۲۷ آیت
تب یہوداہ جسنے اوسے حوالہ کیا تھا دیکھکر کہ اوہ سپرد قتل کا
فتوی ہوا پچتایا اور وہ تیس روپے سردار کاہنون اور
بزرگون کے پاس پھیر لایا اور کہا کہ مین نے خطا کی کہ خون
بیگناہ کو حوالے کیا پر وہ بولے ہمین کیا تو دیکھ اور وہ
روپے ہیکل مین پھینک مر چلا گیا اور جاکر آپ پھانسی دی
پھر سردار کاہنون نے روپے لیکر کہا انہین خزانہ مین ڈالنا
روا نہین کہ خون کا بہا ہی تب انہون نے صلاح کرکے کہا
کمہار کا کھیت پردیسیون کے گاڑنیکے واسطے خریدا اس
سبب وہ آج تک حقلدما یعنی خون کا کھیت کہلاتا ہی تب
جو ارمیا نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا کہ اونھون نے
وہ تیس روپے لیے اوسکے ٹھہرائے ہوے دام جسکے قیمت
بعضے بنی اسرائیل نے ٹھہرائی اور انہین کمہار کے کھیت کے
لیئے دیا جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا جیسا اظہار الحق
واعجاز عیسوی سے ظاہر ہے اور اس پیش گوئی کا کتاب
ارمیا مین پتا نہین لگتا جیسا متی نے باب ۲۷ آیت
۹ مین دعوی کیا ہی ہان کتاب زکریا کی ۱۲ و ۱۳ آیت
مین البتہ اس عبارت سے کچھ مناسبت رکھتی ہی لیکن دونون
عبارتون مین ایسا فرق ہی کہ متی کے بیان سے نقل
کرنیکا احتمال نہین ہوسکتا ہی علاوہ اس فرق کی اس
عبارت کو اس حادثہ سے کچھ علاقہ نہین دیکھو وہ عبارت
یہہ ہے کہ خداونے مجھے فرمایا کہ اونہین کمہار پاس پھینک دے
اوس بھاری قیمت کو جو مین اون سے لیا گیا ہون اور
مین اون تیس روپیون کو لیا اور خداوند کے گھر مین
پھینک دیا اوس کمہار کے اس مقام پر سلف سے خلف

تک عیسائی لوگ بہت دست و پا چرہوائی ہین مستر جوئیل
صاحب لکھتے ہین کہ مین نے ارمیا بجائے ذکریا کی غلطی سے
لکھا ہے دیکھو کتاب ازہار نامہ واردو کا صفحہ ۲۶
بارن صاحب لکھتے ہین کہ ہمین مشابہت اشکال کی
بعض لکھتے ہین یہہ لفظ الحاقی ہی تفسیر دوالی اور رجرو
منت مین بھی ایسا ہی کچھ لکھا ہی و نیز یہہ کہ کاتب نے
غلطی سے بجائے ذکریا کے ارمیا لکھا بعدہ یہہ غلطی متی
متی مین داخل ہوگئے جیسا پیرس نے لکھا ہے دیکھو تفسیر
بارن صاحب جلد ثانی صفحہ ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ اور طامس
پادری غلطی کاتب کی بتاتے ہین اور ہیو کا نان اور
ماریٹرو کس اور کراکوس غلطی متی کی ٹھہراتے اور بعض
کہتے ہین کہ شاید ذکریا ارمیا بھی کہلاتا ہوگا دیکھو براہین
سابا طیہ پر ہیو سن یا طیہ اور یہہ بھی یاد رکھنے کی بات ہی
کہ حق سبحانہ تعالی کو اوس زمانہ مین اس واقعہ صلیب کا
مشتبہ بھی رکھنا منظور تھا چنانچہ انجیل متی سے بھی ظاہر ہے
کہ جب حواریون نے جیسا کہ ہمسے تو سنتا ہی کہ مسیح ہمیشہ
زندہ رہیگا پھر کون ہے جسکو تو کہتا ہے کہ اوسکا اٹھایا
جانا ضرور اور ضرور ہی تو جناب مسیح نے اوسکو ٹال دیا
اور صاف نہ بتایا اور اس مقولہ حواریان سے یہہ بھی ثابت
ہوا کہ تورات اور کتب سابقہ مین مسیح کے ہمیشہ رہنے کو
لکھا تھا قبل صلیب ہونا ہرگز نہ لکھا تھا جیسا اب عیسائی
جھوٹا دعوی کیا کرتے ہین چنانچہ یہود قرآن اور
حدیث تورات انجیل کی تصدیق فرماکر
بتاتے ہین کہ اوسمین خدا کے کلام کے
ساتھ کلام بشر ملا جلا ہی یہود کے نزدیک

حضرت عیسیٰ چونکہ قبل تعلیم ہو گئے تم بڑی عمدہ دلیل
انکے مسیح ہونیکی ہے **تنبیہ** یہان پر مجھے یہ بات لکھنا
نہایت ضرور ہے کہ مسلمانون کی کتابون مین موت مسیح
علیہ السلام اور اون کے ابنیت مجازی کا اقرار کہان سے
اگیا ہی کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین
کوئی حدیث صحیح مرفوع منقول ہی یا یہہ باتین اور سے
شامل ہو گئی ہے سو جانا چاہیے کہ قصص انبیا کی تفصیل بہت
کم حضرت سے ثابت ہوی اور اس باب خاص مین اوس نبی
صادق و مصدوق سے کچھ مروی نہین ہی نہ کچھ مذکور فی القرآن
فوز کبیر مین تحریر فرماتے ہین صفحہ ۳۲ دربیان قصص انبیا
کہ قصص انبیای سابقین در حدیث کم مذکور شدہ اند
این قصص طویلہ کہ مفسرین بتصدیع روایت این میکنند
ہمہ منقول از علماء اہل کتاب ہست الا ماشاء اللہ و در صحیح
بخاری آمدہ مرفوعا کہ لا تصدقوا اھل الکتاب
ولا تکذبوا ھم یہان پر اگر کوئی ہمسے پوچھے کہ
جب اہل کتاب کی روایت ایسی بے اعتبار تھی تو
مسلمانون نے اونسے روایت کیون لے تو اسکا جواب
یہہ ہی کہ جب تک قرآن شریف جمع نہین ہو لیا تب تک
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض خلط نہ ہو جانے
قرآن کے حدیث لکھنے کو بھی منع فرمایا تھا جیسا بخاری اور
مسلم مین ابو سعید رض سے روایت ہی کہ لا تکتبوا عنی
ومن حدیث عن بنی اسرائیل سے باتین
سنکر نقل کرنے کی اجازت ہے کتب
غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا
یعنے نہ لکھو میری حدیث کو جو مجھسے سنکر سوا قرآن کے

جو لکھا ہو سو اوسکو مٹا ڈالے اور حدیث نقل کرو مجھسے یعنی
جو بات مجھسے سنو وہ لوگون کو سنکا دو اور مجھ پر جھوٹ نہ باندھو
ف اصحاب قرآن اور حدیث ایک کاغذ مین لکھتے
تھے حضرت ڈرے کہ کہین قرآن و حدیث ناواقفون کے
نزدیک نہ ملجاے یا اشتباہ پڑے کہ قرآن کے لفظ کون سے
اور حدیث کی کون اس واسطے حضرت نے حدیث کا لکھنا
منع کیا جب قرآن لوگون مین خوب مشہور ہو گیا اور اشتباہ
کا شبہ گیا تو حدیث لکھنے کے لئے اجازت دی چنانچہ ابو شاہ
کی حدیث سے ثابت ہی کہ حضرت نے ابو شاہ یمنی کو حدیث
لکھوادی یہہ بندوبست جو دین محمدی مین ہر کسی دین مین
نہین کہ خدا کا کلام علیحدہ اور حدیث پیغمبر کی علیحدہ ضعف
علیحدہ پھر حدیث کی مراتب بھی جدا جدا صحیح علیحدہ ضعف
علیحدہ اور صحابہ کی اقوال جدا بخلاف یہود اور نصاری
کے کہ اونکے کتابون مین عجب گھسال میل ہی چنانچہ اونکی
تورات اور انجیل مین خدا کا کلام اور پیغمبر کا کلام بلکہ انکے
اصحاب اور راویون کا کلام ایسا مخلوط ہی -

دلیل پنجم

فرقان مجید مین خالقیت باریتعالیٰ پر جادہ قیاس استثنای
قایم کی گئی ہے اور قیاس استثنای اوس قیاس کو کہتے
ہین کہ جسمین عین نتیجہ یا نقیض اوسکے بالفعل موجود ہو
اور دو مقدمون سے مرکب ہو یعنی ایک شرطیہ اور دوسرے
وضعیہ سے چنانچہ آیت شریف جو اس قیاسی پر متضمن ہے
یہہ ہے وہکم سورہ زمر یخلقکم فی بطون
امہاتکم خلقا من بعد خلق فی ظلمات ثلاث
ذالکم اللہ ربکم یعنے وہ تمکو تمہارے مانون کے

پیمانون مین تین اندھیرے پردون مین پیدا کرتا ہی اس
حکمت کا نمونہ ہے کہ ایک پیدایش اور قسم کے اور ایک
اور قسم کے بناتا ہی یعنے ہر عضو کو صورت مختلف اور خاصیتین
اور طاقتین الگ الگ بخشتا ہی یہان تک کہ قالب
بیجان مین جان ڈالدیتا ہے نہ اسکو اندھیرا کام کرنے سے
روکتا ہی اور نہ مختلف قسمون اور خاصیتون کے اعضا
بنانا اوسپر مشکل ہوتا ہی اور نہ سلسلہ پیدایش کے ہمیشہ
جاری رکھنے مین اوسکو کچھہ وقت اور ہرج واقعہ ہوتا ہی
ذالکم اللہ ربکم وہی جو ہمیشہ اس سلسلہ قدرت
کو برپا اور قایم رکھتا ہی وہی تمھارا رب ہے یعنے اسیقدر
تامہ سے اسکی ربوبیت تامہ جو عدم سے وجود اور وجود
سے کمال وجود بخشنے کو کہتے ہین ثابت ہوتی ہی کیونکہ
اگر وہ رب الاشیا نہوتا اور اپنے ذات مین ربوبیت
تامہ نرکھتا اور صرف مثل ایک بڑھئی یا کاریگر کے اوپر
اوپر سے لیکر گذارہ کرتا تو اسکو قدرت تامہ ہرگز حاصل
نہوتے اور ہمیشہ ہر وقت کامیاب نہوسکتا بلکہ کبھی کبھی
ضرور توقف آجاتے اور پیدا کرنے سے عاجز رہجاتا۔
خلاصہ آیت کا یہہ کہ جس شخص کا فعل ربوبیت تامہ سے
نہو یعنے از خود پیدا کنندہ نہو اسکو قدرت تامہ بھی
حاصل نہین ہوسکتی لیکن خدا کو قدرت تامہ حاصل ہے کیونکہ
قسم قسم کے پیدایش بنانا اور ایک بوند دوسرے کے بلا تخلف
ظہور مین لانا اور کام کو برابر چلانا قدرت تامہ کے
کامل نشانی یہہ ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالی
کو ربوبیت تامہ حاصل ہے اور درحقیقت وہ رب الاشیا
ہے صرف بڑھئی اور معمار اشیا کا رزنہین نہ تھا کہ

۶ کارخانہ دنیا کا ہمیشہ بطور ہرج چلتا رہتا بلکہ دنیا اور اسکے
کارخانہ کا کبھی خاتمہ ہوجاتا کیونکہ جسکا فعل اختیار تام
سے نہین وہ ہمیشہ ہر وقت اور ہر تعداد پر ہرگز قادر
نہین ہوسکتا۔ اوسکی اس قیاس کی جو آیت شریف
مین درج ہی بقاعدہ منطقیہ اس طرح پر ہے کہ جس
شخص کا فعل کسی وجود کے پیدا کرنے مین بطور قدرت
تامہ ضرور ہی ہو اوس کے لئے ربوبیت تامہ کے یعنی
عدم سے ہست کرنا بھی ضرور ہے لیکن خدا کا فعل مخلوقات
کے پیدا کرنے مین بطور قدرت تامہ ضرور ہی پس نتیجہ یہہ
ہوا کہ اوسکے لئے صفت ربوبیت تامہ کی بھی ضرور ہی۔
ثبوت صغری کا یعنی اسبات کا کہ جس صانع کے لئے قدرت
تامہ ضرور ہے اوسکے لئے صفت ربوبیت تامہ کی بھی
ضروری ہے اسطرح پر ہے کہ عقل اس بات کی ضرورت
کو واجب ٹھہراتی ہے کہ جب کوئی ایسا صانع کہ جسکی
نسبت ہم تسلیم کرچکے ہین کہ اوسکو آپنے کسی مصنوع کے
بنانے مین ہرج واقعہ نہین ہوتا کسی چیز کا بنانا ترک
کرے تو سب اسباب تکمیل صنعت کے اوسکے پاس
موجود ہونی چاہئے اور ہر وقت اور ہر تعداد تک
میسر کرنا اون چیزون کا جو وجود مصنوع کے لئے
ضروری ہین اوسکے اختیار مین ہونا چاہئے اور
ایسا اختیار تام بجز اس صورت کے اور کسی مین ممکن
نہین کہ صانع اوس مصنوع کا اوسکے اجزا کے پیدا
کرنے پر خود قادر ہو کیونکہ ہر وقت اور ہر تعداد تک اون
چیزونکا میسر ہوجانا کہ جن کا وجود کرنا صانع کے
اختیار تام مین نہین عند العقل ممکن التخلف ہی اور

عدم تکلف پر کوئی برہان فلسفی قایم نہین ہوتی اور اگر ہوسکتی ہے تو کوئی صاحب پیش کریں وجہ اسکی ظاہر ہے کہ مفہوم اس عبارت کا کہ فلان امر کرنا زید کے اختیار تام مین نہین اس عبارت کے مفہوم سے مساوی ہے کہ ممکن ہے کہ کسی وقت وہ کام زید سے نہو سکے پس ثابت ہوا کہ صانع تام کا بجز اسکے ہرگز کام نہین چل سکتا کہ جب تک اوسکے قدرت بھی تام نہو اسی واسطے کوئی مخلوق اہل حرفہ مین سے اپنے حرفہ مین صانع تام ہونیکا دعوی نہین کرسکتا بلکہ کل اہل صنایع کا دستور ہی کہ جب کوئی بار بار اونکی دکان پر جاکر اونکو دق کرے کہ فلان چیز ابھی مجھے بنادو تو آخر اوسکے تقاضے سے تنگ آکر اکثر بول اٹھتے ہین کہ مین کچھ خدا نہین ہون کہ صرف حکم سے کام کردون فلان فلان چیز ملینگے تو بنادونگا غرض سب جانتے ہین کہ صانع تام کے لئے قدرت تام اور ربوبیت تام شرط ہی یہہ نہین کہ جب تک زید نہ مرے بکر کے گھر لڑکا پیدا ہو یا جب تک خالد فوت نہو ولید کے غالب مین جو ابھی پیٹ مین ہی جان نہ پڑسکے پس بالضرورت صغری ثابت ہوا۔

اور کبری شکل کا یعنے یہہ کہ خدا کا فعل مخلوقات کے پیدا کرنے مین بطور قدرت تام کے ضرور ہے خود ثبوت صغری سے ثابت ہی اور نیز ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالی مین قدرت ضروریہ تام نہو تو پھر قدرت اوسکی بعضے اتفاقی امور کے حصول پر موقوف ہوگے اور جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین عقل تجویز کرسکتی ہے کہ اتفاقی امور پر خدا تعالی کو میسر نہو سکین کیونکہ جو امور اتفاقی ہین ضرور نہین حالانکہ تعلق بکر نا روح کا جنین کے جسم سے بروقت طیاری جسم اوسکے کے لازم و ملزوم ہے پس ثابت ہوا کہ فعل خدا تعالی کا بطور قدرت تامہ کے ضروری ہے اور نیز اس دلیل سے ضرور قدرت تامہ کے خدا تعالی کے لئے واجب ٹھہرتی ہے کہ بموجب اصول مقررہ فلسفہ کے ہمکو اختیار ہے کہ یہہ فرض کریں کہ مثلاً ایک مدت تک تمام ارواح موجودہ ابدان متناسبہ اپنے سے متعلق ہین پس جب ہمنے یہہ امر فرض کیا تو یہہ فرض ہمارا اس دوسرے فرض کو بھی مستلزم ہوگا کہ اب تا انقضاء اس مدت کے اون جنینون مین جو رحم مین طیار ہوے ہین کوئی روح داخل نہین ہوگا حالانکہ جنینونکا بغیر تعلق روح کے معطل پڑے رہنا بداہت عقل باطل ہے پس جو امر مستلزم باطل ہے وہ بھی باطل ہے پس ثبوت مقدمتین سے یہہ نتیجہ ثابت ہوگیا کہ خدا تعالی کے لئے صفت ربوبیت تامہ کے ضروری ہے اور یہی مطلب تھا۔

دلیل ششم - قران مجید مین بادہ قیاس مرکب قایم کئے گئی ہے اور قیاس مرکب کی یہہ تعریف ہے کہ ایسے مقدمات سے مولف ہو کہ اون سے ایسا نتیجہ نکلے کہ اگرچہ وہ نتیجہ خود بذاتہ مطلب کو ثابت نکرتا ہو لیکن مطلب بذریعہ اوسکے اس طور سے ثابت ہو کہ اوسے نتیجہ کو کسی اور مقدمہ کے ساتھ ملاکر ایک دوسرا قیاس بنالیا جاے پھر خواہ نتیجہ مطلوب اوسی قیاس دویم کے ذریعہ سے نکل آوے یا اور کسی قدر

اسی طور سے قیاسات بناکر مطلوب حاصل ہو دونون صورتون مین اس قیاس کو قیاس مرکب کہتے ہین - اور آیت شریف جو اس قیاس پر متضمن ہے یہہ ہی دیکھو سورہ بقر جزو ۳۰ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی خدا اپنے ذات مین سب مخلوقات کے معبود ہونیکا ہمیشہ حق رکھتا ہی جسمین کوی اسکا شریک نہین اس دلیل روشن سے کہ وہ زندہ ازلی ابدی ہی اور سب چیزونکا وہی قیوم ہی یعنے قیام اور بقا ہر چیز کا اوسکے بقا اور قیام سے ہی اور وہی ہر چیز کو ہر دم تھامے ہوی ہے نہ اوسپر اونگھ طاری ہوتی ہی نہ نیند اوسے پکڑتی ہی یعنے حفاظت مخلوقات سے کبھی غافل نہین ہوتا پس جبکہ ہر چیز کی قایمی اوسی سے ہی پس ثابت ہی کہ ایک خالق تمام آسمانون کا اور مخلوقات زمین کا وہی خالق ہی اور وہی مالک و مدبر اس قیاس کی جو آیت شریف مین وارد ہی بقاعدہ منطقیہ اس طرح پر ہی (جزو اول قیاس مرکب کی) (صغری) خدا کو بلا شرکت الغیر تمام مخلوقات کے معبود ہونیکا حق ازلی ابدی ہی (کبری) اور جسکو تمام مخلوقات کے معبود ہونیکا حق ازلی ابدی ہووہ زندہ ازلی ابدی اور تمام چیزون کا قیوم ہوتا ہی (نتیجہ) خدا زندہ ازلی ابدی اور تمام چیزون کا قیوم ہی (جزو ثانی قیاس مرکب کے جسمین نتیجہ قیاس اول کا قیاس بنایا گیا ہی) (صغری) خدا زندہ ازلی ابدی اور تمام چیزون کا قیوم ہی (کبری) اور جو زندہ ازلی ابدی اور تمام چیزون کا قیوم ہو وہ تمام اشیا کا خالق ہوتا ہی (نتیجہ) خدا تمام چیزون کا خالق ہے) صغری جزو اول قیاس مرکب کا یعنی یہہ قضیہ کہ خدا کو بلا شرکت الغیر تمام مخلوقات کے معبود ہونیکا حق ازلی ابدی ہی باقرار فریق ثانی ثابت ہی پس حاجت اقامت دلیل کی نہین - اور کبری جزو اول قیاس مرکب کا یعنی یہہ قضیہ کہ جسکو تمام اشیا کے معبود ہونیکا حق ازلی ابدی ہو وہ زندہ ازلی ابدی اور تمام اشیا کا قیوم ہوتا ہی اس طرح پر ثابت ہی کہ اگر خدا تعالی ازلی ابدی زندہ نہین ہی تو یہہ فرض کرنا پڑا کہ کسی وقت پیدا ہوا یا آیندہ کسی وقت باقی نہ رہیگا دونون صورتون مین معبود ازلی ابدی ہونا اوسکا باطل ہوتا ہی کیونکہ جب وہ اسکا وجود ہی نہ رہا تو پھر عبادت اوسکی نہین ہوسکتی کیونکہ عبادت معدوم کی صحیح نہین ہی پس جب وہ بباعث معدوم ہونے کے معبود ازلی ابدی نہ رہا تو اس سے یہہ قضیہ کاذب ہوا کہ خدا کو معبود ہونیکا حق ازلی ابدی ہی حالانکہ ابھی ذکر ہوچکا کہ یہہ قضیہ صادق ہے -

اسی طرح اگر خدا تمام چیزون کا قیوم نہین حالانکہ حیات اور بقا دوسرون کے اوسکے حیات اور بقا پر موقوف نہین تو اس صورت مین وجود اسکا بقا مخلوقات کیواسطے کچھ شرط ہوگا بلکہ تاثیر اوسکی بطور موثر بالقسر کے ہوگی نہ بطور علت حقیقیہ حافظ الاشیا کے کیونکہ موثر بالقسر اوسے کہتے ہین کہ جسکا وجود اور بقا اوسکے متاثر کے بقا کا واسطے شرط ہو جیسے زید نے مثلاً ایک پتھر چلایا اور اسی وقت پتھر چلاتے ہی مرگیا تو بیشک اس پتھر کو جو بھی اسکے ہاتھ سے چھوٹا ہی بودوت زید کے بھی حرکت رہیگی پس اگر اسیطرح بقول تاریا سلاج والوں کے خدا تعالی کو محض موثر بالقسر قرار دیا جاوے تو اس سے لعوذ باللہ یہہ

التماس

ہمارے ناظرین اخبار کے خدمت مین یہہ التماس ہی کہ مطبع بحرالاسلام سے حضرات مشتریان منشور محمدی کے نام جو خطوط بیرنگ روانہ کئے جائینگے چاہئے کہ ضرور اسکو لیویں اگر خرچہ ڈاک نقصان ہونیکا اندیشہ ہو تو چاہئے قیمت اخبار سے وضع کرلیوے مگر خط واپس نکرین اور جو خطوط انہی حضرتون کے نام بھیجا کرینگے جنکے ذمے قیمت منشور محمدی آتا ہی - اور بھی معلوم ہووے کہ کسی حضرت کا خط ہمارے خط کے جواب مین ہو یا اور کوئی غرض کا مطبع کے نام پر بیرنگ نہ آوے اگر آئیگا واپس کیا جاویگا فقط ؛

شاہ جہانپور

آج ممشی سید لطف علیصاحب مشن ہلودہی پور واقع شاہجہانپور مذہب عیسائی سے بیزار اور ناقص دین عیسائی و خوبی دین اسلام دیکھکر پاس جناب مولوی فضل حسین صاحب واعظ و انصاری کے آیا اور کہنے لگا کہ تعلیم عیسوی اسلام سے جلد سرزد ہو کیونکر چنانچہ بعد بجا لیانے شہادت دایرہ اسلام مین لاکر نام اسکا بھی ابراہیم رکھا اور شریک جمیع مسلمین نماز جمعہ کی ادا کی سچ ہی واللہ یہدی من یشاء علی صراط المستقیم ۲۸ فروری ۹۶ء -

حالت موجودہ افغانستان

ناظرین مجسۃ آئین یہہ معلوم کرین کہ اکنون افغانستان ایک ایسی حالت خرابی اور تزلزلی و پریشانی مین مبتلا ہے کہ آیندہ اسکے مقدمہ کا فیصلہ کسطرح پر ہوگا معلوم نہین بالفعل فوج انگریزی اور لشکر افغانی کے درمیان جنگ موقوف ہی لیکن چند سردار اور مسلح قبایل سے جو لوٹ گھسوٹ اور کشت وخون کرنے کے قصد دارہے سے لشکر انگریزی کی چھوٹی جماعتون اور بدرقون وغیرہ پر یورش کرتے ہین اُن سے جنگ مقابلہ ہوتا ہی اور انکی تنبیہ و سرکوبی قرار واقعی کیجاتی ہی - سردار یعقوب خان کی یہہ حالت ہی کہ بعض قبایل انکی تابعداری کرنے راضی ہین اور بعضون نے اُن سے مخالفت اختیار کی ہی لہذا خانہ جنگی کا بازار بھی گرم پایا جاتا ہی بسبب برف کے اگر گھاٹیان اور راستے مسدود نہ رہتے تو ابتک لشکر انگریزی کابل کو مسخر کرلیا ہوتا لیکن علت مذکورنے اس کام سے ابتک اسکو باز رکھی ہے بہرحال اسپر چڑھائی کرنے کے لئے ہر ایک ضروری تیاری کامل طور پر ہوئی ہے - خبر ہے کہ جناب سپہ سالار صاحب بہادر بالذات فوج کی سرکردگی کرینگے اور اسکو لئے ہوے کابل طرف بڑھینگے - ناظرین کو ہمنے بذریعہ اخبار نامے سابق یہہ معلوم کرایا کہ سردار یعقوب خان کی آئین و حرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکا میلان صلح طرف نہین ہے لیکن دوسری مارچ کے تار سے یہہ واضح ہوا کہ سردار صدر نے صلح کا پیغام روانہ کیا ہے - اور اسپر علاوہ یہہ کہ اپنے باپ کے انتقال کی خبر بھی معلوم کرائی ہے اور یہہ اطلاع دی ہے کہ ۲۱ء کو امیر صاحب نے رحلت فرمایا - عشرہ گذشتہ مین امیر صاحب کے بیماری کی خبر ہمین معلوم ہوی اور تار نے یہہ اطلاع دی کہ اکلہ نامی ایک قسم کے سرطان سے امیر صاحب سخت علیل ہین اگر امیر صاحب فی الواقعی اس جہان فانی سے گذر گئے ہین تو ہم یہہ سمجھتے ہین واقعہ ہذا افغانستان کے حق مین بہت مفید ہوگا اور بہر نوع سردار یعقوب خان

صلح کریگا اگر نکرے تو سلطنت سردار والی محمد خان کے نصیب ہوگی اور جلد فتنہ و فساد مٹیگا + عمدۃ الاخبار

جنگ برمہ کا ساہمنا

حال شاہ برما کے بے اعتدالیون اور بیرحم سنگدل کاموں کے بلحاظ غالب ہی کہ لشکر انگریزی کا اُسکے ملک پر چڑہائی کرنا ہوگا - اخبار گذشتہ سے ناظرین باعزو تمکین نے یہہ معلوم کیا ہوگا کہ شاہ صدر نے اپنے بہت سے اقربا اور خویشون کو بڑی بیرحمی سے قتل کروایا ناحق خون بہایا ہین کہ اندرون اسکی حالت ایک لڑائی کی سی بن رہی ہے اور اسمین مطلقاً سلطنت رانی کی صلاحیت نہین اسلئے سرکار انگریزی کو یہہ لازم و ملزوم ہوا کہ ان ابواب مین دخل دیکر انہین دُرست کریگا بندوبست کرین اگر شاہ مزبور جلد معذرت نکرے اور سرکار مذکور کی نصیحت اور خواہش موجب عمل درآمد نہو تو اسپر چڑہائی ہوگی اور جو کچھہ ملک اسکے قبض و تصرف مین باقی ہے ممالک محروسہ انگریزی مین غالباً ملحق کیا جائیگا - یا اسکو بے تخت کردیکر اور کسی کو گورنمنٹ دہان کا بادشاہ مقرر کریگی گورنر جنرل صاحب بہادر نے گورنمنٹ مدراس کو یہہ ہدایت کی ہے کہ بالفعل لشکر علاقہ مدراس سے برما کو تہورا لشکر روانہ کرے بسبب جنگ افغانستان کے بنگالے سے فوج کا روانہ کیا جانا ممکن نہونے سے شاہ برمہ سے جنگ کرنا اگر لازم ہوا اور بغیر فوج کشی کئے کے شاہ صدر راستے پڑآوے تو اس جنگ مین فقط قلمرو مدراس کا لشکر ہی مشغول رہیگا ۴۰ ہوین شاہی رجمنٹ یورپین اور ۲ دیسی پیدل امروز و فردا یہان سے روانہ کئے جاوینگے جو حصہ ملک برما کہ سرکار انگریزی کے قبض و تصرف مین ہے وہان کے معسکر بالفعل مرتومۃ الذیل مدراسی کے لشکر سے معمور ہین -

۸۹ وین رجمنٹ یورپین ۲۴ وین رجمنٹ ایضاً ۲۴ دیسی پیدل مدراس ۳۲ ر دیسی پیدل مدراس ۱۴ ر دیسی پیدل مدراس ۳۳ ر دیسی پیدل مدراس ۶ بیٹریان توپخانہ اسپی - بیلدار اور رنقب زن کی ایک کمپنی لشکر مذکور متفرق چھاونیون پر تقسیم پایا ہے لیکن بوجب جنگ شروع ہونے کے وقتاً فوقتاً کمکی لشکر روانہ کیا جائیگا پھر ناکس گورصاحب جو لشکر مذکور کے آفیسر کمانڈنگ اور برٹش برما کے ڈویشن جنرل ہین بڑے کاردان و مدبر اور جوانمرد سردار ہین غالب ہی کہ جنگ کا اہتمام انہین کے تفویض کیا جائیگا انکے سوائے اور بھی سردار باتجربہ کار اس کارزار کے لئے مقرر ہونگے -

شاہ برمہ کو پہلے نصیحت کیجاویگی اگر وہ اسکو نہ قبولے اور اس سے بہرہ مند نہو تو اسکے سرحد پر لشکر فراہم کیا جائیگا تاکہ وہ درکار راہ راست پر آوے اگر وہ تسپر بھی سیدھا نہو تو اُسپر چڑہائی ہوگی اور اسکا انجام خواہ اسکے زوال اور دوسرے کے تسلط پر ہوگا یا اسکی مملکت کی ضبطی پر فقط +

جنگی جہاز روسیہ

بین نامی ایک شاہی جہاز روسیہ جسکے کپتان کا نام بائیل ہے ایرالبحر علاقہ سرکار روسیہ کا نشان چڑہایا ہوا - ۱۱ ماہ رمضان کو لنگر گاہ بندر سنگپور مین وارد ہوکر وہان مقام کیا معلوم نہین کہ آئندہ یہہ جہاز

کدہر جائیگا اور کونسا مقام اسکا منزل مقصود ہی بہرحال جو روک ٹوک کہ سابقہ مین جہازات روسیہ ادہر ادہر پھرنے اور گشت کرنے کے درباب ہوری تھی اکنون اٹھگئی ہے سرکا پایا جاتا ہی - چند دنون کے پیشتر بھی ایک جنگی جہاز روسیہ سیلان اور بمبئی وغیرہ پر ہوتا ہوا گذرا ہم سمجھتے ہین کہ آیندہ اسکا نتیجہ سرکار انگریزی کے حق مین بہتر ہوگا - خدا افضل کرے - منہ

اخراجات جنگ زولو

لندن ۲۸ فروری - جنگ زولو کے اخراجات کے لئے حسب درخواست گورنمنٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ لینے کے درباب پارلمنٹ سے اجازت حاصل ہوی ہے -

افغانستان

کلکتہ ۲۸ منہ - وادی لوگمان سے ۲۵ کو جنرل جنکنس صاحب کے ماتحت کا دستہ لوٹ آیا - میجر کواگناری کا یہہ قیاس ہے کہ دستہ مذکور کو بری کامیابی حاصل ہوی - اکثر خوانین اور سرکردون کو جنرل صاحب موصوف نے گرفتار کرلایا - الا خان لوگمان کے لیکن اسکے عوض مین یرغمال دئے گئے وادی مذکور مین بہت سے مسلح آدمیان نظر آئے لیکن انھون نے جنگ نکی - ایک غازی متعصب رجمنٹ گائیڈ کے دیسی آفیسر کو قتل کرنیکی کوشش عمل مین لایا فی الفور مارا پڑا - لشکر صدر نے وادی کے پرے تیس میل تک ملک کا سراغ لیا اور اوسکو آباد و سرسبز پایا - سردار والی محمد خان فوج کے ساتھ گئے ہین ۲۵ کی شب کو وادی مزبور اور

۱۱ جلال آباد مین بارش بکثرت ہوی -

کابل سے جلال آباد کو یہہ خبر آئی کہ سردار یعقوب خان اور جنرل داؤد شاہ خان کے فیما بین اختلاف رو دیا ہے لہذا جنرل صدر نے کابل سے نکلکر کسی طرف چلا گیا -

کوائف آمد ترکستان سے یہہ منکشف ہوا کہ امیر صاحب ہنوز مزار شریف مین سکونت آرا ہین مگر سردار نصیر علیخان و مرزا محمد حسن اور متوفی شاہ محمد وغیرہ تاشقند مین موجود ہین -

ملکۂ عالیہ - لندن ۲۸ منہ - خبر ہے کہ اوایل مارچ مین جناب ملکۂ عالیہ کا حفیفہ طور پر اطالی کو جانا ہوگا اور جناب موصوفہ چند دن تک لاگو ماگیور مین تشریف رکھینگے -

جنگ زولو

لندن ۲۸ فروری کوائف آمد کیپ ٹون مورخہ ۲۸ فروری سے یہہ منکشف ہوا کہ لشکر انگریزی بحفاظت و جز داری تمام اپنا بچاؤ کیا ہے سرحد پر امن و امان ہے ۲۴ رجمنٹ کے پہرہ سے جو دشمن کے ہاتھ لگے تھے پھر مل گئے -

قوم بوئر نے جو ترانسوال مین سکونت رکھتی ہے انگریزون کو مدد دینے کے درباب انکار کی ہے -

کلکتہ یکم مارچ - شاہ برمہ نے ایک قاصد کی معرفت سے جناب گورنر جنرل صاحب کو مراسلات روانہ کیا ہی پرنس نپان گیان کی ماں اور بہن قتل عام سے بچگئے پرنس صدر اکنون کلکتہ مین پناہ گزین ہوا ہے -

لندن یکم منہ جو کوائف کہ الحال کیپ سے آئین اسمین یہہ واضح ہوا کہ شاہ زولو نیٹال پر چڑھائی کرنے کے

انہوں نے اپنی فوج کو ذرا ہم کر کہا ہی لیکن وہ دونگیلا بالفعل پیچھے ہٹ گئے ہین -

پیغام صلح مخاب سردار یعقوب خان و اخطار انتقال جناب امیر

کلکتہ ۲ منہ سردار یعقوب خان کا ایک خط مورخہ ۲۰ ماہ جنوری ۲۶ ء جہان آباد مین بھیجا سردار صدر نے سرکار انگریزی کے ساتھ ملابطہ اتحاد و دوستی کو بحال کرنے کے درباب اپنی تمنا ظاہر کی ہے -

سردار صدر کا اور ایک خط مورخہ ۲۶ ماہ مذکور ۲۸ دین کو آیا ملابطہ ہذا کے بند یو سردار مذبور نے یہ معلوم کرایا ہی کہ آج مجھ کو یہہ جزائی کہ امیر صاحب کا انتقال ہوا امیر مرحوم سرکار انگریزی کا دوست قدیم ہونے کے سبب سے بہ لحاظ دوستی مین نے انکے انتقال کے درباب اطلاع دی شاہ غازی شہمور خان برادرزادہ شاہ غازی شیر دل خان حامل رقعہ ہا ہے اور اس نے دو ہی روز مین کابل سے وارد جلال آباد ہوا -

لندن ۲ - مارچ - بلجیان کا شہر کو چینون نے پھر زیادت دی اور انھین سرحد روسیہ طرف ہانکدیا -

کلکتہ ۳ منہ قندھار کے اُسطرف سے جنرل بدلف صاحب نے یہہ جزروانہ کیا کہ ۲۶ جنوری کو پس لشکر پر جو کرنیل مالکس کے زیر فرمان قلب لشکر سے ایک منزل پیچھے تھا مقام کشی ماقدمین قبیلہ علی زائی درانیونکی ایک جماعت نے یورش کی اُن اشرار کا شمار پندرہ سو اور دو ہزار کے درمیان لیکن انھین نقصان عظیم بہ نسبت اوسی اور شام تک لشکر انگریزی نے انکا تعاقب کیا ۱۰ ۱۲ اشرار قتل ہوئے - لشکر انگریزی مین سیوہ مد سائر سندھ کے پانچ سوار اور میجر نالڈس صاحب کا تم آئے اور کرنل ہگنس صاحب اور گیارہ سوار زخمی ہوئے - کوا اونچ آمد تھا اسے یہہ منکشف ہوا کہ تمام راستے مین بارش بہ کثرت ہوئی - تھل کے بعض مقامون مین اور راستے پر بھی دیسی رؤسا کی فوج کمکی کے سپاہ پہرے چوکی کے کام مقرر کئے گئے ہین اور انہین کے بدرقے رسد وغیرہ کے ساتھ رہتے ہین دریا قرم پورا یا ہی -

لندن ۳ منہ آتھم رجمنٹ یورپین اور بیتریان جنگ زولو کے لئے راہی قتال ہوئے -

مدیر لندن ٹیمس نے سردار یعقوب خان کے خطوط کے درباب یہہ رائے قید قلم کی ہے کہ اگر سردار یعقوب خان مقبول اور پسندیدہ شرط پر صلح کرے تو سرکار انگریزی اسکا اعتراف کریگا اور اسکو اپنی رائے اور مشورت سے مدد دیگا

کلکتہ ۳ منہ جنرل بابکاک نے انجمن صاحب کو لشکر مقیم جلال آباد کا جایزہ کیا از انجا کہ قلعہ مسکن اور محصر کے توپون کی یاروت اور گولے سرحد طرف برعت تمام روانہ کئے جاتے ہین اس لئے اغلب ہے کہ لشکر مذکور بہت جلد کابل طرف کوچ کریگا ہر ایک سپاہی کو گولی کے تیس کارطوس دئے گئے ہین -

ملک مصر

لندن ۳ - جنوری - مناب سرکار انگریزی و سرکار فرانس جناب خدیو مصر کو یہہ اطلاع دی گئی کہ جلسہ وزراے مصر مین نو بار پاشا کو بحیثیت پریسیڈنٹ رکھنا لازمات سے ہے فقط ۱۲ منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

جلد ۸ | بحمد اللہ در مبحث مذہبی ظفر یافت ایدون برابل صلیب | نمبر ۱۲

ہفتہ وار مطبع عام اہل جہان نفیس وظریف وعجیب وغریب

منشور محمدی

۱۲۹۶

ہفتہ وار نامہ نامی بلند اقبال کارخانہ عالی کرفرمائی اطبع زیور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وچہرہ آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تنجیل | گویان صفت وسیرت مہر ومحمدؐ

فرمان سولان سلف ساختہ رفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت وہم انجیل براقرار بتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

چہ اخبار ماحی تثلیثیان | کزو خوار اقوال تثلیث شد | نوشتم سن عیسوی این چنین | کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق را | منشور محمدی ست ضابط | تاریخ بہ بیّنہ و زبرین | منشور محمدی مسلط ۱۲۹۶

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان صرف ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اشتراک اسکا منظور ہو ارسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت وخواند دربارہ داد وستد قیمت واخبار متعلق ساتھ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر منگلور کے ہی صاحبان ہمت عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا نوٹ جرسی مطبع ہذا مین اندراج فرمایا کرین معہذا اندراج قیمت مابعد کو موجوجا ہے چند درچند ہونہین سکتا جو لکھے خطاب ہونگے اول کی ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

مسدس

ہی حمد وثنا اسی کو لایق | جو ایک ہی دوجہان کا خالق | قایم ہی اسی کی نور باری | تا حشر ہی حکم اسکا جاری

ہر عیب سے پاک ہی خداوند | بی بی نہین اسکو اور فرزند | پھوکے سے نور اسکا گل ہو | گھیریگا یقین سب جہان کو

مخمس جناب منشی قلندر حسین صاحب اظہر

صورت مین نہ خلق کے ہویدا | عیسیٰ کی نہ شکل سے ہی پیدا | مشہور دہر کون ہی لشکر ترا لشکر | وہ تیغ ہاشمی ہے کہ تر تر ترا لشکر

کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا | ہم پر جو بنی کو اپنے بھیجا | سینے مین کب تھی مغفرت ترا لشکر | جون برق پار ہوتی تھی بکتر ترا لشکر

جو جن بشر کے پیشوا ہین | جو ہر دوسرا کے مقتدا ہین | دم لے تو سو ہزار کے پیکر ترا لشکر

سرور ہین جو سارے انبیا کے | برتر ہین جو جملہ اصفیا سے | صمصام ہاشمی کا گذر جسطرف ہوا | دریا خون رواں ہوا طوفان مرگ اٹھا

سبحان اللہ جسکا منشور | شاہونکو کیا ہی زیبہ ومقہور | اوسے وہی بچا ہی جو کلمہ سے پھر گیا | کب تیغ تھی وہ معجزہ پیغمبری کا تھا

توحید کو کھول کر بتایا | تثلیث کے نقش کو مٹایا | کاتھی مین تھی ابھی کہ لیا تر ترا لشکر

موسیٰ کی ہی جان جس سے تازی | عیسیٰ کے ہی روح کو تسلی | مبعوث جب جہانین ہوا شاہ دوسرا | اللہ نے انکو تیغ بھی اک دیدیا

پھر موسویون کو کیا ہی یارا | لب کھول سکینگے کب نصاریٰ | ہر یک نبی زمین پہ ہی کہلایا صفدر | بے تیغ آسمان پہ سلطان انبیا

منشور محمدی کے آگے | منسوخ ہوے ہین سب صحیفے | دکہلا دیا ہی ماہ منور ترا لشکر

اس نور خدا کے سامنے کب | رخشندہ ہون شمس اور کوکب | حامی روز محشر وہ محبوب کردگار | دنیا کا ہے جنود بلا دفع خاکسار

سالار دین و حسنور مردان کارزار — غصے سے آسمان بریں پر کریں جوار
لاؤ زمین پہ فرق دو پیکر تراش کر

اندھا یہودی وقتمین حضرت کے ایک تھا — احمق تھا اور شریر سراپا تھا بے حیا
حضرت کے ساتھ ایا کہ دشمن تھا جانکا — شیشے کے ریزے اور خسک و خار کے سوا
تکیہ سے بچھا تا راہ مین پتھر تراش کر

لکھا ہی اُس یہودی کو دختر تھی من لقا — کرتی تھی دل سے خدمت سلطان انبیا
یکروز خاک نعل پیمبر کو لی اٹھا — سوتا تھا باپ آنکھو نمین بس اسکے دی لگا
کیا کی علاج نسخہ بہتر تراش کر

وہ بے بصر سحر کو جو بیدار ہو گیا — آنکھو نسے آسمان زمین دیکھنے لگا
لڑکی سے اپنے پوچھا یہ کیا ہی ماجرا — روشن ہی آنکھ ایسی کہ اُس آنکھ کے جگا
گویا لگا دیا کوی گوہر تراش کر

وہ بولی خاک نعل پیمبر جو پائی مین — حسن ادب سے اسکو اٹھا کر لے آئی مین
سوتا تھا تو دلے نہین تجکو جگائی مین — ای باپ تیرے آنکھو نمین اسکو لگائی مین
جا سر کو رکھ نبی کے قدم پر تراش کر

دختر سے اپنے سنکے ستمگر نے یون کہا — جادو گرو نکی خاک سے کی آنکھ کی دوا
پھوڑ دو نگا یا ان آنکھو کو سر سے نکالونگا — یہہ بولا ہاتھ مین خنجر اٹھا لیا
پھینکا غضب سے آنکھ ستمگر تراش کر

کیا دشمنی تھی اسکو نبی سے کہ بدگہر — پھینکا زمین پہ آنکھ جو اپنے نکالکر
خاک نعال پاک کا پھر یہہ ہوا اثر — ڈالا نکال آنکھ تو آنکھ ائی صلد تر
پھینکا ہی اسکو پھر بھی بد اختر تراشی کر

دو بار کی ہی حلقہ سے جب اپنے دو آنکھ — تاثیر خاک پاک سے پھر کی ظہور آنکھ
روشن ہوی ہی جیسی کے قندیل نور آنکھ — رضوان خلد دیکھکے وہ رشک حور آنکھ
صدقے کرے ہی شاخ سے عنبر تراش کر

کافر نے دیکھا جبکہ ہوی آنکھ جلوہ گر — سلطان دین کی خاک قدم نے کیا اثر
غصے مین یہہ بھر اکر لیا خنجر ان کر — آنکھو نپہ دو ہر کے نوک کو چبا وہ بدگہر
پھینکے زمین پہ دیدہ انور تراش کر

ہاتف نے دی ندا یہہ اسے بے بصر بے بصر — ای خاک پاک نعل پیمبر سے بی خبر
لے تجھکو ہم دکھاتے ہین اُس خاک کا اثر — آتی رہیگی آنکھ تری یون ہی تو اگر
پھینکا کریگا تا دم محشر تراش کر

اواز جب وہ ہاتف غیبی سے یون سنا — پہنچا حضور پاک مین بس کانپتا ہوا
کلمہ پڑہا سلام و تحیات کی ادا — اور عرض کی کہ آپ ہین سچ خچ انبیا
کہنے ابھی قدم پہ رکھون سر تراش کر

اندھے کو یک فقط نہین روشن کیا گیا — پتھر سے اُن جناب کے پیدا شجر کیا
گاہے کلام حکم سے انکے حجر کیا — گاہہ شب کو روز شام کو گاہے سحر کیا
نہرین نکالدین کہو پتھر تراش کر

کلمہ حضور پاک مین پتھر نے ہی پڑہا — سیراب یک پیالے مین سو الف کر دیا
بیسو نے ایک وقت مین ہی پیٹ بھر لیا — تھو کا جو کہا کے پانی مین میٹھا بنا دیا
چاہے تو پھر چلادے ابھی سر تراش کر

نعت نبی زبان ہی جو اپنے دہن مین ہے — نعت نبی روان ہی جو اپنے بدن مین ہے
نعت نبی ہی روح نفس اپنے تن مین ہے — نعت نبی سوا نہین کچھ اپنے من مین ہے
ہان دیکھلے کوی دل اطہر تراش کر

بقیہ مضمون

وہب ابن منبہ نے عشاء ربانی اور صلیب کا قصہ صاف مطابق اناجیل کے نقل کیا ہی

تب لگے حضرت عیسیٰ اونکو جگانے اور فرمایا کہ سبحان اللہ تم میرے واسطے ایک رات بھی نہ صبر کر سکے تب انہون نے کہا کہ خدا کی قسم ہم تو بہت جاگا کرتے تھے لیکن اس رات جاگا نہین جاتا اور جبھی دعا مانگنے کو ہوتے ہین کوی ہمکو روک دیتا ہی تب حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ چرواہا جاویگا اور بھیڑین رہ جاوینگے اور ایسا ہی اور باتین کرنے لگے جس سے اونکی

مراد اپنے نفس نفیس سے تھی پھر فرمایا کہ قبل اسکے کہ مرغ بانگ دی تمسے ایک میرا تین بار انکار کریگا اور ایک تم مین سے مجھے ایک ناچیز داہون پر بیچدالے گا تب سب حواری چلے گئے اور تتر بتر ہوگئے اور یہودی اوس جناب کو ڈہونڈتے پھرتے تھے چنانچہ اونہون نے ایک حواری شمعون نامی کو پکڑا اور کہنے کہا کہ یہہ بھی اسکے ساتھ تھا سو اوسنے انکار کیا اور کہا کہ مین اسکے ساتھ نہ تھا تب اوسکو اونہون نے چہوڑ دیا پھر ایک اور نے پکڑا تب بھی اسنے انکار کیا پھر مرغ نے وہین بانگ دی تب وہ حواری رونے لگا اور اس ماجرے سے غمگین ہوا پھر جب صبح ہوی تب ایک حواری یہود کے پاس آیا اور کہا کہ اگر مین اوسکو بتلادون تو مجھے کیا دوگے اونہون نے کہا تیس روپیہ تب اوسنے روپیہ لیا اور حضرت عیسی کو بتا دیا (**وہب ابن منبہ نے صلیب کا قصہ مطابق انجیل برنا باس کے نقل کیا ہی**) اور قبل اسکے یہود یہ عیسے مشتبہ ہوگئے تھے پھر یہود نے عیسی کو گرفتار کیا اور اونکے مشکین باندہین اور اونکو رسی سے باندہا اور اونپر تھوکتے تھے اور اونپر کانٹے ڈالتے تھے پھر یہود نے ایک لکڑی کھڑے کی تاکہ عیسی کو اوسپر صلیب دیوین پھر جب اونکو صلیب کے پاس لانے تو روے زمین پر تاریکی چہاگئی اور خدا نے فرشتو کو بھیجدیا جو حضرت عیسی اور یہود مین حایل ہوگئے اور جسنے اونکو بتا دیا تھا اوسکا نام یہودا تھا وہ شبیہ عیسی بن گیا چنانچہ یہود نے اوسکو بجاے عیسی کے صلیب دیدیا اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ یہہ عیسی ہے اور حضرت عیسی کو خدا نے تین گھنٹے موت دی پھر اونکو آسمان پر اٹھالیا چنانچہ اوسیکو اللہ تعالے نے فرماتا ہی کہ - یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی یعنے ای عیسی مین تمکو وفات دینے والا ہون اور اٹھا لینے والا ہون بجانب خود پھر جب شبیہ عیسی کا مصلوب ہوگیا تو بی بی مریم اونکی والدہ اور وہ عورت جسکو عیسی نے دعا کرکے جنون سے چنگا کردیا تھا مصلوب کے پاس رونے کو آئین تب حضرت عیسی اونکے پاس آئے اور فرمایا کہ کس پر رتے ہو انہون نے کہا تم پر پس حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھے اوٹھالیا اور میری سب صورت سے غیر ہی اور درحقیقت یہہ شخص یہود کو شبیہ بنا دیا گیا ہی فقط

اب دیکھو کہ یہہ سارا بیان (اناجیل اربعہ سے بھی غور اور انصاف کرنے سے اوٹھایا جانا مسیح کا ثابت ہوتا ہی نہ صلیب پانا)

انجیلون کے بیان کے مطابق ہی یا نہین بجز اسکے کہ فرشتون کے حایل ہوجانے کا اور یہود اکے مصلوب ہوجانے کی روایت مخالف ہی سو اگر انجیل برنا باس اور دیگر فرقون قدیم نصاری پر نظر کرو تو یہہ بھی مخالف نہین ٹھرتی اور ایسی مصیبت کے وقت مین فرشتو کا حایل ہوجانا کچہ امر محال نہین ہے دیکھو انجیل لوقا باب ۲۲ آیت ۴۳ مین لکھا ہی - اور آسمان سے ایک فرشتہ اوسے دکھائی دیا جسنے اوسے قوت دی آیت ۴۴ اور جانکنی مین ہوکے بہت گڑگڑا کے دعا مانگتا تھا اور اوسکا پسینا لہو کے بوندون کے مانند جو زمین پر گرتے تھین ہوگیا اور انجیل یوحنا کے باب ۱۲ - آیت ۲۷ مین قول مسیح یون لکھا ہی کہ اب میری جان مضطرب ہے اور مین کیا کہون کہ ای باپ مجھے اس گھڑی سے بچالیکن مین تو اوسی گھڑی کے لئے آیا ہون ۲۸ - ای باپ اپنے نام کو جلال دی تب آسمان سے آواز آئی کہ مین نے جلال دیا ہی اور پھر جلال دونگا ۲۹ پس لوگون نے جو حاضر تھے یہہ سنکے کہا بادل گرجا اور اونون نے

کہا کہ فرشتہ نے اوس سے باتین کین پھر فرمایا آیت ۳۲ اور
مین اگر زمین سے اوٹھایا جاؤن تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا
۳۳ اوسنے یہہ کہا پتہ دینے کو کہ وہ کس موت سے مریگا دیکھو
یہان ظہور ملائکہ اور آسمانی آواز مین سب موجود مین (شخص
مصلوب قرآن سے متعین نہین ہوتا کہ یہوداہ
غدار تھا یا کوئی اور حواری وغیرہ) سب موجود
مین اور یہہ بھی صاف ظاہر ہی کہ مسیح اٹھای جاوینگے جسکو
قرآن مین فرمایا کہ بل رفعہ اللہ الیہ یعنے خدانے عیسیٰ کو
اپنے پاس اٹھالیا اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ بیٹے کی درخواست
خدا کے نام کی جلال ظاہر ہوینگے تھی اور خدانے بھی یہی وعدہ
کیا کہ مین نے جلال دیا ہی اور پھر جلال دونگا دیکھو اگر واقعہ صلیب
نفس قدسی عیسوی پر تسلیم کیا جاویگا تو جلال تو نہین اتنی بڑی
ذلت اور تحقیر خدا کے نام کی نکلتی ہے کہ از آدم تا ایندم ایسے
دوسری نظیر نہین ملتی چنانچہ اسیواسطے جناب مسیح علیہ السلام
نے حضرت فارقلیط یعنے جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشین گوئی مین فرمایا کہ فارقلیط میرا جلال ظاہر کریگا یعنے
واقعہ صلیب سے جو ذلت اور خواری میرے زبان زد خلایق
ہورہی ہوگی اوسکو دفع کریگا کہ مسیح مصلوب نہین ہوے
بلکہ باعزت وعظمت اوٹھاے گئے ہان اسوقت البتہ یہہ بھید
خدا کو ظاہر کرنا منظور نہ تھا اور شریعت اسرائیل نے کبھی کسی نبی
کی زبانی موت مسیح کو ہرگز ہرگز مشتہر نکیا تھا دونونکا ثبوت
ہمسے یہین لیجئے اسی باب کے ۳۴ آیہ یوان ہی لوگون نے
اوسی جواب دیا ہمنے شریعت سے سنا ہی کہ مسیح ابد تک
رہے گا اور تو کیونکر کہتا ہی کہ انسان کے بیٹے کا اوٹھایا جانا
ضرور ہی یہہ انسان کا بیٹا کون ہی آیت ۳۵ پس عیسیٰ نے
اوسنہین کہا نور اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہی جبتک
نور تمہارے ساتھ ہی چلو پھو کہ تاریکی تمہین باپکڑے اور وہ
جو تاریکی مین چلتا ہی نہین جانتا ہی کہ کدہر جاتا ہی آیت ۳۶
جب تک نور تمہارے ساتھ ہی نور پر ایمان لاؤ تا کہ نور کے
فرزند بنو) یہان دیکھو صاف ارشاد ہوا کہ تمکو میری پیروی
کرنا اور مجھہ پر ایمان لانا کافی ہی خدا کی خدائی کا ہر ایک بھید
دریافت کرنا کچھ ضرور نہین اسکی حکمت وہی جانے شعر
رموز مملکت وملک خسروان دانند ؎ گدای گوشہ نشینی تو
حافظا مخروش ؎ چنانچہ ہم مسلمانون کو بھی مثل قیامت شدید
اور سر قدر وحقیقت روح وغیرہ کی خدانے یہہ ٹھیک
نہ بتایا کہ شخص مصلوب کون تھا بلکہ جناب مسیح کے قتل و
صلب کے نفی کرکے صرف یہہ فرمادیا کہ لکن شبہ لھم
یعنے یہود کو قتل وصلب کے شبیہ بتادی گئی خواہ مسیح کی شبیہ
بتادی گئی دونو تقدیر پر بالیقین نہین معلوم ہوتا کہ کون
دراصل مصلوب تھا یا صرف خدا کی قدرت کا ملہ اور حکمت
باہرہ کے ایک نمایش تھی یا اگر مصلوب تھا تو یہوداہ غدار
تھا یا کوئی اور حواری مقدس جسنے اپنی پیاری جان کو
جناب مسیح پر فدا کیا اور بہشت مول لی اور اس پردہ سے
حضرت روح اللہ کو درجہ شہادت کبری کا جمیع انبیاء
مقبولین اسرائیلی سے بڑہ کر حاصل ہوگیا چنانچہ یہہ روایت
بھی لکھی ہے کہ - قتادہ رضہ نے فرمایا کہ ہمکو تذکرہ (حسب
بیان تفسیر موضح القران کے حضرت
عیسیٰ کی صورت مثالی مصلوب ہوی)
پہونچا ہی کہ خدا کے نبی حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریون سے
فرمایا کہ تم مین سے جسپر میری شباہت ڈالی جاویگی۔ باقی آیندہ

شاہ برہما اپنی فوج کی درستی مین بہت مصروف ہی

مدراس میل کورنگون سے ایک کارسپانڈنٹ نے ۲۲ مارچ کو یون تحریر کیا ہی کہ شاہ برہما اپنے افواج کو قواعد وغیرہ مین تربیت کر رہا ہی اور انکو کبھی بہت سا دیتا ہی تاکہ وہ اچھے ہٹے کٹے ہووین اور قوی تن ہوکر زیادہ جوانمردی پیدا کرین اور انکی وردی ریشمی تیار ہوی ہی وردی مذکور پر سبھی زردوزی کا کام کیا گیا ہی غرض کہ مندالا سے ایک پادری صاحب نے یہہ تمام حالات تحریر کی ہین اور یہہ بھی خبر ہے کہ شاہ صدر الات تارپیڈو بھی تیار کر رہا ہی آلات مذکور صرف آہنی پیپہ ہین جس مین بارود بھری ہوی ہی ان تارپیدون سے فقط انگریزون کے دہوین اور انا یعنے بربادی منظور اور غرض ہی فقط ح

رنگون مین بوجہ آتش زدگی کے بڑا نقصان ہوا

معلوم ہوا کہ حال مین رنگون مین جو آتش زدگی بوقوع آئی سو اسکے صدمہ سے نقصان یہہ ہوا کہ ۲۰ ہزار روپیہ کا تیل خاک ہوگیا اور جس مکان وغیرہ مین تیل مذکور تھا سو وہ مکان بھی ۱۰ ہزار روپیہ کی لاگت کا تھا غرضکہ کل ۳۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا فقط

کابل مین یعقوب خان کے نام کے سکے

جلال آباد سے ایک مراسلہ نگار نے تحریر کیا ہی کہ امیر یعقوب خان نے اپنے نام سے جدید سکے جاری کئے ہین سکہاے مذکور پر یعقوب محمد امیر سنہ ۱۲۹۶ ہجریہ لکھا ہوا ہے۔ کہتے ہین کہ یہہ سکے بھی انکے والد کے زمانہ حکومت کے سکون کی مانند انگریزی سکون سے بھی بھاری ہین لیکن چھوٹے ہین فقط شمس الاخبار

غدر

حال مین خبر آئی ہی کہ چند مسلمان اضلاع صوبہ کن نے جو کوہستان ارمینیا مین واقع ہین اور اب بالفعل ان مقامات کو روسیون نے لیلیا ہی غدر کر دیا ہی۔

اسمین تاتاری لوگون کو اسوجہہ سے کہ انکی مسجدون مین زبردستی گھنے لگاے گئے تھے بہت کچھہ خوف پیدا ہوا چنانچہ اونہون نے اپنے دلون مین یہہ خیال کیا ہی کہ شاید ہمکو پیشتر سا دیکر ہماری مسجدون کو گرجا گھر نہ بنالین۔ ہرچند صاحبان گورنر نے فہمایش کی کہ یہہ گھنٹے صرف اسلئے لگاے گئے ہین کہ اگر موجب خوف کا ہو تو انکے ذریعہ سے اطلاع دین مگر اس فہمایش نے کچھ اثر نہ کیا اور ان مسلمانون نے ارمینیا مین بھی غدر مچایا۔

اور زیادہ برہمی کا یہہ باعث ہوا کہ جب لون لوگون سے ایسی حالت مین کہ وہ غدر مچا رہے تھے ٹکس طلب کیا گیا تو اونہون نے غدر کیا اور کہا کہ ہم ادا کر چکے ہین تب یہہ عذر اونکا قابل سماعت نہوا تو اونہون نے (پسی گولانا) اپنے افسر کو مع اور لوگون کے قتل کر ڈالا۔ فقط ح ع

زراعت ریشم

ریشم کی زراعت کو ہندوستان مین سرسبزی حاصل نہین ہوی سب سے بڑی دقت یہہ ہی کہ ریشم کے کیڑے اس ملک مین زندہ نہین رہ سکتے بعض جگہہ خوراک کے نہونے سے اور اکثر مقامات مین موسم کی سختی سے ضایع ہوجاتے ہین۔ گورنمنٹ ہند نے بہت سا روپیہ کاشت ابریشم پر صرف کیا لیکن اوسکا کوی عمدہ نتیجہ نہ نکلا۔ ان ناکامیابیون کی وجہہ سے اب تسر ریشم کے کیڑے کی طرف توجہ ہوی ہے جو کہ ایک جنگلی کیڑہ ہی اور ہندوستان کے تمام حصون مین مل سکتا ہی اس ریشم کی نسبت گزٹ آف انڈیا مین ایک

طول طویل خط وکتابت درج ہی۔ گورنمنٹ ہند یہہ دریافت کرنا چاہتے ہی کہ آیا فرانس وغیرہ ممالک یوروپ مین اوسکی مانگ ہی یا نہین سو دریافت ہوا کہ اس قسم کا ریشم کم قیمت پر فروخت ہو سکتا ہی۔

سرحدی علاقہ زمینداور مین کئی ہزار غازی مذہبی جنگ کے لئے موجود ہین۔

سورت کے امن مین تازہ وارد افغان لوگ خلل ڈال رہے ہین۔ فقط

روم ہین روس نے دست انداز بیان شروع کر دین ہین فقط

یورپ کی طاقتون کو روس نے لکھا ہی کہ روم کے متعلق کئی باتین اب ایسے نکل آئے ہین جو کسی عہدنامہ سے فیصل نہین ہوئے اور جنسے نئے فساد برپا ہو سکتے ہین۔

خبر آئی ہے کہ دریاے خیز جو کیپ انگریزی کے باٹین طرف بہتا ہے دیکھتے دیکھتے دفعتاً خشک ہو گیا سبب جسکا یہہ بیان کیا گیا ہی کہ بدذات افغانون نے ہمین ستانے کے غرض سے اوپر ہے اوپر اسکی ایک فراخ نہر کاٹ لی ہے۔ جس سے دریا کا تمام پانی اودہر ہے کو جانے لگا ہے۔ اگر اس دریا کی درستگی کا انتظام جلد جلد نہ کیا گیا تو بس سمجھنا چاہئے کہ جمرود بالکل تباہ ہو گیا کیونکہ باشندگان جمرود کا سارا گذارہ اسی دریا پر منحصر ہے فقط خیرخواہ عالم

فوجی نامہ

سول ملٹری گزٹ مین لکھا ہی کہ انگریزی فوج کے یورپین گولہ اندازون مین بیماری بشدت ہی کہ حتی کہ آجتک ۷۰ ہلاک ہو چکے ہین فقط

افغانستان صاحب اخبار سیول و ملٹری گزٹ نے ایک برا اریٹکل لکھا ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ میدان جنگ افغانستان مین معلوم ہوتا ہی کہ گورنمنٹ ہند ہر مرحلہ اور کثرت خرچ کے خیال سے اسوقت پیچھا پھر پھر کے دیکھہ رہی ہی اور آرزومند ہے کہ کوئی مسئلہ ایسی نکلے جس سے کابل کی طرف بڑھنیکی ضرورت نہ رہے۔ بیشک پیشقدمی نکرنیکی مصلحت یوجوہات درست ہی پر اسبب تو یہہ ہے کہ خرچ اب کہانتک کیا جاوے دوسرے گورنمنٹ انگلستان بباعث پیش آنے مشکلات کیپکے دلسے چاہتے ہی کہ کسی طرح معاملہ افغانستان جلد طی ہوا اور علی ہذا برہما کی طرف اب خیال جھک رہے ہین کہ وہان آہستہ آہستہ آگ سلگ رہی ہے ایسا ہو دفعتاً شعلے مارنے لگے خزانہ کی حالت یہہ ہے کہ قرض لینے کی تجویز ہوی ہے۔

روس نے فوج اپنی مرو پر بڑہاکے امیر یعقوب خان کو بہکایا ہی کہ دب کے صلح نکرنا اور مقتضای وقت یہہ ہی کہ فوجین ہماری کابل پر بڑہی چلی جائین اور صلحنامہ ٹھیک ہوگا ورنہ دیکھئے کیا ہوتا ہی فقط از جریدہ مدراسر

مختصر تواریخ ملک سیام کی

ملک سیام جسے ہندوستانی مشام بولتے ہین بادشاہت ایشیا مین واقع ہی اسکے شمال مشرقی سمت مین سلطنت لاوش کی مشرق مین کوچین چین جنوب مین خلیج سیام اور غرب مین خلیج بنگال ہے حال مین قلمرو سیام کی طول بارہ سو میل اور عرضاً بارہ سے تین سو میل ہے اور اکتالیس صوبون مین تقسیم ہے ہر صوبہ کا حاکم فوجہ کہلاتا ہے واسطے سیرابی و شادابی اس ملک کے دریاے مینم روان ہے جسطرح کہ دریاے نیل ملک مصر کو سیراب و شاداب کرتا ہے اسیطرح دریاے

نیم کے کنارون پر بہت نیم شہر اور قصبے آباد ہین بڑی
لنگر گاہ سیام کے پچھم ہے دوسرے لنگر گاہ جنتیا بڑی ہے
اب دار الخلافہ شہر مناوک ہی شہر ہین باشندے
تین لاکھ ہو دو باش رکھتے ہین کل باشندے ملک کے قریب
سات لاکھ کے ہین پیداواری چاول روئی میوہ جات
بہت پیدا ہوتے ہین کانین سونے چاندی - تن تانبے
کی موجود ہین سیاہ مرچ آلو کی افراط رہتی ہے آدمی
یہان کا سیاہ فام فراخ پیشانی چپوٹی ناک موٹے اونٹھ
سیاہ چشم ہوتے ہین مزاج مین خصومت اور کینہ نہین رکھتے
غربت اور حلم بہت ہی لڑائی جھگڑے سے پاک ہین معبد
اور مجتہد بہت مجتہد زعفرانی لباس پہنتے ہین سر پر لمبے بال
مونہہ پر داڑھی رکھتے ہین مندواتے ہین مدارس
اور دار العلم بہت ہین ہر مذہب کا حال یہہ ہے کہ ناخواندہ
اس ملک کے آدمیون مین شاذ و نادر ہوتا ہے وضع پوشاک
کی ایک ہی ہے البتہ حسب حیثیت اور مقدور کے قیمت مین
فرق ہوتا ہے کمر سے گھٹنون تک کپڑے کی گھنگریا پہنتے
ہین امیرون کی گھنگریا ریشمی کپڑے کی ہوتی ہے اوسپر
کلابتونی کام ہوتا ہے باقی تمام جسم برہنا رہتا ہے
غربا کی گھنگریا موٹے کپڑے کی سادہ اور رنگین ہوتی ہے
ہر شخص کو ایک ململ کا ڈوپٹہ کندھے پر پڑا رکھتا ہے
دونون سرے اوسکی کمر سے بندھے ہوتی ہین سوداگر
دوکانون کے برآمدون مین پانوپر پھیلائے دن بھر بیٹھے
رہتے ہین ہر دم حقہ کی دم لگاتے ہین اور ہر وقت پیہم
چاء کی قدح پیتے ہین کہانا کہانے کی یہہ صورت ہے کہ
جب دیکھتے ہین کہ نہ چلتا دکھائی دیتا ہے چہل قدمی کی عادت

ہین ہے مال جس قیمت پر بیچتے ہین اوس سے تگنے دام مانگتے
ہین - ہمارے ہندوستانی دوکانداروں مین تو چوگنے
سے بھی زیادہ جھوٹ کا رواج ہے - برہ کے سوداگرون اور
دوکانداروں مین افیون کشی اور قمار بازی کا عام دستور
ہے مگر بباعث ممانعت سرکاری کے دن مین نہین کھیلتے
رات کو قمارخانے گرم ہوتے ہین اور بکثرت شغل قمار کے
ہر چار پانچ تاش کے اور افیون کا دم لگاتے ہین مشکل
حقون کی ہمارے ملک کے ناریلون کے موافق ہے دستور
قلیان کشی کا یہہ ہے کہ ایک دوسرا شخص حقہ بھر کر اوسکی
نے جسے پینا منظور ہوتا ہے اوسکے مونہہ مین دیتا ہے اور
وہ خوب زور سے تین چار کش لگا کر بیہوش ہو کر گر پڑتا
ہے اور پھر چند ساعت بعد دم کش کو تیار ہو جاتا ہے
غربا کو بباعث تہیدستی اور کم مقدوری کے ایسا موقع
کم ملتا ہے عموماً سب لوگ سر منڈواتے ہین اور پیشانی کے
برابر ایک خشخاشی چوٹی مثل تاج مرغ کے رکھتے ہین حقہ کی
یہہ کثرت ہے اور رواج اسکا سیام مین اسقدر غالب
ہی کہ بچے ماں کا دودھ چھوڑتے ہی حقہ پینے لگتے ہین فن
شناوری مین سب کامل ہوتے ہین کہ زن و مرد لڑکپن
سے تیرنا سیکھتے ہین لیکن ڈوبتے آدمی کو پانی سے نہین نکالتے
عورتین تمام دنیا سے زیادہ بدہیبت ہوتے ہین عورتین بھی
مثل مردون کے سر منڈواکر ویسی ہی چوٹی تاج کے طور پر
آگے رکھتے ہین ایک تو منہ خدا نے کالا بنایا دوسرے مسی
لگاتے ہین بقولیکہ [illegible] سیاہ [illegible] دوم
سرمہ در کردہ [illegible] ہمین ظلم چیا کردہ [illegible]
اوس سے اور ہمین بھیرہ خوفناک [illegible]

لب و دندان پر مسی ملنا عورت کے واسطے بہت خوبصورتی ہے
اور زیادہ حسن دکھلانے کو پان ہر وقت منہ میں رکھتے ہیں
اور پیک برابر تھوک تھوک کر جہاں کہیں ہوں وہاں بہا نکلتے
ہیں سیاہی مسی اور سرخی پان زبان پر دیکھکر مردانکے شاد کام
ہوتے ہیں اور اونکی نسبت یہہ شعر زبان پر لاتے ہیں **شعر**
مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہی ؎ تماشا ہی تہ دنداں دہان ہے ؎
برسیا عورتیں جنکے دانت جاتے رہتے ہیں ہاون
دستہ میں پان کچل کچل کر کہاتے ہیں مثل دستور عام
اہل ہنود ہندوستان کی شادی سیامیوں میں بھی صغر
سنی میں ہوجاتی ہی اور بیس پچیس برسکے لڑکا لڑکی کے آٹھ آٹھ
دس دس بچے پیدا ہوجاتی ہیں امیر عورتیں مسی لگاتے پان
کہاتے آئینہ دیکھتے جوتے قصہ کہانیاں پہیلیاں سنی سنائی
اور راگ و رنگ میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں ان لوگوں کو
روپیہ پیدا کرنے اور کہانا کہانے کا خیال رہتا ہے وہ جانتے
ہیں کہ دن واسطے روپیہ پیدا کرنے کے اور رات واسطے سونے
کے ہی اونکو نہیں معلوم ہے کہ دن رات کیونکر ہوتا ہے آفتاب
کہ جسکے باعث روز روشن ہوتا ہی وہ کیا شی ہے اشجار گل و
ثمر کہ جنکے اوپر طایر خوش الحان نغمہ سرائی و زمزمہ پردازی کرتے
ہیں وہ کیا ہیں اور شبنم خوشگوار جو شب کے وقت گلہائے
کو نم کردیتی ہے باعث اسکا کیا ہے دریا اور سمندر جو سطح زمین
پر رواں ہیں یہہ کیا چیز ہیں زمین جسپر وے اور اونکے ہمجنس آباد ہیں
وہ کیا صنعت ہے غرض اپنے دستورات قدیم کو مطلق نہیں
چھوڑتے اسقدر اونکے پابند ہیں کہ اوس سے آگے بڑھتے ہیں
نہ پیچھے ہٹتے ہیں پوشاک بھی وہی ہے اوسکی قطع و وضع
میں تبدیلی نہیں کرتے عورتیں تمام عمر میں دو مرتبہ تغیر لباس
کرتے ہیں اور از سرتا پا ملبوس بلباس فاخرہ ہوتے ہیں اور
سارا بدن ڈھکتے ہیں ایک تو تین روز تک شادی کے وقت
اور دوسرے مرتے وقت ورنہ فقط ایک گھنگریا سے سر
چھپانے پر نہیں پھر اکرتے ہیں یہہ عورتیں اگرچہ صفت اخلاق
سے معرا ہیں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اپنے خاوند کی بہت
مطیع و فرمان ہیں امورات خانہ داری میں اور خاوند خدمتگذاری
میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں امیروں کی بیبیاں بعض اوقات
سیتے پروتے بھی ہیں لڑکیاں آٹھہ برس کی عمر میں کہانا پکانے
اور اور باتیں خانہ داری کی سب سیکھہ چکتے ہیں لڑکوں کو
ابتدا میں برس دو برس کثرت کراتے ہیں بعد ازاں مجتہدان
دین کے سپرد کرتے ہیں وہاں وہ عقاید مذہبی سے واقف
اور قواعد زبان ملک سے ماہر ہوتے ہیں سینہ ان لوگونکا
جذبہ محبت سے خالی ہوتا ہے مثل حیوانات مطلق کے الفت
رکھتے ہیں محبت انسانی سے عاری ہیں **شعر** جو چشم
کہ بی نم ہو وہ ہو کور تو بہتر ؎ جو دل کہ ہو بیداغ وہ جلجاے
تو اچہا ؎ بارہ برس کی عمر میں لڑکیوں کی شادی ہوجاتی
ہی رسوم شادی ادا نہیں ہوتیں فقط اتنا ہی ہوتا کہ جس شخص
کا دل کسی پر آجاتا ہے وہ اوسکے باپ کو کچھ نقد روپیہ دیکر
اوسے اپنے گھر لیجاتا ہی اور شادی حاصل کرتا ہی غریبوں
کی لڑکیاں ایک خاوند کو چہوڑ کر کبھی دوسرے شخص کیطرف
نیت نہیں کرتیں اور امرا اپنی لڑکیوں کو اسیطرح روپیہ
لے لیکر اپنی ہم رتبہ لوگوں میں کئی کئی دفعہ بدلی کرتی ہیں طریق
شادی کا انمیں یہہ ہی کہ جس لڑکی کی طبیعت جس لڑکے کو
چاہتی ہے اوسکے ماں بیٹی کیطرف سے ایک کبوتر اور ایک
گلاب کا پھول لاکر اوس لڑکے کی پانو پر رکھدیتے ہی اگر

شادی منظور ہوتی ہے تو لڑکی پھول کو اوٹھا کر سر پر رکھتی ہے
اور کبوتر کو اوڑا دیتی ہے لڑکا اور دوست واقارب کبوتر کو
ہوا مین پران دیکھکر نہایت خوش ہوتے ہین اور تین روز
تک خوشی مناتے ہین جب لڑکے کے باپ کو خبر ہوتی ہے
لڑکی کا باپ اپنی دختر کیطرف سے ایک دونگے مین سوار
ہوکر براہ دریا یا گاڑی مین بیٹھکر حسب موقع سمدھی کے گھر
پہنچتا ہی اوسوقت اوسکے واسطے ایک بندوق سلامی
کی سر ہوتی ہے شادی کا ذکر نہین ہوتا فقط باپ دلہن کا
یہہ کلمہ زبان پر لاتا ہے کہ میرے مکان پر سے ایک سفید
کبوتر اوڑ گیا اوسکے اتنا کہتے ہی دعوت اکل وشرب محفل
رقص وسرود شروع ہوجاتی ہی اور سب عالم خوشی مین مثل
گل خندان ہوجاتے ہین یہان یہہ ہوتا ہے اور وہان دولہن
کے گھر اونکی دوست اقارب آتے ہین مبارکباد دیتے
ہین اور بجاے ہنسی کے خوب روتے ہین شادی اور غمی مین
رونیکا دستور ہے یہانتک کہ اگر کسی سنگدل کو رونا نہ آوے
تو ایسے موقع پر دکھلانے کو آنکھہ مین پیاز کا عرق ڈالکر
جھوٹے آنسو بہاتا ہے بدون روے اور آنکھین بھرے
شادی مین بدشگونی اور غمی مین بدنامی ہے دولہ دولہن
کو لانیکی لئے گاڑی یا ڈولا تیار کرکے لیجاتا ہے اوسوقت مین
باپ لڑکے کا آگاہ ہوکر حیران ہوتا ہے اور مکاری سے
کہتا ہے کہ کیسا ڈولا کیسی گاڑی اور کہان شادی ہے
کسے لینے آئے ہو یہین تو اصلا خبر نہین مین اپنی دختر کو ہرگز
نہین لیجانے دونگا البتہ اگر تم اتنا روپیہ دو تو بیشک لیجاؤ
اسمین بعد تکرار باہمی کے ایک مجتہد آتا ہے وہ فیصلہ کرتا
ہے اوس وقت دولہن کا باپ دولہ کی طرف سے ایک
اقرارنامہ لکھواتا ہی اوسمین یہہ شرط ہوتی ہے کہ اگر تم مین آپسمین
تنازعہ ہوگا تو تم اوس سے لڑوگے اور لڑکی ناراض ہوکر چلی
آویگی تو جسقدر اب فیصلہ ہوا ہے اوس سے دوچند لون گا اس
سے دولہ دولہن ہمیشہ خوش وخورم رہتے ہین اون مین کبھی
لڑائی جھگڑا یا صورت ناراضمندی کی تمام عمر ظہور مین نہین
آتی مرد عورت سے اور عورت مرد سے بہت اخلاص رکھتی ہے
جورو خاوند کی لڑائی ملک سیام مین کبھی کسی نے نہین سنی
اگر اتفاقا شاذونادر ہوتی ہے تو تربیا ہونے پر بھی دولہن
باپ کے گھر چلی آوے تو باپ اوسکا روٹی کپڑا دیتا ہے
اور خاطر سے رکھتا ہے اگر لڑکی کسی کے شادی کے قابل
ہوگئی ہے اور کوئی خواہان اسکا پیدا نہوا ہو تو باپ اوسکا
نیلام کردیتا ہے جو زیادہ دام لگاوے وہی اوسے لیجانے
کا مستحق ہوتا ہے۔

کل ملک سیام مین بجز ملازمان خاص کے کہ جو ذلیل نوکر
ہین حاکم سے محکوم تک کوئی شخص برے کو زمین پر لیٹ
کر سجدہ کرتے ہین نوکر کہانے پینے کی چیز لیکر اپنی آقا کے
سامنے بندر کیطرح گھٹنون چلتے ہوی آتے ہین۔ بندر کو بہت
مانتے ہین اور اوسکی تعظیم کرتے ہین چوہے بلی وغیرہ انکے
بہت سے دیوتے ہین اونہیں کے اوپر مہینون اور دنون کے
نام مقرر ہین چوہون کو شوق سے پالتے ہین ایک انگریز
سیاح نے لکھا ہے کہ ایک سیامی کو ایک چوہا نظر آیا
اوسنے صاحب کی فرمانے سے اوسے اوٹھا کر پیار کیا یہہ چوہے
اپنے قرکے اور جانورون کو گھر مین نہین رہنے دیتے کہا جاتا
ہین دریا کے کنارے سے سانپ مینڈک اور کیڑے مکوڑے
گھرون مین چلے آتے ہین معبدون کے احاطہ مین مردے

بلاتے ہین اور مرتے ہی اوسکی لاش پر عطرات صندل وگلاب وغیرہ ڈالکر نورالہدی جلاتے ہین اصل باشندون کے سوائے اس ملک مین مسلمان چینی پیگوی برہمی پورچوگیز اور ہندوستانی ہندو رہتے ہین مذہب اصل باشندون سیام کا بدہی ہی بدہ کی پرستش کرتے ہین بدہ پرستون کی طرف سے ایک بڑا مندر بدہ کا شہر مین بنا ہے سلطنت خود مختار ہی خوف بادشاہ کا رعایا پر اسقدر غالب ہی کہ اوسکا کوئی نام زبان پر نہین لاتا بلکہ تحریر مین بھی قلم سے نہین نکل سکتا بجاے نام کے تعظیماً یہہ الفاظ تحریر و تقریر مین آتے ہین - سرور سروران حاکم الحکام مالک عالم عالمیان - خایق المخلوقات قابل تعظیم بادشاہ جہان وغیرہ کیسا ہی بیمار ہو خیر و عافیت اوسکی پوچھتے خلاف دواب شاہی نہین ہے وہ جانتے ہین کہ بادشاہ کو کوئی لاحق نہین ہو سکتا بادشاہ کے حین حیات کوی داعی سلطنت و وارث مملکت نہین ہوتا بعد وفات بادشاہ کے بہت سے وارث کہڑے ہوجاتے ہین باہم فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے ملکی لڑائیان ہوتے ہین فقط

از مرقعہ تہذیب لکھنؤ

شاہ برما ایک ہمعصر وقایع نگار رنگون نے یہہ تحریر کیا ہی کہ ایک الچی مسمّی بنام شاہ برما روانہ کرنیکی تجویز ہوی ہے اور اسمین شروط مرقومۃ الذیل کا مندرج رہنا ہوگا **شرط اول** میانمدلے مین سرکار انگریزی اپنی فوج رکھیگا اور اسکا خرچ د شاہرہ سرکار برما سے لیا جائیگا **شرط دوم** رزیڈنٹ کا مکان استوار اور مستحکم کیا جائیگا **شرط سوم** سرکار برما اپنی اختیار سے کوی عہدہ داری کام نہ کرے لیکن رزیڈنٹ سے اجازت لیوے اور اسکو بیروک ٹوک جب چاہے تب دربار مین آنے کے درباب اجازت دیوے اور اسکی تعظیم و تکریم واجبی طور پر ہر وقت کی جاوے **شرط چہارم** انتظام مالی و فوجداری بہ آئین شایستہ و بندوبست بایستہ کیا جاوے **شرط پنجم** مذکور انتظام و بندوبست کو عمل مین لانے کا خرچ سرکار برما سے دیا جاوے **شرط ششم** ہر ایک عہد و پیمان جو غیر سلاطین کے ساتھ کیا گیا ہے منسوخ کیا جاوے - اور آیندہ سرکار برما کسی غیر سلطنت سے معاہدہ نکرے اور دوستی و راہ و رسم نرکھے اور برٹش گورنمنٹ کی رضامندی کے بغیر غیر ملک کے آدمی کو اپنے یہان نوکر نرکھے فقط

شہزادہ روس کا مارا جانا ۲۲ فروری کو روسی شہزادہ کراپوٹکس نامی حاکم چرکوف کے ایک شخص نے تپنچہ مارا چونکہ زخم کاری تھا لہذا فوت ہوے فقط

مولوی امیر علی صاحب جناب مولوی امیر علی صاحب بارسٹرآٹ لا میسرجے جی چارلس صاحب کے عوض مین کلکتے کے چیف پریسڈنسی مجسٹریٹ مقرر ہوے فقط

امتحان بی یے - محمد سلیمان صاحب برادر محمد عبدالرزاق صاحب میر مدرس مدرسہ اعظم بہ افضال الہی بی یے کے امتحان مین کامیاب ہوے ہین یقین ہی کہ صاحب صدر کو منجانب حضور پرنور پرنس آف ارکاٹ کوی معقول انعام اسکے صلہ مین مرحمت ہوگا تاکہ دوسرے اہل اسلام کو بھی محنت و کوشش علم پر رہنے اور اعلی درجہ کا امتحان دینے کے لئے ترغیب و تحریص ہو فقط

شاہ برما کا قاتلون کو روانہ کرنا مدیر رنگون گزٹ کا یہہ بیان ہی کہ خبرین کلکتہ کے تحریرات سے یہہ کیفیت معلوم ہوی کہ دو برمی شاہزادون کو جو کلکتہ مین سکونت رکھتے ہین قتل کرنے کے لئے شاہ برما نے چند قاتلون کو روانہ

کئے اسلیے بعض لوگ خشکی کی راہ سے چنگاون کے درمیان سے ہوکر گئے اور بعض بذریعۂ اگبوٹ بحیثیت مسافرون اور تجار کے تاکہ کوی لوگ انکی نسبت گمان نہ کرے مخبر صدق نے بطور رائے یہہ تحریر کیا ہی کہ ایسے بدکار ظالم خونخوار کے ساتھہ راہ و رسم رکھنا سرکار انگریزی کو لایق نہین فقط از عمدۃ الاخبار شاہی

خلاصہ اخبار تار

رنگون غرۂ اپریل - گورنمنٹ ہند کیجانب سے ۱۳ ماہ گذشتہ کو یہہ گشتی جاری کی گئی کہ ملک برما کے رعایا کو آفات اندرونی و بیرونی سے بچا رکھنا اور گورنمنٹ برما کی جا بلا نہ حرکات کی انسداد کے لئے برما کی فوج گیارہ رجمنٹ مین بھرتی کی گئی ہے براہ دوراندیشی اور بہ اقتضاے حالات مذکورہ - وہ جو معرفت سفیر میاندلی کو الٹی میٹم روانہ کرینگے درباب ایک خبر مشہور ہوی سو بالکل بے اصل ہے - گورنمنٹ کی ہل چل اور کارروائی محض بچاو اور آسایش کے ملحاظ وقوع مین آئی اسکا ارادہ چھیڑ چھاڑ اور جنگ کرنے کا نہین ہی لکن اگر اسکی نسبت تک اور ذلت ظاہر کیجاوے اور ظلم و ستم وقوع مین آوے تو خواہ نخواہ دست بشمشیر ہونا لازم ہوگا فقط

رنگون ۲ منہ عرضی گورنمنٹ کا بیان سرکاری موضحی اخبارات مین طبع ہوا ہی کہ تمامی افواہ معتبر بالکل بے اصل ہین سرکار انگریزی کا آئین صرف اپنے بچاو کا ہی اہل برما کے طرفسے کچھہ ہل چل اور تحریک نہوگی اور ہماری ہتک عزت کا کچھہ فعل صادر نہ ہوا تو ہم پہلے پورش نہین کرینگے -

لاہور ۲ منہ روسائی باغی زائی کابل اور قاہرہ سے جنرل بدلف اور کرنل برون سے ملاقات کرنے کے لئے آنا ہوا ہی - ڈاک کے چوکدار جو باہتمام میجر ساندمین مقرر ہوہین بخوبی تمام خدمت بجالاتے ہین -

لاہور ۳ منہ کوایف آمد جلال آباد سے یہہ منکشف ہوا کہ قبیلہ کاغیان کے پانچہزار جوانون نے یکبتا ہوکر جنرل گاف پر یورش کرنے کی دھمکی دی لہذا جنرل مذکور نے آگے بڑہکر اونسے ایک تیز و تند مقابلہ کیا - دسوین ہزار رس اور رسالہ گائیڈ کے سواروں نے بڑی جوانمردی سے دشمن پر حملہ کیا اور ۳۰۰ سے ۴۰۰ اشرار تک تہ تیغ ہوے - میجر وگرام پانی متعلقہ رسالہ گائیڈ اور لفٹنٹ وغیرہ میان متعلقہ ۱۷ ویں پیدل رجمنٹ کام آئی - لشکر انگریزی مین جملہ ۲ یوروپین آفسر اور ایک دیسی افسر اور ۳ سپاہ کام آئے اور ۳ دیسی افسر اور ۲۸ سپاہ گھایل ہوے - عظمت اللہ خان اور اسکے ہمراہیان روبفرار ہوے انکے سبب سے جنرل مکفرل کے ماتحت کا لشکر لکمان سے واپس آرہا ہی - جنرل گاف کی فوج مین بھرتی کرنے کے لئے دوسری لی شب کو جنرل شلڈ دوسری برگیڈ پسماندہ فوج کو لیکر روانہ ہوے - دسوین ہزار سر کے جو سوار غرق دریا ہوگئے اونکے لاشون کے منجملہ آگے ملے سو لاشون کے سواے پھر کوی لاشے ہاتھہ نہین لگے -

لفٹنٹ ہارفورڈ کی لاش کا اور اوسکے سواے اور ۲۷ لاش کا پتا نہین لگا - ۹ لاش جو ہاتھہ لگے دفن ہوے امیر مرحوم کا خزانہ جو تھا سو اسکے سردار یعقوب خان کے یہان کابل کو جارہے ہین -

لندن ۳ منہ موس آف کامنز مین چانسلر اف اکسچیکر نے ایک استفسار کا یہہ جواب دیا کہ سلاطین عظم یوروپ کا ایک مرکب لشکر رومیلیہ مین رہنے کے درباب متفق و بستہ نہین ہوا ہی - عہدنامۂ برلن کی تاریخ سے تاحال

سرکار انگریزی کی آئین اور حکمت نے تبدیل نہین پائی جناب سلطان المعظم کو یقین ہے کہ اگر روسیہ مین کوی بغاوت ہو تو اوسکو مٹانا اپنے سے ہو سکیگا مگر اسباب مین سرکار انگریز کو تھوڑا شک ہے فقط

عرضداشت اہل باطوم بجناب معالی سلطان روم

اہل باطوم نے ایک محضر مختصر بحضور سلطان روم سلمہ اللہ الاکبر اس مضمون کا روانہ کیا ہی کہ اپنے باطوم بحسب معاہدہ برلن دولت روسیہ کے تفویض فرمایا حالانکہ دولت روسیہ کو اس ملک جنگ و تلوار سے فتحیاب ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ ہم نے جنگ مین انخناق قافیہ تنگ کر دیکے انہین ناکام کر دیا تھا اب بلحاظ عداوت سابقہ روسیہ نے ہمین نشانہ تیر انتقام بنایا ہے ہم آپکے مراحم خداوندانہ و عنایت شاہانہ سے امیدوار ہین کہ ہمین تائید فرما کے ہمارے ہموطنون مین ہم رہنے اور روسیہ کے جور و تعدی سے رہائی پانے کے لئے تجویز درست فرماوینگے - اہل باطوم نے ہجرت کے قصد سے ایک وکیل کو مع آٹھ اشخاص کے طرابزون کو فقط اس قصد سے روانہ کیا کہ وہان ہی جاکے حال وسعت و آبادی زمین کا دریافت کرین تا ہماری ہجرت اسطرف ہو مگر اس وکیل کے اظہار سے ایسا معلوم ہوا کہ طرابزون مین کوی ایسی زمین وسیع نہین جسمین یہہ لوگ توطن کرین پھر اس ہی وکیل کو اسی بات کے دریافت کے لئے بارگاہ رفعت پایگاہ جناب سلطان روم مین روانہ کیا ہے فقط

لاہور ۷ منہ - پانچ سپاہ اور پانچ جز بلیچون کی ایک جماعت پر جو قورا اور الاقیہ کے سرکون کے سنگم کے متصل رہنے والے جا رپایہ کی حفاظت کر رہے تھے دو دین کو اشرار نے یورش کی ایک سپاہی گھایل ہوا اور ایک بیفیر انکے ہاتھ لگی - اور ایک شتر گم ہی ۶ دین کو قندہار سے یہہ خبر آئی) مقام زمیندہ اوکا ایک متعصب و حدتی باشندہ تاریخ مذکور کے صبح کو کمیپ مین مارا گیا لیکن ہلاک ہونیکے پیشتر اسنے ایک سپاہی کو مجروح کیا - مقام پیوار اور شتر گردن مین برف بکثرت گراہی - ۱۴ دین کو جناب گورنر جنرل صاحب راہی شملہ ہوے -

سلیمان پاشا جو اب مورخہ ۲۶ فروری لکھا ہے کہ سلیمان پاشا کی نسبت جو کورٹ مارشل نے حکم عہدہ سے موقوفی اور حبس دوام دیا تھا اوسکو حضرت سلطان نے اسقدر کر دیا کہ بجاے حبس دوام کے چھ سال بغداد مین قید رہے فقط

لندن ۵ منہ - مرجع کے ایک ایجنٹ کا مراسلہ مورخہ یکم ماہ مارچ ۱۸۷۸ء سے دستیاب ہوا اور اوسکے ملاحظہ سے یہہ کیفیت معلوم ہوی کہ شاہ زولو کے قاصدون کا آنا ہوا ہے اور اونکا یہہ بیان ہی کہ جنگ شروع ہوی تب شاہ صدر سر بارٹل فریر صاحب کے دعوتون کو اقبال کرنے والا تھا اور اسنے شکر انگریزی پر یورش کرنا نہین چاہا مگر لشکر مذکور زولو کی چوکیون پر حملہ آور ہونیکے سبب سے مقام اساندوا مین جنگ ہوی - شاہ مزبور کی یہہ درخواست ہی کہ سرکار انگریزی جنگ کو ملتوی رکھے اور بندوبست صلح طرف متوجہ ہووے -

سنٹ پیٹرسبرگ ۴ منہ - مقام میرو طرف روانہ کرنیکی فہم کو ٹھہرانے کے درباب ہدایت ہوی ہی - از جریدہ مدراس

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

بسم اللہ من اللہ فتح قریب

بحمد اللہ و منہ

ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب

جلد ۵ | نمبر ۱۳

منشور محمدی

۱۲۹۶

جمادی الاول ۵ | سنہ ۹۶ ع

منشور رسولان ہمہ محتاج بختام | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مہرور محمدؐ
فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خطا ئیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل برافتاد ز تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
چہ اخبار اہی تثلیثیان | کزو خوار اقوال تثلیث شد | بنشتم سن عیسوے این چنین | کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق ! | منشور محمدی ست ضابط | تاریخ برہین و زبرہین | منشور محمدی مسلط ۱۳ ۹۶

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات شیعیان ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو منظور ہوا رسال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت و خواند در بواد و ستہ قیمت اخبار متعلق ساختہ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے ہی صاحبان ہم عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا یونٹ رجسٹری مطبع ہذا مین ارسال فرمایا کرین معاہذہ ابلاغ قیمت المجد کو بوجوہات چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکے طالبون کو اول ماہ اول ہلری قیمت سے سرفراز فرماوین

مسمط

ہی حمد و ثنا اسیکو لایق | جو ایک ہی دو جہان کا خالق | قایم ہی اسی کی نور باری | تا حشر ہی حکم اسکا جاری
ہر عیب سے پاک ہی خداوند | نی بی نہین اسکو اور فرزند | بھیجے سے نہ نور اسکا گل ہو | گھیر یگا یقین سب جہان کو

خمس جناب منشی قلندر حسین صاحب اطہر مرحوم مغفور

اگ مین کسکے جدائی کی ہی سوزان لکڑی | جاندار وں کی طرح روتی ہی یہان لکڑی
چاہ مین کس کے ہی دولاب سے نالان لکڑی | کسلئے کرتی ہی یون شور فراوان لکڑی
کسکا رکہتی ہے جگر مین غم پنہان لکڑی

کاہیکو روتی ہی سینے مین الم کسکا ہی | کسکا ماتم ہی جو یہ کرتی ہی غم کسکا ہی
جای افسوس ہے لکڑی پہ ستم کسکا ہی | چوب خشک شدہ مین پہ سوز لغم کسکا ہی
کسکا شیون ہی جو یون کرتی ہی ہر لکڑی

یار یہہ کینیسۂ استون حنانہ ہے | شاید محبلہ لولاک کا دیوانہ ہے
ہی ستون نام کو پر عاشق مستانہ ہی | شمع روے شہ ابرار کا پروانہ ہی
ہی یہہ صورت مین خطب یعنی جن انسان لکڑی

عشق رکہتی ہی یہہ لمین نبی پیچون کا | خون روتی ہی یہ ظاہر ہی جنون کا

جوش گریہ کی بہ سینے میں جگہ ہوتی ہے تو دل محبوب کا ۔۔۔ سرمہ فریاد کا رہتی ہے تو دل محبوب کا

گریہ یعقوب کا داؤد کی الحان لکڑی

مسجد مصطفوی کی ہوئی جسوقت بنا ۔۔۔ پہلے نیاز ہوا حکم بنے سے منبر کا

تھے نہ بسیار و رواق اور نطاق و نقشا ۔۔۔ تھا گلا بہ تکیہ رقف زمین کو اصلا

خطبہ پڑھنے کو تھی منبر کے عوض ویران لکڑی

جای منبر تھا وہ ویران پر دہر اخوری کا ۔۔۔ چارہ گر اسپہ ہو پڑھتے تھے پیمبر خطبا

حکم مسجد میں جو منبر کے بنانے کا ہوا ۔۔۔ مسجد پاک سے لاکر اسے باہر ڈالا

لگی کرنے وہیں ماندہ فراوان لکڑی

جبکہ محروم ہوی صحبت پیغمبر سے ۔۔۔ آہ و فریاد لگی کرنے دل مضطر سے

حیف بیچین ہوگئی دور اتقام سرور سے ۔۔۔ سر منبر پہ رکھا پانون اٹھا منبر سے

اتش ہجر پیمبر میں تھی سوزان لکڑی

تاج منبر ہوا افسوس قدم حضرت کا ۔۔۔ اسکو شادی ہی مقدر مجھے غم حضرت کا

حال منبر پہ ہی اب فضل و کرم حضرت کا ۔۔۔ رو رو کہتی تھی یہ اور بھرتی تھی دم حضرت کا

نالہ کرتی تھی بصد حال پریشان لکڑی

بچہ بچھڑا ہوا جون روتا ہی مادر کے لئے ۔۔۔ جسطرح عاشق غمگین کوی دلبر کے لئے

نوحہ گر جیسا کہ بلبل ہی گل تر کے لئے ۔۔۔ کیسی لکڑی تھی جو یون روی پیمبر کے لئے

بیش ازین نیست کہ تھی نخل بیابان لکڑی

اسکے رونے میں ہر اک پیر و جوان نالان تھا ۔۔۔ مثل گل چاک گریبان کوی نادان تھا

بارش گریہ تھی اندوہ کا یک طوفان تھا ۔۔۔ فتنہ روز قیامت جسی کہتے وہ ان تھا

شیون حشر بپا کر دیا اس آن لکڑی

جمعہ کا روز تھا پڑھتے تھے پیمبر خطبہ ۔۔۔ صحن مسجد تھا رائض بہار و جہا جر سے بھرا

کرکے موقوف دین خطبے کو پاس اسکے آ ۔۔۔ دست اقدس کو صد الطاف سے اسپر پھیرا

مرحبا سے کہا کیا رکھی ہی ارمان لکڑی

آ ذرا وہی تجھے کہنے کہ اٹھاؤن تجھکو ۔۔۔ کر دعا حق سے ہر اجا ز بناؤن تجھکو

صحن میں مسجد اقدس کے اگاؤن تجھکو ۔۔۔ آب جوش برکہ کوثر سے منگاؤن تجھکو

ہوا بھی رشک دو سرو گلستان لکڑی

یا بناؤن میں تجھے نخل گلستان بہشت ۔۔۔ آشیان تجھہ پہ کرے زمزمہ سنجان بہشت

تیرے میوے سے ہو محظوظ جوانان بہشت ۔۔۔ ہو میسر تجھے میرابی رضوان بہشت

کہئے کیا ہی تجھے منظور پیمبر یزدان لکڑی

مژدۂ خلد پیمبر سے جو لکڑی نے سنا ۔۔۔ طفل کیطرح سسکنے لگی کر ضبط بکا

وعدہ فردوس میں حضرت نے کیا ملنے کا ۔۔۔ رہ گئی روتی ہوئی خاموش کہ نخل بے صدا

لطف و دلدار سے ساکت ہوئی آن لکڑی

کون لکڑی میں تھا پنہاں جو فغان کرتا تھا ۔۔۔ اب کہاں ہے وہ حدی خوان جو فغان کرتا تھا

کیون ہی خاموش و فالان جو فغان کرتا تھا ۔۔۔ چپ ہی کیون نخل سخندان جو فغان کرتا تھا

رعد کیطرح نہ کیون اب ہی خروشان لکڑی

حیف ہم ایسے ہین انسان کہ گنے لکڑی سے ۔۔۔ ایسے ہین ناقص و نادان کہ گئے لکڑی سے

کیا ہی بیہیم و دل و جان کہ گنے لکڑی سے ۔۔۔ کاہی کو بیہ سر و سامان کہ گنے لکڑی سے

تھی عجب عاشق پیغمبر یزدان لکڑی

الغرض حکم سے حضرت کے ادھے کٹنے ۔۔۔ صحن میں مسجد اقدس کے آوے فانے

دل میں کیا عشق پیمبر تھا نہان لکڑی کے ۔۔۔ بس کہ ظاہر کر گئی تاب تو ان محفل سے

کر دیا بسکہ دل بزم پریشان لکڑی

بقیہ مضمون

میری شباہت ڈالی جاویگی۔ وہ قتل کیا جاویگا پس ایک شخص نے حواریون میں سے کہا کہ ای خدا کے نبی مجھے منظور ہی چنانچہ وہی شخص قتل ہوگیا اور حضرت عیسیٰ کو خدا نے بچا لیا اور انکو اپنے پاس اوٹھا لیا اور یہہ بھی کہا گیا ہی کہ جو شخص شبیہ بن گیا اور بجاے عیسیٰ کے مصلوب ہوا ایک اسرائیلی مرد تھا جسکا نام اشیوع ابن قندیرا تھا دیکھو عرایس المجالس مطبوعہ صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۷ اور شاہ عبدالقادر نے اپنی تفسیر ہندی موضح القرآن میں ذیل آیہ ولکن شبہ لھم کے یہہ لکھا ہی کہ حقتعالی نے حضرت عیسیٰ کی ایک صورت یہودکو

بنادی اوس صورت کو سولی پر چڑہایا پھر خدا نے فرمایا کہ نصاریٰ
یہی اول سے کہتے ہین کہ مسیح کو مارا نہین وہ زندہ ہین لیکن تحقیق
نہین سمجھتے کئی باتین کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ بدن کو مارا
اونکے روح اللہ پاس چڑہ گئی بعضے کہتے ہین مارا تھا پھر
تین روز مین زندہ ہوکر بدن سے چڑہ گئے ہر طرح وہ بات
ثابت نہین ہوتی کہ اوسکو نہین مارا سو یہہ خبر اللہ ہی کو
ہی اوسنے بتایا کہ اوسکی صورت کو مارا اور اونکی پکڑ تے
وقت نصاری سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہونچے تھے
اوس آن کی خبر نہ اونکو نہ انکو پھر ذیل آیہ مکروا و مکر اللہ
کے لکھا ہی کہ یہود کے عالمون نے اوسوقت کے بادشاہ کو
بہکایا کہ یہہ شخص ملحد ہی تورات کے حکم سے خلاف بتاتا ہی
اوسنے لوگ بھیجے کہ اونکو پکڑ لاوین جب وہ پہونچے حضرت
عیسی کے یار سرک گئے اوس شتابی مین حق تعالی نے حضرت
عیسیٰ کو آسمان پر اٹھالیا اور ایک صورت اونکی رہ گئی
اوسی کو پکڑ لائے پھر سولی پر چڑہایا اس سے ظاہر ہوتا
ہی کہ یا تو کوی فرشتہ جناب مسیح کی صورت پر خدا نے
بنادیا جو مصلوب ہوگیا یا جناب مسیح ہی کی صورت مثالی
رہ گئی جسنے صلیب پای اور جناب مسیح کو تروح احباد
واقع ہوا یعنے جسد عنصری اور پیکر خاکی اپکی روح محض و
خالص بنکر اور کہانے اور پینے وغیرہ حاجات بشری سے
پاک ہوکر آسمان کو چڑہ گئے اور صورت مثالی رہگئی جسے
ظالمون نے صلیب پر لٹکایا جیساکہ واقعہ معراج محمدی مین

حدیث عائشہ صدیقہ ما فقد جسد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج یعنے جسم شریف
پیغمبر صاحب کا شب معراج کو گم نہوا تھا بقولے اپنے ظاہر پر

متمول مانکر معراج جسمانی فنا ہونا کہا گیا ہی اور واضح رہے
کہ تروح احباد یعنے جسم کا روح ہوجانا جیسا معراج مین ہوا اور
تجسد ارواح یعنے روح کا جسم بن جانا جیسا حضرت جبرئیل کا
بصورت دحیہ کلبی صحابی کے ظاہر ہونا معتقدات اور مسلمات
محققین اہل اسلام سے ہی اور تورات شریف سے بھی بہ نسبت
اخنوخ یعنے حضرت ادریس و نیز حضرت الیاس علیہم السلام
کے ثابت ہی اور انجیل شریف مین تو یہہ کیفیت بہ نسبت
حضرت عیسیٰ اور موسی اور الیاس کے (قبل واقعہ صلیب کے
ایک پہاڑ پر جسم مسیحی روح بن گیا تھا
اور موسیٰ اور الیاس بھی وہان تشریف
لائے تھے) الیاس کے بتصریح لکھی ہے چنانچہ
حضرت عیسیٰ کا چہرہ مبارک مثل آفتاب کے چمکنے لگا اور موسی
اور الیاس کی صورتین حواریون کو ایسی صاف بچشم سر دیکھ
پڑین کہ حواریون نے بے ساختہ بڑے شوق سے کہا کہ ای
خداوند ہم اس پہاڑ پر خیمے استادا کرین ایک تیرے
واسطے اور ایک موسی کے واسطے اور ایک الیاس کے
واسطے اور ایک لحظ بعد دیکھا کچہ نہ تھا اور یہہ واقعہ قبل
واقعہ صلیب کے ہوچکا تھا دیکھو انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱
جہان یون لکھا ہی اور چہہ دن کے بعد عیسی نے پطرس اور
یعقوب اور اوسکے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور اونہین
ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا آیت ۲ - اور اونکے
سامنے اوسکی صورت بدل گئی اور اوسکا چہرہ آفتاب سا
چمکا اور اسکے کپڑے روشنی کے مانند سپید ہوگئے
آیت ۳ - اور دیکھو موسی اور الیاس اوس سے باتین
کرتے اونہین دکھای دئے ۴ - تب پطرس عیسی سے

کہنے لگا ای خداوند ہمارا یہان ہونا اچھا ہے اگر مرضی ہو تو ہم یہان تین ڈیرے بناوین ایک تیری اور ایک موسیٰ اور ایک الیاس کے لئے آیت ۵ وہ ہنوز کہتا ہی تھا کہ دیکھو ایک نورانی بدلی نے اونپر سایہ کیا اور دیکھو بدلی سے آواز یون بولتے آئی کہ یہہ میرا پیارا (جناب مسیح کو درجہ شہادت اسطور سے حاصل ہوا جسطور سے جناب مصطفےٰ کو بواسطہ) بیناہی جس سے مین خوش ہون تم اوسکے سنو آیت ۶ اور شاگرد یہہ سنکر موند کے بل گرے اور بہت ڈر گئے آیت ۷ اور عیسیٰ نے پاس آکے اونہین چھوا اور کہا اوٹھو اور مت ڈرو آیت ۸ اور انہون نے اپنی آنکھین اوٹھاکے اور کسی کو نہ دیکھا آیت ۹ اور جب پہاڑ سے اوترتے تھے عیسیٰ نے اونہین حکم دیا اور کہا کہ جب تک انسان کا بیٹا مردون مین سے جی نہ اوٹھے یہہ رویا کسی سے مت کہو اور واضح ہو کہ جناب مسیح علیہ السلام روح اللہ اور روح مجسم تھے اور اس جناب مین اکثر مثل فرشتون کے تھے اور کلمۃ اللہ سے بھی اہل اسلام کا یہی مطلب ہے کہ انکی پیدایش کلمہ کن سے اور عالم امر سے تھی نہ عالم خلق سے اور اونکا تکون نطفہ سے نہ تھا جیسا ہم فرصت پاکر اونکے خصائص اور فضایل علمیہ بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور ارواح اور اجسام کے درمیان مین ایک اور عالم کا ہونا جسکو ہم لوگ عالم مثال کہتے ہین یہہ بھی ہماری محققین کے نزدیک ثابت اور مسلم ہی دیکھو کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا صفحہ ۱۲ یا قتل وصلیب کا واقعہ عالم مثال اور عالم شہادت کے مابین مین واقع ہوا ہوگا جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ شق صدر ہے کہ فرشتون نے سینہ مبارک چاک کرکے قلب شریف نکالا لیا اور طشت مین اوسکو آب برف اور آب تگرگ سے دھوکر اور ایمان اور حکمت سے پر کرکے پھر سینہ مین رکھدیا اور حضرت اس سے قتل نہین ہوگئے حالانکہ آپ کے رضاعی بھائیون نے یہہ ماجرا دیکھکر آپ کو مقتول سمجھا تھا یا جیسے حضرت آدم بائیں پسلی نکل جانے اور حوا کی اوس سے بن جانے سے نہ دردمند ہوی نہ مقتول واللہ علی کل شئ قدیر۔ دیکھو حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۳۸۶ باب سیر النبی۔

دربیان اثبات عالم مثال علاوہ عالم عنصری اندر منصورت حضرت عیسیٰ کی صورت (بیضاوی اور حسینی وغیرہ مین موت مسیح کا مطابق مذہب عیسائیون کے اقرار ہی) مثالی کا مصلوب ہوجانا تو گویا اوسی جناب کی پیکر عنصری ہی کا مصلوب ہونا تھا اسواسطے کہ اہل تحقیق کے نزدیک کیفیت متمثل ہونے کے یہہ ہوا کرتے ہین کہ مثلاً جبرئیل بصورت دحیہ صحابی کے باین طور متمثل ہوا کرتی تھی کہ دحیہ جبرئیل کے صورت علمیہ پر جو ذہن جبرئیل مین موجود اور حاضر ہوتی تھی اپنی قدرت کاملہ اور ارادت شاملہ سے جو اونکو حق سبحانہ تعالیٰ نے عطا کی ہے اپنی ہستی کو معہ اپنے صفات کے فایض کرکے اپنے تئین بصورت دحیہ کے دکھلاتے تھے اور اوس صورت علمیہ کو اونہین صفات کا لباس پہناکر موجود کردیتے تھے اور خود جبرئیل اپنی ذات اور صفات ملکی کے ساتھ اپنی جگہہ پر رہتے تھے اور دحیہ صحابی اپنی صورت سے اپنی جگہہ رہتے تھے اور صورت متمثل نہ عین جبرئیل ہوتی ہے اسلئے کہ جبرئیل کے حقیقت صورت اور ہی اور نہ جبرئیل اسلئے کہ وہی ذات اور صفات جبرئیل کی ہی۔ باقی آیندہ

قبول اسلام

مظہر لطف محمد شریف صاحب زادہ لطفہ

بعد سلام مسنون الاسلام انکہ بمقام بدایون دو شخص قوم ہنود بروز جمعہ ۲ ربیع الثانی از تاثیر وعظ حامی دین حق جناب مولوی عبدالحق صاحب ساکن پیالہ لحسن عقیدت اپنے دین اسلام سے مشرف ہو کر نماز جمعہ مین شریک ہوے ایک کا نام عبدالصمد دوسرے کا نام عبداللہ رکھا گیا

عبدالمجید از بدایون۔

اشتہار بطلب معاونت جملہ اکابر و عمائد اسلام

سب بھائیون دیندار اور مومنین غیرت شعار اور حامیان دین اسلام اور متبعین سنت حضرت خیر الانام پر روشن اور ہویدا ہو کہ اناجون مین اس خاکسار نے ایک کتاب اثبات حقانیت قرآن شریف اور سچا ہونے دین اسلام مین کمال محنت اور کوشش اور جان فشانی سے تصنیف کی ہے اور خدا کے فضل اور کرم سے اور جو ایسے کی تائید اور توفیق سے اسقدر ثبوت صدق نبوت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کتاب مین بھرا ہوا ہے کہ اگر کوی طالب الحق ہے تو اسکو بجز اسلام قبول کرنے کے اور کچہ بن نہین پریگا ورنہ وہ جانے اور اسکا کام اور اس کتاب کے ساتھہ ایک اشتہار تعدادی بیس ہزار روپیہ بوعدہ انعام دینے اس شخص کے جو اس کتاب کے دلایل کو توڑ دے یا اپنے کتاب مین جسکو الہامی خیال کرتا ہے اسیقدر دلایل حقانیت یا اس سے نصف یا اس سے ثلث یا اس سے ربع یا اس سے خمس ثابت کر کے دکہلا دے لگایا گیا ہی بدین مضمون کہ اگر کسی صاحب کو دین اسلام کی حقانیت مین شک ہو یا اپنے دین کو اس سے بہتہ جانتا ہو یا بہتر ہونے کا احتمال رکہتا ہو یا لامذہب بن کر یہہ کہتا ہو کہ کوی دین سچا نہین تو اگر وہ بحسب شرایط متذکرہ بالا کے پورا پورا جواب دیدے جسکو تین منصف جو فریقین کے مذہب سے بے تعلق ہون تسلیم کرلین جو فی الحقیقت پورا پورا جواب ہی تو خواہ وہ شخص مجہ سے کمتک لکہاتے یا رجسٹری کراتے یا جسطرح چاہے اطمینان کر کے اور خود اگر املاک منقولہ اور غیر منقولہ میری دیکہتے اگر جواب اسکا پورا ہوگا تو مین بقدر قیمت دس ہزار روپیہ کے جو میرے تصرف اور قبضہ مین جائداد ہی اسکے حوالہ کر دونگا اور آپ الگ ہو بیٹہونگا بخدا مین سچے دل سے کہتا ہون کہ اسی عہد پر اس کتاب کو شایع کیا جاویگا کوی منکر کیا جانتا ہے جو اس کتاب مین لکہا گیا دلایل مین جب دیکہے گا جاویگا اور اس کتاب کے تصنیف ہونے کا اصل باعث پندت دیانند صاحب اور اونکے توابع ہین جو اپنے مت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کر چکے ہین اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح اور حضرت محمد مصطفے علیہم السلام کے تکذیب کرتے ہین اور نعوذ باللہ توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان مجید کو محض افترا انسان کا سمجہتے ہین اور ان مقدس نبیون کو توہین کے کلمات سے یاد کرتے ہین اور ایسے الفاظ بولتے ہین جو سنا نہین جاتا چنانچہ ایک صاحب نے ان مین سے سفیر ہند مین بطلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کے مرتبہ بنام ہمارے اشتہار بھی دیا ہے غرض اب ہمنے ان کا اور اونکے

اشتہارون کا کام تمام کردیا ہی اور دین اسلام کی صداقت
اور فرقان مجید کی سچائی اور اسکی تعلیم کا علوشان ایسا
ثابت کردیا ہی کہ ہر ایک منصف کے دل سے قران کے دلائل
اور اسکی عالی تعلیم اور اسکے خوبیان کو دیکھکر انک انت
الاعلی کے آواز اٹھیگی اور نام اس کتاب کا براہین الاحمدیہ
علے حقانیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا گیا
ہی خدا اسکو مبارک کرے اور بہتون کو اسکے ذریعہ سے
اپنے طرف کھینچے آمین اب عرض ضروری اپنے بھائیون
کی خدمت مین یہہ ہی کہ اول حالت مین تو یہہ کتاب صرف
پندرہ جزمین تمام ہوی تھی لیکن ہمنے بغرض تکمیل تمام
ضروری مراتب کے اسی قدر نو حصہ اور بھی زیادہ کردئے
ہین یعنے کل دیڑھ سو جز ہوگئی ہے اور اگرچہ اس کتاب
کی ضخامت تو پہلے سے بہت بڑہگئی ہے لیکن اس سے روز
کے جھگڑے کا فیصلہ تو ہوگیا اب یہہ کتاب دس حصہ کلان
پر مشتمل ہے جو ہر یک حصہ اگر ہزار نسخہ چھاپا جاوے تو للعہ
روپیہ کے لاگت سے چھپتا ہے اس صورت مین تمام کتاب
کی لاگت لعلہ ۹۰ ہوتے ہین لیکن چھپنا ایسے بڑی کتاب
کا بجز معاونت مسلمان بھائیون کے مشکل ہی اور ایسے
اہم کام مین بدل وجان مددگار بننا اور آپ دست گیری
کرکے انجام دلادینا جسقدر ثواب ہی کسی مومن پر پوشیدہ
نہین جن لوگونکا قران مجید مین صالحین اور صدیقین اور
شہداء نام لکھا گیا ہی وہ وہی لوگ ہین جو دین کے کام
مین بدل وجان مجاہدہ کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے سارا مال اپنا دین کی تائید مین دیکر
عاقبت محمود لے گئے اگر آپ لوگ اس کتاب کی مدد مین
اپنے مطبع کا ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائینگے تو یہہ
کتاب بسہولت چھپ جائیگی ورنہ یہہ مہر درخشان چھپا
رہے گا اور یاد رکھین کہ ہر ایک صاحب توفیق بنیت
خریداری کتاب کے پانچ پانچ روپیہ معہ اپنے درخواست
کے راقم کے پاس بھیجدین اور جیسے جیسے کتاب چھپتی جائیگی
آپ کی خدمت مبارک مین ارسال ہوتی رہے گی غرض
انصار اللہ بن کر اس کام کو جلد تر انجام دیدین جو زندگی
کا یکدم بھی اعتبار نہین والسلام فقط

الراقم میرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور
ملک پنجاب

اہل اسلام کو مژدہ

شائقان تحقیق دین اور ارباب علم ویقین پر ظاہر واضح
ہو کہ عرصہ دراز سے اہل اسلام بحث مذہبی مین بجملہ مخالفین
دین کے ساتھ مشغول ومستغرق ہین باوجودیکہ علماء
مسلمین نے شکر اللہ سعیھم تحریر وتقریر مین وقتاً
فوقتاً ہر بد اعتقاد وذی الحاد کو ہر مناظرہ مین کما ینبغی
ساکت ودم بخود کیا ہی مگر خاص لوگون کے سوا اوسے
عوام الناس کو چندان نفع اور فائدہ معتدبہ نہ پہونچا
کیونکہ اون تصانیف وتقاریر کا فہم وادراک بلا جودت
طبع اور کافی علم واستعداد کی غیر ممکن ہے اور اسکے سوا
اکثر مطالب مندرجہ کتب مسطورہ کا معلوم کرنا عبور ونظر
کتب سابقہ پر موقوف ومتعلق ہے جسکے واسطے بہت فرصت
اور مزید فکر وغور درکار ہی کہ طلبۂ متوسطین کو بھی حاصل
نہین چہ جائے عوام الناس اور قلیل وکثیر جو کیفیت
کسیکو حاصل بھی ہوتی وہ صرف مذہب واحد کے بمقابلہ

اوسکے حسن وخوبی اسلام کچھ ظاہر ہوتی جسکا بیان عام مخالفین کے نزدیک کوئی شخص کرسکے بناءً علیہ اس عاجز نے ایک کتاب مسمّٰی بہ **اعلام الاحبار والاعلام ان الدین عند اللہ الاسلام** ملقب باتمام الادلہ علی الفرق والمصلہ - بزبان اردو علی سبیل عام فہم خاص پسند تصنیف کی ہے اوس کتاب کے مطالعہ سے اسلام کے مقابلہ مین کل مذاہب ومشارب کالعدم و بے بنیاد اور لچر وپوچ ہونا ہر ادنی اعلی پر بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے جس شخص کو اوسکے مضامین ومعانی پہ وقوف واطلاع ہو کوئی مخالف عند البحث والمناظرہ اوسکے روبرو نہ ٹھہریگا کیونکہ اوسمین اصول اسلامیہ کا موازنہ تمام مذاہب کے عقاید سے کرکے ہر ایک کا حسن وقبح بہ بیان واضح دلایل عقلی ونقلی سے کیا ہی اور حتی المقدور اظہار فضایل اسلامیہ کے ذیل مین اسنے بیان کی بعد اقرار واعتراف مخالفین سے بھی جابجا استشہاد واستناد کیا ہے جسکے رو سے مخالفین کو مجال قال ومقال مطلقا نہین رہتی اور اسکے ساتھ ادائے مطالب مین جواز اول تا آخر سلاست عبارت کی رعایت رہی وہ بھی متعلق بدید ہے غرضکہ اوس کتاب کی تالیف وجمع بطرز عجیب وجدید ہے واغلان اسلام ومخالفین سے بحث کرنے والون کے واسطے اس کتاب کے ہوتے ہوئے پھر کسی اوستاد وکتاب کی احتیاج نہین رہتی کامل تصدیق اس امر کی اوسکے دیکھنے سے ہوجاگی بقول شخصی مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید آخر مین اوس کتاب کے ایک رسالہ ہی مسمّٰی **دم الاخوین ملقب بہ فتح المبین علی اعداء الدین** جسمین وہ تحریر و تقریر قلمبند ہے جو بندہ سے اور پادری عماد الدین اور لالہ اندرمن مصنف تحفۂ الاسلام سے حقیقت اسلام کے بارہ مین ہوی کل حجم وضخامت کتاب ہم رسالہ کی چودہ ۱۴ جزو ہے بنظر کفایت خریداران اور تعمیم ہدایت مسلمانان اسکی کل قیمت مع محصول ڈاک آنہ رکھی ہین برادران اہل اسلام کی ہمت سے مجکو قوی امید ہی کہ وہ بہت جلد اوسکو خرید فرماینگے انشاء اللہ اوس روپیہ سے پہلے ہی عمدہ کوی اور کتاب [illegible] کیجائیگی - وما علینا الا البلاغ

المشتہر السید عبد الباری عفی عنہ مہتمم مدرسہ شاہجہانی واقع ریاست بھوپال ملک مالوہ -

قبول اسلام

مشفقی مکرمی منشی محمد شریف صاحب زاد عنایتہ

تسلیم - ایک شخص قوم برہمن ساکن خاص پانی پت مسمّٰی چرونجی لال عمر ۳۵ سالہ از عنایت غیبی مشرف باسلام ہوا نام اسکا ہدایت اللہ رکھا گیا اسکا بیان ہی کہ جس شب کو مجھے شوق اسلام ہوا تمام شب مارے خوشی کے نیند نہین آئی مگر بوقت صبح بمشکل آئی شب بھر بشوق ایمان بیقرار رہا - اول الامر شخص نے خود پولس مین اطلاع کردی کہ مین اپنے باطل مذہب کو بسبب اسکی برائی کے ترک کردیا اور دین اسلام کہ خوبی اسکی اظہر من الشمس ہے بشوق خود اسلام لاتا ہون - تمام ہنود برسر پرخاش تھے مگر اسنے کسی کی ایک نہ سنا مسلمان ہوہی گیا - یہہ شخص بڑا صحت مند ہی تھوڑے روز سے بہت بیمار رہی خدا یتعالی اپنے فضل سے اسکو شفا دیوے اُسکا خاتمہ بخیر کرے باایمان دنیا سے اٹھاوے - آمین یا

ناشر الحسنین - راقم فدوی محمد [illegible] ازاہلی

ہماری معزز دوست باوا نرائن سنگھ صاحب کے لئے خوشخبری

باوا صاحب نے پرچہ سفیر ہند یکم فروری ۱۸۹۸ء مین بمقابلہ ہمارے سوالات کے جو ہم نے تعلیم پنڈت دیانند صاحب پر کہ کے خدا کا خالق ہونا اور نجات کا ابدی ہونا اور تناسخ کا باطل ہونا ثابت کیا تھا قبل اسکے جو ہمارے کسی سوال کا جواب عنایت فرماتے بمقابلہ ثبوت کلام الٰہی ہونے فرقان مجید کے سوال پیش کر دیا ہی افسوس کہ اگر باوا صاحب اوس مضمون پر جو سفیر ہند مین ہمارے طرف سے چھپ رہا ہی کچھ بھی غور فرماتے تو ایسا سوال کرنا محض تحصیل حاصل جانتے کیونکہ ناظرین کو خوب معلوم ہی کہ ہم نے تو پہلے ہی اپنے مضمون کو ایسے ڈھنگ پر پیش کیا ہی کہ جس سے قرآن اور وید کا مقابلہ اور موازنہ ہو کر ہر ایک کو معلوم ہو جاے کس کتاب کے اصول سچے اور کس کے کچے ہین باوا صاحب کو اگر تحقیق منظور تھی تو ہمارے سوالات کا بحوالہ وید جو ابد یا ہوتا تاکہ منصفین کو دونو کتابون کے عقائد پر نظر کرکے اے دینی کا موقعہ کامل مل سکتا پر باوا صاحب نے تو آجتک اون سوالات کا کچھ بھی جواب نہ دیا اور نہ اگے ہمکو امید نظر آتی ہے کہ کوی صاحب آریا سماج والون سے اسبارے مین دم بھی مار سکین پس اس صورت مین یہہ حق ہمکو پہونچتا تھا کہ ہم باوا صاحب سے وید کے بارے مین کہ جسکے اصول ثابت نہ ہو سکے ثبوت مانگتے باوا صاحب کا ہرگز استحقاق نہ تھا جو وہ قرآن کے بارے مین کہ جسکی صدق کا نمونہ ظاہر ہو چکا کچھ کلام کرتے علاوہ اسکے سب ذی علم جانتے ہین کہ یہہ دستور مناظرہ نہین ہے کہ سایل کے سوال کا کچھ بھی جواب نہ دین اور اوسپر اولٹے سوالات کرنے لگین پس بوجوہات بالا ہم ہرگز لازم نہ تھا کہ باوا صاحب کے اسی سوال پر سوال کرنے کو کچھ قابل التفات سمجھتے لیکن چونکہ یہہ بھی گمان ہو سکتا ہی کہ شاید باوا صاحب کا ہمارے سوالات کے جواب دینے سے خاموش رہنا اسوجہ سے ہی کہ صاحب موصوف ہمارے سوالات کو لاجواب پاکر دلکے دلمین ہی قبول کر گئے ہین اور اب حق کے متلاشی ہین اور بغرض مزید تحقیقات کے کچھ زیادہ ثبوت قرآن مجید کا مانگتے ہین اور وید کے بارے مین بباعث نا امید ہو جانیکے کچھ بحث کرنا نہین چاہتے لہذا ہم نے حسب درخواست باوا صاحب

ایک کتاب مسمی بہ براہین الاحمدیہ علی حقانیت کتاب اللہ القرآن والنبوت المحمدیہ اول کا

قطعہ سے مرتب کرکے طیار کی ہے امید کہ عنقریب چھپکر شایع ہو جاینگے اب ہم باوا صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اگر ہمارا یہہ خیال صحیح ہے کہ باوا صاحب نے ہمارے اعتراض کو منصف مزاجی سے تسلیم کرکے حق کا تلاش کرنا شروع کر دیا ہی تو بقول شخصی کہ ہر جو بندہ یابندہ بجد مطالعہ کتاب موصوف کے دلی تمنا کو پہونچینگے اور تسلی کامل پاینگے اور اگر خدانخواستہ باوا صاحب کا یہہ سوال پر سوال کرنا دلی صدق سے نہین بلکہ ہمارے سوالات سے گھبراکر اور تنگ آکر بطور ٹالنے کے ایک بات کہدی ہے کہ تا آریا سماج والے یون نہ سمجھین کہ باوا صاحب نے تو کچھ بھی جواب نہ دیا اس صورت مین بھی ہم باوا صاحب کے شکر گذار ہین کہ گو اونکا کچھ ہی خیال تھا لیکن اونکے تقاضا سے ایک کتاب لاجواب تو طیار ہو گئی کہ جس سے بہت سے ہم وطن بھائیون آریا سماج والون کو پورا پورا فائدہ ہوگا اور باوا صاحب کو بھی

معلوم ہوجائیگا کہ ثبوت اسے کہتے ہین۔

الراقم المبتہ میرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

فرمان محمدی

جو کہ اپنے کوہ سیاہ کی راہبون اور تمام عیسائیون کو عنایت فرمایا خدا یتعالی جو ایک ہے اور حاکم اوسنے تمام نبی بھیجے ہین اور کبھی اوسنے نا انصافی نہین کی۔ وہ نعمتین جو اللہ تعالی نے اُمتیون کو عطا کی ہین محمد ابن عبداللہ رسول خدا و حامی دین و دنیا نے اونکے ذریعہ سے یہہ سند اپنے ہم قوم اور امت کے نام لکھدی ہی یہہ قوم عیسائی اور نصرانی کے ساتھہ بہت پختہ اقرار ہی اور ہم مین سے ہر فرد بشر کے ساتھہ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شریف ہو خواہ رزیل اور خواہ وہ معزز ہو اور خواہ ذلیل (۱) میری قوم مین سے جو کوی میرے اقرار اور قسم کو اس عہدنامہ مین لکھی ہی توڑیگا اوسنے خدا کا اقرار توڑا اور قسم کے خلاف کیا اور مذہب سے پھر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہہ حکم سب کے واسطے عام ہے۔ خواہ بادشاہ خواہ غریب خواہ کوی (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر کرتے کرتے کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گانون یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرا یا کسی عبادتخانہ گرجے یا مہمان سرا مین اگر ٹھہرے گا تو مین جان و دل سے اوسکی اور اوسکے اسباب کی محافظت کرون گا اور ہر طرح کی اوسکو مدد دونگا اور میرے ہم قوم بھی اوسکی مدد کرینگے کیونکہ وہ بھی میرے ہی قوم سے ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳) علاوہ اسکے مین تمام عمال کو حکم دیتا ہون کہ وہ راہبون سے محصول نہ لین اور اون پر اسباب مین زبردستی نکرین (۴) کوئی راہبون کے حکام وغیرہ کو تبدیل کا حکم نہ دیگا بلکہ وہ اپنے عہدون پر ہمیشہ قایم رہینگے (۵) جب راہب سفر کرتے ہون تو کوی انہین راستہ مین تکلیف نہ دے (۶) جتنے گرجے اونکے قبضے مین ہین کوی اون گرجون کو اون سے نہ چھینے (۷) جو کوی ان حکمون مین سے کسی حکم کو بھی منسوخ کریگا اوسے خوب جان لینا چاہئے کہ اوسنے خدا کے قانون کو منسوخ کیا (۸) راہبون کے حاکمون اور معتقدون اور نوکرون اور متعلقون سے جزیہ نہ لیا جائیگا کوی اونہین اسباب مین نہ ستائے کیونکہ وہ کہین کیون نہ ہون خواہ سمندر مین ہون خواہ زمین پر خواہ مشرق مین ہون خواہ مغرب مین خواہ شمال مین ہون خواہ جنوب مین ہین اونکا محافظ ہون کیونکہ وہ اور تمام اونکا مال اس میرے قسم و عہد اور فرمان مین شامل ہی (۹) مسلمانون کو چاہئے کہ جو راہب امن سے تنہا پہاڑون پر رہتے ہین اون سے نہ جزیہ لین نہ عشر اور نہ جو اون کے پاس مال ہے اوس سے حصہ لین کیونکہ یہہ لوگ صرف اپنے بسر اوقات کے واسطے محنت کرتے ہین (۱۰) جب ارزانی ہو اور فضل تیار ہوجاے تو وہان کے باشندون کو ضرور ہے کہ وہ ہر ایک بیل مین سے ان لوگون کو کچھہ دین (۱۱) مسلمان لڑائی کے زمانہ مین بھی ان لوگون کو انکے مکانون مین سے باہر نہ نکالین اور نہ اونہین زبردستی لڑائین اور نہ انسے جزیہ طلب کرین یہہ گیارہ فقرے صرف راہبون سے متعلق ہین اور نہ آیندہ کے سات فقرے عیسائیون کے واسطے لکھے گئے ہین (۱۲) جو عیسای کہ اہل اسلام کے عملداری مین رہتے ہین اور اپنے تجارت اور دولت کے سبب سے جزیہ دینے کے

لیق ہین اونہین فی آدمی بارہ درہم سے زیادہ نہین دینا پڑیگا (۱۳) اوس نے خدا کے حکم کے موافق اس جزیہ کے سوا اور کچھ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہہ ہی جو لوگ خدا کے کتابون کی عظمت کرتے ہین اونکو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سے اونہین اپنے تحفہ دو اور ان سے گفتگو کرو اور اگر کوئی اونہین ستانے تو منع کرو (۱۴) اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے نکاح کرے تو مسلمان کو چاہئے کہ اوس کے امور مذہب مین دست انداز نہو اور اوسے گرجے جانے اور نماز پڑہنے سے باز نرکھے (۱۵) کوئی مسلمان عیسائیون کو انکے گرجونکی مرمت کرنیکے ممانعت نکرے (۱۶) جو کوئی اس فرمان کے برخلاف کام کریگا یا اوسکی کسی برخلاف بات کو یقین کریگا وہ گویا حقیقت مین خدا اور اوس کے نبی سے پھر گیا کیونکہ یہہ میرا عہد اونکے حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان عیسائیون سے جنگ نکرے بلکہ برخلاف اسکے اگر کوئی انسے لڑے تو اوسکی حمایت کرین (۱۸) اس فرمان مین مین حکم دیتا ہون کہ میری قوم مین سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کے خلاف کوئی کام نکرے۔

فہرست گواہان

علی ابن ابی طالب عمر ابن عدوی زبیر ابن العوام سعید ابن معاذ ابوبکر ابن قحافہ عثمان ابن عفان ابی طلق ابن مسعود فضل ابن عباس طلحا ابن خنظلہ طلق ابن عمر۔ بقلم سردار قایم مقام علی بن ابی طالب مزین بدستخط ونشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی۔

مورخہ ۳ محرم ۷ ہجری مین جرأت کرتا ہون کہ اس باب مین جو دلایل اور حالات لکھے گئے ہین اونسے ہر ایک منصف آدمی کو یقین ہو جائیگا کہ دوسرا الزام آنحضرت کی نسبت بالکل بے بنیاد اور دروغ ہے۔ فقط

مولوی الاسلام

کشمیر کا قحط

ملک کشمیر کو کی زمانہ مین جنت نظیر کہلاتا تھا اجکل کی حالت قحط کے سبب سے دوزخ کا ہم سفیر بن گیا ہی۔ تمام ملک مین قحط پھیلا ہی۔ جدہر دیکھیے اودہر واویلا ملک الموت کا بازار بالکل گرم ہی۔ کشمیر کے کہیتون وجنگلون مین ہزارہا زن ومرد نباتات کے جڑ ہین کہودرہے ہین تا اون اونکے کہانے سے تسکین ہو۔ مہاراجہ صاحب اگرچیکہ ایک کمیٹی مقرر کئے مگر اپنے کام مین ناکام رہے فقط

جنگ زولو

صاحب مدراس میل ایک پادری صاحب کے خط کا خلاصہ جو جنگ زولو کو چشم دیدہ لکھتے ہین سویون بیان کرتے ہین کہ ۲۲ جنوری کے صبح کو ایسا ندولہ مین فوج انگریزی و باغیان زولو کے ضیا مین ایک تیز جنگ ہوی اور آفتاب اپنے حدت وشدت تبلا رہا تھا اور میری سکونت رود لغلو کے کنارے اسکارسبرگ نامی مقام مین تھے اور سرحد نیٹال کے جانب ایک گہاتی سے لیکر میری اقامت گاہ تک دس لخطون کی مسافت تھی۔ میرے مسکن کے سوا اور وہان دو حویلیان تھین وے دونون باغیون کے سرحد کے قریب واقع تھین اور حویلیان مذکور لشکری ابواب کے لئے نہایت مفید رہنے کے باعث سرگردگان افواج میرے سے استدعا کئے کہ واسطے کاروبار فوجی کے اون حویلیون کو تحویل کردین چنانچہ اونکی درخواست کے بموجب ہر دو حویلیون کے سوائے مکان کو واسطے شفاخانہ کے تفویض کردیا ایک میری گہر جا گہر جو امتشی قدم

کی بلند اور بیس قدم کی چوڑائی و لمبائی تھی سو اوسکو اشیائے ماکولات و مشروبات کی حفاظت کے لئے دیدیا اور میرے اہل و عیال کو اور کسی طرف روانہ کردیا اور مین بیمارون و ڈاکٹر کے بیچ مترجم بن گیا۔

غرض علی الصباح ۲۲ جنوری کو ڈاکٹر کے ہمراہ واسطے ملاقات ایک پادری صاحب کے گیا اور تھوڑی فاصلہ سے ایک پہاڑی جو ۵۰ سو قدم کی بلند تھی چڑھا اثنائے راہ مین کسی نے ہمکو خبر دیا کہ رود لغلو کے دوسرے کنارے پر جنگ شدت سے شروع ہوچکی کوہ مذکور جو ہمارے سکونت گاہ اور نہر لغلو کے بیچا بیچ واقع تھا چڑھنے سے تمامی حرکات جانبین کے بخوبی ہمکو نظر آتی تھی۔ تین میل کے فاصلے پر ہمکو لشکر گاہ انگریزی دکھائی دیتا تھا۔ کوہ مذکور اور لشکر انگریزی کے درمیان ایک وسیع میدان تھا اور وہان تین قطار فوج کھڑی ہوئی تھی ایک قطار کا کونہ لشکر گاہ تک پونچا تھا اور دوسرے قطار کا کونہ نہر تک غرض حالت جنگ دیکھنے سے ایک وحشت طاری ہوتی تھی اس اثنا مین ملکی افواج کے چند سرخیل یکے بعد دیگرے نہو لغلو عبور کرکے ہمارے سکونت گاہ کیجانب مانند برق و باران کے آرہے تھے بائین طرف ہمارے چند ملکی سوار پرہ باندہے ہوے کھڑے تھے تھوڑے عرصہ مین کیا دیکھتے ہین کہ تینون قطار جو نہر و لشکر گاہ تک استادہ تھی آپسمین بایکدیگر قریب قریب ہوکے ایک مقام کے متصل ملگئے اس مقام مین قوم کافر جو فوج انگریزی مین شامل تھی اونپر زولیون نے گولیان مارنا شروع کردی بیس لحظون تک گولیون کا مینہہ برسا اور طرفین سے بوچھار ہوتی رہی بعد ازان حملہ آورون نے دو تکڑیون مین منقسم ہوے ایک لشکر گاہ کے جانب دوسرا نہر و کوہ کے طرف جسپر کہ ہم تماشا دیکھہ رہے تھے ہمارے اور کوہ کے جانب فوج زدلوچہہ ہزار کی تھی۔ باغیان مذکور تھوڑے تھوڑے فاصلے پر گولیون کا مینہہ برسا رہے تھے اور نہر کے قریب ایک مکہہ بھیڑ لڑائی ہوی اور باغیون نے نہر عبور کرنا چاہے اس مقام پر نٹیل کے چند لوگ جو قوم کافری سے تھے اونکے مزاحم ہوے آخرش اونکو بھی مار ڈالکر نہر عبور کئے اور نصف ساعت تک کنارے نہر کے اپنے کپڑے لتے درست کرلیکر پھر قصد جنگ کرنیکا کئے ایک جماعت کثیر ہمارے جانب اور دوسری تکڑی نہر کے قریب تھی۔ سرحد منٹیال پر ایک گھر کسی غریب کسانکا تھا اوسکو بھی باغیون نے جلاکر خاک کردیا اور ہمارے لشکر گاہ پر گولیون کا برسات شروع ہوا اور اونکے بدن پر کچھ لباس نہ تھا فقورے عرصہ مین اون باغیون کے جماعت پراگندہ ہوی اور چارون طرف منتشر ہوکے دہاڑا کرنا شروع کردی۔

ہمارے عسکر بیکس سولجر تاب مقابلہ نہ لاکے راہ فرار اختیار کی مگر کچھ فائدہ نہوا دشمن ہرنون کے شکار کے مطابق سب کو جان سے مار دیا اور چند باغیان ہمارے پرتوٹ آئے ہم افتان و خیزان اپنے مکانون کی راہ لئے اور پہاڑ سے نیچے اوترے اثنائے راہ مین میجر اسٹورڈ لنگ صاحب جو خیمہ استادہ کرکر مقیم تھے سو اونکے نہ وہ جمعے رہے نہ فوج۔

اور باغیون نے اسٹورڈ کے گھر کو لوٹ لیا اور سامان اکل و شرب کو بھی بچھوڑا اور بیمارون کو زندہ بچھوڑا اور جو مقید ہوے تھے اونکو جلاکر خاک کردیا ہرچند

ہمارے جان کی حفاظت کی تدبیر کرتے تھے اور چھپتے پھرتے تھے مگر کوی جاے امن کی ہمکو میسر نہ آتی تھی آخرش برسات شدت سے ہونے لگی مخالفون نے ہمارا پیچھا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی اور یہہ برسات تین روز پیہم رہا - اور موسلادہار پانی برستا تھا جس سے زولیون نے جنگ کرنے سے باز آگئے اور اپنے مکانون سے باہر نہین نکلے - از جریدہ مدراس

اخبارات تاربرقی

مندرجہ ۱۹ اپریل - شاہ برہمانے اپنے تمامی شورہ کونسل روبرو اطلاع اسبات کی دی کہ ابتک اسکو انگریزون کی دہشت یہہ ترغیب دیتی تھی کہ صاحبان انگریز کے شرایط مطلوبہ کو منظور و تسلیم کرلین - لیکن اسپر وہ بات آیندہ کے لئے نہ ہوگی اور نہ اسپر صاحبان انگریز کے ساتھ تجویز و راے مصالحت کے درباب ان سے کچھ گفتگو کیجاویگی یہان تک کہ اسکی سماعت بھی نہ ہوگی - سلطنت برہما کے وزراے کلان کے درمیان مین نارضامندی روز بروز مستحکم اور مضبوط ہورہی ہے - **پاے تخت روس** ۱۴ اپریل آج صبح کو شاہ روس کو قتل کردینے کے واسطے ایک کوشش بے سود ہوی اور قاتل گرفتار کیا گیا - فقط

زولوئون کو جنگ مین بڑی یافت ہوی

صاحبان انگریز کو کیپ مین بڑی سی شکست و ہزیمت ہوی سو اسمین بہت سا جنگی سامان زولوئی اشخاص کے ہاتھ لگ گیا اور اسکے سواے ایک صندوق بھی جسمین ۲ لاکھ روپیہ کی اسٹرلنگ بھری ہوین - اور اسیوقت ایک بنگ گھر سے حاصل کی تھین زولوئی کے ہی گیا یہان تک کہ کل رسد خوراک اور الات اور سپاہ کے جھولنے بھی زولیون نے نکال لئے - فقط

صدمۂ آتش زدگی اکیاب

حال مین جو صدمۂ آتش کا اکیاب مین بوقوع آیا اوسکی کیفیت مرقوم الذیل - اریکان نمبر ۳ مین طلوع ہوی سے میونسپالٹی کا بازار تاراج ہوگیا ہی اور میشرس اوزوارڈ اور جیکب کے کوٹھیان اور اطالی و واشنگٹن کے ہوٹلین اور نجم الدین اور عبدالقادر کے عمدہ سے عمدہ مکانات جل کر خاک ہوگئے گذشتہ شنبہ کو ۱۳۵۲ مکانات تاراج ہوے اور ۳ ہزار ۵۰۰ لوگ خانہ بدوش ہوگئے لیکن خدا کے فضل سے پانچ آدمیون سے زاید نہین ہوے مال و اسباب کا نقصان ۸ لاکھ سے ۵۰ لاکھ روپیہ تک اندازہ کیا گیا ہی - اور ہمارے راے مین بیشک ۴ روپیہ کا نقصان ہوا ہے فقط

رسیدز

ہم نہایت مشکور ہین ان حضرتون کے جنہون نے اپنے عالی ہمتی و دریا دلی سے قیمت منشور محمدی مطبع بحر الاسلام بنگلور کو روانہ فرماکر ممنون کیا -

جناب محمد انور خان صاحب سب سبشنت کنسرویٹر محکمہ جنگلات اجمیر مقیم میروارا ۴ عدد

جناب منشی عبدالمجید صاحب محرر مقیم بدایون ۴ عدد

جناب محمد علی صاحب بنگلور مقیم مچھلی بندر ۱ عدد

جناب امام خان صاحب مالگذار کانی وارا ۱ عدد

جناب ڈاکٹر کرامت اللہ صاحب بھاگلپور ۱ عدد

جناب حافظ احمد رضا خانصاحب عظیم آباد پٹنہ ۱ عدد

جناب شیخ سجاد حسین صاحب بھاگلپور ۱ عدد

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا -

SATARA
MAY 13
I. L. O.
MAY
JUN

جلد ۸ | بحمداللہ در تحقیق مذہبی | نمبر ۱۲
ظہور یافت ایدون برائے صلیب

منشور محمدی

۱۲۹۶

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم — با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد — توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل
فرمان رسولان سلف سانحہ مرفوع — توقیع خطائیت منشور محمد — توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تبجیل
چہ اخبار ماحی تثلیث شیاں — کہ دوخوار اقوال تثلیث شد — نوشتم سن عیسوے ایں چنین
تا کان متین دین حق را — منشور محمدی ست ضابط — تاریخ بہ بین وزبر بین

قابل اہتمام اخبار ہذا مع محمولہ لئے نظر کفایت حضرات مشتریان صحیح ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکا منظور ہو سال قیمت پیشگی سے اعلام فرماویں گے خواہ اور باب و سند قیمت و اخبار متعلق ساتھ ناظم مطبع الوہم ہو محکمہ ثانیہ ضلع ستارہ کے صاحبان ہم عالیہ قیمت بواسطہ یا دفتر جشیری مطبع ہذا میں ایلاغ فرمایا کریں بعد ایلاغ قیمت مابعد کو جو ہاتھ چند روز ہو نہیں سکتا جو اسکا ہون اول ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

مسدس

ہی حمد و ثنا اسی کو لائق — جو ایک ہی و وجہان کا خالق
ہر عیب سے پاک ہی خداوند — بی بی نہیں اسکو اور فرزند
صورتمین نہ خلق کے ہویدا — عیسیٰ کی نہ شکل سے ہی پیدا
کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا — ہم پر نبی کو اپنے بھیجا
جو جن و بشر کے پیشوا ہین — جو ہر دو سرا کے معتدا ہین
سرور ہین جو سارے انبیا کے — برتر ہین جو جملہ اصفیا سے
سبحان اللہ حبذا منشور — شاہونکو کیا ہی زیر و مقہور
توحید کو کھول کر بتایا — تثلیث کے نقش کو مٹایا
موسیٰ کی ہی جان جسنے تازی — عیسیٰ کی ہی روح کو تسلی
پر موسویونکو کیا ہی یادا — لب کھول سکینگے کب تمھارے
منشور محمدی کے آگے — منسوخ ہوے ہین سب صحیفے
اس نور خدا کے سامنے کب — رخشندہ ہون شمس اور کواکب

قایم ہی اسی کی نور باری — تا حشر ہی حکم اسکا جاری
پھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو — گھیر یکا یقین سب جہان کو

غزل نعتیہ

سنتا نہین سایل جہان کو لفظ نہین کا — دربار ہی شاہنشہ ختم نہین کا
حسکی یہ قلم اُرتہای کیا پر ہی امین کا — ہی عازم محفوظ ارادہ ہی کہین کا
دستور صمدی ہی یہہ وہ دستور عمل ہی — جس نامے پہ ثبت اُسکے ہو نقش نگین کا
طفلین ذبیحین ہی تو نے نہ جلائے — شاہد تیرے اعجاز پہ اقرار حنین کا
تنسیخ ہوی اونکی جو تھے صحف سماوی — یے جزیہ آیا جو وہ قرآن مبین کا
مولود سماوی ہو یہ یک لخت پس انداز — جب سیر زمین زادہ کیا عرش برین کا
نقویم کہن سے ہوے کیسے کتب وحی — رکھا نہ کوی نام چنان کا نہ چنین کا
ایفای مواثیق ہین وعدہ شکنونکو — تبلیغ تحیت ہوا کفارہ یمین کا

ہوتا نہین کیون جذبہ دل راہبر اطہر
ہر دم یہ گمان ہی نفس بازپسین کا

بقیہ مصنف رسالہ ثلثۃ الکتب کی بیخبری کا بیان

کہ وہی ذات اور صفات جبرئیل کے ہی کہ اس صورت مین نمودار اور متمثل ہوگئی ہی جیساکہ وہی وحدت وجود حق سبحانہ تعالی کے ظہور اور تمثل بصورت عالم مین کہتے ہین اور اسی طور سے ہوتا ہی متمثل ہونا روحانیات کا بصورت جسمانیات اور متمثل ہونا حق کا بصورت بشر اور متمثل ہونا بعض کمل اولیا کا بصورت متعددہ انتہی دیکھو مدارج النبوۃ مطبوعہ ۱۲۹۳ھ جلد ۲ صفحہ ۲۳ پس راقم کہتا ہی کہ جناب مسیح احکام ملکی کا غلبہ تھا جیسا قرآن سے ثابت ہی اور اونکی صورت مثالی جسکو شاہ عبدالقادر صاحب دیتے ہین کہ مصلوب ہوا ایسی ایک ہستی روحانی ہوگی جیسے موسی اور الیاس پہاڑ پر نظر آئے تھے - منہ سلمہ اللہ تعالی -

اور دوسری صورت مین ہی یعنے کوئی حواری اونپر فدا ہوگیا ہو تو اوسکے واسطے سے بھی مسیح ہی کو درجہ شہادت کا حاصل ہوگیا جو کہ مطابق روایت انجیل برنا باس کے یہود اتھا جیسے حضرت خیر المرسلین کو بواسطہ سبطین طیبین کے درجہ شہادت کا حاصل ہوا - اور اسکے ارتداد اور خاتمہ بخیر نہ ہونے کے ہمارے نزدیک کوئی دلیل قطعی نہین اور نہ عقل سلیم اوسکو تسلیم کرسکتی ہے کہ جو بارہ حواریون مقبول مین سے ہی اوسکا مآل کار بجانب نار ہوا اور انجیل لوقا کے روایت بابنہ چالیسی اور اور خودکشی یہودا کی کچھ بھی لایق لحاظ نہین ہی اسیواسطے کہ اونکا نبی ملہم نہونا اور اونکا غلطیان کرنا اظہر من الشمس ہے اب ہم پھر اسطرف رجوع ہوتے ہین کہ بیضاوی اور معالم اور جلالین اور مدارک اور تفسیر کبیر اور حسینی وغیرہ تمام تفاسیر مین اور قصص الانبیا کے مجلدات مین اس بارہ مین جو جو روایات مندرج ہین سب اہل کتاب سے ماخوذ ہین یا مستفید از

اہل کتاب کے کسی ایک روایت مین بھی بی معصوم سے نقل اس بارہ مین نہین ہی اور کسی کے سرے پر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہمکو نہین ملتا ہی پس حکم (تفاسیر اسلام مین بیان متعلقہ واقعہ صلیب اہل کتاب سے ماخوذ معلوم ہوتا ہی) اوسکا یہی ہی کہ لاتصدقوا اہل الکتاب ولاتکذبوہم - نہ ہمکو تصدیق قطعی کرنا چاہئے اور نہ تکذیب قطعی دیکھو بیضاوی مین ذیل آیہ متوفیک کے جہان یہہ لکھا ہی متوفیک نایما یعنے خدا تمکو وفات دینے والا ہی بحالت خواب از روے انہ رفع نایما ترجمہ کیونکہ ایک روایت یہہ ہی کہ وہ سوتے ہوے اٹھائے گئے

وہان یہہ بھی لکھا ہی او ممیتک علی الشہوات العائقۃ عن العروج الی عالم الملکوت - یعنے خدا تمکو مردہ کردینے والا ہی اون خواہشون سے جو فرشتون کے عالم تک چڑہنے کو مانع ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ قیل اماتہ اللہ سبع ساعات ثم رفعہ الی السماء والیہ ذہب النصاری یعنے موت دی حضرت عیسیٰ کو خدا نے سات گھنٹے بعد اسکے اونکو آسمان پر اوٹھالیا چنانچہ یہی ہے مذہب نصاری کا ہی دیکھو یہان توصاف مطابق قول عیسائیون کے موت کا اقرار ہی اور ذیل تفسیر ماقتلوہ وماصلبوہ کے لکھا ہی کہ خدا نے اونکو اوٹھ جانے کی خبر دی تب اونہون نے اپنے حواریون سے فرمایا کہ کون تم سے راضی ہوتا ہی کہ اوسکی شباہت میرے ہوجاوے پھر وہ مقتول اور مصلوب ہوجاوے اور بہشت مین داخل ہو چنانچہ ایک حواری اوٹھ کہڑا ہوا پس اوسے پھر خدا نے شباہت ڈالدی پھر وہی مقتول و مصلوب ہوگیا (مفسرین صحابہ و تابعین نے

واقعہ صلیب کے حالات اہل کتاب سے لیے ہین

اور ایک روایت ایک منافق حواری کی مصلوبی کی بھی ہے
اور ایک روایت ططیانوس یہودی کی مصلوبی کی ہی اور
ایسے خرق عادات کا زمان نبوت مین ظاہر ہونا کچھ بعید نہین
انتہی مترجما ملخصا پھر لکھا ہی کہ ایک فرقہ نصاری کا کہتا ہی
کہ انسانیت عیسیٰ کی مصلوب ہو گئے اور الوہیت عیسیٰ کی
چیرہ گئی اور اس قول پر تفسیر کشاف سے بیہقی حال کیا ہے
کہ نصاری کہتے ہین کہ عیسیٰ مین انسانیت اور الوہیت دونون
ہین یعنے باپ کی طرف سے الوہیت ہی اور ماں کی طرف سے
انسانیت ہی اور حسینی مین بھی لکھا ہی کہ اصح الشبہ کہ
عیسیٰ را بانواع حیل بدست آورند و در خانہ محبوس ساختہ
ہمہ شب پاس داشتند و علی الصباح مجتمع گشتہ مہتر خود
را کہ یہودا نام داشت بیرون خانہ فرستادند تا عیسیٰ را
بیرون آرد حق تعالی عیسیٰ را دران شب بآسمان بردہ بود
و ہمین کہ یہودا دران خانہ در آمد عیسیٰ را ندید و حق سبحانہ تعالے
شبیہ عیسیٰ را بر وافگند چون بیرون آمد و خواست کہ بگوید
کہ عیسیٰ در نیجا نیست در روے آویختند و ہر چند گفت من فلان
کسم و استغاثہ کرد بجاے نرسید و ار دارش در آویختہ
تیر باران کردند۔ اور تفسیر عباسی مین بھی مکر اللہ کی تفسیر
مین قبل قطبا نوس کو لکھا ہی اور لکن شبہ لہم کی تفسیر
مین بھی عباسی مین اوسے قطبا نوس کا شبیہ بن
جانا درج ہی اور جلالین مین بھی ان دونو (**تفسیر کبیر
مین بقول ابن عباس بہوت حوارین
کا اقرار ہی اور واقعہ صلیب شرح وبسط
سے مرقوم ہی**) مقام پر یہود کی ایک ساتھی اور
رفیق کے قتل کو لکھا ہی یہودا خواہ قطیانوس کا نام نہین
لکھا اور معالم التنزیل مین ذیل آیہ خیر الماکرین کے ابن عباس
کی روایت سے کلبی کا قول یہہ بھی لکھا ہی جو عراییس سے بروایت
وہب اوپر منقول ہو چکا ہی اور یہودا کا عذر اور تیس روپیہ لینا
اور اوسیکا شبیہ ہو جانا اور حواریون کا ہر ایک زبان بولنے
کا معجزہ یہہ سب لکھا ہی اور متوفیک کے ذیل مین ابن طلحہ کی
روایت ابن عباس سے جو بقول شاہ ولی اللہ مندرج فوز
کبیر کے اصح التفاسیر ہی وہی ممتیک کی روایت باستدلال
یتوفیکم ملک الموت الذی وکل بکم کے لکھی ہے اور پھر لکھا ہی

فعلی ہذا التاویلان احدہما ما قالہ وہب نومی اللہ عیسیٰ ثلث
ساعات من النہار ثم احیاہ و اما قولہ الیہ وقال محمد ابن اسحاق
ان النصاری یزعمون ان اللہ تعالی توفیہ سبع ساعات
من النہار احیاہ و رفعہ الیہ ترجمہ یعنے اس قول پر اسکے
دو تاویلین ہین ایک اون مین سے وہی جو وہب نے کہا ہی
کہ خدا نے عیسیٰ کو تین دن مین موت دی پھر اونکو زندہ کیا
پھر اونکو اپنے پاس اوٹھا لیا اور محمد ابن اسحاق مورخ
نے لکھا ہی کہ نصاری خیال کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے سات
گھنٹے دن مین اونکو موت دی پھر اونکو زندہ کیا اور موت
دی اور دوسری تاویل وہی (**تفسیر کبیر مین بھی موت
مسیح کا اقرار ہی اور حالات مکاتبات انا جیل
کے مذکور ہین**) وہی ضحاک اور ایک جماعت مفسرین
کا قول ہی کہ آیت مین تقدیم و تاخیر ہے **ف** راقم کہتا
ہی کہ وہب کی مراد بھی ثلث ساعات من النہار سے وہی
نصاری کا زعم معلوم ہوتا ہی کیونکہ شخص مصلوب بروایت
اناجیل بروز جمعہ بعد زوال کے جان بحق ہو گیا اور اسی روز

شام کو دفن ہوا پس شاید وہب کا قول مختار و معتقد بھی ہوگا
کہ ایک پہر دن موت رہی اور دفن کے بعد سے پھر حیات مسیح
کو حاصل ہو گئی اگرچہ حواریون کو تیسرے دن اتوار کی صبح کو
حیات سے اطلاع ہوی ہو اور ابن اسحاق نے تو مذہب نصاری
کا نقل کیا ہی جسکو بیضاوی اور تفسیر کبیر مین خود ابن اسحاق کا
مذہب مقرر دیا ہی خلاصہ راقم کی یہہ عرض ہی کہ یہہ سب بیان
اہل کتاب کا ہی نہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسپر یقین
لانا ضرور ہو اگرچہ حسب تقریر ہندی شاہ عبد القادر کی صورت
مثالی عیسوی ہی کی مصلوبی اگر جان لیجاوے تو کوی قباحت
عظیم لازم نہین آتی پھر ذیل آیہ یعنی شک منہ کے لکھا ہی کہ کلبی نے
کہا اونکا اختلاف قتل عیسی مین باین طور ہی کہ یہود کہتے ہین
ہمنے اونکو قتل کر ڈالا اور ایک فرقہ نصاری کا کہتا ہی کہ ہمنے
قتل کیا اور ایک فرقہ نصاری کا کہتا ہی کہ نہ اونہون نے
بلکہ اونکو خدا نے آسمان پر اوٹھالیا ہماری آنکہون دیکھتے اور
عزیز احکیما کی تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود سے خدا نے یہہ انتقام
لیا کہ ضطیوس (تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ مسیح کی
انسانیت بوقت صعود کے تخلیل اور فنا ہو گئی
اور انکو ثواب عظیم حاصل ہوا) ابن اسیستاوس
رومی کو اونپر مسلط کیا پس اوسنے اونکا قتل عظیم کیا اب
یہان پھر تفسیر کبیر سے امام المتکلمین فخر الدین رازی کی تحقیق
بھی لکھدینا پر ضرور ہی وہ من النصاری الی اللہ کے ذیل مین
لکھتے ہین کہ یہہ طلب بضرب اخیر عمر مین بھی جب یہودی اونکی
مار ڈالنے کو جمع ہو گئے چنانچہ یہان چند احتمال ہین اول یہہ
ہی کہ یہود نے جسوقت قتل کے درپے ہوے اور حضرت عیسی اونسے
بھاگتے پھرتے تھے تب بارہون سے فرمایا کہ کون تم مین سے
(صلیب کی نسبت فخر الدین رازی کے
احتمالات اور اشکالات اور اونکے جوابات
کا بیان) پھر ذیل واللہ خیر الماکرین کے لکھا ہے کہ
خدا کے داؤد نبی کی چند صورتین ہین پہلی صورت تو یہہ ہے کہ
یہود اس شاہ نے اوس جناب کا قتل کرنا چاہا حضرت
جبرئیل نے جو کسی دم اور کسی لحظہ مسیح سے جدا نہوتے تھے
یعنے روح القدس نے اونکو ایک مکان مین داخل کر کے ایک
روزن سے نکال لیا اور اونکی شباہت اور پر تیر چکے
تھے وہی گرفتار ہوا اور صلیب پای پس حاضرین تین فرقے ہو گئے
لسند کرتا ہی کہ بہشت مین میرا رفیق بن جاوے اور اسپر
میری شباہت پر جاوے پھر وہ بجاے میری قتل کیا
جاوے چنانچہ ایک نے اون مین سے اس امر کو قبول کیا اور
نصاری اپنی انجیل مین ذکر کرتے ہین کہ جب یہود نے عیسی کو
پکڑ لیا تو شمعون نے اپنی تلوار نکال کر کسی بڑے ایک احبار
کے غلام کا کان اوڑا دیا چنانچہ حضرت عیسی نے اوسکے کان
کو پھر لگا دیا وہ جیسے کا تیسا ہو گیا اور شمعون کو منع کیا خلاصہ
غرض طلب بضرب سے حواریون کا اقدام ہی شر کرنے پر اور اس
جناب سے انتہی ملخصا و مترجما پھر ذیل آیہ فاکتبنا مع الشاہدین
کے ابن عباس کا قول مختار شاہدین سے اپنیا لکھا ہے
ایک آیہ یعنے ولتسئلن المرسلین کے استدلال سے اور لکھا
ہی کہ خدا نے اونکی دعا مستجاب کی اور اونکو نبی اور رسول
بنا دیا پھر اونہون نے مردے جلاے اور جو حضرت مسیح نے کیا
تھا وہ سب کچہ کہا انتہی مترجما ملخصا دیکھو یہان نبوت حواریین
کا صاف اقرار ہے لیکن راقم کہتا ہی کہ یہہ بھی ابن عباس
کو بنی اسرائیل سے پہونچا ہی نہ حضرت مہبط وحی الہی سے

در بیان انچہ نصاری بر مسلمین اعزہم اللہ تعالی عیب می گیرند از کتاب تحفۃ الادیب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم کان اللہ لہ

منجملہ عیوب جو نصاری اہل اسلام پر رکھتے ہین یہہ کہ صلحاء اہل اسلام نکاح کرتے ہین بخلاف اہل عبادت نصاری کے کہ وہ نکاح نہین کرتے **جواب** اسکا یہہ کہ تم (ای نصاری) اپنے دین مین متعلق اسمعیات پر ہو کہ داؤد علیہ السلام نبی بادشاہ تھے اور باجماع فریقین منزلت نبی کے مرتبہ ولی سے اعلی ہے اور توراۃ مین موجود کہ داؤد علیہ السلام نے سو عورتون سے نکاح کیا تھا اور انسے لڑکے اور لڑکیان پچاس سے بھی زیادہ پیدا ہوین - اور سلیمان علیہ السلام نے سو عورتین کی تھین جیسے توراۃ مین موجود و ثابت ہی اور درباب توراۃ تمہارا یہہ اعتقاد ہی کہ وہ حق ہے اور منزل من عند اللہ اور اسیطرح جمیع انبیا علیہم السلام نے بجز عیسی و یحیی بن زکریا علیہما السلام کے نکاح کیا تھا اور صاحب اولاد تھے اور توراۃ مین موجود ہی کہ انسان کے لئے موافق اپنی قدرت نفقہ اور کسوت کے حلال ہے جتنی عورتین چاہے انسے نکاح کرے اور ای معشر نصاری تم نے باوصف اسکے کہ اللہ نے توراۃ و انجیل مین نکاح کو مشروع فرمایا ہے اجازت نکاح کی ندی اور متمسک تمہارا اسباب مین قول پاولس کا ہے جو بنا بر زعم اوائل نصاری وہ بمنزلہ ولی کے ہی اسنے تمہارے لئے حکم کیا ہے کہ کوئی مرد سوا ایک عورت کے نکاح نکرے جب وہ مرجاے تو دوسری عورت درعوض اسکے کرے اور اجازت اسکو (اس ترتیب پر) تین ہی عورتون تک ہی اور اسنے قسیس کے واسطے یہہ حکم کیا ہی کہ سوا ایک کنواری عورت کی دوسری نکرے اور خاوند دیکھی ہوی عورت قسیس کو جایز نہین جب وہ کنواری مرجاے تو نکاح ثانی قسیس پر حرام ہے (یہان سے) خوب ظاہر ہوگیا کہ دین تمہارا درباب تزویج باطل ہے جبکا نادان وجاہل اعتقاد کرنے لگے اور اولیاء مسلمین پر اس باب مین عیب رکھا ولاکن تمہارے عالم جانتے ہین کہ یہہ حلال ہے اور کتابون مین منصوص و درآن حالیکہ اللہ تعالی نے اہل اسلام پر ساتھ آسانی کے منت فرمائی ہے تو درباب تزویج اونکی یہان مشقت نہین اور انکے لئے انکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح کرو اور نسل بڑہاؤ تو اہل اسلام اس تناکح و تناسل مین بوجہ بجالانے حکم اپنے نبی کے مثاب و ماجور ہین - اور منجملہ عیوب جو نصاری اہل اسلام پر رکھتے ہین اختتان ہے یعنی اہل اسلام کا ختنہ کرنا تو نصاری سے کہا جاوے کہ انجیل مین خود موجود ہے کہ عیسی علیہ السلام مختون تھے اور جون کہ مسیح کا اسمین ختنہ ہوا ہے وہ تمہارے یہان بڑا دن عید کا ہی پھر تم کیونکر مسلمانون پر انکار کر سکتے ہو تمہین کیا ہوگیا کہ تم تعظیم اپنے نبی کی فعل کی نہین کرتے اسکے ساتھ تم معتقد اسکے بھی ہو کہ ابراہیم علیہ السلام اور جمیع انبیا علیہم السلام مختون تھے اور خدائے تبارک و تعالی نے انکو ختنہ کا حکم (جیسے توراۃ مین ہی) فرمایا تھا تم اسکو معیوب جانتے ہو اور اسکا گناہ تم پر بھی کسلئے کہ تمنے اول تو سنت اپنے نبی کی چھوڑی اور جمیع انبیا علیہم السلام کا خلاف کیا اور اس فعل پر عیب رکھا اور جو

کوئی فعل انبیا علیہم السلام پر جسکو اونہون نے مشروع فرمایا ہی
عیب رکھا تو اسنے اللہ اور نبیون کے ساتھ کفر کیا اور منجملہ عیوب
انکے اہل اسلام کا یہہ اعتقاد کہ اہل جنت مین خورد و نوش
ہوگا تو جواب اسکا یہہ کہ متا نے چھبیسوین فصل مین اپنی
انجیل کے کہا ہی (۲۹) عیسی علیہ السلام نے جس رات
انکو حسب زعم نصاری یہود نے پکڑا ہی کہا نا کہاتے ہوے
کہا کہ اسکے بعد مین کچہ نہ پیونگا مگر جنت مین مارکوس نے
بھی چودہوین فصل مین اپنی انجیل کے (۲۵) اسیطرح
کہا ہی لوقا نے بائیسوین فصل مین انجیل کے کہا (۳۰) عیسی
علیہ السلام نے حواریون سے کہا تم میرے ساتھ میز پر جنت
کے کھاوگے اور پیوگے (اور علماء نصاری جانتے ہین کہ آدم
علیہ السلام نے درخت منہی عنہا کو جنت مین معہ اپنی بیوی
حوا کے کہایا ہی اور یہی سبب زمین پر ان دونون کے
اترنے کا ہوا اور یہہ منصوص توراۃ و انجیل ہے) پھر کیونکر جہال
نصاری انکار کرسکتے ہین کہ جنت مین کھانا پینا نہ ہوگا -
نصاری اس باب مین یہہ تاویل کرنے لگتے ہین کہ جو کہا ہے
اور پیوے لابدی کہ فضلہ اسکا پیشاب و پاخانہ بھی ہو حالانکہ
جنت اس سے پاکیزہ ہی انکو خبر اسکی نہین کہ ہمارے نبی محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بڑے حکیم تھے آپ نے ہمین خبر (بحکم
خدا) یہہ دی ہے کہ جو جنتی کہاوینگے اور پیوینگے وہ پسینا
ہوکر نکل جاویگا جسکی خوشبو مشابہہ بمشک ہوگی اور جنتی
جنت مین پیشاب و پاخانہ نکرینگے اور انکے دہان و بینی سے
ریزش نہ ہوگی اور جمیع کتب (سماویہ) اور رسول (اللہ)
کی اسپر اکھتے ہو رہے ہین کہ جنت مین انواع میوہ جات
کے اور اقسام پرندون کے گوشت کے موجود ہین اسکے سوا
جس جسکے نفوس خواہش کرین اور آنکہ اسکی دید سے لذت
اٹھاوے جنت مین موجود جو جنت مین داخل ہو و باوصف
اسکے ان لذات سے محروم رہے وہ (درحقیقت) معذب
ہی اور عیش اسکی ناخوش خدا اس اعتقاد سے ہمین بچاوے
کسلئے کہ انکا یہہ اعتقاد ملحدون کے قول سے موافق ہو رہا ہی
ملحد یہی کہتے ہین کہ نعمت پانا لوگونکا بعد موت کے صرف
روحون کے ساتھ بلا جسم کے ہی اور اسی پر وے جسدون
کے زندہ ہونیکا انکار کرتے ہین اور نصاری اگرچہ صراحت
اس قول کے ساتھ نکرین تاہم لازم انکے قول کا یہہ کہ
جنت مین جسپر تنعم ہوگا وہ مجرد ارواح ہین اجسادکے لئے
کوئی نعمت ساتھ غذا کے نہ ہوگی جسکا قوام اللہ تعالی نے
اسکے ساتھ رکھا ہی اور یہہ دعوی خلاف معقول اور منقول
کے ہی - اور منجملہ عیوب انکا اہل اسلام کا قول کہ جنت
مین قصور و جواہر وغیر ذلک ہین - نصاری سے یہہ کہا چاہیے
کہ تمہارے یہان ایک کتاب ہی جسکا نام ہے نوادر القدیسین
درباب قصہ جوان انجیلی (یوحنا) کے (اسمین لکھا ہی)
کہ ایک دن دو جوانون گذرا جن پر ریشمی لباس تھا اور
ان دونون کے ساتھ خدمت گار و سواریان تھین تو
ان دونو نکو جوان نے جہنم یاد دلائی اور انکو تہدید کی تا انکہ دونون
نے جاہ دنیاوی کو ترک کیا اور اپنے مالکو اپنے خادمون
پر تصدق کر ڈالا اور یوحنا کے ساتھ ہولئے جب ایک
مدۃ اسپر گذری تو ان جوانون کے خادم معہ لباس
فاخرہ و خدام و مراکب ان کے روبرو سے گذرے
جوانون کو کمال حزن ہوا اور اپنی نعیم دنیا کے فوت ہونے
سے نہایت نادم ہوے اور شدت اس ندامت کا

ان پر زیادہ ہونے لگا یوحنا نے اسکے حال سے اسکو سمجھا
اور اسنے کہا کہ آیا تم اپنی نعمت دنیاوی کے فوت وزایل
ہونے سے نادم و محزون ہو جوانون نے کہا ہان ہم بغیر
اسکے صبر کرنہین سکتے یوحنا نے اسنے کہا کہ میرے پاس جنگل
کے چند پتھر اٹھا لاو جب وہ لے آئے تو ایک کپڑے مین
انکو رکھا اور جب انکو کپڑے سے نکالا تو وہ سب پتھر
جواہر نفیسہ تھے اسنے کہا کہ انکو بازار مین لے جاؤ اور انکو
فروخت کر اسکے درعوض اپنے پہلے مال سے زیادہ خرید
کرلو لاکن تمکو جنت مین کوی حصہ نہ ملیگا کیونکہ تم نے
اس دولت فانی کے عوض جنت کے حصہ کو بیچ ڈالا یہہ
اسی حال مین تھے کہ دفعتہً چند لوگ اپنے کسی مردہ کو
لئے حاضر ہوے اور جوان یوحنا سے اسکے زندہ ہونے
پر درخواست کی جوان نے کہا ای مردے اللہ کے حکم سے
اٹھ کھڑا ہو تو مردہ زندہ ہوگیا جوان نے اس مردہ سے
کہا کہ نعیم جنت سے جوان دونون جوانون سے فوت ہوا
اسکی انکو خبر دیجیو مردہ نے (جو زندہ ہوا تھا) کہا کہ ان
دونون کے لئے جنت مین قصر جواہر کے رنگ برنگ کے جنکا
طول اس اسقدر ہی مہیا تھے جب دونون جوانون نے
اسکو سنا تو مین توبہ کی اور سارے اشیاء کو ترک کر
جوان یوحنا کی دین عیسی پر پیروی دم مرگ تک اختیار
کی اور تمہارے (نصاری کے) یہان اسی کتاب مین
یہہ بھی لکھا ہی کہ فلاریان جو نصاری مین صلحاء قدیسین کبار
سے ہی اسکے یہان ہر روز فرشتے طعام جنت کو سونے
کے طبقون مین لئے ہوے آتے تھے جنپر ریشمی کپڑے
اوڑھے ہوے ہوتے اور ان کپڑون پر انوار مختلف
رنگ کے ہوتے پھر تم کیونکر انکار کرسکتے ہو کہ جنت مین آلات
سونے کے اور لباس ریشم کے اور کھانا نہ ہوگا قطع نظر منقولات
کتب نبویہ کے اسباب مین یہہ قصہ تم پر حجت ہی جسکی صحت
پر جمیع عقلاء شرعیین متفق ہین ولاکن تم جاہل قوم ہو
اور کتاب مذکور کے قصہ سنتون مین یہہ بھی لکھا ہی کہ
فرشتے اسکے یہان ہر روز اسقدر طعام جنت کو لئے آتے
کہ صبح و شام کے کھانے کے برابر ہوتا اور جبکہ ایک مرد
صالح جو حسب زعم نصاری قدسی کبیر ہے اور معروف
بہ پاولس اسکے یہان آیا تو سونے کے برتنون مین مضاعف
کھانا معمولی کھانے سے جنت سے آیا جو مناویل حریر سے
ڈھکا ہوا تھا کتب نصاری مین اس قبیل سے بہت باتونکا
ذکر کیا ہے ہمنے بخوف طوالت اونکو چھوڑ دیا۔ اور منجملہ عیوب
جو مسلمانون پر رکھا جاتا ہی یہہ کہ نام اپنے نام انبیا علیہم
السلام پر رکھتے ہین اسکا جواب یہہ کہ تم کیونکر اسکا انکار
کرسکوگے حالانکہ ہمارا نام رکھنا انبیا علیہم السلام کے نامونکے
ساتھ بوجہ اسکے کہ وے بھی جنس بنی آدم سے ہین بر سبیل
تبرک ہی تم اپنی نفوس پر اسکا کیون انکار نہین کرتے
جو فرشتون کے نام پر مثل جبرئیل و میکائیل و
میخائیل کے اپنے نام رکھتے ہو۔

حاشیہ

اور منجملہ عیوب جو نصاری اہل
اسلام پر رکھتے ہین ذبح ہی اور مقولہ اسکا یہہ کہ کھانا
گوشت کا جاہے گلی گھوٹے جانور کا ہو یا مذبوح کا دونون
برابر ہین ان مین کچھ فرق نہین اور علماء نے جو بیان ذبح
اختیاری و اضطراری مین تطویل کی ہی اسپر بہت ہنسی
ہین حالانکہ نصاری نے گلی گھوٹے کے کھانیکا جواز کتاب

کیا ہی ان پر وہ حرام ہی جیسے مسلمانون پر حرام ہی اور یہہ بات پندرہوین فصل کے (سطر ۲۹-۲۸) مین قصص حوارئین کے مبین ہی نصاری مین بحث واختلاف دربارہ اسکے ہونے لگا کہ آیا شریعت موسوی کو ہم تمسک کیا کرین یا اسکو چھوڑدین پھر ایک مجلس خاصۃ اسباب مین مابین حوارئین واوایل نصاری کے منعقد ہوے اور یہہ مجلس موسوم بہ مجلس ہے یا موسوم بہ مشورۂ اولی مجلس مذکور نے بنا برنصیحۃ یعقوب باجا کموالحوار کے کئی ورق نصاری کے پاس انطاکیہ اور جمیع شہرون مین لکہی اور اوراق مذکورہ محتوی اس تنبیہ پر تھے روح القدس کے اور ہمارے یہہ راے ہی کہ تم پر اس سے زیادہ بوجہ کو نہ رکہین جسکا بجالانا لابدی ہی - جو حلال نور کہ بتون کے لئے ذبح کیا جاے اور خون اور گلا گھونٹا اور زنا ان اشیاء سے تم ممتنع رہو جب تم نے اپنے نفسون کو اس سے بچا رکہا تو تم نے بہت بھلا کام کیا اور تم بخشے جاؤ اگر کوی نصاری یہہ کہے کہ خون وگلی گھونٹے کا کہانا کوی بری چیز نہین اسسے کہا جاے کہ یہہ کیونکر بری نہ ہو حالانکہ اسکو اور زنا کو سطر واحد مین لکہا ہی اور اسیطرح پہلی کتاب توراۃ کے نوین فصل سطر (۶ - ۵ - ۴) مین مسطور ہے اللہ تبارک وتعالی نے نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ لوگون پر خون کا کہانا حرام ہی کسلئے کہ خون حیات ہی اور قتل نفس حرام اور بدلہ قاتل کا قتل ہے اور اسکے بعد مخلوق کو جایز نہین کہ جو ان پر حرام ہو اسمین فرق کرین اور یہہ کہنا ضرور نہین کہ یہہ بری اور یہہ چھوڑی - تم الشرح فقط

دربیان ثبوت نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنص تورات والنجیل وزبور وبشارات انبیا بہ بعثت پیغامبر ما ولقاء ملت او تا آخر زمان از کتاب تحفۃ الارب فی الرد علی اہل الصلیب مترجم از مفتقر الی اللہ الکریم عبد العظیم ناگپوری کان اللہ لہ

ثبوت نبوۃ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر کتاب مین جسکو خداے تعالی نے نازل فرمایا ہے ثابت ہی اور جمیع انبیا علیہم السلام نے اپکے ساتھ بشارت دی ہی فصل سولہوین (۱۲-۷) کتاب اول تورات (توراۃ کے پانچ کتابین ہین اور ایک سفرین جمع ہوے ہین) جب ہاجرہ سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے بہاگ نکلین اس رات ایک فرشتہ کو دیکہا کہ کہہ رہا ہے ای ہاجرہ تو کیا چاہتی ہے اور کہان سے آرہی ہے کہنے لگین مین سارہ سے بھگی آئی ہون فرشتہ نے کہا کہ تو سارہ کی طرف پھر جا اور اسکی فرمانبرداری کر اللہ تعالی تیری ذریۃ کو زیادہ کردیگا اور عنقریب تو حاملہ ہوگی اور ایک لڑکا جنیگی جسکا نام اسماعیل ہوگا کسلئے کہ خداے تعالی نے تیرے خشوع کو سن لیا ہی اور تیرا فرزند لوگون کی آنکہہ ہوگا اسکا ہاتھ سب پر ہوگا اور تمام کے ہاتھ خضوع کے ساتھ اسکے جانب کشادہ رہینگے اور اسکا حکم برے حصہ مین دنیا کے جاری ہوگا انتہی نص التورات اور یہہ معلوم ہے کہ اولاد صلبی اسماعیل علیہ السلام کے معظم دنیا مین متصرف نہ تھے اس عبارت سے اشارہ ذریۃ عظیم اسماعیل

علیہ السلام پر ہی وہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیونکہ دین اسلام اکثر مورت زمین اور اہل زمین پر غالب ہوگیا اور آپکے امت مشارق و مغارب ارض مین مالدار ہوگئے اس امر کو علماء یہود اور اونکے جاہیر خوب جانتے ہین ولاکن اسکو عوام سے چھپاتے ہین باقی آیندہ

موجودہ حالات جنگ افغانستان

ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ متواتر دو تین ہفتون سے جو تار برقیین کہ کابل پر فوج انگریزیہ پیشقدمی کرنے کی بابت لگاتار چلی آرہی تھین سو اس ہفتہ مین اسبات کی تردید ہوچکی ہی فوج انگریزیہ کی کابل پر پیشقدمی ہونی قابل یقین ہی یعنے ثابت نہین ہوتی ہی بلکہ دراصل یہ بات اس ہفتہ کی تار برقیون سے ثبوت کو پہونچتی ہی کہ صاحبان انگریز نے امیر یعقوب خان سے صلح کے بارہ مین بات چیت کرنا پھر شروع کردی ہی اور امیر موصوف الصدر سے خواستگار اس امر کے ہونے والے ہین کہ وہ انگریزی وکیل جو کابل کو صلح و مصالحت کے مادہ مین گفتگو کرنے کے لئے روانہ ہوگا اسکے ہمراہ ایک فوجی بدرقہ انگریزی بجہتہ حفاظت اسکے رہنے کی بھی اجازت حاصل ہووے مگر اسبات کو امیر یعقوب خان موصوف کا تسلیم کرلینا یون ہی یعنے ناممکن پایا جاتا ہی۔ صاحبان انگریز کی جانب سے برتن واحد انکے وکیل کی سمت کابل روانہ کئے جانے مین اندیشہ اسبات کا ہی کہ مبادا صاحبان افاغنہ وکیل مذکور کو فریب اور دہوکہ سے طلب کرکے اسکا صفایا کردین کیلئے کہ افغانیون کیطرف سے اسکا قتل سرزد ہونا کچھ نہوگی اور اچھنبا بات نہین ایسے فریب آمیز واردات ابتک ایک دو کس حساب سے نہین کئی مرتبہ ہوچکی ہین اور طرفہ یہہ کہ کتنے ایک دن سے جو سنا ہوا ہے بیٹھے ہین پس اپنا غضب و غصہ اوسی پر چھاڑدین تو عجب کیا خیر پہلے اس سے یا تو یہہ شور شور ہی تھی کہ امیر یعقوب خان موصوف آپ سے آپ جلال آباد کو صاحبان انگریز سے صلح واشتی اختیار کرنے کو آتے ہین مگر اب اسکے برخلاف یہہ خبر ملی کہ امیر کابل کا ارادہ معلوم مگر انگریزی وکیل صاحب آپ کابل کا رخ کرتے ہین پس اب دیکھنا کہ شرائط صلح کس قبیل کی مقرر ہوتی ہین لیکن طرفہ یہہ بات تو ہی ؎

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ ۔ وگر جنگ جوئی ندارم درنگ

مقدمہ مصر سنے

اس ہفتہ مقدمہ مصر قاہرہ کے بارہ مین کوئی تازی تار برقی نہین آئی مگر ہمراستا فورڈ نارتھکوٹ نے یہہ بیان کیا کہ انگریزی کمشنر کو واسطے درستی انتظام صیغہ مالگزاری سلطنت مصر کے مقرر ہوکر روانہ ہوا تھا سو اسکو حضرت خدیو معظم مصر نے معزول کردیا اور وہ اب اپنے عہدہ پیشین پر واپس آجائیگا پس اسبارہ مین ہمارا قیاس یہہ ہی کہ اوس سے یہہ بات صاف ظاہر ہوتی ہی کہ سلطنت انگریزیہ نے سلطنت مصر کے معاملات مین مداخلت دینے سے ہاتھ کھینچ لیا ہی مگر کچھ ہی ہو جناب خدیو معظم الیہ بے مداخلت دوسرون کے اپنی سلطنت کا آپ ہی انتظام کرلینا پایا جاتا ہی مگر معلوم نہین کہ اس مقدمہ مین اعلاحضرت شہنشاہ اسلام پناہ روم کیا فیصلہ دیتے ہین فقط۔

مقدمہ برہما پر کان رکھنے

اس ہفتہ کی تار برقیات سے جدید مشاہدہ ہوگا کہ

جنگ پر تلے ہوے تیاریان کرتا پایا جاتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ ہمچو مادیگرے نیست سمجھ کر بڑے لڑاکے کیطرح اکیسر آگے پیچھے سے نکل گیا ہی چنانچہ دیکھنے کہ انگریزی جہازات جنگی کو اوزار دینے کے لیے غیر ممالک سے اخیر ماہ جون تک آلات تازہ پہنچ ولا دینے کا ٹھیکہ دیا ہی اور انگریزون کے راستہ کو بند کر دینے کے لیے کشتیون کو پہرون سے لدے ہوین تیار رہنے کا حکم کیا ہی غرض کہ ہوی بات یہہ ہی کہ جدید شاہ برہما صاحبان انگریز کے ساتھ جنگ و مقابلہ کرنے کے لیے تنے ہوے بیٹھا ہی اور اسکے مزاج مین اسقدر جرأت جو پیدا ہوی ہے سو اسکو شاید چین سے امداد پہنچنے کی پہ ایک امید اور دار رس ہوگی اور اسی سبب سے تو وہ اوچھل کود کر ایسے گاو زوریان اور لمڈ ازیان کر رہا ہی

مقدمہ جنگ زولو پر بھی خیال رکھیے

تار برقیہاے آمدہ ہفتہ حال سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ جنگ زولو کا تار تو تا ہنوز ہنوز سلسلہ اسکا جاری ہے چنانچہ ایک جنگ جو وہان بوقوع آئی اسمین بہت سے انگریزی افسرون اور فوج کے سپاہو کا زولو دن کے ہاتھ سے صفایا ہوگیا قوم زولو حقیقت مین جنگ بڑی درستی و ثابت قدمی سے کر رہی ہے - اکثر معرکون مین زولوی اشخاص فوج انگریزیہ کو نقصان کے ساتھ شکست و ہزیمت دے رہے ہین اور یہہ بڑی حیرت کی بات ہی کہ صاحبان انگریز جیسے افسران زیرک و فہیم سرکش مردمان زولو کو اپنے مشہور و کارگر تدابیر کے لوہے مین نہین جکڑتے اور نہ اپنے جنگی کریتون کے ہاتھ تبلا کر انکی گردن مروڑے ہوے ایکدست چھکے چھوڑاتے ہین صاحبان انگریز کو دیکھو اور ان وحشی و ناتجربہ کار مردمان قوم زولو کو کہ انکے سامنے اونکا کچھ وجود بھی ہی صاحبان انگریز انکے نظر کرتے ہوے ایک عقل و دانش کے پتلے ہین اور وہ وحشی لوگ انکے مقابلہ مین گویا بیوقوفی کے مصنعے یا این انگریز جیسے منکرون کا لوہا نہ ماننا تعجب کی بات ہی چنانچہ دیکھئے کہ باوجود ولایت سے فوج کثیر کیپ پر روانہ ہونے کے تا ہنوز زولوی لوگ ہی میدان مارے ہوے گوئے لکے ہین حاصل کلام سلطنت انگریزیہ دینولا ہر چہار طرف سے ایک گرداب مصیبت و مشکل مین پھنسے ہوی ہے اور حق پوچھو تو اسی کا رگر اور حوصلہ ہے جو کمال استقلال کے ساتھ ہر ایک طرف اپنی کارروائیون کو پورا کر رہی ہے اگر دوسرے کسی سلطنت پر ایسی مشکل پیش آوے تو کبھی کا اسکے چولین ڈھیلی ہی پڑجاتین فقط

تار برقیات

پاے تخت روس ۲۰ - اپریل - اسٹاف مین ایک سخت ہنگامہ و بغاوت برپا ہوی ہے اور بڑے ابتریان اور مشکلات پیش آئی ہین - آخرش فوج روسیہ نے مداخلت دیکر ہنگامۂ مذکور کو رفع دفع کر دیا اور امن و امان کا بندوبست کیا روس در نیولا حالت محاصرہ مین ہے - فقط

شملہ ۲۴ - اپریل - کل شام کو گورنر جنرل صاحب بہادر قریب ۶ بجے داخل شملہ ہوے - ملٹری سکرٹری نے انکا استقبال کیا اور تعظیم انکی حسب معمول عمل مین آئی فقط

رنگون

۱۲ اپریل دشوار وپیچیدہ مقدمہ

برہما کی حالت تا ہنوز اچھی نہین ہوی ویسی ہی ابتری ہی اور کچھ اسمین تبدیلی بھی نہین ہوی ہے۔

خواہ ہی کہ منڈالا مین ۲۰ ہزار کا لشکر اور اسکے سوا سرحد پر ہزارہا دی شاہ برہما نے جمع کئے ہین۔ اور یہہ بھی خبر ہے کہ اوس چینائی فوج سے بھی جو بہاموکی شمالی جانب مین اکٹھا ہوے ہی شاہ صدر الذکر کو مدد و کمک دینے کا اقرار کیا گیا ہی۔ ملک مین ایسی کھلبلی اور گڑبڑ پڑگئی ہی اور اسقدر افواہین مشہور ہوی ہین کہ جسکے سبب کسی ایک کیفیت کا اعتبار نہین کیا جا سکتا ہی۔ رنگون مین پہلے تو یہہ صحیح خبر مشہور ہوی تھی کہ انگریزی فوج کی پیشروی کو روکنے کے لئے شمالی برہما مین قلعہ میلا موقوعہ رود اوراوادی کی مرمت و درستی کی گئی اور وہ اب زیادہ مضبوط اور مستحکم کردیا گیا ہی۔ کل کے روز مین نے قلعہ مذکور کو جا دیکھا اور اسکو بالکل بے دھنگی حالت مین پایا۔ مگر ہان قلعہ مذکور کی کچھ مرمت وغیرہ ہو ہی ہے اور کچھ چڑھائی جاکر قلعی کیجاتی ہے لیکن اسمین نہ ایک سپاہی کا نام ہی اور نہ ایک آدھ توپ کا کچھ نشان قلعہ مذکور پر یون نظر آتا ہی کہ اسپر اتواپ وغیرہ چڑھانے کے قابل ابھی وہ تیار نہین ہوا ہے۔

ندی کے بائین کنارے پر تھوڑے سے قلعجات ہین اور وہان چند اشخاص ہین مگر وہان توپون کے لئے مطلق جگہہ نہین ہے اور اتواپ تو بالکل ندارد ہین نے اہتنگ شاہ برہما کی جنگی کشتیون مین سے ایک کشتی کو بھی نہین دیکھا ہے اور سمجھتا ہون کہ رود اراوادی پر انگریزی اتواپ کی کشتی جو دریولا سرحد کے قریب ہمیشہ تیار رہا کرتی ہی انگریزی افواج کی روانگی کے لئے ندی مین بہت جلد راستہ کو صاف کردیگی۔

۱۰ مارچ مین انگریزی لشکر کے لیجانے کے لئے دریولا تین اگیوٹ تیار رہین۔ خبر ہی کہ منڈالا حالت امن و امان مین ہی۔ موسم بالکل گرم ہی۔ بارش کا ہر روز انتظار اور امید ہے۔ فقط

منگیان واقع سرحد تانگو مین بڑے بڑے غول فراہم ہو رہے ہین

مدراس میل رقم طراز ہی کہ تانگو سے جو کوائف کہ آئے ہین اون سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ وہان بھی مانند رنگون کے بلوہ و فسادات برپا ہونیکی نسبت افواہین مشہور ہوے ہین مقام منگیان۔ جو سرحد تانگو کے تہوڑا پرے اوسطرف واقع ہی وہان افواج کے بڑے بڑے غول فراہم ہو رہے ہین۔ اور لشکر مذکور کے اگے کو بڑہنے کا باشندگان تانگو کے دل مین بڑا ہی خوف و خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

امیر یعقوب خان کے ساتھہ صلح کرنے کی نسبت سرکار انگریزیہ کے پیش شدہ شرائط

صاحب پایونیر نگارش پذیر ہین کہ سردار یعقوب خان یعنے امیر کابل کے ساتھہ صلح اختیار کرنے کی نسبت سرکار انگریزیہ نے جو شرائط کہ پیش کین سو اون مین یہہ ایک شرط بھی مندرج ہے کہ درہ خیبر۔ اور وادی قورم۔ اور پشین مین سرکار بالا موصوفہ کا قبض و عمل دخل رہے۔ اور قندہار کو بھی اپنے سپرد و تحویل کردینے کی بابت سرکار انگریزی درخواست کرتی ہے۔

اور اسکے سوا اوسکے دہان اوسکا قبض و تصرف قایم رہنے کے واسطے جو احتیاجات کہ ضرور پڑین گے سوا اسکے خاطر بھی ہوا سا ملک دیدینے کے درباب سوال کرتی ہی - فقط

تتمۂ اخبار تار

راجمندری ۲۴ اپریل - باغیون نے اپنا سرغنہ تالان دورہ نامی شخص کو مقرر کرکے کوٹہ پر یورش کئے بعد ضلع اسحاق پٹن مین داخل ہو کر اداتی گالہ نامی پولس اسٹیشن پر یورش کی -

معلوم ہو کہ جب تک کہ اہالیان پولیس پہارون اور جنگلون مین گھس بیٹھ کر باغیون کو سزا نہ پہونچائینگے تب تک راما کے مقدمہ موجودہ کے فیصل ہونے کی کچھ امید نہین ہے -

بمبئی ۲۳ - اپریل - صاحب ٹیمس آف انڈیہ کو بذریعہ تار برقی کے ایک مخصوص خبر آئی ہے اور اوس سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ زولولیانڈ مین انگریزون کی طرف نقصان عظیم ہوا اور زولوئیون کی جانب نقصان قلیل -

کرنل ویتریل اور کپتان پرس اور کپتان ہاملٹن اور کپتان کیمل اور کپتان بارٹن و کپتان ولفٹن نکلس اور لفٹن بریٹ اور لفٹن ولیمس و لفٹن پول اور لفٹن ویتریل و لفٹن جانس اور لفٹن کرونیس اور لفٹن وان سٹین مارے گئے - فقط

لندن ۲۶ اپریل - سلطنت انگریزیہ و سلطنت فرانس دونون نے ایک ہی مضمون کی چٹھی خدیو مصر کی خدمت مین روانہ کی ہی اس مین درخواست اس معنی کی ہوی ہے کہ خدیو موصوف کو چاہئے کہ اپنے شورہ سلطنت مین ایک وزیر سلطنت انگریزیہ اور ایسا ہی ایک وزیر سلطنت فرانس کیطرف سے مقرر فرماوین اور اسمین یہہ بھی بیان ہوا ہی کہ اگر خدیو موصوف ان درخواستون کو پورا نکرین تو اس صورت مین ایک سخت و شدید طریقہ اختیار کیا جاوے گا -

ملک اطالی سے دندسر کو واپس آچکین - اسٹریلیہ نامی دخانی جہاز جو بمبئی کو آنیوالا تھا سو ساحل اطالی پر غرقاب ہوگیا تمامی مسافرین اور ملاح بچ گئے -

کالنارہ ۲۶ اپریل راما کے ہنگامہ پرداز لوگ نے جنکی تعداد قریب ایک سو کے ہوگی ۲۲ دین ماہ حال کی شب کو قریہ اچام پیٹھ کو لوٹ ڈالا قریہ مذکور یلارم پدّا پور کے تعلقہ سے متعلق ہے - مقام واردات کو روانہ ہونے کے لئے ایک جماعت یہان سے آج شام کو کوچ کرنیوالی ہے فقط

لندن ۲۷ - اپریل ۱۲ دین ماہ حال کو پاے تخت روس سے جو ایک تار برقی اس مضمون کی روانہ ہوی کہ حکومت روس خلدجہ کو تحویل چین کر دیگی اسکے ساتھ جدید عہد و پیمان ہوا ہی سو بالکل غیر صحیح ہے اور ہر دو سلطنتہاے مذکور کے فیما بین جس مقدمہ مین گفتگو جاری تھی سو اسکی شکستگی ہو جا کر روس خلدجہ کو دینے سے انکار کرتا ہے

انتقال باغی بیگم اودہ

پوشیدہ نہو کہ بیگم اودھ جنکا نام ایام بغاوت ہند مین زیادہ مشہور ہوا تھا اور زمانہ دراز سے نیپال مین رہتی تھین حال مین انہون نے کہٹمنڈو پاے تخت نیپال مین اس دار فانی سے جانب دار البقا کوچ کیا فقط از شمس الاخبار مدراس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ فتح قریب

جلد ۸ | نمبر ۱۵ | بحمد اللہ در مبحث مذہبی ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب | اول جوبلی جلوس | اخبار مطبع ہر اہل حسب و نسب مطبوع لطیف و عجیب و غریب

اکرم من اللہ فتح قریب | ۱۸۹۶ | سنہ ۱۸۹۶ء

منشور محمدی

۱۲۹۶

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت و سیر و محمدؐ
فرمان رسولان سلف ساختہ فرقہ	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت و ہم انجیل بر افتاد زبجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
چہ اخبار ماحی تثلیثیان	کہ دوخوار اقوال تثلیث شد	نوشتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی ست ضابط	تاریخ بہ بین و زبر بین	منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول لاک بنظر کفایت حضرات مشتریان صرف ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو مشترا اسکا منظور ہو ار سال قیمت پیشگی سے اعانت فرماوین نوشت و خواند در بہا داد و ستد قیمت اخبار متعلق ساحت ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے ہی صاحبان ہم عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا ونت رجسٹری مطبع ہذا مین ابلاغ فرمایا کرین معاندہ ابلاغ قیمت مابعد کو بوجوہ باچند و چند نہ ہو نہین سکتا جو اسکے مطالب ہون وہ اول وہلہ ہی قیمت سے سرفراز فرماوین

مسدس

ہی حمد و ثنا اسیکو لایق	جو ایک ہی دو جہان کا خالق	قایم ہی اسی کی نور باری	تا حشر ہی حکم اسکا جاری
ہر عیب سے پاک ہی خداوند	بی بی نہین اسکو اور فرزند	پھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو	گھیر یگا یقین سب جہان کو
صورت مین نہ خلق کے ہو یدا	عیسی کی نہ شکل سے ہی پیدا		
کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا	ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا		
جو جن و بشر کے پیشوا ہین	جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین		
سرور ہین جو سارے انبیا کے	برتر ہین جو جملہ اصفیا سے		
سبحان اللہ جنکا منشور	شاہون کو کیا ہی زیر و مقہور		
توحید کو کھول کر بتایا	تثلیث کے نقش کو مٹایا		
موسی کی ہی جان جس سے تازی	عیسی کی ہی روح کو تسلی		
پھر موسویون کو کیا ہی یارا	لب کھول سکینگے کب بضاری		
منشور محمدی کے آگے	منسوخ ہوے ہین سب صحیفے		
اس نور خدا کے سامنے کب	رخشندہ ہون شمس اور کوکب		

غزل نعتیہ اطہر

درائے محمد فدائے محمدؐ	جہان خاک نعلین پائے محمدؐ		
سوائے محمد برائے محمدؐ	سر دین و دنیا ہی پائے محمدؐ		
کہان فرق دنیا و پائے محمدؐ	ہی دنیا تہ پشت پائے محمدؐ		
حدوث و قدم ہر دو جائے محمدؐ	مکان لامکان اک سرائے محمدؐ		
ولائے الہی ولائے محمدؐ	لقائے خدا ہے لقائے محمدؐ		
کہون کیا مین عز علائے محمدؐ	ہی عرش علا مستقائے محمدؐ		
مین پوچھا یہ عظمت تجھے کس بخشی	کہا عرش نعلین پائے محمدؐ		
جنہین ہم و امید حق مین ہی ایام	وہ رکھتے ہین خوف و رجائے محمدؐ		
جو چاہا محمد کو پایا خدا کو	کہ ہی لی مع اللہ جائے محمدؐ		
ضیائے مہ و مہر سے ہی یہ روشن	ہی اک لمعہ انجلائے محمدؐ		

محمد جو منشاء موجودیت ہی — جہان پر ہی حق ثنائے محمدؐ
محمد شہ ہفت اورنگ گردون — شہ ہفت کشور گدائے محمدؐ
رضائے محمدؐ رضا جوئے حق — نہ بخشے خدا بے رضائے محمدؐ
کہوں کیا میں اسمائی اعظم کو انکے — صفات خدا نا مہائے محمدؐ
قیامت میں عصیاں کے بخشا نہ جائے — نہیں کوئی اظہر سوائے محمدؐ

بقیہ مصنفہ ثالثہ الکتب کی بے خبری کا بیان

تین فرقے ہوگئے۔ ایک نے کہا کہ خدا ہم میں تھا سو چلا گیا دوسرے نے کہا وہ خدا کا بیٹا تھا اور تیسرے فرقے نے کہا کہ خدا کا بندہ اور اسکا رسول تھا سو خدا نے اسکی بزرگی ظاہر کی باین طور کہ اوسکو آسمان پر اٹھا لیا چنانچہ ہر فرقے کی ایک جماعت ہوگئی پھر دونوں کافر فرقے مومن فرقہ پر غالب ہوگئے جب تک خدا نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا پھر دوسری صورت یہہ لکھی ہے کہ بارہوں میں سے ایک منافق ہوگیا چنانچہ اوسی پر شبیہ عیسی کی ڈالی گئی اور وہی عیسی کے دھوکے مصلوب ہوا اور تیسری صورت یہہ لکھی ہے جو کہ محمد ابن اسحاق مورخ نقل کی کہ بعد رفع عیسی کے یہود نے حواریون پر سخت عذاب کیا جب یہہ خبر شاہ روم کو پہونچی اور یہود کا بادشاہ اسکے رعیت تھا تو اوسنے حضرت عیسی کا سا راما جہ اسکے حواریون کو رہا کر دیا اور خفیہ عیسائی بھی ہوگیا اور مصلوب کو اوتار کر دفن کرا دیا اور صلیب کو لیکر اوسکی بہت تکریم کی اور اوسکو رکھہ چھوڑا پھر یہود پر جہاد کیا اور ان میں سے ایک لاکھ کثیر کو قتل کیا اسیواسطے جو عیسائی مذہب کی رو سے میں ظاہر ہوئی اور اوس بادشاہ کا نام طیطوس تھا پھر اوسکی بعد دوسرا بادشاہ ہوا جسکو ملطیس کہتے تھے اوسنے چالیس برس بعد صعود مسیح کے بیت المقدس پر جہاد کیا پھر یہود کو قتل کیا اور قید کر لیا اور ایک پتھر دوسرے پتھر پر بیت المقدس میں نہ چھوڑا اوسیوقت بنو قریظہ اور بنی النضیر حجاز کو نکل آئے پس یہہ سب خدا نے اونکی تکذیب اور ارادہ قتل کا اونکو بدلہ دیا پھر تفسیر کبیر میں ذیل آیہ انی متوفیک کے لکھا ہی کہ اہل تاویل نے اس آیت اور دوسری آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم دونوں میں دو طرح پر اختلاف کیا ہی ایک یہہ کہ آیہ میں ماخر فرض المقدیم میں ہی دوسری ماخر تقدیم فرض کی گئی ہے پھر بطور اول یعنے جب آیت کو اپنے ظاہر پر رکھیں اور تقدیم تاخیر فرض نکریں تاویل کا بیان تو صورت سے کہا ہی جسمیں سے دوسری صورت یہہ ہی کہ بروایت ابن عباس اور محمد ابن اسحاق مورخ یعنے متوفیک کا کے تمیتک ہیں اور مطلب یہہ ہے کہ عیسی کے دشمن یہود اونکو قتل کرنے پاوینگے پھر خدا نے من بعد اونکو بزرگی دی باین طور کہ آسمان پر اوٹھا لیا پھر اٹھا لینے میں تین وجہ کا اختلاف کیا ہے ایک تو وہی جو وہب کا قول ہی کہ تین گھنٹے موت رہی پھر اوٹھا لے گئے دوسری ابن اسحاق کا قول ہے کہ سات گھنٹے موت رہی پھر خدا نے اونکو جلایا پھر اوٹھا لیا اور تیسری ربیع ابن انس کا قول کہ جب اونکو خدا نے اوٹھایا تب موت بھی طاری ہوگئی اور بقیہ صورتیں عدم طریان موت کے ہیں جسمیں سے پانچوین تاویل ابوبکر واسطی کے ہی کہ مراد یہہ ہی حواری

لوگ واقعہ صلیب تک موت مسیح کو موجب نجات نہ سمجھتے تھے اور وقت صلیب کے بھاگ گئے تھے

کہ جب حضرت عیسی کے سب پہلی خواہش اور حظوظ نفس اور مزیداریان فنا ہوگئیں تب خدا نے

اپنے پاس اٹھا لیا اور یہہ اسواسطے کہ جب انسان ماسوائے
فانی ہوجاوے مقام معرفت کو نہین پہونچتا ہی ویز جب
عیسیٰ آسمان کو اوٹھائے گئے تو اونکا حال زوال نہوت
وغفینت وزوال اخلاق ذمیمہ مین مثل حال فرشتون کے
ہوگیا اور نوین وجہ یہہ ہی کہ یہان ایک حذف مضاف
مقدر مانا جاوے اور مراد مستوفی عمل اور رافع عمل سے
لیجاوے جیسا الیہ یصعد الکلم الطیب مین ہے اور مراد
اس آیت سے یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو قبول طاعات
واعمال کی بشارت دی اور بھیجا یا کہ جو تمکو وکہ در واور
مشقتین خدا کے دین جاری کرتے ہین اور اوسکی شرائع
ظاہر کرتے ہین دشمنون سے ہیوہ پہنچتے ہین خدا اوسکا اجر
ضایع نکریگا اور اوسکا ثواب منہدم نہوگا پھر فخر رازی
نے لکہا ہے کہ اس آیہ مین ایک مشکل موضع باقی رہا
یعنے خدا نے اونکی شہادت اور پروال دی اور وہ
خود مصلوب نہین ہوے ہین اسباب مین احبار ہی
وارد ہین الا مختلف کسی مین ہی کہ کسی دشمن پر شبیہ
ڈالی گئی اور کسی مین یہہ کہ کسی حواری کو خود مسیح نے
ترغیب دی تھی حاصل کلام یہہ ہی کہ عزیر شبہ ڈالنے
مین مشکلات ہین اول یہہ کہ ایسا خیال کرنا تو مفظ
کا دروازہ کہولنا اور نبوت کو باطل کرنا بھی کیونکہ اگر
ایسا ہوسکے تو جایز ہی کہ ہم پہلے اپنے نبی کو دیکہین پھر
دوبارہ دیکہین تو شاید وہ اور ہو (جناب مسیح
کی مصلوبی کی بابت تسطوریہ اور ملکانیہ
اور یعقوبیہ کا اعتقاد) جو شبیہ بن گیا ہو اور
جایز ہی کہ صحابہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دیکہا تھا

تو اونکو اونکے محمد ہونے کا یقین بالوجوب نہوا وسی احتمال کی
وجہ سے کہ شاید غیر شخص شبیہ بن گیا ہو دوسرا اشکال یہہ ہی
کہ ایدناہ بروح القدس کی تفسیر جمیع مفسرین کے نزدیک یہہ
ہی کہ جبرئیل کسی لحظہ مسیح سے جدا نہوتے تھے پس ایک کنارہ
پر جبرئیل کا قتل یہود کو کافی تھا علاوہ برین مسیح بھی مردے
زندہ کرتے اور عجائبات دکہاتے تھے اون دشمنون کا دفعیہ
کیا مشکل تھا تیسرا اشکال یہہ ہی کہ خدا بدون شبیہ چھوڑی
حضرت عیسیٰ کو بچا سکتا تھا پھر شبیہ چھوڑنے مین بجز ایک
مسکین کے قتل بیفایدہ کے اور کیا حاصل ہوا چوتھا اشکال
یہہ ہی کہ دشمنون نے تو مصلوب کو عیسیٰ ہی جانا تو یہہ خدا کا دھوکا
دینا مشہر اجو اوسکی حکمت سے بعید ہی پانچوان اشکال یہہ ہی
کہ نصاری شرقاً وغرباً باوجود محبت مفرط مسیح کے خبر رسان
ہین کہ ہمنے اونکو مقتول ومصلوب مشاہدہ کیا پس ہمارا انکار
تواتر کا انکار مشہر تا ہی اور تواتر مین کلام وطعن کرنا گویا
نبوت محمد مصطفےٰ وعیسیٰ روح اللہ بلکہ اونکے وجود مین کلام
اور طعن کرنا ہی اور چھٹا اشکال یہہ ہی کہ بتواتر ثابت ہوا
کہ مصلوب بڑی دیر تک زندہ رہا پس وہ عیسیٰ ہوتا تو جزع
فزع کرتا حالانکہ یہہ بات ثابت نہین لہذا وہ عیسیٰ ہی ہوگا
انتہی مترجما بعدہ علامہ رازی نے ہر ایک کا جواب دیا ہی
چنانچہ جواب اشکال اول کا یہہ دیا کہ جو قادر مختار کو ثابت
کرتا ہی اوسکے نزدیک مسلم ہی کہ اللہ تعالیٰ [illegible] ایک دوسرا
شخص بصورت زید مثلا پیدا کرے پس اس سے ہر ایک مین
شک نہین پڑ سکتا ہی (مسیح کے بعض خصائص
اور مصلوبی مسیح کا ہمیشہ نصاری مین
مشکوک رہنا اناجیل سے ثابت ہے)

ف پر سکتا ہی راقم الحروف کہتا ہی کہ مین نے دو بھائی حقیقی دیکھین جسمین کچھ فرق نہ تھا اور ایک بھائی میرے پاس عرصہ تک رہا تھا پھر مین نے بعد چند سال کے اوسکے دوسرے بھائی کو دیکھکر پہلے ہی کو بالیقین سمجھا اور مجھے معلوم ہوا جب تک اونسنے خود نہ بتایا کہ وہ جو آپکے پاس رہا تھا وہ میرا دوسرا بھائی تھا اور دوسری اور تیسری اشکال کا یہہ جواب دیا ہی کہ اگر شبیہ بھی نہ رہ جاتے تو یہہ معجزہ حد الجا یعنے مجبوری محض تک پہنچ جاتا حالانکہ یہہ جایز نہین کیونکہ خدا نے انسان کو مختار بنایا نہ مجبور و ملجی اور چوتھی اشکال کا جواب یہہ ہی کہ حواری موجود تھے اور حقیقت حال سے واقف وہ یہہ دہوکہا اوٹھا دیتی ہی اور پانچوین اشکال کا جواب یہہ ہی کہ حاضرین اسوقت مین تھوڑے تھے اور جماعت قلیل پر اشتباہ ہوجانا جایز ہی اور جو تواتر کہ آخر کو جاکر جماعت قلیل پر منتہی ہو وہ مفید علم نہین ہوتا ہی **ف** راقم الحروف کہتا ہی کہ اونکا قلیل ہونا اور گرفتار ہوتے ہی بھاگ جانا اور بعد نزول روح القدس کے بھی غلطیان کرنا اور دہوکے کھانا اظہر من الشمس ہے کہ مسیح کے حواریون اور شاگردون نے اب تک اوسکی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہین سمجھا تھا اور اونکا ایمان سست دنیوی نعمتون اور فایدون کی امید مین لگا تھا اوسکی گرفتار ہوتے ہی وہ سب بھاگ گئے اور پترس نے جو عدالت مین گیا تھا وہان اپنے خداوند کا انکار کیا پھر مسیح کی مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مایوس اور ناامید ہوگئے وہ عمدہ اور عجیب بات جسے عیسی نے برابر سکھایا ہنوز اونہون نے نہین سمجھے تھے کہ اوسکا مرنا دنیا کی زندگی اور نجات ہوگی کیونکہ یہہ بھید ایسا بلند اور اعلی تھا کہ جبتک روح القدس اونپر نہین اترا وہ اونکی سمجھ مین بخوبی نہین آیا دیکھو تواریخ کلیسیا ترجمہ میور صاحب صفحہ ۸ و فقرہ ۱۳ ایضا مسیح کے حواری اور شاگرد جواب تک قواعد کی پابند اور دنیوی سلطنت اور فتح کے منتظر تھے مسیح کی تعلیم کے حقیقی مطلب کو نہین پہونچے تھے گرفتار ہوتے ہی سب بھاگ گئے پترس جرأت کرکے قوم یہود کی عدالت مین گیا لیکن وہان اونسے اپنے خداوند سے انکار کیا اور مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب مایوس ہوگئے اونہونے اس صدق اعظم کو جو مسیح نے اونکے دل نشین کرنا چاہا تھا یعنے اوسکی اجل دنیا کے واسطے موجب نجات ہی ابتک نہین مانا تھا اونکا دل جو روح القدس کے نہین نازل ہونے کے باعث ابتک تاریک تھا ایسے بلند اور بعید الفہم بھید کو کیونکر پا سکتا تھا دیکھو تواریخ کلیسیا باب ۱ صفحہ ۱۱ مترجمہ میور پرشاد دیکھو یہان حواریون کی بیخبری اور جمع قلیل ہونا اور بھاگ جانا اور بجز پترس کے اونکا (**بجز انا جیل اربعہ مشہورہ کے اور بھی اناجیل تھین جو قرآن شریف کے موافق اور مطابق تھین**) عدالت تک بھی بجانا مصرح ہی بلکہ اگر انصاف کرو تو صاف ظاہر ہی کہ حواری موت مسیح کا بعد واقعہ صلیب ہے اعتقاد نہ رکھتے تھے بلکہ اونکا ایمان مرافق تھا کہ ماقتلوہ وما صلبوہ اور امام رازی نے چھٹے اشکال کا جواب یہہ دیا ہی کہ جو وہ شبیہ مسلمان تھا اور اوسے بحسب ارشاد مسیح کے اپنا قتل قبول کرلیا تھا تو جایز ہی کہ وہ حقیقت ظاہر کرنے سے اس واقعہ مین چپ رہا ہو **ف** راقم کہتا ہی کہ اوسکا سکوت انجیل سے ثابت ہی دیکھو متی باب ۲۶ آیہ تب سردار کاہن نے اوٹھکر اوس سے کہا کیا تو جواب نہین دیتا یہہ تجھ پر کیا گواہی

بقیہ ترجمہ کتاب تحفۃ الاریب فی الرد علی اہل الصلیب

فصل اشارہ ین کتاب پنجم تورات اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کہا بنی اسرائیل سے کہدے کہ ین ان مین انکے بھائیون کے بیٹون سے آخر زمانہ مین ایک نبی مثل تیرے کھڑا کرونگا اور ہر نبی جو بعد موسی علیہ السلام کے مبعوث ہوا بنی اسرائیل سے ہی اور آخران تمام کے عیسی علیہ السلام ہین اب کوی ایسا نرہا جو اونکے بھائیون کے بیٹون سے نبی ہوسکے مگر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کہ آپ اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہین اور اسماعیل بھائی اسحاق بن ابراہیم کے اور اسحاق جد بنی اسرائیل یہہ وہی اخوت ہی جو توراۃ مین مذکور ہے اگر یہہ بشارت انبیاء بنی اسرائیل سے کسی نبی کے ساتھہ متعلق ہوتے ذکر اخوت بنی اسرائیل کا کچھہ معنے ہی متحقق نہ ہوتا اور اجماع یہود کا اسبات پر ہی کہ جمیع انبیا جو بعد موسی علیہ السلام کے بنی اسرائیل مین ہوے ہین کوی ان مین مثل موسی کے نہ تھا اور مراد مثلیت سے یہان یہہ ہے کہ کوی بشر خاص بعد موسی علیہ السلام کے ایسا آوے جسکا اتباع امتون نے کیا ہو یہہ صفت ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی کیونکہ آپ بنی العرب اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہین اور آپ ایسی شریعت کو لائے ہین کہ ناسخ جمیع شرایع کے ہی اس شریعت پر آپکا جمیع امتون نے اتباع کیا ہی پس اس حیثیت پر آپ مثل موسی علیہ السلام کے ہین اور موسیؑ و جمیع انبیاء و مرسلین سے افضل۔

حاشیہ اگر انصاری نے یہہ کہا کہ قول تورات کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع نہین ہوتا بلکہ یہہ عیسی علیہ السلام پر وارد ہوتا ہی تو یہہ امر انکے عقیدہ کو رد کریگا جو عقیدت الوہیت مسیح علیہ السلام رکھتے ہین کس لئے کہ مماثلت موسی علیہ السلام ساتھہ عیسی کے یا مماثلت عیسی مسیح کے ساتھہ موسی علیہ السلام کے منافی الوہیت عیسی علیہ السلام کے ہی پس ثابت ہوا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بوجہ اوسکے کہ نصاری کو اعتقاد مسیح کے الہ ہونیکا ہی مراد اس سے عیسی مسیح نہین اگر نصاری نے یہہ کہا کہ مراد اس سے مسیح ہین تو احبار نصاری کے یہانہ اور ہمارے یہان کافر ٹھیرے اور اگر کہا کہ مراد اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جب صرف اپنے احبار کے یہان کافر ٹھیرے اور ایمان انکا ثابت ہوا اور ہر حال مین انکو بچاؤ نہین بجز اسکے کہ کہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ تم الشرح

اور منجملہ ثبوت نبوۃ محمدی وہ ہی جو فصل تیتسوین (۳۳) کتاب پنجم تورات مین ہی۔ اللہ تعالی طور سینا سے آیا اور ساعیر سے ہم پر طلوع کیا اور جبل فاران سے ظاہر ہوا (یعنے مکہ اور زمین حجاز سے)

حاشیہ فاران باتفاق اہل کتاب زمین حجاز ہی ہی اسلئے کہ یہہ امر انکے یہان ثابت ہی کہ اسماعیل اور ہاجر دونون فاران کے جنگل مین تھے اور ظاہر ہے کہ دونون مکہ مکرمہ ہی مین تھے مراد ظہور الہی سے ظہور رسالہ محمدیہ کے ہی جو تمام جہان مین اسکا ظہور ہوا اور اسکی بعد جو مذکور ہے کہ رایات قدسیین اونکی ساتھہ تھے تو مراد اس سے آپکے اصحاب کے ہین اور یہہ نص ظاہر جمیع ماتقدم کو قوت دے رہی ہے اور اوسکی وضاحت بیان سے مراد کا معین ہونا مثل آفتاب کے ہی انتہی

م کس لئے کہ فاران بادشاہان عمالقہ سے جنہون نے زمین حجاز
کو باہم تقسیم کیا تھا ایک شخص کا نام ہی اور چونکہ فاران نے
وہان اپنا خیمہ کیا تھا تو تورات مین نام اس جانب کا اسی
فاران کے اسم سے موسوم ہوا اللہ تعالی طور سینا سے آیا
مراد خدا کے آنے سے ظہور دین و توحید خدائے تعالی کے ہین
کہ طور سینا سے موسی علیہ السلام پر وحی کی اور ساعیر سے
طلوع فرمایا مراد اس سے شام کے ایک پہاڑ سے تھی جہان
سے ظہور دین عیسی علیہ السلام کا ہوا جبال فاران سے طلوع
فرمایا مراد اس سے وہ جو خدائے تعالی نے مکہ و حجاز مین ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بابت دین اسلام وحی
فرمائی اور یہہ قول کہ رایات قدسیون کی اسکے ساتھ اور اسکے
داہنے سمت تھے معنے قدسیون کے اولیا اور صلحا ہین اور
مراد ان قدسیون سے یہان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہین کس لئے کہ یہہ تمام آپکے ساتھ اور آپ کے یمین پر رہا کرتے
کبھی انہون نے آپسے جدائی نہین قبولی۔ اور منجملہ ثبوت نبوۃ
محمدی جسپر اتفاق ان اشخاص اربعہ کا ہی جنہون نے اناجیل
اربعہ کو لکھا ہیہ کہ عیسی علیہ السلام نے دم رفع طرف آسمان
کے اپنے حواریون سے فرمایا کہ مین اپنے اور تمہارے
باپ اور اپنے اور تمہارے الہ کے پاس جاتا ہون اور
تمہین ایک نبی کی بشارت دیتا ہون جو میرے بعد آئیگے
انکا نام پارقلیط ہے اور یہہ اسم شریف یونانی ہے جسکی
تفسیر عربی مین ساتھ احمد کے ہی جیسے خدائے تعالی نے
اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد یعنے مژدہ دینے والا ہون ایک رسول کا جو
آویگا میرے بعد اسکا نام ہی احمد اور انجیل مین زمان

لاطین مین اسس نام کو بنام پاراکلتس لکھا ہی اور یہی اسم
مبارک و شریف میرے اسلام کا سبب ہوا۔ یوحنا نے
چودہوین فصل مین (۲۶) اپنی انجیل کے کہا عیسی علیہ السلام
نے فرمایا پارقلیط وہ ہی جسکو میرا باپ آخر زمانہ مین بھیجیگا
وہ تمکو سب کچہ سکہلاویگا تو پارقلیط ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین آپ وہی ہین جسنے لوگون کو بذریعہ وحی
خدائے تعالی کہ قرآن عظیم ہی اور علوم اولین و آخرین کے
اسمین موجود اور خدا نے کسی چیز کی کمی اسمین نفرمائی جیسے
اسکا ارشاد ہی سب کچہ سکہلایا اور سوائے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کے کوی نبی مرسل بعد مسیح کے اس صفت کے
ساتھہ ظاہر نہوا اس بشارت جلیلہ سے آپ ہی مراد ہین
اور منجملہ اسکے قول یوحنا ہی فصل سولہوین (۱۳) یوحنا
مسیح نے کہا پارقلیط جسکو میرا باپ میرے بعد بھیجیگا وہ
اپنی طبیعت سے کچہ نہ کہیگا ولاکن جمیع باتین سچہ سچہ تم سے
کہیگا اور تمکو حوادث اور غیب کی خبر دیگا یہہ صفت ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اخبار متواترہ سے باین حیثیت
ثابت ہی کہ بجز محمد ول اور اوسکے جو ابواب رحمت
رحمت خدا یتعالی سے مطرود ہو کوی انکار نہین سکتا آیکا
موصوف باین صفت ہونا کہ آپ اپنی خواہش سے بات
نہین کرتے بجز اسکے جو آپکے طرف وحی ہوا اسپر خدائے
تعالی خود شہادت دیتا ہی اسمین ذرہ بھر خلاف نہین

اسکا ارشاد ہی وما ینطق عن الھوی ان ھو
الا وحی یوحی یعنے نہین بات کرتا اپنی خواہش سے
نہین ہی وہ مگر وحی کہ وحی کیجاتی ہے اور آیکا خبر دینا
ساتھہ حوادث اور غیوب کے یہہ باب ایسا وسیع ہی کہ

اسمین کتابین جمع ہوچکین اور وہ ایسا سمندر ہی کہ اسکی
گہرائی پر احاطہ ہونہین سکتا سید فقیہ امام حجۃ الاسلام
ابوالفضل عیاض نے ایک کتاب لکھی ہے اسمین جو دربارۂ
اسکی لکھا ہی وہ کافی ہی اور صاحبان بصارت کے لئے
اعتبار اور منجملہ ثبوت نبوۃ محمدی از کتب انبیاء متقدمین وہ
ہی جو داؤد علیہ السلام نے زبور مین فرمایا فصل بہترونین
وہ سمندر سے سمندر تک اور انہار سے انتہاے زمین
تک مالک ہوگا اور بادشاہان یمن وجزایر معہ ہدایا
اسکے پاس حاضر ہون اور بادشاہ اوسکو سجدہ کرین
اور مطیع ومنقاد اسکے ہون اور ہر وقت اس پر رحمت
بھیجی جاوے اور ہر روز اسپر برکت ہو اور انوار اسکے
مدینہ سے منور ہون اور ابدالابد تک اسکا ذکر دایم رہے
اور نام اسکا پہلے وجود آفتاب کے موجود ہی انتہی اور
یہہ جمیع صفات ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہین اور (مشاہدہ) وجود کا اس باب مین شہادت دیتا
ہے اور جو آپسے ان صفات کو دفع کرے پھر کسیکو عالم
مین مستحق ان صفات کا نہ پاویگا اور اگر کوی مدعی دعوے
ان صفات کا سوا آپکے اور کسی نبی مین کرے وہ مجاہز
بہتان ہی اور مین (صاحب کتاب) قبل ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انبیا علیہم السلام مین سوا
داؤد نبی علیہ السلام کے کسی کو نہین جانتا کہ یہہ صفات
جلیلہ اسکے طرف منسوب ہوسکین اور علماء یہود اسکو جانتے
ہین کہ یہہ تمام صفات ذاتیہ آپ کے ہین ولاکن بوجہ
اسکے کہ ازل مین انکے لئے (بدبختی) ثابت ہوی وے
اسکو چھپاتے ہین۔ اور منجملہ ثبوت نبوۃ محمدی وہ ہے
جو نبی ابقوق نے فرمایا فصل تیسری (۳) کتاب ابقوق
آخر زمانہ مین پروردگار قبلہ سے آویگا اور قدس جبال
فاران سے مراد پروردگار کے آنے سے اسکی وحی کے
آنیکی ہین اور مراد قدس سے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و
سلم کے ہین کہ ظہور آپکا جبال فاران یعنے مکہ وارض
حجاز سے ہی اور منجملہ اسکے قول مین میشاعن یعنے میشا کا
ہے فصل ۳ (۲-۱) کتاب میشا زمان آخر مین انکی امت
مرحومہ قایم ہوگی اور مبارک پہاڑ کو اختیار کریگی تاکہ اسپر
عبادت خدا کی کرین اور جمیع اقالیم سے اسکے پاس جمع
ہوگے تو کہ خداے واحد کو پوجین اور اسکے ساتھ کسیکو
شریک نکرین انتہی جس پہاڑ کا ذکر اس عبارت مین ہوا
وہ بلاشک جبل عرفات ہی اور امت مرحومہ امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور جمع ہونا جبل مبارک پر وہ جمع ہونا حجاج
کا عرفات مین ہے اور انکا آنا جمیع اقالیم سے اسکے پاس
اور منجملہ اسکے قول نبی میشعیہ یعنے اشعیا کا ہے فصل
بیالیسوین کتاب اشعیا رب سبحانہ وتعالی آخر زمانہ مین
اپنے بندہ جسکو اپنے نفس کے لئے برگزیدہ فرمایا ہے
بھیجے گا اور اوسپر روح الامین کو مبعوث فرماویگا کہ اسکو
دین سکھاوے اور جو روح الامین نے اسکو سکھایا
ہے وہ لوگون کو تعلیم کرے اور لوگون مین ساتھ حق کے
حکم کرے اور وہ نور ہے کہ اندھیریون سے جن مین وہ
سوتے ہون انکو نکالے جو رب سبحانہ نے مجھے پہلے اسکے
کہ ہووے جتلایا تھا مین نے تمہین جتلادیا یہہ بھی صفات
واضحہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین کیونکہ
آپ کو خداے تعالی نے بعد اسکے کہ آپ کو اپنے نعمت پاک

کے لئے برگزیدہ کیا اور اپنا حبیب اور خلق مین اپنا خلیل گردانا آخر زمانہ مین مبعوث فرمایا اور آپ کے طرف جبرئیل روح الامین کو بھیجا کہ اپنا دین سکھلاے وہ قرآن مجید ہی اور سنت اور شرایع اسلام اور جسکی تبلیغ کا خداوند تعالی نے حکم فرمایا اسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلاغ فرمایا اور یہی معنے کلام اشعیا نبی کے ہین اپنے ہی ہین جو آپ کو روح الامین نے سکھایا یا وہ لوگون کو سکھلایا آپ وہی ہین جو لوگون مین آپنے حکم فرمایا اور حق وعدل سے لوگون مین زمانہ اپنا بسر فرمایا کسلئے کہ جو آپنے حکم کیا اور جد ہر دعوت کی اور جس سے منع فرمایا اسکے درست وصواب ہونے پر اجماع عقل والونکا اور جوان مردان اولوالعلم کا ہوگیا ہے چاہے وہ ماموارت سے ہو یا منہیات سے اور جس نے اسکا کفر کیا تو اسکا رد کفر اسکا عناد واستکبار ہے یا وہ مکابرہ ایک صریح وصاف امر مین کرتا ہے اور پھانسہ شیطانی مین جو ساتھ رسوای کے محکم ہو رہا ہے دست وپا اپنے مار رہا ہے اور مراد اس نور سے جو اندھیریون سے نکالے قرآن عظیم کے ہی جو خداے تعالی نے آپ پر اوتارا اور کلام اس اشعیا نبی ثبوت نبوت پر ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اوضح براہین اور ابین ادلے ہین اگر مین (صاحب کتاب) ان تمام کو جو جمیع کتب انبیاء متقدمین مین ہے ذکر کرتا تو کتاب دراز ہو جاتی اور خداے تعالی سے امید ہے کہ بشارۃ جمیع انبیا علیہم السلام کو جو دربارۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہین جمع کرون اور ایک کتاب خاصکر وجہ تفصیل سے اس باب مین لکھون حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین

عبد العظیم ناگپوری

منشور محمدی

جسکو تجربہ کہتے ہین وہ اک ایسی قدر کی چیز ہی کہ انسان کو اسکا حصول کئے سال کے بعد ہوتا ہی اور جب کسی شخص کو کسی فعل کے حسن وقبح کا امتحان ہوگیا اور اسنے اس امر کو پانے کے لئے سختیان اٹھائین اور کئے سال محنت ومشقت کر کے پکا ہوگیا تو اسکو تجربہ کار شخص کہتے ہین - فی الحقیقت تجربہ اک ایسی نعمت ہی کہ اسکے حاصل ہونے سے انسان کی عزت ہوتی ہی اور کام پڑے پر یہہ شخص بہت سے سخت مرحلون کو جو دوسرون کے لئے نہایت ہی صعب اور دشوار گذار معلوم ہوتے ہین آسانی کے ساتھ طی کر جاتا ہی اور یہہ اک ایسی بات ہی کہ ذرا سے غور کرنے پر اسکے فواید معلوم ہو جاتے ہین -

اگلے زمانہ مین اور یون تو اب بھی تجربہ کی ایسی قدر ہی کہ اگر ہزار شخص بے تجربہ کسی کام کے خواستگار ہوون اور اسی کام کے لئے اک تجربہ کار کیسا ہی دوسرے خواستگارون سے علم وہنر مین کم ہی کیون نہو اپنی خواہش ظاہر کرے تو مناسب یہی سمجھا جاتا ہی کہ باوجود کسی قدر کمی کے وہ کام تجربہ والے شخص ہی کو دیا جاوے -

یہہ پیشہ دنیا کے اور پیشون مین اک ایسا پیشہ ہی کہ اسمین کارآزمودہ اور تجربہ کار شخص ہی کی عزت ہوتی ہی - کیا رزم وکیا بزم دونون مین اس فن کے لوگون کی عزت وقدر اسی مین ہوتی ہی کہ وہ کارآزمودہ رہین - کوی ایسا پیشہ بہت کم ہوگا جسمین کارآزمودہ لوگون کی ضرورت کے وقت ایسی ضرورت ہو جیسے اس پیشہ مین ہی - اور اس پیشے مین جو تجربہ کار جہاندیدہ

سرد و گرم زمانہ چشیدہ ہوتے ہین رزم کو بزم سمجھنے والے ہین وہ وہی مرد میدان ہین جو اپنی عمر کے اک بڑے حصہ کو اس فن کے نذر کر بیٹھے ہین۔

لکھا ہی کہ بابر شاہ کی فوج کے سپاہی اکثر مسن اور بڑی عمر والے تھے اور جب اس بادشاہ کو کسی مہم کے سر کرنے کی ضرورت ہوتی تو یہہ تدبیر کرتا کہ بڑی عمر والون کو دشمن کے مقابلہ مین پیش کرتا اور جو فوج کے جوان شخصون کو ان کے پیچھے رکھتا۔ اک شخص نے اس سے پوچھا کہ حضرت سلامت اپکا یہہ فعل کچھ انوکھا نظر آتا ہی آپ دشمن کے مقابلہ مین ایسے سپاہیون کو پیش کرتے ہین کہ جنکو گھوڑے کی سواری کا بار ہوتا ہی حالانکہ آپ کی فوج ظفر موج مین ایسے خنگے ہین کہ جنکی توانائی اور قد و قامت کو دیکھکر دشمن کا زہرہ پانی ہوجاوے۔ بابر امیر کی یہہ غرض سنکر تبسم کیا اور کہنے لگا کہ میان لڑائی مین دیل دول کام نہین آتا جوانمردی اور نبردی چاہئے اور یہہ اسیوقت حاصل ہوتی ہے کہ سپاہی کئے دفعہ مقابلہ و مقاتلہ دیکھے۔ گھوڑون کی دپٹ تیر و تلوار کی چمک دشمن کے سخت حملون کو سینہ سپر ہوکر تالے اور جو لوگ ایسے ہین وہ میری فوج کے مسن سپاہی ہین جنہون نے بارہا جنگون مین میرا ساتھ دیا ہی کئی راتین دشمن کے خوف و ہراس مین صبح کر دئے ہین امیر نے تسلیم کرکے عرض کی جہان پناہ سپاہی درحقیقت وہی پرانے بلا دہے ہین جنکا آپ نے ذکر کیا۔ ہر اک کے پاس یہہ امر قابل تسلیم ہی کہ تجربہ کاری اور ہشیاری یہہ اک ایسا جزو سپہگری ہی کہ بغیر اسکے کوی شخص سپاہی ہونے کا فخر نہین کرسکتا اور یہہ بات اسیوقت حاصل ہوتی ہے کہ سپاہی کئے سال اس فن مین صرف کرے۔

ہمکو اک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جناب سپہ سالار افواج بمبی نے جنوری ۱۹۰۸ع کے اک جنرل آرڈر سے کمانڈنگ افسران کو یہہ معلوم کرایا ہی کہ احاطہ بمبی مین جس سپاہی کی سروس بتیس ۳۲ سال کی ہوگئی ہو وہ رجمنٹ سے خارج کیا جاوے گو کہ یہہ اخراج زبردستی ہی سہی اس حکم سے فوج بمبی مین اک واویلا مچ گیا ہے اور سپاہی سے کمیشن آفسر تک نالان و گریان ہے۔ تمامی فوج چیف کے اس حکم سے بیدل و ناراض ہے اور بہت سے سپاہی نکمیشن اور کمیشن افسر جنکی میعاد ملازمت آجکل ان کے ریانک برہانیوالی ہے اس حکم کے سنے سے اپنی کم نصیبی کو رو رہے ہین۔

ہمکو اس حکم کے سننے سے البتہ افسوس ہے اور ہم امید نہین رکھتے کہ سرکار انگریزی نے اسی حکم کو روا رکھا ہو پہلے تو کئی باتون سے اس حکم کی خرابی معلوم ہوتی ہے بنظر معاملات فوجی یا بنظر معاملات ملکی یا جرر سی کے مسئلون ہے اس حکم کو دیکھو تو ہر پہلو اسکا عقلمندی سے دور معلوم ہوتا ہے بڑی خرابی اس حکم سے یہہ ہوگی کہ تجربہ کار اور آزمودہ کمیشن افسر و سپاہی رجمنٹون سے علیحدہ ہوکر بجاے اون کے نادان اور بے تجربہ لوگ داخل کئے جاینگے۔ اور کئی سال صرف قواعد و درل مین تیار ہونے کو عرصہ لگیگا اور قواعد مین یکے نکلے تو ایمنگ یا شست مارنے مین اور کئی سال تربیت ہونا پڑیگا ایسے وقت مین جبکہ ہنوز افغانستان کا معاملہ طے نہونے پایا ہے۔ برما کا معاملہ درپیش ہے اور ہر زولو قوم کے ساتھ جنوبی افریقہ مین ناکامیابی کا جنگ ہو رہا ہے اچھے اچھے تجربہ کار سپاہیون کو نکالکر کون کو فوج مین

داخل کرنا کونسی آئین سلطنت ہی اور کیا دور اندیشی اسکا نام ہی۔ اسمین شک نہین کہ اس حکم قضا شیم سے ہزار ہا سپاہی نکل جاینگے اور سب کو پنشن دینے کے لئے سرکار کا ماہانہ اک رقم کثیر خرچ ہوگا اور بجاے ان کے جو امرد بھرتی کئے جاینگے انکا علیحدہ خرچ ہوگا۔ سارے فوج مین ترقی مناصب وعہدہ کرکے زیر بار صرف کثیر ہونا پڑیگا اگر اس صرف سے سرکار کو کچھ فائدہ ہو تو البتہ مضایقہ نہین مگر ہماری راے بجز بکار افسرون کو نکالکر اور آزمودہ کار سپاہیون کے عوض لیکر کون کو داخل فوج کرنا بجز نقصان کے اور کوی فائدہ کی بات نہین۔

بہت سے عہدہ دار اور سپاہی ایسے ہونگے جنکی سروس اجکل لایق عہدہ دینے کے ہوگی مثلاً سپاہی نایک ہونیوالا ہی نایک حوالدار۔ جمعدار سبیدار۔ سبیدار میجر اور میجر بہادر تو یہہ بیچارے جو ساری عمر اس امید مین صرف کئے ہین ان کی حق تلفی ہوگی اور سرکار پر الزام رہیگا کہ سرکار نے ان بیچارون کی حق تلفی کی اور آئندہ جو اس امید مین سرکار کی نوکری بجان ودل کر رہے ہین ان مین بیدلی آجائیگی اور وہ سمجھینگے کہ آخر ہمارا بھی تو یہی حال ہوگا۔ جو بدنظمی اور بیدلی اس خیال سے فوج ویسی انگریزی مین ہوگی اسکا نتیجہ ذرا ہی غور کرنے پر معلوم ہوتا ہی۔

ہمکو تعجب ہوتا ہی کہ کسطرح سپہ سالار بخی نے ایسے حکم ناحق کو جاری کیا ہے۔ اور یہہ ایسا حکم ہی کہ آجتک جو سلطنت انگریزی کو ہند مین آئے قریب دو صدیون کا عرصہ ہوتا ہی کبھی اسکی جرأت نہ کی بلکہ انگریزی فوج کے پرانے سپاہیون پر سرکار کو فخر رہا اور اسبات کا کامل اعتماد رہا کہ کوی دشمن بھی سرکار کی اس فوج ظفر موج کا سامنا نہین کرسکتا۔

اب جو یہہ حکم ہوا ہی شاید اس سے یہہ مقصود ہی کہ فوج مین سارے امرد رہین اور جو لوگ عہدے پانیسے قاصر ہین وہ عہدے پاسکین پہلی بات کا نقصان ہمنے اپنی تحریر مین لکھہ چکا ہی ہان شق ثانی کا یہہ جواب ہوسکتا ہی کہ جن لوگون کو اب عہدے دئے جاینگے آخر مین بھی اس سے معطل کرینگے کیونکہ اور ایک دو سال کے گذرنے پر بتیس سال کے بعد ملازمت کی چھری ان کے گلے پر بھی پھیری جائیگی اور جب یہہ حال ہو تو ان کو کیا خاک اطمینان حاصل ہوگا۔

اس حکم کے اجرا سے ہماری راے مین بجز فوج کو بیدل کرنے کے اور کوی معقول وجہ نہین نظر آتی ہے اور ہمکو امید ہی کہ عالی جناب سپہ سالار افواج ہند اور جناب ولیسراے بہادر بنظر حفظ ماتقدم ابھی سے اسکا معقول بندوبست کرینگے اور سپاہیون کو پنشن پانیکے لئے ایک ایسی میعاد مقرر کرینگے جس سے نہ کسی کے حق تلفی ہو اور نہ کوی شکایت کرسکے۔ سرکار کا نقصان بھی نہ ہو اور فوج بھی آراستہ اور ضرورت کے وقت کام کی رہے۔ ہمارے راے مین یہہ میعاد چالیس سال کی ملازمت ہونی چاہئے برسولان بلاغ باشد وبس فقط

قبول اسلام

الطاف فرماے کیف جناب محمد شریف صاحب زاد عنایتہ تسلیم کہ بمقام اپولو ضلع گورداسپور چار مرد یک عورت قوم ہنود سے مشرف باسلام ہوے جنکا نام ہدایت اللہ وعبداللہ وعبدالرحمن ومحبیب اللہ ورحیمہ بی رکھا گیا

تازہ تار برقیات

راجمندری ۵ می اہم پیشہ کی دکیتی مین دو قیدی جو شریک تھے سوان کو رامپا کے بدمعاشون نے پولس کی قید سے چھوڑایا اور پولس کے سپاہیون نے اس جھگڑے اور بھگیڑ مین اپنی پوشاکین اور ہتیار کھوڈالے گذشتہ شب کو پولس کی ایک جمعیت اوسطرف کو روانہ ہوی۔ جنگم اور اسکا بیٹا راجمندری کو روانہ کیا گیا ہے۔ کرنل رابرٹسن صاحب یہان بیماری کی حالت مین ہین۔ رامپا سے بیمار لوگ گاڑیون مین بکثرت آرہے ہین فقط

شملہ ۸ وین می۔ جو سرحدی اضلاع کہ اب فوج انگریزیہ کے قبضہ مین ہین وہان تک میجر کواگناری آج ۸ وین تاریخ کی صبح کو معہ ایک بدرقہ ۱۰ وین ہزارس اور گیدکیولری کے امیر یعقوب خان سے ملاقی ہونیکے لئے روانہ ہوا جنرل سرسامبرون اور افسران اسٹاف یعقوب خان سے اخیر قطار فوج کے پاس جو راستہ مین دو طرفہ لمبائی کو کہڑے ہوی تھی ملاقی ہونیوالا تھا۔ اور تمامی کفالتی فوج نوکری مین موجود رہکر دور راستہ پر یعقوب خان کے خیمہ سے قریب ادہائی میل کے فاصلہ تک صف باندہی کہڑی کی جاویگی بھاری اتواپ سے جو تیلون پر رکھی گئی ہین یعقوب خان کی تعظیم مین اکیس فیر سلامی کے ہونگے۔

یعقوب خان نے گندامک مین پہونچکر اپنی آمد کی خبر گورنر جنرل کیخدمت مین بذریعہ تار روانہ کی ہی اور اسکے ساتھ یہہ بھی ظاہر کیا ہی کہ میرا ارادہ سلطنت انگریزیہ کے ساتھ تعلقات دوستانہ قایم رکہنے کا ہے فقط

لاہور ۸ - می یعقوب خان آجکے روز جنرل برون کے خیمہ گاہ مین آپہونچا میجر کواگناری خان موصوف سے ملاقات کرنے کے واسطے گیا ہی یعقوب خان فوج انگریزیہ کی قطار بندی کو دیکہکر نہایت خوش ہوا یعقوب خان نے اپنے ورود کی خبر بذریعہ تار برقی کے گورنر جنرل صاحب ہند کی خدمت مین روانہ کی ہی اور اسکے ساتھ دوستی دایمی کی امید بھی تبلائی ہی فقط

لاہور ۱۰ می مخبر سول و ملٹری گزٹ اطلاع اس معنی کی دیتا ہی کہ یعقوب خان اور سلطنت انگریزیہ کے فیمابین صلح ان شرایط پر ہوچکی ہی کہ قوم سے درہ شتر گردان اور درہ خیبر اور لوگی اور قندہار اور پشین تگ صاحبان انگریزیہ کا قبضہ رہے اور ایک مستقل انگریزی وکیل قایم کیا جاوے یعقوب خان ایک انگریزی سفیر کے ساتہ کابل کو عنقریب واپس ہونیوالا ہے۔ اگر کیفیت صلح فی الحقیقت صحیح ہی تو ایک بڑا حصہ ملک کابل کا صاحبان انگریز کے قبضہ حکومت مین آجائیگا فقط

لندن ۵ می اسٹریلیہ نامی پٹن سولر اور اوورنیل کمپنی کے ایک اگبوت کو جو لندن جانے کے لئے کلکتہ سے روانہ ہوا تھا مالٹہ مین آگ لگ گئی اگبوت کے پیندے مین پانی بھر گیا تھا اور مال و اسباب کا نقصان عظیم ہوا۔ آگ سرد کردی گئی

کلکتہ ۶ می غرہ می کو خان تیزین اور بہت سے بڑی جڑ غلزائی روساگندامک کو آئے اور میجر کاواگناری صاحب کے مطیع اور عاجز ہوگئے۔ یہہ بہت بھاری ملکی معاملہ متصور کیا جاتا ہے۔

۳۰ وین ماہ اپریل کی شکور جمنٹ گیدسے کے تین آفریدی اشخاص اپنے ہتیار اور بارود گولی سمیت فرار ہوگئے اور ۲ وین دیسی سوار کے ۹ سپاہی بغیر ہتیار کے بھاگ نکلے ریفل برگیدکے کیپٹن رسٹر

صاحب بہادر کی بہادری کی تعریف کی گئی ہے

زولوئی اور فوج انگریزی کا بہت سخت مقابلہ

صاحب ٹیمس آف نیٹال کو کوہ کامبولا سے ایک کارسپانڈنٹ نے ۲۹ وین ماہ مارچ کو ایسا تحریر کیا ہی کہ مین تم کو ایک اس آفت و مصیبت کی کیفیت جو ہمارے فوج کے ایک حصہ پر پڑی کمال تاسف سے معلوم کراتا ہون ۲۷ وین مارچ کو ہماری فوج کی تمامی کیاولری کو زولو مین کیطرف روانہ کی گئی کیونکہ وہان سے خبر آئی تھی کہ ۲ ہزار زولوی اشخاص کا وہان جاورا ہوا ہے ۲۸ وین کے بہت سویرے ہماری فوج نے حملہ کیا اور بعد تھوڑے وقت کے کوہ مذکور ہمارے ہتہ چڑھ گیا اور ہمکو تھوڑا کچھ نقصان پہونچا ہمارے فوج نے پہاڑ کی انی پر چڑھکر گھوڑون کو دم لینے کے واسطے کا ہتیان وغیرہ اتارین اور فقط چار گھنٹہ کا وقفہ ہوا کہ اتنے مین دو گولیون کی فیر کی آواز آئی اور پہاڑ کے جانب چپ بھی گولیون کی بارھتہ چلائی گئی اور کیا دیکھتے ہین کہ زولوئی کے تین غول فی غول قریب ۲ ہزار اشخاص کے بڑی بندوبست وضابطہ کے ساتھہ ہمارے پر چڑھ آرہے ہین پہلے جب نظر آئے تو اسوقت وہ ایک میل کے فاصلہ پہ تھے کوہ مذکور پر سے بچے ہوے بھاگ جانے کے لئے صرف ایک ہی راستہ تھا اور وہ بھی بند ہوگیا تھا۔ تھوڑے عرصہ کے اندر تمامی پہاڑ حالت محاصرہ مین ہوگیا اور بعد کو ایک سخت و شدید جنگ ہوی جو کبھی اس ملک مین ایسی تیز تر اقع کی جنگ نہین ہوی تھی۔ ہر ایک شخص اپنے جان عزیز کے لئے لڑتا تھا اور کشت وخون کا کچھ ٹھکانا نہین کہ کسقدر جانین ضایع ہوین جو لوگ کہ وہان سے بچکر نکل گئے سو وہ لڑتے ہوے راستہ بناکر نکلے اور عجب بات یہہ ہے کہ اتنے بہت لوگ کسطرح سے وہان سے بچکر نکلے۔ ہمارے طرف نقصان عظیم ہوا۔ کرنل ویتریلی کا گھوڑا مارا گیا اور خود کرنل مذکور اور ان کے فرزند بھی مارے گئے۔ کیاپتن بچیس اور ۶ شخص جان بچاے ہوے نکل گئے۔ حقیقت مین کسقدر اشخاص کا صفایا ہوا سو بالفعل اسکا یقین نہین ہوای فقط شمس الاخبار

امریکا سے قسطنطنیہ کو بجہاز جنگی آلات وسامان کا آنا

صاحب الجوائب نگارش پرداز ہین کہ در نیو لانیو پارک امریکا سے سرکار عالے کو ایک اگبوٹ آپہونچا جس مین بیس ہزار بندوق قسم (مرتینی ہنری) اور دو کرور گولی اور دو کرور کارتوس یعنے تونے تھے معلوم ہو کہ عنقریب اور بھی اتنا ہی سامان آنیوالا ہے۔ منہ

عجیب معاملہ

دہاکہ کا اخبار ایست مخبر ہے کہ چارشنبہ گذشتہ کی رات کو بارہ بجے کے قریب چاند کی شکل یکایک خون کی طرح لال ہوگئی جسکو لوگ منحوس سمجھ کر پیش گوئی کرتے کرتے ہین کہ کوی سخت آفت آنیوالی ہے۔ کشف الاخبار

وکیل عورتین

امریکہ مین اسوقت چھ عورتین وکالت کرتے ہین اور اون کی آمدنی بھی معقول ہے فقط منہ

مدارس

جسقدر مدرسہ بخارا مین ہین شاید کہ دنیا کے کسی شہر مین نہ ہونگے کہتے ہین کہ تین سو مدرسہ ہین۔ منہ

دزدی ۲۰ اپریل کو علی مسجد سے دو میل کے فاصلہ پر ایک جگہہ سے بیس تیس اونٹ چورلے گئے چوروں کی نسبت خیال کیا گیا ہی کہ وہ دادی بازار سے آئے تھے۔ فقط

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ فتح قریب

نمبر ۱۶ | بحمد اللہ و بمنہ تا ہی | جلد ۸

ظفر یافت ایدون بر اہل صلیب

ہفتہ وار اخبار مطبوعہ ارض جہان | ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے | سالانہ قیمت بیشگی

منشور محمدی

۱۲۹۶

جمادی الثانی | سنہ ۹۶ء

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بانا توریہ انجیل بتحیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

فرمان رسولان سلف ساختہ موہوم | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر اقرار تحیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

چہ اخبار ماحی شاشیبان | کہ و خوار اقوال تثلیث شد | نوشتم سن عیسوی این چنین | کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق را | منشور محمدی ست ضابط | تاریخ بہ بین و زبر بین | منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان صرف ۱۲ ہی جن خیر خواہان دین محمدی ہیں بکو شش اسکا منظور ہو ہر سال قیمت پیشگی سے اعانہ فرماویں نوشت و خواند ربان اردو و ستد قیمت و اخبار متعلق ساتھ ناظم مطبع المرسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے ہی صاحبان ہم عالیہ قریب ہوں سلطانی اردو یا نوٹ رجسٹری مطبع ہذا میں ابلاغ فرمایا کریں معاوضہ ابلاغ قیمت بالعد کو بوجہ ناچیز چندہ رچندہ ہو نہیں سکتا جو اسکے طالب ہوں اول وہلہی قیمت بھیجے سرفراز فرماویں

مثنوی

ہی حمد و ثنا اسیکو لایق | جو ایک ہی دو جہان کا خالق | قایم اسی کی نور باری | تا حشر ہی حکم اسکا جاری

ہر عیب سے پاک ہی خداوند | بی بی نہین اسکو اور فرزند | پھوکے سے نہ نور اسکا گل ہو | گھیر یگا یقین سب جہان کو

صورت مین خلق کے ہو یدا | عیسی کی نہ شکل سے ہی پیدا

کس منہ سے ادا ہو شکر اسکا | ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا

جو جن و بشر کے پیشوا ہین | اسلام مین جو دل ہین سلامت جنہنے

سرور ہین جو سارے انبیا کے | برتر ہین جو جملہ اصفیا سے | محشر مین جبھی رہو امید و بیم کا

سبحان اللہ جیکا منشور | شاہونکو کیا ہی زیر و مقہور | گویا وہ ہی مقیم ریاض نعیم کا

توحید کو کہول کر بتایا | تثلیث کے نقش کو مٹایا | رتبہ ہی یہ نبی کے سوا کس عظیم کا

موسی کی ہی جان جسسے تازی | عیسی کی ہی روح کو تسلی | ہر ہر تار گیسو عنبر شمیم کا

پھر موسویون کو کیا ہی یارا | خوشبو مین کب ناقہ تاتار کی مجارا | جو لطف ہی مدینہ مین رہکر علیم کا

منشور محمدی کے اگے | منسوخ ہوئے ہین سب صحیفے | یہ ہی نمونہ قدرت رب علیم کا

اس نور خدا کے سامنے کب | رخشندہ ہون شمس و کوکب | جو کچھ تھا کوہ طور پہ رتبہ کلیم کا

غزل

عاشق ہی جو رسول رؤف و رحیم کا | ہر زم ہی اسپہ فضل خدائی عظیم کا

وہ درد ہی حجاب عذاب الیم کا | جو دل ہی درد مند رسول کریم کا

یہ پرتو ہی اہلی قلب سلیم کا | اسلام مین جو دل ہین سلامت جنہنے

محشر مین جبھی رہو امید و بیم کا | جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین

گویا وہ ہی مقیم ریاض نعیم کا | شاہونکو کیا ہی زیر و مقہور

رتبہ ہی یہ نبی کے سوا کس عظیم کا | تثلیث کے نقش کو مٹایا

ہر ہر تار گیسو عنبر شمیم کا | خوشبو مین کب ناقہ تاتار کی مجارا

جو لطف ہی مدینہ مین رہکر علیم کا | ساری جہانکی قسم و سنجابین نہیں

یہ ہی نمونہ قدرت رب علیم کا | اُمی کو اتنا علم عطا ہوی دیکھنا

جو کچھ تھا کوہ طور پہ رتبہ کلیم کا | بستر پی وہ رسول خدا کو ملا شرف

بقیہ مصنف ثلثۃ الکتب کی بیجزی کا بیان

تجھہ پر کیا گواہی دیتے ہین ۶۳ پر عیسی چپ رہا ایضا باب ۲۶ آیہ ۶۲ اور جب سردار کاہن اور بزرگ اوسپر نالش کرتے تھے اوسنے کچھ جواب نہ دیا آیہ ۱۳ تب پیلاطس نے اوسے کہا کیا تو نہین سنتا کہ وہ تجھ پر کیسے گواہیان دیتے ہین ۱۴ اور اوسے اوسکے ایک بات کا جواب نہ دیا یہان تک کہ حاکم نے بہت تعجب کیا آیہ ۴۶ اور نوین گھڑی کے قریب عیسی نے بڑی آواز سے چلاکر کہا ایلی ایلی لما سافختانی یعنے ای میرے خداوندای میرے خداوند تو کیون مجھسے اگے مجھے چھوڑ کے چلا گیا دیکھو اس جملہ سے شخص مصلوب کا حواری خدای خواہ صورت مثالی عیسوی خواہ فرشتہ خدای ہونا ثابت ہی جسنے مسیح کو یاد کیا جو قبل صلیب اٹھ گئے تھے پھر ذرا انصاف کرنے کا مقام ہی کہ متی کے ۲۸ باب ۲۰ آیہ جسپر انجیل ختم ہوگئی (یہہ ہی کہ انہین سکھلاؤ کہ سب باتون کو جنکا مین نے تمکو حکم دیا ہی) اناجیل اربعہ ایسے مختلف اور سہو اور غلطی سے مالا مال ہین کہ ان پر اعتماد کلی نہین ہو سکتا) حفظ کرین اور دیکھو مین زمانے اخیر تک ہر روز تمہاری ساتھ ہون کہ دیکھو اخیر وصیت حضرت روح اللہ کی یہہ ہی کہ احکام پر عمل کرو اور یہہ کہ کسی روز مین نہین مرا یہہ بھی ایک حضرت عیسی کا معجزہ ہی اور ایسا ہی کچھ امام رازی نے ذیل ماقتلوہ وما صلبوہ کے بھی لکھا ہی اور یہہ سب صورتین لکھکر کہ مصلوب صطلبوس تھا یا یہود امنافق یا اور کوی حواری خدای یا اور کوی غیر حواری آخر مین لکھا ہی ہذا وجوہ متعارضۃ متدافعۃ واللہ اعلم بحقایق الامور یعنے یہہ باتین ایک دوسرے کے متعارض ہین اور حقیقت حال خدا ہی کو خوب معلوم ہی پھر ماقتلوہ یقینا کے ذیل مین لکھا ہی کہ جمیع نصاری متفق ہین کہ یہود نے اونکو قتل کیا لیکن عظیم فرقے نصاری کے تین ہین نسطوریہ اور ملکانیہ اور یعقوبیہ نسطوریہ کا گمان ہی کہ مسیح انسانیت کے جہت سے مصلوب ہوی نہ الوہیت کے جہت سے اور اکثر حکما کی رای قریب اسی قول کے ہی حکما کا قول ہی کہ انسان صرف اسی ہیکل جسمانی کا نام نہین ہی بلکہ انسان ایک جسم شریف کا نام ہی جو اس بدن سی نسبت رکھتا ہی یا ایک جواہر روحانی ہی جو بذات خود مجرد ہی اور اس بدن کا مدبر ہی پس قتل صرف اس ہیکل پر وارد ہوا اور نفس جو حقیقت مین عیسی ہے اوسپر وارد نہین ہوا پھر امام رازی نے (کہا ہی کہ کوی یہہ نہ کہے کہ ہر انسان کا یہی حال ہی کہ اوسکے نفس ناطقہ پر قتل وارد نہین ہوتا پھر عیسی کی تخصیص کیا ہی اسواسطے کہ ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی کا نفس ناطقہ قدسی اور علوی اور سماوی تھا اور انوار الہیہ کا اوسمین اشراق شدیدہ تھا اور فرشتون کے ارواح سے نہایت قریب تھا اور نفس ناطقہ جب ایسا ہوتا ہی تو بسبب قتل اور تخریب بدن کے اوسکو درد و الم عظیم نہین ہوتا پھر وہ ظلمت بدن سے جدا ہوکر فسحت سماوات اور انوار عالم جلال کو پہنچ جاتا ہی اور معلوم ہی کہ یہہ حالات ہر انسان کو حاصل نہین ہوتے بلکہ ابتداے پیدایش آدم سے قیامت تک بجز اشخاص قلیل کسیکو حاصل نہین ہوے چنانچہ اس حالت کے ساتھ تخصیص عیسی کا ہے فایدہ ہی پر ملکانیہ (یعنے شاید رومن کاتلک) کہتے ہین کہ قتل اور صلب

اجائیں اور شعور کی راہ سے الوہیت تک پہونچ گیا ہی نہ
مباشرۃ کی راہ سے اور یعقوبیہ کا قول ہی کہ قتل اور صلب
اوس مسیح پر ہوا جو ایک جوہری متولد دو جوہرون سے
پس اس باب مین نصاری کے مذاہب کی شرح یہی ہے
اور ان الدین اختلفوا فیہ یعنی شک منہ سے یہی مراد ہی انتہی
منہ جاف راقم کہتا ہی کہ مراد فخر رازی کی حکما سے
شاید منطقی اور دہریتی ہین جنکا ذکر اوپر گذر چکا ہی
و نیز یاد رہے کہ بعض علمای محققین عربی دان نے وما
صلبوہ وما صلبوہ کی تفسیر اور توضیح مین وہ معنے لکھے ہین
جو کسی تفسیر مین پڑھے ہین گذری یعنے مسیح صلیب
ہو گئے اور غشی مین دفن ہو گئے اور پھر قبر سے نکالے گئے
اور چالیس روز زندہ رہکر اپنی موت مرے دیکھو تہذیب
الاخلاق جلد ۷ نمبر ۵ مضمون نمبر ۹ ۴۳ معنون بعنوان
حضرت عیسی مسیح اگرچہ یہہ معنے غریب ہین الا راقم کے
نزدیک اوسکے بطلان قطعی پر اسلام مین کوی پکی
دلیل نہین لہذا شاید شبہ لہم سے مراد اللہ بھی ہو جو
اوس عالم نے سمجھی اور یہی صورت قرآن اور انجیل مین بات
واقعہ صلیب کوی اختلاف نہین معلوم ہوتا نہ لفظی نہ معنوی

تلخیص ایک بڑا بھاری مسئلہ اختلافی یعنے
موت مسیح کا تو بفضلہ تعالی طے ہو گیا یعنے موت مسیح
علیہ السلام کی ایک عجیب و غریب دنیا سے نرالا واقعہ
ہی جسمین حواریون کو بھی شک رہا اور علماء ملت نے کبھی
اوسپر اجماع نہین کیا اور انجیل برنا باس اوسکی اصل
حقیقت کی کاشف ہی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش
سے تین چار سو برس قبل عیسائیون مین موجود و مشہور
تھی رہا یہہ کہ (**بطلان کفارہ کے دلایل عقلی کا
بیان**) اب وہ جعلی اور وضعی ٹھہرائے جاتی ہی بلکہ جتنے
انجیلین قرآن کے مطابق ہین جیسے مثلاً انجیل طفولیت مسیح
علیہ السلام جسمین قصہ مہد مین کلام کرنے اور مٹی سے چڑیا
بنانے مسیح کا مطابق مندرجہ قرآن کے موجود ہے وہ
سب جعلی ٹھہرائے جاتے ہین اسکی ہمکو نہ کچھ شکایت
ہی نہ کسی نبی نے الہام سے اونکو جعلی بتایا ہی نہ اونکے
کونسلے تجویز پر بھروسا ہو سکتا ہی دیکھو کونسل تو دیسیانے
تیسری صدی عیسوی مین مشاہدات یوحنا کو کلام اللہ نہین
ٹھہرایا تھا پھر دوسری کونسل ہین کلیمنس اسکندریا تو پر
و ترتیلین وغیرہ کے اوسکو ہی کلام اللہ ٹھہرا دیا ہی باوجودیکہ
بعض کہے جاتے ہین کہ وہ تو سرن ہیس ملحد کا کلام ہے
لہذا ہمکو اونکے کونسلی فیصلہ پر ہمیشہ اعتماد نہ کرنا چاہیے
ایہ واقعی ہدایہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ لاتتبعوا اہواء قوم
قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن السواء السبیل یعنے
ای لوگو نہ پیروی کرو اون لوگون کے جو اگے بھٹک چکے ہین
اور بہتون کو بہکا چکے اور سیدہے رستہ سے بھٹک گئے
ہین اور علماء اسلام کے بیان سے موت کا صاف
انکار نہین پایا جاتا الحاصل یہہ واقعہ ایسا نرالا ہے
کہ طرفین کو جرات کا مقام ہی اور دونو امر کی گنجایش ہے
خواہ کہو کہ مسیح مقتول و مصلوب نہین ہوے خواہ
کہو کہ ہو گئی یہہ کوی بڑی نزع کی بات نہین پر نزاع
کی بات یہہ ہی کہ جسکے بیان سے ہماری دل اور قلم دونو
کو لرزہ ہی اگر پوچھو کہ وہ کہا ہی تو نقل کفر کفر نباشد
وہ خدا کی روح اور خدا کا کلمہ یعنے جناب اقدس مسیح کی

ملعونیت اور مغضوبیت اور اونکا دخول جہنم ہی چنانچہ اسی
کے واسطے سارا بکھیڑا صلیب کا کھڑا کیا گیا ہی لہذا کمال
افسوس کے ساتھہ اس گستاخی اور بیدینی پر بھی ایک
لحظہ کے واسطے ہمکو استقلال کے ساتھہ صبر کرکے غور کرنا
چاہئے کہ کوئی نقلی دلیل یا عقلی اس حرکت بیمعنی و
حقیقت لایعنی کے واسطے دستیاب ہوسکتی ہے یا نہیں
پس واضح ہو کہ چارون انجیلون مین جناب مسیح کا قول
اسباب مین کچھہ نہین وارد ہی بلکہ انجیل لوقا باب ۲۳
آیت ۳۲ ہی مین منجملہ ان دونو مجرمون کے ایک کی نسبت
جسنے عرض کیا تھا کہ ای خداوند جب تو اپنی بادشاہت
مین آوے مجھے یاد کر ارشاد مسیح یون منقول ہی کہ مین
تجھے سچ کہتا ہون کہ آج تو میری ساتھہ بہشت مین
ہوگا ای عیسائیو دیکھو یہان سے ظاہر ہی کہ مسیح بہشت
مین گئے نہ دوزخ مین اور یہہ بھی کہ اسباب مین انجیل
نویسون کی بیان پر بمقابلہ قرآن شریف کچھہ بھی اعتماد
نہین ہوسکتا اسواسطے کہ متی اور مرقس اسمقام پر لوقا
کے خلاف لکھتے اور کہتے ہین کہ وہ دونو مجرم جو مسیح کے
گرد صلیب دی گئی تھی اونکو برا بھلا کہتے ہین حالانکہ یہان سے
ظاہر ہی کہ اون دونون مین سے ایک نے بھلا کہا اور مسیح
کے بہشت مین جانے کا وعدہ پایا پس نقلی دلیل ملعونیت
کی نہین ہے بجز نامہ پولوس بنام گلاتیان باب ۳
آیت ۱۳ کے یعنے یہہ کہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سے چھوڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا کیونکہ
لکھا ہی جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ملعون ہے راقم کہتا ہی
کہ یہان سے بھی غضب الہی اور لعنت شریعت کا مسیح پر
نازل اور متوجہ ہونا نہین نکلتا بلکہ صرف یہہ مطلب پولوس
کا سمجھا جاتا ہی کہ ہرگاہ موافق شرع اسرائیلی کے طریقہ
قبل الزنان کا زخم یعنے سنگسار کرنا تھا اور صلیب خاص
ملک روم کی سزا تھی اور غیر رومیون کو اور غلامون کو
بڑی ذلت اور خواری کے ساتھہ پہلے مجرم کو کوڑے
مارکر پھر لوہے کے کیلین اسکے ہاتھہ پاؤن مین صلیب پر ٹھونکے
جاتے تھین اور مجرم برابر کہتا تھا جب تک موت
اوسکو رہانکرتی تھی وی جاتی تھی اور صلیب دو ٹکڑے
لکڑی سے بنا ہوتا تھا بدین صورت × یا +
اور یہہ سزا موافق شریعت تورات کے ممنوع تھی تو
جیسے مسیح بادی النظر مین مصلوب دیکھے گئے ویسے ہی
مطابق اسکے بادی السزای مین ملعون بھی سمجھے گئے
ونعوذ باللہ من ذلک چنانچہ خود پولوس ہی کے
قول سے اسی باب مین مصلوبیت نقلی و بادی النظری
سمجھی جاتی ہی نہ مصلوبیت حقیقی و اصلی کیونکہ اسی
باب کے پہلی آیہ یون ہی ای نادان گلاتیو کسکے
جادو بھرے انکھون نے تمکو مارا کہ تم سچای کی فرمان
بردار نہوے باوجودیکہ عیسی مسیح تمہارے انکھون کے
سامنے یون ظاہر کیا گیا کہ گویا تمہارے درمیان مصلوب
ہوا اب ذرا سوچو اور انصاف کرو کہ اس سے کیا پیدا ہوتا
ہے خیر اب ہم اسکی دلیل عقلی کیطرف بھی متوجہ ہوتے
ہین پس جانا چاہئے کہ حاصل کلام عیسائیونکا یہہ ہے
کہ کوئی بشر کیا نبی کیا غیر نبی گناہ سے خالی نہین اور
اللہ تعالی عادل ہے بدون بدلہ کے نہچھوڑے گا اور
گناہ موجب غضب و لعنت عذاب ابدی کا ہی ۔ باقی آیندہ

مضمون مفید عام

ای صاحبو ذرا غور سے سنناکہ اندنون تھوڑے عرصہ سے ایک نیا شگوفہ ہندمین شگفتہ ہوا ہی یعنے بکوشش سوامے دیانند سرستی جی کے ایک ایک آریہ سماج اکثر مقامات مین شروع ہوا ہی۔ مگر سب مقامات کا حال تو کمترین نہین جانتا صرف آریہ سماج شاہجہانپور کو بخوبی جانتا ہی سو اسکا حال تو آئندہ عرض کرونگا فی الحال چند مضامین ہونے اجراے آریہ سماج تحریر کرتا ہون یعنے بخیال اسکے کہ اولاً جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب جو مذہب ہنود سے بیزار ہوکر خلعت احمدی سے آراستہ پیراستہ ہوے اور اونہون نے ایک کتاب مسمی بہ تحفۃ الہند تصنیف لطیف کی اور اوسمین بہت سے اعتراض بعینہ مذہب ہنود و ثبوت از کتاب ہنود درج کتاب ہذا کئے جبکہ اکثر اہل ہنود فارسی خوان نے اوس کتاب کو مطالعہ کیا تو جوش مذہبی نے اونکے دلون مین ایسا جوش مارا کہ منشی اندرمن صاحب نے بجواب اوسکے ایک کتاب مسمی بہ تحفۃ الاسلام تصنیف کی اور بہت ہی درجہ اپنی عقل کو کام دیا چنانچہ اکثر اعتراضات نسبت اہل اسلام مندرج کئے جسکو علماے دین احمدی ملاحظہ کرکے کیا خندہ زن ہوے ہونگے کسواسطے کہ تحفۃ الاسلام مین بعض اعتراض ایسے بے معنی اور مہمل لکھدیے ہین کہ مصنف صاحب کی سمجھ مین بالکل نہین آئے اور ایسا ہی بدون سمجھ لکھدیا (بالقول شخصی لگیا تو تیر نہین تو تکا ہی) اور ایسا سمجھنے کو ایک عقل درکار ہی خداوند تعالے نے انسان کو اسیواسطے اشرف المخلوقات کیا اور جو ہر نطق و فہم و ادراک عطا کیا کہ جس سے بھلا برا جانین خیر اس سے ہمارا کچھ مطلب نہین جو انصاف پرست و حق بین نکتہ چین ہونگے وہ خود سمجھ لینگے اب اوسکے بعد علماے اہل اسلام نے ایک کتاب مسمی بہ خلعت الہنود بجواب تحفۃ الاسلام تصنیف کی جسسے اکثر اہل ہنود کے حوصلہ بالکل پست ہوگئے اب اہل ہنود نے دیکھا کہ اب اہل اسلام کوی طرح سے پیچھا نہ چھوڑینگے ادہر تو عیسائی مذہب والے اکثر ہنودون کو عیسوی مذہب مین داخل کرلیتے ہین اور دوسری طرف اہل اسلام خلعت محمدی ہنودون کو پہنا دیتے ہین جب کوی صورت انکے بچنے کی نہ رہی تو اب بیچارہ کیا کرین کوی صورت سے اپنا پیچھا تو چھڑاوین جب خوب سمجھ لیا کہ اب کچھ پیش نہ جاویگی تو جو لوگ معقول اور عقیل و فہیم و فارسی خوان تھے غیرت مین آئے اور جوش مذہبی نے اجازت خاموش رہنے کی نہ دی کیونکہ یہ فارسی خوان تھے چنانچہ مشہور ہی کہ فارسی خوان کا دماغ بہت بڑھ جاتا ہی آخر نہ رہا گیا تو ایک سبھا موسومہ آریہ سماج قایم کی اور اپنے آپکو اونہون نے آریہ قرار دیا تاکہ اہل اسلام ہمکو بزمرہ ہنودان تصور نکرین ہم طعن اہل اسلام سے بچین بیچارے آخت کے مارے کیا کرین آخر کوی صورت تو بچاؤ کی کرنا چاہئے جب کوی جگہہ نہ پاے آخر کو یہہ آریہ سماج کی محفل جمائی۔

اور اکثر کتب اہل اسلام سے کچھ دقیقہ چن کر اپنی کتابین بنائین مثلاً اخلاق ناصری و جامع الاخلاق وغیرہ تصوف کی کتابین دیکھہ کر اپنے حوصلہ بڑھے اگرچہ آریہ ورت صحیح ہوتا تو پہلے سے کچھ بھی تو اوسکا نشان و رواج پایا جاتا بلکہ آجتک کسی نے آریہ مذہب کو اچھی طرح سنا بھی نہین ہوگا چونکہ آریہ صاحبو نکا قول ہی کہ آریہ ورتہ وید سے ہی

اور جو کچھ وید مین ہی وہی صحیح بہ نزدیک اہل آریہ تصور کیا گیا
اب صاحبو ذرا غور و انصاف سے ملاحظہ فرماوین کہ فی زمانہ
دو ہزار سال راجہ بکرم کو ہوے اور کب بڑا عالم فاضل
راجہ ہائی اس ملک مین ہوا جسکو بہت سے علم معلوم تھے
چنانچہ سرادنی و اعلی کو خوب معلوم ہی اور وہ جو چاہتا سو کر سکتا
اور اوسکے پاس بہت بڑے عقیل و فہیم کارپرداز تھے سوا
اسکے اور بھی اوسکے عہد حکومت مین بڑے بڑے پندت
عالم فاضل تھے لیکن اونہونے ذرا بھی وید کو نہ سمجھا اور نہ
کوی صورت اجراے آریہ کی کیا وہ بالکل عقل نہ رکھتے تھے
علی ہذا ایسا ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے ظہور کو عرصہ ایکہزار
نو سو سال کا ہوا اونکے زمانہ مین بھی کسی نے وید کو نہ سمجھ کر آریہ
سماج کو رواج دیا اگر صاحبان آریہ اسپر اعتراض لاوین
کہ وہ مخالف مذہب تھے تو اسکو کوی عاقل ہرگز قبول نہین
کریگا کسواسطے کہ جو نبی یا دیوتا ہوتا ہی وہ کسی پر ظلم نہین
کرتا اگر کوی تصاحب آریہ سبہا کو اوس زمانہ مین جاری کرتا
تو کوی نہین منع کرسکتا تھا اس سے صاف ظاہر ہی کہ فی زمانہ
کتب اسلامیہ کو دیکھکر یہہ بھی حرص کرنے لگے اس جگہہ اور
بھی ایک بات یاد آئی چونکہ وید کو اوایل زمانہ مین کسی نے
تو ظاہر کیا ہوگا اور وہ ظاہر کرنے والا بہت ہی بڑا عاقل
ہوگا اب مین افسوس کرتا ہون اونکے عقلو پر کہ جب اسی
وقت مین وید کو بطور آریہ روشن نکیا اب کیسے ہوسکتا ہی
اگر کوی یون کہے کہ پندت لوگون نے ظاہر نکیا تو پھر اور صاحبان
نے کیون نہ ظاہر کیا ناحق بیچارے پندتون پر تہمت
دھرتے ہین اون بیچارونکا کیا قصور جو وید مین تھا سو انہونے
نے بیان کیا۔ لہذا ہمکو اعتراضات صاحب مصنف تحفۃ الہند

کے بہت ہی صحیح معلوم ہوے اگلے زمانہ مین کیسے کیسے نبی و
دیوتا و انسان عقیل گذرے ہین جنکا حال عرض کرنے کو
ایک دفتر چاہئے مگر کسی کو وید کی سمجھ نہ ہوی اور نہ کسی نے
آئین آریہ کو جاری کیا پھر یہہ لوگ کیسے دانا ہین کیا تمام
مخلوق سے انہین کو عقل زیادہ ہے وہ کیا سب بیوقوف
تھے نہین نہین ہرگز نہین اوایل زمانہ مین ایسے ایسے
عقیل گذرے ہین کہ جنکا بیان کرنا ایک گونہ دشوار و امر
محال ہی جسکو یقین نہ ہو وہ کتب مطول و تواریخ وغیرہ
سے دیکھہ لیوے دوسرے قول آریہ صاحبونکا ہی کہ اب
دن بدن مذہب اہل ہنود تیزی پر ہے اب ہم خیال
کرتے ہین کہ جو چیز نئی ہوتی ہی اسکا شوق زیادہ ہوتا
ہی مگر ہمکو آجتک کوی صورت نہین معلوم ہوتی کہ جو آریہ
ورتہ کا سلسلہ بہت زور شور سے جاری تھا سو کم ہو گیا
یہہ سراسر عقل کی بناوٹ ہی اب دوسری اور سنئے
کہ جب کوی صورت بہبودگی آریہ صاحبونکا نہ ہوی اور
نہ کوی سواے دس بیس اہل ہنود فارسی خوان کے
انکے مغالطہ مین نہ آئے تو اوسکے برخلاف ایسے سوال
لچر و معنے بے پوچ کرنے لگے جنسے بالکل منکر خدا ہونا آریہ
صاحبون کا ہوتا ہی چنانچہ اعتراضات و سوالات معاون
آریہ صاحب پیشتر ارسال کرچکا ہون فقط باقی آیندہ
راقم سید محمد اسحاق علی ایجنٹ کنٹراکٹر سرکار گڑہ بمبئی مقام بیلگام

حفظ مراتب

حفظ مراتب لازم جان ہے تا تو ہوویں ذو العرفان ہے
حفظ مراتب جسنے کہویا ہے جانون پکا محمد ہوا ہے
ای میرے پیارے بھائیو ہر ایک انسان پر فرض ہی کہ چنانچہ

ہو سکے حفظ مراتب کو مدنظر رکھے کیونکہ بدون حفظ مراتب
کوئی کام درست نہین ہوتا اور افراط وتفریط سے بھی بہت بچنا
چاہئے کیونکہ افراط و تفریط سے بھی بہت کام خراب ہو جاتا
ہی پس ہر انسان پر لازم ہی کہ جو شخص جس لیاقت کا
ہووے اوسکی ویسی ہی عزت کرنی چاہئے نہ تو ایسا مبالغہ
ہو کہ کسی کو حد سے بڑہا دو نہ ایسی تفریط کہ اصل مرتبہ سے
گہٹا دو اور خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا پر اپنا عمل رکھو
دیکھو کہ یہود اور نصاری حفظ مراتب کے توڑنے مین اور افراط
و تفریط کے کرنے مین کہان تک حد سے بڑہ گئے اول یہودیون
نے یہانتک تفریط کی کہ حضرت عیسی علیہ السلام جو پیغمبر برحق
تہے اونکی رسالت سے انکار کیا بلکہ انکار نبوت پر بھی
صبر نہ کرکے درپی بے حرمتی کے ہوے اور جناب مریمؑ پر
کیا کیا اتہام لگاے اور اکثر اللہ کے مقبول نبیون کو قتل
کیا اور خداوند کے کلام پاک کو تحریف کرکے بے اعتبار کردیا
اور نصاری یہانتک افراط مین سبقت لیگئی کہ حضرت عیسیؑ
کو جو ابن آدم اور اللہ کے رسول تھے ازراہ مبالغہ خدا کا
بیٹا کہنے لگے کہ حضرت عیسیؑ کے وجود مین خدا بطور اوتار
مہادیو اور کرشن اور رام چندر وغیرہ کے اترا ہی اسلئے
مسیح کو خدای مجسم خیال کرلیا دیکھو افراط و تفریط نے
ان دونو گروہون کو کفر تک پہنچا دیا حالانکہ حفظ مراتب
کا توڑنا سراسر اناجیل مروجہ حال کے بھی خلاف ثابت ہوتا
ہی لہذا چند آیتین نقل کرتا ہون کہ جن مین برابر حفظ مراتب
کی تاکید موجود ہی چنانچہ انجیل متی باب ۱۲ آیت ۳۱ مین تم سے
اسلئے کہتا ہون کہ لوگون کا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف
کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح کے مقابلہ مین ہو آدمی کو معاف
کیا جاویگا ۳۲ اور جو کوی ابن آدم کی بدگوی کرتا ہی یہہ بھی
معاف کیا جاویگا پر جو کوی روح قدس کی بدگوی کرتا ہی یہہ
اوسے معاف کیا جاویگا نہ اس جہان مین نہ اوس جہان
مین پس اس کلام سے صراحتًا افضلیت روح القدس کی بہ نسبت
عیسی کے ثابت ہوی پس اگر مراتب مین فرق نہوتا تو جناب
مسیح علیہ السلام اپنی زبان مبارک سے کیون ارشاد فرماتے
کہ جو کوی روح القدس کے حق مین برا کہے اوسکو معاف
نہوگا اور جو مجھے برا کہے معاف ہو سکتا ہی تو اس سے بخوبی
ثابت ہو گیا کہ مسیحؑ کا مرتبہ روح القدس سے کم ہی پس کیونکر
لایق خدای کے ہوے اب روح القدس کا حال سنو انجیل
یوحنا باب ۱۶ - آیت ۱۳ لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے
تو وہ تمہین ساری سچای کی راہ بتاویگی اسلئے وہ اپنی نہ
کہیگی لیکن جو کچہ وہ سنے گی سو کہیگی یعنے اوسکو اپنی طرف
سے کچہ اختیار نہین بلکہ وہ تو خود ہی سننے کی محتاج ہی جو
کچہ اپنے مالک حقیقی سے سنیگی سو کہیگی پس یہان سے صاف
معلوم ہوا کہ روح حق بھی خدا نہین ہو سکتی بلکہ خداوند تعالے
وہی ہے کہ جس سے سنکر یہہ کہیگی کیونکہ وہ سننے کی محتاج
ہی پس لایق خدای کے نہوی پس ۱۱ تقریر مرقوم بالا سے
بخوبی معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالی جو غنی مطلق ہے بیشک وحدہ
لاشریک ہی اور اس واحد احد کے مرتبے برابر کسیکا مرتبہ
نہین ہو سکتا - اب حضرات عیسائیون کا جناب مسیح علیہ
السلام کو ہم مرتبہ خداوند کریم کے تصور کرنا خلاف حفظ مراتب
ہے -

باقی آیندہ

الراقم
نور محمد از مدرسہ لودیانہ

پونہ

خبرہاے پونہ مختلف طور پر مشہور ہین اونکو بصداق بمبئی سماچار واسطے ملاحظہ ناظرین کے ہم ذیل مین درج کرتے ہین علاقہ مقام مذکور مین ایک گروہ رہزنونکا پھرتا ہی سردار گروہ مذکور کا بلونت واسودیو فرہے اور یہہ شخص سابق مین ملازم سرکار تھا اسکی گرفتاری کے واسطے سرکار سے ایک ہزار روپیہ کا اشتہار ہوچکا ہی کہ جو شخص گرفتار کرلیگا یا گرفتار کرادیگا تو ہزار روپیہ انعام ملیگا یہہ خبر عام طور پر مشہور ہوچکی ہے سردار مذکور نے ایک خط نسبت سرکار بنام ادیٹر ٹائمس اس مضمون کا بھیجا ہی کہ اس سال مین غلہ بہت گران ہی اور تمام ضلعون مین عدم دستیاب غلہ سے خلقت خدا کی مرتی ہی اور ہندو نجومی کہتے ہین کہ بمقابلہ ۱۸۷۷ء کے اس سال مین قحط زیادہ پڑیگا لہذا سرکار کو چاہئے کہ جسقدر کمیتی کرنے والے ہین اونکو زراعت کے کام مین اچھی طرح سے مصروف کرے اور ہر نوع کی امداد کرے اور محصول اراضی مین تخفیف ہو اور یوروپینون کی تنخواہ کم کی جاوے اور دیسی تجارون کو ترغیب تجارت دی جاوے ابتک تو ہم دیسی لوگون کو لوٹتے تھے مگر آئندہ سے انگریزون کو لوٹینگے علاوہ برین اور بہت سخت سخت باتین لکھی ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ اگر ہماری بات کو سرکار گوش ہوش سے نہ سنے گی اور عمل درآمد نہ کریگی تو ہم گورنر بمبئی کو راستہ صاحبسلامت مین جانے سے مار ڈالینگے بلکہ دو ایک اکسران جلیل القدر کا بھی حال کرینگے اور خط مذکور پر اپنے دستخط بلفظ بہذ کلارک جی ایم چم شنکر ڈنو فرشٹ کی ہین اور بدولت لوٹ مار کے تین لاکھ روپیہ جمع کیا ہی اور سردار مذکور تاکونکا بادشاہ کہلاتا ہی اور ہر طرح کی حکمرانی کرتا ہی چنانچہ ایک ڈاکو رامو سبی نے اوس سے دغا کی تھی اوسکو پھانسی دیدیا اور جسکے مکان کو لوٹتا ہی اوسکے اسباب کی فہرست بطور یادداشت اپنے پاس رکھتا ہی کہ یہہ مال عاریتاً ہمنے لیا ہی جب ہماری عملداری ہوگی تو دام دام ادا کیا جاویگا اور عرب و روہیلون کو نوکر رکھتا ہی بروقت تقرری دو سو روپیہ پیشگی دیتا ہی ایک برہمن مع زوجہ خود کہین جاتا تھا اوسے رہزنون نے دریافت کیا کہ تیرے پاس کیا ہی اوسنے سچ سچ کہدیا کہ بیس روپیہ ہین اوسکی صداقت پر ایک سو روپیہ اپنے پاس سے دیا اور کہا کہ جا - اور ۱۰ می کو جو قریب فوجپل کے موضع پوسی کو جوٹا تھا اوسوقت یہہ کہا کہ ہمکو دو تو پونکا انتظار ہی جسوقت ملین فوجکا پونہ پر حملہ کیا جاویگا - موضع اون جو گنیش کھنڈ کے نزدیک ہی رہزنون نے غرت لیا علاقہ پولاپور دولت بابراوہ مین ۵ می کو ۷۵ ڈاکو ہتیار بند آئے اور تین مکان غنیمت کئے اور مالکان کو خوب ماردی اور ۲۵ ہزار روپیہ کا مال ملا اور کہدیا کہ پولاپور خاص مین بعد ۱۰ یوم کے حملہ کرینگے علاقہ تھانہ قصبہ بلاسی مین دو سو لوٹیرے ہتیار بند آئے اور سیتارام پتھت اوجی کے یہان شادی و رنجش تھی اور بہت مہمان آبرودار اہل دول شریک جاسے تھے مکان اوجی مذکور کو لوٹ لیا اور ۲۵۰۰۰ روپیہ کا نقد و جنس غنیمت کیا اوس روز ۱۸ لوٹیرے پولیس نے گرفتار کیا۔

۱۸ می کے خبر ہے کہ میجر ڈانیل سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ تین

سپاہیون کے واسطے تلاش ڈاکے زنون کے پھرتا
تھا اتفاق سے کسارگھات کے نزدیک ڈاکون سے
مقابلہ ہوا اونکے چار آدمی مارے گئے ایک دولت راؤ
جو اونکا سردار تھا اور تین آدمی دوسرے اور بہت سے
زخمی ہوے اور سب فرار ہوگئے اور قریب ایک لاکھ کے
اسباب نقد وجنس دستیاب ہوا اور چار ڈاکو قید مین
گرفتار ہوے - مقام کرجت سے ۴ میل کے فاصلہ پر موضع
کاول واری ہی اسجگہہ پولیس کی حفاظت بخوبی تمام
ہی وہان ایک سو لوتیرے ہتیار بند پہونچے اور پہلے
پولیس پر حملہ کیا اور سب کے لباس اور ہتیار چھین لئے
اور ایک سپاہی کو زخمی کیا اور ایک لوتیرا مارا گیا بعد اسکے
موضع پر حملہ کیا یہہ خبر بذریعہ تار معلوم ہونے سے سپرنٹنڈنٹ
پولیس تھانہ مع سپاہیان کے گئے ہین کہیرے کے نزدیک
موضع نارائن نامی کلان موضع ہی وہان لوتیرے آپہنچے
اور وہان سے دس کوس پہ وہ ڈابری ہی اونکو بھی لوٹ
لیا - ۴ مئی کی شب کو ۹ بجے ڈیڑہ سو رہزن موضع
مذکور کیطرف گئے اوس وقت دروازہ درہ کا بند
تھا ڈاکون نے حیلہ کیا کہ ہم ملازمین پولیس ہین اور
ڈاکون کو گرفتار کرکے لائے ہین دروازہ کہولدو
رات بھر رہکر صبح چلے جاوینگے اس بات کے سنے سے
چوکیدار دروازہ نے باجازت افسر پولیس دروازہ
کہولدیا فوراً اندر گھس گئے اور پولس والون پر حملہ
کیا ازان بعد ایک بار بندوقون کی ماری اور تمام
گانون لوٹ لیا اور جسقدر آدمی لوتیرے باہر تھے
آواز بندوق سے اندر چلے گئے صرف پچیس سوار

واسطے حفاظت کے باہر رہگئے تاکہ کوئی غیر شخص باہر کا اس
معاملہ سے آگاہ ہو وہان سے فراغت کرکے دوسرا
موضع جو قریب مین تھا اوسکو بھی لوٹا اور نقد وجنس
تین ہزار روپیہ کا ہاتھ آیا - رہزنون نے ایک شخص
بیولکر ساکن علی باغ کو کہا ہی کہ تم دس ہزار روپیہ
بہیجدو ورنہ اپنے کو لٹا تصور کرو اوسنے سرکاری مدد
طلب کی ہی اور ضلع تھانہ مین بھی ڈاکو آگئے ہین اہل
بہت گہبراہٹ ہی باشندگان پونہ بھی بہت گہبرا
رہے ہین - مام لیشر مین بھی بہت گہبراہٹ ہی
اور حفاظت بہت ہی کہ ملازمین پولیس شمشیر برہنہ
پھرا دیتے ہین - ۳ مئی سوا گیارہ بجے وقت شب جو محلہ
دس رام بارے اور بدوار بارے مین آگ لگی تھی
اوسمین دو مکان عالیشان جلے جسمین مدرسہ اور
عدالتہای سرکاری ہتین کہتے ہین کہ ۳۰ ہزار مسل متعدمہ
کے کاغذات جل گئے اور ۶۰ ہزار روپیہ کے کتب
قانون سوخت ہوے غرض تخمیناً بیس لاکھ روپیہ
کا نقصان ہوا اور علاوہ اون کے اور کئے مکان
جل گئے اور باعث آگ لگنے کا افواہاً اسطرح پر مشہور
ہے کہ ایک موسی گروہ رہزنون سے مقید تھا اسکی
رہائی کے واسطے اون لوگون نے کسی حکمت عملی سے
آگ لگوادی ؟ کشف الاخبار

ڈاکہ

دیوان گنیش پنت مہاراجہ کہندے راؤ کا دولت خانہ
قریب سویل کہیڑی موضع پوسی مین ہی اوسکی حفاظت
کے واسطے دیوان صاحب موصوف نے ۱۲ آدمی قوم

رامیسی سے نوکر رکھے تھے ۱۰ مئی کو دو سو نفر ڈاکوؤں نے مکان مذکور پر حملہ کیا اور ۵ ہزار روپیہ غنیمت کر کے لیگئے اور رامیسی کل جان سے مارے گئے اور دیوان صاحب کے عزیز و اقارب جو تھے انکو زخمی کیا - اور تاریخ ۱۰ والا کو ضلع تھانہ موضع پلوسی و جاری مین بہت بڑا گروہ لٹیروں کا آیا تھا سرکار نے انکی گوشمالی کے واسطے فوج بھیجی ہے - علاقہ کے ڈاکزنی سے اکثر مردمان بمبئی خایف ہین اور پونہ و مام لیشر وغیرہ کو بیوپار و دیگر کام کیواسطے نہین جاتے - گنف الاحبار

تسملہ

کلہ کے گزٹ آف انڈیا مین ایک ریزولیوشن در بارہ تخفیف اخراجات محکمہ جات ملکی مشتہر ہوگا - جو احکام بنام تمام محکمہ جات گورنمنٹ و ہندو لوکل گورنمنٹ ہای ہند جاری ہوئے ہین اوسکا خلاصہ ذیل مین درج ہی - احکام مصدرہ ماہ نومبر ۱۸۵۹ء کیطرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور حکم ہوا ہے کہ جہانتک ممکن ہو تخفیف کرنی چاہئے اور اس بات کی ضرورت ہی کہ احکام مذکور کے زیادہ تعین کے ساتھ اعادہ کیا جاے - کچھہ کم ایک سال پیشتر گورنمنٹ نے خیال کیا تھا کہ اوس نے معمولی سالانہ زر فاضلہ تعدادی دو ملین ہم پہونچا لیا ہے بتہ مین نقصان مزید عاید ہونیکی وجہ سے کہ حالت مالیہ کی خرابی کا خاص یہی سبب ہے رقم زر فاضلہ سنہ حال بلاحساب جنگ کے کم ہوکر ۸۱۳۰۰۰۰ پونڈ رہیگی جو اوس زر فاضلہ کی رقم سے گورنمنٹ کو کفالت قحط و دیگر مطالب کیواسطے مطلوب ہی ۱۱۸۷۰۰۰۰ پونڈ کم ہے -

۱۰ گورنمنٹ کا عزم بالجزم ہے کہ مالیات کے حالت قابل اطمینان رکھنے کیواسطے کوی کوشش یا دقیقہ باقی نرکہا جائیگا - اول اسبات کی ضرورت ہی کہ جہان تک ممکن ہو اخراجات کی تخفیف کیجاے گذشتہ دس سال مین اخراجات ملکی مین باستثنای قحط اور بہ کے جو کسی کے اختیار مین نہین ہین ۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ کی سالانہ تخفیف کیجاے ہر ایک سرشتہ کو حکم ہوا ہے کہ ماتحت تمام اخراجات کی اچھی طرح سے نظر ثانی کرنی چاہئے بغیر ضرورت واقعی کے محکمہ جات انتظامی مین کوئی ایسی ترقیات عمل مین نہ آئین جنمین خرچ تازہ عاید ہو کوئی جدید محکمہ یا دفتر نہ پیدا کیا جائے - کوی تعمیرات جدید شروع نکیجائین اس امر کی ضرورت ہی کہ پراونشیل گورنمنٹون کے ساتھہ جو انتظام ہے اوسمین ترمیم کیجائے اس غرض سے کہ اونکی اخراجات کو کم کیا جائے اور سپریم گورنمنٹ کی حالت مالیہ کو بہتر کیا جاے اگر ممکن ہو تو تازہ محصولات امپریل یا پراونشیل کے عاید کرنیکی ضرورت کو ٹالا جاے یہہ ہرگز منشا نہین ہے کہ جو تدبیر کامیابی نمایان کے ساتھہ پراونشیل گورنمنٹون کی ذمہ داری یا طاقت کو وسعت دینی کے واسطے عملین آرہی ہے اوسمین دست اندازی کیجائے - اوس تدبیر سے تحقیقات زیر تجویز مین بہت تسہیل ہوگی بڑی بچت زیر تجویز صیغہ تعمیرات مین ہے - کوی پراونشیل گورنمنٹ یا سرشتہ زیر حکم گورنمنٹ ہند تعمیر جدید شروع نکریگی خواہ وہ پہلے سے منظور بھی ہو چکی ہو بغیر اسکے کہ سپریم گورنمنٹ سے احکام خاص حاصل کرے - مزید امور تفصیلی -

گورنمنٹ ہند ہر ایک پراونشیل گورنمنٹ کے ساتھ طے کریگی - تعمیرات نافعہ سرکاری کے اخراجات مین بڑی بڑی تخفیفین ہونگی ان احکام مین اخراجات خرچی کا کچھ ذکر نہین ہی جنکی نسبت گورنمنٹ مطلع کرتی ہے کہ محدود ترین حدود کے اندر اونکو کم کرنا گورنمنٹ کا بڑا ضروری فرض ہے اس طرح پر کہ سلامتی عامہ مین کچھ خلل عاید نہو عہدہ سروس پنشین میجر جنرل فریزر صاحب رائل انجینیر مسکڑی سررشتہ تعمیرات سرکاری اور سر جن جنرل بیٹسن صاحب اور بریگیڈیر جنرل سی سی روز صاحب مقیم پشاور اور بریگیڈ جنرل جی مری صاحب مقیم ملتان کو عطا ہوے ہین میجر آر وی اسیوان صاحب پنشن لیکر گوشہ نشین ہوتے ہین میجر گریصا صاحب بہاولپور اور کرنل ڈیوس صاحب ڈپٹی کمسری جنرل کو میڈیکل سرٹیفکٹ پر فرلو عطا ہوی ہے - مئے

آفریدیون کی شرارت

نامہ نویس نیویارک ہرلڈ تاشقند سے ۱۳ مارچ کو بذریعہ ایک مراسلہ نگاریون نگارش کرتا ہی کہ پشاور سے جلال آباد تک وقتاً فوقتاً آفریدیون نے سات سو سو لچون کو زندہ گرفتار کئے اور اپنے قریون مین اسیر بنا رکھے ہین - حضور ویسرای نے اونکی مخلصی کو تیس ہزار پونڈ فی پونڈ دس روپیہ کی بطور فدیہ دیکر اونکی رہائی کے واسطے روانہ فرمائے ہین - جریدہ

لندن ۲۴ مئی - مخبر سول اند ملٹری گزٹ کا بیان ہے کہ معلوم ہوتا ہی کہ یعقوب خان کے ساتھ جو صلح ہوی ہے اسکے عہد نامہ پر دوشنبہ یعنی ۲۱ جگے دن دستخط ثبت ہوگئی - بلخ مین جنگ اور ہنگامے برپا ہونے کی خبرین آپہونچی ہین - جس مین امیر کابل کی بہت سی فوج ماری گئی اور ہنگامون اور جنگون کا روسیون کے ورغلانے پر بوقوع آنا معلوم دیتا ہی - شمس الاخبار

لندن ۲۴ مئی ولایت کے مخبر تیمس نے اپنی رائے مین اطلاع اس بات کی دی ہے کہ بیابان ہای قوم دسیسی و پشین جو صاحبان انگریز کے تفویض ہوگئے ہین سو انکو صاحبان مذکور مانند اپنے ملک مین ملحق کر لینے کے نہین تصور کرینگے - بلکہ بیابان ہاے مذکور قبضہ انگریزیہ مین رہکر اُن کے محاصلات مین سے بعد وضع اخراجات یعقوب خان کو مبلغ بچت دیدیا جاویگا جسکو سالانہ ۱۲ لاکھ روپیہ پیشکش اس تقدیر مین دینے کی کفالت دی جاویگی جبکہ وہ عہدنامہ جدید کی تعمیل کے لیے بالکل مستعد رہین - منہ

سردار عبدالرحمن خان کا بتائید روس بلخ کو آنا

صاحب مدراس میل جنرسان ہین کہ سردار عبدالرحمن خان اہل روسیہ کی تائید پر بلخ کو وارد ہونے کی جو پیشتر افواہ اوڑہی تھی سو ابتگ وہ افواہ جاری ہے اور کابل مین سب لوگ اسکو یقین اور باور کرتے ہین - کابل مین یہہ بھی خبر ہے کہ فقط سردار عبدالرحمن کی ہل چل اور حس و حرکت کی خبر سن پاکر امیر یعقوب خان نے اپنے خسر یحیی خان کو ترکستان پر روانہ کیا تھا - کہتے ہین کہ ترکستان سے کابل کو امیر موصوف کی ازواج و عیال کو لے آنے کے

لئے یحییٰ خان مذکور روانہ ہوے ہین -

لندن ۲۰ مئی کل شب کو جلسہ ہوز آف کامنس مین اندر سکرٹری صیغہ جنگ نے اطلاع اس معنی کی دی کہ فوجی کمیٹی تحقیقات اس واسطے مقرر کیجاویگی کہ تا اینمین فوجی انتظام و بندوبست کی دریافت کیجاوے -

مقدمہ مصر و یونان کے درباب حکومت انگریزیہ معا فرانس کے ساتھ شریک ہونے کے امر مین جو تامل کر رہی ہے سو اس معاملہ مین فرانس کے مجزین صاحبان انگریز کی کارروائی کو ناپسند کرتے ہین جسکے سبب سے وہ یہہ ٹھہراتے ہین کہ فرانس کی مداخلت پر بدگمانی کیجاویگی انگریزی مجزین یہہ تصور کرتے ہین کہ بدگمانی مذکور صرف بیجا ہے -

کراس نواس نامی مقام سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر بزرگ نامی مقام واقع ہی وہان تیکی ترکمانیون نے ۱۵ وین ماہ اپریل کو فوج روسیہ پر یورش کر کے شکست دی جنرل لاماکن امدادی فوج کے آنیکا انتظار کر رہا ہے اور بعد آنے اسکے اندرون ملک پیش قدمی کرے گا - فقط منہ

لندن ۲۱ مئی مجز دیلی نیوز نے ایک خط کو جو کرستوک نامی مقام سے ۲۹ وین ماہ اپریل کو آیا طبع کیا ہی جس مین اوس جگہ کا کچھ ذکر نہین ہے جو ۱۵ وین ماہ اپریل کو ترکمانیون کے ہاتھ سے روسیون کے شکست و زک پانے کی بابت مشہور ہوی تھی - مجز اسٹانڈرد نے ایک تار برقی طبع کی ہے اور اوس سے ایسا اظہار ہوتا ہی کہ دشمن کا پتہ لگانے والی زرف کی فوج کو استوک نامی مقام کو بغیر کچھ ستائے جانے کے واپس ہو چکی جہان سے مہم روسیہ کی فوج ۱۰ ماہ مے کو روانہ ہوی -

پای تخت روس ۲۲ مئی دی سنٹ پیٹرس برگ نامی روسی اخبار اوس جنگ کی صحت و تصدیق جو برناک نامی مقام مین روسیون اور ترکمانیون کے مابین ہوی بیان کرتا ہی یہہ پہلا وقت ہی جو ترکمانیون نے جدید وضع کی بندوقون سے مسلح ہو کر ایک چوگوشہ آشتہر کے عقب مین ایک مقام پر قبضہ کر لیا تھا روسیون کی جنگ بے سود اس لئے ہوی کہ شبکو اندھیرا شروع ہو جاکر اسمین ترکمانیون نے پسپائی اختیار کی -

لندن ۲۲ مئی جلسہ ہوز آف کامنس مین سر اسٹافورڈ نارتھکوٹ صاحب نے ایک سوال کے درجواب یہہ بیان کیا کہ یونان کی سرحدی اصلاح کے لئے شورہ کانگرس برلن مین جس طرح کہ سفارش کی گئی اوسی بموجب عمل درآمد ہونے کے لئے سلطنت انگریزیہ روم سے مصروف ہی

برلن ۲۰ مے سرکار جرمنی نے تجویز کی ہے کہ چاندی کے بکری کو زیادہ گھٹا دین بلکہ چند دنون تک کے لئے بکری اسکی موقوف رکھین -

لندن برلن مین یہہ خبر ہے کہ چاندی کا بہاؤ بہت ہی کم ہو جانے کے سبب سے بکری اوسکی گورنمنٹ جرمنی نے موقوف کر دی ہے -

لندن ۲۱ ہے پورسموت اور چاتھام مین جو رجمنٹین کہ مقیم ہین سو اینمین جنگ زولو کے لئے کیپ کالونی کو روانہ کرنے کے واسطے فالتو لوگون کی بھرتی ہونا شروع ہوی ہے - فقط ½ منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

نمبر ۱۹ | بحمد اللہ در مبحث مذہبی | جلد ۸
ظفر یافت ایدعون براہل صلیب

رجب ۱۳۱۵ھ

منشور محمدی

۲۹ ۶ ۱

۵ ۱۲ ۹۶

بفی سال تابان ہا انجا گزشت
بہ نہم نومبر الزنی تحریر گشت

صحت اخبار مطبع اہل صلیب
تفصیل تلطیف عجیب

منشور رسولان ہم محتاج بجائم	با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت و سیر مبر و محمد
فرمان رسولان اسلف سلسلہ فرمود	تو قیع خط آیت منشور محمد	توریت ہم انجیل را امتاز تجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چو اخبار ماحی تثلیثیان	کز و خوار اقوال تثلیث شد	نوشتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تاریخ بہ بین و زبر بین	منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا موصول ڈاک منظر کفایت حضرات مشترکان ہم ہر جن خیر خواہان دین محمد یکروپیہ نشر اسکا منظور ہوا را قیمت پیشگی ہی اعانت فرماویں

خوانندہ در باب ادویہ و اخبار متعلق سناظم مطبع المرحوم بہ محمد شریف کلرک کمشنر کنگرہ کے نیز جناب ہم عالیہ رقیمت بواسطہ منی آرڈر یا نوٹ جنتری مطبع ہذا دین ابلاغ فرمایا کرین قیمت بعد کو بوجوہات چند در چند ہو نہیں سکتا جو اسکے طالب ہون وہ اول ہی قیمت سے مخبر فرماوین

مثنوی

ہی حمد و ثنا اوہی کو لایق	جو ایک ہی دو جہان کا خالق
ہر عیب سے پاک ہے خداوند	بی بی نہیں و سکو اور فرزند
صورت مین خلق کے ہو پیدا	عیسیٰ کی نہ نسل سے ہی پیدا
کس مونہ سے ادا ہو شکر اسکا	ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا
جو جن شہر کی و پیشوا ہین	جو ہر دو سر کے مقتدا ہین
سر ور ہین جو سارے انبیا کے	برتر ہین جو جملہ اصفیا سے
سبحان اللہ جسکا منشور	شاہو نکو کیا ہی زیر و مقہور
توحید کو کہو لکر بتایا	تثلیث کی نفش کو مٹایا
موسیٰ کی ہی جان جس سے تازی	عیسیٰ کی ہے روح کو تسلی
پیغمبر موسویو نکو کیا ہی یارا	لب کہہ ہوں سکینگے کب بضارا
منشور محمدی سے آگے	منسوخ ہوئے ہین سب صحیفے
اس نور سفد کی ساتھ کب	رخشندہ ہوئے شمس و کوکب

غزل

اکمل ہے اور ہزار رحم ہو دل	کیا سخت امتحان ہے ہمرہ بلا دل
ہو جائے گر یہان غم نصرت عذاب دل	کب فرصتی جو سمائین سماوی دل
تو دل سے پوچھ تجھسے خدا خوش ہے یا نہین	حاصل رضائے حق ہی اگر ہے مدعا دل
جان و دل فدا ہو کر ہو اون جان جان	قربان وصل گھر پہ کہ ہو کہ ہنوائی دل
دیکھین تجھے شعار زنان دیکھہ رسا نہین	اہل نگاہ ناز سے پھر لگائی دل
پھر کیا ہے اقتضا قیامت سکا غدغہ	عشق نبی کی راہ مین اگر کھا جائی دل
وہان کاش ہو قبول مسلمین عین سے	سحر نثار کچھ نہین رکھتی سوائی دل
دامان مصطفےٰ کو نہ چھوڑے گی تا نگاہ	ہو نخچیر وہان تک مجھے دینا رسائی دل
ہوتا ہی سوز عشق محمد دل منیر	جو دن جلائے اوسکی ہی حلاوی دل
یا رب آب گل مری پھر منیر ہو	پھر ہو مین آب و خاک مدینہ دوائی دل

کہا حال ہے غیر کا کہ ہو مین نہ ہا ہائی دل۔

مضمون مصنفہ جناب امام مناظرہ اہل کتاب سید نام الدین محمد ابو المنصور

پادری صاحبان کی اخبار کوکب ہند لکھنؤ مطبوعہ ۲۱ مئی ۱۸۶۹ء نمبر ۳۴ جلد ۱ صفحہ ۲ میں تمام پادری کریون صاحب ولوز افشان لدھیانہ تمام پادری کیلو صاحب مطبوعہ یکم مئی ۱۸۶۹ء نمبر ۱۸ جلد ۷ صفحہ ۱۳۷ و ۱۳۸ میں ایک مضمون جناب سید احمد خانصاحب بہادر کے اخبار علیگڈھ گزٹ سے معہ اپنی رائے فیلسوفانہ پیرائے کی مشتہر کیا گیا ہے جسکی سرخی جلی حرفوں میں یہ ہے **زوال اسلام** اس مضمون کے بعض فقرات بجنسہ عبارت کے ساتھ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں و ہو ہذا

اخبار علیگڈھ گزٹ مطبوعہ ۲۵ اپریل میں اک مضمون مصر اور مسلمانوں کی حالت کے بارہ میں درج ہے اس مضمون میں چند فقرات قابل غور ہیں اور ہماری دانست میں اوس کی راست بازانہ رائے بڑے زور کے ساتھ مسلمانوں کو توجہ دلانے کے لئے تحریر کی ہیں چنانچہ اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ جہان جہان اب اسلامی سلطنتیں کسقدر باقی ہیں چراغ سحر کے طرح ٹمٹما رہے ہیں اور جہان جہان مسلمان ہیں وہاں حکومت عمدہ طور سے مسلمان کرنا نہیں جانتے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ جس جگہ مسلمان بطور رعیت رہتے ہیں ان کو وفاداری کے ساتھ اپنی بادشاہ کے سایہ عاطفت میں رعیت ہوکر رہنا ہی نہیں آتا ہے غرضکہ نہ مسلمان رعایا ہوکر آرام سے رہتے ہیں اور نہ حاکم ہوکر حکومت کرنا جانتے ہیں اور اسی سبب سے بربادی اور ادبار اونپر آرہا ہے صاحب اخبار مذکور کا اصل مطلب یہ ہے کہ ملک مصر میں جو اسلامی سلطنت ہے وہ بھی زندہ درگور ہے اور یوں ہی برائے نام اگر مصر کی چند روزہ حالت رہی تو شاید ایکدن مصر میں اسلامی سلطنت بھی نہ ہوگی اور اتنا جو مصر باوجودیکہ قرضدار ہوکر بچ رہا ہے ورنہ اسمیں خود اسقدر طاقت نہیں کہ مصر خود بخود قایم رہے وہ صرف انگلنڈ اور فرانس کے طفیل سے بچ رہا ہے ہاں یہ سچ ہے کہ اور اسمیں ذرا بھی فرق نہیں ہے بیشک اگر مسلمان بادشاہ یا ذی اختیار حاکم موجاتی ہیں تو رعیت کو چین و آرام سے زندگی بسر نہیں کرنے دیتے اور جہان تنگ ہوسکتا ہے رعیت کے حق حقوق پر اپنا ہی دست تطاول مارتے رہتے ہیں آخر کو سلطنت کو ہی نیست و نابود یا غیر ہاتھ میں پہونچا دیتے ہیں ہمارے ناظرین اخبار سلطان روم اور اسکے ذی اختیار حکام کی کارروائیوں سے بخوبی واقف رکھتے ہونگے اس معاملہ میں ہم ایڈیٹر اخبار علیگڈھ گزٹ سے اتفاق کہتے ہیں اب ہم ناظرین کو صرف یہ دکھلاتے ہیں کہ مسلمان بادشاہت کرنا کیوں نہیں جانتے اور رعیت ہوکر رہنا کیوں نہیں کرتے یہ سب کو معلوم ہے کہ انسان جیسی تعلیم پائیگا ویسی ہی کام کریگا چنانچہ قرآن انسان کو حلیت کی تعلیم نہیں دیتا ہے بلکہ قرآن کی تعلیم مغروری و خود پسندی و شہوت پرستی پر مبنی ہے پس مسلمانوں کا اسمیں کچھ قصور نہیں ہے اخر

پھر اوسی اخبار نور افشان کی صفحہ ۱۳۹ مین لکھا ہے
کہ محمد نے آپ نبوت کے الہامی ہونیکو قبول نہین
کرنیکے بعد بڑی گستاخی سے اسکو ساری تعلیمون
اور پیشین گویون کا انکار کرکے اپنے تین بڑے دشمن
آدمی ٹھہرایا ہے بلکہ دنیا کی آخر تک انسان کی نسل
کو قرآن کی نا راستی کی بابت پوری اور پکی
دلیل دی ہے ہمارے محمدی بھائیون نے اپنے باپ
دادون کے عادت کے موافق کچھ بھی دریافت و
آزمایش نکرکے اسلام کو محض خدا کی نعمت
بلکہ سارے جہان کی تمام مذہبون سے اسکو مذہب
مانکر غرور کی راہ سے اپنے تین بزرگ خیال کر رکھا
ہے اسی حالت مین ان کو اس بات سے واقف ہونا
افسوس کا مقام ہوگا کہ وہ مذہب جسے اونہون نے
اور اونکے بزرگون نے ایسا عمدہ مان لیا ہے دنیا
زمین پر جتنے بلا مین نازل ہوئے ہین اسمین سے سخت
ترین بلا یہی ہے الخ۔

جواب ابو تیہان مین نہین آتا کہ اس سے زیادہ
رسوائی اور ذلت اسلام کی کوئی اور تدبیر باقی
رہی ہو نعوذ باللہ یہ صدی ہی اسلام کی قیام عالم
مین قیامت کی گذری ہے خیر شاد باید زیستن نا شاد
باید زیستن ۔ اور فی الحقیقت اگر اسطرح پر جس طرح
کہ جناب فاضل اور پادریصاحب نے خیال کیا ہے
زوال اسلام ثابت ہوتو بھی ان سب فقرون اور
رسوائیون سے جو ہندوستان مین اسلام اور اہل
اسلام کو نصیب ہین۔ زوال اسلام مین کچھ شک نہین

ہے ہزارون تحریرین ایسے ہی نخوت و غرور کے اہل
ہند کے نظر سے گذرے ہونگے کہ جنمین سے یہ ہی بطور
نمونہ ایک مضمون ہے اس مضمون کو مبشر بانی فرقہ
نیچریہ یعنے جناب سید احمد خان صاحب بہادر نے لکھا اور پادری
صاحبون نے پسند کرکے اسکی تائید کی اور پیشتر بھی بار
بار ایسا ہی ہو چکا ہے خدا دونو کا انجام ایک سا
کریگا کیونکہ وہ دونون آپسمین اتفاق رکھتے ہین
اس مضمون مین سب مسلمانون کی سخت نالایقی اور
نہ فقط یہی بلکہ سب مسلمان بادشاہون کی سخت نالایقی
اور اسپر قناعت نکرکے خدا و رسول اور دین اسلام
کی مذمت مذکور ہے۔ چنانچہ مسلمانون کی نالایقی کے
بابت یہ فقرہ پڑہنا چاہیے کہ جس جگہہ مسلمان بطور
رعیت کے رہتے ہین اون کو وفاداری کے ساتھ اپنے
بادشاہ کی سایۂ عاطفت مین رعیت ہوکے رہنا بن نہین
آتا ہے الخ۔ یعنے مسلمان اگر کہین حاکم ہین تو ظالم
ہین اور اگر رعیت ہین تو باغی ہین جناب فاضل کا
مطلب ہے کہ مسلمانون کو باغی مشہور کرکے فقط
آپ ہی خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی ثابت ہون کیونکہ
جب تک اورونکو باغی ظاہر نکرین خود کیونکر خیر خواہ
ثابت ہون تاکہ سیکڑون روپیہ کی تنخواہ جو گورنمنٹ
سے وصول ہوتی ہے اسمین کبھی ہرج نہ آئے
لیکن فی الحقیقت اس خیر خواہی کا کچھ بھی اعتبار نہین
ہے اگر غفلت مین مبتلا ہوکر یہ عمائد بھی خیر خواہی
گورنمنٹ کی کرتی تب بھی اسکا اقبال جاتا رہتا مگر عجب
ہے کہ باوجود اس لاثانی جوش خیر خواہی کے جناب

خان صاحب یا پادری صاحب کسی پلٹن مین ہر قسم ہو کر
جنگ افغانستان مین گئے ہین سنیے ہوئے باتین بنا رہے
ہین اب مین کہتا ہون کہ ایسے نالایق گفتگو کرکے یہ
چالاک لوگ چار کروڑ رعایا گورنمنٹ انگریزی کو
جو بدول کرتے ہین یہ گورنمنٹ کے ساتھ انکی نیک
خواہی ہے یا بدخواہی یہ سمجھتے ہین کہ حکام ملک انکی
ایسی تحریرون سے بہت خوش ہوجاتے ہونگے لیکن یہ اونکا
واہمہ دور از کار ہے ہان بعض کم حوصلہ انگریز شاید
ایسے باتون سے خوش ہوتے ہین لیکن خوب یقین ہے
کہ حکام بلند حوصلہ اور عالی ظرف ایسے فتنہ انگیز تحریرون
سے جو انکے کروڑون رعایا کو اپنی فرمان روا سے
غیر مانوس کردی ہرگز راضی نہوتے ہونگے اب اک
بات اور غور کرنیکی قابل ہے کہ اگر جناب خانصاحب ہی خود
کو مسلمان جانتے ہین تو انہین ہی وفاداری کے ساتھ
اپنے پادشاہ کے سایہ عاطفت مین ہوکر رہنا آتا ہے
اور اگر وہ اس الزام سے مستثنی ہین تو جناب خان
صاحب بہادر خود اقرار کرتے ہین کہ وہ مسلمان نہین
ہین اور مسلمان بادشاہون کے نالایقی کے بابت
یہ فقرہ پڑہنا چاہیے کہ جہان جہان مسلمان ہین وہان
حکومت عمدہ طور سے مسلمان کرنا نہین جانتے ۔ الخ ۔
اگرچہ اقوام ہندوستانی اہل نیپال وبھوٹان وغیرہ
تک حکومت عمدہ طور سے کر رہے ہین کہ تمام ملک آباد
اور رعایا شاد نظر آتی ہے مگر مسلمان حکومت عمدہ
طور سے کرنا نہین جانتے ناظرین اس وقت کلام خانصاحب
بہادر پر ذرا تو آفرین کرتے جائین اور حیدرآباد

ہین تو تمام نیچریہ فرقہ کے لوگ جمع ہورہے ہین کیا وہ
بھی مسلمان حکومت عمدہ طور سے کرنا نہین جانتے
واقعی اہل حیدرآباد اسی ملامت کے لایق ہین اگر وہ
آپ ہی کسی لایق ہوتے تو نیچر فرقہ کے لوگون کو
کیون ہزارون روپیہ ماہوار دیکر اپنے انتظام ملک
مین شریک کرتے مگر غضب تو یہ ہے کہ باوجود اس
ہزارون روپیہ ماہوار کے کہ سرکار حیدرآباد سے
یہ اہل کار پاتے ہین بانی فرقہ نیچریہ کے طرح سے
یہ خطاب ہے کہ جہان جہان اسلامی سلطنتین کیقدر
باقی ہین چراغ سحری کے طرح ٹمٹما رہے ہین اور
جہان جہان مسلمان ہین وہان حکومت عمدہ طور سے
کرنا نہین جانتے الخ ۔ یہ خطاب سرکار حیدرآباد تک
محدود نہین ہوجاتا ہے بلکہ سرکار رامپور و سرکار
ہوبال وغیرہ بھی اس سے مستثنی نہین ہین لیکن
باوجود اس سخت ملامت کے اگر اب بھی اہل حیدرآباد
نیچریہ فرقہ کے لوگون کو اپنے ریاست مین رہنے
دین تو فی الحقیقت اونکی حقہین جناب خانصاحب
بہادر کا یہ قول سچ ہوجائیگا کہ جہان جہان اب
اسلامی سلطنتین کیقدر باقی ہین چراغ سحری
کے طرح ٹمٹما رہے ہین اور جہان جہان مسلمان
ہین وہان حکومت عمدہ طور سے کرنا نہین جانتے
ہین یہ قاعدہ کلیہ نہ فقط سلاطین اسلام کے واسطے
تجویز کیا گیا بلکہ ان مسلمانون کے طرف بھی اسکا
اشارہ ظاہر ہوگیا جو مسلمان کہکر غیر ملک مین
وزارت و امارت وغیرہ پر مستعد ہین کیونکہ جب مسلمان

عمدہ طور سے حکومت کرنا نہین جانتے تو ہر جگہہ خواہ
اسلامی خواہ غیر اسلامی ریاست مین وہ اس الزام
ظلم و ابتری انتظام سے بری نہین ہوسکتے ہین اور
غیر اسلامی ریاست مین تو علاوہ اس ابتری انتظام کے
مسلمانون پر یہ دوسرا الزام بھی عاید کیا گیا ہی کہ ان
کو وفاداری کے ساتھ اپنے بادشاہ کے سایۂ عاطفت
مین رعیت ہوکے رہنا بھی نہین آتا ہے الخ۔ یعنے ہمیشہ
بغاوت پر ہی آمادہ رہتے ہین اب اس نقص کو
پڑہکر غیر ریاست والی اپنے مسلمان رعایا و اہل کار ون
کو نکالدینا واجب جانینگے یا نہین +

قولہ ملک مصر مین جو اسلامی سلطنت ہے وہ بھی زندہ
درگور ہے اور یون ہی برائے نام ہے اگر مصر کی چند
یہی حالت رہے تو شاید ایکدن مصر مین اسلامی
سلطنت بھی نہوگی اور ابتک جو مصر باوجود یکہ قرضدار
ہوکر بچا رہا ہے وہ صرف انگلنڈ اور فرانس کے طفیل
بچ رہا ہے ورنہ اسمین خود اسقدر طاقت نہین کہ
مصر خود بخود قایم رہے ہان یہ سب کچھ ہے اور
اسمین ذرا بھی شک نہین ہے بیشک مسلمان اگر بادشاہ
یا ذی اختیار حاکم ہو جاتے ہین تو رعیت کو چین و آرام
سے زندگی بسر کرنے نہین دیتے الخ۔ یہان بھی
ذرا ناظرین انصاف کرین کہ کیا یہ سارا بیان سچ
ہے استغفر اللہ ان لوگون نے جھوٹی خوشامد کو اپنا
دین و ایمان سمجھ لیا ہے قرضداری مین کیسا
ملک چھینا جاتا کبھی نہ سنا ہوگا اور اگر کوئی صاحب
لشکر و سپاہ قرضہ مین اپنا ملک دیدے تو وہ بادشاہ ہی

یا بقال واہ یہ زمانہ بھی کیا ہی تہذیب کا زمانہ ہے کہ
بیوقوف مردہمت اور دانشمند زمانہ ہے لیکن اگر مصر
کی سلطنت زندہ درگور ثابت ہوئی تو پادری صاحب
یا خانصاحب بہادر اتنی غیرت مند بھی معلوم نہین ہوتے
ہین جو اس شرم سے کسیکو مونہ نہ دکہانینگے انگلنڈ اور
اور فرانس کے طفیل مین مصر کا بچا رہنا اگر صحیح ہوتا تو سر
الور زولسن صاحب اور مانشور بلگرصاحب متعدان انگلنڈ
و فرانس کو دونون گورنمنٹ سے شکایت ہورہی ہین باوجود
اسکے تار برقی لندن ۹ اپریل سے آئینہ مین لکہا کہ
گورنمنٹ انگریزی خدیو مصر کے ساتھ ایسی تدبیر اختیار
نہین کرسکتی کہ جس سے دباؤ ڈالا جائے۔ (نور افشان
مطبوعہ ۱۷ اپریل ۹۶ صفحہ ۱۲۶) اسکے سوا انگلنڈ
اور فرانس کے تو تمیل مین مصر بچا ہوا ہی پھر وہ تیسرا
کون ہے جو مصر کے سلطنت اسلامی کو چھین لیگا واہ
پادری صاحب و خانصاحب بہادر آپ کی رائے بھی
قابل داد ہے ایسی ہی دانشمند لوگ گورنمنٹ کی
کونسلون مین بہرتی ہونے کے لایق ہوتے ہین۔
اب خدا اور رسول اور دین اسلام کی بابت یہ فقرہ
پڑہنا چاہئے کہ قرآن کی تعلیم مغروری و خود پسندی
و شہوت پرستی پر مبنی ہے۔ الخ۔ یعنے دنیا مین
اس سے بدتر کوئی کتاب نہین ہے اب ہم ان علمائے نامور
سے پوچھتے ہین کہ قرآن مجید مین مغروری
کی تعلیم اس سے بڑہکر دکہانا چاہئے کہ سب جو مجھسے اگلے
آئے چور اور لٹ مار تھے (یوحنا ۱۰ باب ۸) یہ سب
انبیاء سلف کے طرف خطاب ہے اور خود پسندی

اس سے بڑھکر دکھانا چاہیے کہ سب جگہ خود تو سے پیدا ہوے
یوحنا بپتسما دینے والے سی کوئی بڑا ظاہر نہوا لیکن جو
آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہی اوس سے بڑا ہے۔
(متی ۱۱ باب ۱۱) یعنے ہر کہ دنی عیسائی بھی جو ہمارے خاکروب
ہو حضرت یحیی علیہ السلام سے جو نبیون سے بڑھکر تھے بڑا ہی
پس جو عیسائی مذہب مین چھوٹا ہی جب وہ پیغمبرون
سے بڑا ہے تو عیسائی مذہب مین جو بڑا ہے وہ نعوذ
باللہ خدا سے بڑا کیونکر ہوگا۔ اور شہوت پرستی
مین اس سے بڑھکر دکھانا چاہیے کہ خداوند نے ہوسیع کو فرمایا
کہ جا اور اک زنا کار عورت اور زنا کی لڑکے اپنے لئے
لے (ہوسیع ۱ باب ۲) یہ حضرت یوسیع علیہ السلام
پیغمبر تھے اور انکے یہ کتاب مجموعہ توریت مین شامل
ہے۔ مفسرین انجیل نے صاف لکھا ہے کہ یہ عورت
زنا کار نہین تھی چونکہ آپنے فقط مغروری اور خودپسندی
اور شہوت پرستی کے تعلیم کا الزام قرآن مجید کی
نسبت لکھا تھا اگرچہ اوسکو پادری صاحب اپنے دعوی
کے ثبوت مین ایک آیت بھی لانے کے صرف زبانی زور
اگلا کئے اسلئے مین نے انہین تینون باتون کو انجیل
سے ظاہر کر دیا۔

اب ان تین باتون کے ہوے اگر کچھ اور ہی اپنی صفات
آپ معلوم کیا چاہتے ہین تو بیخ عیب شرعی بھی ہم آپکی
ظاہر کر دینگے انشاء اللہ۔

قولہ محمدؐ نے آپ توریت کی الہامی ہونیکو قبول
کرنے کے بعد بڑی گستاخی سے اوسکی سارے
تعلیمون اور پیشین گوئیون کا انکار کرکے اپنے

تئین بڑا الہامی آدمی ٹھہرایا ہے بلکہ دنیا کی آخر تک
انسان کی دل کو قرآن کی نارراستی کی بابت
پوری اور پکی دی ہے الخ، اس فقرہ مین اول
تو گستاخی کے لفظ پر غور کرنا چاہیے پیش حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین تو پادری کو کبھی
ایسی بیہودہ بکنے کی جرات نہوتی اگر ہندوستان
مین حقیقی مسلمانون کا حال اسقدر ذلیل وخوار
نہوتا کیونکہ وجہ سخت ذلت وحقارت اہل اسلام
اب کوئی نصرانی اونکی طرف خطاب نہین کرتا ہے
جب تک سخت غرور کے الفاظ استعمال نکرے
اور جواب یہ ہے کہ توریت کو الہامی قبول کرنا حضرت
رسول اللہ صلعم کی رسالت برحق پر کافی دلیل ہے
کیونکہ آجتک کسنے نہ سنا ہوگا کہ کوئی بت پرست
توریت کو الہامی قبول کرتا ہو پھر پادری صاحب
مذہب اسلامی کا یون ذکر کرتے ہین کہ روز مین
پر جتنی بلائین نازل ہوئے ہین ان مین سے سخت
ترین بلا یہی ہے الخ۔

اب ہم اوسکا جواب کیا لکھین فی الحقیقت پادریون
کے جان پر تو یہ ایسی ہے سخت ترین بلا ہے لیکن
روے زمین پر انصاف کرنا چاہیے کہ اسلام سخت
ترین بلا ہے یا پادریون کا قدم سخت ترین بلا ہے
دیکھو ہندوستان مین یہ دو الخطا اور وبا اور
کشت وبدکاری اگر اس سے بیشتر کبھی اسقدر نہ
تھے جسقدر کہ اب ہے تو کون اسے جھٹلا سکتا ہی
کہ یہ سب پادریون کی سبز قدمی کی نحوست ہے۔

اب یہ فقرہ بگیا تہا کہ پادری صاحب مسلمانون کی تو یہ سب مذمت کرتے ہین اور جناب سید احمد خانصاحب بہادر کو راستباز ایڈیٹر آپ فرماتی ہین پس پادری صاحب جسے راستباز سمجہین وہ جیسا راستباز ہوگا اسی سب جانتے ہین اور اگر خانصاحب بہادر راستباز ہونگے جیسے کہ پادری صاحب ہین ۔

جناب سلطان خدیو مصر کی حامی و طرفدار ہین

مختلف سلطنتون کے وکلائے مقیم قسطنطنیہ کے یہان دربولا یہ افواہ مشہور ہوی ہے کہ جناب سلطان روم خلدالله ملکہ اندنون حضرت خدیو معظم مصر کے حامی و طرفدار ہین چنانچہ فی الحال سکلر علیہ موصوف کے طرف سے خدیو مصر کو بڑی ہی کمک اور امداد پہونچ رہی ہے ۔ شمس

کریٹ مین ہنگامہ

کریٹ مین پھر ہنگامہ برپا ہوا ہے سو کیا کی تمامی پہاڑی لوگ مسلح ہوگئے ہین اور یونان سے جا بسے لوگ تمامی ملک کریٹ مین یہ اشتہار دے رہے ہین کہ سلطان روم کبہی بموجب اپنے اقرارات کے عمل نہین کرتی ہے اور اسیواسطے لوگ کچہ صورت وسبیل کرکے جزیرہ کریٹ کو یونان کے ماتحت کردین تمامی تجارت بند ہے ۔ منہ ۔

سلطنت مصر کے حالات کچہی نہین ہین ۔

گارڈن پاشا نے جناب خدیو مصر کی خدمت سے اپنا استعفا پیش کیا ہے امرائے مصر نے جنہون نے آیندہ ادائے قسط کے واسطے رقوم دینے کا اقرار کیا تہا خزانہ کو مبلغ مذکور دینے سے انکار کیا ہے اور منجملہ ان کے بہت سے امرا مقید کئے گئے ہین مصر کے دریاؤن پر دو انگریزی جہازات جنگی رہنے کی ضرورت انگریزی کانسل جنرل نے بتلائی اور اس سبب سے الیف نامی انگریزی جنگی کشتی کا وہان سے انگلستان کو واپس ہونا ملتوی ہوا ہے قسطنطنیہ سے جو خط وط کہ گئے سو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دربین والا اعلے حضرت سلطان روم جناب خدیو مصر کی بالکل تائید اور حمایت مین ہین ۔

اجرائے ڈاک شقہ

شقہ کا ڈاک جو غرہ جولائی سے جاری ہونیوالا ہے اسکے شقہ ہر اک پونٹ آفیس مین غرہ جولائی ۷۹ء کو فروخت ہوا کریگے اور اس شقہ پر پاؤ آنہ یعنے ۳ پی کی ٹکٹ لگی ہوئی اور وہ اسی قیمت پر فروخت ہوا کریگی اسکو اندرون سلطنت ہند کسی ایک مقام سے ایک دوسرے مقام کو روانہ کرسکتے ہین جو شقہ کہ ولایت کو روانہ ہونیکا ہے اسپر دیڑہ آنہ کی اسٹمپ لگی ہوی رہیگی ڈاک شقہ اس طرح سے فروخت ہوا کرینگے جسطرح سے کہ لفافہ ٹکٹ لگے ہوے ۱۶ عدد کا ایک بستہ یا ایک ایک عدد علحدہ فروخت ہوا کرتے ہین ان شقون پر لکہے ہوے قوانین کو مدنظر رکہنا چاہئے فقط ۔ منہ ۔

افیس العلما محب الطلبا جناب محمد شریف صاحب مدظلکم ۔

الحمدللہ والمنت کہ آنجناب کی فرمایش سے آپکی اخبار منشور للامع النور کا مطالعہ نصیب ہوا مدت مدید سے مشتاق تہا

آنجناب کا نہایت شکرگذار ہوں خداوند کریم آنجناب کو اور اس خبار کے کل معاونوں کو دونو جہان مین سرخرو رکھے اور اس خبار کی رونق بخشے سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ انبار صداقت آثار جاری نہوتا تو اہل اسلام و دولت ایمان کو مشن کی ڈبل روٹی اور بسکٹ کی عوض ہیچدانتے العیاذ باللہ نہتا -

بقیۂ حفظ مراتب

کہ اول تو جن آیتون سے تثلیث ثابت کروگے وہ آیتین مخالف اور معارض آیات وحدانیت کی ہونگی یا تو موجب عدہ اذا تعارضا تساقطا کی دونون اعتقاد یعنے توحید و تثلیث کو جانے دو اور عقل کی طرف رجوع کرو سو عقلاً تو اس عقیدۂ تثلیث کو باطل کرچکا ہون کہ ایک اقنوم دو اقنوم پر غالب ہے یا نہین اگر غالب ہے تو دو اقنوم مغلوب خدا نہوے اگر غالب نہین تو یہ اقنوم خدا نہوا باقی دو اقنوم مین یہی عجز جاری کرلو یا جو موافق عقل کے ہو اوسکو تسلیم کرو - اور جو مخالف ہو تاویل کرو مگر اس کمتر نے تو اول سے آخر تک عہد عتیق و جدید کو خوب غور سے دیکھا کوئی آیت تثلیث پر دلالت نہین کرتی اکثر عیسائی تثلیث کے باب مین اپنی خوش فہمی سے مسیح کی الوہیت کی دلائل بیان کیا کرتی ہین بفرض المحال اگر مان بھی لیا جاوے تو تثلیث کی عوض تثنیہ یعنے دو خدا ثابت ہونگے نہ یہ ہمارا مذہب ہے نہ عیسائیون کا بلکہ ان لوگون کا مذہب ثابت ہوا کہ جو آپہ من یزدان کے قائل ہین رہی الوہیت مسیح کی جسکو پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب مفتاح الاسرار مین تثلیث کی دلیل بیان کرتی ہین اوسکا جواب بہ بسط تمام مولوی آل حسن صاحب نے اپنی دوسری استفسا مین بخوبی دیدیا ہے حاجت تکرار کی نہین - واللہ یہدی من یشاء الی سواء الصراط -

الراقم نور محمد از مدرسہ حقانی لودیانہ -

اکرم بندہ محمد لیف صاحب سلامت

پس از تسلیم عارض ہون کہ اس خوشخبر کو آپ کی گوشۂ منشور محمدی مین طبع فرمادیجیگا -

الحمد للہ رب العالمین ان احد الرحیم کا ہزار ہزار بار شکر کرتا ہون اور بار بار اسکی جواب مین سر واسطے سجدہ کے زمین نیاز پر دھرتا ہون کہ جسنے اپنی عنایت سے اپنی بندون کی ہدایت کے واسطے ایک لاکھ کے ہزار نبی متوالی بھیجے اور نعت اس سرور کائنات باعث ایجاد موجودات کی کرنا ہماری زبان کی کیا قدرت ہے ہیچی کہ ناکردہ قرآن درست کتب خانۂ چند ملت بشست - ہے وصف خلق کہ کسی قرآن ست ز وصف او گر کند چہ امکان است کہ جنکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک وارد ہے اور جنکی شفاعت کا ایک عالم امیدوار ہے چنانچہ اللہ جل شانہ اپنی کلام مقدس مین فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی - آج کی تاریخ مین اللہ جل شانہ نے جو ارحم الراحمین ورب العالمین ہے واعظان ردنصاری کی محنت کا بدرجۂ اتم نتیجہ دیا یعنے اپنے عنایت کی نہایت ہے اور اپنے رسول مقبول کے طفیل سے تین

عیسائیون کو راہ ضلالت سے سبیل ہدایت پر لایا
ایک عیسائی جنکا نام غلام حیدر خان تہا ایک مدت
سے دین اسلام سے مرتد ہو گیا تھا اب خدا نے
پھر ہدایت کی مثل مشہور ہے کہ صبح کا بھولا شام کو
آوے تو بھولا نہین کہلاتا ہے - اور یہ شخص
جب طالب اسلام ہو کر جامع مسجد مین آیے تو مولوی
صاحب نے بہت سوال کئے چنانچہ اونہون نے اسکا
کامل جواب دیا - چند سوال ذیل مین درج کرتا
ہون -

۱ - سوال مولوی صاحب - تم کیون مسلمان ہوتے ہو
جواب غلام حیدر - مین بہ باعث صداقت دین
اسلام کی اسلام قبول کرتا ہون -
سوال مولوی صاحب - دین اسلام مین کیا صداقت ہے
جواب - دین اسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہے
چنانچہ اک یہ کہ ایسے معجزہ لیکر کوئی نبی نہ آیا دوسری
ایسا اجتناب کوئی فصیح کلام ہے نہ ہوگا تیسری یہ
کہ قرآن اگر منجانب اللہ نہوتا تو بے غلطی کی
محفوظ نہ رہتا -
سوال - کیا اور کتابین غلط ہوگئین -
جواب - ہان دیکھو توریت غلطیون سے محفوظ
نہ رہے -
سوال تو کیا توریت منجانب اللہ نہ تہی -
جواب - ہان تہی لیکن جب وہ منسوخ ہوگئی تو یہودیون
نے ضرور اوسکو تغیر و تبدل کیا ورنہ عیسائی
اہل اسلام ہوجاتے -
سوال کیا انجیل منجانب اللہ نہین -
جواب نہین کیونکہ یہ ہادی تثلیث ہے اور تثلیث
غیر ممکن ہے کیونکہ اگر عیسی علیہ السلام کو ہم خدا مان
لین تو فنا ہونا محال ہے - اور اگر غیر فانی جانے
تو تصلیب ہونا غیر ممکن اور اگر غیر ممکن بتصلیب
معلوم کرین تو کفارہ رد ہوتا ہے اور جب کفارہ
نہین تو منجی ہی نہین اور جب منجی نہین تو ہمکو
ایسے کتاب سے بجز ہلاکی کیا فائدہ اور بالفرض
اگر وہ حاکم اور محکوم دونون ہے تو اجتماع ضدین
یعنے حاکم اور محکوم ایک زمانی اور جگہہ مین غیر ممکن
ہے یا ان انجیل سے بغیر کوئی کلام حق ضرور ہی
اوسپر ہمارا ایمان ہے کیونکہ قرآن بیشتر ہی اسکی
شہادت دیتا ہے الا جب اوسکی اوصاف سے
ملاتے ہین تو ویسی انجیل نہین پاتے پس معلوم ہوا
کہ یہ وہ انجیل نہین ہے جسکا قرآن بیشتر گواہ ہے
بعد اسکے غلام حیدر خان مشرف باسلام ہوئے
اور نیز اک شخص مسمی تارا چند کہ قوم کا بنیہ
تہا ایک مدت سے دین عیسوی کا پیرو ہوگیا
تہا اللہ نے جو بڑا رحیم ہے ہدایت دی معہ اس
عورت مسمی فخرن کے دین اسلام قبول -

راقم فضل احمد خان خاکپائے واعظان ردنصاری

تار برقیہ

شمارہ ۱۶ جون - آج کے روز تمامی موضعی گورنمنٹ
کو ایک گشتی روانہ کی گئی اسمین بیان یہ ہے کہ بعد
انطلاع اندازہ بدجت کے حالات مالگذاری مین

بہت سے تغیرات وتبدلات واقع ہونے کے سبب سے
موجودہ حالت مالگذاری گورنمنٹ ہندوستان
کی مفصل کیفیت معلوم کرانا لازم ہے۔
گشتی مذکور مین ہندوبست محط کے واسطے اک
کروڑ ۵۰ لاک روپئے بچانے کے لئے گذشتہ
سال جو انتظامات کئے گئے اسکا بیان کیا گیا ہی
اور اسمین یہ معلوم کرایا گیا ہے کہ مبلغ مذکور کو
کس طرح پر صرف کرنا سو اسکی نسبت گورنمنٹ
نے جو تیقنات کہ پیشتر دئے تھے بموجب اسکے عمل
کیا گیا اور گورنمنٹ نے بھی کبھی خلاف اپنے حکمنامہ
کے تعمیل نہین کی بلکہ اسیکے مطابق عملدرآمد کیا
ہے باوجود جنگ اور نقصان بٹہ کے جو اختیار
اور قدرت سے باہر ہے اور ۹ء اور ۸ء ع
مین سخت مشکلات باوجود پیش آنے کے بھی
گورنمنٹ نے امدنی محاصلات سے تمامی اخراجات
جنگ ادا کئے اور رفاہ اور امور محط مین ۵۵
لاکھ روپیہ صرف کرکے بھی ہیمہ محط کے واسطے اک
کروڑ ۳۰ لاکھ روپئے کی بچت بھی کی یعنے تمامی
شروط سے زیادہ عمل کیا گیا۔
سال حال کا اندازہ بڈجٹ جب کہ تیار ہوا اسوقت
مین جنگ ہورہی تھی اور بباعث بٹہ کے ایک
نقصان عظیم عاید ہوگیا تھا اوسوقت زیر تجویز
سکرٹر انگلستان کے یہ سوال تھا کہ قانون سکہ
مین کچھ تغیر وتبدل کرنے کے باعث اس نقصان
کا جو روز بروز ترقی کررہا ہے کیا کچھ علاج متصور ہے
گورنمنٹ کی یہ تجویز تھی کہ تا فیصل ہونے اس مقدمہ کے
جدید ٹیاکسون کا لگانا اور حقیقی مفید اخراجات کا
تخفیف کرنا مناسب نہین ہے اور محط کے ہیمہ کے
واسطے جو بیشی کہ اوتھارکھی جاتی ہے اسکو تھوڑے
دنون تک موقوف رکھنا مناسب ہے، دوسری کوئی
تجویز مناسب نہین تھی اور گورنمنٹ ہمیشہ یہ معلوم
کراتی تھی کہ تھوڑے دنون تک تجویز مذکور پر عملدرآمد
کرنا لازم وملزوم پریگا سکرٹر انگلستان کا قانون
سکہ مین کچھ تغیر وتبدل نکرنے پر متوجہ ومستعد رہنا
ارباب گورنمنٹ ہندوستان کو بمجرد معلوم کرنے
کے اخراجات مین تخفیف کرنے کا بندوبست معاً شروع
کیا گیا معمولی تعمیرات عامہ کے اخراجات مین سال
آیندہ ۳۷ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ کی تخفیف کرنے کی
واسطے احکام جاری ہوچکے ہین۔ گورنمنٹ ہندوستان
کے کارخانون اور کچہریون مین تحقیقات کرنے
کے لئے معقول سا بندوبست ہورہا ہے فقط سول
ڈپارٹمنٹون مین کل ایک کروڑ روپیہ کی تخفیف
کی امید ہے لیکن جو افسران کہ برطرف کئے جاوینگے
سوان کی پنشون وغیرہ کے لئے اسمین سے تھوڑے
مبلغ کی ضرورت پڑیگی فوجی اخراجات مین بھی تخفیف
مین تحقیقات ہورہی ہے۔ خاتمہ جنگ ہوجانے کے سبب سے
قحط کے ہیمہ کے واسطے جو قدیم مبلغ ایک کروڑ
۵۰ لاکھ روپیہ بچا رکھا گیا سو اسمین بیشی کرنے
کے لئے اور روئی کی ٹیکس اوٹھانے کے سبب سے جو

نقصان کہ ہوا سو اسکا عوض معاوضہ کرنے کے لئے صرف ۷۰ لاکھ روپیہ کی ضرورت پڑیگی جو بندوبست کہ پیشتر ہی ہو چکا ہے سو اسکے باعث سے مبلغ مذکور سے زیادہ کی صورت ہو چکی ہے غرض کہ ایسا رہتے ہوئے بغیر جدید تیا کسین لگانے کے گورنمنٹ کی تمامی شرائط پر عمل درآمد کیا جاویگا اور اس نقصان کا عوض معاوضہ جو محصولات مین ہوا ہو جاویگا۔

حسابات مرقوم الصدر سے یہ پایا جاتا ہے ایک روپیہ کی قیمت ایک شلنگ اور سات پنس سے کم نہ ہوگی اور برّے سے جو نقصان کہ ہوگا سو اسکے سوائے بالفعل دوسرا کوئی اندیشہ مالگذاری نہین ہے لیکن گذشتہ تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیندہ بھی نقصان مذکور بہت ہی زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے سخت خبر رسی اور تخفیف کے آئین کا ہر ایک کلکٹری کچہری مین عمل کیا جاویگا۔

شملہ ۱۷ جون۔ مسٹر آر بی شائی ائی ائی زیڈنٹ منڈا لانے شکوہ تپ سے اس جہان فانی سے قضا کی ہے کرنل ہولیس برون بالفعل اکٹنگ کرنے کے لئے وہان روانہ کئے گئے ہین۔ فقط۔

رنگون ۱۶ جون۔ کل کے روز مسٹر شا صاحب زیڈنٹ منڈالا نے شکوہ جگر سے اس دنیائے فانی سے راہ عدم کی لی۔ منڈالا مین سب سنسان رہی اگرچیکہ اور خونریزی ہونے کے ارباب غیر معتبر افواہ جو طرف اٹھے ہین تجارت نے کچھ جان پکڑی ہے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ کانسل سلطنت فرانس مقیم مصر قارہ نے جناب خدیو مصر کو یہ اطلاع دی ہے کہ آپکی معزولیت کے مقدمے مین کد و اصرار کرنے کے لئے سکار فرانس مستعد ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۰ جون۔ کیپ ٹون سے جو کوائف مورخہ ۳ ماہ جون آئین ان سے یہ معلوم ہوا ہے کہ پرنس امپریل جو خود بذاتہ درخواست پیش کر کے فوج انگریزی کے ہمراہ جنگ زولو پر گیا تھا مارا گیا ہے غرہ ماہ جون کو انگریزی فوج دشمن کے ملک کی تلاشی اور تحقیقات کرنے کے وقت زولو یونج پرنس مذکور کو گھیر کر لگئے اسکو قتل کر ڈالا۔

انگریزی فوج رود نغلو سے پار اوتر کر یونا لین کو پہونچی ہے اور وہان سے دوسری ماہ جون کو آگے بڑھنے والی تھی +

شملہ ۲۰ جون۔ امیر افغانستان یعقوب خانے اپنے ملک مین ایک اشتہار منجر فرمایا ہے اور ترجمہ اس کا مندرجہ ذیل ہے۔

چونکہ سلطنت افغانستان و سلطنت انگریزیہ کے فیما بین ہمیشہ کی صلح و دوستی قایم ہو چکی ہے اسلئے ہر دو سلطنت ہائے بالا مذکور کے تمامی باہمی جھگڑے اور تنازعے بالکلیہ دور کر دئے گئے ہین اور یہ بات اور یہ بات خاص و عام کی مشہور و بیچاتی ہے کہ وہ رعایائے سکار افغانستان جنہون نے کہ جنگ حال مین

افواج انگریزیہ کے ساتھ میل جول اور سازباز رکھی
تھی ان کی عام معافی کردی گئی ہے اور حکومت
افغانستان از روئے تحریر کے یہ بیان کرتی ہے
کہ حکومت مذکورہ کے تمامی رعایا بسبب میل جول رکھنے
ساتھ سرکار انگریزیہ کے خواہ خفیہ ہو یا ظاہر سزا
یا اذیت سے معاف کردئے جائینگے ۔

بمبئی ۲۱ جون ۔ مخبر ٹیمس آف انڈیا کی نامہ نگار
مقیم لندن نے تار برقی پر خبر روانہ کی ہے کہ ہمکو
صحیح طور پر یہ خبر پہونچی ہے کہ لارڈ ہیکن فلڈ صاحب
نے جناب ملکہ عالیہ کی خدمت میں اسبات کی سفارش
کی ہے کہ لارڈ ڈلن صاحب گورنر جنرل ہندوستان
کو خطاب (اول) کا بصلا اس امر کے دیا جاوے
کہ اس نے جنگ افغانستان کا خاتمہ انگریزی کامیابی
کے ساتھ کیا ۔

لندن ۲۰ جون ۔ خدیو مصر کی معزولی کی
درخواست میں حکومت انگریزیہ حکومت فرانس کے
ساتھ شریک ہوچکی ہے ۔

کل شکوہ جلسہ ہوز آف لارڈس میں لارونارتہ بروک
صاحب نے سلطنت ہندوستان کے حساب آمد و خرچ
بابت سال ۷۶ء کو حساب سال ۷۹ء سے مقابلہ
کرکے ہندوستان کی اندرونی تجارت کی محصول
روئی کی تخفیف کو نامنظور کیا لیکن طرح سے طریقہ
آئین گورنمنٹ ہند کے ورباب اپنی منظوری ظاہر
کی ۔ لارڈ گران بروک نے کہا کہ جنگ افغانستان
کا خرچ ہندوستان کے ذمہ ڈالنا عین انصاف ہے
کیلئے کہ جنگ مذکور صرف ہندوستان ہی کے لئے
کی گئی ۔ اہل ہند کی خدمات میں تخفیف کرنے کے
متعلق میں شک بتلایا ہے اور وہ روئی کی اندرونی
محصول میں تخفیف کرنے کے نسبت طرفدار رہا ۔ فقط

بنگلور ۲۱ جون ۔ رامپا علاقہ گودوراوی
میں اتفاق کے ساتھ ہنگامہ و فساد برپا ہونے
کی افواہ پہونچی ہے ۔ سچ ائی سلون صاحب
علاقہ دار اور ڈاف ریونیو کو حکم ہوا ہے کہ
معاوہان جاکر وجہ اسکی دریافت کریں
اگر ممکن ہو تو بنیاد ہنگامہ پردازی کو
مٹا دیں فقط ۔

رسید زر

مہتمم بصد دل ممنون و مشکور ہے ان عنایت
فرماؤں کا جنہوں نے ذیل قیمت
اخبار منشور محمدی عطا فرمایا ۔

جناب منوہر جی نثار علی صاحب معرفت جیونی صاحب ناگپور ۵ روپیہ
جناب منشی عبد السلام صاحب باکن بمبئی ۵
جناب سید الدین صاحب ممبر میونسپل کمیٹی امرتسر ۱۰
جناب بلند خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرتسر ۱۰
جناب حاجی غلام حسن خان صاحب مظفر خان بہادر محمد شاہ صاحب امرتسر ۱۰
جناب خیر الدین صاحب و فیروز الدین صاحب سوداگران امرتسر ۱۰
جناب محمد درویش صاحب تاجر پالگھاٹ ۱۰
جناب حافظ محمد ادریس صاحب
عثمانی کرنال ..... معہ

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور میں چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

جلد ۲ | بحمد اللہ در بمبئی مذہبی | نمبر ۲۱
ظہور یافت ای دوستان براہل مطلب

منشور محمدی

۱۲۹۶ھ

از نظم من الرحمن فی ایجاد نشر
سنہ ۱۲۹۶ھ

جواخبار مطبوع اہل حبان نفیس ولطیف وعجیب غریب
۲۵ جیب ابجد

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	باخاتم وہمر آمدہ منشور محمد	توریت بلا نور یہ انجیل بتجیل	گویان صفت پیرت مبر ومحمد
فرمان رسولان سلف ساختہ وفرمود	توقیع خط آیت منشور محمد	توریت بہم انجیل بر اقران بتجیل	ہیون گشت علم ایت منشور محمد
چہ اخبار ماضی تشیثیان	کرو خوار را قوال ثلیث شد	نوشتم سن عیسوی این مہین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تاریخ ببین وزر ببین	منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان چہار پنج خریداران دین محمدی کہ نشر اسکا منظور ہو رسالہ قیمت پیشگی صرف عوض نامہ نویس نوشت وخواند دریا دادوستد وغیرہ متعلق ہذا ناظم الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر بنگلور کے پاس بھیجنا چاہیں ہم عاید رقیمت بوجہ ایضاً روپیہ نوٹ سرکار مطبع ہذا میں بلا تاخیر ارسال فرمایا کریں بعد اندراج قیمت مالوجہ کو بوجوہات چند در چند ہو نہیں سکتا جو اسکی طالبوں کو وہ اول وہلہ ہی قیمت پیشگی ارسال فرمائیں

مثنوی

ہی حمد وثنا اسیکو لایق	جو ایک ہے دوجہاں کا خالق	قایم ہے اسی کی نوریاری	تا حشر ہے حکم اسکا جاری
ہر عیب سے پاک ہے خداوند	بی بی نہیں اسکو اور فرزند	پہ کے سے نہ نور اسکا گل ہو	گہیر یگا یقین سب جہانکو
صورت میں نہ خلق کے ہویدا	عیسی کی نہ شکل سے ہی پیدا		
کس من سے ادا ہو شکر اوسکا	ہم پر جو بنی کو اپنے بھیجا		
جو جن وبشر کے پیشوا ہین	جو ہر دو سرے کے مقتدا ہین		
سرور ہی جو سارے انبیا کے	بر تر ہین جو جملہ اصفیا سے		
سبحان اللہ جسکا منشور	شاہونکو کیا ہی زیر وہ مقہور		
توحید کو رکھو کدر بتایا	تثلیث کے نقش کو مٹایا		
موسی کی ہے جا جس سے تاری	عیسی کی ہے روح کو تسلی		
پھر موسویون کو کیا ہی یارا	لب کہوں سکینگے کب لفظ انا		
منشور محمدی کے آگے	منسوخ ہوے ہین سب صحیفے		
اس نور خدا کی سامنے کب	خشنود ہوون بجز اس اور کو کب		

غزل

جہاں جہان بشیر ونذیر پایا فروغ	اگر بہ ظلمت شب ہم نہ منیر پایا فروغ		
جو دل نصیب ہین از ہین وان سے عالیتبار	کہ از خبر پہ نہ کیونکر خبیر پایا فروغ		
جہان رسول ہو مہر جہ منیر عالمتاب	کہ اوس مہ منیر پہ روشن ضمیر پایا فروغ		
ہجوم اہل ضلالت ہی یا غفار	کہ آخرت مین ہم غفیر پایا فروغ		
جو دو دشمن مزاربی ذی شیم	کہ جو بقدر رب قدیر پایا فروغ		
بجہا ئین نور نبوت کو کسطرح کفار	کہ مہر وہی یان منیر پایا فروغ		
ہمیشہ خوان محمد پڑہی عیب کیا ہی	اگرچہ ظلمت شب ہم نہ ہوی راکہی		
شفید بال ہوا تو نور شمع سوں	مری عدو جو سر کلک مہر کو نکبون		

ہمیشہ حضرات عالم کا ہوا خواہ ہی

اشتہار انعام ۱۰۰

از طرف جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول ماسٹر

جو صاحب کہ اخبار منشور محمدی کے ۱۲ پرچے بکوا دینگے اور بغیر روپیہ پیشگی بحساب چھ بجذمت جناب محمد یٰسین صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی بنگلور بھجوا دینگے ان کی خدمت مین نہایت خوشی سے ۱۰۰ روپیہ بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر کے یہ بندہ اپنے جیب خاص سے روانہ کریگا۔

المشتہر

شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر

رسالہ نمبر ۷ گوالیار۔　وکیل منشور محمدی بنگلور۔

بقیہ شلشۃ الکتب کی بے خبری کا بیان

پھر ہمکو معلوم نہین کہ مدت عذاب کی فاسقون یعنے مرتکبان کبیرہ اور صغیرہ پر کسقدر ہوگی اور یہ بھی معلوم نہین کہ کون مرتکب کبیرہ کا عذاب پاویگا اور کون معاف کیا جاویگا ایسا ہی یہ بھی معلوم نہین کہ مرتکب صغیرہ کو سزا پکڑ جاویگی اور کو نہ سزا رہا ہو جاویگا اسی سبب سے ہم امید و بیم مین رہتے ہین اور امن و یاس نہین رکھتے نہ خدا کی عذاب سے نڈر ہو سکتے ہین کیونکہ کبیرہ اور صغیرہ ہم سے صادر ہو چکی ہین اور نہ اسکی رحمت سے نا امید ہو سکتے ہین کیونکہ اسکی رحمت ہمارے گناہون سے زیادہ ہے اگر عذاب کریگا تو عین عدل ہوگا اور اگر معاف کر دیویگا تو سراسر رحمت اور فضل و کرم ہوگا اور واضح رہے کہ منصف غرق الیاقانی اپنی کتاب کے فصل اول اور مقصد اول مین صفحہ ۲۹ سے ۳۳ تک اسلام کی اصطلاح پر بہ نسبت ٹھہرانے گناہ کبیرہ اور صغیرہ کے اعتراض کیا ہے اگرچہ گناہ کے مراتب اور تفاوت درجات کا انکو اقرار ہے اور وجہ انکار اور اعراض کے یہ لکھے ہین کہ اللہ تعالےٰ نے میل مین کبیرہ اور صغیرہ کا بیان نہین کیا اور کبیرہ اور صغیرہ گناہ کا انجیل کے مضمون کے موافق باعتبار دیدہ و دانستہ کرنے یا انجان یا قصداً یا سہواً رفاہیت کی حالت مین یا تنگی مین امتحان اور فرصت کے غلبہ مین پھنس کر کرنے یا فرصت کو تلاش سے حاصل کر کے کرنے مین ہو سکتا ہے سو اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض مصنف کے جہالت اور بیخبری سے صادر ہوا ہے کیونکہ کتب اسلام مین جہان گناہ کے مفاسد لکھی ہین وہان صاف صاف لکھا ہے کہ کبیرہ صغیرہ کا اطلاق دو اعتبار سے ہوا کرتا ہے ایک سبب حکمت نیکی اور بدی کی اور دوسرے سبب شرعون اور طریقون مخصوص الزمان کے مثلاً مے نوشی باعتبار شریعت اسلام کے گناہ کبیرہ گنے جاتی ہے اور ابتدا اسلام مین گناہ نہ تھا اور شاید شریعت اسرائیلی مین بھی بجز کاہن اور نبی ہارون کے اور کسی اسرائیلی کو گناہ نہو اور اسلام کی مشہور گناہ کبیرہ اسی دوسرے اعتبار سے کبیرہ گنی جاتی ہین جسکا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جسکو شریعت نے صاف حرام بتایا یا وعدہ کا وعدہ کیا یا حد ٹھہرائی یا اوسکے مرتکب کو کافر ٹھہرایا دائرہ اسلام سے خارج وہ کبیرہ بولا جاتا ہے اور جو ایسا نہو وہ صغیرہ بولا جاتا ہے پس یہ تو کبیرہ صغیرہ اصطلاحی امر ہے ولا مساحۃ فی الاصطلاح اور کبیرہ بسبب حکمت نیکی اور بدی کے وہ گناہ ہے جس سے قبر مین اور محشر مین عذاب واجب و لازم آتا ہو یا وہ گناہ ہے جو نیک انتظامون کو نہایت خراب کر ڈالے یا وہ گناہ ہے جو تقاضائے فطری کی نہایت مخالف

اور مقابل ہو اور صغیرہ وہ ہے جو اس سے کم ہو دیکھو حجۃ اللہ
البالغہ قسم اول بحث پنجم باب مفاسد الآثام پس اگر
عمداً وقصداً بدیتون اور خراب فکروں سے صغیرہ کیا تو
کبیرہ بن جاوے گا لہذا کوئی اعتراض کا محل نرہا متنبہ
سلمہ اللہ تعالیٰ - اور قرآن حدیث توراۃ انجیل اور
نبیوں کے صحیفے خدا کی صفات رحم وکرم وعفو ومغفرت
وتجاوز سے مالا مال ہین اور معافی گناہ کی بدون
کفارہ مسیح کی کوئی امر عجیب نہین آدم اور داؤد
کی خطا کی معافی توراۃ مین موجود ہے اور پیغمبر اپنے
والون کی معافی اونکی قبل ہونے سے بلا کفارہ مسیح
کے ظاہر ہے اور بارہا خدا کا عفو موسیٰ اور ہارون
کی شفاعت اور سفارش سے نیز دیگر انبیا کی شفاعت
سے اور کفارہ شرعی دینی سے بلا کفارہ مسیح کے
بنی اسرائیل پر سے ٹل گیا ہے توراۃ اوسکی گواہ
ہے علاوہ برین جون جون بنی آدم کی نادانی
ظاہر ہوتی گئی دون دون خدا کی بھی تخفیف اور رحمت
اور نرمی برہتی گئی دیکھو بعد طوفان کی نوح سے
وعدہ توراۃ مین موجود ہے کہ اب کبھی اس سارے
سلسلہ پر عذاب عام نہ نازل کرونگا ایسا ہی موسیٰ
کی وقت سے عیسیٰ کی وقت تک بڑی بڑی تخفیفین
ہوئین دیکھو موسیٰ نے ایک بودی کو چوبیس گھنٹے دن
لگرمی چڑھتا تھا بہ سبب ترک حکم بیشتر توراۃ کی قتل
کروالا اور عیسیٰ نے ایک زانیہ کو باوجود ثبوت رجم
کے رہا کردیا ایسا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین اور زیادہ ترحمت اور ترقی خدا کی برگئی

جمیع سخت احکام توراۃ یعنی شرع کی اوٹھہ گئی اور بار بار
نازل ہوا کہ ذالک تخفیف من ربکم ورحمۃ یعنے یہ تمہارے
خدا کی طرف سے تخفیف ہے اور نرمی اور پھر یہ کہ الآن
خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا یعنے اب اللہ نے
تم پر تخفیف فرمائی اور جانا کہ تم مین ناتوانی ہے اور حدیث
سے بھی نرمی ظاہر ہوتی ہے کہ پہلے حکم آیا ان تبدوا
ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ یعنے اپنے دل کے منصوبے
خواہ ظاہر کرو خواہ چھپا خدا اوسکا تم سے حساب لیویگا
لیکن جب مسلمانون نے اپنی لاچاری اور ناتوانی کا اقرار
کیا اور خدا کی عدالت پر یقین لائے تو پیغمبر کی زبانی
خوشخبری سنوادی کہ رفع عن امتی الخطاء والنسیان
یعنے میری امت مرحومہ سے بھول چوک معاف ہوگئی اور
قرآن سے تسلی کردی کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
یعنے خدا کسی جان کو اوسکی مقدور سے زیادہ تکلیف نہین
دیتا لہذا خطرات اور وساوس کا جو بین آدمی کا اختیار
نہین مواخذہ نہوگا کیونکہ عزم اور قصد مکتسب ہے جس گناہ
کو آدمی دل مین پہان رکھے اور گرہ باندھ لیوے
اوسپر ضرور مواخذہ ہوگا اور عیسائیون کا یہ طعنہ کہ
اسلام مین دلی اور خیالی گناہ پر کیون مؤاخذہ ہے محض
تہمت اور بالکل دروغ ہے جیسا کہ مصنف طرفۃ الجنی
نے تہمت کی ہے اور جسکو تفصیل اور توضیح کی ساتھ بحث
نیکی اور بدی اور گناہ اور کفارہ اور عذاب اور
نجات کے دیکھنا ہو اوسکو کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی
قسم اول کی مباحث دیکھنا چاہیے یہ سب باتین یعنے انسان
کی مکلف ہونی اور جزا سزا پانی کی اسباب اور اسرار

اور خطرات کی اسباب اور یہ کہ آدمی کی نیک یا بد اعمال
اوسکی نفس ناطقہ مین چھپ جاتی ہین اور یہ کہ حیات بعد
اور ممات کی اور کیونکر جزا سزا ہوتی ہے اور یہ کہ آدمی
کی سعادت کسمین ہے اور شقاوت کسمین ہے اور حقیقت
نیکی اور بدی کی کیا ہے اور گناہ کی انواع واقسام
کتنے ہین اور انسان اور خدا کی درمیان کی گناہ
ہتی ہین یہ سب باتین بڑی شرح وبسط سے لکھی ہین
یہ مختصر اوسکی گنجایش نہین رکھتا ہے الادبیت نامہ شاہ
ولی اللہ سے نہایت مختصر مضمون اشارۃً تحریر ہوتا ہے
کہ نوع انسان بایں نہج پیدا ہوئی ہے کہ جامع ہے
درمیان قوت ملکیہ اور بہیمیہ کے اور اسکی سعادت
ملکیہ کے ترقی کرنے مین ہے اور شقاوت بہیمہ کے قوی
کرنے مین ونیز بدین نہج پیدا ہوئی ہے کہ اوسکا نفس ناطقہ
اعمال اور اخلاق کی رنگ قبول کرلیتا ہے اور
اپنے جذر مین لے لیتا ہے اور بعد موت کے ان
رنگون کو ساتھ لیجاتا ہے مثال اوسکی کہ اوسکا
بدن کیفیات غذا کو اوتہا لیتا ہے اور اپنی ساتھ
رکھتا ہے اسیواسطے بدہضمی اور تپ وغیرہ مین مبتلا
ہوتا ہے ونیز اس نہج پر پیدا ہوا ہے کہ خطیرۃ
القدس اور فرشتون کی مجلس مین لائق ہوسکتا ہے
اور وہان سے الہام اور سرور اور بہجت حاصل کرسکتا
ہے اگر ان سے مناسبت اور موافقت رکھتا ہو اور
ضیق اور وحشت حاصل کرسکتا ہے اگر اوسسے مخالفت
اور منافرت پیدا کرچکا ہو خلاصہ جب نوع انسان اس
نہج پر واقع ہوئی ہے کہ اگر ان کو بطور اونکے چھوڑدیتا
تو امراض نفسانی اکثر افراد بنی آدم کو دکھ دیتی پس
حق سبحانہ تعالی نے محض اپنی فضل وکرم سے بنی
آدم کی کارسازی کی اور ان کی واسطے نجات کی
راہ معین فرمائی اور غیب کے زبان کا مترجم یعنے پیغام
براونہین کے قوم سے اونکی پاس جابجا بہیجتا رہا تاکہ اوسکا
انعام پورا ہوجاوے اور خدا کی ربوبیت کہ وہ بھی مثل
رحمت اور عدالت کے پوری اور بے نہایت ہے جو مقتضی
اونکی پیدایش کی ہوئی ہی پیراونکی دستگیری کرے
لہذا کل سلسلہ بنی آدم کی واسطے قشر وغرباً خدا کی
اصلی اور حقیقی نجات ہم مسلمانون کی نزدیک محمد صلی
اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور ان کی بعثت کی پابندی
مین ہے جسکا ظہور بارہ تیرہ سو برس سے ہوا ہے اور نہ
مسیح کا کفارہ ہے جسکا ظہور آدم وحوا کی گندم کہانے
سے ۴۰۰۴ برس بعد ہوا یہ صرف مصنف ثلثۃ الکتب
کی جہالت اور ناانصافی ہے اگر یہ تسلیم کیا جاوے
تو مصنف کا سارا بیان جو اوسنے خدا تعالی کی انصاف
کی بارہ مین اپنی رسالہ کے باب ۲ مین بزعم خود بڑی
آب وتاب سے لکھا ہی سب خاک مین ملجاویگا کیونکہ جیسے
تیرہ سو برس قبل کوئی دنیا مین حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو نجانتا تہا اون پر ایمان لانے
کا کیا ذکر ہے ایسا ہی اونیس سو برس قبل کوئی
دنیا مین حضرت عیسی سے بھی واقف نہا اونکی کفارہ
کا کیا ثبوت لہذا ہم مسلمان لوگ اپنی سچے اور روشن
عقیدے کو خدا کی اصلی اور حقیقی نجات یقین کرتے ہین
کہ ان الدین عند اللہ الاسلام یعنے دین خدا کی پاس

سے جوابا سوا اسلام ہی ہے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ میزان النبوت

دوسری فصل حواریون کے معجزات مین جواز روئے اناجیل ثابت نہین ہوتی۔

پہلی علامت معجزہ پادری نورمن صاحب مقرری پادری صاحب کو معلوم ہوگا کہ حواریون کے معجزات نہین دکھلائی پھر پادری صاحب نے ان سب حواریون کو یون رسول اللہ تصور کرلیا دیکھو متی اور اندریاس اور زبدی کا بیٹا یعقوب اور برتھلما اور تھوما اور حلفا کا بیٹا یعقوب اور لبی جو تھدی بھی کہلاتا ہے اور شمعون کنعانی اور یہودا اسکریوطی وغیرہ نے کوئی معجزہ نہین کیا اگر پادری صاحب یا پادری صاحب سے کسی اور مذہبی بھائی نے کہین ان نو حواریون کا معجزہ انجیل مین لکھا ہوا دیکھا تو ازراہ نوازش اس باب اور آیت کا پتہ ونشان دین جب پادری صاحب یا اور انکی معاون ان نو حواریون کا کوئی معجزہ اناجیل سے ثابت کرینگے تب انکی رسالت مسیح اور لایق تسلیم کی ہوگی ورنہ بموجب قول پادری نورمن صاحب کے فریب بازی اور دہوکہ دہی خیال کی جائیگی اور باقی رہی تین حواری ایک پطرس دوسرے یوحنا تیسری فیلبوس انکی معجزات کتاب اعمال مین لکھی ہین اور کچھ پولوس کے بھی ثبوت ہوتے ہین سو خیال کرنیکی بات ہے کہ ان تین حواریون کے معجزات نے کل حواریون کو کیونکر رسول اللہ بنادیا حالانکہ ان تین حواریون کی معجزات بھی پایہ ثبوت کو نہین پہونچتے کیونکہ ہمین ان تین حواریون کی معجزات پر بھی گفتگو کرنی باقی ہے جب تک ہماری اقرار نہون کو جو ان حواریون کے معجزات پر صادر ہوئے ہین رفع نہ کرلین تب تک انکو رسول اللہ کہنا سراسر تعصب ہے اور وہ اعتراض جو تمہاری پادری عماد الدین کی تقریر سے پیدا ہوتی ہین کیونکہ عماد الدین کے واسطے ثبوت معجزات صادق کی پانچ شرطین مقرر کی ہین دیکھو تحقیقی عرفان مطبوعہ نور دیانہ ۱۸۶۴ء کے صفحہ ۵۰ اور ۵۱ اور ۵۲ مین بخوبی تشریح ان کی موجود ہے سو مین بھی انشاء اللہ تعالے انہین شرطون سے حواریون کے معجزات دریافت کرتا ہون تاکہ کسی عیسائی کو دم مارنے کی جگہ باقی نہ رہے اور وہ شرائط ہین۔ قولہ اول انکہ ضرور ہے کہ وقوع معجزات پر گواہی دینے والے اشخاص معتبر ہون انتہی۔ اقول یہ بات اچھی درست ہے کیونکہ بدون معتبر گواہون کے معجزات کی تصدیق ہرگز نہین ہوسکتی مگر آپنے صرف ایک لوکا کی گواہی پر کیون یقین کرلیا حالانکہ لوکا نے اکثر واقعات گذشتہ کی لکھنے مین بہت غلطیان کی ہین۔ اور ضرور ہے کہ حواریون کے معجزات کی لکھنی مین بھی غلطی کہائی ہو اسلئے لوکا صاحب کا چندان اعتبار نہین دوسرے یہ بات ہے کہ وقوع معجزات پر گواہی دینے والا شخص یا تو اپنا بچشم خود دیکھا بیان کرے یا وہ کسی معتبر شخص کے زبانی کہ جسنے بچشم خود دیکھا ہو سنکر نقل کرے تو اوسکی گواہی بیشک درست ہے مگر یہ دونون باتین لوکا صاحب مین ہرگز نہین پائی جاتی کیونکہ تمام

انجیل مین کہین اسبات کا ذکر ہی نہین آیا جو لوکا نے کہا
ہو کہ حواریون کے معجزات مین بچشم خود دیکھکر بیان
کرتا ہون یا فلان شخص معتبر کی زبانی سنکر نقل
کرتا ہون جبکہ یہ ذکر انجیل مین کہین نہین لکھا تو ہم
کیونکر یقین کرین کہ ضرور حواریون نے معجزات کی ہونگی
ہان اگر کسی عیسائی کو معلوم ہو کہ یہ گواہی لوکا نے
فلانی جگہہ انجیل مین دی ہے تو اوس باب اور آیت
کا پتا اور نشان دین ورنہ حواریون کو صاحب معجزات
ہرگز نہ تصور کرین اگر کسی عیسائی کو یہ شبہ گذرے
کہ لوکا اپنی انجیل کے شروع مین لکھتا ہی کہ مین روائتًا
بیان کرتا ہون اوسکا جواب یہ ہے کہ اول تو لوکا
نے خاص کسی شخص کا نام نہین لکھا کہ فلان معتبر
شخص سے روائت کرتا ہون پس نہین معلوم کہ
لوقا صاحب نے کن کن شخصون کے زبانی روائت کی
اور اشخاص روائت کنندگان معتبر تھی یا غیر معتبر
بلکہ لوکا خود اپنی راویون پر شبہ کرتا ہے اور کہتا
ہے کہ مینے بھی مناسب جانا کہ سب کو صحیح طور پر دریافت
کرکے اے بزرگ تھیوفلس بترتیب لکھون پس اگر
روائت کنندگان لوکا کے نزدیک معتبر ہوتے تو
ہرگز لوقا یہ عبارت نہ لکھتا کہ سبکو صحیح طور پر دریافت
کرکے لکھون کیونکہ جب روائت کنندگان اشخاص
معتبر ہون تو وہان تحقیق اور چھان بین کی کیا ضرورت
خیر اب مین چند غلطیان لوکا کی اسجگہہ بطور نمونے
کے نقل کرتا ہون - **پہلی غلطی** پیدایش باب ۴۶
آیت ۲۷ مین لکھا ہی سو دی جو یعقوب کی گھرانی
کی تھی اور مصر مین ائی ستر شخص تھے انتہی - اسی طرح
استثنا کی باب ۱۰ آیت ۲۲ مین یون آیا ہے تمہارے
باپ دادا جب مصر مین اترے تو ستر آدمی تھے انتہی -
پھر خروج باب اول مین بھی ستر مذکور ہین -
علاوہ ازین اسکے بڑے معتبر مفسرنے بھی ستر کی تفسیر
کی ہے دیکھو تفسیر دوالی وجڑدم منٹ وغیرہ مین ہے
اور برخلاف ان تین کتب آسمانی اور معتبر مفسر کے
لوقا اپنی کتاب اعمال باب ۷ آیت ۱۴ مین یون نقل کرتا
ہے تب یوسف نے اپنی باپ یعقوب اور اوسکے
سارے کنبے کو جو پچھتر شخص تھے بلا بھیجا - الخ - اب
یہ بڑی بڑی غلطی ہے کہ لوکا سراسر کلام الہی اور
اپکی مفسر معتبر کے خلاف نقل کرتا ہی پادری عماد الدین
پانی پتی کتاب ہدایت المسلمین کے صفحہ ۴۵ سطر ۱۲
مین لکھتا ہے کہ جمہور کی تحقیقات کو ایک شخص رد
نہین کرسکتا پس جبکہ لوکا نے خلاف جمہور کی بیان
کیا تو لایق اعتبار کے کب رہا اسلئے لوقا کی
گواہی حواریون کے حق مین معتبر نہین سمجھی جاتی
دوسری غلطی - لوکا کی یہ ہے دیکھو خروج باب ۱۲
آیت ۴۰ مین یون لکھا ہے اور بنی اسرائیل کی
جو مصر کی باشندی تھی بود و باش ۴۳۰ برس تک
تھی اور چار سو تیس برس کے آخر یون ہوا کہ ٹھیک اسی
دن خدا کی ساری فوجین مصر سے نکل گئین انتہی -
اور خلاف اوسکے جو خطاب باری تعالی نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا تو اوسکی نقل لوقا نے
اپنی کتاب اعمال باب ۷ آیت ۶ مین یون کی ہی

اور خدا فی یون فرمایا کہ تیری نسل بیگانہ ملک مین
جا رہیگی اور وے انکو غلامی مین رکھینگے اور چار سو
برس تک بدسلوکی کرینگے انتہی - اب دیکھو کلام
الٰہی یعنے خروج مین چار سو تیس برس لکھی ہین اور
لوکا اپنی اعمال مین پورے چار سو بتلاتا ہے اب
کلام الٰہی کی تصدیق کی جاوے یا لوکا کی جو نہ حواریون کا شاگرد - تیسری غلطی لوکا کی
یہ ہے کہ پیدایش باب ۱۲ مین جو نسب نامہ حضرت
سم کا حضرت ابراہیم تک لکھا ہے تو حضرت سم سے لیکر
حضرت ابراہیم تک دس واسطے ثابت ہوتے ہین اور
برخلاف اوسکی لوقا صاحب نے اپنی کتاب لوکا باب ۳
مین جو نسب نامہ بیان کیا ہے تو اوسکے حساب موجب
حضرت ابراہیم سے لیکر سم تک گیارہ واسطے ثبوت
ہوتے ہین صریح ایک واسطے کی غلطی پائی گئی اور
اسکے سوا اور بھی بہت سے غلطیان پائی جاتی ہین پس
جبکہ لوکا واقعات گذشتہ کی لکھنے مین غلطی پر
غلطی کھاتا ہے تو ضرور اوسنے حواریون کے معجزات
لکھنے مین بطریق اولی غلطی کھائی ہوگی کیونکہ وہ
توطر فداری مذہب اور رعایت حواریان حتی المقدور
منظور رہی تھی بہلا جبکہ لوکا کا حال اس مرتبہ کو
پہونچا کہ سراسر کلام الٰہی کی خلاف بیان کرتا
ہے تو ایسا راوی سوائے عند یہ عیسائیونکی اور
کسے کی نزدیک قابل اعتبار و لایق تسلیم نہین ہوسکتا
کیونکہ جب راوی کا خلاف واقعات گذشتہ
کی نقل کرنا ثابت ہوچکا تو اہل عقل اور صاحب
فطنت کبھی ایسے راوی کو معتبر نہین جانینگے یہان تک
پادری عماد الدین کی پہلی شرط کا خلاصہ بخوبی ظاہر ہوگیا
تو دوسری شرط کے طرف اب کان دھرے اور وہ
دوسری شرط جانچنے کی یہ ہے فقط باقی آیندہ

راقم نور محمد از مدرسہ حقانی لودیانہ -

اشتہار

تصنیف کتاب براہین احمدیہ بجہت اطلاع جمیع عاشقان صدق و صواب و انتظام سرمایہ طبع کتاب

ایک کتاب جامع دلائل معقولہ دربارہ اثبات حقانیت قرآن شریف
وصدق نبوت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم جس
مین ثبوت کامل منجانب اللہ اور کلام اللہ ہونے قرآن
شریف اور سچا ہونے حضرت خاتم الانبیا کا اس قطعی
فیصلہ سے دیا گیا ہے کہ سامنے اس کتاب کے اک اشتہار بھی
بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ کے اس مراد سے منسلک ہے
کہ اگر کوئی صاحب جو حقانیت اور افضلیت فرقان
شریف سے منکر ہے براہین مندرجہ اس کتاب کو
توڑ دے یا اپنی الہامی کتاب مین اسی قدر دلائل
یا نصف اوس سے یا ثلث اوس سے یا ربع اس سے
یا خمس اس سے ثابت کرکے دکھلا دے -

جسکو تین منصف مقبولہ فریقین تسلیم کرین تو مشتہر
اسکو بلا عذر اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپے پر
قبض و دخل دیدیگا بوجہ منکرانہ اصرار پنڈت
دیانند سرستی صاحب اور ان کے بعض سکریٹری
کے تصنیف ہوی ہے - اور نام اس کتاب کا

براہین الاحمدیہ علی حقانیت کتاب اللہ الفرقان والنبوۃ المحمدیہ

رکھا گیا ہے۔

لیکن بوجہ ضخامت چھپنا اس کتاب کا خریداروں کی مدد پر موقوف ہے لہذا یہ اشتہار بجہت اطلاع جملہ اخوان مومنین وبرادران موحدین وطالبان راہ حق ویقین شایع کیا جاتا ہے کہ بہ نیت معاونت اور نصرت دین متین کے اس کتاب کے چندہ مین بسبب توفیق شریک ہون یا یون مدد کرین کہ بہ نیت خریداری اس کتاب کی مبلغ پانچ روپیہ جو اصل قیمت اس کتاب کی قرار پائی ہے بطور پیشگی بھیجدین۔ تا طبع اس کتاب کا آگہا ہو کر بہت جلد چھپنی شروع ہو جائے اور جیسے جیسے چھپتی جائیگی بخدمت جملہ صاحبین جو بہ نیت خریداری چندہ عنایت فرمائینگے مرسل ہوتی رہیگی۔ لیکن واضح رہے کہ جو صاحب بہ نیت خریداری چندہ اعانت فرماوین وہ اپنی درخواست خریداری مین بقلم خوشخط اسم مبارک اور مفصل پتہ ونشان مسکن وضلع وغیرہ کا کہ جس سے بلا ہرج اجزا کتاب کے وقتاً فوقتاً انکی خدمت گرامی مین بھیجے رہین ارقام فرماوین۔

المشتہر غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

مکرر بڑی شکر گذاری سے لکہا جاتا ہے کہ حضرت مولوی چراغ علی صاحب نائب معتمد مدار المہام دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بغیر ملاحظہ کسی اشتہار کے خود بجود اپنی کرم ذاتی اور ہمت اور حمایت اور حمیت اسلامیہ سے بوجہ چندہ اس کتاب کے اک نوٹ دس روپیہ کا بھیجا ہے۔

حضرت فخر الدولہ جناب نواب مرزا محمد علاؤ الدین احمد خانصاحب بہادر وائی ریاست لوہارو للعہ

حضرت خلیفہ سید محمد حسن خانصاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ پنجاب مارچ

اشتہار کتاب نور محمد سے

واضح ہو کہ پادری رجب علی ایڈیٹر سفیر ہندوستان امرتسر نے بحالت بیمار میت مسمی واسطے تالیف قلوب پادری صموئیل نوس صاحب ایک کتاب بنام ہنادستر تالیف نسبتین مذہب اسلام کی تردید مین چھپوا کر مشتہر کی اور توریت کے اس مشین گوئی کو کہ خدا تیرے لئے تیرے ہے درمیان سے تیری ہے بہائیون مین سے میرے مانند ایک نبی قایم کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو استثنا ۱۸-۱۵۔ حالانکہ یہ بشارت کہلم کہلا اور صاف ہمارے ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے مگر رجب علی نے ناحق واسطے طمع نفسانی اور پادریون کے خوش کرنے کے واسطے چند دلائل مہمل اور باطلہ سے خواہ نخواہ بے مطلب مسیح مصلوبی پر عاصی رنگ کے مانند جمانا چاہا مگر کچہ رنگ نہ جما برعکس اوسکے ندامت اوٹھائی پڑی اوس کتاب کے تردید مین جواباً اک کتاب موسومہ نور محمد فی رد تفسیر نسبتین جناب فضیلت القاب سلطان فن مناظرہ مولانا محمد مرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد رئیس شہر جالندہر نے تصنیف فرمائی ہے اور اس کتاب کو جس عالم اہل فن مناظرہ نے دیکہا اسکی تعریف فرمائی کتابین بہت اس معاملہ

مین چھپی ہین مگر جسقدر جناب میر رآقا نے اپنی معلومات علمی اور دونون مذہبکے واقفیت کے سبب سے تائید حق پر داد سخن دی ہے، اور مخالف کی ہر اک اعتراض بیجا کو توڑ دیا ہے اور آیت مذکور کو نقلی اور عقلی دلائل سے ثبوت کر دکھایا ہے ایسی کتاب کا جواب بھی اس مسئلہ مین کم ملکر نایاب ہوگی چونکہ چھاپا جانا اسکتاب کا ضروریات سے تھا اسلئے مطبع بحر الاسلام واقع بنگلور مین چھاپی گئی ہے۔ اور مصنف صاحب نے چھاپ کر ہمارے مطبع مین رکھدی ہے، با اینہمہ فی جلد معہ محصول ڈاک ۸ر اسکی قیمت ہے خریدار حقوق درحقوق ماتھو ۷ تا اوسکو خریدتے جاتے ہین۔ پس ہم اپنے ناظرین اخبار کو بھی اوسکی خوبی سے بذریعہ اشتہار مطلع کرتے ہین کہ وہ ہمارے پاس رقمیت مذکورہ بھیجکر اوسکے سیر و مطالعہ سے محظوظ ہون اور اوسکے خریدنے مین تاخیر نفرماوین کیونکہ جلدین بکتے جاتی ہین پھر ہرگز ہی حاصل رہیگا۔ اور صاحبان عالی ہمت سے ہمکو امید واثق ہے کہ وہ چند جلدین خرید کر اپنے غریب بھائی مسلمانون کو مفت تقسیم کرین اور اپنے اپنے علاقے کے غریب بیچارے عیسائیون کو بھی مفت دین تاکہ وہ حق و باطل مین امتیاز حاصل کرین اور وہ نبی جس کی بشارت توریت مین آئی ہے اوس کی مشابہت کلی سے آگاہ ہوکر اپنے مذہب باطلہ سے توبہ کرین اور عاقبت بالسلام ہون آمین۔

اور ہم مالکان اخبار خصوصاً جن جن صاحبان کا اخبار تبادلہ مین ہمارے مطبع مین جلوہ گر ہوتا ہی اونسے عنایات غائبانہ سے امید واثق رکھتے ہین کہ وہ مہربانی فرماکر ہمارے اشتہار کو ایک دو مرتبہ اپنے اپنے اخبار نامدارین طبع فرماکر نیازمند کو اپنا اپنا مشکور فرماوینگے اور ثواب دارین اٹھاینگے

المشتہر۔ محمد شریف مہتمم اخبار منشور محمدی واقعہ بنگلور

برما

جو تا رہیا اور قابل پرسش حرکات کہ منجانب جدید شاہ برما الحال وقوع مین آئین اور جن کے سبب سے سرکار انگریزی کو بہ لحاظ دور اندیشی یہان سے برمے کو تھوڑی فوج روانہ کرنیکی ضرورت درپیش ہوی سو انکی حقیقت ناظرین باعز و تمکین پر آشکارا ہے باوجود ان حرکتون اور بے اعتدالیون کے شاہ صدر بنام جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دوستانہ خطوط بمعرفت سفیر روانہ کرنے کے باعث اوران حرکتون کی بابت معذرت کرنے کے سبب سے ہمین یہ گمان تھا کہ لشکر انگریزی اسکے ملک پر چڑھائی نہ کریگا لیکن ۵ ماہ روان کے تلیگرام یعنے پیغام تار سے جو ابھی آیا یہ معلوم ہوا کہ شاہ صدر نے بیانگ نامی شخص کے زن و فرزند اور اک شہزادے کے تین خالوون کو قتل کروایا اور اپنے عہد و پیمان کے خلاف عملدرآمد ہوا اسلئے یقین ہے کہ سرکار انگریزی اس خونخوار کی حرکت حال سے ہرگز نظر اندازی نہ کریگا اور خواہ نخواہ

اسکی نسبت سکرٹر صدر کا عتاب ظاہر ہوگا اگرچکہ اسنے
پیشتر ہی بہت سے لوگ کا خون کیا لیکن سکرٹر انگریزی
کو اصلا اسکی حرکت کی خبر نہوئی اور جبکہ خبر ہوی اور
رزیڈنٹ نے اسبارہ مین شاہ صدر کو ملزم کیا تو
اسنے معذرت کی اور یہ اقرار کیا کہ پھر ایسی حرکت
وقوع مین نہ آئیگی باوجود اسکے اسنے بڑی شوخی
اور گستاخی سے رزیڈنٹ جدید کرنل برون صاحب
اسکے پائے تخت مین داخل ہوے چار روز گذرے
پر اپنے اقربا اور دو مہمان کے لوگ کو قتل کیا اسکی
اس حرکت سے یہ معلوم ہوا کہ وہ سکرٹر انگریزی
کو اپنے خیال فاسد و قیاس بیجا مین ناچیز سمجھتا ہے
اور اسکے خوف و ادب کو پیش نظر نہین رکھتا ہے
اسلئے یقین ہے کہ اسپر لشکر انگریزی چڑھائی کریگا
اور وہ سلطنت سے محروم کیا جاویگا اس ملک مین
جہان کہ سکرٹر انگریزی کا وکیل موجود ہو اور جس سے
سکرٹر صدر کو تعلق اور اتصال رہے اگر ایسی حرکت
سرزد ہوتو آیا یہ ممکن ہے کہ سکرٹر اسکو دیکھکر
انجان رہے نہین نہین بلکہ اس قاتل کو غنیمت جانکر
بالضرور اسپر چڑھائی کریگا اور اسکو تمام و کمال
یا اسکے کسی حصہ کو اپنے قبض و تصرف مین لائیگا
کیونکہ آیندہ اسکو ایسا قابو ملنا ملنا ہی ہے۔
قطع نظر اسکے ملک برما افغانستان کے مانند پرخار
اور پہاڑی نہین بلکہ وہ ایک سمندر کے چڑیا کی مانند
ہے اور اس سمت سے روسیہ یا احمد کوئی قوی
دشمن سامنا کریگا اندیشہ ہی نہین لہذا اس
مرتبہ اس ملک کے قطعی مقدر کا فیصلہ بالفرور ہوگا۔
شاہ برما کی ذہن ناقص مین یہ بات سما گئی ہے کہ انگریز
کو افغانستان مین بڑی ہزیمت نصیب ہی لہذا
اوسنے امیر یعقوب خان سے صلح کرلی اور اوسکو
سالانہ پچاس ہزار روپے دینے کا اقرار کیا اگر مین
ہی مسرت کرتا رہون تو انگریز میرے پر چڑھائی
کرینگے اور انہین ہزیمت نصیب ہوگی آخر مجھے
ہی سالانہ پچاس ہزار روپے دینے پر صلح کرینگے
اور پھر میرے نام کو کبھو نہ آوینگے ایسے ناقص العقل
اور نادان شخص سلطنت پر بہت مدت تک قایم
رہنا اغلب نہین جسوقت کے شاہ صدر کے قلعہ اور
دارالامارہ پر گولون اور گولیون کی بوچھاڑ
ہوگی تب تاید وہ ہوش سنبھالیگا۔

یارقند

بمعرفت پریس شملہ یہ خبر آئی کہ ان کو الف سے جو نہایت
ماہ مئی تک لداک سے آئین یہ واضح ہوا کہ ایک یا زیادہ
جو قبل از ماہ وار لداک مین آیا تھا یہ بیان کیا کہ
جسوقت مین یارقند کو چھوڑا تب حاکم خان تورہ اور
چینیون سے فیمابین ایک جنگ ہونیوالی تھی اوسکے
ہفتون سے اس نواح کی کوئی خبر تا حال معلوم نہ ہونے
سے گمان غالب ہے کہ بازار جدال و قتال گرم
ہوا ہو اور اسی سبب سے راستہ مسدود ہوگیا ہے
اس شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ حاکم خان تورہ کا
لشکر بہت قلیل ہے اور اپنی فوج مین اور نسبتی کی
چھاؤنی کرچہ سے جرتی کی گئی ہے لہذا

خان فوراً اوسکو مغلوب نہ کرسکیگا ۔

سفیر روسیہ

بحوالہ کوائف آمدہ لاہور کہتے ہین ایک ہمصر مخبر نے یہ تحریر کیا ہے کہ اگر کوائف ہذا ٹھیک اور صحیح ہون تو یہ معاینہ ہوتا ہے کہ روسیون اور افغانیون کے روابط کا نقشہ ایک عرصہ قلیل کے اندر کچھ کا کچھ ہوگیا ہے سال گذشتہ سفیر روسیہ ایک شیر کے مانند دربار کابل مین موجود تھا اسکی تعظیم و تکریم کے واسطے متعدد دربار منعقد ہوے لیکن اب زمانہ وہ بابت باقی نہ رہی ۔

باشندگان کابل کا بیان ہے کہ الحال ایک سفیر روسیہ وارد ہوا اور وہان حاکم سے یہ درخواست کیا کہ اپنے کو دارالخلافت کابل تک جانیکی اجازت ہے لیکن جنرل حیدر خان حاکم بلخ نے اوسکو ہنڈے پیٹ اور بڑے اخلاق سے یہ جواب دیا کہ کسیکو چھوڑنے کی اجازت نہین ہے جتنی کہ کام ہے ہی فقط ۔

الجیریہ

خبر ہے کہ ملک الجیریہ مین عربون نے شورش و فساد بھر کایا ہے اوسکے دور کرنے کے لیے منجانب سرکار فرانس فوج روانہ ہوئی ہے ۔

مخبرین فرنچ اس ہنگامی کی حقیقت سے ناواقف ہین اور انہین اس معنی کی حیرت ہی کہ دفعتہً فساد کس طرح بھڑکا ۔ کہتے ہین کہ اہل اسلام دینی بحث و تقریر خیلی خفا نہ ہوتے ہین اور بڑی ہل چل کر رہے ہین فقط ۔

مصر و حبش

کہتے ہین کہ پرنس بسمارک کی کارروائی اور چستی و چالاکی کو جو معزول خدیو مصر کی نسبت وقوع مین آئی سو اہل فرانس نے بہت پسند کیا ہے کہ اگرچہ سرکار انگریزی اور اہل فرانس شش و پنج مین پڑے تھے اور کسی مین یہ جرأت نہ تھی کہ معاً خدیو مصر کی نسبت اپنے فیصلہ کو عمل مین لاوے لیکن پرنس بسمارک مانند رعد و برق کے ہل چل کی اور ایسا خوف و اندیشہ بتلایا کہ خدیو مصر معاً ترک سلطنت کیے شرقی ممالک مین جبر اور دھمکی کے سوائے کوئی کام ہی نہین آتا ہے ۔ فقط ۔

نقصان اشتر

جنگ افغانستان مین لشکر انگریزی کے سپاہ کی بلا کو اللہ جل شانہ نے مواشی پر نازل دی چنانچہ دیگر قسم کے مواشی کے قطع نظر لشکر انگریزی کے تین ہزار سے متجاوز محاصرہ مذکور مین ہلاک ہوے حاصب بھی کا ذکر اس بارہ مین یہ استفسار کرتے ہین کہ خدا اس نقصان اور خون کا حساب نہ لیگا اور جن لوگون نے ان کی حفاظت نہ کی کیا انہین سزا نہ ملیگی فقط ۔

روسیہ

کوائف آمدہ وسط ایشیا سے یہ واضح ہوا کہ وسط ایشیا مین لشکر روسیہ کا جاؤ ہو رہا ہے جو الخ

پر متعدد جہازات فراہم کئے گئے ہین اور ایک بہاری مہم کی طیاریان ہو رہی ہین -

خرچ روس

ابتداء ۱۳ دسمبر ۱۸۹۳ء سے لغایت ۱۳ جون ۱۸۹۵ء جنگ مین ..... ۹۰۲ روبل خرچ ہوا فقط -

امداد ترکمان

اخبارات پیس مین بحوالہ تار برقی نقل اخبار قوقاس سرکاری تفلس سے کی ہے کہ انگریزون نے قبائل ترکمانون کو امداد سلاح جدید اور ذخایر عسکر ترکی سے ترکمانون نے جو روس کو شکست دی تو اس مرتبہ حرب کا بنا طریقہ اور قواعد کی قدیم انھین جنگ سے پیش نہین آئے اور کل شمار گروہ مذکور کا دو سو سوار اور ۱۲ سو پیدل کا ہے فقط -

تار برقیت

شملہ ۷ رجولائی - امیر کابل نے اپنے اک اہل کار کو تمدزا پر روانہ کیا ہے تاکہ وہان جاکر انگریزی افواج شہر کو خالی کرنیکا بندوبست کرے -

شملہ ۸ رجولائی - خبر ہے کہ شمالی برہما مین بہاہ کی جانب جنوب سخت ہنگامہ جات و فسادات برپا ہو رہے ہین -

لنڈن ۹ رجولائی - شورہ وزرا مین اک وزیر تجارت و زراعت مقرر کرنے کے درباب گورنمنٹ کے جانب سے شورہ ہوز آف کامنس مین جو تحریک ہوئی تھی اسمین ۷۶ اراکین اسکے مخالف مین اور ۵۶ اراکین نے اسکو اقبال کیا +

لنڈن ۱۰ جولائی - میجر کو اگنزی پشاور سے ۱۱ ماہ حال کو کابل جانے کے لئے تحریر کیگیا

لنڈن ۱۰ جولائی سرکارنٹ اوسٹلی قون مین ۲۳ ماہ جون کو پہونچا اور معاینال کو چلا گیا شاہ زولوسئی وایو کے مقام کا دل سے انگریزی فوج اندرون فاصلہ ۲۵ میل کے ۲۴ ماہ جون کو تہی لفٹن کاری علاقہ ۹۸ رجمنٹ پیدل جو ولیعہد فرانس کے پاس اسوقت تہا جب کہ وہ جنگ زولو مین مارا گیا اس کی نسبت کورٹ مارشل مین یہ فیصلہ دیا گیا کہ اس کو مقید کرکے انگلنڈ روانہ کردین فقط -

لنڈن ۱۲ جولائی - ولیعہد فرانس جسکا ذکر اوپر کے تار سے قتل بوقوع آیا نعش اوسکی لنڈن کو لائی جاکر آجکے روز چرچل برسٹ مین دفن کئی گئی اور اس کی نعش کے ساتہ بڑا ہی ہجوم اور جماؤ ڑا ہوکر نہایت تزک و احتشام سے وہ اتہائی گئی نعش مذکور کے ساتہ جناب ملکیہ عالیہ اور پرنس آف ویلس اور شاہزادی ڈیوک موجود تہے فقط -

مشورہ جہاں | رسید زر | شکریہ ہا

ہم مشکور ہے ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے زر مندرجۂ ذیل قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمایا -

جناب مولانا مولوی ثابت علی صاحب مدرسہ کان اندور ۵ عـ

جناب حاجی قاسم صاحب بمبئی ساکن مولین ۵ عـ

مطبع بحر الاسلام منگلور مین چہپا

نصرین الباء فنم قریب

جلد ۱ | بسمہ تعالیٰ | بحمد اللہ و رحمت مذہبے | ۱۲۹۶ سال تاریخ اجرا فی ۱ ربیع الثانی | ۵ شعبان ۱۲۹۶

ظہر باحت ایدون بر اہل صلیب

چہ اخبار مطبعت اہل جہان نفیس و لطیف و عجیب و غریب

منشور محمدی

۱۲۹۶

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد	تورات حلال تورید انجیل بتحلیل	گویان صفت و سیرت و منہج محمد
فرمان رسولان سلف ساختہ فرموع	تورات و صحف بہ ثبت منشور محمد	تورات و ہم انجیل بر اخبار زبیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چہ اخبا ماضی تمثیلیان	ز زبور و توراۃ تثلیث شد	نوشتم سن لعیوی این چنین	کہ بطلان ابطا تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تاریخ بہین و زبرین	منہج محمد مہدی مہ سلط

قیمت سالانہ اخبا ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات ریاض مبلغ ہجدہ روپیہ ہے خیر خواہان دین محمد یکہ اشاعت اسکا مطلوب ہو وہ رسالت آخر زمان نوشت و خواند و بنا داد و ستد اخبا ستلوسا ناظم الموسوم بہ محمد شریف سکنہ کرنگنجی سے کرے بعالیہ بہتمام عالیہ بذریعہ پوسٹ آفس یا نوٹ جری مطبع ہذا مین ابلاغ فرمایا کرین مبالغہ ابلاغ عالیہ کو بوجوہات چند ہو نہیں سکتا جو اسکی خانہون وہ اول وسلہ ہی قیمت سے مقرر ارفرماوین

مثنوی

ہی حمد و ثنا اوسی کو لایق	جو ایک ہے و دو ہیما کا خالق	قایم ہے اسی کی نور یاری	تا حشر ہے حکم اسکا جاری
ہر عیب سے پاک ہے خداوند	بی بی نہین اوسکو اور فرزند	پہونکے سے نہ نور اسکا گل ہو	گہیر گی یہین سب جہان کو
صورت مین نہ خلق سے ہویدا	عیسیٰ کی نہ شکل سے ہی پیدا		
کس مونہ سے ادا ہو سکر اسکا	ہم پر جو بنی کو اپنے بھیجا		
جو جن و بشر کے پیشوا ہین	جو ہر دو سرے کے مقتدا ہین		
سرور ہین جو سارے انبیا کی	برتر ہین جو جملہ اصفیا سے		
سبحان اللہ جسکا منشور	شاہون کو کیا ہی زیر و مقہور		
توحید کو کہول کر بتایا	تثلیث کے نقش کو مٹایا		
موسیٰ کی ہی جان جس سے تازی	عیسیٰ کی ہی روح کو تسلی		
پھر موسویون کو کیا ہی یاری	اب کہول سکینگے کب بصارا		
منشور محمدی کے آگے	منسوخ ہوے ہین سب صحیفے		
اس نور خدا کی سامنے سب	خشندہ ہون شمس اور کواکب		

غزل

درود زبان ہو ہر زمان صل علی محمد	کہتی ہو ہر زمان زبان صل علی محمد		
حاضر و غائب کا یکسان حال میرے ہو یا خدا	کہتا رہون یہان وہان صل علی محمد		
میرا ہی درد دین ہین نہین بلکہ ہر کہین	حور و ملایک انس و جان صل علی محمد		
دل ہی ہمیشہ تا لب ہو ہی شغل روز و شب	ذکر ہو ظاہر و نہان صل علی محمد		
ریگ ہا کا مین ملوں حضرت قدر سے	کہتا نصیب ہے کہان صل علی محمد		
اوسکا ترا زو عمل ہو تو ثقیل فی الخمل	رطل ہو جسکا بر گران صل علی محمد		
کیا ہی عمل و رد ہے دولو جہان ہو نثار	پڑھ وہ متاع بر زبان صل علی محمد		
اسکو طرف سے بار بار لاکھون درود و نثار	رب عفو جاودان صل علی محمد		

اسکو خدا یہان نہ کہہ ہجر مین نیم جان نہ کہہ

جا کہی یہ فقیر وہان صل علی محمد

اشتہار الزام ۱۰۰

از طرف جناب لوی تنجم ۔ ریاض الدین احمد صاحب اسکوار ماسٹر

جو صاحب کہ اخبار منشور محمدی کے دس پرچے بکوا دینگے اور نیز روپیہ پیشگی بھیجا جہ بخدمت جناب محمد یعقوب صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی بنگلور بھجوا دینگے ان کی خدمت مین نہایت خوشی سے ۱۰ روپیہ بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر کے یہ بندہ اپنے جیب خاص سے روانہ کریگا ۔

المشتہر

شیخ ریاض الدین احمد اسکوار ماسٹر

رسالہ نمبر ۲ گوا کیا ۔ وکیل منشور محمدی بنگلور

بقیہ ثلثۃ الکتب کی بی خبری کا بیان

انصاف ہے کہ بدون مشتہر کئے ان کو دوزخ مین ڈالیگا پھر اگر صرف ملک شام مین بقول تمہارے دروغ بافروغ کی معرفت انبیاء بنی اسرائیل کی برابر مشہور ہوتا رہے تو اس پوشیدگی اور تقیہ سے کہ آجتک کوئی موسائی اور اسرائیلی اوسپر یقین نہ لاتا اور توراۃ سے کسی معترضہ ہائی کیک نے بھی یہ اصلی اور حقیقی خدا کی راہ نجات نہ بتائی اور اکثر اور سواد اعظم بنی اسرائیل کا منکر ہوکر واصل جہنم ہوا جو خدا کی قوم کہلاتی تھی پہلا عام سلسلہ بنی آدم کی نجات کو کون کہی پھر رقم چھپا ہے کہ بہت جزائر اور پہاڑ اور جنگل ہین جہان اب تک اس کفارہ موہومہ کی خبر نہین پہونچی ہے تو کیا خدا انکو دوزخ مین ڈالے گا یا تمکو کہ ابتک خبر نہ پہونچائی پھر تو کہ حواریون کا خدا کی عدالت اور انصاف کی سامنے کیا حال ہوگا کہ حکم تھا تمام دنیا مین کہ شہور کرینگا مگر وہ نہ ہندوستان مین نہ چین نہ میان گئے پھر یہ خدا کی رحیم اور عادل ان کے واسطے جنکو یہ خبر نہ پہونچی کوئی اور اصلی اور حقیقی نجات کی راہ ہر گز بتلاویگا اگر ہر گز بتلاویگا تو ثلثۃ الکلبتہ کا چوتھا دعوی رد ہوگیا کیونکہ خدا کی راہ نجات ایک نہین ہے اور اگر خدا انکو دوزخ مین ڈالیگا تو وہ نہ عادل معلوم ہوتا ہے نہ رحیم پادری لوگ اپنی رحم مین اس دلیل کو نہایت پختہ سمجھتے ہین کہ خدا رحیم بھی ہے اور عادل بھی اگر صرف رحمت سے گناہ بخشدے تو عدل پورا نہین ہوتا اور اگر عدل کرکے سزا دیوے تو کوئی بیگناہ نہین سب جہنم مین جاتے ہین اس واسطے کہ بیٹے کے کفارہ سے عدل و رحم دونو پورا ہوگیا مگر جب ذرا آدمی غور کرکے دیکھتا تو نہ رحم رہا نہ عدل بلکہ سراسر ظلم اور عدالت تھکی ہوئی کیونکہ ہزارون گنہگارون کی بدلی ایک بیگناہ ناحق سے بیاب ہوگیا یہان پادری یہ توجیہ کرتے ہین کہ مسیح سبکا ضامن ہوگیا اور ضامن سے مطالبہ درست ہے لیکن غور سے یہ توجیہ لغو معلوم ہوتی ہے کیونکہ باعتقاد نصاریٰ مسیح اور خدا ایک ہین تو اپنی ضمانت آپ لینا محض فضول ہے اور عجب رسم دنیا کی ضامن یا مال ضامن ہوتا ہے یا حاضر ضامن مال ضامن سے اگر اصلی مدیون نادار اور لاچار ہوجاوے تو قرضہ مدیون کا لیا جاتا ہے تاکہ پھر لیوے مدیون سے اسکو دلایا جاوے اور حاضر ضامن صرف مجرم کی حاضر کردینیکا ذمہ دار ہوتا ہے جرائم

ہین اصل مجرم کی سزا ضامن کو نہین ہوسکتی اگر
ضامن کی غفلت یا فریب سے بھاگ جاوے تو غفلت یا
فریب کی سزا بستہ ہوسکتی ہے علاوہ دونو صورتین
ضمانت کی جب ہین کہ اصل مدیون یا مجرم روپوش
ہوجاوے سو خدا سے کون روپوش ہوسکتا ہے
اور ضامن اوسکو ہرگز نہین کہتے کہ کسی چور یا
خونی کے سزا کی وقت کہی کہ یہ سزا مجھے ملجاوے
بلکہ ایسا شخص مفسد اور خلل انداز عدالت گنا
جاتا ہے اور جو حاکم اسکو سزا دیتا ہے تو وہ جاہل
اور ظالم ٹہرتا ہے کیونکہ جرائم مین سزا دو سطے کیلئے
کرد کی دیجاتی ہے کہ مجرم کو نصیحت اور غیر کو عبرت
ہو اور جب اصل مجرم کو چھوڑ کر غیر کو سزا ہو تو کچھ
فائدہ نہین نکلتا بلکہ اس سے تو مجرم کو دلیر کرنا ہی
جب انکی دلون مین یقین ہوگیا کہ سزا ہمارے
جرائم کی اور کو ملیگی تو اونکو کیا خوف رہیگا اور
دوسرون کو کیا عبرت ہوگی اور جب لوگون نے
خیال کیا کہ کوئی ان گناہ سے نہین بچ سکتا
اور سبکی گناہون کی سزا مسیح کو مل چکی ہی تو
کہلی بندون سب بندے گناہ کرینگے پہر جب باپ
بیٹا روح القدس تینون ایک خدا وحدہ متحد ہین
اور تین دن بیٹا عذاب اٹھاتا رہا تو باپ اور
روح القدس بھی بسبب اتحاد کی انتہائی رہی ہونگی
اس صورت مین اتنی دیر خدائی کا کام کون کرتا
رہا ہوگا اگر کہو کہ صرف عبدیت مسیح کی معذب
ہوئی الوہیت نہین تو پہر مسیح کی کیا خصوصیت
رہی اسطرح خدا ہر مجرم کو تہوڑی تہوڑی سزا دیکر
جہنم سے نکال سکتا ہی جسمین رحم اور عدل دونون پورے
ہوجاوین اور کوئی ظلم بہی نہ ٹہرے ایک گناہ کی سزا
ابدی جہنم مسیح کی سہ روزہ سزا سے جبھوٹی نکلی اسیطرح
سے اسکو بیبل کی جہوٹی وہمی کہہ سکتے ہین عیسائی کہتے
ہین گنا کا کفارہ یا شفیع انسان نہین ہوسکتا کہ وہ پاک
نہین ہم پوچہتے ہین کہ الوہیت کفارہ ہوئی یا عبدیت
اگر الوہیت کو کہو وہ معذب ہونے سے پاک ہی اور اگر عبدیت
کو کہو تو انبیا اور صلحا مین بہی موجود ہی سب شفیع
ہوسکتی ہین خصوصیت مسیح کی لغو ہے اور یہی سوال ہا
پر بہی وارد ہے کہ اگر الوہیت ضامن تہی تو اسے ضمانت
کی کیا ضرورت بالفرض نہین تو بدون مسیح کی خود
سب کا ضامن ہوسکتا تھا جیسے ہماری یہان دعا مین
ہین وارد ہے کہ اللہم ما کان منہا فتحملہ عنی یعنے جو
یا اللہ مین نے تیری خلق کی گناہ کی ہون ان کو مجہہ پر سے
اٹہالی اور اگر ضامن عبدیت ہی تو سب انبیا اولیا ضامن
ہوسکتے ہین اگر عیسائی الوہیت عبدیت دونون کہین
تو خود خدا اپنی الوہیت اور کے نبی کی عبدیت سے وہی
کام لیسکتا ہی پہر عبدیت اور الوہیت کا ملنا بہ نسبت
اوسکے تناقض اور تضاد کی محال ہے اور دونون کا باہم اتحاد
سزا یا نا محال در محال اور محض وہم و خیال ہے
عیسائی کہتے ہین کہ قطرتی گناہ کا مسیح کفارہ ہوئی
اور کسبی گناہ کا ہر شخص نمدکرے اور مسیح فطرتی
گناہ سے پاک ہی لیکن یہ خیال خام ہے کیونکہ بانی
گندم کہانے کے حوا ہین ان مین اثر گناہ کا زاید

ٹھہرا اور حضرت مریم نطفہ بہ نطفہ منتقل ہوتی رہین
پس مسیح مین مرد کا نطفہ نہ ہی عورت کا نطفہ اور
خون اور حیض تو شامل ہوا لہذا وہ ہی خطرتی
گناہ سے بری نہین ہوسکتی اسکا جواب پادریون
سے بن نہین آتا اور گناہ آدم کا پشت بہ پشت
منتقل ہونا بداہۃ درست نہین معلوم ہوتا کیونکہ
گناہ اور عارضی صفات ہین ذات ان سے کچھ تعلق
نہین دیکھو باپ بدکار رہتا ہے بیٹا نیکو کار ایسا
ہی باپ نیک اعمال ہوتا ہے بیٹا بدکردار اور
خبیث ہوجاتا ہے باپ بیٹی کی عادات اور خصال
اکثر مختلف ہوا کرتی ہین پہلی تورات شریف مین
لکھا ہے کہ ایک کا بوجھ دوسرا نہین اٹھا سکتا
ایسا ہی قرآن شریف مین بھی ہے ان لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ یعنے کوئی بوجھ اٹھانے
والا دوسرے کا بوجھ نہین اٹھا سکتا پس مسیح کیونکر
دنیا کا بوجھ اٹھا سکتے اور اسباب مین بھی میری
تسلی کردیجئے کہ کفارہ اور صلیب سے اگر تینون خدا
راضی تھے تو یہود کو گرفتار کرانے والی کو یہ سزا
کیون ہوئی کہ مونہ کی بل گرا اور پیٹ پہنگیا
اور انتڑیان نکل پڑین اور خدا کا قہر نکلی
کی پردہ پھٹ جانے اور اندھیرا چھا جانے وغیرہ کی

کیون نمود ہوا اس سے ناراضمندی اظہر من الشمس
ہے اور ظہور ناراضمندی مبطل کفارہ ہے پس
اب کہان تک اس قسم کے باطل کا ابطال کیجاوے
جاون بالفرض اگر خدا اپنی دوسری اقنوم کو

بدون معذب کئے نجات نہین دے سکتا تو رحیم تو پایا
جاتا ہے سو ہی مجرمون پر نہ اکلوتی بیٹی پر لیکن
عدل تو ہرگز ہرگز نہین پایا جاتا ہے پر کیا ضرورت
ہے کہ اسقدر بکھیڑے کرکے تین خدا ٹھہراوین عام
طور پر یہ کیون نہ کہین کہ خداوند اپنی رحمت سب
بندون کو بخشے گا جب مسیح بیگناہ کو دیگر ناانصاف
نہ ٹھہرا تو صرف رحم سے بخشدینے سے کیون ناانصاف
ٹھہر جاویگا اور جب مسیح کے ضمانت پر بخشش سکتا ہے تو
انبیا اولیا کی شفاعت سے کیون نہین بخشش سکتا اور جو نکہ
پہلی باب ثلثہ الکتب کے تردید مین کلام طول ہوگیا ہے
اور دیگر ابواب ثلثہ الکتب کی تردید لکھنے کی اب
چندان ضرورت نہین رہی کیونکہ اصل اصول مذہب
عیسوی کا یہی تھا جو باطل ہوچکا اور نسخ اور تحریف
بیبل کے باب مین اسقدر مسلمانون کے تصانیف موجود
ہین کہ بالفعل دیگر تصنیف کی حاجت نہین اور اعجاز
عیسوی کا جواب باصواب جب تک نہوسکے تبتک
بداعتباری بیبل کی دفع نہین ہوسکتی اور ہدایت
المسلمین کا جواب عقوبتہ الضالین اور نیاز نامہ
کا جواب رحمتیہ الوداد اور میزان الحق کا جواب
فارسی مصنفہ نواب حیدرآباد اور دوسرے
جواب الردود اور دوسرے جواب ہدایت المسلمین کا
رجم الشیاطین مصنفہ مولوی عبدالحق دہلوی اور
لحن داؤدی در جواب نغمہ طنبوری اور انعام
در جواب آئینہ اسلام رجب علی اور راجح الاحادیث
در ابطال تثلیث اور معول اعوج میزان در جواب

میزان النحو اور تقلیب المطاعن جواب تحقیق دین حق
اور استبشار جواب حل الاشکال اور صولۃ الصمصام
اور الۃ الاوہام اور ازالۃ الشکوک اور اظہار الحق
مصنفہ مولوی رحمت اللہ در قسطنطنیہ و مترجمہ راقم در زبان
اردو بمقام رائے بریلی و استیصال در جواب سیف الدیان
و تصمیم التاویل در جواب تفسیر سکاشفات و تصحیح الاقاویل
فی تاویل الاناجیل مصنفہ مولوی ہاشم علی صاحب و اظہار الاسلام
و کثیر التوحید وغیرہ مصنف راقم الحروف اتنی اور اس
کثرت سے کتابین لکھی گئی ہین۔ باقی آیندہ

نور محمدی

جواب رسالہ یفشر نسبتین کا

ریویو

دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

اس نام کی ایک کتاب جناب مولوی مرزا موحد صاحب
کی تصنیفات سے ہمارے دیکھنے مین آئی دل نے چاہا کہ
اس مبارک کتاب کا ریویو لکھا جاے اس غرض سے
نہین کہ یہ کتاب بجواب اک متعصب عیسائی کے اک
مسلمان نے لکھی ہے بلکہ اسوجہ سے کہ جو اعتراضات مؤلف
شریف نسبتین نے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے مثیل موسی ہونے پر کئے ہین انکا کس خوبی اور
انصاف سے حضرت موحد نے جواب دیا ہے۔
اسبات کا کسی منصف مزاج کو جو کتب تورات و
انجیل سے واقف ہے انکار نہوگا کہ مسلمانون نے دلائل
عقلی و نقلی سے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل
موسی ہونا ثابت کر دیا ہے اور اسمین کچھ شبہ
نہین کہ بہت سے کالے اور گورے کرستانون نے بھی مسلمانون
کے ان دلیلون کو مان لیا ہے گو وہ پیٹ کے لئے علانیہ
اسکا اقرار نہ کرتے ہون افسوس ہے کہ باوجود اس غلبہ
اسلام کے ہنوز بعض سیدل عیسائی ایسے پائے جاتے
ہین کہ وہ اک اعتراض کے سیکڑون جواب بدلائل
عقلی و نقلی سنا کرتے ہین اور میدان مناظرہ مین
جواب دینے سے عاجز ہوجاتے ہین مگر تو بھی آئے دن
اک نیا رنگ جما کر پادریون کو خوش کرنے کے لئے یا
اور کچھ فائدہ کے واسطے کچھ کا کچھ لکھدیتے ہین اور
اسکا ہرگز خیال نہین کرتے کہ ہماری کیسی فضیحتی و
رسوائی ہوگی۔ اس قسم کے کرستانون مین ہمارے
قدیم دوست رجب علی صاحب پرلے درجہ کے مہذب ہین
کہ جنکی ذات پات اور شہر سے مسلمانان ہند کو کماحقہ
آگہی حاصل ہے۔ رسالہ یفشر نسبتین انہی جناب کے
تالیف سے ہے جسکے جواب کا ہم ریویو لکھ رہے ہین۔
انصاف اک ایسی چیز ہے کہ ہر اک انسان کو خدا نے
عطا فرمائی ہے اور انسانیت یہ ہے کہ آدمی ہر اک امر
مین پابند انصاف رہے خصوصًا مناظرۂ مذہبی مین یہ
ایک ایسا آلہ ہے کہ جب تک کوئی شخص اسکا استعمال
نہ کرے اور سچے دل سے اسکی پیروی کرنے کو شان
مذہب نہ سمجھے تو وہ شخص کسی مذہب کا پابند نہ سمجھا جاگا
گو تعصب کثیر اوقات اس نیر انسانیت کا کاج ہوتا ہے
مگر جو شخص منصف ہے وہ البتہ اس تعصب سے بری رہتا ہے اور
ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ کسی مذہب حق پر اپنے مذہب کا بطلان

ثابت ہونیکو بعد زبان طعن و راز کرے - اگرچہ کے
وجوہات سے اسنے ترک مذہب نہ کیا ہو یہ ایک ایسا
مسئلہ ہے کہ تمامی اہل مذہب اسکے پابند ہونا چاہئین
اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سب مذہب والے اسکے پابند ہین
مگر اک دو کا ئے کٹ جن کو نہ کوئی دین ہے اور نہ کسی
مذہب کے پیرو صرف پیٹ کے کارن عیسائی بنگئے ہین
ایسے گستاخ شخصون کی فہرست مین منا سب ہے کہ جب
علی کا نام پہلے لکھا جائے -

مسلمانون اور عیسائیون مین مجملہ اور بحثون کے کتاب
استثنا ۱۸ - ۱۵ کی اس آیت پر کہ خدا تیرے لئے تیری
ہی درمیان سے تیری ہی بھائیون مین سے میرے مانند اک
نبی قائم کریگا تم اسکی طرف کان دھریو اک مدت سے
بحث چلی آرہی ہی عیسائی مسیح مصلوبی کو اس آیت کا
مصداق بتاتے ہین اور مسلمان خاتم الانبیا کی بعثت پر
اس پیشین گوئی کا مژدہ سناتے ہین اب انصاف کرنا چاہئے
کہ کس پر یہ آیت ٹھیک ٹھیک جمتی ہی آیا مسیح مصلوبی پر
یا خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر - جو لوگ طرفین
کے کتابین اس بحث مین دیکھی ہین ان کو صاف معلوم
ہوگا کہ اس آیت کا کون مصداق ہے - مگر طرفہ یہ ہی
کہ جب علی عیسائی نے پھر اس پرانی لکیر کو لکیر شہسوار ان
میدان مناظرہ کے روبرو اپنی صورت لائی ہے سچ
تو یہ ہے کہ نیل کے غم مین ڈوب کر انہون نے اپنی صورت
کا اور رنگ جما کر اپنے آپ کو مسیحی مذہب کا بڑا عالم بتلانا
چاہا ہے مگر صورت بتلاتا ہی تھا کہ شہسوار ان میدان
مناظرہ کے گھوڑون کے ٹاپ پر ٹاپ کہانی لگو اور اب میدان

تہین کہ خود بدولت اور کس رنگ کی تلاش مین ہین
کتاب نور محمدی مین بیشتر تبین کی مرزا صاحب نے جس
خوبی اور آئین سے تردید کی ہے حق تو یہ ہے کہ وہ مرزا
صاحب کے جودت طبع اور علوم عقلی و نقلی پر مار ہو سکا لفظ
ثبوت دے رہی ہے اور ہم نے ابتدا، اشاعت منشور
محمدی سے جو جو مضمون مرزا صاحب کے رد مذہب نصاریٰ
مین دیکھے ہین وہ سراسر قابل توصیف اور ہر اک
ان سے مذہب اسلام کے حق اور مذہب مسیحی کے باطل ہونے
پر روز روشن کے طرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے ان
مضامین کی خوبی اور مدلل ہونے کی صرف یہ دلیل کافی
ہے کہ آجتک کسی گورے اور کالے عیسائی نے مرزا صاحب
کے جواب مین قلم اٹھا نہ سکا اور کرسکے اگر کچھ اتاپ
شتاپ لکھا تو پھر جواب الجواب مین مسلمانون کا
لوہا مان گیا - جب اس فن کے ایسے عالم شریف بیشتین
کی مطاعن بے اصل اور تردیدات باطل کا جواب دیا ہو
تو ظاہر ہے کہ نور محمدی اسلام کے نور کو بتلا رہی
ہے اور تاریکی کفر اس سے کوسون بھاگتی نظر آتی ہے
مرزا صاحب نے ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
حضرت موسیٰ کے مانند ہونا بڑی خوبی اور سچائی
کے ساتھ ثابت کیا ہے اور امید ہے کہ جو عیسائی انصاف
کی نظر سے اس رسالہ کو دیکھیگا وہ رجب علی کی
بیہودہ کہانیون اور مرزا صاحب کی صفائی تحریر اور
سچائی تقریر کا خود بخود قائل ہوگا - اگر خدا نے
اسکو توفیق دی تو یہی اک کتاب شان اسلام اور
اسکے بانی کے ثبوت نبوت کے لئے اسکو کافی نظر

آئیگی اور رنگ تثلیث اس سے دور ہو جائیگا۔
ہمکو بہت دنوں سے یہ معلوم نہیں تھا کہ رجب علی کو ابھی مسلمانوں سے مباحثہ کا شوق ہے کیونکہ جن دنوں اس شہر زمانہ کے مضامین مندرجہ شمس الاخبار کی تردید اخبار نور بار منشور محمدی میں ہونے لگے تو یہ جناب دم بخود ایسے ہوگئے کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ عیسائی ہیں یا یہودی ہاں مرزا صاحب کے بدولت مشن لکھنؤ سے نکالا جانا کچھ عرصہ کے بعد معلوم ہوا اور پھر اخبار وں سے آپکے پھین اور کرسٹ اس طرح معلوم ہوئے کہ انکی عیسویت کی حقیقت کھل گئی اور دل نے نہ چاہا کہ پھر ہمارے دوست کے نسبت کچھ لکھا جاوے۔
چاہیے تو یوں تھا کہ رجب علی اپنی اس تفضیح و رسوائی کے بعد خاموشی کو اختیار کرتے مگر یہ جناب ایسے خانہ خیادار نکلے کہ پھر اونہوں نے پیغمبر اسلام کی نسبت زبان مطاعن دراز کی۔ گویا اپنی آوکرز حماری سے جہنگ کے جہلخانہ کے چالیس مرتبہ سبکو یاد دلانے لگے اور جسبات کو گونج سنا کر دیا تھا پھر سکا اعادہ کیا۔ آفرین ہے اس ہمت و دلیاپر کہ رجب علی جس سے مشہور ہے۔ ہمنے اگرچہ رسالہ تفسیر نسبتین جو درحقیقت عیسویت کا بھانڈا پھوڑا اور رنگ برنگ کی تہمتوں کا قبالہ ہے نہیں دیکھا مگر کتاب مستطاب نور محمدی سے جو کچھ اسکا حال معلوم ہوا اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اس کالے عیسائی کو ہنوز قواعد مناظرہ اور آداب تحریر سے کچھ مس نہیں گو اسنے اپنے آپ کو امہرسٹ مشن میں اک معلم ملکوت بتلایا ہو مسلمانوں کے اعتراضات کا اوڑھانا جبکہ پادری فانڈر جیسے نابغہ عالم عیسوی مذہب سے بن نہ سکا تو رجب علی جیسے جاہل سے کیونکر ہو سکتا ہے ہاں اونسنے پادری صموئیل کے خوش کرنے کے لئے جو کچھ مزخرافات اپنے اس رسالہ میں تحریر کئے تھے اسکا عوض ہی مرزا صاحب نے اس کتاب میں خوب لیا ہے۔ حالانکہ ایسے رذیل آنجہانی کی اس سخت تحریر کا جواب ہی ضرور نہ تھا کہ اسی طرح دیا جاتا۔ مگر مرزا صاحب نے ایسے لیکر کے جواب میں بھی آداب مناظرہ اور تہذیب تحریر کا لحاظ جا بجا رکھا ہے۔
افسوس ہے کہ رجب علی اپنے کردار زشت سے ابھی تائب نہیں اور نہ امید ہے کہ یہ مرتد اپنے ارتداد سے باز آئیگا جب ہم تفسیر نسبتین کی تہمتوں اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اس کے بیہودہ گوئی کا خیال کرتے ہیں تو دل یہی چاہتا ہے کہ اسکا جواب بدلہ لیں مگر عرب اپنے پیغمبر اکرم کی اس ہزار ہا توہین کا خیال کرتے ہیں جو آپنے ابوجہل کے سخت و سست مکالمات پر کیا ہے تو پھر دل کہتا ہے کہ رجب علی کی یہ بیہودہ گوئی اسی کی تذلیل و خواری کا باعث ہوگی اور قریب ہے کہ یہ کالا کرسٹان اپنے سزائے اعمال کو پہنچے۔
یہ رسالہ جسکا ریویو اب ہم لکھ رہے ہیں اس لائق ہے کہ سینکڑوں ہزار کتابیں چھپکر ہر اک مسلمان کے ہاتھ میں اک اک رسالہ رہے اور ہر اک کالے کرسٹان کو مفت دیا جاوے تاکہ وہ اسکی ہدایت کا باعث ہو۔ جناب عبدالغفار حسین صاحب متعلقہ فوج پنجاب جنکی تحریک سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے وہ بڑے تعریف کے مستحق ہیں کہ صوبہ دار صاحب

نے اپنی حرارت ایمانی سے مصنف کتاب کو اسکام پر
آمادہ کیا اگر پنجاب مین اور چند ایسے ہی مسلمان نکلین
تو کچھ عجب نہین کہ شریف نشتین کی مزخرفات کے
جواب مین سیکڑون رسالے علمائے اسلام لکھین اور عیسائیون
کو یہ معلوم کرائین کہ مذہب اسلام جو وحدہ لاشریک
کی تعلیم دیتا ہے وہ مذہب تثلیثی مسیح مصلوبی پر ہر اک
زمانہ اور ہر اک حال مین غالب ہے۔

آخر مین ہم جناب مرزا موحد صاحب کے اس احسان کے لکھنے مین
وقت الفاظ پاتے ہین جو انہون نے کتاب نور محمدی
اور اپنے مضامین تردید نصاریٰ کے لکھنے سے جو وقتاً فوقتاً
منشور محمدی مین چھپتے ہین مسلمانون کی گردن پر رکھا
ہے۔ ہر چند تردید نصاریٰ مرزا صاحب کے لئے ایک ایسا
امر طبعی ہے کہ وہ کسی سے اسکا عوضانہ نہین چاہتے مگر ہمکو
چاہئے کہ حضرت موحد کے اس احسان کا اور کچھ نہین
تو دل سے شکریہ ادا کرین پس ای منجانب اہل اسلام ہند
مرزا صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور خدا سے
چاہتے ہین کہ آپکے قلم و زبان مین وہ پاک پروردگار
ایسی برکت دے کہ اسکا اثر قیامت تک باقی رہے
آمین۔

راقم خادم دین محمدی
سید عبدالحی سبزواری

دافع آتشک

شایقین کو مژدہ ہو کہ رسالہ آتشک جو چھپ رہا تھا
اب بہمہ وجوہ نہایت عمدہ خوشخط چھپکر تیار ہے
خواہ صاحب چاہین ایک روپیہ نقد بھیجکر طلب فرمائین
مختصر فہرست مضامین مندرجہ رسالہ کی لکھی جاتی ہے

آتشک کا تواریخی حال — موجب تحقیق حکماء یونان و یورپ
ماہیت مرض — اسباب پیدائش آتشک — متعدد
اسماء عربی و ہندی معہ وجہ تسمیہ — اقسام آتشک
انجام آتشک۔ تاثیر زہر آتشک سے ریست کرنے کے
علامات — علاج بادویہ یونانی ہندی و انگریزی
علاج بادویہ داخلی مثلاً سیما۔ ایوڈ آئڈ پوٹاس
سیم عشبہ چوب چینی سنکھیا وغیرہ
معہ موقعہ استعمال و پرہیز علاج بادویہ خارجے
مثلاً دھونی پچکاری زیر جلد سینکا مالش
وغیرہ جلدی چند امراض آتشک کی شناخت
جلدی امراض مثل لون کا گرنا زخمون کا بڑنا۔
ناک کا بیٹھ جانا آواز جاتی رہنا۔ تالو مین
سوراخ ہونا لوزتین کا زخمی ہونا زبان کا
مبتلا ہونا سرآتشک قوت شامہ کا جاتے
رہنا قوت سامعہ مین فرق پڑجانا آنکھ کا خراب
ہوجانا ہڈی کا پھولنا وجع مفاصل سوزش
خصیہ مدہ معہ تشخیص کہ آتشک سے ہے یا اور سبب سے
سوزاک معہ شناخت اسقاط حمل بچہ کا مبتلا
مرض پیدا ہونا جس بچہ کو ورثہ زہر آتشک کا
حاصل ہوتا ہے انمین جسمی مدامی علامات اور
بہت سے نکات علمی و عملی وغیرہ لکھے گئے
ہین فقط۔

المشتہر
حکیم غلام نبی
مہتمم رسالہ حافظ بحت لاہور

اشتہار

آمشو نگران لائیداس اینڈ ہم لوی گیشن کمپنی
مقام سلسوان موس نمبر ۷ انفنٹ سمر کل
اس کمپنی کی سیل اسٹیم شپ سمبر کے درمیان بین بندر
سے روانہ ہوگی اور جدہ کو ضرور جاویگی جن صاحبوں
کو نول اور دیگر لوازمات ریافت کرنا منظور ہو کمپنی
مذکور مین حاضر ہو کر معلوم کرلیوین۔
صحیح ہے جانی اجنٹ کمپنی مذکور۔

خیر خواہی

مقام حیرت ہے کہ بعض ہمارے ہمعصر صاحبان اخبار جب
کبھی ان کے پاس کوئی اشتہار بغرض ظہور درج
اخبار آتا ہے تو اوس کو بشوق تمام موشی
زاید اپنی اخبار مین چھاپ دیتے ہین یہ ہمارا عندیہ
نہین کہ مضامین مفید عامہ وہ نہ چھاپین بلکہ غرض
یہ ہے کہ جب ایسی امر کا اتفاق پیش آوے تو
جمیع جہات کو اس امر کے غور سے دریافت فرماوین
اگر کوئی خبر پیرایہ اشتہار مین ہے اور اس سے منظور
اعلام امور ضروریہ عوام ہے تو اسکی نشیب و فراز
سے عوام کو خبردار کردین کشف اس مبہم کا یہ کہ
حجاج بیت الحرام و زایران حرم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم زادہا اللہ شرفا موسم حج مین
خاصتہ ساکنان ہند متلاشی وجویا اسکے رہتے
ہین کہ کوئی ایسا عمدہ جہاز واگبوٹ ہمکو ملے
کہ ہر طرح کا آرام اسکی سواری مین میسر آوے
اور جمیع امور سواری و باربرداری وپخت و پیز مین

وقت و کلفت درپیش ہو اور ظاہر ہے کہ سفر جہاز
مین بہ نسبت اور سفرون کے مشکلات و حوائج زیادہ
تر عارض ہوتے ہین اور ساکنان ہند ایسی لطیف
مزاج ہوتے ہین کہ متحمل ان شاقات جہاز کے ہو نہین
سکتے صرف اشتیاق حرمین کا ہے کہ ان کو آمادہ
اس سواری جہاز پر کرتا ہے ورنہ کہان اہل ہند
اور کہان سواری جہاز دنیاوی امور کے حاصل کرنے
مین وہ قدم ہی جہاز پر نہ رکھین بعض مالکان و ملازمان
جہاز اگبوٹ ایسے درشت مزاج ہین کہ اہتمام پاسنجرون
کا اچھا نہین کرتے اور خبر گیر پانی و لکڑی و جمیع مایحتاج
سے نہین ہوتے اسکے علاوہ ہر باب مین ان غریبون
پر سختی ہی سختی ہوی جاتی ہے ایک ہمارے شفیق سچشم
دید خود حال ایک مولوی صاحب کا جو کسی بھی سیئہ
کے جہاز پر بارادہ حج سوار تھے فرماتے ہین کہ جب
ان پر صعوبت فقد مایحتاج سے ہونی لگی تو بمجبوری
بار بار فرماتے تھے کہ برائے خدا کوئی بندہ خدا
اس نام مراد اگبوٹ والیکی شکایت کسی اخبار مین
درج کرے اور مین اس امر خیر کے صلہ مین اسکے
خدا کے لئے دعائے خیر بار بار کرون تو بلحاظ
ان امور مذکورہ صدر کے جمیع صاحبان اخبار
خصوصا مالکان اخبار زمرہ مسلمین سے جو منجملہ جامعان
برادران اہل اسلام ہین یہ التماس ہے کہ جب کوئی
مالک جہاز یا اگبوٹ اشتہارون واجرائے جہاز
واگبوٹ کا کیا جاوے اور وہ بغرض اندراج اخبار
انکے یہان آوے تو اس سے چند عہد تحریری جو

بصیغہ واللہ باللہ موکد ہون لے لین اور ذیل اشتہار مین ان کو بھی جہاب دین کہ مسافرون کو اطمینان رہے اور صاحب جہاز کو بھی حمیت اپنی عہد و قرار کی ہے جمیع مالکان کجار اس ہمارے التماس پر توجہ فرما اپنی اخبار مین ایسی مضامین درج فرماتے ہین کہ موسم حج قریب ہے۔

تین دیسی سپاہ پر خون کا اشتباہ

صاحب مدراس میل کو خبر پہونچی ہے کہ پنجاب کی ۲۹ ر دیسی پیدل رجمنٹ کے تین سپاہی کا جن کی نسبت انکے ڈرم میجر کا قتل کرنیکا اشتباہ پیدا ہوا تھا کورٹ مارشل تندار مین ہو رہا ہے۔

ولی عہد فرانس کی آنکھہ کا زخم اس کی موت کا باعث ہوا

صاحب نیال مرکوری کا اظہار ہے کہ پرنس امپیریل یعنے ولیعہد فرانس کے بازو پر جو زخم کے لگے تھے انکے دیکھنے سے ایسا پایا جاتا تھا کہ دشمنون کی مار سے اسنے مونہ کو بچانے کے لئے کوشش کی تھی مگر اسکی موت کا زخم وہی تھا جو آنکھہ مین لگا تھا۔ اسی مخبر کا یہ بھی بیان ہے کہ پرنس بالا مذکور نے مار کھا کر زمین پر تیورا کے ہوے گرنے سے پہلے اپنے دشمنون پر برابر تین بار بندوق چلائی

راجپا کو جنگی سامان کا روانہ ہونا

پوشیدہ ہو کہ ۲۴ ماہ حال کی صبح کو ایک توپ برچی معہ گاڑی اور بہت سا سامان جنگ از قسم بارود گولہ و لایتی توپچیون اور ۶ لاسکر کی سپردگی مین قندلا نامی اگبوٹ مین چڑہائی گیا اگبوٹ مذکور کا کناڈہ کو جنگی سامان مذکور لیجاویگا اور وہان سے وہ سامان راجپا کو بھیجا جاویگا

بغاوت راجپا کی حالات خوفناک ہین

صاحب مدراسی سیل بیان کرتے ہین کہ راجپا سے آئی ہوین کو ائف واقع مین بالکل بے طور اور خوفناک ہین۔ خبر ہے کہ چندڑ یا نامی غنیم مفسد نے میجر ینگ اور میجر برڈ اکسلیانڈ کے ماتہ سے چہوٹ کر راہ فرار لی ہے اور جب تک کہ اسکی جمعیت گرفتار نہین کیجاویگی تب تک کہ راجمندری کے نزدیک لوٹ مار مچانے والی موذی تا موندرہ کا شکست پانا اور گرفتار ہونا مشکل ہے جمعیت چندڑ یہ کی شکست ہوکر درصورتیکہ وہ گرفتار ہو جاوے تو اسوقت مین وہ فوج جو اسکا تعاقب کر رہی ہے جنوبی جانب جاکر تا موندرہ کیطرف متوجہ ہو سکتی ہے کہتے ہین کہ راجمندری کے سنٹرل جیل خانہ و خزانہ کی حفاظت کے کام پر فقط دیسی پیدل کی نصف کمپنی ہے اور کمپنی مذکور ماتحت اک نیٹو آفیسر کے ہے کرنل کناف صاحب جو خود راجپا مین مقیم ہین سو لوگ کے ماتحت قریب ۵۰ سپاہان پولس کے ہے اور لف اد مذکور ہر روز بہ سبب جاسوسی کے کہتی جاتی ہے راجمندری کے ایک مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ باغیون کو گرفتار کرنے کے واسطے اب فوج کثیر کی ضرورت ہے درینولا بغاوت مذکور

کی صورت نہایت بری اور بڑی مہلک معاملہ ہے اور فقط جمعیت پولیس سے بغاوت و ہنگامہ مذکور کا رفع دفع ہونا امر محالات سے ہے - پوشیدہ ہو کہ مسٹر سلون صاحب رکن اول روینیو بورڈ واسطے بندوبست ہنگامۂ مذکور کے کاکناڈہ کے طرف روانہ ہوے ہین فقط -

والی حجاز حالت باشا کا قتل

اختر مین لکھا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ والی حجاز حالت باشا ایک حقیقت سے لڑائی و فساد مین جو جدہ مین باعث غلام وبردہ کے فیما بین انگلس و الون اور اٹالیان انجا کے برپا ہوا تھا قتل ہوے مگر تا ہنوز اس کیفیت کی پوری حقیقت و تفصیل جو محل اعتماد ہو حاصل نہین ہوی ہے -

کہتے ہین کہ خاب دولتماب ناشد باشا والیگری حجاز پر منصوب کیے جاوینگے -

معلوم ہوا ہے کہ وزارت جلیلۂ خارجیہ دولت عثمانیہ کے جانب سے درباب وقوع ظلم و زیادتی و تعدیات مردمان بلغارستان سے جو اہالی اسلام پر بلغارستان مین بہ نظر تعصب کر رہے ہین عمومی تحریرات تمامی سفرائے دولت علیہ عثمانیہ مقیمان دربار دولت ہائے یوروپ کے نزدیک روانہ کیگئی تھین -

تار برقیہ

شملہ ۲۵ جولائی - غالب ہے کہ بخت یار خان مرحوم کے بموجب سفارت کابل کے میر منشی نواب غلام حسین خان سی ایس آئی جو در مینولا قندہار مین ہین مقرر ہونگے +

شملہ ۲۷ جولائی - میجر کواگناری سفیر انگریز یہ ۲۴ جولائی کی صبح کو داخل کابل ہوا اسکی تعظیم کمال شان و شوکت کے ساتھ عمل مین آئی سفیر مذکور کی جماعت انکا استقبال شہر سے ۴ میل کے فاصلہ تک سردار عبداللہ خان ہرقی اور ملا شاہ محمد نے معہ پیدہ سوارون اور دو ہاتیون کے کیا سفارت انگریز بہ ہاتیون پر سوار ہوکر موہڑے بدرقہ سوار شہر کے باہر روان ہوے توپخانہ کے دو بیٹریون اور چند سوارون اور ۹ پیدل رجمنٹون نے صف بستہ کھڑے ہوکر سلامی دی بمجرد داخل ہونے شہر مین سفارت مذکور کے انکی بیاندہ نوکرون نے انگریزی لہجہ سے بیاندہ بجانا شروع کردیا اور توپخانہ کلان سے ۱۷ توپون کی سلامی ہونا شروع کردی گئی اور اسوقت تماشائیون کے ایک ہجوم نے انتظام شایستہ کے ساتھ جمع ہوکر مراسم تعظیم ادا کی مستوفی اور دادو دشاہ سفارت مذکور سے انکی اقامت گاہ با الاحصار مین ملاقی ہوے گنبد کو میجر کواگناری نے امیر کابل سے رسمی ملاقات کرکے گورنر جنرل ہند کا مراسلہ دیدیا امیر صاحب کابل نے گورنر جنرل موصوف اور جناب ملکہ شہنشاہ بیگم ہند اور انکے خاندان کی مزاج پرسی کے بعد دلسوزی فرانس کے مرگ پر اپنی غم خواری ظاہر کی امیر موصوف کا آئین و طریقہ نہایت دوستانہ ہے مرض ہیضہ کابل مین موقوف ہو رہا ہے فقط

اشتہار کتاب نوشیرواں

وگرنہ ہو کہ پادری رجب علی ایڈیٹر سفیر ہندوستان امرتسر نے بجالت ملازمت مشن واسطے تالیف قلوب پادری سموئیل لونس صاحب ایک کتاب بنام نہایت رشتین مذہب اسلام کی تردید مین چھپوا کر شہر کی اور توریت کی ایشیا مین گوئی کو کہ خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی قایم کریگا تم اس کی طرف کان دھریو استثنا ۱۸-۱۵ حالانکہ یہ بشارت کہلم کہلا اور صاف ہمارے ہی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے مگر رجب علی نے ناحق واسطے طمع نفسانی اور پادریون کے خوش کرنے کے واسطے چند دلائل مہمل اور باطلہ سے خواہ نخواہ بے مطلب سیح مصلوبی پر عارضی رنگ کے مانند جمانا چاہا مگر کچھ رنگ نہ جما برعکس اوسکی ندامت اوٹھانی پڑی اکسل اب کے تردید مین جواباً اک کتاب موسومہ نور محمدی فی رد نہایت رشتین جناب فضیلت اکتساب سلطان فن مناظرہ اہل کتاب مولانا محمد مرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد رئیس شہر جالندہر نے تصنیف فرمائی ہے اور اس کتاب کو جس عالم اہل فن مناظرہ نے دیکھا اسکی تعریف فرمائی کتاب مین بہت اس معاملہ مین چھپی ہین مگر جسقدر جناب مرزا صاحب نے اپنے معلومات علمی اور دونون مذہب کے واقفیت کی سبب سے تائید حق پر داد سخن دی ہے اور مخالف کے ہر اک اعتراض بیجا کو توڑ دیا ہے اور آیت مذکور کو عقلی اور نقلی دلائل سے ثبوت کر دکھایا یہ ایسی کتاب لاجواب ہی اس معاملہ مین کم بلکہ نایاب نکلیگی چونکہ چھپا جانا اس کتاب کا ضروریات سے تھا اسلئے مطبع بحر الاسلام واقع بنگلور مین چھپائی گئی ہے اور مصنف صاحب چھاپکر ہمارے مطبع مین رکھدی ہے جلد فی جلد معہ محصول ڈاک ۸ر اسکی قیمت ہے خریدار جو قریب ہو تو اسکو خریدے جاتی ہین پس اپنے ناظرین اخبار کو اسکے خوبی بذریعہ اشتہار مطلع کرتے ہین کہ وہ ہمارے پاس زر قیمت مذکورہ بھیجکر اسکے سیر و مطالعہ سے محظوظ ہون اور اسکے خریدنے مین تاخیر نفرماوین کیونکہ جلدین بکتے جاتی ہین جسکی ہی جلد رہیگی اور صاحبان عالی ہمت سے ہمکو امید واثق ہے کہ وہ چند جلدین خرید کر اپنے غیر بھائی مسلمانون کو مفت تقسیم کرین اور اپنے اپنے علاقے کے غیر بھائے عیسائیون کو بھی مفت دین تاکہ وہ حق و باطل مین امتیاز حاصل کرین اور وہ نبی جسکی بشارت توریت مین آئی ہے اوسکی مشابہت کلی سے آگاہ ہو کر اپنے مذہب باطلہ کو ترک کرین اور مشرف باسلام ہون آمین

اور ہم مالکان اخبار خصوصاً جن جن صاحبون کا اخبار تبادلہ مین ہمارے مطبع مین جلوہ گر ہوتا ہے ان کے عنایات غائبانہ سے امیدوار رہتے ہین کہ وہ براہ مہربانی ہمارے اشتہار کو ایک دو مرتبہ اپنے اخبار نامدار مین طبع فرما کر ممنون کو اپنا اپنا مشکور فرماوینگے۔

المشتہر

محمد شریف - مہتمم اخبار نشو محمدی واقعہ بنگلور۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

جلد ۵ | نمبر ۲۴ | شعبان ۱۳۲۵ھ

بعد اللہ در بحث مذہبے — ظفر یافت ایدنہ بر اہل صلیب

ہر خطبہ بطبع اہل حق و صواب — ہر شمارہ بطرز لاجواب

کرنوا قولا من اللہ مستمر — فی سال سال تا بہ قیامت بگذرد

منشور محمدی

۱ ۲۹ ۶

منشور رسولان ہمہ مختار بخوانم — تا خاتم مہر آمدہ منشور محمد — توریت بلا تورید بخیل بتجیل — گویان صفت و شیر بہ شیر ہمہ محمد

فرمان رسولان سلف سافتہ فرمود — تو قیع خط آیت منشور محمد — توریت بہم در بخیل ہم در انجیل — چون گشت علم رایت منشور محمد

چہ اخبار ماحی تثلیثیان — کز و خوار گردان تثلیث شد — نوشتم من عیسوی این چنین — کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق رکن — منشور محمدی است ضابط — تا بیخ بہ بین و زبر بین — منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصول ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان مبلغ چھ روپیہ چھ آنہ مقرر ہوئی ہے جو خریدار ہونا چاہے اسکا منظور ہووے روپیہ قیمت سے اعانت فرماوے

نوشت و خواند در باب داد و ستد اخبار متعلقہ سنہ ناظم الموسوم بہ محمد شریف سنگ عسکر سنگلور کہ ہے جانب ہم عالیدر قیمت بوسطہ منی آرڈر دیا نوٹ

دفتر ہذا مطبع ہذا میں بلا تاخیر فرمایا کریں معاوضہ بلا تاخیر بھیجدیا جاوے گا اور جو چند روز میں نہیں بھیجا جاوے گا تو اسکا ذمہ دار نہ ہوگا اول وہلہ ہی قیمت سے فرصت فرماوین

مثنوی

ہے حمد و ثنا اوسی کو لایق — قایم ہے اسی کی نور باری — تا حشر ہے حکم اسکا جاری

جو ایک ہے و وجہا نکا خالق — ہر چیز پہ اسکو اختیار ہے — ہو کر سے نہ نور اسکا گل ہو

ہر عیب سے پاک ہے خداوند — بی بی نہین اسکو اور فرزند — گھیرے گا یقین سب جہان کو

صورت مین نہ خلق کے ہو بیدا — عیسی کی نہ شکل سے ہی پیدا

کس مونہ سے ادا کرون ہو سکا اوسکا — ہم پر جو نبی کو اپنے بھیجا

جو جن و بشر کے پیشوا ہین — جو ہر دو سرا کے مقتدا ہین

سرور ہین جو سارے انبیا کے — برتر ہین جو جملہ اصفیا سے

ان سبحان اللہ جنکا منشور — شاہون کو کیا ہے زیر و مقہور

توحید کو کہول کر بتایا — تثلیث کے نقش کو مٹایا

موسی کی ہے جان جس سے ساری — عیسی کی ہے روح کو تسلی

پھر موسویونکو کیا ہے یاد — لب کہول سکینگے کب نصارا

منشور محمدی کے آگے — منسوخ ہوے ہین سب صحیفے

اس نور خدا کی سا منے کب — خشدہ ہو شمس اور کوکب

غزل

بعد اللہ گدا ہو نہین سوا اللہ کو در کا — میری آنکھ ہو نہین کچھ تا نہین دیکھ لوں اسکا

شب معراج کو حضرت تو تا قدم نہ پہنچے — تو یون ہر گز نہ ہوتا بڑا بالا جو ہر فرد کا

جہان حدوث سے ملی خاک اور قدم سے — عیان ہی اونکی پیشانی سے جلوہ مہر انور کا

تراب و ذہنی کی تر بین رحم یا کاتا — جو ہم آتا ہی اونپر شفیر روز محشر کا

جہان کی خوبیان اکٹھی ہین کہل جاہین محمد — نبی کا نقش پا گویا ہی آئینہ سکندر کا

ملی مجھکو سعادت سے سعادہ رکھت — وہابی مین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

رولایا تم نے عصیانی کیا اپنا گنہگار — پہلا یہ آپ دو جہان مین دیدہ تر کا

تیری دندان گر تشبیہ ہو تا ہم سے ممکن — بدین رونق ہو تا کارخانہ آب گوہر کا

کیا مبعوث خالق نے مجھے احمد امت مین — نہ کیونکر دم بھرون مین اپنے خوبی مقدر کا

خدا نے معجزہ تم کو دیا احمد کا قرآن کو — یہ حاوی مرتبہ کہی ہو ا ہی کس پیمبر کا

تبدل ہووے نہ ہووے اخبار ہذا کا آخیر ہونا اسکے خریدار کو ہر چند اطلاع نہ ہووے گا۔ اگر ہووے تو اسکے خریدار ہونے سے انکار نہ ہوگا

اشتہار انعام ۵۰۰

از طرف جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکول ماسٹر جو صاحب کہ اخبار منشور محمدی کی دس پرچے بکوا دینگی اور نیز روپیہ پیشگی جواب صحیح بخدمت جناب محمد شریف صاحب منتظم اخبار منشور محمدی بنگلور بھیجوا دینگی ان کی خدمت مین نہایت خوشی سے ۵۰۰ روپیہ بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر کے یہ بندہ اپنے جیب خاص سے روانہ کریگا

المشتہر

شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر

رسالہ نمبر ۷ گوالیار۔　　وکیل منشور محمدی بنگلور

بقیہ ثلثۃ الکتب کی بے خبری کا بیان

کہ اگر صاحب ثلثۃ الکتب ان کتب کی مطالب سے جاہل اور بے خبر ہوتی تو اس رسالہ کو ہرگز نہ لکھتے لہذا اب ہم کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کی بحث پر اس رسالہ کو ختم کردیوین اور اس امر کو کسیقدر ظاہر کردیوین کہ اصل اصول مذہب عیسائی اور اسلام مین جیسا اتفاق اور ائتلاف ہے ویسا شاید روئے زمین پر اور کسی دو مذہب مین نہین ہے چنانچہ عیسائیون کو خصوصًا اونکے امام المتکلمین پادری فنڈر صاحب کو اسکا اقرار رہے دیکھو میزان الحق باب ۳ فصل ۱ صفحہ ۲۶۱ مین ۱۴ جو کوئی طرفداری کو برکنار رکھکر قرآن کو مطالعہ کریگا وہ قبول کریگا کہ قرآن اتنی باتون مین خدا کو حق حق اور راست راست بیان کرتا ہے خدا کی صفات کی باب مین روح کی ابدی مین حشر اجساد مین انشقاق قمر مین جزر اسرائیل مین اسکے سوا چند احکام ہی ایسے ہین جو توراۃ انجیل سے موافق ہین جیسے بت پرستی شرک تصویر کشی چوری زنا خون ناحق دروغ گوئی کی ممانعت خدا کی محبت ہمسایہ برادر پر احسان غریب فقیر پر رحم کی تاکید انتہی ملخصًا پھر صفحہ ۲۶۶ سے ۲۶۹ تک لکھا ہے کہ حضرت کا قصہ حضرت موسی موسی اور فرعون کا حال اور حضرت یوسف کا قصہ اور حضرت مریم کا قصہ یہ سب توراۃ انجیل سے لیا گیا اور آدم کی پیدائش اور فرشتون کا سجدہ کرنا اور شیطان کی برگشتگی اور آدم کا بہشت سے اخراج اور ابراہیم اور داؤد اور سلیمان کے حالات کہ ابراہیم نے اپنے باپ کے بتون کو توڑ ڈالا اور اسکی قوم نے اوسے آگ مین ڈالدینے کا قصد کیا اور پہاڑون پر پرند جانورون نے داؤد کے ساتھ حمد و ثنا کی اور سلیمان کے حکم مین ہوا اور بہشت کی کیفیت وجن وغیرہ اور فرشتون کا ذکر اور سوال قبر اور جہنم کی سات درجے اور اعراف کی خبر اور ہاتھ پاؤن کی گواہی اور غسل اور طہارت اور یتیم کا حکم اور روزی مین غیط النفس اور خیط اسود کا امتیاز اور نماز وغیرہ کی قاعدے یہ سب یہودیون کے حدیثون اور توراۃ سے لیا گیا ہے جیسا کہ یہود کے کتب حدیث طالبوت اور گمرا و مخار و میدراس وغیرہ مین مندرج ہے اور یہ باتین کہ مسیح نے مہد مین باتین کین اور طفولیت مین معجزہ ظاہر ہوے اور اصحاب کہف کی قصے عیسائیون کے احادیث یعنے انجیل طفولیت اور کتاب مسمی بغذیم سے لیا گیا ہے اور میزان اور بلیعام کی باتین قدیم مجوسیون کی حکایتون سے اخذ کی گئی ہین

جیسا کہ حیدیانی ایک تاریخ مجوس سے ظاہر ہے پھر کعبہ
کے احوال کا کم وکیف اور حج کے آداب یہ سب عرب
کے عادت سے لیا گیا ہے اور ایسا ہی اور بھی
باتین ہین جو تورات وانجیل اور یہود ونصارا
کی احادیث اور آثار سے لی گئی ہین انتہی کلامہ
راقم کہتا ہے کہ اخذ کرنا حضرت ختم المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم کا بسبب امی ہونے اور دیگر وجوہ عدیدہ
کے باتفاق مسلمانان ومحققین نصاری مثل
دیون پورٹ صاحب وگاڈفری ہیکس صاحب وکارلائل
صاحب وسیل صاحب وغیرہ کے باطل ہے لہذا امی ہونے
بلا اخذ کیسے مطابقت کلام اللہ اور احادیث کی
ظاہر ہونا مقام تعجب ہے اور دلیل اوسکی حقیت اور
حقانیت کی ہی لیکن چونکہ نصارا کو مخالفت کا لیخ
کا بڑا شوق ہے بلکہ گویا اونکا ایک جبلی مرض ہے
لہذا اخذر صاحب نے چند مخالفین ہی فکہدی ہین
ازانجملہ ایک یہ کہ نوح اپنی قوم مین ساڈھی نو برس
رہے تب طوفان آیا راقم کہتا ہے کہ نہین جانتا
بڑھاپا مطلق کا ہے اور خاص وسط منصب کے نہین
بلکہ واسطے عطف اور تفسیر کے ہی مخالفت تورات
سے کچھ نہین ہے پھر لکھتا ہے کہ قرآن سے پایا
جاتا ہے کہ نوح کا ایک بیٹا ڈوبا حالانکہ تورات
سے ثابت ہے کہ سب کشتی مین تھے راقم کہتا ہے
کہ تورات سے اتنا ہی پایا جاتا ہے کہ سام حام یافث
کشتی مین تھے سو اسکی سب مفسرین اسلام قائل
ہین باقی یہ نہین لکھتا ہے کہ نوح کے بیٹے پوتے
پروتی کشتی مین تھے اور پوتی پڑوتی کو بیٹا کہنا بلکہ نانی
بیٹے بہانجی کو بھی بیٹا کہنے کا مشہور محاورہ ہے اور یہ
بیٹے کے نسبت خود مفسرین اسلام کو اختلاف ہے مجاہد اور
حسن کا قول ہے ایک خنثہ کا بیٹا تھا غیر نوح سے پر نوح
کو معلوم نہ تھا اسوسطے خدا نے فرمایا۔ مالیس بہ علم
الک۔ یعنے نہ مانگ مجھ جسکا تمکو علم نہین اور امام باقر
کا قول ہے کہ نوح کے بی بی کا بیٹا تو تھا لیکن نوح سے
صلبی نہ تھا پس اسکو ہی ناحق مخالفانہ نقل کیا کچھ
تورات کے خلاف نہوا پھر لکھتا ہے کہ بقدر ہمت بروہم
بہا یعنے زلیخا نے یوسف کی فکر کی اور یوسف نے زلیخا کی
حالانکہ تورات سے ظاہر ہے کہ یوسف نے بڑی فکر کو
دل مین ہی جگہ ہندی راقم کہتا ہے کہ یہ ہی ناحق نقل
کیا ہے کیونکہ بعض مفسرین کے نزدیک لولا ان
را برہان ربہ سے متعلق ہے یعنے دلیل اگر اپنی خدا
کی نہ دیکھتے تو فکر کرتی لیکن دلیل دیکھنے بس بڑی
فکر ہی کہنے تباؤ اب مخالفت کہان رہی پھر لکھتا ہے
کہ قرآن سے پایا جاتا ہے کہ فرعون کی عورت نے موسی
کو پالا اور فرزند بنایا اور تورات مین ہے کہ فرعون کے
بیٹے نے پالا راقم کہتا ہے یہ بھی کچھ نہین کیونکہ جب
قرآن مین فالتقطہ آل فرعون موجود ہے تو کچھ ہی
مخالفت نہین ہے جیسا کہ اہل تطبیق پر روشن ہے
پھر لکھتے ہین کہ قرآن مین ہے کہ عیسی درخت خرما کے
تلے پیدا ہوا حالانکہ لوقا کی انجیل مین شہر بیت
الحم مریم کی میکی مین اصطبل کے درمیان عیسی کی پیدائش
لکھی ہے راقم کہتا ہے کہ تفسیر ابن عباس مین وادی

بیت لحم خود وجود ہے اور پیدایش بیت اللحم مین ہونا تفسیر
معلم بلکہ جملہ تفاسیر مین لکھا ہے اور لوقا کی باب ۲ کی
آیت ۴ مین یہ لکھتا ہے کہ شہر ناصرہ سے بیت اللحم کو جانے
ہوسے پیدایش ہوئی چنانچہ عیسی علیہ السلام کو سکڑے
مین لپیٹ کر چرنی مین رکھہ دیا اسلئے ان کو سرائے مین
جگہہ نملی پس تاویل یون ہوسکتی ہے کہ پیدایش
میدان مین کھجور کے درخت تلے ہوی اور شہر مین
جاکر جب سرائے مین ٹھہرنے کو جگہہ نملی تو کسی اصطبل مین
اوترے اور چرنی مین عیسی کو رکھا پس مخالفت کچھ
نہ ہوی خلاصہ یہ مخالفین نکالنا عیسائیونکا اور سہو
بشری ثابت کرنا حضرت ختم المرسلین کا بیفائدہ
ہے کیونکہ تورات خود اپنے ساتھ اور انجیل کے ساتھ
اور ایسا ہی اناجیل اربعہ باوجود ہا اور تورات کی
ساتھ مخالفات کثیر اور اختلاف معنوی رکھتی ہین
اور قرآن نے بموجب آیہ ان ہذا القران یقص علی
بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یختلفون کے یعنے یہ
قرآن بنی اسرائیل سے اکثر اونکی اختلافی باتین
بیان کردیتا ہے عمدًا و قصدًا بلا لحاظ موافقت
و مخالفت کی اصل حقیقت کھولدی ہے واسطے دریافت
اختلاف بیبل کی دیکھو اعجاز عیسوی مقصد اول فصل
۳ جسمین نسخات تورات عبرانی و سامری و یونانی
کا فرق بتاتا گیا ہے و نیز دیکھو فصل تورات
کے غلط روایتون کی بیان مین اور مقصد تیسری
کے فصل ۳ انجیل نویسونکی سہو اور وہم اور
غلطی اور اختلاف کی بیان مین اور لوقا حواری نہین

ہے بلکہ اوسکو بارہ حواریون کی نام بھی ٹھیک معلوم
نہین کہ خلاف تھے اور مرقس کے بارہوین کا نام یہوداہ
برادر یعقوب بتاتا ہے خلاصہ ایسے کتابونکی مخالفت
سے قرآن بیشک کو جو وحی آسمانی ہے کچھ ضرر پہونچ
نہین سکتا۔ پھر پادری صاحب لکھتے ہین ہاتھ باوجودیکہ
قرآن مین ایسے باتین بھی ہین جو سچے اور تورات
انجیل سے نکالی ہوی ہین پھر بھی قرآن کی تعلیم
انجیل کے اکثر تعلیمات سے ضد و برخلاف ہے اور یہی
بڑی دلیل ہے کہ قرآن خدا کا کلام نہین تہا پھر انہہ
مخالفین علی درجہ کے بزعم خود پادری صاحب نے لکھی ہے
بدین تفصیل پہلے مسیح الوہیت سے انکار دوسرے
مسیح موت و کفارہ سے انکار تیسرے شفاعت سے انکار
چوتھے مسئلہ تثلیث سے انکار پانچوین انجیل کے
منسوخی کا دعوی چھٹے اعمال سے نجات کا دعوی
ساتوین دشمنون پر سختی اور جہاد کا حکم آٹھوین
بہشت مین پناہ ساوی کہانی پینے کا بیان انتہی
ملخصًا اور صفحہ ۲۶۹ و ۲۷۰ میزان الحق لب
راقم سمجھدار ان کہتا ہے کہ یہ بھی مخالفین کچھ اصل
حقیقت نہین رکھتے دو وجہ سے پہلی وجہ یہ ہے کہ عہد
عتیق یعنے تورات زبور نبیون کے صحیفے آنحضرت
باب مین انجیل کے خلاف ہین اگر الوہیت مسیح کے
یہود کو کتب انبیاء سابقین سے ثابت ہوتے تو وہ قصہ
جانگاہ صلیب کے نوبت ہرگز نہ آتی اور اگر الوہیت
مسیح کی انجیل سے نکلی ہوتی تو پہلی صدی مین
عیسائی لوگ جو اہنونیہ کہلاتے تھے اور دیگر فرقہ کثیر

عیسائیون کی الوہیت سے منکر قرآن کے ہوتے ۔ باقی آیندہ ۔

بقیہ میزان النبوت

قولہ (حقیقی عرفان) دوسری یہ بات ضرور ہے کہ وہ معتبر گواہ اپنی آنکھون کا دیکھا بیان کرین انتہی ۔

اقول دیکھنا تو بجائے خود رہا اس لوکا کی شاگردی تو ہی حواریون تک نہین پہونچی تا ان گواہی کو کوئی آیت اناجیل کی جسمین لوکا کی شاگردی حواریون تک پہونچتی ہے تو معلوم ہو برادر مہربانی اوس باب اور آیت کا بتا اور نشان دین پہلا جبکہ لوکا کی شاگردی اناجیل سے ثابت نہین ہوتی تو دیکھنے کا کیا ذکر ہے کیونکہ دعوی بلا دلیل قابل سماعت نہین ہوسکتا جب دوسری شرط کی کیفیت بخوبی معلوم ہوگئی تو اب تیسری شرط کی حقیقت سن لیجو ۔

قولہ تیسری یہ بات ہے کہ وہ معجزات جو معتبر شخصون کی معائنہ سے بیان ہون اونکا اشتہار اسوقت مین ہو کہ ہو جسوقت کہ ان واقعات کے دیکھنے والی بہت لوگ عام خاص سے موجود ہون انتہی ۔

اقول اس شرط کو ہم دو حصون پر منقسم کرتے ہین ۔

حصہ اول وہ جو پانی پتی نے کہا ہے تیسری یہ بات ہے کہ وہ معجزات جو معتبر شخصون کے معائنہ سے بیان ہون

حصہ دوم انکا اشتہار اسوقت مین ہوا ہو جسوقت کہ ان واقعات کے دیکھنے والی بہت لوگ عام خاص سے موجود ہون ۔

جواب حصہ اول ناظرین رسالہ ہذا پر روشن ہوگیا کہ حواریون کے معجزات کا گواہ صرف ایک ہی لوکا ہے اور پانی پتی نے لفظ جمع یعنے شخصون کا کہا ہے اور لوکا صرف شخص واحد ہے اسلئے گواہی لوکا کی جب قرار پانی پتی کے درست نہین ہے دوسرے پانی پتی نے کہا ہے کہ معتبر شخصون کے معائنہ سے بیان ہون سو یہ بھی سراسر غلط ہے کیونکہ لوقا شخص معتبر نہین ہے چنانچہ ہم شرط اول مین غیر معتبری اوسکی ظاہر کرچکے ہین اسجگہ پھر سنئے مسلمین عیسائیون کی اک اور بھی غلطی لوکا صاحب کی بیان کرتے ہین ۔ تاکہ عیسائی لوگون کی خاطر خواہ تسلی ہوجاوے اور مقام شک اور اعتراض باقی نرہے دیکھو انجیل متی باب ۲ آیت ۴ اور مرقس باب ۵ آیت ۳ مین یون کہا ہے کہ بروقت صلیب مسیح علیہ السلام کے دو لٹیرے جو داہنے اور باہین طرف صلیب کے چڑہائی ہے آپ کو برا بھلا کہتے اور بے ادبی کرتے تھے اور خلاف ان دونون انجیلون کی لوکا اپنی انجیل کے باب ۲۳ آیت ۳۹ مین صرف اک چور کی بے ادبی کرنی اور دوسرے کی فرمان برداری کرنی بیان کرتا ہے اگر اب دونون انجیلون کے قول کو راست قرار دین تو لوکا صاحب جھوٹی ٹہرتی ہین اور اگر بالعرض لوقا کو سچا قرار دین تو دونون اناجیل جھوٹے ٹہرتی ہین سو بموجب تحریر پانی پتی کے ضرور لوقا ہی جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اکثر جمہور کی تحقیق کے خلاف نقل کرتا ہے دیکھو ہدایت المسلمین کے صفحہ ۵۴ سطر ۱۲ مین صاف لکھا ہے کہ اک شخص فرد واحد جمہور کی تحقیقات کو رد نہین کرسکتا ۔ پہلا جبکہ لوکا صاحب کا سراسر خلاف جمہور کے نقل کرنا بخوبی ثابت ہوگیا تو اب اوسکی غیر

غیر معتبری ہین کیا کلام ہے۔ جواب حصہ دوم وہ
جو لکھا ہے کہ انکا اشتہار اسوقت ہین ہوا ہو جسوقت
کہ ان واقعات کے دیکھنے والے بہت لوگ خاص و عام سے
موجود ہون جواب یہ کہا ہے کہ جسوقت کوئی شخص
معجزہ یا کرامت کرتا ہے تو اوسوقت ہین لوگ دو قسم کے
ہوتے ہین ایک تو صاحب معجزات کے تابعدار دوسرے
اسکے مخالف سو حواریون کے تابعدارون ہین سے سوائے
لوقا کے کسی شخص کی گواہی حواریون کی معجزات
پر ثابت نہین ہوتی اگر عیسائی کو معلوم ہو تو برکہ مہربانی
اوس شخص کا پتا اور نشان دین اور اسکتاب کا
پتا دین جو سوائے اعمال کے ہو سو لوکا کی گواہی سبب
خلاف گوئی کے درست نہین دوسرے وہ لوگ
جو صاحب معجزات کے خلاف ہوتے ہین سو وہ حواریون
کے قتل کے فکر مین بروقت رہتی تھی جیسے یہودی
چنانچہ ابتک حواریون کو اچھی آدمی خیال نہین کرتے
بھلا پھر وہ حواریون کی معجزات پر گواہ کیونکر ہونگے
جب وہ گواہ نہین تو بروقت معجزون کا اشتہار
کس طرح ہو گیا۔ اور دوسری یہ بات ہے کہ حواریون
کے معجزات صرف کتاب اعمال مین لکھی ہین سو یہ
کتاب لوقا نے ۶۰ع مین تصنیف کی ہے تو اسبات
سے بھی بخوبی ظاہر ہو گیا کہ بروقت معجزات حواریون
کے ہرگز شہرت نہین ہوئی الغرض یہان تک عماد
الدین کی تیسری شرط کا خلاصہ ظاہر ہو گیا باقی رہی

تتمہ گفتگوئے پادری ہنڈیل صاحب و
مولوی محمد عبد المجید صاحب دہلوی

پھر عموس باب ۷ ورس ۱۶ اب خداوند کا کلام سن عمیر
یونس ۱ باب اور خداوند کا کلام یونس بن متی کو پہونچا اسی
طرح میکہ باب ۱ و متیا باب ۱ و ذکریاہ ۱ و زیور ۳۳ باب
۶ ورس قتل علی ذالک جہان کہین یہ لفظ ہیل ہین
آیا ہے اسکی معنی بات یا حکم کے ہین نہ ذات خدا کو تو ہم
ثانی کے اور عہد جدید سے بھی چند شہادت بیان کرتا ہون سنو
خدا کا کلام جنگل مین زکریا کی بیٹے یحییٰ پر اترا۔ (لوقا
۳-۲) ایسا ہوا کہ لوگ خدا کا کلام سننے کو اسپر
یعنے مسیح پر گرے پڑتے تھے (لوقا ۵-۱) اور میرے
بھائی وے ہین جو خدا کا کلام سنتے ہین اور اسپر
عمل کرتے ہین (لوقا ۸-۱) اور یوحنا کو اور
یسوع کے کلام پر ایمان لائے (یوحنا ۲-۲۲) اگر
کوئی میرے کلام کو حفظ کرے وہ موت کو ابتک
نہ دیکھیگا (یوحنا ۸-۵۱) اور وہ جب دعا مانگ چکے
(حواری) تو وہ مکان جہان وہ جمع تھے لرزا اور
سب روح القدس سے بھر گئی اور خدا کا کلام دلیری
سے سنانے لگے (اعمال ۴-۳۱) پس عہد جدید مین
جہان کہین یہ لفظ یعنے کلمہ وارد ہوا ہے یعنے بات
یا حکم دیتا ہے نہ ذات خدا کی اب رہی وہ بات
کہ باب اول انجیل یوحنا مین کلام کو خدا کہا اسکی
کیا معنے ہین اگرچہ ہم پر ضرور نہین کہ ہم اسکے معنے
بتاوین لیکن تبرعاً اپنے طرف سے ہم بیان کردیتے
ہین اور اسکا سمجھنا موقوف ہے ایک مقدمے کے
سمجھنے پر اور وہ یہ ہے کہ صفات باری دو طرح پر
ہین ایک حقیقی جیسے علم و قدرت حقیقی و وحدانیت وغیرہ

دوسرے اضافی جیسے کہ پیدا کرنا اور روزی رسانی
ویغرہ اور یہ دوسرے صفات بندوں کے ساتھ متعلق
ہین یعنے جب مخلوق ہوتی ہے تو انکا ظہور ہوتا ہی
اسلئے انکو اضافی کہتے ہین لیکن یہ صفات ہر دو
قدیم ہین کوئی حادث نہین یعنے قبل از پیدا کرنے
مخلوقات کے بھی خداوند لایزال ہین یہ صفات
موجود تہین پس سب سمجھنا چاہئے کہ جو صفات
اضافیہ سے سب سے پہلے خلقت سے متعلق ہو اور
وہ کلام ہے اور اسی معنے پر یوحنا حواری نے بیان
فرمایا ہے کہ ابتدا مین کلام تھا دوسرے جملہ کہ
کلام خدا کے ساتھ تہا اوسکے معنے یہ ہین کہ جو کلام
خدائی کی صفت قدیم ہی وہ اوسکے ساتھ تھا اور
تیسرا جملہ کہ وہ کلام خدا تھا اسکے معنے بھی پہلے اک
مطلب کے سمجھ لینے پر موقوف ہین اور وہ مطلب یہ
ہے کہ یوحنا حواری کی یہ عادت ہے کہ وہ صفت کو بقدر
غلبہ دیتے ہین کہ اوسپر عین کا اطلاق ہوجاتا ہے چنانچہ
وہ اپنے خط مین لکھتے ہین ہم محبت کرین کہ محبت
خدا ہے پس کوئی عیسائی محبت کو ذات خدا کے
نہین کہتا ہے پس اصطلاح یوحنا کی موافق یہان
ہے کلام کے بھی معنے ہوئے کہ مجازاً کلام کو خدا کہا
گیا ورنہ خدا نہ کلام ہے نہ محبت بلکہ یہ دونون اسکے
وصف ہین اب روح کا بیان سنئے یہ لفظ روح
کا ساتھ اضافت ضمیر غائب کے جو خدا تعالی کی طرف
راجع ہے جہان واقع ہوتا ہے۔ باقی آیندہ

اس زمانہ پر آشوب مین جبکہ لوگون کی توجہ دینی
کا دن بدن طرف کم ہوگی ہے ایسے شخصون کا ہونا
نہایت غنیمت سمجھا جاتا ہے جو ترقی دین اسلام مین
ہر وقت کوشش کرتے ہین خدا اونکو اجر عظیم عنایت
فرمائے علمائے نصاری بذریعہ تحریر و تقریر کے اپنے دین
کے پھیلانے مین کسقدر سرگرم پائی جاتی ہین ہر روز
مشن اور مدرسے قائم ہوتے ہین جہان پر انجیل کی
تعلیم دی جاتی ہے اور ہر ایک طرح کی ترغیب مثل نوکری
ویغرہ کے تو عیسائی کو دیتے ہین افسوس ہے کہ مسلمانون
مین بسبب نااتفاقی کے کوئی عمدہ ذریعہ اپنی مذہب
کی ترویج اور ترقی کا نہین رہا اگر کوئی شخص مثل
مولوی رنگین خان صاحب بریلوی کے اپنا کام چھوڑ کر عیسائیون
سے برسرمقابلہ ہوتا ہے تو پھر اوسکی خبر نہین لیتا۔
کہ آخر کار یہ شخص کیا کہا دیگا اور کیا پھیلائیگا۔ پادریون
کو دیکھو کہ ان کی سامان کیسے کیسے عمدہ ہوتے ہین۔
کونہیان اور رستہ اور ہر ایک قسم کی چیز مہیا پھر
اگر وہ کسی عیسائی کو مسلمان کرے تو ایک تو
خود ہے کوئی سامان نہین رکھتا ہے اب اوس
نومسلم کو پرورش کون کرے رہا دوسرا طریقہ
وہ مقابلہ تحریری ہے اور سچ یہ ہے کہ با این ہمہ ناداری
و افلاس ترجمہ مسلمانون نے ایسے ایسے کتابین رد نصاری
مین چھاپین کہ اوسکا جواب انگریز بڑے بڑے پادریون
سے نہین دیا گیا حالانکہ کئی سو روپیے سے انعام کا وعدہ
دیا گیا کہ جواب لاؤ نہین مگر جواب ہے بر نخاست۔
خصوصاً تصنیفات جناب حامی دین اسلام امام فن

مناظرہ اہلکتاب سید ناصر الدین ابو المنصور صاحب اور
اونکے خلف الرشید فضیلت ولیاقت دستگاہ جناب مولوی
نصرت علی صاحب مالک نصرت الاخبار دہر دخشان و نصرت
الاسلام کے نہایت قدر کے قابل ہین بلکہ اگر حق بات
پوچھو تو ہندوستان مین رد نصاری کا جو چاہنے
صاحبون کے دم سے رونق پذیر ہوا الحمد للہ کہ کتاب
مسمّی بہ معیار مولوی نصرت علی صاحب نے تصنیف
کی ہے جسکا ترجمہ فارسی عربی مین ہوگیا اور جسکو
انگریزی مین اسکے مترجم نے ترجمہ کیا ہے واسطے
نشر و اشاعت کے موجود ہین یہ پہلا ہی مرتبہ ہے کہ ردّ نصاری
مین انگریزی مین کوئی کتاب چھپی ہو اور اگر باہمت
مسلمانون نے جناب مولوی صاحب مرحوم کو کافی
امداد پہونچائی تو قلیل عرصہ مین بہت سے کتابون کا ترجمہ
انگریزی مین ہوکر تمام ممالک یورپ مین شایع کیا
جاویگا جو صاحب اسکی کتاب کی امداد کرین یا خریدنا
چاہین اونکو چاہیے کہ اپنے سے خط روانہ فرماوین
مقام دہلی مطبع نصرت المطابع بخدمت منشی سید
نصرت علیصاحب مالک نصرت الاخبار دہلی مشارکہ
راقم شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر رسالہ نمبر
وکیل منشور محمدی بنگلور۔

مخدوم و مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب سلامت
بعد سلام کے عرض ہے کہ اشتہار آپکو آپ اپنے
اخبار مین چھاپ دیجئے بندہ نہایت ممنون ہوگا

اشتہار ریاض الاسلام

مجھکو عرصہ سے شوق تھا کہ کوئی ایسا اخبار جاری ہووے
کہ جسمین بحث مذہبی اردو اور انگریزی دونون
مین ہووے مگر کوئی صورت اتنگ نہ نکلی مجبور کہ یہ
کام مین نے اپنے ذمہ لیا اور انشاء اللہ جوری
شعبان ۹۶ھ سے یہ اخبار عشرہ وار جاری ہوا کریگا
مضامین مندرجہ ذیل ہونگے۔ اور کم سے کم
درخواست آنی پر یہ اخبار جاری کر دیا جاویگا۔

۱۔ ردّ نصاریٰ

۲۔ عمدہ مضامین بابت تہذیب اخلاق مسلمانان

۳۔ انجمن ہای سلامیہ و مدارس اسلامیہ واقعہ ہندوستان
کے کارروائیون کا حال۔

۴۔ ایسے کتابون کا انگریزی سے اردو مین ترجمہ
وقتاً فوقتاً ہوکر یگا جس سے کوئی فائدہ مسلمانون
کو حاصل ہو۔

۵۔ عمدہ اور تازہ خبرین فقط ان ملکون کے جہان
مسلمان حکمران ہین۔

جو صاحب خریدار ہون انکو چاہیے کہ اپنی درخواست
معہ پتہ کے بنام احقر کے بھیجین۔ فقط۔

شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر
رسالہ نمبر ۷ گوالیار۔

وکیل روس کا کابل مین داخل ہونا

ہمارے اک ہمعصر لاہور سے تحریر کرتے ہین کہ یہان گرم
خبر ہے کہ ناصر جان نامی وکیل شہنشاہ روس کا
معہ بارہ ہمراہیون کے داخل کابل ہوا اور وہ
اپنے ساتھ اک فرمان شاہ زرکار رکھتا ہے جسکا

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ امیر محمد یعقوب خان والئی افغانستان کو شہنشاہ روس کا سلام پہونچے اور اسکے بعد مرقومۃ الذیل ذہن نشین رہے کہ تمہارے باپ امیر شیر علیخان اور امیر دوست محمد خان تمہارے دادا نے ہم سے بندوبست کیا تھا کہ ملک افغانستان میں انگریزوں کا دخل ہونے دینگے برخلاف اسکے تم سرکار انگلشیہ سے محبت و اتحاد پیدا کرکے اپنا ملک انکے زیر اختیار دیدیا یہ کام اچھا نہیں کیا اگر تم اپنے باپ دادا کے عہد شکنی کروگے تو تمہارے حق میں سخت برا ہوگا۔ تمہاری بہتری اسمیں ہے کہ تم انگریزوں سے منحرف ہوکر ہماری اطاعت اختیار کرو ورنہ دوسری صورت دیگر جواب سے مطلع کرو امیر صاحب کے وکیل مذکور سے بخاطر ملاقات کی اور امیر الدولہ خان کے حویلی میں اوتارا پانچ روپیہ روزینہ خرچ کا مقرر فرمایا کہ جب بمبئی کا وکنا ڈی صاحب تشریف لاوینگے تب جواب صواب دیدینگے تمہارا جواب دیا جاویگا دیکھا چاہیے کہ امیر صاحب کے جانب سے کیا جواب دیا جاتا ہے۔

مصر القاہرہ

بموجب تحریر ذیل سلطنت مصر میں وزرائے تازہ کی بحالی ہوی اور نوبار پاشا کو حکم شدید پہونچا ہے کہ احاطۂ مصر سے باہر ہوجاوین۔ اور وزرائے تازہ کے اسمایہ ہین +

منسٹر پاشا وزیر نافعہ اسماعیل ایوب پاشا وزیر مالیہ بدری پاشا وزیر معارف عثمان غالب پاشا وزیر جنگ مراد پاشا وزیر عدالت اور وزیر اعظم شریف پاشا ہوے اور اس ضابطہ انکو دیے اس غرض سے کہ حکومت مصر کے امورات میں تنقیح کرین اور واسطے انتظام احسن کے چھوٹی چھوٹی انجمنین مقرر کرین اور ایسی صلاح دین کہ کسیوقت حکومت مصر مورد انگشت نما ہو اور اسماعیل پاشا اگرچیکہ اب مصر میں موجود نہین اور حکومت مصر سے علحدگی اختیار کیے ہین مگر سلطنت مصر کے انتظام اور اسکی درستگی کے جانب دل سے متوجہ ہین چنانچہ اخراجات ضروریہ کی سر براہی کے لئے سلطنت مصر سے پچاس ہزار لیرہ جو مقرر ہوے اس میں معزول نقط نصف پر قناعت کیا اور باقی نصف کو خزانہ میں چھوڑ دیا۔

محمود ندیم پاشا

اخبار نامہ تائمز لندن اک کر نکل میں اپنے تحریر کرتا ہے کہ حضور سلطان روم کو اپنے ہنوز صاحب عفت و عصمت امانت و دیانت شعار وزرا میسر نہین ہوے جو بالضرور محمود ندیم پاشا طلب کرے ممکن نہین ہے کہ دولت علیہ اس تبدیل و تغیر سے آثار ترقی مملکت و انتظام سلطنت اپنے ممالک میں دیکھین سفیر دولت علیہ لارڈ سالسبری وزیر خارجیہ انگلنڈ کی خاطر جمعی کے واسطے اطمینان دیا ہے کہ حضور

سلطان روانہ جناب خیر الدین پاشا پر اعتماد کلی رکھتے ہین اور خیال ہے لندن جو دوبارہ استعفا دیکر تبدیل وزارت کیا کرتے ہین سو دروغ ہے اگرچہ محمود ندیم پاشا صدر اعظم سابق وارد قسطنطنیہ ہوے مگر وہ کسنے نام پر صدر اعظمی کا منصب سرکار سلطانی سے ہنوز مرحمت نہین ہوا اور دولت انگلنڈ کو انکا اس خدمت پر تقرر ہونا ناگوار ہے اس غرض سے کہ ہمیشہ وہ روسیون کی بہت کچھ سازش پر عمل کیا کرتا تھا اور ہمیشہ دولت انگلنڈ کا مخالف رہا مسٹر بیارڈ سفیر انگریزی مقیمہ ترکی اوسکے وارد ہونے کو بالکل ناخوشی ظہور کرتے ہین۔

مصر

سفیر انگریزی اور سفیر فرنچ مقیم قسطنطنیہ نے بابعالی سے یہ دعوی کیا ہے کہ پرنس توفیق کو مصر کی حکومت پر مسلط کرنے کے درباب ایک منشور سلطانی نافذ ہوا اور اسمین پرنس صدر کے حقوق بحیثیت خدیو مصر شامل ہین اور غیر سلطنتون سے خود مختاری کے ساتھ عہد و پیمان کرنیکا استحقاق جو ۱۸۷۳ سے فرمان کے رو سے خدیو معزول کو عنایت ہوا تھا لیکن اب وہ منسوخ ہوگیا۔ خدیو جدید کو ہی دیا جاوے۔

اک مراسلہ لوئس نے یہ تحریر کیا ہے کہ یوروپین اور دیسی لوگ بحیثیت ورزا مقرر کرنے کے درباب پیہم تجویز ہوئی ہے لیکن اس تجویز سے کیا یوروپین کیا اہل مصر ناراض ہین مگر خدیو مصر اور ان کے ورزا اور یوروپین صاحبون کی یہ خواہش و آرزو ہے کہ صیغہ مالگذاری کا بندوبست بہ آئین شایستہ کیا جاوے اور آمد و خرچ پر معقول اور مناسب ضبط و نسق رہے۔

احتمال مہم جدید

دہلی گزٹ انگریزی لکھتا ہے کہ ہوم کے کاغذ مین اک کارسپانڈنٹ کی جنکو مسٹ آفریقہ سے لکھی ہوی یون مندرج ہے کہ انگریزی سلطنت سے لڑائی کے ہونے کی امید پہچان کے طرف کنارہ آفریقہ کے پائی جاتی ہے کیونکہ درمیان حاکمون اور مردار حبشیون و سکار سیکو دریا کے بڑا جھگڑا ہو رہا ہے۔

خدیو مصر کا عزل

اختر روم مین لکھا ہے کہ سر رشید نقوف وزیر صیغہ مالگذاری سلطنت انگلستان نے مجلس مبعوثان یعنے جلسہ ہوز آف لارڈس مین اس طرح پر بیان کیا کہ جناب خدیو سابق اسماعیل پاشا کے عزل و برخواست کے درباب فی الحقیقت سلطنت ہائے یوروپ کے جانب سے کسی طرح کی کچھ سخت گیری اور اصرار نہین ہوا مگر واقعہ مین معزولیت خدیو مشار الیہ کی بموجب رائے و صلاح و ارادہ دولت علیہ عثمانیہ کے ظہور مین آئی فقط +

سرزمین روس کو مسلمانون

کا خالی کرنا۔

صاحب مختصر روم مروی ہین کہ اخبار ناصحات تقلیس یکزبان ہوکر یہ بیان کرتے ہین کہ تمامی اہل اسلام ممالک بارہ سرزمین روس سے جانب بعض روم اور دیار بکر کے ایکان ہجرت کر رہے ہین چنانچہ تخمیناً ۳ لاکھ اشخاص ہین ممالک عثمانیہ مین آئے ہین۔

صاحب موصوف تحریر فرماتی ہین کہ یہ نقل اوس تلیگراف کی ہے کہ جناب اسماعیل پاشا خدیو سابق مصر قاہرہ کی طرف سے باین ہمایون ملوکانہ مین پہونچی ہے۔

خاکپائے اعلیٰ حضرت شہنشاہی مین عریضہ عبودیت علائیہ اس بندہ کا یہ ہے۔

امور حکومت مصر قاہرہ سے کنارہ جوئی کرنے کے لئے مقام سامی صدارت عظمیٰ سے تلیگراف نامہ یہ لیا گیا کہ ارادہ سنیہ ملوکانہ بھی اسباب مین شامل تھا چونکہ اس بندہ کو ہر حالی مین اور تمام امورات ومعاملات مین بجز خیر خواہی دارنقضائے حضرت ولی النعمی کے دوسرے کچھ آرزو اور امنیت نہین تھی اور فرمان برداری واطاعت ادارہ سنیہ کی اس بندہ کو جملہ واجبات سے ہے لہذا مصر کی حکومت کو بندہ نے اپنے فرزند مسمی جناب محمد توفیق پاشا کے ہاتھ مین دیدیا ہے اور یہ بندہ جس مقام مین رہیگا وہان مظہر نظر ملوکانہ وجس توجہات جہان ورجا آن ولی النعم اس بندہ پر منحصر رہین گے اور دایمی حاضر باشی خاکپائے عالی ملوکانہ کی اس امید پر آرزو یہ رکھتا ہون کہ مادام العمر دوعات مین بزیر جناح مستدام العلاح حضرت شہریاری کے اپنی زندگانی بسر کرون معتقد اس بات کا ہون کہ اس عہد ملوک کی استدعا مراحم ولی النعمی کے پاس موضع قبولیت مین اگر مرحمت سنیہ شاہانہ میری پناہ گاہ ہووے

۱۶ حزیران ۹۵ھ۔ امضا

اسماعیل فقط۔

اہل فرنگ کی یہان بھی میخواری بہت بری شی ہے

صاحب مختصر روم کا بیان ہے کہ ممالک بلجیک مین پندرہ برس قبل واسطے منع استعمال مسکرات کے انجمن ایک انسانیت پرور لوگون سے قرار پائی تھی اسبار انجمن مذکور کے جانب جدول مکافات اون لوگون کے درباب جنہون نے کہ درحقیقت میخواری ترک کی ہے اس قرار پر مشہور ہوئی ہے کہ دس سال سے زاید عرصہ کا شراب خوار جو وقت کہ اپنے ترک عادت کا انجمن مذکور مین اثبات کرے تو درصورت مجرد مادام العمر ماہانہ ۳۰ فرانک اور اگر اہل وعیال والا ہو تو ۵۰ فرانک بحد معاش دیدیا جاویگا۔

مگر اس طرح سے کہ اوسکی اولاد کو مدت

پانچ سال ضرور علم و معارف پڑہا ہے جاوین اور جو لوگ کہ کمتر از دس سال وزیادہ از پانچ سال مخیاری کے عادی ہین انکے لئے درصورت ترک عادت مخیاری کے اگر مجرد رہے تو ۲ ہزار رفرانک اور اگر صاحب عیال و اطفال ہووے تو ۳ ہزار رفرانک دیجاوینگی مگر صاحب عیال کو اسطرح پر کہ وہ مدت سال تدریس تعلیم علم اور معارف مین اولاد اپنے کے مصروف رہے۔

ایطالیہ

اختر مین تحریر ہوا ہے کہ ملک ایطالیہ مین بہی ایک انجمن نے قائم ہوکر حکومت کو تکلیف یہ دی ہے کہ بنا بر رفع احتیاج عموم ساکین کے حکومت کے جانب سے بعذر کفایت کاراضیات کاشتکاری خریدی جاوی اور ہر سال زراعت کیجا کر حاصل اسکے فقرا و ساکین پر تقسیم ہووین اور علاوہ اسکے انجمن مذکور عہدہ یہ کرتی ہے کہ اسباب مین صرف کریگی بعد از ۲۹ سال سے مبلغ مذکور کو اسکے قابض کے ساتہ حکومت کو پہونچا دے حکومت موصوف کے جانب سے واسطے دریافت اس مطلب کے انجمن ایک مرکب از تجربہ کاران مقرر ہوئی ہے۔

تاتاریہ

پای تخت روس ۳ اگست۔ گذشتہ ماہ جون مین جکسلار سے جو روسی فوج کہ روانہ ہوئی سو کو باور کرنے کے لئے صاحب گورنر اس انگلا بچت یہ کرتا ہے کہ فوج مذکور صرف تقی ترکمانیون کو سزا دینے پہونچانے کے لئے روانہ ہوئی بلکہ اوسکی یہ رائے ہے کہ صاحبان انگلستان ورمونگ پرات کو قبضہ کرنیکی خواہش کرین تو اوسوقت جنگ عظیم کے واسطے حد فارس پر کسی مقام کو داب لینے کے واسطے فوج مذکور روانہ کی گئی ہے

راجپوتانہ ۶ اگست۔ تعلقہ ٹکان گڑی مین جو جیپور کے شمالی جانب واقع ہے ایک ہنگامہ و بغاوت برپا ہونیکی درباب ہونیکی درباب خبر آئی ہے رامپورہ سے وہان ایک پولیس کا قوی غول کثیر روانہ کیا جاویگا کوٹہ پلی کے نزدیک تہوڑے بے سر و سر کردہ جماعتین نظر آئی ہین وے دو ستدار قرضے وکالے ہین یا نہین تو بدمعاشون نے انکو مار کر نکالا ہے اور اس سبب سے وہ لوگ سرکار کو مفسد پروازون کا سراغ و نشان بتلانے کے لئے آئے ہین بدمعاشون کو چند قریہ جات مین بہت مال لوٹ کا مال دستیاب ہوا چنانچہ ایک قریہ گوپال پورہ مین انکو دس ہزار روپیہ اور قریہ اورا ٹلا مین ۳۰ ہزار روپیہ حاصل ہوا۔

لنڈن ۶ اگست۔ ارل اسٹان ہوپ صاحب نے بیان کیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مقدمات کا تصفیہ فیصلہ ہونے تک کو بالفعل انکو ایک لاکہ ۴۰ ہزار روپیہ کا حکم ہوا۔ لنڈن ۸ اگست۔ شرقی جانب سے ڈاک کی آمد و رفت کے لئے پنسلوانیا اور بالٹیمل کمپنی کو سوز آف کامنس کے اک جماعت کثیر التعداد نے منظور کیا۔ فقط۔

مطبع مجرا الاسلام بنگلور مین چھپا۔

نصر من اللہ وفتح قریب

محمد اللہ ورمبحث مذہبے

ظفر یافتا یدون بر اہل صلیب

جلد ۱ | نمبر ۲۵

کہ فی سال تاریخ اعجاز گفت — نصر من اللہ وفتح قریب

منشور محمدی

بمقام بلگرام — ۱۲۹۶ھ

منشور رسولان ہے محمد ہی بنام	باخاتم ومہر آمدہ منشور محمد	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت وسیرت مبرور محمد
فرمان رسولان سلف سامنے مرقوم	توقیع خط آیت منشور محمد	توریت ہم انجیل بر اقران بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
یہ اخبار ماضی تثلیثیان	کر وخوار اقوال تثلیث شد	نوشتم سن عیوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تا ریخ بہ بین و نہ برہین	منشور محمدی مسلط

قیمت سالانہ بذریعہ معمولہ ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان ہم چہ خریداران دین محمد کیلئے اشتہار اسکا منظور ہے وہ ارسال قیمت سے اعانت فرماوین نوشت وخواند ورسانند واحباب متعلقہ بہانہ ناظم الموسوم بہ محمد شریف سکن محلہ سنگلوری بلگرام عالیہ زیبت بوسط منی آرڈر ٹکٹ جسری شدہ بمنسب ہذا میں ابلاغ فرمایا کریں معلوم ہو کہ ابلاغ قیمت بعد کو بوجوہ چند وچند ہو نہیں سکتا جو صاحبان وہ اوراق بہا بی قیمت سے سرفراز فرماوین

مثنوی مولوی عبد الحق صاحب المتخلص بہ تحقیق

منشور محمدی کا دعوے	ہے ناطقہ بند مدعی کا	جسوقت ہوا ظہور اونکا	بت ہوگئی سب دلیل ورسوا
انجیل سے ہے ہماری تقریر	توریت سے ہی ہماری تحریر	کیا عجز ہے انکے لکھنے سکوں مین	بے حصر ہین اور بے عدد ہین
حیرت ہے مسیحی بھائیون سے	منکر ہین رسول ہاشمی کے	ہین خاتم انبیا محمد	مقبول کبریا محمد
مضمون یہ کچھ توبہا ہی سمجھو	سمجھو مان یکیک نہ اوبھو	سردار جہان شفیع عالم	سالار جیوش نسل آدم
انجیل یہ دیتی ہے گواہی	سن لیجئے اچھی ہے گواہی	ہے فارقلیط نام اونکا	توریت مین دیکھو شیلوآیا
جو شخص کہ دعوی نبوت	کرے لگے کذب وہ صداقت	بالیسہمہ بے دلیل تقریر	کرتے ہو بصد فسوس و تزویر
وہ قتل ہوا اور اسکے یاور	ہوجائینگے منتشر سراسر	ہی ہی یہ تمہاری بادسبحی	برباد ہے سن لو یاد ری جی
کب قتل ہوئے نبی ہمارے	کب بہوٹ گئے صحابہ اونکے	دنیا پہ اولج پکارتے ہو	مردار پہ ڈینگ مارتے ہو
مصلوب ہوئے تمہارے عیسی	چھوڑے ہین حواری اونکا بھیا	این عشوہ کہ داغر وتارکے	دین جلوہ نما سرور تاکے
عیسی پہ جہانی تم کی لعنت	ای وہے تمہاری عیسویت	دنیا کی ہین نام کام فانی	اللہ باقی تمام فانے
توریت مین ہے نبی کا وعدہ	پیغمبر فی پہ بت کی ہووے رغبت	یارب یارب یہ التجا ہے	مقصود ومراد ومدعا ہے
حضرت فی ہمارے کب یہ رغبت	دلوای کہو ہی ذی صداقت	ہو روز افزون محمدی دین	آمین آمین آمین آمین

اشتہار انعام ۵۰

از طرف جناب مولوی شیخ ریاض الدین احمد صاحب اسکوائر جو صاحب کو اخبار منشور محمدی کے خریدار ہونے سے اسکو دینگے اور نیز روپیہ پیشگی حساب ہر بحیثیت تنخواہ معتمد منشور صاحب تم اخبار منشور محمدی بنگلور بھیجدیجئے ان کی خدمت میں نہایت توشی سے ۵۰ روپیہ بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یہ بندہ اپنے جیب خاص سے روانہ کریگا

المشتہر

شیخ ریاض الدین احمد اسکوائر

رسالہ نمبر ۷ گوالیار ۔ وکیل منشور محمدی بنگلور

بقیہ ثالثۃ الکتب کی بڑ خبری کا بیان

اور اب ایک لندن مین فرقہ نوٹی یرین عیسائیونکا باوجود تسلیم اسے انجیل مشہورہ کے الوہیت سے انکار نہ رکھنا علاوہ برین آدمی کی الوہیت عقلاً ہے باطل ہے جیسا قرآن مین ہے کانا یاکلان الطعام عیسی اور ان کے مامریم دونون کھانا کھاتے تھے پس جس کو کھانا کھایا حاجات بشری اوسکی آلگین سوتا جاگتا بھگتا موتتا خدا کی یا ک ذات سے اور ان صفات سے کیا علاقہ باقی رہا انجیل کے آیات متشابہات اوسی قرآن کو انکار نہین ہے شاہ عبد القادر دہلوی تفسیر موضح القران سورۂ آل عمران مین

آیہ منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب و اخر متشابہات کے لکھتے ہین ۔ کہ اس سورت مین نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہے کہ حضرت مریم کو خدا کی عورت لکھے اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا اور وہ بھی ہی

اسپر کہ اللہ کو ہر بانی کی افسانہ ان کے حق مین سنی ہی ایسے کہ بندگی سے زیادہ مرتبہ چاہین اسواسطے اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر کلام مین یا تو نے پوشیدہ رکھنے کی ہی کتنی ہی بیکی معنی صاف نہین کہلاتی سو جو گھر ہو وہی سمجھے عقل سے لگی پکڑنے اور جو مضبوط علم رکھے وہ انکی سمجھے اور آپس مین ملا کر بھی جو جگہ کتاب کی ہے وہ بھی موافق سمجھ پاوے تو بھی اور اگر نہ پاوے تو اللہ پر چھوڑے کہ وہی بہتر جانی ہمکو ایمان سے کام ہے انتہی ملتقطا پھر شاہ ولی اللہ صاحب نے ایسی متشابہات کی انجیل یعنی قرآن مین نازل ہونی کی وجہ بھی لکھدی ہے دیکھو تفسیر فوز کبیر صفحہ ۵ مین لکھا ہی کہ نصاریٰ اسباب مین بعض نصوص انجیل کو دستاویز بناتی ہی کہ وہان لفظ بیٹے کا واقع ہوا ہے اور بعض افعال الٰہی کو عیسیٰ نے اپنے طرف نسبت کیا ہے سو جواب اشکال اول کا بر تقدیر تسلیم اس امر کی کہ یہ کلام عیسیٰ کا ہی غیر صحیح یہ ہے کہ لفظ بیٹی کی قدیم زمانہ مین بمعنی محبوب اور مقرب اور مختار کی ہی چنانچہ بہت قرائن انجیل اسکی دلیل ہین اور جواب دوسرے اشکال کا یہ ہے یعنے افعال الٰہی کو نسبت کرنیکا منطبع ہوجانا مطالب اور معانی کا رہا ہے اون کی لوح نفس مین عالم مثال سے تمثل ہونا جبریل کا بصورت بشر اور کلام کرنا پس بسبب کہ یہ کلام بہ سبیل حکایت ہے جیسا ایلچی بادشاہ کا کہتا ہے اور ایلچی ایک مترجم ہے بڑ ہنر اور کچھ نہین ہے اور نیز ہوسکتا ہے کہ جبریل نے وحی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مطبع ہوجانیکی

حضرت عیسیٰ کی مونہ سے ایسا کلام نکلتا تھا جو شعر نسبت
الفاظ کا بخوبی ادا نہ ہوتا تھا حالانکہ حقیقت حال اور
تھا انتہی۔ ہم جا لفظ رہی بحث بیٹی کی اوس کی
تثلیث خود انجیل لوقا باب آیت ۳۲ میں وجہ
تسمیہ ابن کے یہ کہی ہے تب مریم نے فرشتہ
کو کہا یہ کیونکر ہوگا درحالیکہ میں مرد کو نہیں جانتی
آیہ ۳۵ اور فرشتہ نے جواب دیکر اوسسے کہا
کہ روح القدس تجھ پر اوترے گی اور خدا تعالیٰ
کی قدرت کا تجھ پر سایہ ہوگا اسسبب سے وہ
قدوس بھی جو پیدا ہوگا خدا کا بیٹا کہلاویگا۔
اور قرآن شریف ولادت عیسیٰ کا روح القدس
سے انکار نہیں کرتا پس لفت کہاں رہی ای
نجات کے متلاشی بھائی عیسائیو انجیل سے تو صاف
خدا کا بیٹا اور مرد صالح ثابت اور ہم سے معلوم
ہوتے ہیں دیکھو انجیل متی باب ۲۷ آیہ ۵۴
جب صوبہ دار نے اور جو اوسکی ساتھ عیسیٰ کی
نگہبانی کرتے تھے زلزلہ اور جو جو ہوا دیکھا تو
بہت ڈر گئی اور بولی سچ مچ یہ خدا کا بیٹا تھا
پھر دیکھو انجیل مرقس باب ۱۵ آیہ ۳۹ اور جب
صوبہ دار نے جو اوسکی مقابل کھڑا تھا اوسنے
چلاتی اور جان دیتی دیکھا تو کہا کہ سچ مچ
یہ خدا کا بیٹا تھا پھر دیکھو انجیل لوقا باب ۲۳
آیہ ۴۷ اور صوبہ دار نے یہ ماجرا دیکھ کے خدا کی
ستایش کی اور کہا بیشک یہ آدمی راستگار
تھا اب انصاف کرو کہ راستگار کو خدا کا بیٹا بولنے
کا محاورہ تھا جیسا یہاں سے صاف ظاہر ہے اور جناب مسیح
نے بڑبڑاو کون راستگار ہوگا اور دلیل قطعی آپ
کے کہ مسیح اپنی تئیں بمعنی حقیقی خدا اور خدا کا بیٹا
نہیں کہا بلکہ بمعنی مجازی جیسا کہ یعقوب اور داؤد کے
نسبت ہوا ہے یہ ہے کہ اونہوں نے بوقت واقعہ
صلیب ظالم یہودیوں سے پوچھا کہ تم کیوں مجھے قتل کیا
چاہتے ہو تب اون ظالموں نے کہا کہ تو نے اپنے تئیں
خدا کا بیٹا کہا تب جناب مسیح نے فرمایا کہ کیا تمہاری
شریعت اور تورات میں نہیں لکھا ہے کہ جن کے پاس
خدا کا کلام آوے وہ خدا کی نبی کہلاتی ہیں پس
ای بھلی ہو کے عیسائیو جناب مسیح کے قول فیصل کے سامنے
تمہارے اجتہاد اور استنباط کو ہم نزول مسیح اور قیامت
تک نہ مانینگے دوسری مسیح کی موت اور کفارہ کی لغو
یہ بھی کچھ نہیں اور اسسب کے موت کے بحث مفصل
اس رسالہ میں لکھی گئی اور قرآن شریف کسیکو شک
میں نہیں ڈالتا بلکہ صاف مظہر ہے کہ نفس حقیقی عیسیٰ
پر نفس قتل و صلیب نہیں ہوا الا انکی شبیہ پر البتہ یہ
ہے خواہ شبیہ یہود امندرجہ انجیل پر قیاس ہو خواہ
کوئی حواری فدای یا فرشتہ خدای یا صورت
مثالی جناب مسیح کے جیسے صورت مثالی موسیٰ اور
اور ایلیا کے پہاڑ پر حواریون کو نظر پڑی تھی
اور جیسے صورت مثالی یعقوب کے یوسف کو خلوت خانے
میں نظر پڑی تھی یا جیسے حضرت موسیٰ معراج میں
اپنی میں اور آسمان پر ہے مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نظر پڑی اور قدرت کاملہ خدا کی ان سب

صورتون کو محیط ہے بلکہ مسلمانون کی کتب مین انبیا
کا کیا ذکر اولیا کا وقت واحد مین چالیس چالیس جگہہ
دعوت کہا نا ہین جسم عنصری منقول ہے خلاصہ جیسے
ابراہیم کے صاحبزادہ اسمٰعیل خواہ اسحاق ذبیح اللہ
ہین ویسا ہی بعینہ جناب مسیح کو خدا کی شہید اور
خدا کی خدائی منصور ہین اور جیسا ابراہیم کو فیض و
برکت اور ثواب و کرامت حاصل ہے اوسسے زاید جناب
مسیح کو مرتبۂ شہادت اور فیوض اور برکات اور
اجر جزیل اور موہبات جلیل حاصل ہین لاشبہ فیہ
بلکہ ہم مطابق خوشی عیسائیون کی ہین ایک تاویل
بنا سکتی ہین وہ یہ ہے کہ مقتول وہ ہے جو کسی کے
مارے مرجاے اور مصلوب وہ ہے جسکی ہڈی توڑی
جائین اور اناجیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا
کہ ای باپ مین اپنی جان تجھکو سونپتا ہون پس وہ
قتل سے ہین میرے اور نہ اونکی ہڈی توڑی گئین
جیسا یہ بات بھی انجیل مین مصرح ہے لہذا حقیقت
مین نہ وہ مقتول ہین نہ مصلوب پس عیسائی مخالفت
ناحق نکالا کرتے ہین قرآن کی تاویل کرلیا کرین کیونکہ
قرآن کی تکذیب مین ہلاکت ابدی کا دغدغہ شدید
ہے اور تاویل مین نہین اور کفارہ سے اگر شفاعت مراد
ہے تو قرآن کو شفاعت مسیح سے انکار نہین بلکہ سب
انبیا اپنی امت کے شفیع ہین اور شفاعت کے بحث ہم
آخر مین لکھینگے جو تیسری تثلیث سے مخالفت یہ ہے غلطی ہے
اسوسطے کہ تثلیث سے مراد اگر صفات ثلثہ حق سبحانہ
تعالیٰ ہین یعنے مبداء عالم جسکو باپ کہیے اور
صادر اول یعنے منشاء عام شامل جمیع موجودات جسکو
بیٹا کہیے اور روح القدس یعنے اصلی عقول مجردہ جسکو
یہی روح القدس کہتے ہین خواہ ذات بحت اور علیم
اور حیات تو اسمین چندان مخالفت نہین ہے اگر ہے
تو محض اس امر مین کہ اقنوم ابن نے رحم مسیح مین
تدرع کیا ہے یا نہین جیسا جبرئیل بصورت آدمی
ظاہر ہوتے تھے یعنے بصورت وحیہ کلبی وغیرہ دیکھو شاہ
ولی اللہ کتاب الطاف القدس فی لطائف النفس
مین تجلی ذات باریتعالی کا ذکر لکھہ کر یون تحریر
فرماتے ہین ۱۲ اول سیر جو عارف کو میسر ہوتی
ہے وہ تجلی اعظم کے طرف جاتا ہے اور آخری اسکی
طرف امانیت مطلقہ کے ہی اور اس روح علوی کے
دل مین ایک نقطہ چھپکیلا رکھا ہے جو بمنزلہ اس روح
کے روح کے ہے اور یہ روح بمنزلہ اوسکی جسم کے
ہے اس نقطہ کو جز بحت کہتے ہین اس نقطہ کے تفصیل
کو اوس رسالہ الطاف القدس مین گنجایش نہین
ہے الا اسقدر کہ ہم کہین ذات بحت نے اپنا نمونہ
ودیعت رکھا ہے یا یون کہین کہ ذات بحت کا
خاصہ ہے کہ اک مرتبہ مین اپنی عرف ہویت کی سات
رہتی ہے پر اور مرتبون مین باوجود اپنی بحیثیت
کی تنزیل کرتے ہے اور اوسکی بحیثیت عبس
تنزل مین جاتی نہین رہتی بخلاف دیگر اشیا
کی کہ وہان بحیثیت منافی تنزل کی ہے یا یون
کہین کہ عارف کے جب نظر اپنے اوپر پڑتی ہے اور
اصل اصول مین غوض کرتا ہے ۔ باقی آیندہ

تتمہ گفتگو پادری بنڈیل صاحب و مولوے عبد الحق صاحب دہلوی

اسکے معنے نفس ناطقہ انسانی کے ہین اور کبھین اس سے مراد جبرئیل ہین جو ایک فرشتہ ہے آلہ تاریک کا نہایت مقرب چنانچہ سورہ سجدہ پارہ ۲۱ رکوع ۱۴ مین ہے ثم سوّہ ونفخ فیہ من روحہ ترجمہ پھر اسکو برابر کیا اور پھونکی اسمین اپنی روح سے پھر پارہ ۲۴ ۲۵ ۲۶ آیہ ۲۹ سورہ حجر پیدایش آدم کا بیان فرمایا فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی ترجمہ پس درست کرلون مین اوسکو اور پھونک دون مین اوسکے اپنی روح سے پھر پارہ ۲۳ رکوع ۴ سورہ ص مین ہے فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی ترجمہ پس جب ٹھیک بنا چکون اوسکو یعنے آدم کو اور پھونک دون اسمین اپنی روح سے پس ان آیات مین جو لفظ روح یا روحی آیا ہے تینو جگہہ صاف نفس ناطقہ آدم پر اطلاق روح خدا کا ہوا پھر پارہ ۱۶ رکوع ۵ سورہ مریم آیہ اثنا عشرہ مین ہے فارسلنا الیہا روحنا ترجمہ پھر پہونچا ہمنے اس پاس یعنے مریم پاس اپنا فرشتہ یعنے جبرئیل پس اس آیہ مین لفظ روحنا کا جو ساتھ اضافت روح کے طرف ضمیر غائب متکلم کی جو مراد اس متکلم سے خدا ہے واقع ہوا صاف اطلاق روح اللہ کا جبرئیل علیہ السلام پر آیا پس حق یہ ہے کہ مراد اس روح سے جو قول فنفخنا فیہ من روحنا نہین ہمارا اس روح سے جو قول الفاتا ملی مریم من روحنا مین ہے مراد نفس ناطقہ انسانی ہے جسکو ہندی مین ہم لوگ جان بولتے ہین نہ ذات خدا اقنوم ثانی اگر اس لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی ثابت ہو تو مناسب ہے کہ آپ لوگ جبرئیل علیہ السلام کو بھی خدا جانے اگر بادجود ثابت ہونے حق مین یہ لفظ عیسائی لوگ انکو خدا نہین کہتے ہین تو مناسب نہین کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کہین اب کتب عہد عتیق کے طرف جو تامل کرتے ہین تو پاتے ہین کہ یہ لفظ وہان بھی انہین معنے مین آیا ہے چنانچہ کتاب پیدایش باب ۶ مین خدا نے نبی آدم کی روح کو اپنی روح کہا اور کتاب حزقیل ۳۱ باب ۳۶ ورس مین خدا نے بنی اسرائیل بن اوری بن حور کو جو یہودہ کے قبیلہ سے تھا روح اللہ کہا اور کتاب ۲ سموئیل ۲۳ باب ورس ۲ مین حضرت داؤد نے فرمایا کہ خدا کی روح میری زبان پر کلام کرتی ہے اور کتاب عزرا ۷ باب ۳۷ مین خدا بہ نسبت ان لوگون کے جو حضرت موصوف کی معجزہ سے زندہ ہوے تھے فرماتا ہے اور جب مین اپنی روح تم مین رکھونگا اور تم جیوگے اب ان جملون سے روح خدا کا ذات خدا نہین ثابت ہوسکتے ورنہ اشخاص مذکورین کو بھی آپ لوگون کو خدا ماننا پڑیگا انتہی۔

فامنوا باللہ ورسلہ ترجمہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنے ساتھ نبی آخر الزمان علیہ التحیۃ والثنا کے والاقولو ثلثۃ ترجمہ اور مت کہو خدا تین اور آیہ ۱۲ مین ہے واسطے تردید تثلیث کے جواب آپ لوگون کا عقیدہ ہے کہ خدا کی ذات مین تین اقنوم ہین باپ بیٹا روح القدس اور یہ تینون مین الثلثہ حقیقی بھی آپ کی تردید کرتا ہے جسکو

اور فضیلت عالم کی اوپر عابد کے ایسی ہے جیسی بزرگی
چودھوین رات کے چاند کے اوپر تمام تاروں کے اور تحقیق
علماء وارث ہین انبیا کے۔ اسکی شرح مین شیخ عبدالحق
محدث دہلوی اور ملا علی قاری اور سید جمال الدین
رحمۃ اللہ علیہم متفق ہین کہ مراد عابد سے ایسا عابد ہے
جو بعد تحصیل علم کے مشغول عبادت مین رہتا ہے کیونکہ
عبادت بے علم کی صحیح نہین ہے اور مراد عالم سے وہ
عالم ہے کہ جو بعد تحصیل علم کے دین پہیلاتا اور رواج
دیتا ہے چونکہ فائدہ عابد کا لازمی ہے کہ اسی کی
ذات کو پہنچتا ہے اسلئے اسکو تارے سے تشبیہ اور
اور اسکو چاند سے انتہی الکلام۔ ف ظاہر ہے کہ وارث
انبیا کے وہی لوگ ہونگے جو طریقہ انبیا کا اختیار کرین
اور طریقہ انبیا کا بالاتفاق یہی تہا کہ عام مجمعون اور
شاہراہون پر دعوت دین کرتے تہے اور منکرین جو
تکلیفین دیتے تہے اونپر صبر کرتے تہے اور اونکی سب ستم
سہتے تہے پس جب تک ہم یہ طریقہ انبیا علیہم السلام
کا اختیار نہ کرین ہمکو کبھی وارث انبیا اور نائب رسول
کہنا صحیح نہین اور جو کہتا ہے جھوٹ بولتا ہے نائب
رسول وہی ہے جو بطریق انبیا علیہم السلام دعوت
اسلام کرے ترمذی مین ابی امامہ باہلی سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ واہل السموات
والارض حتی النملۃ فی جحرہا وحتی الحوت لیصلون
علی معلم الناس الخیر۔ ترجمہ بزرگی عالم کی اوپر عابد
کے مانند بزرگی میری کی ہے اوپر ادنی تمہارے کے
پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ
تعالی اور فرشتے اوسکے اور اہل آسمان اور زمین یہانتک
کہ چونٹیان اپنے بلون مین اور مچھلیان دعائے
خیر کرتے ہین اوس شخص کو کہ تعلیم کرتا ہے لوگون
کو خیر کی یعنے بہتر چیز کی اور وہ اسلام ہے ہے کہ بہتر
ہے تمام چیزون سے۔ قولہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لان یہدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون
لک حمر النعم اذا لا البخاری بخاری مین سہل بن سعد
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ خدا کا ہدایت کرنا ایک مرد کو تیرے سبب سے
بہتر ہے تیرے واسطے تجکو سرخ اونٹ ملنے سے اس
حدیث کی شرح مین لکہا ہے کہ یہان کچھ اونٹ
سے غرض نہین ہے بہترین نعمت مراد ہے کیونکہ عرب
لوگ سرخ اونٹ کو سب سے بہتر نعمت جانتے تہے
اسلئے یہ فرمایا اپکی صلاح مین توحید فی التثلیث اور
تثلیث فی التوحید خدا تعالی فرماتا ہے انتہی خیرا
لکم ترجمہ باز آؤ اس سے کہ بہلا ہو تمہارا یعنے توبہ
کرو اعتقادہ فاسدہ سے کہ نجات حاصل ہو اور گرفتاری
عذاب ابدی سے پچو اسلئے کہ یہ عقیدہ شرک ہے
اور کوئی مشرک نجات نہ پاویگا جبتک اپنے عقیدہ باطلہ
سے باز نہ آئے اور سچی توبہ نکرے انہا اللہ الا
واحد سوائے اسکے نہین کہ اللہ معبود اکیلا ہے۔
اور اسیطرح ہر جگہ مین خداوند کو واحد کہا ہے

نہ تین استثنا ۶ باب ۴ ورس مین ہے سن اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا ایکلا خداوند ہے پھر کتاب ایضاً ۳۲ باب ۳۹ ورس اب دیکھو مین اکیلا ہون اور کوئی خدا میرے سوا نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون ایسا کوئی نہین جو میرے ہاتھ سے مخلصی دے فقط باقی آیندہ

آگرہ

مولوی مرزا موحد صاحب کا بھلا قبول بالا ہو کہ جب اون کا نام نکلتا ہے بے اختیار یہی زبان پر آتا ہے اللھم متع المسلمین بطول حیاتہ کہ اونہون نے پادریون کا بہت سا رد و قدح کیا اور کر رہے ہین اس میدان کے واقعی بڑے پہلوان ہین وہ کون سے آپ کی تحریر ہے جو سامعین کے قیچ دل کو باغ باغ نہ بناتی ہے اور پادریون کے خارستان سینہ کو داغ داغ نہ جلاتی لفظ ایسا صاف و شیرین کہ قند و نبات پر بھی مات کرتا ہے اور مضمون وہ عمدہ اور مدلل کہ پادریون کو سر اونہا نی نہین دیتا اور بالکل منفعل بنا دیتا انجیل و توریت مین وہ پرے درجہ کی مہارت کہ جس مہارت و دستاویز کے آگے بڑے بڑے قدیم نامی گرامی پادری بھی سر ڈال دیتے ہین اور سر ٹیک کر بچک کر رہ جاتے ہین پھر دوسرے مرتد پادری ویسی جرءت کیسے کر سکتے ہین کہ آپ سے مقابلہ مین مناظرہ مین پادری رجب علی صاحب کو

کو پوچھا چاہیے کہ یہ حضرت پادریون کے کیسے جڑ بھیدی ہین اور ہر اک پادری کے کرتب اور تاریخ گوئی مین کس قدر وقفیت رکھتے ہین دیکھو پادری رجب علی صاحب کا نڑاد و زاد بوم اور نشو و نما اور ایک بڑے جرم کی پاداش مین اسیر و مقید ہونا اور بیدون کے ضرب سلاق سے چوتڑون کا پھر والینا اور مرتد ہوکر مشن مین داخل ہونا اور مشن کی تنخواہ سے گذران چلانا وغیرہ محض انہی حضرت کی وساطت بابرکت سے سب پر کھل پڑا اور امر ہذا کی صداقت پر ہم کو یہ بھی یہ ایک دلیل مل چکی کہ پادری صاحب نے سابق الذکر سب عمدہ خصلتون کو پسند کر لیا کسی ایک بات کا بھی رد و انکار نہ کیا - طرہ برین پادری صاحب کی شرافت پر یہ نسبتین جو انکا تالیف کیا گیا رسالہ ہے پکا دستاویز نہ آیا - اگر شک آوے یہودی گردد یہ فضیلت بھی اونکی ہمکو نور محمدی کے بدولت جو تالیف منیف مولوی محمد منیر امو حد صاحب کی ہے معلوم ہوئی نور محمدی اب ہمارے روبرو دھرا ہے اور ہم دیکھ رہے ہین کہ پادری رجب علی صاحب نے کیا ہی بے باکیون اور گستاخیون کو کام فرمایا ہے اور کس قدر اپنے رسالہ کو محض اک بہتانون کا دفتر بنایا خیر کچھ ہی ہو بیان تو گذر جائیگی - مگر جب اللہ واحد القہار ذو البطش الشدید جل محمدہ سے معاملہ پڑیگا وہان کوئی عذر پیش نہ ہوگا گریز گر لنا یجیا نا کام نہ آئیگا

آخر یہی ہوگا کہ ان بہتانوں اور جھوٹہ کہنے کی پاداش
مین دوزخ مین جلایا جائیگا

قطعہ

نہ کر کسی پہ تم سوچ یہ کہ آخر کو
خدا ہی سچ تیرا کردگار و مددار ہوویگا
لگا نہ تہمتین اور جھوٹہ سے زبانکو روک
وگرنہ قعر جہنم مین خوار ہوویگا

چنانچہ مشاہدات ۱۲ باب ۸ ورس مین لکہا ہی کہ -
ڈرپوکا اور بے ایمان اور مکروہ اور خونی اور زانی
اور جادوگر اور بت پرست اور سارے جہوٹے انکا حصہ
مین جو آگ اور گندگ سے جلتی ہے سکتہ ہونگے
اور یہ دوسری موت ہے انتہی - ارے اس جہوٹہ اور
تہمت لگانی کا خانہ خراب کرانے پادری صاحب کو
کتنا ہی اندہا بنا دیا اور کہان تک اندہا دہن
چلنے لگا یا کہ ایک بات کا بھی چہورا اور رہنکا نا رہنے
لگتا ہم تو کیا ہین بلکہ خود پادریان انصاف شعار ہی
اس وضع کو پسند نہ کرینگے کیونکر پسند کرینگے اور
کیا خاک پسند کرینگے کہ سر سے پیر تک اصل باتون
اور تہمتون کی بوجہاڑ ہے اور سراپا گستاخیان
کا ایک طومار - قاعدہ ہے کہ جب کسی مخالف پر الزام
لگاتے ہین پہلے اوسی کی کتاب کو تمسک کرتے
ہین تا خصم الزام کہا ئے اور پشیمان ہوجائے جب
یہ قاعدہ مرعی رہا تو امر دشوار ہوگا - دعوی بے
دلیل نہایت بودا اور بالکل ہوائی متصور ہے
ہرگز پیش نہ ہوگا - دیکہو جسوقت مرزا موحد صاحب
نے کہا کہ پادری رجب علی ایک بڑے جرم کی پاداش
مین قید ہوے اور کوڑون سے چوتڑین پیر والین
پہر اس دعوے کو سرکاری گزٹ سے ثابت کردیا
پادری صاحب نے بہی ملزم ہوکر پیچہے کرلے شرم
سے پہر کے انکہین اوپر نہ اوٹہائین ع - دعوی
ایسا دلیل ہو ایسی - نیز بدستور جب پادری
رجب علی صاحب کے مسیح کی نسبت جو کچہ کہتے ہین
انجیل سے ثابت کردیا کرتے ہین مثلاً جب کہین
کہ مسیح ملعون ہے اس دعوے کے ثبوت پر گلاتیون
کے ۳ باب کا ۱۳ ورس دلیل رکہتے ہین چنانچہ
وہ عبارت یہ ہے - مسیح ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سے چہڑایا کہ وہ ہمارے بدلے ملعون ہوکر
کیونکہ لکہا ہی کہ ہر اک جو صلیب پر کینچا جاتا ہے
سو ملعون ہے انتہی - اور اب ہم پادری رجب علی
صاحب کی طرف خطاب کرتے ہین اور پوچہتے ہین
بہلا ای پادری صاحب سچے دل سے انصاف
کو پیش نظر رکہہ کر کہو تم نے جو بیہودہ بستین مین
ہمارے پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کی شان
مین گستاخیان اور سراپا گستاخیان
کین کون سی دلیل معقول سے مدلل کیا از انجملہ
تم نے جو لکہا ہے کہ محمد کو مرگی کی بیماری تہی
اور جسوقت مذکورہ بیماری کا غلبہ ہوکر غش
مین آیا کرتا اور اپنے مونہ مین کف بہر کر جوان
اونٹ کی طرح بولا کرتا تہا الخ اس مقام مین
ہمارے دل پر جو کچہ رنج گذرتا ہے کسکی قدرت
کہ کہہ سکے اور قلم کی کیا طاقت کہ لکہہ سکے

حالت مظلومی اور بیکسی مین ہم کیا کرین اور کس سے کہین کون داد کو پہنچنے والا ہے - الٰہی آلہی یہ لوگ تیرے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس مین کہ جس کو تو نے رحمۃً للعالمین و خاتم الانبیا بنایا - گستاخیان کرتے ہین اور تہمتین لگاتے ہین سو تو ہی انکی ہدایت کر آمین -

پادری رجب علی صاحب ذرا مہربانی کرو جتنے ہمارے کتابین ہین ان مین سے کسی کتاب مین ہو بتلا دو کہ معاذ اللہ حضرت مین یہ شکوہ تہا - جھوٹ تہ مونہ کہنا اور الزام لگانا شیوہ کمینون اور سفلون کا ہے تمہارے سے کسقدر عجب ہے، اب رہا تمہارے مین تمہارا اور تمہارے ابنائے جنس کا قول - وہ کیونکر مقبول و معتمد ہوسکیگا ع - باطل است آنچہ مدعی گوید کیا یہی مناظرہ ہے اور کیا اسی کا نام دلیل ہے یہ تو اپنے مونہ میان مٹھو بنا ہے -

اسکو کوئی ادنی شعور مند بہی پسند نہ کریگا اب ہم بلا اعتساف انصاف کو پیش نظر رکھکر صاف کہے دیتے ہین کہ مولوی محمد مرزا موحد صاحب نے نور محمدی مین بیشمار نسبتین سے خوب لتے لئے اور دہجیان اڑائین اور اپنے ہر اک قول کو معقول و مدلل کر دیا جزاہ اللہ تعالےٰ خیرًا اور ہم نے چاہا کہ اس مادے مین اول سے آخر تک ایک بڑا سا ریویو لکھکر ناظرین انصف آئین کے پیش کرین اور داد انصاف چاہین مگر تشتت خاطر و قلت فرصت مانع ہے پہر بہی اعتماد کیا گیا اسکی ذات پر کہ ناظرین نور محمدی پر جو ضد و نفسانیت سے بری ہین بخوبی روشن ہے کہ پادری رجب علی صاحب نے ظلم و گستاخی اور بہتان دعق پوشی کی راہ مین دونون آنکھین بند کر لیکر چلے ہین اور مولوی محمد مرزا موحد صاحب نے اندفاع اسکا بوجوہ احسن کر دیا ہے ہان کسی مقام مین جواب ترکی بہ ترکی کو بہی کام فرمایا -

اگر دریافتی بردانشت بوس
وگر غافل شدی افسوس افسوس

راقم عبد الحق - تحقیق معسکر سنگلور -

بقیہ میزان النبوت

اب ہم پانچ پتی کی چوتہی شرط بیان کرتے ہین - قولہ چوتہی بات یہ ہے کہ ان گواہون کی تقریر مین وہ مبالغہ جو خوف اور انسانی دل کا نتیجہ ہے پایا نہ جاوے بلکہ ان کے بیان سے صفائی ظاہر ہو انتہیٰ اقول جبکہ گواہ کی خلاف گوئی ثابت ہوگئی تو اب مبالغہ وغیرہ کیا باقی رہا اور لوکا صاحب کے بیان سے جو صفائی ظاہر ہوتی ہے اوسکو ہم پہلی تیسری شرط مین بخوبی بیان کر چکے ہین ناظرین وہان سے دیکہ لین جب چوتہی شرط کا خلاصہ تمام ہوا اب ہم پانچوین شرط بیان کرتے ہین -

قولہ پانچوین یہ بات ہے کہ جس شخص کی نسبت معجزات کا دعوی ہے وہ شخص اپنی چال و چلن اور اپنی تعلیم سے بہی منجانب اللہ ہونا ثابت کرے تب اسکے معجزات خدا کی طرف سے خیال کئے جاسکتے

سکے ہین ورنہ شعبدہ بازی اور فریب ہوگا انتہی ۔
اقول حواریون کے نسبت جو معجزات کا دعوی ہے وہ
ہرگز پایۂ ثبوت کو نہین پہنچتا اور حواریون کا چال و
چلن تو ازروے اناجیل ہی ناقص معلوم ہوتا ہے اور
انکی تعلیم ہرگز روح کی خواہش اور تمنا پوری نہین
کرسکتی چنانچہ اگے چلکر اسکا بیان افشاء اللہ تعالے
بخوبی کیا جاویگا اور حواریون کا مخاطب اللہ ہونا
ثابت ہوتا ہے کیونکہ ان مین یہ چارون علامتین
ثابت نہین ہوتی اسلئے وہ خدا کی رسول نہین
ہوسکتی اور ضرور ہے کہ انکی معجزات بدون علامات
چارگانہ کے شعبدہ بازی اور فریب تصور کیے جاوین
پس یہ پانچ شرطین جو پادری عماد الدین پانی پتی
نے واسطے تشخیص معجزات صادق کے مقرر کی ہین
سو ان شرائط مذکور بالا سے بھی حواریون کے
معجزات ثابت نہین ہوتے الحمد للہ کہ یہ پانچ شرطین
عیسائیون کے عالم کی مقرر کی ہوی ہین نہ محمدی
عالمون کے علاوہ ازین حواریون کو صاحب معجزات
سمجھنا سراسر اناجیل مروجہ حال کے خلاف ثابت
ہوتا ہے چنانچہ انجیل متی باب ۱۷ آیت ۱۴ مین
یون لکھا ہے جب وے جماعت کے پاس پہنچے ایک
شخص اس پاس آیا اور گھٹنے ٹیک کے اوسے
کہا ای خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ وہ مرگی
ہے اور بہت دکھ اوٹھاتا ہے کہ اکثر آگ مین
گرتا اور اکثر پانی مین اور مین تیری شاگردون
کے پاس لایا تھا پر وے اسے چنگا نہ کرسکے یسوع

نے جواب مین کہا ای بے اعتقاد اور ٹیڑھی قوم مین
کب تک تمہاری ساتھ رہونگا کب تک تمہاری برداشت
کرون گا اسے یہان میرے پاس لاؤ تب یسوع نے دیو کو
دھمکایا وہ اس سے نکل گیا اور چھوکرا اسی گھڑی
چنگا ہوگیا تب شاگرد یسوع کے پاس الگ آکے
کہا ہم کیون اسکو نکال نہ سکے یسوع نے کہا
اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تم سے سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے برابر ایمان
ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے
وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہارے
ناممکن نہ ہوتی مگر اس طرح کے دیو بغیر نماز روزہ
کے نہین نکالے جاتے انتہی ۔ دیکھو اس جگہ ہمارے
مطلب کے مثبت ہوتی ہین اول تو یہ بات ہے کہ
حواریون کو ہرگز طاقت معجزات کی نہین تھی
کیونکہ اگر ان کو یہ طاقت ہوتی تو ضرور اس چھوکرے
سے دیو کو نکال سکتے حالانکہ حواری روزہ رکھکر
رہ گئے آخر حضرت عیسی علیہ السلام نے اس چھوکرے
کو اچھا کیا دوسری یہ بات کہ وہ پوری ایماندار
بھی نہ تھی کیونکہ اگر ان مین پورا ایمان ہوتا تو ضرور
اس دیو کو لڑکے سے نکال سکتے پورا ایمان تو
کجا بلکہ بموجب قول حضرت عیسی علیہ السلام کے رائی
کے دانے برابر بھی نہ تھا اب حواریون کو صاحب
معجزات تصور کرنا سراسر اناجیل کو جھوٹا ٹھہرانا ہے
اسلئے کہ جب حضرت مسیح علیہ السلام سے ہادی کی
صحبت سے ان کو معجزات کی طاقت حاصل نہ ہوئی تو بعد

مرد جز جناب مسیح علیہ السلام کے یہ طاقت ان کو کہان سے میسر ہوگئی بفرض المحال اگر کوئی عجوبہ کام حواریون کے ہوا ہی تو اوس سے بھی حواریون کی صداقت ثابت نہین ہوتی کیونکہ انجیل مرقس باب ۱۳ آیت ۲۲ مین لکھا ہے کہ جھوٹی مسیح اور جھوٹے نبی ظاہر ہونگے اور نشانیان اور کرامات دکھلائینگے انتہی - دیکھو اوس عبارت مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ جھوٹے نبی بھی معجزات کر سکتے ہین بھلا پھر ہم حواریون کے معجزات کو کیونکر تسلیم کرین ہان البتہ اگر کوئی عیسائی حواریون مین یہ علامات چارگانہ ثابت کر دکھائے تو ضرور اونکے عجوبہ کام معجزات مین شمار ہوسکتے ہین ورنہ شعبدہ بازی اور زیادہ تصور کیا جاویگا - الغرض پہلی علامت جو پادری فورمن صاحب نے معجزہ مقرر کی تھی سو یہ علامت حواریون مین ہرگز ثابت نہین ہوتی اسلئے وہ خدا کے رسول نہین ہوسکتے - باقی آیندہ -

لنڈی کوتل

مدراس میل خبر رسان ہے کہ لنڈی کوتل مین پانی کا بہت امساک ہے اور اس سبب سے ملازمنٹ کو پشاور پر واپس کرنے کے واسطے حکم کیا گیا ہے اور یہ بھی خبر ہے کہ آیندہ لنڈی کوتل مین فقط ایکہی ولایتی رجمنٹ کی گیا ریزرو رہیگی -

ہی کورٹ کلکتہ

صاحب ذیل مین مرد کا بیان ہے کہ میر عالم صاحب پرسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ عنقریب وہان کے ہی کورٹ کے اک جج ہونے والے ہین -

نواب صاحب بہاولپور

نواب صاحب موصوف آیندہ ماہ نومبر مین سن تمیز کو پہونچکے اپنی سلطنت کے کاروبار دست اختیار مین لاوینگے نواب صاحب موصوف کی تخت نشینی کے واسطے نہایت تکلف کے ساتھ تیاریان ہورہی ہین -

تار برقیہ

بمبئی ۱۸ اگسٹ - محکمہ ہائے کورٹ بمبئی نے نرسی کسوجی کو ضمانت پر رہا کیا ہے ۱۳ ہندوون نے ۱۳ لاکھ ۲۱ ہزار روپیہ کی کفالت دی ہے -

بمبئی ۱۸ اگسٹ - صاحب ٹیمس آف انڈیا کو شملہ سے ایک مخصوص تار برقی آئی اور اس سے ایسا واضح ہوتا ہے کہ لشکر کو جہاز کرات پر چڑھانے اور اتارنے کا بندر کراچی کو بنانے کا بندوبست ہورہا ہے -

بمبئی ۱۸ اگسٹ - نیٹال سے راست ہندوستان کو ۱۷ لیانرس اور پہلی ڈرگون کا رسالہ آتا ہے فقط -

بمبئی - ۱۸ اگسٹ - ہرات مین فی الحال بڑی بے طوری پھیلی ہوئی ہے اور اس وجہ سے میجر سنٹ جان صاحب اور انکے ساتھ دیگر چند افسرون کا ایک غول استرآباد کو ہرار سمت سے ہوکر روانہ ہونیکی تجویز ہوئی مگر اب اس طرف سے نہین جاوینگے - امیر صاحب کابل عنقریب ہرات کی طرف کوچ فرمانے والے ہین فقط +

بمبئی ۱۸ اگست۔ سکرٹری آف اسٹیٹ یعنی وزیر المملکت ہندوستان کی یہ رائے ہے کہ چونکہ وینولا میں مالگذاری میں تنگ حالی پائی جاتی ہے لہذا قلم و بمبئی میں علم و فن کاشتکاری کو جاری کرنے کی تجویز کا بالفعل ملتوی رکھنا لازم و لابد ہے۔ یہ تحقیقات کیجاوے کہ اس اثنا میں قلم و مدراس میں فنون زراعت جو جاری ہیں اسکے نتائج کیا ظاہر ہوئے۔ فقط۔

بمبئی ۱۸ اگست۔ جاماسپ صاحب ٹیچر آف ڈیری کے نزدیک بوسیلۂ تار کھربائی کے ایک خبر جو آئی اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جس روز ہماری افواج نے قندھار سے تحریک کی سو اسمیں مرض ہیضہ نے راستہ میں بڑا اپنا زور و غلبہ بتلایا ۱۶ ماہ حال کو مقام گاٹائی میں شاہی توپخانہ کے ڈرائیور جن بڑا بخار ہونے قفا کی عرصہ قندھار سے کوچ کئے ہوئے لشکر میں کل ۵ ولایت زد شخاص میں ایک خبر تھا اور دو دیسی سپاہی ہوئے۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ سنٹ پیٹرز برگ یعنے دار الحکومت روسیہ سے جو کوائف کرائیں ان کے دیکھنے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ وہاں بہت سی بارو جسکو نیہلیسٹ کے فقرہ الونچے دبا چھپا رکھا تھا ظاہر ہو لگ گئی ہے۔

لنڈن ۱۸ اگست۔ سر یونان کے معاہدے کے فیصلہ و تصفیہ میں جناب صفوت پاشا تیسرے کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

اسکندریہ ۱۸ اگست۔ صاحب بمبئی گرٹ کے ہمراہ کراچی سے بذریعہ تار برقی کے ایک خبر آئی اور اس سے یہ معلوم کرایا کہ میاوک نامی انگبوٹ کے مسٹر ڈیوس کی نسبت جو کیفیت معلوم ہوئی کہ وہ خوف شب میں مخمور و متوالی بنکر گم اور رفو چکر ہوگئے اور انکا لاشہ رود انڈس تیرتا ہوا نظر آیا اور مانند کتے کے گاڑ دیا گیا سو یہ سب صحیح و راست ہے اور اسمیں کچھ مبالغہ نہیں کیا گیا ہے۔

یعقوب آباد سے بذریعہ تار کھربائی کے ایک خبر آئی اور اس سے ایسا معلوم ہوا کہ ۱۴ ماہ اگست کو ۳۰ ردیسی پیدل رجمنٹ کے کیپتن باغ صاحب نے اپنا جوہر یعنے خودکشی کرلی افواہ اسی ہے کہ انہوں نے اپنے پر بذوق جہاد لی۔

معلوم ہو کہ یعقوب آباد کے بازار کے چودھری کے نسبت ۲۰ ہزار روپیہ کی مونہ بھرائی لینے کا اہتمام باندھا گیا ہے۔

رسید زر

ہم شکور ہے ان عنایت فرماؤں کا جنہوں نے زر مندرجہ ذیل قیمت اجرا منشور محمدی عطا فرمایا۔

جناب مولوی حاجی ثابت علی صاحب ساکن کندور	۵
" قاضی محمد عثمان صاحب ساکن مہاڑ	۴
" جناب ابراہیم صاحب ابن لطف اللہ صاحب پرکا بانکوٹ	۴
" منشی عبد الحمید صاحب السپکٹر انسپکشن ڈیپارٹمنٹ جلپائی گوڑی	۴
" میر خیرات علی صاحب ڈاکٹر ٹمکری ٹنگ	۴

مطبع بحر الاسلام بنگلور من چھپا

حلف جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب از کرشنا ضلع

حمد تعالیٰ جل جلالہ و صلوٰۃ محمد غالب

حمد تعالیٰ

نصر من اللہ و فتح قریب

بحمد اللہ و بمنہ ہے

ظہر یافت ایدون براہل صلیب

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بختام	با خاتم و بہر آمدہ منشور محمد	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت مبرور محمد
دیوان رسولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمد	توریت و ہم انجیل بر فرقان در تجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چہ اخبار ما مے تنکیثیان	کز و خوار اقوال تنکیث شد	نوشتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تنکیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تاریخ بہین وزبر بین	منشور محمدی مسلط

قیمت بلا اخذ اجرت ہذا مصولہ اکن نظر کفایت حضرات مشتریان ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اشتراکا منظور ہو سال قیمت پیشگی ہے

نوٹ خواندر بنا داد و ستد قیمت واجبا متعلق سا ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف ساکن عسکر منجلور کے ہی صاحبان ہم عازیہ قیمت

بوجہ مطبع آدہ ماشد جبری مطبع ہذا ہین ابلاغ فرمایا کرین مجاہدہ ابلاغ قیمت ما بعد کو بوجہ چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکے طاہون وہ اول ہی قیمت بھیجدین فقط

منشوی مولوی عبد الحق صاحب المتخلص بہ تحقیق

منشور محمدی کا دعوے	ہی ناطقہ بند مدعی کا	جو وقت ہوا ظہور اون کا	بت ہو گئے سب ذلیل و رسوا
انجیل سے ہی ہماری تقریر	توریت سے ہی ہماری تحریر	کیا مجھ سے انکے لکھ سکو مین	بے حصر ہین اور بعد و ہین
حیرت ہی مسیحی بہایون سے	منکر ہین رسول ہاشمی کے	ہین خاتم انبیا محمد	مقبول کبریا محمد
مضمون یہ کچھ تو بھائی سمجھو	سمجھو ان یکمیکٹ او لیھو	سردار جہان شفیع عالم	سالار جیوش نسل آدم
انجیل یہ دیتی ہی گواہے	سن لیجے اچھی ہے گواہی	ہی فارقلیط نام اون کا	توریت مین دیکھو شیلوا آیا
اعمال باب ۵ و درس ۳۴ تا ۳۹	یوحنا باب ۱۶ - درس ۷		پیدائش باب ۴۹ و درس ۱۰
جو شخص کہ دعوی نبوت	کرنے لگے کذب بولی صداقت	با اینہمہ بے دلیل تقریر	کرتے ہو بصد فریب تزویر
وہ قتل ہوا اور اس کے یاور	ہو جائینگے منتشر سراسر	ہے ہے یہہ تمہاری باد سبحی	بر باد ہے سن لو پادری جی
کب قتل ہوے نبی ہمارے	کب بھوشت گئے صحابہ اون کے	دنیا پہ اوبچ پکارتے ہو	مردار پہ ڈینگ مارتے ہو
مصلوب ہوے تمہارے عیسیٰ	چھوڑے ہین حواری اونکا پیچھا	این عشوہ ادا غرور تا کے	وین جلوہ نما سرور تا کی
متی باب ۲۶ - درس ۵	یوحنا باب ۰ - درس ۰		
عیسیٰ پہ بھائی تم نے لعنت	ای وای تمہاری عیسویت	دنیا کے ہین نام و کام فانی	اللہ باقی تمام فانی
گلاتیون - باب ۳ درس ۱۳			
توریت مین ہی نبی کا ذب	یچوانے پہ ہے ہوے راغب	یارب یارب یہ التجا ہے	مقصود و مراد و مدعا ہے
استثنا - باب ۱۳ - درس ۱ تا ۵			
حضرت نے ہماری کب یہ رغبت	دلوائی کہو جی ذی صداقت	ہو روز افزون محمدی دین	آمین آمین آمین آمین

بقیہ عیسائیون کے مقابل مین مسلمانون کے حاضر جوابیان	۲
محمدی تم لوگ ختنہ کیون نہین کرتے حالانکہ حضرت مسیح کا ختنہ ہوا ہے -	ہمارے رسول پر اعتراض بے سود ہے دیکھو (استثنا ۲۴ باب ورس) اب تا بجان تورات کو کیا رندی بازی کہوگے اور یوسف نجار جو مریم رحمۃ اللہ علیہا کو چپ کر چھوڑنا چاہا اونہی کیا بولوگے (متی ۱ باب ۱۹ -
عیسائی - ہم کو پولوس نے منع کیا -	عیسائی قرآن و حدیث کے رو سے وقت مجبوری کلمہ کفر کہنا جایز ہے اور شیعون کا تو فرض ہے -
محمدی - کیا پولوس کا درجہ حضرت عیسی سے بڑہ گیا حالانکہ حضرت عیسی فرماتے ہین کسی شاگرد کا درجہ اُستاد سے نہین بڑہ سکتا ہے (متی ۱۰ باب ۲۴)	محمدی آپکے پطرس صاحب نے تو بغیر جبر و اکراہ تین بار عیسی سے انکار کیا بلکہ برا بھی کہا - (متی ۲۶ باب ۶۹ و ۷۵) اور پولوس کا تقیہ آپکو بھول گیا کہ وہ صاحب بغرض حاجت کمائی کے لئے پھر ذاتون مین ملگئے (اول تیمتھیس ۹ باب ۲۰ و ۲۲) اور محمدیون کا شہید ہونا اور دین سے نہ پھرنا سب جانتے ہین اور حدیث شریف مین ہے لا تشرک باللہ وان قتلت وحرقت)
عیسائی تم لوگ ناپاک جانور سور وغیرہ کیون کھاتے ہو حالانکہ اونکی ممانعت کتب مقدسہ مین موجود ہے - (استثنا ۱۴ باب ۸) پیدائش ۷ باب ۲) احبار ۱۱ باب) یسعیاہ ۶۵ باب ۳ و ۴ وغیرہ)	عیسائی قرآن و حدیث کا حکم ہے کہ کلمہ گو کیسا ہی فاسق و بدکار ہو بشفاعت یا برحمت بخشا جاویگا -
عیسائی جب دل پاک ہو تو سب حلال ہے اور دل ناپاک ہو تو پاک بھی اوسکے حق مین ناپاک ہے -	محمدی جھوٹ ہی اور بہتان بلکہ یہہ آپکا عقیدہ ہے کہ عیسی کے کفارہ سے بخشش ہوگی (افسیون کا ۱ باب ۷ ورس) اسلام کے حدود قصاص دیکھو -
محمدی - کیا حضرت عیسی علیہ السلام بھی یہہ کھاتے تھے	عیسائی شراع محمدی کے بموجب سوائے خلاف افعال و اقوال مخصوصہ کے اور کچھہ فرض نہین -
عیسائی - نہین -	محمدی انجیل مین اتنا بھی نہین کہ اوسمین سوائے بپتسما اور سکرمنٹ کے کچھہ فرض نہین -
محمدی - پھر کیا اونکا دل ناپاک تھا اور تمہارا پاک ہے ذرا سوچکر جواب دو -	عیسائی قرآن و حدیث مین ہے کہ کوئی کیسا ہی گناہگار ہو مگر خلاف حکم مانے تو بخشا جاویگا -
عیسائی - عین عین عین - محمد نے طلاق کو جایز کہا ہے پھر جب طلاق جایز ہو نکاح اور رندی بازی مین کچھہ فرق نرہا -	محمدی یہہ تو مارٹین لوتھر صاحب کا قول ہی کہ فقط
محمدی جواز طلاق جب تورات مین موجود ہے تو	

ایمان رکھو اور کسی نیکی کی کچھ حاجت نہین (پادری بیدلی صاحب کی کتاب ترجمہ طامس انگلس صفحہ ۴۳) قرآن مین تو صاف ہی کہ حقوق عباد سے تو آدمی برگز نہین چھوٹ سکتا ہے حقوق اللہ وہ اللہ کے عدل و رحم پر موقوف ہے عذاب کرے تو عدل ہی بخشدے تو رحم ہی

عیسائی قرآن و حدیث کافرون اور منافقون پر جہاد و سختی سکھلاتے ہین -

محمدی توریت و صحف نے کیا یہہ نہین سکھلایا تمہارے قول سے اپنر بھی یہی اعتراض آیا - (گنتی ۲۱ باب (استثنا ۱ باب ۴) اور پطرس نے مسیح کے گرفتار کرنیوالون سے ایک کا کان تلوار سے اوڑا دیا (متی ۲۶ باب ۵۱ یوحنا ۱۸ باب ۱۰ - پطرس نے ذنا سے مقصود پر خیانت اور اوسکی جورو کو بد دعا سے مارڈالا (اعمال ۵ باب

عیسائی بقول تمہارے بجز اشخاص معدودہ کے سب مسلمان محمد کے خلیفہ اور اصحاب اور عشرہ مبشرہ تک بالکل فاسق اور دل مین کافر تھے -

محمدی نعوذ باللہ منہا مسیح کے شاگردون مین سے بہتروں کا پھر یاد نہین (یوحنا ۶ باب ۶۶) اور پولوس سے ایشیا والے عیسائی سبکا بھول گئے (۲ طمطاوس ۱ باب ۱۵ - اور ۴ باب ۱۰ و ۱۶) پھر جب عیسائیونکا اپنے نبی کے آگے یہہ حال ہوا بعد نبی کیا حال ہوگا اور بقول رومن کا تہلک سب پادری اور دین عیسوی کے خادم اور لارڈ بشپ اور لوہتر اور کالون بالکل منافق اور دل سے کافر تھے -

عیسائی - اگلے کتب مین جنت کا حال یون ہے کہ وہان کھانا پینا نہین اور قرآن نے اوسکے خلاف کہا

محمدی خود حضرت مسیح نے وعدہ کیا کہ جنت مین شیرہ انگور اپنے حواریون کے ساتھ پیونگا متی ۲۶ باب ۲۹ اب تم جھوٹے ہون یا معاذ اللہ مسیح -

عیسائی اگلے کتابون مین ہے کہ جنت مین مانند فرشتون کے ہونگے اور قرآن نے اوسکے خلاف جورو مرد ہونا تعلیم کیا -

محمدی فرشتون کے مانند ہین یعنے گناہ نہین کرتے نہ یہہ کہ زن و مرد نہین ہے مخنث ہین - ان کی

عیسائی قرآن نے بہشت کی صفت خلاف کتب سابقہ بیان کی

محمدی تم جھوٹے ہو دیکھو (پیدایش ۱۳ باب ۷ (مکاشفات ۲۳ باب و ۲۱ باب ۱۰ - ۲۵ و ۷ باب ۹)

عیسائی قرآن و حدیث کے مضمون آپس مین مختلف ہین دیکھو قرآن مین ہے کہ خدا نے آدم کو ایک دن مین بنایا اور حدیثون مین ہے کہ چالیس روز مین -

محمدی تورات و انجیل مین جو اختلافات ہین اگر لکھے جاوین تو بڑے بڑے دفترون مین نہ سماوین خصوصاً اسی باب مین پیدایش کے باب اور رس ۳۱ مین ہے کہ خدا نے زمین و آسمان کو چھ دن مین بنایا اور (۳۳ زبور ۹) مین ہے کہ وہ فقط ایک کن سے پیدا ہوگیا اب جو اوسکا جواب آپ دینگے وہی اوسکا جواب ہم دینگے -

عیسائی قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ آدم گنہگار اور بدایئون کا مجموعہ تھے اور محمدی پھر اونہی پاک بھی گنتے ہین -

محمدی آدم علیہ السلام تو بندہ تھے اگر اونمین کچھ برائی بھی ہوی تو خدانے معاف کردی مگر عیسی جو بقول تمہارے خود خدا تھے اور بدکارون مین گنے گئے (مرقس ۱۵ باب ۲۸) اونکا علاج کیا ہے ۵ مریضون کا بھلا کیا ذکر ہی یا مسیحا جبکہ خود ہو جائے بیمار۔

محمدی بہلا عیسی علیہ السلام کو تم کیسا جانتے ہو۔

عیسائی سب نبیون سے افضل اور بہتر کہ اونمین خدائی بھی تھی اور بندگی بھی اور نبیون مین فقط بندگی تھی

محمدی پھر تم جب عیسی کو سب سے بہتر بلکہ معبود اکبر جانتے ہین تو پھر اونکو ملعون کیون کہتے ہو۔

عیسائی ہم کبھی اونکو ملعون نہین کہتے۔

محمدی تم جھوٹے ہو دیکھو گلتیون کا ۳ باب ۱۳ ورس

عیسائی لعنت کے معنے تم نہین سمجھے۔

محمدی آپ ہی بیان کیجئے کہ آپکو لعنت کی بخوبی تحقیق ہے

عیسائی۔ لعنت سے یہان اور کچھ مراد ہے۔

محمدی لعنت سے سوا غضب الہی کے اور کچھ مراد نہین دیکھو رومیون ۱ باب ۱۸ ورس کہ اوسمین یہ عبارت موجود ہے۔ اب کہئے کہ ملعون اور مغضوب مین کیا فرق ہے اور ملعون و مغضوب ہونے مین کیا فوقیت آپنے سمجھی جو عیسی کو یہ خلعت بخشا۔

عیسائی عنین عنین عنین۔ تم کہتے ہو کہ محمد کو معراج ہوی اور آسمان پر گئے حالانکہ آسمان کا پھٹنا حکما کے نزدیک محالات سے ہے۔

محمدی تم کہتے ہو کہ عیسی علیہ السلام نے بپتسما کے وقت جب غوطہ کھا کر سر اوٹھایا اوسیوقت آسمان پھٹ گیا اور خدا کی روح کبوتر کی صورت مین ظاہر ہوی (لوقا ۳ باب ۲۲ و ۲۳) حالانکہ آسمان کا پھٹنا حکما کے نزدیک محالات سے ہے۔

محمدی کیون صاحب آپ حکیمون کے مذہب کو کیون سند پکڑتے ہین حالانکہ پولوس نے فرمایا ہی حکمت اس جہان کی خدا کے نزدیک حماقت ہی (قرنتیون کو ۳ باب ۱۹) پھر اوس سے سند لے کے انبیا کے معجزات پر اعتراض کرنا حماقت ہے یا نہین۔

عیسائی۔ عنین عنین عنین۔

محمدی کیون صاحب آپ کہتے ہین کہ آسمان پھٹنا محال ہی

عیسائی ہان ہان ہان۔

محمدی عیسا کے لئے کیون آسمان پھٹا کہ وہ خدا کے وہین جانیسے (مرقس ۱ باب ۱۰) یوحنا نے کیونکر دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھل گئے (مکاشفات یوحنا ۴ باب) طوفان کے وقت دریچہ آسمان کے کیون کھل گئے (پیدایش ۷ باب ۱۱)

عیسائی عنین عنین عنین۔

عیسائی معراج مین تمہارا کیا عقیدہ ہے۔

محمدی ہمارا عقیدہ یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیارے پہلے براق پر سوار ہوکر وشیلم کو گئے اور وہان سے پھر آسمان پر چڑہ گئے۔

عیسائی بہلا جسم خاکی جو چار عناصر سے مرکب ہو اوسکا آسمان پر چڑہنا کیونکر ممکن ہے۔

محمدی اوسیطرح ممکن ہے جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے ممکن تھا کہ وہ خدا کے داہنے جا بیٹھے۔

عیسائی حضرت عیسی کی اور محمد کی کہین برابری ہو سکتی ہی۔

محمدی بیشک ہو سکتی ہی کیونکہ حضرت عیسی خدا تھے اور محمد خدا کے بندے۔ باقی آیندہ۔

محمدی بیشک ہو سکتی ہی کیونکہ حضرت عیسی خدا تھے اور محمد خدا کے بندے۔ باقی آیندہ۔

بقیہ طریق النجات

پس جو کچھ جہان مین جاری ہوا اور جاری ہوگا وہ سب اوسمین مکتوب اور منقوش ہی ایسا کہ اس آنکھ سے دیکھہ سکتا اور یہہ خیال کیا جاوے کہ وہ لوح لکڑی کی ہے یا لوہی کی یا ہڈی کی اور وہ نوشتہ کاغذ یا پتھر کا ہے بلکہ لازم ہی کہ قطعاً تو اسکو سمجھہ رکھے کہ خدا کی لوح خلق کے لوح کے اور خدا کی کتاب خلق کی کتاب کے مشابہ نہین جیسا خدا کی ذات اور صفات خلق کی ذات اور صفات کے مشابہ نہین بلکہ اگر تجھے کسی ایسی مثال کی تلاش ہو جو اوسے تیری قریب الذہن کردیوے تو جان لے کہ ثبوت مقادیر کا لوح محفوظ مین ایسا ہی جیسا کلمات اور حروف قرآن کا ثبوت حافظ کی دماغ اور قلب مین ہوتا ہی کیونکہ وہ اسمین لکھی ہین حتی کہ جب وہ پڑہتا ہی تو انکو دیکھتا ہی لیکن اگر تو اوسکے دماغ کی تفتیش کرے تو ایک حرف بھی نہ دیکھیگا۔ پس اسطرح سمجھنا چاہئے کہ لوح محفوظ مین جمیع مقدرات اور مقتضیات خالق باکمال کی درج ہین انتہی کلام العبد پھر اکثر ہوا کرتا ہی کہ نفس ناطقہ اپنے اعمال خیر یا شر کو یاد کیا کرتا ہی اور اونکی جزا سزا کا متوقع رہتا ہے پس یہہ ایک اور وجہ اوسکی استقرار عمل کی ہی انتہی کلام صاحب حجۃ اللہ البالغہ مترجماً مستوعباً اب ظاہر ہوگیا کہ مسلمان گناہ کی حقیقت سے خوب واقف رہے ہان نصاریٰ نے البتہ ایک ایسا داغ سمجھا ہے کہ محض اتنا تسلیم کرلینے سے دہو جاتا ہے کہ مسیح پر گناہ ہی نہ گیا احادیث مین جو اکثر اعمال کو کفارہ گناہ کا لکھا ہے اوسسے صغایر مراد ہین نہ کبایر چنانچہ ہم آگے اسکی مفصل بحث لکھتے ہین اور محبت خاصان خدا سے بھی معاصی بعید نہین

خود انجیل مین لکھا ہے کہ جناب مسیح کو ایک عورت نے عطر لگا دیا اوسکے سب گناہ معاف ہوگئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مین خود فرمایا ہے ان تجتنبوا کبایر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم یعنے اگر کبیرہ گناہون سے بچتے رہوگے تو صغیرہ جہاز دینگے یعنے معاف کردینگے پس مراد سب حدیثون سے صغایر ہے اور کبیرہ سے عفو کردینا اگرچہ جایز ہے عقلاً کیونکہ خدا مالک مختار اور قادر مطلق ہے اور اصل حقیقت یہہ ہے کہ افعال الٰہی دینا اور آخرت مین دو قسم پر ہین ایک موافق عادت اللہ کے دوسری خرق عادت اللہ کا پس عفو مرتکب کبیرہ سے جو بے توبہ مرگیا اور عفو حقوق الناس سے جایز ہے بطور خرق عادت کے یعنے امکان عقلی اور نقلی ہے لیکن سنۃ الٰہی و عادت الٰہی اسپر جاری نہین ہے پس کوئی بڑی امید معافی کی نہین ہے ہان توبہ سے البتہ بہت امید ہے لیکن توبہ کا حال مطابق مذہب اسلام کے لینا چاہئے پس چنانچہ علمانے کہا ہے کہ توبہ ہر گناہ سے واجب ہے پس اگر گناہ درمیان خدا اور بندے کے ہی اور کسی آدمی کا حق متعلق نہین ہے تو اوس توبہ کے تین شرطین ہین ایک یہہ کہ اوس سے باز رہے دوسری یہہ کہ اوسکے کرنے پر نادم ہووے تیسری یہہ کہ عزم کرے کہ پھر اوسے ابد تک نکریگا پس ان تین شرطون مین اگر ایک بھی مفقود ہوگی تو توبہ صحیح نہوگے اور اگر حق العباد کا متعلق بھی ہو تو اوسکے چہار شرطین ہین تین یہی اور چوتھی یہہ کہ صاحب حق سے ابرا کرے یعنے ذمہ خالی کرے تو اگر مال ہو تو پھیر دیوے اور اگر حد قذف ہو تو اوسکو قادر کرے اوسپر یا عفو طلب کرے اور اگر غیبت ہو تو اسکا استحلال

کریوے اور جمیع گناہون سے توبہ کرے پھی اگر بعض گناہون کی سے توبہ کرے تو اوسکی توبہ صحیح ہے اوس گناہ سے اور باقی اوسپر باقی ہین الحاصل ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون نے خدا کی رحمت اور عدالت اور قدوسی کو انسان کی صفات کے ساتھہ مماثل سمجھا ہی حالانکہ مطابق ارشاد قرآن مجید کہ لیس کمثلہ شئی اوسکی صفات کی حقیقت اور ماہیت بنوع دیگر ہی پس اوسکی رحمت اور فضل کا ظہور ہے کہ جب تک احاط خطیات کا نہو اور حالت دین اور نوبت ختم کی نہ پہونچے تب تک گنہ گار مخلد فی النار رہنوگا اب جاننا چاہیے کہ ہر شریعت مین گناہ کے دو مرتبہ ٹھہرائی ہین ایک مرتبہ یہہ ہے کہ اعتقاد مین موافق ملت حقہ کے ہو اور عمل مین مخالفت کرے مثلاً بالیقین جانتا ہے کہ زنا اور سرقہ غصب مال غیر حرام ہی اور خوف عذاب کا بھی کرتا ہے الا بسبب غلبہ حجاب سمی یا طبعی کے اوس سے یہہ گناہ صدور ہوتی ہے اسکو فسق و فجور معصیت کہتے ہین چنانچہ اسکے واسطے آخرت مین عذاب منقطع کی وعید ہے اس واسطے کہ اسکا اعتقاد موافق ہونا رایگان نجاویگا دوسرا یہہ کہ اعتقاد مین ہی مخالفت کرے اور کسی چیز کو جو نفس الامر مین ثابت ہے خواہ الہیات سے ہو خواہ معاد سے خواہ شعایر الہیہ سے جیسے اوسکے کتب اور اسکے انبیا خواہ احکام متواترہ سے مشہورہ اوس دین سے انکار اور جحود کرے اس مرتبہ کا نام کفر اور زندقہ اور الحاد ہے اور اوسپر عذاب دایمی کے وعید کی ہی چنانچہ ان دونو مراتب کو اصطلاح اسلام مین یون بولا کرتے ہین کہ فاسق سدا دوزخ مین نرہے گا اور کافر ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہان موافقت ملت حقہ اور

اوسکے مخالفت مین غالباً نام اوسکا جو ملت حقہ پر قایم تھا اور نام اوسکے مخالف کا لیا ہے مثلاً زمانہ بنی اسرائیل مین یون ارشاد ہوا ہوگا کہ بنی اسرائیل کو عذاب دایمی ہنوگا اور غیر بنی اسرائیل کو دایمی ہوگا یا انجیل مین فرمایا ہوگا کہ حواری اور عیسائی کو عذاب دایمی ہنوگا اور غیر عیسائی کو دایمی ہوگا و نیز سمجھہ لینا چاہیئے کہ استباحت گناہ بغی گناہ کو مباح جاننا کفر ہی استباحت کے معنی یہہ ہین کہ دل مین خوف عذاب کا اوسپر باقی نرہے اور قبح اوسکا اعتقاد سے جاتا رہے اگرچہ جانا کرے کہ اس گناہ کو شرع مین حرام کہا ہے کیونکہ معنی استباحت کے مباح جاننا ہے نہ مباح کہنا چنانچہ آیات اور احادیث سے ان یونہی پایا جاتا ہے اور انکار اوسکی ورود حرمت کا شرع مین جیسا علماء ظاہر فرقہ کے سمجھتے ہین ضرور نہین ہی و نیز جاننا چاہیئے کہ اہل قبلہ کو اس مسئلہ مین اختلاف پڑ گیا بعض اہل قبلہ مرتکب کبیرہ غیر تایب کو وعید قطعی دایمی ثابت کرتے ہین جیسے معتزلہ اور خوارج فرق اتنا ہے کہ معتزلہ اوسکو دو منزلون کے درمیان بتاتے ہین اور خوارج اسکو کافر بتاتے ہین غرض ایمان سے بقول ہر دو خارج ہوگیا اور بعضے وعید قطعی منقطع ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ لایق معافی نہین ضرور عذاب ہوگا جیسے یشعریہ و یسلمیہ اور خالدی اور بعض اور یہ قول ضعیف جاہل کہتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ عصاتی کو اصلا عذاب نہوگا یہہ قول مرجیہ کا ہی خذلہم اللہ اونکی نسبت حدیث صحیح مین وارد ہے کہ دو فرقہ میری امت کے ہین جنکو اسلام سے کچھہ حصہ نملا ایک مرجیہ دوسرا قدریہ اور مذہب صحیح جو صحابہ اور

تابعین نے مشروط بیان کیا ہے اور جسکو ہم اہل سنت و
جماعت نے اختیار کیا ہے یہی ہے کہ مرتکب کبیرہ قابل
عفو کے ہی اگرچہ بے توبہ مرجاوے اور مانند مسلمانون
کے ہی نماز جنازہ اور استغفار اور اعانت بصدقات
اور میراث مین اور اسکے حق مین شفاعت پیمبر اور رحمت
الہی کا امیدوار رہنا چاہیے بلکہ یقین لانا چاہیے کہ
حق تعالی اپنی رحمت سے یا شفاعت پیمبر سے بعض مرتکبان
کبیرہ سے عفو فرماویگا گو بعض کو اُمین سے عذاب بھی
کریگا و نیز یقین کرنا چاہیے کہ جس بعض کو عذاب کریگا
اوسکا عذاب منقطع ہوگا کیونکہ عذاب ابدی خاصہ
کفر کا ہی کسی گناہ سے اوسکی مستوجب نہین ہوسکتے
لیکن ہمکو مدت عذاب کبایر معلوم نہین نہ یہہ معلوم ہی کہ
کون سا معذب ہوگا اور کونسا معاف اسیواسطے ہم
امیدوار بیم مین رہتے ہین اور امن اور یاس نہین
رکھتے چنانچہ یغفر ما دون ذلک لمن یشاء آیت
صریح بعض ہے اور کان اللہ غفورا رحیما کریما
سے قرآن مملو ہی اور احادیث مین حد تواتر سے زیاد
یہہ مضمون موجود ہی چنانچہ ریاض الصالحین کے باب
توبہ مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے
تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے
کہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہہ مسلم کی روایت ہے
اور یہہ بھی مسلم کی روایت ہے کہ ای عرب تم مین سے
کیسکا مثلاً اونٹ گم گیا تھا جسپر اوسکا کھانا اور پانی
تھا چنانچہ وہ دھونڈہ کرنا امید ہوگیا پھر ایک درخت
کے سایہ مین تھک کر سوگیا اور جگا تو اپنی سواری مع

کھانے پانی کی کمری پائی پس اونکو تمام لیا اور مارے خوشی
کے کہنے لگا کہ ای میرے خدا تو میرا بندہ ہے مین تیرا خدا ہون
یہہ مارے خوشی کے چوک گیا پس اپنی بندے کے توبہ سے خدا
اوس اونٹ والے سے زیادہ خوش ہوجاتا ہے چنانچہ
یہی یا قریب اسکی انجیل مین بھی موجود ہے پھر پانی والے
گوڈیہ کے مثال مین اور چونکہ احادیث وعد اور وعید دونون
پر دلالت کرتے ہین اور جمع بین المتناقضین محال ہے لہذا
تطبیق یون دی ہے کہ پہلے عذاب ہوویگا پھر ثواب سے
سرفراز ہوگا کیونکہ ثواب دیکر عذاب کرنا خلاف اجماع اور
خلاف حکمت اور خلاف کرم ہے اب مین حقیقت شفاعت
کے بیان کرے دیتا ہون جس سے مذہب اسلام مثل آفتاب
کے روشن ہوجاتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ کمال نفس مطلقہ
انسانی ایسی طاقت پیدا کریگا اور اپنی اتباع کے
نقوش ناقصہ کو اپنے اوسی پہلی وین لے لیویگا اور
انکا نقصان اوسکے کمال کے غلبہ مین کھینچ جاویگا
چنانچہ ہم مسلمانون کے نزدیک مسیح کی کفارہ اور فدیہ سے
بھی یہی شفاعت مراد ہے کہ اس سے صاف جرم نقصان
ہوجاتا ہے باقی اور عیسائیون کے بیان [illegible]
مدار اس شفاعت کا دو چیز ہے پہلے نفس کامل کی کمال
کو اپنا [illegible]
بعنایت [illegible]
کوشش اور سعی اور تلاش کے کیونکہ [illegible]
کا اپنا کمال حاصل کرلیتا ہے [illegible]
اتباع تک اس طور سے کہ [illegible]
اور کمال کے رنگ مین ظاہر کرے [illegible]

بھی اگر واقع ہوی ہو تو ثواب اور کمال نفس مسیحی کو حاصل
ہوا اور شہادت کا درجہ اون کو ملامت کے جبر نقصانات
مین اوسکا کیا اثر ہو سکتا ہے چنانچہ اسکے ثبوت دینے مین
مصنف طریق الحیات بھی حیران اور عاجز ہے اور اگر
یہہ کہا جاوے کہ اسی واسطے ہمنے الوہیت بھی خلط ملط کر دے
تاکہ ایسی قدرت ہو جاوے کہ امت کو وہ ثواب شامل ہو جاوے
تو مین کہتا ہون کہ اس صورت مین عدالت کا تقاضا بھی
پورا ہونا چاہیے کیونکہ اسکا مطلب یہہ ٹھہرا کہ خدا نے خود آدمی
کے بھیس مین آکر سزا اوٹھالے اور تقاضا تو تھا کہ خدا کا غضب
اور سزا کسی اور پر پڑتا اور خدا دیکھا کرتا نہ کہ خود تقاضا پورا
کرنے والا یعنے عدالت کا متقاضی اور فدیہ متحد ہو جاوین
پس اس سے بہتر اور صاف مذہب اسلام ہی ہوتا ہی
کہ الوہیت نے کمال محدود محصور بشری کو ایسا پھیلا
دیا محض اپنی قدرت کاملہ سے کہ اوس نے اپنی اتباع کے
نقصانات کو چھپا لیا اور ملک کے بھیس مین کر ڈالا پس
جیسے کفارہ مین قدرت کو یہہ آسان تھا ویسا ہی یہہ
بھی آسان ہے سر مو فرق نہین ہے بلکہ اوسکے مفاسد اور
اسکے خوبیان اظہر من الشمس ہین چنانچہ اسی بسط و احاطہ
دہی کو شریعت مین اذن شفاعت کہتے ہین اور عقیدہ
رکھتے ہین کہ شفاعت تو ہوگی لیکن اذن سے ہوگی
دوسری چیز جسپر مدار شفاعت ہی ہونا نفس ناطقہ کا ہی
اتباع اہل کمال سے کہ بدون ایمان اور صحت عقاید کے
محال ہے اس دوسرے امر کو شرع مین کہا ہے کہ کافر اور منافق
کی شفاعت نہین ہے چنانچہ ما کان للنبی والذین امنوا
ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی مین اور لا تصل

۸

علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ
ورسولہ مین مصرح ہی اور محققین فلاسفہ نے بھی معنی
شفاعت کی بھی بیان کئی ہین کہ حضرت واجب الوجود
عام الفیض ہے اوسمین بخل نہین قصور و کوتاہی جو کچھ ہے
وہ از جانب قابل ہے اور جاندہی کہ کسی فرد کو بمنجملہ افراد
کے قابلیت اخذ فیض بلا واسطہ کی اوس جناب سے نہو
لیکن قابلان دیگر نے فیض قبول کر سکتا ہو پس وہ قابل
متوسط ہوگا درمیان اوس فرد اور ذات عام الفیض
حق تعالی مثلاً یہہ صورت کہ آفتاب بجز اپنے مقابل کے
کیکو روشن نہین کر سکتا اور اس فیض آفتاب مین مقابل
شرط ہے اور بعض اشیا مثلاً سقف خانہ جو بلا واسطہ
مقابل آفتاب نہین ہو سکتے اخذ فیض ہذا سے محروم ہین
لیکن جب ایک طشت پانی سے بھر کر دھوپ مین رکھا
جاوے تو شعاع آفتاب کی صاف پانی سے جانب سقف منعکس
ہو جاویگی اور اس طور سے سقف بھی روشن ہو جائیگا
خلاصہ ارواح انبیا علیہم السلام کے مانند صاف پانی کے
جو دالہی کے وسایط واقع ہوی ہین اور جیسا صاف پانی شعاع
شمس کو بجانب سقف پہونچا دیتا ہے ایسا ہی یہہ ارواح
رحمت الہی کو عوام مومنین تک پہونچا دیتے ہین ہان
اخذ نور کی استعداد شرط ہے حتی کہ اگر سقف اخذ
و قبول نور کی استعداد مطلق نہین رکھتی تو صاف
پانی کے توسط سے بھی روشن نہوگی چنانچہ کافر کہ
اوسکی استعداد برباد ہو کر مطلق محروم ہو گیا ہی اور
مومنین بالانبیا مانند اوس سقف کے ہین جو مقابلہ
آفتاب سے محروم لیکن صاف پانی کے مقابلہ سے بھی امید ہے باقی آئندہ

پچیس سال کے عمر والے کو سرکار مین نوکری ملیگی

معلوم ہوا کہ سول پنشن کوڈ کے ۱۶۱ دفعہ کے قانون چہارم کے مطابق جناب گورنر جنرل انکونسل مدراس نے یہہ حکم کیا ہی کہ آیندہ جس شخص کی عمر ۲۵ سال سے نکلتی رہے اسکو سرکاری نوکری مین قبل از وصول حکم گورنمنٹ کے داخل نکرین - شمس الاخبار مدراس

امیر شیر علیخان کا قضا کرنا اور پھر زندہ ہونا

لاہور کے ایک ہمعصر وقایع نگار کو یہ افواہ پہونچی ہے کہ امیر شیر علیخان سابق والی افغانستان تا حال زندہ اور سلامت ہین اب تک وہان اجل کا لقمہ نہین ہوے حیرت سے جیتے جاگتے ہین اور مرو پر حرکتی کرنیوالے روسی لشکر کے ہمراہ ہین اور انہین کی ذات شریف سے حال مین کابل مین ہنگامہ عظیم برپا ہوا اور ایوب خان انکے وکیل ہین یہہ خبر ایک معتبر شخص کی زبانی معلوم ہوی

فوجی تبدلات

۱۳ ویں دیسی پیدل رجمنٹ مقیم جبل پور کو گیارہزن ڈیوٹی کے لئے میانمر کو روانہ ہونیکا حکم ہوا ہے اور اسکی جگہہ مین جبل پور کو کامٹی سے ایک دیسی پیدل رجمنٹ کو بھیر بنگاہ روانہ کرنے کے درباب کامٹی افسر کمانڈنگ کو حکم ہوا ہے - ۱۳ ویں دیسی رجمنٹ کے بھیر کو انکے وطن کو واپس ہونے کے لئے حکم ہوا ہے ۲۷ ویں دیسی پیدل رجمنٹ کے بوض جسکو کانپور پر جانیکا حکم ہوا ہے ویلور سے ۲۵ ویں دیسی پیدل کی ایک ونگ کو بلہاری پر روانہ ہونے کے واسطے حکم ہوا ہے اور اسکی بھیر بھی ونگ کے تعاقب مین عنقریب بلہاری کو جاویگی ۲۷ ویں دیسی پیدل رجمنٹ کی بھیر بنگاہ بالفعل بلہاری مین لائینون مین رہیگی - منہ

فرنگی کنڈہ سے ۲۵ ویں پیدل کا ویلور جانا

پوشیدہ نہو کہ ۲۱ ویں ماہ حال کو فرنگی کنڈہ سے ۲۵ ویں دیسی پیدل رجمنٹ کا ایک غول بذریعہ ایک افزودی ترین کے آوری اسٹیشن سے جانب ویلور روانہ ہوا غول مذکور مین ۵ دیسی افسران اور ۲۵۷ سپاہ اور ۲۰ کہار اور ۱۶۱ عورات اور ۲۰۴ بچے اور ۲ پنشن کے لڑکے اور ۳ گاؤ سفہ اور ایک گھوڑا آفسر کا تھا غول مذکور ماتحت میجر دی سی کاٹن صاحب کے تھا اور وہ اپنے ہذکور ترس سے جا ملنے کے لئے ویلور کو روانہ کیا گیا - منہ

تین مدراس کی دیسی رجمنٹون کا کابل کو روانہ ہونا -

افغانستان کو جانے کے لئے تین دیسی پیدل رجمنٹین یعنے پہلی اور چوتھی اور پندرہوین پلٹن منتخب ہوی ہے پہلی دیسی پیدل ریزولا سکندرآباد مین مقیم ہے اور چوتھی اور پندرہوین رجمنٹین بنگلور مین ہین - منہ

جنگ افغانستان پر جانیوالے آفسران

صاحب سول اند ملٹری گزٹ کا اظہار ہے کہ کچہری بیرو بنجات کے مسٹر ہنری ڈورنڈ صاحب و محمد حیات خان صاحب سی ایس آئی - اسسٹانٹ کمشنر پنجاب و قاضی اسلم خان پنجاب اور محمد افضل خان کا لاچی دفتر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان یہہ تمام جنرل رابرٹ کی فوج کے ہمراہ مقرر کئے گئے ہین - فقط منہ -

اسکندریہ ۲۲ ستمبر - مصر مین نئے وزرا مقرر ہوے ہین جنکے صدر نشین ریاض پاشا ہین -

لندن ۲۲ ستمبر - سٹی وایو یعنے شاہ زولو مانند اسیر کے کیپ ٹون کو روانہ کیا گیا ہے - سرگارنٹ اولسلی صاحب نے یہہ معلوم کرایا ہے کہ روساے زولو لینڈ شرایط صلح پر دستخط ثبت کر چکے ہین - زولو لینڈ خود مختار ممالک پر تقسیم کر دیا جائیگا اور اس مین دو انگریزی رزیڈنٹ مقرر ہونگے - زولو لینڈ مین ہتیار لے آنیکی ممانعت ہے -

لندن - ۲۲ ستمبر - ترکستان گزٹ کے مطالعہ سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ماہ جولائی مین تقی ترکمانون کا ایک لشکر مرو کو آیا اور روسیون سے مقابلہ و مجادلہ کرنے کے لئے اُس نے وہان کے ترکمانون سے امداد طلب کی اور مرو کے نصف حصہ ترکمانیون نے مدد و کمک دینے کی بابت اقرار کیا اور باقی دوسرے ترکمانی اشخاص نے بوجہ دوستی اہل روس کے ترکمانیون کی امداد اور دستگیری سے انکار کیا -

کلکتہ ۲۵ ستمبر - لندی کوتل مین مرض ہیضہ بڑے زور و شور سے نمایان ہوا ہے - توپخانہ کے کپتان گریوس صاحب اور اسسٹانٹ کمشنر مسٹر برک صاحب نے قضا کی ہے ۹ ویں رجمنٹ کو ہری سنگ - کبطرف واپس ہونیکا حکم ہوا ہے - کابل کے بدمعاش لوگ گندمک اور لندی کوتل کے درمیان رہنے والی اقوام کو ہمارے پر برانگیختہ ہونیکی ترغیب دے رہے ہین -

شملہ ۲۴ ستمبر - کارایتہ کے قریب تاربرقی کے اسباب کی حفاظت کرنے والے سپاہ انگریزی کے بدرقہ پر جس جماعت نے کہ یورش کی سو اسمین نصف حصہ قوم مغل اور نصف حصہ خود مختار غلزایون کا رہنا معلوم دیتا ہے پہلے بار جماعت مذکور بدرقہ انگریزی کے ساتھ مثل دوستون کے بات چیت کرنا شروع کر کے اسمین آشامل ہو گئے اور بعد ازان یکایکی بدرقہ سپاہ کو محاصرہ کر لیکر اپنے چاقون سے یورش کر کے ۸ سپاہیون اور ۱۸ خچر بانون اور اور دو ہندون کا قتل کیا اور خچرون کو ہانک کر لے چلے گئے اور بعد کو ۲۰ ویں ہیلانڈرس کی جماعت نے جبکہ انکا تعاقب کیا تو انکے ساتھ ہونے مین انکو بہت دیری ہوی - جنرل بیکر شتر گردن کے اوس طرف آج صبح کو پیش قدمی کرنا معلوم دیتا ہے -

شملہ ۲۷ ستمبر - کابل کے جانب سے آئی ہوئین کوایف سے ایسا واضح ہوتا ہے کہ امیر صاحب کابل نے اپنے سرداروں کو حکم کیا ہے کہ صاحبان انگریز کی پیش قدمی کو روکین قوم مہمند کی خفیف سی جمعیت جو لال پورہ سے چند میل کے فاصلہ پر اکہٹا ہوی تھی سو متفرق کی گئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ کابل پر جانیوالی جنگی فوج کا اخیر حصہ علی خیل سے دوشنبہ کو تحریک کریگا - منہ

شملہ ۲۸ ستمبر - امیر کابل معہ اپنے فرزند سردار یحیی خان اور داؤد شاہ اور مصاحبین کے جنکا شمار ۴۵ کا ہے ساتھ بدرقہ فوج تعدادی قریب ۲ صد سپاہ کے کل شنبہ کے روز کشتی مین جنرل بیکر

کے خیمہ گاہ مین داخل ہوے امیر موصوف نے داخل خیمہ گاہ مذکور ہونے سے پیشتر جنرل صدر سے یہہ بات دریافت کی تھی کہ آیا وہ اپنے سے ملاقی ہونگے۔ جنرل رابرٹ آج کے روز شتر گردن سے معہ ۹ ویں لیانسرس پانچوین پنجاب کیاولری ۹۳ ویں ہیلانڈرس کے کشی نامی مقام کو روانہ ہونگے۔

معلوم ہوتا ہے کہ شہر کابل مین ہر چہار طرف ایک ہنگامہ سا پھیلا ہوا ہے وہان کوئی حاکم وغیرہ نہین ہے شہر مذکور کے دروازے بند کر دئے گئے ہین۔ یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ خان غلزائی بھی امیر کابل کے ہمراہ کمپ انگریزیہ مین آگئے ہین

بمبئی ۲۹ ستمبر۔ کوئٹہ سے ایک مخصوص تار برقی جو مخبر ٹیمس آف انڈیہ کو آئی سو اس سے واضح ہوتا ہے کہ قلات غلزائی کو جانے والی برگیڈ مین مابقی برگیڈ شاہی اسپی توپخانہ جات شامل ہو چکی تیسرے رجمنٹ گورکھہ کو پھر قندہار پر واپس آجانیکا حکم ملا ہے پہلی گراندیر اور ۱۹ ویں رجمنٹ کو دونو مین نامی مقام سے انگر قابض پشین ہو جانیکے لئے حکم دیا گیا ہے۔ بجز دھیما ہونے سامان رسد کے دوسری فوج تحریک کریگی ۵ ویں رجمنٹ بھی شاید دوسرے اور ایک برگیڈ کے لئے آتی ہے۔

گو شک پر پیشقدمی ہونا معلوم دیتا ہے غزنی پر پیش قدمی ہونیکی جو افواہ مشہور ہوی ہے سو وہ غیر صحیح ہے۔

ہر ایک شی جلدی کے ساتھہ اس غرض سے تیار ہو رہی ہے کہ اگر ہرات پر چڑہائی کرنی ممکن ہو یا لابدی ہو تو ایسا ہی کرین۔ زمیندار سے آئی ہوی کوایف سے ظاہر ہوتا ہے کہ یعقوب خان کا حاکم ہنوز بڑی دشواری مین پڑا ہوا ہے ہرات سے آئی ہوین کوایف سے وہ بات ثبوت کو پہونچتی ہے جو ایوب خان نے اپنے بہائی کو تحریر کی سوا ازین ایران کے ایجنٹ کی بات کا بھی اثبات ہوتا ہی اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت انگلیہ اور یعقوب خان کے باہمی عہدنامہ گندامک پر دستخط ہونے کے روز روسی کاروان جو ہرات کو آتا تھا دریولا بوقوع آئے ہوے تمامی ہنگامون مین روسیون کی ہی سب اشتعالک ہے۔ منہ

شملہ ۲۹ ستمبر۔ اغلب ہے کہ جنرل رابرٹس صاحب کابل کو ایک اشتہار اس مضمون کا روانہ کرینگے کہ لشکر انگریزی کابل پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھ رہا ہی لہذا اُن لوگ کو جو دوست ہون اور رزیدنسی پر حملہ کرنے اور اسکو اور شہر کو لوٹنے کے کام مین شریک ہنوے ہون یہہ ایما کیا جاتا ہی کہ وے اپنی اور اپنے بیبیون اور بچون کی حفاظت و سلامتی کو درباب فی الفور بندوبست کرلین اشتہار ہذا کے پہنچنے کے بعد اُن لوگ کی نسبت جو اندرون شہر یا اسکے متصل مسلح پائے جاوین تو وہی سلوک کیا جائیگا جو دشمن کے ساتھہ کیا جاتا ہے۔ عدۃ الاخبار۔

اندیشۂ جنگ برما

ایک مراسلہ آمدہ رنگون مورخہ ۱۰ ستمبر مین ماہ روان ہے یہہ واضح

ہوا کہ کرنل بچھر بروں صاحب رزیڈنسی کو چھوڑ کر واپس آگئے اور اکنون چیف کمشنر برٹش برما کے ساتھ شہر پروم مین موجود ہین شاہ برما کی حالت جناب گورنر جنرل سے بیان کرنے اور آیندہ اسکی بابت کس آئین سے پیش آنا اور کیا کرنا سو مقدمہ کے ارباب مشورت و بندوبست کرنے کے لئے اغلب ہے کہ عنقریب انکا شملہ جانا ہوگا - مدیر لندن ٹیمس کو یہہ یقین ہے کہ شاہ تھیبا کے ساتھ جنگ ہوگی اس لئے اُس نے ایک خاص مراسلہ نگار کو رنگون روانہ کیا ہے - نئے ولایتی سپاہ کو قواعد سیکھتے ہوئے دیکھکر بعضمان یہہ کہتے ہین کہ ہمارے بادشاہ عالیجاہ مالک کنور سیم وزر کے خوف و دہشت سے اہل انگریز رنگون مین چھوکرون کو جنگی قواعد سکھلاتے ہین اور اُنسے فوج مین بھرتی کئے ہین - جنگ کا ساہنار ہے سے روبی اور ویلڈ سوان نامی جنگی سفینون کو رودمین ٹھہرنے کے لئے ہدایت ہوئی ہے - خبر ہے کہ بریمان جنگ کرنے کی تیاریون مین سرگرم ہین اور تمام ملک مین بڑی کھلبلی مچی ہے - شاہ تھیبا کا پدر مدبر اور برادر اندیش تھا - لیکن شاہ صدر برا بیوقوف اور کوتہ اندیش ہی اور ماتھون سے گنے کھایا چاہتا ہے - منہ

لارڈ لٹن کی گریہ وزاری

شملہ سے مدیر انڈین مرر کو ایک نامہ نگار صداقت شعار نے یہہ تحریر کیا ہے کہ کابل مین سفارت سرکار انگریزی کے مظلوم مارے جانے کی خبر حیرت اثر سنکر لارڈ لٹن صاحب نے زار زار رویا اور اشک کا دریا بہایا - منہ

آزادی مراسلہ نگار

مدیر بمبئی گزٹ نے پریس کمشنر سے یہہ دریافت کیا کہ مطابع

۱۲ آزاد کے نامہ نگارون کو کب آزادی حاصل ہوگی اور وہ روک وٹوک اور قید جو اُنپر لگایا گیا ہے کب اُٹھیگا کمشنر صدر نے بذریعہ تار اُسکے جواب مین یہہ معلوم کرایا کہ اغلب ہے کہ جنرل رابرٹس کابل پر قبضہ کیا بعد اور چنبر کی طولانی مین اُسکی آمد و رفت کے وسایل کامل ہوے پر مذکور روک وٹوک اور قید ایک قلم اُٹھہ جائیگا - منہ

ہنگامہ رمپا

خبر ہے کہ غرہ ماہ حال کی شب کو گنجام پولیس کی ایک جماعت نے کیپتن مریدیت صاحب کے ماتحت بلوایان رمپا کی ایک گروہ پر شبخون کرکے دو نفر کو ہلاک کیا اور تھوڑون کو گھایل - گروہ مذکور مقام جدانگی مین جمپا پدیا نامی ایک سرخیل کے ساتھ مقیم تھی اور اُسکے گیارہ ضرب رفیل برقندازان پولیس کے ہاتھ گئے تامندو راجو چندرایا کا نایب ہی تادی پلی نامی ایک قریہ واقع ضلع راکیلی کو جلا پھوک دیا کہتے ہین کہ متعید ارمیتر سیلون صاحب کی جماعت مین شریک ہوا ہے - کایارا ورناتا درم مین برقندازان پولیس کی بھاری جماعتین متعین ہین مقام جدانگی مین میجر ینگ صاحب کے ماتحت فوج کی ایک جماعت موجود ہے ساماگدا ہین بھی پولیس متعین ہی پولیس مین بھرتی کرنے کے لئے آدمیان میسر نہین ہوتے ہین لہذا بہت سے جوانون کی جاے جو امراض وغیرہ سے مرگئے اب تک خالی پڑی ہے

دفتر ہندی

خبر ہے کہ روسا ے دیسی اپنے دفتر کو ہندی لپی مین رکھنے کے درباب کوشش کر رہے ہین - ہمارا جے پور اور دیگر روسا اس تبدیلی کی جمعہ داری کرتے ہین - فقط منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ وفتح قریب

بشارت باد مومنوں کو

بحمد اللہ و منہ جاری ہے

ظفر یافت ایدون راہل صلیب

نصر من اللہ و فتح قریب

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ مختوم بخاتم — باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ — توبینہ بلا توریہ انجیل تبجیل — گویان صفت و سیرت مبرو محمد

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع — توقیع خط آیت منشور محمدؐ — توریت و ہم انجیل بر اقران تجیل — چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

چہ اخبار ماحی تثلیثیان — کز و خوار اقوال تثلیث شد — نوشتم سن عیسوی ہاین چنین — کہ بطلان ابطال تثلیث شد

برہان متین دین حق را — منشور محمدی ہست ضابط — تاریخ بہ بین وزبر و تین — منشور محمدی مسلط

۱۲۹۶

قیمت لالہ اجناد بدلع خصوصیہ اکہ بنظر کفایت حضرات مشتریان ہو جز اجزہ ان دین محمدی کو نشر اسکا منظور ہوا رمان قیمت پیشگی سے انشاء فرمائین نوشتہ خواندہ در باد و مستند قیمت واجزا متعلق ساتھ ناظم مطبع الموسوم بہ محمد شریف کن معسکر بنگلور کے صاحبان ہم عالیزر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا روبرو حسب مرضی مطبع بدامین اجزاء فرمایا کرین معاہدہ ابلاغ قیمت ما بعد کو لوجہ ہا نخواہد دیدہ ہوئین گی تا جو اس کے طالب ہون وہ اول وہلہی قیمت سے سرفراز فرمائین

مثنوی مولوی نیاز علی صاحب مدرس مدرسۂ جہنگ

حمد خدا میں نغمہ سرا ہو زبان مری — توحید حق ہین ہے مری دلکو تو اگہی — حق کا رسول نور ہین دلکو قرار ہی — پھر ختم انبیاء پہ دلم جان جانا ہی

تثلیث کی عقیدہ کا ہوتا ہی ہیچ یاں — پوشیدہ کیا ہی کچھ نہین کہتا ہون عیان — کیا اعتقاد ہی ہے نصارا کی قوم کا — کہتے ہین وہ کہ ہو گیا ہی تین اک خدا

ہی ناب ایک یا دو یا سہ روح یا تین — ان ماؤن کے عقل حیرت ہی ہی لمحہ بہ لمحہ — اک کہ کر ہین کہ تین ہی اور ایک تین ہی

کیا جرء ہو سکے ہے کل کے برابر کبھی نہین — نقطہ کو خط کسی نے کہا ہی نہین نہین — کہتے ہین گر یہ عقل سے باہر ہی بات ہی — پر کیا کرین کہ حرص ہی پر نجات ہی

مجبور کہ نہین یہ نصارا کا زعم ہی — عیسی مسیح عقل سے باہر وہ کیون کہو — چونکہ کہا ہی آپ نے توحید ہی بہتری

حقنی کہا تھا موسی کو مین ہون خدا ترا — میری حضور تیرا ہنود دوسرا خدا — عیسی کا جسم ہی تو خدا کیون اسے کہو

علم خدا بسیط ہے ہر ایک جا ہی ہے — عیسی مسیح وقت قیامت بخا ہی ہے — انصاف کر کے ذالو ذرہ اسپہ یا نظر

قدرت خدا کو ہی نہین عیسی مسیح کو — مرقس کے باب سولہین سے چالیسوین تک پڑھو — عیسی کو موت کہتے ہو الحاد ہین اثر

گہم مسیح مین تم کہتے ہو عیسی پیارا — بد راہ گناہ خلق کے پھر کیون خدا ہوا — ثرما داس سے اور اسے مت خدا کہو

یحیی اکابن مریدوہ پر روحین بسط تھا — پسر خدا ہی عیسی کہو وجہ ہو کیا — بخبر کے شہر سے کرین ہجرت جبکہ ضط آ

موسم پیر کیون نہ ثمر تو نو دیدہ ہو — لعنت ہو تجھپہ ایسے رہے بے ثمر سدا — ہوا حتیاج کھانیکی جسکو خدا ہو کب

ایخیل آیوحنا مین مرقس کے ہی بیان — عیسی کو قتل کرنا جو چاہا یہود نے — پھر کشف اسکا ہنکہ مسیحا نہ ہو گیا

بتا پاکہ مزاہیمین کچھ خوف ہو گیا

متیزی دیدہ شش آئی جناب پر	کہنے لگے جو دیکھ کے صاف یہ خبر
یعنی کہ نفس مرے محمد و نشتا پر گ	تم جاگتو ہو بیچ ہو کام ہے یہ گ
گر کر زمین پہ اور پھر کرنے لگے دعا	ساغر یہ مجھ سے پھر دی آدو بخشی کرا
لیکن تیری چاہیے بن تیری چاہیے	یعنے کہ جیسا تو نے چاہا سو ویسا ہی
دیکھو تمکو اسمین عوض ہے اجر خوب صفو	انصاف یہی فیصلہ اس کا کرو
کیا ہوشی منافی شان خدا نہین	بل جن و مرگ ذات خدا پر روا نہین
باقی رہی نرکھنہ بھی لوہیت مسیح	تثلیث کا عقیدہ بھی باطل ہوا صحیح
عیسیٰ مسیح پاک خدا کر رسول ہین	خود تو خدا نہین پہ خدا کی قبول ہین

مباحثہ ہندو و مسلمان و یہودی و نصارا باہم در تحقیق دین متین خاتم المرسلین علیہم السلام بریدیا

ایک عیسائی پادری کہین وعظ فرماتے تھے اور لوگون کو مسایل تثلیث و الحاد سناتے تھے کہ اسمین ایک مسلمان بھی کو چیر کر آگیا اور کہا کہ ای صاحب کیا کہتے ہو اور کیا سمجھاتے ہو مجھ سے تو بولو۔

پادری عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے داؤد کے تخت کا وارث اوسپر ایمان لانے سے نجات ہے۔

مسلمان ۔ بھلا وہ خدا کا بیٹا کیونکر ہوا صاحب تمہاری متی کی انجیل کے شروع مین تو ایسا لکھا ہوا ہے کہ نسب نامہ یسوع مسیح داؤد اور ابرہام کے بیٹے کا پھر جب وہ داؤد کا بیٹا ہوا تو خدا کی فرزندی اسکو کیونکر حاصل ہوگی۔

پادری نہین صاحب عیسیٰ کی ماں روح القدس سے حامل ہوی تھی۔

مسلمان واہ صاحب وہ تو یوسف بڑھی کہ جو دعوے کچھ روح القدس کے جورو نہ تھے۔

پادری اس بات سے بہت ناک بھوں چڑھا کر بولا

بگڑ کر بولا کہ یوسف کی جورو تھے مگر اوس نے اوس سے جماع نہین کیا تھا اور وہ قبل جماع کے حاملہ ہو گئی۔

مسلمان واہ صاحب جب اوسکی جورو ہوی تو شکل گزرا کرتی ہے کہ اوس سے جماع نکیا ہو یہ بھی کوئی بات ہے کیا وہ نامرد تھوڑا تھا۔

پادری صاحب دق ہو کر بولے ہان اوس سے جماع نہین ہوا تھا اور قبل جماع کے وہ حاملہ ہوی چنانچہ دیکھو متی کے پہلے باب مین ہی کہ مسیح کی پیدایش یون ہی کہ جب اوسکی ماں مریم کی یوسف کے ساتھ منگنی ہوی تھی انکے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی

مسلمان اجی پادری صاحب ذرا ہوش سنبھال کر بات کیجئے اور دیکھیے لغزش نکھائے ایسا ہو کہ اوندھے منہہ اندھیرے مین گر پڑے۔

پادری اجی صاحب مین بہت سنبھل کر بات کرتا ہون

مسلمان تو اب تمارے تقریر سے معلوم ہوا کہ مسیح یوسف کا نطفہ نہین اوسکے نسب مین داخل نہین۔

پادری ہان بیشک مسیح یوسف کا نطفہ نہین اور اوسکے نسب مین داخل نہین۔

مسلمان دیکھو اپنے اقرار سے بدل نجانا اور اپنی بات بھول نجانا۔

پادری نہین مین اس بات سے کبھی نہ بدلونگا مسلمانی آپ لوگون کو گوارا ہو تو ہو اچھا مین ایک بات پوچھتا ہون جب عیسیٰ یوسف کا بیٹا نہ ٹھہرا تو داؤد کے اولاد مین کیونکر داخل ہوگا اور داؤد کے تخت کا وارث کیطرح ہوگا البتہ اسکی تثلیث و الوہیت نہین تو قرار دیجیے داؤد

اوسکو کیا کام اور پھر جب عیسیٰ یوسف کا بیٹا نہ ٹھہرا تو متی کا سب نسب نامہ غلط ہو گیا اُسکے بیان کرنے سے کیا حاصل ہوا ناحق اوقات خراب گئے ایک جرہی کے نسب نامہ بیان کرنیسے کیا ثمرہ ملا۔

پادری صاحب چپ ہو کر حیران ہو گئے اور اِدہر اودہر تکنے لگے پھر جہت سے متی کی انجیل کا لکر بولے سنو صاحبو مین ایک بشارت عیسیٰ کی سُناتا ہون اور پہلا باب متی کا پڑہنے لگے ۱۹ تب اُسکے شوہر نے یعنے مریم کو چاہا کہ اوسے چپکے سے چھوڑ دے ۲۰ پھر جب اُنکے سوچ مین تھا تو خداوند کے فرشتے نے اوسپر خواب مین ظاہر ہو کے کہا ای یوسف داؤد کے بیٹے اپنی جورو مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اوسمین پیدا ہوا روح القدس سے ہی اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یسوع رکھے گا کیونکہ وہ لوگون کو اونکے گناہون سے بچا ویگا پس یہ سب ہوا تا کہ جو خداوند نے نبی کے معرفت کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوئیل رکھینگے جسکا ترجمہ یہ ہے خدا ہمارے ساتھ تب یوسف نے سوتے سے اوٹھکر جیسا خداوند کے فرشتے نے اوسے فرمایا تھا کیا اُٹھکر یہہ پڑہکر پادری صاحب فرمانے لگے دیکھو اگلے پیغمبرون نے کیسی عیسیٰ کی بشارت دی ہے اور تم لوگ کیسے سخت دل اور منکر مزاج ہو کہ انکی نہین مانتے۔

مسلمان واہ اولٹے چور کوتوال ڈانڈے اجی حضرت پادری صاحب ذرا ہوش سنبھالو ہم تو حضرت عیسیٰ کو بن باپ کا پیدا ہوا نبی اللہ جانتے ہین اور تم ہی اُسکے منکر ہو کہ اوسکو یوسف بڑہی کا بیٹا ٹھہراتے ہو اور ناحق داؤد کے اولاد مین داخل کئے دیتے ہو اور دیکھو تمہارا قول اسی عبارت سے غلط ہو گیا اس لئے کہ جیسا فرشتے نے کہا کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے تو یسوع یوسف کا بیٹا نہ ٹھہرا جب یہہ ثابت ہوا تو آپ داؤد کا وارث اوسے کیون کہتے ہین یہہ بھی غلطی آپکی ہے دوسری غلطی یہ ہے کہ آپ جو ابھی پڑہے کہ نبی نے بشارت دی ہے کہ اسکا نام عمانوئیل ہے تو آپکے یسوع کا نام عمانوئیل نہ تھا خود آپکی زبان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا نام یسوع تھا پھر وہ بشارت یسوع کی کیونکر ہوئی اسمین ایک شخص بول اٹھا صاحب یہہ خواب بھی غلط معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ نبی نے تو بشارت مین کہا تھا کہ اوسکا نام عمانوئیل ہوگا اور فرشتہ کہہ گیا کہ اوسکا نام تو یسوع رکھے گا یہہ کیسا فرشتہ تھا کہ نبی کے خلاف کہہ گیا اسمین ایک صاحب بول اٹھے اجی حضرت پادری صاحب شاید اون نبی ہی کی غلطی ہوگی یا آپ نے کسی اور کی بشارت اپنے یسوع پر جمالئے پھر ایک صاحب بولے غرض بہر حلول یہہ خواب قابل اعتبار نرہا کہ نبی کی بشارت کے خلاف نکلا اسمین ایک ہندو پنڈت کھڑا تھا وہ بولا مجھے ایسا گمان ہوتا ہے کہ جب یوسف بڑہئی نے دیکھا کہ میری جورو زنا سے حاملہ ہوئی اوسے چھوڑنا چاہا جیسا ابھی پادری صاحب نے پڑہ سُنایا تو اُسکے خیال مین آیا کہ اسمین میری بڑی بدنامی اور ذلت ہے اسلئے اوس نے یہہ خواب جھوٹ بنا لیا تا کہ لوگون مین اوسکی اور اوسکے فرزند کی عزت بچاوے اور اوسکی جورو بھی ذلیل نہو۔ اور یہہ گمان ہرا بہت قوی ہے اس لئے کہ یوسف کے سوا اور کوئی یہہ خواب دیکھتا تو

بیشک ہمکو یقین ہوتا کہ یہہ سچا ہوگا مگر نہ دیوسف نے جو یہہ
کہا تو اسمین بہت بدگمانی کی جگہہ ہے اس لئے کہ قول
صاحب غرض کا معتبر نہین ہوتا - باطل است انچہ مدعی گوید
اسمین مسلمان نے کہا ہان یوسف کہہ صاحب الہام بھی نہین
کیون پادری صاحب کیا یوسف صاحب الہام ہی پادری
صاحب نے کہا نہین سب لوگ بولنے لگے پھر یوسف کے
خواب کا کیا اعتبار پادری صاحب یہہ سنکر نہایت گھبرے
ہوگئے اور حیرت سے بغلین جھانک رہے تھے کہ اسمین
ایک یہودی حسن اتفاق سے ادہر آ نکلا اور اُسنے کہا کہ
اے پادری تمنے کیا بشارت پڑہی ذرا مجھے بھی سنا و پادری
صاحب عبارت مذکورہ بالا پڑہ کر سنائی اوسنے کہا واہ وا
قربان جائے آپکی لغت دانی کے بھلا اس بشارت مین
آپنے کنواری کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے پادری صاحب بولے
علماء کا یہودی نے کہا علماء کا ترجمہ کنواری نہین ہے علماء
مونث ہی علیم کا اور علیم کی معنی مرد جوان اسی طرح علماء
کی معنی عورت جوان بالغہ قابل صحبت و لایق مباشرت
و مجامعت ہی اُسکے ترجمہ مین آپ بکارت تن بیاہی جو
کہتے ہین یہہ ویسی ہی بات ہی کہ ایک بڑہی کے بچے
مشتبہ النسب کو روح القدس کا فرزند ٹھہرائے دیتے
ہین اسمین پادری صاحب بہت غصہ مین بھر گئے اور منہہ
لال پیلا کرکے یہودی نے کہا غصے مت ہو تمہارے یسوع
نے تو کہا ہی کہ اگر کوئی تجھے ایک طمانچہ مارے تو دوسرا
گال بھی اوسکے سامنے کردے کہ وہ اسپر بھی ایک طمانچہ
مارلے آپ تو بیغیر طمانچہ فقط بات مین اتنے لال پیلے ہوتے
ہین افسوس ہے کہ یسوع کا نام لیتے ہو اور انکا کام نہین کرتے

سنو پادری صاحب تمہیل کے سفر اول مین ۱۷ باب
ورس ۳۳ مین علم آیا ہی اور وہان جوان جوردا اور بالغ
کے معنے لئے گئے ہین پادری صاحب یہودی پر غصہ ہوکر
فرمانے لگے تو جھوٹا ہے یہودی نے کہا تو جھوٹا اور تیرا یسوع
فرضی جھوٹا اور تیرا خدا فرضی جھوٹا اور تیری کتاب جھوٹی
ارے دائی کے سامنے پیٹ چھپاتا ہے اگر وہ کتاب کہین
ہوتی تو مین ابھی بتا دیتا اسمین ایک صاحب دورے
اور سامنے کی دوکان سے عہد عتیق کا مجموعہ اوٹھا لائے
اور ورس مذکورہ پڑہ سنائے جب تو یہودی نے اونکے
آگے تھوک دیا اور کہا کیون اب کہو تم جھوٹے ہو یا مین -
پادری صاحب کو کچھہ جواب بن نہ پڑا چپ ہوگئے اسمین
مسلمان نے آگے بڑہکر یہودی سے پوچھا بھلا صاحب یہہ
جھگڑا تو جانے دو مگر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ آپنے عیسائی
کے یسوع کو اور اُنکے خدا کو اور اون کے کتاب کو کس لئے
جھوٹا کہا یہہ تو آپکی بھی زیادتی ہی یہودی نے کہا اجی
مینے تو ابھی کچھہ بھی نہین کہا ہے ابھی اور بولونگا کہ اوس
یسوع کے تمام حواری تک جھوٹے ہین جب تو مسلمان نے
کہا بھلا ایک دو جھوٹ تو اُنکے فرمائے اسمین بہت لوگ
مجتمع ہوگئے اور بڑی بھیڑ ہوگئی اور پادری صاحب اور
چند مسلمان ایک دوکان مین جاکر بیٹھہ گئے اور لوگون
نے دوکان کو گھیر لیا اور دوکان مین کچھہ کتابین بھی موجود
تھین اوسمین سے یہودی نے ایک کتاب نکالکر پادری صاحب کے
اور کہا دیکھو اونکے یسوع کے جھوٹے دعوے مین مینے کی انجیل
سے ثابت کردیتا ہون اور سولہوان باب نکالکر اونہا یوحنا
ورس پڑہا کہ یسوع فرماتے ہین مین تمہین کچھہ اور بھی باتین

بقیہ انسان اشرف المخلوقات ہاں قول

دفعہ ۳۷ - جسمیں بھی یونہی لکھا ہی کہ بروز فتح مکہ ایک جماعت طلقاء کی حضرت بلال کے بوقت اذان برسرِ عام کعبہ عیب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ کیا محمد کو بجز اس کالے کوے کے اور کوئی اذان کہلانے کو نملا اور اونکی نسب مین طعن کرنے لگے تب یہہ آیت اتری یعنے تمکو آدم اور حوا سے بنایا ہی پس سب ایک باپ اور ایک ماں سے ٹھہرے تو ایک نسب پر فخر کرنا اور ایک پر طعن کرنا اسکی کوئی وجہ نہین ہو سکتی **اشعار** الناس من جہۃ التمثال اکفاء ابوہم الآدم والآدم حواء ۔ نیست آدمیانی کہ تفاخر ورزند ازرہ دانش و انصاف چہ دور افتادند ۔ نرسد مخر کسی را نہ نسب بردگری ۔ چونکہ در اصل نہ یک آدم و حوا زادند

اور جو شخص قبایل اور عمار برنا زان ہی اونکو جاننا چاہئے کہ شعوب اور بطون واسطے تعارف کے ہین نہ واسطے تفاخر کے اپنے دو شخص جب نام مین متحد ہون تو قبیلی سے ممیز ہو جاوین جیسے زید قریشی سے زید مذحجی ۔

دفعہ ۳۸ - یہان پر سمجھ لینا چاہئے کہ شعوب قبایل پر مشتمل ہوتی ہین مثلاً حزیمہ ایک شعوب مشتمل صد قبایل پر جنمین سے ایک کنانہ ہی اور قبیلہ عمایر پر چنانچہ عمارہ قریش ہے کنانہ سے اور بعد عمارہ کی بطون ہے جیسے لوی کہ ایک بطن ہے قریش سے اور اسکے بطون ذیل ہین جیسے ہاشم ایک مقدم لوی کی بعد عشایر ہین جیسے عباس ہاشم کا عشیرہ ہی اوسکے بعد فصایل ہوتے ہین یعنے ایک اہل بیت چنانچہ ہی عباس فصیلہ ہاشم کا ہی اور کہتے ہین کہ عرب کے شعوب قحطان سے چلتے ہین اور قبایل عدنان سے

یاد رہے کہ قحطان کو تورات مین یقطان لکھا ہے و نیز یاد رہے کہ حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کے بعد نشانون کو جھوٹا بتایا ہے - اور ایک قول یہہ بھی ہے شعب عجم سے ہوتا ہی اور قبایل عرب سے بہر تقدیر عزت اور شرافت خدا کی نزدیک اور اور تقوی کی ہی نہ نسب اور اصالت کے اشرف بالعلم بالادب یا بالاصل والنسب **شعر** با ادب باش تا بزرگ شوی ۔ کہ بزرگی نتیجۂ ادب است ۔ اور ایسا ہی جلالین مین بھی لکھا ہی راقم الحروف کہتا ہی کہ مثل عرب کے برابر ہندی بھی علم الانساب مین بڑی تفصیل اور کمال تفنن کیا ہے جیسا اونکی پوتھیون منوسمرت اور اوینکھد اور بھاگوت اور مہا بھارت اور ہر ونس پوران وغیرہ سے ظاہر ہے دیکھو رسالۂ اقوام الہند اردو -

دفعہ ۳۹ - پھر کاتب الحروف کہتا ہے کہ کفار عرب کا بھی مفاخر مثل کفار قوم نوح کے محض جھوٹے سچے اور خلاف واقع اور خلاف حقیقت نفس الامری کے تھا اور اس باب مین ملت حقہ اسلام علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ ناطق اور مقتضای انصاف اور سراسر سچا اور پکا ہے جو سکھلاتا ہے کہ تفاخر بانساب حرام ہی اس واسطے کہ جہان تک تفتیش اور جستجو کیجاتی ہے کوئی نسب دنیا مین بی عیب اول سے آخر تک نظر نہین آتا اور اسی واسطے اسلام نے شرافت صرف تقوی اور اخلاق فاضلہ روحانی کی ٹھہرائی ہے اور آخرت مین بھی اسی پر نظر کرکے ترقی اور تنزل حاصل ہوگا اور نسب کے راہ سے چنانچہ قطع نظر فیما مذہب اسلام کے خویش و

وانصاری کی کتب سماوی اور خود بڑے بڑے فلاسفہ یورپ کے تحقیق سے ہمارا یہہ بیان مثل آفتاب نیمروز کے ثابت اور روشن ہوجاتا ہی دیکھو اولسن فلاسفر جو ۱۷ جون ۱۸۱۹ء کو مرگیا اسپکٹیٹر نمبر ۲۱۹ مین کیا کہتا ہے -

دفعہ ۴۰ - کہ اس دنیا مین شرافت کا کوئی قاعدہ مقرر نہین ہی اصل لیاقت کی کوئی پروا نہین کرتا اخلاق چھپ جاتے ہین اور ذمایم کے مدح وثنا اور صفت ہوتی ہے اور اس عالم فانی مین بھی فخمند رہتا ہی لیکن بروز قیامت قاعدہ شرافت باخلاق فاضلہ فخمند ہوگا تب ہر شخص مطابق اپنے فضایل ذاتی کے درجے پاوینگے اور یہہ عالم باتفاق فلاسفر دیلین ایک سرای ہے اور آدمی مسافر ہین جو منزل مقصود کو جارہے ہین اور جب ہم فضایل کے اجر باقی کا بروز حشر یقین رکھتے ہین تو ہمکو اپنی حالت غریبی اور امیری مین قانع رہنے اور فضایل مین ترقی کرنے کی ترغیب ہوتی ہے چنانچہ انکلیطوس حکیم جو غلام تھا کہتا ہے کہ مین اسی خیال پر قانع ہون -

دفعہ ۴۱ - اور ایوکریفل بک یعنے وزڈم آف سالوئی یعنے صحیفہ حکمت سلیمانی مین یہہ فقرہ درج ہے کہ بروز قیامت نیکوکار آدمی بیدھڑک اون لوگون سے مقابلہ کریگا جنہون نے اوسے ستایا ہی اور اوسکے باتون کو تسلیم نہین کیا اور اونکی قدر کی تب وہ خوف سے تھرتھرائینگے کہ اسکی نجات ایسے عجیب ہے کہ جسکا ہمنے اپنے واسطے بھی کبھی خیال نہین کیا تھا اور وہ جل جل کر پچھتاینگے کہ یہہ وہ شخص ہے جسپر ہم کسی زمانہ مین ہنستے تھے ہم بیوقوفون نے اوسکی زندگی کو پاگل پن سمجھا اور ہم یہہ سمجھتے تھے کہ اسکا خاتمہ بدون شرافت کے ہوگا اب کیسا یہہ خدا کے مقبولون مین شمار ہوا اور اس کا تخت زمرہ اولیا مین تھا -

دفعہ ۴۲ - اور اسپکٹیٹر نمبر ۶۱۲ مین لکھا ہی کہ مرلبن جو پشتہا پشت سے خاندان شاہی کا تھا اور اپنے نسب کا بڑا فخر کرتا تھا اوسکو فوج مرہٹون نے گاڈی پر سے گراکر ایک ایسے بھاری پتھر سے کچل دیا کہ جسکو وہ ہلا بھی نہ سکا پھر لکھتا ہے کہ اون لوگون کی عزت کرنا جو معزز آبا و اجداد سے پیدا ہین نہایت قابل تحسین ہے دو وجہ سے ایک تو یہہ کہ ہم اون آبا و اجداد کی شکرگذاری کرتے ہین اس واسطے کہ اونہون نے بنی آدم کی خوایدکے کام کئے اور دوسری یہہ کہ اورلوگون کو مثل اونکے کرنے کی ترغیب ہوتی ہے لیکن ایسی عزت ہے جسکو قبول کرنا چاہیئے نہ کہ کچھ دعوی کرنا چاہیئے اور جن لوگون کو اپنے آبا و اجداد کو یاد دلانیکی عادت ہے وہ اپنا نقصان کرتے ہین ظرافت حسن قوت دولت کا ذکر دوسرے لوگون کو خوشی یا فائدہ دے سکتا ہے مگر ہماری کوئی تعریف نہین ہوسکتی نہ ہم کسی عزت اور توقیر کے مستحق ہین اس وجہ سے کہ ہمارے آبا و اجداد اچھے تھے ہم چاہین ہون یا نہون فیل کے خط سے اس بیوقوفی کی ہنسی ہوتی ہے -

خط

بنام مسٹر اسپکٹیٹر یعنے اڈیسن صاحب کے نام

اگر ہر خاندان کا نسب نامہ محفوظ ہوتا تو شاید ایک بھی ایسا نہ نکلے گا جسکی مدح یا ذم بوجہ نسب کے ہوسکے مثلاً ہے ایک ادنی فقیر نکلیگا جو کسی بڑے شریف آدمی سے پیدا ہوا ہو اور کوئی بھی بڑے بڑے خطاب والا ایسا نکلیگا

جسکے بزرگون مین بہت سے کمینے اور غریب آدمی نہ نکلین ایک نسب نامہ کے سب آدمیون کو اون کے مختلف حالتون مین دیکھنا ایک مذاق کی بات ہے فرض کرو کہ ایک شریف آدمی جسکو اپنے خاندان کا بڑا غرور ہو اپنے بزرگون کو دیکھے اس طرح سے جس طرح واجد علیشاہ بادشاہ اودھ اپنی اولاد کو دیکھتا ہے پانچہزار برس تک تو کسقدر دو مختلف خیالات سے گذرے سپاہی رئیس اور محترم شاہزادی اور فقیر دیکھے گا اور کیسا اوسکا غرور توٹ جاویگا اور برہ جاویگا اون کے عمدہ پوشاکون اور چہیتون پر خیال کرنے سے بہت سے نسب نامون مین سرے پر تمکو یقیناً ایک بڑا رئیس ملیگا یا کہ ایک سردار معزز لیکن بیچارے محترم اور اسکے پیشتر کے تمام بزرگوار اوس نسب نامہ کے سرے پر سے اوتر آئے گئے ہین اور تمکو اس بات کا خیال نہین ہوسکتا ہے کہ اس رئیس کے کوئی باپ بھی تہا اگر ایسے بھی آگے بہت سے عالی خاندانون کا نسب نامہ دریافت کرین تو ہم پاوینگے اونکو گنوارون اور اجلاف مین اور ہمکو یہہ خیال ہوگا کہ اسمین سے کوئی شریف خاندان پیدا نہین ہوسکتا ہے اور یہہ بات مثل انہین سڑک کے ہے جو کہ بہت میل تک جاکر آخر کار ایک دلدل مین ختم ہوتی ہے سڑک مذکور قریب چار سو میل کے ہے اور روم اٹلی کی دارالسلطنت سے مقام برندزی تک ہے۔

دفعہ ۳۴ - راقم الحروف کہتا ہے کہ یہہ بیان میسٹر اڈیسن کا کہ بہت بڑا حکیم فلسفی اور پادری دیندار بھی تہا نہایت درست اور مطابق واقع کے ہے اور جتنے

یعوب اور امور رزالت خیال کئے جاتے ہین وہ سب اختلاف بعیدہ مین تمام دنیا کے انساب مین نظر آتی ہین لہذا ہم بھروسا مذہب حقہ اسلامیہ کا افتخار بالانساب کو کہ محض جہوٹی سچی ہے بالکل حق اور درست ہے دیکھو حرفون کو نہایت رزیل خیال کیا جاتا ہے وہ تمام انبیا سے پائے جاتے ہین ہابیل کو خود تورات مین گدریہ لکہا ہے اور قابیل یعنے قابیل کو کسان لکہا ہے جواب رزالت مقصور ہے بے نکاحی پیدا ہونا اور چہپنا لاپتا عیب شرعی اور عرفی سمجہا جاتا ہے اس سے شرافت خاک مین ملجاتی ہین لیکن دختران لوط علیہ السلام کا خود لوط اپنے باپ کو نشہ پلاکر اور اسے زنا کرنا اور اوسی زنا سے دو قومون موآب اور بنی عمون کا پہیلنا تورات مین بہت صراحت سے لکہا ہے نعوذ باللہ من ذلک پھر عورات پردہ نشین کا باہر نکلنا یا کسی کی ماں بہن بیٹی جورو کو پکڑ لیجانا نکال لیجانا بیحرمت کرنا یہہ سخت رزالت کا کام ہے پر افسوس کہ یہہ سارے وقایع یہود کے تورات مین جنکو اپنی شرافت اور پیغمبرزادگی کا کمال غرور ہے اور حضرت ہاجرہ کو لونڈی بے نکاحی معاذ اللہ ٹہراتے ہین اون کے بزرگوارون کی شان مین مصرح ہین لکہا ہے کہ سارہ کو اپنے ملک شاہ مصر پکڑ لیگیا تھا اور حضرت ابراہیم نے بھی بخوف جورو کو نہین کہدیا حضرت اسحاق نے بھی ریقہ اپنے بی بی کو بخوف اپنے ملک کے نہین کہدیا عیص کو لکہا ہے کہ شکاری اور بنگلی آدمی تھا اور اپنے فرزند اکبر ہونے کے اعلیٰ اور عمدہ شرف کو چہوتے بھائی یعقوب کے اخرف تہوڑے سے سرخ رنگ پیسے کہانیکے لالچ مین بیچدالا جس سے وہ ادوم کہلایا یعنے گندم گون

لال لال اور باب ۲۹ پیدایش مین لکھا ہی کہ ریقہ پانی بھرنے باہر نکلتے تہین اور راحیل باد یوسف ع بھیڑ بکری چرایا کرتے تہین اور لیاہ بڑی بہن حقیقی راحیل کے تہین لابن برادر ریقہ کی بیٹیان اور حضرت یعقوب مامون کے یہان جاکر راحیل دختر خورد لابن پر ایسے عاشق ہوے کہ چند سال اونکے بھیڑ بکریان چرائین پھر لابن نے پہلے لیاہ بڑی بہن کو پھر راحیل چھوٹی بہن کو اونکے نکاح مین کر دیا اور لیاہ مسماۃ زلفہ لونڈی کو اور راحیل مسماۃ بلہہ لونڈی کو جہیز مین لاے تہین کہ بارہ اسباط یہود مین مین سے جو نہایت شریف مشہور تہین چار بسیط کنیز ک زادی ہین اور لکھا ہی کہ لابن مامون حضرت یعقوب کے بت پوجتے تھے اور ایسے تھے کہ لیاہ اور راحیل کی شادی کر دینے کے وعدہ پر چودہ برس بھیڑ بکری یعقوب اپنی بہانجی سے چرواتین تب لڑکیان دین اور لکھا ہے کہ یعقوب لڑکیان لیکر لابن کے پاس بے قرار ہو آئے اور راحیل تب اپنی باپ کے چرا لائین اور باب ۳۴ مین درج ہے کہ ایک شہزادی نے جو دینہ دختر یعقوب پر عاشق ہوگیا تھا اور درخواست نکاح کی اوسکے باپ حمور نے یعقوب سے کی جو بسبب نا مختونی اون کفار کے نامنظور ہوی لیکن مسمی سکم شہزادی نے زبردستی دینہ کو بحرمت کیا جسپر اولاد یعقوب نے اُنکو فریب دیکر کہ اگر تم سب مختون ہو جاؤ تو دینہ سے نکاح کر دینگے اونکو مختون کیا اور پھر دغا کے قتل کر ڈالا پھر لکھا ہے کہ روبن فرزند یعقوب نے بلہہ اپنی باپ کے حرم سے زنا کیا اور یہودا فرزند دیگر یعقوب نے یسوع کنعانی

۸

کے دختر سے زنا کیا اور پھر تامار اپنی بہو سے زنا کیا اوس سے فارص جد عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت لکھی ہے نعوذ باللہ من ذلک لہذا یہود و نصاریٰ کو باوجود ایسے قصایح کے جو انکے نزدیک مسلمات سے ہین تم مسلمانون کی رائی سنجی مارنے اور فخر کرنے کے کہنے سے نہین ہے اور ہاجرہ کو لونڈی لکھنا محض وقاحت اور سینہ زوری ہی۔

دفعہ ۴۴ - نسب کا کچھ اثر آخرت مین نہین ہے دنیا مین کیونکہ قابیل باوجود بنی زادگی کے مردود ہوگیا کنعان باوجود بنی زادگی کے غرق طوفان ہوگیا - زوجہ لوط باوجود زوجیت پیغمبر مرسل کے نمک کا ستون ہوکر رہگئی پس نسب کیا کام آیا -

دفعہ ۴۵ - رہے کفار عرب جو افتخار نسب کے بڑے مدعی تھے اونکو خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اونکے سبب سے تم کیا فخر کرتے ہو جو لوگ نار جہنم کے لیے ہوگئے ہین یہہ اونکے بزرگوارون کو فرمایا ہے -

دفعہ ۴۶ - اونکے نسب کی بھی حقیقت ایسا ہی کچھ ہے جذب القلوب مین محقق دہلوی نے لکھا ہے کہ از سفینہ نوح برآمدہ در بابل بعد تصرف السنۃ اولاد سام در بلاد ساکن شدند عما لقہ از اولاد عملاق بن [illegible] سام اند جبارہ سام و فراعنہ مصر [illegible] بعدہ یہود در واقعہ بخت نصر گرفتار شدند بعدہ قومی از اولاد یعرب بن قحطان پسر [illegible] ابن سام از ملک سبا باعث سیل ارم [illegible] بن لیاہ و عمرو بن عامر رزعہ [illegible] و بلاد شدید اکبر اولاد او کہ تعلب ابن عمرو ہست پدر اوس

باقی آیندہ

رسید زر

مہتمم مشکور ہوا دن کرم فرماؤن کا جنہون نے قیمت اجارہ منشور محمدی زیادہ نواز سنس مطبع بحر الاسلام مین روانہ فرما کر ممنون کیا۔

جناب سید فیض الحسن صاحب خان بہادر ضلع اعلی باشاہ پور ۳ صہ
جناب منشی محب اللہ خان صاحب ساکن الموزا ۳ صہ
جناب فخر الدین صاحب شاپ ساکن مسکر بنگلور ۳ صہ
جناب پاوری ہیڈ وارڈ آر یس صاحب شن سوسی بنگلور ۳ صہ
جناب عبد اللہ خان صاحب ڈاکٹر ہردہ ۱۰ صہ
جناب عبد اللہ خان صاحب داروغہ جیل مالاگھاٹ ۱۰ صہ

تار برقیات

بمبئی ۲۱ اکتوبر۔ مخبر بمبئی گزٹ کو کابل سے مقام علی خیل سے ہوکر ۱۹ ویں اکتوبر کی جو ایک مخصوص تار برقی آئی اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ قلعہ بالا حصار بارود سے متعدد اوقات تکرے تکرے ہوکر اوڑ گیا جس کے سبب سے ایک بہت مہیب صدمہ عظیم واقع ہوا اسبارہ مین عموماً یہہ قیاس ہے کہ پہلے مرتبہ سلح خانہ بارود سے جو اوڑ گیا وہ کابلی لوگون کے داؤ گھات سے ہوا اور یہہ حادثہ دن کے ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ کو بوقوع آیا دوسرا صدمہ دن کے ۴ بجے کو ظہور مین آیا اور تیسرا صدمہ شب کے ۲ بجے کو گذرا یعنے قلعہ مذکور کے اوپر کے حصہ مین آگ کے زبانی پھیل ناکردہ ایک کرہ نار سا ہوجاکر تباہ ہوگیا ہے۔ آلات حرب کے لکو کہا یفزی بارود اور بم گولون کو آگ لگ جاکر جل رہے ہین شہر کابل کے لوگون کو بہت سخت صدمہ پہونچا کس لیے کہ بم کے گولے انہین کے طرف اوڑ رہے ہین۔ ۵ دین گورکھہ رجمنٹ جو اندرون قلعہ بالا حصار کر مقیم ہے اسکی تنخواہ سلح خانہ کے دیوارون کے اندر تقسیم ہورہے تھی مگر اس وقت صدمہ بارود سے دیوارہای مذکور ان پر جو گر پڑین تو اسمین ایک صوبیدار مجر اور ۵ حوالدار تنخواہ بانٹنے والے دبکر مرگئے سوا اُس کے ایک گارد جس مین ایک حوالدار اور ۱۱ سپاہی تھے سلح خانہ پر مرگئے ۷ سپاہ گورکھہ مجروح ہوئے کیا چین شافتو گم ہے اور ابھی یقین نہین ہوتا ہی کہ وہ کیا ہوگیا۔ ۱۸ اکتوبر کو ایک اور مراسلہ نگار تار پر جزو دیتا ہے کہ شہر کابل کے کوتوال کو دار دینے والے ہین۔ اندرون بالا حصار ۵ لاکہہ سے زیادہ کارتوس پائے گئے۔

شملہ ۲۱ اکتوبر۔ صدمہ آتش زدگی سے کچھہ بھی نہین بچ رہا مگر ایک بڑا سا بارود خانہ جسمین ۳ لاکہہ ۵۰ ہزار پونڈ بارود ہونا معلوم دیتی ہے سلامت رہ گیا تمامی چھوٹے آلات بارود و گولہ جنگی اسباب جسکو شیر علی خان نے فراہم کیا تھا ان سب کا جلجانا معلوم ہوتا ہی ۲۷ ویں گورکھہ رجمنٹ نے جو اندرون بالا حصار تھی معاً باہر نکل جاکر سیاہ سنگ پر قایم کیا ہے سفارت انگریزیہ پر جو ہنگامہ ہوا اسکی تحقیقات بموجب قانون کے شروع ہوچکی۔

کلکتہ ۲۰ اکتوبر۔ بسبب اسکے متعاقد ہونے امیر یعقوب خان کابل کے انگریز چالر کا امیر مقرر کیا جاویگا اور اسکی معرفتی مین واسطے انتظام کارروائی کے سلطنت کو ایک انگریز گورنر کے ماتحت ایک کونسل نیابت مقرر ہوویگی۔

لندن ۲۱ اکتوبر۔ ولایت کے مخبر تیمس نے ایک تار برقی ارسال کیا جو طبع کی ہے اس سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل

مین جو رعب جنگ بہادر کا تھا سو اسکو شست خاک ا
ہوکر دریای کاسپین کے کنارہ تک پہنچا ہوگا -

الہ آباد کنٹر ا - ۲۰ - اکتوبر - ناگا مین ۱۴ ویں
ماہ حال کو ۶۰ سپاہی اور ایک پولس کنسٹبل اور مسٹر ڈ
انانت صاحب مارے گئے - معلوم ہوا کہ مسٹر ڈانانت
صاحب مذکور اسوقت مین گولی سے مارے گئے جبوقت
وہ قریہ مذکور کے دروازہ پر تھے -

الہ آباد کنٹر ا - ۲۰ - اکتوبر - ۱۹ ویں ماہ حال کو لنڈی
کوتل مین ۶۰ ویں ریفلس رجمنٹ کے کپتان کرافٹن صاحب
نے شکایت ہیضہ سے قضا کی -

قسطنطنیہ ۲۰ - اکتوبر - مطلعت ترک کے جہاز ذرا
مطابق ذیل مقرر ہوے ہین - وزیر اعظم صدر اعظم افندی فرید
معاملات تجارت فاروقی پاشا - وزیر صیغہ مال گذاری
حمید پاشا - وزیر صیغہ داخلیہ محمد ولدیم پاشا - وزیر صیغہ
عدالت جواد پاشا صدر نشین کونسل شاہی عارف
پاشا منتظم بندوبست کاروبار خیر صنعت پاشا -

کلکتہ ۲۲ - اکتوبر - ناگا یون نے قریہ کوہیما کے دمدمو
کو محاصرہ کیا ہوا ہے - فوجین سب جلدی کے ساتھ
اوس طرف کو روانہ ہو رہی ہین - افسر میاکسول پہاڑ
گولہ گھاٹ سے تھوڑی سی مسلح جمعیت خلاف پولس
ساتھہ جاتے ہین - کپتان ولیس صاحب السسٹنٹ
جنرل پولس ۴۴ ویں رجمنٹ کے ساتھہ روانہ
ہوتے ہین -

الہ آباد کنٹر ا - ۲۲ - اکتوبر - بالاحصار جوار کیا
سواب اسکی کوایف طبع ہوی ہین - باروت ازنے

(۱۱)

سے ارسفت ہوا اہل پیگو ین ہن کیا مگن شا نتور
جو نظر آئے سو انکی بابت کچھ معلوم نہین ہوی ہے لیکن
انکی پشتول اتر کر ۲ ویں رجمنٹ کے کوارٹر مس مین جا
پڑی اور ہنگ پیگو ین کے بعض ایک حصہ کے تاراج ہونیکی
کیفیت معلوم ہوی) تو اس وقت ۲۷ ویں رجمنٹ اور
گورکھو رجمنٹ کا سر سلح خانہ کے گیٹ پر جو ریذیڈنسی
کے نزدیک ہے جا پہنچا کہ ہوا - لیکن مذکور سامان ایسا پہنچ
سے بعید و رہا تھا اور ڈاکٹر برک و ڈاکٹر ڈیوک اور
ڈاکٹر ہیمانڈ اپنے ہمراہ دو ولایتی سپاہ کو لیے ہوے
زخمیون کو صاف کرنے مین مشغول و مصروف ہوے اور بہر
حال ڈاکٹر عزیزی کے پیچھے انمین سے ۵ مجروح شخصون
کو باہر نکال لائے - ۴ گھنٹہ کے کچھ وقت پیشتر ایک اور
باروت ازدی جسکی آواز آگے سے زیادہ مہیب و ہولناک
اور اسکے اثر سے کمپ بھگ ایک زلزلہ کا سا حال ہوگیا اور
تمام شہر و دیوار و در ہل گیا تھا - بان اور چھرا اور
گولیان سب اوپر گھر کر شہر پر گرے اور ۴ افغانی
اشخاص جو گیلت کے اندر رکھے ہوے تھے ہلاک
ہوے - یہہ بڑا حصہ ہوا کہ افواج وہان سے نکل چکی
تھین ورنہ نتیجہ حال اسکا بہت ہی برا ہوا ہوتا -

سنگاپور ۱۳ - اکتوبر - ناگا کے پہاڑون مین جو
ہنگامہ و فساد برپا ہوا اسکی نسبت گولاگھاٹ سے
ایک خبر آئی ہے اور اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر
ڈانانت صاحب کا قریہ کھونوما مین قتل ہونے آیا
نہ کہ ماریما مین -

کہتے ہین کہ صاحب مذکور ۸۰ آدمیون کو ساتھہ لے

ہوے قدرے بارود گولا بلنے کے لئے قریہ کھونوا کو گئے اور نصف حصہ اشخاص مذکور کو لیکر داخل قریہ ہوے اور باقی نصف حصہ اشخاص سامان رسد وغیرہ رکھ لیکر پیچھے وادی مین ٹھہرے ہوے تھے۔ ایسے مین ناگا یون نے گولیون کی بارہ مین چلامین شروع مین مسٹر دامانٹ صاحب کے سر سے ایک گولی پار ہو کر نکل گیا اور وہ ہلاک ہو گئے اور انکے ہمراہی تمام اشخاص قتل کئے گئے۔

بعد اسکے ناگا یون نے اوس بدرقہ پر جو پیچھے رہگیا تھا یورش کی جسمین فقط تھوڑے لوگ جان بچاکر فرار ہو گئے کہتے ہین کہ ہمارے طرف ایک پولٹکل افسر یعنے دامانٹ صاحب مذکور اور ۴۴ وین رجمنٹ کا ایک جمعدار اور ایک حوالدار اور ایک نایک اور ۱۱ سپاہ اور پولس کے سرحد کے دو سب انسپکٹر اور ۴ ہتہ کنسٹبل مارے گئے۔

کوہیما امن و آمان کی حالت مین ہی۔ ظاہرا ایسا پایا جاتا ہے کہ کھونوا کے لوگون کا صلح سے مطیع ہو جانے کی نسبت مسٹر دامانٹ کو امید تھی۔

۴۴ وین رجمنٹ کی ایک ونگ کو گولاگھاٹ پر جانیکا حکم ہوا ہے اور ونگ مذکور ۱۵ وین ماہ حال تک جا پہونچیگی فقط +

لندن ۲۲ - اکتوبر - میانچسٹر مین لارڈ سالسبری صاحب نے جو تقریر کی اور جو اسمین الفاظ پر قہر و غضب استعمال کئے سو اسمین روسی مخبرین نہایت غصہ و جذبہ کے ساتھ معترض ہوے ہین۔ [illegible] کے افیش

سپنر نامی اخبار نامہ کے مخبر کا بیان ہو کہ ایسے الفاظ دکھل سے دونون سلطنتون کے فیمابین خاطر خواہ مناسبات دوستانہ تعلقات قایم ہونے کی صورت نہین ہے۔

بمبئی ۲۴ - اکتوبر - بمبئی گزٹ نامی اخبار کو ایک مخصوص تار برقی مورخہ ۲۲ اکتوبر سے جو آئی سو اس سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ کل کے دن شہر سنہ الاسے ایک مجمع سفارت شاہ ہرات کی جانب سے کوچ کر کے واپس مراجعت مذکور کا مصمم ارادہ کیا ہوا ہی۔ سفارت مذکور گورنر جنرل ہند کے یہان اپنی عزت بحال کرتی ہے اور معلوم نہین ہوا کہ اسکی غرض کیا ہے مگر قیاس کیا جا سکتا ہے معلوم ہو سکتا ہے +

الہ آباد کنٹرا - ۲۵ - اکتوبر - کو ایف مندرجہ ذیل اوس تار برقی سے نقل کیجاتی ہین جسکے آنے مین دیر ہوگئی تھی - مقتول سفیر انگریز کے گھوڑے کا اور مقتول ڈاکٹر کلی کے بابو کا پتا لگا ہے اور نیز بہ اثنا ری مذکور کا مبلغ اوکتب اور دوربین اور دیگر اسباب دستیاب ہوا ہے رعیت کی شکایت سے جس منشی کے فوت ہونیکا جز مشہور ہوی تھی اسکی نعش دہیر سے کھدوا کر لاہور کو بنابر آزمایش روانہ کی گئی ہے لیکن منشی مذکور کی نسبت اشتباہ زہر دہی کا پایا جاتا ہی فوجی قیدیون کی تحقیقات کا ایک کمیشن قایم ہو کر کیجاویگی جس مین جنرل سیاہ میجر ماریاری اور میجر گبس رہینگے ملکی قیدیون کی تحقیقات کرنل بگلر ڈاکٹر بلو اور حیات خان کرینگے ترکستان کی رہستون کا سپہ سالار انگریزون کے پاس کابل مین اسلئے بھاگ آیا ہے کہ اسکے سپاہیون نے اس سے باغی و منحرف

دنمغرف ہوکر انکی نسبت بدسلوکیان کین - دہقانی لوگ اپنے آلات صاحبان انگریز کے یہان لا پہونچا رہے ہین خبر کے جانب سے کابل پر آنیوالی انگریزی فوج کی پیش قدمی افسوس کی بات ہی کہ التوا مین پڑگئی ہے -

کیپ ٹون ۱۵ ر اکتوبر - کرنل لافیان موہ پہلی ڈراگون گارڈ کے مدل برگ کو اس لئے روانہ کیا گیا ہے کہ وہان قوم بویر نے خفیف سا ہنگامہ مچایا ہے ؛

مدحت پاشا نے اپنا استعفا پیش فرمایا

ولایت کے مخبر ٹیمس نے جو ایک تار برقی آمدہ پای تخت روس طبع کی ہے سو اس سے ایسا واضح ہوتا ہی کہ سلطنت روس یہ تجویز کر رہی ہے کہ آیندہ موسم بہار مین دو فوجی مہم ایک ترکستان سے ۳۵ ہزار سپاہ کی زیر کمان جنرل کافمان کے اور دوسرے مہم کاکس سے افغانستان پر روانہ کیجاوے ہر دو مہم مذکور افغانستان مین جاکر ان اقوام کو مدد پہنچاوین گے جو صاحبان انگریز کے مخالف ہین

بالاحصار مین شاہ اورنگ کے غار

بمبئی کے ایک ہم عصر وقایع نگار بیان کرتے ہین کہ بالاحصار مین شاہ اورنگ زیب نے جو زمینی غار واسطے رکھنے اپنے خزانہ کے تیار کئے تھے وہ وہان بہت سے ہین - غارہاے مذکور اوس زمانہ سے لیکر اب تک سالم اور جیسے کے تیسے ہین اور گمان قوی ہے کہ انہین غارو مین سے حال مین بارود داوری ہوگی اور سلح خانہ پر اوس وقت پہرہ بان اشخاص تک کی پیچ سے بارود داوری جانیکے باعث ہلاک ہوے ہون یہ بہت شکر کرنیکا مقام ہی کہ اس سے زیادہ نقصان جانی نہین ہوا اور جنرل بارٹ صاحب موصوف کثیر داخل بالاحصار ہو نیکے وقت وہ صدمہ بوقوع نہ آیا والا نہ تمامی افواج ورطۂ ہلاکت مین غرق ہو جاتی یہہ خوشنصیبی کا سبب ہے کیونکہ ہم لوگون نے کچھ بندوبست اور خبرداری نہین کی تھی ہم بلاشک افغانیون کو اہتمام الزام دغا و فریب کا لگا سکتے ہین مگر ایک بات ہی کہ ہمارے حکام بھی غفلت شعاری کے جرم سے پاک بری نہین ہین

تبدلات افواج

دوسری پلٹن ۱۶ ویں پیدل ولایتی سکندر آباد اور مدراس سے کینانور کو ۳۴ ویں پیدل فی الحال مقیم تمامی اور تانگو کو ۴۴ ویں پیدل ولایتی تانت ماے تانگو اور رنگون کو ۴۸ پیدل ولایتی کینانور سے مدراس کو ۸۹ ویں پیدل ولایتی رنگون سے سکندر آباد کو بدلجانیکا حکم جاری ہوا ہے ملکہ کی خاص سارجنٹ و میسنجر کی ڈاک کمپنی بنگلور سے سکندر آباد کو ۲۲ ر رجمنٹ نیٹو انفانٹری جواب برہما مین ہے رنگون کو اور ۲۴ ر رجمنٹ نیٹو انفانٹری رنگون سے پالم کوٹہ کو ۳۱ رجمنٹ نیٹو انفانٹری جواب تمامی مین ہے تانت ماؤ کو ۳۲ رجمنٹ نیٹو انفانٹری تانت ماؤ مین جو پلے وارم کو تبدیل پانیکے لئے حکم ہو چکا ہے ؛

مدراس سے جدید سپاہ کا کلکتہ کو جہاز پر جانا

معلوم ہوا کہ ۱۹ ویں ماہ رواں کو مدراس سے افریقہ نامی جہاز پر کلکتہ کو ۱۴ ویں دیسی پیدل مین جا شامل ہو جانیکے لئے ۱۰ ویں دیسی پیدل کے ساتھ ۱۳۶ اور پلے وارم مین تھے سو ۲ جدید سپاہ سوار کئے گئے - سپاہیان مذکور کو کلکتہ تک چھوڑ آنیکے لئے ۳۹ ویں دیسی پیدل کا ایک نیٹو افسر حوالدار اور ۱۰ نایک انکے ہمراہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا -

کہ نصر من اللہ و فتح قریب

بحمد اللہ و بمنہ مذہبے
ظفر یافت ایدون براہل صلیب

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ سر بخاتم	باخاتم و ہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا تو یہ انجیل بتحیل	گویان صفت و سیرت ہر رو محمد
فرمان رسولان سلف منشور محمدؐ	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت و ہم انجیل بر افقاد بتحیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چہ اجمار ماست تعلیمان	گر و خوار اقوال تملیث شد	نوشتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
برہان متین دین حق را	منشور محمدی است ضابط	تاریخ بہ بین و زبر و بین	منشور محمدی مبسوط

قیمت سالانہ اجمار ہذا مع محصول لداک بنظر کفایت حضرات مشتریان صرف ہر جن خیر خواہان دین محمدی کو اشتہار اسکا منظور ہو ارسال قیمت بشکلی سے اعانت فرمائیں نوشت و خواندہ در بہا دادہ شد قیمت و اجنا متعلق بنا ناظم مطبع الوسوم بہ محمد نصیر ساکن معسکر بنگلور کے ہو صاحبان عالیہ زیر تربیت بواسطہ تنی آقا یا توجہ جستری مطبع ہذا مین اطلاع فرمایا کرین معاہدہ اطلاع قیمت ما بعد کو بوجوہات چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکی خلاف ورزی ظاہر ہون وہ اول دہلی قیمت سے سرزنش فرماوین

قصیدہ

مدحیہ جناب سرور انبیا شفیع روز جزا علیہ الصلوٰۃ والتحیہ۔

طبعزاد ہدایت بنیاد نخلبند بوستان نبوت مستقیم رواج سنت ماحی
شرک و بدعت قامع کفر و ضلالت جناب مولانا مولوی عبد القادر صاحب

المتخلص بہ نصیر سلمہ اللہ القدیر۔

محمد شہ مرسلان خدائی	کہ سرتاج ہر دو جہان خدائی	عیان پشت پر تھا جو مہر نبوت	بلا شک یہہ مہر و نشان خدائی
حبیب خدا برگزیدہ ہو سب سے	پسندیدہ بندگان خدائی	زبان سے ہوید اکلام خداوند	سخن سے ہی پیدا جو شان خدائی
نمایان ہین جہر یسے آثار رحمت	امین خدائی امان خدائی	ہی قرآن وصف جناب رسالت	وہ یک آیت آیتان خدائی
ہوا اسکو معراج بالائے عالم	مکان محمد مکان خدائی	رسائی ہوی اسکی درگاہ حق مین	ہوا روبرو ہمزبان خدائی
بنی کوئی ایسا ہوا ہی نہ ہوگا	کہ یہہ خاتم مرسلان خدائی	دل انس و جان و نور سے اسکے روشن	عجب ہادی بندگان خدائی
ہی تورات و انجیل سن و صف احمد	گواہ اسپہ ہر دو استان خدائی	مبشر ہے اوسکی زبان مسیحا	بیان مسیحا بیان خدائی
وہ بدبخت ہی جو نہین اسکا تابع	وہ مردود از دشمنان خدائی	عدو اسکا بیشک عدو ہی خدا کا	محب اسکا از دوستان خدائی
مجانست کو ہی یہہ بشارت	ہی راہ راہ جنان خدائی	رسول خدا پر مین قربان جاؤن	کیا کس ادا سے بیان خدائی
بتائی ہی کیا عجز صاف اپنی	نہین اسپہ لایق گمان خدائی	سور کیا ذکر حق سے جہان کو	کہ ہر ایک تسبیح خوان خدائی

اکھیری ہی کیا شرک کی جڑ بیخ سے
سوا اسکی کیا بوستانِ خدا ہی
وہ گرچہ گلِ بوستانِ خدا ہی

اطاعت کرے اوسکی آلِ مریم
بنے اوسکا پیرو جو جانِ خدا ہی
عجب تفرقہ درمیانِ خدا ہی

مسلسب غالب ہے دینِ احمد
کہ جب تک زمین آسمانِ خدا ہی
زوالی ہی اب سے جو شانِ خدا ہے

ہدایت یہاں پر شفاعت وہاں پر
وسیلہ برادرمیانِ خدا ہے
مگر تہمتِ دشمنانِ خدا ہی

اطاعت کرین سب اسی دینِ حقی
دعا اپنی بر آستانِ خدا ہے
وہ بیشک ہی یکسر سلانِ خدا ہی

بیصر اسکی کب مدح ہو کس زبان سے
ہے مداح جسکی زبانِ خدا ہی

گواہ عبدیت اور رسالت پر اسکے
کلامِ خدا ہی بیانِ خدا ہے

بیصر امقابل ہو کب دشمنِ حق
قلم بس تیرا پہلوانِ خدا ہے

غزل عیسائی

خداوند عیسیٰ نشانِ خدا ہی
کلامِ خدا ہے زبانِ خدا ہی

اُسی سے ہوا اعجاز و قدرت ہویدا
عیان اوسکے چہرے سے شانِ خدا ہی

وہ تثلیث کا ایک ہی جزوِ اعظم
بجا ب کو اوسپر گمانِ خدا ہی

سعادت اوسی سے شفاعت اوسی سے
وہی ہادیٔ بندگانِ خدا ہی

اُسی سے ہی سب تنگ بوی کرامت
وہ تازہ گلِ بوستانِ خدا ہی

یہہ مین ایک ہی روحِ قدس اور مسیحا
وُہ روحِ خدا ہی یہہ جانِ خدا ہی

کلامِ خدا ہی کلامِ مسیحا
بیانِ مسیحا بیانِ خدا ہی

ردِ غزل عیسائی

کسی کی نہین شان شانِ خدا ہی
بلند تر جہان سے نشانِ خدا ہے

نہین ابنِ مریم خداوند عالم
وہ یک بندہ بندگانِ خدا ہی

جہان تک بنی ہین خدا کے مین نائب
زبان اُنکی گویا زبانِ خدا ہی

خدا کیون بنا اکے مریم کا بیٹا
نہین شکم مریم مکانِ خدا ہے

وہ کیون اپنے بندون سے عاجز ہوتا
ترا جسہ ظالم گمانِ خدا ہی

ہی ملحد جو عیسیٰ خدا ایک سمجھا
نہین یہہ رہِ ہادیانِ خدا ہی

مسیحا کے قابو مین اعجاز ہوتا
تو کیون دار پر چڑہتا جو جانِ خدا ہے

پسر جزو اعظم پدر جزو ناقص
بتا واہ کیا رازِ دانِ خدا ہی

کہا تو نے بیٹا بڑا باپ سے ہے
تجھے یاد اچھا بیانِ خدا ہی

بقیہ میزان البنوت

اور پولوس خود اپنی زبان سے اقرار ری ہے کہ مین الہام الٰہی سے کلام نہین کرتا دیکھو دوسرا خط قرنتیون کا باب ۷ آیت ۱۷ جو کچھہ مین کہتا ہون سو خداوند کی راہ سے نہین بلکہ بیوقوفی کی راہ سے اور اس استقلال سے جو فخر کے ساتھہ ہوتا ہے کہتا ہون انتہی۔ یعنے مجھکو الہام الٰہی نہین ہوتا بلکہ جو کچھہ مین کہتا ہون سو بیوقوفی سے کہتا ہون اب ایسے شخص کی تعلیم کے بھروسہ پر احکام توریت سے آزادی حاصل کر بیٹھنا بڑے نادانون کام ہے پھر دیکھو پہلا خط قرنتیون کا باب ۱۲ - آیت ۳ پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی جو خدا کی روح سے بولتا ہے یسوع کو ملعون نہین کہتا انتہی یعنے جو شخص الہام الٰہی سے کلام کرتا ہے جناب عیسیٰ علیہ السلام کو ملعون نہین کہہ سکتا برخلاف اسکے آپ ہی جناب مسیح علیہ السلام کی خدمت میون یہہ تحفہ نذر گذرانتے ہین کہ مسیح ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے جو لکڑی پر لٹکایا گیا سو ملعون ہے انتہی دیکھو خط گلاتیان باب ۳ - آیت ۱۳ - اب دونون آیتون کے

ملانے سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ پولوس کو ہرگز الہام الٰہی
نہین تھا اس لئے وہ خود اپس باتکا اقراری ہے کہ جو
کوئی روح یعنے الہام سے بولتا ہے تو حضرت مسیح علیہ السلام
کی بے ادبی جسطرح مین کرتا ہون نہین کرسکتا اور جناب مسیح
علیہ السلام کو جسطرح مین ملعون کہتا ہون جو خدا کی روح
سے بولتا ہے نہین کہہ سکتا پھر دیکھو خط فلپیون کا باب
اول آیت ۱۸ مین یون لکھا ہے کہ ہر طرح مسیح کی خبر
دی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے مین خوش ہون
خوش رہونگا انتہی اب ناظرین حق پرست ذرا دل مین غور
فرمائین کہ خداوند قدوس اپنی کلام پاک مین ایسے
ایسے مکروہ لفظون کی تعلیم فرماتی کہ فریب اور مکاری سے
میری نبیون کی خبرین بیان کرو نعوذ باللہ خدا تعالی ایسے
تعلیم دینے سے پاک ہے پس تقریر مرقومہ بالا سے بخوبی
معلوم ہوگیا کہ پولوس شخص الہامی نہین تھا بلکہ فریب سے
مذہب عیسوی اختیار کرکے جو کچھ دل مین آیا لکھتا رہا
یہان تک زیادتی کی کہ خداوند کریم کی قدوسیت کو بھی
لگایا دیکھو قرنتھیون کا دوسرا خط باب ۵ آیت ۲۰ مین
لکھا ہے کہ اس لئے ہم مسیح کے ایلچی ہین گویا خدا ہمارے
وسیلے منت کرتا ہے انتہی دیکھو آیات مذکورہ بالا سے
خداوند تعالی کا عجز لازم آتا ہے کیونکہ منت تو وہی کریگا
جو عاجز ہوگا حالانکہ خداوند تعالی السب شئی پر قادر ہے
ان چند مقامات مذکورہ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ پولوس کی
تعلیم الہامی نہین ہے جب پولوس کی تعلیم غیر الہامی
ثابت ہوچکی تو اس روح کی تمنا اور خواہش پوری نہین ہوسکتی
اب بھی اگر کوئی شخص پولوس کو رسول اللہ کہے تو

قیامت مین خود سچے رسولون کے روبرو شرمندہ ہوگا نیز جب
پولوس کی تعلیم کی حقیقت ناظرین نے بخوبی سمجھ لی تو باقی رہا
یہودہ حواری اوسکی تعلیم کی حقیقت بھی سن لیجئے دیکھو
یہودہ کا خط باب اول آیت ۹ مین جو عبارت یہودہ نے
نقل کی وہ عبارت کتاب معراج نامہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے لیکر نقل کی ہے چنانچہ ارجن کہتا ہے ورس ۹ یہودہ کا
اسی معراج نامہ سے منقول ہے اور لارڈ نزاپنی تفسیر کے جلد ۲
کے صفحہ ۱۲۱ مین قول ارجن کو نقل کرتا ہے اور آپ کے نزدیک
کتاب معراج نامہ الہامی نہین جب وہ الہامی نہین تو یہودہ
نے اوسے نقل کیون کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودہ کو
الہام الٰہی نہین تھا اگر اوسکو الہام ہوتا تو وہ غیر الہامی کتاب
سے نقل کیون کرتا جبکہ اوسکو اتنی بھی تشخیص نہین تھی تو
اسکی تعلیم کا کیا اعتبار رہے اب رہے تین شخص ایک پطرس
دوسری یوحنا تیسری یعقوب سو پطرس کی تعلیم کے بی اعتباری
کی وجہ یہ ہے کہ پطرس کو جھوٹی قسمین کھانے کی عادت تھی
جیسا کہ انجیل متی باب ۲۶ آیت ۷۰ و ۷۴ سے پایا جاتا
ہے بھلا جس شخص کی جھوٹی قسمین کھانی ثابت ہوچکین تو
اوسکی تعلیم کیونکر قبول کی جاے آپ دیکھتے نہین کہ سرکار
دولت مدار جس شخص کی ایک دفعہ جھوٹی قسم کھانی یا جھوٹی
گواہی ثابت کرلیتی ہے پھر اوس آدمی کا کبھی اعتبار نہین
کرتی چونکہ دین کا معاملہ تو بہت ہی نازک ہے پھر ایسے
جھوٹی قسمین کھانے والون کا کیا اعتبار رہے اسلئے پطرس
کی تعلیم بسبب جھوٹی قسمون کے ہرگز قبول کے لائق نہین ہے

باقی آیندہ ✦ الراقم العبد

از مدرسہ لودہیانہ۔

مراسلت

جناب حامی دین محمدی محمد یعقوب صاحب دام برکاتہ

پس از تسلیم بصد تعظیم خدمت عالی مین التماس یہہ ہی - کہ خاکسار ایک مضمون اسی کا ہمراہ نواز شس جناب نامدار منشور محمدی مین مندرج فرمائے اور تسلیم والا شان تک پہونچائے احسان بی پایان ہوگا - وہو ہذا -

ای عیسائی بھائیو حق کے طالبو ذرا ادہر متوجہ ہو اور انجیل کا الہامی کلام سنو - آپکے پیشوا اور راہ نما حضرت پال کا یہہ مقال ہی کہ اگر جناب مسیح علیہ السلام مرکر پھر زندہ نہوے ہون تو ہمارا وعظ اور منادی فضول اور بیمعقول ہی اور تمہارا دین و ایمان بھی غلط اور بی فایدہ ہے - پس نہایت ضرور اور لابدی ہی کہ یہہ جی اٹھنے کا واقعہ عجیبہ دلایل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ثابت ہو ورنہ مذہب عیسائی اور ملت مسیحائی خاک مین مل جائیگی اور یہہ ساری عیسائی بے نجات رہ جائینگے - یہان پر کاوش اور تفتیش اس امر کی ہوتی ہی کہ آیا اس زندہ ہوا اٹھنے کا کوئی ثبوت عقلی یا نقلی بھی موجود ہے یا نہین - نہایت ٹھنڈے دل سے اور بے تعصب اور بلا طرفداری کے سطور مفصلۂ ذیل کو پڑہنا چاہئے ظاہر و باہر ہے کہ حضرت مسیح کے مرکر پھر زندہ ہونیکا ثبوت انکی رویت پر موقوف ہی اگر رویت ثابت نہو زندہ ہوا اٹھنا بھی ثابت نہوگا - انجیل مین مسیح کی کل دس رویتین مرقوم ہے - مگر انمین سے ایک بھی صحیح نہین سب کے سب غلط ہین -

رویت اول زندہ ہونیکے بعد کو مریم مگدلینی اور دوسری ایک عورت کے تین یا صرف مریم کو ہوی تھی - مگر یہہ رویت انجیل لوقا سے باطل ہوگئی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ دن چڑہنے کر بعد دیر سے یہہ بات معلوم ہوی کہ ان عورتون یا اس عورت نے صرف فرشتون کو دیکھا تھا نہ کہ جناب مسیح کو -

رویت دوم بیت المقدس سے چند میل کے فاصلے پر بوقت شام اماوس نام بستی مین دو شاگردون کو ہوی تھی مگر یہہ رویت بھی متی کے بیان سے غلط ہوگئی اس لئے کہ وہ کہتا ہی حضرت مسیح دوسرے مرتبہ یعنے عورتون کو نظر آنے کے بعد جلیل مین مرئی ہونے والے تھے اور مرئی بھی ہوے اور نیز یوحنا نے رویتون کے شمار مین اس رویت کے لئے گنجایش ہی نہین چھوڑی -

رویت سیوم گیارہون کو بیت المقدس مین جبکہ وہ کھانے بیٹھے تھے مگر یہہ رویت بھی متی نے رد کردی کیونکہ مطابق اسکے بیان کے جناب مسیح انکو جلیل مین دکھائی دینے والے تھے اور دکھائی بھی دیئے -

رویت چہارم بعد آٹھ دن کے گیارہون کو ہوی تھی مگر متی کے بیان مذکورہ بالا سے اور مرقس اور لوقا کے اس اظہار سے کہ حضرت مسیح جس دن زندہ ہوے اسی دن شام کو آسمان پر تشریف لیگئے یہہ رویت بھی ثابت نہوی

رویت پنجم وہ پہلے مرتبہ جلیل کے ایک پہاڑ پر گیارہون کو نظر آئے زندہ ہونے اور جی اٹھنے کے کئے دن بعد مگر یہہ خبر درست نہین اول آیین باعث کہ جس دن جی اٹھے اسی دن شام کو آسمان پر چڑھ گئے دوم باین سبب کہ انکو جی اٹھنے کے دن ہے بیت المقدس مین رویت ہوی تھی سیوم باین وجہہ کہ انکو یعنے شاگردون کو حکم ہوا تھا کہ بیت المقدس کے باہر نجاوین تا وقتیکہ روح القدس سے فیض یاب ہون - ؛

رویت ششم وہ بعض شاگردون کو جبکہ وہ دریای جلیل مین مچھلی کا شکار کر رہے تھے رونما ہوے اور یہہ واقعہ جی اوٹھنے سے اقل مرتبہ دس دن بعد کا ہی لیکن صعود جی اٹھنے کے دن ہی کو واقع ہوین اور بیت المقدس سے باہر نہ جانے کے حکم سے یہہ واقعہ بھی خلاف واقع ہوا۔

رویت ہفتم وہ سب سے پہلے پطرس کو نظر آئے جیسا کہ پال نے بھی بیان کیا ہے لیکن یہہ دروغ بی فروغ ہی کیونکہ تین گواہ متی۔ مرقس اور یوحنا گواہی دیتے ہین کہ سب سے اول حضرت مسیح عورتون کو دکھائی دئے تھے اور ایک چوتھا شاہد لوقا شہادت دیتا ہے کہ سب سے اول دو شاگردون نے انکو اماؤس کے قریب دیکھا تھا۔ اور یوحنا اور لوقا بھی لکھتے ہین کہ پطرس نے قبر مین کفن کو دیکھا تھا نہ کہ حضرت مسیح کو۔

رویت ہشتم بارہون کو نظر آئے کہنے بعد دو پانچسو بھائیون کو دکھائی دئے۔ لیکن یہ وقت ۵۰۰ عیسائی کہان تھے۔ کل عیسائی جماعت تخمیناً ۱۲۰ آدمی کی تھی۔ دوم رویت سبکو نہین صرف چند برگزیدہ اور چنے ہوے لوگون کو ہوی تھی۔ سیوم گیارہون کو دکھائی دینے کے بعد صعود ہوا تھا تو پھر یہہ رویت ہشتم کس طرح درست ہو سکتی ہے **رویت نہم و دہم** وہ یعقوب کو اور پھر دوبارہ شاگردون کو نظر آئے۔ مگر چونکہ گیارہون کو ایک مرتبہ نظر آنیکے بعد وہ آسمان کو راہی ہو چکے تھے اس لیے یہہ دونو رویتین بھی باطل و عاطل ہو گئین۔ یہان مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صعود کے زمان اور مکان کی نسبت جو اختلاف ہے وہ بیان کر دیا جاوے لوقا کہتا ہے کہ جس دن جی اٹھے اسی دن شام کو بیتعنیا سے آسمان پر اوٹھا کر چڑھ گئے اور متی کی

طرز تحریر سے عیان ہوتا ہے کہ کئی دن کے بعد جلیل کے ایک پہاڑ پر سے آسمان پر صعود کر گئے کیونکہ شاگردون کو وصایا آخری دہین کی گئین اور اعمال سے صراحتاً ظاہر ہے کہ صعود کوہ زیتون پر سے ہوا تھا جی اٹھنے سے ایک چلے کے بعد پس عجیب ماجرا ہے کہ حضرت مسیح کا جی اٹھنا اور دکھائی دینا وغیرہ الہامی نوشتون سے باطل ہو گیا اور عیسائی دین خاک مین رل گیا۔ اب عیسائیون کو لازم ہے کہ وعظ اور منادی سے باز آئین اپنے موجودہ اعتقاد کو عبث اور بے کار سمجھین اور مذہب اسلام کو اختیار کرین یا میری اس تحریر کا جمہور بند روکھین اور ان بیانات مخالفہ متناقضہ کی توفیق و تطبیق فرماوین فقط۔　　راقم ایک بندۂ خدا۔ از پونہ۔

دربار شہنشاہ ایمان

سننے مین آتا ہے کہ ایک سیاح اتفاق زمانہ سے سیر کرتا ہوا ایک جانب کو جا نکلا۔ ایک بستی نظر آئی کیا دیکھتا ہے کہ مکانات پر صفا۔ دکاکین باصفا۔ صاف ستھرے گلی کوچہ راستہ خوش قطع اپنی اپنی موقع پر بیٹھے ہین ہر چیز ایک نرخ معین سے بک رہی ہے باشندے محبت سے بستے ہین آپس مین ملتے جلتے ہنستے ہین کہین نزاع و فساد کا نام نہین شقاق و لداد کا مطلق وہان کام نہین یہہ سیاح خوشی خوشی پھرتا تھا اور ہر طرف کی چیزون پر نظر کرتا تھا لوگون سے پوچھا۔ اس بستی کا نام کیا ہے انھون نے کہا علم اسکا نام ہے۔ پوچھا حاکم کون ہے۔ کہا ایمان یہان کا حاکم ہے عقل اسکا وزیر ہے یہہ دونون ملک کا بندوبست بخوبی کرتے ہین۔ گویا رعایا پر جان سے مرتے ہین کوتوال یہان کا انصاف ہے۔ عدل اوسکا نائب ہے اور کا بندوبست

اوسی کے ہاتھ بکے ہر وقت ان دونون کا ساتھ ہے - پوچھا یہان کے رئیسون مین مشہور لوگ کون کون سے ہین - کہا تحقیق حق ایک برا رئیس ہے کہ شاہنشاہ ایمان کے یہان اوسکی بڑی عزت ہے دوسرا تسلیم حق ایک برا رئیس ہے کہ وہ دربار شاہی مین حاضر رہتا ہے - تیسرا قول حق ان سب رئیسون سے بڑھکر ہے کہ وہ سب کے نزدیک مقبول ہے اور شہنشاہ ایمان اوسکو بہت چاہتا ہے - پھر وہ سیاح ادہر ادہر سیر کرتا ہوا ایک جانب نکلا دیکھا کہ ایک مکان نہایت سنگین اور مضبوط بنا ہوا ہے پوچھا یہ کون مکان ہے - لوگون نے کہا یہ قید خانہ ہے - اندر جاکر دیکھا تو کئی قیدی پابزنجیر ہین ایک کا نام پوچھا تو معلوم ہوا کہ لقصب ہے اور یہ قیدی اکثر قریات مین جو مسمی بمذاہب مختلفہ تھے ڈاکے ڈالتا تھا اور لوگون کا مال ومتاع وسامان لیکر بیتی لوٹ لیجاتا تھا - دوسرے قیدی کو دیکھا کہ بڑی ذلت و رسوائی ایک سیاہ مکان مین قید تھا - اور نالہ و فریاد کرتا تھا پوچھا یہ کون ہے وہان کے پاسبانون نے کہا یہ حسد ہے کہ اکثر قول حق جو مقبول شاہنشاہ ہے اوسکے گھر مین نقب لگاتا اور حق پرستی کے خزانہ کو بار بار نقصان پہونچاتا تھا یہہ بھی بادشاہ ایمان کے حکم سے یون مقید ہوا ہے - تیسرے قیدی کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ بحال ابتر ایک تنگ و تاریک مکان مین مقید تھا - اور باوجود قید شدید کے بھی لوگون پر حملہ کرتا تھا کسی کو گالی کسیکو درشت کلمات سناتا تھا پوچھا یہ کون صاحب ہین بولے یہہ مرزا نفسانیت بیگ ہین کہ حقانیت جو ایمانکا بڑا مقبول و پسندیدہ محل ہین اوسمین اوسنے نقب لگانیکا قصد کیا مگر حواس خمسہ کے چوکیدارون نے چند ہوشیار پاسبان کو اطلاع کی اور اوسنے بحکم سلطان ایمان

۶

اسکو گرفتار کرکے ذلیل وخوار کیا - غرض یہہ سب لوگ یہان دایم المجلس ہین جب اُس سیاح نے یہہ تماشا دیکھا تو بے خوشی کے پھول گیا اور ہر طرف پھرنے لگا چند روز کے بعد جب اکثر رئیسون اور حاکمون سے ملاقات ہوی اور بے تکلفی حاصل ہوے لوگون سے اپنی آرزو بیان کی کہ صاحب تین جب سے اس بستی مین آیا ہون اور یہان کی سرسبزی اور شادابی اور شہر کی آبادی پر نظر کی جب سے یہہ خیال دامنگیر حال ہے کہ یہان کے سلطان وقت اور شاہنشاہ زمان سے ملاقات کرون اور اوسکے دیدار فرحت آثار سے اپنی انکھین روشن کرون اوسکے دوست و آشنا نے جب یہہ بات سنی بہت خوش ہوگئے اور کہا یہہ کیا بڑی بات ہے - میان ہمارے سلطان باوجود اپنی جاہ وجلال اور عزت وکمال کے ادنی فقیر و محتاج سے ملاقات کرتے ہین غربا اور محتاجون سے کمال فرحت و خوشی سے بات کرتے ہین ہر ادنی و اعلی اونکی محفل مین جاسکتا ہے اور اون سے ملاقات حاصل کرسکتا ہے بلکہ اونکی تاکید ہے کہ جو وارد و صادر ہمارے ملک مین آوے وہ ہمسے ملے اپنا حال ہمکو سناوے اور ہماری ملاقات سے لذت روحانی اوٹھاوے غرض تم کو دربار مین جب تحقیق مذاہب کا وقت آتا ہے اوس وقت لیجاوینگے اور وہان کے جلسہ کی کیفیت دکھلاوینگے - یہہ سنکر سیاح غریب مارے خوشی کے اپنے جامہ مین ہرگز نہین سماتا تھا کہ اتنے مین تاریخ فلان غل ہوا کہ آج دربار عام ہے اور حکم شاہنشاہ عالی مقام کہ مجمع مذاہب کے وکلا اپنے اپنے اوقات معین پر حاضر ہون جب یہہ خبر سنے سیاح بھی کپڑے وغیرہ بدلکر سنت نبوی کے موافق اپنی صورت بناکر ذیشان امر کے ساتھ بادشاہ کے

دربار مین حاضر ہوے اور بڑے فرحت سے بادشاہ نے
اُنسے ملاقات کی ادہر اُدہر کے حالات پوچھے بعد ہکلامی
حضوری کے جناب عالی جناب شہنشاہ کا حکم ہوا کہ اہل اسلام
اور ہنود اور نصاریٰ کے وکلا فوراً تینون حاضر ہو دین
اور آداب شاہی بجالاکر اپنے اپنے مقامون پر بیٹھ گئے -
شاہنشاہ عالی جاہ نے پہلے نصاریٰ کے وکیل سے فرمایا تم
اپنے کتب مقدسہ کی کچھ کیفیت بیان کرو - نصرانی نے عرض
کیا کہ ہمارے کتب مقدسہ بحجت تمام تحریر ہوے ہین اور انکو
لکھنے والے ایسے معتبر اور صاحب الہام تھے کہ اون سے غلطی ہونا
محال ہے - شہنشاہ ایمان کے جانب سے ارشاد ہوا ہم
چاہتے ہین کہ آج اہل اسلام کے وکیل سے اور تم سے اس
باب مین کچھ قیل و قال ہو چنانچہ وکیل مسلمان یہ سنکر آداب
شاہی بجالایا اور پادری صاحب سے جو وکیل نصرانیان تھے
اونسے کہنے لگا کہ اگر مین اوسمین اغلاط کثیرہ ثابت کرون تو
کیا کہوگے پادری صاحب بولے اگر آپ کوئی غلطی ثابت
کردین تو مین اپنی کتابین سب آپکو دیتا ہون مسلمان بولا
جب آپکی کتابین غلط اور پوچ ٹھہرین تو مین اونہی لیکر کیا
آپکے مانند چارپایہ بنون اور ناحق اسکا بوجھ اپنے پر دہرون
مثل ہے ؎ چارپای بر دکتابی چند - پادری صاحب
بولے پھر آپ کیا چاہتے ہو - مسلمان بولا مین چاہتا ہون
کہ تمہارے کتب کی غلطی ثابت ہو جاوے تو ہمارے نبی
برحق پر آپ ایمان لے آوین تاکہ شہنشاہ ایمان کے دربار
مین بڑی عزت پاوین اسلیئے کہ ہمارے نبی نے باوجود
امی ہونے کے بارہ برس پہلے فرمادیا کہ تمہارے کتابون
مین تحریف و تغیر واقع ہوا ہے - پادری صاحب نے فرمایا مین

اتنی بات پر تمہارے نبی کی تصدیق نہین کرسکتا - مسلمان بولا
جبکہ آپکے کتابون کی غلطی ثابت ہو جاوے اور پھر ہمارے نبی
پر بھی آپ ایمان نہ لاوین تو کیا آپکی وہ مثل نہ ہوگی کہ دھوبی
کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا پہلا صاحب تمہارے کتابین تو غلط
ٹھہرین اب ہماری صحیح کتاب کہ جس مین ایک بھی غلطی نہین اگر
تم ایمان نہین لائے تو لوگ تمکو یہی کہینگے ادہر سے رانڈے
ادہر سے ماندے نہ خدا ملا : ماندے - غرض جب گفتگو
یہان تک پہونچی - پادری صاحب فرمانے لگے پہلا تم کوئی
غلطی ثابت کرو اسمین ہندو کے وکیل نے کہا اچھا آپکی
غلطی بیان فرماوین کہ شہنشاہ ایمان کے دربار مین آپکی
تصدیق ہو - اخبار الایام سفر ۱ باب ۷ درس ۲ مین ہے کہ
بنیامین کے بیٹے تین تھے بلع اور بکر اور یدیعیل اور پھر
باب ۸ مین اسی سفر کے ہے کہ پہلا جنا بنیا اوسکا بلع اور دوسرا
اشبیل اور تیسرا اخرح ہے ۲ - اور چوتھا نوحاہ اور پانچوان
رافاہ انتہیٰ - نسخہ مطبوعہ ۱۸۴۳ء مین اور سفر تکوین کے
۳۶ باب ۱۰ درس مین ہے کہ بنیامین کے بیٹے بالع اور باخور
اور اشبیل اور جیرا اور نعمان اور اخی اور روش اور ماقیم
اور حوقیم اور ارد ہے بھلا اب مین نصرانی صاحب سے پوچھتا ہون
کہ یہہ سب عبارتین جو مین نے نقل کین موافق اُنکے کتابون
کے ہین یا نہین - پادری صاحب بولے مین کیونکر یقین کرون
جب تک اپنی آنکھ سے نہ دیکھون امین وکیل سنو بولا واہ
پادری صاحب آپکو اپنی کتابین یاد ہی نہین ہمنے مسلمانون
کو دیکھا ہے کہ اپنی کتاب جسکو وہ قران کہتے ہین ہزارون
آدمیون کے آگے کہتے ہین سو کر اون سے آخر تک آیت بآیت
حرف بحرف انکھ بند کرکے سنا دیتے ہین تمہین اگر شک

ہوتو ابھی پاوٗ دکھا دیتے یہی اور تم اپنی کتابون سے ایسے
غافل ہون کہ اون کے اسامی مندرجہ تک یاد نہین -
پادری صاحب کہنے لگے نہین ہمکو زبانی کچہ یاد نہین وکیل ہنود نے
کہا آپکی وہ مثل ہے سبق در کتاب و کتاب در طاق - غرض
اسمین شہنشاہ ایمان کا حکم یون ہوا کہ عہد عتیق کا مجموعہ ہمارے
کتب خانہ سے منگوایا جاوے - اوسی وقت انکی آن مین ایک
کتاب مطلا مجلد ریشمی غلاف مین لپٹی ہوی دربان کے خدام
نے حاضر کی اور پادری صاحب نے کہولکر مقامات مذکورہ پر نظر
کی مسلمان بولا اب سنئے کہ انہین کتنے غلطیان ہین - اول تو پہلے
قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیا مین کے بیٹے تین ہے اور دوسرے
سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ ہین اور تیسرے سے معلوم ہوتا ہے
کہ دس ہین ہلا اب کسکا یقین کرین ایک کو سچا کہین تو دیکہا
جھوٹا ہوا جاتا ہے دوسرے نامون مین اونکے بڑا اختلاف
نظر آتا ہے قولین اولین مین یلع ہے اور قول ثالث مین یالع
اور قولین آخرین مین اشبیل ہے اور اول مین اوسکا پتا ہی
نہین اور قول ثالث مین باحور وغیرہ اور کے نام ہین کہ
اوپر کے دو قولون مین اوسکا نشان ہی نہین اور دوسرے
قول مین احرح ہے کہ پہلے اور تیسرے قول مین اوسکا پتا ہی نہین
پادری صاحب جب یہہ بات سنے حیران ہوکر تامل سے کتاب
دیکھنے لگے وکیل ہنود نے کہا عینک دون شاید آنکہون مین
آپکے کچہ ضعف ہے اسپر شاہنشاہ ایمان بہت مسکرائے اور
سیتلاج کی طرف تبسم فرماتے ہوے نظر عنایت سے
دیکہے یہہ شکر آداب شاہانہ اور نہایت محظوظ ہونا اپنا ظاہر
کیے غرضکہ وکیل ہنود نے عینک عنایت کی اور پادری صاحب
عینک لگاکر خوب دہونڈہے اور دو تین ورق بھی ادہر ادہر

اوتھائے کہ شاید کہین کچہ جواب نکل آئے مگر جب کہین گنجایش
پائے تو لاچار ہوکر تہنڈی سانسین بھرنے لگے اور سر جہکانے
حقیقت مین نوبت تو یہی تھی کہ لینے لینے آئے تہے دینے اوقطرات
اشک سے اپنا موہنہ دہوئین کہ اتنے مین کچہ خیال آیا اور
ذرا سنبہل باندہ کر بولے صاحب جب عزرا نے تورات لکہی اوقت
لسب کے اوراق جن سے اونہون نے نقل کی تہی بہت پرانے
تہے کہ بخوبی پڑہے نہ جاتے تہے اس سبب سے اسمین غلطی واقع
ہوی - مسلمان بولا عزرا صاحب الہام تہے یا نہین - پادری
صاحب نے کہا ہان وہ صاحب الہام تہے مسلمان بولا وہ اوراق
پرانے ہوگئے تہے تو کیا اونکا الہام بہی پرانا ہوگیا تہا اگر اوراق
مین کچہ غلطی تہی تو الہام نے کیون نہ بتائی اسپر تمام اراکین دولت
کو ہنسی آئی مگر رومال منہ پر رکہہ سب مسکراتے تہے اور
شہنشاہ ایمان نے تبسم فرماکے پادری صاحب بولے
آدم کلارک اس آیت کے نیچے لکہتا ہی کہ عزرا نے بیتون
اور پوتون مین کچہ تمیز نہین کی دونون کو ملاکر لکہدیا -
مسلمان بولا کیا خوب یہہ کیسے صاحب الہام تہے جو بیتون
اور پوتون کو جدا نکر سکے اسپر وکیل ہنود بولا مجہے ایک
بات پوچہہ لینے دو مین ہمیشہ سنتا تہا کہ تورات موسیٰ کی
کتاب ہے - اب پادری صاحب فرماتے ہین کہ وہ عزرا نے
لکہی یہہ کیسی بات ہے - پادری صاحب فرمانے لگے ہان
یہہ کتاب عزرا کی لکہی ہوی ہے - وکیل ہنود نے کہا پھر وہ
موسیٰ کی تورات کہان گئی پادری صاحب چپ ہوے کچہ
کچہ جواب نہ دے سکے مسلمان نے کہا کیون نہین کہتے کہ
وہ بخت نفر زبانہ سے ہمیشہ کے عدم کو سدہارے اور
صفحۂ وجود سے تشریف لیگئے - باقی آیندہ +

اخبار کابل

کار سپاہ سنت اخبار سول و ملٹری کابل سے اپنی چٹھی مین مین لکھتا ہی کہ تازہ حقیقات سے ثابت ہو گیا کہ امیر یعقوب خان بھی فصل سفارت مین داخل تھے چنانچہ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بالاحصار مین سوای مکان رزیدنسی کے اور کوئی مکان نہین لٹا اور امیر کے اسباب کے کسی نے ذرا ہاتھ بھی نہین لگایا اور خلاف امیر کسی کی کوئی بیجا اس وقت تک معلوم نہین ہوی اور نہ کسی نے امیر کی کچھ امانت کی نہ اونکی کہتے مین کیسکی وہ جو خبر اوڑی تھی کہ باغیون نے توشک خانہ امیر کو لوٹ لیا ہے اور خزینہ خانہ کو جلا دیا ہی یہہ بالکل گپ تھی اور دروغ اور یہہ بھی دریافت ہوا کہ امیر کی فوج اور رسالہ سپاہیون نے اس حصہ مین خاطر خواہ کام کیا مگر سردار نے بیشک کوتاہی کی - داود خان شاہ پسہ سالار امیر کو بھی بروز قتل سفارت کوئی ضرب نہین آئی اگرچہ سیدہ جو وہ دکھائی دیئے یہہ صرف بناوت تھی اور یہہ غیر ممکن تھا کہ ایسے سرکشون کو مجمع مین سے امیر بلا مزاحمت اپنے آدمی معزز و معتبر افسران انگریزی کے بھیجے اور پھر امیر نے بذات خود کیونکر موقع حاصل کیا کہ اون سرکشون کی بھیڑ کو چیر کے اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کے انگریزون کے پاس چلا آئے اور بعد امیر کے اونکے کیمپ کا سرکشون نے وہ بھی ادب و لحاظ نہ رکھا جیسا کہ اونکے برتاو تھا بلکہ افغانی فوج کو باغی نہ کہنا چاہیے وہ امیر کے بڑے نمک حلال تھے لڑے اور جب بھاگے تو امیر کی کوئی چیز نہ لیگئے - اور یہہ سرکشی جہان پر ہوئی معلوم کس ارادہ پر ہین صرف اسقدر اونکی خبر ملی ہے کہ وہ جنبر برادر بامیان کے راستہ برادرون نے قبضہ کر رکھا ہی - غرض یعقوب خان کی حرکتین اب ظاہر ہوتی جاتی ہین یعقوب خان چاہتے تھے کہ بار برداری کی قلت سے انگریزی فوج کی بیقیدی نہو سکیگی اور موسم سرما تنگ وہ اپنی حفاظت عمدہ کر لینے اور شاید روس کو اپنا حامی بنا لیتے - اور یعقوب خان نے انگریزون کے پاس آگرہی سے وہ بار برداری کی کچھ مدد نہین دی اور یہہ جو تہوری بہت مدد ملی یہ غلزیون کا مطلب دو طرفہ تھا وہ انگریزون کی بھی دوست خالص تھے بلکہ یہہ چاہتے تھے کہ انگریزی فوج اندرونی ملک مین جب آجائے تو اوسے دق کرین اور امیر نے جو حال ملک کا بیان کیا سب غلط نکلا آخر تک وہ یہی کہتے تھے کہ انگریزی فوج سے کوئی نہ لڑیگا حالانکہ اونکا سپہ سالار ہمارے مقابلہ کے تیار بیان وفاداری سے کر رہا تھا اور امیر کے ساتھ جو لوگ تھے وہ انگریزی دشمنون کو خفیہ طور پر بات بات کی اطلاع دیتے تھے اور امیر ہی نے قومون کو بھی اوبھارا تھا غرض یعقوب خان نے بازی خامی کھیلی تھی مگر چال چوک گئی ہار گئے اب امیر کے ہاتھ پانو یعنے معتمد اور ارکان سب پھانسی چڑھے جاتے ہین اور شہرت جو ہو رہی ہے اگر سچ ہے تو امیر کو شاید اور بھی کچھ مزہ چکایا جائیگا - بہرحال یہہ ثابت ہو گیا کہ امیر نے اپنے مہمان سفیر کے ساتھ وفا کی اور باشندگان کابل کا یہہ حال سنا جاتا ہے کہ وہ سخت گناہون مین مبتلا ہین جیسے پہلے وہ قومین تھین جنپر غضب الہی نازل ہوا تھا اونکے گناہون کو لکھتے ہوے بھی مجھے شرم آتی ہے - اب سرکار نے مصلحت اسمین دیکھی کہ گیرزا اس ملک مین حاکم رہین اور سرکار کو خوف فوجی خرچ بھی نہو گا کیونکہ اس ملک مین بعد انتظام انگریزی کے چونگی امدنی ہونے لگے گی یہہ ملک زرخیزی کی قابلیت بہت رکھتا ہی تجارت

تجارت بھی خوب ہوگی روس زیادہ اسی سے جلتا ہے وہان ایک بات ضرور ہی کہ یہہ پرانے لوگ یہان کی دشواری سے مطیع ہونگے البتہ اونکی اولادیں شک مطیع ہوجائینگی

اب ہم امیر شیر علیخان کا ذکر خیر کرتے ہین کہ وہ کس درجہ کا دور اندیش تھا جسنے بڑی دھوم دھام سے انگریزون کے استقبال کے لئے سامان مہیا کیا تھا کئی سلح خانے اور کئے میگزین اونہون نے تیار کئے تھے بیچ لوزنگ بندوقین کثرت سے جمع کی تھین اور بیچ لوزنگ توپین بھی اور کوہستانی توپخانہ نہایت عمدہ دیکھا گیا بارود ولباس وردی اور توپ وگھوڑون کا سامان وغیرہ اسقدر دیکھا گیا ہے۔ جس کے دیکھنے سے اب بھی خوف آتا ہے۔ لاکھون فوج کو وہ ایک روز مین آراستہ کرسکتے تھے بات تو یہہ ہی کہ ان باغیون سے کچھہ نہوسکا ورنہ انکو کسی چیز کی کمی نہ تھی یہان کے لوگون کے دلون مین جوش تو اب بھی ایسے آرہے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موسم سرما مین کچھہ رنگ لائینگے مگر یہہ پھانسی دینے کی کارروائی اونکو شاید راہ پر لے آوے چنانچہ بہت سے لوگون کو پھانسی پر لٹکا دیا میگزین کا اور تالے بے وجہ نہا بیشک سرنگ لگائے گئی تھی شاید اراد تو یہہ ہی تھا کہ جس روز جنرل رابرٹس داخل ہوے تھے اور یہہ اشتہار سنا گیا اوسی روز یہہ سرنگ اوڑا دیجاتی مگر اس روز انگریزی فوج نے خوب حفاظت کرلی تھی بعد اوسکے امیر کے امرا جو بالاحصار مین قید تھے اونہون نے اشتعال دیکر سرنگ مین آگ دلوادی اور مطلب اونکا یہہ تھا کہ اس گھبراہٹ مین ہم بھی قید سے بھاگ جائینگے مگر وہ انگریزی قاعدون سے واقف نہ تھے جنکے پہرہ مین وہ بھی اون سپاہیون نے فوراً اونکو ڈالا حفظ۔ جریدہ مدراس۔

تار برقیات

الہ آباد ۱۶ نومبر۔ شہر کابل پر جو جرمانہ لگایا گیا روپیہ اسکا سبب یہہ ہے کہ شہر مذکور کے باشندہ لوگون کے بالداری کی واقعی طور پر تحقیقات ہورہی ہے اور جب تحقیقات مذکور پوری ہوجاویگی تو اوس وقت زر جرمانہ بیان کیا جاویگا جو وہ نہایت مصیبت ڈالنے والا ہوگا چند روز مین ایک اشتہار دیا جاویگا جس مین مبلغ مذکور کا ذکر کیا جاویگا اور اوسیوقت کابلیون کو اسبات کی بھی اطلاع دیجاویگی کہ قلعہ بالاحصار منہدم کردیا جاکر زمین کے برابر کردیا جاویگا تمام نقدی اور اسباب وجائداد وغیرہ جو پھانسی یافتہ لوگون کے اور نیز ان تمامی لوگون کے ہین جنہون نے صاحبان انگریز سے مقابلہ کرنے مین سرداری حاصل کی ضبط کئے جاوینگے قسم مذکور کے مال واسباب کے لئے تمامی اضلاع مین تلاشی کیجاویگی مال واسباب قسم مذکور فوج انگریزیہ کے مبلغ انعام مین شامل کردیا جاویگا اور اسی واسطے ایک انعامات کی کمیٹی قایم ہوی ہے۔ اخراج شتر گردن بھی مال غنیمت مین اپنا حصہ رکھینگی جو وہ مال دس لاکھہ روپیہ سے زیادہ ہوگیا ہے۔ ۱۳۱ بیمار و مجروح لوگون کا ایک بدرقہ جسمین ۸ سردار بھی شامل ہین کل کے روز کابل سے پشاور جانے کے لئے کوچ کرینگے الہ آباد کے بارکون مین جو ہسپتال بیمارون کے مقرر کئے گئے ہین اسمین سردی کا کچھہ دخل نہ ہونے کے لئے بندوبست کیا گیا ہے داؤد شاہ اور دوسرے سردارون کے ساتھہ مویشون کے چارہ کا بندوبست کیا گیا ہے

شملہ ۱۳ نومبر۔ انہدام قلعہ بالاحصار کا کام بہت جلدی کے ساتھہ کیا جارہا ہے۔ تمامی ضروریات کے خاطر

مقدار کمتی رکھ لیکر بارود کو تر خاک کر رہے ہین - ۹ دین ماہ حال کو جنرل بیکر صاحب اپنی فوج کو لئے ہوئے قریہ اندکی واقع وادی چارہ دہ کا محاصرہ کیا ہوا ہے - چالیس پچاس سپاہ تک مقید کئے گئے ہین اور یہہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اور سپاہ کہان کہان دبے چھپے ہوئے ہین - وہان تھوڑے ہتیار ہاتھ لگے ہین قریہ والون پر اناج کا بہت بھاری جریمانہ لگایا گیا ہے - جنرل نکولسن صاحب وادی لغمان کے دروازہ تک ملک کی حالات دریافت کرتے ہوئے آ پہونچے ہین انکو بہت سا سامان رسد اور رویشون کے لئے چارہ دستیاب ہوا ہے - شمس مدراس -

شملہ ۱۳ نومبر - خورم سے آئے ہوئے کوالیفنے ایسا معلوم کرایا ہے کہ چاکمانیون نے ہمارے شروط مان لئے ہین فقط - منہ

الہ آباد کمرا - ۱۵ نومبر - خلاصہ مندرجہ ذیل ان تاربرقیات کا ہے جو بنجملہ انہون کے بہت سی تاربرقیون کے آنے مین راستہ مین دیری ہوی تھی -

کابل - ۸ دین نومبر - علی الصباح جنرل بیکر نے شاہپور سے تحریک کرکے کابل کے تنگ راستہ مین سے گذر کر انلکی نامی قریہ کو جو بیابان چارہ دہ مین ہے محاصرہ کر لیا اور توپین اوس پہاڑ پر رکھی گئی تہین جو وہان سے قریہ مذکور پر بہت اچھی زد ہو سکتی تھی اور انگریزنے اسکو گھیرا کر لیا تھا اور سکھون نے اس قریہ مین گھس کر وہان کے ملکون سے یہہ چاہا کہ افغانی سپاہ جو اس قریہ مین پوشیدہ ہین انکو منٹ کے اندر لا حاضر کرین ورنہ سپاہی لا حاضر کئے گئے تمامی بے ہتیار - دیگر مسلح تھے اوقت

ملکون نے کہا کہ بالفعل اب بھی موجود ہین اور ۲۲ سپاہی اپنے دوستدارون کو دیکھنے کے واسطے روانہ ہوے ہین اور وقت موجودہ سپاہیون کو فیدا انگریزی مین آجانیکے لئے حکم دیا گیا اور انہون نے فورًا اسکی اطاعت قبول کر لی آنپر ایک مستحکم پہرہ قایم کیا گیا - بعد اسکے ملکون سے یہہ کہا گیا کہ وہ پھر اپنے قریہ مین جاکر ہر ایک باشندہ قریہ کو یہہ حکم کرین کہ تم لوگ اپنے تمامی ہتیار ملکون کے دروازون پہ لا حاضر کردین قریہ مذکور ۳ حصون مین منقسم ہوا ہے اور سکھہ کے دو کمپنیون کو خانہ تلاشی کرکے ہتیار لا جمع کرنیکا کام دیا گیا ہر ایک بندوق اور پشتول چاقو اور تلوار چھینی گئی ہے - اندکی نامی قریہ وہ قریہ ہے جسنے جنگ چارسیاب مین انگریزون سے لڑنے کے لئے بہت سے لوگون کو روانہ کیا تھا جبکہ جنرل بیکر بلندیون پر آتشبازی کی تھی تو اس وقت بہت سے لوگون نے بھاگے اگر اوس قریہ مین پناہ لی تھی قریہ مذکور کو جو سزا کہ دی گئی سو وہ یہہ ہے کہ قریہ مذکور پر ۱۶ سو من اناج اور ۳ سو من وزن بھوسہ دینے کے واسطے جریمانہ لگایا گیا ہے اگر یہہ جریمانہ اندرون عرصہ ۶ روز کے شیرپور کو نہ روانہ کیا جاوے تو قریہ مذکور تباہ و تاراج کر دیا جاویگا - ملکون نے باقیماندہ ۲۲ سپاہ کو تعویض صاحبان انگریز کر دینا اقرار کیا ہے قریہ مذکور کے دوسرے سرکردہ اشخاص کو جنرل بیکر موصوف ماندہ جنگی اسیرون کے لے آیا ہے - قریہ مذکور مین جو ہتیار چھینے گئے ان سب کو شیرپور مین لانیکے لئے قریہ والون کو دباؤ ڈالا گیا - ان قریجات واقع میدان چارہ دہ کو جنہون نے انگریزون پر ۶ دین اور ۸ دین ماہ اکتوبر کو بارہ مین

چلائی تھیں انگریزی سواروں نے محاصرہ کرلیا اور ۱۸ سپاہ گرفتار ہوے - ۱۰ ہتیار چھین لے گئے بہت سے سپاہ ہراتی رجمنٹ سے علاقہ رکھتے ہین جنہون نے انگریزی مدرسہ لنسی پر حملہ کیا تھا -

۱۰ نومبر اور ۲۹ - افغانی سپاہیون کو پھانسی دینے کا حکم کیا گیا ہے یہہ وہ سپاہ ہین جنکو جنرل بیکر نے گرفتار کیا تھا اور بعد اُسکے قریجات چاردہ کے ملک لوگ اور سپاہیون کو لے آئے تھے کمشنر نے ۱۹ سپاہ کو چھوڑ دیا اور ۲۵ کی دریافت ہونیوالی ہے معافی نامہ اب فارسی مین طبع ہوا ہے اور بھی کافی اشتہارات کے تیار ہوتی ہے اُسکا اشتہار دیا جاویگا -

۱۱ دین نومبر - موسم بہت سرد ہوگیا ہے - برف اور بارش دونون ایکساتھ ایک گھنٹہ تک برسا کیے اور وہ زمین پر گرتے ہی جم جاتی تھی جاڑہ کثرت سے ہے -

قرب جوار کابل کی بلند پہاڑون پر برفباری بہت جلد شروع ہو جانے کے سبب سے امسال موسم سرما کا شدت سے آنا معلوم ہوتا ہے اگر موسم ایسا ہی ہو تو اس مہم کا جو بجرد واپسی جنرل بکمرسن کے جانب غزنی روانہ ہونے کی تجویز ہوی تھی ٹلنا شک مین پڑجاویگا - آجکے روز ۲۸ - افغانی سپاہ دار پر چرما دیے گئے -

قندہار - ۱۲ دین نومبر - گورنر صاحب بمبئی ابھی داخل قندہار ہوے ہے کل صبح کو گورنر مذکور چمن نامی مقام سے نکل کر ۵۰ میل تک گھوڑے پر سواری کرکے تخت پل کو پہنچے جنرل اسٹورٹ نے گورنر صاحب موصوف کا شہر قندہار کے باہر جاکر استقبال کیا - گورنر صاحب موصوف

کا دو روز سے زیادہ یہان رہنا معلوم نہین ہوتا ہے

شملہ ۱۴ نومبر - کابل سے ۱۲ دین ماہ حال کو جنرل رابرٹ نے تار برقی پر یہہ خبر دی ہے کہ جنرل بکمرسن صاحب نے یہہ رپورٹ کی ہے کہ رودہای پانگیسر و کابل کے ملاپ کی جگہہ مین تاگاس کے ۶۰۰ یا ۱۰۰۰ صافیون نے ۷ ویں رجمنٹ کی ایک کمپنی پر یورش کی جو کپتان پوسکے ماتحت ڈویا کو مویشیون کا چارہ لے آنیکے لیے جارہے تھے سو ایک جماعت کی حفاظت پر مامور تھے - جنرل بکمرسن صاحب مذکور ۶۷ ویں ولایتی رجمنٹ کے ۵۰ سپاہ اور ۲۸ ویں دیسی رجمنٹ کے ۸۰ سپاہ اور ۴ توپ اور بنگالہ کی ۱۲ ویں کیولری کا ایک رسالہ لیکر کمپنی مذکور کی مدد کو کمک کے لئے روانہ ہوے - شروع مین بنگالہ کی ۱۲ ویں کیولری آ پہونچی اس لیے اُسکے سپاہ کو گھوڑون سے اتار کر آگے روانہ کیے اور دو مرتبہ توپ سے گولون کے فیر بخوبی ہوی اور اسکا نتیجہ بہت اچھا ہوا دشمن فرار ہوگئے اور انکا دنبالہ ۶ میل تک کیا گیا - دشمن کی طرف بفضان عظیم عاید ہوا جو اپنے مردہ اشخاص کو چھوڑ کر فرار ہوگئے ہمارے جانب ۶۷ ویں ولایتی پیدل کے ۳ سپاہ اور ۲۸ ویں دیسی پیدل کا ایک سپاہی مارا گیا کپتان پول اور ۶۷ ویں رجمنٹ کے ۴ سپاہ مجروح ہوے تمامی مجروح اشخاص صحت پذیر ہین - جنرل بکمرسن صاحب ۱۲ ویں ماہ روان کو لاتا بند - ہین وارد ہونے والے تھے تاکہ اس راستہ پر ایک سڑک کی تعمیر شروع کیجاوے - کابل کی تلگراف بیت تک کے پرے ۱۰ میل تک کابل پار ہو چکی ہے اور جنرل بکمرسن تک کی [illegible]

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

نصر من اللہ و فتح قریب
عبداللہ در نجف
نظر عنایت یہ سوی بر اہل صلیب
۱۲۹۶
بشارت باد بر اہل جہان
مورخہ ۱۵
بشارت باد بر اہل عرب و عجم
بابی سال تاریخ اخبار منشور
از فیض حامی اللہ و فتح قریب
۱۲
بجلد ۵

منشور محمدی

منشور ... ہوا تاج بکام	با خاتم و مہر آمد و منشور محمد	توریت و بلا توریۂ انجیل بہ تجمیل	گویان صفت و سیرت مبرور محمد
فرمان روا ان سلف سابقہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمد	توریت و ہم انجیل بہ فقاد بہ تجمیل	چون گشت علم رایت منشور محمد
چرا جنبار ماحی تشکیک شیاں	کہ دخوار اقوال تزییف شد	نوشتم سن عیسوی این چنین	کہ بطلان ابطال تثلیث شد
بود عمان متین دین حق را	منشور محمدی ہست ضابط	تاریخ بہ بین و زبر و بین	منشور محمدی مسلط ۱۲۹۶

قیمت سالانہ اخبار ہذا مع محصولہ ڈاک بنظر کفایت حضرات مشتریان مبلغ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو منظور ہو ہر سال قیمت پیشگی سے ارسال فرمائیں نوشت و خواند در بنادر و بلاد قیمت و اخبار متعلق بساہتہ ناظم مطبع المرحوم بہ محمد شریف ساکن معسکر بنگلور کہی صاحبان عالیہ زر قیمت بواسطہ منی آرڈر یا نوٹ جتری مطبع ہذا بین ابلاغ فرمایا کرین معاہدہ ابلاغ قیمت بعد کو بوجوہات چند در چند ہو نہین سکتا جو اسکے طالب ہون وہ اول ہی قیمت سے سرفراز فرمائین

قصیدہ مدحیہ جناب سرور انبیا شفیع روز جزا علیہ الصلوات والتحیۃ

طبعزاد ہدایت بنیاد نجلد بوستان نبوت مستشم رواحی سنت ماے متروک و بدعت قامع کفر و ضلالت جناب مولانا مولوی عبدالقادر صاحب المتخلص بہ بصیر سلمہ اللہ القدیر

محمد شہ مرسلان خدائی	کہ سرتاج ہر دو جہان خدائی	عیان پشت پر تھا جو مہر نبوت	بلا شک یہہ ہے نشان خدائی
حبیب خدا برگزیدہ ہی سب سے	پسندیدہ بندگان خدا ہے	زبان ہو یدا کلام خداوند	سخن سے ہی پیدا جو شان خدائی
نمایا ہین چہرے سے آثار رحمت	امین خدائی امان خدائی	ہی قرآن وصف جناب رسالت	وہ یک آیت آیتان خدا ہے
فریک شمار یسے کرے ہو ادو	یہہ اعجاز حق ہی یہہ شان خدائی	ہوا اسکو معراج بالاے عالم	مکان محمد مکان خدائی
بنی کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا	کہ یہہ خاتم مرسلان خدائی	دل انس و جان نور سے اسکے روشن	عجب ہادی بندگان خدائی
ہی تورات و انجیل مین وصف احمد	گواہ اُسپہ ہر داستان خدا ہے	ہر شہر ہے اوسکی زبان مسیحا	بیان مسیحا بیان خدائی
وہ بد بختہ ہی جو نہین اسکا تابع	وہ مردود از دخول خدا ہے	عدو اسکا بیشک عدو ہی خدا کا	محب اسکا از دوستان خدائی
مجان سنت کو ہی یہہ بشارت	یہی راہ راہ جنان خدا ہے	رسول خدا پر مین قربان جاؤن	کیا کس ادا سے بیان خدا ہے
بتائی ہے کیا عدیت صاف اپنی	نہین آپسہ لایق گمان خدا ہے	منور کیا ذکر حق سے جہان کو	کہ ہر ایک تسبیح خوان خدا ہے
اکھیڑی ہے کیا شرک کی بیخ جڑ سے	سنوا ہی کیا بوستان خدائی	اطاعت کرے اسکی آبن مریم	ہے اسکا پیرو جو جان خدائی

سدا رب پہ غالب رہو دین احمد
ہدایت یہاں پر شفاعت وہاں پر
اطاعت کریں سب سبھی دین حق کی
کہ جب تک زمین آسماں ہے خدا ہے
وسیلہ ہر اور میان خدا ہے
دعا اپنی ہر آستان خدا ہے

۲

نصیر اسکی کب مدح ہو کس زبان سے
ہی مداح جس کی زبان خدا ہے۔

بسم اللہ ھی غلط

تثلیث - یہہ عقیدہ خلاف عقل اور پوچ تو اسقدر ہو کہ بڑے بڑے حکما، وعلما انگلستان نے لاچار ہو کر اس عقیدہ کو انجیل مین تحریر ہونا جعلی ثابت کیا چنانچہ جان ڈینوب صاحب اپنی کتاب انگریزی جسکا ترجمہ اردو مظاہر حق کے نام سے موجود ہی صفحہ ۲۳ مین لکھتا ہو کہ نیوٹن صاحب (قصص الحکما وعلما ئی انگلستان اور گبن صاحب اور علما، فضلا نے بڑی کوشش سے ثابت کیا ہو کہ مسئلہ تثلیث جو یوحنا کے پہلے خط باب ۵ آیت ۷ سے لیا گیا ہی وہ آیت بناوٹی اور جعلی ہے اور کاشف صاحب مفسر مبہل کہتے ہین کہ یہہ آیت جو در باب تثلیث ہو کسی قدیم نسخہ انجیل مین نہین ہے مسیح نے تو ایک ہی خدا کی اعتقاد کا حکم دیا تھا موشیم اپنی تواریخ کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین لکھتا ہو کہ فرقہ (ایبونی) نے جو اول صدی مسیحی مین تھا یہہ عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ صرف ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف بخار سے مثل اور آدمیون کے پیدا ہوے تھے اور لارڈ نر اپنی تفسیر کی جلد ششم کے صفحہ ۳۸۳ مین قول ارجن کا یون نقل کرتا ہو کہ فرقہ (ایبونی) کے دونون گروہون نے پولوس کے نامجات کو مردود ٹھہرایا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تھے (عہد جدید) - فاکنس صاحب کا یہہ عقیدہ تھا کہ عہد جدید کو حضرت عیسیٰ نے نہ حواریون نے لکھا بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے لکھا اور اعتبار کے واسطے حواریون اور حواریون کے دوستون کے نام لکھدیے - ہارن صاحب مفسر باوجود اپنی اکثر تردید کے جلد اول کی تتمہ مانچ کے دفعہ ۲ مین تحریر فرماتے ہین کہ حواریون کے بعد جھوٹے اور جعلی کتابین جو منسوب بہ مسیح و حواریان وغیرہ کے تھین بہت برہ گئین اکثر اونکی نیست و نابود ہو چکے ہین اور بعضے ابتک تھین - تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین - باپ - بیٹا - روح القدس - اس فقرہ کی نسبت ہارن صاحب اپنی کتاب تفسیر کے چہارم جلد صفحہ ۴۵۷ مین یہہ ارشاد فرماتے ہین کہ اس فقرہ مین باہم علما مین ۴۰۰ برس سے تنازعہ ہو مگر ابتک کچھ فیصلہ نہین ہوا مناسب ہو کہ یہہ فقرہ جعلی سمجھکر چھوڑ دیا جاوے اور ڈاکٹر بی کنن صاحب لکھتے ہین کہ مینے اس فقرہ کو - اوس نسخہ مین جو ہزار برس سے زیادہ کا لکھا ہوا ہی نہین پایا اور نہ کسی اور نسخہ سریانی مین جو مینے دیکھی ہین اور نہ ۴۰ نسخہ لاطینی مین - ہارن صاحب کہتے ہین کہ نسخہ مذکورہ مین ۲۵ نسخہ بہت ہی پرانے ہین اونکی گواہی ۲۵ نئی نسخون سے بہتر ہی - ڈاکٹر کریسک کہتا ہی کہ مینے ۳۲۵ نسخے لاطینو نکا مقابلہ کیا ہزارہا اختلاف نکلے - باقی آیندہ الراقم محمد نصیر الدین عفی عنہ بگرامی

اشتہار خاص

بنام قاضی احمد علی صاحب

جناب منشی محمد شریف صاحب اوتیرا اخبار منشی محمدی لکم قالکم بعد واجب کے کمترین الہ دیا جلد گرانبہا کریم بخش ہمدم شریف مین عرض پرداز ہے کہ اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۸۸۶ء - ۱۶ - اکتوبر صفحہ ۳۳۲ کالم اول مین ایک اشتہار عام قاری حافظ احمد علی کے طرف سے دیکھکر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ باوجود

قاری حافظ احمد علی صاحب دائرۂ اسلام سے خارج ہوگئے ہیں پھر بھی آپکو قاری اور حافظ لکھتے ہین بہلا صاحب آپ کو اب اس نعمت سے کیا حصہ ہے یہہ فخر اور جلی تو حق اہل اسلام کا ہے جسنے آپ نقل گئے ہین آپ کو اب حافظ اور قاری تصور کرنا لغو ہے اب آپکو پولوسی کہنے تو بہتر تھا۔ خیر اب مین آپکے اشتہار عام کا جواب اشتہار خاص دیتا ہون یقین ہے کہ ضرور آپکے پاس پہونچیگا آپ براہ مہربانی میرے اس اشتہار کو بنظر انصاف دیکھین اگر آپ کے اشتہار کا جواب بخوبی ادا ہو چکا ہے تو آپ اس اشتہار عام کے بدلے توبہ کا اشتہار اظہار فرماوین اگر آپ کی تسلی نہین ہوی تو میرے اشتہار خاص کا جواب ارقام کرین جبتک آپکو ان دونون باتون سے فراغت نہون تب تک آپ پر اصطباغ حرام ہے اور مہتمم اجناد منشور محمدی براہ عنایت میرے اشتہار خاص کو اپنے اخبار نامہ کے کسی گوشہ مین جگہہ عنایت فرماکر ضرور قاری احمد علی تک پہونچائین اور راقم کو ممنون منت فرمائین آمدم برسر مطلب

قولہ سب ترک کرنے مذہب محمدیہ کے۔ اول یہہ کہ محمد صاحب پیشین گوئی کا نبی نہین چنانچہ اگلے کتابون یعنے توریت انجیل زبور صحایف انبیا مین کوئی سند نہین۔

اقول سایل کو انجیل یوحنا باب اول آیت ۱۹ بنظر انصاف دیکھنا چاہیے وہان صاف ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی لکھی ہے مگر حافظ احمد علی کے خاطر مین اس مقام کی قدرے شرح بیان کرتا ہون تاکہ حافظ صاحب کی تسلی ہو جاے دیکھو جس وقت حضرت یوحنا ابن ذکریا علیہ السلام نے نبوت کا دعوی کیا تو اس وقت یہودی تین پیغمبرون کے منتظر تھے ایک حضرت عیسی علیہ السلام کے بلکہ اپنی غلط فہمی سے انکے حضرت عیسی علیہ السلام کے منتظر ہین دوم حضرت الیاہ علیہ السلام کے کیونکہ اون کے آنیکا وعدہ صحیفہ ملاکی باب ۴۔ آیت ۵ مین اسطرح لکھا ہے دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر مین الیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا انتہی۔ سوم سوای حضرت عیسی و الیاہ کے تیسرے اور پیغمبر کے منتظر تھے جسکو وہ نبی کرکے لکھا ہے بیشک وہ نبی ہے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہی ذکر انجیل یوحنا باب ۷ آیت ۴۰ مین ہے کہ حضرت عیسی کے زمانہ مین لوگ اس نبی کے آنیکے منتظر تھے الغرض قاری صاحب یا اس نبی پر جس سے مراد ہمارے حضرت محمد رسول اللہ ہین ایمان لائین یا وہ نبی سے مراد جو نبی سوای دونون بزرگان مذکورہ بالا کے ہو اسکے اسم مبارک سے اطلاع بخشین۔

قولہ دوم قرآن سے ثابت ہے کہ محمد صاحب کے کوئی معجزہ بھی نہین ہوا انتہی۔ باقی چند آیات قرآن شریف کے اپنی کج فہمی سے لکھکر انکا معجزہ کا ثابت کرتے ہین۔

اقول قرآن شریف مین صاف لکھا ہے کہ جب کافر کوئی معجزہ دیکھتے ہین تو منہہ پھیر کر کہتے ہین کہ جادو ہے پرانا بھلا قاری صاحب ازراہ انصاف ارشاد فرمائین جبکہ پیغمبر علیہ السلام سے کوئی معجزہ ہوا ہی نہین تو کفار عرب نے آنحضرت کے کونسے فعل کو جادو کہا اور الزامی جواب یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے کئی جگہہ انجیل مین صاف انکار معجزہ کا کیا ہے اپکی خاطر چند آیات انجیل کے نقل کیجاتے ہین دیکھو مرقس باب ۸ آیت ۱۱ تب فروسی نکلے اور سے بحث کرنے اسکے امتحان کے لئے آسمان سے کوئی معجزہ چاہا اور سنے لفظ مسیح

اپنے دل مین آہ کھینچ کے کہا کہ اس زمانہ کے لوگ نشان یعنے معجزہ چاہتے ہین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کے لوگون کو کوئی معجزہ دیا نجائیگا انتہی ایسا ہی باب ۱۲ آیت ۴۰ پھر لوکا باب ۱۱ - آیت ۲۹ دیکھنا چاہیے دیکھو ان مقامات مذکورہ لا سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ ع سے کوئی معجزہ صادر نہین ہوا جب قاری صاحب ان آیات کا جواب ارقام فرمائینگے تو ان آیات قرانی کا جواب خود بخود ادا ہو جائے گا -

قولہ سوم محمد صاحب سے کوئی پیشین گوئی بھی نہین ہوی -

اقول قاری صاحب نے کتب حدیث شریف دیسر کا مطالعہ نہین کیا صرف قاری پنے مین عمر صرف کی اس لئے ایسے بیجا دعوی کیا دیکھو صحیح مسلم و بخاری شریف مین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پیشتر ملک حجاز مین ایک آگ روشن ہو گی سو مطابق اوسکے واقع ہوا اخیر زمانہ خلفا عباسیہ مین تیسری تاریخ جمادی الآخر ۶۵۴ ہجری روز جمعہ کے بعد رات دو گھڑی ایک بڑی آگ حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے نکلی دیکھو یہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح سے ظہور مین آئی کہ کسی مخالف کو انکار کی جگہہ نہ رہی کیونکہ مندرج ہونا اس پیشین گوئی کا صحیح مسلم اور صحیح بخاری مین صدہا سال قبل وقوع کی اور پھر بعینہ مطابق آنا دلیل قوی صداقت کی ہے اگر قاری صاحب کو زیادہ پیشین گوئیان آنحضرت ؐ کی دیکھنی منظور ہون تو کلام المبین کا مطالعہ فرماوین -

قولہ چہارم محمد صاحب بخات دینے والے نہین انتہی -

اقول قاری صاحب نے اس چوتھے سب مین بڑی غلطی

۴

کھائی خدا جانے قاری صاحب کی عقل اس سب کے لکھنے کے وقت کہان گئی تھی جو قاری صاحب لکھتے ہین کہ محمد صاحب نجات دینے والے نہین قاری صاحب آپ اتنا تو سمجھ لیتے نجات دینا تو خاص خداوند ذوالجلال کا کام ہے پیغمبر کا منصب تو صرف شفیع ہونا ہے قاری صاحب کو یون تحریر کرنا تھا کہ آنحضرت نجات دلوا نہین سکتے اب مین قاری صاحب کو آنحضرت کا قرآن شریف سے شفیع المذنبین ہونا ثابت کر دیتا ہون دیکھو سورہ بنی اسرائیل عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے قریب ہو کہ اٹھاوے تجھکو ای محمد پروردگار تیرا مقام شفاعت مین - معالم التنزیل مین بہت سے احادیث صحیحہ متصلہ متواترہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مقام محمودہ سے مراد مقام شفاعت ہے اور تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس اور سب جمہور مفسرین کا مقام شفاعت پر اتفاق ہے ایکا انکار کرنا صرف ایمان سے ہاتھہ دھونا ہے

قولہ ہفتم محمد صاحب خود گنہگار ہین پس وہ اورون کو کیونکر نجات دے سکتے ہین الخ باقی چند آیات قاری صاحب نے اپنی خام خیالی سے خود یا اللہ آنحضرت کے گنہگار ہونے پر بیان کئے ہین

اقول پہلے قاری صاحب کو ایک تمہید سمجھنا چاہیے تاکہ اس پانچوین سب کا جواب بخوبی ذہن نشین ہو -

تمہید یہہ امر بالاتفاق ثابت ہی کہ گناہ کے معنے حکم الٰہی کا بجا نہ لانا ہے پس قاری صاحب کو واضح ہو کہ قرآن شریف مین کوئی خاص گناہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکور نہین باقی رہا صرف لفظ گناہ کا جو آنحضرت ؐ کی طرف منسوب ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ بموجب عقیدہ اہل اسلام گناہ دو قسم پر ہے ایک کبیرہ یعنے بڑا گناہ دوسرا صغیرہ یعنے چھوٹا گناہ سو ان دونون قسم کے گناہون سے کل انبیا معصوم ہین مگر مجاز ترک اولیٰ کو بھی

بقیہ دربار شہنشاہ ایمان -

ہندو نے کہا کیوں ناجی پادری صاحب سچ ہے -
پادری صاحب غریب بغل مین منہ دبا کر شرماتے ہوئے
مان مان کہنے کے سوا اور کچھ فرما سکے اسپر شہنشاہ ایمان
بہت مسکرائے - پادری صاحب شرم کے مارے جان
مارے کچھ اور تو نہ کہہ سکے یہی کہہ کر اپنی شرمندگی رفع کرنے
لگے کہ ذکریا اویجی دو پیغمبر اور اسکی تصنیف مین شریک تھے -
وکیل ہندو نے کہا بھلا پھر تمہارے بقول جب تین پیغمبر ملکر
اسکو لکھے ہون اور پھر اسمین ایسی غلطیان ہون تو پیغمبرون
کا کیا اعتبار رہا - مسلمان بولا سنو صاحب اسکا جواب اگر
پادری صاحب نہ دین تو مین دیتا ہون کہ یہ نسخہ غلط جو
اینکے ہاتھ مین ہے عزرا کا تصنیف ہی نہین اگر اونکا تصنیف
ہوتا تو کبھی ایسی غلطیان نہ ہوتین شہنشاہ ایمان کو یہ بات بہت
پسند آئی اور بہت محظوظ ہوے پھر مسلمان نے کہا - اخبار
الایام کے دونون سفرون کو جو عزرا کی طرف منسوب ہین
آسمانی نہین جانتے اور باتفاق مورخین یہ بات ثابت ہے
کہ توراۃ بالکل جل گئی تھی اور کوئی اوسے جانتا بھی نہ تھا
یہان تک کہ عزرا نے دوبارہ باعانت روح القدس
اوسکو لکھا اور کلیمس اور ہیپولٹکس اور اسکندریا نوس
کہتے ہین کہ کتب سماویہ سب کے سب ضایع ہوگئے عزرا کو
الہام ہوا کہ یہ دوبارہ لکھے غرضکہ تورات موسوی باتفاق
فضلاء اسطرح گم ہوے نسخہ عزرا کی کیفیت عرض کرتا ہون
کہ جان هل ترز کاتلک کی کتاب جو ۱۸۳۸ء مین بلدہ دربا
مین مطبوع ہوے مصنف مذکور کتاب مسطور کے صفحہ ۱۱۵
مین کہتا ہے کہ باتفاق علما یہ بات ثابت ہی کہ نسخہ
اصلی تورات کا اور ایسے ہی اور کتب عہد عتیق کے
بخت نصر کے وقت مین غارت ہوگئے اور جب صحیح نقلین اسکی
بواسطہ عزرا منتشر ہوین تو وہ بھی اینتیوکس کے حادثہ مین معدوم
ہوگئین انتہی - پھر وکیل مسلمان نے کہا اب نتیجہ تقریر یہ ہے
کہ اثبات دعوے اہل اسلام کے بحضور شاہنشاہ ایمان ثابت
ہوگئے - اول یہ کہ توراۃ مروجہ جو اس زمانہ مین ہمدست
ہو رہی ہے وہ توراۃ نہین جو عزرا نے دوبارہ لکھی اسلئے کہ
اگر وہ ہوتے تو توراۃ موسوی کے مخالف کیون ہوتے بلکہ
اوسی کے موافق لکھی جاتی ایسے ناقص ورقون پر کیون اعتماد
کیا جاتا جس سے غلط صحیح مین تمیز ممکن نہ تھا پادری صاحب
بولے عزرا کو جو توراۃ مین تھی وہ بھی ناقص ورقون سے
نقل کئے ہوے تھے - مسلمان نے کہا اس صورت مین وہ
بالکل قابل اعتماد اور لایق استشہاد نہ ہے اگرچہ ناقل اوسکے عزرا ہی
ہون اسلئے کہ منقول عنہ اوسکا ناقص تھا اور غیر معتبر -
دوسرا یہ کہ جب عزرا نے اس سفر کے تحریر مین غلطی کی باوجود
اسکے کہ دو نبی اونکے معین و مددگار تھے (یعنے حجی اور ذکریا)
اور اسفار مین وقوع اغلاط کیا - اب اگر کوئی شخص مضامین
کتب عہد عتیق سے بعض مضمونون پر جو براہین قاطعہ کے
خلاف ہون انکار کرے تو بجا ہے جیسے لوط کے اپنے
صاحبزادیون سے زنا کرنا اور صاحبزادیون کا حاملہ ہونا اور
دو بیٹے پیدا ہونا جو موابیون اور عمونیون کے جد امجد ہین
(۱۹ باب سفر تکوین) اور اسی طرح داؤد علیہ السلام کا اوریا
کی بیوی سے زنا کرنا اور اس عورت کا حاملہ ہونا پھر اوریا
کو قتل کرواکر اوس زانیہ کو اپنی بیوی بنا لینا نعوذ باللہ منہا
(سفر صموئیل اول باب ۲۱) اور معاذ اللہ سلیمان کا آخر

عمر مین مرتد ہونا اور آپنی بیویون کو ترغیب سے بت پرستی کرانا اور بتخانہ بنوانا اور خدا کی نظرون سے گر جانا (سفر الملوک اول باب ۱۱) اور اسی طرح کے بہت سے واہیات قصے کہ جنکے سرزنیر ہلکے سے اہل ایمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین دل کانپ جاتا ہے -

چوتھا دعوی یہہ کہ علماے فریقین پر دست اکثر کہا کرتے ہین کہ انبیا اور ملائکہ اگرچہ معصوم یقین اور صدور خطا اُن سے ممکن ہے ولیکن احکام الہیہ کے پہنچانے مین اور کتب مقدسہ کے لکھنے مین البتہ معصوم ہین اور الہام ربانی ان دونون قیدون مین اونکو خطا سے بچاتا ہے مگر اہل اسلام ہم کہتے ہین کہ وہ دعوہ مذکورہ بالکل باطل ہے ورنہ عزرا سے کبھی غلطی نہوتی باوجودیکہ روحانی اونکے مددگار تھے -

پانچوان دعوی یہہ کہ بعض اوقات نبی ملہم نہین ہوتے باوجودیکہ انکو الہام کی کما حقہ احتیاج ہوتی ہے جیسا اس مقام مین عزرا کو الہام کی نہایت ضرورت تھی کہ بیتون اور پوتون مین امتیاز کرین سکے - اور یہہ ثابت ہوا کہ جتنے مقامین کتاب بقرین مدرج ہین سب الہامی نہین جیسا کہ اس مقام سے بخوبی روشن ہو گیا اس لئے کہ جو مضمون غلط ہین اونکو ممکن نہین کہ الہامی کہین ورنہ لازم آتا ہی کہ نسبت کرنا غلطی کا طرف پروردگار تعالی شانہ کے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا -

چھٹا دعوی یہہ کہ جب عزرا اپنی تحریر مین باوجودیکہ روحانی اونکے مددگار تھے غلطیون سے محفوظ نرہے تو مرقس اور لوقا کیونکر غلطیون سے بچینگے کیونکہ وہ تو حواری بھی نہین ہین. نبی ہونیکا تو کیا ذکر ہے اور انکا کوئی مددگار بھی نہ تھا اور نصارا کے نزدیک وہ صاحب الہام بھی نہ تھے جیسے کہ عزرا علیہ السلام ہین اور ہمارے نزدیک تو متی اور یوحنا بھی صاحب الہام نہین اگرچہ نصاری سمجھین اور اسپر دلیل قاطع یہہ ہے کہ چاروان انجیلین غلطیون سے بھرے ہوئین اور [redacted] سے اختلافات لکھتے ہین چنانچہ نوزتن جو نصاری کا بڑا عالم ہے اوسنے تو صاف اقرار کیا ہے کہ سات جگہ انجیلون مین تحریف والحاق واقع ہوا ہے چنانچہ اپنی کتاب کے صفحہ ۵۳ مین لکھتا ہی کہ متی کی انجیل کے دو باب اول کے متی کی تصنیف ہی نہین جب آگے گیا یہان تک پہنچی پادری صاحب گھبرائے اور کہنے لگے مجھے کیونکر یقین آوے جب تک کہ اپنی انکھون سے نہ دیکھون - ناروغہ کتب خانہ نصاری یہان سے فورا ایک کتاب کہ جسکی جلد سرخ رنگ کی بنی ہوئی تھی حاضر کی - جب صفحہ مذکور کھولا اور پادری صاحب نے بغور ملاحظہ کیا شرمندہ ہو گئے پھر مسلمان نے کہا دیکھئے یہان اور بھی ایک باب [illegible] اور صفحہ [illegible] نکالکر پادری صاحب کے ہاتھ مین دیا اور کہا دیکھئے یہہ کیا کہا ہے پادری صاحب پڑھنے لگے تو اوسمین یہہ مضمون تھا کہ مصنف یہہ کہتا ہے کہ قصہ یہودا اسخریوطی کا جو ۲۷ باب مین متی کے مذکور ہے تین آیت سے دس آیت تک سب کا سب جھوٹ ہے اور کسی کا ملایا ہوا ہے مسلمان بولا اور آگے پڑھئے دیکھئے کیا لکھا ہے آگے پڑھا تو یہہ مضمون تھا کہ آیت ۵ و ۳ و ۵ باب مذکور کی جھوٹ اور کسی کی ملائی ہوئی ہے پادری صاحب نے یہہ مضمون جب دیکھا چہرہ زرد ہو گیا پھر مسلمان نے کہا اب صفحہ ۷ نکالکر ذرا مطالعہ کیجئے کہ وہان اس سے زیادہ بہار ہے پادری صاحب نے جب صفحہ مذکور نکالا اوسمین یہہ مضمون تھا کہ بارہ آیتین لوقا کے ۱۶ باب

کے نوین آیت سے بیسوین آیت تک سب جھوٹے اور کسی کے ملائے ہوے ہین - مسلمان نے کہا اب تو آپکو یقین ہوا کہ کتب [redacted] سے آپکے سراسر غلط ہین اور کذب او جھوٹ سے بھرے ہوے ہین اور یہہ دعوی کرنا کہ روح القدس کی مدد سے لکھی گئی ہین بالکل باطل و عاطل ہوگیا یا اور کچھ باقی ہے - پادری صاحب مارے خجالت کے عرق عرق ہو گئے اور کچھ جواب نہ دے سکے - مسلمان نے کہا ابھی کچھ شک ہو تو صفحہ ۹۴ کو ملاحظہ کیجئے اور کتاب لیکر صفحہ مذکور نکالکر اونکے ہاتھہ مین دیدیا اور کہا پڑہئے - پادری صاحب پڑہنے لگے تو اوسمین یہہ مضمون تھا کہ لوقا کی ۲۴ باب مین آیت ۴۲ و ۴۳ کسی کی ملائی ہوی ہے - پھر مسلمان نے ۹۸ صفحہ نکالکے پادری صاحب سے کہا اسکو ملاحظہ فرمائیے پادری صاحب مارے خجالت کے چپکے چپکے پڑہنے لگے وکیل سنو اور جمع حضار نے کہا شرمائے نہین پڑہئے کہ ہم بھی سنین مثل ہے جنگل مین مور ناچا کس نے دیکھا - پادری صاحب آواز سے پڑہنے لگے تو یہہ مضمون تھا کہ یوحنا کے ۱۲ باب کی ۴۲ - اور ۴۳ - آیت الحاقی ہے جب تو مینے کہا پادری صاحب تمہارا دعوی غلط ہے اور مسلمان کا کہنا صحیح ہے شہنشاہ ایمان کا ایسی پر اشارہ ہوا اور جلسہ برخاست ہوا تمام وکلا اور اراکین دولت آداب شاہی بجا لائے اور رخصت ہوے - رخصت کے وقت شہنشاہ ایمان کا حکم سیتاح صاحب کو ہوا کہ ہر دربار مین ہمارے حاضر ہوا کرو یہہ بہت شکرانہ بجا لائے اور رخصت ہوے اور مقدمہ مذکورہ کا فیصلہ حسب تفصیل ذیل مرتب ہوا - بضاری کا دعوی جو اپنے کتب مقدسہ کے الہامی ہونیکی بات ہے قابل سماعت نہین دلایل واضحہ اور براہین قاطعہ سے یہہ امر ثابت ہے کہ اوسمین ہزارہا اغلاط واقع ہین - علامت دستخط شہنشاہ ایمان صحیح

دستخط اراکین دولت

عقل صائب　　تحقیق حق مصاحب　　تسلیم حق مصاحب　　وقار حق مصاحب

بقیہ میزان البنیت

باقی رہے یعقوب حواری سو اسکی تعلیم تو آپکے عقیدے کے خلاف ہی کیونکہ یعقوب کے خط باب ۲ آیت ۱۹ مین یون لکہا ہے تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے اچھا کرتا ہے شیاطین بھی مانتے ہین اور تھرتھراتے ہین پر اے واہی آدمی کیا تجھکو معلوم ہوگا کہ ایمان بے اعمال مردہ ہے کیا ہمارا باپ ابرہام اعمال سے راست باز نہین ٹھہرایا گیا جب اوسنے اپنے بیٹے اضحاق کو قربان گاہ پر چڑہایا تو دیکھتا ہے کہ ایمان اوسکے اعمال کے ساتھہ کام کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا اور وہ نوشتہ پورا ہوا جو کہتا ہے ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہہ اوسکے لئے راستبازی گنے گئی اور وہ خلیل اللہ کہلایا تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے صرف ایمان سے نہین اسی طرح راحب بھی جو فاحشہ تھی جب اوسنے جاسوسون کی مہمانی کی اور اُنہین دوسری راہ سے باہر کر دیا اعمال سے راستباز نہ ٹھہری پس جیسا بدن بے روح مردہ ہے ایسا ہی ایمان بھی بے اعمال مردہ ہے - دیکھو اس عبارت سے بخوبی روشن ہوگیا کہ ایمان بدون اعمال صالحہ کے کامل نہین ہوتا بلکہ مردہ کا حکم رکھتا ہے اور آپکا عقیدہ خلاف اس کے یون ہے جیسا کہ مارٹین لوتھر صاحب آپکے پیرو مرشد فرماتے ہین کہ فقط ایمان رکھو اور بغیر روزہ کے سخت کشی اور پرہیزگاری

کے بغیر اعتراف کے تکلیف اور بیشک وہ بدکاموں کے سختی
کے یقین ہی جانو تم بچائے جاؤ گے تمہارے واسطے نجات
ایسی تحقیق ہے اور بیشک ہے جیسے خود مسیح واسطے ہمارے
گناہ کروا اور خوب دلیری سے گناہ کرو فقط ایمان رکھو اگرچہ
کہ تم ایک دن مین ہزار دفعہ حرام کاری یا خون کرو صرف ایمان
رکھو مین کہتا ہون کہ تمہارا ایمان تمکو بچاویگا (پادری پیدلی
صاحب کی کتاب ترجمہ ملامین انگلس صفحہ ۳۳) دیکھو آپکے
پیرو مرشد مارٹین لوتھر صاحب کیا فرما رہے ہین کہ ایمان رکھو
خواہ زنا اور خون اور طرح طرح کی نافرمانی کرو سو یعقوب
حواری کی تعلیم آپکے عقیدہ کے خلاف ہی وہ کیونکر تسلیم کیجائے
علاوہ ازین اگر نجات بموجب قول یعقوب حواری کے اعمال
حسنہ پر ہوی تو کفارہ وغیرہ کس مرض کی دوا ہی یعقوب کی
تعلیم تو آپکے عقیدہ کے سراسر خلاف ثبوت ہوی دوسری یہہ
کہ صرف تعلیم نیک سے اگر رسالت ثبوت ہو تو شیخ سعدی
شیرازی بطریق اولی رسول ہوسکتے ہین کیونکہ تصنیف اور
تعلیم اونکی سب عقل مندون کے نزدیک بہت ہی درست ہی
جبکہ وہ صرف تعلیم عمدہ سے نبی نہین ہوسکتے اسی طرح یعقوب
حواری صرف عمدہ تعلیم سے رسول اللہ نہین ہوسکتے۔ غرض جب
تین حواری اور غیر حواریون کی تعلیم کا حال آپ سن چکے تو باقی
رہے تو حواری انکا بیان بھی قدری قلیل ہدیۂ ناظرین ہے
انمین سے ایک تو جناب متی ہین سو انہون نے جو کچھ اپنے قلم
سے تحریر کیا ہی وہ جناب مسیح علیہ السلام کا حال و قال اور جو
کچھ جناب مسیح نے اپنی زبان مبارک سے نصیحت اور تعلیم فرمائی
تھی سو جناب متی نے اوسکو اپنے قلم سے نقل کر لیا تو اس مین
متی کا کیا دخل ہے اور علاوہ اسکے متی کی تعلیم اور کہین نہین
پائی جاتی باقی رہے آٹھ حواری سو اُن بیچارون نے کچھ
تصنیف نہین کیا تو پھر اون کے عمدہ اور غیر عمدہ تعلیم کا کیا
ذکر ہے کیونکہ عمدہ تعلیم اور غیر عمدہ تو کچھ تصنیف کرنے ہی
معلوم ہوتی ہے۔ پس اچھی طرح سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ نہ
حواریون کا کوئی معجزہ ہی اور نہ حواریون کے حق مین کسی نبی
نے کوئی پیشین گوئی فرمائی اور نہ حواریون کا چال و چلن از
روی انجیل اچھا ثبوت ہوا بلکہ بہت نالایم کام اپنے ظہور مین
آئے جیسا کہ تواریخ کلیسیا مطبوعہ منشی نول کشور ۱۸۷۶ء
کے صفحہ ۱۱ سطر ۱۰ مین مسطور ہی کہ مسیح کے حواری اور شاگرد جو
ابتک قواء کے پابند اور دینوی سلطنت اور فتح کے منتظر
تھے مسیح کی تعلیم کے حقیقی مطلب کو نہین پہونچے تھے گرفتار ہوتے
ہی سب بھاگ گئے پطرس جرات کر کے قوم یہود کی عدالت
مین گیا لیکن وہان اُسنے اپنے خداوند سے انکار کیا اور مسیح کے
مصلوب ہونیکے بعد سب مایوس ہوگئے انہون نے اُس
صدق اعظم کو جو مسیح اون کے دل نشین کرنا چاہا تھا یعنے اوسکو
اجل دنیا کے لئے نجات ہی ابتک نہین مانا تھا اونکا دل جو
روح القدس کے نازل ہونیکے باعث ابتک تاریک تھا ایسے
بلند اور بعید الفہم بھید کو کیونکر پا سکتا تھا علاوہ اس کے پرانی
کہنیت کی بالین بجز اذن مالک کے کھانے اور اپنے پیر و مرشد
حضرت مسیح علیہ السلام کو ثبوت لیکر گرفتار کروانا اور وقت
مصیبت کے بھاگ جانا اور جھوٹی قسمین کھانا جانجا انجیل متی
و مرقس و لوقا مین موجود ہین اور نہ حواریون کی تعلیم کامل بلکہ
برعکس ثبوت ہوی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا الغرض یہہ چاروں
علامتین جو پادری فورمن صاحب نے مقرر کی تھین حواریون
مین ہرگز نہین پائی جاتی پھر حضرت رسول اللہ اور بنی کیونکر ہوسکتے

جب حواریون کی نبوت اور انکے خطوط کو نہین پہنچی تو اون کی تصنیف کیونکر الہامی ہوسکتی ہے کیونکہ الہام الٰہی تو نبیون کو اور رسولون کو ہوا کرتا ہے عوام لوگون کو اس لئے عیسائیون پر فرض عین ہی کہ جب تک حواریون کی رسالت ثابت نکرین تب تک ان انا جیل اربعہ اور خطوط اور مکاشفات وغیرہ کو ہرگز الہامی اور کلام الٰہی خیال کرین کیونکہ یہہ انجیلین نہین حواریون کی تصنیف ہین اور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین یہہ انا جیل عددی ہرگز نہین تھین بلکہ بموجب قول تمہارے پیرون اور مرشدون کی ان انا جیل اربعہ اور خطوط اور مکاشفات وغیرہ کا سنہ تصنیف کسی شخص کو تحقیق معلوم نہین بلکہ یہان تک شک ہی کہ اصل انجیل یونانی مین تھی یا عبرانی مین جبکہ اسکے مصنفون کی زبان مین خود تمہارے بزرگون کو شک ہے تو تمکو تحقیق کہان سے حاصل ہوسکتی ہی سنہ تالیف انجیل کا تو یہان تک شکی ہے دیکھو خود ہارن صاحب مفسر انا جیل مرقومہ نے اختلاف فاحش زمانہ تصنیف انا جیل مین کیا ہے کہ انجیل متی سنہ ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین اور انجیل مرقس سنہ ۶۰ یا ۶۳ مین اور انجیل لوکا سنہ ۵۳ یا ۶۴ یا ۶۳ مین اور انجیل یوحنا سنہ ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ یا ۷۷ یا ۹۸ مین تصنیف ہوئین - دیکھو ایسا اختلاف فاحش زمانہ تصنیف مین کسی کتاب حدیث یا تواریخ اہل اسلام مین نہین ہے جیسا کہ تمہاری انجیل مین پایا جاتا ہی حاصل کلام یا تو پادری فورمن صاحب اون چارون علامتون کی جگہہ کوئی اور علامتین مقرر کرین یا حواریون مین یہہ چارون علامتین ثابت کرین یا اونکی رسالت کو بموجب اپنے اقرار کے فریب بازی اور دہوکہ دہی تصور کرین اور انکی نبوت پر ہرگز اعتقاد نکرین یہہ پادری فورمن صاحب کا اختیار ہے ؛

الراقم الدیا جلد ساز لودہیانہ -

سلطان کو عینی فتوح

انگلش میل لکھتی ہی کہ پرنس لیسی نوف سفیر روس متعینہ قسطنطنیہ نے ایک سازش کی تجویز درمیان سلطنت ترکی اور روس کی یہہ نکالی ہے کہ جسمین فایدہ سلطنت عثمانیہ کا بڑا ہے یعنے وہ بیان کرتا ہے کہ روس و ترکی آپسمین اتحاد سے چلین اور سلطنت روس سے سلطنت عثمانیہ کو آہستہ روملین فرانگ خرچہ جنگ معاف کرتا ہے اور جو اضلاع ایشیای کوچک من روسیون نے لئے ہین اونکو واپس کرینگا اقرار ہی اور یہہ بھی کہتے ہین کہ اس اتحاد مین ہرزی گوینا اور بوسینا کی نسبت بھی گفتگو ہورہی ہے + جریدہ مدراس -

خونریزی کابل کی نسبت اہل اسلام وہنود کی دلسوزی

پوشیدہ نہو کہ ۲ وین ماہ حال کو ہفتہ مین سید ولایت علیخان بہادر کے مکان مین اہل اسلام وہنود کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جلسہ مذکور کی غرض یہی تھی کہ قتل وخونریزی کابل کے درباب ہم لوگ سرکار گورنمنٹ کو اپنا رنج وتاسف ظاہر کرین اور اخراجات جنگ افغانستان کے واسطے چندہ سے سرکار کی مدد و استعانت کرین - اس جلسے کے صدر نشین مولوی سید لطیف علی خان صاحب تھے کہتے ہین کہ اسیوقت ۱۹ ہزار روپیہ کا چندہ جمع ہوگیا - فقط -

فوجی حرکات

پوشیدہ نہو کہ ۱۸ وین ماہ حال کی ۲۰ کو ۲ وین دیسی پیدل رجمنٹ کی دو کمپنیون نے بذریعہ اسپیشل ٹرین ٹونک سے

کوچ کیا اور ۱۹ ویں کی شام کو سارے پانچ گھنٹہ کے
دقت وارد زنگی کندہ علاقہ مدراس ہوین جہان کمپنی کی
مذکور گیاریزن ڈیوٹی پر رہین گی - مس الاخبار مدراس -

۳۹ ویں پیدل اور راجمندری

معلوم ہوا کہ ۳۹ ویں دیسی پیدل رجمنٹ کے ہذکوار ترس
مرتبہ ویننگ مدراس سے ۲۳ ویں ماہ حال کو نالہ کے
راستہ سے جانب راجمندری روانہ ہوی ہے - فقط ۔ منہ

مدراسی افواج کا سرحد پر جا پہونچنا

سرحد سے ایک کارسپانڈنٹ نے ایک ہمعصر وقایع
نگار کو ایسا رقم کیا ہے کہ مدراس کی افواج دہان وارد ہوین
اور بموجب ذیل تقسیم کئے گئے ہیں - پہلی دیسی پیدل
رجمنٹ اور چوتھی دیسی پیدل رجمنٹ کو تات کوا اور ۵ ویں
دیسی رجمنٹ پشاور کو اور کلہاز مار رجمنٹ چنبر کو روانہ
کی گئی ہے فقط ۔ منہ

ناگا یون کا ایک جوان یورپین لیڈی کو پکڑ لیجانا

مخبر نیاشنل پیپر کو شلانگ سے ایک کرسپانڈنٹ نے
اسطرح پر تحریر کیا ہے کہ مسترز نامنٹ کے بنگلہ سے ناگا ئی
اشخاص ایک نوجوان یورپین لیڈی کو جبرکے ساتھ پکڑ
کر لیچلے گئے اور اسکے ساتھ بری بدی اور بطوری پیش آی کہ

فساد راپیا ابھی چلا جا رہا ہے

صاحب مدراس میل اس طرح پر تحریر کرتے ہین کہ قبل از
چند دنون کے ہمنے بیان کیا تھا کہ راپیا کے گنجا ی اضلاع
کے حالات پھر بدل گئے ہین اور صورت بگڑی ہوی ہے سو
اسبارہ مین ۔ رینولا ہین پھر یہ خبر پہونچی ہے کہ ۳۷ ۱۰
ماہ اکتوبر کو قریۂ نلی پیدو - لوت لات کر جلا دیا
گیا اور دوسرے روز قریۂ ملاوارم کا بھی وہی حال ہوا کہ اسکی
بھی صفائی ہوگئی - بہرحال بدمعاش لوگ اب وہ دور
تنگ جا نہین سکے تھے کہ اتنے مین میجر ینگ صاحب نے قریہ
تانگی کندہ کے قریب معسکر پر دازدن کے ایک قوی غول
سے مقابلہ کیا جسکے باعث مفاسدین کو نقصان پہونچا اور
انکی بہت سی بندوقین وغیرہ میجر ینگ صاحب صدر کے ہاتھ
لگ گئین - فضل بارش کے سبب سے فوج کی تحریکات برابر نہین
ہوسکتی ہین اور سپاہ مین تا ہنوز بیماری کی کثرت اور پھیلاؤ
ہے اور بیمارون کے علاج معالجہ کے واسطے اہلکاران سرکاری
غایت درجہ تک کوشش کر رہے ہین کیونکہ ہین بہت کثرت
سے تقسیم کی جاتی ہے اور بیمارون کے واسطے جھونپڑے
باندھنے کے لئے کلکٹر گوداوری کو حکم ہوا ہے ۱۷ ویں
۳۹ ویں رجمنٹون کی حالت بالکل خراب اور بری ہے اور
انکو وہان سے نکالدینا لازم و لابد ہے ۔ رجمنٹ ہای
مذکور کے سپاہ تپ مین مبتلا ہونیکے علاوہ راپیا کے ایک
دبنل نے انکی جڑ لی ہے جسکے ہاتھون وہ ایک رنج و عذاب
مین ہین ۱۷ ویں دیسی پیدل رجمنٹ اسقدر ناتوان
اور پوروا پوری ہوگئی ہے کہ حرکت نہین کر سکتی ہی اسلئے
۳۹ ویں دیسی پیدل کے ایک ونگ کو مدراس سے
راجمندری کو یلغار جانے کے لئے حکم ہوا ہے -

تار برقی خبریں

بمبئی ۷ نومبر - احمد آباد سے صاحب ٹیمس آف انڈیہ
کو بذریعہ تار برقی کے ایک خبر کی جو نوآبی سوا سکے
دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احمد آباد سے فالن پور

گرگ راجپوتانہ ریلوے کی جو جدید لاین کہ تیار ہوی ہے سو اسکی دیکھ بھال کیاپٹن ماریات صاحب نے ۱۳ اوین اور ۱۴ اوین حال کو اور ۱۵ اوین کو لاین مذکور واسطے آمد و رفت کے کشادہ ہوی صدہا مسافرین جن مین سب لیسی لوگ ہی تھے آمد و رفت کے اور بوجہ نہ میسر ہونے گاڑیون کے بہت سے مسافرین کو جگہہ نہین ملی اور وہ مایوس ہوگئے

بمبئی ۱۷ نومبر - پنجاب کی ۱۸ اوین لیسی پیدل کے صوبیدار مسمی محمد کریم خان نے چونکہ کابل مین اپنی سفارت کی یورشن مین اور دوسرے جایون مین اپنے کار معوضہ کا انجام برابر نہین دیا اس سبب سے وہ برطرف و برخاست کیے گئے

شملہ ۱۵ - نومبر - ۱۴ اوین ماہ حال کو گورنر جنرل ہندوستان کے لجسلیٹو کونسل مین سر جان اسٹریچی صاحب نے ٹون ڈوٹیس یعنے شہر کے اندر تکمین لگائے جانے کے لیے اور میونسپالیٹیون کے ٹول ٹکس کے واسطے قوانین اور ضابطہ مقرر کرنے کے لیے ایک مسودہ قانون پیش کرنے کی بابت اجازت حاصل کی - اور برٹس برہما مین پیمایش اراضیات پیش کرنے کی خاطر مسٹر تھامسن صاحب نے اجازت حاصل کی - کوتہیون کے بندوبست و انتظام کے واسطے جو مسودہ قانون کہ تیار کیا گیا سو اسپر رپورٹ کرنے کے واسطے مقرر ہوی سو کمیٹی کے اراکین مین مسٹر بیاٹن صاحب بھی داخل و شامل کیے گئے بعد ازان کونسل برخاست ہوگئی فقط - منہ

آگرہ ۱۶ - نومبر - کابلی اشخاص کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ یا فتہ شدہ لوگون کی پیمایش و حفاظت و تیمار و عزت کی تحقیقات

ہورہی ہے اور بعد دریافت ایک کامل سیاہہ مقرر کیا جاویگا جو بہت زیادہ رہیگا - اور اندرون مدت چند روز کے بذریعہ اشتہار مبلغ جرمانہ معلوم کرا دیا جاویگا اور اسمین کابلیون کو بھی اسبات کی اطلاع دیجاویگی کہ بالاصرار سہندم کر دیا جاویگا حال مین جو اشخاص کہ دارجرنگ لائے گئے اور جو لوگ کہ اس حملہ آوری مین جو ہمارے پر ہوی شریک و شامل تھے اُن کے املاک و جائداد ضبط کیے جاوینگے املاک و جائداد کے تمامی اضلاع مین دریافت ہورہی ہے اور یہہ سب ملک و املاک فوج کے انعام کے فنڈ مین داخل کیے جاوینگے - انعامات تقسیم کرنے کے واسطے ایک کمیٹی قایم ہوی ہے شتر گردن کی افواج کو تمامی مبلغ غنیمت بانٹ دیا جاویگا جو دو لاکھ روپیہ سے زیادہ روپیہ ہے -

لندن ۱۵ - نومبر - ڈاکٹر بیٹر صاحب [illegible] بروہین دو ڈلچر دئے ہین جس مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری کے باعث یہہ فوایدیہ حاصل ہوے ہین کہ ملک سے ظلم و بیدادی اور فتنہ و فساد دفع رفع ہوکر صلح و امن قایم کیا گیا ہے - اور تجارت و صنعت و حرفت اور تعلیم و تدریس اور نیک طریقہ آئین جاری ہوا ہے - یہہ سب نتایج اُن لوگون کی نامنصفی اور ناحق پرستی کے دلایل ہین جو ہندوستان مین فقط انگریزی حکومت رانی کی بدیون و قباحتون پر ہمیشہ نظر رکھتے ہین - ڈاکٹر بیٹر صاحب صدر نے اس امر کا بھی اعتراف کیا کہ حکومت رانی بنگہ ملکی معاملات کاروبار کے واسطے ملکی لوگون ہی کو مقرر کرنا بہت بہتر ہے اور انہون نے امید اپنی یہہ ظاہر کی [illegible] ایسا وقت بھی آویگا کہ جب ہندوستان کے دیسی

لوگون کی ایک کونسل جناب گورنر جنرل ہندوستان کی مدد و ملک کے واسطے مقرر کیجاویگی - منہ

الہ آباد ۱۸ نومبر - ڈاکٹر بورک صاحب نے جو فریاد اس بارہ مین کہ چار اسیاب مین گورکائیون نے بہت بیدادی و بیرحمی کو کام فرمایا سو اُس فریاد کی تحقیقات کے واسطے ایک کورٹ قایم ہوا ہی ڈاکٹر بورک صاحب سے سوال ہوا ہے کہ اس مقدمہ کو کیا سب سرکاری طور پر پبلک رپورٹ نہین کی سو بیان کرین کورٹ کی روداد ین سپہ سالار کو روانہ کی جاوینگے - جنرل رابرٹ صاحب ظلم و تعدی مذکور کی تائید کرنی تو ایکطرف کہ اخبار نامجات کے آنے تک اُس مقدمہ مین اُنہون نے کچھ سنا ہی نہین تھا - فقط منہ

الہ آباد ۱۸ نومبر - ناگائیون کے ملک مین مقام دوآبہ پر جو جنگ کہ بوقوع آئی سو اسکی مفصل کیفیت اب ظاہر ہوتا ہی کہ ابتدا مین صافیون نے دوابہ کو لوٹ دیا اور چند باشندہ لوگون کا قتل کیا اور بعد ازان ۶۷ وین رجمنٹ کی کمپنی کے راستہ کو بند کردینے مین کوشش کی جو دشمن کی ایک جماعت کثیر ۴۰ گز کے فاصلہ پر آجانیکے باعث رود کابل کے کنارہ پر دوڑتی ہوی جنگ کرتی تھی اور بندوقون کی بارہون سے دشمن کو دور رکھا تھا غرض کہ رجمنٹ مذکور کے ۴۵ سپاہ نے دشمن کے ہزار آدمیون کو ۲ گھنٹہ کے عرصہ سے زیادہ وقت دور رکھا تھا اور ۱۷۰۰ توتے کی بارود گولی صرف ہوی - کیاپٹن پول صاحب کے پانون مین ایک زخم لگا لیکن چندان وہ کاری نہین - سارجنٹ اولی نے باوجود زخمی ہونے کے بھی گولیون کی مار جاری رکھی تھی اور ایک زخمی کو تکرے کر دینا چاہے سو دو صافیون کو پکڑ لایا - فقط - منہ

الہ آباد ۱۹ نومبر - بالاحصار قریب تمام و کمال منہدم ہوگیا ہی اور فقط بارود خانہ ایک باقی ہے - قلعہ مین جو کوئی افغانی نظر پڑیگا وہ گولی سے مار دیا جاویگا

الہ آباد ۱۹ نومبر - صاحب پایئر کو جو وصول ہوی ہے کہ دریولا کابل مین کہ چند کوا غذات جو دستیاب ہوے ہین سو ان سے ماضی حاکم کابل اور گورنمنٹ روس کے دیانی حال مین جو تعلقات کہ ہین سو اس بارہ مین بہت خوف و اندیشہ پیدا ہوا ہے - فقط - منہ

کلکتہ ۱۹ نومبر - گولا گھاٹ کو جو کوایف کہ آئین ان سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ کوکیون نے ایک ناگائی قریہ پر یورش کرکے اسکو جلا ڈالا اور بہت سے لوگون کو مار ڈالکر ہتھیارون کو مقید کرلیا - کیاپٹن ولیمس صاحب کو ہما - کو امن و امان سے جا پہونچے ہین ۱۷ وین ماہ حال کی صبح کو ۴۴ وین رجمنٹ کے ۲۰۰ سپاہ نے پیغام سے کوہ کیا - لفٹن مگریگر اور لفٹن بیارن صاحب ساماکو شنگ کو بھیجے ہین - لفٹنٹ مگریگر صاحب صدر نے نیگر ٹینگ سے ۹۰ میل کی مسافت تین دن کے اندر طی کی - کوہی اتوپ اور بارود گولہ ۱۷ وین ماہ روان کو ساماکو شنگ مین پہنچنے کی امید ہے فقط - منہ

قسطنطنیہ ۱۷ نومبر - تمامی ایشیہ مین بہترین بندوبست و انتظام کے ٹھیک طور پر عملدرآمد ہونے یا ہونے پر نظر رکھنے کے لئے جناب سلطان روم نے بیکر پاشا کو مقرر فرمایا

لندن ۲۰ نومبر - ایرلند مین تین اشخاص اب بخشش و پوچگوئی کرنے کے قید کئے گئے ہین - فقط منہ -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا -

نور ختم ۱۲۹۷

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد	توریت بلا نور یہ انجیل بترجیل	گویان صفت و سیرت سرور محمد

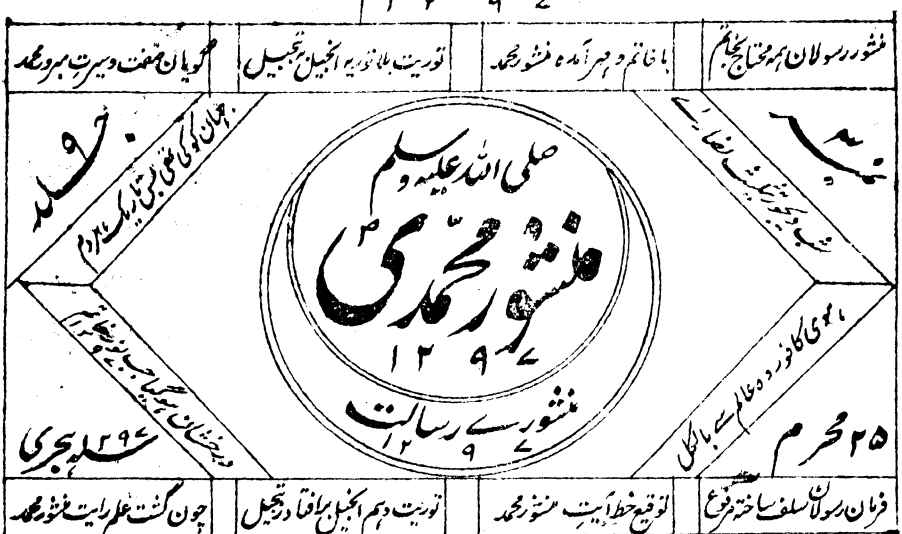

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع	لو قیع خط آیت منشور محمد	توریت دہم انجیل برافتاد ترجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد

قصیدۂ مدحیہ جناب سرور انبیا شفیع روز جزا علیہ الصلوٰۃ والتحیہ

طبعزاد ہدایت بنیاد نخلبند بوستان نبوت منشی محمد رواحی سنت حاجی شرک و بدعت قاطع کفر و ضلالت جناب مولانا مولوی عبد الغفار صاحب المخلص بہ نصیر سلمہ المجید

محمد شہ مرسلان خدا ہے	کہ سرتاج ہر دو جہان خدا ہی	عیان پشت پر تھا جو مہر نبوت	بلا شک یہ ہر دو نشان خدا ہی
حبیب خدا برگزیدہ ہی سب سے	پسندیدۂ بندگان خدا ہی	زبان ہو یدا کلام خداوند	سخن سے ہی پیدا جو شان خدا ہے
نمایاں ہین چہرے سے آثار رحمت	امین خدا ہی امان خدا ہی	ہی قرآن وصف جناب رسالت	وہ ایک آیت آیتان خدا ہے
قریک اشارے سے تکڑے ہوا دو	یہ اعجاز حق ہی یہ شان خدا ہی	ہوا اسکو معراج بالای عالم	مکان محمد مکان خدا ہے
رسائی ہوی اسکی درگاہ حق مین	ہوا روبرو ہمزبان خدا ہی	نبی کوی ایسا ہوا ہی نہ ہوگا	کہ یہہ خاتم مرسلان خدا ہی
دل انس و جان نور سے اسکے روشن	عجب ہادی بندگان خدا ہی	ہی تورات و انجیل مین وصف احمد	گواہ اسپہ ہر داستان خدا ہی
بمشرہی اسکی زبان مسیحا	بیان مسیحا بیان خدا ہی	وہ بدبخت ہی جو نہین اسکا تابع	وہ مردود و از دشمنان خدا ہی
عدو اسکا بیشک عدو وہی خدا کا	محب اسکا از دوستان خدا ہی	مجان سنت کو ہی یہ بشارت	یہی راہ راہ جنان خدا ہے
رسول خدا پر مین قربان جاؤن	کیا کس ادا سے بیان خدا ہی	بتائی ہی کیا عبدیت صفات اپنی	نہین اسپہ لایق گمان خدا ہی
منور کیا ذکر حق سے جہان کو	کہ ہر ایک تسبیح خوان خدا ہی	اکھیر ہی ہے کیا شرک کی بیخ جب سے	سنوارا ہی کیا بوستان خدا ہی
اطاعت کرے اسکی آل بنین مریم	بنے اسکا پیرو جو جان خدا ہے	سدا سب پہ غالب رہے دین احمد	کہ جب تک زمین آسمان خدا ہے
ہدایت یہان پر شفاعت وہان پر	وسیلہ برادر میان خدا ہی	اطاعت کرین سب اسی دین حنفی کی	دعا اپنی بر آستان خدا ہی

نصیر اسکی کب مدح ہو کس زبان سے — ہی مداح جسکی زبان خدا ہے

بیس فضیلتین مسیح مین ایسی ہین جو اور نبیون مین نہین

(حقیقی عرفان صفحہ ۲۴ ملخصا)

جناب منشی محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی مدفیضکم۔ بعد سلام مسنت خیر الانام کے گذارش یہ ہی کہ ایک رسالہ بنام حقیقی عرفان مطبوعہ لدہیانہ مسمی بتصنیف پادری عماد الدین پانی پتی میرے نظر سے گذرا جب اوسکو غور سے دیکھا تو اس رسالہ مین پانی پتی نے بڑے فخر سے یہ دعوی کیا ہی کہ مین بیس فضیلتین حضرت عیسیٰ کی ایسی بیان کرتا ہون کہ اور پیغمبرون مین نہین پائی جاتین سو یہ دعوی پانی پتی کا سراسر لغو اور واہیات ہی کیونکہ اول تو بیس فضیلتون مین بعضے تو خواہ مخواہ زبردستی سے مسیح علیہ السلام پر جمائی ہین اور بعضی اور نبیون مین بھی پائے جاتی ہین اب مین ان بیس فضیلتون کے جواب مین تھوڑا سا تحریر کرتا ہون آپ براہ مہربانی اپنے اخبار نامدار صداقت آثار مین درج فرما کر پانی پتی تک پہونچائین اور اس خاکسار کو ممنون منت فرمائین۔

فضیلت ۱ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی یہ ہی کہ وہ باعث ایجاد عالم ہی یعنی اوسی کے وسیلہ سے تمام کائنات اور سب جہان پیدا ہوا ہے الخ۔

جواب یہ پہلی ہی فضیلت عیسائیون کے عقیدے کے برخلاف ہی معلوم ہوتا ہی کہ پانی پتی نے کوئی کتاب عیسائیون کے عقیدے کی نہین دیکھی کیونکہ عیسائیون کا عقیدہ ہی کہ حضرت مسیح خود خدا ہین بھلا جب حضرت مسیح خود خدا ہین تو کیا انکی خالق کسی اور بڑے خدا نے جہان کو پیدا کیا جو یہ چھوٹے خدا یعنے مسیح باعث ایجاد عالم مقرر کئے اوپر پیدایش جہان کا وسیلہ مانین جائین کیونکہ پانی پتی خود ہی تحریر کرتے ہین کہ مسیح جہان کی پیدایش کا وسیلہ ہی یہ نہین لکھتے کہ خود حضرت مسیح نے تمام جہان کو پیدا کیا الغرض یہ فضیلت جب مانے جائینگی جب پانی پتی حضرت مسیح کی الوہیت کا انکار کرینگے

فضیلت ۲ خداوند مسیح کی یہ ہی کہ وہ روح القدس سے مان کے شکم مین آیا نہ باپ سے الخ۔

جواب یہ فضیلت حضرت مسیح کی نہین بلکہ یہ فضیلت اللہ تعالی کی ہی کہ جسنے حضرت مسیح کو بذریعہ روح القدس حضرت مریم علیہا السلام کے شکم مطہر مین داخل کیا اور اس فضیلت مین حضرت آدم علیہ السلام بھی شامل ہین کیونکہ وہ بغیر مان باپ کے پیدا ہوے ہین۔

فضیلت ۳ یہ ہی کہ وہ خدا کا بیٹا ہی نہ جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر الخ۔

جواب خدا تعالی کے اور بھی بہت سے بیٹے ثابت ہین بیٹے ہونے مین حضرت مسیح کے کیا فضیلت ہی دیکھو حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اپنا بیٹا کہا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو اکلوتا بیٹا لکھا ہی خروج باب ۴ دیکھا چاہیے اور باقی رہا یہ امر کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالی کے روحانی بیٹے ہین یہ دعوی بلا دلیل ہی جہان جہان حضرت مسیح کو اللہ تعالی نے بیٹا کہا مثلاً لوکا باب اول آیت ۳۵ وہان تو روحانی اور جسمانی کا ذکر بھی نہین جیسے اور نبیا کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے بیٹا کہا ہی ویسا ہی حضرت مسیح کو ارشاد کیا اور جسمانی بیٹا اللہ تعالی کا کوئی ہو ہی نہین سکتا کیونکہ جسمانی بیٹا نطفہ سے ہوا کرتا ہے سو اللہ تعالی ایسے شئون سے پاک ہی۔

فضیلت ۴ وہ قادر مطلق تھا یعنے باعتبار الوہیت کے وہ سب طرح کی قدرت والا تھا اپنے اختیار سے سب کچھ کرتا تھا کیونکہ اوسنے باختیار خود سب طرح کی عجیب و غریب کام دکھلائے

جواب اس چوتھی فضیلت مین پادی پتی نے حضرت مسیح پر سراسر بہتان لگایا ہی اسکا بدلہ قیامت کے دن خدا سے پائینگے اگر حضرت عیسی خود مختار اور قدرت والے تھے تو دعا عجز و نیاز کے ساتھ کس سے مانگتے تھے جیسا انجیل متی باب ۶ آیت ۹ سے ۱۴ تک روشن ہی دوم اگر حضرت مسیح خود مختار تھے تو زبدی کے بیٹون کو کیون جواب دیا کہ میرے دہنے اور بائین طرف بیٹھنا میری اختیار نہین دیکھو انجیل متی باب ۲۰ آیت ۲۳ اور بہت سے بی اختیاریان حضرت مسیح کی انجیل کے اکثر مقامات سے روشن ہین۔

فضیلت ۵ یہ ہی کہ وہ عالم الغیب بھی تھا چنانچہ انجیل کے بہت سے واقعات اس فضیلت پر دلالت کرتی ہین

جواب یہہ فضیلت بھی مسیح پر خواہ مخواہ جائی ہے عیسی تو اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین اور عالم الغیبی سے منکر ہین یہہ مہی مثل ہی کہ مدعی سست گواہ چست دیکھو انجیل مرقس باب ۱۳ ورس ۳۲ مگر اوس دن اور اس گہڑی کی بابت سوای باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ بیٹا کوی کو نہین جانتا ہی یعنی قیامت کی خبر نہ مجھکو نہ فرشتونا کو کیسکو نہین ۔ دیدہ پادی پتی اس آیت سے منکر ہوگئے جو ایسا جھوٹا دعوی کرتے تھے دوم انجیل مرقس باب ۵ آیت انیسھر کے طرف متوجہ ہوکے کہا میرے کپڑے کو کسنے چھوا۔ اگر حضرت عیسی عالم الغیب ہوتے تو لوگون سے اپنے کپڑے چھونے کا حال کیون دریافت کرتے اسیسے ہی عالم الغیبی سے جان لیتے اور چند باتین قبل وقوع بیان کرنے سے اگر عالم الغیب ہونا ثابت کرتے ہو تو انبیاء بنی اسرائیل نے بھی بہت باتین قبل وقوع کے بیان فرمائین ہین وہ بھی اس فضیلت مین شامل ہو سکتے ہین۔

فضیلت ۶ یہہ ہی کہ اوسکی تعلیم تمام جہان کے معلمون سے افضل اور اعلی بلکہ عقل سے بلند اور بالاہی بدون خدا کے ایسی تعلیم کوئی نہین دی سکتا۔ الخ

جواب موسی علیہ السلام کو جو تعلیم اللہ تعالی نے توریت مین فرمائی ہے وہ تعلیم بھی تمام جہان کے معلمون سے افضل اور اعلی بلکہ عقل سے بلند اور بالاہی اسی طرح مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو قیاس فرمائے بھلا جس تعلیم کا معلم خود خدا تعالی ہو تو وہان دنیا کے معلمون کی تعلیم کب برابری کر سکتی دیکھو خدا تعالی نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو قرآن شریف کی تعلیم فرمائی جسکے مقابلہ مین تمام جہان کے معلم سر ٹیک کر رہ گئے ایک آیت کا مقابلہ بھی نہوا جس سے ثابت ہوا کہ بیشک قرآن شریف خدا کا کلام ہے۔

فضیلت ۷ یہہ ہی کہ وہ پاک اور بے عیب اور معصوم تھا خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ سب جہان کے لوگ خواہ نبی ہون یا رسول خواہ عام ہون یا خاص سب کے سب گنہگار ہین ایک خدا عیسی مسیح پاک ہے الخ

جواب انجیل لوکا باب اول آیت ۶ سے دونون خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکمون پر بے عیب چلنے والے تھے۔ دیکھو حضرت ذکریا علیہ السلام اور انکے بی بی دونون خداوند تعالی کے حضور کل احکام پر بے عیب چلنے والے تھے یعنے بے گناہ اور معصوم تھے اور پادی پتی تحریر کرتے ہین کہ خدا کے

کلام سے ظاہر ہے کہ جہان کے لوگ خواہ نبی ہوں یا رسول خواہ عام یا خاص سب کے سب گنہگار ہیں اس انجیل سے تو حضرت ذکریا علیہ السلام معصوم ثابت ہوتے ہیں شاید انجیل پانی پتی کے نزدیک خدا کا کلام نہ ہوگا وہ تو اسی کو خدا کا کلام کہتے ہونگے جسمیں سب پیغمبروں کو گنہگار لکھا ہی اب دیکھئے پانی پتی نے حضرت مسیح کو معصوم اور بے عیب قرار دیکر تمام انبیا علیہ السلام کو گنہگار ٹھہرایا ہی مگر یہہ انجیل شریف تو حضرت مسیح کو بھی گنہگار ٹھہراتی ہے نقل کفر کفر نباشد چند آیات نقل بھی کئے دیتا ہوں ذرا کان لگا کر سننا۔

اول انجیل متی باب ۱۹ درس ۱۶ ایک نے آکے اوس سے کہا کہ ای نیک اوستاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن اوس نے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہی نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا دیکھو اس جگہہ حضرت مسیح اپنے نیک ہونے سے انکار کرتے ہین اگر حقیقت مین حضرت مسیح نیک تھے تو نیک ہونے سے انکار کرکے جھوٹہ بولے اگر نیک نہین تھے تو معصومی باطل دوم انجیل لوقا باب آیت ۴ میں مسیح نے اپنے والدہ کو جھڑکا جھڑکنے اور بے عزتی کرنے پر تو ہمارا معتبر اناجیل بھی گواہی دیتے ہین چنانچہ بارنس صاحب اپنی تفسیر کے حصہ دوم صفحہ ۲۱۹ مین یوحنا باب ۲ آیت ۴ کی شرح مین لکھتے ہین کہ مسیح نے اپنے والدہ کو اس آیت مین بہت ہی ملامت اور بے عزتی اور حقارت کے الفاظ بولے ہین کہ ایسا کوئی اور لفظ مشتمل بر حقارت نہوگا جیسے الفاظ (عورت) تجھکو میرے لیے کیا کام ہی۔ دیکھو یہہ گناہ ہزار گناہ سے بدتر ہے کیونکہ دس حکمون مین سے ایک یہہ بھی ہے کہ تو مان باپ کی تعظیم کر اس حکم کو مسیح علیہ السلام نے توڑا ہے۔

فضیلت ۹ یہہ ہی کہ وہ آدمیون اور فرشتون کا سجدہ گاہ ہے الخ

جواب چند مجوسیون نے ضرور حضرت مسیح کو سجدہ کیا جیسا انجیل متی باب ۱ آیت ۱۱ سے واضح ہے مگر ایسا ہی حضرت داؤد کو ساول کے بوتی نے سجدہ کیا دیکھو سموئیل دوم باب ۹ آیت ۸ اور سلاطین اول باب آیت ۲۳ باقی رہا حضرت مسیح کو فرشتون کا سجدہ کرنا تمام انجیل مین کہین اس بات کا ذکر بھی نہین مسجود ملایک ہونا تو کجا اونکو تو اپنا سر دھرنیکو جگہہ بھی میسر نہ تھی دیکھو انجیل متی باب آیت ۲۰۔

فضیلت ۹ ہمارے خداوند عیسی مسیح ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔ الخ

جواب مرقس باب ۱۴ آیت ۷ اسواسطے غریب غربا ہمیشہ تمہارے ساتھہ ہین اور جب تم چاہو اون سے نیکی کرسکتے ہو پر مین ہمیشہ تمہارے ساتھہ نہونگا۔ شاید پانی پتی اس آیت کو جھوٹے خیال کرتے ہونگے اور ایسا ہی انجیل متی باب آیت ۵ کو بھی الحاقی تصور کرتے ہونگے جو ان آیتون کے مخالف دعوی کر بیٹھے۔

فضیلت ۱۰ یہہ ہی کہ وہ شفاعت کرنیوالا ہی وہ اقرار کرتا ہی کہ مجھے گناہ بخشنے کا اختیار ہے اور اس دعوے کو اچھی طرح ثبوت کو بھی پہونچا دیا ہے الخ

جواب اول یہہ فضیلت حضرت موسی علیہ السلام مین بھی پائی جاتی ہے دیکھو کتاب گنتی باب ۱۴ آیت ۱۹ مین لکھا ہے اب تو اپنی رحمت کے فراوانی سے اس امت کا گناہ بخشدی جیسا تو مصر سے لیکے اہنین بخشتا رہا اوسکے جواب مین خداوند کریم نے فرمایا کہ مین ترے کہنے سے بخشی

بقیہ معراج مسیحی

جیسا چاہین ویسی اون کے سنہ خلاف کی نقل کے فرض
کرکے لکھدین اور کہتی ہین کہ اوسکو سنہ ۴۹۰ قبل مسیحی مین ہم
مقرر کرینگے جس نے اپنے سنہ جلوس مین عزیر کے نام فرمان
صادر کیا ہی اور اوس کے سنہ ۲ جلوس سے یعنے سنہ ۴۸۳
اہتر ہفتے کا شمار کرین جسکے اہتر ہفتے ونصف ہفتہ یعنی چار
برس اور سات مہینے ہین سال ہوے اور نہین جانتے کہ اگر اخشتشتا
اول کو سنہ ۴۸۵ سال پہلے بھی فرض کرین اوسکے وقت مین فرمان
تعمیر صادر نہین ہوا تھا بلکہ اوسکے بعد زکسیس دوم و داریوس
و دارا یوس ہوا اور اوسکے بعد ارکسیس دوم سنہ ۴۰۴ مین وہ
بادشاہ ہوا ہی جسنے سنہ اپنی جلوس مین عزیر کو فرمان صادر
کیا دوسرا قول ڈاکٹر پریدا کس کا قول لکھا ہی کہ اہتر ہفتے
کا شمار سنہ جلوس اوسی ارتخشتا سے وفات مسیحی تک لیا جاویگا
اور ارتخشتا سے مراد وہی ارتخشتا اول خلاف تصریح عزیر
کی لیتے ہین یعنے سنہ ۴۵۷ قبل مسیحی سے جسکے چار برس ہوے
اور کہتی ہین کہ نصف ہفتہ کو ایمین اور ملاوینگے یہ کیسی ہنسی کی
بات ہی۔ تیسرا قول یہ قول لیشپ لارڈ کا ہی کہ سنہ ۷ جلوس
ارتخشتا یعنی اول سے خلاف تصریح عزیر کی حساب کیا جاویگا
یعنے سنہ ۴۵۷ قبل مسیحی سے تا سنہ ۳۴ وفات مسیحی جسکی سنہ ۴۰
ہوے پھر فرماتے ہین کہ ان سنین شمسیہ کو سنین قمری کرینگے
۴۹۰ ہونگے یہ کمال توجیہات ہین جو نصاریٰ کے مان
مذکور ہین جو صریح غلط و بی بنیاد خلاف تصریح کے ہین اور
وجہ اوسکی وہی تعصب اسلام سے ہی والحب یعمی ویصم الحاصل
تیسری بادشاہت زمانہ دانیال سے ذوالقرنین سکندر صاحب
چار وزیر کے سنہ ۳۳۰ قبل مسیحی مین ممالک بیت المقدس مین

قایم ہوے اور تا سنہ ۶۳ قبل مسیحی رہے اور چوتھے سلطنت دیونان
کی سنہ ۳۳۰ قبل مسیحی مین ممالک یہودیہ مین قایم ہوے یہ لوگ
یغر قوم و قوم نادان و قوم ناپاک کرکے توریت و انجیل مین
دیونانی الاصل کرکے کہلاتے ہین اور اہل اسلام انکو بنی اصفر
و رومی کرکے تعبیر کرتے ہین ان رومیون کی ابتدا زمانہ تسلط
ممالک یہودیہ مین اغسطس کے وقت مین مسیح علیہ السلام بعد
ساڑھے ہفتے صدور فرمان سنہ ۳ جلوس دارایوس مین اخشو
یروش سے پیدا ہوے اور مسیح علیہ السلام ۳۳ سال کے ہوکر
مر کر قبر مین جاکر حواریون پر چالیس روز ظاہر ہوکر آسمان
کو اٹھائے گئے جیسی آیۃ فلما توفیتنی والی متوفیک
موت مسیح پر دال ہے پر مقتول ہونا اور مصلوب بمعنی المتوفی
شکستہ ہونا مسیح کا محض غلط ہی جیسے آیندہ واضح ہوگا
اور سنہ ۶۹ مسیحی مین باسپاسین بادشاہ ہوا اور بیت المقدس
پر جو یہودی نافرمان رومیون سے ہوگئی تھی چڑہا پر روم کا
بادشاہ مرگیا تھا اس وجہ سے روم کو واپس باسپاسین
گیا اور سات سال تک دوسرے ممالک پر حسب ورس ۲
فصل نہم دانیال کی زور کرتا رہا اور نصف ہفتہ مین یعنے
ساڑھے تین سال مین جسمین وہ مرا یعنی سنہ ۷۰ مسیحی مین اوسنے
حسب ورس ۲۷ مذکور کی بیت المقدس کو اوجاڑا جیسے
یہودیون نے تفسیر سورہ توبہ معالم التنزیل مین منقول ہی بتعصب
تعصب سے خلاف تصریح ورس ۲۷ فصل نہم دانیال کے سنہ ۷۰
مین بیت المقدس کا اجڑنا لکھتے ہین الحاصل رومیون کی
بادشاہت سنہ ۶۳ مسیحی تک رہی اور سنہ ۶۱ مسیحی سے تا سنہ ۶۱
تک دس بادشاہ تھین جنمین سے جہنون نے روم کو برباد
کیا بالآخر سنہ ۶۱ مین ہرقلی سلطنت قایم ہوی اوسکو اہل

اسلام نے برباد کیا اور بیت المقدس کو تہس نہس و آباد کیا جنکی
پیغمبر علیہ السلام ۵۸۶ مسیحی مین ستر ہفتے یعنی چار سو نوے
سال سنہ مسیحی بربادی بیت المقدس سے رونق افروز اس
جہان کے ہوی اب فصل نہم دانیال کا مطلب دریافت کرنا چاہئے
کہ بیت المقدس کی بربادی دو مرتبہ اور اوسکی آبادی دو مرتبہ
کتب مقدسہ مین لکھی ہی ایک مرتبہ ویرانی بخت نصر سے اور
آبادی اوسکی فارسیون کے ذریعہ سے دوسری ویرانی اوسکی
قوم نادان قوم عزیز رومیہ سے و آبادی اوسکی نسل قیدار بن اسمٰعیل
سے چنانچہ درس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیا مین کورش کیبقاد سے پہلے مرتبہ
آبادی لکھے تھے اوسکو دانیال نے دیکھا کہ کامل ہوگئے اور درس
۱۳ مین فصل مذکور کے پھر کر ویرانی کا ذکر ہی جو شرارت رومیون
سے ہوی اوسکو جبکہ دانیال نے حسب فصل نہم کے دیکھا رونے لگے
کہ کب تک ایخداوند اوسکی آبادی کے دن آئینگے پس حسب درس
۲۱ فصل نہم مذکور کی جبرئیل آئے اور ختم المرسلین علیہ السلام
کا ذکر جنپر نبوت ختم ہوجاوے بجہایا جیسے درس ۲۴ مین ہے
کہ ستر ہفتے تیرے لوگون اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر
کئے گئے ہین تاکہ اس مدت مین شرارت ختم ہو اور خطاکاریان آخر
ہوجاوین اور بدکاری کا عوض ہو اور ابدی راستبازی پیش
کیجاوے اور اوس رویت اور نبوت پر مہر ہو اور وہ جو سب سے
زیادہ قدوس ہے چرب اجاوے انتہی اور بی شبہ سنہ اثنی مسیحی
بربادی بیت المقدس سے ستر ہفتے یعنی چار سو نوے سال بعد
اہل اسلام کے پیغمبر صاحب پیدا ہوے پر یہہ معلوم ہوا کہ بیت المقدس
زمانہ دانیال سے کب دوسرے مرتبہ آجریگی اوسکی نسبت درس ۲۵
سے فرمایا سو توجہ درکہجہ کہ جسوقت سے یروشلم کی تعمیر
کا دوبارہ حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ہفتے ہونگے
اوسوقت دوبارہ حکم مین بازار تعمیر پھر کئے جائینگے اور دیوار
بنائے جائینگی مگر تنگی کے دنون مین ۶۲- اور اٹھتر روز بعد
ولادت مسیح کے بادشاہ آویگا سو اوس کی لوگ شہر و مقام
مقدس کو غارت کرنیکو لئے آوینگے اوسکا آخر طوفان کے روز سے
آویگا اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی گئی خرابیان
ہونگے ۲۷- اور ۵۰ اوس عہد کو بہتون کے ساتھ ایک
ہفتے مین قایم کریگا اور نصف ہفتہ مین ذبیحہ و ہدیہ
موقوف کریگا اور فصیلون پر اجانی والیکی مکروہات دہری
جائینگی یہان تک کہ وہ بالکل غارت ہو اور وہ بلد جو مقرر
کئی گئی ہے اوس اجاڑنیوالے پر واقع ہوگی انتہی یہہ عبارت
ہمنے تواریخ متواترہ کے موافق لکھے پر یہود کو چونکہ عیسائیون
سے دشمنی تھی درس ۲۵ مین بجای ساتھہ ہفتے کے ساتھ
ہفتے و ساتھہ ہفتے دو ہفتے کردئے اور درس ۲۶ مین بجای
اوہنتر روز کے اوہنتر ہفتے کردئے جیسے ترجمہ عربیہ مطبوعہ
سنہ ۱۸۱۱ مین ہی اور نصاری نے یہہ ظلم کیا کہ درس ۲۶ مین
لکھدیا کہ باسٹھہ ہفتے کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے
لئے الخ ایسے ایسے ظلم و ستم اہل کتاب کے مشہور ہین اور جبکہ
معلوم ہوا کہ پیغمبر اہل اسلام ساتوین ہزار کے شروع مین جب
توریت یونانیہ معتبرہ کے رونق افروز اس جہان کے ہوے
ہین جنکی نسبت نامہ عبرانیون سے ظاہر ہوگا کہ سبت کی تنظیم
کی یہی وجہ ہے کہ آرام بسبب یعنی ہفتی ہزار ہفتم مین ہونا اہل
حق کو لازم تھا اور ہزار سال بعد آپکے قیامت اولی کا زمانہ
گنا جاتا ہی وہی باب بستم مکاشفات سے واضح ہوگا کہ خداوند
یعنی خداوند چار یار مصرحہ باب چہارم و ششم کتاب مکاشفات
یوحنی کی یاجوج یعنے والی یشیا توبل و تمسک ماجوج کا ذکر

لکھا ہی بیشک مفصل حال رسالہ مقدمات آیتہ مین لکھا گیا ہی
اور اونکا زور ممالک بیت المقدس پر اوسوقت ہوگا جبکہ
بنی اسرائیل کی سلطنت مسیح علیہ السلام سے قایم ہوگی اور
مسیح علیہ السلام مہدی علیہ السلام کے مرید ہونگے پس فصل
۷ دانیال کا مطلب واضح ہوگیا کہ چار حیوان چار سلطنتون سے
عبارت ہین ایک بخت نصر دوسری کیانیہ فارسیہ تیسری سکندر
صاحب چار سر چوتھی رومیہ اور رومیہ مین دس شاخون سے
دس بادشاہتین مراد ہین جنہون نے حسب باب ۱۷ و ۱۸
۱۹ و ۲۰ مکاشفات یوحنا کی بابل ساتھہ پہاڑ والے یعنے روم
اتلی کو برباد کیا جو ۱۱۷۰ مسیحی سے ۱۷۶۰ تک رہے اور شاخ
کوچک سے مراد ہر قلی شاخ ہی اوسکو صاحب روزہای قدیم
یعنے نبی صاحب روزہای قدیم اہل اسلام نے برباد کیا اور ورس
۲۳ فصل مذکور مین ہی کہ بن آدم یعنے مسیح بعد کو مکرر
تشریف لاوینگے اور صاحب روزہای قدیم یعنے امام صاحب
روزہای قدیم مہدی علیہ السلام سے بادشاہت پائینگے
اور فصل ۱۰ دانیال مین بھی چار بادشاہتون بخت نصری
و کیانیہ و سکندریہ و رومیہ کا بیان ہی اور دس انگشت
پاسے وہی دس بادشاہتین برباد کنندہ روم مراد ہین
اور قطعہ ضعیف وہی شاخ کوچک ہر قلی اور اوسکے تباہ
کرنیوالے کو صاحب بادشاہت خدا اور وہ خاص پیغمبر اہل
اسلام ہین اب مناسب ہوا کہ فصل ۷ دانیال کو تا ورس ۱۳
ہم نقل کرین **فصل ۷** ہفتم دانیال بادشاہ بابل بیلشر کے
پہلے سال مین دانیال نے اپنے بستر پر ایک خواب اور اپنی
سر کی رویتین دیکھین تب اوسنے اوس خواب کو لکھا اور
اوس احوال کو مفصل بیان کیا ۲ دانیال بولا اور کہا کہ
میں رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان کے
چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم چلین ۳ اور سمندر سے چار
بڑے حیوان جو ایک دوسرے سے متفرق تھے نکلے ۴ پہلا شیر
ببر کے مانند تھا اور عقاب کے پنکہ رکھتا تھا اور مین دیکھتا
رہا جبتک اوسکے پر اوکھاڑے گئے اور وہ زمین سے اٹھایا
گیا اور آدمی کے طرح پاونون پر کھڑا کیا گیا ۵ اور کیا دیکھتا ہون
کہ ایک دوسرا جوان ریچھ کے مانند تھا اور وہ ایک طرف کھڑا ہوا
کھڑا ہوا اور اوسکے دانتون کے دریان مین تین پسلیان
تھین اور انہون نے اوسے کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کھا
۶ بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور حیوان
تیندوے کے مانند تھا جسکے پیٹھہ پر پرندے کی سی چار
پر تھے اور اوس حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت اوسے دی
گئی ۷ اسکے بعد مینے رات کے رویتون کے وسیلے دیکھا
اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبت ناک
اور نہایت زبردست اور اسکے دانت لوہے کے تھے اور
بڑے بڑے تھے وہ نگلجاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کردیتا اور بچھے
کو اپنے پاونون سے لتاڑتا تھا اور یہ حیوان اون سب حیوانون سے جو اسکے
آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے ۸ مینے
ان سینگھون پر غور کی نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اون کے
بیچمین سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے تین سینگ
جڑ سے اوکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ
مین آنکھین تھین انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ
تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا ہے ۹ مین یہان تک
دیکھتا رہا کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھہ گیا اوسکا
لباس برف سا سفید تھا اور اسکے سر کے بال صاف ستھرے

اونکے پنجے ریچھ کا سا تھا اور اوسکے
پیٹ جلتے آگ کے مثل تھا ۷ اور ایک اور تیسری سلطنت جو چیتے کے مانند تھی
اور اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزار ہا اوسکے خدمتگار اوسکے حضور حاضر
تھے اور لاکھون لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے عدالت ہو رہی
تھی اور کتابین کھلی ہوئی تھین ۱۱ میںنے دیکھا یہان تک کہ اوس
سینگ کے آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا رہا تا
مین یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور شعلہ زن آگ
مین ڈالا گیا ۱۲ اور باقی حیوانون کی سلطنت بھی اون سے
لے لیگئی پر اونکی زندگی قایم رہی اور وے ایک مدت تک اور
مدتین و ایک ساعت تک جیئے ۱۳ میںنے رات کی رویتون کے
وسیلہ دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے
مانند آسمان کے بادلون کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وے
روبرو لائے گئے ۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسے دی گئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنے
والے اوسکے خدمتگاری کرین اوسکی سلطنت ابدی سلطنت
ہے جو جاتے نرہے گی اور اوسکی مملکت ایسی ہوگی کہ زایل نہوگی ۱۵
آخر فصل کہ اوسمین خواب کی تعبیر ہے مطالعین مطالعہ کرلین
اب جیسے پہلے بیان کیا گیا فصل ۲ دانیل کو دریافت کرنا
چاہئے کہ بخت نصر نے خواب دیکھا اور اوسکا جواب کس سے معلوم
ہوا خواب کے نہ آیا جسے بہت کچھ یہان اوسکا اول فصل سے
دوہرا تا ورس ۳۰ ہی اور ورس ۱۳ سے ہم نقل کرتے ہین
جسمین چار سلطنتون بخت نصر) دکیا نیزو سکندری و
رومیہ کا ذکر ہے اور دس سلطنتون رومیہ کا دس انگشت
پا سے ایران رہی اور قطعہ ضعیف سے مراد یہی پچھلی سلطنت
ہے اور اسکے بعد جو سلطنت ہی وہ سلطنت خدا اہل اسلام ہے

ورس ۳۱ فصل ۲ دانیال ۳۱ تو نے ای بادشاہ نظر کی
تھی اور دیکھا ایک بڑی مورت تھی وہ بڑی مورت جسکی
رونق بہا تھی تیرے سامنے کھڑی ہوی اور اسکی صورت
ہیبتناک تھی ۳۲ اس مورت کا سر خالص سونیکا تھا
اور سینہ اور اوسکی بانہ چاندی کے اسکا شکم اور
رانین تانبے کے ۳۳ اوسکی تانگین لوہے کے اور اسکے
پانون کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے ۳۴ اور تو اسے
دیکھتا رہا یہان تک کہ ایک پتھر بیحد اوسکے کہ کوئی ہاتھہ
سے کاٹکے نکالے آپ سے نکلا جو اوس مورت کے پانون پر
جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور اونہین ٹکڑے ٹکڑے کیا
۳۵ تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے
ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کے بھوسے کے مانند ہوے
اور ہوا انھین اڑا لی گئی یہان تک کہ اونکا پتہ نملا اور
وہ پتھر جسنے اس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور
تمام زمین کو بھر دیا ۳۶ وہ خواب یہہی کہ اوسکی تعبیر
بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہون ۳۷ تو ای بادشاہ
بادشاہون کا بادشاہ ہے اس لئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے
ایکا بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
۳۸ اور جہان کہین بنی آدم سکونت کرتے ہین اوسنے
میدان کے چوپایون اور ہوا کے پرندے تیرے قابو مین کردئے
ہین اور تجھے اون سبھون کا حاکم کیا تو ہی وہ سونیکا ہے
۳۹ اور تیرے بعد اور ایک سلطنت برپا ہوگی جو تجھے
چھوٹی ہوگی اور اسکے بعد ایک اور سلطنت ہوگی تانبے کی
جو تمام زمین پر حکومت کریگی ۴۰ اور چوتھی سلطنت لوہے
کے مانند مضبوط ہوگی اور جسطرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہی اور سب

بمبئی ۲۹ دسمبر - راول پنڈی سے صاحب کمیشنر آف انڈیس کو بوسیلہ تار کھربائی کے ایک بیج کی خبر آئی اور اس سے یہہ ظاہر ہوا کہ ۲۴ دین ماہ حال سے جنرل رابرٹس صاحب کے نزدیک سے یا جنرل گاف صاحب کے پاس سے کچھہ کوایف نہین آئے ہین تار توڑ دیا گیا ہی ہماری حالت اور موقع کو دیکھتے ہوے غایت درجہ مین اضطراب و سراسیمگی پیدا ہوی ہی - ایک ملکی خواہ سے یہہ واضح ہوتا ہی کہ ۲۴ دین ماہ دسمبر کو بہت تیز و تند لڑائی ہوی جس مین افغانیون کے جانب ہزارہا اشخاص کی جانین تلف ہوین اور مجروح ہوے اور ہمارے طرف ۴۰ نفر کا نقصان ہوا کرنل کرسٹر اور دیگر افسران مجروح اور سپاہ بہلے چنگے اور رو بہ اصلاح ہین - شمس الاخبار

کلکتہ ۲۹ دسمبر - جنرل رابرٹس صاحب نے ۲۱ دین کو بذریعہ تار برقی کے جو خبر کردی سو وہ یہان ۲۸ دین کی شب کو آکر اسکے دیکھنے سے یہہ ظاہر ہوا کہ لغمن مانشاء زون نے اپنے زخم کی حالت مین قضا کی - ۲۰ دین کی شب تک ہمارے جانب کل ۷ شخص مارے گئے جنمین ۲ افسر اور ایک کہار بھی تھا اور ۲۲ شخص زخمی ہوے جنمین ۱۵ - افسر اور چار کہارین اور دو شخص گم ہو گئے - بعد اسکے ۲ - افسر اور ۱۰ سپاہی اپنے زخمون کے صدمہ سے قضا کر گئے - دیسی افواج مین فیصد چار سپاہ بیمار ہین اگر مجروحون کو شامل کرلین تو فیصدہ ۵ بلکہ ۶ ہوتے ہین

لندن ۲۹ دسمبر - شاہزادی یوجنی بیگم ماہ فروری مین بذریعہ جہاز زولیا مذکور روانہ ہونیوالے ہین -

لندن ۲۹ دسمبر - کل کے روز رودقی کے پل پر ایک صدمۂ عظیم بوقوع آیا - یعنے ایک سخت و تیز آندہی ایسی آئی کہ جسکے باعث پل مذکور قدرے شکستہ ہو گیا - یدن بروے دندی کو روانہ ہونے کے غرض سے جن مسافرین نے تجربہ کی سو انکی ترین اوپر سے ہو کر گذرنے سے پل مذکور شکستہ ہو کر ندی مین گر گیا ۲۰۰ مسافرین ندی مین غرق ہو جائینگے اندیشہ

الہ آباد ۳۱ دسمبر - جرنیل کمانڈنگ طاہر خان فرزند محمد شریف خان جو درینولا ذیرا دون مین رہتے ہین موسی خان فرزند یعقوب خان کو لیکر دار واک کے طرف بھاگ گئے ہین انکے عقب مین دیسی افواج روانہ کیجارہی ہے -

الہ آباد ۳۱ دسمبر - یعقوب خان کی والدہ اور بی بی جو اقوام کو ہنگامہ و فساد برپا کرنے کے لئے ترغیب و اشتعال دینے مین بہت سرگرم تھے درینولا قید مین ہین -

میاوڑہ ۳۰ دسمبر - شاہ و ملکہ اپنے پرشاہی دالطالاہ مین داخل ہوتے وقت گاتزالر نامی ایک شخص نے آجکے روز بندوق سے گولی چلائی مگر شاہ صدر اور ملکہ مزبورہ کو گولی نہین لگی بدمعاش مذکور گرفتار کیا گیا -

لندن ۳۰ - دسمبر رودقے - پر حال مین جو صدمہ کہ گذرا جس مین جو ریل گاڑیان کہ غرقاب ہوین انمین سے ایک حصہ گاڑی ایک غواص کے ہاتھہ لگا مگر غرق شدہ لوگون کا کچھہ پتہ نہین لگا - منہ

لندن ۳۱ دسمبر - لندن اسٹاندرد مین ایک تار برقی جو طبع ہوی ہے اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ خان مرو نے اپنے سیستون کو انگریزی ہند کو ارسال کیا ہی اور وہان سے سیستان بالا مذکور گورنر جنرل صاحب ہندوستان کے یہان روانہ ہونگے -

کلکتہ ۳۰ دسمبر - جنرل رابرٹس کی یہہ بھی رپورٹ ہی کہ ہندوستان سے جو خبر کوایف کہ آئین سو بذریعہ ڈاک

۱۲ اور ۱۳ دسمبر کے بذریعہ تار ۸ اوین کے ہین -

کلکتہ جنرل ریٹ نے یہہ رپورٹ کی ہے کہ ۲۹ اوین نومبر کو بنگالا لک مین کرنل نارمن صاحب پر عظمت اللہ خان و محمد حسین سابق حاکم ہلال آباد اور لغمان کے دیگر روسا نے دو ہزار اشخاص کی جمعیت کے ساتھ یورش کی - کرنل نارمن کی مدد کو کمک پہونچدان سے فوج آئی اور انہون نے دشمن کو ہٹا دیا - ہمارے طرف شاہی توپخانہ کے لغنش ریٹ اور ایک سپاہی مارا گیا اور ۱۵ اوین رجمنٹ کا ایک سپاہی زخمی ہوا - سیبا اور لاتابند پر قابض ہونے کے واسطے کرنل نارمن اپنے ہمراہ ہزارہ کوہی توپخانہ کے ۲ - اتواپ اور پنجاب ۲۴ اوین پیدل اور ۴۵ اوین سکھ رجمنٹ کی ایک ونگ کو لیکر آیندہ روز روانہ ہوتا ہی - تنگراف بھیجنے والی جا ہی ہے اور آجکے روز سب طرح امن ہے - منہ

الہ آباد کتر ۱۲ جنوری - صاحبان انگریز کو ہندوستان پر واپس ہونے کی اجازت دینے کے لئے محمد جان نے جو شرایط کہ صاحبان موصوف سے طلب کین اونمین سے یہہ بھی ایک شرط تھی کہ یعقوب خان کو کابل پر واپس روانہ کردین اس اقرار کو ادا کرنے کے لئے دو اعلا درجہ کے انگریزی سردار جنگی اسیرون کے مانند چھوڑ دئے جاوین - منہ

لندن ۳۱ - دسمبر - نیک محمد برادر شیر علی خان موعلی حسین خان کابل سے تحریک کرکے تاشقند مین ۲۳ اوین نومبر کو آپہونچا اور روسیون کے سلوک و مروت کے خواہان ہین عبدالرحمان خان سرحد مین سے ہوکر فرار ہو چکا ہے -

الہ آباد کتر ۳ جنوری - کابل کے جنگون نے جو دیرینہ ہوین اور اسمین انگریزون کے طرف جو نقصان ہوا اس کی صحیح فہرست یہہ ہے - معلوم ہوا کہ ۱۱ اوین دسمبر کے جنگ مین سردارون سے لغنش نارڈی علاقہ دار شاہی توپخانہ اور لغنش پرسی اور رکارہ علاقہ دار ۹ اوین لیانرس اور لغنش فاریس علاقہ دار ۱۴ اوین بنگال لانرس مارا گیا - ۱۳ اوین دسمبر کے جنگ مین آفسرون سے کیاپتن ہسٹن علاقہ دار ۹ اوین لیانرس اور لغنش فاریس علاقہ دار ۹۲ اوین ہیلانڈرس کا قتل ہوا - ۱۴ اوین دسمبر کے جنگ مین سردارون سے کیاپتن اسپنس اور لغنش گیس فورڈ علاقہ دار ۷۲ اوین ہیلانڈرس کا قتل ہوا - ۲۳ اوین دسمبر کے جنگ مین سردارون سے کیاپتن ڈفداس علاقہ دار شاہی انجنیر و لغنش ہینو جنٹ ساپرس و کیاپتن کوک علاقہ دار توپخانہ کیواری و ۵ اوین گورکہہ اور لغنش مانڈ نارو علاقہ دار کوکی توپخانہ زخمی مارا گیا کل ۱۲ - آفسرون کی مار پڑے -

جنگ کی بالا مذکور مین جو سرداران کہ زخمی ہوے اسکی تفصیل یہہ ہے - ۱۱ اوین دسمبر کی جنگ مین میجر فدنہ ہیو علاقہ دار ۵ اوین رجمنٹ گورکہہ ۱۱ اوین دسمبر کے جنگ مین کرنل کلے لیانڈ و کیاپتن مکنزی علاقہ دار ۹ اوین لیانرس لغنش کوک علاقہ دار تیسری سکھہ ۱۲ اوین دسمبر کے جنگ مین لغنش فرگیس علاقہ دار ۷۲ اوین ہیلانڈرس اور لغنش فاسکن علاقہ دار تیسرے سکھہ ۱۴ اوین دسمبر کے جنگ مین لغنش چرمولم و ٹرور علاقہ دار ۹ اوین لیانرس ۱۴ اوین دسمبر کے جنگ مین کیاپتن گاڈن علاقہ دار ۹۲ اوین ہیلانڈرس و لغنش ایگرٹن علاقہ دار ۷۲ اوین ہیلانڈرس و لغنش بیاتی علاقہ دار گیند ۷ اوین دسمبر کے جنگ مین سدرلیانڈ دوم لغنش ۷۲ اوین ہیلانڈرس ۲۴ اوین دسمبر کے جنگ مین لغنش

بر ذاک علاقۂ دار شاہی انجینیر ورگیا میسر علاقۂ دارہ دین پنجاب کیواری مجروح ہوے - معلوم ہوا کہ کل مجروح افسرون کی تعداد ۱۴ کی ہے - جنکہاے بالا مذکورین انگریزون کے جانب کل ۱۱۰ اشخص مقتول اور ۲۵۲ مجروح ہوے انمین کمپنی کے ہمراہین بھی شامل ہین -

چوتھی ماہ جنوری کو ایک بدرقہ زخمی لوگون کو لیکر شیرپور سے کوچ کریگا - یعقوب خان کی والدہ اور انکی بی بی حالت قید مین ہندوستان کو لائے جانیوالے ہین شاید داؤد شاہ بھی انکے عقب مین لائے جاوین گے -

قسطنطنیہ ۲ جنوری - جسنے بیل کا ترجمہ کیا تھا اسکو مقدمہ کا تصفیہ و فیصلہ درمیان سلطنت انگریزی و دولت روم کے ایک باہمی رضامندی کے ساتھ ہو چکا سلطنت ترک کا سفیرانہ اتحاد جو سفیر انگریزی کے ساتھ تھا شاید پھر کل کے روز سے قایم و بحال ہو جاویگا -

البانیہ اور مانٹی نگرو کی جنگ

ولایت سے آئے ہوین کو ایف سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ قریب دیڑھ ہزار سے لیکر ۱۸۰۰ - البانیون تک نے تین سو مانٹی نگریون پر یورش کی مگر مانٹی نگرو کا سردار مارکو ملجا توف - اپنے مقام کو بچاکر امدادی فوج کے آنے کا انتظار کرتا تھا اور اُسنے بھر داسین آشامل ہونے اُن تین چار کے جنکی خفیف سی تعداد تھی البانیون پر یورش کرنا شروع کی اوسوقت مانٹی نگرو کی تعداد ایکہزار تھی ان ہر دو فوجون نے مت بھیڑ ہوکر دست بدست جنگ کرنا شروع کردی جسکا خاتمہ ایک ہولناک قتل عام کے ساتھ ہوا ہر دو جانب برابر نقصان ہوا بعد دوپہر کے مانٹی نگرو کے لوگون نے البانیون کو اپنی سرحد کے باہر کردیا معلوم ہوا کہ مانٹی نگرو اپنی سرحد کے اندر البانیان نہین آنے کے لئے ایک بڑی سی فوج رکھتا ہی ہے اُس نے اسبات کا اقرار بھی کیا ہے کہ ہم لوگ سرحد سے پار نہ ہونگے اور مختار باشا کی آمد آمد کا انتظار کر رہے ہین اور وہان پہونچکر درست طور پر فیصل کرنا معلوم دیتا ہے -

ترکستانین روسیون کی پسپائی

نووی دریمان نامی اخبار نامہ کے مراسلہ نگار نے مقام تجکلار سے تحریر کیا ہے کہ ترکستانیون پر جو روسی ہیم کو روانہ ہوی اُسکے ہمراہ ۶ ہزار مہار اشتر بار برداری کے لئے روانہ ہوے تھے انمین سے اب صرف ۳ سو زندہ ہین اور وہ بھی رہنا مشکل ہے مراسلہ نگار مذکور یہہ بھی تحریر کرتا ہے کہ آیندہ موسم بہار مین روسیون کو تقی ترکمانیون پر چڑہائی کرنے کے لئے اشتران بالکل میسر نہین ہوین گے اور وہ ملین بھی تو کچھہ کام نہین آوینگے اس لئے اس جانب مین سڑک ریل تیار کرینگی تجویز ہے - دیکھنا کہ یہہ ان کی تجویز کب ظہور مین آتی ہی

موجودہ حالات جنگ کابل

گذشتہ ہفتہ مین جو کچھہ تار برقیات آیا کین اُن سے صاحبان انگریز کو جو کچھہ مشکلات افغانستان مین پیش ہوین ظاہر و معلوم ہوا کرتی تھین مگر وہ تمامی مشکلات اس ہفتہ کی تار برقیون سے مبدل باسانی ہو چکی ہین ہندوانگلند مین صاحبان انگریز کو جو کچھہ تشاویش شیرپور مین بسبب محاصرہ مین رہنے فوج انگریز کے پڑی تھین وہ سب دور ہو چکین جب کہ کابلیون نے فوج انگریزیہ پر شیرپور مین محاصرہ کرکے صاحبان انگریز کو عاجز کردیا تو اوسوقت محمد جان نے فوج انگریزی کے محاصرہ کا انتظام کرکے اسکو ہندوستان روانہ کرنیکے لئے شرایط طلب کی

تھین منجملہ شرایط مذکور یہہ بھی ایک شرط تھی کہ سردار یعقوب خان کو پھر کابل مین چھوڑدین اور شرط مذکور کو پوری کرنے کے لئے وہ اعلیٰ درجہ کے سردارون کو بطور جنگی سامان وہان کے چھوڑدین مگر صاحبان انگریز اُن شرایط کو قبول نکرکے استقلال وثابت قدمی کے ساتھہ امدادی فوج کا انتظار کررہے تھے کہ اتنے مین جنرل گاف معہ امدادی فوج داخل ہوتے ہی شیرپور کے باہر جنرل رابرٹ نے معہ فوج مذکور دشمن کا مقابلہ کیا آخر کار کابلیون نے شکست وزک پاکر راہ فرار لی اور وقت مفروری کے ۱۴ لاکھ روپیہ تک کا خزانہ بھی لوٹ لات کرکے چلے گئے - سوا اسکے بالاحصار مین جو ایک بہت بڑا بارود خانہ تھا اسکی بارود خالی کرکے اپنے ساتھہ لے چلے گئے - اور بوقت جانیکے کابل کے لوگون سے اقرار یہہ کر گئے ہین کہ عید بموجب روز کے دن بھی جو ۲۱ دین ماہ مارچ کو ہوتی ہے جہاد کو تازہ کرکے پھر ہم شہر کابل کا قبضہ کرینگے اس جہاد مین موتر کستان پر غلام حیدر خان کو معہ انکی فوج والنواب کے آشامل ہونیکی دعوت روانہ ہوئی ہے - بالفعل صاحبان انگریز کا قبضہ درست طور پر شہر کابل اور شیرپور مین ہے - اور اطراف شیرپور کے بھی ناکہ بندی توڑ دی گئی ہے شہر کابل کے راستہ وغیرہ پر اتوپ کی آمد ورفت کے لئے درست کئے جاتے ہین اب دیکھنا کہ یہی حالت کب تک قایم رہتی ہی مگر صاحبان انگریز آیندہ بہت ہوشیار رہ کر نہایت درست بندوبست کرینگے - منہ

سرکشی ملک شام

اخبار لوائت ہرلڈ مین کچھ حال اوس بغاوت کا کھلا ہی جو کوہستانی ضلع حوران مین کہ دمشق کے جنوب مین ہے برپا ہوی - اقوام دروس مین ۱۵ ہزار آدمیون نے پہاڑی حصون کو اپنا ملجا وماٰمن قرار دیا ہی اور اُنہین خوب مستحکم کرلیا ہی چار ہزار فوج ترکی اون کے پراگندہ کرنے کے لئے تیار ہوہی تھی کہتے ہین کہ بنیاد اس بغاوت کی اسطور پر پڑی کہ دو گانو یعنے ایک مسلمانون کا دوسرا دروس لوگون کا قریب قریب تھے چند لوگون نے دو گانون کے لوگون مین نزاع برپا کرادیا اسپر اون فتنہ انگیز لوگون کے گرفتاری کے لئے مدحت پاشا نے سمن جاری کئے سمنون کے جاری ہوتے رہے تمام دروس لوگ برافروختہ ہوگئے لیوانت ہرلڈ کہتا ہے کہ خوف یہہ ہے کہ کہین اقوام مسکونہ کوہ لبنان اپنے بھائی حوران والون کی حمایت مین کھڑے نہ ہوجائین یہہ بھی اندیشہ ہے کہ اقوام موارنایت اگر موقع پائے گی تو غلب ہے کہ دروس لوگون کا ساتھہ دین گو وہ مذہب عیسائی ہین اور دروس لوگون سے بہت کچھہ واسطہ بھی نہین رکھتے منہ

رسید زر

مہتمم مشکور ہر اُن عنایت فرماؤن کا جنہون نے مندرجۂ ذیل قیمت اخبار عالیہ اسال فرما

جناب سید حسین صاحب تحصیلدار رہرا گذہ	۱۰ اھ
جناب نواب میر زا علی محمد خان صاحب بہادر لودیانہ	۵
جناب میرزا مغل بیگ صاحب ڈاکٹر بہنڈارا	۱۰ اھ
جناب حسین خان صاحب میوزیشن بموضع	
جناب خواجہ خضر صاحب خطیب ستارا	۱۰ اھ
جناب شمس الدین خانصاحب خلیل مدراس	۱۰ اھ
جناب عبدالرحمان صاحب اسسٹنٹ کمشنر سیمو گہ	۱۰ اھ
جناب نواب مستطاب میر علی مراد خانصاحب	
بہادر والئی خیرپور سندہ	۱۰ اھ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بختم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہمرو محمدؐ

نمبر ۱۳ | جلد ۹

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۵ جمادی الاول | سنہ ۹ ہجری

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر نہاد تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

اشتہار ربعد تحمید کردگار و نعت جناب احمد مختار۔ مشتاقان حق پسند کو بشارت و معاونان دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہہ اخبار خیرخواہ انام منشور محمدی نام عشرہ وار مہینے مین تین بار طبع ہوتا ہی قیمت اسکی بہت کم مقرر ہی گویا حذف کے مول جواہر ہی سالانہ بصیغہ پیشگی اجرت مع محصول ڈاک ہی بالعدد کی کچھ شرط نہین اس پر جو کی بابت جو کچھ خط و کتابت کرنا منظور ہو بخط واضح مونام و نشان یا زر قیمت بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری خادم کے نام پرداختہ فرماوین۔ راقم محمد شریف مہتمم و مالک منشور محمدی بنگلور۔

محمد شہ مرسلان خدا ہی	کہ سرتاج ہر دو جہان خدا ہی	عیان پشت پر تھا جو مہر نبوت	بلاشک یہہ ہر دو نشان خدا ہی
حبیب خدا برگزیدہ ہی سب سے	پسندیدہ بندگان خدا ہی	زبان ہو یدا کلام خداوند	سخن سے ہی پیدا جو شان خدا ہی
نمایان ہین چہرے سے آثار رحمت	امین خدا ہی امان خدا ہی	ہی قرآن وصف جناب رسالت	وہ یک آیت آیتان خدا ہی
قریک اشارے سے تکرے ہوا دو	یہہ اعجاز حق ہی یہہ شان خدا ہی	ہوا اسکو معراج بالای عالم	مکان محمد مکان خدا ہے
رسائی ہوی اسکی درگاہ حقین	ہوا روبرو ہمزبان خدا ہی	نبی کوی ایسا ہوا ہی نہ ہوگا	کہ یہہ خاتم مرسلان خدا ہی
دل انس و جان نور سے اسکے روشن	عجب ہادی بندگان خدا ہی	ہی توراۃ و انجیل مین وصف احمد	گواہ اسپہ ہر داستان خدا ہی
بشارت ہی اسکی زبان مسیحا	بیان مسیحا بیان خدا ہی	وہ بدبخت ہی جو نہین اسکا تابع	وہ مردود و ازدشمنان خدا ہی
عدو اسکا بیشک عدو ہی خدا کا	محب اسکا از دوستان خدا ہی	مجان سنت کو ہی یہہ بشارت	یہی راہ راہ جنان خدا ہے
رسول خدا پر مین قربان جاؤن	کیا کس ادا سے بیان خدا ہی	بتائی ہی کیا عبدیت صاف اپنی	نہین اسپہ لایق گمان خدا ہی
منور کیا ذکر حق سے جہان کو	کہ ہر ایک تسبیح خوان خدا ہی	لکیری ہی کیا شرک کی بیخ جگ سے	سنوارا ہی کیا بوستان خدا ہی
اطاعت کرے اسکی ابن مریم	بنے اسکا پیرو جو جان خدا ہی	سدا سب پہ غالب رہے دین احمد	کہ جب تک زمین آسمان خدا ہی

ہدایت یہان پر شفاعت مصطفےٰ پر
وسیلہ براہ یمان خدا ہے

اطاعت کرین سب اسی دین حق کی
دعا اپنی بر آستان خدا ہی

نصیر اسکی کب مدح ہو کس زبان سے
ہی مداح جسکی زبان خدا ہی

بقیہ منصفانہ آرٹیکل نمبر ۱

افسوس ہے اوس شخص پر کہ جو باوجود اتنی محبت الٰہی کی آنحضرت کو نعوذ کفر کفر بناشد جھوٹا کہے - ای میرے عزیز بھایو جب آنحضرت کا دعوی سچا ثابت ہو گیا تو آپ لوگون کو ضرور ہی کہ خدا کی وحدت پر دل سے اعتبار اور یقین کرو - ہم اوپر کی ساری بیان سے استنباط کر سکتی ہین کہ آنحضرت ضرور سچی ریفارمر اور رسل تھی - اول یہہ کہ جس وقت مین آنحضرت مبعوث ہوے اور لوگون کو دعوت شروع کی فی الحقیقت وہ وقت اور زمانہ ایسا وقت اور زمانہ تھا کہ کسی ریفارمر کا مبعوث ہونا ضروری تھا نہ اس وجہ سے کہ اگلے زمانون مین ریفارمر پیدا ہوتے رہے بلکہ اس وجہ سے کہ عجب ریفارمر کو قانون قدرت چاہتا تھا - دوم یہہ کہ آنحضرت نے جو دعوی کیا وہ مطابق ضرورت اوس زمانہ کے تھا اور اوس دعوے مین تائید الٰہی کے آثار موجود تھے -

سوم یہہ کہ وہ دعوی بذاتہ قانون قدرت اور کائنات اور عقل کے مطابق اور موافق تھا - چہارم یہہ کہ اوس دعوے کی علت اور غایت ابتدا سے اخیر تک یہی رہی کہ خدا کے مخلوق خدا کی یکتای اور وحدت کی محکم اور برجستہ اصول پر ثابت اور قایم ہو جاوے - اور جو لوگ شرک و بدعت مین گرفتار ہین خدا پرستی کی پاک اور مبارک شغل مین مصروف اور مشغول ہو جاوین تا کہ خدا کی رضامندی اور آخری نجات حاصل کرین - پنجم یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا سے کسی قسم کی ذاتی منفعت اور آسایش مدنظر نہ تھی چنانچہ اس امر پر اونکی ذاتی واقعات شاہد اور گواہ ہین اگر آنحضرت اوس وقت کہ جب عرب کے لوگ اپنی جہالت سے اونکو تنگ کرتے تھے اور ترغیب دیتے تھے کہ تم ہماری پورانی شرک و بت پرستی کے راستہ پر ثابت اور قایم ہو جاؤ عرب کا کہنا مان لیتے تو یقینًا سارے عرب ایک لخت دل و جان سے تابع اور مطیع ہو جاتے اور جو کہتے سو کرتے مگر چونکہ آنحضرت کو اس دعا سے صرف تبلیغ احکام الٰہی اور اعلاء کلمۃ الحق ہی مراد تھی اس واسطے اونہون نے سارے فواید اور آسایشون کو برکنار رکھہ کر خالصتًا للہ احکام رسانی کے اور طرح طرح کے مصیبتین اوٹھاکر دنیا کے سارے لوگون کے دلون پر نجات کی جڑ اعظم یعنے توحید کا نقش قایم کر دیا آنحضرت نے اس تبلیغ حقہ مین اپنی ظاہری آرام اور آسایش اور بہتری کو قطعی طور پر بند اور منقطع کر دیا خدا کی یکتای کے اظہار اور انتشار کے لیے ایک دم مین تمام عربون اور نصاری کو دشمن بنا لیا انصاف کرو کہ آنحضرت کو اگر کوئی ذاتی منفعت مدنظر ہوتی تو ان سارے قومون کو ایک وحدت کے اظہار کے واسطے کیون دشمن بنا لیتے جو لوگ طامع اور لالچی رہوا کرتے ہین کیا وہ اپنی کامیابی کا یہی اصول قایم کرتے ہین کہ ایک لخت ساری دنیا کو مخالف بنا لین جھوٹون اور مکارون کے دلون مین خدا کے نام کی عظمت کہان ہوا کرتی ہے وہ کب گوارا کرتے ہین کہ خدا پرستی کے ذریعہ سے لوگون سے اپنا مطلب نکالین

وہ تو اسی اصول اور طریق پر چلتے ہین جو لوگون سے ملتا جلتا ہو گویا ہان مین ہان ملاتے ہین اگر آن حضرت اپنے دعوے مین سچے نہین تھے تو ضرور رہتا کہ دنیا کی کسی قوم اور فرقے کو اپنا ساتھی بنا لیتے اور اون کے دین و مذہب کی تصدیق کرتے مگر آنحضرت نے تو سارے فرقون اور قومون کی برائی اور قباحت کو صاف صاف بیان کر دیا یہودیون کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب اور تحقیر سے بڑے زور و شور سے منع کیا۔ نصاریٰ کو سمجھایا کہ آؤ بھائیو اس تثلیث کو چھوڑ دو اور خدا کو ایک اور واحد جانو عربون کو کہا کہ تم بت پرستی اور بُرے رسمون کو چھوڑ کر موحد اور سارے ریفارمرون اور پیغمبرون کی مصدق بن جاؤ ادھر ہندؤن اور مجوسیون کو جز دار کیا کہ اس بت پرستی اور کفر سے کوئی فائدہ نہین توحید پر قایم ہو ایسے وقت مین کہ جب آنحضرت مین سارے دنیا کے لوگون کو آزادانہ دعوت کی اور انکو اس امر کی رغبت دی کہ تم اپنی لغو اور چھوٹے طریقون کو چھوڑ کر خدا پرستی پر قایم ہو جاؤ یقیناً اندیشہ اور خطرہ تھا کہ سارے قومین اور فرقے ایک لخت مخالف اور دشمن ہو جاوینگے مگر آنحضرت نے باوجود اس اندیشہ اور خطرہ کے صاف طور پر تبلیغ رسالت کی جس سے ہر ایک دور اندیش اور منصف آدمی خیال کر سکتا ہے کہ ضرور آنحضرت اپنے دعوے مین سچے تھے۔ کون شخص باوجود حدوث ایسی ایسی فتنون اور وقتون کے جھوٹے ہونے کی حالت مین اپنے دعوے پر قایم رہ سکتا ہے اگر آنحضرت سچے نہ ہوتے تو چند ہی دنون مین مجنون ہو کر بھاگ جاتے ای منصفو آؤ انصاف اور عدالت کو ہاتھ سے نہ دو آنحضرت کی حالت پر غور کرو اور اونکے احسانات کے مشکور اور ممنون ہو۔

راقم میرزا سلطان احمد از گورداسپور پنجاب۔

روم و شام و ہندوستان

انما الصدقات للفقراء الخ تحقیق نہین خیرات سوائے فقرا کے پس ای ہندوستان کے رہنے والو ای پیارے دینی بھائیو برکت دے خدا تعالیٰ تمہارے جان و مال مین خوشخبری دیجاتی ہے تمکو اوس سے جسکو اگر بجا لاؤ گے تو پاؤ گے ثمرہ اسکا دنیا مین اور اجر عقبیٰ مین تحقیق دوست رکھتا ہی خدا احسان کرنیوالون کو پس جانو تم بہت ہی عزت مہاجرین اور مجاہدین کی جو خرچ کرتے ہین وے اپنی جان پیاری اور مال عزیز کو خدا کی راہ مین بے دریغ اُنہی کے شاءنہ الذین آمنوا و ہاجروا و جاہدوا الخ۔ آیۂ کریمہ نازل ہے اور اُنہی کے درجے اعظم ہین نزدیک پادشاہ حقیقی اور مطعم تحقیقی کے پس ای اخوان المومنین جب خدا تعالیٰ کے نزدیک سے لوگ اعلا درجے رکھتے ہین تو اب ہم پر اور آپ سب پر انکا اعزاز و اکرام فرض نہین ہے تحقیق بہت زیادہ ہے حق انکا جملہ مسلمان بھائیون پر اور فرض ہے انکی خبر گیری سب پر۔ ای پیارے اور عزیز بھائیو۔ دیکھو زمانہ ایکسان ہمیشہ کیسیکے ساتھ نہین رہتا ہی۔ مگر نیکی ہر حال مین ساتھ دیتی ہے۔ ای عزیز ساکنین کشور ہند آج تمہاری سخاوت کا سکہ مشرق سے مغرب تک چل رہا ہے شعر درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نتھے کروبیان ؛ اس کلام کی تعمیل تمہاری

ایک دھوم من الارض الی الجزم مچا رکھی ہے اور تمہارا اقسم
کا سلوک فقط تمہارے ہی ساتھ نہین ہے بلکہ رعین اور دیا نتالی
کے واسطے تمنے چندہ دیا پورتگال کے مددگاری اکثر کرتے رہتے
ہو- فرانس کے بُرے وقت مین کام آئے اسٹریا کے سینا رزدون کے
لئے تمنے چندہ فراہم کیا- عثمانی مجاہدین اور مجروحین کے خاطر تمنے آدمی
بھیجا الغا قایہ (فوت عثمانی) مین تمنے مدد کی اور اندلون ایرلند کے
محتاجون کی رہائی کے لئے لاکھون روپیہ تم بھیجے ہو قول ظفر
شعر عازم کعبہ ہو تو خواہ تو ہو ساکن دیر ؎ لطف کن لطف کہ ہی لطف
سے انجام بخیر ہونے کی معتقد ہو کر حاکم کو اپنے دام الفت مین پھنسا
رہے ہو- ای مجان ہند ایرلند بقول تامس ہنڈ (انگلیزی
اجنا) اپنی حمایت اور پرورش کے واسطے انگلستان رکھتا ہی مگر یہ
مہاجرین کہ آج نہایت پریشان حالت مین گرفتار ہین انکے
حق مین تمہاری ہمت اور سخاوت نہایت ضرور ہی کیونکہ
آجکے دن دولت عثمانیہ اپنی اصلاحات مشغول ہے محاربہ گذشتہ
کے برہم ہوے چیزون کی درستی مین لگی رہی ہے تاہم آفرین
اس دولت کو جو اپنی لسانی ان بیچارون کی خورد و پرداخت
بھی کئی جاتی ہی مگر وہ ایسی ہے جیسی اونٹ کے مونہ مین زیرا
بے یار و دیار و اخر جوانمرد یا رہم و اموالہم گھر سے بے گھر مال
سے بے مال ہو گئے ہین- لیسر الامان الامان یہ سرما کی شدت
برف کی کثرت جدہر دیکھو ادہر دو دو ہاتھ قد برف ہی برف
نظر آتی ہے اور یہہ موسم موسم ہی کہ جسمین ہم لوگ باوجود
گرم گرم اونی کپڑے اور پشمینہ کے موزے اور قمیص وغیرہ دو سرے اوپر
پہنے ہوے دو دو تین تین لحاف تانے ہوے ہین اور کئی مجمر
دہکتی آگ سے بھرے ہوے قریب رکھتے ہین- لیسر بھی صعوق
صعوق یعنے سردی سردی پکار رہے ہین- چار پایون سے
تلے اوتر نیکو جی نہین چاہتا ہی لیکن آہ حالت مہاجرین
کوئی دیوار سے پشت لگا کر سر یا کے سرد ہوا کو دفع کرنا چاہتا ہی
تو کوئی درخت سے چمٹا جاتا ہے کوئی برف کی آندہی مین گھر
زمین پہ بیٹھا جاتا ہے کوئی بھی بھی اپنے زانو مین سر کو چھپا کر
بکشل پوت غم کو مول ہوا جاتا ہی کوئی سردی سے بے قابو ہو کر جہان
تھان دراز ہوا زمین پہ پالون مار رہا ہی تاثیر سردی سے
طاقت حرکت نہین زبان کو سخن کا یارا نہین فقط دو آنکھین
ہی آنکھین ہین جنسے کبھی اوپر نیچے اشارہ ہوتا ہی اور کبھی
چند قطرے گرم آنسو کے نکل آتے ہین- امان الامان یا رب
الامان جو حالت آج ان مہاجرین اسلام کی ہی ایسی خدا
کسی دشمن کی بھی نہ بنائے انکے حق مین گویا قیامت روز
موعود سے پہلے وارد ہے خاوند پر جورو دو بہری ماں
بچون کو دیدالتی ہے پھول سے نازک مہتاب سے حسین اور قبول
صورت بچے جو محاربہ سے اول مہاجرین املاک اور جائداد کے نور بصر لخت
جگر تھے اندلون عوام الناس کے گھرون مین زرخریدہ غلامون
کیطرح بے زبان ہر نوع کی خدمت کرتے ہین- ای مسلمان بھائیو
بہت سخت ہی یہہ وقت ان پر نہ دکھلائے خدا تعالی
ای پیارو ایسا دن نکلو اور محفوظ رکھے تمکو اور تمہارے
آل و اولاد کو ہر بلا سے اور دے نجات ظالمون کے ظلم سے
جو صاحب جو کچھ مہاجرین کے واسطے للہ دینا چاہین انکو لازم
ہی کہ زر کسی انگلیزی بنک مین مہاجرین قومیسون کے نام سے
معرفت بنک عثمانی جمع کر کے رسید حاصل فرمائین اور اس
رسید کی ایک نقل مخط بنام خلیب افندی مالک مطبع اخبار دولت
ارسال فرمائین یہان نہایت عمدہ بندوبست ہوا ہی ہر ایک
ایک حرفہ صنایع ہنوگا برابر اجنا مین درج ہوتا رہیگا

آدرس رسید قومیسون کی طرف سے پہنچے والون کو بھی جاوینگی - ازاد اخبار دولت عثمانیہ

بقیہ معراج مسیحی

باب بست و یکم نامۂ اول پطرس کی پیشین گوئی مین۔ پوشیدہ نرہے کہ درس ۳ و ۱۳ باب اول مین امید آیندہ سے مطلب وہی زمانہ اہل اسلام و نیز زمانہ بار دگر تشریف آوری مسیح بھی جنکا آنا موقوف زمانہ اہل اسلام پر ہی اور باب دوم مین بربادی یہود و آبادی غیر قوم سے زمانہ مسیح کا ذکر ہے جسکو لازم ہے کہ اوسکے بعد یہود کی آبادی و غیر قومون کی بربادی زمانہ اہل اسلام مین ہو **باب بست و دوم** پطرس کے نامۂ دوم کی پیشین گوئی مین۔ باب اول کے درس ۱۱ مین جو وعدہ ونکا ذکر ہے وہ مشتمل وعدہ ختم المرسلین علیہ السلام سے ضروری ہی کیونکہ یہہ عمدہ ترین وعدہ ہے **باب بست و سوم** نامۂ اول یوحنا کی پیشین گوئی مین۔ پوشیدہ نرہے کہ باب چوتھی اس نامہ مین روحون کی آزمایش کا حکم ہے کہ ہر روح کو تسلیم نکرو یعنے جو دعوی نبوت کا کرے اوسکو تسلیم نکرو بلکہ جو روح اقرار کرے کہ یسوع خدا سے ظاہر ہوا ہے جیسے قرآن مین ہی کہ عیسی روح خدا سے ہی اوس سے روح الحق یعنے احمد کو جانو جیسے درس ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ یوحن کی انجیل مین وعدہ ہوا ہے کہ وہ روح الحق مسیح کی تعظیم کریگا وہی بدستور رہوا **باب بست و چہارم** نامۂ دوم یوحنا کی پیشین گوئی مین۔ اسکے درس ۶ و ۷ مین خلاصہ اوسی کا ہی جو نامۂ اول سے یوحنا کے باب بست و سوم رسالۂ ہذا مین لکھا گیا چنانچہ فرماتا ہی محبت یہی ہے کہ ہم اوسکے (یعنے مسیح کی) حکمون پر چلین یہہ وہی حکم ہی جیسا تمنے شروع سے سنا کہ تم اسمین چلو کیونکہ بہت سے دغاباز دنیا مین آئے ہین جو اقرار نہین کرتے کہ یسوع مسیح جسم مین آیا انتہی پر وہ جو اقرار اونکی بروحانیت کا کرتا کہ مسیح روح اللہ نے ظہور جسمانی کیا وہ اہل حق ہے جیسے اہل اسلام **باب بست و پنجم** نامۂ سوم یوحنا کی پیشین گوئی مین۔ درس خطیوم نامۂ ہذا مین غیر قومون کا ذکر ہی جنکے آبادی کا زمانہ زمانۂ مسیح ہے اور بربادی کا اوسکے زمانہ اہل اسلام **باب بست و ششم** یہودا کی خط کی پیشین گوئی مین۔ یہہ سوائے یہودا اسخریوطی کی ہے اسکے درس ۱۴ مین صاف پیغمبر اہل اسلام علیہ السلام کا ذکر ہی مطابق اوسکے جو فصل ۷ دانیال مین لاکھون لاکھ مقدسون کے ساتھ ختم المرسلین علیہ السلام کا آنا لکھا ہی کہ اخنوخ نے بھی جو آدم کے ساتوین پشت سے تھا اونکی بابت پیشین گوئی کی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھون مقدسون کے ساتھ آتا ہے ۱۵ تاکہ سبھون پر عدالت کرے اور سب بدیون کو جو اونمین آنکی بیدینی سے سب کامون پر جو اونھون نے کیے ہین اور ساری سخت باتون پر جو بیدین گنہگار دنے اوسکے مخالف مین کہے ہین الزام دیئے **باب بست و ہفتم** کتاب مکاشفات یوحنا مین۔ یہہ عجب کتاب پیشین گوئی مین مقدم اہل اسلام کی ہے یہہ وہ شخص ہین جنکو بشمول پطرس سورہ یسین قرآن مین دو رسول کرکے فرمایا ہی اور بتفصیل اونکے قصہ کی جو سورت یسین مین ہی وہی کتاب اعمال لوقا مین ہے اور روم سلطنت مین اوّل قیصر سیزر ہوا اوسکے بعد گلگہ ترائی مورس یعنے تین رائی کا حکمہ ہوا اوسکے بعد بوبوسس حکمہ ہوا اوسکے بعد بوبوسس دوسرا قیصر ہوا اوسکے بعد اغسطس تیسرا قیصر اوسکے زمانہ مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوا اور وقت مین یہودیہ مین حاکم ہیرود قوم یہود سے تھا اور اغسطس کے بعد

چوتھا قیصر طیبار یوس ہوا اوس کے ۱۸ جلوس مین ۳۳ سال
کے ہوکر مسیح علیہ السلام آسمان کو اٹھائے گئے اوسکے بعد کیلیکلا
پانچوان قیصر ہوا جو ہنود کی کتاب بہاگوت مین کیلاکا یاوُنا کر کو
آٹھ یوناسرون سے لکھا ہے ان پانچون کی نسبت درس ۱۱ باب ۷
مکاشفات مین فرماتا ہی کہ پانچ گرگئے اور چھٹا قیصر ۵۵ مسیحی
مین کلاویس ہوا اسکے نسبت درس مذکور مین فرماتا ہی کہ چھٹا
باقی ہے پس واضح ہوا کہ یہہ کتاب کلاویس قیصر کے عرصہ مین
مُنزّل ہوی ہے جیسے کتاب فصوص الحکم بعد چھسو سال کے حضرت
شیخ محی الدین عربی رحمہ اللہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملی ہے ویسے یہہ مکاشفات مسیح سے یوحنا کو ملی ہے اور ساتوین
نیرو قیصر چند روزہ ہوا اوسکے نسبت فرماتا ہی کہ ساتوان چند
روز کے لئے اوریگا اور آٹھوان بادشاہ مُحرّب
بیت المقدس ہوا اسکو درس ۱۲ باب مذکور مین حیوان و
درندہ جانور کے لکھتا ہے یہہ آٹھ نرو یونانی الاصل
ہنود کی کتابون مین آیہہ یوناسر یعنے یونانی ناپاک کرکے لکھے
ہین اور فصل ۱۱ و ۱۲ دانیال مین انکو یاجی کرکے لکھا ہے اور
یہہ بادشاہ ۶۹ء مین تخت پر بیٹھا تھا اور ایک ہفتے تک
یعنے سات سال تک جیسے درس ۱۷ فصل نہم دانیال مین ہے
دوسرے قومون پر فیضیاب ہوا لیکن یہود سے شکست کھائی
اور نیم ہفتے یعنے ساڑھے تین سال تک اپنے بیٹے طرطوس کو
شریک سلطنت کیا گویا اسکے شکست کا زخم حسب باب ۱۳
مکاشفات کی اچھا ہوگیا اس ساڑھے تین سال کے ایک
زمانہ یعنے ایکسال دو زمانہ یعنے دو سال و نیم زمانہ یعنے
چھ ماہ نصف سال جیسے تفصیل ہوے ویسے بیالیس مہینے
اوسکی تفصیل ویسی ہے بارہ سو ساٹھ روز ان دنون مین

دو یہودی ایک شارلیمن دوسرے جان بنوت کا زمانہ
کرکے بیت المقدس مین سلطنت کرتے رہے ان دونون
کو طرطوس نے ۸۰ء مین بیت المقدس فتح کرکے یکبارہ
قتل کیا ایک کو دایم الحبس دوسرے کو نشان فتح کے ساتھ
روم کو بھیجا گیا اور بعد کو جو بادشاہ ہوا روم مین باشاہ
کے قانون پر چلا اور ۹۳ء مین حسب درس ۲۷ فصل نہم
دانیال کی شہر بادی بیت المقدس مین مرا اور ۱۱۷ء مسیحی
سے ابتدا والارک گاتھی سے دس بادشاہون بربادکنندہ
روم کی بنیاد پڑی اور اسلامین تاریخ ۶۱۱ء مین تمام
ہوے اور ۶۱۱ء مین ایک طرف کیا رہوین شاخ ہوی ہر ایک
اور دوسری طرف اور ۶۱۲ء مذکور مین بنوت ختم المرسلین علیہ السلام حضرت
احمد کی شروع ہوی جو بربادی بیت المقدس ۷۰ء مسیحی سے
ستر ہفتے یعنے چار سو نوے سال بعد سہ پالنو ستر مسیحی مین
رونق افروز اس جہان کے ہوے تھے جو صاحب سمندر قرانی
ساتھ چراغ ہفت قرارت کی صاحب چار خلفا چو بیس
عالی تھے جنکو فصل ۲ دانیال مین بعد دس بادشاہتون
و قطعہ قوی ہرقلی کی صاحب سلطنت خدا لکھا ہی اور فصل
ہفتم دانیال مین لکھا کہ وہ صاحب روزہای قدیم لاکھون
لاکھہ مقدسون کے ساتھ تشریف لایا اور شاخ یازدہم اونکی
ذریعہ سے برباد ہوی اور چار خلفا بترتیب خلافت مشہور ہین
اور ترتیب امانی اونکی اس طریق سے ہی کہ جب جبرئیل غار حرا
مین آئے اور اس امر کا اظہار حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ
عنہا پر کیا گیا علی مرتضیٰ علیہ السلام پرورش حضور علیہ السلام
تھی مطلع ہوکر ایمانی وہ بشیر خدائی آئے اور وقت اظہار
بنوت کے چونکہ عمر صدیق اکبر کے حسب آیۃ حتی اذا بلغ

اربعین کے چالیس سال کو پہونچے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے دو سال چھوٹے تھے مجرد استماع امر نبوت کے ایمان
لائے جنکی کنیت ابوبکر ہے اور بکر بچھرے کو کہتے ہین اونکی
بعد عثمان ذالنورین ایمان لائے اور چوتھے عمر فاروق عقاب
مثال نہر دست ایمان لائے اور ان چاروں کے چھ بقیہ عشرہ
مبشرہ نے بیعت کی اور خلافت اونکی تسلیم سے ہوی وہ انکی
چھ چھ پر تھے اور چوبیس عمال آپکی یہہ (۱) نجاشی بادشاہ حبش
(۲) باذان والی یمن (۳) فروہ (۴) منذر والی بحرین
(۵) جیفر والی عمان (۶) عبد بن جلندر (۷) عبدالرحمن
بن عوف (۸) عبداللہ بن مکتوم (۹) عدی بن حاتم
(۱۰) عیینہ بن حصین (۱۱) ایاس بن قیس (۱۲) عباد بن
بشیر (۱۳) مسعود بن سہیل (۱۴) اعجم بن سفیانی (۱۵) عباس
بن مرداس (۱۶) اسید بن عاصم (۱۷) عامر بن مالک
(۱۸) ضحاک بن سفیان (۱۹) سعد بن مالک (۲۰)
عوف بن مالک (۲۱) ضحاک کلابی (۲۲) سعد وقاص
(۲۳) بشیر بن سفیان (۲۴) جابر بن عوف - اور حضور
صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ ایکہزار برس میرے قیامت ہوگی
حالانکہ تیرہ سو سال کے قریب گذر چکے اور احادیث
اس مقدمہ مین ضعیف وحسن وصحیح ہر قسم کی رسالہ الکشف
غیر مجاوزۃ ہذا الامۃ عن الالف مین موجود ہین جو شیخ
جلال الدین سیوطی نے جمع کیا ہے لیکن اس حدیث کے
معنی کی تفسیر باب بستم مکاشفات کتاب سے واضح ہوگی
کہ قیامت سے مراد حدیث مذکور مین قیامت اولی ہی
کہ عبارت شوکت یاجوج والی رشیا و ماجوج اہل یورپ
سے ہی جو مشاہد ہے جسکا تسلط بیت المقدس پر زمانہ

بارہ گرفتاری آوری مسیح مین ہوگا اور مسیح علیہ السلام جب یہان
۱۳ فصل ۷ دایال کی مہدی علیہ السلام صاحب وزمانہ قدیم
کے مرید ہونگے اور دجال کو قتل کرینگے اور مہدی علیہ السلام
وقت لانے بنی اصفر کے جو عبارت سوائے یاجوج وماجوج
اہل یورپ کے دوسرے اہل یورپ ہین جو باشندگین طرابلس ہین
اور کتاب مکاشفات مین اس سارے مطلب ترجمہ طرف اس
باب کے اشارہ ہے اور اسکی تفصیل ہے جسکو اہل اسلام کے سوا
دوسرا نہین سمجھ سکتا کیونکہ آخر اس کتاب مین لکھدیا ہی کہ
راستباز ہے اسکے مطالب سمجھینگے اور ناراست نا راست ہی
رہینگے دوسرے اس کتاب کے مطالب کے عدم فہمی کے وجہ یہہ ہوی
ہے کہ اس کتاب مین جیسے آیات محکمات ہین جو سمجھ مین آتے
ہین ویسے بہت کچھ آیات متشابہات جنکو اللہ اور راسخون
کے سوا دوسرے نہین جانتے اسی مقام سے جیسے کہین مسیح
کو بلا حصر و تحدید کی مضمون کے قول کے موافق اول آخر
کہا جاتا ہی اور کہین گواہ وابن آدم وابن داؤد جو قابل
سجدہ کے حسب درس دہم باب ۱۹ کتاب ہذا کی ہین
ویسی اس سے زیادہ حضور علیہ السلام کو خالق ارض وسما
جیسے حدیث کنت کنزاً مخفیاً خود زبان مبارک حضور
علیہ السلام سے بطور متشابہ کے واقع جیسے آیہ ماریت
اذ رمیت ولکن اللہ رمی مین رمی حضور علیہ السلام کو رمی
خدا دوست مبارک کو ید اللہ فوق ایدیہم ہین اوسی
طور سے خدا کا ہاتھ واقع - اس تحقیق کے بعد جاننا چاہیے
کہ تین باب اول مین سارت کلیسا بن آسیا کو جو شہ
مسیحی مین جو موجود معلوم ہوتے ہین نصیحت کرتا ہی کہ جو آیندہ
کے باتون کو تسلیم کرے وہی غالب و فتحمند ہوگا اور غالب

سے مقصد خاص تشخص نہین بلکہ کوئی کیون نہو جو آیندہ
کے باتین ہانی وہی غالب ہے اور سات مقام پر آیجیات و
سفید پتھر وعصا لوہے وغیرہ سے مطلب قوت ہدایت سے
ہے اور باقی مطالب ظاہر ہین اس لئے اونکے نقل کی حاجت
نہین کہ باب اول سات کلیسا یعنے افسس وسمرنا وپرگیس
وہتوایرا اور سردیس وفلاد یقیا وولاد یقیا دکے بھی تمہید
کرتا ہی اور باب دوم وسوم مین سات کلیسا ؤن کی
بیضحت کی تفصیل ہے اس نظر سے باب چھوتے کے طرف
متوجہ ہوتے ہین جس مین حضور علیہ السلام خداوند چار
خلفا چوبیس عمال کے بیان کی پیشین گوئی ہی -

باب چوتھا بعد اسکے جو مینے نگاہ کی تو دیکھا
کہ آسمان پر ایک دروازہ کھلا ہے اور پہلے آواز جو
مینے سنی نرسنگی کی تھی - نرسنگیا عبارت صور سے ہی
اور صور عبارت عالم مثال سے ہی جیسے فتوحات مکیہ مین ہی
کیونکہ ہر واقع عالم اجسام مین ظہور کرتا ہے اوس سے پہلے
عالم مثال مین متمثل ہوتا ہی اسکی تحقیق آخر اس رسالہ مین
درج ہوگی - جو مجھ سے بولتی تھی اوسنے کہا ادہر اوپر آ
اور مین تجھے وہ باتین دکھلاونگا کہ اسکے بعد ضرور ہونگی
۲ تب وہین مین روح مین آگیا - شمول روح سے مطلب
نزول روح القدس ہے - پھر کیا دیکھتا ہون کہ آسمان
پر ایک تخت دہرا ہی اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے یعنی
حضور علیہ السلام خداوند چار یار جیسے آیندہ آتا ہے -
۳ جو اوسپر بیٹھا تھا وہ دیکھنے مین سنگ یشم یعنے
قیمتی صاف اور عقیق سا تھا یعنے رنگ اعتدار عقیق مثال
جسکا ظہور ممالک حجاز منتہی یمن مین ہوا اور ایک رنگ

یعنے - کمان جو دیکھنے مین زمرد سے تھی اوس تخت کے
گرد تھی - اور اہل کمان ہونا اولاد اسماعیل کا حسب ورس ۲
فصل ۲۵ تکوین اور مشاہدہ کی ظاہر ہے اور یہی کمان
ورس ۱۴ فصل ۱۱ تکوین مین موعود ہی کہ جب تک کمان
حضور علیہ السلام آئے اوسوقت تک بادل طوفانی قیامت
کی ممکن نہین جیسے حدیث مین ہی کہ مین اور قیامت
توامان تھے پر مین نے سبقت کی یہی وجہ ہی جو اس وعدہ
کمان کو فصل ۴ ۵ شعیا مین اولاد ہاجرہ کی نسبت بولتا یا
گیا ہی اور یہی وجہ ہے جو فصل ۳ حبقوق نبی مین قیمہ
کہا گیا ہی کہ صاحب سینا یعنے کوہ مکہ مین جو ظہور فرماویگا
اور صحرا فاران یعنے مدینہ سے زور کریگا اوسکی نسبت عہد
قیمہ کمان کا ہوا ہی جسکی حکومت چاند سورج پر ہوگی
چنانچہ چاند شق ہوا اور شمس لوٹا جیسے رد المحتار فی شرح
در المختار مین حدیث صحیح سے رد شمس اور شق القمر آیۃ
سورۂ قمر وصافات واحادیث صحیحہ سے اسکے موافق
ثابت ہی اور مکہ کے پہاڑ کا کوہ سینا ہونا فصل ۵ ۴
شعیا اور باب ۴ ورس ۴ نہام اول گلتیون سے واضح
ہے - اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے
اور ان تختون پر مین نے چوبیس بزرگ سفید پوشاک
پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے اور اونکے سرون پر سونے کا تاج
تھے یعنے چوبیس عمال جنکا ذکر نام بنام پہلے ہمنے کیا
۵ اور بجلی اور گرج اور آوازین اوس تخت سے نکلتے
تھین اسی مقام سے حضور علیہ السلام کا صاحب جہاد ہونا
ظاہر ہے پس ناحق ہین وہ بنی اصفر نصاری دیا جوج
والی روش وماجوج اکثر اہل یورپ جو باوجود تسلیم کرنا

یہ حضور علیہ السلام کے جہاد پر موقوف ہونے ہین باقی نیز

منصفانہ آر یٹکل نمبر ۲

پہلے نمبر مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوے رسالت اور اوسکے صحت کی بابت بحث ہوچکی ہے اب اس بحث کو شروع کرتے ہین کہ آیا آنحضرت خاتم الانبیا والمرسلین تھے یا نہین - قبل از شروع اس بحث کے ناظرین اخبار کو اس امر سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ خدا کے طرف سے دنیا پر نبی کس وقت اور کن ضروریات کے وقوع کے باعث مبعوث ہوتے ہین اس امر کے اظہار اور تبیان کے لئے ہمکو انبیا کی تاریخی اور ذاتی واقعات کی ضرورت پڑتی ہے اس واسطے ہم اون سے اپنے بحث کو مدد دیتے ہین سارے انبیا کی حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اوسی وقت دنیا مین خدا کے طرف سے مبعوث ہوے ہین کہ جب دنیا کے لوگون مین انواع واقسام کے قباحتین اور برائین ظاہر اور پیدا ہوگئین اور شرک وبدعت لوگون کی روحون اور دلون مین ایک نور سے جڑ پکڑ گئی اور لوگون نے خدا کو چھوڑ کر اوسکے مخلوق کو اپنا صانع اور معبود قرار دیا - دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے وقت مین مبعوث ہوے کہ کفر و ارتداد کا نہایت زور اور غلبہ تھا ہزارون خدا کے بندے خدا کو چھوڑ کر بتون اور اوسکے مخلوقات کے پیرو اور تابع بن گئے تھے ہزارون لوگون مین برے برے خیالات اور کام نیکی اور سعادت کا نمونہ اور مجموعہ خیال کئے گئے ہین فرعون بے عون ہی دنیا کے کفر اور ارتداد کا بانی مبانی ہو چلا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وقت ظاہر ہوے کہ جب بت پرستی اور کفر و شرک کا جھنڈا قایم ہونے کو تھا اور سلاطین بت پرستی اور شرک وبدعت کے موید اور حامی بن گئے تھے - حضرت مسیح علیہ السلام اسے وقت مین رونق افروز ہوے کہ جب بیدین اور متمرد فلاسفرون کا کفریات کے ترقی اور رونق دینے مین چرچا اور زور تھا اور جب اہل یہود اپنے مذہبی اور دینی احکام اور اصولون کو ایک خیانت دار ریا سے عمل مین لاتے ہین سارے انبیا علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب اوسی وقت پیدا ہوتے رہے کہ جب دنیا مین کفریات اور شرک وبدعت کو رونق اور ترقی اور کثرت ہوتی رہی اور لوگون کے روحین اور دل خدا کے طرف سے پھیر کر خیالی یا وہمی معبودون کے جانب مایل ہوگئے اور دنیا مین خدا کے واجبی عظمت اور عزت کو ایک کم زوری اور ناطاقتی آگئی بعث انبیا علیہم السلام صرف اس ضرورت کے واسطے ہوے کہ لوگون کو احکام الہی سے خبردار اور متنبہ کرین اور انکو دینی مواعظ حسنہ اور نصایح کملہ سے خدا پرستی پر لگاوین لوگون کے دینی حالتون بدنی حالتون سے بہت ٹھیک مناسبت اور موافقت رکھتے ہین جب کسی جگہہ پر وبا پڑتا ہی تو اوسکی تاثیر ین تمام قوم اور ملایک کو گھیر لیتے ہین اور لوگون کو انواع واقسام کے مصیبتین اور تکلیفین پہنچتی پڑتی ہین اور ہزارون آدمی دنیا مین مرکھپ جاتے ہین اور صدہا لوگون کی خانہ بربادی ہوجاتی ہے جب اوس ملک کے گورنمنٹ اس بلا کو دیکھتی ہے تو کمال خیرخواہی اور ہمدردی سے جو بلحاظ گورنمنٹ ہونیکے اوس کا ضروری اور منصبی فرض ہے اوس ملک اور قوم مین تجربہ کار

طبیب اور ڈاکٹر مقرر کرتی ہے تاکہ لوگون کو اوس بلا
کے تاثیرات اور مظالم سے مصئون اور محفوظ رکھین اور
اونکو وقتاً فوقتاً حدوث امراض اور عوارض کے اسباب
اور بواعث سے آگاہ کرتے رہین اور اون اسباب کو رد
دکین کہ جو موجب حدوث وبا اور امراض ہین اسی طرح پر
جب خدا لوگون مین دیکھتا ہے کہ شرک و بدعت اور
کفریات کے وبا اور مرض پھیل گئی ہے تو اپنے طرف سے
اونہین لوگون مین سے چند آدمیون کو منتخب کر کے دنیا
مین بھیجدیتا ہی تاکہ جاکر لوگون کو کفریات اور شرک و بدعت
کی آبلیہ اور آفات سے مصئون اور مامون رکھین اور
انکو خداپرستی کے محکم اور حقیقی راستہ پر چلائین - ہمارے
حضرت اوس وقت پیدا ہوے کہ جب ساری دنیا مین دین
کی بات کھل بلی مچی ہوی تھی چنانچہ قرآن مجید مین ایک
جگہہ پر وارد ہی کہ دنیا کے بحر و بر مین حرابی اور ابتری دخیل
ہوگئی تھی - ہر ایک فرقے اور مذہب کے لوگ اپنے مذہبی احکام
اور اصولون کو ایک ابتری اور حزابی سے کام مین لاتی
تھے اور انکے دلون مین کفر و شرک نے گھیرا کر لیا تھا اہل
یہود علانیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کروڑون مغلظات
اور مخش سناتی تھے ہزارون رسالے اور آرٹیکل انجناب کے
تکذیب اور تحقیر مین لکھے گئے تھے متبرک دلون مین سب سے
پہلے تہنہ عبادت ہوتے تھین کہ جناب فخر موجودات عیسیٰ
علیہ السلام کو ہزارون صلواتین سنائی جاوین حضرت
مسیح علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام
کو توبہ توبہ اس قسم کے الزامات اور اتہامات سے
ملزم اور متہم کرتی تھین کہ سننے والون کے دل اور رونگٹے
کانپ جاتی تھین ماسوای اس تحقیر و توہین کے احکام
دینی اور فرایض مذہبی کو ایک دیانت اور امانت سے
ادائی نہین کرتی تھین - ہر ایک کام اور عبادت اور حکم مین
خیانت اور ریا ملحوظ تھا اُدہر عیسائیون مین تثلیث کی
ہوا چل رہی تھی پولوس مقدس کی آزاد اور غیر محتاط
حکمون اور اصولون نے خدا کی یکتائی اور وحدت مین ہزارون
رخنین ڈال رکھی تھی گرجون مین علانیہ پکارا جاتا تھا کہ
توبہ توبہ بنقل کفر کفر نباشد کہ مسیح علیہ السلام خدا بنتا
ہے حرام و حلال اور ضروری فرایض کو ایک دفعہ ترک کیا
گیا اور لوگون کو یہان تک وسعت دی گئی کہ مسیح
علیہ السلام کو ہاویہ مین ڈالکر خدا کا اکلوتا فرزند قرار دیا
گیا مجوسیون اور ہندؤن کی ہسٹرین شہادت اور
گواہی دیتے ہین کہ اونمین بھی ہزارون قسم کے معائب
اور کفریات اور بدعات رواج پا گئی تھی آتش پرست
آگ ہی کی پرستش کرنی نجات کا اصول خیال کئے ہوے
تھے ہندو برہما اور وشن اور رام چندر کو ہی صلح اور
خدا خیال کرتے تھے عرب کے لوگون کا یہہ حال تھا کہ باوجود
ہزارون طرح کے خباثتون اور برائیون کے خدا کو ایک
نہ جانتے تھے مکہ مین صدہا بت خدا کے مقابلہ مین دہرے
تھے بڑے بڑے امیر اور با اختیار آدمی اونکی عبادت اور
پوجا کو ایک ضروری اور واجبی امر خیال کرتے تھے جب
کسی قوم اور فرقہ کو کوئی مشکل اور مہم پیش آتی تھی تو
پہرون اون بتون کے آگے ماتھا اور پیشانی رگڑتے
تھے اون مین وحشت اور جہالت اسقدر سرایت کر گئی
تھی کہ اگر اونکے سامنے کوئی شخص خدا کا نام لیتا تھا تو

اوسکے دشمن جانی بنجاتے تھے عرب مین یہود اور نصارا
مین سے جتنی قومین رہتی تھین سب کے سب برے اخلاق اور
اصولون کے معتقد اور پابند تھین برای نام توریات اور
انجیل کے پیرو کہلاتے تھے - ادہر جزایر کے قومین اور
امریکن اور افریکن فرقے اس درجہ تک جاہل اور وحشی
تھے کہ خدا کے نام تک ناآشنا تھے غرض ساری دنیا
مین کسی ملک اور قوم مین خلوص اور نیک نیتی اور استحکام
سے خدا کا نام نہ لیا جاتا تھا خدا کی عزت اور عظمت مین
صریحًا انقلاب اور فرق آچکا تھا مغرب سے مشرق تک
چلے جاؤ تاریکی ہی تاریکی تھی کوئی کام اور فعل ایسا نہ تھا
کہ جسمین خدا کی پرستش اور یکتائی کے آثار پائے جاتے ہون
ہر ایک قوم اور فرقہ مین کفریات اور بدعات کو اسقدر
رونق اور ترقی ہورہی تھی کہ مطلقًا خدا کا نام نہ لیا جاتا
تھا ماسوا اسکے طرح طرح کی رسمین اور اخلاقی برائین
فرقون اور قومون مین رواج پاگئی تھین پورانے پورانے
فرقون مین اس نامراد فعل کو بہت رونق اور ترقی تھی
اور ایک زیبا فعل سمجھا جاتا تھا کہ لڑکیون کو جبرًا زندہ
کچھ منتی شئی دیکر قتل کیا جائے ارسطو جیسے حکیم اور
فلاسفر لڑکیون کے قتل کی بابت مقرر اور معتقد تھے ملک
عرب کے عربون کی وحشت اور جہالت سے ایک ایک دن
مین صدہا افعال شنیعہ سرزد ہوتے تھے غرض یہہ کہ چارون
طرف اندھادھند مچی ہوی تھی - ان سب برایون کے دور
کرنے کے واسطے خداوند کریم نے آنحضرت کو مبعوث کیا اور
اوسی ذریعہ سے سارے دنیا مین از سر نو توحید اور خدا
پرستی کا ڈنکا بجایا - آنحضرت نے کمال مردانگی اور
حوصلہ سے دنیا کے لوگون کو وحدت اور خداپرستی کی
محکم اور قدیمی راستہ پر قایم کیا اگرچہ فرقون اور قومون
کے طرف سے جہالت اور تعصب کے باعث اوس عربی جوان
اور موحد کو بڑے زور اور مزاحمت ہوئی مگر اوسنے دنون
مین ساری دنیا کے لوگون کو توحید سے مانوس کردیا وہ
عرب جو صدہا بتون کے پوجا کرتے تھے چندہی دنون مین
پکے موحد اور خداپرست بن گئے دنون مین ہی اونکی فاتی
جہالت اور وحشت عقل اور انسانیت سے بدل گئی نصارا
کی قومون پر اسقدر نیک اثر ہوا کہ ہزارون کیا لاکھون
عیسائیون نے صدق دل سے وحدت اور یکتائی کو قبول کیا
اور تثلیث سے بیزار ہوے لاکھون یہودیون اور آتش
پرستون نے کفریات کو ترک کرکے سیدہا راستہ اختیار کیا
باقی ذنب قتلت کا ایسا زور اور زر پڑا کہ لوگون کے کان
کھل گئے اور دنیا کے غریب لڑکیون کی جان بچ گئی - لا الہ
الا اللہ کا دلچسپ اور زور آور کلمہ اور صدا مشرق سے مغرب
اور جنوب سے حدود شمال تک پہونچ گئے ہندوستان
اور یورپ اور امریکن اور افریکن سب اوس سے مستفید
ہوے مشرکون کے سرون پر قل ہو اللہ احد کا ایسا کوڑہ
پڑا کہ چہتی کا دودیا دا گیا اور ایک ہی دم مین خدا کی
ہستی کے قایل ہوگئے مسئلہ توحید کی اس زور اور خوبی سے
دنیا مین جڑ قایم ہوگئی کہ قیامت تک اوس کا غلبہ رہیگا
اور جو لوگ اوس فیشن سے ہونگے اونکو مشرکون پر
مدام غلبہ اور زور حاصل رہیگا - اوپر کی عبارت سے دو
باتین پیدا ہوتے ہین ایک یہہ کہ آنحضرت عین ضرورت اور
حاجت کے وقت مبعوث ہوے اور ایک یہہ کہ اونکے

ہاتھ سے دنیا مین توحید اور خدا کی ہستی کا بویدہ لگا
اور اونہین کے ہاتھ سے لوگون نے بالعمومیت اصول
توحید کو معلوم کیا اور انھون نے توحید کو کمال پر پہنچایا
اور انھین کا وجود ساری دنیا کے حق مین ایک فیض ثابت
ہوا اور وہ ہی سب نیکیون اور بزرگیون کے پوراکرنیوالے ہین
جیسا کہ قرآن مجید مین ارشاد ہوتا ہی وما ارسلناک الا رحمۃ
للعالمین - الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی - یہہ
بات ظاہر ہی کہ سب سے بڑا اور بزرگ مسئلہ اور اعلیٰ اصول توحید
اور خدا کی ہستی کا ثبوت ہی آنحضرت نے اس مسئلہ اور اصول
کو نہایت خوبی اور متانت سے قایم کردکھایا اور ایسی دانائی
اور دوراندیشی سے اوسکی مبارک جڑ قایم کی کہ قیامت تک
نہ اوکھڑیگی پس ہم اس سے استدلال کرتے ہین کہ آنحضرت
خاتم الانبیا ہین اس وجہ اور دلیل سے کہ آنحضرت کے بعد کوئی
ایسا واقعہ نہین گذرا اور نہ آگے گذریگا کہ جس سے بالعمومیت
استیصال اصول توحید کا ڈر اور خوف ہو جب کل انبیا کی
بعثت اور خلقت اس اصول پر ہوتی رہی ہے کہ شرک وبدعت
اور کفریات کا استیصال کرین اور توحید کو قایم کردکھائین
اور آنحضرت کی بعثت سے وہ ضرورت اور حاجت رفع اور
دور ہوگی تو اب کسی اور نبی کا پیدا ہونا خلاف عقل اور قدرت
ہے ذاکر ادسی صورت مین آنا چاہیے کہ جب مرض باقی ہو
جب مرض ہی دور ہوگئی ہے تو پھر ذاکر کی کیا ضرورت
اور حاجت ہی آنحضرت کے آنے سے توحید قایم ہوی اور
تا قیامت اسیطرح پر قایم رہیگی ہان اگر یہہ ضروری کام
پورا نہ ہوتا تو ضرور کوئی مرسل یا نبی پیدا ہونا چاہیے
تھا قانون قدرت نے ہمارے حضرت کو ایسے زمانہ مین

رونق بخشی کہ جس زمانہ مین کفریات اور شرک وبدعت کی
بنیاد اوکھیرنے کے قریب پہونچ چکی تھی اس طرح پر کہ پھر
اونکے عام طور پر تصدیق نہو اگر کوئی کہے کہ اب بھی تو بادجود
بعثت آنحضرت ملکون اور قومون مین شرک وبدعت اور
کفر کی نشانی پائے جاتی ہے جیسے ملک یورپ مین ہزارون
کیا کروڑون آدمی مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے ہین اور لاکھون
خدا کی ہستی سے ہی منکر ہین دیکھو ضرورت باقی ہی لازم ہے
کہ کوئی نبی پیدا ہو جواب اس خدشہ کا یہہ ہے کہ گو ان ملکون
مین کفریات پائے جاتے ہین مگر اونمین موحد بھی تو موجود ہین
اور دوسرا یہہ ہے کہ دنیا مین اب محمدیون کا ایک ایسا زور
آور فرقہ موجود ہی جو ان مشرکون اور مرتدون کے مقابلہ
مین خدا کی ہستی اور یکتائی ثابت کرنیکو حجت اور دلایل مین
قوی اور غالب ہی اور اور ہزارون لوگون پر انوار توحید اور
فضائل خدا پرستی ظاہر کرتا جاتا ہی چنانچہ انہین دنون مین
لاکھون آدمیون نے خیالات باطلہ کو چھوڑکر دین اسلام اختیار
کیا اور خدا کو ایک جانا ہر ایک شئی کا غالب اور زور وحجت اور
دلیل کے لحاظ سے ہوتا ہے جب اہل اسلام جو موحد اور خدا
پرست ہین حجت مین سب ادیان سے غالب اور زور آور ہین اور
اس ضرورت کے رفع کرنیکے لئے پوری پوری طاقت اور حوصلہ
رکھتے ہین تو کسی مرسل یا نبی کی بعثت کی کیا ضرورت ہی آنحضرت
نے ایسا زور آور جھنڈا قایم کیا ہی کہ ساری دنیا کے لوگ قیامت
تک اوسکے نیچے آرام وآسایش پا سکتے ہین ہر ایک شئی کی
اوسوقت ضرورت ہوا کرتی ہی کہ جب اوسکا رافع اور مزیل موجود
ہو جب مسلمانونکا بہادر فرقہ بت پرستون اور مشرکونکی نسلی اور
تشفی کرنیکو کافی ہی تو کسی اور شخص کی کیا ضرورت ہی ہان مسلمانون

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم وہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت وسیرت ہر مرد محمدؐ

نمبر ۱۸

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

جلد ۹

۲۵ جمادی الثانی

سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف ساختہ فرع	لو قیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت وہم انجیل برافتاد بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
مثنوی مشتمل بر حال اخبار منشور محمدی		ادا ہو کب کسی سے حمد باری	خدا ہی کو ہی سب تعریف سلمٰی
نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو	خداوند آپ جس کا مدح خواں ہو	لروں پھر نامۂ اشرف کا اظہار	بیان وصف جکا ہی کہر بار
مقدس نامۂ والا گرامی	رہِ اسلام کا داعی وحامی	مبارک نام **منشور محمدؐ**	خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد
جہان کے سب حیفون مین ہے ممتاز	کیا ہی باب رحمت خلق پر باز	بتائی صاف سب کو راہِ وحدت	مٹائی ظلمتِ تثلیث وکثرت
طرف توحید حق کے جب پکارا	ہوا لبیک کہ یان ملک سارا	صدا اسلام کی ہر سمت پہنچی	زمین نام خدا سے گونج اوٹھی
جی گل گنبد گردون کے اندر	طلوع یثرب سے ہے اک مہر انور	اُلو العزم سلاطین نصاریٰ	بنے سب تابع فرمان والا
کیا ہی سرکشون کو زیر فرمان	دیا ہی ذمیون کو امن وامان	بسوی شاہ خاور نام کسریٰ	روانہ جب ہوا منشور والا
کیا چاک اُس شقی نے نامۂ پاک	خدا نے اُسکے سینے کو کیا چاک	ہوے سب اس سے ترسان گھر ورسا	گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا
جہان کو کر دیا روشن وخشان	ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان	ہوا نور محمد جلوہ گر جب	بنا شرمندہ ہو کر شمس وکوکب
نہ کوکب کو چمکنے کی ہی یاری	گئی شب دن کی ہی انور باری	ہوا اخبار یہہ ہمنام اوس کا	ینابت مین کرے ہی کام اُسکا
ہزارون شک وشبہات نصاریٰ	اٹھا سبکو کیا حق آشکارا	ہر اک بیدین کو از فضل داور	دکھائی راہ سیدھی گفتگو کر
جزر ہے مومنو یہہ وقت کیا ہی	بلا شک دین حق عزت زدہ ہے	ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرون کا	بجھایا چاہتے ہین نور مولا
جھکا ہر ایک ہے اسکو دبانے	لگا ہی جھوٹہ سے سچ کو مٹانے	مسلمانون پہ واجب ہے مدد اب	بدل اس کام مین مصروف ہون سب
اگر منظور ہی حق کی اشاعت	بدون نصرت کے کیون ہو استقامت	بفضر اہل دین کو دے بشارت	رضای رب ہے بیشک اسکی نصرت
ہوا یہ اخبار گہر بار	برآمد ہو گا ہر عشرے مین اکبار	بصیغہ پیشگی سالانہ اوس کا	دون نے بھیجدین مع پنج روپیا

نہین بابد کی کچھہ شرط اس مین
نہ قیمت ہو گر ارسال مظہور
کرین ارسال نام مہتمم پر
اگر خط و کتابت ہو سے مطلوب
مسلمانون کو یارب مستعد کر
عنایت ہی تری اور سرفرازی

ترے رحم و ذاکا کچھ ذکر لیوین
شکایت ہو یا مدح آور بدستور
ولیکن چاہیے ہو بار جستہ
کرین نام و نشان سے اگہی خوب
فدا ہون مال و جان سے دین حق پر
ہوی سب پر ہماری فتح بازی

بقیہ صیانت الانام عن الاغلاط والاسقام

پس ضرور ہی کہ اون کی عقلون اور افہام کے موافق ہو آنحضرت نے سارے لوگون کو تعلیم دی کہ خدا کے کام اور فعل اعلی درجہ کی حکمت اور عقل سے انجام پاتی ہین اور اسکا کوئی حکم اور فعل خلاف عقل اور بے قاعدہ نہین - جول صاحب اور ہمارے دس کا قول ہے کہ خدا نے اپنی حکمت اور قدرت سے ہر ایک کام اور فعل کو ٹھیک ٹھیک قاعدون اور اصولون پر بنا رکھا ہے اوسکا کوئی فعل اور کام خلاف عقل اور بے قاعدہ نہین - اوسکے احکام اور اقوال جنکو لاز آف نیچر کہتے ہین ایسی معقول اور برجستہ ہین کہ کسی قسم کی غلطی کا احتمال ہی نہین ہو سکتا اوسکی تعلیم اور اس کا قانون لاز آف نیچر کے مطابق اور مرادف ہے -

اس بات پر اصرار کرنا کہ انسانی عقول کو الہامی اور دینی باتون مین کچھہ دخل اور وقر نہین خدا کی قدرتون اور حکمتون سے جو آفتاب نیم روز کے طرح ظاہر اور آشکارا ہین منکر ہونا ہے - مین پادری صاحب سے بڑے ادب کے ساتھہ پوچھتا ہون کہ خدا نے دین کو انسانون کے لئے بنایا یا انسانون کو دین کے لئے - اگر پہلے شق کو اختیار کرو تو اوس سے ہمارا بھی اتفاق ہے اور اگر کہو کہ نہین انسان دین کے لئے تو اس سے اعراض اور انکار ہے - دوسرے شق کے اختیار کرنے سے نعوذ باللہ خدا کے حکمتون اور قدرتون پر بڑے بڑے اعتراضات اور خدشات وارد ہوتے ہین - سب سے پہلے ہم دریافت کرتے ہین کہ بعثت انبیا علیہم السلام کی علت غائی کیا ہی امید ہے کہ آپ کے جواب دینگے کہ بعثت انبیا علیہم السلام کی غایت انسانون کی نفوس اور قلوب کو مہذب اور شایستہ بنانا اور اون مین احکام اور قوانین الہی کو منتشر کرنا ہے - جب بعثت انبیا علیہم السلام کی غایت یہہ ٹھہری کہ انسانون کی روحون اور دلون کو شایستہ اور مہذب بناوین اور اون مین قوانین الہی کو منتشر کرین تو معلوم ہوا کہ منتشرین قوانین الہیہ یعنے انبیا علیہم السلام کی مبارک وجود انسانون کی خاطر ہی پیدا کی گئی اگر کوئی کہے کہ نہین اسکے برعکس ہے تو ہم باادب دریافت کرینگے کہ انبیا علیہم السلام کیون پیدا کئے گئے اگر کہو کہ خدا کی مرضی تو پھر ہم پوچھینگے کہ خدا کی مرضی کیا تھی کیونکہ مرضی کا وجود ہونا لازمی اور ضروری ہے اگر آپ یہہ جواب دین کہ ہدایت دینا پس یہی ہمارا مدعا ہے - اور اگر آپ کہین کہ یون ہے تو یہہ ہو نہین سکتا کیونکہ خدا کا ایک کام اور فعل لغو اور عبث ثابت ہوتا ہے اور یہہ محال ہے -

پھر ہم سوال کرتے ہین کہ وجود شئی مقدم ہی یا ضروریات اور لوازمات شئی - اگر کہو کہ وجود شئی پر ضروریات اور لوازمات شئی مقدم ہین تو یہہ ناممکن ہے کیونکہ جب تک شئی ہی موجود نہین اوسکی ضروریات اور لوازمات کیونکر موجود ہونگے ہان یہہ درست اور صحیح ہے کہ شئی کے ہونے سے ضروریات اور لوازمات شئی پیدا ہو جاتے ہین جب

دوسری شق صحیح اور درست ثابت ہوی تو ہم ایک آسانی
سے استدلال کر سکتے ہین کہ مذہب انسانون کے واسطے ہے
کس واسطے کہ مذہب بنجملہ ان ضرورتی اور واجبی ضرورتون
کی ایک ضرورت ہی جو انسانون کو اپنی زندگی مین طبعی اور
فطرتی طور پر پیش آتی ہین اور جو بعد خلقت انسانون کی
ظہور پکرتا ہی - جب یہہ امر ثابت ہوگیا کہ دین اور مذہب
انسانون کے واسطے ہی تو ہم اس امر کے اظہار مین کوئی
برائی اور قباحت نہین دیکھتی کہ انسانی عقلون کو دین
و مذہب مین دخل اور دخل ہے اور وہ ہی مذہب در الہام
صحیح اور سچا ہے جو ہماری عقلون اور ذہکات کے مخالف
اور مضاد نہو - اور جسکی راستی اور صداقت پر لازاف پچر
شاہد اور گواہ ہو یہہ قاعدہ کی بات ہی کہ ضروریات شی شی
کی حیثیت اور قدر کی موافق ہی ہوتی ہین جیسا مریض کی
مرض اور عارضہ کے موافق درکار ہونا ضروری اور لابدی
ہے اسی طرح پر ضروریات شی کا شی کی قدر اور حیثیت کے
مطابق ہونا واجبات اور لزومات مین سی ہے اوپر کے
سطرون مین اس امر کا ثبوت دیا گیا ہی کہ مذہب بھی
انسانی ضروریات مین سے ایک اعلی درجہ کی ضرورت ہی اور
اس ضرورت کو انسانی طاقتون اور قوتون سے زیادہ تر
تعلق اور لگاؤ ہے یا یون کہو کہ مذہب ایک روحانی
ضرورت ہی اور روح ایک ایسی شی اور طاقت ہے کہ جسکے
ساتھ عقل اور درک پورے طور پر شامل ہین جب دین
اور مذہب روحانی ضرورت ہی تو اس اصول کے موافق
کہ ضروریات شی کا شی کی حالت اور حیثیت کے موافق ہونا
ضروری اور واجبی ہے لازم آتا ہی کہ مذہب بھی روحانی
حالتون اور حیثیتون کے موافق اور مطابق ہو روحانی حالتون
اور حیثیتون کی مطابقت اور موافقت اوسی صورت مین متصور ہے
کہ مذہب اور دین کی اصول انسانی عقلون اور کانشنس کی
موافق اور مطابق ہون ان اصولون مین کوئی ایسا اصول
نہو کہ جو انسانی عقول کے مخالف وضع کیا گیا ہو یا لازاف
پچر کی برجستہ پیمانہ مین نہ آتا ہو - انسانون کی روحانی
حالتین مریضون کے مانند ہین اور الہی قانون کا رتبہ ایک
بڑے اور حاذق طبیب کے مجرب نسخہ کی طرح - طبیب کی دانائی
اور دور اندیشی اسی مین ہی کہ مرض اور عارضہ کے موافق
نسخہ لکھے اگر طبیب مرض لاحق کے مخالف نسخہ لکھے گا تو قطع
نظر اسکے کہ مریض کو صحت اور تندرستی نہ حاصل ہو طبیب کی
حذاقت اور لیاقت اور دور اندیشی اور تشخیص مین ایک بڑا
نقصان عاید ہوگا اور لوگ جان لینگے کہ اس طبیب کے طریق
تشخیص نہین آتا جبکہ مذہب اور دین اور الہی قانون انسانون
ہی کے واسطے مقرر اور موضوع ہین تو ضرور اور لازم ہی کہ
اونکی روحانی حالتون کے موافق ہون اگر ہم اس امر کا اقرار کرین
کہ مذہب انسان کی روحانی حالتون کے مطابق نہونا چاہیے
تو نعوذ باللہ خدا کی دور اندیشی اور حکمت اور تشخیص مین فرق
آتا ہی جب خیاط کسی شخص کا کپڑہ سیتا ہے تو اوسکے بدن اور
جسم کی حالت کے موافق سیتا ہے قطع کرتا ہی نہ کہ مخالف جب
خدا نے جو انسانون کے روحون کو بخشنے رحمت سے بھرا ہوا
ہے ہمارے ہی واسطے قانون اور مذہب بنایا ہماری ہی
تہذیب اور شایستگی کے واسطے مرسلین اور نبیون کو مبعوث
کیا تو ضرور ہے کہ مذہب اور دین کی اصول اور اغراض ہماری
عقلون اور افہام کے مطابق اور موافق ہون انسان کو خدا نے

اور موجودات پر عقل اور ادراک کے سبب ہی مشرف اور بزرگی عطا کی ہے جب عقل کو ہی بالاے طاق رکھا گیا تو اوسکی بزرگی اور شرافت کہان رہی جسنے مذہب اور دین کو بنایا اور نبیون کو پیدا کیا اوسنے انسان خاکی بنیان کو عقل اور فہم عطا کیا جسنے ہمکو اپنا لازوال قانون اور مبارک ضابطہ بخشا جسنے ہماری روحانی بہتری کے واسطے نبیون اور ریفارمرون کو پیدا کیا اوسی نے ہمکو یہہ طاقت بخشی ہے کہ حقایق الاشیا مین فرق اور تمیز کرین- افسوس خدانے ہمارے واسطے ہی مذہب بنایا اور نبیون کو پیدا کیا اور حکم دیا کہ ان ان اصولون پر چلو تاکہ تمکو نجات حاصل ہو اور اُن اصولون مین دیدہ و دانستہ ایک ایسا اصول مقرر اور وضع کیا جو ہماری عقلون اور روحانی حالتون کی بالکل خلاف ہی- مین کیونکر کہون کہ خدانے ایسا اصول مقرر کیا ہو یہہ تو پولوس صاحب کی ہی گھڑت ہے- ہم مسلمان یہہ نہین کہتے کہ تثلیث کا مسئلہ ہماری سمجھ مین نہین آتا ہم تو یہہ نہین کہتے ہین کہ مسئلہ تثلیث کو عقل اور کانشنس اور لاز آف نیچر جایز اور صحیح نہین بیان کرتا زور و شور سے گواہی دے رہا ہی کہ عقل اور کانشنس کے خلاف ہی سمجھ مین نہ آنا اور چیز ہے اور عقل اور کانشنس اور لاز آف نیچر کے خلاف ہونا اور شی- خدانے انسان کی سرشت اور فطرت مین ہی ایسا بودہ اور خلاف خیال پیدا نہین کیا بڑے بڑے حکیمون اور فاضلون سے لیکر جاہلون تک ویکھو سنٹرل ایشیا کی وحشی اور کیننیبل قومون کی بہایم سیرت آدمیون کو پوچھو کہ تمہارے دل مین کبھی تثلیث کا خیال بھی آتا ہی تم نے کبھی اپنی روحی اور طبعی خزانہ مین اس خیال کو بھی دیکھا کہ خدا تین اقانیم پر منقسم ہے- مین یقینی کرتا ہون کہ انکی وحشی اور ناتعلیم یافتہ زبانین اور اون فاضلون اور حکیمون کی تعلیم یافتہ اور محقق دل کبھی بھی اس کفر کے کلمہ سے اپنے آپ کو آلودہ نہ کرینگے-

طبعی طور پر انسانون کے دلون مین خدا کا تو ضرور خیال پایا جاتا ہی اور ہر ایک جاہل عاقل فطرتی رہبر کے مدد سے جانتا ہے کہ خدا ایک ہی لاکن ان تین اقنومون کا خیال کسی انسان کے سرشت اور دل مین نہین پایا جاتا اور نہ اسپر خدا کے کام اور افعال یعنے لاز آف نیچر گواہی دیتا ہے پادری صاحب نے اس نیت سے اس مسئلہ کو عقل سے الگ رکھنا چاہا کہ عقل اور خدشات کے بوچھار سے بچ جاوے اور عام لوگون کو یہہ بات کہکر ٹالا جاوے کہ یہان مذہب مین عقل کو دخل ہی نہین ع برین عقل و دانش بباید گریست

راقم- میرزا سلطان احمد از گورداسپور-

مراسلہ

مظہر لطف عمیم جناب محمد شریف صاحب ادھنانیہ- بعد سلام سنت بنی علیہ السلام مظہر مرام ہی کہ سوالات مفصلہ ذیل کو اپنے اخبار گہر باری مین کسی گوشہ مین جگہہ دیکر اس خاکسار کو مرہون منت فرمائیے اور پادریان و عیسائیان ہند خصوصاً پادری عماد الدین و صفدر علی و رجب علی صاحبان سے طالب جواب ہون اور حضرات موصوف کے خدمت مین التجا ہے کہ براہ عنایت جوابات مندرجہ سوالات ذیل کا کتب مقدسہ سے زیب قلم فرماکر نوازش مین بھیجوا دیوین اور جواب کے منتظر رہین **اول** منجملہ مخلوقات کے خدا کسی کو فریب دیتا ہے یا نہین اگر اول ایسا فریبی خدا خدائی کے لایق ہو سکتا ہی **دوم** منجملہ مخلوقات کے کسی کو فریب دینے کی ہدایت کرتا ہی یا کسی کو آج تک فریب دیا ہی **سوم**

منشور رسولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بالا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۲۱ | جلد ۹

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۲۵ رجب المرجب | سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ
توریت و ہم انجیل را فتاد بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اجنار منشور محمدی

نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو	خداوند آپ جسکا مدح خوان ہو
مقدس نامۂ والا گرامی	رہِ اسلام کا داعی و حامی
جہاں کے سب صحیفوں میں ہے مذکور	کیا ہی باب رحمت خلق پر باز
طرف توحید حق کے جب پکارا	ہوا لبیک گویان ملک سارا
مچی غل گنبد گردوں کے اندر	طلوع یثرب سے ہی اک مہر انور
کیا ہی کشتیوں کو زیر فرمان	دیا ہی ذمیوں کو امن و امان
کیا چاک اُس شقی نے نامۂ پاک	خدا نے اُسکے سینے کو کیا چاک
جہاں کو کر دیا روشن درخشان	ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان
نہ کوکب کو چمکنے کی ہی یاری	گئی شب دن کی ہی اب نور باری
ہزاروں شک و شبہات نصاریٰ	اٹھا سب کو کیا حق آشکارا
خبر ہے مومنو یہ وقت کیا ہی	بلا شک ہے دین حق غربت زدہ سے
جھکا ہر ایک ہی اسکو زمانے	لگا ہے جھوٹ ہے سچ کو مٹانے
اگر منظور ہی حق کی اشاعت	بدون نصرت کیونکر ہو استقامت
ہویدا ہو بھا جنار گہربار	برآمد ہو گا ہر عنصر میں ایکبار

اداہو کب کسی سے حمد باری	خداہی کو ہی سب تعریف ساری
کروں پھر نامۂ اشرف کا اظہار	بیان وصف جسکا ہی گہربار
مبارک نام منشور محمدؐ	خدا کی اُنپہ رحمت ہووے بیحد
بتائی صاف سب کو راہِ وحدت	مٹائی ظلمتِ تثلیث و کثرت
صدا اسلام کی ہر سمت گونجی	زمین نام خدا سے گونج اٹھی
اُلوالعزم سلاطین نصاریٰ	بنے سب تابع فرمان والا
بسوی شاہِ فارس نامہ گسریٰ	روانہ جب ہوا منشور والا
ہوئے سب اس سے ترسان گبر و ترسا	گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا
ہوا نور محمد جلوہ گر جب	بنا شرمندہ ہو کر شمس کوکب
ہوا اجنار یہہ ہمنام اُسکا	یہ نسبت ہیں کرے ہی کام اُسکا
ہر اک بیدین کو از فضل داور	دکھائی راہ سیدھی گمشدہ کر
ہجوم اسپر ہی ہر دم منکروں کا	بجھایا چاہتے ہیں نور مولا
مسلمانوں پہ واجب ہی مدد اب	بدل اس کام میں صرف و نہوں سب
نصیر اہل دین کو دی بشارت	یہ نازل ہے بیشک اسکی نصرت
بصیغہ پیشگی سالانہ اُس کا	دس آنے بھیجدیں مع پنج پیسا

ہنین ما بعد کی کچھ شرط ہمین | نہ خرچ ڈاک کا کچھ ذمہ لیوین
زر قیمت ہو گر ارسال منظور | تکلف ہو یا منی آڈر بدستور
کرین ارسال نام مہتمم پر | ولیکن چاہیے ہو بار جستر
اگر خط و کتابت ہو ہے مطلوب | کرین نام و نشان سے اگہی خوب
مسلمانون کو یارب مستقر کر | خدا ہون مال و جان سے دین حق پر
عنایت ہی تری اور سرفرازی | ہوی سب پر ہماری فتح بازی

قبول اسلام

منشور محمدی کے اک کرمفرما مقام حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہین کہ ۱۴ - تاریخ جون کو پادری مورف صاحب کا اک لڑکا جو کئی روز سے متلاشی مذہب حق تھا جناب مولوی سید عبداللہ صاحب کے ہاتہہ بیعت کرکے شرف اسلام حاصل کیا - مسلمان ہونے کے وقت جب اس سے سبب دریافت کیا گیا اُسنے بیان کیا کہ میرے باپ کو اشاعت دین عیسوی کے لئے ماہانہ ساٹہہ روپئے ملا کرتا ہے اک عرصہ سے میرے اور باپ مین مذہب عیسوی پر بحث ہوتی تھی میرا باپ حضرت مسیح کے ابن اللہ ہونے پر جو دلایل گذرانتا تھا وہ ایسے پوچ معلوم ہوتے تھے کہ مین خود اپنے دلمین ہنستا تھا میری قیاس مین صحیح صحیح یہی بات معلوم ہوی کہ جس قادر مطلق نے حضرت آدم علیہ السلام کو بدون والدین کے پیدا کیا اُسنے مسیح کو بطن مریم سے پیدا کیا جینے دیکہا تو معلوم ہوا کہ مسلمانون کا یہی مذہب ہے اس لئے مین مسلمان ہوتا ہون - اسکی تقریر سنکر مولوی صاحب نے بعد غسل کے کلمہ کی تلقین کی اور نام محمد ابراہیم رکھا گیا - اس تبدیل مذہب سے وہان کے کرستانون مین بڑی بیکلی ہو رہی ہے -

وہی کرمفرما لکہتے ہین کہ اس سال جملہ تین شخص مسلمان ہوے اور قریب اک اور عیسوی مذہب والا مسلمان ہونے والا ہے - فقط -

سلطنت روس

مخدوم و مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب اخبار منشور محمدی دام عنایتکم

روس کی ابتر حالت سے آج کون ہے جو واقف نہین جو رعایا روس کس جوش سے اپنے شہنشاہ کی بدخواہی مین مصروف ہے - یہہ سب بالصفا تمام اُن خبرون سے ثابت ہو چکا ہے - جو ہم وقتاً فوقتاً اخبار کی بہارین لکہتے رہے ہین رعایا کی متواتر اور بالاتفاق دہیکون نے جرار زار کو بیزار کر دیا ہے - وہی شہنشاہ روس جسکے غضبناک نام سے تمام دنیا تھر تھر کانپتی تھی جسکے خوفناک حکم سے مظلوم رعایا کا شریک بھی کاٹا جاتا تھا تو وہ چون نہ کرتی تھی - جسکی بات کو چاہے وہ کیسی ہی سخت کیون نہو - تمام رعایا احکام ربانی سے بھی زیادہ سمجہتی تھی - بقول اخبارات یورپ روز بروز ایسا پریشان اور حیران ہوتا جاتا ہے کہ جسکی حد نہین - اُسکے تمام دوست ثابت ہو چکا ہے کہ اُسکے جانی دشمن ہین - اُسکے تمام مشیر معلوم ہو گیا ہے کہ - اُسکے دلی بدخواہ ہین - جب اُسنے دیکہا کہ جس ریل مین وہ سوار ہی - اُسی کے اُڑا دینے کی لوگون نے بیدہرک کوشش کی تو یکلخت اُسکا اپنی رعایا پر سے تمام بھروسا جاتا رہا - جب اُسنے دیکہا کہ جس محل مین وہ رہتا تھا - باوجود تمام احتیاط کے - وہ بھی بمرگون سے اُڑا دیا گیا تو اُسے معلوم ہوا کہ اُسکے ہم نوالے اور ہم پیالے بھی اُسکی زندگی سے بیزار ہین - اور آخرکار جب اُسنے دیکہا کہ اُسکے کہانے مین بھی زہر ملی ہوی ہے - تو بس پھر کیا تھا - اُسکے دل پر نقش ہو گیا کہ - دنیا مین اب کہلی نہین رہا - جو اُسکا ہمدرد ہو - یہہ شک نہ اُسکے دل مین ایسی پختگی سے سما گیا ہے کہ اپنے عالیشان محل مین قیدیون کیطرح رہنا اُسنے پسند کیا اور سخت حکم

دیدیا کہ محل کے اندر تو یکطرف - اُسکے گردے مین بھی کوئی شخص نہ پھٹکنا پاوے - چنانچہ روس کا اخبار لکھتا ہے - زار روس کے محلون کے چارون طرف اتنے پہرے رہتے ہین اور زار صاحب اتنا کم باہر نکلتے ہین کہ اُنکی حالت کو ہم نہین کہہ سکتے کہ سخت قیدیون کی حالت سے کچھ بھی اچھی ہے جہان شاہ اور انکی بیگم رہتی ہین وہان ایسا کہ حکم ہے کہ - شاہی خاندان کے سوا وہان کسی دوسرے کو قدم رکھنے کی اجازت نہین - رات ۱۲ بجے سے آٹھ بجے صبح تک تو انکا لخت جگر وارث تخت و تاج بھی - کورٹ مارشل سے پاس حاصل کئے بغیر - بہتر نہین جانے پاتا - محلون کے نیچے تمام تر خانے احتیاط سے بند کر دئے گئے ہین -

اور باوجود اسکے مفسد لوگ اپنا کام کرنے سے نہین ٹلتے - زار روس کا تمام اعتبار اُسوقت اسکے دلی ہمدرد جنرل گورکو پر جمع ہے - اگر ہے تو فقط اسیکو اجازت ہے بلا مزاحمت جو وقت چاہے شاہی محل مین چلا جاوے - ایک دلیر مفسد نے اسی جنرل گورکو کا بھیس بدلکر شاہی محل مین گھسنا چاہا - اور عنقریب تھا کہ پہریداروں کی آنکھون مین مٹی ڈال وہ اندر چلا جاتا کہ ایک سپاہی نے اُسے پوچھا کہ - کیون - کدہر چلے ہو - اُسنے جواب دیا کہ زار صاحب سے ملاقات کرنے بہتر جاتا ہون - سپاہی نے کہا کہ - نہین - ٹھہرو - مین اندر سے پوچھ آؤن - اور اندر جاکر جب اُسنے زار سے عرض کی کہ جنرل گورکو آپ سے ملاقات کرنے کے غرض سے باہر کھڑے ہین تو شکی زار بجائے اسکے کہ جو ہمارکو اُسکے لانیکی اجازت دیتا - ایک خنجر کرتے مین چلا گیا جہان سے جنرل گورکو کے مکان تک زمین دوز تار برقی لگی ہوی تھی - اور اس تار کے ذریعے اُسنے جنرل مذکور کے مکان والون سے پوچھا کہ - جرنیل صاحب کہان ہین گورکو نے فوراً اندر سے جواب دیا کہ - بندہ حاضر ہے - کیون - ارشاد - زار روس یہ سنتے ہی مارے خوف کے لوٹ پوٹ زمین پر بیہوش گر پڑا - اور ہوش مین آتے ہی اُسنے تھتھلے زبان مین حکم دیا کہ ای میرے نمک حلال نوکر - جا - مصنوعی گورکو کو گرفتار کر اور جلد مجھے جزدے کہ اُسکا سر تن سے جدا ہو گیا ہی - ہای ان جزون کے سننے سے ہمارا دل بوم ہو رہا ہے - مگر رعایا کی طرف دیکھو کہ زار کی بربادی کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑتی وہ اپنی جان کو ہتیلی پر رکھ - تمام کوشش اسبات کی کر رہی ہے کہ کسی طرح اس ظلم مجسم بادشاہ اور اُسکے خاندان کو برباد کرے - وہ برابر ہر روز نئے سے نیا اشتہار - شاہ اور اُسکے خیر خواہون کے برخلاف مشتہر کرکے جا بجا چسپان کر دیتی ہے - وہ اپنی جانون سے نہین ڈرتی اور اسبات کو گویا اپنا مقدم اصول سمجھتی ہے کہ یا اس گلشن ہستی مین آپ رہے یا زار روس - تازہ ترین اشتہار جو رعایا نے مشتہر کیا ہی - مندرجہ ذیل ہے

۱- گورنمنٹ چونکہ ہماری دشمن ہے - لہذا اُسکو برطرف اور برباد کرنے کے جتنے سامان ہوسکین ہم کام مین لائینگے اور برطرف لانیکا

۲- جو لوگ گورنمنٹ کے برخلاف پر کسی طرح آمادہ ہین وہ سب خیال رکھین کہ اُنکے حامی اور مددگار ہم ہین - انکو چاہئے کہ ہم پر ہماری طاقت پر - ہماری عزت پر - ہمارے اتفاق پر بھروسہ رکھکر آزادی سے اپنے خیالات کو کام مین لائین -

۳- جو لوگ - برخلاف اسکے - ہماری تاسے متفق نہین ہین اور گورنمنٹ کو اپنا دشمن نہین سمجھتے - وہ سب ہمارے جانی دشمن ہین اور ان سبکی بیخکنی ہمارا مقدم اور اعلیٰ کیجا گیا ہے -

روس کی اندرونی حالت بس ایسی ہی خوفناک ہے -

راقم شیخ ریاض الدین احمد اسکول ماسٹر ممبر ۷ از چہاولی ایرا

ریویو

اخبار نور افشان مین کسی صاحب نے بغرض تنبیہ عیسائیان ایک استفتا درباب حلت وحرمت سود پیش کیا تاکہ عیسائی سود کی مذمت اور برائی معلوم کرکے اس سے بچین - اور ایک مرتبہ ایک عیسائی مناد نے بطور طعن مسلمانون کو اپنی منادی مین کہا کہ تمہارے پیغمبر نے اس واسطے بیاج کا لینا دینا حرام کر دیا کہ وہ مفلس تھے انکے پاس کھانے پینے کو نہ تھا جبھی تو انھون نے بیاج کو حرام کیا نعوذ باللہ من ہذا الخرافات - پس مناسب معلوم ہوا کہ سود کی حرمت بائبل اور قرآن شریف سے ثابت کی جاے تاکہ بعضے جاہل عیسائی پھر کبھی سود کی بابت اہل اسلام پر طعن نہ کرین بالفرض اگر باز نہ آوین تو اوسکی ایسی مثال ہوگی جیسا کوئی چاند پر تھوکے تو اوسکے منہ پر گریگا اب مین باادب ہوکر عیسایون کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ مسایل اختلافیہ مین گفتگو نہ کیا کرین اب ان آیات بائبل کو غور سے دیکھو کہ کیسی حرمت سود کی ثابت ہوتی ہی کتاب خروج باب ۲۲ آیت ۲۵ اگر تو میرے لوگون سے جس کسیکو جو تیرے آگے محتاج ہے کچھ قرض دیوے تو اُس سے بیاجون کی طرح سلوک مت کرو اور اوس سے سود مت لے اگر تو کسی وقت اپنے ہمسائے کے کپڑے گرو مین رکھ لیوے تو سورج ڈوبتے ہوے اُسے پھیر دیو انتہی دیکھو یہان سود کی ممانعت بھی موجود ہے اور گرو کی بھی اگرچہ سود مین گرو بھی شامل تھا مگر اللہ تعالی نے جدا کرکے بیان کر دیا تاکہ بعض اشخاص بیاج کا کچھ نام رکھکر نہ کہانے لگین پس وہ لوگ جو نکالون کو گرو رکھکے اوسکا کرایہ وغیرہ کھاتے ہین سب بیاج خور ہین پھر دیکھو کتاب احبار باب ۲۵ آیت ۳۵ اگر تمہارا بھائی تمہارے بیچ مین محتاج اور تہیدست ہوجاے تو تم اوسکی دستگیری کرو خواہ وہ اجنبی ہو خواہ مسافر تاکہ وہ تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے تو اُس سے سود اور نفع مت لے پر اپنے خدا سے ڈر تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے تو اوسی سود پر روپیہ قرض مت دے انتہی دیکھو یہان سے کیسی ممانعت سود کی ثابت ہوتی ہے کہ اجنبی اور مسافر سے بھی سود لینا جائز نہین اپنے بھائی اور دوستون سے تو کیا جائز ہوگا پھر دیکھو کتاب حزقیل باب ۱۲ ورس ۸ (اچھے ٹیک لوگون کی تعریف) اور کسی پر ستم نہ کیا قرض دار کا گرو پھیر دیا اور ظلم سے کچھ چھین نہین لیا ہے بھوکون کو اپنی اپنی روٹی کھلائی اور ننگے کو کپڑا پہنایا ہی سود پر نہین دیا لیا اور بدی سے اپنا ہاتھ کھینچا اور آدمی آدمی کے درمیان سچا انصاف کیا ہی - میری ملہون پر چلا اور میری حکمون کو حفظ کیا کہ سچائی پر عمل کرے وہ صادق ہی خداوند یہوا فرماتا ہے وہ ہی شدہ جیگا پھر اسی باب کے ۱۲ ورس سے ۱۴ تاک (برے آدمیون کی مذمت) غریب اور محتاج پر ستم کرے ظلم کرے چھین لیوی گرو پھیر نہ دیوے اور بتون پر اپنی آنکھین اٹھا کے نظر کرے اور گناہون کے کام کرے سود پر دیوے اور سود کھاوے تو کیا وہ جیگا وہ نہ جیگا اوسنے یہ ساری نفرتی کام کئے وہ یقینا مر جاویگا اور اسکا خون اسپر ہوگا انتہی پھر اسی باب کے ورس ۱۷ مین نیک لوگون کی تعریف ہے کہ غریب سے دست بردار ہو بیاج نہ لیوے نہ سود خور ہوے پر میری حکمون پر عمل کرے اور میری راہون پر چلے وہ اپنے باپ کی گناہون کے بدلے نہ مریگا وہ یقینا جیتا رہیگا پھر اسی کتاب کے باب ۲۲

آیت ۱۴ کو ملاحظہ کرو پھر سلیمان کے امثال باب ۲۸-
آیت ۷ پھر زبور ۱۵ اور حزقی ۱۸ کا ملاحظہ کرو پھر کتاب نحمیا
باب ۵ آیت ۷ میں بھی یہی مضمون ہی پھر دیکھو کتاب استثنا
باب ۲۳ ورس ۱۹ تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دیجیو نہ نقد
کے سود پر نہ غلجات کے سود پر نہ کسی چیز کے جسکی عاریت سود
پر لیجاتی ہے تو اجنبی کو سودی قرض دی سکتا ہی پر اپنے بھائی
کو سودی قرض مت دیجیو انتہی یہان سے اگرچہ سود کی اجازت
اجنبی شخص سے معلوم ہوتی ہے مگر کتاب احبار کے باب ۲۵ میں
لکھا ہی کہ خواہ اجنبی ہو یا مسافر کسی سے سود مت لے علاوہ ازیں
انجیل لوقا باب ۶ آیت ۳۵ میں یون لکھا ہی کہ اپنے دشمنون
کو پیار کرو اور پھر پانیکی امید نہ رکھکے قرض دو تو تمہارا بدلا
بڑا ہوگا اور تم خدا تعالی کے فرزند ہوگے انتہی دیکھو حکم ہوتا ہی
کہ جب اپنے دشمنون کو کچھ قرض دو تو پھر پانے کی امید
نہ رکھو چہ جای کہ سود کی اجازت ہو پس یہان جو اجنبی سے
سود کی اجازت دی گئی ہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی غرض کے لئے
محرخان بیبل نے اپنی کارروائی ظاہر کی ہوگی یا اس طرح تقریر کرنی
چاہئے کہ کتاب استثنا میں جواز ہے اور کتاب احبار میں ممانعت
ہے تو بموجب اصول عیسایون کی دونون کتابون میں سے ایک
صحیح اور دوسری غلط ہوگی کیونکہ عیسائی ناسخ و منسوخ کے تو
قائل ہی نہین پس جب کتب الہامیہ مین سے ایک کو غلط
ٹھہرائینگے تو دوسرے کا بھی کیا اعتبار ہوگا۔ علی ہذا القیاس
اور بہت مقامات سے سود کی حرمت ثابت ہوتی ہی طوالت
کے خوف سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہی اب قرآن شریف کے آیات
کا ملاحظہ فرماوین پارہ تلک الرسل قولہ تعالی الذین یاکلون
الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس

جو لوگ سود کھاتے ہین قیامت کو ایسے اٹھینگی جیسے کسی کو شیطان
یعنے جن چمٹ کر دیوانہ بنادے ذالک بانہم قالوا انما البیع
مثل الربوا یہہ سزا اسواسطے ہی کہ انہون کہا خرید و فروخت
اور سود ایک ہی طرح کا ہی واحل اللہ البیع وحرم الربوا حالانکہ
خدا تعالی نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا
پھر آگے فرمایا کہ یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات اللہ تعالی سود
کو گھٹاتا ہے اور خیرات کو بڑھاتا ہے پھر فرمایا کہ یا ایہا الذین
آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا ان کنتم مومنین۔
ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑو وہ جو باقی ہے سود سے
اگر تم مومن ہو یعنے ممانعت سے پہلے جو لے چکے سو لے چکے اب
آیندہ کو مت لو اور پہلا سر جرمانہ ہوا اب مت مانگو فان لم
تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ اگر ان باتون پر عمل نہ کرو
تو تیار ہو جاؤ خدا سے اور رسول سے لڑنیکو پھر چوتھے سپارہ
مین فرمایا کہ یا ایہا الذین لا تاکلوا الربوا ای ایمان والو بیاج
نہ کھاؤ۔ القصہ سود کی حرمت قرآن شریف اور بائیبل دونون سے
ثابت ہے کسی منادعیسائی کو یہہ نہین پہونچتا کہ سود کی بابت
اہل اسلام پر کچھ اعتراض کرے۔ عبدالرحیم از مدرسہ حقانی لدیانہ

جھوٹے نبی کی علامت

کتاب استثنا باب ۱۸-آیت ۲۰ اگر کوئی شخص باوجود جھوٹ
کچھ کہے اور وہ واقع نہو یا پورا نہو تو وہ شخص اپنے دعوے مین
گستاخ اور جھوٹا ہے مطلب یہہ کہ جس نبی کی پیشین گوئی
پوری نہو وہ جھوٹا نبی ہے۔

مسیح کی پیشین گوئی

انجیل متی باب ۱۰ ورس ۲۳ مین حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ
مین تمکو سچ کہتا ہون کہ بنی اسرائیل کے جو یہان کہ تمہارے

ہین جب تک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتی نہ دیکھین موت کا مزہ نہ چکھینگے انتہیٰ دیکھو حضرت عیسیٰؑ حاضرین مجلس سے یہہ پیشین گوئی بیان کرتی ہین کہ میری دوبارہ آنے تک تم مین سے کوئی نہ کوئی ضرور زندہ رہیگا اور پیلی صاحب نے اور سب علماء عیسوی نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ بیشک حواری خاص کر یوحنا اپنی زندگی مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منتظر تھے -

یہہ پیشین گوئی پوری ہنوی

الحال کہ ۱۹ ویں صدی گذرتی ہے جناب مسیح علیہ السلام ہنوز تشریف نہین لائے نہ ابتک کوئی آدمی حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ کا زندہ ہے کہ جسکی زندگی مین حضرت عیسیٰؑ کی انتظاری کی جاے پس یہہ پیشین گوئی جناب مسیح کی پوری ہنوی تو آپ بموجب کتاب استثنا باب ۱۸ (نعوذ باللہ منہ) جھوٹے نبی ٹھہرتے ہین اب ہم عیسائیون سے سوال کرتے ہین کہ بائبل کے رو سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت بھی ثابت نہین ہوتی تم خدائی کہان سے ثابت کرتے ہو اول حضرت عیسیٰؑ کی نبوت تو ثابت کرو پھر خدا بھی بنا دینا فقط مستفسر محمد عظیم واعظ از لودیانہ

یہہ پیشین گوئی درست ہے

سایل کا سوال خاص عیسائیون سے ہی اگرچہ ہم سب اہل اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابنیای عظام سے جانتے ہین تب بھی یہہ سوال ہم پر عاید نہین ہوتا کیونکہ ہم بائبل کو محرف سمجھتی ہین ہم تو اتنا ہی کہکر فارغ ہو جاوینگے کہ شاید مسیح علیہ السلام نے یہہ پیشین گوئی بیان کی ہے یا نہین کیونکہ بموجب اقرار عیسائیون کی بیبل مین الحاق مانا گیا ہی شاید یہہ پیشین گوئی بھی الحاقی ہو مگر عیسائیون کو بڑی مشکل پڑیگی یا تحریف کا قایل ہونا پڑیگا یا مسیح کو جھوٹا نبی ماننا ہوگا مین مسیح کہتا ہون کہ عیسائیون کے پاس حضرت عیسیٰ کی نبوت کی کوئی دلیل بھی کامل نہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کی بڑی قوی دلیل عیسائی یہہ پیش کرتے ہین کہ تمہارے قرآن شریف مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی لکھا ہی یہہ تو اہل اسلام ہی کا طفیل ہے کہ قرآن شریف کی گواہی پر ہندوون اور یہودیون اور ملحدون کے روبرو حضرت عیسیٰ کی نبوت بیان کرتی ہین اگر عیسائی کچھ جرات رکھتے ہون تو ہماری مدد کے بغیر مسیح علیہ السلام کی یہہ پیشین گوئی تو پہلی ثابت کرکے دکھاوین - پھر عیسائی تو جب اس پیشین گوئی کو ثابت کرینگے جبھی کرینگے مگر مین اس پیشین گوئی کا حال جیسا کہ میرے ذہن ناقص مین ہے بیان کرتا ہون اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے واسطے دو امرون مین سے ایک کا ہونا ضروری ہے یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون حواریون کی زندگی مین دوبارہ تشریف لائے ہون یا ابتک کوئی نہ کوئی حواری زندہ ہو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بار ثانی تشریف لانے تک زندہ رہے یہہ امر تو بالاتفاق ثابت ہے کہ ابتک حضرت عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز نہین ہوے پس ضرور ہوا کہ کوئی شخص مسیح کے زمانہ کا ابتک زندہ ہو جو مسیح علیہ السلام کو آسمان سے اترتے ہوے دیکھی اور آپکی یہہ پیشین گوئی پوری ہوا اب مین بتلاتا ہون کہ وہ کون شخص ہے جو مسیح کے زمانہ کا ابتک زندہ ہے ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضہ کو لکھا (اسوقت سعد ملک قادسیہ مین تھی) کہ تم نضلہ بن معاویہ الضاری کو عراق کے ملک مین روانہ کرو نضلہ بموجب حکم گئے اور بہت سے غنیمت اور اسباب لشکر کے ہاتھ لگا واپس آتے ہوے ایک پہاڑ کے نیچے

عصر کی اذان کہنے لگے جب آپنے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی کہ کرت کبیرًا یا فضلہ ای فضلہ تونے خدا کی خوب ستایش کی جب کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پہاڑ سے آواز آئی کہ ای فضلہ یہہ کلمہ اخلاص کا ہے جب کہا کہ اشہد انّ محمد رسول اللہ پہاڑ سے آواز آئی کہ ہو الذی بشر فی بہ عیسیٰ ابن مریم یا فضلہ ای فضلہ یہہ وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ جنکی بشارت مجھے عیسیٰ بن مریم نے دی جب کہا کہ حی علی الصلوٰۃ آواز آئی حلوبی لمن مشی الیہا و واظب علیہا یعنے خوشی ہو جیو اسکو نماز کی طرف چلے اور ہمیشہ پڑہتا رہے جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اجاب یعنے جسنے قبول کیا اوسنے نجات پائی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ آواز آئی کہ یہہ کلمہ اخلاص کا ہے جب فضلہ اذان سے فارغ ہوے اُس آواز کی طرف متوجہ ہوکر کہا ای آواز دینے والے تو کون شخص ہے تجھے اپنی آواز تو سنائی اپنا چہرہ اور اپنا دیدار بھی دکھاؤ ناگاہ پہاڑ پہٹ گیا اور اندسے ایک پیر مرد سفید ریش نورانی لباس پہنے ہوے باہر آئے اور سلام علیکم کہا فضلہ نے علیکم السلام کے بعد پوچھا کہ آپکا اسم شریف کیا ہی پیر مرد نے جواب دیا کہ میرا نام زریب میرے باپ کا نام برثملی ہے مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس پہاڑ مین بٹھا کر میرے حق مین یہہ دعا کی کہ تو میرے دوبارہ آنے تک زندہ رہیگا اور مین آکر سوروں کو قتل کرونگا اور صلیبوں کو توڑونگا اور نصاریٰ نے جو مجھپر بہتان لگائی ہین انکی خبر لونگا پھر پیر مرد کہنے لگا کہ خلیفہ عمر کو میرا سلام کہنا اور ایک دوبات تین اور کہین پھر اسی پہاڑ مین جا چھپا فضلہ رضؓ نے یہہ قصہ سعد رضؓ کو لکھا اور سعد رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا حضرت عمر رضؓ نے اس قصہ کی تصدیق کی اور فرمانے لگے کہ مجھکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ایک شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شاگرد اس پہاڑ مین رہتا ہے - از کتاب شواہد النبوۃ تصنیف مولانا عبد الرحمن جامی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۴۰ - پس اب ہم عیسائیون کی خدمت مین عرض کرتے ہین کہ اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سچا نبی جانتے ہو اور یہہ بھی چاہتے ہو کہ یہہ پیشین گوئی مسیح علیہ السلام کی غلط نہ نکلی تو اس روایت پر ایمان لاؤ اور سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ یا اس پیشین گوئی کے پورا ہونیکا ثبوت اپنی کتابون سے دو یا بموجب کتاب استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰ مسیح علیہ السلام کو جھوٹا نبی تصور کرو ان تینون امرون سے ایک امر آپکو ضرور ماننا پڑیگا دیکھئے کونسا امر اختیار کرتے ہو ہمکو تو یہی امید ہے کہ امر اول اختیار کرو آمین واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم - المجیب نور محمد از مدرسہ حقانی لودیانہ -

بقیہ معیار الاصول

تاکہ ایک تو تمام افراد انسانی جب وہان یعنے عرصۂ محشر مین مجتمع ہون گے اور اپنے اعمال و افعال کی سزا و جزا پاوینگے تو اسوقت وہ لوگ کہ جو منتقم حقیقی کے وجود سے منکر تھے اور رسولون کو جو اونکو اعمال حسنہ کی بابت تاکید فرمایا کرتے تھے اپنی کج فہمی سے نعوذ باللہ جھوٹا جانتے تھے اپنے اعمال کی سزا پاکر پشیمان ہون اور دوسرا یہہ کہ جن لوگون نے رسولون کی تعلیم کے بموجب نیک عمل کئے حضور خداوند سے انعام اکرام پاکر اوسکی مقدس درگاہ مین سرنگون ہون یہہ بات تو ظاہر ہے کہ جیسے ایک نیک امر کا ارتکاب فعل ہی ایسے ہی برے امر کا ارتکاب ایک فعل ہے غرض کہ یہہ دونون بحیثیت فعل ایک ہی جنس سے ہین ہم کہتے ہین کہ بالفرض

پہنے نا کہ اعمال حسنہ نجات کے واسطے لکھتے اور ذریعہ نہین
اور یہہ صرف زبانی کہان ہی جائینگے اس ہمارے اقرار سے لازم
آتا ہے کہ برے اعمال کا نتیجہ بھی نہ نکلے حالانکہ ہمارا فریق
مخالف اس بات کا قایل ہے کہ اعمال بد کی ضرور سزا ملیگی
پس ہم کہتے ہین کہ جب اسکی سزا ملیگی تو اعمال حسنہ کی جزا
پس معاً ثابت ہوا کیونکہ یہہ بات تو ظاہر ہے کہ جب ایک
ہی جنس سے ایک فرد ثابت ہو گیا تو اوسکے باقی افراد کا تحقق
بھی لازم آگیا وہ ہین تو دونو ہین اگر نہ ہین تو دونون نہین
یہہ کیا بات ہی کہ ایک تو ثابت اور دوسرا معدوم - بالاکتساب
بھی اعمال حسنہ کا استحقاق ثابت ہی تو جیہہ کی کچھہ حاجت نہین
کیونکہ جب ذات یعنے نفس اعمال جب دلیل اولی مستحسن ہے تو پھر
اوسکی جزا بھی ضرور ہونی چاہئے - اب ہر سہ طریق نقلی سے اس
اصل کو مطابق کیا جاتا ہے خاص حالات اور خاص طریق سے
بھی اعمال حسنہ ثابت ہی سارے فضلا اور حکما کی عام کتابون
کو دیکھ لو کہ اعمال حسنہ کی کیسی تاکید لکھی ہے قطع نظر اور کتابون کے
علم اخلاق کو بھی ملاحظہ فرماؤ کہ اوسکی بنا ہے اشاعت اعمال حسنہ
پر رکھی گئی ہے اخلاقی تعلیمات پر جو شخص کاربند ہوتا ہے اوسکو
لقب مودب اور مہذب سے ملقب کرتے ہین علم شرعی مین جسکا
ترجمہ متقی ہے پس خاص حالات سے بھی ارتکاب اعمال حسنہ ثابت
ہی علم حالات اور عام طریق بھی اسکا موید ہے مشرق سے مغرب
تک نظر کرکے دیکھ لو کہ جو شخص اعمال حسنہ کا مرتکب ہوتا ہی
وہ عموماً تمام لوگون کی نظرون مین محترم اور قسیح خیال کیا جاتا
ہے اور بالعموم مشرف اور فضلا اوسکو اپنی مجالس مین راہ نہین
دیتے اور جو شخص اعمال حسنہ کا مرتکب ہوتا ہی وہ سب کی نظرون
مین عزیز اور پیارا لگتا ہے پس عام حالات بھی اسکے مطابق ہین

حسنہ پر پورے طور سے گواہی دیتے ہین خیال کرنے کی بات
ہے کہ جس صورت مین عام لوگ بھی اعمال حسنہ سے خوشنود ہین
کیا خداوند کریم اون اعمال حسنہ کو دیکھہ کر کچھہ بھی جزا نہ دیگا
حاشا و کلا مین تو ایسا ہرگز خیال کرتا ہون مذاہب کے مسلمات
بھی اعمال حسنہ کی بابت موکد ہین ہمارے مخالف فریق کے
سوا ساری ہی دنیا مین کوی بھی ایسا مذہب ہوگا جسکا
سرپرست ارتکاب اعمال حسنہ سے مانع ہو ہندو بھی اپنے
وید سے تاکید اعمال حسنہ بیان کرتے ہین علی ہذا القیاس
بدھ مذہب والے فرقہ زرتشتیون کی کتاب بھی اعمال حسنہ کی
موکد ہے قطع نظر اسکے عہد عتیق اور عہد جدید بھی اعمال
حسنہ کی نسبت صاف گواہی دیتا ہے مشت نمونہ از خروار چند
مقامات موکد اعمال حسنہ ہدیہ ناظرین کرتا ہون وہو ہذا -
باب ورس ۴ - کتاب توا ہین تم میرے حکمون پر چلو اور
میرے رسمون کو حفظ کرو اور اوسپر عمل کرو کہ مین خداوند
تمہارا خدا ہون - ہوسیع کی کتاب باب ۱۲ - ورس ۲ -
خداوند یہوواسے ایک بحث رکھتا ہی یعقوب کو اوسکے
چلنون کے مطابق سزا دیگا اور اوسکے اعمال کے موافق اوسکو
اجر دیگا باب ۲۶ - ورس ۳ - کتاب توا ہین اگر تم میری
شریعتون پر چلوگے اور میرے حکمون کو حفظ کروگے اور اونپر
عمل کروگے - ۴ - تو مین تمہارے لئے وقت پر مینہہ برساؤنگا
اور زمین اپنی برکت تمکو دیگی الخ کتاب یوشع باب اور ورس
اوس شریعت کا ذکر تیرے موہنہ سے چھوٹ نہ جاوے
بلکہ تو رات دن اوسکی تلاوت کیا کرتا کہ تو سب پر کہ جو اسمین
لکھا ہی دہیان رکھکر عمل کرے تب اپنے راہ مین کامیاب اور
مدبر ہوگا انجیل متی باب ۴ - ورس ۲ - اور جب ۴۰ چالیس دن

اور چالیس رات روز مہ کہہ چکا آخر کو تجھ کو کہا ہوا انجیل لوکا باب ۵ ورس ۱۶ - پردہ جنگلوں مین الگ جاکے دعا مانگتا تھا انجیل متی باب ۱۶ - ورس ۲۷ کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اوسکے اعمال کے موافق بدلہ دیگا انجیل یوحنا باب ۱۴ - ورس ۱۴ - اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو ورس ۲۱ - جس پاس میرے حکم ہین اور وہ اپنپر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہی یعقوب کا خط باب ۲ - ورس ۱۱ - ای میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ مین ایمان رکہون اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اوسے بچا سکتا ہی ورس ۲۴ - تم دیکھتے ہو کہ آدمی اعمال سے راست باز ٹہہرایا جاتا ہی اور فقط ایمان سے نہین ورس ۲۶ پس جیسے بدن بے روح مردہ ہی ویسا ہی ایمان بے اعمال مردہ ہی فقط پولس کا پہلا خط رومیون کو - باب ۲ - ورس ۶ - وہ ہر ایک کو اوسکے کاموں کے موافق بدلا دیگا - اوپر کی تحریر مین نقلاً اور عقلاً مطابقت کی گئی لیکن اس تحریر سے ناظر کو ایک شبہہ پڑتا ہے وہ یہہ کہ مذہب اسلام مین تاکید اعمال حسنہ بھی ہے اور پھر بھی حصول نجات افضال سماوی پر منحصر رکھا گیا ہے سو اوسکو سمجھہ لینا چاہئے کہ اصل مین حصول نجات تو منحصر علی افضال سماوی ہے مگر ارتکاب اعمال حسنہ صرف ایک اتباع حکم الٰہی ہے کیونکہ جیسا اوپر ذکر کیا گیا ہے خداوند کریم اعمال حسنہ کا حکم دیتا ہی انسان کو ضرور ہی کہ اوسکے حکم کے دل سے تابعداری کرے اگر ذکر کیا تو خواہ مخواہ مخلوق اور متمرد گنا جائیگا اعمال حسنہ جب کوئی انسان کرتا ہے تو ہمیشہ اوسکو اوسکے ساتھ اپنے کاکہنا یاد رہتا ہے کہ شاید حضور خداوندی مین قبول ہون یا نہ ہون اور اس باعث مدام اپنے دل مین خایف اور ہراسان رہتا ہے اس خوف اور ہراس کو دور کرنے کے واسطے رب الرحیم نے بمقتضای اپنی رحمت کے تسلی اور تشفی کے طور پر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے تقاصیر سے مخوف نہ رہو خداوند عظیم بیشمار ہمارے اعمال پر نظر کرکے ہوے کے بھی تمکو بخش سکتا ہے کیونکہ اسکا نام غفور الرحیم ہے -

اصل سیوم مذہب اسلام مین شناخت گناہ کی بابت بہت تعلیم دی گئی ہے اور گناہ کو کئی ایک اقسام پر منقسم کیا گیا ہے یعنے گناہ کے کئی ایک افراد ہین اور ہر ایک فرد کی پورے طور سے تعریف کی گئی ہے چنانچہ جو لوگ شرع محمدی سے کچھہ بھی بہارت رکھتے ہین اونکو بخوبی معلوم ہوگا کہ مسلمانون کا عقیدہ ہے کہ انبیا معصوم ہوتے ہین اگرچہ اون سے کبھی کوئی خفیف گناہ صادر ہوجاوے لیکن یہہ صدور فعل از دعوی نبوت ہوتا ہی اور اسکو صرف ایک سہو اور نسیان سے تعبیر کیا جاتا ہے غرض یہہ کہ کل انبیا عقاید اسلامی کے بموجب معصوم ہین مسلمانون کا یہہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا نے بعض اشیا کو اپنے بندون پر حلال فرمایا اور بعض کو حرام بعض افعال جایز رکھے اور بعض سے منع کیا اور اب اس اصل سیوم کو بھی بہ تقیید قید تنبیہہ چہارم عقل اور نقل اور عام حالات سے مطابق کیا جاتا ہے چونکہ اس اصل کی تین شاخین ہوگئین اول شاخ بابت عصمت انبیا اور شاخ دوم بابت حلال و حرام بعض اشیاء اور شاخ سیوم بابت جایز ہونے اور منع ہونے بعض افعال کے پس ہر ایک شاخ کو جدا جدا معیار عقل اور محک لغزش مرکہا جاتا ہی -

شاخ اول عصمت انبیا بالبداہت بھی ثابت ہی کیونکہ جب ہم دیکھتے ہین کہ ہمیشہ جو شخص کسی شخص کی ہدایت یا نصیحت کے واسطے نام زد ہوتا ہے تو وہ شخص نصیحت پذیر سے

ہر ایک مرتبہ فوق رکھتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو اوسمین اور عام لوگون
مین کیا فرق ہو جب مراتب کا فرق مسلم الثبوت ہے تو معصوم
عن الذنوب ہونا ایک درجہ کا فرق ہی پس عصمت انبیا ثابت
یا لاستدلال بھی عصمت انبیا ظاہر ہے ہم کہتے ہین کہ علت غائی
بحث انبیا کی یہہ ہی کہ وہ مبعوث ہو کر عام لوگون کو احکام ربانی
کی تعلیم کرین اور وہ تعلیم جو خداوند مقدس کے درگاہ مین لایق
پذیرائی ہے اسکو منتشر کرین اب معلوم کرنا چاہیے کہ اس حالت مین
جبکہ انبیا مبعوث فی الدنیا ہوتے ہین تو ایک قاصد الٰہی کا مرتبہ
رکھتے ہین معاملات دنیاوی مین غور کرو کہ ہمیشہ من جانب سلاطین ہی
لوگ مراتب سفارت اور وکالت پر مقرر ہوتے ہین جو بہ نسبت اپنے
دیگر ابناء جنس کے ہر ایک شان مین بالخصوص علوم عقلی و نقلی اور زیور
امانت اور لباس دیانت سے مزین اور ملبس ہون کیونکہ اونکی معرفت
پولیٹی کل معاملات اور ملکی انتظامات کا بندوبست ہوتا ہے
اور انکو بڑے بڑے کام دیکر سلاطین غیرمین بھیجا جاتا ہی اگر وہ لوگ
خاین یا متہم ہون تو سلاطین ہرگز اونپر اعتبار نہ کرین اور
اعلیٰ امورات کو اونکے ذمہ ہمت پر نچھوڑین غرض کہ یہہ لوگ حسب
قوانین سلاطین اور ضوابط ملکی کے دوسرے لوگون سے ممتاز
ہوتے ہین مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ انبیا بھی بہ حیثیت رسولان
ہونیکے الٰہی سلطنت کے جانب سے اوسکے عام مخلوق کے طرف
ایک مستقل وکیل کے طور پر کام دیتے ہین جب ملکی یعنے دنیوی
سلاطین مین عام حالات سفیرون اور وکیلون کے دوسرے
لوگون کی نسبت زیادہ تر لایق اعتبار ہوتے ہین تو اس قاعدہ
سے لازم آیا کہ الٰہی وکیل جنکی بعثت صرف بغرض اعلاء کلمۃ الحق
ہوتی ہے اونکو عام خلقت کی نسبت بدرجۂ اولیٰ ممتاز ہونا چاہیے
عام لوگون کی نسبت اونکا کیا امتیاز ہونا لازم ہی یہہ کہ وہ اون
احکام ربی پر پورے طور سے مستعمل ہون جنکے متعلق سے خداوند
تعالیٰ راضی رہے اور یہہ بھی یاد رہے کہ جیسے سلاطین دنیوی کے
وکلاء وغیرہ کو چھانٹ چھانٹ کر عہدہ وکالت پر ممتاز کرتے
ہین اسی مذہب پر وہ خداوند عظیم جو ہر ایک کو ہر حال اور
چال کو ابتدا سے انتہا تک جانتا ہے بندونکی ہدایت کیواسطے
ایسے اشخاص کو انتخاب کرتا ہے اور جسکی نظر مین معزز خیال کئے
گئے ہین پس وہ شخص جو خدا کے ہان معزز ہوا تو وہ ہر حال
معصوم ہوگا کیونکہ خداوند کے نزدیک وہی شخص عزیز ہو سکتا ہے
جسکے عام حالات اور خاص حالات عین اوسکے مرضی کے مطابق
ہون مطابقت مرضی الٰہی سے لازم آتا ہے کہ وہ شخص خورد و
کلان ذنوب سے معرا ہو پس نبی جو خدا کے نزدیک لایق اعتبار
اور معزز خیال کئے گئے ہین لازم ہے کہ حسب قاعدۂ اولیٰ وہ معصوم
ہون اگر انبیا کی عصمت سے انکار کیا جاوے تو بڑی بڑی قباحتین
وارد ہونگی اول یہہ کہ جب نبی معصوم نہین ہوگا تو منکرین
انبیا کے ہاتھ مین اپنے انکار کی بابت بڑی پختہ دلیل ہو جائیگی
کیونکہ وہ کہہ سکتے ہین کہ جس حالت مین نبی ہی معصوم نہین جو
ہمارے پر احکام رسانی کرتا ہی تو ہم اوسکے باتون پر کیونکر
یقین کرین کسواسطے کہ جو شخص غیر معصوم نہین ہو سکتا ہے
کہ وہ احکام رسانی مین خیانت کرتے ہون پس اس صورت مین
اونکے کلام پر کیونکر اعتبار کیا جاوے جب یہہ حال ہے تو حجت نبوی
لوگون پر ختم ہوگی - دوم یہہ کہ اگر انبیا معصوم نہون تو
بہ حیثیت گنہگار ہونیکے اونکے کلام سے لوگون کو تا شیر ہوگی
تو علت غائی بعثت انبیا فوت ہو جائیگی تیسرا یہہ جبکہ اون
الہامی کتابون مین جو انبیا کو بمنزلہ ایک الٰہی دستور العمل اور
قانون کے ملے اونکی بہ مجموعی سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ

انبیا ذنوب اور عصیان کے کم کرنے کے واسطے مبعوث ہوے
جب وہ خود ہی گنہگار تھے اون سے ایسے امر کا انجام پانا
محال ہے وہی بات کہ ؎ خفتہ را خفتہ کی کند بیدار
بالاکتساب بھی عصمت انبیا ثابت ہی ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی
آدمی اعمال حسنہ کا مرتکب ہوتا ہی تو عام لوگون کی نظرون مین
نیک خیال کیا جاتا ہے جب بالعموم ہر ایک آدمی اعمال حسنہ سے
نیک بن سکتا ہی تو انبیا جو خدا نے منتخب کئے ہوے ہوتے ہین
بدرجۂ اولی معصوم ہونگے فَتَنَبَّہ۔ نقلاً بھی عصمت انبیا ثابت
ہے اول خاص طریق اور خاص حالات سے جتنے حکما اور فضلا
گذر چکے ہین سب کا بالاتفاق یہی رای رہا ہے کہ انسان اعمال
حسنہ سے نیک بن جاتا ہی پس جب بالعموم بقول حکما ہر ایک
انسان کا نیک بخت ہونا ثابت ہے تو پھر انبیا جو خاص تعلیم
یافتہ قوانین الہی ہوتے ہین اونکا بباعث صیانت عن الذنوب
کے نیک ہونا بدرجۂ اولی ثابت ہے جب انبیا کا نیک ہونا
ثابت ہوا تو اوسوقت ہم اونکو بسبب اعلی مرتبہ ہونیکے بہ نسبت
عام لوگون کے لفظ معصوم سے تعبیر کرینگے عام طریق اور عام
حالات سے بھی عصمت انبیا ظاہر ہے کیونکہ ہر ایک شخص جب
ارتکاب اعمال حسنہ سے نیک بن سکتا ہے تو پھر انبیا کا معصوم
ہونا حسب دلیل اولی بدرجۂ اولی ثابت ہے بغرض اہنوں کے شہادت
سے بھی عصمت انبیا ظاہر ہے کل غیر مذاہب کے طرف نظر کرتے ہوے
معلوم ہوتا ہے کہ عام اس سے کہ وہ مذہب خدا کی طرف سے ہویا
خیالی ہو کہ ہر ایک فریق اور تو ابعین اوس مذہب کے اپنے مذہب
کے سرپرست کو مدام معصوم ہی بیان کرتے ہین اگرچہ وہ سرپرست
بہ حیثیت اوسکے کہ وہ مذہب خدا کے جانب سے ہنین فی الحقیقت
معصوم نہو لیکن تو ابعین اوسکے ضرور اوس سرپرست کو معصوم

جانتے ہین پس اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ ہر ایک انسان کی قدرتی تعلیم سے
سرپرستان مذہب کو معصوم سمجھتا ہی جب ہر ایک سرپرست کی
نسبت عام اس سے کہ سرپرست جھوٹا ہویا سچا اور اصلی تعلیم ہو یا
خیالی عصمت کا خیال کیا جاتا ہی تو پھر ایک ایسا سرپرست جو بدلایل گذشتہ اور بہ براہین نامہ ایک سچا سرپرست قرار دیا گیا ہو
اور یہہ بات ثابت ہوگئی ہو کہ بے شک وہ سرپرست الہی مدرسہ کا
تعلیم یافتہ ہے اور اوسکے ماتہہ مین سچا قانون الہی ہی تو اوسکی نسبت
ہمکو ضرور یقین کرنا پڑیگا کہ وہ سرپرست معصوم ہے ماسوا انبیاے
کے اور سب فرقہ اپنے مذہب کے سرپرستون کو عام اس سے کہ وہ سرپرست
سچے ہون یا جھوٹے معصوم جانتے ہین پس ایک بات عام انسانون
کا ایک قدرتی تعلیم سے متفق رائے ہوجانا دلیل ہے اس بات کی
کہ بیشک یہہ دعوی عام مخلوق کا بہ نسبت ایک فرقہ عیسائیون
کے قابل تسلیم ہے۔

شاخ دوم بعض اشیا کا حسب تعلیم شرع محمدی حلال
اور حرام قرار دیا جانا عقلاً اور نقلاً درست ہی بالبداہت ثابت
ہی کہ بعض اشیا جو حرام کئے گئے ہین اونکی ظاہری شکل و شباہت
ایسی زبون ہے کہ جسکے استعمال سے انسان محترز رہتا ہی پس
شارع نے عام خیالات انسانی کے طرف لحاظ فرماکر یہہ مسئلہ
بیان کیا بالاستدلال بھی ثابت ہی پہلے استدلال کے ضرور ہے
کہ اختصارا وجہ حلت اور حرمت کے بیان کی جاوے سمجھنا چاہئے
کہ اگرچہ ہر ایک شی موجود فی الدنیا خداوند تعالی کے ہی پیدا
کی ہوی ہے اور اونکے سارے حالات کو وہی خالق جانتا ہے بعض
جانور اور شیئن جو اوس خالق نے اپنے بندون پر حلال کین اور
بعض حرام اسکین یہہ وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ وہی شیئن ہم پر
حرام کی گئی ہین جنکے فواید بہ نسبت اونکے نقصانون کے بہت

تم ہین اور ایسی شیئون کے استعمال سے انسانی صحت اور قوت
مین فرق آتا ہی اور وہ شیئین جو حلال کی گئی ہین اون کے نقصان
بہ نسبت اون کے فواید کے بہت کم ہین - یہہ بات تو ظاہر ہے کہ ایک
انسان بمقتضای طبع بہ نسبت مضر چیز کے مفید شی کو اختیار کرتا ہی
پس انسانی خیالات کے مطابق الہی قانون مین بھی اشیاء مضر
اور مفید مین تمیز کی گئی ہر ایک شی خواہ وہ مفید ہو یا مضر موثر
ضرور ہوتی ہی اور حسب تاثیرات اپنے کے اثر کرتی ہے اطباء نے
جو بعض اشیاء کو انسان کے واسطے مفید اور بعض کو مضر قرار دیا ہے
تو اونکی تاثیرون پر نظر کرکے گئی ہی اطباء لکھتے ہین کہ بعض حیوانات
کا گوشت سمی تاثیر رکھتا ہے اور بعض اشیاء کے تاثیرات زہر ہلاہل
کے ہم پایہ ہین ایسا ہی بعض اشیاء بعض حیوانات کا گوشت بھی
از بس مفید ہے صرف فرق اتنا ہے کہ بعض اشیاء مضر اور لحوم مضر
کے تاثیرات حسب اپنی قوت کے مختلف اوقات مین ظاہر ہوتے
ہین جو انسان کہ اشیاء لحوم مضر کا استعمال کریگا اطباء کہتے ہین
کہ وہ عنقریب کسی مرض مین مبتلا ہو جائیگا اسی ذہب پر الہی
قانون کی تعلیم ہے بعض لحوم جو از اشیاء جو الہی قانون مین
ہمیشہ حرام کئے گئے بیشک اونکے تاثیرات بحق انسان مضر ہین
یہہ بات تو اقوال اطباء سے ثابت ہو چکی ہے کہ بعض لحوم در
اشیاء کے تاثیرات زہریلے تاثیرات ہین مطابق اقوال
اطباء کے اطباء لغنانی یعنے متبعین قانون الہی نے حسب تعلیم
اوس قانون کے انسانی روح کے حق مین بعض لحوم اور اشیاء
کے تاثیرات مضر دیکھ کر انسان کو اونکے استعمال سے منع کیا فرق
اتنا ہی کہ اطباء بدنی نے حسب اپنی اصطلاح کے بعض لحوم در
اشیاء کو انسان کے حق مین لفظ مفید اور مضر سے تعبیر کیا اور
اطباء لغنانی یعنے متبعین الہی قانون نے بعض لحوم اور اشیاء کے
تاثیرات کو انسانی روح کے حق مین مفید اور مضر دیکھکر حسب
اصطلاح قانون الہی لفظ حلال و حرام سے موسوم کیا دیکھو کہ
شراب جسکی نسبت عام اطباء بدنی معترہین کہ اسکے فواید بہ نسبت
نقصان اسکے کم ہین اوس واسطے انسان کے واسطے مضر ہے
بالمقابل اطباء بدنی کے اطباء لغنانی نے اور تاثیرات شراب
جو روح کو مضر ہین دریافت کرکے انسانی استعمال کے واسطے
حرام قرار دیا بالاکتساب بھی حلال اور حرام ثابت ہی کیونکہ ہم
روز دیکھتے ہین کہ بعض اشیاء روح کے واسطے از بس مضر ہین
پس جب تو جہہ اولی مضر بھی حرام ہے دیکھو کہ وہ لوگ کہ جو
خنزیر کھاتے ہین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ پرلے درجہ کے
بے غیرت اور بے حیا ہوتے ہین - پس شارع محمدی نے ایسے
ایسے قبوحات دیکھکر بعض اشیاء کو حلال قرار دیا - نقلاً بھی
ثابت ہی خاص حالات اور خاص طریق سے بھی حلت اور حرمت
ظاہر ہے بعض حکماء نے اون چیزون کو جنکی نسبت الہی قانون
مانع ہے انسان کے واسطے مضر قرار دیا ہے عام طریق اور عام
حالات سے بھی حلت اور حرمت ثابت ہوتی ہے غیر مذاہبون
کی شہادت سے بھی حلت اور حرمت ظاہر ہے کیونکہ ہم دیکھتے
ہین کہ ہر ایک مذہب مین عام اس سے کہ وہ مذہب سچا ہو یا
جھوٹا ہو اکثر اوقین اشیاء کے استعمال کی نسبت ممانعت کی ہے
جنکی نسبت الہی قانون یعنے قرآن مجید منع کرتا ہی فرق اتنا
ہے کہ عام مذاہب مین باعث اسکے کہ اون مذاہب کے سرپرست
الہی قانون اپنے ہاتھون مین نہین رکھتے تھے صرف اپنے
عقل کے ذریعہ سے سرپرستی کرتے تھے اس واسطے انہون نے
اس مقام پر یعنے مقام حلت و حرمت مین اطباء بدنی کی
پیروی کرکے مضر یا مفید کو لفظ منع سے تعبیر کیا - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم عز مہر آمدہ منشور محمد | توریت بلا توریہ انجیل بتحمیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۲۴ | جلد ۹

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۲۵ شعبان | سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف سرخ فروع | توقیع خطہ آیت منشور محمد | توریت و ہم انجیل برافراز تحمیل | چون گشت علم رایت منشور محمد

مثنوی مشتمل بر حال اخبار منشور محمدی

نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو — خدا و ند آپ جسکا مدح خوان ہو
مقدس نامۂ والا گرامی — رہ اسلام کا داعی و حامی
جہاں کے سب صحیفوں میں ہی ممتاز — کیا ہی باب رحمت خلق پر باز
طرف توحید حق کے جب پکارا — ہوا لبیک گویان ملک سارا
بجی غل گنبد گردوں کے اندر — صدا اسلام کی ہر سمت پہنچی
کیا ہی سرکشوں کو زیر فرمان — دیا ہی ذیمون کو امن و امان
کیا چاک اس ختمی نے سینہ پاک — خدا نے اسکے سینے کو کیا چاک
جہان کو کر دیا روشن درخشان — ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان
نہ کوکب کو چمکنے کی ہی یاری — گئی شب دن کی ہی بالا بہاری
ہزاروں شکر و شہنات اضافی — انھا سب کو کیا حق آشکارا
خبر ہے مومنو یہ وقت کیا ہی — بلا شک دین حق غربت زدہ ہے
جھکا ہر ایک ہے اوسکو ذلانے — لگا ہی جو ہے سچ کو مٹانے
اگر منظور ہی حق کی اشاعت — بدون نصرت کے کیونکر ہو یہ طاعت
ہویدا ہو یہ اخبار گھر بار — برآمد ہو گا ہر عصر میں کبار

اداہو کب کسی سے حمد باری — خدا ہی کو ہی سب تعریف ساری
کروں پھر نامۂ اشرف کا اظہار — بیان وصف جسکا ہی گہربار
مبارک نام منشور محمد — خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد
بتائی صاف سبکو راہ وحدت — مثالی ظلمت تثلیث و کثرت
صدا اسلام کی ہر سمت پہنچی — زمین نام خدا سے گونج اوٹھی
الوالعزم سلاطین انصاری — بنے سب تابع فرمان والا
بسوی شاہ فارس نام کسرے — روانہ جب ہوا منشور والا
ہوے سب اس سے ترسان لرزہ سا — گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا
ہوا نور محمد جلوہ گر جب — بنا شرمندہ ہو کر شمس کوکب
ہوا اخبار یہہ ہمنام اوس کا — بنابت مین کرے ہی کام اوسکا
ہر اک بیدین کو از فضل داور — دکھائی راہ سیدھی گفتگو کر
ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرونکا — بجھایا چاہتے ہین نور مولا
مسلمانون پہ واجب ہے مدد اب — بدل اوسکام مین مصروف ہون سب
نصیر اب اہل دین کو دی بشارت — رضای حق ہے بیشک اسکی نصرت
بصیغہ پیشگی سالانہ اس کا — دس آنے بھیجدین مع پنج روپیا

ہنین مابعد کی کچھ شرط ہمین
نہ خرچ ڈاک کا کچھ زر تمہیں
زر قیمت ہو گر ارسال منظور
شکت ہو یا منی آوڈر بدستور
کرین ارسال نام مہتمم پر
ولیکن چاہئے ہو با رجسٹر
اگر خط و کتابت ہو تو مطلوب
کرین نام و نشان سے آگہی خوب
مسلمانون کو یارب متحد کر
فدا ہون مال و جان سے دین جعفر
عنایت ہی تری اور سرفرازی
ہوی سب پر ہماری فتح بازی

اخبار دہلی پنچ

اس نام کا اخبار ظرافت بارماہ جولائی سے بمقام دہلی شایع ہونا شروع ہوا ہے - مخزن ظرافت اور گنجینہ لطافت ہی - کیون نہو دہلی کا اخبار ہی - محک دیدۂ اہل الابصار ہے - مضمون چست اور محاورہ درست ہی - واردی تلخ یا لطیف بشہد ظرافت آمیختہ کا مصداق ہی - بمشہرہ آفاق ہی کہ اردو دہلی کی زبان اور دہلی اردو کی کان ہے - یہ اخبار فصاحت بار اس کا ہی اردو سے نکلتا ہی - بول چال مین شیرینی کوٹ کوٹ کر بھری ہے دُر یتیم اردو زبان ہے - بلبل ہزار داستان ہندوستان ہے خط خوب طبع مرغوب اسپر ستا کتنا عالہ روپیہ سالانہ مع محصول - امید ہے کہ یہ پنچ اخبار اپنی عمدگی اور شیرینی زبان سے بہت جلد ترقی کریگا -

حافظ صحت

یہہ عمدہ رسالہ علم حکمت کا ہر مہینے مین بمقام لاہور باہتمام سے حافظ فخر الدین صاحب اور حکیم غلام نبی صاحب کے شایع ہوتا ہی اس رسالے مین قواعد حفظ صحت نہایت خوبی سے لکھے جاتے ہین قیمت سالانہ مع محصول اردو پیہ ۱۴ ۱۲

تکمیل الحکمت

ہندوستان مین جہان علوم متنوعہ کی کاستگی ہے وہان ایسے رسالون کا جاری ہونا جو قواعد حفظ صحت اور فنون طب پر بحث کرتے ہین اک ایسی بات ہے جسکا فخر اہالیان ہند کو کرنا چاہئے - یہہ ظاہر ہے کہ جب تک آدمی اپنی صحت کا حفظ نہین کرتا وہ کوئی کام اچھی طرح نہین کر سکتا - دنیا کے کاروبار دین کے کام سب آدمی کی صحت پر منحصر ہین مگر افسوس ہے کہ بہت کم ہندوستانی ایسے نکلینگے جو اپنی صحت کے متعلق تدابیر عمل مین لاتے ہون -

لوگ کہتے ہین کہ یورپ کے آدمی بڑی عمر والے ہوتے ہین اور بہت کے بیان مین وہ اظہار تعجب بھی کرتے ہین مگر یہ جانتے نہین کہ اونکی عمرین دراز ہونیکی کوئی وجہ معقول بھی ہوگی - وجہ معقول بجز اسکے کیا ہی کہ اہل یورپ چھوٹے سے بڑے تک اپنی صحت کی ترقی پر مایل ہین اور اس ترقی کے لئے کون تدبیرین عمل مین لانی چاہئین انکے ماہر کوئی نادر ہی یورپین ہوگا جسکے پاس ضروری ادویہ موجود نہون اور انکے استعمال پر اسکو اطلاع نہو - مگر ہندوستان کا تو یہ حال ہے کہ یہان کے عوام تو عوام خاص ایک بھی کسی مرض کثیر الوقوع کے علاج مفید کو جس سے مرض کی کمی ہو نہین جانتے - اور جب ہندوستانیون کو حفظ صحت کے تدبیرون پر آگہی نہین ہے تو اسکا نتیجہ یہی ہے کہ کمی عمر مین مبتلا ہین -

تکمیل الحکمت یہ عمدہ رسالہ لاہور مین اسی غرض سے جاری کیا گیا ہی کہ اہالیان ہند کو اپنی قواعد صحت پر اطلاع ہو اور ہر ایک شخص کو اس امر پر آگہی ہو جاوے کہ کون کون مرض کی شناخت اور معالجہ کیونکر ہے - عمدہ ترین بات اس رسالہ مین یہ ہی کہ اسکے مولف طب یونانی اور انگریزی مین پکے ہین اور جو لکھتے ہین وہ دونون فریق کے مجربات ہین - اگر ایسا نہ

کی طرز تحریر مین عام فہم عبارت کی رعایت کیجاے تو بیکرون آدمیون کو اس سے فائدہ کثیر حاصل ہوگا۔

ہماری رآے مین یہہ عمدہ رسالہ جسطرح اطبای یونانی کو مفید ہے اسیطرح عام شایقین کے لئے بھی فائدہ مندہی قیمت مع محصول سہ روپیہ سالانہ ہے۔

مراسلہ

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ۔

بعد سلام علیک التماس یہہ ہی کہ ان چند سطرون کو دو تین بار گوشۂ اخبار نامدارین درج فرماوین عین عنایت ہوگی وہ یہہ ہے کہ نیاز مند کو ایک تعویذ واسطے دفع عارضہ چیچک کے پہونچا ہی اور عرصہ دراز منقضی ہوا کہ استعمال اوسکا کیا گیا اوس شافی مطلق نے شفا عطا فرمائی چونکہ مجرب واز مودہ ہوگیا لہذا واسطے فائدہ خلق اللہ کے مشتہر کرتا ہون کہ جن صاحبون کو ضرورت ہو وہ پیشتر سے طلب کرلین اور جب بخار شروع ہو بازو راست اطفال مین باندہ دین انشاء اللہ العزیز فائدہ دیگا اور واضح رہے کہ جو صاحب طلب فرماوین اوس بچہ کا نام معہ اپنے نام ونشان کے بخط صاف حسین کچہ وقت روانگی مین نہ ہو ذریعہ خط نکت چسپان میرے پاس بھیجدیوین مین تعویذ کے خازنہ پورے کرکے بذریعہ خط بیرنگ ارسال خدمت کرونگا۔ فقط۔

المشتہر عبد المجید محرر کوتہی افیون شاہجہان پور۔

جناب مکرمی محمد شریف صاحب دام اجلالہ۔

بعد تسلیم بصد تعظیم واضح رای شریف ہو کہ میرے بھائی عیسائی ایسے خواب خرگوش مین مدہوش ہورہے ہین کہ جسکا بیان نہین اور خدا نے اونکی ایاغ دماغ مین ایسے بڑی ضلالت بھردی ہے کہ خوشخبری ہدایت موثر نہین اور تثلیث نے چشم انصاف کو ایسا تاریک کر رکھا ہی کہ صراط مستقیم بالکل نظر نہین آتی ایسے لوگون کی شان مین انجیل مقدس پکار پکار کہتی ہے کہ دیکھتے ہوے نہین دیکھتے اور سنتے ہوے نہین سنتے باوجودیکہ دیکھنے صدہا بشارات محمدی کتب مقدسہ سے دیدہ ودانستہ اندھے ہوجاتے ہین چنانچہ یکی از ہزارہا نمونہ از خروار پیشکش احباب کرتا ہون کتاب استثنا ۱۸-

۱۵ احداونیتراخدا تیری لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا ۱۸ — مین اونکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا دیدہ کھولکے دیکھو کہ وہ نبی موعود مانند موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کے بھایون مین سے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اگر تم ہٹ دہرمی سے کہو کہ بنی اسرائیل کے بھائی سے مراد بنی اسمعیل نہین ہین خاص بنی اسرائیل مین تو مین کہتا ہون کہ اوس نبی موعود کا نشان بنی اسرائیل ہی سے دیدو اور بنی اسرائیل سے اوس نبی موعود کا نشان طلب غیر ممکن اور جو پادری رجب علی وغیرہ نے تعصب کے تہمکے انکھون پر رکھکر کتاب شریف تثنیہ مین عیسیٰ علیہ السلام کو دلیل موج لکھدیا ہے مانند موسیٰ بتایا ہی اوسکے جواب اہل اسلام کے جانب سے ڈان شکسن دی گئی کہ آج تک اونکو یا اونکے ہم مشربون کو جواب الجواب کی جراءت نہوی علاوہ برین پادری میتھر صاحب نے ۱۸۷۸ عیسوی مین بیبل سوسائٹی پریس مرزاپور مین چھاپی ہے اوسمین آیۃ استثنا ۱۸- ۱۵ و ۱۸ آیۃ پر نوٹس انجیل یوحنا باب ۱- ۲۱ و ۴۵ کا بیان وہ نبی لکھا ہی کہ جسکا مسیح کے ہونیکا اعتقاد یا ہی جس سے ظاہر ہے کہ وہ نبی مانند موسیٰ

ہوگا کہ جسکو مسیح سے کچھ علاقہ نہین پس جس قدر نگین پادری رجب علی صاحب نے اپنی کتاب مین لکھین وہ سب گوہا پستی ہوگئین اللہ انکو راہ راست پر لاوے آمین فقط -

عبد المجید محرر کوہر افشان شاہجہان پور

صیانت الانام نمبر ۵

قولہ جب ہم ان اقانیم کا ذکر کرتے ہین تو یہہ کہتے ہین کہ خدا کی ذات من حیثیت الاقانیم تثلیث پر دلالت کرتی ہی اور اقانیم ثلاثہ من حیثیت الذات واحد ہین اور اب وابن وروح القدس تینون خالق ہین باعتبار وحدت کے نہ یہہ کہ اقانیم ثلاثہ الگ الگ خالق ہین اور انکی ذات واحد وقدیم الہی وابدی ہے کہ جس مین مغارقت ہرگز نہین پائی جاتی لاکن اقانیم کا اتحاد وتعلق بخوبی واضح نہین ہوتا ہی لہذا اوسے مخالف اور محال کہنا غیر مناسب ہے بلکہ اوسکو بہید الہی کہا چاہئے اور بہید کے یہہ معنی نہین ہین کہ صاف وبلا فکر ظاہر وآشکارا ہو جاوے کیونکہ بہید وہ ہی کہ جسکی حقیقت مخفی وباطن مین پائی جاوے اور عقل اوسکے وجود کی دافع نہ ہوے جس صورت مین کہ بہید تثلیث بہید الہی قرار پایا تو دانشمند شخص کو سزاوار نہین ہی کہ اوسکے ہونے مین انکار کرے کیونکہ عقل انسانی تحقیقات سر تثلیث مین عاجز وقاصر ہے پس جو شخص سر تثلیث کی نفی وانکار کریگا تو اوسکو کل اسرار سے انکار کرنا پریگا -

اقول جیسا اوپر کے قول کو سلسل وار رد کیا گیا ہی اسی طرح پر اس قول کو پرتالا جاتا ہی - اپنے قول کی پہلے سلسل مین پادری صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ خدا کے ذات من حیثیت الاقانیم تثلیث پر دلالت کرتی ہی مفہوم اس سلسل کا یہہ ہے کہ خدا کی ذات مین تین اقانیم پائے جاتی ہین جنکو تثلیث کہتے ہین ای ناظرین باانصاف دیکھئے پادری صاحب کس خوبی سے خدا کی ذات کا قائل اقنومون پر منقسم ہونا تسلیم کرتی ہین یہہ بات کہنی کہ خدا کی ذات من حیث الاقانیم تثلیث پر دلالت کرتی ہے یہہ کہنا ہی کہ خدا کی ذات مین تین اقنوم پائی جاتی ہین جسکا حقیقی مفہوم الاصلی مطلب یہہ ہو سکتا ہی کہ خدا کی ذات تین حصون یعنے تین اقنوم پر منقسم ہے نعوذ باللہ منہا یا تو پادری صاحب خدا کی ذات کی وحدت اور یکتای کے قایل تھے اور یا یہہ گل کھلایا کہ اوسکی پاک ذات تین اقانیم مین منقسم ہے ہم پادری صاحب سے باادب دریافت کرتے ہین کہ لفظ اقنوم کی کیا معنی ہین غالبًا آپ یہی جواب دینگے کہ لفظ اقنوم کی معنی جزو یا ایک حصہ کی ہین جب لفظ اقنوم ایک جزو یا حصہ پر دلالت کرتا ہی تو اس سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا کی ذات نعوذ باللہ تین حصون یا تین جزون پر منقسم ہی اور یہہ صریح البطلان ہے حاجت تشریح نہین - دوسرے سلسل مین پادری صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ اقانیم ثلاثہ من حیث الذات واحد ہین اور تینون خالق ہین اور انمین کسی قسم کی مغارقت نہین پائی جاتی - مین برا چیران ہون کہ پادری صاحب پہلے سے تو کہے جاتے ہین کہ اقانیم تین ہین اور پھر انکو ایک بتلاتے ہین آپ کا قول ہے کہ اقانیم ثلاثہ من حیث الذات ایک ہین مین پوچھتا ہون کہ قبول کیا کہ من حیث الذات ایک ہین مگر آپ یہہ تو فرمائیے کہ من حیث التعداد والتشخص ایک ہین یا تین اگر کہو کہ ایک تو تین کی قید کہان سے آگئی جب من حیث الذات احد من حیث التشخص ایک ہین تو پھر تین کسطرح ہین اور اگر کہو کہ تین تو خدا کی ذات مین باوجود خدا اور یکتای کے تعدد لازم آتا ہی فہو باطل فی البداہت پھر آپ کہتے

ہین کہ ہر سہ اقانیم خالق ہین یہان پر بہت سے خدشات
اور اعتراضات وارد ہوتی ہین اگر اون سے چند اعتراضات
ہے ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہین - اول یہہ کہ جب تینون اقنوم
باعتبار وحدت خالق ہین تو ہم سوال کرتے ہین کہ اونکی خالقیت
کا اثر ایک دوسرے اقنوم کے خالقیت کے اثر سے ملکر ظاہر ہوتا ہے
یا منفرد طور پر اگر کہو کہ ایک دوسرے اقنوم کے اثر سے ملکر تو ہر ایک
اقنوم کی اثر کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے جو خدای کو ایک بھارے
دہبہ لگاتی ہے اور نیز جس سے خدا کا متعدد ہونا ثابت ہوتا ہے
اگر کہو کہ منفرد طور پر تو اس سے مغائرت ذاتیہ اور وجود یہ
ثابت ہوتی ہے جو خدای کی خدائی کو نیست و نابود کری دیتی
ہے دوسرا یہہ کہ تینون خالقون کی مخلوقات جدا جدا ہی
یا ایک ہے اگر کہو کہ جدا جدا تو اونکا نشان دینا چاہئے اور
نیز یہہ کہ اس سے خدا کا متعدد ہونا ثابت ہوتا ہی اور اگر کہو
کہ ایک ہے تو اسمین یہ اعتراض اور خدشہ واقعہ ہوتا ہے کہ
ایک خلقت مین تینون خالقون کے خالقیت کا اثر کیونکر ممتاز
ہوگا کس واسطے کہ ہر ایک مخلوق مین تینون خالقون کے
خالقیت کے اثر کا ہونا ضروری ہے اور وہ ایک مخلوق مین
معلوم نہین ہوتا - تیسرا یہہ کہ یہہ تینون خالق ایک آن
مین ہی اپنی خالقیت کے اثر کو ظاہر کرتے ہین یا آن مختلفہ
مین اگر کہو کہ ایک ہی آن مین تو یہہ صریح البطلان ہے
اور اگر کہو کہ آن مختلفہ مین تو اسمین اتحاد کی صورت تو نہی

ہے و نقض ثبوت الاتحاد و مخالف للعقاید الالعیوبیۃ -
پادری صاحب کا یہ فرمانا کہ اقانیم ثلاثہ مین کسی قسم کی مغائرت
نہین پای جاتی ایک غوش فہمی پر دال ہے جس صورت مین
پادری صاحب اپنی منہہ اور زبان سے اقانیم کو ثلاثہ کی

قید سے مقید کرتی ہین تو پھر اونمین کیون اور کس وجہ سے مغائرت
نہین ہے نمبرون کا مختلف ہونا بھی ایک عدد ہی مغائرت ہے
جو اقنوم نمبر ایک ہے وہ بہ نسبت نمبر دوم کے نمبر تھری ہونے ایک
فرق رکھتا ہی اور نیز یہہ کہ ان ہر سہ اقانیم کے فرایض منصبیہ
ایک دوسرے سے ممتاز اور جدا ہین یہ امتیاز اور فرق بھی تینون
اقنوم کی مغائرت پر دال ہے - پھر پادری صاحب فرماتے ہین کہ
ان اقانیم کا اتحاد بخوبی واضح نہین ہوتا - شاباش شاباش این
ہم غنیمت است - پادری صاحب مین اوپر کی سطرون مین کسی جگہ
پر بیان کر چکا ہون کہ اتحاد کی صورت بجز وجودی اور ذاتی
مغایرت کے صورت پذیر نہین ہو سکتی اب آپنے بھی اوسکی تصدیق
بے ادبی معاف جب ان اقنومون کا اتحاد ہی بخوبی واضح نہین
ہوتا تو آپ کس بہتر تہی پر ایکذات کہتی ہین متحد ہونا اور شی
ہی اور ذات واحد ہونا اور چیز اتحاد مین تو ضرور تا دوسرے
وجود اور ذات کا ہونا ضروری اور لازمی امر ہے اور ایک مین
دوسرے کی کچھ ضرورت نہین ہوتی کیونکہ وہ بذاتہ ایک ہوتا ہی
ایک کو کیا ضرورت ہی کہ دوسرے کو اپنے ساتھ ملاکر ایک بنے جب
وہ خود بذاتہ ایک ہے تو اوسکو دوسرے کی کیا حاجت ہے پھر پادری
صاحب فرماتے ہین کہ تثلیث ایک بھید ہے بھلا فکر آشکارا
نہین ہوتا انسانی عقلین اسکے معلوم کرنے سے عاجز اور قاصر ہین
پس اسکو محال نہ کہنا چاہئے کیا خوب اور کوئی داؤ نہ چلا تو
بھید ہے کہکر پیچھا چھوڑانا چاہتے ہین جناب من مین آپسے
پوچھتا ہون کہ اس بھید کی کیا ضرورت تھی اور یہہ بھید
کیون رکھا گیا جیسا خدا نے اپنی یکتای اور وحدت کے مسئلہ کو قدرتی
طور پر ظاہر اور آشکارا کر دیا ہے اس طرح پر اس بھید کو بھی
کھول دینا تھا افسوس خدا نے ایک ایسے امر مین بھید رکھا

جو انسانون کی نجات کا باعث تھا اور جسپر انسانون نے ایمان
لانا تھا ہم نے مانا کہ تثلیث کا مسئلہ ایک بھید ہے مگر گذارش
ہے کہ بھید کا معلوم کرنا تو اور صورت ہی اور سکی صورت اور اترتی
خلاف عقل معلوم ہوتا ہے نام لیتے ہی اوس کے خدشات اور
نقصانات ظاہر ہوتی جاتی ہین ہم نے تو مدتون فکر بھی کیا
کچھ پتا نہ لگا ہر ایک پہلو سے دیکھا ہوا ئی اور جعلی مسئلہ ہی
نظر آیا اگر آپکے قول کے بموجب تثلیث کو بھید الٰہی سمجھکر تسلیم
کیا جاوے تو اس سے لازم آتا ہی کہ ہندوؤن کے اس مسئلہ کو (کہ ہم
کنول کے پھول سے نکلا) بھی تسلیم کیا جاوے جیسا عیسائی لوگ
اس مسئلہ کا۔ بھید کہتے ہین ایسا ہی ہندو لوگ اپنے مسئلہ کو
سنراوہ بھید کہہ سکتی ہین عیسائی لوگون کے پاس کونسی دلیل
اور وجہ ہے کہ جس سے وہ اپنے مسئلہ کو بھید کی آڑ مین ہندوؤن
کے مقابلہ مین ثابت کر سکتے ہین اگر بھید کے کہنے سے ہی
فیصلہ ہوجاتا ہی تو تمام دینون اور مذہبون والے ایسا ہی کہکر
بیٹھا چھوڑ دئے سکتے ہین کون ہے کہ جو اپنی مذہبی اور دینی
مسایل کو بھید کی آڑ مین ثابت نہین کر سکتا۔ فقط

بقیہ معیار الاصول

اور دوسرا ہم کہتے ہین کہ سارے اشیاء صرف آدمی کے کھانیکے
واسطے ہی پیدا نہین کی گئین بلکہ ماسوا کھانے کے اور بھی
بہت سے کامون مین آتی ہین اس بات کے تحقیق کرنے کو اقوال
اطباء کو ملاحظہ فرمانا چاہئے اگر پیدائش پر ہی مدار ہے تو
زہر بھی ہے ایک پیدائش ہے اوسکو بھی ہر ایک وقت مین
استعمال مین لانا چاہئے حالانکہ اوس کے نقصانون پر نظر کرکے
عام کامون مین نہین برتا جاتا فقس علی ہذا۔ بالاکتساب
بھی حلت اور حرمت ظاہر ہے حاجت توضیح نہین نقلاً دیکھو تو
تو بھی یہہ مسئلہ ٹھیک ملتا ہی خاص حالات اور خاص طریق
ہی اسپر شہادت دیتے ہین حکما اور اطبائے بعض اشیاء کے
اصلی تاثیرات معلوم کرکے انسان کو اوسکے استعمال سے منع
فرمایا ہی عام طریق اور عام حالات سے بھی اسکی تصدیق
ہوتی ہے عام لوگ بعض اشیاء کو قدرتی تعلیم سے جو فی الحقیقت
الٰہی قانون کے موافق بھی انسانی حقوق کے واسطے مضر
ہوتی ہین بلا پابندی کسی الٰہی قانون کے چھوڑ دیتے ہین جیسا
بہت سے دانا آدمی اوس مذہب کے تابع جن مذاہب مین
خنزیر کی حلت و حرمت مین کوئی تعلیم نہین لیکن وہ لوگ
عقل خداداد سے خنزیر کے ظاہری اور باطنی قبوحات پر خیال
کرکے کھانے سے پرہیز کرتے ہین پس یہ دلیل اس بات پر
کہ قدرتی قانون بھی کتاب ربی کے مانند جس سے وہ قدرتی
قانون ماخوذ ہوتا ہی بعض اشیاء کے استعمال سے انسان
کو روکتا ہے غیر مذاہب کے شہادتون سے بھی حلت اور
حرمت ظاہر ہے دیکھو کہ توریت مین لکھا ہی کتاب احبار باب
۱۱ ورس ۵- اور پھر کہ وہ جگالی کرتا ہی اور کھر اوسکا چرا
ہوا نہین تو وہ بھی ناپاک ہے تمہارے لئے اور ورس ۷
سور کہ کھر اوسکا چرا ہوا ہوتا ہی پھر وہ جگالی نہین کرتا
وہ بھی- ۸- تم اون کے گوشت مین سے کچھ نہ کہایو اور
اونکی لاشون کو نہ چھویو کہ یہ ناپاک ہین تمہارے لئے ورس
۱۰ لیکن وے سب جانور جنکے پر ہون اور نہ چھلکے دریاؤن
مین ہون وے یا نالون مین وے سب جو پانی مین رہ سکتے
ہین اور وے سب حیوان جو پانی مین رہتے ہین وے قبیح ہین
تمہارے لئے ورس ۱۱- اور قبیح ہونگے تمہارے لئے تم انکے
گوشت مین سے نہ کہایو (نکتہ) اس ورس مین خداوند تعالےٰ

فرماتا ہے کہ تمہارے لئے ہمیشہ حرام جانور یا حرام شیئن حرام
بھی رہینگی جیسا کہ لفظ ہونگے سے سمجھا جاتا ہے (ورس ۲۶)
اور سب چارپای جنکے کہر ہون پر چری ہوے نہون اور
نہ جگالی کرتے ہون وہ ناپاک ہین تمہارے لئے جو کوئی
اون کی مری ہوئیکو چھوئیگا تو وہ ناپاک ہوگا (نکتہ) دیکھئے
کس تاکید سے رب الافواج حلت اور حرمت کی بابت حکم
دیتا ہی کہ مرے ہوئیکو چھونے تک جرم ہے (ورس ۳۱) اور
سب مٹی کے برتن جنکے بیچ مین اون سے کچھہ پر جاوے یعنے اون
ناپاک جانورون سے) وے برتن توڑے جاوین اور جو
کچھہ اونمین ہے سو ناپاک ہوگا ورس ۳۵- اور اون کے مرے
ہوے سے جس چیز پر کچھہ گرے خواہ تنور ہو خواہ چھولا وہ ناپاک
ہوگئے اوسکو توڑ ڈالو اس لئے کہ وہ ناپاک ہے وے ناپاک ہین
اور ناپاک ہونگے تمہارے لئے (نکتہ) اس ورس مین
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اگر تنور مین بھی ناپاک جانور پر جاوے
تو وہ تنور بھی توڑا جاوے اور اسی ورس مین فرماتا ہی کہ یہہ
جانور تمہارے لئے ابد تک حرام ہونگے (ورس ۴۳)
اس لئے کہ مین خداوند تمہارا خدا ہون چاہئے کہ تم اپنے
تئین مقدس کرو تاکہ تم مقدس ہو اس لئے کہ مین قدوس
ہون سو اپنے تئین کسی رینگنے والے سے جو زمین پر رینگتا
ہے ناپاک نہ کرو (ورس ۴۴) کہ مین خداوند ہون مصر کی
زمین سے تمہارا لیجانے والا تاکہ مین تمہارا خدا ہون پس
تم مقدس ہو اس لئے کہ مین تمہارا قدوس ہون (ورس ۴۵)
تاکہ تم پاک اور ناپاک مین اور اون جانورون مین جو
کھائے جاتے ہین اور اونمین جو نہین کھائے جاتے ہین تمیز کرو
(نکتہ) ان اور اس مین خداوند تعالی نے ایک تو حلت و

حرمت و حلت بعض اشیا بیان فرمائی ہی وہ یہہ کہ تم اس
واسطے ناپاک جانورون کو نہ کھاؤ کہ چونکہ مین مقدس ہون
اور تم جو ان ناپاک جانورون کو کھاکر میرے پاک دربار مین
حاضر ہوگے تو اچھا نہ ہوگا اس واسطے تم ان جانورون کے
کھانے سے پرہیز کرو تاکہ تم مقدس ہوکر میرے حضور کے لایق
ہوجاؤ (اس سے سمجھا جاتا ہی کہ جو لوگ ناپاک جانورون کا
استعمال کرتے ہین وہ مقدس نہین ہین جب مقدس نہوے
تو حضور خداوندی کے لایق نہ ٹھہرے تو گویا خداوند کی نظر
سے گرگئے جب یہہ ہوا تو پھر جگہہ اونکی جہنم کے سوا اور کیا
سمجھی جاوے) دوسرا خداوند تعالی اپنا احسان جتلاکے بتلاتا
ہے کہ تم استعمال ناجایز اشیا سے پرہیز کرو ورس ۴۵ کا یہی
خلاصہ ہے تیسرا خداوند تعالی علت حکم حلت و حرمت بیان
فرماکر کہتا ہی کہ یہ حکم تم کو اس واسطے دیا گیا کہ تم ناپاک اور پاک
چیزون مین تمیز کرو (کتاب لیویہ باب ۶۶ - ورس ۱۷-
وے جو باغون کے بیچ مین اپنے تئین فلانے کے پیچھے پاک اور
طاہر کرتے ہین جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزین اور چوہا کھاتے
ہین وے سب کے سب فنا ہوجاینگے (نکتہ) اس ورس مین خداوند
تعالی فرماتا ہے کہ سور اور چوہے کے کھانیوالے سب کے سب فنا
ہوجاوینگے بمطابقت اس ورس کے نظر کیجاتی ہے کہ کون لوگ
مکروہ اشیا اور سور اور چوہے کا استعمال کرتے ہین تو بجز
عیسائی مذہب والون کے اور کوی ایسا فرقہ نہین ملتا جو
کثرت سے سور کھاتا ہو مین نے ایک انگریزی اخبار مین دیکھا
کہ فرانس کے لوگ بلی اور چوہے کے کباب بناکر کھاتے ہین
پس مین مطابق اس ورس کے کہتا ہون کہ یہہ سب کے سب فنا
ہوجاینگے (تنبیہہ) اگر کوی سوال کرے کہ اس ورس مین

لکھا ہے کہ سور وغیرہ کھانیوالے فناہو جائینگے لیکن ہم دیکھتے
ہین کہ عیسائی لوگ جو کثرت سے سور کا استعمال کرتے ہین
ابھی تک فنا نہین ہوے ابھی بلکہ ترقی پر ہین جواب اسکا یہہ
ہے کہ خدا تعالی کے مراد لفظ فنا سے یہہ نہین کہ وہ دنیا سے
نیست و نابود ہو جائینگے بلکہ یہہ مراد ہے کہ وہ بارگاہ خداوندی
سے ایسے دور پھینکے جاوینگے کہ بمنزلہ فنا شدہ کے ہو جائینگے یا
یہہ مراد ہے کہ قیامت کے دن سب سے آخر یہ لوگ داخل فی السقر
کئے جاوینگے وہ بھی ایک فنا ہونا ہی یا یہہ مراد ہے کہ ابھی
اوپر ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ یہ لخت فناہ فی النار ہونگے
فافہم (کتاب یسعیہ باب ۶۵ درس ۴ جو سورون کا گوشت
کھانے اور نفرتی چیزون کا شوربا اونکے باسنون مین ہے -
(ملکہ) اسی باب کے پہلے درسون مین خداوند تعالی کہتا ہے
کہ ایسے لوگ مجھے غصہ دلاتے ہین جو سورون کے گوشت کا شوربا
اونکے باسنون مین ہے ای منصف مزاج وہ کون لوگ ہین
کہ جنکی رکابین سور کے شوربا سے اور جنکے پیالہ شراب سے بھرپور
رہتے ہین ہان وہ یہی عیسائی ہین کہ جو دینداری کا دعوے
کرتے ہین یقین جانو کہ یہہ دیندار نہین ہین بلکہ الہی حکمون
اور قوانین کو جھٹلانے اور مٹانے والے ہین ہان یقین کرو
یہہ لوگ ضرور فناہو جائینگے **نوع سیوم** در باب
جایز و ناجایز ہونے بعض افعال کے - اگرچہ انجیل مین بعض افعال
مثل زنا اور چوری سے منع کیا گیا ہے لیکن عبادت ربی کا کہین
ذکر نہین کیونکہ عیسائی لوگ مسیح کے کفارہ کے بھروسہ پر اپنے
آپ کو قیود عبادات سے آزاد احد بری سمجھتے ہین ہان ایک عشا
ربانی ضرور کرتے ہین جس مین مسیح کا گوشت اور لہو پیتے اور
کھاتے ہین سو یہہ عبادت نہین ہے بلکہ ایک دشمنی کا نمونہ ہے

مسیحون نے انسون کو سارے کی ساری ہی الہی احکام کو
مٹا دیا پس یقین جانو کہ یہ لوگ خدا کے حکمون کو مٹانیوالے
ہین جسپر عیسی گوئی توریت ضرور فناہو جائینگے عیسائی
مذہب مین نا اعمال حسنہ کی تاکید اور نا اعمال سیئہ کی تہدید
بلکہ ایک آزاد مذہب ہے نہ برے سے سروکار اور نہ بھلے سے
ناپاک مین تمیز اور نہ پاک مین ای خدا کے حکمون کو مٹانے
والو یقین جانو کہ خدا تم پر ناراض ہے ہان بیشک تم پر ناراض
ہے آؤ اپنے عزیز جانون پر رحم کرو کیون دیدہ و دانستہ
اپنے آپ کو الہی عتاب کا مورد بناتے ہو اگرچہ اس نوع کو
بھی حسب انواع دیگر مطابق عقل و نقل کرنا ضرور تھا لیکن
اس باعث کہ یہہ مسئلہ ظاہر ہے توضیح کا محتاج نہین اس
لیے اسکو اس سے درگذر کیا گیا چونکہ ہر دو فریق کے
نجاتی اصولون کی بابت حسب تنبیہ چہارم کلی طور پر بحث
کی گئی اب بابت اس تمام بحث کے امور تنقیح طلب لکھکر
فیصلہ کیا جاتا ہے -

امور تنقیح طلب اول یہہ کہ کس فریق کے نجاتی
اصول مطابق عقل و نقل ہین دوم یہہ کہ کس فریق کے
اصول بالتوضیح و تشریح اونکے مسلمات مین بیان کئے گئے
ہین - سیوم یہہ کہ کس فریق کے اصول باہمی ہین اور کس فریق
کے اصول ماخوذ من المسلمات چہارم یہہ کہ کس فریق کے اصول
مطابق افعال الہی واقع فی العالم کے ہین -

بحث بابت امور تنقیح طلب اول تنقیح کی
بابت یہہ جواب ہے کہ نجاتی اصولون کی رسید و واضح طور پر
معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کے نجاتی اصول عقل اور نقل سے
موافق ہین تنقیح دوم کی بابت یہہ جواب ہے کہ مذہب اسلام

کے بخاتی اصول اسلامی مسلمات یعنے قرآن سے بیان کئے گئے ہین برخلاف مسیحی اصولونکے کہ وہ اونکے مسلمات یعنے اناجیل سے بالصراحت والوضاحت ثابت نہین ہوتے کہین کچھ لکھا ہے اور کہین کچھ تنقیح سوم کی نسبت یہہ جواب ہے کہ جب مذہب اسلام کے اصول اسلامی مسلمات یعنے قرآن سے ثابت ہین تو وے ہی اصول نہین ہوسکتے بلکہ حسب تسلیم مسلمات ہین لیکن عیسائیون کے اصول وہمی اور خیالی اصول ہین کیواسطے کہ اونکے مسلمات یعنے انجیل کے پورے طور سے ثابت نہین ہوتے تنقیح چہارم کی نسبت یہہ جواب ہے کہ اسلامی اصول مطابق افعال الٰہی واقع فی العالم کے ہین عیسائی مذہب کے اصول مخالف ہین -

فیصلہ دیکھنے اصولی روئیداد اور بحث امور تنقیح طلب کے ثابت ہوتا ہی کہ مذہب اسلام کے بخاتی اصول سچے ہین اس باعث کہ ایک تو حسب تنبیہہ چہارم اس معاملہ مین دو گواہ جنکو فریقین مانتے ہین یعنے عقل اور نقل بحلف اقرار کرتے ہین کہ اسلامی اصول ہمارے موافق ہے دوم یہ کہ حسب تنبیہہ ششم عام حالات بھی اسلامی اصولون کی تصدیق کرتے ہین سوم یہہ کہ اسلامی اصول افعال الٰہی واقع فی العالم کے مطابق ہین پنجم یہہ کہ کوئی اسلامی فرقان اصولون کی نسبت مختلف الرای نہین عیسائی مذہب کے اصول جیسے ہین اول یہہ کہ حسب تنبیہہ چہارم اونکی نسبت متعدد شاہدین یعنے عقل اور نقل گواہی نہین دیتے بلکہ صاف انکاری ہین کہ عیسائی مذہب کے اصول ہمارے مخالف ہین دوم یہہ کہ حسب تنبیہہ ششم عام حالات بھی عیسائی مذہب کے اصولون کی تصدیق نہین کرتے سوم یہہ کہ حسب تنبیہہ دوم عیسائی مذہب کے اصول اونکے مسلمات سے ثابت نہین ہوتے چہارم یہہ کہ عیسائی مذہب کے اصول افعال الٰہی واقع فی العالم کے مطابق نہین پنجم یہہ کہ عیسائی فرقے اصولون کی نسبت بہت سے متفق اور علماء انصاری عیسائی مذہب کے بخاتی اصولون سے منکر ہین - پس عدالت متبع قوانین الٰہی حسب تنبیہہ سوم و پنجم کے حکم دیتی ہے -

حکم کہ اسلامی اصول مع دیگر تعلیمات کے لایق تسلیم اور تمسک کے ہین اور مذہب اسلام ایک سچا مذہب ہے اور عیسائی مذہب کے اصول مع دیگر تعلیمات کے مردود اور لایق عدم تسلیم کے ہین

التماس چونکہ یہہ رسالہ عام لوگون کے واسطے بالخصوص صغیر سن لڑکون کے واسطے تصنیف کیا گیا ہے اگر کوی صاحب اس رسالہ مین کوئی نقص یا سقم دیکھے تو بخواہی المؤمن مرات المؤمن اوس کی اصلاح مین سعی و کوشش فرماوے فقط

الملتمس حقیر مرزا سلطان احمد آزاد عفی عنہ -

پیک اسلام قسطنطنیہ واخبار ایسٹ میان کلکتہ

اخبار ایسٹ میان درباره اجرای اخبار پیک اسلام نہایت شد و مد سے تحریر کرتے ہین کہ پیک اسلام نامی ایک اخبار قسطنطنیہ مین شایع ہوا ہے جو زبان اردو اور ترکی مین مطبع سلطانی واقع باب عالی مین چھاپا جاتا ہی - اس اجاد کے نکلنے کا منشا یہہ ہے کہ سلطان کو خلیفہ ہند قرار دین اور سنے اور تعلی اور بربر کے لکھا ہے اور سلطان کو خلیفہ تمام روے زمین کے مسلمانون کا گردانا ہی - ہماری سمجھ مین یہ نہین آتا کہ ترکیون کو اردو زبان سے کیا تعلق ہے مگر غور کرنے سے اسکی کیفیت سمجھ مین آجاویگی -

ایک معزز مسلمان ہندوستان سے سفارت لیکر قسطنطنیہ کو گیا اور اس اخبار مین ترغیب و تحریص مسلمانان ہند کو دیرہا ہے -

اسی جہت سے اوس اخبار کا نام قاصد یعنے پیک اسلام قرار دیا ہے اگر یہہ ثابت ہو تو نہایت عجیب ہے - اور چند سال کے پیش از لارڈ بیکنس فیلڈ کو یہہ خیال آیا کہ انگلستان بہت بڑی سلطنت ہے اور اہل اسلام اس سلطنت سے بہت متعلق ہین اور مسلمان ترکی سلطنت کو بالکل مانتے ہین بہتر ہے کہ امیر شیر علیخان کو مشورہ دیا جاے کہ وہ سلطنت انگلش سے دوستی برتاؤ کرین - سلطان ترکی اس قابل کو غنیمت جانے اور مسلمانان ہند سے ذاتی ہمدردی اور فرمان برداری حاصل کرلین اسمین شک نہین کہ افندی لارڈ بے جنکو سید احمد خلوص کے نام سے مشہور کرتے ہین ہندوستان کو دورہے غرض سے آئے تھے وہ بظاہر کابل جاتے تھے اور باطن مین ہند کے مسلمانون کے دلون مین جنگیہ طور سے گرم جوشی پیدا کرتے تھے اور ذاتی یکدلی سے اوس سلسلہ کو ایک کرنا چاہتے تھے چنانچہ اوس زمانے مین متعدد وقت ہم اخبار کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو آگاہ کرائے تھے کہ لوگ اسلام کو مستحکم کرنیکی کیسی فکر اور کوشش کرتے ہین - اور فریق ترکی کے نوجوان ہمدردون کا پولیٹکل کلمہ دین ہے کہ مذہب اسلام کو اسطور پر استحکام ہو کہ جب کسی طرح کی پولیٹکل بھیدگی پڑے تو اوسوقت اس سے کاربراری ہوسکے - قسطنطنیہ کے زبردست اخبارون نے اسکے بارے مین بارہا وعظ کہے ہین اور ۲۶ دیمبر کے ایک اخبار مین یہہ فقرہ تھا کہ ای اہل اسلام تمنے تھوڑے زمانہ مین ایسا نہ بہی گروہ قرار دیدیا جسمین لکھو کہا آدمی ہین اور جو زاں ہو کر ایک حکومت سے رہا کرتے تھے - مین تمسے پوچہتا ہون کہ جب سے تمنے بوہ بین حکمت علی کو شطرنج پر کھیلنا شروع کیا ہے تو کیا تمنے دیکہا چہا اور کیا تمکو نفع حاصل ہوا ہے - ہندوستان - سندھ سیپرس - ترکستان - بگیر پر غور کرنا چاہیے - اگر تم اپنا موقع حاصل کروگے تو متروک خبر اسلام کو جسکے بیچے تمنے پرورش پائی ہے اور جسکے سایہ مین تم بیٹھے ہو اوس کے تباہ کرنیوالے تیر سے محفوظ رکہہ سکوگے اگر تم اپنی تمام مختلف اقوام ایشیا اور افریقہ کو ایک ہی نشان کے نیچے جمع کرو اور ایک ہی شخص کو اپنا آفسر اور سرغنہ سمجہو تو بیشک ایک ذہبی گروہ قایم ہوجاویگا جسکی تعداد دو سو ملین سے کم نہوگی اور ایسی طاقتور سلطنت اور حکومت ہوگی کہ جسکا ثانی صفحہ دنیا پر نہوگا - الغرض جس منشا سے یہہ لکہا جاتا ہے وہ صاف عیان ہے اور یہہ خیال نہین ہوسکتا کہ اگر گورنمنٹ ترکی آخر درجہ تک مجبور کئے جائے تو اوسکو اس کارروائی کے کرنے مین کچہہ خوف نہین ہوگا - ابہی سے انگلستان اور روس کو دہمکی دی رہی ہے اور ہمیشہ یہ احتمال اونکے دل مین لگا ہوا ہے کہ جب کچہہ بن نہ پڑیگی تو وہ سبز نشان کہول دین جسکا آخری نتیجہ یہ ہے کہ تمام روی زمین کے مسلمان ایکٹہا ہو کر جنگ کرین اور تمام دنیا کے سچے مسلمان بہی چاہینگے کہ اپنی مذہب اپنے خلیفہ سلطان کی حفاظت کے لئے مسلح ہون اگر ایسا ہوا تو بلاشبہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے لندن مین بہت بڑا خوف ہوگا - مسلمانون کا بہت بڑا فرقہ بالعزور سرکار برتش کے عملداری سے خوش نہین ہے اگر سلطان ایسی کارروائی کرین تو اس جنگ کا یہی نتیجہ ہوگا کہ یورپ مین سلطنت ترکی دوچار ہوجاویگی اور اس جنگ کا خاتمہ برا ہوگا -

جریدہ روزگار سلطنت ترکی یا اسمالت جو اہل یورپ کی اوسکو کسی کی مدد تائید ضرور نہین - مجرا اخبار ثابت ہما کے حاشیہ خیال مین یورپ کے ۲۴ سلطنتون کی کثرت ہے

ہوی ہی مگر یہ کہو اسکی طاقت معلوم ہی اور انمین سے اکثر ترکی سے لڑ بھاگ گئے ہین اور کے بار اتفاق بھی کر لیا تھا آخر شکست پاکر کمرین کھولدین درصورتیکہ عام اتفاق ہوگیا ہو تو ہوسکتا ہی مگر وہ خیال کرسکتے ہین کہ اس سے بترکر عام اتفاق مسلمانون مین ہوجائیگا اسوقت تمام روے زمین کے مصلحت بخون اور بڑے بڑے منصوبہ کرنیوالون کو لوگ حقارت کی نظر سے دیکھینگے - پس ایسے خیالات محالات سے ترکی سلطنت کو نظر حقارت سے دیکھنا نہایت تعجب ہے اخبار پیک اسلام کے اشاعت کا منشا یہہ ہے کہ بعض متعصب اخبار جیسہ پوش ترکی سلطنت کے زوال کے خواہان ہوکر اوس سلطنت پر اقسام سے انگشت نمایان کر رہے ہین سو اوسکا جواب وقتاً فوقتاً دیا کرے اور حقیقت واقعی سے لوگون کو مطلع کردین اور مذہبی تعلق جو سلطان روم کو مسلمانان ہندوستان سے ہی اوسکو مجدد کرے - پس ہم صاف صاف کہتے ہین کہ دنیا مین جتنے مسلمان ہین وہ سب کے سب اوس ریاست پر تصدق و فدا ہونیکے لئے رضامند ہین حالانکہ سلطان کو ظاہری تعلق نہو مگر تعلق باطنی برابر لگا ہوا ہے اگر اوس مضبوط سلطنت پر یورپ کے چند شراب خوار بیمار اتھاوینگے تو دنیا مین کے تمام مسلمانان سلطان کی اعانت مین اپنی کمرین کسینگے ہم اس دعوی کو راہ تعصب یا بلا دلیل رجوع نہین کرتے ہین بلکہ تعلق مذہبی تفریح چاہتا ہی ایڈیٹر صاحب یہہ اسپین نہین ہے جو مسلمانون سے چھوٹ گیا - اسپین کے اختیار مین ہمارے مقدس قبہ جات نہین ترکی پاسبان و متولی مسلمانون کے اون عبادت گاہون اور مقدس مقامون کا ہی کہ جہان کے مسلمانون مبارک جبہات کے اشتیاق پر اپنی جبین

نیاز کرتے ہین اور مال و متاع کو بخلوص دل نثار کرتے ہین کیا آپ کو بیت المقدس کا وہ جنگ یاد نہین کہ جسمین یورپ کے عیسائون کے تار کی پہار ہوگئے تھے پھر مسلمان اوس عمدہ مستولی کے گھر کو اور اسکے کاروبار کی حفاظت کی کیونکر مستعمل نہین ہونگے -

اخبار پیک اسلام تومے کے آخر مین اشاعت یا ہندوستان کے مسلمان ترکیون کی ہمدردی و غمخواری اوس وقت مین کہئے کہ جب پیک اسلام کا وجود بھی نہ تہا اور دور دراز ملکون سے چندہ کرکر اتنا بہت روپیہ اون بہادر ترکون کو دیا کہ جنکی ایک تلوار کے مارے سیکڑون روسی داخل النار ہوے اور جسکی داد و دہش کا تمام یورپ مین ڈنکا بج گیا اب بھی جو سچا مسلمان ہے اپنا جان و مال اوس مسلمان سلطنت پر فدا کرنا سعادت ابدی و دولت سرمدی سمجہتا ہے -

قانون تقرر قاضیان

یہہ وہ قانون ہی کہ جسکا مسودہ جناب آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر سی - یس - آئی - اڈیشنل ممبر کونسل حضور وایسرای بہادر نے سال گذشتہ کونسل مین داخل کیا تھا اور جسکے بارہ مین مدراس گورنمنٹ کے معرفت سے بعض ارکین اہل اسلام مدراس اور کالکٹ کے نیشنل محامدن اسوسیشن یعنے انجمن عمومیہ اسلامیہ سے رای طلب کی گئی تھی -

جو تکلیف عدم تقرری قاضیون سے مدراس مین ہوا کرتی تھی جسکی اطلاع مختلف اوقات ارکان محمدی خصوصاً مسلمانان احاطہ مدراس نے سرکار کو دی ہی اور التجا بھی کی تھی کہ سرکار قاضیون کے مقرر کرنے کا کام اپنے تفویض مین کرے تو مسلمان رعایا کے لئے ایک نعمت عظیم ہوگی - پس اس غرض سے یہہ قانون ۹ جولائی سنہ رمان کو نافذ ہوگیا - پہلے پہل تو یہہ قانون

شہر مدراس سے متعلق ہوگا جہان باضابطہ مقرر شدہ قاضیون کی ضرورت حضوریت کے ساتھ معلوم ہوی ہے - لیکن اسمین ایک ایسا فقرہ مندرج کردیا گیا ہی کہ جس سے ہر دیگر لوکل گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اگر اوس کے حدود اراضی کے اندر کسی طبقہ کے مسلمان اپنی خواہش بتلاوین تو یہہ آکٹ انکے متعلق کی جاوے تو گورنمنٹ مذکور اوسکو اپنے ماتحت ممالک مین وسعت دینے کی مجاز ہوگی - اب امید ہو کہ اس قانون کے عمل درآمد ہونے سے وہ بڑی اور بوم جو ہمیشہ مدراس مین رہا کرتی تھی ہوجاویگی - اور چند خواص مسلمان کی یہہ معاش اور عوام مسلمانان مدراس کو اس قانون کے اجرا سے بہت بڑا فایدہ ہوگا -

اب ہم بالعفل قانون مذکور کا ترجمہ فورٹ سنٹ جارج گزٹ سے کرتے ہین انشاء اللہ تعالی آیندہ قاضیون کی تقرر کے بارے مین اپنی رائے ظاہر کرینگے -

ترجمہ آکٹ نمبر ۱۲ مصدرہ ۹ جولای ۱۸۸۰ء

تمہید

پیش از قانون تعزر قاضیون کو گورنمنٹ ہندوستان نے موقوف کردیا تھا مگر اب ضرورت کے سبب پھر جاری ہوا -

فقرۂ اول اس آکٹ یعنے قانون کا نام قاضی آکٹ ہی اور فوراً عمل درآمد ہونا چاہیئے - اول مدراس مین اجرا پانا اور بعد دوسرے اضلاع مین اگر ضرورت سمجھین سمجھین تو قاضیون کو مقرر کرسکتے ہین -

فقرۂ دوم - اگر مسلمانان کسی حصہ کے واسطے تقرر قاضی کی درخواست کرین اور گورنمنٹ مناسب سمجھے تو عمائدین اہل اسلام مشورت کرکے ایک یا متعدد قاضی اوس سرزمین کے لئے مقرر کرینگے - اگر کوئی اعتراض ہو کہ تقرر دیسے قاضی کا نامناسب ہے تو وہ اعتراض نامقبول ہے -

گورنمنٹ کو یہہ قدرت ہی کہ قاضی کو معزول کرین یا معطل کرین اگر وہ اپنا تفویض کیا ہوا کام برابر نہ چلاوے یا اپنی مقررشدہ جاے سے بغیر اطلاع کسی اور جاے چلاوے یا ترک وطن کرے یا دیوالیہ ہو یا خود استعفا درپیش کرے یا خود انکار کرے یا گورنمنٹ کے پاس اوسکی نااہلی ثابت آوے یا جسمی عوارض کے سبب اس عہدے کے سرانجام کے لئے ناقابل رہے -

فقرۂ سیوم جو قاضی سرکار سے مقرر ہوگا وہ اختیار رکھتا ہی کہ ایک نایب یا کئے نائبان واسطے سرانجام امورات مفوضہ کے مقرر کیا کرے اور اون نائبون کی بحالی و برطرفی کا پورا اختیار قاضی کو ہوگا - اگر وقتاً قاضی سرکار سے معطل یا معزول ہو تو صورت مین اوسکے نائبان بھی معزول و معطل سمجھے جاوینگے -

فقرۂ چہارم عدالتی کاروبار یا حکومتی قدرت کسی قاضی و نایب پہنچتی ہے - قاضی و یا نایب قاضی کا حضور بوقت نکاح و یا ادای رسوم شرعی لازمی نہین ہے - ایک قاضی حاضر رہتے پر دوسرے قاضی کا حضور ممنوع نہین ہے - جریدۂ روزگار

حیدرآباد دکن

چہارشنبہ گذشتہ کے شام کو گھنٹہ بڑے زور و شور سے آئی رات بھر بڑے زور سے بارش رہی اور جمعرات کے دن پھر علی التسلسل برستی رہی - ایک قدیم مکان کو بڑا ہی صدمہ پہنچا اور بہت سے مکان زمین بوس ہوئے زراعت کے کاروبار بڑے چستی سے ہوتے ہین - اضلاع مین بھی بارش ہے لیکن خبر ہے کہ ضلع نلدرک و نادیڑ مین ابتک بارش ہی نہین خدا اپنا فضل کرے مقیاس الحرارت ۸۰ درجہ ہے - غلہ کا نرخ علی حالہ ہے - منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد | توریت و بطا تو یہ انجیل بتجیل | گویان بصفت و سیرت مبرد محمد

نمبر ۳۱ | جلد ۹

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۵ - ذی قعدہ | سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف یافتہ مرجوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت و ہم انجیل برافتاد تجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اخبار منشور محمدی

ادا ہو کب سے حمد باری	خدا ہی کو ہی ہے تعریف ساری	ہوی سب اس سے ترسان گرد ترسا	گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا
نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو	خداوند آپ جسکا مدح خوان ہو	ہوا نور محمد جلوہ گر جب	بنا شرمندہ ہو کر شمس و کوکب
کروں پھر نامہ اشرف کا اظہار	بیان وصف جسکا ہی گہربار	جہان کو کر دیا روشن درخشان	ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان
مقدس نامہ والا گرامی	رہ اسلام کا داعی وحامی	نہ کوکب کو چمکنے کی ہی یاری	گئی شب دنکی ہے ابلغ ہاری
مبارک نام منشور محمد	خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد	ہوا اجرا یہہ ہمنام اُس کا	نیابت مین کرے ہی کام اُسکا
جہان کے سب حنیفون مین ہی ممتاز	ہزارون شک و شبہا تھے انصار	اُتھا سب کو کیا حق آشکارا	
بتائی صاف مکبوراہ وحدت	ہر اک بیدین کو از فضل داور	دکھائی راہ سیدھی گمگشتہ کو	
طرف توحید حق کے جب بلایا	مثالی ظلمت تثلیث و کثرت	جزئی مومنو یہہ وقت کیا ہی	
صدا اسلام کی ہر سمت پہنچی	ہوا ایک گون یان ملک سارا	ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرون کا	بلاشک دین حق عزت زدہ ہے
مچی غل غلہ گردون کے اندر	زمین نام خدا سے گونج اوٹھی	بجھانا چاہتے ہین نور مولا	
الوالعزم سلاطین زمانہ	طلوع شمس سے ہی اک عالم نور	جہنکا ہر ایک ہے اسکو ذانے	لگا ہے جھوٹہ سچ کو منانے
یکایکی سرکشون کو ذیر فرمان	سب تاریخ قرآن والا	مسلمانون پہ واجب ہے مدد اب	بدل اس کام مین مصروف ہون سب
بنوی شاہ روم کسرے	دیا ہی زمینون کو امن و امان	اگر منظور ہی حق کی اشاعت	بدون الفرت کے کیون ہو اشاعت
کیا جاں بحق حق نے نامور پاک	روانہ جب ہوا منشور والا	یقین اب اہل دین کو دیکھ کثرت	رعب ہے بیشمار اسکی نصرت
	خدا نے کہنے کو کیا پاک	ہویدا ہو یہہ اخبار گہربار	برآمد ہو گا ہر عشرے مین اکیا
		بصیغہ پیشگی سالار دانش کا	وس آنے بھیدین مین ہر پیدا

بہتیں بابعد کی کچھ شرط آئین
نہ خرچ ڈاک کا کچھ ذمہ لیویں
زر قیمت ہو گرارسال منظور
تکلف ہو یا منی آڈر بدستور
کریں ارسال نام و ٹھکانہ پر
ولیکن چاہئے ہو بار جستر
اگر خط و کتابت ہو ہے مطلوب
کریں نام و نشان سے آگہی خوب
مسلمانوں کو یارب مستعد کر
فدا ہوں مال و جان سے دین حق پر
عنایت ہی تری یا اور سرفرازی
ہوی سب پر ہماری فتح بازی

مژدہ و ثنا

رسالۂ اشاعت السنہ نمبر ۹ جلد ۳ کے معاینہ سے یہہ معلوم ہوا کہ جناب جامع معقول و منقول ماہر فروع و اصول مولانا و بالفضل اولینا حضرت مولوی حافظ سید امداد العلی صاحب رئیس اعظم اکبرآباد ڈپٹی کلکٹر مراد آباد نے بجواب انتصار الحق کتاب لاجواب اختیار الحق باپنی عالی ہمتی سے تصنیف کرائے اور بصرف زر کثیر چھپوائی ہے اور وہ بلا قیمت محض فی سبیل اللہ تقسیم کیجاتی ہی- اہل علم متدین و اشاعت سنت کو ملتی ہے پس جو صاحب اپنے تئیں اس صفت سے موصوف پاوین وہ اس کتاب کی جناب ممدوح سے درخواست کرین اور آپکے حق مین ترقی دارین کے لئے دعا کرین اللہم یہہ برروح القدس

جواب الجواب نور افشان

شعر ہزار شور رستے تھے پہلو مین دل کا ٭
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نکلا

اخبار نور افشان مطبوعہ ۹- ستمبر ۱۸۸۰ء مین ایک مضمون الموسوم بہ جواب منجانب پادری تھاکر داس طبع ہوا ہے اوس جواب سے پایا جاتا ہی کہ پادری ممدوح اپنی کتب مذہبی سے بالکل ناواقف ہین- اہذا ہین ہمہ دعوی انکا یہہ ہے کہ کچھ لکھون ہے کہ تین دن کم کنظر کیا کرتا ہی الخ-

پوشیدہ نہ رہے کہ مولانا الحبر الجلیل حبیب الرحمان ہندی ایکسا سوال پادری ممدوح سے کیا تھا کہ انجیل یوحنا مین آیا جو وہ بنی لکھا ہی پس اُس بنی کا نشان دو- اسکے جواب مین تھاکر داس نے کہا کہ وہ بنی مسیح عیسی ہے- جسکا کنایہ استثناء ۱۸ مین آیا ہی- ناظرین کو یاد ہے کہ اس آیت کے بارہ مین ہمنے ایک کتاب مسمی بہ نور محمدی تصنیف کی ہے اور اُس کتاب مین حضرات پوادری کے کل اعتراضات کے جواب لکھدیئے ہین پادری موصوف کو بھی لازم ہے کہ اوس کتاب کا سیر و مطالعہ کرکے اپنے تئیں تسلی کرین- اور ایسی فاش غلطی سے بچین- آیت جسکے لفظون پر بحث ہے یہہ ہے کہ قایم کریگا ترا الہ تیرے واسطے بنی تجھ مین سے تیرے بھائیون مین سے مجھ سا اسکو مانیو- یہہ قول حضرت موسی کا ہی اور مخاطب اسکا کوئی شخص خاص نہین ہے بلکہ قوم بنی اسرائیل ہے اور مقام قوم جو جنس واحد ہے اسکے طرف ضمیر خطاب واحد کا استعمال کیا ہی اب اس مقام پر حضرت موسی کو یہہ بتانا تھا کہ وہ بنی بنی اسرائیل مین سے ہی ہوگا بلکہ برادران بنی اسرائیل مین سے ہوگا پس اگر اس مقام پر صرف یہی کہا جاتا کہ تیرے بھائیون مین سے ہوگا تو یہہ بات بخوبی روشن نہوتی کہ بنی اسرائیل مین سے ہوگا کیونکہ اگر قوم کو صرف یہہ کہا جاوے کہ تمہارے بھائیون مین سے ہوگا تو اس وقت یہہ احتمال کہ اسی قوم مین سے ہو زایل نہین ہوتا- اس لئے اول حضرت موسی نے فرمایا کہ تجھ مین سے اور پھر اسکا بدل واقع ہوا- تیرے بھائیون مین سے اس سے صاف متعین ہوگیا کہ بنی اسرائیل کے بھائیون مین سے ہوگا- نہ بنی اسرائیل مین سے پس اس طرز کلام سے بنی اسرائیل مین سے اس نبی موعود کے مبعوث ہونیکا احتمال بالکل زایل ہوجاتا ہی اور الفاظ تیرے

بھائیون مین سے - الفاظ بحر مین سے - کا بیان تصور
نہین ہوسکتی کیونکہ اگر مقصود یہہ ہوتا کہ وہ نبی موعود بنی
اسرائیل مین سے ہوگا تو خود الفاظ بحر مین سے ہی زیادہ
تر اس مطلب کا بیان کرتے تھے بہ نسبت الفاظ تیرے بھائیون
مین سے پس کسیطرح یہہ پہلے الفاظ پہلے الفاظ کی تفسیر اور بیان
نہین ہوسکتی - بلکہ وہ پہلے الفاظ کے بدل واقع ہوے
ہین جن سے اس نبی موعود کا بنی اسمٰعیل سے ہونا متعین
ہوجاتا ہی - اب پادری تھاکرداس صاحب کو مناسب ہے
کہ اپنی غلط فہمی کی اصلاح کرین اور بموجب محاورہ توریت
کے بھائیون کے لفظ سے ہمیشہ اسرائیل ہی مراد ہوتی ہے
محض غلط ہی بلکہ کتاب استثنا باب ۲۳ - ۸ مین بنی
قطورہ پر اور کتاب استثنا باب ۴ - ۴ و باب ۲ و ۸ باب
۲۳ و صحیفہ اشعیاہ باب ۲۰ - ۱۳ و صحیفہ عبدیا
آیت ۱۰ مین بنی عیشاؤ پر اور کتاب پیدایش باب ۱۶
و ۱۲ و باب ۲۵ - ۱۸ مین بنی اسمٰعیل پر بھی لفظ بھائیون
کا بولا گیا ہے اور جو کہ ان سے بجز اسمٰعیل کے اور کسی کو
برکت نہین دی گئی تھی اس لئے بنی اسمٰعیل ہی مین سے نبی
موعود کا مبعوث ہونا متعین اور منحصر ہوگیا تھا -
الحاصل بڑی تھاکرداس صاحب کی نادانی اور کم فہمی سب
معلوم ہوگئی اور اس نے ناحق یہہ پیش جہری مسیح پر جمائی
یہہ شیخی اور تین کانی کہ ہم کچے بچون سے کم گفتگو کرتے
ہین کیا انہون نے اپنے زعم فاسد مین مولانا عبدالحمید صاحب
کو کچا بچا تصور کیا معلوم ہوا کہ یہہ کچے بچون سے اونکو
پالا پڑا ہے گفتگو کا معاملہ پڑتا ہے اور کسی پختہ کار پختہ
آدمی سے کبھی گفتگو کا اونہین موقع نہین ہوا - لہذا
اونہین مناسب ہی کہ آیت متنازعہ فیہ مین اقوال مسیح اور
اقوال پطرس وغیرہ کے اپنے اقوال کے ساتھہ اصلاح کرین اور
جب تک اس آیت کا فیصلہ نہو ساکت نہون یہی گو اور
یہی میدان سمجھین اور لطف یہہ ہے کہ فی الحال جو پادری وبری
صاحب بہادر اپنے ولایت سے تشریف لائے تو لودیانہ مین
ہماری ملاقات ہوی عند الگفتگو اس آیت پر جرح قدح ہوا
وہ کہے یہہ آیت یشوع پر عاید ہوتی ہے کیونکہ بعد موسیٰ کے یشوع
نبی ہوا مسیح کے حق مین اور آیات ہین اس آیت سے مسیح کچھہ علاقہ
نہین رکھتا ہے - فنڈر صاحب اور عماد الدین اور رجب وغیرہ کے
جواب کی تردید اس بارہ مین ہمنے اپنے رسالہ نور محمدی مین
اچھی طرح سے لکھہ دی ہے جسکا جی چاہے اوسمین دیکھہ لے
اس وقت ہمنے ثابت کردیا کہ توریت کی یہہ پیشین گوئی
مسیح پر صادق نہین ہوتی ہان البتہ توریت کے یہہ آیت
لابد مسیح مصلوبی پر صداقت رکھتی ہے استثنا ۱۸ باب ۲۰ -
آیت لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات جو مین نے
اوسے نہین کہی میرے نام سے کہے یا جو اور معبودون کے نام
سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۲ - تو جان رکھہ کہ جب نبی
خداوند کے نام سے کچھہ کہے اور جو اوسنے کہا ہی وہ واقع نہو یا
پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی
سے کہی ہے تو اوس سے مت ڈرائیو -
اب جاے غور ہی کہ سوا مسیح مصلوبی کے کس نبی نے دعوی خدائی
کیا اور کون قتل کیا گیا اور صلیب پر کھینچا گیا اور نہایت
رسوائی سے مارا گیا خدا نے اپنے پاک نبیون کی معرفت توحید
کی تلقین فرمائی مسیح نے خدا کو ایک مین تین اور تین تیرہ کر
دکھایا اور خدای مجسم کا دعوی کیا نعوذ باللہ جسکے پاداش مین

اوسسے وہ دن دیکھے اور اوسکا قول کوئی بھی پورا نہ ہوا
چنانچہ قیامت کے بارہ مین دیکھو کہ سب کرد قیامت دیکھتے
دیکھتے مرگئے اور قیامت نہ آئی اور نہ مسیح آیا۔ اب تمہاکر
داس کو لازم ہی کہ ایک مسئلہ پکڑکر اوسمین بحث کرے
اور مرشن کا تکرار نہ کھائے فقط - موحد

بقیہ جواب الجواب تہاکرداس

قولہ اور بھی دیکھو ۹-۱۴ - یہان ان اہل یہود کا خیال تھا
اور اس خیال مین اس سبب پر سکتے تھے کہ کتاب استثنا مین
صرف ایک نبی سے بیان ہوا ہی اور نوشتون کو نہ
جانکر سوا وہ نبی کے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے -

اقول ان یہود سے جو نوشتون کو نہ جانکر سوای وہ نبی
کے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے یوحنا ۷ - ۴۲ متذکرہ بالا کے
یہود کا قول معتبر ہے جنہون نے نوشتون کو جانکر مسیح اور
وہ نبی کو علیحدہ کردیا ہی کیونکہ وہ نوشتون سے واقف اور
یہہ بیچارے ناواقف اور واقف و ناواقف کا تفاوت آپکو
بھی معلوم ہوگا چلو یہہ بھی دا آپکا خالی گیا -

قولہ برخلاف اُنکے بعضون کا گمان تھا کہ وہ نبی سے مراد
مسیح ہی جیسا کہ شہر کے عورت کے باتون سے ظاہر ہے اور
وہ عورت سامری تھی اور سامری سوا توریت کے او
کتابون کو نہ مانتے تھے اسکی بابت لکھا ہی یوحنا ۴ - ۲۵
عورت نے اس سے کہا مین جانتی ہون کہ مسیح جسکا تر جمہ کرستوس
ہی آتا ہی - جب وہ آویگا تو ہمین سب باتون کی جردیگا
یہہ بات ان لوگون کو توریت ہی سے معلوم ہوئے - اور
استثنا و اجر کے سوای مسیح کے اس سے بڑھکر صریح جر کا
نشان نہ کہتے تھے پھر یوحنا ۵ - ۴۶ مین فیلپوس سے

نتہانیل کو پایا اور کہا کہ جسکا ذکر موسی نے توریت مین اور
نبیون نے کیا ہی ہم نے اوسے پایا وہ یوسف کا بیٹا یسوع
ناصری ہے اس سے ظاہر ہے کہ بعضے اوس بھی امر مسیح کو
ایک ہی سمجھتے تھے -

اقول ایصاحب گمان وہم کو چھوڑ دیجئے میرے جواب
مین مہربانی فرماکر تحقیق امر لکھا کیجئے یہہ عورت سامری
جس سے حضرت مسیح بات کرتے تھے تو ذباللہ میرا عقیدہ
نہین انجیل مقدس کا مضمون لکھتا ہون - کہ شاگردون
کو بات کرنے سے کچھ اور ہی وہم ہوا تھا اس نیکبخت عورت
نے تو وہ نبی کا نام تک نہین لیا بھلا اس حوالہ سے آپکو
کیا حاصل ہوا - صرف مسیح کو کرستوس کہا تھا اور کرستوس
لفظ یونانی ہی جسکا ترجمہ مسیح ہی آپنے بھی شاگردون ہی کے
لکھی پر لکھی مارو - یا فیلپوس کا اگر آپکے نزدیک بلا
دلیل معتبر ہے تو اور مذہب مین کیا کیڑے پڑگئے جو اوسکے
پیرون کا قول معتبر نہین ہوتا ذری انصاف کی گردن
نہ مارئیے اور آگے جو کچھ آپنے اقوال جناب مسیح و پطرس
نقل کیا ہی بخوف تطویل نہین لکھا یہہ بھی وجہ قابل
سماعت نہین - اوّل یہہ کہ یہہ بھی مثل قول فیلپوس
متذکرہ بالا کے مردود ہوگا - دوسری یہہ کہ جب جناب
پطرس خود آپکے نزدیک معتبر شخص نہین تو ہمارے لئے
اوسکا قول سند ہو سکتا ہی آپکو پطرس کا قول ہی لکھنا
مناسب نہ تھا ایسے ایسے امر کا خیال رکھئے اگر آپکو کسی
امر کا شک ہو تو مین آپکے رفع شک کے واسطے دو ایک
مقام لکھ دیتا ہون - جب اس لغت بیجا کو [illegible]
کہا کہ کہا مین اس شخص کو نہین جانتا دیکھو متی ۲۶ - ۷۲

پھر جب پطرس انطاکیہ میں آیا تو میں روبرو اس سے مقابلہ
کیا اس لئے کہ وہ ملامت کے لایق تھا کلاتیون ۲-۱۱-
پطرس جھوٹ بولنے کا مجرم تھا اور اچھا آدمی نہ تھا دیکھو
واوی تو یہ صفحہ ۵۵۵-اور پطرس نے خوف جان سے
جھوٹی قسم کھائی دیکھو تحقیقات الواقعات الانجیل صفحہ
۱۰-اور جو شخص امر حق سے بخوف جان یا مال انکار کرتا ہی بلاشبہ
اسکا ایمان درست نہین دیکھو تحقیق المذہب صفحہ ۴-
میرے پیارے حفاظ ہو نا ہین نے کچھ نہین لکھا ہی بعینہ انجیل
مقدس اور آپکی مذہب کے کتابون کی عبارت ہی-واہ
صاحب خوب جواب لکھا-اب بالفعل ایک کلمہ استثنا
والے جز کے نسبت گذارش کرتا ہون کان لگاکر سنیے
آپنے جناب مسیح کو مانند موسی تیری عقل سے بنایا ہی مگر یہ
خیال آپکا محال در محال بلکہ محض وہم وخیال ہے-کیونکہ
اوسکی طاقت بی حد ہے ہم اُسکے کاری گری ہین دیکھو صفحہ
۹۳ نور افشان جلد ۸ مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۸۱ع بھلا
عیسائی تو مسیح کے کاری گری تمہرے حضرت موسی کی
کاری گری کونسی مخلوق ہے اگر کوئی مخلوق کاری گری
ہوسکتی ہی نہ ہو تو حضرت مسیح کیونکر مانند موسی کے ہو سکتے
ہین اسکا جواب سنہیلکر لکھیے اس وقت آپکے واسطے ایک ہی
لفظ کافی ہے اور جو زیادہ شوق ہو تو کتاب نور محمدی
جو کہ شریف نمبین مطبع بحر الاسلام اجنالہ امرتسر میں
موجود ہی منگا لیجے یقین ہے جو وقت کتاب مذکور
کا مطالعہ بنظر انصاف کرینگے تو باطل کھل جائیگا

نشوکی بنا ہے جو تم اس کو مرمٹی کا
بنا جسکو خانہ ہی یقیں ہے اسکو مٹی کا

کہ استثنا کا دیکھو باب اٹھارہوان ہی
اٹھارہ پندرہ آیت مین اُنکا نشان ہے
لکھا ہی صاف اوسمین انکو مانند موسی
نہین ہو سکتے ہرگز اُسکے مصداق عیسی
تولد ہوتے موسی بھی اگر بے پدر کے
یقینی ہوتے عیسی مستحق اس جز کے
محمد اور موسی ہینگے بندے خدا کے
سنو بھائی میرے عیسی تو جز ہین خدا کے
نہ موسی کو کبھی ابلیس نے آزمایا-
بھلا صاحب کہو کب اونکو سولی چڑھایا
عقیدہ مین تمہارے ہین بھی مسیحا
اجی حضرت ہوے عیسی نہ مانند موسی
جہنم کا اگر موسی بھی کرتے نظارہ
خدائی اور اپنی عبدیت کو کفارہ
تو کہنا بھی تمہارا مانتا میرے بھائی
چلو بس ہو چکی تمسے نہ ہوگی صفائی
الٰہی پردۂ غفلت کو دل سے اٹھا دے
حقیقت جلوہ نور محمد دکھا دے
تمنا تجھسے رکھتا ہے مجید ای الٰہی
ہدایت تجھسے پاوین بھولے بھائی یہ پیہم

عبد المجید مجرد کوٹھی افیون سیون ... باقی آیندہ

تنبیہ سوفی

ناظرین منشور محمدی کو معلوم ہو کہ اس نام کی ایک سبھا
بمقام بمبئی عرصہ دو برس کا ہوا کہ قایم ہوی ہی اور ایک
رسالہ بھی ہفتہ واری اس جماعت کے طرف سے شایع ہوتا ہے

جسمین مطالب اور اغراض مجلس پر بحث ہوتی ہی اس جلسہ
کے بانی ایک امریکہ کے کرنل مسمی الکت صاحب اور ایک مدعی
مسمی بنام میدم بلیوٹسکی ہین بانیان مجلس کا دعوی ہے کہ ہم
ہندوستان مین اس غرض سے آئے ہین کہ قدیم علوم و فنون
ہندؤن کو ترقی دین اور اونکی مذہب کے اشاعت کے اسباب
مہیا کرین مگر اب اوسکا راز کہلتا جاتا ہے اور بسبب انضمامی
کے جو درمیان ممبرون کے واقع ہوی ہی بہت سے حالات
معلوم ہوگئے ہین بانیان مجلس اگرچہ ولایت زاہین مگر عیسائی
ہین اور انکی تحریر اور تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انجیل کو
نہین مانتے ہین بلکہ اوسکی تعلیم باعث خرابی اور بربادی
سمجھتے ہین - بلکہ وہ اصل ویدون کے پیرو معلوم ہوتے ہین
اور پنڈت دیانند سرسی کے نہایت تعظیم کرتے ہین جنہون
نے فی الحال فرقہ آریا سماج کا رواج دیا ہے - میرٹھہ - الہ آباد
وغیرہ شہرون مین دورہ کرتے ہین اور لکچر وغیرہ دیتے پھرتے
ہین اس سوسیٹی کے ممبرون کو گائی کا گوشت کھانا اور سور
اور وین شراب کا استعمال نہایت ممنوع ہی مگر جیسا کہ
ایک ممبر کے خط سے جو اخبار بمبئی گزٹ مین چھپا ہے معلوم
ہوتا ہی کہ خود بانیان مجلس وغیرہ اسکی قسم کی شراب کو نوشجان
کرتے ہین - اور گوشت کے نہ کھانیکا جو حکم دیا گیا ہی وہ
بھی ایک مصلحت سے ہے کیونکہ یہہ لوگ جب امریکہ مین بھی
خود گوشت کا استعمال کیا کرتے ہین - پس مسلمانون کو
اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ ہرگز ہرگز اس جماعت مین شریک
ہون کیونکہ یہہ لوگ اپنی جماعت مین سب مذہب کے آدمیون
کو شریک کرتے ہین - بر رسولان بلاغ باشد و بس -
شیخ ریاض الدین احمد ہدایت مشرر رسالہ ممبر چھاؤنی مراد -

اشتہار کتاب نور محمدی

واضح ہو کہ پادری رجب علی ایڈیٹر سیغر ہندوستان
امرتسر نے بحالت ملازمت مشن واسطے تالیف قلوب
پادری جموئیل لوئس صاحب ایک کتاب بنام ہتھادھریف
نسبتین مذہب اسلام کی تردید مین چھپوا کر مشتہر کی الحد
توریت کی اس پیشین گوئی کو کہ خدا تیرے لئے تیرے ہی
درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند اک نبی قائم
کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو استثنا ۱۸ - ۱۵ - حالانکہ
یہہ بشارت کھلم کھلا اور صاف ہمارے ہی جناب پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہی مگر رجب علی نے ناحق واسطے
طمع نفسانی اور پادریون کے خوش کرنے کے واسطے چند دلائل
مہمل اور باطلہ سے خواہ مخواہ بے مطلب مسیح مصلوبی پر
عارضی رنگ کے مانند جمانا چاہا مگر کچھہ رنگ نہ جما برعکس
اسکے ندامت اتھانی پڑی اس کتاب کے تردید مین جواباً
ایک کتاب موسومہ نور محمدی فی رد شریف نسبتین جناب
فضیلت اکتساب سلطان فن مناظرہ اہل کتاب مولانا محمد
مرزا موحد صاحب سلمہ اللہ الصمد رئیس شہر جالندہر نے
تصنیف فرمائی ہے اور اس کتاب کو جس عالم اہل فن مناظرہ
نے دیکھا اسکی تعریف فرمائی کتابین بہت اس معاملہ
مین چھپی ہین مگر جسقدر جناب مرزا صاحب نے اپنے معلومات
علمی اور دونون مذہب کے واقفیت کے سبب سے تائید حق
پر داد سخن دی ہے اور مخالف کے ہر اک اعتراض کا جواب
دیا ہی اور آیت مذکورہ کو نقلی اور عقلی دلایل سے ثبوت کر
دکھایا ہی ایسی کتاب لاجواب بھی اس معاملہ مین کم بلکہ
نایاب نکلیگی چونکہ چھاپا جانا اس کتاب کا ضروریات سے

تھا لہذا مطبع بحر الاسلام واقع بنگلور مین چھاپی گئی ہے اور مصنف صاحب نے چھاپکر ہمارے مطبع مین رکھدی ہے باین ہمہ فی جلد مع محصول ڈاک ۸ر اسکی قیمت ہی خریدار جو ق در جو ق ہاتھون ہاتھ اسکو خریدتے جاتے ہین پس ہم اپنے ناظرین اخبار کو اسکے خوبی سے بذریعہ اشتہار مطلع کرتے ہین کہ وہ ہمارے پاس زر قیمت مذکورہ بھیجکر اسکے سیر و مطالعہ سے محظوظ ہون اور اسکے خریدنے مین تاخیر نفرمادین کیونکہ جلدین بکتے جاتے ہین پھر حسرت ہی حسرت رہجاویگی اور صاحبان عالی ہمت سے ہمکو امید واثق ہی کہ وہ چند جلدین خریدکر اپنے غریب بھائی مسلمانون کو مفت تقسیم کردین اور اپنے اپنے علاقے کے غریب بیچارے عیسائیون کو بھی مفت دین تاکہ وہ حق اور باطل مین امتیاز حاصل کرین اور وہ بنی جسکی بشارت توریت مین آئی ہی اُسکی منشا بہت کلی سے آگاہ ہوکر اپنے مذہب باطلہ سے توبہ کرین اور مشرف بہ اسلام ہون آمین - اور ہم مالکان اخبار خصوصًا جن جن صاحبون کا اخبار تبادلہ مین ہمارے مطبع مین جلوہ گر ہوتا ہے انکے عنایات خانہانہ سے امید واثق رکھتے ہین کہ وہ براہ مہربانی ہمارے اشتہار کو ایکدو مرتبہ اپنے اپنے اخبار نامہ مین طبع فرماکر نیازمند کو اپنا ہمیشہ مشکور فرمادین گے - فقط -

المشتہر محمد رشید مہتمم اخبار منشور محمدی واقع بنگلور -

قبول اسلام

اخبار مکالمہ سے معلوم ہوا کہ راجہ رام خزانچی سنگہ بہادر گڑھ ہوتہ کے ایک بھائی مسلمان ہوگئے یہ پہلے مرتبہ ایکہ متعلق رئیس نے اپنے آبائی مذہب ملت کو ترک کیا - فقط - خیر خواہ عالم

سہو ایک لازمہ ہی انسان کا

سہو قلم از منشور محمدی بہ نسبت اسم سامی جناب منشی شیخ نصیر الدین احمد صاحب متوطن گورکھپور لفظ سید قوم ہوا تھا جس سے ہمکو اور جناب ممدوح کو کچھ ایک ملال ہوا - از منشور محمدی بعد اعتراف عذر سہو جو لازمۂ بشری ہی معذور ہے العفو عند کرام الناس معمول فقط -

فرخ نگر منتصل دہلی

ایک کارپرداز صاحب اخبار منشور محمدی رقم فرماتے ہین کہ اس قصبہ مین آجکل خوب دینداری کا چرچا ہے مسجدین نمازیون سے معمور نظر آتی ہین اور ہر روز وعظ اسلام ہوتا ہے یہہ سب امور بسبب کوشش چند باہمت مسلمانون مثل جناب قایم خان صاحب وغیرہ کے ظہور مین آتی ہین خدا سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اپنے دین پر مظبوط رہین اور ترقی اسلام مین رات دن کوشش کرین -

قبول اسلام

اخبارات انگریزی و اردو سے معلوم ہوا کہ بھاگلپور کے ہندو زمیندارون مین سے ایک نے برضا و رغبت دین اسلام قبول کیا فقط -

کیفیت مدرسہ عربی مظاہر العلوم سہارنپور

یہہ مدرسہ سہارنپور مین چند باہمت مسلمانون کی امداد سے عرصہ ۱۰ برس سے جاری ہی اور یہان پر بھی مثل عربی مدرسہ دیوبند کی (جسکا مختصر حال گذشتہ پرچہ منشور محمدی مین بیان ہوچکا ہی) دینی علوم کی تعلیم دیجاتی ہی ۱۲۹۶ھ کے سالیانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت امتحان تعداد طلبا ۱۰۰ تھی مگر بعد تعطیل امتحان جو ماہ رمضان مین ہوا

ہین ہوتی ہے بعضے طالب العلم نہین آئے اس لئے آخر
سال مین تعداد طلبا ۱۰۱ رہی جسکی تفصیل اسطرح ہے
اردو خوان ۴۸ فارسی خوان ۲۹ مشترک فارسی
عربی خوان ۶ قرآن شریف خوان ۱۸ کل تعداد ۱۰۱
مدرس اول مولانا محمد مظہر صاحب ہین - مدرس دوم
مولوی احمد حسن صاحب - مدرس سوم مولوی جمعیت
علی صاحب - حافظ محی الدین صاحب - مدرس قرآن شریف
حافظ کتب خانہ پیر محمد خان اور مہتمم جناب قاضی فضل الرحمن
خان صاحب آمدنی اور خرچ بابت ۱۳۱۶ھ مفصلہ ذیل کے
نقشہ سے معلوم ہوگا -

کل آمدنی سال حال مع بقایا سابق و متفرقات	۱۴۱۱ روپیہ
کل خرچ تنخواہ مدرسین و مصارف طلبہ و متفرقات	۱۱۴۱ روپیہ
باقی آخر سال پیش خزانچی صاحب	۲۷۰ روپیہ
بابت چندہ ہدایی سنہ ۱۳۱۵ھ	۱۱۴ روپیہ
بابت چندہ خوراکی سنہ ۱۳۱۵ھ	۱۱۴ روپیہ
بابت خرید کتب وقفیہ	۱۴ روپیہ
بابت انعام طلبہ سنہ ۱۳۱۴ھ	۹ روپیہ

امتحان سالیانہ حسب دستور مولوی احمد علی صاحب و قاضی
فضل الرحمن صاحب و مولوی فیض الحسن صاحب نے بروز شب
برات مدرسہ مین تشریف لاکر لیا ۵۶ طلبا کو انعام دیا گیا
جسمین محمد حیات و اسد علی و ثابت علی وغیرہ عمدہ رہے -
یہان تک تو کیفیت آمدنی و خرچ و امتحان وغیرہ کا ہوا
اب مسلمانون کو ذرا ان مدرسون کے بابت کے طرف متوجہ
ہونا چاہئے جو اس وقت مین جبکہ مسلمانون کی ہمتین تحصیل
علوم کے طرف پست ہوگئے ہین نہایت غنیمت خیال کیجاتی
ہین - مدرسہ عربی دیوبند و مدرسہ سہارنپور کے رکن اعظم مولوی
محمد قاسم صاحب اور مولوی احمد علی صاحب جو شب ایدی

سے دونون قضا کر گئے - جب دینوی علوم کے امداد کے
واسطے نواب صاحب رامپور اور جناب سر سالار جنگ صاحب نے
مدرسۃ العلوم کو کافی مدد دی تو نہایت عمدہ بات ہوگا گر
ان دینی علوم کے مدرسون کو بھی اپنی فیاضی سے تقویت
دین ہندوستان کے مسلمان باوجود اسقدر تنزل کے
خدا کی فضل سے ابھی اس لایق ہین کہ اونکی ذرا توجہ سے
یہہ مدارس نہایت ترقی حاصل کر سکتے ہین جسطرح سے کہ مرض
کے شروع حالت مین ہر ایک طرح کا عمدہ علاج ہو سکتا ہے
اور اگر اسوقت لاپروائی اور بیدیدہ پری کے تو رفتہ رفتہ باعث
ہلاکت مریض ہو جاتا ہے اسیطرح سے اگر ان مدارس کے اسوقت
عمدہ طرح سے دستگیری کی تو خدانخواستہ ایکدن وہ آویگا
کہ ان مدرسون کا فقط نام ہی نام رہجاویگا اور اسوقت
سوائے افسوس کے اور کچھ علاج کارگر نہوگا اس جگہ پر وہ عبارت
نقل کیجاتی ہے جو مہتمم صاحب کے طرف سے شروع رپورٹ
مین مندرج ہوا اور امید ہے کہ مسلمانان ہند عموماً اور
ناظرین منشور محمدی خصوصاً اس مدرسہ کے امداد فرماوینگے -
واضح ہو کہ امسال آمدنی مین بہ نسبت سنین ماضیہ کے بہت
کمی رہی اگر ایسی ہی کوتاہی رہی تو مدرسہ مین بہت
خلل واقع ہوگا پس مناسب بلکہ اسنت ہے کہ سب ملت محمدیہ
اس کار خیر مین توجہ سعی بلیغ اور امداد وافی کرین
دیکھو کہ شادی کے دنون مین ہزارہا روپیہ خرچ کر کے نام
حاصل کرتے ہین مگر شادی آخرت ہے کہ خرچ فی سبیل اللہ
سے نام آمدی حاصل کرین تو کام آمد انشاء اللہ تعالیٰ فرمایا
وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ای جو شے
کہ پہلے بھیجو اپنے جان کیلئے پاؤگے اوسکو پاس خدا

اس زمانہ مین اس امر اجیر سے زیادہ اور کوئی امر خیر نہین اور جسقدر ثواب اسمین ہے اور کسی مین نہین فقط ۔

راقم شیخ ریاض الدین احمد ہدمہ ماسٹر رسالہ ہذا چھاونی مہرا

تعلیم اور نسوان

انسان اور حیوان مین مابہ الامتیاز

اہل منطق نے انسان و حیوان مین مابہ الامتیاز نطق قرار دیا ہے اور وصف نطق کو انسان ہی سے مخصوص سمجھا گیا ہے اسی لئے انسان کی تعریف حیوان ناطق کی گئی ہے ۔ اور ناطق کے معنے ۔ بولنے والا ۔ اور کلام کرنے والا ہین مگر چونکہ بولنے اور کلام کرنے کی صفت بیش و کم اور حیوانون اور جانورون مین بھی دکھائی دیتی ہے ۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ طوطا ہمارا مر گیا کیا بولتا ہوا ۔ اس لئے اہل منطق نے اپنی اصطلاح مین ناطق کے معنے مدرک الکلیات والجزئیات قرار دئے ہین ۔ متقدمین نے شرف و امتیاز انسانی کے وجوہ بھی بیان کئے ہین کہ انسان کا تعلق بہ الاشیا کو بخوبی سمجھنے اور سوچنے کا مادہ رکھتا ہے ۔ اسمین جلب منفعت اور دفع مضرت کی عمدہ لیاقت ہے وہ اپنی بہتری کے لئے عمدہ سے عمدہ تدبیرین سوچ سکتا ہے اور عجیب و غریب صنعتون کا ملکہ رکھتا ہے ۔ یہہ سب باتین صرف انسان مین ہی پائی جاتی ہین نہ حیوان مین ۔

ان خیالات کے جواب مین بعض ذہین لوگون کا یہہ جواب ہے کہ انسان صرف انہی امور مین سوچنے اور غور کرنے کا مادہ رکھتا ہے جو اسکے ذات سے متعلق ہین سوا اپنے ذاتی امور کے انجام دہی کا ملکہ اور حیوانون اور جاندارون مین بھی موجود ہے ۔ جیسے انسان متحرک بالارادہ ہے اور اسکے تمام افعال و حرکات ارادی ہین اور اوسمین جلب منفعت کا خیال مادی جیسے غذا و مسکن وغیرہ کا پیدا کرنا اور غیر مادی جیسے فرحت و انبساط اور بشاشت حاصل کرنا علی ہذا القیاس دفع مضرت مادی یا غیر مادی کا پایا جاتا ہے ویسے ہی ہر قسم کے خیال تمام جانورون مین بھی موجود ہین دیکھو جلب منفعت کا مادہ شہد کی مکھی مین کس خوبصورتی کے ساتھہ رکھا گیا ہے یہہ چھوٹی سی جان رس چوسنے کے لئے عمدہ قسم کے ماخذون کو کس دوربینی سے شناخت کرتی ہے ۔

چیونٹی کو دیکھو کہ ذرا سی جان ہے مگر ذخیرہ اکٹھا کرنے مین کیسی اولوالعزمی اور اتفاق اور عمدہ تدابیر کو ظاہر کرتی ہے جب ایک چیونٹی کو کسی غلہ کے انبار کی اطلاع ہوتی ہے تو وہ سب کو اطلاع کرتی ہے ۔ پھر فراہم شدہ دانون کو موسم بہار مین اس غرض سے کاٹ ڈالتی ہے کہ اوسمین بالکل نہ پیدا ہون یعنے اوگنے نہ پاوے ۔

دفع مضرت مین مرغی کا حال دیکھو کہ وہ اپنے بچون کی حفاظت مین بلی اور کتون اور پرند جانورون کے مقابلہ مین کیسی جان دینے کو تیار ہوتی ہے اور کس حفاظت سے اپنے بچون کو اپنے پرون مین چھپاتی ہے اور پہلے کیسی اندرون کی حفاظت کرتی ہے اور کسطرح بچون کو نکالتی اور کیونکر پرورش کرتی ہے ۔

بطک کا حال دیکھو وہ کیونکر نوبت بنوبت رات کے وقت اپنے گروہ کی چوکسی کرتی ہے اور کسطرح کسی خطرات پر سب کو مطلع کر دیتی ہے ۔

صنعت حال شہد کی مکھی اور بیہ کے کاشانہ بنانے مین

ملاحظہ کرو کہ وہ اپنے گھروں کو اوس عمدگی سے بنانے اور تقسیم کرنے مین جسمین ایک بڑے مہندس کی عقل حیران ہو۔ علیٰ ہذا القیاس جس جانور کو نظر غور سے دیکھو اوسی مین اپنے اپنے جلب منفعت اور دفع مضرت کے خیال اور انکا برتاؤ نہایت خوبصورتی سے موجود ہے۔

پھر انسان مین حیوان سے زیادہ کیا ہے۔ اگر انسان مین اپنے حوائج اور ضروریات کی انجام دہی کی عقل ہے تو حیوان مین اپنا گذارہ کرنیکی لیاقت پائی جاتی ہے۔

غایت مافی الباب عقل و شعور کا مادہ اگر ان دونون مین بیش و کم یا ناقص و کامل پایا جاتا ہے تو اوس سے انسان کا ممتاز ہونا کسی طرح ثابت نہین ہوتا۔ کیونکہ انسان کو اپنی ضروریات کے مطابق عقل عطا ہوئی ہے اور حیوان کو اپنی ضروریات کے مطابق۔ بلحاظ نسبت اور خاصیت دونو برابر ہین۔ یہ جملہ خیالات متقدمین کے جواب مین بیان کئے گئے ہین۔

ہماری رائے مین اس امر کی تسلیم پر بھی کہ بعض بعض حیوانون مین خاص خاص قسم کا علم و شعور اور صناعی کے صفتین موجود ہین۔ نہ تو انسان و حیوان کے مسئلہ امتیاز مین کوئی خلل پیدا ہوتا ہے اور نہ انسان و حیوان مین بابہ الامتیاز کی علامت یعنے لفظ ناطق مین کوئی التباس واقع ہوتا ہے اہل منطق کی اصطلاح مین لفظ ناطق کے معنے مدرک الکلیات والجزئیات ہین۔ اور یہ صفت بجز انسان کے اور کسی حیوان مین نہین پائی جاتی۔ طوطے مینا کا توتی پھوتی باتین کرنا۔ مسہد کی مکھی اور بیے کا عمدہ گھر بنانا۔ مرغی اور بطخ کے دفع مضرت اور جلب منفعت کی مثالون سے کل حیوانات کا ناطق یا مدرک الکلیات ہونا تو کہین رہا صرف ان ہی دو چار جانورون کا مدرک الکلیات ہونا ثابت نہین ہوتا۔

اوّل تو تمام جانورون مین انسان کیطرح یکسان مادہ عقل موجود نہین اور پھر اس کمال کے ساتھ کہ جس سے وہ تمام اشیاء کی حقیقت اور اصلیت کو دریافت کرسکے۔

اس لئے صرف انسان ہی ہے جسکو مدرک الکلیات کہہ سکتے ہین۔ مدرک الکلیات اوس حیوان کو کہتے ہین جسمین بالقوہ تمام چیزون کی اصلیت دریافت کرنیکا مادہ موجود ہو۔

پھر اگر طوطا بولتا ہے تو وہ بنے جیسا محفوظ گھر کب بنا سکتا ہے اور بیا طوطے جیسا بولتا کہان ہے۔ پس ایک دو جانورون کے بولنے یا کچھ بنانے یا اپنی ضروریات کے مطابق کچھ کام کرنے سے اوپر مدرک الکلیات کا اطلاق ہوسکتا ہی۔ نہین کبھی نہین۔

یہہ قدرے قلیل سمجھہ بوجھہ جو اپنی غذا و مسکن کے متعلق حیوانات مین دکھائی دیتی ہے۔ اہل منطق قول مسلم پر اس مادہ کو شعور کہتے ہین نہ عقل۔ کیونکہ مادہ عقلی تو حیوانات مین رکھا ہی نہین گیا کیونکہ تعقل کی تعریف۔ ادراک المجرد بعینہ سواء کان کلیًا اور جزئیًا ہے۔

پھر ظاہر ہے کہ جب تک تصوّر شئے کا نہوگا۔ تعقل پایا ہی نہ جائیگا۔ اور تصوّر کی تعریف (حصول صورۃ الشئی فی الذہن) کی گئی ہے یعنے حاصل ہونا کسی شئی کی صورت کا ذہن مین پس تصوّر باعتبار معانی کے چار قسم ہے۔ (۱) تصور بالکنہ اور وہ محض کہنہ شئی کی معلوم کرنے کو کہتے ہین (۲) تصور بکنہ اور وہ کسی شئی کو کہنہ شئے سے معلوم کرنے کو کہتے ہین (۳) تصور بالوجہ۔ عوارض شئے کے معلوم کرنیکا نام ہے (۴) تصور بوجہ۔ وہ ہے کہ کسی شئی کو اوسکے عوارض کے

وساطت سے معلوم کیا جاوے۔

اور یہہ ہر چہار تصور و خیالات اور وقت تک یقینی نہین ہوتے جب تک کہ مقدمات یقینیہ سے اونکی اصلیت اور ماہیت پر دسترس نہو۔ اور مقدمات یقینیہ ۶ قسم پر منقسم ہین

(۱) اولیات۔ اور وہ وہ ہین کہ عقل بغور تصور اوسکے کہ اوسکی ماہیت اور اصلیت پر جزم کرسکے۔ کقولنا۔ الواحد نصف الاثنین۔ والکل اعظم من الجزء۔

(۲) مشاہدات۔ کقولنا۔ نور الشمس مشرقۃ۔ والنار محرقۃ۔

(۳) محدسیات۔ نور القمر مستفاد من نور الشمس۔

(۴) متواترات۔ البقراط کان حکیما حاذقا۔

(۵) وجدانیات۔ الجوع والعطش۔

(۶) قیاسات۔ الاربعۃ زوج۔

واضح رہے کہ ان ہر شش مقدمات مین سے صرف دو مقدمات ہین حیوان انسان سے تشارک رکھتے ہین۔ مشاہدات اور وجدانیات مین اور اس تشارک سے وہ اوراکات ذوی العقول تک نہین پہونچ سکتے۔ اسلئے ثابت ہوا کہ اونمین مادہ عقلی ہی مفقود ہے۔ اور صرف عقل ہی وہ آلہ ہے جس سے علم حاصل ہوسکتا ہی۔ اسی لئے کہا گیا ہے۔ العقل سبب العلم۔ یعنے عقل ایک ایسی طاقت ہی جسکا مسکن نفس ہے اور عاقل اوسکے وسیلہ سے مجہولات کا مدرک بن جاتا ہی۔ چونکہ حیوانون مین بحکم تفریح صدر سادہ عقلی ہی مفقود ہے۔ اس لئے اونکو مدرک کلیات نہین کہا جاتا اور اسی بنا پر انسان کو ذوی العقول اور غیر انسان کو غیر ذوی العقول کہتے ہین۔ پس جب ثابت ہوا کہ حیوانات مین مادہ عقلی نہین ہے تو یہہ امر بھی تسلیم کرنا پڑا کہ وہ کسی قسم کا علم حاصل نہین کرسکتا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ حیوان مدرک کلیات نہین ہے۔ یہہ مادہ صرف انسان مین ہی پایا جاتا ہی اور اسی وجہ سے اوسکو ناطق یا مدرک کلیات کہتے ہین۔ یہہ خیالات تو اہل منطق کے اون اوپر کے خیالات کے جواب مین ہین جنکے ذریعے سے وہ امتیاز مابین الانسان والحیوان ثابت کرتے ہین۔ لیکن ہماری دانست مین انسان وحیوان مین ایک اور بہت بڑا فرق موجود ہے۔ اول تو حیوان و انسان اون دو مشترک مقدمات مذکورہ بالا مین بہت کم تشارک رکھتے ہین کیونکہ اونمین یہہ طاقتین ہی بہ نسبت انسان کے بہت کم رکھی گئی ہین انسان کی غذا و مسکن کے تکلفات تجملات اور اسباب آرایش پر نظر کرنے سے اونکی کمی بیشی کا اندازہ ہوسکتا ہے اور سوا اسکے حیوانات کے خیالات نہایت ہی محدود ہین اور انسان کے نامحدود۔ نیز چند چیہ دو دو دعوے مشاہدات کی قسم مین سے ہین مگر اون کے ثبوت کے لئے صانع عالم کے غیر متبدل قانون کائنات سے چند بے عیب نشان اور غلامتین پیش کیجاتی ہین۔

ہم دیکھتے ہین کہ تمام غیر ذوی العقول جاندار مخلوقات کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اون کے بنانے والے کارگر نے سب کچھ اونکے ساتھ ہی بنا دیئے ہین۔ اونکو اون چیزون کے بہم پہنچانے یا پیدا کرنیکی حاجت ہی نہین۔ تمام جاندار کی خوراک بغیر اونکی سعی اور تدبیر کے پیدا ہوتی ہے سردی کے جانورون کے لئے نہایت عمدہ پشمینہ کا گرم لباس اونکے بدنون پر پیدا کیا ہے۔ پرند جانورون کا مینہہ سے بچنے کے لئے باران کوت اونکے بدنون پر سیاہی گرم ملکوں کے جانورون کے لئے اوسی آب وہوا کے مناسب رنگا جامہ

قطع کیا ہے - مگر انسان کے لئے کچھ نہین کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو یہ سب کچھ خود کرنا ہے - پس اس سے واضح ہوا کہ حیوان کے خیالات اور کام محدود ہین اور انسان کے غیر محدود - جیسے حیوانات جانورون کی موجودہ حالت و حرکات اونکی محدود خیالی پر مشتمر ہے ویسی ہی انسانون کی موجودہ حالت اونکے غیر محدود خیال پر شاہد - جب ہم دنیا کے کارخانہ پر غور کرتے ہین تو پاتے ہین کہ تمام جانورون کے جملہ خیالات و حرکات ایسے مختصر اور محدود ہوتے ہین کہ وہ انکی ذات تک ہی موثر رہتے ہین پر انسان کے خیالات اور کام ایسے وسیع اور غیر محدود ہوتے ہین کہ اونکا سلسلہ اور اثر ہزارون لاکھون بلکہ بے شمار انسانون تک پہونچتا اور موثر ہوتا ہے -

انسانی خیالات پر نظر کرنے سے یہہ امر تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ انسان کے خیالات ایسے وسیع اور غیر محدود ہین کہ خود انسان بھی اونکی وسعت کا اندازہ تخمینہ نہین کرسکتا - انسان کے گذشتہ حالات اور اوسکی تاریخ تہذیب کے مطالعہ سے اوسکے خیالات کی وسعت کی غیر محدود ہونیکے حالت بخوبی دریافت ہوسکتی ہے -

ہر چند نقل و تمثیل سے توضیح مدعا علی وجہ الکمال متصور ہے لیکن بلحاظ طوالت کلام نوع انسانی کے موجودہ حالت سے اوسکے غیر محدود و مسلسل سلسلہ کو دکھایا جاتا ہے -

انسان کا دل و دماغ گو بہت چھوٹا سا ہے مگر جسطرح اوسکی چھوٹی سی آنکھہ ننہی سی پتلی کے تنگ سوراخ مین تمام آسمان و زمین کی وسعت سما جاتی ہی ویسے اوسکا دل و دماغ ایک غیر متناہی سلسلہ خیالات کا مصدر اور مخزن بن سکتا ہی یا یون کہو کہ اس چھوٹے سے برتن مین بھی ایک غیر محدود سلسلہ خیالات سما سکتا ہے -

انسان کے دل کی حالت فطرتاً ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ کبھی اور کسی حالت مین اپنی موجودہ حالت پر خوش اور قانع نہین ہوسکتا - اوسکے دل مین آگے بڑہنے اور ترقی کرنے کا خیال صادر ہوہ ہمیشہ ایسی وسعت اور درازی کے ساتھہ پایا جاتا ہے کہ خود خیال بھی جو ایک اعلی درجہ کا وسیع نظر اور دوربین ہے اوسکی اخیر حد نہین بتا سکتا -

ایک اعلی درجہ کے **روحانی حکیم** نے ایک مجلس کے سامنے ایک مدور دائرہ کھینچا اور اس دائرہ کے نقطہ سے چار طرف ایسے مستقیم خطوط باہر کیجانب کو کھینچ دئے جو خط محیط دائرہ سے بھی باہر گذر گئے اور فرمایا کہ یہہ انسان اور اوسکی زندگی اور اوسکی امیدون کی تمثیل ہے نقطہ جو دائرہ مین ہے یہہ انسان کا دل ہے اور خط محیط دائرہ اوسکی زندگی کے حدود ہین اور یہہ مستقیم خطوط جو ہر طرف نقطہ سے خط محیط دائرہ کے باہر گذرے ہوے دکھائی دیتے ہین یہہ اوسکی امیدین ہین -

مثال مذکور فی الحقیقت ہر ایک انسان کے دماغ کے مطابق ہے - واقع مین انسانی امیدین ایسی ایسی لمبی اور غیر محدود ہوتی ہین کہ اونکا ہر ایک سرا تو انسان کے ناتہہ مین ہوتا ہے اور دوسرا سرا اون وسیع میدانون تک متجاوز ہوجاتا ہے کہ جو اوسکی زندگی کی حدود سے بھی بہت دور دراز فاصلہ پر واقع ہوتے ہین -

ہر ایک انسان کا روزانہ تجربہ ہمکو دکھا رہا ہی کہ انسان اکثر اوقات ایسے کامون کو شروع کرتا ہی کہ جنکا ختم ہونا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہم محتاج تجانم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت ہلا تورید انجیل تجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۳۲ | جلد ۹

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور جانم

۱۲۹۷ھ

۱۵ ذیقعدہ | ۹۷ ہجری

جہان کو کی تھی کس تاریک ہاردم | شب دیجور تثلیث نصاری

ہوی کا فور دہ عالم سے بالکل | درخشان ہو گیا جب نور خاتم ہاشم

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل ہا فتاد تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اجنار منشور محمدی

ادا ہو کب کسی سے حمد باری | خدا ہی کو ہی سب تعریف ساری | ہوے سب اس سے ترسان گرو ترسا | گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا

بنی کی لعت کب ہم سے بیان ہو | خدا و ند آپ جسکا مدح خوان ہو | جہان کو کر دیا روشن درخشان | ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان

کروں پھر نامہ اشرف کا اظہار | بیان وصف جسکا ہی گہر بار | ہوا نور محمد جلوہ گر جب | بنا شرمندہ ہو کر شمس و کوکب

مقدس نامہ والا گرامی | رہ اسلام کا داعی و حامی | نہ کوکب کو چمکنے کی ہی یاری | گئی شب دنکی ہے اب نور باری

مبارک نام منشور محمدؐ | خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد | ہوا اجنار یہہ ہمنام اس کا | ثابت مین کرے ہی کام اوسکا

جہان کے سب صحیفون مین ہی ممتاز | کیا ہے اب رحمت خلق پر باز | ہزارون شک و شبہات نصاری | اٹھا سب کو کیا حق آشکارا

بتائی صاف سبکو راہ وحدت | مٹائی ظلمت تثلیث و کثرت | ہر اک بیدین کو از فضل داور | دکھائی راہ بیدہی گفتگو کر

طرف توحید حق کے جب بکارا | ہوا لبیک گویان ملک سارا | ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرون کا | بلا شک دین حق غربت زدہ ہے

ندا اسلام کی ہر سمت پہنچی | زمین نام خدا سے گونج اٹھی | جھکا ہر ایک ہے اسکو ڈہانے | بجھایا چاہتے ہین نور مولا

مچی غل غپ گنبد گردون کے اندر | طلوع شیر سے ہی ایک مہر انور | مسلمانون پہ واجب ہے مدد اب | لگا ہے جھونہ سے سیج کو متانی

الوالعزم سلاطین نصاری | بنے سب تابع فرمان والا | اگر منظور ہی حق کی اشاعت | بدل اس کام مین مصروف ہون سب

کیا ہی سرکشون کو زیر فرمان | دیا ہی ذمیون کو امن و امان | بدون نصرت کے کیون ہو استقامت | بدون نصرت کے کیون ہو استقامت

بسوی شاہ فارس نام کرکے | رواہ جب ہوا منشور والا | نصیر اب اہل دین کو دی بشارت | رضای رب ہے بیشک اسکی نصرت

کیا چاک اس شہی نے نامہ پاک | خدا نے اسکے سینے کو کیا چاک | ہویدا ہو یہہ اجنار گہر بار | برآمد ہو گا ہر عشرے مین ایکبار

بصیغہ پیشگی سالانہ اس کا | دس آنے بھیجدین ہر شخص دیندار

ہینین مابعد کی کچھ شرط ہمین
نہ خرچ ڈاک کا کچھ ذکر لیوین
زر قیمت ہوگر ارسال منظور
نکلتا ہو یا منی آڈر بدستور
کرین ارسال نام مہتمم پر
ولیکن چاہئے ہو بار جسٹر
اگر خط و کتابت ہو کے مطلوب
کرین نام و نشان سے آگہی خوب
مسلمانون کو یارب مستعد کر
فداہون مال و جان سے دین حقیر
عنایت ہو تری اور سرفرازی
ہوی سب پر ہماری فتح بازی

تصحیح و معذرت

ناظرین باتمکین کے صفحۂ خواطر پر یہہ منقوش ہوگا کہ پہلے منشور مشتہرہ ۲۵ شوال المکرم مین ایک جزو حشت اثر جسکا سرنامہ حادثۂ ہوش ربا تھا بتقلید جریدہ روزگار درج کئے تھے الحمد للہ والمنہ اندلون تحریر خیر خواہ عالم مشتہرہ ۳ ذیقعدہ یہہ محقق و ثابت ہوا کہ بالنسبت جناب اعلےٰ جناب فلک کاب مخلوالقاب حضور نواب کلب علیخان بہادر ادام اللہ اقبالہ و مد اللہ عمرہ والی ریاست رامپور جو جزو کدورت اثر مشتہر ہوی تھی سراسر بے اصل اور یکسر غلط ہے - مہتمم منشور محمدی جبین نیاز و شکر بدرگاہ کارساز بندہ نواز فرسودہ کرکے بکمال سرور و طوع خاطر اپنے سب احباب و در و نزدیک کو مبارک بادی صحت و سلامتی جناب نواب صاحب دام اقبالہ کی جنکی ذات بابرکات مجمع خیرات و حسنات باقیہ ہے دیکے بعد تاسف اپنی معذرت عموماً بحضرات ناظرین منشور محمدی و خصوصاً بحضور عفود ستور حضور پرنور پیش کرکے مترصد ہوکہ یہہ عذر مقبول و مقرون بقبول ہوگا - العفو عند کرام الناس معمول -

مراسلہ

ترقی خواہ طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ - بعد سلام و علیکم کے التماس ہے کہ ان چند سطرون کو براہ عنایت اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر ممنون منت فرمائیے و ہمنوا

اخبار نور افشان جلد ۸ نمبر ۳۹ صفحہ ۳۰۸ مطبوعہ ۲۳ دسمبر ۹۸ء مین ایک مضمون منشی عنایت اللہ صاحب عیسائی نے بابت عدم تحریف و تبدیل انجیل کلام خدا و ثبوت الوہیت حضرت مسیح کسی محمدی گمنام کو مخاطب کرکے ہتھیلی پر خوب سرسون جمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب اپنی کتب مسلمہ سے ناواقف ہین اگر واقف ہوتے تو ہرگز ایسے خلاف واقع تحریر کے طرف رجوع نہ ہوتے چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین کرتا ہون - لفظ تحریف و تبدیل عام ہے خواہ تحریف دیدہ و دانستہ ہو یا سہو آیا لفظی ہو یا معنوی اور صحت تحریف کے کتب اسلامیہ سے کیا ضرور ہے اپنے ہی ہمعصر مصنف عیسایان مفصلۂ ذیل سے دریافت کرین یا اونکی تصنیفات کو ملاحظہ کرکے پہلے اونکو معقول کرین بچارے محمدی کیا کرین انہین حضرات کے تصنیفات کو دیکھکر لفظ تحریف و غلطی وغیرہ کا زبان پر لے آتے ہین آمین محمدی کا کچھ قصور نہین اور یہہ امر صحیح ہی ہے - لفظون اور حرفون وغیرہ مین سہو کاتب بیشتر ہوا دیکھو نیاز نامہ مصنفہ مسٹر صفدر علی صاحب صفحہ ۸ - اور اور غلطیان بھی کثرت سے ہین - ترجمہ پسٹوا جنت بعض جگہ غلط ہے دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۱۹۰ - اور بایبل مقدس مین بعض کتابین کلام الٰہی نہین ہین دیکھو ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین صاحب صفحہ ۱۵۰ اور بعض عبارت مشکوک بھی پائی جاتی ہے - جو اسمان پر گواہی دیتے ہین یہہ عبارت مشکوک ہی دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۱۰۳ - ۱ - ابنا مناسب ہے کہ ایسے مقام پر اصلاح کردیجاوے کیونکہ تر جما اصلاح طلب ہین دیکھو کتاب مذکور صفحہ ۱۹۳ - ۱ اور بینہ - ترجمہ غلطی سے محفوظ نہین ہین دیکھو خطوط جوانان ہند صفحہ ۳۶ - اور کوئی ایسا

آدمی تو تاریخ کو کلام خدا نہین کہتا ہی تان زبردستی کی اور بات ہی اور یہہ انجیل تو تاریخ ہین دیکھو خطوط مذکور صفحہ ۸ ۴ ۱ اور الوہیت مسیح علیہ السلام کا یہہ حال ہے کہ جناب ممدوح فرماتے ہین - چنانچہ این آدم ہے اسلئے نہین آیا کہ خدمت لے دیکھو متی ۲۰ - ۲۸ - ۱ اور ایک جگہہ فرمایا ہی اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون دیکھو انجیل یوحنا ۲۰ - ۱۷ - واہ واہ خدا کا بھی خدا ہوتا ہے اور اصل یہہ ہے کہ حضرت مسیح برگزیدہ بندہ خدا تھے دیکھو تعلیم الایمان باب ۲۰ - و خدا سے بھیجے گئے تھے دیکھو خطوط صفحہ ۶۸ - اور خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیون کے بیچ ایک آدمی ہی درمیانی ہی وہ مسیح یسوع ہی دیکھو اول تمطاؤس ۲ - ۵ - اور درمیانی تھے رسول ہے اور یہہ وہی پولوس مقدس کا قول ہی جس کے قول سے منشی عنایت اللہ صاحب نے تلیسیونیکا باب ۱ - ۱۵ سے ۱۸ تک لکھا کہ مسیح سب چیزون کا جو زمین اور آسمان مین ہین خالق و مالک ہے - دلیل لاکر الوہیت مسیح ثابت کی ہی اور پولوس مقدس کیا کرین وہ تو کھلا کھلا صاف صاف کہہ رہے ہین - جو کچھہ کہ مین کہتا ہون سو خداوند کے راہ سے نہین بلکہ بے وقوفی کی راہ سے دیکھو ۲ قرنتیون باب ۱۱ - ۱۷ - یہہ حضرات اس کہنے پر بھی مہین سمجھتے اور تناقض کلامین موجب سقوط عن الاعتبار تو ظاہر ہے حاجت تحریر نہین اور مشکل یہہ کہ اسوقت تو مسیح کو سب چیز وںکا خالق بناتے ہین اور کبھی مانند موسیٰ بندہ خدا مخلوق بتا دیتے ہین واہ ری اختیار تیری بلہاری - اور اونکے مریدون کے قول کو انجیل سے رد کرتے ہین کہین عیسیٰ نے اونکو لایق اعتبار نہین بتلایا - اونکو بے پر عرش اعظم پر اوراتے ہین مرید - کیا عضب لائین خدا جانے جو ہون پیرون کے پیر - علاوہ اسکے الوہیت حضرت مسیح کے تو اور بات ہے انجیل سے تو منشی عنایت اللہ صاحب کے بھی الوہیت ثابت ہوتی ہے - دیکھو یوحنا ۱۰ - ۳۴ یسوع نے انھین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین یہہ نہین لکھا ہی کہ مین نے کہا تم خدا ہو ۳۵ جب کہ اونسے انہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا - بیبل مقدس تو منشی صاحب کے پاس ہے -

نظم

بنایا مسیحا کو بیٹا خدا کا ؛ کبھی کہدیا ہی وہ بندہ خدا کا
کبھی اومانند موسیٰ بتایا ؛ غرض کہدیا انکو جو دل مین آیا
کبھی سولی دیکر زمین مین دبایا ؛ جلاکر کبھی آسمان پر اوڑایا
جو رتبہ بڑہایا خدا کر دیا ؛ گھٹایا تو یون لعنتی ہو گیا
یہ بی بایکل کے دہرے ہو گئے ؛ ہمارے پیمبر مسیحا پہ تہمت
دعا روز و شب ہی یہ میری الٰہی ؛ رہ راست پر آوین عیسائی بھائی

فقط عبد المجید محرر کوتھی افیون سلون - یکم اکتوبر ۱۹۱۰ء

رد بیگناہی مسیح

ناظرین منشور محمدی پر واضح و لایح ہو کہ اندنون ایک رسالہ مسمّٰی بہ بیگناہی مسیح مصنفہ پادری ہوپر صاحب ہمارے نظر سے گذرا جسمین پادری ہوپر صاحب نے نہایت عمدہ تقریر سے اثبات بیگناہی مسیح کی اوت مین اپنے خیالات جلوہ گر کرنا چاہا ہے مگر انہین قوانین مناظرہ کا کچھہ لحاظ رہا اور نہ اثبات مدعی بمسلمات خصم کیا اور جن اعتراضات کے جوابات پر عازم ہوا اسکا حق بھی پورا پورا ادا نکیا اسلئے ہمنے یہہ مناسب جانا کہ انکے خیالات و دانست کی صحت و سقم سبکو بتلا دین تا حقیقت امر سب پر روشن ہو - جسکو خدا کی توفیق یاور ہے وہ حق کو پائیگا اور جو تابع نفس ہوا سکو نادرست جانیگا

قولہ مسیح کی بیگناہی کا عقیدہ دین مسیح کے واسطے مرکز ہے

اقول یہہ آپکا محض عذر ہے آپکے اس عذر پر اناجیل اربعہ کی جنکو آپ اپنے دانست مین کتب سماوی منزل من اللہ خیال فرماتے ہین کوئی گواہی نہین بلکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین عیسوی کوئی مستقل دین نہین جو کوئی اسکا بانی ہو بلکہ وہ تابع دین موسوی ہے۔

قولہ جیسا مسیحی دین اپنے بانی پر موقوف ہے ویسا کوئی اور مذہب اپنے بانی پر موقوف نہین۔

اقول دین مسیحی کہانتک سزاوار تھا جب اس دین کے اصول و فروع انجیل سے ثابت ہون اناجیل اربعہ مین بہ نسبت احکام الٰہی کوئی نئی بات پائی نہین جاتی سوائے اسکے کہ عیسیٰ کی پشت محض تکمیل دین موسوی کے لئے ہے جیسا کہ انجیلون سے ثابت ہے اور چند نصایح وغیرہ جنکو عیسیٰ نے فرمایا ہے وہ متعلق بہ تہذیب اخلاق ہین نہ مثبت احکام طرفہ یہہ ہے کہ انجیل تصدیق شریعت موسوی کی کرتی ہے اور عمل اسپر موجب نجات بتلاتی ہے پولوس کے فتوی سے اسپر عمل کرنا موجب لعنت ہے تو بالکل کوئی مستقل شریعت عیسویون کے لئے نہ رہے پھر کوئی عقل یہہ خیال نہین کرسکتا کہ مسیحی دین ہے اور اسمین سب احکام شرعیہ چلتے ہین اور نہ کوئی اسکا ایسا بانی ہے کہ مستقلاً اسمین کا بوجہ اپنے گردن پر اٹھالیا ہو عیسیٰ علیہ السلام اگر باوجود مہتمم موسوی کہنے کے آپکے اتباع اگر بانی دین سمجھنا صرف بے اصل بات ہے اور دوسرے مذاہب کے انکے بانیون پر موقوف نہ جاننا صرف جہالت۔

قولہ اس سبب سے کہ اسکے بانی کی بیگناہی ثابت کرتی اور سب مذہب کے بانیون کی بیگناہی ثابت کرنے سے نہایت ہی زیادہ ضرور ہے۔

اقول ہر پیغمبر اپنے دین کا بانی ہے اور وہ دین باعتبار اسکے کہ وہ اسکا داعی ہے اسپر موقوف جیسا دین موسوی کے بانی حضرت موسیٰ اور دین ابراہیم کے بانی حضرت ابراہیم ہونا ثابت ہے اور اثبات احکام دینی کا انہین پر موقوف تو ان حضرات کی بیگناہی کا اثبات بھی نہایت ضروری امر ہوا علی ہذا القیاس اور دوسرے مذاہب بھی اثبات بیگناہی کا خاصتاً بانی دین عیسوی کے لئے بحسب دعائی خود محض تکلف اور تعصب ہے شاید آپکے ذہن مین دین موسوی و ابراہیمی کا کوئی اور بانی ہے جو آپنے کہا ویسا اور کوئی اپنے بانی پر موقوف نہین اگر آپ اس دعوے مین صادق ہین تو بتلائیے کہ ان دو مذکور دینون کے کون بانی ہین۔

قولہ ہندؤن کے مذہب کا بانی تو کوئی نہین۔

اقول اگر آپ ہندؤن کے مذہب کے کتب ملاحظہ فرمائے ہوتے تو معلوم کرتے کہ انکے دین کے بانی کتنے ہین بالاتفاق ہنود ہندو مذہب کے دو عمدہ بانی رشی اور ارمنی اور انکے پرانے بید اور شاستروں سے انکا بانی ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے باقی انکے شمایل و خصایل بھی بہ نسبت پولوس پطرس شمعون کے کچھ برے نہ تھے جن سے رشی و منی کا بانی ہونا اور پولوس و پطرس شمعون کا بانی ہونا اعتقاد کیا جاوے جن دلایل سے آپ پولوس و پطرس و شمعون کا بانی و مجتہد ہونا ثابت کرتے ہین وہی دلایل سے ہندو آپکو جواب دیتے ہین۔

قولہ بودہ لوگ اس سے تو بہت خوش ہوسکتے ہین کہ

ہمارا سا کی منی ایسا نیک اور حلم اور نرم دل آدمی تھا

اقول عیسیٰ بودہ پولوس کے بعض خیالات اور پطرس و شمعون کے بعض نرم باتون اور حنذیلون کو کمالات نبوت اور الہامی باتون سے خیال کرکے اپنا جی تہنڈا کر لیتے ہین اور یہہ خیال فرماتے ہین کہ یہہ بھی رسول ہین -

قولہ مگر وہ یہہ کبھی خیال نہین کرتے کہ ہمارے مذہب کی سچائی اس بات پر موقوف ہے -

اقول البتہ نرم دلی اور حلم کمالات نفسانیہ سے ہین انکا وجود مستلزم نبوت و صداقت دینی نہین مگر بعض عیسائیون کو یہہ خبط ہوگیا کہ نرم دلی اور حلم عیسی انکے نبوت کا ایک اصل صحیح ہے اور جس نبی داعی التوحید و قاطع الشرک سے بہ نسبت اعدا الٰہی کے کچھہ شجاعت و تہور کے کام بموجب حکم الٰہی و بطور سیرت انبیای سلف ظاہر ہون تو اسکو نبی نہین سمجھتے بلکہ ان امور کو نقیض نبوت خیال کرتے ہین مذہب کی سچائی اور پیغمبر کی درستی معجزہ اور الہام اور کتاب آسمانی سے ثابت ہوتی ہے نہ کمالات نفسانی باقی آیندہ - راقم مسکین سید محمد نظام الدین نقوی

محررہ ۷ ذوالقعدہ ۱۲۹۷ھ -

تصحیح خبر

نہایت خوشی سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے حضور پر نور جناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر والی رامپور دام اقبالہم ابھی تک بصحت و سلامتی مزاج رونق افروز ہین ایک انگریزی اخبار دہلی گزٹ نے اول یہہ جگر خراش خبر وفات کو شائع کی تھی جسکی نقل بغیر صحت صاحب اخبار کشف الاخبار بمبئی و جریدہ روزگار مدراس نے اپنے اپنے اخبار و جریدہ میں درج کرلی ہے اور جریدہ روزگار سے منشور محمدی مین مندرج ہوئے مگر اب مجبی و مشفقی شیخ ریاض الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر رسالہ بمبئی کے خط سے معلوم ہوا کہ یہہ خبر بالکل غلط ہے - اگرچہ جناب نواب صاحب کے عرصہ سے بعارضہ مختلف علیل ہے مگر کوئی صورت اندیشہ کی نہین ہے اور خدا سے امید ہے کہ بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حضور نواب صاحب کو بہت جلد شفای کامل عطا فرمائے اس زمانہ مین جو دینداری اور ترقی اسلام حضور کے سبب سے ہندوستان مین ہے وہ اظہر من الشمس ہے خاتمہ کلام پر ہم اپنی غلطی کے معترف ہوتے ہین اور اردو اخبارات کو دوستانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ ایسے دل دکھانے والے خبرین بغیر صداقت کامل کے نہ چھاپا کرین - فقط -

بندہ مہتمم منشور محمدی بنگلور -

نصایح ارجمند

جو کوئی اپنی قوم مین سب سے زیادہ لایق و فایق عزت دار ہو اور حاکم وقت کے دربار مین اوسکو بار ہو اور معاملات دنیاوی مین ہوشیار اور جزدار ہو اوس کو چاہیے کہ اپنی قوم کے کم مقدور بھائیون کی تربیت اور عزت اور بھلائی کے کامون مین ہمدردی اور چیز خواہی کے ساتھہ ساعی کار ہو اور اوسکی قوم کے گروہ کو لازم ہے اور واجب کہ نفسانیت اور بہمالت اور حسد اور تعصب سے گذر کر اسکی تجویز کا پیرو اور مددگار رہو اگر کوئی جھگڑا ملک میراث یا لین دین کی بابت وقوع مین آوے تو اول اپنی برادری یا شہر کی پنچایت سے فیصلہ چاہو اور جہان تک ممکن ہو آپس مین

ہنٹ جاؤ ہٹہہ دہرمی اور ضدکی راہ سے ناحق فساد نہ بڑہاؤ
جس مقدمہ مین صریح جانتے ہو کہ دینا واجب ہے اور لینے والے
کا دعوی عمل قانون کے رو سے نامسموع اور کاذب ہے
ایسے موقع پر اگر خدا کو حاضر و ناظر اور مرنے کو برحق جانکر
امر واجبی پر آجاؤگے تو دونون کا ایمان بھی قایم رہیگا
اور دین کے عذاب اور حق العباد سے بھی نجات پاؤگے
اگر منشا قانون اور ضابطہ دانی کے بھروسہ پر حق فراموشی
کی راہ سے صاف انکار کروگے تو خود خراب ہوگے اور طرف
ثانی کو خوار کروگے مدعی کو سچے دعوے کی محرومی پر صبر
نہ آویگا اپنا ایمان کھوکر تحریف اور کارسازی کی راہ سے
مقدمے کو سماعت کے لایق بناویگا -
مدعا علیہ کو عمل قانونی اوسکے تردید کے رغبت دلاویگا
صاحب جج کی عدالت مین جاؤگے عدل کا حرچہ چکاؤگے
مقدمہ لڑاؤگے تو حضرت وکلا سے بھی اصلاح بناؤگے
جھوٹے سچے کو گواہ بناؤگے اونکی خوشامد کروگے کھانے
کھلاؤگے پیر فقیرون کو نذر و نیاز چڑہاؤگے ثالثی تہری
تو منصفی پیشون کے شکنجے مین آؤگے سال دو سال
اپیل در اپیل مین بھی لگڑ جھگڑ کی طرح پر پرزے ہلاؤگے
ہزار کے دعوے پر دو ہزار لگاؤگے جب خود بگڑ جاؤگے
تب کہین قطعی ڈگری پاؤگے تو اس مین فایدہ کیا اوٹھاؤگے
افسوس ہم لوگ اپنی جہالت کے پابندی مین کیسے مبتلا
ہین کہ اپنے نفع اور نقصان کے نتیجہ اور انجام کو جانتے ہین
پھر خدا اور نیابت کے سبب کہنا کسی کا نہین مانتے -
مذبوحی کیسی حالت مین بھی حیدیم لسبی کے طرح ہاتہہ پاؤن
ملتے اور خاک چھانتے ہین اور ایسی سرگردانی اور پریشانی
اوٹھاکر بھی اگر کوئی مقدمہ پاتے ہین تو نوبت فتح پانے کی
ضرور بجواتے ہین اور یارون کو خانہ خرابی کا تماشا دکھلاتے
ہین حاکمان انصاف دوست کی تحقیق اور حق رسانی کا
تو ہم ہر دم شکر اور احسان بجالاتے ہین کہین ہم خود اپنی
تحریف اور کارسازی اور یارون کی دم بازی مین
آکر ایسا دودہ مین پانی ملاتے ہین کہ جسکے چھاننے اور
پہچاننے مین حکام حق پژوہ بھی نہایت سردردی اور
تکلیف اوٹھاتے ہین جب کہین اصل مطلب کو پاتے ہین
تو حق بحقدار پہونچاتے ہین -

غزل

شکوہ کسی کا منہہ پہ نہ لانا ضرور ہے
مطلب کی بات سبکو سنانا ضرور ہے
پینک مین پوستین کے طرح بڑبڑاتے ہین
یاران بدعمل کو جگانا ضرور ہے
جو ہین بھنیگڑ خانون کے خبر ون کے معتقد
اخبار علم اونکو پڑہانا ضرور ہے
شیطان مشیر کار ہے اور نفس عیش دوست
ان دشمنون سے جان بچانا ضرور ہے
غفلت مین اپنی عمر کو کھوتے ہین جو امیر
بالین پر انکے ڈہول بجانا ضرور ہے
جاگو خدا کے واسطے جب تک ہے زندگی
سونیکا دن بھی ایک دن آنا ضرور ہے
پھل پھول دو کچہہ اپنی رعیت کو فیض کے
اک روز عیش باغ سے جانا ضرور ہے
ملنے ملانے کوئی غرض اس سے کچہہ نہین

ماہر امر حق کا جتانا ضرور ہے ۔

ماں باپ کی خدمت فرض جانو آداب بجالاؤ تعظیم کرو کہنا مانو جو بچے والدین کو راحت پہونچاتے ہین وہ دنیا مین عزت اور ثروت اور عاقبت مین آرام پاتے ہین مخبر صادق ماں باپ کے قدمون نیچے بہشت بتلاتے ہین اور کل مذہب اور ملت کے مجتہد اونکا حق ادا کرنیکی رغبت دلاتے ہین اوستاد کی خدمت اور عزت ماں باپ سے زیادہ کرنی واجب ہے کیونکہ وہ تمکو انسانیت سکھلاتا ہے موجب ہے استاد ہونا بہت مشکل کام ہے اور بغیر پیروی اور رہبری استاد تحقیق خام ہے ۔ آقا کو خداوند نعمت جانو حکم بجالاؤ مودب رہو مرضی پہچانو اپنی زبان سے اپنی قابلیت نہ جتلاؤ غرض دسترخوان کے وقت قسمین نہ کھاؤ آقا کے روبرو سخن سازی نہ کرو جھوٹ نہ بولو جو بات تمسے پوشیدہ رکھنے کو کہی ہو اوسکا بھید نہ کھولو ہر امر مین دل سے اوسکی برائی اور بھلائی چاہو بے طلب ورسے ادب ہوکر اوسکی سامنے بجاؤ تعظیم اور تکریم حیا اور وفا مین قصور نکرو اگر اپنے حال پر متوجہ اور مہربان دیکھو مغرور نہ کرو اگر تمہارے حق مین نقصان روا ہو شکایت نکرو شکر گذار رہو اپنی غرض اور حاجت ظاہر کرنے مین جہان تک ممکن ہو صبر کرو سوال نہ کرو نمک کے شرط ادا کرکے گدائی پیشون کی چال نہ چلو اگر تم اپنے روزگار اور عزت اور اعتبار مین ترقی کر طلب گار ہو خیانت کو چھوڑو دیانت اور امانت سے کار گذار ہو جس آقا کے مزاج مین بھلائی کی جزا اور برائی کی سزا نہین ایسے سرکار مین مرد متدین کو نوکری کرنیکا کچھ مزا نہین ۔ برادر قوت بازوہی دو ہمجنس پلون کی ایک تراوٹ ہے قرابتیون مین بہائی سے زیادہ کوئی عزیز نہین پہر وہ رشتہ ہے جسمین دوئی کی تمیز نہین بھائی کو جتنا عزیز سمجھو بجا ہے یہہ وہ یگانیت ہے جسمین مغایرت ناروا ہے بھائی اگر مرضی کے موافق ہے عین مراد ہے اور اگر دل مین مخالفت اور عناد ہے تو دشمن مادرزاد ہے ۔ فقط

فخر الدین مدرس تحصیلی علی گنج ضلع ایٹہ ۔

جواب نور افشان

سوال عیسائی قرآن مجید کی ضرورت کیا ہے ۔

جواب محمدی ذیل مین لکھا ہوا ہے ۔

۱ ۔ چونکہ خداوند جل جلالہ نے بنی اسماعیل قوم عرب مین نبی مبعوث کرنیکا وعدہ فرمایا تھا اور بعثت نبی کی علت غائی اور غرض اصلی توحید باری کی ترقی ۔ بت پرستی کی بیخ کنی اخلاق حسنہ افعال خوب عادات مرغوب کی تعلیم ۔ اور حرکات قبیحہ کا الذاد وغیرہ ہے اور یہہ اغراض بدون تقریر یا تحریر کے حاصل نہین ہوتین اور پھر تقریر کو قید تحریر مین لانا ناگزیر ہوتا ہے تاکہ آیندہ نسلین اسے مستفید ہون اور بہ سبب سہو و نسیان کے اسمین کچھہ زیادہ و کم نہو یا بعد مرجانے حافظون کے کالعدم نہو ۔ پس اس واسطے قرآن مجید کی ضرورت ہوی اگر کہا جائے کہ کتب سابقہ کی موجودگی مین فرقان حمید کی ضرورت نہ تھی تو جواب یہہ ہے کہ وہ کتابین غیر زبانون مین تھین اہل عرب انکے سمجھنے سے قاصر تھے ۔ اگر کوشش اور سعی محنت و مشقت سے وہ زبانین سیکھی جاتین تو اول اسباب تعلیم و تعلم قریبًا مفقود تھے ۔ دوم صرف چند آدمی کامیاب ہوتے ۔ اکثر محروم رہتے علاوہ اسکے جو اثر اصل کتاب سے پیدا ہوتا ہے وہ ترجمہ سے ہرگز نہین ہوتا

سیوم وہ کتابین محرف ہوگئین تھین - کلام خدا بالکلام بشر مخلوط - اغلاط بے شمار جنکی تصحیح خیلے دشوار - بعض فقرات الحاقی ایسے فحش اور غلیظ کہ زیبدنی بلکہ قابل ردیدنی و سوختنی پس اس وجہہ سے بھی قرآن مجید کی ضرورت ہوی جو ان عیوب سے منزہ ہے اور بہ سبب عربی زبان اور اپنے انداز بیان کے عربون کے لئے خوب ہی موزون ہے -

۲ - خدائے بی نیاز کو منظور تھا کہ وہ قوم عرب کو بے تہذیب غیر مہذب اور مودب بناوے اور دوسرے قومون کو جہنون نے اسکی قدر نہ جانی اور کفران نعمت کیا سزا وے اس وجہہ سے بھی قرآن شریف کی ضرورت ہوی -

۳ قوم یہود بنی اسماعیل کو نہایت ذلیل اور ناچیز سمجھتے اور انہین بچشم حقارت دیکھتے اور نہایت معزور اور سرکش تھے پس خداوند کو انکا غرور اور تکبر خوش نہ آیا اسنے چاہا کہ انکا غرور توڑا جاے عزیز ذلیل ہون اور ذلیل عزیز بنین ان الفضل بید اللہ کا مضمون واضح ہو جاے اور انکا یہہ خیال خام کہ سوا ہمارے کوئی مستحق رسالت و نبوت کا نہین دور ہو جاے - پس اس لئے قرآن مجید نازل ہوا

۴ قبل از نزول قرآن شریف کے قبایل عرب مطلق العنان تھے - انمین کوئی نذیر اور بشیر پیدا نہوا تھا - نادانستہ مرتکب گناہ کے ہوتے تھے - اس واسطے خدا تعالی نے قرآن مجید کو نازل فرمایا کہ ظالمون کو ڈراوے اور محسنین کو خوشخبری سناوے تا قیامت کے دن واسطے ظالمون اور کافرون کے جاے عذر باقی نہ رہے -

۵ اسوقت کوئی قوم یا فرقہ ایسا نہ تھا کہ اہل عرب کے لئے بمنزلہ کہ ہادی اور راہ نما کے ہوتا بلکہ اس وقت کے سارے دور

اقوام خود ہادی اور مصلح کی محتاج ہین انکی مذہبی اور علمی حالتین نہایت خراب اور دور از صواب تھین پھر وہ عربون کی ہدایت اور رہبری کیا کر سکتین - پس اس لئے ضرور ہوا کہ قرآن شریف اتارا جاے تا اسکی روشنی مین گمراہ راہ پائین اور ظلمت مبدل بنور ہو جاے -

۶ اگر یہہ ضرور ہے کہ ہر کتاب لاحقہ کتاب سابقہ سے افضل و اعلی ہو اور درصورت مساوات و برابری کی وہ کتاب کتاب اللہ نہ ٹھہری تو عیسائیون کو لازم ہے کہ وہ جملہ کتب سابقہ کو علی الترتیب ایک دوسرے سے بہتر و برتر ثابت کرین اور اسیطرح پچھلے نبی کا پہلے نبی پر تفوق یقین ہے کہ یہہ ان سے ہو سکیگا -

۷ ہم دعوی کرتے ہین کہ قرآن مجید جملہ کتب سابقہ سے افضل و اکمل ہے - عیسایون کو مناسب ہے کتب مقدسہ سابقہ مین سے جسے چاہین انتخاب کر لین اور بالانفراد ایک ایک کا مقابلہ قرآن شریف کے ساتھہ کرین - اور پھر دیکھین کہ دراصل ایسا ہی ہے یا نہین نہ یہہ کہ ایک قرآن مجید کے مقابلہ مین کئی مختلف تصنیفات کے مضامین پیش کر کے مساوات ثابت کرین - (میرے نزدیک ایسے مساوات افضلیت سے کچھہ کم نہین ہے) اس قاعدہ کے رو سے تو کوئی کتاب یا کوئی آدمی افضل و اکمل نہین ٹھہر سکیگا -

۸ اگر عیسائی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئین اور تمام بائبل کو جو کئی کتابون کا مجموعہ ہے قرآن مقدس کے مقابلہ مین پیش کرین تب بھی قرآن مجید افضل رہیگا اور یہہ افضلیت اسکے اوپر دوسری کتابون کے کیے وجہون سے ہے -

وجہ اوّل قرآن مجید کو جہان سے چاہئے کھولئے اسکا کوئی صفحہ کوئی فقرہ بلکہ کوئی آیت طولانی کہون نہ ہو

ہمارا ساکی منی ایسا نیک اور حلم اور نرم دل آدمی تھا

اقول عیسیٰ بودہ پولوس کے بعض خیالات اور پطرس وشمعون کے بعض نرم باتون اور عندیون کو کمالات نبوت اور الہامی باتون سے خیال کرکے اپنا جی تہنڈا کر لیتے ہین اور یہہ خیال فرماتے ہین کہ یہہ بھی رسول ہین -

قولہ مگر وہ یہہ کبھی خیال نہین کرتے کہ ہمارے مذہب کی سچائی اس بات پر موقوف ہے -

اقول البتہ نرم دلی اور حلم کمالات نفسانیہ سے ہین انکا وجود مستلزم نبوت وصداقت دینی نہین مگر بعض عیسائیون کو یہہ حبط ہوگیا کہ نرم دلی اور حلم عیسی انکے نبوت کا ایک اصل صحیح ہے اور جس نبی داعی التوحید وقاطع الشرک سے بہ نسبت اعدا الٰہی کے کچھہ شجاعت وتہور کے کام بموجب حکم الٰہی وبطور سیرت انبیای سلف ظاہر ہون تو اسکو نبی نہین سمجھتے بلکہ ان امور کو نقیض نبوت خیال کرتے ہین مذہب کی سچائی اور پیغمبر کی درستی معجزہ اور الہام اور کتاب آسمانی سے ثابت ہوتی ہے نہ کمالات نفسانی باقی آیندہ - راقم مسکین سید محمد نظام الدین لغوی

محررہ ۷ ذوالقعدہ ۱۲۹۷ھ -

تصحیح خبر

نہایت خوشی سے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے حضور پرنور جناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر والی رامپور دام اقبالہم ابھی تک بصحت وسلامتی فرمان روای ریاست ہین ایک انگریزی اخبار دہلی گزٹ نے اول یہہ جگر خراش خبر وفات دشمنان حضور

لہذا بصاحب شایع کی تھی جسکی نقل بغیر صحت صاحب اخبار کشف الاخبار بمبئی وجریدہ روزگار مدراس نے اپنے اپنے اخبار وہین کرلی ہمارا جریدۂ روزگار سے منشور محمدی مین مندرج ہوئے مگر اب مجھی ومشفقی شیخ ریاض الدین احمد صاحب ہڈماسٹر رسالہ بمبئی کے خط سے معلوم ہوا کہ یہہ خبر بالکل غلط ہے - اگرچہ جناب نواب صاحب کے عرصہ سے بعارضہ مختلف علیل ہے مگر کوی صورت اندیشہ کی نہین ہے اور خدا سے امید ہے کہ بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حضور نواب صاحب کو بہت جلد شفای کامل عطا فرمائے اس زمانہ مین جو دینداری اور ترقی اسلام حضور کے سبب سے ہندوستان مین ہے وہ اظہر من الشمس ہے خاتمہ کلام پر ہم اپنی غلطی کے معترف ہوتے ہین اور اردو اخبارات کو دوستانہ صلاح دیتے ہین کہ وہ ایسے دل دکھانے والے خبرین بغیر صداقت کامل کے نہ چھاپا کرین - فقط -

بندۂ مہتمم منشور محمدی بنگلور -

نصایح ارجمند

جوکوئی اپنی قوم مین سب سے زیادہ لایق وفایق عزت دار ہو اور حاکم وقت کے دربار مین اوسکو بار ہو اور معاملات دنیاوی مین ہوشیار اور جزدار ہو اوس کو چاہیے کہ اپنی قوم کے کم مقدور بھایون کی تربیت اور عزت اور بھلای کے کامون مین ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھہ ساعی کار ہو اور اوسکی قوم کے گروہ کو لازم ہے اور واجب کہ نفسانیت اور جہالت اور حسد اور تعصب سے گذر کر اسکی تجویز کا پیرو اور مددگار ہو اگر کوئی جھگڑا ملک میراث یا لین دین کی بابت وقوع مین آوے تو اول اپنی برادری یا شہر کی پنچایت سے فیصلہ چاہو اور جہان تک ممکن ہو آپس مین

بنٹ جاؤ ہٹھہ دھرمی اور ضد کی راہ سے ناحق فساد نہ بڑھاؤ
جس مقدمہ مین صریح جانتے ہو کہ دینا واجب ہے اور لینے والے
کا دعوی عمل قانون کے رو سے نامسموع اور کاذب ہے
ایسے موقع پر اگر خدا کو حاضر و ناظر اور مرنے کو برحق جانکر
امر واجبی پر آجاؤ گے تو دونون کا ایمان بھی قایم رہیگا
اور دین کے عذاب اور حق العباد سے بھی نجات پاؤ گے
اگر منشار قانون اور ضابطہ دانی کے بھروسہ پر حق فراموشی
کی راہ سے حلف انکار کرو گے تو خود خراب ہوگے اور طرف
ثانی کو خوار کروگے مدعی کو سچے دعوے کی محرومی پر صبر
نہ آویگا اپنا ایمان کھو کر تحریف اور کارسازی کی راہ سے
مقدمے کو سماعت کے لایق بناویگا -
مدعا علیہ کو عمل قانونی اوسکے تردید کے رغبت دلاویگا
صاحب جج کی عدالت مین جاؤ گے عدل کا خرچہ چکاؤ گے
مقدمہ لڑاؤ گے تو حضرت وکلا سے بھی اصلاح بنواؤ گے
جھوٹے سچے کو گواہ بناؤ گے اونکی خوشامد کروگے کھانے
کھلاؤ گے پیر فقیرون کو نذر و نیاز چڑھاؤ گے ثالثی ٹھہری
تو منصفی پیشون کے شکنجے مین آؤ گے سال دو سال
اپیل در اپیل مین بھی لگڑ جھگڑ کی طرح پر پرزے ہلاؤ گے
ہزار کے دعوے پر دو ہزار لگاؤ گے جب خود بگڑ جاؤ گے
تب کہین قطعی ڈگری پاؤ گے تو اس مین فائدہ کیا اوٹھاؤ گے
افسوس ہم لوگ اپنی جہالت کے پابندی مین کیسے مبتلا
ہین کہ اپنے نفع اور نقصان کے نتیجہ اور انجام کو جانتے ہین
پھر ضد اور لغسانیت کے سبب کہنا کسی کا نہین مانتے -
مذبوحی کیسی حالت مین بھی میدیم لسبل کے طرح ہاتھہ پاؤن
مارتے اور خاک چھانتے ہین اور ایسی سرگردانی اور پریشانی
اوٹھاکر بھی اگر کوئی مقدمہ پاتے ہین تو نوبت فتح پانے کی
ضرور بجواتے ہین اور یارون کو خانہ خرابی کا تماشا دکھلاتے
ہین حاکمان انصاف دوست کی تحقیق اور حق رسانی کا
تو ہم ہر دم شکر اور احسان بجا لاتے ہین کہین ہم خود اپنی
تحریف اور کارسازی اور یارون کی دم بانی مین
اگر ایسا دودہ مین پانی ملاتے ہین کہ جسکے چھاننے اور
پہچاننے مین حکام حق پژوہ بھی نہایت سردردی اور
تکلیف اوٹھاتے ہین جب کہین اصل مطلب کو پاتے ہین
تو حق بحقدار پہونچاتے ہین -

غزل

شکوہ کسی کا منہہ پہ نہ لانا ضرور ہے
مطلب کی بات سبکو سنانا ضرور ہے
پینک مین پوستین کے طرح بڑبڑاتے ہین
یاران بدعمل کو جگانا ضرور ہے
جو ہین بھینگر خانون کے خرون کے معتقد
اجنار علم اونکو پڑھانا ضرور ہے
شیطان مشیر کار ہے اور نفس عیش دوست
ان دشمنون سے جان بچانا ضرور ہے
غفلت مین اپنی عمر کو کھوتے ہین جو امیر
بالین پر انکے ڈھول بجانا ضرور ہے
جاگو خدا کے واسطے جب تک ہے زندگی
سونیکا دن بھی ایک دن آنا ضرور ہے
پھل پھول دو کچھ اپنی رعیت کو فیض کے
اک روز عیش باغ سے جانا ضرور ہے
مانے نمانے کوئی غرض اس سے کچھ نہین

ماہر امر حق کا جتنا حاضر در ہے۔

مان باپ کی خدمت فرض جانو آداب بجالاؤ تعظیم کرو کہنا مانو جو بچے والدین کو راحت پہونچاتے ہین وہ دنیا مین عزت اور ثروت اور عاقبت مین آرام پاتے ہین مخبر صادق مان باپ کے قدمون نیچے بہشت بتلاتے ہین اور کل مذہب اور ملت کے مجتہد اونکا حق ادا کرنیکی رغبت دلاتے ہین اوستاد کی خدمت اور عزت مان باپ سے زیادہ کرنی واجب ہے کیونکہ وہ تمکو انسانیت سکھلاتا ہے موجب ہے استاد ہونا بہت مشکل کام ہے اور بغیر پیروی اور رہبری استاد تحصیل خام ہے۔ آقا کو خداوند نعمت جانو حکم بجالاؤ مورد رہو مرضی پہچانو اپنی زبان سے اپنی قابلیت نہ جتلاؤ عرض وسروض کے وقت قسمین نہ کھاؤ آقا کے روبرو بخن سازی نکرو جھوٹ نہ بولو جو بات تمسے پوشیدہ رکھنے کو کہی ہو اوسکا بھید نہ کھولو ہر امر مین دل سے اوسکی برائی اور بھلائی چاہو بے طلب اور بے ادب ہوکر اوسکے سامنے نہ جاؤ تعظیم اور تکریم حیا اور وفا مین قصور نکرو اگر اپنے حال پر متوجہ اور مہربان دیکھو غرور نکرو اگر تمہارے حق مین نقصان روا ہو شکایت نکرو شکر گذار رہو اپنی غرض اور حاجت ظاہر کرنے مین جہان تک ممکن ہو صبر کرو سوال نکرو نمک کے شرط ادا کرکے گدائی پیشون کی چال نہ چلو اگر تم اپنے روزگار اور عزت اور اعتبار مین ترقی کی طلبگار ہو خیانت کو چھوڑ دو دیانت اور امانت سے کار گذار ہو جس آقا کے مزاج مین بھلائی کی جزا اور برائی کی سزا نہین ایسے سرکار مین مرد متدین کو نوکری کرنیکا کچھ مزا نہین۔ برادر قوت بازوئی دو ہمجنس بلون کی ایک ترازو ہے قرابتیون مین بہائی سے زیادہ کوئی عزیز نہین یہہ وہ رشتہ ہے جسمین دوئی کی تمیز نہین بھائی کو جتنا عزیز سمجھو بجا ہے یہہ وہ یگانیت ہے جسمین مغایرت نارواہے بھائی اگر مرضی کے موافق ہے عین مراد ہے اور اگر دل مین مخالفت اور عناد ہے تو دشمن ما درزاد ہے۔ فقط

فخر الدین مدرس تحصیلی علی گنج ضلع ایٹہ۔

جواب نورافشان

سوال عیسائی قرآن مجید کی ضرورت کیا ہے۔

جواب محمدی ذیل مین لکھا ہوا ہے۔

۱۔ چونکہ خداوند جل جلالہ نے بنی اسماعیل قوم عرب مین نبی مبعوث کرنیکا وعدہ فرمایا تھا اور بعثت نبی کی علت غائی اور غرض اصلی توحید باری کی ترقی۔ بت پرستی کی بیخ کنی اخلاق حسنہ افعال خوب عادات مرغوب کی تعلیم۔ اور حرکات قبیحہ کا الغا وغیرہ ہے اور یہہ اغراض بدون تقریر یا تحریر کے حاصل نہین ہوتین اور پھر تقریر کو قید تحریر مین لانا ناگزیر ہوتا ہے تاکہ آیندہ نسلین اسے مستفید ہون اور بسبب سہو ونسیان کے اسمین کچھ زیادہ وکم نہو یا بعد مرجانے حافظون کے کالعدم نہو۔ پس اس واسطے قرآن مجید کی ضرورت ہوی اگر کہا جائے کہ کتب سابقہ کی موجودگی مین فرقان حمید کی ضرورت نہ تھی تو جواب یہہ ہے کہ وہ کتابین غیر زبانون مین تھین اہل عرب انکے سمجھنے سے قاصر تھے۔ اگر کوشش اور سعی محنت ومشقت سے وہ زبانین سیکھی جاتین تو اول اسباب تعلیم وتعلم قریبا مفقود تھے۔ دوم صرف چند آدمی کامیاب ہوتے۔ اکثر محروم رہتے علاوہ اسکے جواثر اصل کتاب سے پیدا ہوتا ہے وہ ترجمہ سے ہرگز نہین ہوتا۔

سیوم وہ کتابین محرف ہوگئین تھین - کلام خدا با کلام بشر مخلوط - اغلاط بے شمار جنکی تصحیح بیحد دشوار - بعض فقرات الحاقی ایسے فحش اور غلیظ کہ نہ دیدنی بلکہ قابل دریدنی و سوختنی پس اس وجہ سے بھی قرآن مجید کی ضرورت ہوی جو ان عیوب سے منزہ ہے اور بسبب عربی زبان اور اپنے انداز بیان کے عربون کے لئے خوب ہی موزون ہے -

۲ - خدائے بی نیاز کو منظور تھا کہ وہ قوم عرب کو بے تربیت غیر مہذب اور مؤدب بناوے اور دوسری قومون کو جنہون نے اسکی قدر بجانی اور کفران نعمت کیا شرماوے اس وجہ سے بھی قرآن شریف کی ضرورت ہوی -

۳ قوم یہود بنی اسماعیل کو نہایت ذلیل اور ناچیز سمجھتے اور انہین بچشم حقارت دیکھتے اور نہایت مغرور اور سرکش تھے پس خداوند کو انکا غرور اور تکبر خوش نہ آیا اسنے چاہا کہ انکا غرور توڑا جاے عزیز ذلیل ہون اور ذلیل عزیز بنین ان الفضل بید اللہ کا مضمون واضح ہو جاے اور انکا یہہ خیال خام کہ سوا ہمارے کوئی مستحق رسالت و نبوت کا نہین دور ہو جاے - پس اس لئے قرآن مجید نازل ہوا

۴ قبل از نزول قرآن شریف کے قبایل عرب مطلق العنان تھے - انمین کوئی نذیر اور بشیر پیدا ہنوا تھا - نادانستہ مرتکب گناہ کے ہوتے تھے - اس واسطے خدا تعالی نے قرآن مجید کو نازل فرمایا کہ ظالمون کو ڈراوے اور محسنین کو خوشخبری سناوے تا قیامت کے دن واسطے ظالمون اور کافرون کے جاے عذر باقی نہ رہے -

۵ اسوقت کوئی قوم یا فرقہ ایسا نہ تھا کہ اہل عرب کے لئے بمنزلہ ہادی اور راہ نما کے ہوتا بلکہ اس وقت کے سایر دور اقوام خود ہادی اور مصلح کی محتاج تھین انکی مذہبی اور اخلاقی حالتین نہایت خراب اور دور از صواب تھین پھر وہ عربون کی ہدایت اور رہبری کیا کر سکتین - پس اس لئے ضرور ہوا کہ قرآن شریف اتارا جاے تا اسکی روشنی مین گمراہ راہ پائین اور ظلمت مبدل بنور ہو جاے -

۶ اگر یہہ ضرور ہے کہ ہر کتاب لاحقہ کتاب سابقہ سے افضل و اعلی ہو اور درصورت مساوات و برابری کی وہ کتاب کتاب اللہ نہ ٹھہری تو عیسائیون کو لازم ہے کہ وہ جملہ کتب سابقہ کو علی الترتیب ایک دوسرے سے بہتر و برتر ثابت کرین اور اسیطرح پہلے نبی کا پہلے نبی پر تفوق یقین ہے کہ یہہ ان سے ہو سکیگا -

۷ ہم دعوی کرتے ہین کہ قرآن مجید جملہ کتب سابقہ سے افضل و اکمل ہے - عیسایون کو مناسب ہے کہ کتب مقدسہ سابقہ مین سے جسے چاہین انتخاب کر لین اور بالافراد ایک ایک کا مقابلہ قرآن شریف کے ساتھہ کرین - اور پھر دیکھین کہ دراصل ایسا ہی ہے یا نہین نہ یہہ کہ ایک قرآن مجید کے مقابلہ مین کئی مختلف تصنیفات کے مضامین پیش کر کے مساوات ثابت کرین - (میرے نزدیک ایسے مساوات افضلیت سے کچھہ کم نہین ہے) اس قاعدہ کے رو سے تو کوئی کتاب یا کوئی آدمی افضل و اکمل نہین ٹھہر سکیگا -

۸ اگر عیسائی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئین اور تمام بائبل کو جو کئی کتابون کا مجموعہ ہے قرآن مقدس کے مقابلہ مین پیش کرین تب بھی قرآن مجید افضل رہیگا اور یہہ افضلیت اسکے اوپر دوسری کتابون کے کئی وجہون سے ہے -

وجہ اول قرآن مجید کو جہان سے چاہئے کھولئے اسکا کوئی صفحہ کوئی فقرہ بلکہ کوئی آیت طولانی کیون نہ بھی

منشور رسولان ہمہ تاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریۃ بلا توریہ انجیل بہ تجمیل | گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

نمبر ۳۲ | صلے اللہ علیہ وسلم | جلد ۹

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۲۵ ذیقعدہ | سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف ختم مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | نوریت و ہم انجیل براقات دو تجمیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اخبار منشور محمدی

الٰہا بوجہ کبریائی حمد باری	خدا ہی کو ہی سب تعریف ساری	ہوی سب اس سے زیبا جو ہر قدرسا
نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو	خداوند آپ جسکا مدح خوان ہو	جہان کو کر دیا روشن درخشان
کروں پھر نامہ اشرف کا اظہار	بیان وصف جسکا ہی گھر بار	ہوا نور محمد جلوہ گر جب
مقدس نام مہ والا گرامی	رہ اسلام کا داعی وحامی	ہوا اخبار یہہ ہمنام اسکا
مبارک نام منشور محمدؐ	خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد	ہزاروں شاک و شبہات نصاریٰ
جہان کے سب صحیفوں میں ہے مذکور	کیا ہی باب رحمت خلق پر باز	ہر اک بیدین کو از فضل داور
بتائی جاوے سب کو راہ وحدت	مٹائی ظلمت تثلیث و کثرت	جز ہے مومنو یہہ وقت کہا ہی
طرف توحید حق کے جب پکارا	ہوا لبیک گویان ملک سارے	ہجوم اسپر ہے ہر دم منکروں کا
ہوا اسلام کی ہر سمت پھیلی	زمین نام خدا سے گونج اوٹھی	جھکا ہر ایک ہے اسکو ڈانواں
بچی خلق گنبد گردوں کے اندر	طلوع شیرب سے ہی اک مہر انور	مسلمانوں پو واجب ہے مدارا
الٰہا العرش سلاطین بضائی	بنے سب تابع فرمان والا	اگر منظور ہی حق کی اشاعت
کیا ہی مکتوبوں کو زیر فرمان	دیا ہی ذمیوں کو امن و امان	لیصبر لب اہل دین کو دی بشارت
بسوی کشاہ فارس نام کسریٰ	روانہ جب ہوا منشور والا	ہویدا ہو یہہ اخبار گہربار
کیا چاک اس شقی نے نامہ پاک	خدا نے اسکے سینے کو کیا چاک	بصیغہ پیشگی سا گاہ اسکا

اگر ہر ایک کلیسا اور گرجا	بنا شرمندہ ہو کر شمس کو کب	دس آنے نے محمد دین مع نبی پر دیا
ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان	گئی شب دن کی ہو اب نور باری	
بنا بت میں کری ہے کام اسکا	اٹھا سب کو کیا حق آشکارا	
دکھائی راہ سیدھی گمگشتہ	بلا شک دین حق عزت زدہ ہے	
بجھایا چاہتے ہیں نور مولا	لگا ہی جھونکے سچ کو مٹانے	
بدل اس کام میں صرف دیوں سب	بدون نصرت کیوں ہو اشاعت	
رضا سب ہے بیشک اسکی بصرف	برآمد ہوگا ہر عسر یسر میں اکبار	

ہمین مابعد کی کچھ شرط ہمین — نہ خرچ ڈاک کا کچھ ذمہ لیوین
زر قیمت ہو گر ارسال منظور — شکست ہو یا منی آڈر بدستور
کرین ارسال نام مہتمم پر — ولیکن چاہئے ہو بار جستر
اگر خط و کتابت ہو مطلوب — کرین نام و نشان سے اگہی خوب
مسلمانون کو یارب مستعد کر — فداہون مال و جان سے دین حق پر
غایت ہی تری اور فیصلہ سازی — ہوی سب پر ہماری فتح یابی

اشتہار

واقع تاریخ ۲۱ - ماہ شعبان ۱۲۹۷ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً - اما بعد از ابو محمد ابراہیم بن حکیم عبد العلی ساکن آرہ ضلع شاہ آباد محلہ چوک مسجد بخدمت جمیع اہل اسلام بعد سلام الگہ حقیر نے اپنے قومی بھائیون کو بسبب شیوع جہل کے مالک حقیقی سے نڈر دیکھکر یون تجویز کیا کہ اشاعت علم و ہدایت مین کوشش کرنا خصوصاً وقت کمال ضلالت کے دو بتے کی دستگیری کرنا گمراہ کو راہ دیکھانا اندھے کو آنکھ دینا تشنہ کو آب حیات پلانا مردہ کو جلانا ہے تو یہہ سمجھ مین آیا کہ عقبیٰ مقصود بطور کامل دستیاب ہوگا مگر یہہ کہ مدرسین واسطے درس تفسیر و حدیث و ترجمہ قرآن و اصول حدیث و فقہ و فرایض و معانی و صرف و نحو وغیرہ آلات علوم دینہ کی اور واعظین گانون اور شہرون مین واسطے وعظ و نصیحت کرنیکے اور مدلفین رسالجات مذہبی کے رد لکھنے کے لئے اور مترجمین کتب عربیہ مفیدہ عوام کا ترجمہ کرنیکے لئے مقرر ہون اور یہہ کتابین چھپین اور کتب دیسیہ بتکلف خریدے ہون یا یہہ کہ ارباب ہمم عالیہ اپنے کتب خانہ سے یا خرید کر اعانت فرمائین اور دیگر اخراجات متعلق اس انتظام و نفع عام کے کئے جاوین پس میرے دینی بھائیون کو لازم ہے کہ اس انتظام و اہتمام عظیم الشان کی بزرگی اور ابکا خرچ خیال فرمائین اور غور و تامل کرین کہ ہرگاہ جمیع طرق ہدایت عام و خاص اس انتظام مین احاطہ ہووے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہدایت عامہ کس دہوم دہام سے رونق پذیر ہوگی اور اس آفتاب علم کے مقابل تاریکی جہل کا کہان ذکر رہیگا الحق کہ معین و مددگار ایسے امر جلیل القدر کا مستحق اجر غیر ممنون کا ہوگا دین محمدی کے زندہ کرنے والے لوگ بھی ہین بہشت کے مالک بھی ہین فی الواقع ایسے کام مین جان و مال نثار کرنا ہی اور اپنے لیاقت و حوصلہ سے زیادہ صرف کرنا تھوڑا ہے مومنو دیکھو اس گوہر گران مایہ کو جلد خریدو کچھہ نہ کچھہ معین ماہوار ہو کر صرف قلیل سے نفع کثیر حاصل کرو دوسرون کو شوق دلاؤ بلالحاظ قلیل و کثیر فہرست مددگاران دین متین مین نام اپنے بتعداد ماہانہ مندرج کرا کر زر معینہ ماہ بماہ یا سہ ماہی ارسال فرماؤ اگر ہر شخص اپنی آمدنی کا چوستھوان حصہ یعنے فی روپیہ ایک پائی ماہانہ بھی ٹھہرالین تو بھی کم نہین اور اہل ہمت تو بہت کچھہ کر دیکھاتے ہین - ایصال ثواب اموات بھی اس ڈھنگ سے ایسا ہو کہ شاید و باید اب باظہار رغبت مومنین انشاء اللہ تعالیٰ یہہ انتظام متوکلاً علی اللہ ماہ شوال سنہ حال سے جاری ہو جاویگا اور صحاح ستہ ۱۲ - شوال سے ۲۰ - شعبان تک مین پڑھے جاکر

اور مدرسین وغیرہ کی ترقی موافق آمدنی ہوا کریگی اور طلبہ تازہ وارد کی دعوت تین روز مناسب مدرسہ ہوگی اور جنکی جاگیریں نہونگی اونکو اپنے پاس سے کھانا ہوگا اور ابھی کتابیں اپنے پڑھنے کے ساتھ لانا ہوگا اور سال بسال کیفیت مدرسہ وغیرہ ہدایت واسامی شرکای چندہ دہندگان و مقدار اعانت واخراجات اوسکی چھپکر مشتہر ہونگی آیندہ ناظرین وسامعین اشتہار ہذا سے امید ہی کہ جن صاحب کو جسقدر ماہانہ جس ماہ سے منظور ہو جیقدر کو بہت جلد مطلع فرماوین کہ نام اونکی مندرج فہرست کیجاوین و باللہ التوفیق وبہ نستعین واللہ المستعان وعلیہ التکلان -

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ کسان مفصلہ ذیل باوجودیکہ اکثر انمین سے محتاج وغریب ہین اس انتظام کی جزپاتی ہر بہزار جان اسی ماہ شعبان ۱۲۹۷ ہجری سے ماہوار بقدر لیاقت اپنے مقرر کرکے زرمعینہ داخل کرنے لگے -

آسامی چندہ دہندگان
ازماہ شعبان ۱۲۹۷ھ بحساب ماہوار

	آرہ	ماہانہ
حکیم ظہور الحسن	آرہ	۱/۸ عصہ
ابو محمد ابراہیم	"	عصہ
ابو عبداللہ ادریس	"	۱/۸
ناظر ذکی الدین	"	۱/۹ عصہ
ام عبدالحکیم	"	عصہ
حاجی رضی الدین	"	۱/۳
حافظ مسلم	"	۱/۴
عبدالشکور	"	۱/۴
اسمعیل	آرہ	۱/۴ ماہانہ
عبدالمجید بن محمد حسن مختار	"	۱/۴
محمد اکرم عرف بہاری	"	۱/۳
حافظ عبدالرزاق	"	۱/۳
امامن سبزی فروش	"	۱/
منشی ظہورالحق کاتب مطبع بہار آرہ	"	۱/۵
میر کریم بخش	"	۱/۵
احمد علی	"	۱/۰
حافظ نصیر	"	۱/۲
سلطانی	"	۱/۲
میر حسن علی	"	۱/۲
میر امداد	"	۱/
حاجی گوگا	"	۱/
عبدالعزیز وکیل	"	عصہ
جانعلی	"	۱/۴
امامن بیگم پوری	"	۱/۰۳
حسین	"	۱/۸
سلامت علی	"	۱/۰۲
عبدالرحمن سبزی فروش	"	۱/۰۲
حسنو سبزی فروش	"	۱/۲
جمشید	"	۱/۰
محمد واجد ولد قاضی باسط	"	۱/۸
سلامت علی خیاط	"	۱/۲
شجاعت علی خیاط	"	۱/۴
حاجی امامن	"	۱/

عبدالرحیم بساطی	آرہ	۱۴/۴	شیخ عبدالحی مختار	"	۱۴/۴
علی رضا ابن عبدالجبار	"	۰/۰	میرزا عبدالعزیز	"	۴/۴
مہ انور ولد ایزبخش	"	۲/۲	ضمیر رنگ ساز	"	۱/۱
سعداللہ	"	۰/۰	امیر علی	"	۰/۰
حافظ اسحاق	"	۰/۰	عبدالحبیب	"	۰/۰۷
علی رضا ولد مولابخش	"	۰/۰	احمد حسن عرف حسنو	"	۰/۰۴
عمر	"	۰/۰	عبدالمجید ولد احمد حسن عرف حسنو	"	۰/۰۸
حسن التوحید مختار	"	۲/۳	عبدالرحمن ولد الہی بخش	"	۰/۸
محمد محسن	جگ صدیقی	۰/۸	شیخ خواجہ احمد	بیوان	۰/۸
شیخ ضمیرالدین	"	۰/۴			
شیخ فخرالدین	"	۰/۰۸			
محمد ابراہیم ولد ضمیرالدین	"	۰/۸			
محمد حیات	بہار	۲/۲			
رحمت اللہ		۰/۰			
عبدالرحیم	داناپور	۰/۰			
محمد قاسم وکیل	آرہ	۰/۸			
امیرنان پز	"	۱/۱			
مقصود خان	"	۰/۸			
مناجان	"	۲/۲			
محمد اسحاق ولد شیخ فضل اللہ مرحوم	"	۱/۱			
حافظ محمد حنیف	"	۲/۲			
ابراہیم ولد بچکوری	آرہ	۱/۱			
شیخا	"	۱/۱۴ پائے			
چاند خان	"	۲/۲			
تنگری نور باف	"	۴/۴			

ابوسفیان اور ہرقل بادشاہ کا سوال وجواب اور پیغمبر علیہ السلام کا خط

ابوسفیان روایت کرتے ہین کہ جس سال ہماری اور کفار قریش کی صلح (یعنے صلح حدیبیہ) پیغمبر علیہ السلام سے ہوی ہمارا قافلہ ملک شام کو تجارت کے واسطے گیا جب ایلیا (بیت المقدس) مین پہونچے ہرقل (روم کا بادشاہ جو مذہب عیسوی رکھتا تھا) کا فرمان ہمارے طلبی کے واسطے صادر ہوا ہم سب قافلہ کا قافلہ قسطنطنیہ یعنے استنبول مین گئے ہمکو دربار مین جانیکا حکم ہوا وہان بھی حاضر ہوے وہان کچہری مین اور سب بڑے بڑے سردار عہدہ دار گرداگرد بیٹھے ہوے تھے پہر ہرقل نے ہمکو روبرو بلایا اور پوچھا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے تم مین سے کوئی اسکا قریبی بھی ہے میںنے کہا کہ مین اونکا قریبی ہون تب مجھکو کہا کہ آگے بڑہکر نزدیک ہوکر کھڑے ہو اور میرے ساتھیون کو میرے پیچھے کھڑا کرکے کہا کہ مین اس (ابوسفیان) سے چند باتین دریافت کرونگا اگر یہہ

جھوٹا بولے تم روک دینا ابوسفیان کہتے ہین کہ مجھ
خدا کی قسم اگر مجھکو اس امر کا خوف ہوتا کہ میرے ساتھی
مجھکو جھٹلائینگے تو ضرور بالضرور پیغمبر علیہ السلام پر بہتان
لگاتا پس پہلے مجھسے یہہ سوال کیا کہ وہ پیغمبر کس نسب سے ہے
مینے جواب دیا کہ ہم سب مین وہ شریف النسب اور عالی
خاندان ہے پھر سوال کیا کہ تم مین سے کسی نے پہلے بھی
نبوت کا دعوی کیا ہے مینے جواب دیا کہ نہین پھر اوسنے
سوال کیا کہ اسکے آبا و اجداد سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے
مینے جواب دیا کہ نہین پھر سوال کیا کہ اوسکے تابعدار اکثر
غریب ہین یا امیر مینے جواب دیا کہ اکثر غریب ہی ہین اونکی
تابعدار ہین پھر سوال کیا کہ اسکے تابعدار روز بروز زیادہ
ہوتے ہین یا کم مینے جواب دیا کہ زیادہ ہوتی ہین پھر
سوال کیا کہ کوئی شخص اسکے دین مین داخل ہوکر پھر بھی
جاتا ہے مینے جواب دیا کہ نہین پھر سوال کیا کہ تم نبوت
کے پہلے اسکو کبھی جھوٹا بھی تصور کرتے تھے مینے جواب دیا
کہ نہین پھر سوال کیا کہ کبھی وہ دغا بھی کرتا ہی مینے جواب
دیا کہ نہین اور ہمکو تو وطن چھوڑے ہوئے ایک عرصہ ہوا
شاید ہمارے بعد مین کیا کچھ دغا کرتا ہو ابوسفیان کہتے ہین
کہ پھر اتنی بات کہنے پر میرا قابو چل گیا پھر سوال کیا کہ
کبھی تمہاری اوسکی لڑائی بھی ہوی ہے مینے جواب دیا
کہ ہان پھر سوال کیا کہ کون غالب ہوتا ہے مینے جواب
دیا کہ کبھی ہم غالب ہوتے ہین کبھی اوسکی فتح ہوتی ہے پھر
سوال کیا کہ وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے مینے جواب
دیا کہ وہ حکم کرتا ہے کہ ایکیلا خدا کی بندگی کرو اور اسکے ساتھ
کسی شئی کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کے قول
کو چھوڑ دو اور نماز اور صدقہ اور پرہیزگاری اور صلہ
رحمی کا حکم کرتا ہے پھر قیل نے کہا کہ مینے اوسکے نسب کا سوال
کیا تو نے جواب دیا کہ وہ ہمارے مین بڑا صاحب خاندان ہے
پیغمبر بھی ایسے ہی اپنے خاندان کے شریف ہوچکے ہین پھر تجھسے
یہہ سوال کیا کہ تمہاری قوم مین پہلے بھی کسی نے پیغمبری
کا دعوی کیا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین پس تم مین اگر
کسی نے پہلے بھی یہہ دعوی کیا ہوتا تو مین گمان کرتا کہ
شاید اوسکی تقلید یعنے دیکھا دیکھی سے یہہ بھی دعوی
کرتا ہے اور مینے تجھسے سوال کیا کہ اوسکے آبا و اجداد مین
کوئی بادشاہ بھی ہو چکا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین پس
اگر اوسکے آبا و اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین
گمان کرتا کہ اپنے باپ کی بادشاہت چاہتا ہی اور مینے
سوال کیا تھا کہ تم دعوی نبوت سے پیشتر اوسکو جھوٹہ
کی تہمت لگاتے تھے یا نہین تو نے جواب دیا کہ نہین پس
مین خوب جانتا ہون کہ یہہ ممکن نہین کہ آدمیون مین کسیکا
برتاؤ برتے اور خدا کے ساتھ جھوٹ بولے اور مینے سوال
کیا کہ اوسکے تابعدار اکثر امیر ہین یا غریب تو نے جواب دیا
کہ اکثر غریب ہین اور واقعی پیغمبرون کے تابعدار اکثر غریب ہی
ہوا کرتے ہین اور مینے سوال کیا کہ اونکے تابعدار برگشتہ
ہین یا گھٹتے ہین تو نے جواب دیا کہ بڑھتے ہین اور واقعی
ایمان بڑھا کرتا ہے یہان تک کہ اپنے کمال کو پہونچتا
ہے اور مینے سوال کیا کہ اسکے دین سے کوئی برگشتہ بھی
ہوتا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین اور بیشک ایمان ایسا ہی
ہوتا ہے کہ دل کو مطمئن کرتا ہے اور مینے سوال کیا کہ کبھی
دغا بھی کرتا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین اور ہم پیغمبر بھی اب

ہوا کرتی ہین دغا نہین کیا کرتے اور مینے تجھسے سوال کیا
کہ کس کس چیز کا حکم کرتا ہے تو نے جواب دیا کہ نماز اور
صدقہ اور پرہیزگاری پس جو کچھ تو نے بیان کیا اگر یہہ
سچ ہے تو اس میری جگہہ یعنے میری تخت کا مالک ہوگا
اور مین خوب جانتا ہون کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے
مگر مجھکو یہہ یقین نہین پرتا کہ وہ نبی تم مین سے ہو پس اگر
مین جانتا کہ مین اوس نبی تک پہونچ سکونگا تو مین ضرور
بالضرور اونکی ملاقات کرتا اور اگر مین او سکے پاس ہوتا
تو او سکے پانو دہوتا بعدہٗ وہ خط جو پیغمبر علیہ السلام نے
وحیہ کلبی کے ہاتہہ امیر بصرہ کی معرفت ہرقل کو لکہا تھا منگوایا
امیر بصرہ نے وہ خط ہرقل کو دیا اوس مین یہہ لکہا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ہرقل
عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان
تولیت فان علیک اثم الیسریین ویا اہل الکتاب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک
بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ
فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ترجمہ یہہ خط
محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول کی جانب سے طرف
ہرقل بادشاہ روم کے۔ جو سچے دین پر ہو اوسکو سلام
اما بعد مین تجھکو دعوت اسلام کے طرف بلاتا ہون مسلمان
ہو جا تیری نجات ہو جائیگی اور تجھکو اللہ تعالی دہرا ثواب
دیگا اگر تو منہ پھیرے تو تجھپر تیرے سب تابعدارون کا گناہ
ہوگا اے اہل کتاب عمل کرو اس بات پر کہ ہمارے تمہارے
درمیان متفق ہے وہ یہہ ہے کہ ہم سوا اللہ کے اور کسیکی پوجا
نہ کرین اور نہ کسی کو اوسکا شریک بناوین اور نہم آپس مین
ایک دوسرے کو خدا بنا دین سوا اللہ کے (اب خطاب مسلمانون
کو ہے) اگر وہ نہ مانین تو تم اون سے کہدو کہ گواہ رہو ہم
بیشک مسلمان ہین انتہی۔ ابو سفیان کہتے ہین کہ جب یہہ
خط پڑہا گیا تو تمام مجلس مین شور و غل برپا گیا اور ہمکو حکم ہوا
کہ تم چلے جاؤ جب مین باہر نکلا مینے اپنے ایک ساتھی سے
کہا کہ ابو کبشہ (پیغمبر علیہ السلام) کا کام تو یہان تک
بڑہ گیا کہ اوس سے سلطان روم بھی ڈرتا ہے ابو سفیان
کہتے ہین کہ مجھے اسیوقت سے یقین تھا کہ خدا اس پیغمبر کو
غالب کریگا حتی کہ مین بھی مسلمان ہوگیا فقط۔

از کتاب بخاری شریف و صحیح مسلم۔

خط جناب مخدومی مکرمی بندہ محمد شریف صاحب دام لطفہ
تسلیم پرچہ نور افشان نمبر ۲۲ جلد ۸ مطبوعہ مئی ۷۶ء
۱۸۸۰ء صفحہ ۳ ۷ مین ایک عبارت بے اصل دربارہ
عدم ضرورت نبی و قرآن مجید کہ جسکو پادری تھاکرداس
صاحب نے بڑے شد و مد سے چھوا پایا ہے بندہ کے
نظر سے بھی گذری اوسکا جواب تحت ذیل ہے امید کہ
اپنے کسی گوشہ اخبار مین جائے دیکر مرہون منت فرمائین

جواب پادری تھاکرداس صاحب دربارہ عدم ضرورت نبی و قرآن مجید از پوایلور ضلع گوداوری

قولہ (دربارہ عدم ضرورت نبی و قرآن الخ)

ج۔ پادری صاحب آپکے اس دو کلمے یعنے عدم
ضرورت نبی و قرآن مجید کے لکہنے سے تو بڑے دو نقص
لازم آتے ہین۔ پہلا نقص تو خود حضرت مسیح ہی پر

ہی پر آتا ہی - کیونکہ انھون نے دربارہ ضرورت نبی
یوحنا ۱۴ باب ۱۶ - اور یوحنا ۱۶ باب ۷ - ۸ - ۱۳ -
۱۴ - مین پیشین گوئیان کین ہین اور دیے ہین -
(اور مین اپنے باپ سے چاہونگا اور وہ تمہارے تئین
دوسرا ایک تسلی دینے ہارا بخشیگا جو ابد تک تمہارے
ساتھ رہیگا یوحنا ۱۴ باب ۱۶ - (لیکن مین تم سے سچ
کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا فائدہ مند ہی کیونکہ
اگر مین نہین جاؤن تو وہ تسلی دینے ہارا تمہارے پاس
نہین آئیگا پر اگر مین جاؤن تو اوسکو تمہارے پاس
بھیجونگا - اور جب وہ آویگا دنیا کے تئین گناہ سے اور
راستی سے اور قضا سے قایل کریگا یوحنا ۱۶ باب ۷ -
۸ فقرہ) - (لیکن جب وہ یعنے روح القدس آویگا تو
وہ تمکو تمام راستی کی راہ بتائیگا کیونکہ اپنے طرف سے نہین
کہیگا بلکہ جو کچھ وہ سنتا ہے کہیگا اور وہ آیندہ کی خبر
تمکو دیگا اور وہ میرے تئین عزت دیگا کیونکہ وہ میری
چیزون سے پاکر تمپر ظاہر کریگا یوحنا ۱۶ باب ۱۳ -
۱۴ - دوسرا نقص کتاب پر کہ جسمین یہ پیشین گوئیان
مرقوم ہین آتا ہے - مثلاً ایک شخص نے کسی امر مین گواہی
دی پھر وہ گواہی جھوٹی نکلی تو اس صورت مین خود وہ
شخص ہی جھوٹا ہو جاتا ہے ایسا ہی اگر یہ پیشین گوئیان
بقول آپکے جھوٹے ٹھہرین تو پس اس صورت مین
حضرت مسیح اس سے بڑھکر ٹھہرتے ہین پھر کتاب کا کیا
ٹھکانا - ان فقرہ ہای بالا سے صاف صاف معلوم ہوا کہ
یہہ پیشین گوئیان خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہی حق مین ہین - (اور لفظ فارقلیط) کہ جسکا ترجمہ
محمد ہے اور اگرچہ مترجمون نے اسکا ترجمہ تسلی دینے والا
روح القدس - روح الصدق - حاکم - جہان کا سردار
وغیرہ کیے ہین مگر تاہم ہمارے ہی مطلب کی تائید ہے -
اور ان ہر ایک لفظون سے خاص آنحضرت صلعم ہی مراد ہین
نہ کہ اور کسی سے - اگر کوئی عیسائی یہہ اعتراض کرے کہ
لفظ فارقلیط شیطان کے لئے بولا گیا ہے - تو مین جواب
دیتا ہون کہ یہہ اعتراض اوسکا سراسر غلط ہی کیونکہ حضرت
مسیح فقرہ بالا مذکور مین ایسا فرماتے ہین کہ اگر مین نجاؤن
تو وہ تسلی دینے والا صاحب تمہارے پاس نہین آویگا -
اس سے صاف معلوم ہوا کہ تسلی دینے والے کا آنا حضرت
مسیح کے ہی جانے پر منحصر تھا اور جب وہ جا چکے تو پھر آنحضرت
صلعم ہی مبعوث ہوئے - نہ کہ شیطان - کیونکہ وہ تو حضرت مسیح
کے ہزارون برس پیشتر جہان مین آچکا تھا بلکہ خود حضرت
مسیح کو جنگل مین لیجاکر چالیس روز آزمایا دیکھو مرقس پہلا باب
۱۳ - اور بموجب عقاید عیسائیان باپ - بیٹا - روح القدس
ایک ہی ہین اور یہ تینون خدا ہین - تو فقط بیٹے ہی
کو نہین آزمایا - بلکہ باپ اور روح القدس کو بھی جب
خدا ہو کر شیطان سے آزمایا گیا نعوذ باللہ شیطان
خدا سے بھی بڑا ٹھہرا - خدا کچھ انسان نہین جو شیطان
کے آزمایش مین آوے اور یہہ شیطان وہی ہے کہ جسکے
باعث حضرت آدم و حوا بہشت سے نکالے گئے - جب
شیطان کی برائیان ثابت ہوین تو پھر ایسے شخص کی
بابت درخواست کرکے بھیجنا گویا حواریون کو گمراہی
مین ڈالنا تھا - کیونکہ شیطان تو کسیکو گناہ سے اور
ناراستی سے اور قضا سے قایل نہین کیا - بلکہ اوسکا کام

تو مدام اسکے بالعکس ہی ہوتا ہے۔ ذرا بتلائیے تو کہ جو لوگ
حضرت مسیح پر ایمان نہیں لائے انکو کب قایل کیا۔ اور
حضرت مسیح کو کہاں سے عزت دیا بلکہ بے عزتی کیا جیسا کہ اوپر
مذکور ہے۔ پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ یہ کامین سوائے
آنحضرت صلعم کے کسی دوسرے سے صادر نہیں ہوئے۔ کیونکہ آن
حضرت صلعم نے اُن لوگوں کو جو حضرت مسیح کو رسول نہیں
جانتے تھے اور انکی رسالت کے قائل نہیں ہوتے تھے سزا
دیئے۔ اور انکی ناراستی اور گناہ سے قائل کرائے اور حضرت
مسیح کو عزت دئے۔ پس صریح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح
ایسے ہی شخص کے لئے باپ سے درخواست کئے ہونگے نہ کہ
شیطان کے لئے کیونکہ حضرت مسیح تو اول ہی سے جانتے تھے کہ
یہ شخص مجھ سے ایسی ایسی بدسلوکیاں کیا پھر حواریوں کی
تسلی کے لئے کیوں روانہ کرتے۔ اگر پھر کوئی عیسائی یہہ
اعتراض کرے کہ تسلی دینے والے سے روح القدس مراد ہے
تو مین پھر یہی جواب دیتا ہون کہ یہہ دعوا بھی اُنکا غلط ہے
کیونکہ روح القدس کبوتر کے شکل مین حضرت مسیح پر پہلے
ہی نازل ہو چکا ہے مرقس پہلا باب ۱۰ اور خود حضرت
مسیح آسمان پر جانیکے پیشتر روح القدس اپنے حواریون
کو دے چکے یوحنا ۲۰ باب ۲۲ - تو پھر اس صورت مین
روح القدس کا نازل ہونا غلط ہے کیونکہ روح القدس تو
خود حواریون ہی مین موجود تھا پھر نازل ہونیکے کیا حاجت
تھی۔ اور لفظ آیگا روح القدس کیلئے نہیں بولا جاتا
ہے۔ بلکہ روح القدس کے لئے نازل ہونے یا ڈالا جانے کا
لفظ ساری انجیل اور عیسائی محاورہ مین مستعمل ہے دیکھو
اعمال ۱۱ باب ۱۵ فقرہ وغیرہ۔ اور لفظ آیگا انسان کے
لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد خاص آن حضرت صلعم
ہی ہین۔ پھر اگر کوئی عیسائی یہہ کہے کہ اُس وقت روح القدس
تھوڑا ملا تھا مگر مسیح کے آسمان پر گئے بعد ازکار روح القدس
ملا تب بھی مین اس کہنے کو غلط جانتا ہون کیونکہ خداروح
کو کچھہ پیمایش کرکے نہیں دیتا یوحنا ۳ باب ۳۴ فقرہ
پھر اگر عیسائی یہہ کہے کہ روح القدس سے حضرت جبرئیل
مراد ہے۔ تب بھی مین اس دعوے کو غلط جانتا ہون۔ کیونکہ
جبرئیل بھی تو پیغمبرون پر وحی لایا کرتے تھے اور ایسا ہی حضرت
مسیح کے نزدیک بھی آیا کرتے تھے ویز آنحضرت صلعم پر
اور حضرت مسیح کا یہہ فرمانا کہ تسلی دینے والا اور روح القدس
جبرئیل سے مراد ہرگز ہو ہی نہیں سکتی۔ یہہ تخصیص تو اسیکے
حق مین درست ہوگی جو پیشتر مسیح سے نہیں آیا تھا
اور اس سے ہمارے نبی آخر الزمان ہی مراد ہین کہ بعد
عروج حضرت مسیح کے آنحضرت ہی مبعوث ہوئے اگر تسلی دینے
والے سے روح القدس مراد ہوتی تو۔ موننانس نے کیون
دعوا کیا کہ مین تسلی دینے والا ہون۔ اور بہت سے لوگ
اسکے پیرو ہوگئے۔ یہان تک ہم بنوت کے بارہ مین
بخوبی ثابت کر چکے۔ اب قرآن کی صحت مین سنئے دیکھو
فقرہ بالا مذکور مین کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہیں کہیگا
بلکہ جو کچھہ سنیگا سو وہ کہیگا اس فقرہ سے صاف صاف
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جلشانہ آنحضرت صلعم پر جو وحی
کرتا تھا۔ آپ ویسا ہی کہتے تھے کچھہ اپنے طرف سے نہین
کہتے تھے پس اس صورت مین یہہ کلام الہی ہی ہے کیونکہ
کلام قرآن مجید ہے۔ اسمین کسی طرح کا کچھہ شک و شبہ نہین
کیونکہ جو وقت حضرت مسیح صراحتا ایسی گواہی دیتے ہین

جھوٹہ بولے تم روک دینا ابوسفیان کہتے ہین کہ مجھ
خدا کی قسم اگر مجھکو اس امر کا خوف ہوتا کہ میرے ساتھی
مجھکو جھٹلائینگے تو ضرور بالضرور پیغمبر علیہ السلام پر بہتان
لگاتا پس پہلے مجھسے یہہ سوال کیا کہ وہ پیغمبر کس نسب سے ہی
مینے جواب دیا کہ ہم سب مین وہ شریف النسب اور عالی
خاندان ہے پھر سوال کیا کہ تم مین سے کسی نے پہلے بھی
نبوت کا دعوی کیا ہی مینے جواب دیا کہ نہین پھر اوسنے
سوال کیا کہ اسکے آبا و اجداد سے کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے
مینے جواب دیا کہ نہین پھر سوال کیا کہ اوسکے تابعدار اکثر
غریب ہین یا امیر مینے جواب دیا کہ اکثر غریب ہین اونکی
تابعدار ہین پھر سوال کیا کہ اسکے تابعدار روز بروز زیادہ
ہوتے ہین یا کم مینے جواب دیا کہ زیادہ ہوتی ہین پھر
سوال کیا کہ کوئی شخص اسکے دین مین داخل ہوکر پھر بھی
جاتا ہے مینے جواب دیا کہ نہین پھر سوال کیا کہ تم نبوت
کے پہلے اسکو کبھی جھوٹا بھی تصور کرتے تھے مینے جواب دیا
کہ نہین پھر سوال کیا کہ کبھی وہ دغا بھی کرتا ہی مینے جواب
دیا کہ نہین اور ہمکو تو وطن چھوڑے ہوئے ایک عرصہ ہوا
شاید ہمارے بعد مین کیا کچھ دغا کرتا ہو ابوسفیان کہتے ہین
کہ صرف اتنی بات کہنے پر میرا قابو چل گیا پھر سوال کیا کہ
کبھی تمہاری اونکی لڑائی بھی ہوی ہے مینے جواب دیا
کہ ہان پھر سوال کیا کہ کون غالب ہوتا ہے مینے جواب
دیا کہ کبھی ہم غالب ہوتے ہین کبھی اوسکی فتح ہوتی ہے پھر
سوال کیا کہ وہ نبی تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے مینے جواب
دیا کہ وہ حکم کرتا ہے کہ اکیلے خدا کی بندگی کرو اور اسکے ساتھہ
کسی شئی کو شریک نہ کرو اور اپنے باپ دادا کے رسموں
کو چھوڑ دو اور ہمکو نماز اور صدقہ اور پرہیزگاری اور صلہ
رحمی کا حکم کرتا ہے ہرقل نے کہا کہ مینے اوسکے نسب کا سوال
کیا تو نے جواب دیا کہ وہ ہمارے مین بڑا صاحب خاندان ہے
پیغمبر بھی ایسے ہی اپنے خاندان کے شریف ہوتے ہین پھر تجھسے
یہہ سوال کیا کہ تمہاری قوم مین پہلے بھی کسی نے پیغمبری
کا دعوی کیا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین پس تم مین اگر
کسی نے پہلے ہی یہہ دعوی کیا ہوتا تو مین گمان کرتا کہ
شاید اوسکی تقلید یعنے دیکھا دیکھی سے یہہ بھی دعوی
کرتا ہے اور مینے تجھسے سوال کیا کہ اوسکے آبا و اجداد مین
کوئی بادشاہ بھی ہو چکا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین پس
اگر اوسکے آبا و اجداد مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین
گمان کرتا کہ اپنے باپ کی بادشاہت چاہتا ہی اور مینے
سوال کیا تھا کہ تم دعوی نبوت سے پیشتر اوسکو جھوٹہ
کی تہمت لگاتے تھے یا نہین تو نے جواب دیا کہ نہین پس
مین خوب جانتا ہون کہ یہہ ممکن نہین کہ آدمیون مین سچا
برتاؤ برتے اور خدا کے ساتھہ جھوٹہ بولے اور مینے سوال
کیا کہ اوسکے تابعدار اکثر امیر ہین یا غریب تو نے جواب دیا
کہ اکثر غریب ہین اور واقعی پیغمبرون کے تابعدار اکثر غریب ہی
ہوا کرتے ہین اور مینے سوال کیا کہ اونکے تابعدار برتہتے
ہین یا گھٹتے ہین تو نے جواب دیا کہ برتہتے ہین اور واقعی
ایمان بڑہتا ہے یہان تک کہ اپنے کمال کو پہونچتا
ہے اور مینے سوال کیا کہ اسکے دین سے کوئی برگشتہ بھی
ہوتا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین اور بیشک ایمان ایسا ہی
ہوتا ہے کہ دل کو مطمئن کرتا ہے اور مینے سوال کیا کہ کبھی
دغا بھی کرتا ہے تو نے جواب دیا کہ نہین اور پیغمبر بھی ایسے ہی

ہوا کرتی ہین دغا نہین کیا کرتے اور مینے تجھسے سوا ایکہا
کہ کس کس چیز کا حکم کرتا ہے تو نے جواب دیا کہ نماز اور
صدقہ اور پرہیزگاری پس جو کچھہ تو نے بیان کیا اگر یہہ
سچ ہے تو اس میری جگہہ یعنے میری تخت کا مالک ہوگا
اور مین خوب جانتا ہون کہ ایک نبی پیدا ہونے والا ہے
مگر مجھکو یہہ یقین نہین پرتا کہ وہ نبی تم مین سے ہوگا پس اگر
مین جانتا کہ مین اوس نبی تک پہونچ سکونگا تو مین ضرور
بالضرور اونکی ملاقات کرتا اور اگر مین اوسکے پاس ہوتا
تو اوسکے پانو دہوتا بعدہٗ وہ خط جو پیغمبر علیہ السلام نے
وحیہ کلبی کے ہاتہہ امیر بصرہ کی معرفت ہرقل کو لکہا تھا منگوایا
امیر بصرہ نے وہ خط ہرقل کو دیا اوس مین یہہ لکہا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبداللہ ورسولہ الی ہرقل
عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک
بدعایۃ الاسلام اسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان
تولیت فان علیک اثم الیسرین ویا اہل الکتاب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک
بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ
فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ترجمہ یہہ خط
محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول کی جانب سے طرف
ہرقل بادشاہ روم کے۔ جو سچے دین پر ہو اوسکو سلام
اما بعد مین تجھکو دعوت اسلام کے طرف بلاتا ہون مسلمان
ہو جا تیری نجات ہو جائیگی اور تجھکو اللہ تعالی دہرا ثواب
دیگا اگر تو نہ مانے تو تجھپر تیرے سب تابعدارون کا گناہ
ہوگا۔ اے اہل کتاب عمل کرو اس بات پر کہ ہمارے تمہارے
نزدیک متفق ہے وہ یہہ ہے کہ ہم سوا اللہ کے اور کسیکی پوجا
نہ کرین اور نہ کسی کو اوسکا شریک بناوین اور نہ ہم آپس مین
ایک دوسرے کو خدا بنا دین سوا اللہ کے (اب خطاب مسلمانون
کو ہے) اگر وہ نہ مانین تو تم اون سے کہدو کہ گواہ رہو ہم
بیشک مسلمان ہین انتہی۔ ابوسفیان کہتے ہین کہ جب یہ
خط پڑہا گیا تو تمام مجلس مین شور وغل برپا ہو گیا اور ہمکو حکم ہوا
کہ تم چلے جاؤ جب مین باہر نکلا مینے اپنے ایک ساتھی سے
کہا کہ ابوکبشہ (پیغمبر علیہ السلام) کا کام تو یہان تک
بڑہ گیا کہ اوس سے سلطان روم بھی ڈرتا ہے ابوسفیان
کہتے ہین کہ مجھے اسیوقت سے یقین تھا کہ خدا اس پیغمبر کو
غالب کریگا حتی کہ مین بھی مسلمان ہو گیا فقط۔

از کتاب بخاری شریف وصحیح مسلم۔

خط جناب مخدومی مکرمی بندہ محمد شریف صاحب دام لطفہ
تسلیم۔ پرچہ نور افشان نمبر ۲۲ جلد ۸ مطبوعہ مئی ۲
۱۸۸۰ء صفحہ ۳ ۱۷ مین ایک عبارت بے اصل دربارہ
عدم ضرورت نبی و قرآن مجید کہ جسکو پادری ٹھاکر داس
صاحب نے بڑے شد و مد سے چھوا یا ہے بندہ کے
نظر سے بھی گذری اوسکا جواب تحت ذیل ہے امید کہ
اپنے کسی گوشۂ اخبار مین جائے دیکر مرہون منت فرمائینگے

جواب پادری ٹھاکر داس صاحب دربارہ عدم ضرورت نبی و قرآن مجید از پوایلور ضلع گوداوری

قولہ دربارۂ عدم ضرورت نبی و قرآن الخ)

ج - پادری صاحب آپکے اس دو کلمے یعنے عدم
ضرورت نبی و قرآن مجید کے لکھنے سے تو بڑے دو نقص
لازم آتے ہین۔ پہلا نقص تو خود حضرت مسیح ہی پر

ہی پڑتا ہی - کیونکہ انھون نے دربارہ ضرورت بنی
یوحنا ۱۴ باب ۱۶ - اور یوحنا ۱۶ باب ۷ - ۸ - ۱۳ -
۱۴ - مین پیشین گوئیان کین ہین اور دیے ہین -
(اور مین اپنے باپ سے چاہونگا اور وہ تمہارے تئین
دوسرا ایک تسلی دینے ہارا بخشیگا جو ابدتک تمہارے
ساتھ رہیگا یوحنا ۱۴ باب ۱۶ - (لیکن مین تم سے سچ
کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا فائدہ مند ہی کیونکہ
اگر مین نہین جاؤن تو وہ تسلی دینے ہارا تمہارے پاس
نہین آئیگا پر اگر مین جاؤن تو اوسکو تمہارے پاس
بھیجونگا - اور جب وہ آویگا دنیا کے تئین گناہ سے اور
راستی سے اور قضا سے قایل کریگا یوحنا ۱۶ باب ۷ -
۸ فقرہ) - (لیکن جب وہ یعنے روح القدس آویگا تو
وہ تمکو تمام راستی کی راہ بتاویگا کیونکہ اپنے طرف سے نہین
کہیگا بلکہ جو کچھ وہ سنتا ہے کہیگا اور وہ آیندہ کی خبر
تمکو دیگا اور وہ میرے تئین عزت دیگا کیونکہ وہ میری
چیزون سے پاکر تمپر ظاہر کریگا یوحنا ۱۶ باب ۱۳ -
۱۴ - دوسرا نقص کتاب پر کہ جسمین یہ پیشین گوئیان
مرقوم ہین آتا ہے - مثلاً ایک شخص نے کسی امر مین گواہی
دی پھر وہ گواہی جھوٹی نکلی تو اس صورت مین خود وہ
شخص ہی جھوٹا ہو جاتا ہے ایسا ہی اگر یہ پیشین گوئیان
بقول آپکے جھوٹے ٹھہرین تو پس اس صورت مین
حضرت مسیح اس سے بڑھکر ٹھہرتے ہین پھر کتاب کا کیا
ٹھکانا - ان فقرہ ہای بالا سے صاف صاف معلوم ہوا کہ
یہہ پیشین گوئیان خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہی حق مین ہین - (اور لفظ خار قلیط) کہ جسکا ترجمہ

محمد ہے اور اگرچہ مترجمون نے اسکا ترجمہ تسلی دینے ولا
روح القدس - روح الصدق - حاکم - جہان کا سردار
وغیرہ کئے ہین مگر تاہم ہمارے ہی مطلب کی تائید ہے -
اور ان ہر ایک لفظون سے خاص آنحضرت صلعم ہی مراد ہین
نہ کہ اور کسی سے - اگر کوئی عیسائی یہہ اعتراض کرے کہ
لفظ خار قلیط شیطان کے لئے بولا گیا ہے - تو مین جواب
دیتا ہون کہ یہہ اعتراض اوسکا سراسر غلط ہی کیونکہ حضرت
مسیح فقرہ بالا مذکور مین ایسا فرماتے ہین کہ اگر مین نہ جاؤن
تو وہ تسلی دینے والا صاحب تمہارے پاس نہین آویگا -
اس سے صاف معلوم ہوا کہ تسلی دینے والے کا آنا حضرت
مسیح کے ہی جانے پر منحصر تھا اور جب وہ جا چکے تو پھر آنحضرت
صلعم ہی مبعوث ہوے - نہ کہ شیطان - کیونکہ وہ تو حضرت مسیح
کے ہزارون برس پیشتر جہان مین آچکا تھا بلکہ خود حضرت
مسیح کو جنگل مین لیجاکر چالیس روز آزمایا دیکھو متی پہلا باب
۱۳ - اور بموجب عقاید عیسائیان باپ - بیٹا - روح القدس
ایک ہی ہین اور یہ تینون خدا ہین - تو فقط بیٹے ہی
کو نہین آزمایا - بلکہ باپ اور روح القدس کو بھی جب
خدا ہو کر شیطان سے آزمایا گیا نعوذ باللہ شیطان
خدا سے بھی بڑا ٹھہرا - خدا کچھ انسان نہین جو شیطان
کے آزمایش مین آوے اور یہہ شیطان وہی ہے کہ جسکے
باعث حضرت آدم و حوا بہشت سے نکالے گئے - جب
شیطان کی برائیان ثابت ہوین تو پھر ایسے شخص کی
بات سے درخواست کرکے بیجا گواہ یا حواریون کو گواہی
مین ڈالنا تھا - کیونکہ شیطان تو کیسکو گناہ سے اور
ناراستی سے اور قضا سے قایل نہین کیا - بلکہ اوسکا کام

تو مدام اُسکے بالعکس ہی ہوتا ہے - ذرا بتلائے تو کہ جو لوگ
حضرت مسیح پر ایمان نہین لائے انکو کب قایل کیا - اور
حضرت مسیح کو کہان سے عزت دیا بلکہ بے عزتی کیا جیسا کہ اوپر
مذکور ہوا - پس اس سے صاف ثابت ہوا کہ یہہ کا مین سوائے
آنحضرت صلعم کے کسی دوسرے سے صادر نہین ہوئے - کیونکہ ان
حضرت صلعم نے اُن لوگون کو جو حضرت مسیح کو رسول نہین
جانتے تھے اور انکی رسالت کے قایل نہین ہوتے تھے سزا
دئے - اور انکی ناراستی اور گناہ سے قایل کرائے اور حضرت
مسیح کو عزت دئے - پس صریح ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح
ایسے ہی شخص کے لئے باپ سے درخواست کئے ہونگے نہ کہ
شیطان کے لئے کیونکہ حضرت مسیح تو اول ہی سے جانتے تھے کہ
یہہ شخص مجھ سے ایسی ایسی بدسلوکیان کیا پھر حواریون کی
تسلی کے لئے کیون روانہ کرتے - اگر پھر کوئی عیسائی یہہ
اعتراض کرے کہ تسلی دینے والے سے روح القدس مراد ہے
تو مین پھر یہی جواب دیتا ہون کہ یہہ دعوا بھی اُنکا غلط ہے
کیونکہ روح القدس کبوتر کے شکل مین حضرت مسیح پر پہلے
ہی نازل ہو چکا ہے مرقس پہلا باب ۱۰ اور خود حضرت
مسیح آسمان پر جانیکے پیشتر روح القدس اپنے حواریون
کو دے چکے یوحنا ۲۰ باب ۲۲ - تو پھر اس صورت مین
روح القدس کا نازل ہونا غلط ہے کیونکہ روح القدس تو
خود حواریون ہی مین موجود تھا پھر نازل ہونیکے کیا حاجت
تھی - اور لفظ آئیگا روح القدس کے لئے نہین بولا جاتا
ہے - بلکہ روح القدس کے لئے نازل ہونے یا ڈالا جانے کا
لفظ ساری انجیل اور عیسائی محاورہ مین مستعمل ہے دیکھو
اعمال الباب ۱۵ فقرہ وغیرہ - اور لفظ آئیگا انسان کے
لئے بولا جاتا ہے - اور اس سے مراد خاص آن حضرت صلعم
ہی ہین - پھر اگر کوئی عیسائی یہہ کہے کہ اُس وقت روح القدس
تھوڑا ملا تھا مگر مسیح کے آسمان پر گئے بعد از کامل روح القدس
ملا تب بھی مین اس کہنے کو غلط جانتا ہون کیونکہ خداوند روح
کو کچھہ پیمایش کرکے نہین دیتا یوحنا ۳ باب ۳۴ فقرہ -
پھر اگر عیسائی یہہ کہے کہ روح القدس سے حضرت جبرئیل
مراد ہے - تب بھی مین اس دعوے کو غلط جانتا ہون - کیونکہ
جبرئیل بھی تو پیغمبرون پر وحی لایا کرتے تھے اور ایسا ہی حضرت
مسیح کے نزدیک بھی آیا کرتے تھے ویز آنحضرت صلعم پر
اور حضرت مسیح کا یہہ فرمانا کہ تسلی دینے والا اور روح القدس
جبرئیل سے مراد ہرگز ہو ہی نہین سکتی - یہہ تخصیص تو اوسکی
حق مین درست ہوگی جو پیشتر مسیح سے نہین آیا تھا
اور اس سے ہمارے نبی آخر الزمان ہی مراد ہین کہ بعد
عروج حضرت مسیح کے آنحضرت ہی مبعوث ہوئے اگر تسلی دینے
والے سے روح القدس مراد ہوتی تو - مونٹانس نے کیون
دعوا کیا کہ مین تسلی دینے والا ہون - اور بہت سے لوگ
اُسکے پیرو ہوگئے - یہان تک ہم نبوت کے بارہ مین
بخوبی ثابت کر چکے - اب قرآن کی سمت مین سنئے دیکھو
فقرۂ بالا مذکور مین کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہین کہیگا
بلکہ جو کچھہ سنیگا سو وہ کہیگا اس فقرہ سے صاف صاف
معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جلشانہ آنحضرت صلعم پر جو وحی
کرتا تھا - آپ ویسا ہی کہتے تھے کچھہ اپنے طرف سے نہین
کہتے تھے پس اس صورت مین یہہ کلام الہی ہی ہے جسکا
نام قرآن مجید ہے - اسمین کسی طرح کا کچھہ شک و شبہ نہین
کیونکہ جو وقت حضرت مسیح مراتھا ایسی گواہی دیتے ہین

منشور رسولان ہر مہتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بالتوریہ الجیل بالتجیل | گویان صفت و سیرت ابرار محمدؐ

نمبر ۳۴ | جلد ۹

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷ھ

۵ ذیحجہ

۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف سابقہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم الجیل برابر قرآن و تجیل | چون گشت علم آیت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اجنار منشور محمدی

ادا ہو کب کسی سے حمد باری — خدا ہی کو ہے سب تعریف ساری — ہوے سب اس سے ترسان گر تو رسا — گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا

نبی کی نعت کب ہم سے بیان ہو — خداوند آپ جسکا مدح خوان ہو — جہان کو کر دیا روشن درخشان — ہوا ہر ایک ذرہ نور افشان

کروں پھر نامۂ اشرف کا اظہار — بیان وصف جسکا ہی گھر بار — ہوا نور محمد جلوہ گر جب — بنا شرمندہ ہو کر خسف و کوکب

مقدس نامۂ والا گرامی — رہِ اسلام کا داعی و حامی — نہ کوکب کو چمکنے کی ہے یاری — کئی شب دن کی ہی ایذ بار ہی

مبارک نام منشور محمدؐ — خدا کی اپنہ رحمت ہووے بیحد — ہوا اجنار یہہ اسمنام اسکا — نیابت مین کرے ہی کام اسکا

جہان کے سب صحیفون مین ہے ممتاز — ہزارون شک و شبہات انصاری — اٹھا سب کو کیا حق آشکارا

بتائی صاف سب کو راہ وحدت — کیا ہے باب رحمت خلق پر باز — ہر اک پیدین کو از فضل داور — دکھائی راہ سیدھی گنتگو کر

طرف توحید حق کے جب بلایا — مٹائی ظلمت تثلیث و کثرت — جز ہے مومنو یہہ وقت کیا ہی — بلا شک دین حق غربت زدہ ہے

صدا اسلام کی ہر سمت گونجی — ہوا لبیک گویان ملک سارا — ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرون کا — بجھایا چاہتے ہین نور مولا

جی غل گنبد گردون کے اندر — زمین نام خدا سے گونج اٹھی — جھکا ہر ایک ہے اسکو ڈبانے — لگا ہے جھوٹھ سے سچ کو مٹانے

الوالعزم سلاطین بضاری — طلوع شرب سے ہے اک مہر انور — مسلمانون پہ واجب ہے مدد اب — بدل اس کام مین مصروف ہون سب

کیا ہی سرکشون کو زیر فرمان — بنے سب تابع فرمان والا — اگر منظور ہے حق کی اشاعت — بدون نصرت کے کیون ہو استقامت

بسوے شاہ فارس نام کرے — دیا ہے ذمیون کو امن و امان — نصیر اب اہل دین کو دے بشارت — رضا رب ہے بیشک اسکی نصرت

کیا چاک اس فتی نے نامۂ پاک — روانہ جب ہوا منشور والا — ہویدا ہو یہہ اجنار گھر بار — برآمد ہو گا ہر عشرے مین اک بار

خدا نے اسکے سینے کو کیا چاک — بصیغہ پیشگی سالانہ اس کا — دیا اسنے بھیجدین مع خیر تحیا

نہین مابعد کی کچھ شرط ہمین | نہ خرچ ڈاک کا کچھ درمیون
زر قیمت ہو گر ارسال منظور | تکلف ہو یا منی آرڈر بدستور
کرین ارسال نام مہتمم پر | ولیکن چاہئے ہو بار جستر
اگر خط و کتابت ہو ہے مطلوب | کرین نام و نشان سے آگہی خوب
مسلمانون کو یارب مستعد کر | فدا ہون مال جان سے دین حق پر
عنایت ہی تری اور سرفرازی | ہوی سب پر ہماری فتحبازی

تتمۂ رد بیگناہی مسیح

قولہ محمد صاحب کی بیرحمی اور شہوت پرستی -

اقول ؎ پنبۂ غفلت زگوش خود برار ؎ گفتگوی ما شنوای نابکار ؎ چاہ کندی بہر حضرت ای مہین ؎ چاہ تو بہر تو باشد بالیقین ؎ جناب خیمیت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات جنکو صحیح مورخون نے لکھے ہین بلا تعصب بنظر انصاف ملاحظہ کرین تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ وہ شاہ سریر رسالت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چہ در عالم غربت وچہ در عالم سروت ایسے حلیم و صابر و رحیم تھے کہ جنکا مثل انبیائے مذکورہ تورات مین نہین ملتا اور کوئی عقلمند (گو وہ نصرانی ہی سہی) اسکا انکار کر نہین سکتا اس مقدمے کے شواہد ہزارہا قصص و روایات صحیحہ ہین چونکہ بقاعدہ مناظر الزام خصم مسلمات خصم سے چاہئے اس لئے ہم دو قول دو عمدہ عیسائیون کے جو ایک قدیم اور دوسرا جدید ہے بیان کرتے ہین تا ناظرین پر حقیقت عندیہ ہوپر صاحب کی بخوبی روشن ہو کارڈفری ہکنس صاحب جو عمدہ پرانے مورخ اور راست گو ہین اپنے تاریخ الاسلام مین لکھتے ہین -

قولہ محمد صاحب کا زمانہ اگرچہ نہایت تاریکی مین آیا مگر اُنکے حسن اخلاق اور نرم دلی اور شیرین زبانی سے ایسا روشن ہو گیا کہ آج تک اسکا اثر عرب مین موجود ہے کسی بدمعاش نامہذب مسلمان کو دیکھکے نبی اسلام کی نسبت ہی خیال کرنا ایسا ہے جیسا کسی ظالم شریر مزاج عیسائی کو دیکھکے حضرت مسیح کو ظالم شریر خیال کر لینا - اور ایزیل ولیم میور صاحب اپنی کتاب سیرت محمدی کے ۴ جلد کے ۳ باب ۳۱۴ و ۳۱۵ صفحے مین تحریر کرتے ہین -

قولہ ہمکو صفحات تاریخ دہر مین ایسے مثال کی عبث تلاش ہے کہ جس مین کوئی شخص اس طرز سے جیسے کہ نبی عربی ۱۳ برس تک یاس اور خوف اور ابتذال در اذیت مین مستقیم الایمان رہکر توبہ کا وعظ کرتا رہا ہو اور خدا کے غضب سے اہل شہر کو ڈراتا رہا ہو ایک چھوٹی گروہ مسلمان زن و مرد کی ساتھ گالیون اور دھمکیون اور اور خوف کو آیندہ کے ضمان اور کمال امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخر کار پیغام امن ایک دور کے ملک سے آیا وہ بصبر تمام انتظار کرتے تھے حتی کہ سب انکے اصحاب ہجرت کر گئے اور نفس خود بھی اس قوم ناسپاس اور ناخداترس کے درمیان سے ہجرت کر گئے انتہی - ان عبارات سے بخوبی واضح ہو چکا کہ عندیہ ہوپر صاحب کا سخت بے اصل ہے و نسبت بیرحمی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانب صرف جھوٹ اگر یاوری ہو ہوپر صاحب کے عندیہ مین اعداء الٰہی سے جو مشرک اور مانع توحید اور پابند رسوم کفر و شرک تھے بعد ایک بڑی نصیحت کارگر ہونے کے) لزنا موجب بیرحمی کا ہے تو اس الزام مین اولاً انکی انبیا جیسے موسیٰ و داؤد وغیرہ شامل ہوتے ہین پاوری ہوپر صاحب جن قراین و شواہد سے اس الزام کو انسے دور کرینگے انہین قراین و شواہد سے حضرت عزلوم

بلکہ علی الحق ٹھہرینگے - قطع نظر اسکے خود دین عیسوی مین عیسوی علمانے اعداء خدا سے (گو وہ انکے عہدہ مین مسلمان ہی ہون یا اور کوئی) ایسے سخت لڑائین کین ہین جنکے بیان کو دفتر چاہیے چنانچہ مفصل احوال انکا گبون صاحب رومی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے -

قولہ کیا ایسا شخص حقیقت مین خدا کا رسول ہوسکتا ہے

اقول بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی فضیلت اور رحم دلی وغیرہ ہمنے بدو قول علمائے نصاریٰ ثابت کی خدا کے برحق رسول اور مجمع فضایل حمیدہ ہین جب بانیٔ عہد عتیق شراب پینے اور لڑکیون سے ہمبستر ہونے کے بچے جنتے اور بحالت نشہ ننگے ہوکے ناچنے اور بجز کسی کی جورو کو اپنی بی بی بنانے اور بخوف شر عورات بت پرستی کرنے سے نبوت مین قصور نہین آتا تو مامور علی جہاد الکفار اعداء واشرار دین سے جہاد اور بحکم الٰہی چند عورات کرنے سے کیونکر رسول نہو سکیگا -

قولہ اگر صرف یہی دلیل ہوتی تو شاید اسلام کے رد کرنے کے لئے کافی نہ سمجھی جاتی -

اقول پادری ہوپر صاحب اور انکے امثال کے نزدیک سوائے واہی الزام بنی اسلام پر لگاکے اپنے بزرگون کے معائب مذکورہ بائبل ظاہر کرنے کے کوئی دلیل رد اسلام کی نہین جن باتون کو علماء عیسوی رد اسلام خیال کرکے پیش اہل اسلام کیا کرینگے مگا انکا جواب انہی کے کتب سے اہل اسلام دیا کرینگے -

قولہ چنانچہ ہزارون مسلمانون کے خیالون مین یہہ بات اسلام کے باطل ہونے کے لئے کچھ بھی حقیقت نہین رکھتی

اقول جیسے صدہا علماء عیسوی کے عندیون مین ان معائب مذکورہ بالا سے انکا فاعل قابل نبوت اور انکا دین باطل ہونا ثابت نہین ہوتا حالانکہ ان امور کا مرتکب نبی ہونا عقل اور نقل سے ثابت ہے کیونکہ تورات اور انجیل کے بسا مقامات سے بارتکاب ان افعال کے آدمی ناپاک ہونا ثابت ہوتا ہے جیسے مرقس کے ۷ ویں باب کے ۲۱ ویں فقرے مین مذکور ہے - اور عقل بھی ایسے امور کے مرتکب پر اعتماد کر نہین سکتی -

قولہ مسیحی دین کی ماہیت نہ کوئی عقیدہ اور نہ چال چلن یا عبادات کے قواعد ہین -

اقول پھر ایسے اسکلے مذہب کو دین کہنا مہمل بات ہے کیونکہ دین عبارت اوامر و نواہی الٰہیہ سے ہے خواہ متعلق بقلب ہون جنکو عقیدہ کہتے خواہ متعلق بجوارح ہون جنکو عمل اور چال چلن کہتے ہین یہان پادری صاحب نے ابلہ فریبی کو کام کیا جو کہا دین مسیح کی ماہیت نہ کوئی عقیدہ ہے حالانکہ باتفاق علماء عیسوی کرستان ہونیکے لئے اعتقاد عشاء ربانی کا جسکا بیان مرقس کے ۱۴ باب کے ۲۲ فقرے مین والوہیت مسیح کا جسکا بیان یوحن کی انجیل کے ۱۰ ویں باب کے ۳۰ ویں فقرے مین ہے اور قربانی مسیح جسکا بیان اعمال الرسل وغیرہ مین ہے فرض ہے تا انگہ کوئی شخص ان امور کا معتقد نہو وہ کرستان ہو نہین سکتا اور ایسا ہی ہوپر صاحب کا قول جو کہا اور نہ چال چلن حالانکہ عیسیٰ نے اچھی چال اور چلن کا حکم فرمایا ہی جیسا کہ لوقا کی انجیل ۶ ویں باب کے ۳۵ ویں فقرے سے ثابت ہے اور برے چلن سے آدمی ناپاک ہونے کی جزدی ہی جیسا کہ متی کی انجیل کے ۱۵ ویں باب کے

۱۹ فقرے سے ظاہر ہے پھر دین عیسوی کو عقیدہ اور چال چلن سے معرا جاننا یا تو ابلہ فریبی ہے یا آج کل کی آزادی کا اثر دونون باتین فی حد ذاتہ برے ہین -

راقم سید محمد نظام الدین نقوی فخری

بقیہ جواب الجواب ٹھاکرداس

قولہ دوسرے سوال مین آپنے عجب باتین پیش کئے ہین -

اقول پادری صاحب عجب باتین کونسے ہین صرف ایک سوال کے عجب باتین کردین گھبراہٹ نہ ہنوز دلی دور ہے مفرد و جمع کا بھی خیال رکھا کیجئے -

قولہ ہنوز بندہ آپکے جواب مین اسیقدر اظہار کرتا ہے -

اقول اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آیندہ کو کوئی صفحہ مثل قرآن شریف کے بنا دینگے -

قولہ آج تو آپنے ایسا سوال کیا کل کو کوئی ہومر کا بالکا یا کانے داس کا حامی یا ملٹن صاحب کا خیر خواہ بھی یون ہی کہہ اٹھے کہ دو دو مثل اونکے بناکر پیش کرو تو مین سمجھتا ہون کہ میرے لئے یہہ بہت کام ہوگا اگر نہ کرون تو ادہر قرآن کلام خدا ٹھہرتا ہے اور اودہر ہومر کے ایلند رنانی ہوے جاتی ہے اور پھر ملٹن صاحب کے خیر خواہون کا ہی خوف ہے کہ کہین الہام الہام نہ پکار اٹھین اس لئے آپکو خوب طرح معلوم کہ ظاہر ہے سفیدی جسمین انسان کے ہنر کا کمال ہے کیون اندرونی خوبیون یا خرابیون کے نسبت بہت کچھ جانتا ہون - گھاس پھوس کے جھونپڑی پر ہاتی دانت کے پارچے کے حیثیت کا بہت ہی کم قدر دان ہون - نہ مانون تو ناظرین انہا ہی سے پوچھ لو اور یقین ہے کہ کسی چیز کی عمدگی اور پختگی اور فائدہ اسی طریق سے کماحقہ دریافت ہوسکتا ہے -

اقول خیر آپکی توجہ سے مجھکو ان تینون شخصون کے نام معلوم ہوگئے مگر یہہ تو فرمائیے ان تینون شخصون نے کبھی اپنے کلام کو کلام خدا کہا ہے یا انکے خیر خواہون نے انکے کلام کو کبھی خلوط پولوس مقدس کے طرح الہامی مانا ہے یا اس طرح کا کوئی لفظ بیان کیا ہے - فاتو بسورۃ من مثلہ - اور پھر اوسکے بعد اس شان و شوکت سے کہا ہو ولن تفعلو - لایاتون بمثلہ - ذری دیکھہ بھال کر لکھیئے تو پورانے کہنہ بے بنیاد کو چھوڑ دیجئے اور مین جب فرمائش آپکے ناظرین اجناد کے خدمت مین سوال اول کے ذیل مین عرض کر چکا ہون اگر آپکو مذہب عیسوی کا کچھ پاس ہو اور اپنے نوکری کا فرض ادا کرنا منظور ہو تو ایسا کام کیجئے جس سے قرآن شریف کلام خدا ٹھہرے اور اس بات کا خیال رکھئے کہ جب تک سوالات مندرجہ بالا کا فیصلہ نہ ہوگا مین دوسرے طرف رجوع ہونگا کچھہ حیلہ حوالہ نہ کرونگا اور جو بالفعل آپ سے نہو سکے تو چند روز کا وعدہ کر لیجئے مین آپکو مہلت دیدونگا اور دس بیس پادری صاحبون کو مددگار بنا لیجئے اور کیا کچھ فیض روح القدس کا بھی نہ ہوگا -

قولہ پھر آپ کہتے ہو کہ جب یہہ دونون امر آپ سے انجام کو نہ پہونچے تو آپ ہی فرمائیے کیا آپ کو اور آپکے کتاب کو سچا جانیگا -

اقول اجی حضرت اب بھی کہتا ہون کہ آپ سے یہہ امر انجام نہ ہوگا -

قولہ ارے صاحب کیونکر آپنے پیشدستی سے معلوم کر لیا کہ انجام کو نہ پہونچے -

اقول اس فقرہ سے مترشح ہے کہ آپ سے انجام ہو جائین اس فقرہ کو بھول نہ جائیے۔

قولہ ایک کا تو ساتھ ہی جواب شامل ہے۔

اقول سوال اول کا تو جواب الجواب آپکی نظر سے گذرا ہوگا اوسنے آپکی بیبل دانے کو خوب رونق دی اور اسکو بھی ملاحظہ فرمائی یہہ آپکی عدم ضرورت قرآن کو اچھی طرح صیقل کر دیگا۔

قولہ اور دوسرا فرض کرو کہ مجھ سے نہ ہوسکے تو کیا اسسے بیبل جھوٹی ٹھہریگی آپ کیا کہتے ہو۔

اقول یہہ آپکی تذبذب تحریر ہے قول اول پر ثابت قدم رہئے اور اس فرض کو چھوڑ دیجئے۔

قولہ اگر پارا داتر لاست کے موافق ایک اور کتاب زبن سکے تو اوس سے گبن صاحب کے تواریخ فال آف دی رومن ایمپایر جھوٹہ ٹھہریگی ہرگز نہین ذرہ نسبت کا تو خیال کیجئے۔

اقول یہہ آپکا پرانا گیت حیلہ آمیز ہے گبن صاحب نے اپنی کتاب تواریخ کو مثل انجیل کلام خدا نہین کہا ہے اور نہ تواریخ الہامی ہوسکتی ہے ایسے کچے مثالین لکھکر پیچھا چھوڑائیے اسی حوصلہ پر قرآن کی عدم ضرورت لکھیے نتیجے تک ؎ چون نداری کمال فضل آن بہ + کز زبان در دہان نگہداری ؎۔

قولہ آخر مین آپکو اور آپ جیسون کو یہہ صلاح دیتا ہون کہ بہت وعدے کرنا اچھا نہین ہوتا بعض وقت بہت وعدہ گوئی تذبذب مین ڈال دیتی ہے کیونکہ جب آپ دکھلا دینگے کہ بندہ کا سلسلہ تحقیقی نہین ہے تب خود ہی ظاہر ہو جائیگا۔

اقول پھر پرانی گیت۔ آگئے لگے ہای صاحب ہین نے بہت وعدے کو نسے کئے ہین سوال از آسمان جواب از ریسمان ایسا ہی اضطراب ہے تو خدا حافظ۔

قولہ اس امر کا بھی خیال ذرہ آپ رکھہ کے تحریر فرمانا کہ کچے بچون سے کمترین ذرہ کم گفتگو کیا کرتا ہے۔

اقول خیر ذرہ کم گفتگو کرتے ہین بہت کم گفتگو نہین کرتے اس سے امید ہے کہ کسی قدر آپ سے گفتگو ہوگی خدا آپ کو راہ راست پر لاوے آمین۔

راقم آپکا خیر خواہ عبد المجید محرر کوٹھی افیون سلون

ضرورت قرآن نمبر ۲

ایک دہریہ کو جو ناسوری اقرار وحدت وہستی رب العالمین اور سب باتون اور اخلاقی طاقتون مین کامل اور پورا ہے کیون اور کس واسطے برا کہا جاتا ہے کیا وجہ اور باعث ہے کہ اوسکو خداوند اور رب الافواج قدوس القدوس کے ہولی کلاس اور مقدس بادشاہت مین دخل نہین دیا جاتا ہر ایک موجد مذہب کی طرف سے اوسکی بابت فتوی لگایا جاتا ہے کہ اوسکو خدا کی مقدس پارٹی مین کسی صورت سے دخل نہین ہوگا اس عدم دخول اور رخنا کا اصلی یہی موجب ہے کہ اوسنے دینداری اور اخلاقی طاقتون اور نیکی کے اعلی جزو یعنے اقرار وحدت و ایقان ہستی رب العالمین کو پورا نہین کیا اور اوسپر دل سے ایمان نہین لایا۔ برخلاف اسکے اوس شخص کو جو بہ نسبت اوس دہریہ کے تمام قسم کے نیکون اور اخلاقی طاقتون مین ماسوائے اقرار وحدت و اعتراف ہستی رب الافواج نا

طاقت اور کم زور ہے خدا کی بادشاہت اور ہولی پارٹی
مین دخل دیا جاتا ہے گو وہ دخول کسی قدر سزا پانیکے
بعد ہی ہوا ور گو اوس شخص پر معیاری طور پر گناہ گار کا
لفظ کبون ہی نہ اطلاق کیا جاوے - وہ مذاہب اور ادیان
جنکا دنیا مین موجودہ نشان پایا جاتا ہے یا جو ہوگذرے
ہین اور جنکے موجدین کے احکام دینی حکمون کے ہونیکا اتفاق
رکھتے ہین خواہ وہ بذاتہ بنا دئی ہون یا خدا کے طرف سے
اون سب مین سب سے بڑھکر دینداری اور نجات اخرویہ کا
نشان اور اصول اقرار وحدت اور ایمان ہستی رب الافواج
قرار دیا گیا ہے ہر ایک مذہب کا موجد اسی حکم کو برتر اور
ضروری اور واجبی قرار دیتا ہے کہ سب سے پہلے خدا کی
وحدت اور ہستی کا دل سے اقرار کرو وہ کون موجد الدین ہے
جو باوجود ایک دین قایم کرنے کے خدا کی ہستی کے جزو
کے اقرار کو زایل کردے دین کی تعریف ہی یہی ہے کہ
جس مین خدا کی ہستی کو قایم اور ثابت کیا گیا ہو جس دین
مین خدا کی ذات اور ہستی کو قایم اور ثابت نہین کیا گیا وہ
دین ہی نہین ہے یہی وجہ ہے کہ دہریہ اپنے آپ کو دین
اور یا کسی دین کا پیرو نہین کہتے - دیندار یا کسی دین
کے پیرو ہونے مین خدا کی ذات اور وجود کے بابت
اقرار کرنا اس واسطے واجبی اور ضروری قرار دیا گیا
ہے کہ دین کے سارے حکم اور عبادات وغیرہ اوسی کے متعلق
کی جاتی ہین اور اوسیکو اون سب کامون کا جزا سزا
دینے والا مانا گیا ہے اور اوسی کو سب کا علت العلل قرار
دیا گیا ہے ارتدلو اور الحادین اوپر کے قیود کو جو گویا خدا
کے وجود سے علاقہ رکھتے ہین سری سے ہی فرضی اور وہمی
اور خلاف واقعہ قرار دیا گیا ہے ملحدین اور مرشدون
کا قول وا اقرار ہے کہ جب خدا کا وجود اور ذات کوئی شئی
ہی نہین تو یہہ قیود اور شرایط اور احکام ہی نہین
ہوسکتی حاکم ہی نہین ہین تو حکم کیسکے - ان بدیہی واقعات
سے جب ہم اعراض کرکر قانون قدرت اور عقل کیطرف
دھیان لگاتے ہین تو ہمنے اپنے اس اعتقاد مین کہ دینی
ضرورتون مین سے اعلی درجہ کی ضرورت خدا کے واسطے
ہستی اور وجود اور وحدت کا اقرار ہی ہے - اعلی درجہ کی
صداقت اور زور آوری ملتی ہے قانون قدرت اور ہماری
عقلین اس امر کو ایک ہدایت اور صداقت سے ثابت کرتے
ہین کہ اوس علت العلل کا جسنے دنیا کی سارے کارخانون
اور اسباب کو پیدا کیا اور وہ ہی اونکو ابتک ثابت اور
قایم رکھے جاتا ہے اور وہ ہی مدت معینہ تک ثابت اور
قایم رکھیگا اقرار کرنا اور اوسکے پاک ذات پر دل سے
ایمان لانا اعلی درجہ کی دینداری اور صداقت ہے -
اوس علت العلل نے جسقدر قانون اور احکام نازل کئے
اون سب کا اصلی مدعا اور حقیقی غایت ہی یہی ہے کہ
لوگ اوسکے وجود اور ہستی پر سچے دل سے ایمان لائین
لازاف نیچر کے سارے قوانین اور قواعد گواہی اور شہادت
دے رہے ہین کہ اعلی درجہ کی دینداری اور اصول نجات
اخرویہ اوسکے پاک ذات اور مقدس وجود کا اقرار کرنا
ہے دنیا مین جسقدر ریفارمر اور انبیا علیہم السلام اور مصلحین
مبعوث ہوئے اون سب کے بعثت کی حقیقی غایت یہی تھی کہ
لوگ خدا کی ذات اور وجود اور وحدت پر سچے دل سے ایمان
لائین جسقدر سماوی کتابین قرار دی جاتی ہین اور علاوہ

ایسکے وہ عمدہ اور لاجواب کتابین جنکو بڑے بڑے فلاسفون اور حکیمون نے لوگون کے روحی اصلاح کے واسطے تدوین اور تصنیف کیا ہے اسی پاک اور رسولی آرڈر سے بہر پور ہین کہ تمام لوگ خداوند قیوم کی ہستی اور پاک ذات کا دل سے اقرار کرین اور اوسی اقرار کو اپنی خلاصی اور نجات اور دخول آسمانی بادشاہت کا ذریعہ اور اصول قرار دین جس آسمانی کتاب کو دیکھوگے سب سے اول اوس مین یہی حکم پایا جائیگا کہ خدا کی ہستی کا سچے دل سے اقرار اور اعتراف کرو اوسی کو اپنی نجات اور خلاصی کا اعلی ذریعہ اور سچا اصول جانو دنیا کے فلاسفون اور حکیم مزاج لوگون کے بھی روحی اصلاحات کے بارے مین یہی نصیحت اور وصیت ہے کہ خدا کی ذات اور وحدت کا ایقان اور اقرار دین اور دینداری اور نیکی کا اعلی نشان ہے -

اس ضروری توضیح کو ہم مندرجۂ ذیل سوال پر ختم کرکے تیسری توضیح کو شروع کرتے ہین -

سوال بریڈلا دہریہ ہر ایک اخلاقی طاقت اور عرضی نیکی مین جنکو ہر ایک دیندار بھی معقول اور واجبی خیال کرتا ہے کامل اور پورا ہے لاکن خدا کی ذات اور وجود کا اقرار نہین کرتا بلکہ تہمتون مین اوڑاتا ہے کیا اوسکو دیندار یا کسی دین کا پابند یا آسمانی بادشاہت مین داخل ہونیکے لایق سمجھا جائیگا ؟

الجواب ہرگز نہین - سوال درسوال کیا وجہ -

جواب اوسنے دین کے اصل الاصول اور اعلی جز کو جسکے ہونے تمام قسم کے سعادتین اور نیکیان اوڑ جاتی ہین - پورا نہین کیا -

سوال زید ہر ایک قسم کی اخلاقی طاقت اور نیکی مین کامل اور پورا نہین مگر خدا کی وحدت اور ہستی پر سچے دل سے یقین اور اعتبار رکھتا ہے کیا اسکو خدا کی بادشاہت مین دخل دیا جائیگا - ؟

جواب بلاشک زید اس قابل ہے کہ اوسکو خدا کی بادشاہت کا حصہ دار قرار دیا جاوے - سوال درسوال کیون - ؟

جواب اس وجہ سے کہ اوسنے نجات اور نیکیون کے اصل الاصول یعنے اقرار وحدت وہستی کو سچے دل سے پورا کیا - **توضیح سوم** جس صاحب کے مقابلہ مین ہم نے اس مضمون کو چھیڑا ہے وہ الہی مدرسہ کی تعلیم یا فرقان ریفارمرز یعنے انبیا علیہم السلام کی بعثت فی الدنیا کی نہایت سچائی اور صداقت سے قایل ہین اور اقرار کرتے ہین کہ خدا نے لوگون کی ہدایت اور رہبری کامل اور موحد بنانے کے لئے دنیا مین انبیا علیہم السلام کو مبعوث کیا - پس اونکے مقابلہ مین انبیا کی وجود اور صداقت کی بابت بحث کرنا اور نبوت کے عقدہ کو ثابت کرنا ایک زاید بحث اور تحصیل حاصل ہے اون کا یہہ بھی اقرار ہے کہ خدا نے اون مبعوثین کو اپنے طرف سے لوگون کی ہدایت کیواسطے قوانین اور احکام بھی عطا کی جنکو الہی قوانین اور ربی کلام سے موسوم اور تعبیر کرتے ہین اس تمہید کے بعد ہم اس توضیح مین صرف دو باتون کا بیان کرنا ضروری اور مقدم خیال کرتے ہین -

اوّل یہہ کہ ہر ایک ریفارمر جو ریفارمرز کی اعلی جماعت مین داخل ہوتا ہے جسکو ہم مسلمانون کی اصطلاح خاصہ مین مرسل اور صاحب الالہام والکتاب کے مقدس نام سے موسوم

کرتے ہین کسی ضرورت کے اتمام کے واسطے دنیا مین مبعوث ہوتا ہے - دوم یہ کہ ایسے ریفارمر اعلی کے ذمہ بہت بڑی ضرورت کا کامل اور پورا کرنا مقدم اور ضروری اور واجبی ہے - پہلے امر کی نسبت ہم اس طور پر گفتگو کرتے ہین کہ ہر ایک ریفارمر جو پیغمبون کے اعلی جماعت مین داخل ہوتا ہے اوسکی بعثت کی اعلی غایت اور حقیقی علت انتشار توحید اور اعلان اور اثبات ہستی رب اقدس ہی ہوتی ہے - خدا کے طرف سے جو اوسکو قانون یا کتاب بخشی جاتی ہے اوسکے اعلی اور ضروری حکمون مین سے انتشار توحید اور اثبات ذات خدا کا حکم ہی مقدم اور ضروری قرار پاتا ہے اگر ہم اون پیغمبون کے حالات کو جو صاحب کتاب والا رشاد ہے غور کی نظر سے دیکھینگے تو ہمین ایک وضاحت اور صداقت سے اقرار کرنا پڑیگا کہ اونکی بعثت کی حقیقی غایت اور اصلی علت انتشار توحید ہی ہے وہ کتابین جو خدا کی طرف سے اونپر نازل ہوی تھین توحید اور اثبات وجود رب اقدس سے ہے پر اور معمور تھین موسی کی اعلی اصولون اور حکمون مین سے کون سے اصول اور حکم تھا جو عیسی کس اصول اور حکم کو نجات اور حیات ابدی کا ذریعہ اور باعث ٹھہراتا تھا حضرت عیسی علیہ السلام کے حکم سے وہ حکم زاد لیا گیا ہے جو وحدت تامہ کے اثبات پر ہے داؤد نے کس اصول کو ابدی خلاصی اور خوشی کا موجب قرار دیا ہے اگر ہماری زبانین اور دل صداقت اور سچائی کے آشنا ہین تو ضرور اور واجب ہے کہ ہم ان سب صورتون کے جواب مین یون مجیب اور گویا ہون کہ ان دو تینون اولی العزم اور بزرگ اور اعلی پیغمبون کی بعثت کی حقیقی غایت اور اصلی علت اور اونکی اصولون اور حکمون کا اعلی اور ضروری اور سب سے مقدم اصول اور حکم انتشار مسئلہ توحید اور اثبات و اعلان وجود اقدس حضرت رب الجلیل والاقدس ہی تھا اون پیغمبون کے سارے مساعی اور جد و جہد اور مواعظ و نصایح کے اصلی علت یہی ہے کہ لوگ سچے دل سے خدا کی وحدت اور لازوال ہستی کے مقر اور قایل ہون اونکی زندگی کی ساری اوقات اور منشا گفتگو اسی فکر اور شغل مین صرف ہوتے تھے کہ دنیا کے لوگ اعلی درجہ کی صداقت اور سچائی سے دین کے اعلی صداقت اور جزو اعظم وحدت اور ہستی رب الارباب کے قایل اور مثبت ہون فقط -

جواب نور افشان

این گل دیگر شگفت + اخبار نور افشان نمبر ۳۴ صفحہ ۳۳۸ بابت آیت متنازعہ فیہ استثنا ۱۸ - ۱۵ و ۱۸

بجواب مرزا موحد صاحب -

قولہ چنانچہ آیات مذکورہ بالا یشوع پر عاید ہو سکتے ہین کیونکہ یشوع مسیح کا ایک خاص نشان تھا - اور یہہ اسکی دلیل بیان کی ہے - اس لئے کہ جیسا یشوع نے اپنے لوگون کو بیابان سے نکالکر یردن کے پار ملک کنعان مین پہونچا دیا ویسا ہی مسیح اپنے لوگون کو اس دنیا سے نکالکر دریائے موت کے پار آسمانی کنعان مین پہونچاتا ہے تا آخر -

اقول الحمد للہ اب تک تو حضرات پڑھکر اور آیۃ متنازعہ فیہ کو حضرت مسیح پر جما رہے ہے اور پادری صاحب نے آیۃ مذکور کو حضرت یشوع پر عاید کیا ہے سب کا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب نور محمدی مصنفہ جناب جامع معقول و منقول ماہر فروع و اصول مولانا دبا لفضل اولینا حضر

اقول اس فقرہ سے مترشح ہے کہ آپ سے انجام ہو جاین اس فقرہ کو بھول نہ جائیے۔

قولہ ایک کا تو ساتھ ہی جواب شامل ہے۔

اقول سوال اول کا تو جواب الجواب آپکی نظر سے گذرا ہوگا اوسنے آپکی بیسبل والے کو خوب رونق دی اور اسکو بھی ملاحظہ فرمائی یہہ آپکی عدم ضرورت قرآن کو اچھی طرح صیقل کر دیگا۔

قولہ اور دوسرا فرض کرو کہ مجھ سے نہ ہوسکے تو کیا اس سے بیسبل جھوٹی ٹھہریگی آپ کہا کہتے ہو۔

اقول یہہ آپکی تذبذب تحریر ہے قول اول پر ثابت قدم رہیئے اور اس فرض کو چھوڑ دیجئے۔

قولہ اگر پارا داتر نلاسٹ کے موافق ایک اور کتاب زبن سکے تو اوس سے گبن صاحب کے تواریخ فال آف دی رومن ایمپایر جھوٹہ ٹھہریگی ہرگز نہین ذرہ نسبت کا تو خیال کیجئے۔

اقول یہہ آپکا پرانا گیت جیلا آمیز ہے گبن صاحب نے اپنی کتاب تواریخ کو مثل انجیل کلام خدا نہین کہا ہے اور نہ تواریخ الہامی ہوسکتی ہے ایسے کچے مثالین لکھکر کیہا چھوڑائے اسی حوصلہ پر قرآن کی عدم ضرورت لکھنے بیٹھے تھے ؎ چون نداری کمال فضل آن بہ ٭ کہ زبان در دہان نگہداری ٭۔

قولہ آخر مین آپکو اور آپ جیسون کو یہہ صلاح دیتا ہون کہ بہت وعدے کرنا اچھا نہین ہوتا بعض وقت بہت وعدہ گوئی تذبذب مین ڈال دیتی ہے کیونکہ جب آپ دکھلا دینگے کہ بندہ کا سلسلہ تحقیقی نہین ہے تب خود ہی ظاہر ہو جائیگا۔

اقول پھر پرانی گیت۔ آپ گانے لگے جای صاحب مین نے بہت وعدے کو لنسے کئے ہین سوال از آسمان جواب از ریسمان ایسا ہی اضطراب ہے تو خدا حافظ۔

قولہ اس امر کا بھی خیال ذرہ آپ کہہ کے تحریر فرمانا کہ کچھ بچون سے کمترین ذرہ کم گفتگو کیا کرتا ہے۔

اقول خیر ذرہ کم گفتگو کرتے ہین بہت کم گفتگو نہین کرتے اس سے امید ہے کہ کسی قدر آپ سے گفتگو ہوگی خدا آپ کو راہ راست پر لاوے آمین۔

راقم آپکا خیر خواہ عبد المجید محرر کوٹلی افیون سلون

ضرورت قرآن نمبر ۲

ایک دہریہ کو جو ناسوائی اقرار وحدت وہستی رب العالمین اور سب باتون اور اخلاقی طاقتون مین کامل اور پورا ہے کیون اور کس واسطے برا کہا جاتا ہے کیا وجہ اور باعث ہے کہ اوسکو خداوند اور رب الافواج قدوس القدوس کے ہولی کلاس اور مقدس بادشاہت مین دخل نہین دیا جاتا ہر ایک موجد مذہب کی طرف سے اوسکی بابت فتوی لگایا جاتا ہے کہ اوسکو خدا کی مقدس پارٹی مین کسی صورت سے دخل نہین ہوگا اس عدم دخول اور رفتار کا اصلی یہی موجب ہے کہ اوسنے دینداری اور اخلاقی طاقتون اور نیکی کے اعلی جزو یعنے اقرار وحدت وایقان ہستی رب العالمین کو پورا نہین کیا اور اوسپر دل سے ایمان نہین لایا۔ برخلاف اسکے اوس شخص کو جو بہ نسبت اوس دہریہ کے تمام قسم کے نیکون اور اخلاقی طاقتون مین ناسوائے اقرار وحدت واعتراف ہستی رب الافواج نا

طاقت اور کم زور ہے خدا کی بادشاہت اور ہولی پارٹی
مین دخل دیا جاتا ہے گو وہ دخول کسی قدر سزا پانیکے
بعد ہی ہوا ہو مگر اوس شخص پر سیاری طور پر گناہ گار کا
لفظ کیون ہی نہ اطلاق کیا جاوے - وہ مذاہب اور ادیان
جنکا دنیا مین موجودہ نشان پایا جاتا ہے یا جو ہوگذرے
ہین اور جنکے موجدین کے احکام دینی حکمون کے ہونیکا استحقاق
رکھتے ہین خواہ وہ بذاتہ بنا دئی ہون یا خدا کے طرف سے
اون سب مین سب سے بڑھکر دینداری اور نجات اخرویہ کا
نشان اور اصول اقرار وحدت اور ایمان ہستی رب الانواع
قرار دیا گیا ہے ہر ایک مذہب کا موجد اسی حکم کو برتر اور
ضروری اور واجبی قرار دیتا ہے کہ سب سے پہلے خدا کی
وحدت اور ہستی کا دل سے اقرار کرو وہ کون موجد الدین ہے
جو باوجود ایک دین قایم کرنے کے خدا کی ہستی کے جزو
کے اقرار کو زایل کردے دین کی تعریف ہی یہی ہے کہ
جس مین خدا کی ہستی کو قایم اور ثابت کیا گیا ہو جس دین
مین خدا کی ذات اور ہستی کو قایم اور ثابت نہین کیا گیا وہ
دین ہی نہین ہے یہی وجہ ہے کہ دہریہ اپنے آپ کو دین
اور یا کسی دین کا پیرو نہین کہتے - دیندار یا کسی دین
کے پیرو ہونے مین خدا کی ذات اور وجود کے بابت
اقرار کرنا اس واسطے واجبی اور ضروری قرار دیا گیا
ہے کہ دین کے سارے حکم اور عبادات وغیرہ اوسی کے متعلق
کی جاتی ہین اور اوسیکو اون سب کامون کا جزا سزا
دینے والا مانا گیا ہے اور اوسی کو سب کا علت العلل قرار
دیا گیا ہے ارتداد اور الحاد مین اوپر کے قیود کو جو گویا خدا
کے وجود سے علاقہ رکھتے ہین سری سے ہی فرضی اور وہمی
اور خلاف واقعہ قرار دیا گیا ہے ملحدین اور مرتدون
کا قول و اقرار ہے کہ جب خدا کا وجود اور ذات کوئی شئی
ہی نہین تو یہہ قیود اور شرایط اور احکام ہی نہین
ہو سکتی حاکم ہی نہین ہین تو حکم کیسکے - ان بدیہی واقعات
سے جب ہم اعراض کرکر قانون قدرت اور عقل کیطرف
دھیان لگاتے ہین تو ہمنے اپنے اس اعتقاد مین کہ دینی
ضرورتون مین سے اعلیٰ درجہ کی ضرورت خدا کے واسطے
ہستی اور وجود اور وحدت کا اقرار ہی ہے - اعلیٰ درجہ کی
صداقت اور زور آوری ملتی ہے قانون قدرت اور سارے
عقلین اس امر کو ایک ہدایت اور صداقت سے ثابت کرتے
ہین کہ اوس علت العلل کا جسنے دنیا کی سارے کارخانون
اور اسباب کو پیدا کیا اور وہ ہی اونکو ابتک ثابت اور
قایم رکھے جاتا ہے اور وہ ہی مدت معینہ تک ثابت اور
قایم رکھیگا اقرار کرنا اور اوسکے پاک ذات پر دل سے
ایمان لانا اعلی درجہ کی دینداری اور صداقت ہے -
اوس علت العلل نے جسقدر قانون اور احکام نازل کئے
اون سب کا اصلی مدعا اور حقیقی غایت ہی یہی ہے کہ
لوگ اوسکے وجود اور ہستی پر سچے دل سے ایمان لائین
لازاف نیچر کے سارے خزاین اور قواعد گواہی اور شہادت
دے رہے ہین کہ اعلی درجہ کی دینداری اور اصول نجات
اخرویہ اوسکے پاک ذات اور مقدس وجود کا اقرار کرنا
ہے دنیا مین جسقدر ریفارمر اور انبیا علیہم السلام اور مصلحین
مبعوث ہوئے اون سب کے بعثت کی حقیقی غایت یہی تھی کہ
لوگ خدا کی ذات اور وجود اور وحدت پر سچے دل سے ایمان
لائین جسقدر سماوی کتابین قرار دی جاتی ہین اور علاوہ

اسکے وہ عمدہ اور لاجواب کتابین جنکو بڑے بڑے فلاسفرون اور حکیمون نے لوگون کے روحی اصلاح کے واسطے تدوین اور تصنیف کیا ہے اسی پاک اور بولی آرڈر سے بہر پور ہین کہ تمام لوگ خداوند قیوم کی ہستی اور پاک ذات کا دل سے اقرار کرین اور اوسی اقرار کو اپنی خلاصی اور نجات اور دخول آسمانی بادشاہت کا ذریعہ اور اصول قرار دین جس آسمانی کتاب کو دیکھوگے سب سے اول اوس مین یہی حکم پایا جائیگا کہ خدا کی ہستی کا سچے دل سے اقرار اور اعتراف کرو اوسی کو اپنی نجات اور خلاصی کا اعلی ذریعہ اور سچا اصول جانو دینا کے فلاسفرون اور حکیم مزاج لوگون کے بھی روحی اصلاحات کے بارے مین یہی نصیحت اور وصیت ہے کہ خدا کی ذات اور وحدت کا ایقان اور اقرار دین اور دینداری اور نیکی کا اعلی نشان ہے۔

اس ضروری توضیح کو ہم مندرجۂ ذیل سوال پر ختم کرکے تیسری توضیح کو شروع کرتے ہین۔

سوال بریڈلا دہریہ ہر ایک اخلاقی طاقت اور عرضی نیکی مین جنکو ہر ایک دیندار بھی معقول اور واجبی خیال کرتا ہے کامل اور پورا ہے لاکن خدا کی ذات اور وجود کا اقرار نہین کرتا بلکہ تہتون مین اوڑاتا ہے کیا اوسکو دیندار یا کسی دین کا پابند یا آسمانی بادشاہت مین داخل ہونیکے لایق سمجھا جائیگا؟

الجواب ہرگز نہین۔ سوال درسوال کیا وجہ۔

جواب اوسنے دین کے اصل الاصول اور اعلی جزو جسکے نہونے تمام قسم کے سعادتین اور نیکیین اوڑ جاتی ہین۔ پورا نہین کیا۔

سوال زید ہر ایک قسم کی اخلاقی طاقت اور نیکی مین کامل اور پورا نہین مگر خدا کی وحدت اور ہستی پر سچے دل سے یقین اور اعتبار رکھتا ہے کیا اسکو خدا کی بادشاہت مین دخل دیا جائیگا۔؟

جواب بلاشک زید اس قابل ہے کہ اوسکو خدا کی بادشاہت کا حصہ دار قرار دیا جاوے۔ سوال درسوال کیون۔؟

جواب اس وجہ سے کہ اوسنے نجات اور نیکیون کے اصل الاصول یعنے اقرار وحدت وہستی کو سچے دل سے پورا کیا۔ **توضیح سوم** جس صاحب کے مقابلہ مین ہم نے اس مضمون کو چھیڑا ہے وہ الہی مدرسہ کی تعلیم یافتگان ریفارمرز یعنے انبیا علیہم السلام کی بعثت فی الدنیا کی نہایت سچائی اور صداقت سے قایل ہین اور اقرار کرتے ہین کہ خدا نے لوگون کی ہدایت اور رہبری کامل اور موحد بنانے کے لیئے دنیا مین انبیا علیہم السلام کو مبعوث کیا۔ پس اونکے مقابلہ مین انبیاء کی وجود اور صداقت کی بابت بحث کرنا اور نبوت کے عقدہ کو ثابت کرنا ایک زایدبحث اور تحصیل حاصل ہے اون کا یہہ بھی اقرار ہے کہ خدا نے اون مبعوثین کو اپنے طرف سے لوگون کی ہدایت کیواسطے قوانین اور احکام بھی عطا کی جنکو الہی قوانین اور ربی کلام سے موسوم اور تعبیر کرتے ہین اس تمہید کے بعد ہم اس توضیح مین صرف دو باتون کا بیان کرنا ضروری اور مقدم خیال کرتے ہین۔

اوّل یہہ کہ ہر ایک ریفارمر جو ریفارمرز کی اعلی جماعت مین داخل ہوتا ہے جسکو ہم مسلمانون کی اصطلاح خاصہ مین مرسل اور صاحب الالہام والکتاب کے مقدس نام سے موسوم

کرتے ہین کس ضرورت کے اتمام کے واسطے دنیا مین بعوث ہوتا ہے - دوم یہہ کہ ایسے ریفارمر اعلی کے ذمہ ہمت پر کس ضرورت کا کامل اور پورا کرنا مقدم اور ضروری اور واجبی ہے - پہلے امر کی نسبت ہم اس طور پر گفتگو کرتے ہین کہ ہر ایک ریفارمر جو بنیون کے اعلی جماعت مین داخل ہوتا ہے اوسکی بعثت کی اعلی غایت اور حقیقی علت انتشار توحید اور اعلان اور اثبات ہستی رب اقدس ہی ہوتی ہے - خدا کے طرف سے جو اوسکو قانون یا کتاب بخشی جاتی ہے اوسکے اعلی اور ضروری حکمون مین سے انتشار توحید اور اثبات ذات خدا کا حکم ہی مقدم اور ضروری قرار پاتا ہے اگر ہم اون بنیون کی حالات کو جو صاحب کتاب والا رشاد ہے غور کی نظر سے دیکھینگے تو ہمین ایک وضاحت اور صداقت سے اقرار کرنا پریگا کہ اونکی بعثت کی حقیقی غایت اور اصلی علت انتشار توحید ہی ہے وہ کتابین جو خدا کی طرف سے اونپر نازل ہوی ہمین توحید اور اثبات وجود رب اقدس سے پر اور معمور ہین موسی کی اعلی اصولون اور حکمون مین سے کون سے اصول اور حکم تھا؟ عیسی کس اصول اور حکم کو نجات اور حیات ابدی کا ذریعہ اور باعث ٹھہراتا تھا؟ حضرت عیسی علیہ السلام کے حکم سے وہ حکم زور لیا گیا ہے جو وحدت تامہ کے اثبات پر ہے داؤد نے کس اصول کو ابدی خلاصی اور خوشی کا موجب قرار دیا؟ اگر ہماری زبانین اور دل صداقت اور سچائی کے آشنا ہین تو ضرور اور واجب ہے کہ ہم ان سب صورتون کے جواب مین یون مجیب اور گویا ہون کہ ان دو تینون اولی العزم اور بزرگ احد اعلی بنیون کی بعثت کی حقیقی غایت اور اصلی علت اور اونکی اصولون اور حکمون کا اعلی اور ضروری اور سب سے مقدم اصول اور حکم انتشار مسئلہ توحید اور اثبات و اعلان وجود اقدس حضرت رب الجلیل والاقدس ہی تھا اون بنیون کے سارے مساعی اور جد و جہد اور حفاظ و نصایح کے اصلی علت یہی ہے کہ لوگ سچے دل سے خدا کی وحدت اور لازوال ہستی کے مقر اور قایل ہون اونکی زندگی کی ساری اوقات اور منشا گنتے اسی فکر اور شغل مین صرف ہوتے تھے کہ دنیا کے لوگ اعلی درجہ کی صداقت اور سچائی سے دین کے اعلی صداقت اور جزو اعظم وحدت اور ہستی رب الارباب کے قایل اور مثبت ہون فقط -

جواب نور افشان

این گل دیگر شگفت ؛ اخبار نور افشان نمبر ۳ ۴ صفحہ ۳۴۸ بابت آیت متنازعہ فیہ استثنا ۱۸ - ۱۵ و ۱۸ بجواب مرزا موحد صاحب -

قولہ چنانچہ آیات مذکورہ بالا یشوع پر عاید ہو سکتے ہین کیونکہ یشوع مسیح کا ایک خاص نشان تھا - اور یہہ اسکی دلیل بیان کی ہے - اس لئے کہ جیسا یشوع نے اپنے لوگون کو بیابان سے نکالکر بیرون کے پار ملک کنعان مین پہونچا دیا ویسا ہی مسیح اپنے لوگون کو اس دنیا سے نکالکر دریاے موت کے پار آسمانی کنعان مین پہونچاتا ہے تا آخر -

اقول الحمد للہ اب تک تو حضرات پادر آیۃ متنازعہ فیہ کو حضرت مسیح پر جاتے رہے اور پادری ویری صاحب نے آیۃ مذکور کو حضرت یشوع پر عاید کیا ہے سبب اسکا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب نور محمدی مصنفہ جناب جامع معقول و منقول ماہر فروع و اصول مولانا و بالفضل ادینا حضر

منشور رسولان ہمہ محمل بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۳۵ | جلد ۹

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

نور خاتم

۱۲۹۷

۱۵- ذیحجہ | سنہ ۹۷ ہجری

فرمان رسولان سلف ساختہ فرع | توقیع خطِ آیتِ منشور مستند | توریت و ہم انجیل برافتد ر تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی مشتمل بر حال اجرا منشور محمدی

ادا ہو کب کسی سے حمد باری	خدا ہی کو ہی سب تعریف ساری	ہوئے سب اس سے ترسان گبر و ترسا	گرا ہر ایک کلیسا اور گرجا
نبی کی نعت ہم سے بیان ہو	خداوند آپ جسکا مدح خوان ہو	جہان کو کر دیا رشک بدخشان	ہوا ہر ایک ذرہ خود نشان
کروں پھر نامۂ اشرف کا اظہار	بیان وصف جسکا ہے گہربار	ہوا نور محمد جلوہ گر جب	بنا شرمندہ ہو کر شمس کو کب
مقدس نامہ والا گرامی	رہِ اسلام کا داعی و حامی	نہ کو کب کو چمکنے کی ہے یاری	گئی شب دن کی ہی بالبار باری
مبارک نام منشور محمدؐ	خدا کی اپنہ رحمت ہو بے حد	ہوا اجرا یہ ہمنام اوس کا	نیابت مین کرے ہی کام اسکا
جہان کے سب صحیفون مین ہی ممتاز	ہزارون شک و شبہات نصاریٰ	اتھا سب کو کیا حق آشکارا	
بتائی صاف سبکو راہِ وحدت	ہر اک بیدین کو از فضل اور	دکھائی راہ سیدھی گفتگو کر	
طرف توحید حق کے جب پکارا	جز ہے مومنو یہ وقت کیا ہی	بلا شک دین حق عزت زدہ ہے	
صدا اسلام کی ہر سمت پہنچی	ہجوم اسپر ہے ہر دم منکرون کا	بجھایا چاہتے ہین نور مولا	
مچی غل گنبد گردون کے اندر	جھکا ہر ایک ہے اسکو زمانے	لگا ہے جھوٹہ سے سچ کو مٹانے	
الوالعزم سلاطین نصاریٰ	طلوع خیر جب ہے اک مہر انور	بدل اس کام مین مصروف ہون سب	
کیا ہی کشورون کو زیر فرمان	بنے سب تابع فرمان والا	بدون نصرت کے کیونکر ہو استقامت	
ہوئے شاہِ فارس نام کسرے	دیا ہے ذمیون کو امن و امان	نصاریٰ رب ہے بیشک اسکی نصرت	
کیا چاک اس شقی نے نامۂ پاک	روانہ جب ہوا منشور والا	برآمد ہو گا ہر عشر مین اکبار	
	خدا نے اسکے سینے کو کیا چاک	بصیغہ پیشگی سالانہ اسکا	دس آنے بیجدین مع خبر پیما

نہین مابعد کی کچھ شرط نہین
زر قیمت ہو گر ارسال منظور
کرین ارسال نام مہتمم پر
اگر خط و کتابت ہو ہے مطلوب
مسلمانون کو یارب مستعد کر
عنایت ہے تری اور فسرازی

نہ خرچ ڈاک کا کچھ دقت لیوین
ٹکٹ ہو یا منی آڈر بدستور
ولیکن چاہیے ہو بار جستر
کرین نام و نشان سے اگلی خوب
خدا ہون مال و جان ہے دین حق کی
ہوی سب پر ہماری فتح بازی

مراسلہ

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ -

بعد سلام علیک کے التماس ہے کہ اکثر کرسچن کم علم باعث عناد اسلام قرآن شریف پر اعتراض کر کے اپنے عاقبت بگاڑتے ہین اور اپنی نادانی سے یہہ سمجھتے ہین کہ جیسے کتابین مذہب عیسوی کے جعلی و مصنوعی ہوے سند ہین ایسا ہی کچھ مذہب اسلام مین قرآن شریف بھی ہوگا کیونکہ ساون کے اندہے کو ہر چیز ہری معلوم ہوتی ہے اور بے جز اس امر سے کہ اسلام وہ پتہر ہے کہ جو اس پتہر پر گریگا چور ہو جائیگا پھر جس پر وہ گرے اوسے پیس ڈالیگا متی ۲۱ - ۴۴ اسیطرح مثل کرسچن حال کے صدہا بے انصاف اس کلام معجز نظام کے رد کرنے مین اپنے جانین تک قعر سعیر مین پہونچا چکے مگر اس آفتاب عالمتاب کو چھپا نہ سکے اور یہہ نہین سوچتے کہ جس کتاب کی نسبت اللہ جل جلالہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون اوس کتاب کو دشمنان عقل تصنیف انسانی بتا کر مٹانا چاہے اور جب کہو - اگر رکھتے ہو طاقت اور قدرت - تو لاؤ مثل اسکی ایک سورت تو اوسوقت سوائے غین غین کے اور کچھ بن نہین پڑتا - ہان البتہ اس کتاب مین کہین انسان کو خدا نہین کہا ہے جیسا کہ حامیان بائبل کہتے نعوذ باللہ من ذالک عیسی ع کو خدا بنا لیا اور نہ تین خدا ٹہہرائے گئے یوحنا ۵ - ۷ و ۸ - اور نہ خدا کبھی کبوتر بنا متی ۳ - ۱۶ - اور نہ کہین خداوند شعلے مین ہو کے اوپر اترا خروج ۱۹ - ۱۸ - اور نہ ہمشکل آدمی کے بنا - وہ میرے لئے ایسا ہوا جیسے بہالو نوصہ پر میا ۳ - ۱۰ - اور نہ کسی مقام پر خدا لوٹا گیا - کیا کوئی آدمی خدا کو چھینکا پر تمنے مجھکو چھنا ملاکی ۳ - ۸ - اور نہ کسی جگہہ پر یہوداہ و تمر کا سا حال مندرج ہے وہ بولا کہ کیا کرو مین تجھے دون وہ بولی اپنی چھاپ اور اپنا بازو بند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھہ مین ہے اوسنے دیا اور اس کے ساتھہ خلوت کی اور وہ اوس سے حاملہ ہوے پیدائش ۳۸ - ۱۸ - اور یہہ اس ناز و انداز کا زنا درج ہے - ۱۰ تب امنون نے تمر کو کہا کہ کھانا کو کوٹھری کے اندر لا کہ مین تیرے ہاتھہ سے کھاؤنگا سو تمر نے وہ پہلکے جو اوسنے پکائے تھے لئے اور کوٹھری مین اپنے بھائی امنون کے پاس لائی - ۱۱ - اور جب وہ کھانا اوسکے سامہنے لائی کہ اوسے کھلاوے تو اوسنے اوسے پکڑا اور اوس سے کہا آ اے میری بہن آ ۱۲ - وہ بولی نہین میرے بہیا مجھے رسوا مجہ سے ہمبستر ہو نکر ۲ سموئیل ۱۳ - اور نہ کہین ایسے الفاظ فصیح دیکھنے مین آئے - اور چہنال جو کہ فراموش ہو گئے ہی بربط اور تھالے اور شہر مین پھرا کر تار کو خوب چرتا اور بہت سے غزلین گاتا کہ تجھے یاد کرین یسعیا ۲۳ - ۱۶ - اور نہ کبھی خدا کی نظر ایسی جگہہ پر پڑے - اس لئے خداوند ہمہون کے بیٹون کے چاندیون کو گنجی کر ڈالیگا اور خداوند اوسکے اندام نہانی کو اکہاڑ یگا یسعیاہ ۳ - ۱۷ - ایسی

ایسی عبارت ہونے کے باعث قرآن شریف خدا کا کلام نہو تو نہو - اور ایک امر نہایت شائق یہہ ہے کہ اس قانون اعظم مین قید ہے اور کتب مذہب عیسوی بلا قید سوء نہر پڑ کر تب جو چاہو کھاؤ پیو اور جس امر کو جی چاہے کرو کوئی پرسش نہین ہے بار انبیار وتا ہے آنسون سے موہنہ دہو تا ہے نعوذ باللہ من ذالک فرض کیا کہ قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہو تو جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ جانتا ہے کہ ... تھے جیسا کہ یسیاہ ۴۲ - باب مین مرقوم ہے جب امی کی ایسی تصنیف ہو کہ مخالفان اسلام باوجود عالم و فاضل ہونے کے ایک آیت بھی مثل اوسکے تصنیف نہین کر سکتے انصاف تو یہہ ہے کہ ایسے شخص موہنہ نہ دکھائین مجھکو رہ کر انکی حماقت پر تعجب آتا ہے کہ جس کتاب مین اس عالم الغیب کی احدیت و صمدیت اسطرح صاف صاف بیان ہو قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد - وہ کتاب کلام الہی ہو نہ ذرے تعصب کے تیکرے انکھون سے اتھا کر مضمون سورہ الم نشرح والضحیٰ وعبس کو ملاحظہ کر کے انصافا کہین کہ ساختہ مضمون ایسا ہی ہوتا ہے مگر انصاف تو خود اسنے خوف کھاتا ہے اور تعجب یہہ کہ خود جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حروف مقطعات قرآن شریف مین لکھکر اوسکی معنی نہ بیان کرتے اینچہ معنی دارد اللہ اللہ ایسے کلام پاک کلام کو کلام الہی نہ مانین مگر ان بیچارون کا کچھ قصور نہین معلوم ہوتا ہے یہہ ہے جو چاہے سو کر آوے کتب مقدسہ جس مین لاکھون غلطیان و سہو کاتب بھرے ہون اور خود حامیان ہیبل چلا چلا کر کہین کہ اسمین کلام انسانی مخلوط ہے وہ کتاب خدا کی ہو جاوے واہ رے عقل اہ انجیل پر بھی عمل نہین کرتے اور نہ انکو اپنے انکھہ کا لٹھہ سوجھتا ہے دوسرون پر اعتراض کرنے کو طیار رہتے ہے ۱- عیب نہ لگاؤ کہ تمپر بھی عیب نہ لگایا جاوے ۲- کیونکہ جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسیطرح تم پر بھی عیب لگایا جائیگا اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اس سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا فقط اللہ ان گمگشتگان وادی ضلالت کو راہ راست پر لاوے آمین - عبد المجید محرر کوتھی افیون سلون -

ضرورت قرآن نمبر سوم

تمام بنیون کا یہہ طریق عمل کہ تمام لوگ خدا کی ہستی کا سچے دل سے اقرار کرین اور اسیکو دین کا اصل الاصول اور نجات ابدی کا کامل ذریعہ قرار دین قانون قدرت اور عقول انسانیہ کے مطابق اور موافق چلے اس مسئلہ کے سوائے اور جسقدر مسایل اور اصول ہین دراصل وہ اس طرح کے اصول اور مسائل ہین کہ جو عام طور پر بھی لوگون کو حاصل ہین اور جنکو وہ بلا تعلیم اور تفہیم اور تربیت انبیا علیہم السلام کے حاصل اور پورا کر سکتے ہین آپس کی محبت اور پڑوسی پر رحم کرنا اور خیرات دینا وغیرہ اس قسم کے اصول نہین ہین کہ لوگ انکو بلا تفہیم اور تعلیم انبیا کے حاصل پورا کر سکین وہ لوگ جو ابتک کسی الہامی اور سماوی کتاب کی تصدیق نہین کرتے اونمین بھی ایسے اصول اور باتین اہل کتاب کی طرح پائی جاتی ہین تمام اخلاقی کتابین اور مورلیٹی تصنیفات ایسے اصولون اور تعلیمات سے معمور اور بھرپور ہین اور اونھون نے ان امور خیر کو ایسے ایسے دلایل اور براہین سے ثابت کیا ہے کہ سماوی کتابون مین اونکا عشر عشیر بھی

بیان نہین ہوا اپنے ہزارون ملحد اور مرتد اس طرح کے
مخبر اور ملن سار اور اہل سخاوت اپنی آنکھون سے دیکھی ہین
کہ کوئی دین دار مولوی اور پاوری اونکے برابری اور مقابلہ
نہین کرسکتا اون کے روحون اور دلون مین رحم اور
فیاضی کو اسقدر زور اور دخل ہے کہ بڑے بڑے دین دار
مولوی اور پاوری انگشت بدندان ہو جاتے ہین حالانکہ
وہ لوگ دین کے اور اصول تو کجا خداوند کریم کی ذات اور
وجود سے ہی منکر ہوتے ہین بلکہ ایک زور و شور سے اسکی
ابطال مین براہین اور دلایل قایم کرتے ہین ایسے ایسے
نظیرون سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس قسم کے اخلاق کو لوگ
بلا تعلیم انبیا علیہم السلام بھی پورا پورا حاصل کرسکتے ہین
جب اس قسم کے اخلاقی طاقتون کو لوگ اپنے طور بھی
بلا امداد و اعانت انبیا علیہم السلام پورا حاصل کرسکتے
ہین تو انبیا کا خاص اس قسم کے اصولون اور مسایل
کے پورا اور تعلیم کرنیکی واسطے تشریف لانا ایک تحصیل
حاصل نہین تو اور کیا ہے غایت ماضی الباب کوئی کہیگا
کہ بغیر امداد و تعلیم انبیا علیہم السلام ان خلاقی طاقتون
کو کمال حاصل نہین ہوتا اول تو ہم سہ لون کے امداد سے
اصحاب کمال کو بھی پیدا کردینگے یہان تک کہ اس زمانہ
مین آنکھون سے بھی دکھادینگے اگر یہہ نہوسکے گا تو ہم اس
بات کے کہنے کے مجاز ہونگے - کہ حصول کمال کے صورت
مین بھی تحصیل حاصل کی قید اور مزاحمت تو شی نہین
کیونکہ اس صورت مین بھی تحصیل حاصل کی تعریف صادق
آجاتی ہے جو ہمارے اوپر کے مدعا کو ثابت کرتی ہے توحید
کا اصول اور مسئلہ اس قسم کا نازک مسئلہ اور اصول ہے
کہ لوگون مین اسکی بابت طرح طرح کے مفاسد اور قبایح
پیدا ہوتے رہتے ہین کسی ایسی ذات اور وجود کی نسبت
دل سے حقیقتاً یقین اور اقرار کرنا اور اسپر ایمان لانا کہ
جو بدا ہتاً اور ذات اور وجودون کیطرح مری نہو اور
لوگ اوسکی ذات کی کیفیت اور ماہیت کو کلیتاً معلوم اور
ادراک نہ کرسکین ایک بڑا نازک معاملہ ہے ایسے پاک اور
بے مثال ذات اور وجود کی تعلیم اور تفہیم کے واسطے ایسے
ہی شخص کا آنا اور ہونا ضرور ہے کہ جو اور لوگون سے اپنی
فطرت اور نیچر مین بے جدا ہو اور اسپر ہر ایک وقت مین
خدای لازوال کی رحمتین اور عنایتین اور مدد نازل
ہوتی ہون یہہ اصول اسقدر مشکل طلب ہے کہ خاص خاص
انبیا علیہم السلام کے ہاتھہ سے بھی دلون کے بعد ہی کمل
ہوا ہے دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل
کو کسقدر شوق اور محنت سے خدا کی ذات کی بابت تعلیم
کی مگر انھون نے اکثر وقتون مین اصول مذکور کے نسبت
اسقدر غلطیان کین کہ اول درجہ کے بت پرست اور مشرکون
کے ہم پلہ ہوگئے اس اصول مین بہت دفعہ غلطیان اور
لغزشین واقع ہوتی رہین اور اونکی اصلاح کے واسطے
اور انبیا لاے اور ریفارمر آتے رہے ہم کس کس واقعہ کو
بیان کرین تاریخ کے سچے واقعات ہاتھہ مین لو اور
خیال کرو کہ ہندون مین اول اول کسقدر توحید تھی
اور پھر کہان تک وہ سکوزوال ہوا بنی اسرائیل موسوی
مذہب کے تعلیم یافتگان پہلے کیسے تھے اور حضرت موسیٰ
کے زندگی مین ہی کس بیڑی پر چڑھ گئے عیسائی حضرت
عیسیٰ کے وقت مین کن اصولون پر چلتے تھے اور انکو

حضرت موصوف نے کون سے اصول تعلیم کئے تھے اور اب کیا حال ہے یورپ کی سیر کرو اور ایمان سے کہو کہ اس وقت یورپ مین کس قدر لوگ دہریہ اور خدا کی پاک ذات کے منکرین مین سے ہین اور نہین تو بڑے مہذب اور سوی لایزد ملک جرمن مین ہی جاؤ اور دیکھو کہ اوسکے خاص دارالخلافہ برلن مین ارتداد اور الحاد کو کہان تک اور کسقدر رونق اور ترقی ہے اور طبیعین اُسکے رونق دینے مین کسطرح کی کوششین کر رہی ہین لندن مین کسی پادری کو خط لکھو اور اوس سے ایمانا دریافت کرو کہ آپکے خاص شہر مین دہریہ ہین اور ارتداد کی رونق اور ترقی دینے کے واسطے کسقدر سکول اور مدرسے جاری ہین اور اونمین کسقدر ملحد اور خدا کی ہستی کے منکر طالب علم تعلیم پاتے ہین یقینا ان واقعات کے ادراک اور معلوم کرنے سے تمہاری تسلی ہو جائیگی اور اقرار کروگے کہ ضرور مسئلہ توحید اور خدا کی ہستی پر ہر ایک زمانہ مین بڑے زور و شور رکھے ہوتے رہے ہین اور لوگون نے اوسکے مخالفت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا - جب توحید کا اصول اسقدر نازک ہے تو کیا ضرور نہین ہے کہ اعلی پارٹی کے انبیا علیہم السلام حرف اسی اصول کے تعلیم اور تفہیم اور تکمیل کے لئے خدا کی طرف سے پیدا اور مبعوث ہون اور اونکی کتابین جو انکو خدا کی طرف سے عطا کئے گئے ہین اسی اصول کے تعلیم سے معمور ہون اونکے سارے عزیز اور پاک لایف یعنے زندگی کا بے نتیجہ اور حاصل ہو کہ لوگون کے روحون اور دلون مین خدا کی ہستی اور وحدت کا کامل اور پورے طرح سے ایمان اور یقین ہو جاے اوپر کی بحث سے اسقدر ثابت ہو سکتا ہی کہ اعلی ریفارمرز کے بعثت کی غایت انتشار مسئلہ توحید و اعلان و اثبات ہستی رب العالمین ہے - دوسرے اخلاقی طاقتون سے اونکو ایک زاید اور عارضی تعلق ہوتا ہے جسطرح پر ایک دانا ڈاکٹر ہمیشہ بڑے مرض کے ازالہ مین ہی سعی اور کوشش کرتا ہے مگر مریض کے ہمدردی کے واسطے کبھی کبھی اپنے طرف سے اور خفیف عوارض کے نسبت بھی غور کر لیتا ہے اسی طرح پر اعلی ریفارمرز کے تشریف آوری کے حقیقی غایت تو انتشار توحید ہی ہوتی ہے مگر ہمدردی سے کبھی کبھی اور اخلاقی امورات کے بابت بھی بحث اور تعلیم کرتا ہے - سو یہہ ایک زاید صورت ہے جو اعلی ریفارمرز کے اعلی فرایض مین داخل نہین کہے جا سکتے - اسی طرح پر اعلی ریفارمرز کے کتاب منزل من اللہ کا حال اور نقشہ ہے اوسمین زیادہ تر اعلان وحدت اور اثبات ہستی خدا کے لازوال پر ہی زور ہوتا ہے اور اسیکو مقدم اور ضروری خیال کیا جاتا ہے لاکن زاید تر اوسمین اخلاقی طاقتون کے نسبت بھی بحث اور تعلیم ہوتی ہے جسکو ایک زاید انعام اور بیشی خیال کرنا چاہئے - جو خدا کے طرف سے ایک کامل اور پورے عنایت اور رحمت کا نمونہ متصور ہو سکتا ہے -

دوسرے امر کی نسبت یہہ عرض ہے کہ جب اعلی پارٹی کی بعثت کے حقیقی غایت مسئلہ اور اصول توحید کا انتشار ہی ہے اور وہ لوگ اسہی ضروری امر کے پورا کرنیکے واسطے پیدا کئے جاتے ہین تو بداہتا ثابت ہے کہ اونکے فرایض منصبیہ مین سے یہی فرض اعلی درجہ کا فرض ہے اور اوسکے اتمام کے واسطے اونکو کوشش کرنی پڑتی ہے اور اوسیکو ہر ایک صورت مین کامل اور پورا کرتے ہین اونکے مقصد کتابین جنکو

الہامی اور سماوی کتابین کہتے ہین اسی امر کے اتمام کے براہین اور دلایل سے مملو اور پُر ہوتی ہین پس ثابت ہوا کہ انکو دنیا مین اعلیٰ نبیون کے مرتبہ اور حالت مین رہکر سب سے بترہکر یہی ضروری اور مقدم اور واجبی کام ہوتا ہے کہ لوگون کو خاص توحید سکہائین اور اسکو ایک زور و شور سے ثابت اور قایم کرین اور اسکے اثبات اور اقامت مین اونکو جو جو تکلیفین اور مصیبتین اونتھانی پرین اونکو ایک راحت اور آسایش خیال کرین ایمان داری اور صداقت اور آزادی سے اعلیٰ نبیون کے سوانح عمری اور ذاتی واقعات دیکھو اور پھر اگر کچھہ ایمان اور دیانت داری رکھتے ہو اور راست گوئی اور آزادی کو پسند کرتے ہو تو کہو کہ اعلیٰ پارٹی کے نبیون نے دنیا مین رہکر کس اصول کو اعلیٰ اور ضروری اور مقدم اور ذریعہ نجات اخروی اور واسطہ فرحت ابدی اور فرض منصبی قرار دیا کن اصول کے پورا کرنے مین اونکو ملحدون اور لوگون سے طرح طرح کے مصیبتین اونتھانی پرین کیا آپس کی محبت کے پورا کرنے مین } کیا پروسیون پر رحم کرانے مین } کیا خیرات کے مسایل کے ایضاح مین } کیا سود نہ لینے مین } کیا شراب کے نہ پینے مین } سچ کہو اسی قسم کے اصولون کے اعلان کے واسطے بچارے اعلیٰ درجہ کے نبی ستاے گئے } مارے گئے - قتل کئے گئے - جلاوطن کئے گئے - اگر ایمان داری کو ضروری اور مقدم خیال کرین تو علانیتہ یہی کہنا پریگا کہ اوپر کے اخلاق اور اصولون کے انتشار اور اعلان کے واسطے کوئی نبی نہین ستایا گیا اونکو صرف اسی واسطے ستایا گیا کہ اونہون نے ملحدون اور اور لوگون مین جنکے روحین اور دل سیاہ ہو چکے تھے خدا کی وحدت اور مقدس ہستی کے ضروری مسئلہ کو رواج دینا اور قایم کرنا چاہا - اگر اسکے سوا اور باتون کے پورا کرنے مین کوشش کرتے تو اونکو ساری دنیا کے لوگ دل و جان سے موقر اور عزیز جانتے - انکو اپنی عزیز زندگی مین لوگون کے ہاتھہ سے ایک دفعہ بھی کسی قسم کی مصیبت اور تکلیف زاتھانی پرتی جو لوگ اون بیچارون کو برا کہتے تھے وہ بھی دل و جان سے پیار کرتے تھے غضب تو یہہ ہوا کہ اونھون نے نہایت صداقت اعلیٰ درجہ کی آزادی اور دیانتداری سے خداے لازوال کی پاک ہستی اور وحدت کو قایم کرنا چاہا اور اسپر زور دیا کہ تمام مخلوق اس آنا اور پیچھے اصول کے مقتدی اور پیرو ہوکر آخرت کی نجات اور ابد کی خوشی کے مالک اور وارث بنے اور تا مدت العمر اوسی پاک اصول اور قانون پر ثابت اور قایم رہے } فقط -

ضرورت قرآن نمبر ۴

اعلیٰ پارٹی کے بزرگ نبیون کے زمانہ اور ارشاد مین صدہا مخالفون اور لوگون نے جو انکو طرح طرح کے تکلیفون کا دینا اور مصیبتون کا پہونچانا اعلیٰ درجہ کا ثواب خیال کر رکھا تھا اور ہزارون کتابین اونکی اہانت اور بے عزتی کے واسطے طیار کی جاتین تہین اور اونکے مار دینے کو ایک نیکی قرار دیا جاتا تھا اور شہرون اور گلیون اور کوچون مین شریر لڑکے اپنے ماں باپ کی تحریک سے انکے پیچھے تالی لگاتے تھے اسکا اصلی موجب یہی تھا کہ اون پاک نبیون نے اون لوگون کے واہیات عقیدون کے خلاف خدا کی وحدت اور ہستی کو قایم اور ثابت کرنا چاہا تھا اور اگر وہ نبی اس طرف متوجہ نہ ہوتے تو یقیناً اونکے سارے مخالفون اور عداوتون کے ساتھہ تمام عمر آشتی اور صلح ہی رہتی اونھون

نے صداقت اور آزادی کو پسند کیا اور نجات اخروی کے اعلیٰ اصول اور جزو اعظم خدا کی وحدت اور اقرار ہستی کے اصول اور مسئلہ کو عام طور پر رواج دینا چاہا لوگوں نے اپنی بے بنیاد اور کمزور عقاید کی بیخ کنی ہوتی دیکھکر مخالفت اور عداوت شروع کردی بنیون نے ملک گیری کا بندوبست نہین کیا تھا کہ لوگ انکی مخالفت اور بدخواہی پر متوجہ ہوتے اونھون نے تو صرف خالصۃً للّٰہ اعلای کلمۃ الحق پر زور دیا تھا جو لوگون کے پورانے اور کمزور عقیدون کے مخالف تھا اس واسطے لوگون نے اون کے ساتھ حد سے زیادہ عداوت اور دشمنی کے غرض مختلف واقعات اور متفرق دلایل اور براہین سے یہہ امر ثابت ہے کہ اعلیٰ پارتی کے انبیا علیہم السلام اپنے خیالات مین خدا کی ہستی اور وحدت کے اثبات اور اقامت کو اپنا فرض منصبی اور عمل ضروری خیال کرتے تھے اور تمام عمر اسی امر کے اتمام اور الزام مین ساعی رہے اور اسی سعی کو سب قسم کے مساعی سے مقدم اور ضروری اور واجبی خیال کیا - اگر کوئی شخص اس بات سے انکار کرے تو بسم اللہ ہمین گو ہمین میدان براہین اور حجج قطعیہ اور دلایل یقینیہ وشواہد عقلیہ وتماثیل نقلیہ سے اسکا ثبوت دیا جاویگا مگر ضرور اور واجب ہے کہ پہلے منکر صاحب اپنے انکار کے وجوہ اور دلایل اور براہین بیان کرین تاکہ اونہین خیالات کو توڑکر اس قضیہ کو بہ پایہ ثبوت پہونچایا جاوے ہمکو امید ہے کہ کوئی اہل کتاب تو اس سے منکر نہین ہوگا - العلم عند اللہ -

توضیح چہارم - چوتھی توضیح مین اس امر کا بیان کرنا ضروری ہے کہ آیا بائبل مقدس مین کون سے اصول اور قانون کے حکمون سے ضروری اور مقدم اور موجب نجات خیال کیا گیا ہے اور کس اصل کے اتمام کے واسطے بائبل مقدس کا بنیون پر نزول ہوا جب ہم اس توضیح کے پورا کرنے کے واسطے بائبل مقدس کو کھول کر دیکھتے ہین تو صاف اور واضح طور پر شہادت ملتی ہے کہ قدوس القدوس نے مقدس بائبل کو صرف اسی مقصد کے حصول اور اتمام کے واسطے نازل کیا کہ لوگون مین اس کے نزول سے خداوند کے مبارک اور پاک نام کی تقدیس اور ستایش ہو اور لوگ اسکے پاکی اور قدسیت اور ذات اور وحدت کے سچے دل سے مقر اور قایل ہون جوسفی یہودی اپنی تاریخ مین ایک جگہہ پر بیان کرتا ہے کہ خداوند نے نوح کے وقت مین اس واسطے طوفان کی صورت ظاہر کی کہ لوگون نے خدا کی وحدت کو جواب دے دیا تھا اور اوسکی تقدیس اور ستایش مین انقلاب آگیا تھا بائبل کی طرز نزول سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ ضرور اوسکی تنزیل کی غایت اور علت وحدت اور واجب الوجود کی ہستی کا ثابت اور قایم کرنا ہی تھا ہم مناسب خیال کرتے تھے کہ اپنے مدعا کی اثبات کے لیے بائبل کے چند اور اس اور آیات کو ہدیۂ ناظرین کرین مگر اس سے اس ارادہ سے باز رہے کہ اس بدیہی امر کو سارے عیسائی اور یہودی تسلیم کرتے ہین کہ ضرور بائبل کے تنزیل کی علت اور غایت وحدت اور خدا کی ہستی کا ثابت اور قایم کرنا تھا - اور نیز یہہ کہ یہہ امر اپنی بداہت اور وضاحت تامہ کے لحاظ سے ایسا سریع الاعتقاد ہے کہ کسی کو چون وچرا کی جگہہ ہی نہین - تاہم ناظرین کے زاید فائدے اور عیسائی بھایون کے تسلی تام کے لیے بائبل مقدس کے نیو پارٹ مین سے ایک ایسی آیت اور درس پیش کیا جاتا ہے

کہ جو گویا تمام بائیبل مقدس کا اثزا و خلاصہ ہے کس واسطے
کہ عیسائی بھایون کے اعتقاد مین نیو پارٹ یعنے عہد جدید
سے اولڈ پارٹ یعنے عہد عتیق کی تکمیل ہو گئی ہے گویا عہد
جدید نے عہد عتیق کے ناکامل ضرورتون اور ناقص امورات کو پورا
اور کامل کردیا ہے گویا اصل مین انجیل مقدس تمام پہلے مقدس
کتابون کا خلاصہ اور مکمل اور مہتم ہے جب مکمل ہی سے کوئی
درس یا آیت پیش کی جاویگی تو وہ تمام لوگون کے نزدیک
سارے بائیبل مقدس کے سچی گواہی اور حقیقی شہادت محسوب ہوگی
حضرت یوحنا حواری اپنی انجیل یوحنا کے باب اورس ۳۰ مین
حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کو اسطرح بیان کرتے ہین -
اور ہمیشکی زندگی یہہ ہے کہ وہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع
مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانین - اوپر کی آیت شریف جسکو
حضرت یوحنا نے اپنی انجیل مقدس
مین بیان کیا ہے اوس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہی کہ جناب
اقدس مفخر موجودات حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام نے
نجات اور ابدی حیات کو اسی اصول کے اقرار اور تسلیم سے منضبط
اور وابستہ کیا ہی کہ لوگ سچے دل سے خدائے لازوال کی وحدت
اور ہستی کی تصدیق اور تکمیل کرین اس آیۃ کریمہ سے حسب بیان
مذبور ہم استدلال کرسکتے ہین کہ تمام بائیبل مقدس مین ضروری
اور اعلیٰ درجہ کا اصول اقرار وحدت و اثبات ہستی رب العالمین
ہی ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑے واضح لفظون مین
بیان اور ادا کیا ہی - اگر کوئی مسیحی بھائی کسی باعث سے بائیبل
کے اوس غایت سے جسکو ہم نے اس توضیح مین مختصر طور پر بیان
کیا ہی اعراض یا انکار ہی کرے تو ہم واجبی اطلاع ہونے پر غایت
مذکور کو بایراد اور اس و آیات بائیبل مقدس سے ثابت
کر دینگے ہمنے اون اور اس کو کہ جن سے غایت مذکور ثابت
ہوتی ہے صرف اس واسطے اس آرٹیکل مین نقل اور تحریر نہین
کیا کہ اوس سے مضمون ہذا طویل ہو جائیگا اگر ہمارے بھایون
کو اس مختصر سے تشفی نہ ہووے تو ہم اونکے خاطر مکرر تحریر کے
تکالیف گوارا کرینگے ہمکو بہرحال انکا خوش اور راضی کرنا ہے -

مصرع دل بدست آور کہ حج اکبر است -

توضیح پنجم - اس توضیح مین ہم اس امر کو بیان کرنا چاہتے
ہین کہ انبیا علیہم السلام مندرجہ بائیبل مقدس و صحف اولیٰ
کس اصول اور امر کے اتمام کے واسطے خاصۃً مبعوث ہوتے
رہے اور اون کا بہیئت مجموعی کس امر کے اتمام اور پورا
کرنے پر اتفاق ہوتا رہا - اگر ہم سیدہی طور پر اس توضیح کو
مدلل کرنا چاہین تو اسی قدر کہنا کافی ہوگا کہ جب بائیبل
مقدس کے نزول کے غایت اور علت وحدت اور ہستی رب العالمین
کا اعلان اور اثبات تھا تو انبیا علیہم السلام بدرجہ اولیٰ
اس امر کے معاون اور حامی ہونگے اور اسی اصول اور امر کے
اعلان اور اثبات اور اتمام کے واسطے اونکی بعثت ظہور
مین آئی ہوگی اور اسی امر اور اصول پر بہیئت مجموعی اتفاق
رہا ہوگا مگر افسوس ہے کہ ہمارے بعض بھائی خواہ مسلمان
ہون یا عیسائی اس اختصاص سے خوش نہ ہونگے اس واسطے
ہمارے پر فرض اور ضروری ہے کہ اسی مختصر کو تفصیل سے بیان
کرین - یہہ امر تو ظاہر ہے انشراح کی کیا ضرورت ہے کہ
بائیبل مقدس اعلیٰ درجہ کے نبیون پر ہی خدا کی طرف سے
نازل ہوے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ وہ نبی جنپر کتاب مقدس
اوتری نہایت صداقت اور راست بازی سے اوسپر ایمان
اور یقین رکھتے تھے کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو بائیبل مین بھی

حضرت موصوف نے کون سے اصول تعلیم کئے تھے اور اب کیا حال ہے یورپ کی سیر کرو اور ایمان سے کہو کہ اس وقت یورپ مین کس قدر لوگ دہریہ اور خدا کی پاک ذات کے منکرین مین سے ہین اور نہین تو بڑے مہذب اور سوی لائزڈ ملک جرمن مین ہی جاؤ اور دیکھو کہ اوسکے خاص دارالخلافہ برلن مین ارتداد اور الحاد کو کہان تک اور کسقدر رونق اور ترقی ہے اور ملحدین اوسکے رونق دینے مین کسطرح کی کوششین کر رہی ہین لندن مین کسی پادری کو خط لکھو اور اوس سے ایماناً دریافت کرو کہ آپکے خاص شہر مین دہریہ ہین اور ارتداد کی رونق اور ترقی دینے کے واسطے کسقدر سکول اور مدرسے جاری ہین اور اونمین کسقدر ملحد اور خدا کی ہستی کے منکر طالب علم تعلیم پاتے ہین یقیناً ان واقعات کے ادراک اور معلوم کرنے سے تمہاری تسلی ہو جائیگی اور اقرار کرو گے کہ ضرور مسئلہ توحید اور خدا کی ہستی پر ہر ایک زمانہ مین بڑے زور و شور رکھے ہوتے رہے ہین اور لوگون نے اوسکے مخالفت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا - جب توحید کا اصول اسقدر نازک ہے تو کیا ضرور نہین ہے کہ اعلی پارٹی کے انبیا علیہم السلام صرف اسی اصول کے تعلیم اور تفہیم اور تکمیل کے لئے خدا کی طرف سے پیدا اور مبعوث ہون اور اونکی کتابین جو انکو خدا کے طرف سے عطا کئے گئے ہین اسی اصول کے تعلیم سے معمور ہون اونکے سارے عزیز اور پاک لایف یعنے زندگی کا ہے نتیجہ اور حاصل ہو کہ لوگون کے روحون اور دلون مین خدا کی ہستی اور وحدت کا کامل اور پورے طرح سے ایمان اور یقین ہو جائے اوپر کی بحث سے اسقدر ثابت ہو سکتا ہے کہ اعلی ریفارمرز کے بعثت کی غایت انتشار مسئلہ توحید و اعلان و اثبات ہستی رب العالمین ہے - دوسرے اخلاقی طاقتون سے اونکو ایک زاید اور عارضی تعلق ہوتا ہے جسطرح پر ایک دانا ڈاکٹر ہمیشہ بڑے مرض کے ازالہ مین ہی سعی اور کوشش کرتا ہے مگر مریض کے ہمدردی کے واسطے کبھی کبھی اپنے طرف سے اور خفیف عوارض کے نسبت بھی غور کر لیتا ہے اسی طرح پر اعلی ریفارمرز کے تشریف آوری کے حقیقی غایت تو انتشار توحید ہی ہوتی ہے مگر ہمدردی سے کبھی کبھی اور اخلاقی امورات کے بابت بھی بحث اور تعلیم کرتا ہے - سو یہہ ایک زاید صورت ہے جو اعلی ریفارمرز کے اعلی فرایض مین داخل نہین کئے جا سکتے - اسی طرح پر اعلی ریفارمرز کے کتاب منزل من اللہ کا حال اور نقشہ ہے اوسمین زیادہ تر اعلان وحدت اور اثبات ہستی خدا ے لازوال پر ہی زور ہوتا ہے اور اسیکو مقدم اور ضروری خیال کیا جاتا ہے لاکن زایدۃً اور اخلاقی طاقتون کے نسبت بھی بحث اور تعلیم ہوتی ہے جسکو ایک زاید انعام اور شئی خیال کرنا چاہئے - جو خدا کے طرف سے ایک کامل اور پورے عنایت اور رحمت کا نمونہ متصور ہو سکتا ہے -

دوسرے امر کی نسبت یہہ عرض ہے کہ جب اعلی پارٹی کے ریفارمرون کی بعثت کے حقیقی غایت مسئلہ اور اصول توحید کا انتشار ہی ہے اور وہ لوگ اسہی ضروری امر کے پورا کرنیکے واسطے پیدا کئے جاتے ہین تو بداہتاً ثابت ہے کہ اونکے فرایض منصبیہ مین سے یہی فرض اعلیٰ درجہ کا فرض ہے اور اوسکے اتمام کے واسطے اونکو کوشش کرنی پڑتی ہے اور اوسیکو ہر ایک صورت مین کامل اور پورا کرتے ہین اونکے مصدقہ کتابین جنکو

الہامی اور سماوی کتابین کہتے ہین اسی امر کے اتمام کے براہین اور دلایل سے مملو اور پُر ہوتی ہین پس ثابت ہوا کہ انکو دینا مین اعلیٰ نبیون کے مرتبہ اور حالت مین رہکر سب سے بڑھکر یہی ضروری اور مقدم اور واجبی کام ہوتا ہے کہ لوگون کو خاص توحید سکھائین اور اسکو ایک زبردست شور سے ثابت اور قایم کرین اور اسکے اثبات اور اقامت مین اونکو جو جو تکلیفین اور مصیبتین اور تھکانی پڑین اونکو ایک راحت اور آسایش خیال کرین ایمان داری اور صداقت اور آزادی سے اعلیٰ نبیون کے سوانح عمری اور ذاتی واقعات دیکھو اور پھر اگر کچھ ایمان اور دیانت داری رکھتے ہو اور راست گوئی اور آزادی کو پسند کرتے ہو تو کہو کہ اعلیٰ پارٹی کے بزرگون نے دنیا مین رہکر کس اصول کو اعلیٰ اور ضروری اور مقدم اور ذریعہ نجات اخروی اور واسطہ فرحت ابدی اور فرض منصبی قرار دیا کن اصول کے پورا کرنے مین اونکو ملحدون اور لوگون سے طرح طرح کے مصیبتین اور تھکانی پڑین کیا آپس کی محبت کے پورا کرنے مین کیا پردیسیون پر رحم کرنے مین کیا خیرات کے مسایل کے ایضاح مین کیا سود نہ لینے مین کیا شراب کے نہ پینے مین سچ کہو اسی قسم کے اصولون کے اعلان کے واسطے بیچارے اعلیٰ درجہ کے نبی ستائے گئے مارے گئے قتل کئے گئے جلاوطن کئے گئے اگر ایمان داری کو ضروری اور مقدم خیال کرین تو علانیہ یہی کہنا پڑیگا کہ اوپر کے اخلاق اور اصولون کے انتشار اور اعلان کے واسطے کوئی نبی نہین ستایا گیا اونکو صرف اسی واسطے ستایا گیا کہ اونہون نے ملحدون اور اور لوگون مین جنکے روحین اور دل سیاہ ہو چکے تھے خدا کی وحدت اور مقدس ہستی کے ضروری مسئلہ کو رواج دینا اور قایم کرنا چاہا - اگر اسکے سوا اور باتون کے پورا کرنے مین کوشش کرتے تو اونکو ساری دنیا کے لوگ دل وجان سے موقر اور عزیز جانتے - انکو اپنی عزیز زندگی مین لوگون کے ہاتھ سے ایک رفعہ بھی کسی قسم کی مصیبت اور تکلیف نہ اٹھانی پڑتی جو لوگ اون بیچارون کو برا کہتے تھے وہ بھی دل وجان سے پیار کرتے تھے غضب تو یہہ ہوا کہ اونھون نے نہایت صداقت اعلیٰ درجہ کی آزادی اور دیانتداری سے خدائے لازوال کی پاک ہستی اور وحدت کو قایم کرنا چاہا اور اسپر زور دیا کہ تمام مخلوق اس آزاد اور سچے اصول کے مقتدی اور پیرو ہو کر آخرت کی نجات اور ابد کی خوشی کے مالک اور وارث بنے اور تا مدت العمر اوسی پاک اصول اور قانون پر ثابت اور قایم رہے } فقط -

ضرورت قرآن نمبر ۴

اعلیٰ پارٹی کے بزرگ نبیون کے زمانہ اور ارشاد مین صدہا مخالفون اور لوگون نے جو انکو طرح طرح کے تکلیفون کا دینا اور مصیبتون کا پہونچانا اعلیٰ درجہ کا ثواب خیال کر رکھا تھا اور ہزارون کتابین اونکی اہانت اور بےعزتی کے واسطے طیار کی جاتین تہمین اور اونکے مار دینے کو ایک نیکی قرار دیا جاتا تھا اور شہرون اور گلیون اور کوچون مین شریر لڑکے اپنے ماں باپ کی تحریک سے انکے پیچھے تالی لگاتے تھے اسکا اصلی موجب یہی تھا کہ اون پاک نبیون نے اون لوگون کے واہیات عقیدون کے خلاف خدا کی وحدت اور ہستی کو قایم اور ثابت کرنا چاہا تھا اور اگر وہ نبی اس طرف متوجہ نہ ہوتے تو یقیناً اونکے سارے مخالفون اور عداوتون کے ساتھ تمام عمر آشتی اور صلح ہی رہتی انھون

نے صداقت اور آزادی کو پسند کیا اور نجات اخروی
کے اعلیٰ اصول اور جزو اعظم خدا کی وحدت اور اقرار
ہستی کے اصول اور سنت کو عام طور پر رواج دینا چاہا
لوگون نے اپنی بے بنیاد اور کمزور عقاید کی ہتک ہوتی
دیکھکر مخالفت اور عداوت شروع کردی نبیون نے
ملک گیری کا بندوبست نہین کیا تھا کہ لوگ انکی مخالفت
اور بدخواہی پر متوجہ ہوتے اونھون نے تو صرف خالصۃً للہ
اعلای کلمۃ الحق پر زور دیا تھا جو لوگون کے پرانے اور کمزور
عقیدون کے مخالف تھا اس واسطے لوگون نے اونکے ساتھہ
حد سے زیادہ عداوت اور دشمنی کے غرض مختلف واقعات
اور متفرق دلایل اور براہین سے یہہ امر ثابت ہے کہ اعلیٰ
پارٹی کے انبیا علیہم السلام اپنے خیالات مین خدا کی ہستی
اور وحدت کے اثبات اور اقامت کو اپنا فرض منصبی اور عمل
ضروری خیال کرتے تھے اور تمام عمر اسی امر کے اتمام اور
التزام مین ساعی رہے اور اسی سعی کو سب قسم کے مساعی سے
مقدم اور ضروری اور واجبی خیال کیا - اگر کوئی شخص اس
بات سے انکار کرے تو بسم اللہ ہمین گو ہمین میدان
براہین اور حجج قطعیہ اور دلایل یقینیہ وشواہد عقلیہ وتماثیل
نقلیہ سے اسکا ثبوت دیا جاویگا مگر ضرور اور واجب ہے کہ
پہلے منکر صاحب اپنے انکار کے وجوہ اور دلایل اور براہین بیان
کرین تاکہ اونہین خیالات کو توڑکر اس قضیہ کو بہ پایہ ثبوت
پہونچایا جاوے ہمکو امید ہے کہ کوئی اہل کتاب تو اس سے منکر
نہین ہوگا - العلم عند اللہ -

توضیح چہارم - چوتھی توضیح مین اس امر کا بیان کرنا ضروری
ہے کہ آیا بائبل مقدس مین کون سے اصول اور قانون ایسے
حکمون سے ضروری اور مقدم اور موجب نجات خیال کیا گیا
ہے اور کس اصول کے اتمام کے واسطے بائبل مقدس کا نبیون پر
نزول ہوا جب ہم اس توضیح کے پورا کرنے کے واسطے بائبل
مقدس کو کھول کر دیکھتے ہین تو صاف اور واضح طور پر شہادت
ملتی ہے کہ قدوس القدوس نے مقدس بائبل کو صرف اسی مقصد
کے حصول اور اتمام کے واسطے نازل کیا کہ لوگون مین اُس کے
نزول سے خداوند کے مبارک اور پاک نام کی تقدیس اور
ستایش ہو اور لوگ اسکے پاکی اور قدوسیت اور ذات اور
وحدت کے سچے دل سے مقر اور قایل ہون جوسفی یہودی اپنی
تاریخ مین ایک جگہہ پر بیان کرتا ہے کہ خداوند نے نوح کے
وقت مین اس واسطے طوفان کی صورت ظاہر کی کہ لوگون نے
خدا کی وحدت کو جواب دے دیا تھا اور اسکی تقدیس اور
ستایش مین انقلاب آگیا تھا بائبل کی طرز نزول سے
بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ ضرور اوسکی تنزیل کی غایت
اور علت وحدت اور واجب الوجود کی ہستی کا ثابت اور قایم
کرنا ہی تھا ہم مناسب خیال کرتے تھے کہ اپنے مدعا کی اثبات
کے لئے بائبل کے چند اوراس اور آیات کو ہدیۂ ناظرین کرین
مگر اس سے اس ارادہ سے باز رہے کہ اس بدیہی امر کو سارے
عیسائی اور یہودی تسلیم کرتے ہین کہ ضرور بائبل کے تنزیل
کی علت اور غایت وحدت اور خدا کی ہستی کا ثابت اور
قایم کرنا تھا - اور نیز یہہ کہ یہہ امر اپنی بداہت اور وضاحت
تامہ کے لحاظ سے ایسا سرباح الاعتقاد ہے کہ کسی کو چون
وچرا کی جگہہ ہی نہین - تاہم ناظرین کے زاید فائدے
اور عیسائی بھایون کے تسلی تام کے لئے بائبل مقدس کے
نیو پارٹ مین سے ایک ایسی آیت اور درس پیش کیا جاتا ہے

کہ جو کو یا تمام بائیبل مقدس کا اثر اور خلاصہ ہے کس واسطے
کہ عیسائی بھایون کے اعتقاد مین نیو پارت یعنے عہد جدید
سے اولڈ پارٹ یعنے عہد عتیق کی تکمیل ہو گئی ہے گویا عہد
جدید عہد عتیق کے ناکامل ضرورتون اور ناقص امورات کو پورا
اور کامل کردیا ہے گویا اصل مین انجیل مقدس تمام پہلے مقدس
کتابون کا خلاصہ اور مکمل اور متمم ہے جب مکمل مین سے کوئی
درس یا آیت پیش کی جاویگی تو وہ تمام لوگون کے نزدیک
سارے بائیبل مقدس کے سچی گواہی اور حقیقی شہادت محسوب ہوگی
حضرت یوحنا حواری اپنی انجیل یوحنا کے باب اویس مین
حضرت مسیح علیہ السلام کے قول کو اسطرح بیان کرتے ہین -
اور ہمیشکی زندگی یہہ ہے کہ وہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع
مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانین - اوپر کی آیت شریف جسکو
حضرت یوحنا نے اپنی انجیل مقدس
مین بیان کیا ہے اوس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہی کہ جناب
اقدس مفخر موجودات حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام نے
نجات اور ابدی حیات کو اسی اصول کے اقرار اور تسلیم سے منضبط
اور وابستہ کیا ہی کہ لوگ سچے دل سے خدائے لازوال کی وحدت
اور ہستی کی تصدیق اور تکمیل کرین اس آیۃ کریمہ سے حسب بیان
مذبور ہم استدلال کرسکتے ہین کہ تمام بائیبل مقدس مین ضروری
اور اعلیٰ درجہ کا اصول اقرار وحدت و اثبات ہستی رب العالمین
ہی ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے بڑے واضح لفظون مین
بیان اور ادا کیا ہی - اگر کوئی مسیحی بھائی کسی باعث سے بائیبل
کے اوس غایت سے جسکو ہم نے اس توضیح مین مختصر طور پر بیان
کیا ہی اعراض یا انکار ہی کرے تو ہم واجبی اطلاع ہونے پر نہایت
مذکور کو بایراد اور اس آیات بائیبل مقدس سے ثابت
کر دینگے ہمنے اون اور اس کو کہ جن سے غایت مذکور ثابت
ہوتی ہے صرف اس واسطے اس آریٹکل مین نقل اور تحریر نہین
کیا کہ اوس سے مضمون ہذا طویل ہو جائیگا اگر ہمارے بھایون
کو اس مختصر سے تشفی نہ ہووے تو ہم اونکے خاطر مکرر تحریر کے
تکالیف گوارا کرینگے ہمکو بہرحال انکا خوش اور راضی کرنا ہے -

مصرع دل بدست آور کہ حج اکبر است -

توضیح پنجم - اس توضیح مین ہم اس امر کو بیان کرنا چاہتے
ہین کہ انبیا علیہم السلام مندرجہ بائیبل مقدس و صحف اولی
کس اصول اور امر کے اتمام کے واسطے خاصۃً مبعوث ہوتے
رہے اور اون کا بہیئت مجموعی کس امر کے اتمام اور پورا
کرنے پر اتفاق ہوتا رہا - اگر ہم سیدہی طور پر اس توضیح کو
مدنظر کرنا چاہین تو اسی قدر کہنا کافی ہوگا کہ جب بائیبل
مقدس کے نزول کے غایت اور علت وحدت اور ہستی رب العالمین
کا اعلان اور اثبات تھا تو انبیا علیہم السلام بدرجہ اولی
اس امر کے معاون اور حامی ہونگے اور اسی اصول اور امر کے
اعلان اور اثبات اور اتمام کے واسطے اونکی بعثت ظہور
مین آئی ہوگی اور اسی امر اور اصول پر بہیئت مجموعی اتفاق
رہا ہوگا مگر افسوس ہی کہ ہمارے بعض بھائی خواہ مسلمان
ہون یا عیسائی اس اختصار سے خوش نہ ہونگے اس واسطے
ہمارے پر فرض اور ضروری ہے کہ اسی مختصر کو تفصیل سے بیان
کرین - یہہ امر تو ظاہر ہے انشراح کی کیا ضرورت ہے کہ
بائیبل مقدس اعلی درجہ کے بیون پر ہی خدا کی طرف سے
نازل ہوے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ وہ نبی جنپر کتاب مقدس
اوتری نہایت صداقت اور راست بازی سے اوسپر ایمان
اور یقین رکھتے تھے کیونکر اگر ایسا نہوتا تو بائیبل مین بھی

منشور رسولان ہم محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمد منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بتجیل | کویان صفت کثیر ست بر در محمدؐ

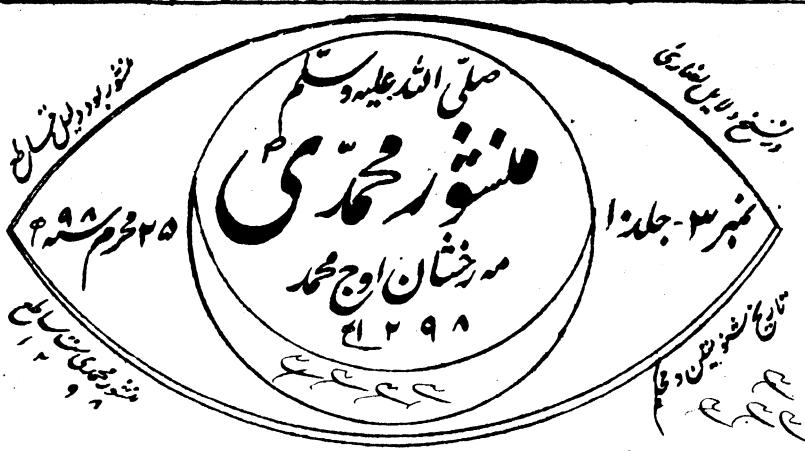

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خطابت منشور محمدؐ | توریت دہم انجیل بر اخفاذ تجلیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی

ہو تیغ زبان کا ایک جوہر — یعنی کہ سپاس رب اکبر — پرچہ نہیں حکم ہے خدا کا
ہے حمد خدا سے آب اس کو — اللہ کی ثنا سے تاب اس کو — بستان ہے شریعت خدا کا
برش جو ہے یہ زبان کو حاصل — ہوتے ہیں حضوم جس سے گھایل — کب کوکب ہند ہو درخشان
یہ حمد خدا کا سب اثر ہے — توصیف خدا کا یہ ثمر ہے — کاغذ نہیں واعظ جہان ہے
جب نکلے نیام سے دہان کے — کرتی ہے بیان وہ جو زبان سے — منبر ہے فلک خوش زبان کا
ہر عیب سے پاک ہے خداوند — نے اسکو شریک و مثل و مانند — توحید خدا کا ہے منادی
ہے ساکھ جہان کی یہ گواہی — جانا نہ اسے کوئی کماہی — اثبات رسالت محمدؐ
ہے نعت نبی اگرچہ مرغوب — توصیف نبی ہے گرچہ مطلوب — ابطال مذاہب بضارای
لیکن ہے مجال کیا میں لکھوں — توصیف نبی میں کچھ میں بولوں
اللہ نے کی جو سکی تعریف — کب اسکی بشر سے ہو گی توصیف
توصیف یہ ہے وہ مجتبی کی — بے مثل ہے ذات مصطفی کی
یارب ترے مصطفے پہ ہر دم — یارب ترے مجتبیٰ پہ ہر دم
صلوات و سلام اور تحیات — نازل ہوں دوام اسپہ ذات
پوشیدہ نہیں ہے سب پہ ظاہر — پرچہ نہیں کوئی اس سے بہتر

منشور ہے دین مصطفےؐ کا
گلبن ہے یہ دین مصطفےؐ کا
کب پاوے فروغ نور افشاں
پرچہ نہیں ناصح زمان ہے
ہے صحن زمین یہ خوش بیان کا
ہے شرع نبی سے وہ مباہی
ہے اسمین مبین و مشید
ہوتا ہے اسی سے آشکارا

اشتہار

یہ پرچہ مہینے مین تین بار ۵ و ۱۵ و ۲۵ کو چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا کرتا ہے قیمت سالیانہ بشرط پیشگی معہ خرچہ ڈاک چھ ہے - جن حضرات کو اسکے نسبت کچھ خط و کتابت ضرور ہو وہ رقعہ سے کریں -

المشتہر محمد شریف غفی عنہ -

مہتمم پرچہ منشور محمدی لشکر گاہ بھلور -

رسید زر

مہتمم مشکور ہی ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے قیمت اخبار منشور محمدی روانہ فرماکر مہتمم و اہل مطبع کو ممنون کیا۔

جناب منشی محمد علی صاحب اختیار وکیل ہائی کورٹ دام عنایتہ اللطیف
جناب مولوی سید عماد الدین صاحب رفاعی دام فیوضہ عہ
جناب مکرم بندہ محمد عبد الرحمان صاحب مخلص بدایونی مشنری دام اللطیف ۱۰ ار
جناب شیخ محی الدین صاحب ہڈ کانسٹبل دام عنایتہ ۱۴ عہ
جناب منشی محمود خان صاحب زاد عنایتہ ص
جناب مولوی علی محمد صاحب و جناب مولوی میر احمد صاحب دام لطفہ ۸ ار
جناب یورنڈجے یل تھاکر داس صاحب بابت نور محمدی عہ
جناب قاضی رضی الاسلام صاحب دام لطفہ بابت کتب ۱۶ ہے
جناب منشی عبد العزیز صاحب زاد لطفہ ۱۴ ار

تفسیر قرآن

نمبر ۹ بقیہ توضیح ہفتم

عیسائیون نے اپنے زعم اور خیال مین خدا کی قدوسیت اور الوہیت کو صاف جواب دیدیا کیونکہ اوسمین اسی ایک عاجز بندے کو شامل اور داخل کردیا۔ وہ بندہ جو انہین کے عقیدہ اور قول کے بموجب مدتون تک یہود کے ہاتھ سے جو گویا اوسکے مخلوق اور عاجز بندے تھے۔ طرح طرح کے تکلیفین اور اذیتین اوٹھاتا رہا اور اخیر پر بڑی رسوائی اور خرابی سے مصلوب ہوا نعوذ باللہ خدائی اور الوہیت مین شامل اور ساجھی قرار دیا گیا جو کئے بار اہل یہود سے عاجز آکر غارون اور پہارون مین چھپتا رہا اوسکو قدوس القدوس بنایا گیا پولوس کہتا ہے کہ وہ خدای مجسم ہے یہہ تو ایک صورت ہوئی دوسری صورت یہہ کہ اوسی خدای واحد کو تین اقنومون پر تقسیم کردیا گیا اور ہر ایک کو جدا جدا کام سپرد کئے گئے بعض عیسائی بھائی کہتے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو زیادہ تر اس واسطے الوہیت مین داخل دیا جاتا ہے کہ اُنسے کوئی گناہ صادر نہین ہوا ہمارے خیال مین عیسائیون کا اس وجہ سے مسیح علیہ السلام کو الوہیت مین داخل دینا ایک کمزور خیال ہے ماناکہ وہ بھی گناہ تھے مگر بشر اور انسان کے تقدیس سے یہہ کب لازم آتا ہے کہ اوسکو الوہیت مین دخل اور شمول ہوجاوے۔ اور دوسرا ہم کہتے ہین کہ ہر ایک مرسل اور نبی ہی بے گناہ ہے اگر گنہ گار ہین تو انکی رسالت اور نبوت مین ہی شک اور شبہ ہے ہوسکتا ہے کہ وہ اور گناہون کے ساتھہ احکام ربانی اور ابلاغ آیات الٰہی مین بھی گناہ اور قصور کے مرتکب ہوتے ہون عیسائی بھائی حضرت مسیح کی عصمت کو شاید انجیل سے ہی ثابت کرتے ہونگے سو مین ایک اعتبار سے ظاہر کرسکتا ہون کہ انجیل مین یسوع علیہ السلام کی واجبی چال چلن اور اخلاق کے نسبت مشرح اور مصرح طور پر کسی مقام مین بحث نہین کی گئی ماناکہ انجیل عصمت یسوع علیہ السلام کی موید اور مصدق ہے مگر اس سے مخالفین اور معترضین کی تسلی کیونکر ہو مخالفون کے واسطے مجموعہ اناجیل کی شہادت کافی نہین ہے اناجیل کے مدون اور مصنف ایسے آدمی ہین جنکو حضرت مسیح علیہ السلام سے ایک خاص واسطہ اور تقلید حاصل تھی کیا کوئی لایق وفایق اور باوفا اور کامل مرید اپنے مرشد اور رہبر کے قباحتون اور برائیون اور برے اخلاق کو

عام طور پر لکھہ سکتا ہے ہرگز نہین مسترمتی اور یوحنا
کب اپنے مرشد اور رہنما کے بُرے اخلاق کو اور باتون
کو انجیلون مین درج کر سکتے تھے ہان اگر یہہ انجیلین کسی
غیر مذہب اور بے علاقہ آدمی کے لکھے ہوتین تو کسی نوع
کا اعتبار اور یقین کیا جا سکتا جس صورت مین ان سب
واقعات اور تحریرات کے مبنی اور محرر ایسے شخص ہین کہ
جنکو حضرت مسیح سے اعلی درجہ کا رسوخ اور علاقہ تھا تو انکی
شہادت اور گواہی کو کیونکر تسلیم کیا جاوے اگر ہمارے
عیسائی بھایون کے خیال مین اس قسم کے تحریرون اور شہادتون
کو بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے تو اور مذہب والون نے کیا قصور
کیا ہے اونکے شہادتون اور گواہون کو بھی مان لینا
چاہیے جسطرح پر اور دین والون کے مقابلہ مین اس امر
کو زور دیا جاتا ہے کہ شاید بخون نے اپنے معتقد الہ اور
رہبر کے برے اور مذموم باتون کو اعتقاد اور تقلید کے
باعث نہ لکھا ہو اسیطرح پر دوسرے لوگ کہہ سکتے ہین کہ
شاید اناجیل کے ہر چہار مصنف مسیح کو اپنا معتقد الہ
تصور کر کر اون باتون اور امورات کے تحریر اور ترقیم
سے چشم پوشی اور اغماض کر گئے ہون کہ جنکی ترقیم اور
اشاعت سے مسیح علیہ السلام کی بزرگی اور عصمت مین فرق
آتا ہو اگر عیسائی جواب مین کہین کہ مسیح علیہ السلام کی
پاکیزگی اور عصمت کے مسلمان لوگ قرآن کے ذریعہ سے
تصدیق کرتے ہین تو اسکے دو جواب ہین اوّل یہہ کہ
مسلمان قرآن کی تعلیم سے صرف مسیح علیہ السلام کو ہی
پاک اور معصوم قرار نہین دیتے بلکہ ہر ایک اصول اور
نبی کو دوسرا یہہ کہ قرآن مجید کی شہادت صرف مسلمانون

اور عیسایون کے واسطے مکتفی ہو سکتی ہے اہل یہود اور
صاحبان ہنود وغیرہ اوس سے تسلی نہین پا سکتے کیونکہ جیسا
اہل یہود و ہنود انجیل کے تکذیب کرتے ہین اسی طرح پر
قرآن مجید کو منزل من اللہ نہین جانتے اونکے نزدیک
انجیل اور قرآن ایک ہی سلسلہ اور نمونہ کے ہین - انجیل
اور اوسکے فرضی اور مصنوعی عقاید کے شیوع سے عیسائی
لوگون مین الحاد اور آتداد کو اسقدر اور یہان تک ترقی
ہوی کہ الامان - باوجود لوتھر صاحب کے کوشش اور اصلاح
کے ہزارون قسم کی بے اعتدالیان پھیل گئین صدہا آدمیون
نے خدا کی الوہیت کے بارے مین (اپی کیورین) کی
موافقت اختیار کر سترون صدی مین ملک یورپ
خاصہ جرمن اور انگلستان مین الحاد کو بہت رونق
ہوی چنانچہ بڑے بڑے معزز اور ممتاز اور اہل علم لوگ
مثل لارڈ ہربرٹ اور مسٹر بلاونٹ اور ہوبس وغیرہ کے
ملحد بن گئے ڈوایٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۰۹
و ۴۱۰ مین لکھتا ہے کہ علم کلام کے جھگڑے مین عہد عتیق
کی سچائی اور حقیقت پر ایسا سخت حملہ ہوا کہ رفتہ رفتہ
یہہ نوبت پہونچ گئی کہ اوسکے الہامی ہونے مین ہی
شک پڑ گیا مسٹر ہیوت اپنی کتاب مین جو ۱۸۳۴ عیسوی
مین طبع ہوی یون لکھتا ہے کہ تمام جرمن کے کالجون اور
مدرسون مین الحاد کو رونق اور غلبہ ہو رہا ہے علے
ہذا القیاس فرانس مین ارتداد اور الحاد کی رونق اور ترقی
ہو رہی ہے اور روز بروز ملحدون کی جماعت مین کثرت
ہوتی جاتی ہے - یہہ سب الحاد اور ارتداد انجیل کی تعلیم کا
ہی اثر اور نتیجہ ہے یہہ الحاد اور ارتداد کچھہ نیا نہین ہے

شروع تعلیم انجیل سے ہی ایسا ہونا شروع ہو گیا تھا کیونکہ تثلیث کا مسئلہ اور اصول ہی الحاد اور ارتداد کی علت العلل اور اصل الاصول ہے پہلے لوگون اور تابعین نے تثلیث کے الحاد کو جسمین برائے نام خدا کے خدائی کی علامت اور بو پائی جاتی تھی جواب دیکر سرے سے ہی خدا اور الہام اور انبیا علیہ السلام کے وجود اور بعثت سے منکر ہو گئے اور پکے مرتد اور ملحد بن گئے مجھکو یاد ہے کہ ایک دفعہ دہلی مین جب ایک جرمنی سیاہ کے ساتھ ملاقات ہوی تو تعریبًا اوس سے الحاد جرمنی کے بابت ذکر چل پڑا اینے صاحب موصوف کے وجہ الحاد کی دریافت کی تو یہہ جواب ملا کہ جرمنی کے ملحدون کا کچھہ قصور اور گناہ نہین جو کچھہ قصور اور گناہ ہے انجیل کا ہے پادریون نے اپنے اصول اس قسم کے قایم کیے کہ جو بذاتہ الحاد اور ارتداد کی ایک اصل اور جزو اعظم تھے جب خود پادریون نے خدا کی ذات کو تین اقنومون پر تقسیم کر دیا تو دانا اور دور اندیش لوگون نے اس تقسیم اور خلاف عقل اصول کو امر واقعہ کے خلاف پاکر الحاد اور ارتداد کو ترقی دی جب پادریون کے اصول بھی بودہ اور نکمے تھے تو اون سے الحاد اور ارتداد کی جڑ کیون اوکھڑتے جب انسان جھوٹی بات کی ترقی اور پیروی دیکھتا ہے تو کہکشت جاتی ہے کہ اصل مین ہی کچھہ نہین جرمن کیا یورپ کے سب دانا ؤن نے جب پادریون کے جھوٹے اور مصنوعی اصولون کو نظر غور اور دور اندیشی سے دیکھا تو معلوم کر لیا کہ اصل مین کچھہ بھی نہین سب کچھہ پادریون کی بناوٹ ہے صاحب موصوف کی راے واقعہ مین ایک سچی راے ہے الحاد کی رونق اور ترقی کا حقیقی موجب اصل مین انجیل اور پادریون کی مصنوعی اصول ہے مین اصل مین دیکھو تو تثلیث کے مصنوعی اور خلاف عقل تعلیم اعلیٰ درجہ کا ارتداد اور الحاد ہے بت پرستون سے بھی مناسبت اور مشابہت نہین کہہ سکتے بت پرست اور عابد الاصنام تو الوہیت کی مصدق اور قایل مین مثلثین سرے سے ہی انکار کرتے ہین انصاف سے کہئے اگر ایسے وحشی اور غیر واجب سلہ سے ملک اور دنیا مین ارتداد اور الحاد کے مہلک بلا کا نزول نہو تو اور کیا ہو ملحدون اور مرتدون کا کیا قصور ہے جب بقول عیسائیون کے خدا ہی اونکو ارتداد اور الحاد کی تعلیم کرتا ہے یعنے اپنی ذات کو تین اقنومون مین تقسیم کرتا ہے تو کیون نہ الحاد اور ارتداد کی صورت قایم ہو ہمارے خیال مین جب سے اس مصنوعی انجیل کا ملکون اور دنیا مین شیوع ہوا ہے الحاد اور ارتداد کے پورانے مرض اور عارضہ کو ترقی ہوتی چلی گئی گویا یہہ مصنوعی انجیل الحاد اور ارتداد کو ساتھہ ہی لائے تھے - اگرچہ انجیل کے نزول اور شیوع کے باعث ملکون اور قومون مین ہزارون طرح کے خرابیون اور شرک و الحاد پھیل گئی مگر ہم مشتی نمونہ از خروار پر عمل کر کے اوپر کے مختصر باتون پر ہی کفایت کرتے ہین اگر کسی شخص کو تحقیقی مزید کی ضرورت ہو تو یورپ کے ہسٹریون دیکھہ لے سب کچھہ کہہ جائیگا - فقط - راقم میرزا سلطان احمد -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبی الکریم

فقیر حکیم حاجی محمد دلاور خان غنی الرحمان - بخدمت عالی مرتبت مہتمم اخبار منشور محمدی مدظلہ العالی - بعد سلام

علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش پرداز ہے کہ مجھکو مطالعہ اخبار نور الانوار نمبر ۲ ۴ صفحہ ۹۹ ۴ جلد دہم ۱۰ مورخہ ۱۹ اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء سے معلوم ہوا کہ عنقریب بحری انتظام درباره حجاج بیت الحرام کے گفتگو و تصفیہ ہونیوالا ہے - پس یہہ خاکسار جو ایک عرصہ دراز سے ایسے ہی امر کی جستجو و فکر مین مبتلا تھا اور کوئی صورت ایسی سوجھتی تھی کہ اس امر مین عام کو اطلاع کیجاوے - مگر اب افضال الٰہی سے یہہ خوب موقع ہاتھہ آیا پس مین بھی چاہتا ہون کہ ۱۸۷۵ء مین جب سفر حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ طیبہ کا کیا تھا اور جو جو مشکلات و تکلیفات اثنا راہ مین درپیش آئین تھین گو کہ کامل طور پر نہین تاہم کسیقدر جناب مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب کے یادداشت کی شمول کرون - تاکہ بیچارے حجاج کا کچھہ انتظام ہو جاوے اور بے تکلیف مسافت سے بچین - ہمکو یہہ بخوبی معلوم ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے کوئی دقیقہ درباره انتظام حجاج کی باقی نرکھا ہوگا - مگر جی چاہتا ہے کہ اوسکو پھر دوہراوین یا اوس مین جو کچھہ باقی رہا ہے اور ہمپر گذرا ہے اوسی یادداشت کی شمول کرین - تاکہ ہمراہ اونکی یادداشت کے ہماری یادداشت بھی بطور گواہی کے سرکار عالیہ مین پیش رہے - ایسد قوی ہے کہ ہماری سرکار فیض مدار کہ جسکو اپنے رعایا کا نہایت خیال ہے ضرور اس امر کے بارے مین انتظام قرار واقعی کریگی اور دعا حجاج کی لگی - پس ہم اس عرض سے پیش کرتے ہین کہ آپ اپنی رائے الہنے کے مطابق اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جاے دیکر درج اخبار فرماوین -

اور ایک نقل اسکے خدمت مین سکرٹری اولی و مہتمم انجمن عمومیہ اسلامیہ کے روانہ کردی ہے -

یادداشت سفر حج بیت اللہ شریف

اول بمبئی تک تو ریل کی سواری ہے اس مین کسی نوع کی تکلیف نہین ہوتی -

دویم جب شہر بمبئی مین داخل ہو جاتے ہین تو بمبئی کے دلال اپنی حکمت عملی سے کسی نہ کسی طور سے اپنے جال مین لے آتے ہین - اور جہاز کے ٹھیکہ دار جب تک کہ نول جہاز کا نہین قرار پاتا حاجیون کی بڑی خاطرداری کرتے ہین اور جب کرایہ ادا ہو جاتا ہے تب مہنہ بھر بات بھی نہین کرتے -

سوم جس روز جہاز پر سوار ہونیکی تاریخ مقرر ہوتی ہے اوس روز گویا خوشی تو کیا اک قیامت کا نمونہ نظر آتا ہے کیونکہ ایک ہی تاریخ مین ہزار دیڑہ ہزار کے قریب آدمی جو تعداد سے زیادہ ہین سوار کر دیتے ہین - اور وہ جہاز بندر سے قریب کوس دو کوس کے کھڑا رہتا ہے - تب بیچارے حجاج چھوٹے کشتیان کرایہ کرکے بمشکل تمام جہاز تک جا پہونچتے ہین - دیوار جہاز اوس کشتی اور سطح پانی سے قریب ۶ یا ۷ گز کے اونچا رہتا ہے اور اوسکے اوپر ایک عجیب قسم کی بے ترتیب رسی یا سیڑہی لگائی جاتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے اسباب و عورت بچے لیکر چڑہنا نہایت مشکل و دشوار ہوتا ہے اور جو لوگ کہ مالدار ہین اون کے بی بیان مثل بھیڑ و بکری کے رسون سے باندہکر اونکے وارث کھینچ لیتے ہین کیونکہ سیڑہی تو قابل چڑہنے کے نہین اگر اوس بیچارے کے ہاتھہ سے رسی چھوٹ جاوے

تو اوسکی عورت تہ سمندر مین جا لگی یہہ نہایت افسوس کا مقام ہے اور جو لوگ کہ زر کثیر صرف کرتے ہین تو اونکے بی بیون کو خلاصی وجہازی لوگ کرسیون پر بٹھلاکر بذریعہ کل کے کھینچ لیا کرتے ہین اگر کسی کا پایا یا رسا توٹ گیا تو یہہ بیچاری بھی عزیق رحمت ہوی - خیر ہزار مشکل سے جہاز مین داخل ہوی - اب یہان کی عجیب کیفیت نظر آتی ہے کہ اگر کسی نے چھتری کا کرایہ کیا تھا تو اوسکو ایک کھلے تختے پر کہ جہان دن کو تو دہوپ اور رات کو شبنم وہواے سرد سے تکلیف پہونچتی ہے سوار کر دیا اور اگر پانی برسا تو اور خرابی ہوتی ہے کہ قابل بیان نہین اسی طرح سے کرایہ تو کسی جگہہ کا کرتے ہین اور نا منصفی سے دوسری جگہہ سوار کر دئے جاتے ہین

چہارم اب جہاز کا لنگر اوٹھا تو ٹہیکہ دار نے ٹکٹ اور پاس کا امتحان شروع کر دیا اگر پاس جلدی مین نہ دکھلاسکے تو دہکم دہکا اور گالی فضیحت تو گویا انعام ہے کہ جسکا بیچارے مجارج لوگ کچہہ خیال نہین کرتے - علاوہ اسکے اور انواع واقسام کی تکلیف دیجاتی ہے اوسوقت سوائے صبر کے کچہہ چارہ نہین -

پنجم امرا تو پیسون مین اپنے ساتہہ پانی لے چرہتے ہین مگر اس جگہہ ہم غریبون کا ذکر کر رہے ہین کہ جنکو ناپکر پانی ملتا ہے کہ جو صرف کھانے اور پینے ہی کو کافی نہین ہوتا بھلا وضو و پاخانہ وغسل کا تو کیا ذکر ہے پس وہ سمندر کا نمکین پانی کہ جسکا ذایقہ صرف حاجیون کو ہی بخوبی معلوم ہے کہ نماز بھی اوس سے تو بہ کرتا ہے اور شوزہ شور کرتا ہے کہ جسکے پینے سے اقسام اقسام کے امراض کہ جیسے مرض معدہ وامعا یعنے پیچش واسہال بدہضمی دردشکم تہوع واستفراق وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور مہہ مین زخم پڑجاتا ہے آنکہون مین جلن معلوم ہوتی ہے کبھی آنکہین آجاتے ہین - ناک مین اور چہرہ پر ایک قسم کی سوزش ہوتی ہے کہ جس سے از حد تکلیف ہوتی ہے - اور یہہ پانی بھی بیچارے حاجی نہایت مشقت سے جھک جھک کر بذریعہ ڈول کے بھرتے ہین اور بعضے جہازون کے پانی اوٹھانیکا کل بھی رہتا ہے مگر جہاز کے خلاصی بغیر پیسالئے نہین لینے دیتے بلکہ مارتے ہین یہان ایرون کا ذکر نہین صرف غریبون کا تذکرہ ہے -

ششم پاخانہ کا کچہہ انتظام نہین - پاخانہ کے لئے جہاز کے پہلو پر ایک قسم کے صندوق لٹکائے جاتے ہین اگر پیر پہسل جاوے تو سمندر مین گر کر مرنیکا خوف ہے اور جس مین کچہہ پردہ نہین بیچارہان اللہ کی بندیان دن دن بھر پیشاب اور پاخانہ کی تکلیف سے نہایت پریشان حال ایک جگہہ پر بیٹھے رہتے ہین اور یہہ انتظار رہتا ہے کہ کب شام اور اندہیرا ہو جو پاخانہ جاوین - اوسپر بھی ایسی کثرت پاخانہ مین رہتی ہے کہ اگر ایک آدمی پاخانہ مین بیٹھا ہو تو دوسرا اوپر سے کھڑا رہتا ہے کہ جلدی نکل - کیا بیحیائی ہے - کیا افیون کھاکر اوگئی بیٹھی ہے - بندۂ خدا خیال تو کرو کہ یہہ کیسی بے حیائی اور بد انتظامی ہے - خیر اگر صبح کو اندہیری مین پاخانہ جا بھی لیوین تو یہہ سب مصیبتین درپیش رہتی ہین اور اوس خراب اور

و نمکین سمندر کے پانی سے اکثر مقام محفوظ اور چند ہون
مین ایسے زخم پڑ جاتے ہین کہ معاذ اللہ مہنا قابل بیان
نہین - اور بغیر علاج کے دفع نہین ہوتے - اور
وہان علاج کا بھی خدا حافظ ہے بعض جہازون
پر جب ڈاکٹر ہوا بھی کرتے ہین تو بھلا وہ غریبون
کے طرف کیون مخاطب ہوتے چلے -

ہفتم چیز ہزار مشکل و تکلیف سے جہاز پر دھوپ اور
شبنم کی مصیبت اوٹھاکر کوئی گذران بھی کرلے تو
خلاصیون کے ظلم سے نہین بچنے پاتے - وہ علی الصباح
۴ ہی بجے سے اگر جگاتے ہین اور بغیر اطلاع بسترون
کے نزدیک پانی پھینکنا شروع کرتے ہین بیچارے
حاجیون کو بستر سنبھالنے کی فرصت نہین دیتے -
حتی کہ بستر بھیگ جاتے ہین ان ظالمون کو خدا سمجھے -

ہشتم کھانا پکانے کے لئے کوئی جگہہ مقرر نہین اور نہ
کچھہ اسکا انتظام ہے جسکا جی چاہے وہ اپنے لوہے
کے چولھے رکھکر کسی جگہہ کہانا پکا لیتا ہے - امیرون کا
ذکر نہین - اور جسنے چھ بجے کے پیشتر شب کا کھانا
کچھ پکا پکا لیا تو خیر ورنہ کچی ہانڈی کو اٹھاکر پھینکدیتے
ہین اور چولھے مین پانی ڈالدیتے ہین اور زیادہ
بولے تو گالی کا تو کیا ذکر سلطانی دیکے اور دہقانی
مکے کی نوبت آتی ہے معاذ اللہ مہنا -

نہم جہاز سے اترتے وقت وہی تکلیف سیڑہیون
اور رسیون کی درپیش آتی ہے مگر حج کی خوشی کے
سبب سے سب تکلیفین بھولجاتی ہین اب جب جہاز سے
اوترگئے تو اوسطرف کی تکلیف کو ہم بیان نہین کرسکتے
اوسکو عین راحت سمجھتے ہین - لہذا امید قوی ہے کہ انصار
الٰہی سے بوقت پیشی درخواست جناب مولانا ذاکر عبدالرزاق
صاحب اور اس یادداشت کے سرکار عالیہ تکلیفات مذکورہ
بالا پر غور کرکے ضرور بندوبست قرار واقعی کریگی - آیندہ
اول کیا عمدہ ہوتا کہ جیسے حجاج بمبئی تک ریل پر جاتے
ہین ویسے ہی بمبئی سے جدہ تک سرکاری آگبوٹ
حجاج کے لئے مقرر ہوتے تو یہہ بیچارے غریب اور امیر
حجاج ٹھیکہ دار کی تکلیف دہ بلا سے محفوظ رہتے اور
اسمین سرکار کا بھی فایدہ ہے -

دوم جہاز پر سوار ہونے کے لئے دو تاریخین مقرر ہون
ایک روز عورتین اور بچے سوار کئے جاوین اور اون کے
وارث اونکو کھانے و پانی وغیرہ کا انتظام کرکے دے
آوین یا اپنے وارثون کے ہمراہ سوار کردئے جاوین
اور دوسرے روز مطلس لوگون کو سوار ہونے کی اجازت
ملے اور اگر دو تاریخین واسطے سوار ہونیکے نہ مقرر کی جاوین
تو ایک روز پیشتر سے سب لوگون کو سوار ہونیکی اطلاع
کیجاوے تاکہ بسہولیت تمام لوگ سوار ہون اور سوار
ہونیکے لئے معقول انگریزی سیڑہیان لگائی جاوین
اور اگر ایک سیڑہی سے کام نہ نکلے تو دو چار سیڑہیون
کا انتظام کیا جاوے - پاخانہ گوشہ دار ہونا چاہئے اور
جہاز سے بندرگاہ پہنچ وغیرہ کے وصل ہون اور جن مین
اوترنیکی ضرورت نہ پڑے بنائی جاوین - پانی میٹھا
اسقدر دیا جاوے کہ وضو پاخانہ پیشاب وغیرہ کے
علاوہ کھانے پینے کے لئے بھی بخوبی کافی ہو - علاوہ
اسکے غسلخانہ بھی زنانی و مردانی میٹھے پانی کے مقرر

ہون - اور جہاز سے اترنے کے وقت دہوم اور جلدی نہو - اور کھانا پکانیکے لئے ایک علیحدہ محفوظ جگہہ مقرر ہو - یقین کامل ہے کہ مہتمم و ممبران انجمن عمومیہ اسلامیہ اور سرکار ہند حجاج کے اوپر رحم کھاکر اس معاملہ کا ضرور بندوبست قرار واقعی کرینگے -

مرسلہ حکیم حاجی محمد دلاور خان متعینہ
دار الشفاء سرکاری متصل محل راجہ صاحب ناگپور
ممالک متوسط ۲۴ نومبر ۱۸۸۰ء

صیانت القران عن مکاید الشیطان

بھائیو مجھپر پہلے پہل میرے خداوند کا حمد و شکر لازم جانتا ہون کہ اسنے اپنی کتاب حمید یعنے فرقان مجید کو ہماری نجات ابدی کے لئے آسمان سے نازل فرماکے ایسن بڑی تاکید و وصیت شیاطین انس و جن کے فریب و مکر سے بچنے اور خالص توحید الٰہی اختیار کرنے کی کی اور اس کتاب حمید یعنے قرآن مجید کو آجتک تحریف محرفین و تضعیف مضعفین سے اپنے پناہ مین رکھکے اسکے نور و برکت کو سارے عالم مین پھیلایا - جیسا مجھپر خدائے واحد و لاشریک کا حمد و شکر واجب ہے ویسا ہی میرے پیارے پیغمبر یعنے محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی نعت و شکر اہم ہے کہ جسنے آپ کو سب حقوق الوہیت اور شائبہ ربوبیت سے دور رکھکے اور بلند آواز سے اپنے بندے پن اور رسالت کو ثابت کرکے ہمین راہ راست دین و اسلام کی تبلائی اور ضلالت کی تاریکی سے نور ہدایت و نجات کیطرف دلالت فرمائی قرآن مجید کے کھلے کھلے آیتین جنسے دل پریشان کو تسکین اور جان حیران کو آرام اور سبکو نجات ابدی اور خداوند کی رضامندی حاصل ہو پڑہ سنائے - اور قرآن مجید کے سچے قصے اور درست مثالین جنسے سخت خانون مین نرمی اور مکارون کا دل عبرت کے طرف مایل ہو کہہ سنائے -

دعا ای میرے خداوند میرے مالک جیسا تو آسمانون کے اوپر ہے اور تیرا نام مقدس اور تیری عدالت و حکومت آسمان و زمین مین اور تیرا فضل و کرم آسمانون مین ہے ایسا ہی اپنی رحمت زمین پر اتارکے ہم گنہگارون کی گناہ و خطا کو بخشدے اور اپنی مغفرت و بخشش کا ہمین نمونہ بناکے بیمار دلون کو اہل زیغ و ضلالت کے ایمان و راستی کے دوا سے درست کردے اور تیرے سچے نائبون یعنے رسولون پر جیسے آدم و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ہین خصوصاً تیرے پچھلے نایب و حبیب جناب حضرت خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزا محمد مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین پر اپنی رحمت کر آمین +

اما بعد شیفتگان مخدرات سراپردہ قرآنی کے لئے یہہ جلوہ تازہ و دیدار فرحت بے اندازہ ہے کہ اس دور اخیر مین چند اہل مصدر ضلالت اور بعض فراعنہ بنظر سفاہت اپنی ابلیسی علم اور فرعونی جہل وغیرہ ہو کے محض تحصیل فواید دنیویہ اور فقط اکتساب عواید عالم امکانیہ کے لئے بہ نسبت کلام متکلم علام جل عن الشکوک والاوہام یعنے قرآن مجید اور فرقان حمید کے جو نبی کریم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر شرف نزول فرماکے آوارگان بادیہ ضلالت کو شاہ راہ ہدایت پر لے آیا چند واہی شبہات اور بیجا خیالات قلم بند کرکے باعث تشویش خواطر عوام مومنان و موجب پریشانی خمایر سادہ دل مسلمانان ہوتے ہین چنانچہ

بعض تحریرات نصاریٰ کے ہمارے نظر سے گذرے انکے محرروں نے کہین تو قرآن مجید کے فہم مین غلطی کرکے اعتراض کیا ہے اور کہین عدم لغت دانی سے بیہودہ مغز پکایا اور کہین شان نزول نہ جاننے کے تعارض ثابت کیا اور کہین فصاحت و بلاغت سے عاری ہونے کے بلاغت و فصاحت کلام الٰہی پر شبہ وارد کیا اور کہین اصل دروی کو کام فرما کے بترک ماسبق و ملحق آیت کلام اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور کہین عدم تاریخ دانی سے اسکے صحیح قصون کو جھٹلایا غرض ہر طرح سے تکذیب کلام الٰہی مین بہت کچھہ عرقریزی و ریشہ دوانی کی پر بہہ نجانا کہ لکل فرعون موسیٰ ہر زمانے مین خاکروبان حریم مصطفوی ایسے خس و خاشاک شبہات اہل ضلالت کے دور کرنے پر جازم اور انکے جواب دہی پر عازم ہین - چنانچہ نصاریٰ کے دو کتاب ایک نیاز نامہ اور دوسری ہدایت المسلمین جنمین آیات قرآنی پر اعتراض اور تردید تھی انکا جواب علماء اہل اسلام نے (اللہ انپر رحمت کرے) متعدد رسالون مین تحریر فرمایا جو مشہور بہ عقوبت الضالین - رقیمۃ الوداد اور تنزیہ الفرقان ہین -

بعد ان کتب کے تصنیف ہو جانے اور جواب شافی دئے جانیکے کوئی اعتراض انکا باقی نرہا اور نہ پھر انکو یہہ طاقت رہی کہ در جواب اسکے کچھہ لکھین -

میرے بعض احباب نے مجھکو اس بات پر آمادہ کیا کہ کچھہ حقیقت قرآن مجید و دیگر کتب سماویہ کی معرض تحریر مین لاؤن اس لئے یہہ چند سطرین لکھنا ہوا -

جاننا چاہئے کہ قرآن بروزن سبحان مصدر ہے معنے قراءت یعنے پڑھنے کے اور عرف عام شریعت مین اس مجموع معین کلام الٰہی تعالیٰ و تقدس کو کہتے ہین جو نبی کریم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ۲۳ سال کے عرصہ مین نازل ہوا اور تمام اہل اسلام کی زبان پر بتواتر پڑھا جاتا ہے -

اگرچہ اہل اسلام کے اصولیون نے کتاب اللہ کے بہت سے تعریفین کی ہین مگر سب سے عمدہ یون تعریف کی ہے القرآن ہو کلام اللہ المنزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم المتلو المتواتر یعنے قرآن کلام اللہ تعالیٰ کا ہے اتارا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو متواتر پڑھا جاتا ہے -

الحاصل یہہ قرآن کریم جو لوگون کے زبانون پر مقروا اور اوراق مین مکتوب ہے کلام خداوند علام تعالیٰ کا ہے جسکو بالاعرش سے خاتم الانبیا و خیر الرسل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم پر بمعرفت جبرئیل علیہ السلام نہایت اہتمام سے بحفاظت ملایکہ ہر ہر واقعہ و حادثہ مین بقدر حاجت نازل فرمایا اور ۲۳ سال کے عرصہ مین اسکو پورا کیا اور اوسکو بخلاف اور کتب سماویہ کے ہر طرح کی تحریف و تصحیف اور تغیر و زیادت و نقصان سے محفوظ رکھکے خود اوسکی حفاظت کا ذمہ دار ہوا جیسا کہ فرمایا وانا لہ لحافظون یعنے مقرر ہم اس (قرآن کے) لئے نگہبان ہین - چنانچہ اسکی نگہبانی کا ادنی نمونہ یہہ ہے کہ یہہ کلام حمید ہر ایک رشید و نارشید کے حوالے اور انکے زبانون پر پڑھا جاتا ہے اور انکے ہاتھون لکھا جاتا ہے مگر آج تک کسی نے یہہ مجال و جرات نہ پائی کہ اسمین تحریف کرے اور تصحیف کو عمل مین لاوے -

پس کلام الٰہی تعالیٰ و تقدس تبلیغ رسانی مین سب

بشکلین کے تصانیف سے بلکہ سارے عالم کے کتب سے بہتر اور قدر والا ہے کہ جسکی شان مین اللہ تعالیٰ و تقدس نے یون ارشاد فرمایا لوانزلنا ہذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ - یعنے اگر ہم اتارتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو البتہ تو دیکھتا ہوتا اسکو کانپنے والا لرزنوالا اللہ کے خوف سے - اسکی بزرگی اور نفع رسانی اور برکت اور نور وہدایت اس درجہ مین ہے کہ بجز حق سبحانہ تعالیٰ اور اسکے رسول مقبول کے کوئی ایک بشر پورا پورا واقف اور ماہر ہو نہین سکتا -

جب قرآن مجید کی عظمت اور نورانیت بہتر مین جو ایک جسم جامد ہے اثر کرے تو غور کیا چاہئے کہ اسکے متعلمون کے دلون مین اور مہمات و قضایا مین اسکے طرف رجوع لانے اور اسپر اعتماد کرنے والون کے جانون مین کتنا اثر نہ کریگا -

بحر ۱۰ اس کتاب کے وہ کون کتاب کتب سماویہ سے روی زمین پر باقی ہے جو ایسے صفات سے موصوف اور معروف ہو؟ ایسی کتاب مقدس مین جسکی خود رب العالمین نے تعریف کی ہے عقلی شبہات اور واہی اعتراضات نکالنا اور وقت اختلاف اپنے قضایا مین اسکے طرف رجوع نہ لانا اور اسمین اعتقاد ہدایت وشفا دنجات ابدی کا نکرکے اور دن کے طرف رجوع لانا کس طرح صحیح ہوگا -

غایت الاشتباہ اہل کفر وضلال کا یہہ ہے کہ یہہ قرآن کلام الٰہی نہین بلکہ کلام محمد علیہ السلام ہے خوب غور و تامل کرنا چاہئے کہ اگر چہ بشر عمدہ کمالات نفسانیہ اور مقامات روحانیہ کو پہنچے اور مرتبہ نبوت ورسالت یا خود درجہ ختم الرسالت سے فایز ہو لیکن حد بشریت سے قدم باہر نکہ نہین سکتا اور اسکے اوصاف بعینہ اوصاف الٰہی تعالیٰ ہو نہین سکتے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اگر چہ سرور انبیا خاتم المرسلین وشفیع یوم الجزا ورحمت للعالمین ہین آخر بشر ہین آپکا کلام باعتبار اور فصحا کے کلام کے کلام افصح البشر کہلاتا ہے نہ کلام اللہ اگر یہہ کلام غیر کلام ملک علام ہوتا تو کہین نہ کہین اسمین اختلاف پایا جاتا چنانچہ خود زمانہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مین جب بعض کافرون نے (جیسے آجکل مصنف نیاز نامہ وہدایۃ المسلمین ہین) اس کلام کو کلام بشر کہا تو خود صاحب کلام نے یون انکار فرمایا - لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا یعنے اگر ہوتا (قرآن) اللہ کے غیر کے یہان سے تو پاتے تم اسمین بہت اختلاف تو اس سے صاف ثابت ہوچکا کہ یہہ کلام کلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نہین ہر کلام بشر مین گو وہ کتنا ہی مقرب ومقبول بارگاہ تعالیٰ و تقدس ہو کمی وزیادتی کو گنجایش ہے اور اسکا مثل دوسرے سے ہونا ممکن بخلاف کلام الٰہی کے کہ اسمین آجتک کسی نے ایک حرف کی بھی کمی وزیادتی نکی اگر سارے انس وجن اسکے مثل ایک آیت بھی لانا چاہین تو ہرگز تا قیامت نہو سکیگا چنانچہ اللہ صاحب نے فرمایا -

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القران لایاتون بمثلہ ولوکان بعضہم لبعض ظہیرا یعنے کہدے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) اگر جمع ہوین آدمی اور جن اسپر کہ لاوے ایسا قرآن نہین

للاوینگے مانند اس (قرآن) کے اور اگر چہ ہود دین بعض انکے
واسطے بعض کے مددگار ہیں آیت شریف اور ایسے ہی
آیتین اس بات پر باعلاے صوت بطور تحیر منادی ہین
کہ اسکا مثل لاوین زمانہ مبارک مین جناب حبیب حق تعالیٰ
و تبارک کے باوجود کثرت فصحا و بلغا و عداوت سید الانبیا
کسی نے بجز اظہار عجز کے اس امر کا متعہد نہوا اور ایک چھوٹی
آیت سے بھی اسکا مثل نہ لا سکا -

سبحان اللہ اگر اس کلام مین بطور انصاف اور انصاف
سے دور ہو کے نظر کرین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کتاب
ابتدا سے انتہی تک اللہ واحد تعالیٰ و تقدس کی وحدانیت
اور اسکے تعدیس پر دلالت کرتی اور رسول مقبول محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کی عبدیت و حقیقت نبوت پر
اشارت فرماتی ہے - اسمین کوئی حکم موہم شرک اور کوئی
فقرہ اسکے صاحب یعنے **محمد عربی** علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے
خدائیت پر دال نہین بخلاف **انجیل** و توریت وغیرہ کتب
سماویہ کے کہ اسمین صاف شرک اور غیر خدا کا خدا ہونا
موجود ہے - ایسے کتابین جو ہر ہر سن مین نیا نیا رنگ اور
ہر ہر زمانہ مین تازہ تازہ ڈھنگ لین اور بشر کو خدا
بناوین کتاب اللہ ہون اور یہہ کتاب جو تحریف محرفین
سے مامون اور تصحیف مصحفین سے مصئون اور مظہر حجیت
جناب رسالت اور مرجع توحید خالص ہو کلام اللہ نہو تا عقل
سے دور اور فہم سے بغایت مہجور ہے -

یہان تک تو حقیقت قرآن مجید کا بیان ہوا اب کچھہ **انجیل**
و توریت وغیرہ کتب سماویہ کا حال سنئے -

بارہ ان کتب کے جو فی زمانہ ہمارے ہاتون مین موجود
ہین ہمارے **مذہبی** کتابون سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ یہہ
کتابین جو یہود یون اور عیسائیون کے نزدیک مین اور ہمارے
اختلاف ہے چنانچہ **صحیح بخاری** کے باب جمع القرآن مین انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال خذیفۃ لعثمان یا
امیر المومنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب
اختلاف الیہود و النصاریٰ یعنے (حضرت) خذیفہ نے (حضرت)
عثمان (رضی اللہ عنہ) سے کہا ای مسلمانون کے سردار مسلمان
لوگون کی اس سے پہلے خبر لے کہ یہہ لوگ اپنی کتاب (قرآن) کے
مین ایسے مختلف ہو جاوین جیسے یہود و نصاریٰ اپنے کتاب
مین مختلف ہو گئے ہین - اس حدیث سے اتنا ثابت ہوا
کہ ان کتابون مین اختلاف عبارت موجود ہے -

اور **قرآن مجید** مین اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کا اپنے
کتب مین تحریف کرنا ذکر فرمایا ہے چنانچہ سورہ **مائدہ**
مین فرمایا بما نقضہم میثاقہم و جعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون
الکلم عن مواضعہا و نسوا حظا مما ذکروا بہ یعنے انکے عہد توڑنے
پر ہمنے ان پر لعنت کی اور کر دئے انکے دل سیاہ تحریف کرتے
ہین کلمون کی انکی جگہہ سے اور بھول گئے فائدہ اٹھانا اس نصیحت
سے جو انکو کی تھی - اور سورہ **بقر** مین فرمایا افتطمعون ان
یومنوا لکم و قد کان فریق منہم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ
من بعد ما عقلوہ و ہم یعلمون یعنے (ای مسلمانون) کیا تم
توقع رکھتے ہو کہ (یہود) مانینگے تمہاری بات اور مقرر
ایک گروہ تھی انمین کہ سنتے تھے کلام اللہ کا پھر اسکو
بدل ڈالتے تھے سمجھکر اور وے جانتے تھے -

معتقدین قرآن کا ان کتابون کے نسبت یہی اعتقاد
ہے کہ چونکہ انمین کلام الٰہی اور کلام بشر ہر دو گہال مل گئے

ہین اسلئے نہ وہ قابل تسلیم ہے اور نہ قابل تکذیب کیونکہ
تمیز کلام الہی کی کلام بشر سے بعد اسکے کہ وہ خلط ہو گئے ہین
ایک امر غیر ممکن ہے اسی لئے جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم نے انکے نسبت یہی ارشاد فرمایا کہ تم اہل کتاب
کو نہ سچا بتلاؤ اور نہ جھٹلاؤ چنانچہ صحیح بخاری مین
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال کان اہل الکتاب
یقرون التوراۃ بالعبرانیۃ وتفسیرونہا بالعربیۃ لاہل
الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا
اہل الکتاب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الی
ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی
وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم
ونحن لہ مسلمون یعنے کہا تھے اہل کتاب پڑھتے تورات کو عبرانی
مین اور تفسیر کرتے عربی مین اسکے واسطے اہل اسلام کے پس
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ تم اہل کتاب
کو نہ سچا بتلاؤ اور نہ جھٹلاؤ اور کہو تم ہمنے ایمان لایا ساتھ
اللہ کے اور جو اترا طرف ہمارے اور جو اترا طرف ابراہیم اور
اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد پر اور جو دیا گیا موسی
اور عیسی کو اور جو دیا گیا نبیون کو پروردگار سے انکے اور
ہم فرق نہین کرتے ایک مین ان سب سے اور ہم اوسیکے
حکم پر ہین یہہ اعتقاد کہ توریت وانجیل وغیرہ کتب سابقہ
مین تحریف والحاق سے کچھہ خاص اہل اسلام ہی کا نہین
بلکہ اس (تحریف والحاق) کے معتقد بہت سے مجتہدین دین
عیسوی بھی ہین جو ہمارے ہم رائے وہم زبان ہین - اس مقام
پر نقل کرنا انکے اقوال کا بجہ نہایت ضروری اور ہے تا ان
عیسویون پر جو اجہل تعصب کے مرض مین گرفتار ہو کے تحریف

والحاق کے قایل نہین ہوتے پوری حجت ہو مسٹر اگسٹن
جو براہ تحقیق وسفر دین عیسوی کا ہے کہتا ہی کہ یہودیون نے
بلاشبہ تاریخون اور واردات مندرجہ عہد عتیق مین دشمنی
دین مسیحی سے اور اسکو غیر معتبر کر دینے کے لئے تحریف کی ہے
ڈاکٹر گریسبیگ صاحب لکھتے ہین کہ جب مین ۳۵۵
نسخون کو مقابلہ کیا دیرہ لاکہہ مقامون مین اختلاف پایا -
ڈاکٹر مل لکھتے ہین کہ مین عہد جدید کو ملایا تو ۳۰ ہزار
مقامون مین اختلاف پایا ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہین کہ
اکثر کتب قدیم مبدل ومحرف ہین جیروم کہتا ہی کہ جب
اسنے عہد جدید کا ترجمہ کرنیکے لئے اور نسخون کو جو اسکے
پاس تھے ملایا تو جا بجا اختلاف پایا - کذا فی اظہار الحق -
یوسی بس اپنے تاریخ کے جلد ۴ باب ۱۸ مین کئی
پیشین گوئیان ذکر کر کے دعوی کیا ہے کہ یہودنے انکو کتاب
سے نکال ڈالا ہے ہارن صاحب شارح انجیل اپنے جلد
دوم کے صفحہ ۳۶۵ مین تحریر کرتے ہین کہ جب دو عبارتین
یا زیادہ مختلف ہون تو ان مین سے سچی ایک ہی ہو سکتی ہے
اور باقی قصداً تحریف ہی یا سہو کاتب اور اصل کو ساختہ
سے پہچاننا نہایت دشوار ہے اور پھر ہارن صاحب اپنے
انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۴ مین بہ نسبت عبری کتب عہد
عتیق کے لکھتے ہین کہ وہ کتابین اگرچہ بغیر کسی تغیر وتبدل
کے ہمارے پاس پہونچے ہین اور قدیم نقل کرنیوالون نے
کمال احتیاط کی ہے تو بھی انکو ان غلطیون سے آزاد رکھنا
ناممکن تھا جو غلطیان کہ عبری الف بے کے متشابہ حرفون
بدلنے سے یا اور اور باتون سے جو قدیم نسخون کے نقل کرنے
مین ہوئے ہین ان شواہد بالا مذکورہ سے بخوبی ثابت ہوگیا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی

صلے اللہ علیہ وسلم

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

نشر ہذا از زوایا کانپور بمطبع مرتضوی
فرزین ۱۲۹۸

اپنی اہل خلافت اپنی اہل بیت

نصرت دین و اعلاء کلمۃ الحق جز از خود ما

من ہوں مرکار محمد کا وکیل مختار

غیر ابطال عبادت کوئی پہن نہ ورد را

فرمایش مخالفین کی بکتابی تعریف

مطرق ہی برایک صفحہ نثر و

فرمان رسولان سلف سابقہ مرفوع | توقیع خطابت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بانفاذ تجیل | چون گشت علم ہدایت منشور محمدؐ

اشتہار

اشتہار یہہ پرچہ تین مہینے مین تین بار ۵ ۵ ۵ ۱ ۲ ۵ ۲ کو چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوا کرتا ہی قیمت سالیانہ بشرط پیشگی صرف خرچۂ ڈاک ہی ہی۔ جن حضرات کو اسکے نسبت کچھ خط و کتابت ضرور ہو وہ راقم سے کریں المشتہر محمد شریف غفرلہ

مثنوی

ہی تیغ زبان کا ایک جوہر	یعنے کہ سپاس رب اکبر
ہی حمد خدا سے آب اوسکو	اللہ کی ثنا سے تاب اوسکو
برش جو ہی یہ زبان کو حاصل	ہوتے ہین خصوم جس سے گھایل
یہ حمد خدا کا سب اثر ہے	توصیف خدا کا یہہ ثمر ہے
جب نکلے نیام سے دہان کے	کرتی ہے بیان وہ یون زبان سے
ہر عیب سے پاک ہے خداوند	نے اوسکو شریک و مثل و مانند
ہے سارے جہان کی یہ گواہی	جانا نہ اُسے کوئی کماہی
ہے نعت نبی اگرچہ مرغوب	توصیف نبی ہے گرچہ مطلوب
لیکن ہے مجال کیا مین لکھون	توصیف نبی مین کچھ مین بولون
اللہ نے کی ہو جسکی تعریف	کب اسکی بشر سے ہوگی توصیف
تعریف یہ ہے وہ مجتبیٰ کی	بے مثل ہے ذات مصطفےٰ کی
یارب ترے مصطفےٰ پہ ہر دم	یارب ترے مجتبیٰ پہ ہر دم

صلوات و سلام اور تحیات	نازل ہون دوام انپہ دن رات
پوشیدہ نہین ہے سب پہ ظاہر	پرچہ نہین کوئی اس سے بہتر
پرچہ نہین حکم ہے خدا کا	منشور ہے دین مصطفےٰ کا
بستان ہی شریعت خدا کا	گلبن ہے یہہ دین مصطفےٰ کا
کب کوکب ہند ہو درخشان	کب پاوے فروغ نور افشان
کاغذ نہین واعظ جہان ہے	پرچہ نہین ناصح زمان ہے
منبر ہے فلک پہ خوش نوا کا	ہے صحن زمین پہ خوش بیان کا
توحید خدا کا ہے منادی	ہے شرع نبی سے وہ مباہی
اثبات رسالت محمدؐ	ہے اسمین مبین و مشید
ابطال مذاہب بصاری	ہوتا ہے اسی سے آشکارا

تنبیہ ضال

۹۸

میرے ایک دوست تخم سودت کے مغز بے پوست نی کمال
لگانگی و بیچتی ایک عبارت مرقوم الذیل زیب قرطاس کر

بغرض جواب میرے نزدیک روانہ فرمایا جسکا جواب نہایت ضروری ہے اس ترسیل و جواب طلبی سے غرض معترض یہہ ہے کہ اگر جواب بقاعدۂ علمی نہ دیا جاوے تو ضرور صاحب الشریعت پر الزام کو قایم کرے اور اطراف واکناف مین یہہ مشہور ہو کہ سکان شہر کرناٹک مین کوئی ایسا ذی علم آدمی نہین جو جواب معترض کو بحسب قواعد علمی قلمبند کرکے اپنے دین کی حمایت کرے۔ **خط**

گلدستۂ شفقت وکرم جناب مولوی سید شاہ محمد نظام الدین صاحب فخری نقوی زاد لطفکم۔

آپکا نیاز مند قدیم گذارش پرداز ہے کہ اندنون حین تلاوت قرآن بنی اہل اسلام پر اگذر آیہ قاب قوسین او ادنی پر ہوا بعد غور و تامل میری دانست مین اس آیت کے بہ نسبت یہہ محقق ہوا کہ یہہ کلام اللہ نہین کیونکہ قادر مطلق اپنا دلی مطلب بیان فرمانے پر قادر و توانا ہے آدمیون کیطرح عاجز اور شک کرنے والا نہین اس لئے کہ شک و شبہ بے علمی کا لازمہ ہے اور خدای قادر اس سے برتر و منزہ تو اس سے معلوم ہوا کہ قرآن والے صاحب نے لفظ او جو واسطے شک کے ہے اپنے منہہ سے کہہ کے اسکو منسوب بخدا کر ڈالا اگر آد کو بمعنی شک نہ لین بلکہ بمعنی بل جو اضراب کے لئے ہے تو پھر اس تو یہہ بھی خدائے قادر پر محال ہے کیونکہ اضراب جز سابق سے رجوع کرنے کو کہتے ہین اس لئے مفسرین قرآن نے مان لیا ہے کہ آو اس مقام پر بمعنی شک بولا گیا ہے۔ مین بیقین اسبات کو کہتا ہون کہ یہہ اعتراض دفع ہونیوالا نہین چونکہ میرے بعضے دوست اسپر مطلع ہوکے اس اعتراض کو آپکے جناب مین بھیجنے پر مصر ہوے اس لئے نیاز مند مکلف خدمت شریف ہوا اگر جواب بر قواعد علمی ہو تو بہتر ورنہ سکوت سے نیاز مند کو توشہ نہ کہین بلکہ اسکا جواب نہ ہونا سکنا تحریر و دستخط سے معلوم کرادین فقط

اپکا نیاز مند۔ ی ج۔ **جواب خط**۔

گل سرسبد مروت وکرم شفیق اتمی ج دام الطافکم۔

آپکا کرم نامہ محبت ختامہ جلوہ افروز ہوکے فقیر جز طلب کو نہایت مستجب کیا کہ برخلاف آئین سابقہ کیون آپکا یہہ عادت شہرانہ سلام نہ اور کچھہ دوستانہ کلام فقط آپ اور آپکا مطلب خیر یون تو یون ہی سہی مین آپکے جواب کو قلمبند کرتا ہون اور بالجزم یہہ کہتا ہون کہ پھر اسکا فہم آپ اور آپکے اقران سے بالکلیہ محال ہے اگر بدیدۂ انصاف اسکو ملاحظہ فرماکے راہ راست اختیار فرماوین تو بہتر ہے ورنہ اختیار و ما علینا الا البلاغ۔

قولہ بعد غور و تامل میری دانست مین اس آیت کے بہ نسبت یہہ محقق ہوا کہ یہہ کلام اللہ نہین۔

اقول آپکی دانست شریف مین قرآن مجید مطلقا کلام اللہ نہونا ثابت و محقق ہے چنانچہ آپکے اقوال اور آپکا مذہب اسپر دال ہے پھر آپکا یہہ کہنا کہ اس آیت کے بہ نسبت الخ لغو ہے کیا آپ اس آیت کے سوا اور آیات قرآن مجید کو کلام ملتے ہین تو فرمائے کون کون آیت قرآن مجید کلام اللہ ہے اور کون کون آیت قرآن حمید کلام اللہ نہین تا ان آیات غیر مقبولہ پر آپکے بحث کی جاوے۔

قولہ کیونکہ قادر مطلق اپنا دلی مطلب بیان فرمانے پر قادر و توانا ہے اور آدمیون کی طرح عاجز و شک

کرنے والا نہین اس لئے کہ شک و شبہ بے علمی کا لازم ہے اور خدائے قادر اس سے برتر و منزہ ہی۔

اقول بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنا مقصد و مطلب بطور ایجاز غیر مخل و اطناب غیر ممل رعایت و لحاظ قواعد بلاغت بیان فرمانے پر قادر و توانا ہے مگر بعض افہام قاصر و اذہان غیر ماہر قواعد و ضوابط یہان علم و بلاغت کو پیش نظر نہ رکھکے اپنے عندیہ باطل مین یہہ خیال کر لیتے ہین کہ یہہ کلام کلام الٰہی نہین یا مخل فصاحت ہے جیسا کہ آج کل طرفداران مذہب عیسائی سے دیکھا جاتا ہے بعد تحقیق صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا چونکہ جناب کو قواعد بلاغت عربیہ کی پوری مہارت نہین و نیز بجنبہ داری مذہب خود حق بھی باطل نظر آتا ہے اس لئے ایسے اعتراضات نقش پذیر خاطر شریف ہوا کرتے ہین انسان کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے نقص و عیب پر خیال نہ کرکے اورون کو ناقص و باعیب سمجھ لیتا ہے اما ذی علم لوگ ہمیشہ اس رذیلہ سے مجتنب رہا کرتے ہین مین آپسے امید قوی رکھتا ہون کہ اس مقدمے مین آپ انصاف فرما ہونگے۔

قولہ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن والے صاحب نے لفظ او جو واسطے شک کے ہے اپنے مہنہ سے کہہ کے اوسکو منسوب بخدا کردانا۔ الخ۔

اقول صاحب القرآن یعنے نبی آخرالزمان علیہ الصلوٰۃ من الرحمان نے سارے قرآن مجید مین کوئی لفظ اپنے طرف سے داخل نہین فرمایا ہے اگر قرآن مجید کے الفاظ مین ایسی گنجائش ہوتی تو ہر ایک شخص کو اسمین محل دخل ہوتا جیسا کہ عہد عتیق و عہد جدید مین دیکھا جاتا ہی رہی یہہ بات جو آپنے کہا کہ لفظ او جو واسطے شک کے یا اضراب (یعنے خبر سابق سے رجوع کرنے) کے لئے ہے یہہ آپکی قلت نحو دانی پر دلیل روشن ہے کیونکہ او کئی معنے کے لئے مستعمل ہوا کرتا ہے اور اسکے استعمال کے اطوار جدے جدے ہوا کرتے ہین چنانچہ علامہ رضی شرح کافیہ مین تحریر کرتے ہین و قالوان الاواذاکان فی الخبر ثلثۃ معان الشک والابہام والتفصیل واذاکان فی الامر فلہ معنیان التخیر و الاباحۃ فالشک اذا خبرت عن احد الشیئین لا یعرفہ بعینہ والابہام اذا عرفتہ بعینہ و تعمدان یبہم الامر علی المخاطب فاذا قلت جاءنی زید او عمرو لم تعرف المجائی منہما فاو للشک فاذا عرفت الابہام علی السامع کقول لبید وہل انا الا من ربیعۃ او مضر؟ والظاہر انہ کان یعرف انہ من ایہما قال اللہ تعالیٰ اثما او کفورا یعنے نحویون نے کہا ہے کہ او اگر خبر مین آوے تو اسکے لئے تین معنے ہین ایک شک دوسرا ابہام اور تیسرا تفصیل اور جب امر مین آوے تو اسکے لئے دو معنے ہین ایک تخیر اور دوسرا اباحۃ پس شک وہ ہی کہ خبر دی جاوے تجھکو دو باتون سے ایک بات کی جسکو تو بعینہ نہین جانتا اور ابہام وہ ہی جب تو جانتا ہو اوسکو بعینہ اور مخاطب پر کوئی امر کو پوشیدہ کرنے کا ارادہ کرتا ہو جب تو نے کہا آیا مجھپاس زید یا عمرو اور تو ان دو مین سے کسی آنے والے کو نہین جانتا تو او شک کے لئے ہے (یعنے او تب شک کا معنی کریگا) پس جب تو ابہام کو سامع پر جان لیا جیسا کہ قول لبید کا (ایک شاعر مشہور کا نام ہے) نہین

ہین مگر ربیعہ یا مضر سے (یہہ دونون دو قبیلے کے نام ہین)
اور وہ ظاہر ہے کہ دونون مین سے ایک قبیلہ والا ہونے
کو جانتا تھا فرمایا اللہ تعالی آیا اوسکو اللہ تعالی کا رات مین
یا دن مین انتہی اور ہشام اور سیوطی نے آو کے بہت سے
معانی لکھے ہین جنکا بیان نہایت طویل ہے خلاصہ مطلب
ہشام و سیوطی کا یہہ ہے کہ حرف آو باعتبار اصل وضع
احد الامرین کے لئے موضوع ہے مثل جاءنی زید او عمرو
یعنے ان دونون مین سے ایک نے ایا نہ دونون اور اسی کو بعض
مین تردید (یعنے پھر نا کہا) کرتے ہین ناواقف اور جاہل
از علوم معانی کو یہہ گمان ہوتا ہے کہ تردید صرف شک
کی حالت مین ہوتی ہے اور کسی وجہ سے نہین ہوسکتی
لیکن بقول اکابر نحات و علماء فن معانی ظاہر و باہر ہے
اسکے کئی وجوہ و اسباب ہین منجملہ انکے ایک تردید
باعث شک کے دوم بنظر تحیر اور تحیر کے معنے یہہ ہین کہ
متکلم سامع کو ایک یا چند کے اختیار کرنے کی اجازت
دی ہو نہ دونون کی تزوج مسلمۃ او نصرانیۃ یعنے مسلمان
عورت یا نصرانیہ عورت مین سے کیسکو نکاح کر سوم بنظر
اباحت جیسا کہ کہا جاتا ہے تعلم الدین او النحو یعنے دین
سیکھہ یا نحو اور جیسا کہ لبید نے کہا ؎ حتی خضبت
بما تحدر من دمی ؎ اکناف سرجی او عنان لجامی
یعنے یہانتک رنگیگے میرے خونی آنسو سے اطراف
میرے زین کے یا دو الیان میری لگام کے چہارم ابہام
کے لئے تردید کی جاتی ہے اور ابہام اصطلاح نحات مین
اسکو کہتے ہین کہ متکلم کو اسکا علم ہو مگر بنظر کسی مصلحت
کے سامع پر پوشیدہ رکھے تا اوسکو شک رہے مثلاً جب
کوئی مسلمان نصرانی سے مناظرہ کرتے کرتے تھک جاتا
ہے تو آخر کو کہدیتا ہی کہ خدا جانے توحق پر ہے کہ مین
حالانکہ مسلمان کو اپنی حقیقت کا خوب وثوق ہے مگر
ابہام کے لئے یہہ بات کہی جاتی ہے اگر اپنی حقیقت ہی
کا دعوی کرون تو یہہ شخص ناحق مغز خراشی کریگا اور
دماغ سوزی ہوگی جیسا کہ قول سابق لبید سے بخوبی
واضح ہوچکا پنجم بنظر تفصیل و تقسیم کے تردید کیجاتی
ہے مثلاً الکلمۃ اسم او فعل او حرف یہان او مجرد
تقسیم کے لئے ہے نہ شک و ابہام کے واسطے یہان تک
صرف تردید کا بیان تھا علاوہ برین انکہ حرف او بمعنی
واو مطلق جمع بین الامرین کے لئے آیا کرتا ہے جیسا کہ
اس شعر جمیدبن الثور الہلالی رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے
قوم اذا سمعوا الصریخ رایتہم ؎ من بین ملجم مہرۃ او سافع
علاوہ اسکے حرف او اضراب کے لئے بھی آیا کرتا ہے
اور بقول اہل کوفہ او ابو الفتح اور ابو علی و فراء اور
رضی اسمین تقدم نہی و نفی اور اعادہ عامل بھی شرط
نہین بلکہ مطلقاً اضراب کے لئے آیا کرتا ہی چونکہ معترض
صاحب خود اس معنی کے مقر ہین احتیاج استشہاد کی
نہین فی الجملہ باوجود عدم مہارت قواعد عربیہ او کو
دو ہی معنون کے لئے موضوع خیال کر لینا طرفہ بات ہے
وہ جو کہا کہ اضراب خدا پر محال ہے یہہ بات مطلقاً صحیح نہین
کیونکہ محاورہ عرب مین اضراب دو طرح کا ہوا کرتا ہے
ایک یہہ کہ جو کلام حرف اضراب سے سابق ہو وہ کلام لاحق
مین داخل نہو لاحق ہو تو بہ نسبت سابق کے ناقض ہو جیسا
کہ کہا جاتا ہے رایت حمارا بل زیدا - اور دوسرا یہہ کہ

جو کلام حرف اضراب سے سابق ہو وہ لاحق مین معہ
شی نا ید داخل ہو مثلاً اعطیتہ الف درہم بل الفی درہم
اور اسی کو ترقی کہتے ہین پہلی قسم کا اضراب خدا یتعالی
پر محال ہے کیونکہ پہلے کلام سے متبائن اور مخالف
کلام کرنا قایل کے خطای غلطی پر دلالت کرتا ہے اور
دوسری قسم کا اضراب اور مصلحتون کے سبب بھی ہوتا ہی
اسواسطے وہ خدا پر محال نہین سمجھا جاتا کما ذکرہ العلامۃ
الزمخی والبحر سی کبھی تو اسسے اظہار وقعت اور عظمت
منظور ہوا کرتی ہے کبھی تضلیل و تحقیر کبھی تاکید اور تہدید
مدنظر ہوتی ہے مثلاً کسی نے کہا کہ مینے اپنے بھائی کو سو
بلکہ دو سو روپیہ دئے تو اس کلام سے کتنے باتین
ظاہر ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ دو سو روپیہ کی مقدار
دینے والے کی نظر مین ایک عظمت رکھتی ہے یا یہہ کہ
بھائی مین دو سو روپیہ لینے کی لیاقت نہ تھی یا وہ
کام جسکے لئے دو سو روپیہ دیا گیا اتنے صرف کے لایق
نہ تھا یا اوس زمانے مین ابناے روزگار اپنے بھائی
کو اسقدر روپیہ نہین دیتے تھے غرض اس طرح کے
اسباب اور مصلحتین انواع واقسام کے طور پر ہوتے ہین
کما لا یخفی علی من لہ ادنی حظ فی علم البلاغۃ والمعانی
شاہد اسپر یہہ شعر فرزدق کا ہے ؎ بدت مثل قرن الشمس
فی رونق الضحی وصورتہا اوانت فی العین ایلع غرض اگر
عربی دان لوگ اشعار قدما مین (گو ایام جہالت ہی
کے ہون) تدبر و تفحص کرین تو اس ثانی قسم کے اضراب
کے مصلحتون پر بخوبی واقف ہو جاوینگے چونکہ میرے
عزیز دوست کو چندان مہارت عربی مین نہین
شاید اس لئے اونھون نے بدون دریافت اقسام
اضراب کے رحما علی الغیب مطلق اضراب کو خدا پر محال
کہدیا پھر اس قلت علم پر دعوای انا ولا غیری مناسب
ہے - اب ہم جواب تفصیلی کے طرف بہ اندازۂ فہم مستعرض
صاحب متوجہ ہوتے ہین اور ہر ایک آیت کا جواب حسین
اوکا لفظ واقع ہے دیتے ہین قال اللہ تعالی عزوجل
وما امر الساعۃ الا کلمح البصر او ہو اقرب اسمین یون اعتراض
کیا جاتا ہے کہ پوری مدت نہین بتائے گئی وضع اس اعتراض
کا یہہ ہے کہ اس آیۃ کریمہ مین حرف او ابہام کے لئے ہے
یا بمعنی بل ترقی کے واسطے اور اضراب بطور ترقی کے
خدا پر محال نہین کما ذکرناہ سابقا مطلب اس آیت شریف
کا یہہ ہے کہ خداوند قادر مطلق جلت قدرتہ کے قدرت
کاملہ ایسی ہے کہ اسکے نزدیک قیامت کو قایم اور مردون
کو جمع کرنا مثل انکھ مارنے کے ہے کہ ایک امر کن مین
بمثابہ ازل کے سب موجود ہوسکتے ہین اگرچہ اس عالم
حقیقی کو تحقیقی مدت کا علم ہے مگر بندون پر اس مدت
کو مبہم کر دیا ہے یا بہ طور ترقی کے اقل مدت کو حسب
اذہان عباد ظاہر فرمایا باقی رہا یہہ امر کہ کیون اسنے
پوری مدت نہین بیان کی اگرچہ مفسرون نے اپنے تفاسیر
مختصر و مبسوط مین اس سے بحث نہین کی مگر ظاہر اسکے
کئی وجہہ معلوم ہوتے ہین اول یہہ کہ یہان اللہ تعالی
کو اپنی قدرت کا اظہار و اثبات منظور ہے نہ تعین
مدت قیامت کا پس خدا یتعالی کا مطلب یہہ ہے کہ
یہان تک جس ذہین کا ذہن جاے اور جس قدر مرتبہ
قلت کا کوئی نکالے اسپر بھی ہم قادر و توانا ہین گو

اقل قلیل جزو لایتجزی کے مساوی ہو اور اوسکو
کوئی مستحیل اور محال اور بعید خیال نکرے ثانیاً یہہ کہ
اگر مدت معین مذکور ہوتی اگرچہ وہ نہایت قلیل ہی
ہوا تو بھی اسسے قدرت خدا کا محصور ہونا سمجھا جاتا
اور آپ جیسے معاندین اعتراض کرتے کہ اہل اسلام
کے نزدیک خدا کی قدرت محصور اور خدا مجبور ہے کہ
اس سے کم زمانے مین قیامت قایم نہین کرسکتا ثالثاً
یہہ کہ موافق اذہان عوام اور عرب کے یہہ پوری مدت
بھی ہے اور تحقیقاً اس سے بھی اقل و کمتر مقدار کا بیان
بلا ضرورت خلاف بلاغت ہے کیونکہ اذہان پر اسکا
سمجھنا بلکہ حکیم کو بھی اسکا سمجھانا دشوار ہوتا ہے اسلئے
لمحہ یعنے پل سے کم مقدار کے واسطے کچھہ نام مقرر نہین
اس سے کم زمانہ بقاعدہ کسر اس مقدار قلیلہ کے طرف
نسبت کرکے سمجھایا جاتا ہے مثلاً کسی غیر حساب دان سے
کہو کہ پل کے فلان کسور اعشاریہ مین اس کام کو کردو وہ
اس مقدار کو ہرگز نہ سمجھیگا اور اگر یون کہو کہ پل سے بھی
کم مدت مین اس کام کو کرو تو فوراً اسکو سمجھہ لیگا۔
رابعاً یہہ کہ تعین مدت و وقت قیامت خدا تعالیٰ
کو منظور نہین یہہ کسیکو نہین بتایا یہان تک کہ
حضرت مسیح کو بھی باوجود خدائے نصاریٰ
ہونے کے اسکی خبر نہین اونہون نے بھی اپنے حواریون
سے اسیطرح مبہم رکھا میرے عزیز دوست اگر آپ سب
عہد عتیق اور عہد جدید پر تفحص فرماؤگے تو ایسے بہت
سے آیتین نکل آئینگے چونکہ کلام علمی اور قواعد معانی
پر مبنی ہے اس لئے الزام خصم بسلمات خصم ضرور نہین۔

اور آیہ تحاب قوسین اوادنیٰ مین پورا فاصلہ نہ بتانے پر
اعتراض کیا گیا ہے اسکا دفع سابقاً ہو چکا تاہم ہم
اسکا جواب بہ تفصیل دیتے ہین کہ آو اس آیتہ کریمہ مین
ترقی کے لئے ہے اور بیان قربت مین کمی فاصلہ کے اندر
ترقی ہے اور قوسین ادنیٰ مین موشئ زاید داخل ہے
اور فواید جلیلہ اور نکات جمیلہ جو اس ابہام مین ہین
ماہرین فن معانی پر مخفی نہین چونکہ میرے معترض
شفیق غالباً اس سے نابلد و غیر آشنا ہین اسلئے وینز
بنظر سرور خاطر ناظرین چند نکات اس مقام پر لکھے جاتے ہین

نکتہ اول حضرت جبرئیل امین جو نفوس مجردات
اور ملایک مقربہ سے ہین انکا متخیز یا کسی سے قریب
ہونا مثل مادیات کے نہین جو ہر ایک کے فہم و سمجھہ مین
آجاوے خصوصاً صورت اصلی سے قریب ہونا جیسا
شروع بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین واقع ہوا
اس واسطے وہ تحقیقی قربت اور فاصلہ بیان نہین
کیا گیا صرف ہمارے عقل و فہم کے مطابق مبین ہوا
تاہم تخمینہ و شمار کرلین۔

نکتہ دوم اگرچہ ملک عرب مین قوس اور نیزہ سے
ناپنا مروج تھا مگر انکے حصص و کسرات جیسے آجکل
گز کے کئی حصے (جنکو گرہ کہتے ہین) مروج نہ تھے پھر
قوس کے کسرات و حصص کو بیان کرنا خلاف محاورہ عرب
اور موجب مضحکہ ہوتا۔

نکتہ سوم لفظ ادنیٰ کے ارشاد سے ایک فاصلہ جو
قوس سے کم ہے معلوم و مفہوم ہو چکا کسی ذی علم
عقلمند کو اسکے دریافت مین کچھہ حیرانی نہین ہوتی

تفضیل ہو - پس بلحاظ ان نکات کے حقیقی قربت بلحاظ مسافت کے بیان کرنا محل بلاغت ہی کیونکہ اشارۃً وکنایۃً تصریح سے ابلغ ہے اس صورت مین العیاذ باللہ نہ خدا تعالی کا اندازہ مسافت سے جاہل ہونا لازم آتا ہے نہ اس عبارت قرآن مجید مین کچھ خلل جو کلام خداوند عالم ہو فت تدبر -

تیسری آیت دارسلناہ الی مائۃ الف اویزیدون اس آیت شریف مین بھی پوری تعداد نہ بتانے پر اعتراض کیا جاتا ہی اس شبہ کا دفع بھی برنگ سابق ہے مگر اس مقام مین یون اعتراض ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار (یعنے قوم یونس کا) تعداد وشمار معلوم ہونے اور امت سے بھی بیان فرمانے کے باوجود جیسا کہ روایت ابن عباس مین ایک لاکھ بیس ہزار ہی کیون قرآن مجید مین اسکا ذکر نہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ اسکا ذکر جو قرآن مجید مین نہوا وہی رعایت فاصلہ اور موزونی عبارت ہی جو فصاحت کے لئے ضروریات سے ہی ورنہ جانکر نہ بیان کرنے کی کوئی وجہ نہین -

چوتھی آیت فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃً اسمین یہہ اعتراض کیا گیا ہے کہ حد سختی کا نہین بتلایا گیا رد اس اعتراض کا یون ہی کہ حرف او اس آیت حمید مین اباحت کے لئے ہی کما قال ازجاج اور تفضیل کے لئے بھی ہوسکتا ہے یعنے بعضے قلوب مثل پتھر کے سخت ہین اور بعضے پتھر سے زیادہ اور ابہام اور تردید کے واسطے بھی ہوسکتا ہے جیسا صاحب بیضاوی وغیرہ نے لکھا ہی پس آپ کو اس آیت مین مجرد شک پر محمول کرنا صرف جہالت کی بات - اب ہم اس مقام مین دفع شبہ اور پھر کنزی پادری صاحب کا جنہین دعوی عالم دین نصاری ہونیکا ہے نہایت ضروری جانتے ہین تا اس قسم کے آیات پر کبھی شبہ اور واہی اعتراض پیش نکرین وہی صاحب اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین -

قولہ تمام عالمون نے مان لیا ہے کہ او ضرور شک کے لئے ہے

اقول شاید او نہونے لفظ تردید سے جو بیضاوی نے اس آیت مین دوسرا قول لکھا ہے یا لفظ بل یا خراب سے جو بعض مفسرین نے کہین کسی مقام مین لکھا ہی یہہ مطلب نکال کر لیا ہے لیکن یہہ تحریف معنوی جناب کی ناظرین تفاسیر کے سامنے چل نہ سکیگی کیونکہ ہم سابقاً بیان کر چکے کہ تردید ایک عام لفظ ہے علی الدوام شک ہی کے سبب سے نہین ہوتی بلکہ اسکے بہت سے اسباب ہین اور اسیطرح اضراب کے بھی اقسام مبین ہو چکے ہین منجملہ انکے ترقی خداوند عالم پر محال نہین اور بیضاوی نے بدیل آیہ او کصیب اخادہ فرمایا ہے کہ او باعتبار اصل وضع کے تساوی شک کے لئے ہے مگر پھر اسکے معنے مین تو وسیع ہوگئی ہے کہ محض تساوی کے لئے بولا جاتا ہے اور شک نہین ہوتا یہہ تقریر جناب بیضاوی کی جدی نہین وہی قاعدہ پر مبنی ہے جو رضی اور ابن ہشام اور دوسرے اہل نحو و معانی نے بیان کیا ہے بہرحال ان آیات مین حرف او کو شک کے لئے نہین لکھا اور شک بھی وہ شک جو قائل کی طرف سے ہو معاذ اللہ من ذلک جو کچھ دعوی کنزی پادری صاحب کا صادر ہوا ہے اس لئے ہم انہین اطلاع دیتے ہین کہ نام ان

علماء کا جنہون نے لفظ او کو شک ہی کے معنے مین محصور کر دیا ہے بیان فرماوین ورنہ داغ کذب جناب کے ناصیہ حال پر لگا رہیگا اگر تردید یا اضراب یا ابہام کو اپنے طرف سے شک بیان فرمایا ہے تو یہہ تحریف معنوی بتراز دروغ بے فروغ ہے خدا کی پناہ اور بعد تھوڑی عرق ریزی کے پھر کنتری پادری صاحب نے زیب نگارش فرمایا ہے کہ کلام مقدس مین جتنے مضمون ہین وہ سب خدا کیطرف سے ہین عبارات رسولون کے منہہ کی پس اس قسم کے اعتراض ہمین ضرور نہین کرتے کیونکہ رسولون کے تخیلے ہین مسلمانو کو لازم ہے کہ اسطرح کے اعتراض ہماری کتاب پر کرین انہتی اگرچہ یہ معذرت پادری صاحب کی ایک حرکت مذبوحی ہے جو قابل جواب نہین تاہم انکی تنبیہہ کے لئے کچھہ حقیقت اس امر کی بتلانی نہایت ضرور ہے اگر اہل اسلام کی عقل و دانش اور انکے اصول و قواعد عیسویون کے سے ہوتے تو البتہ اہل اسلام اس قسم کے اعتراض اپنر وارد نکرتے اہل اسلام بکمال وضاحت یہہ جانتے ہین کہ الفاظ تابع ارادہ لافظ ہین جو وہ ارادہ کرتا ہے اسیکے مطابق الفاظ زبان پر لاتا ہے ایسا نہین کہ ارادہ کچھہ ہے اور الفاظ کچھہ کہ جسمین یہہ صفت ہو خود اسکو مجنون یا مخبوط کہینگے ہان مسلمان لوگ کتب سماوی مین صنایع و بدایع و فصاحت و بلاغت نہونے پر اعتراض کئے ہوتے تو یہہ معذرت آپکی قابل لحاظ ہوتی مضامین پر اعتراض کرنے مین یہہ معذرت کیونکر مقبول ہو اگر رسولون نے خدا کا بتایا ہوا مضمون کل یعنی لکھدیا ہے تو عبارت بھی ضرور اوسکی مطابق ہوگی - پس جو اضرابات اور ترقیان بیمل مین ہین انکا مضمون بھی خدا کے طرف سے ہوگا اگر ایسا نہو تو ضرور بھول جانا رسولون کا یا انکی عمداً خطا ثابت ہوتی ہے درصورت مذکورہ بائیبل قابل اعتماد و اعتقاد نہین رہتی اور پادری صاحب کو انکے مضامین حقہ کے ثابت کرنے اور الفاظ کو مطابق مضمون ثابت کرنے مین نہایت دشواری ہوگی الحاصل مین میرے عزیز دوست کا نہایت شکر گذار ہون کہ بدولت اعتراض انکے ایسے ایسے عمدہ نکات نکل آئے کہ جن سے سب معترضین کا دم بند ہوگیا اگر پھر بھی اس مقدمے مین کچھہ قیل و قال ہو تو پیش کرین ہمکی خبر پورے طور پر لیجاوے نہایت افسوس کا مقام ہے کہ میرے عزیز دوست ایک آیت قرآنی پر شبہ وارد کئے مگر عہد عتیق و جدید کے عبارات پر نظر نفرمائے بنی قصر او ہدم مصرا -

المجیب خادم الطلبہ سید محمد نظام الدین نقوی فرنگی محل

ہرقل کا خواب

ابن ناطور جو ایلیا کا امیر تھا روایت کرتا ہے کہ جب ہرقل بادشاہ ایلیا (بیت المقدس) مین آیا ایک روز صبح کے وقت نہایت ہیبت زدہ و ہراسان ہوکر بیدار ہوا اوسکے بعض دوستون نے کہا کہ آج ہم آپکو متغیر الحال پاتے ہین اسکا کیا باعث ہے - ابن ناطور کہتا ہے کہ ہرقل بڑا کاہن اور نجومی تھا اوسنے جواب دیا کہ مینے آج رات کو خواب دیکھا اور نجوم سے بھی معلوم کیا کہ ختنہ کرنے والی قومون کا بادشاہ غالب ہوا پس بتاؤ کہ اس زمانہ مین کونسے قوم مین ختنہ کا رواج ہے

انھون نے جواب دیا کہ سوائے یہود کے اور کوئی قوم ختنہ نہین کرتی سو آپ اسکا کچھہ فکر نکرین اپنے ملک مین حکم جاری کردین کہ سب یہود قتل کئے جاوین کوئی زندہ نرہے - یہہ مشورہ ہو ہی رہا تھا کہ ملازم بادشاہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے اور عرض کیا کہ یہہ شخص ایک پیغمبر کی خبر سناتا ہی جب ہرقل اُس سے پیغمبر علیہ السلام کی خبر دریافت کرچکا حکم دیا کہ اسکو خلوت مین لیجاکر ختنہ کرکے دیکھو کہ ختون ہے یا بی ختنہ حسب الحکم جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ختنہ کئی ہوی ہے پھر اوس سے عرب کا حال دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ سب ختنہ کرتے ہین - تب ہرقل بولا کہ بیشک یہی نبی بادشاہ اس امت کا ہی جو مبعوث ہوا -

نامۂ ہرقل - پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست کو شہر رومیہ مین خط لکھا وہ بھی بڑا عالم تھا اور آپ حمص کو چلا گیا جب حمص مین پہونچا تو اوس خط کا جواب آیا اوسکی راے بھی ہرقل کی راے کے موافق تھی کہ بیشک یہہ سچا نبی ہے -

مشورۂ ہرقل پس ہرقل نے سرداران روم اور ارکان سلطنت کو ایک بڑی وسیع مکان مین جمع کرکے حکم دیا کہ چارون طرف کے دروازے بند کئے جاوین پھر ہرقل نے حاضران مجلس کے طرف خطاب کرکے کہا کہ یا معشر الروم ہل لکم فی الفلاح والرشد وان یثبت ملککم فتبایعو ہذا النبی یعنے ای اہل روم آیا تم چاہتے ہو ہدایت اور نجات کو اور چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت بھی قایم رہے پس اس نبی علیہ السلام کی تابعداری کرو وہ سب کے سب یہہ بات سنتے ہی وحشی جانورون کے طرح بھاگے مگر چونکہ دروازے بند تھے گھبراکر رہ گئے جب ہرقل نے اونکی یہہ وحشت اور نفرت دیکھی اور انکے ایمان لانے سے ناامید ہوگیا اونکو تسلی دیکر کہا کہ مینے تو صرف تمہارے امتحان کے لئے یہہ بات کہی تھی شاباش مرحبا تم خوب اپنے دین مین پختہ ہو یہہ بات سنکر سب راضی ہوگئے اور نبی ہرقل کو سجدہ کیا فقط - از کتاب بخاری شریف -

اوس شخص کا حال جو پیغمبر علیہ السلام کو مجنون سمجھکر آپکا علاج کرنے آیا تھا آخر مسلمان ہوگیا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ضماد نام ثنوءہ کا رہنے والا مکہ شریف مین آیا یہہ شخص منتر کے ذریعہ سے جنون کا علاج کیا کرتا تھا اوسنے مکہ کے بعضے بیوقوفون کو یہہ کہتے سنا کہ محمدؐ مجنون ہے ضماد اپنے جی مین کہنے لگا کہ کاشکے مین بھی اوس مجنون کو دیکھون اور اوسکا علاج کرون شاید خدا بتعالیٰ اوسکو میرے ہی ہاتھہ سے شفا بخشی ابن عباس فرماتے ہین کہ ایک روز پیغمبرؐ سے ملاقات کی اور کہنے لگا کہ ای محمد مین اس جنون کا منتر جانتا ہون خدا جسے چاہتا ہے میرے ہاتھہ سے شفا بخشتا ہے - پس آپکا منشا ہے کہ مین آپ کا علاج بھی اس منتر سے کرون پیغمبر علیہ السلام نے یہہ خطبہ پڑہا ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اما بعد الخ ضماد نے کہا یارسول اللہ ان کلمات کو پھر دوبارہ پڑہئے آپ نے پھر پڑہا پھر ضماد نے کہا پھر پڑہئے

پیغمبر علیہ السلام نے پھر برہمانب ضماد کہنے لگا کہ مینے کاہنون کی باتین اور شاعرون کے قول اور ساحرون کے کلامین سب سنی مگر ایسے عمدہ کلام کبھی نہین سنی اور حقیقت مین یہہ کلمات سمندر کے تہ تک پہونچگئے (یعنے فصاحت و بلاغت مین برہ گئے) پھر ضماد نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ برہائیے آپ کے ہاتھہ پر اسلام کی بیعت کرون پس وہ مسلمان ہوا پیغمبر علیہ السلام نے کہا کہ اپنے قوم کے طرف سے بھی بیعت کرلے اوسنے اپنے قوم کی طرف سے بھی بیعت کی اور جاکر اونکو مسلمان کیا فقط - از کتاب صحیح مسلم

سلمان فارسی جب سلمان فارسی رض بغرض اسلام پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا - پیغمبر علیہ السلام نے اوسکے کلام نہ سمجھی آپنے حکم کیا کہ کسی ترجمان کو بلاؤ کہ اسکے کلام کا ترجمہ کرے ایک یہودی سوداگر جو عربی فارسی دونو زبانین جانتا تھا خدمت عالی مین حاضر ہوا سلمان رض نے پیغمبر علیہ السلام کی تعریف کئے اور یہودیون کی مذمت اوس یہودی ترجمان کو بہت ناگوار گذرا اور اس ترجمہ کا خلاف پیغمبر علیہ السلام کے روبرو بیان کیا اور کہا کہ سلمان آپکو گالیان دیتا ہے اوسی وقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور سلمان رض کے کلام کا ترجمہ کرکے پیغمبر علیہ السلام کو سنایا پیغمبر علیہ السلام نے وہی ترجمہ یہودی کو سنایا یہودی حیران ہوا اور کہنے لگا کہ ای محمد جب آپ فارسی زبان جانتے تھے تو مجھ ترجمان کرنے کی کیا ضرورت تھی مجھہ سے کیون ترجمہ کروایا پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تو نہ جانتا تھا مگر ابھی حضرت جبرئیل نے مجھے تعلیم کی ہے یہودی نے کہا کہ اول تو مین آپکو نبی برحق نہ سمجھتا تھا مگر اب مجھے یقین کامل ہوگیا کہ بیشک آپ رسول خدا ہین اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ بعد ازان پیغمبر علیہ السلام نے جبرئیل کو ارشاد کیا کہ سلمان کو عربی زبان سکھادو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ سلمان کو حکم کرین کہ انگہین بند کرکے منہہ کھولے اوسنے اسی طرح کیا آپنے اپنا لب مبارک اوسکے منہہ مین والدیا اوسی وقت عربی زبان بولنا شروع کردیا فقط -

از کتاب شواہد النبوۃ تصنیف جامی علیہ الرحمہ -

رسالۂ دلیل و تاج فی اثبات کثرت ازواج مولفۂ جناب سید خادم حسین صاحب دہلوی مقام ایلوز بجواب تقریر عدم جواز کثرت ازواج پادری یم جی گولڈاسمت صاحب مقام ایلوز ضلع گوداوری خط نمبر ۷ -

سرخیل پادریان عصر پادری یم جی گولڈاسمت صاحب بعد التماس آنکہ - آپکے اوس تقریر کا جواب جو دربارہ عدم جواز کثرت ازواج یکم شہر شوال ۱۳۹۷ھ ہجری کو چوک بازار مین فرمارہے تھے تحت ذیل ہے ملاحظہ فرمالیجئے - اور ہمارے عریضہ نمبر ۳ - اور عریضہ نمبر ۶ کا جواب ہی تا حال نہ دارد ہے امید کہ جوابات سے مرحمون فرماوین وہو ہذا -

تقریر پادری صاحب اللہ تعالی ہر ایک نبی کے لئے ایک ہی عورت مقرر کیا - جیسا کہ ابتدا مین حضرت آدم کے لئے ایک ہی عورت مقرر کیا اسی کے مطابق حضرت موسی بھی سوا ایک عورت کے دوسری نہین کئے اس سے انکی عصمت و پرہیزگاری ثابت

ہوتی ہے - مگر برخلاف تمہارے نبی کے کہ ایک عورت پر
قناعت نہین کئے - بلکہ کثرت ازواجی کو اختیار کئے -
اس سے اونکی عصمت مین فرق آتا ہے -

الجواب اگرچہ عرصہ ہوا کہ آپکی اس تقریر مذکورہ
بالا کا جواب ایک ہمارے منشی کریم الدین صاحب وغیرہ
کی طرف سے زبانی مل چکا کہ جسکے جواب سے پادری صاحب
عاجز ہوکر تاحال ساکت ہین - جواب تو درکنار - مگر پھر
اگر وہ ہٹ دھرمی اس پرانی تقریر مذکورہ کو عوام الناس
کے سامنے اسیطرح ہانکنے لگے کہ جس سے کل انبیا کی توہین
ہوتی ہے - تب پھر لازم ہوا کہ ایک جواب مختصر بدلائل
مدلل کتب مقدس ہی کے حوالہ سے قلمبند کرکے پادری
صاحب کے خدمت مین پیش کرین تاکہ پادری صاحب اس
مسئلہ جواز کثرت ازواج سے جو ایک مسئلہ معتبر کتب
مقدس کا ہے اور اس زمانے مین بعض لاعلم اوس سے منکر
ہین - بخوبی واقف ہوجائین اور یہہ بھی معلوم ہوجاوے
کہ خود انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم و حضرت داؤد
و حضرت سلیمان وغیرہم علیہم السلام کتنے کتنے عورتین
رکھتے تھے تاہم اونکی عصمت مین کچھہ فرق نہ آیا پس بعد ملاحظہ
اس تحریر کے ہم امید رکھتے ہین کہ آپ لوگ اوس بیجا
الزام کو جو ازراہ تعصب ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر کہ جنکی خوشچینی کتب مین خود حضرت مسیح دے چکے
لگاتے ہین دل سے نکال ڈالینگے اور پھر آیندہ ایسے
کلمہ غیر مہذب سے اپنی زبان کو البتہ روکنا ہونگے
اولا دون عیسایون کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
بسبب کثرت ازواج عیاشی کا الزام لگاتے ہین اس
انگریزی مثال کا ضرور خیال رکھنا چاہئے کہ جو لوگ
شیشہ محل مین رکھتے ہین اونہین پتھر پھینکنے مین
پیش قدمی نکرنی چاہئے کیونکہ اگر پتھر مارتا تو شیشہ محل
بالکل چور چور ہوجائیگا بعد ازان کوئی بات زبان سے
نکالنا چاہئے - پادری صاحب اول تو آپکا یہہ فرمانا
کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک نبی کے لئے ایک ہی عورت مقرر کیا
سراسر غلط ہے کیونکہ لفظ ہر ایک عام پر بولا جاتا ہے اور
یہان عام مراد نہین ہوسکتی کیونکہ بعض نبی کو دو دو
عورتین اور بعض کو تین تین چار چار بلکہ زیادہ - اور بعض
کو صدہا تک عورتین تھین اور بعض نبی کو ایک بھی
نہ تھی بے عورت ہی رہے پس بصورت اختلاف عدد
عورات یہان لفظ ہر ایک کیونکر صدق ہوگا - اگر سب
انبیا علیہم السلام کو ایک ایک ہی عورت ہوتی تو یہہ
آپکا فرمانا بجا تھا - رہا حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر
بلاشک اونکو ایک ہی عورت تھی اسکو ہم بھی تسلیم کرتے
ہین - مگر پہلے اسکو ثابت کیجئے کہ حضرت آدمؑ کا ایک
ہی عورت کو کرنا امر طبعی تھا یا امر شرعی بعد اسکے ایک
کا نام لیجئے - خیر آپ تو کیا ثابت کرینگے لہذا ہی ثابت کرتا
ہون - خیال فرما کر سنجائے - کہ یہہ فرمانا آپکا (جیسا کہ
اللہ تعالیٰ ابتدا مین آدمؑ کے لئے ایک ہی عورت مقرر کیا
حضرت آدمؑ کے لئے کچھہ دلیل شرعی نہین ہوسکتی کیونکہ
حضرت آدمؑ کا ایک ہی عورت کرنا امر طبعی تھا - نہ امر
شرعی ہان اگر حضرت حوا کے سوا اور دو چار یا زیادہ
عورتین موجود ہوتی - اور اللہ تعالیٰ انمین سے ایک ہی
عورت حضرت حوا کو حضرت آدمؑ پر حلال کرتا تو باقی عورتین

اپنر حرام ہو جاتین - تو اس صورت مین دلیل شرعی
ہو سکتی - اور تب آپکا فرمانا درست پر تا مگر اس جگہ پر
جو آپ بغیر سوچے سمجھے ایک امر طبعی کو بلا دلیل ایک امر
شرعی کے طور پر بیان فرمائے اس سے جناب کی اس عقل
رسا و فہم ذکا پر ہزار افسوس آتا ہے ؎ چراغ مردہ کجا
نور آفتاب کجا ؟ بہ بین تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا
لہذا اس موقع پر ایک مثال لکھی جاتی ہے تاکہ ہر شخص امر
طبعی اور امر شرعی مین بخوبی تمیز کر سکے اور آپکے مانند
مغالطہ مین نہ پڑے - **مثال** جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
باغ فردوس کے تمام میوون کو حضرت آدم پر حلال کر دیا
تھا - مگر ایک ہی درخت کا حرام کر رکھا تھا سو یہی
ہنی شرعی تھی - پس اس حلال کو اور اس حرام کو امر
شرعی کہینگے - مگر یہان حضرت حوا کا بھی ایک ہی پیدا
ہونا محض حضرت آدم ہی کے لئے سو یہ ہوا تھا -
اور امر شرعی

رسالہ مختصر مسمّی بہ لیل وہاج فی اثبات کثرت ازواج
کتب مقدس عیسایون ہی کے حوالہ سے جناب مکرمی
مغفلی سید خادم حسین صاحب دہلوی دام افضالہ نے
جو چند روز سے یہان رونق افروز ہین تحریر فرمایا
چنانچہ وہ رسالہ بتاریخ ۲ - اکتوبر ۱۸۸۰ء پادری صاحب
کے ہان بھی بھیجا گیا - کہ جسکے جواب سے پادری جی
آجتک سر مہ در گلو ہو رہے ہین -
الآن وجہ مطالعہ ناظرین باعزو تمکین بجنسہ پادری
صاحب کی وہ تقریر اور جناب میر صاحب قبلہ کا جواب
جواب پر مذکور ہوا ہے - امید کہ حضور اس مضمون کو
درج فرما کر احقر کو ممنون منت فرماوین - فقط -
راقم سید محمود وعفی اللہ عنہ مقام اپوا یلور ضلع
گوداور ۷ / - محررہ ۱۹ محرم ۱۲۹۸ھ -

قربانی گاؤ

رعلی خان صاحب رئیس نامی وگرامی مرزاپور
ب و دیندار و صاحب تقوی و طہارت و متقی
ہین آپ نے عید کو گائی قربانی کرنا چاہا - نہ
ع قربانی ہو کر آمادہ فساد ہوے خان
سے اسکی چارہ جوئی کی سات
سزاوار ہوے اور پانچ پانچ سو
حکم ہوا کہ جسکا جی چاہے ا
رہائی کرے چنانچہ ایک گ
ہے اہل فساد کو سوا قید اور تکلیف ذلت
آخر چہ عدالت کے کچھ حاصل نہوا - کشف الاحا
بہتم ممنون ہے اونکا جو قیمت اخبار روانہ فرما

بھیجا

مراسلہ

مکرم بندہ جناب منشی محمد شریف صاحب واعظ مدیر اخبار منشور محمدی سلمہم -

بعد از تبلیغ سلام مسرت پیغام واضح ولایح انکہ - ذیل کے چند سطور کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین درج کرکے بندہ کو ممنون ومشکور کیجئے گا وہو ہذا -

یک خبر سرور

رباعی - یارب خبر خوشی تجھے زیبندہ ہے -
ہر سمت تری سجدہ مین سر افگندہ ہے -
وحدت مین یہہ مختصر ہے مصرعۂ موزون
جو تیرے سوا ہے وہ تیرا بندہ ہے -

ہدیۂ حمد بیحد مزاوار شان اوس یچون وچگون کے ہے کہ جسنے اسلام کو طبع بلیغ علماء دیوبند وجناب سید المرسلین صلعم ہین اور مذاہب باطلہ سے حق کر دکھلایا اور تحفۂ سپاس نامعدود اوس لم یلد ولم یولد کے شایان ہے کہ جسنے بطفیل اپنے نبی عربی کے ہم کو دریاء جہالت اور قلزم ضلالت سے نکال انوار ہدایات کی پیچھے راہ حق پر قایم ومستحکم کرکے صدائے وحدہ لاشریک لہ سے رطب اللسان کیا اور اپنی حبیب کے شان مین انسان خاکی بنیان کیا بلکہ شجر وحجر کو صلای اشہدان محمد عبدہ ورسولہ سے عذب البیان محمد عربی کا بردے ہر دو سراست ۔ کسیکہ خاک درش نیست خاک برسراو ۔ حمد ونعت کے بعد جملہ اصحاب تحقیق پر اظہر من الشمس اور متقلدان عہد جدید وعتیق پر ابین من الامس ہو کہ مسلمان بھایون اور مسیحی صاحبون کے درمیان برسون سے مذہبی تحقیقات پر ردوقدح اور مدت سے تحقیق دینی پر بحث ومباحثے چلی آتے ہین اگرچہ اس بارہ مین اکثر علماء دین اسلام نے راہ حق کے تحقیق پر کمر باندہ بمقابلہ حضرات عیسائی صاحبان اپنے دعوی ثابت کرنے کے لئے اور دشمن دین کا دم ناک مین کرنے واسطے بہت بہت دلایل قاطع اور براہین ساطع پیش کرکے اونکے ہاتھ کے طوطے اڑا دئے - چنانچہ حامی دین مصطفوی مہتمم واڈیٹر اخبار صادق الاظہار منشور محمدی جناب محمد شریف صاحب نے جو مدت سے ہاتھ دہو اونکے پیچھے پڑے ہین شمس کو اتنا گھٹایا کہ کوکب کر دکھایا - نور افشان کو جو درحقیقت نار افشان ہے کیا یارا کہ ذرہ بھی چمکے - محققان دین کو خوب تسلی دی مگر تاہم جب تک کہ عموماً مسیحی صاحبان اپنی تسکین خاطر اور طمانیت دل نہ کر لینگے یہہ کب پیچھے باتین قلمبند کرنے سے قلمبند کرتے ہین چونکہ آج تک کوئی نسخہ عیسائیون سے بلاتعصب مذہبی عام فہم - سلیس اردو - سیدھی سادھی بول چال روزمرہ سواء محاورات واستعارات مشرقی کے نہین شایع ہوا - اور نہ کسی نے ایسی کتاب چھپوائی تھی چنانچہ کشیش معظم جناب پادری عماد الدین صاحب کے متعصبانہ تحریرا ور پرانے محاورات کے تقریر دیکھہ دیکھہ ہم بھی نہین بلکہ انکے مذہبی بھائی بینے چورے مسودہ اور ریویو لیتھر کر رہے ہین - حال ہی مین جناب تھاکر داس صاحب بھی حرف گیروں کی جماعت سے ہین - سیغر ہند کے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا جب کہین کچھہ مسیحی صاحبون اور محمدی بھایون مین مباحثہ یا مناظرہ

اتفاق سے ہونے لگتا تو حجت پت تعصب مذہبی کے
باتین اور بہت دھرمی کے قیل وقال ہو جاتے جن سے
امور متنازعہ فیہ جنکا تصفیہ کرنا طرفین پر فرض ہے غیر
منفصل ہی پڑے کے پڑے رہجاتے ہین - گو بارہا خیر خواہا
دین اسلام سے اشتہار اور ترقی جو مذہب سید الانام
سے اعلام دئے گئے مگر انکا بھی کچھ نتیجہ نہوا - دہلی کا ماحر
دہلی کے خورد و کلان کیا بلکہ ناظران اخبار گوہر بار منشور
محمدی کو بخوبی یاد ہوگا کہ کس طرح پادری عماد الدین
صاحب راتون رات رفو چکر ہوے تھے جبکہ مسلمانان
دہلوی نے مباحثہ کا تذکرہ کیا تھا - لواب وہی منشور پر
از نور نقارہ کے چوب کے طرح انکو کانون کہہ رہا ہے
ارے بھایو تھوڑی دیر تو تکلیف گوارا کرو مت بھاگو
دینادی کاروبار رات دن دمبدم ہر وقت ہر گھڑی
انسان کے دامنگیر رہتے ہی ہین - وقت کو غنیمت جانو
جاگو بے تعصب اور بے ریا ہو کر میدان مین آؤ - ہٹ
دھرمی چھوڑو - ؎ دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ -
آخر سب کو آخرت کا سفر درپیش ہے - وہان چلکے خدا کو
کیا منہہ دکھاؤگے - شاید تمنے نہین پڑہا ہوگا -

رباعی آغوش لحد مین جب کہ سونا ہوگا -
جز خاک نہ تکیہ نہ بچھونا ہوگا + تنہائی مین آہ
کون ہوویگا افسوس ؟ ہم ہوونگے اور قبر کا کونا ہوگا -

مگر ان حضرات کے کان پر تو جون تک نہ رینگی - اندر
اندر تو ہر ایک مسیحی لوقا مان گیا کہ منشور کا لکھا درحقیقت
سچ ہے اگر ہم دم مارین تو مشن کے روٹیان حرام
ہونگے - شایقان تحقیق راہ حق کو نوید اور پیروان
حضرت پولوس کو مژدہ جاوید کہ آج یہہ کتاب جسکا
نام تحقیق الاسلام ہے میرے آنکھون سے گذری - میرے
نزدیک اس قابل ہے کہ سادگی عبارت عالی مضامین کے
لحاظ سے جو فرضی اور خیالی انشا پردازی نہین اور
نہ دقیانوسی محاورات سے پر ہی فی الواقع اردو معلی
مین عدیم النظیر ہے اگر خطبات احمدیہ کے ہم پلہ بلکہ
برتر کہون روا ہے - اللہ اللہ مضامین عوام پسند یدہ
ہے اور نثر برگزیدہ حرف حرف پر لکھہ صفحہ محو کہوا
جاتا ہے - سبحان اللہ جو حرف ہی مخالفون پر حرف ہے
جو بات ہو لاثانی ہے - بات سے بات پیدا ہوتی ہے -
جب ہاتھہ مین لیتے ہین دل چھوڑنے کو نہین چاہتا -
ہر بار مین عجب لذت پیدا ہوتی ہی - دریا کو گویا کوزہ
مین بھر دیا ہے - یہہ کتاب جناب مولانا مولوی صاحب
واقف رموز مسیحی و محمدی دانا راز حقی و جلی مولوی
غلام نبی صاحب جو برادر حقیقی میان اسد اللہ صاحب
وکیل امرتسر کے ہی پندرہ دن کے شبانہ روز عرق ریزی
کا نمونہ ہے - یہہ صاحب بچپن ہی سے بحث و مباحثہ
مذہبی مین مشغول رہتے ہین اگر انہین فخر امرتسر بلکہ
آبروے پنجاب کہون تو مبالغہ نہین اگر مجسم تہذیب
مصور اخلاق لکہون نازیبا نہین - آیا تحقیق پنجاب
مین انکے ہی شان مین نازل ہے اور حدیث بہتاے
دین مشرکین باطل - فیقر منش جہان معانی آزاد
طبع و جان نکتہ دانی - انکے دایرہ غور عمیق کے آگے
جز لایخبری کے کرہ آسمان اور کچھہ خبر ہی نرہے
نثر دلپسند کے جنب مین عطار و نبات النعش سے لغو ہو

انکے عالی خیالی کے سامنے نظم کرسی نشین ثریا منشور-
انکے درستی سطور کے روبرو سطر کہکشان خط ترسا ہی
اور حوصلہ شعری انکے سادہ عبارت سے فرسا- ناظرین
اس التماس کو اس جرم مین کہ مین بھی ایک ایشیائی
ہون مبالغہ نہ سمجھین کتاب منگوا کے مطالعہ کرنے کے
بعد داد دین- تعالی اللہ عجب کتاب ہے جسکے دیکھنے سے
آنکھون کو نور اور دل کو سرور آتا ہی ایمان ہر مومن
دو بالا ہو جاتا ہے- یہہ کتاب واقعہ مین نادر ہی ہر طرح
سے مفید ہے اسمین ایک ایسا عمدہ شجرہ ہی جیسکی کسی نے
آجتک نکہہ نہ کی تھی جس سے حضرت صلعم کے رسالت
کا ثبوت صاف ظاہر ہوتا ہے اور نیز حضرت اسماعیل
علیہ السلام کے برکت کا ثبوت اور بی بی حاجرہ سے برکت
کا وعدہ عہد عتیق سے بخوبی ثابت کر دکھایا- اور استثنا
۱۸ باب ۱۸ آیت یعنے مین انکے لئے انکے بھایون مین
سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا کے بخوبی تفسیر کر دی ہے
کہ یہہ پیشین گوئی ہمارے نبی پر ہے طرفہ یہہ کہ مولوی
صاحب نے یہہ کتاب بلاحق السعی شیخ نور احمد صاحب
مہتمم مطبع ریاض ہند امرتسر کو جسنے ابھی تازہ مطبع
کہولا ہی کے نام لکھدی ہے جسنے اپنے گرہ سے اس
کتاب کو اپنے ہی مطبع مین بلحاظ برکت طبع کر کے قیمت
سادہ ہے چار آنہ موصول ڈاک مقرر کے شایع کی ہی
ما تون ہاتھ بک رہے ہین قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہے نیز
چونکہ اس کتاب کے آخری صفحہ پر مرقوم ہے کہ ایک اور
کتاب مسمی بہ صادق التحقیقات جسمین حضرت عیسی
علیہ السلام کے پیشین گویون کا حال ہے جو مصنفان

انا جیل رہونے دینگا دینگی حضرت ابن مریم پر جا بجا ہین
اور فی زمانا حضرات پولوس اور پیشین گویون کو نکا کر حضرت
مسیح پر جاتے ہین مواختلاف عہد جدید و عہد عتیق
کے عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر نکلینگے شائقین
کے اوپر انکہہ لگی ہوی ہے کہ کب مطالعہ مین آئیگی نہہ بھی
انہی کے تصنیف سے ہے-

اب مین ناظرین کے یاد کرنے کے واسطے مشتے نمونہ از
خروارے دیکے از ہزار شجرہ مذکور تحریر کرتا ہون غور سے
دیکھنا- آخر مین مشتریان اخبار منشور محمدی سے التماس ہے
کہ آپ صاحبون کے نام اخبار کے پرچہ سے معلوم ہوا کہ
تقریبا ۲ ہزار روپیہ کا رخانہ بحر الاسلام کا باقی ہے
جہان تک ہو سکے اس باقی سے بیباقی کرو مطبع کی
مدد تم لوگون پر ہی منحصر ہے اگر آپ صاحبون سے ہی تاخیر
ہوے تو اور لوگون سے کیا امید ہے اور عیسائی
بھایون کے خدمت مین بھی التماس ہے کہ آوہٹ دینی
چھوڑو آپ نہین جانتے قولہ تعالی ومن یتبغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین-
بینا زمندیر کرامت اللہ از چرچ مشن اسکول امرتسر-

اعتراض عیسائی

اس امر کی دریافت سب اہل اسلام پر نہایت ضرور
واہم ہے کہ تورات مقدس مین خداوند خدا نے قربانی
کا حکم جو ابراہیم کو فرمایا تھا وہ اسحاق نبی پر پورا ہوا
اسمعیل پر کیونکہ اسحاق بیوی زادے فرزند تھے
اور اسمعیل باندی زادے- عقل سلیم بھی اسبات کو
تسلیم نہین کرتی کہ بیوی زادے فرزند کے ہوتے باندی

فرزند کو جو رتبہ مین ادنی ہی قربانی کا حکم کرے اور اوسکی اولاد کے ساتھ عہد باندہے۔ اور خداوند خدا نے جو کچھ وعدہ برکت وغیرہ کا ابراہیم سے فرمایا تھا اسکو اسحاق اور اونکی اولاد مین پورا کیا نہ اسمعیل اور اونکی اولاد مین ان باتون کو محمدی لوگ دریافت نکر کے محض اپنے قرآن کے اعتقاد پر قربانی اسمعیل اور اونکی اولاد کے برتر کے قایل ہین۔

توضیح دینی

مجھے میرے ہم عصر دانشمندان مذہب عیسوی سے نہایت تعجب آتا ہے کہ کیون ان لوگون نے غلط اعتراضون کو اپنا وتار اور بے تحقیقی کو اپنا شعار بنایا ہے مین نہایت تاسف سے یہہ کہتا ہون کہ اگر یہہ لوگ تہوڑی توجہ اپنی کتب دینی کے طرف کرکے دربی دینی تحقیق کے ہوین تو البتہ بدف تیر ملامت کے نہ بینگے خود اصول و فروع مذہب سے ناواقف رہکے اورون پر اعتراض کرنا سخت بُری بات ہے۔ مین ناظرین باتمکین انصاف آئین اور بمہر عیسویان فراست نشان سے امید قوی رکھتا ہون کہ اس میری تحقیق کو بعین انصاف ملاحظہ فرماوین مین اسبات کے اعتراف کے قبل کہ قربانی حضرت اسمعیل کی ہوی یا حضرت اسحاق کی بحسب قاعدہ تورات تبحث کرتا ہون کہ خداوند خدا نے قربانی کے لئے کس طرح کی چیز کو پسند ومقبول فرما کے اسکو قربان کرنیکا حکم کیا تھا۔ جب اس امر کی دریافت مقدس کتاب توراۃ سے کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ رب العالمین جل شانہ نے قربانی کے لئے گو از قسم انسان ہو یا از جنس حیوان پہلوٹے کو (یعنے جس سے پہلے پہل عورت کا رحم کھلے) پسند فرمایا ہے اور اسی کو قربانی کرنے کا حکم کیا۔

چنانچہ سفر الخروج ۲۲ باب کے ۲۹ فقرے مین فرمایا تو اپنے کھلیان کے فیض اور اپنے کولہو کے رس سے مجھے گذرانے مین دیرمت کیجو تو اپنے بیٹون سے پہلوٹہا مجھے دیجیو ۳۰ ایسا ہی تو اپنے بیلون سے اور بھیڑون سے کیجیو انتہی اور استثنا ۱۵ باب کے ۱۹ فقرے مین اور خروج کے ۱۳ باب کے ۲ فقرے ۳۴ باب کے ۱۹ فقرے مین اور احبار کے ۲۷ باب کے ۲۶ فقرے مین اور گنتی کے ۳ باب کے ۱۲ وین ۱۳ وین فقرے اور ۸ باب کے ۱۷ فقرے اور ۱۸ باب کے ۱۵ فقرے مین توضیحاً موجود ہے اور انجیل لوقا کے ۲ باب کے ۲۳ فقرے مین لکھا ہے جیسا کہ خداوند کے شریعت مین لکھا ہے کہ ہر ایک پہلوٹہا نر کا خداوند کے لئے مخصوص کہلائیگا۔ انتہی۔ ان دلایل سے واضح براہین ساطع وظاہر ہو چکا کہ پہلوٹہا قربانی کے لئے مخصوص ہے۔ یہان تک کہ کسی مرد کے دو عورتین ہون ایک محبوبہ دوسری مبغوضہ اور پہلوٹہا بیٹا مبغوضہ سے ہو تو وہی نر کا مقدم اور میراث مین دو حصے والا ہوگا اس لئے وہ اسکے اول قوت کا ہے اور پہلوٹہا ہونے کا وہی مستحق۔ - - - - -

چنانچہ استثنا کے ۲۱ باب کے ۱۵ فقرے مین لکھا ہے اگر کسی مرد کے دو جورو ان ہون اور ایک محبوب اور دوسری غیر محبوب ہو اور محبوب اور غیر محبوب دونون سے لڑکے ہون اور پہلوٹہا بیٹا غیر محبوب سے ہو تو یون ہوگا کہ جب وہ اپنے بیٹون پر میراث کی تقسیم کرے تو

محبوب کے پہلوٹھے بیٹے کو غیر محبوب کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت نہ دے بلکہ وہ غیر محبوب کے بیٹے کو اپنے سب مال سے دونا حصہ دیکے پہلوٹھا ٹھہرادے کیونکہ اسکے پہلے قوت کا ہے اور پہلوٹھے ہونیکا حق اسی کا ہے انتہیٰ اگر ہمارے ہمعصر عیسائی یہہ شبہ درپیش کرین کہ روبین باوجود پہلوٹھا ہونیکے اپنے حق سے اس لئے محروم رہا کہ اسنے اپنے باپ کی عورت سے زنا کیا تھا چنانچہ پیدایش کے ۳۵ باب کے ۲۲ فقرے مین ہے اور جب اسرائیل اس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ روبین گیا اور اپنے باپ کی حرم بلہہ سے ہمبستر ہوا اور اسرائیل نے سنا تب یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اور پہلی جلد تواریخ کے ۵ باب کے ۱ فقرے مین ہے اور بنی روبن اسرائیل کے پہلوٹھے تھے کہ وہ تو اسکا بڑا بیٹا تھا لیکن اس لئے کہ اسنے اپنے باپ کے بچھونے کو ناپاک کیا تھا اسکے پہلوٹھے ہونیکا حق یوسف بن اسرائیل کے بیٹون کو دیا گیا انتہیٰ - اس سے صاف معلوم ہو چکا کہ اس سے ایک بڑا فحش صادر ہونے کے سبب اپنے حق سے محروم رہا اور اگر یہہ شک درپیش کرین کہ حضرت اسحاق کا پہلوٹھا بیٹا عیسو ہونیکے باوجود کیون یعقوب نے برکت پائی تو اسکا ابطال دو طور سے ہے اول یہہ کہ یعقوب نے پہلوٹھے ہونیکا حق عیسو سے مول لیا تھا چنانچہ پیدایش باب ۲۵ کے ۲۱ فقرے سے ۳۴ فقرے تک ہے تب یعقوب نے کہا کہ آج ہی اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق میرے ہاتھ بیچ عیسو کہا دیکھہ مین تو مرنے جاتا ہون سو پہلوٹھا ہونا میرے کس کام کا آویگا تب یعقوب نے کہا کہ آج ہی مجھہ پاس قسم کہا کہ اس نے اس پاس قسم کھائی اور اوس نے اپنے پہلوٹھے ہونیکا حق یعقوب کے ہاتھہ بیچا انتہیٰ دوسرا یہہ کہ یعقوب نے اپنے باپ اسحاق سے یہہ کہکر برکت حاصل کی کہ مین بھی عیسو ہون چنانچہ پیدایش کے ۲۷ باب کے ۱۹ فقرے مین ہے یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون تیرا پہلوٹھا جیسا تو نے مجھہ سے کہا مین نے ایسا ہی کیا اٹھہ بیٹھئے اور میرے شکار مین سے کچھہ کھائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے انتہیٰ ملخص کلام یہہ ہے ان مذکور مقدمات سے یہہ ثابت ہو چکا کہ حق دار پہلوٹھا تھا ہی ہے لیکن بعروض کسی عرض کے وہ محروم رہی تو اس سے ہمارے مدعا کو اثبات مین کسی طرح کا خلل نہین آتا -

اب مین اس امر کے ثبوت پر توجہ کرتا ہون کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزندون مین پہلوٹھا کون ہے تورات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کو اسمعیل ۸۶ برس کی عمر مین پیدا ہوے چنانچہ پیدایش کے ۱۶ باب کے ۱۶ فقرے مین لکھا ہی اور جب ابرام کے لئے حاجرہ سے اسمعیل پیدا ہوا تب ابرام ۸۶ برس کا تھا انتہیٰ اور ابراہیم کی عمر سو برس کی ہوی تب اسحاق سے تولد پایا چنانچہ پیدایش کے ۲۱ باب کے ۵ فقرے مین ہی اور جب اسکا بیٹا اسحاق اوس سے پیدا ہوا تو ابرام سو برس کا تھا انتہیٰ اس سے واضح

ہو چکا کہ اسمعیل سے اسحاق ۱۴ برس چھوٹے ہین اور پہلوٹھے فرزند حضرت اسمعیل ہی ہین باوجود اس امر کے پھر اسحاق کے قربانی تایل رہنا صاف خلاف تورات ہے اور پرلے درجے کا تعصب الصاف کی جاہے کہ آیا قرآن مجید اور احادیث شریف جو حضرت اسماعیل کے قربانی ہونے مین موافق تورات ہین یا مجرد ہٹ دہرمی یہود اور نصاریٰ کی۔

بلاشبہ محمدیان اپنے دعوے مین صادق اور غیر متعصب ہین بخلاف اہل کتاب کے کہ انکے دعوے پر تورات و انجیل شاہد اور نہ قاعدہ قربانی بنی اسرائیل۔

رہی یہہ بات کہ اسمعیل باندی زادے تھے وہ اسحاق کے برابر ہو نہین سکتے یہہ بھی اہل کتاب کا حیلہ لنگ ہے اور کئی وجہون سے باطل۔

وجہ اول یہہ کہ کتاب استثنا کے ۲۱ باب کے ۱۵ + ۱۶ × ۱۷ فقرون سے جنکو ہمنے ذکر کیا صاف ثابت ہو چکا کہ پہلوٹھا لڑکا گو وہ مبغوضہ سے ہو اور اس سے کوئی گناہ صادر ہنوی ہو تو وہی صاحب رتبہ و عزت ہے انکار اسکا صریح خلاف تورات ہے۔ وجہ دوم یہہ کہ تورات کے کسی مقام مین یہہ مذکور نہین کہ بی بی ہاجرہ کو کسی نے مول لیا یا جہاد دینی مین پکڑ لایا اونے کسی کے روبرو اپنے باندی ہونیکا اعتراف کیا تھا یہی صورتین حقیقی لونڈی غلام ہونے کے ہین ان مذکور صورتون کے سوائے کسی کو لونڈی یا غلام کہنا (جیسا پیدایش کے ۱۶ باب اور بیسن باب کے بعض فقرون مین ہاجرہ کے لئے کہا گیا ہے) مجاز ہی ہے حقیقتاً اگر عیسایون کے نزدیک ہاجرہ کا مول لیا جانا یا اسکا اقرار یا جہاد دینی مین پکڑا جانا تورات سے ثابت ہو تو پیش کرین۔ شاید ہمارے ہمعصر عیسائی یہہ شبہ پیش کرینگے کہ تورات کے ۱۷ باب کے فقرات سے سارا کا جسکو اہل کتاب سری کہتے ہین) بی بی ہونا ثابت ہوتا ہے اسکا دفع یون ہی کہ بی بی کہنا سارا کو باعتبار تابعیت کے ہے اور یہہ بات آجتک شایع ہے کہ جب کسی کے دو عورتین ہون ایک اعلا درجے کی اور دوسری کم درجے کی تو کم درجے والے اپنے اعلا درجے کی عورت کو بی بی کہا کرتی ہے اس اعتبار سے ہاجرہ اور خداوند نے سارا کو بی بی کہا اور اسطرح کا اطلاق تورات مین شایع ہے جیسا کہ پیدایش کے ۴۲ باب کے ۱۰۔ اور روت کے ۴ باب ۱۳ فقرے مین ہے اور ظاہر ہے کہ یوسف نے اپنے بھایون کو خریدا تھا اور نہ بوعز نے روت کو مول لیا تھا۔

وجہ سوم کہ بالفرض مین نے مانا کہ ہاجرہ لونڈی ہی تھی تب بھی اسحاق کو اسمعیل پر کچھہ فخر نہین اس لئے کہ حضرت یعقوب کی اولاد دو بیبیون (راخل اور لیاہ) اور دو لونڈیون (بلہا اور زلفہ) سے ہوی جیسا کہ پیدایش کے ۳۵ باب ۲۵ فقرے مین لکھا ہے اور راخل کی سہیلی بلہا کے بیٹے دان اور نفتالی اور لیاہ کی سہیلی زلفہ کے بیٹے جد اور اشر انہی اب بارہون فرقے بنی اسرائیل کے انہین کے نسل سے ہین پس جو فرقے دونون لونڈیون سے یعنے بلہا اور زلفہ کے پیٹ سے ہوے وہ سب بنی اسرائیل کے فرقون مین برابر گنے جاتے ہین کسی نے بی بی زادون کو عزیز اور انکے غیر کو رذیل نہ کہا۔

شبہ تورات کی عبارت سے بلہا اور زلفہ کا سہیلی ہونا ثابت ہوتا ہے نہ لونڈی ہونا دفع شبہ گو چالاک

مترجمان توراۃ نے لفظ سہیلی لکھا ہے مگر انکا باندی ہونا ثابت ہے اس لئے کہ محاورہ عام مین حرم لونڈی کو کہتے ہین اور یہہ لفظ پیدایش کے ۳۵ باب ۲۲ فقرے سے ثابت ہے اور جب اسرائیل اس سرزمین مین جا رہا تو یون ہوا کہ روبن (یعقوب کا بیٹا) گیا اور اپنے باپ کی حرم بلہ سے ہمبستر ہوا انتہی۔

درجہ چہارم یہہ کہ بالفرض مین نے مانا کہ ہاجرہ لونڈی ہو تاہم اسکی اور اسکے اولاد کی عظمت مین خلل واقع نہین ہوتا اس لئے کہ یہودی لوگ جو حضرت عیسیٰ کے آبا، واجداد تھے کئی بار بت پرستون وغیرہ کی غلامی مین رہے ہین چنانچہ اسرائیلون کا بار اول کوشن رستیم کے غلامی مین آنا قاضیون ۳ باب کے ۸ و ۱۰ فقرے سے ثابت ہوتا ہے - اس لئے خداوند کا غصہ اسرائیل پر بھڑکا اور اوس نے انہین ارام نہریم کے بادشاہ کوشن رستیم کر کا ہاتھ بیچ ڈالا انتہی اور بار دوم انکا عجلون ماب کے بادشاہ کے غلامی مین آنا اسی قاضیون کے ۳ باب کے ۱۲ فقرے سے اور بار سوم انکا فلسطیون کے غلامی مین آنا اسی کتاب کے ۳ باب کے ۳۱ فقرے سے ثابت ہوتا ہے -

الغرض اگر قاضیون کی کتاب کو باب اول سے تیرہوین باب تک پڑہین تو یقین ہو جائیگا کہ بنی اسرائیل کے ناصیہ حریت پر بار بار ساتھ بار داغ غلامی اقوام مختلفہ کا لگا ہے علاوہ برین یہہ لوگ بار بار پشت در پشت رومیون کے بھی غلام بنتے رہے ہے جیسا کہ کیفیت نامہ باری استرن صاحب مطبوعہ الہ آباد ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۶ مین مرقوم ہے اس سے علاوہ سب اولاد یعقوب نے آپ یوسف کے غلام ہونیکا اقرار کیا ہے چنانچہ پیدایش ۴۷ باب کے ۱۰ فقرے مین لکھا ہے ای میرے خداوند تیرے غلام کھانے کے چیزین مول لینے آئے ہین ۱۱ ہم سب ایک ہی شخص کے بیٹے ہین ہم سچے ہین تیرے غلام جاسوس نہین انتہی اور اسی کتاب کے ۴۴ باب کے ۱۶ فقرے مین مسطور ہے یہودا بولا کہ ہم اپنے خداوند سے کیا کہین اور کیا بولین اور کیونکر اپنے تئین پاک ٹھہراوین کہ خدا نے تیرے چاکر کی بدکاری ظاہر کی دیکھہ کہ ہم اور وہ بھی جسکے پاس سے پیالا نکلا اپنے خداوند کے غلام ہین انتہی۔

ان عبارات مذکورہ سے برنگ شمس و قمر روشن و ظاہر ہو چکا یہہ کہ سب غلام ہوے مگر انکی بزرگی مین کچھہ فرق نہ آیا پھر ہاجرہ کی عظمت مین خلل کیون آئیگا - اگر ہمارے ہمعصر عیسائیون سے ان دو مذکور عبارتون پر یہہ معذرت پیش کی جاوے کہ یوسف کے روبرو انکے برادرون کا اقرار حقیقی غلام ہونیکا مقتضی نہین بلکہ بپاس ادب و بلحاظ بزرگی ہے تو اسکے بہت سے جوابات ہین مگر ہم اس معذرت کو معرض قبولیت مین رکھکے یہہ کہتے ہین کہ ہاجرہ کا سارا کو بی بی اور ابراہیم کا ہاجرہ کو لونڈی کہنا بھی جو پیدایش ۱۶ باب کے ۵ اور ۶ فقرے سے ثابت ہوتا ہے اس ہی لحاظ سے ہے نہ اور کچھہ تیاس کن زگلستان من بہار مرا - میری دانست مین یہہ ہے کہ یہ ساری خرابی جو بنی اسرائیل رآئی محض اس ہی نکبت سے تھی کہ انہون حقارت کی راہ سے حضرت ہاجرہ کو لونڈی کہا اور حضرت اسمعیل کو حضرت اسحاق کے برابر نجانا تھا عن حقیر بیزا لاخیہ فقد وقع فیہ -

وجہ پنجم یہہ کہ قطع نظر وہ امور قویہ مذکورہ کے ربیون
کے روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بی بی ہاجرہ والدہ
حضرت اسمٰعیل فرعون کی بیٹی تھین اسنے بلاحظہ جلالت
وعظمت سارہ آپکو دیدیا تھا چنانچہ کتاب پریشیت رباہ
شلوموا اسحاق نے پیدایش کے ۱۶ باب کے پہلے فقرے
کی تفسیر مین لکھا ہے کہ وہ (یعنے ہاجرہ) فرعون کی بیٹی
تھین جب دیکھا انکے کرامات کو جو بوجہ سارہ واقع ہوئین
تو کہا بہتر ہے کہ رہی میری بیٹی اسکے گھر مین خادمہ ہوکر
اس سے کہ ہو دوسرے کے گھر مین ملکہ انتہیٰ۔ اس روایت
ربیون سے سب شبہات اہل کتاب کے باطل ہو چکے مگر ہم
ایک باریک بات جسکو چشم خردہ بین پاتی ہے ظاہر کرکے
اسکا دفع کرنا نہایت احسن سمجھتے ہین وہ یہہ ہے کہ
بیان تورات معارض روایت ربیون ہی پس معتبر تورات
ہوگی نہ روایت ربیون دفع اس خیال کا جو دماغ مین
بعض ابناے روزگار کے پیچیدہ ہے یون ہی کہ ان ہردو
روایتون مین اگرچہ بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے مگر فی المعنی
تعارض نہین توفیق ہے اس لئے کہ پیدایش کے ۱۶ باب کے
۵ اور ۶ فقرے مین جو لفظ لونڈی یا کنیز کا دربارہ ہاجرہ
کہا گیا ہے مجازاً بلحاظ عظمت سارہ وابراہیم ہی نہ حقیقتاً
اور اسکو حقیقت پر محمول کرنے کی کوئی وجہ درست نہین
کما مر اور اس ہی مین کمال عظمت سارہ اور خلیل اللہ کی
ثابت ہوتی ہے کہ شاہزادی آپکی خادمہ ہو چنانچہ وہ
فقرہ ربیون کا کہ اسکے گھر مین خادمہ ہوکر الخ صاف اس ہی
بات کا مبین ہے فبثت التوفیق اور آج کل بھی یہی دستور
ہے کہ جب کوئی معتقد یا مرید اپنے پیر و مرشد کو لڑکی
دیتا ہے تو بکمال اعتقاد یہہ کہتا ہے کہ یہ حضور کی لونڈی
ہے اور وہ شاہزادی بھی بکمال عقیدت کہتے ہین کہ مین
جناب کی لونڈی ہون جیسا کہ روت نے بوعز سے کہا،
یہہ تقریر اعتقادی اس بات کی مستلزم نہین کہ وہ
فی الواقع لونڈی ہو جاوے کما لایخفی علی من لہ فہم سلیم۔
فی الجملہ کسی طور سے حقیقتاً ہاجرہ کا رزیلہ ہونا ثابت
نہین ہوتا بخلاف ان بیبیون کے جو جناب مسیح کے دادیان
ہین اور جنکا حال لکھنے مجھے حیا دامن گیر ہوتی ہے چونکہ
خصوم دین ذات مصدر البرکات سرور کائنات علیہ
الصلوٰۃ والتحیات کو نشانۂ خدنگ طعن کا بنا ہے اس لئے
مین نہایت تاسف و مجبوری سے چند بیبیون کا حال
لکھنا ناگزیر خیال کرتا ہون تا انکی تیرعیب جو کا نشانہ
اور ہو جاوے ایک انمین سے راحب فاحشہ (یہہ لقب
تورات کا بخشا ہوا) ہے جسکے دربارہ کتاب یشوع کے
۲ باب کے افقرے مین لکھا ہے اور ایک فاحشہ کے گھر
مین جسکا نام راحب ہے آگئی اور دہین تکی انتہیٰ۔ اور
دوسری انمین سے نعمہ عمونیہ جو رجعام بن سلیمان کی
مان تھی اور جناب مسیح کی ۲۵ وین دادی ہے اسکے
دربارہ دوم جلد تواریخ کے ۱۲ باب ۱۳ فقرے مین
یون لکھا ہے اور اوسکی مان کا نام نعمہ تھا جو عمونیہ تھی
اور اسنے بدکاری کی انتہی اور تیسری انمین سے روت
ہے جسکے حقین اسی کے ہمنام کتاب کے باب کے ۴ افقرے
مین یون لکھا ہے کہ تب بوعز نے روت کو لیا سو وہ اسکی
جورو ہوی انتہیٰ اور ایک انمین سے اوریا کی جورو بنت
سبع ہے جسکا مرد زندہ رہنے کے حال مین داؤد نے

اسکو بلوا کے اس سے ہمبستر ہوا اور بنت سبع داؤد سے حاملہ ہو کے اسکی خبر داؤد کو دی تو داؤد نے یواب کو یون تاکید لکھی کہ اوریا کو سخت لڑائی مین آگے کیجئے اور اوسکے پاس سے پھر آئیے تاکہ وہ مارا جاوے تب یواب نے ایسا ہی کیا اور بیچارہ اوریا مارا گیا چنانچہ سموئیل دوم کے ۱۱ باب مین اسکا پورا قصہ موجود ہے جب اوریا مارا گیا تب خداوند عالم جل جلالہ نے داؤد پر غصہ کیا چنانچہ سموئیل دوم کے ۱۲ باب کے ۹ فقرے مین لکھا ہے سو تو نے کیون خداوند کے حکم کی تحقیر کر کے اسکے آگے بدی کی کہ تو نے حتی اوریا کو تیغ سے قتل کروایا اور اسکی جورو کو لیکے اپنی جورو کیا انتہی اس بدی پر خدا کو اتنا غصہ آیا کہ اُسنے داؤد کے جورون کو اوسکے انکھون کے سامہنے پڑوسیون کے حوالے کر کے اُنسے ہمبستر ہونے کا وعدہ فرمایا چنانچہ سموئیل دوم کے ۱۲ باب کے ۱۱-۱۲ فقرے مین لکھا ہے اور خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھہ مین ایک آفت کو تیرے ہی گھر سے تجھپر اُٹھاؤنگا اور مین تیرے جورون کو لیکے تیرے انکھون کے سامہنے مین تیرے ہمسائے کو دونگا اور وہ اس آفتاب کے سامہنے تیرے جورون کے ساتہہ ہمبستر ہون گے ۱۲ کیونکہ تو نے تو چھپے ہوے کیا پر مین سارے بنی اسرائیل کے سامہنے یہہ کرونگا انتہی اس قصے سے بہت کچھہ باتین (جنسے مومن کا ایمان لرزان ہے) ثابت ہوتے ہین مگر چونکہ اس وقت مجھے اُنسے بحث نہین میرا کہنا اتنا ہی ہے کہ ہاجرہ بحسب عندیہ خصم باندہی سہی پر بنت سبع کے مانند نہتین - اور ایک انمین سے تمر ہے جو یہودا کی بہو تھی اوسنے اپنے سسرے سے زنا کی اور اُسنے تورات مین چنانچہ کے خطاب سے سربلندی پائی ہے - چنانچہ پیدایش کے ۳۸ باب کے ۲۴ فقرے مین لکھا ہے اور یون ہوا کہ قریب تین مہینون کے بعد یہودا سے کہا گیا کہ تیری بہو تمر نے زنا کیا اور دیکھہ اسکو چنالی کا حمل بھی ہے یہودا بولا کہ اسے باہر لاؤ کہ وہ جلائی جاوے جب وہ نکالے گئی اُسنے اپنے سسر کو کہلا بھیجا کہ مجھے اس شخص کا حمل ہے جسکے یہہ چیزین ہین اور کہا دریافت کیجئے کہ یہہ چھاپ اور بازو بند اور عصا کسکا ہے الخ العبارت یہہ راحب بوعز کی مان ہے اور یہہ روت عوبید کی والدہ اور تمر یہارس کی مادر ہے جنہین متی نے نسب نامہ جناب مسیح مین ذکر کیا ہے -

اطلاع سب اہل اسلام کو معلوم رہے کہ یہ باتین جو دربارہ جدات حضرت عیسی مرقوم ہوین بحسب تحریر تورات ہین نہ موافق عقاید اہل اسلام سب اہل اسلام کا اعتقاد دربارہ نسب حضرت عیسی و جناب داؤد ایسا نہین - نعوذ باللہ من السوء عن الانبیاء **الغرض** بنی اسرائیل اور اجداد جناب مسیح مین ایسے بہت سے عورتین موجود ہین اور اگر ہم بولین تو معیوب ہونگے اور ہاجرہ جو کامل العفت والعصمت ہے اور اسکا بیٹا رسول جو اسمعیل ہے مع اولاد خود معیوب ہو

ع اندکی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ز کردل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است بالبعد ملاحظہ وجوہ نذکرو

اور احوال جدات حضرت عیسی حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر طعن کرنا مزید جہالت اور بڑے درجے کا تعصب اور بڑے درجہ کی غیرت ہے -

اب پورا یقین کرنی نہایت ضرور ہے کہ خداوند عالم تعالیٰ
شانہ نے برکت کا وعدہ کس سے فرمایا تھا توراۃ سے ثابت
ہوتا ہے کہ دربارہ ہردو ھاجر اور اگان حضرت ابراہیم یعنے اسمٰعیل و
اسحاق اللہ تعالیٰ نے وہ وعدہ فرمایا ہے نہ خاص اسحاق کے
لئے چنانچہ پیدایش کے ۱۶ باب کے ۱۰ فقرے مین ہاجرہ کو فرماتا
ہے پھر خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ مین تیری اولاد کو
بہت بڑھاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے اور ۱۷ باب کے
۷ فقرے مین فرمایا اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے
بعد تیری نسل کے درمیان انکے پشت در پشت کے لئے اپنا
عہد جو ہمیشہ کا عہد ہوگا کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیرے
نسل کا خدا ہونگا اور ۱۷ باب کے ۲۰ فقرے مین لکھا ہے اور
اسمٰعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھ مین اُسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا
اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم
بناؤنگا انتہیٰ اس وعدہ کی تفصیل پیدایش کے ۲۵ باب
کے ۱۳ - اور ۱۶ - اور ۱۷ باب کے ۸ فقرے اور ۱۵ باب کے
۱۸ - اور ۲۱ فقرے مین موجود ہے غور و تامل کا مقام ہے
کہ خداوند نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کرنیکے باوجود
جیسا کہ ۱۷ باب کے ۶ فقرے مین مذکور ہے بنی اسرائیل پر ایسی
نکبت اُتاری کہ وہ اور دیس کے ہاتھ پڑے اور بت پرستون کے
لونڈی غلام ہوگئے چنانچہ بیان سابق سے واضح ہو چکا
اور اون سے دولت یکسر چھین لی قربان اس قادر قدیر کے
کہ کبھی اولاد اسمٰعیل کے کسی کی غلام لونڈی نہوی اور باوجود
مغلوب ہونیکے آزاد کے ساتھ گذران کئے اور کر رہے ہین۔
چنانچہ پادری مریک صاحب نے اپنے رسالہ کشف الاسرار مطبوعہ

عیسوی کے صفحہ ۳۴ بارہوین باب مین لکھا ہے
فی الواقع ان قبایل اولاد اسمٰعیل میباشند و دیگران تاریخ کو نیز
ہر چند سنی کرده که حق آن قول را (یعنے آزادی عرب
بموجب کتاب اول توراۃ باب ۱۶ فقرہ ۲۰) رد نماید لیکن
آخر الامر اقرار کرد که باوجود اینکه بعضے قبایل عرب در زیر دست
قوم دیگر گاہے افتادہ باشند لیکن کل عرب ہرگز مغلوب
نشده اند و دیگر که قدرت لشکر های سطرس (یعنے میسائی
بادشاہ ذوی القدر مصر و کیخسرو بادشاہ جلل ایران وغیرہ
وتراجن کہ یکی سردار مظفر و دیگر بمیر اطور بزرگ اہل روم بود
پس لشکر اینہا تمامی قبایل عرب را نتوانستند مغلوب سازند
باوجود آنکہ بعضے از طوایف عرب بزیر سلطنت دیگر افتاده
لیکن قول مقدس در باب آزادگی ایشان حق شده بجد
در ایام قدیم وتازه در بارهٔ استقلال عرب مثال گردیده
حالت آزادی که قبایل بدو بالحال دارند دلیل شده که آن
قوم هرگز مغلوب نگشته اند انتہیٰ اور گاذفری ہنکس صاحب
نے اپنی کتاب حمایت الاسلام مطبوعہ ۱۸۷۰ء کے ۳۶ -
اور ۳۷ صفحہ مین لکھا ہے کہ اگر کلام برحق الٰہی مین مجھکو کچھ
اور تعلیم نہوی ہوتی تو مین اکثر یہ خیال کرتا کہ انصاف کے
ساتھ مکافات صرف اہل عرب کو قسمت ہوی جو اولاد حضرت
اسمٰعیل کے ہین اور قسمت مین یہودیون سے برابر تب اعلیٰ ہین
کیونکہ یقیناً کوی ترجیح نہ دیگا ان لوگون کی تقدیر دیناوی
کو جنہون نے جنگ خدا کی مہر رہی قسمت پر جنگلی اور خود مختار اور بلند
حوصلہ اور بہادر و قوی مون ملک عرب کہ جو مفتوح نہین ہوا
اسمٰعیل کی اولاد اونکے نام سے کل دنیا کو لرزہ آتا تھا
اور انکے ہتیار اونکو سجدہ کرتے تھے مگر انھون نے کبھی سجدہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

ازپی اہل ضلالت ازپی اہل صلیب | نیست درعالم کسی ناصح جز از منشور ما

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ختم مفروع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت وہم انجیل براقاد بتجیل | چون گشت علم آیت منشور محمدؐ

مثنوی

ہی تیغ زبان کا ایک جوہر	تعریف یہ ہی وہ مجتبیٰ کی	بے مثل ہے ذات مصطفیٰ کی
ہی حمد خدا سے آراستہ اسکو	یعنے کہ سپاس ہے اکبر	یارب ترے مصطفیٰ پہ ہر دم
ہی حمد خدا سے آراستہ اسکو	اللہ کی ثنا سے تاب اوسکو	یارب ترے مجتبیٰ پہ ہر دم
ہر شش جہی یہ زبان کو حاصل	صلوٰۃ و سلام اور تحیات	نازل ہوں دوام اپنہ دن رات
ہی حمد خدا سے آراستہ اسکو	ہوتی ہیں خصوم جس سے گھایل	پوشیدہ نہیں ہے سب پہ ظاہر
یہ حمد خدا کا سب اثر ہے	توصیف خدا کا یہ ثمر ہے	پر چہ نہیں کوئی اس سے بہتر
جب نکلی پنام سے دہان کے	کرتی ہی بیان وہ یوں زباں سے	پر چہ نہیں حکم ہے خدا کا
ہر عیب سے پاک ہی خداوند	نے اوسکو نظیر یک مثل مانند	منشور ہی دین مصطفیٰ کا
ہی ساری جہان کی یہ گواہی	جانا نہ اسے کوئی کما ہی	کب کوکب ہدیٰ ہو درخشان
ہی نعت نبی اگرچہ مرغوب	توصیف نبی ہی گرچہ مطلوب	کب پاوے فروغ نور افشان
لیکن ہے مجال کیا میں لکھوں	توصیف نبی میں کچہ میں بولوں	پر چہ نہیں ناصح زمان ہے
اللہ نے کی ہو جسکی تعریف	کب اسکی بشر سے ہو گی توصیف	ہی محض زمین یہ خوش بیان کا
		ہی شرع نبی سے وہ مباہی
		ہی اسمین مبین و مشید
		ہوتا ہے اسی سے آشکارا

اشاعۃ مذہب اسلام

خدا در انتظار حمد ما نیست ؛
محمد چشم بر راہ ثنا نیست

قال اللہ تبارک و تعالی

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البینات واولئک لہم عذاب عظیم -

یعنے اور چاہئے رہے تم مین ایک جماعت بلاتی طرف نیک کام کے اور حکم کرتی پہلی بات کا اور منع کرتی بری بات سے اور وہی لوگ ہین مراد کو پہنچنے والے اور مت ہو ان لوگون کی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکا انکو حکم اور انکو بڑا عذاب ہے -

وقال

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ یعنے ہو تم بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پہلی بات کا اور منع کرتے ہو بری بات سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر -

تمہید

باغبان گلشن دین پر مخفی و محجب نہ ہے کہ اگرچہ حضرت مبدع علم جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنے قوت ابداعی سے ہزارون قسم کے مخلوق کو عریان کدۂ عدم سے لباس ہستی پہنا کے نمودگاہ عالم مین روانہ فرمایا مگر انمین سوا انسان رفیع الشان کے کسیکو خلعت کرامت و شرف کی عنایت نفرمائی جسکے بدولت اسنے سب مخلوقات پر گوی افتخار لے لیا - جب ہم اس شرف کے حاصل ہونے کی جہت مین غور و تامل کو کام مین لاتے ہین تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو خدا نے اپنے اوصاف جلیلہ کا نمونہ فرمایا جس انسان مین یہہ بات نہوگی گو وہ بصورت انسان کہلا سکتا ہے مگر فی المعنی انسانیت کے شرف سے معرا ہے اس لئے اس حکیم علی الاطلاق نے جنمین اس صفت کا استعداد کامل پایا انہین اپنی نیابت یعنے رسالت سے سرفراز فرما کے مخصص فی العالم کیا اور انکو ہدایت و تہذیب انام کے لئے روانہ فرمایا -

ہر ایک برگزیدۂ خدا نے اس امر مین تا بمقدور کوشش و سعی کی اور کچھ ایک نتیجہ اسکا عالم مین جلوہ گر ہوا - مگر پورا پورا فائدہ اور کامل کامل نتیجہ عالم کو اسوقت مین حاصل ہوا جب خدا نے اپنے پیارے رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرما کے آپکے دین کو اشکارا کیا - ہر فرد بشر پر شکر یہ اس خدائے مقدس اور اوسکے پیارے رسول محمد عربی صلعم کا لازم و واجب ہے -

اب یہہ دریافت کیا چاہئے کہ اگرچہ اس خدائے واحد کے بے انتہی صفات ذاتیہ و فعلیہ ہین کہ جدول فہم انسان محیط صفحۂ معرفت ہو نہین سکتی مگر اتنی بات عقل و مشاہدہ سے ثابت ہوتی ہی کہ اسکے صفات مین دو طور کے تجلیات ہین ایک تجلی قہر اور دوسرے تجلی مہر ہم ان تجلیات کو صفات رحمت و قہر سے کہہ سکتے ہین - لیکن خدائے قادر نے بحسب اقتضای حکمت اکثر ظہور تجلیات قہر کو موقوف بروز قیامت رکھا اور اس دنیا مین تجلیات رحمت کو جلوہ گری بخشا تا سب کام عالم کے بخوبی انصرام پاوین ہمارا یہہ صحیح دعوی ایسا بدیہی ہے کہ اسکے ثبوت پر کوئی دلیل گذرانے کی حاجت نہین خود حالات موجودہ انسان کے اپنے خالق سے اور انعام و بخشش و پرورش

اسکی جو بہ نسبت انکے شب و روز ہوا کرتی اس پر دلیل روشن ہی کہ اس نے باوصف انکے طغیان و شقاوت کے انہین اس عالم مین اپنی رحمت سے محروم نفرمایا۔ پس انسان جو محض مخلوق باخلاق کے جہت سے سب عالم مین ممتاز و معزز ہوا ہی اس وصف مین اپنے خالق سے متخلق نہ ہو ہوتہ ہے اور محتاجون پر رحم کو کام نفرماوے تو گویا اسنے مقابل اپنے خالق کا ہوا اور بنائے حکمت الٰہی کو توڑا۔ اسی لیئے ہر ملت و شریعت مین تاکید احسان و رحمت کی محتاجون پر ہوا کی خصوصاً شریعت محمدی مین بہ نسبت اس امر کے ایسا اہتمام ہوا کہ کسی دین مین نہوا تھا جیسا کہ واقفین قرآن و حدیث و سیر و تاریخ پر مخفی نہین۔

محتاجون پر احسان کرنا کئی طرق متعددہ سے ہوا کرتا ہے مگر سب سے عمدہ و بہتر طریق احسان محتاجان ہدایت و نجات کو شاہ راہ ہدایت و نجات کا دکھلانا ہی اسی لیئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بسبب اسکے کہ وے اوامر الٰہی تعالیٰ و قدس کو عالم و عالمیون پر ظاہر کرتے ہین بہترامت کے لقب سے یاد فرمایا اور انکے واسطے بھلائی کی بشارت دی چنانچہ فرمایا۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون یعنے اور چاہیے رہے تم مین ایک جماعت بلاتی طرف نیک بات کے اور حکم کرتی بھلی بات کا اور منع کرتی بری بات سے اور وہی لوگ بھلائی پانے والے ہین۔

جبتک اہل اسلام امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر ثابت قدم رہے تب تک کسی نے انپر دین و دنیا کے ترقی مین گوی سبقت نہ لیگیا۔ جب مسلمانون سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا رواج بالکل محو ہوگیا تو انکے امورات دینی و دنیوی ہر دو مین دن بدن کاستگی آنے لگی۔

اصل منشا اس کاستگی اور مسلمانون کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے خاموش رہنے کا محض آپس کا اختلاف ہے۔ جب تک مسلمانون مین اتفاق و اتحاد رہا تب تک اسلام ترقی پاتا گیا اور جب سے انمین اختلاف و افتراق ظاہر ہوا آناً فاناً اسلام ضعیف ہوتا گیا۔

علی الخصوص اختلاف و افتراق علماء امت محمدیہ کا اسلام کے ضعف و کاستگی کا ایک سبب عظیم ہی کیونکہ انکے اتفاق و اختلاف کو ترقی و کاستگی اسلام مین بہت بڑا دخل ہے اور یہی لوگ امت محمدیہ کے کامل افراد گنے جاتے ہین ساری امت انہین کی تابع ہوا کرتی ہے انکے متبوع گنے جاتے ہین۔ اگر یہ لوگ امت مین اختلاف ڈالین تو اختلاف پڑ سکتا ہے اور اگر یہ لوگ اختلاف سے دور رہین تو اتفاق کی صورت نظر آتی ہے۔ یہی اختلاف و افتراق نے اگلے سب امتون کو برباد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمکو تفرقہ سے بچنے کی نہایت تاکید و ہدایت فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءہم البینات واولئک لہم عذاب عظیم یعنے اور مت ہوا تم لوگون کے طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکا حکم اور انکو بڑا عذاب ہے۔

غرض سارا قرآن اتفاق و اتحاد کی بہتری اور اختلاف و افتراق کی برائی کا منادی ہے۔

یہی اختلاف و نااتفاقی نے ہماری بری گت کی اور ہمکو سب کے انکھون مین ذلیل و حقیر کر دیا۔

یہی اختلاف و خانہ جنگی کے باعث اعدای اسلام نے جو ہمیشہ سے قابو جوتھے قابو پاکر بیخیال ہمکو دبا لیئے اور ہمارے دین کو نیست و نابود کر دینے کی نیت سے ہر شہر و قریہ مین مشنون اور انجمنون اور مشنون کو قایم کیا۔

یہی اختلاف و افتراق نے ہمکو حکام وقت کے نظرون مین فتان قرار دیا۔

یہی اختلاف نے ہمکو بارہا مختلف مواضع مین جریمانہ کا مستحق کیا۔

یہی اختلاف نے بہت سے مسلمانون کو جیل مین لیگیا۔

چنانچہ آجکل قصہ تعلقہ ترپاتور ضلع سیلم کا (جو وہان پر رسمی مسلمانون اور موحدون مین گذرا جس کے سبب طرفین مین قید و جریمانہ ہوا) شاہد بین ہے۔

یہ اختلاف جمیع فرقہ ہای اسلام مین اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ انکو دعوات کے اختلاف مین اتنا جوش ہے کہ کسی کو مخالف اسلام کے شرک و کفر پر نہین۔

رسمی مسلمان نے موحد کو بسبب اسکے کہ وہ بدعت سے باز اور اوسکو برا جانتا ہے مخالف ٹھہرا رکھا ہے۔

مقلد کو عامل بالحدیث سے بسبب اسکے کہ وہ تقلید کا رد اور عمل بالحدیث کا مثبت ہے خلاف ہے۔

ماولین صفات باری تعالی و تقدس کو اجرا علی الظواہر کرنے والون سے بسبب اسکے کہ انکے اجرا علی الظواہر مین شاید جسم و جہت و مکان کا پایا جانا ہے سخت خلاف ہے۔

سنی کو شیعہ سے بسبب اسکے کہ وہ خلافت خلفای ثلاثہ کو نہین مانتا بدرجہ غایت عداوت ہے۔

الحاصل اسلام اس اختلاف و افتراق و خانہ جنگی کے باعث بالکل ضعیف و ناتوان و مضمحل ہوگیا۔ کسی مدعی اسلام کو نہ دیکھا گیا کہ وہ چشم عبرت سے اس تباہ حالت اسلام کو دیکھتا ہے۔ سب کے سب اپنے اختلاف مین ایسے غرق ہین کہ کسی کو ترقی اسلام کا خیال ہی نہین آتا۔

تفصیل اجمال و توضیح مقال

مجھے بدشعور سے یہی بات کا خیال رہا کیا کہ اگر تمام اہل اسلام کے مختلف فرقہ متفق ہوکے اشاعۃ مذہب اسلام کی کیا کرین تو کیا خوب ہوگا۔ اکثر اوقات مین مین نے علماء اسلام سے جنکو امورات دین مین بڑا دخل ہے عرض کی تو کسی نے اسکو اپنے گوش مبارک مین جاے نہ دی۔ اور اگر کسی نے جاے بھی دی تو اسمین جنبد اشکال نکالکے اسکو ملتوی رکھدیا۔ مگر شاہد مقصود بعد مدت مدید جلوہ گر ہوا یعنے گذشتہ ماہ جمادی الاولی مین ایک انجمن جسکا نام نامی و اسم گرامی **انجمن محمدیہ** ہی فقط اشاعۃ مذہب اسلام کے لئے شہر مدراس بمہت اساس مین قایم ہوا۔

چونکہ اکثر اہل اسلام مدراس نے اسکے طرف اپنا التفات ظاہر نکیا اس لئے وہ انجمن ترقی پذیر نہوا اور جیسے شروع ہوا ویسا ہی رہا۔

ابھی اس انجمن کے قوانین و ضوابط چھپ رہے تھے اس اثنا مین ایک تحریر جناب جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول مولانا و بالفضل اولانا مولوی **ابو سعید محمد حسین** صاحب لاہوری ادام اللہ ظلال فیوضہ کی جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۰ نمبر ۱ کے ساتھ طبع ہوی اور جسکا عنوان **اشاعت مذہب اسلام** ہے میری نظر سے گذری جسکے ملاحظہ سے

محل کو سرور اور چشم ایمان کو نور حاصل ہوا۔
مین اپنے دور و نزدیک کے سب اجباب دینی کو بکمال خوشی یہہ کہہ سناتا ہون کہ یہہ کار خیر منبع حسنات دارین و مصدر خیرات الثقلین ہے شراکت و تائید اسکی کمال ایمان اور دیگر اسکی تقویت بخش ایقان ہے ۵ دیفہ الشفا من کل داء و محنۃ ۲ دیفہ الہدی للمتقین الافاضل ۳ دیفہ فتوحات لبرزوی تقی ۴ بعلم و اعمال فضل کل عامل۔
مین سچہ کہتا ہون اور اس دعوے مین صادق ہون کہ اس انجمن رحمت بار اور محفل حقانیت شعار استقرار تمام اور پوری استحکام پانے کے بعد تھوڑا عرصہ نہ گذریگا کہ تجلی توحید و رسالت کی جہان مین بخوبی جلوہ گر ہو جائیگی اور تیرگی کفر و شرک کی زمان و زمانیون سے کافور ہو جائیگی درخشان آفتاب سیرت صحابہ کا جہان مین نکل آئیگا اور لمعان مہتاب روشن خیر القرون کا زمانے مین چمک جائیگا۔ بیجا خیالات و بیہودہ تسویلات جو مخالفین نے اپنے ذہن کے تیزی سے تراشکے انکو اپنے عندیہ باطل مین عین دین ٹھہرایا ہے یا اسکو خالص دین سمجھا ہے نابود ہو جائینگے۔ اس معدن دین کے بدولت جواہر فواید دینیہ مالا مال ہونگے اور اسکے تائید و امداد سے شرک و کفر پائمال۔
مان حق اس انجمن کا اور رسی اس محفل کی اسوقت تمام ہوگی کہ اقطار و امصار ہندوستان مین جتنے اہل اسلام ہین انکی تائید و امداد کیجاوے اس بات پر نظر بھی حاصل ہوگا کہ سب اعیان اسلام اسکے حامی بنجائین اور ہمتن اسکے ترقی مین مصروف ہو جائین سچ ہے کہ جب تک کسی ایک ملک و ملت کے سب اراکین نے ایک رائے پر اتفاق نکیا اور ہمدردی قوم و ملت کو اپنے دل مین جاگہ نہ دی تو اکثر اس دولت و ملت مین خلل و زوال آیا چنانچہ ایک عمدہ مورخ دلپذیر کی تقریر ہے کہ "آرائش ایوان مہام دولت و نیز پیرایش مبانیان امور ملت بغیر از اتفاق آرای ہمہ اراکین آن و تحقیق مشورت تمام صورت نمی بندد۔ پس بر ذمہ اہل دولت و اصحاب ملت لازم و متحتم است کہ اولا سعی جمیل در اتفاق ہمہ اراکین و مشورہ تمام بخوبی مصروف فرمایند کہ فردے را بغیر از دم فرو بستن گنجایش دم زدن در خلاف نباشد و بعد ازان در تمشیت امور ملک و ملت جہد بلیغ نمایند انتہی"۔ بہت افسوس کی بات ہے اور غم کی جاے ہے کہ ہمارے دینی مخالف باوجود انہین دلایل و براہین اپنے حقانیت مذہب پر رہنے کے محض اتفاق و ہمدردی قوم کے بدولت ایسے ایسے عمدہ کام اپنے مذہب و کیش کے استحکام کے لئے کیا کرتے ہین جنکے سبب سے روز بروز انکا مذہب ترقی پایا کرتا ہے ہم باوجود مذہب حقانی اور روشن دلایل نقلیہ و براہین عقلیہ اپنے مذہب حقہ پر رکھنے کے ہمدردی قوم و مذہب کو کام مین نہ لاکے اپنے مذہب حقہ کو ترقی نہ دینی اور ہمیشہ اسکو انحطاط و کساد مین دیکھنا سراسر ہمارے نکبت کا سبب ہے تو چاہئے کہ ہمدردی قوم و دین کو جو ایک عمدہ بات اور نہایت حمیت کا کام ہے ہاتھ سے نجانے نہ دین۔
جاے عبرت و حسرت ہے کہ باطل مذہب والے جیسے ہنود باوجود اسکے کہ (بین) اختلاف (نہایت) رکھتے اور ایک دوسرے

کو اُن اُن امور مختلفہ مین باطل پر جانتے کے جب اپنے عزایم امور جیسے بت پرستی وغیرہ کے ترویج چاہتے ہین تو سب کے سب ایکدل ہو جاکے بخوبی کارروائی اسکی کرتے ہین اور ہم جو آسمانی شہادت سے راہ حق و صراط مستقیم پر ہین اپنے عزایم امور دین مین جو ترویج توحید و رسالت و دفع کفر و شرک ہے آپس مین چند مسایل فرعیہ مین خلاف رہنے کی جہت سے ایکدل نہین ہوتے اختلاف فروعات سے اصل اصول کی ترویج نکرنی اور مضرت ابدی نہ انتہائی نہایت قبیح بات ہے مثل مشہور ہے من لایدرک الکل لاترک الکل۔

مین یہ مناسب سمجھتا ہون کہ جب اس انجمن کے ترقی و استحکام کے لئے ضوابط و قوانین مقرر کرنا ہو تو اس مجمع مین اسلام کے دانشمندون کو جنہین خداوند عالم نے علم سیاست ملک و تدبیر منزل و عقل سلیم عطا فرمائی ہے اپنا شریک کرکے انکے صوابدید سے قوانین و ضوابط مقرر فرماوین تا انتظام امور بوجہ احسن ہو۔

میری رائے اس بات کو اقتضا کرتی ہے کہ ایک استدعا کمال خلوص ایمانی و ہمدردی ملت و قوم متضمن مضمون ترویج توحید و رسالت و تائید دین و ملت اس انجمن کے صوابدید سے سب دور و نزدیک کے حامیان اسلام کے خدمت شریف مین روانہ کیا جاوے تا انکو صلح بین اخوان اور تائید اسلام کا شوق و ذوق ہو اور جو غبار بسبب عدم اتفاق کے انکے دامن خواطر پر جا گیر ہے اس اطلاع و استدعا سے نکل جائے۔

مین نے تا بمقدور تامل و غور کو کام مین لایا تو اسلام کے عدم تزاید و ترقی کا یہی سبب پایا کہ بیچارے عوام سادہ لوح کو دعوت اسلام کی بروجہ کمال نہ پہنچنے کے سبب سے اکثر اس دولت لازوال سے محروم رہا کرتی ہین اور دعوت علی وجہ الکمال انکو نہ پہنچنے کے وجوہ مین جب مین قوت متفکرہ کو عمل مین لایا تو اسکے کئے وجوہ میرے خیال مین آتے ہین۔

پہلی وجہ یہہ ہے کہ عرصہ دراز سے واعظین اسلام کا ہر طرف جانا اور دعوت توحید و رسالت کی کرنی موقوف ہوگئی جب تک داعیان اسلام اطراف و اکناف مین تشریف لیجاکے دعوت دین حق کی فرمایا کرتے تھے تب تک اسلام کو ترقی تھی جیسا کہ واقفین تاریخ و سیر پر پوشیدہ نہین۔ تو اس انجمن مبارک پر لازم ہے کہ علماء اسلام سے چند افراد کو منتخب کرکے اس عہدہ جلیل پر مامور فرماوین اور ہر طرح سے انکی امداد و اعانت کیا کرین اس کام سے عالم کو بہت فایدہ ہوگا اور تھوڑے عرصہ مین اسلام ترقی پائیگا۔

دوسری وجہ یہہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی داعی اسلام بخیر خواہی عوام مومنین انکی دوستی و تہذیب ایمانی و جسمانی کے طرف متوجہ ہو تو اسکو پوری آزادی حکام وقت سے نہونے کے جہت سے اور مخالفین کے فتنہ و فساد کے اندیشے سے اپنی سعی مشکورہ کا ثمرہ تبلا نہین سکتا اور گوہر مقصود بدست یاب نہین ہوتا اس صورت مین اس انجمن پر لازم ہے کہ اپنے جانب سے ایک التجا ورخواست آزادی واعظین کی حکام وقت کے درپیش کرکے سند آزادی واعظین کی حاصل کرین تا ہر ایک واعظ بفراغ دلی اپنی خدمت بجا لاوے اور اپنے سعی کا

نتیجہ بتلاوے -

تیسری وجہ یہہ ہے کہ اکثر واعظین اسلام کو کوئی ذریعہ بیفکری معیشت کا نہونے سے قدم باہر رکھا نہین کرتے ہین تو اس انجمن پر لازم ہے کہ سال مین تین مہینے داعیان اسلام کو اطراف واکناف مین روانہ کرین اور ان تین مہینون تک متعہد انکے مصارف لابدیہ کے رہین -

از جملہ علماء اسلام چند افراد کو سوالات اطراف واکناف کے جوابدہی اور مخالفین کے رد و قدح پر مامور فرماوین ان مجیبون پر یہہ بات لازم ہوگی کہ دلایل کتاب وسنت سے جوابات سائلین ورد و قدح مخالفین دیا کرین اور انکے تحریرات وتصنیفات بعد منظوری واتفاق انجمن مشہور ہون - اگر علمائے اسلام کوئی کتاب یا رسالہ رد وقدح مخالفین مین (بغیر درخواست انجمن) تحریر فرماوین تو اولاً اوسکو انجمن کے درپیش کرین بعد منظوری وصوابدید انجمن اسکو مشہور کراوین -

کرناٹک کے سیر وسیاحت سے مجھے یہہ بات معلوم ہوئی کہ ہر ایک شہر وعسکر سلطانیہ مین بلکہ ہر ایک چھوٹے بڑے قریہ مین اہل اسلام موجود ہین اور اکثر اسلام کو مان لینے اور قبول کرنے کے قریب ہین - تو اس انجمن پر یہہ ضرور ہے کہ ہر شہر وعسکر کے حامیون اور سردارون کو اس بات سے آگاہ کرکے انسے استعانت اس انجمن کی چاہین -

اسکا نتیجہ میرے آئینہ خیال مین یون صورت پذیر ہے کہ جب ہر شہر وقریہ کے سردار وحامی متوجہ اس کام ہونگے تو مفسدون کے رخنہ اندازی کی رخنہ بندی ہوگی - اور حکام وقت کو دلجمعی وتسکین ہاتھ آئیگی اور کام اسلام کا بخوبی چلا کریگا -

بھائیو مین بخلوص دل یہہ التجا کرتا ہون کہ یہ دنیا دو روزہ ہے جو کچھہ ہم یہان پر اچھا ہو یا برا کمائینگے دار البقا مین اس سے فائدہ اٹھائینگے - آج یہان پر لذایذ وعیش وعشرت واپس کے اختلاف مین اپنے عزیز اوقات کو کھونا اور کل وہان سارے عالم وملایکہ رب العزت کے روبرو پچتانا اور بات کات کھانا کچھ فائدہ نہ دیگا -

ہمکو اللہ تعالیٰ دنیا مین اس لئے نہین بھیجا کہ ہم اپنے عمر کو فقط عیش وعشرت یا فقط آپس کے اختلاف ہی مین صرف کرین بلکہ مقصود اللہ رب العالمین کا ہمکو اس دنیا مین پیدا کرنے سے یہہ ہے کہ ہم اسکے اوامر ونواہی اور اسکی خاص توحید اور اسکے رسول مقبول محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رسالت کو سارے عالم پر ظاہر کرین - دیکھو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے تمام عمر اس مین خرچ فرمایا اور اپنے گھر وطن اسی کار خیر مین لٹا دیا اور اپنے عزیز جانون کو فقط اثبات توحید ورسالت مین نثار خدنگ مخالفین کا کیا - جسکے بدولت سارے قطعہ زمین پر توحید ورسالت کا غلغلہ ہوا - کوئی قطعہ ارض ایسا نہین کہ جس پر صحابہ کا گذر نہوا ہو ہم پر بھی جو انہین کے سیرت پر چلنے کے مدعی ہین یہہ ضرور بلکہ فرض ہے کہ اپنے سب عیش وعشرت واختلاف کو درکنار رکھکے اولاً توحید ورسالت کے پھیلانے مین کوشش کرین اگر اس کام کے چلانے مین اپنی ساری زندگی لٹ جائے اور اپنا جان ومال اسمین کام آئے تو مومن اسکو اپنا مقصود اصلی سمجھیگا اور قرب الٰہی وشفاعت حضرت رسالت پناہی کا وسیلہ جانیگا -

بھائیو ایسا وقت پھر کبھی ہاتھ نہ آئیگا اور ایسی آزادی جو اس عہد دولت برطانیہ مین ہر ایک قوم و ملت کو حاصل ہے پھر کبھی منہ نہ دکھلائیگی - اگر جوش مذہب و حمیت دین اور خدای لایزال سے خوف اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنیکا شوق و ذوق ہو تو جلد جلد اس کام کو سبھی امور پر سبقت دیکے اسمین کوشش فرمائے اور ایک جماعت کو اس کام کے ادا کرنے کے لئے قایم کرکے انکی مدد و اعانت ہر طرح سے کیجئے - اللہ تعالیٰ سب اہل اسلام کو توفیق خیر توحید و رسالت کو عالم پر آشکارا کرنے کی کرامت فرماوے -

مین جناب مولوی صاحب تفضل مآب مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری دام ظلہ کا شکریہ ادا کرکے یہ ظاہر کرتا ہون کہ آپنے جو کچھ بہ نسبت اس انجمن کے مقرر کرنے کے ارشاد فرمایا بہت صحیح و راست فرمایا اور داد حق و بے تعصبی کو ظاہر کیا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء فی الدنیا والآخرہ -

حررہ المعتمر الی ربہ العلی مسکین سید محمد فخر الدین النقوی الفخری المیلاخوری کان اللہ لہ -

از مدراس محلہ میلاپور سید شاہ عبد القادر صاحب فخری مرحوم ۱۹ محرم الحرام ۱۲۹۰ ہجری -

جواب نور افشان پر نظر ثانی

اوپر جو کے ڈوبنی گاوے تال کا ناظرین باتمکین اخبار نامدار منشور محمدی ملاحظہ فرماویں کہ اس خاکسار خلایق نے دو سوال پادری گھاکر داس صاحب سے ایک نائب انجیل لوقا ۱ - ۲۰ و ۲۱ یعنے جو جز وہ بنی کی درج ہے آجتک وہ بنی آیا یا نہین دوسرا سوال بہ نسبت قانون اعظم قرآن شریف چنانچہ وہ سوال متذکرہ بالا اخبار نور افشان مطبوعہ ۹ دسمبر سنہ ۹۳ء مع جواب پادری صاحب موصوف درج ہے اور جواب الجواب اوسکا اخبار نامدار منشور محمدی نمبر ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ مطبوع ہوا ہے اب پادری صاحب کی چالاکی ملاحظہ فرماوین کہ جواب الجواب مندرجہ منشور محمدی نمبر ۳۰ کو بالکل ہضم کرکے ۳۱ سے جواب شروع کرکے نور افشان نمبر ۴۷ مطبوعہ کرادیا حالانکہ میرا اسمین کچھ نقصان نہین نقصان انہین کا ہی اور جواب نمبر ۳۰ کے نہ لکھنے سے کئی مطلب نکلتے ہین اول یہہ کہ مین نے اونکا قول مع ترجمہ انگریزی کے روکیا تھا اوسمین کوئی موقعہ پادری صاحب کو جواب کا نہ ملا اس لئے جواب سے اوسکے قاصر ہوے دوسری یہہ کہ یا اوسکو تسلیم کرکے خاموش ہوگئے - تیسری یہہ کہ ظلمت تثلیث سے نظر نہ آیا ہو علی ہذا القیاس تین دفعہ جواب مندرجہ منشور محمدی نمبر ۲۶ و ۲۷ و ۲۹ کے جواب الجواب سے بھی قاصر ہین اور آیۃ متضاد زعفیہ کا جواب نہ لکھنا قوی دلیل تسلیم ہے مجھکو اب تحریر کی ضرورت نہین رہی لیکن بہ پاس خاطر پادری صاحب مختصر طور پر لکھتا ہون -

قولہ مگر انکا جواب ہمارے جواب کے کسی جز و پر اثر نہین کرتا ہے

اقول کیون صاحب جواب درمیان سے شروع کردینا کونسے جز و پر اثر کرتا ہے اوسکو مدلل بیان کیجئے -

قولہ واضح ہو کہ ان ہی بیہودے ہماری مراد ہے

جنہون نے اس امر مین اختلاف رای ظاہر کی الخ-

اقول بیانات مختلفہ مین کسی نتیجہ کا مستخرج ہونا مستنبط نہین کیا جاتا ہی کس لئے جبکہ بیان اونکا مختلف ہے تو اوس نتیجہ پر جو اوسی بیان سے استخراج کیا گیا ہے کیونکر گمان متحد ہو سکتا ہے غور فرمائیے جبکہ دو فریق یہود ایک فریق نوشتون سے واقف اور دوسرا ناواقف اور دونون مین اختلاف اس صورت مین ترجیح واقف کو دیجائیگی- اور پھر دونون کے قول سے ایک نتیجہ نکالنا حرف آپ ہی کا کام ہی اور پھر-

قولہ لہذا ایک کو دوسرے کے بہ نسبت معتبر کہنے کے گنجایش نہین ہے-

اقول اسمین آپنے مجھکو کیا جواب دیا مینے آپ کو الزامی جواب دیا تھا آپ نے دونون فریق غیر معتبر ٹھہرادئے چشم ما روشن دل ما شاد- اب یہہ فقرہ کہ حضرت مسیح اور وہ نبی ایک ہین کیا انھین نا معتبرون کے قول سے ثابت کروگے کچھہ تو سوچ سمجھہ کے لکھا کیجئے-

قولہ پھر یہود کا نوشتونکی ان باتون کی تا متی ۲۲-۲۹

اقول مین نے جو یہود کہ نوشتون سے واقف انکو اوپر ناواقف کے ترجیح دئے تھے حضرت مسیح سے میرے قول کی تصدیق اور آپکی تکذیب کرتے ہین- یسوع نے جواب مین اونسے کہا تم نوشتون اور خدا کی قدرت کو نہ جانکر غلطی کرتے ہو متی ۲۲-۲۹- واہ قسمت کے دیا بکاری کیھر ہو گیا دیا- حضرت مسیح ہی آپکو جواب دئے گئے- اب مجھکو معلوم ہو گیا آپ سا شخص قرآن شریف کی عدم ضرورت کیا معنی اگر اس واجب الوجود کی عدم ضرورت لکھے تو کچھہ بعید نہین-

قولہ بلکہ اوس موعود کے جزون کے- الخ

اقول میرا اور آپکا مباحثہ لفظ وہ نبی پر ہی مجھکو اسکا نشان دیجئے وہ مثل نکھئے کہین کہیت کی سنین کہلیان کے اس آیتہ مین یہہ لفظ کہین نہین کہ وہ نبی اور مسیح ایک ہے اور لوقا ۲۴ ۴۵ مین بھی اس لفظ کا پتا نہین ۴۶ ۴- آیتہ کو پڑہئے کل مطلب حل ہو جائیگا- اور اوسے کہا کہ یون ہی لکھا ہے اور یون ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ اٹھاوے اور تیسرے دن مردون سے جی اوٹھے ذری سیاق عبارت کو بھی دیکھا کیجئے مجھکو آپکی تحریر پر کمال افسوس آتا ہے کیا تو یہہ شور اشورے کہ مین بچے بچون سے کم گفتگو کرتا ہون یا یہہ بے نمکی کہ جواب بن نہین پڑتا میرا سوال لفظ وہ نبی پر اوسکے جواب مین آپنے مسیح کے دکھہ درد کے آیتہ لکھدی-

قولہ قطع نظر اسنے جب یوحنا ۶- ۱۴ پر غور کرکے الخ

اقول اس گمان دوہم کا رد یوحنا ۷- ۴۲ سے کر چکا ہون دیکھو منشور محمدی نمبر ۳۰- اور جو یوحنا بپتسما دینے والے کی اس مضمون کا سوال کیا تھا اوسکا حوالہ دیجئے تاکہ اوسکا بھی رد کیا جائے-

قولہ واضح ہو کہ ہمنے اس عورت الخ-

اقول نہ جانے رنگ قارورہ نہ سمجھی نبض کی حرکت + دواکرنے کو افلاطون طبابت اسکو کہتے ہین + اسکا رد منشور محمدی نمبر ۳۱ مین ہو چکا ہے دیکھہ لیجئے رہا سہا اور سنئے یوحنا ۴- ۲۵ عورت نے اس سے کہا مین جانتی ہون کہ مسیح (جسکا ترجمہ کرستس ہے) آتا ہی-

جب وہ آویگا تو ہمین سب باتون کی خبر دیگا ۲۶ یسوع نے اس سے کہا مین جو تجھ سے بولتا ہون وہی ہون - اسمین حضرت مسیح نے اوس عورت کے قول اور میرے دعوے کی تصدیق کی اور آپکی تکذیب نہ اوس عورت نے وہ بنی کا اشارہ کیا نہ مسیح نے بیان کیا ایسے کچے حوالون سے کام نہ چلیگا اور قولہ یہہ لقب داؤد اور دانیل نے مشہور کیا دعوی بلا حوالہ قابل سماعت نہین اب پادری صاحب کے خدمت مین دست بستہ یہہ عرض ہے کہ جو حوالہ پادری صاحب کے رد مین مین نے انجیل سے دی ہین اونکو پہلے رد کرکے اپنے حوالہ کا ثبوت کرین حضرت رد آپ سے ہو سکتا نہین کچے حوالون سے کام نکلتا نہین اسی بضاعت پر قرآن شریف کی عدم حرمت لکھتے ہو سو گر ہمین مکتب ست این ملان ۔ کار غلمان تمام خواہد شد ۔

قولہ واضح ہو کہ اگر اوسکے قول کا اعتبار نہین الخ

اقول جب دونون فریق کا قول غیر معتبر ہوا تو ہمارا کیا نقصان ہوا ہم اونکے قول کے محتاج نہین آپ فرمائے وہ بنی اور مسیح کو کسکے قول سے ثابت کرو گے اور جب اختلاف دفع ہو گیا تھا تو اوسکا حوالہ کیون نہین دیتے ہو زبانی جمع خرچ کیون پیش کرتے ہو اور فیلوس کو گواہ ہے اور گواہ بھی نہین وہ قابل اعتبار نہین اور یہہ قول آپکا جب پیشوا کو ایک بات کی خبر نہ ہو اور پیرو تیرہوین صدی مین اوسکی خبر دین - اب مین پوچھتا ہون کہ حضرت مسیح نے کس مقام پر فرمایا ہے کہ مین مسیح بھی ہون اور وہ نبی بھی ہون ہم بھی مانے ذری تصویر ضم دیکھین تو ۔ کسطرح کھینچی ہی تو زلف کا خم دیکھین تو ۔ اور نہ مدعی سست گواہ چست بخوبی آپ پر صادق ہوگا - مین حیران ہون کہ آپ کیسا جواب تحریر کرتے ہین کہ ہر فقرہ پر آپ مات کہا جاتے ہین -

قولہ اقوال مسیح مین ہمنے بیان کیا - الخ

اقول اسمین مسیح کے دکھہ درد کا بیان ہے چنانچہ اوپر گذر چکا اس سے اور میرے سوال سے کیا علاقہ یہہ میرے سوال کا جواب نہین اور جناب پطرس کے نسبت مجھکو کچھ کہنا نہین چونکہ اسکا مواخذہ مصنفان حواری توبہ اور تحقیقات الواقعات الانجیل اور تحقیق المذہب والون سے کیجئے مجھ سے کچھ تعلق نہین رہا اقرار و انکار پطرس اوسکا جواب حضرت مسیح سے طلب کیجئے متی ۳۲ - اسلئے جو کوئی آدمیون کے آگے میرا اقرار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اوسکا اقرار کرونگا ۳۳ پھر جو کوئی آدمیون کے آگے میرا انکار کریگا مین بھی اپنے باپ کے آگے جو آسمان پر ہے اسکا انکار کرونگا - اگر یہہ کفایت نہو تو لوقا ۱۲ - ۸ کو دیکھو اگر اسپر بھی اطمینان نہ ہو تو تناقض کلمات مین موجب بسقوط عن الاعتبار کو سمجھ کر خاموش رہے -

قولہ آپ بھی ذرہ حواس قایم رکھے سنیے الخ

اقول بہتر ہے کہ رکھنا قدم دشت خار مین مجنون کہ اس نواح مین سودا برہنہ پا بھی ہے *

اب آپ اصل مسئلہ منازعہ فیہ سے کنارہ کرکے کنایتہً حضرت مسیح کی الوہیت و انسانیت کے طرف رجوع ہوے اسمین آپکی حواس بہی بھی باختہ ہو جائیگی

مگر پہلے مین یہہ پوچھتا ہون کہ حضرت مسیح مین الوہیت اور انسانیت کا اشتراک کس طور پر ہے اوسکو صاف تحریر فرمائے پر یہہ بھی گویہہ ہی میدان ہماری بھی زور آزمائی دیکھ لیجئے فقط - خیرخواہ آپکا عبد المجید ۲ نومبر

بقیہ بیان نبوت

باین طریق کہ تاثیر نور القدس در قوت نظریہ او بوجہ واقع میشود کہ غلط و اشتباہ در معلومات او راہ نمی یابد و در قوت عملیہ او ملکہ پیدا کند کہ بسبب آن اعمال صالحہ بکمال رغبت صادر میگردد و از اعمال بد بکمال نفرت محفوظ می ماند و چون قوی بدنی او بحد کمال برسند و عقل تجربی نیز بانتہا میرسد و برای تکمیل خلق مبعوث می سازند و باز بمعجزات تصدیق او میفرمایند فقط صفحہ ۷ اور نبی کے نبی اللہ ہونے کی شناخت یہہ ہے کہ اوسکی خبر معرفت انبیاء گذشتہ کے مندرج کتاب اللہ ہو دوسری اخبار گذشتہ بیان کرے تیسری خبر آئندہ بتلاوے چوتھی معجزات اوس سے وقوع ہون پانچوین اوسکی تعلیم توحید ہو پس یہہ علامتین جسمین پائی گئین وہ نبی کہلایا اور ہر نبی نے نبی آیندہ کی خبر بیان کی مگر جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبی آیندہ کی خبر ارشاد نہین فرمائی بلکہ فرمایا [illegible] نبی بعدی جسے معلوم ہوگیا کہ اب کوئی نبی آیندہ کو نہوگا چنانچہ میرے بیان کی تصدیق انجیل یوحنا باب ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ مین موجود ہے کہ یہودیون نے یحییٰ علیہ السلام یعنے یوحنا اصطباغی سے دریافت کیا تھا کہ تو مسیح ہے یا ایلیا ہی یا وہ نبی ہے - یوحنا نے جواب دیا کہ نہ مسیح ہون نہ ایلیا نہ وہ نبی ہون -

اس سے ظاہر ہے کہ یہودیون مین بموجب توریت کے اس وقت تک تین نبیون کے ظہور کی خبر تھی پس مسیح اور ایلیا کا آنا تو انجیل سے ثابت ہوا اب باقی رہا وہ نبی کہ جس سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین باقی تھے انکی خبر جناب مسیح علیہ السلام نے بلفظ فارقلیط انجیل یوحنا ۱۶ ۷ مین دی ہے - اور فارقلیط کے معنے شفیع اور تسلی دینے والا کے ہین دیکھو وجہ الایمان صفحہ ۶ - اور شفیع آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے - اور قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ نے بقول حضرت مسیح یاتی من بعدی اسمہ احمد فرمایا ہے اور کتاب یسعیاہ ۴۲ - ۱۰ کو جو ۱۷۳۳ء مین بمقام مبطع انہونے برتولے مین بزبان ارمنی پاوے اسکاٹ صاحب نے ۱۸۶۶ء ترجمہ کیا تھا لکھا ہے کہ خداوند کے واسطے نئی تسبیح پڑھو اوسکی سلطنت کے نشانے اسکی پیٹھ پر ہے اور نام اسکا احمد ہے پیٹھ کی نشانی سے مراد مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کتاب عزل العزلات مین بھی صاف نام مبارک موجود ہے صریحہ لکبا لون یاحورا کارادیم خلوحتم

ذہ دودی وذہ مرعی یا بنوت یرو شلایم ۵ - ۱۰ محمدیم لفظ تعظیم ہے جیسے بعل کو بعلیم الوہ کو الوہیم دیکھو اول سموئیل ۷ - ۴ - اور اسیطرح انجیل برنابا جو انگریزی مین ہے اوسمین باین الفاظ - آف محمد دی سجز اف گاڈ - موجود ہے از جو جو اوصاف انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ درگاہ صمدیت خداوند تعالیٰ عز اسمہ سے رحمت ہوی وہ آنحضرت کی ذات مستجمع صفات مین موجود تھے جیسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری یعنے خلافت مثل آدم اور خلت مثل ابراہیم اور کلام مثل موسیٰ اور صورت مثل داؤد اور ملک مثل سلیمان اور دم مثل عیسیٰ علیہ السلام - اوس نبی عظیم الشان مستجمع صفات پر قرآن شریف نازل ہوا جو آجتک تحریف و غلطی سے محفوظ ہے صاحبو جائے غور و انصاف ہے کہ حاکمان ذوی الاقتدار صاحبان کلکٹر و جج کمشنر بہادر وغیرہ خاص باشندہ لنڈن وغیرہ و شریف الخاندان متمدنہ ہندہین اور ہر ایک طرح حکمی طاقت و قدرت رکھتے ہین مگر کسی غیر مذہب والے سے کسی نوع کا تعرض نہین کرتے اور ہمیشہ و ہر وقت انکی خدمت مین مسلمان و ہندو رہا کرتے ہین کبھی سننے مین نہین آیا کہ فلان صاحب نے کہا ہو کہ تمہاری کتاب جھوٹی ہے یا تم لوگ گمراہ ہو یا تم ہمارا مذہب اختیار کرلو وجہ یہہ ہے کہ یہہ لوگ تعصب و حسد سے خالی اور یہہ انکی سراسر شرافت و نیک نیتی و انصاف ہے ہم انکے نہایت شکر گذار ہین اور یہہ لوگ جو مسلمان اور ہندو و خاکروب وغیرہ عیسائی ہو جاتے ہین یہہ حضرات اپنی ندامت مٹانے کی غرض سے صدہا اعتراض بے بنیاد کرگذرتے ہین اور جواب مین پڑتا نہین اور انصاف سے کچھہ مطلب نہین نوکری کا فرض ضروری سمجھتے ہین اور مذہب عیسوی کے علما و مورخین کے تصنیفات کو دیکھتے نہین اور نہ اپنے انگریز کا شہر سوچتا ہے اور قاعدہ ہے کہ ہر ایک مذہب مین بانی مذہب کے سیرت سے اوسکے تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ محمدؐ کے حدیثین بہت سی امر حق کے نصیحتین اور انکے افعال بہت سے نیکی کے نمونہ ہین اور اونکے ازواج و اصحاب نے اون کے بہت سی خلوت اور جلوت کے امور جمیلہ محفوظ کر رکھے ہین - دیکھو تاریخ رومۃ الکبری باب جلد ۶ اس مورخ کو جھوٹ لکھنے سے کیا غرض اور نہ کوئی اسکو جھوٹا کہہ سکتا ہے - اور قرآن شریف مین بھی اللہ تعالی پیغمبر اسلام کے شان مین فرماتا ہے -

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین - پس ضرور ہے کہ جو رحمۃ اللعالمین ہو اور اشرف المخلوقات کا سردار ہو وہ پاکیزہ و پرہیزکار ہو اور دوسری جگہہ مین فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا پس غیر ممکن ہے کہ جس شخص کو خداوند تعالی بشیر و نذیر فرماوے وہ غیر معصوم ہو ایسے شخص کے پاکیزگی و پرہیزگاری اور رسالت مین شک کرنا بے دینون کا کام ہے اور ایمان والے تو ایسے شکوک سے بری ہین اللہ اونکو بھی ہدایت کرے آمین یارب العالمین فقط - عبدالمجید

رسیدزر

مہتمم مشکور ہے اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے اپنے الطاف قدیمانہ کے مدنظر قیمت اخبار ارسال فرمایا اور کارخانہ مطبع بحر الاسلام کو مدد دی اور بھی التماس ہے خدمت مین اون احباب اخبار دوست کے کہ بعض ناظرین اخبار ہذا از رقیمت تو ایکطرف بلکہ گاہ گاہ خط و کتابت سے بھی بند ہو یا دوشادہ نہین فرماتے ہین افسوس

جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب زاد الطافکم ۱۰ ر
جناب منشی عبدالرحیم خان صاحب دام عنایتکم ۷ ر
جناب عطا محمد صاحب استنت سرجن مدلطفہ ۵ ر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا

منشور رسولان ہمہ مختوم بخاتم | یا خاتم و مہر آمد منشور محمدؐ | توریت بما توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

از پی اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح تر از منشور ما۔

نمبر ۸ | جلد ۱۰

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مدرخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۱۵ ربیع الاول | ۱۲۹۸ھ

رشید ندا از روی ایمان سوے عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸

زبان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت دہم انجیل بر افتاد تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	ای حمل علی رسول امجد۔	سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہی قدیر ہے احدی	سلطان قلمرو ابد ہے	جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی	خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید عادق	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند شریعت
پیدا ہوی ایک لفظ کن سے	اٹھارہ ہزار عالم اوس کے	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر سے ہی روشن	ای خامۂ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظروں سے گرے جہان کے خار
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گری	جو فضل و شرف وہ بجا ہی	ہمنام جناب مصطفا ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز مین رکھی ہے	نوریخ دلپذیر اسلام	ماحی ملل ظہیر اسلام۔
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہین مصلحت سے خالی	شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ماء فناک	کرتا ہی بہ قلب زار و ناشاد	منشور محمدی کی فریاد
جب بعثت نبی کا وقت آیا	خامے نے ادب سے سر جھکایا	چھپتی ہین صحیح سب کو الیف	بے شبہہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	عمدہ جزین لفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک درثمنون
		ہر سال دس آنے پانچ مجود	اس گوہر بے بہا کو وہ لے

پر شرطہی پیشگی کی ہر بار	مابعد سے کچھ نہین سروکار
سال دمدور وزشب الہی	ہوا سکو بہت بڑی ترقی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام	توقیع محمدی رکھا نام

مراسلات

اسلام کے یار و مددگار جناب مہتمم اخبار منشور محمدی صاحب دام مجدکم

جھگڑے مٹتے ہین روز اورون کے ؛
آج میرا بھی التماس سنین ؛

بعد تسلیم کے وہ التماس جسکے طرف آپکا متوجہ ہونا ضرور ہے بہ بمرات ذیل گذارش ہے -

(۱) یہہ راقم عریضہ نے قبل اسکے کہ عرصہ بارہ یا تیرہ برس کا ہوا کہ ۳۳ کروڑ معبودون کی پرستش کو چھوڑ معبود واحد منعم حقیقی کے فرمان واجب الاذعان کے طرف اپنے سر تسلیم کو بلا خیال کسی اور قسم کے فقط باین خیال سر تسلیم خم ہے جو مزاج یارمین آوے جھکا دیا ہے اور اوس تاریخ سے آجتک برابر بشوق مطالعہ کتب ادیان مختلفہ کا رہتا ہے اور خوشہ چین خرمن ہر ارباب و اصحاب ملل مختلفہ کا رہا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اوقات نہایت مغتنمات سے منصور ہے کہ جب ابن آدم باہم روشنی مین آفتاب عقل جہانتاب کے تلاش اوس صراط مستقیم کا جو انسان کے مآل پیدائش کا ہے کرتے ہین وہ زمان وہ مکان وہ شام وہ صبح بہت مبارک اور فرخندہ ہے کہ جب چند کسان جویان مطالب و معانی ایہ کریمہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے ہوے ہین وہ گروہ حق پژوہ معارف اندیش حقیقت کیش غایت درجہ مین ہمالون ہے جو اون رشتہ تعلقات کو جو ہر انسان کے لئے امر لابدی ہے توڑ تاڑ کر بلا خیال خود نفع و ضرر

مابعد سے کچھ نہین سروکار
ہوا سکو بہت بڑی ترقی
توقیع محمدی رکھا نام

کے نظر حمت کا صرف اوپر معانی زنار و پروردگار کے کھولکر گوشہ جبر و توکل مین صرف اپنے اس سمجھ پر کہ وہ واحد و صمد ولم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ہے ۳۳ یا ۶ ۳۳ کروڑ معبودون کے زنار کو گردن سے اوتار کر گدائے گوشہ نشینان توحا خطا محو خوش خیال کر کے بیٹھ رہتے ہین اور اون لوگون سے جنکے شان مین مولانا کا فرمان ہے اہل دنیا کا فران مطلق اند ؛ روز و شب در رزق زق و در بق بق اند ؛ باب گفت و شنود کا بند کرتے ہین یہہ تو چھوتا منہہ بڑی بات ہے ہم کیا اور ہمارے خیالات کیا مگر مباحثہ اور مناظرہ مذہبی سے کہ سراسر مملو بہ نفسانیت ہے اور بجز نزاع معانی الفاظ ظاہری اور کچھہ حاصل نہین ہوتا ہے نفرت رہتی ہے کس واسطے کہ علم ظاہر رنگ رسم و طور ہے ؛

علم باطن عشق و فکر و غور ہے ؛
ہے بفیض عقل کل علم لدن ؛

اس بیان پر اتفاق دور ہے ؛

(۲) اگر کوئی ایسے بی تعصب راست گفتار صدق کردار سے اتفاق رابطہ و اتحاد کا ہو گیا اور وقتاً فوقتاً بنظر تحقیقات تذکر مذہبی بذریعہ تحریری و تقریری پیش آگیا تو مضایقہ بھی نہین سمجھتا ہون -

(۳) یہہ خوشہ چین خرمن ارباب تحقیق حسب اتفاق کلکتہ مین بکار سرکار آقائے خود گیا تھا مجبوراً اوہان چند پادری صاحبان سے نوبت کچھہ سوالات پیش کرنے کا آگیا ہمارے اوس سوالات کا جواب ہمارے معزز دوست منشی عنایت اللہ صاحب ملقب بہ خرعیسی صاحب نے بعد ہفتہ کے تحریر کیا اور وہ جواب مجھے عنایت فرمایا -

(۴) اوس جواب کے تردید لکھنے کا اتفاق آیا بلکہ سوال اول کے جواب کا تردید تیار ہوگیا تھا کہ وہ جواب اتفاقاً بمقتضای بشری مجھ سے گم ہوگیا پختہ پہونچکر ہمنے بامید عنایت فرمانے جواب کے خط اونکی خدمت عالی مین ارسال کیا مگر ہنوز جواب ندارد -

(۵) جو جواب ہمارے معزز دوست نے لکھا تھا وہ ایسا جواب تھا کہ کوئی طفل دبستان ابجد خوان بھی نہین لکھتا -

(۶) اب مجبوراً آپکے خدمت مین وہ سوالات ارسال ہے تاکہ آپ اپنے کسی گوشۂ اخبار مین جگہہ دیکے اور پیروان مذہب عیسوی سے امید ہے کہ اس سوالات کے جوابات باصواب تحریر کرینگے -

(۷) جس پرچہ مین ہمارا آپ درج فرماوے اوسکا ایک پرچہ حسب نشان ذیل عنایت فرمائے گا -

ضیاء الحق پریوٹ سکرٹری مولوی سید فضل الرحمن صاحب رئیس پٹنہ محلہ مغل پورہ - زیادہ تسلیم -

سوال اول عیسی وہی خدا کہ جسکو ہندو نرانکار اور نرادہار اور الکھہ اور نرانجن اور ایکو دویتانا سک کہتے ہین - اور مسلمان اوسکو باین صفت کہ وہ لم یلد اور لم یولد اور لم یکن لہ کفوا احد اور واحد اور صمد ہے موصوف کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ وہ جوہر ہے نہ عرض اور رب العالمین اور لامحدود اور لامنقسم اوسکو سمجھتے ہین اور مثال انسان کی اوسکا صاحب جسم ہونا خلاف شان اوسکی تصور کرتے ہین اور بے ہمتا اور لاثانی جانتے ہین یا نہین -

سوال دوم عیسی جب تک اپنی مادر مریم کے پیٹ مین تھے تب تک وہ غذا جو عموماً بچہ موافق قول حکما کے پیٹ مین ماکے کھاتا ہے کہایا تھا یا نہین اور نہین کھایا تھا تو اسکا ثبوت کیا ہے - اور وہ کل کیفیت جو عموماً عورتون کو ابتدا حمل سے لغایتہ پیدا ہونے بچہ کے گذرتا ہے یعنے دردزہ وغیرہ وہ مریم پر گذرا تھا یا نہین اور اگر یہہ سب گذرا تھا تو ضرور ہے کہ وہ غذا بھی جو بچہ ماکے پیٹ مین کھاتا ہے عیسی نے کھایا ہو تو پھر خدا کا خون حیض غذا ہوا کہ نہین اور اگر خدا کا غذا خون حیض ہی تو یہہ خلاف شان صمدیت اوسکی ہے یا نہین اور اگر نہین ہے تو کیا دلیل ہے -

سوال سوم جسے عیسی مریم کے پیٹ مین آئے اور اوسوقت تک کہ آسمان پر نہین گئے تب تک کوئی خدا آسمان پر تھا کہ نہین کیونکہ انجیل مین لکھا ہوا ہی کہ تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اُسے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کوئی خدا تھا تب عیسی کو بھی ایک خدا سمجھنا اور ایک خدا کے آسمان پر ہونیکا قایل ہونا یہہ شرکت ہوی کہ نہین اگر یہہ شرکت ہوی تو خدا کے صفت لاثانی اور بے ہمتائی کے جاتے رہے یا نہین اور اگر صفت لاثانی اور بے ہمتائی کے جاتی رہی تو یہہ اوسکی وحدانیت مین فرق آیا کہ نہین - اگر فرق آیا تو عیسی کا یہہ کہنا کہ تو خدای واحد کے حکمون پر عمل کر غلط ہوا اور اگر یہہ غلط ہوا تو عیسی کی نبوت اور الوہیت اور انجیل کے الہامی ہونے مین فرق آیا -

سوال چہارم شکم مریم شی محدود ہے کہ نہین - اگر محدود ہی تو عیسی مریم کے شکم مین نو مہینے تک رہے یا نہین اگر رہے تو عیسی محدود ہوے کہ نہین اگر محدود

ہوی تو صفت لامحدودی کی خدا سے جاتی رہے یا نہین
اور جب صفت لامحدودی کی خدا سے جاتی رہی تو لامحدود
کے کمال مین نقصان آیا یا نہین - اور خدا کے صفات
مین جب نقصان آیا تو خدا ناقص ہوا کہ نہین - اور جب
ناقص ہوا تو اوسکو قادر مطلق نہ کہنا چاہیئے -
اور جب وہ قادر مطلق نرہا تو مجہولیت بھی اوسمین پائے
گئی - اور جب کہ مجہولیت پائے گئی تو وہ مثل ہم انسانون
کے ہوا - اور جب وہ مثل ہم انسانون کے ہوا تو قابل
خدائی کے نرہا پہر اوسکی خلاف شان ہے یا نہین -

سوال پنجم ہر نبی مین الوہیت کا ہونا ضرور ہی کہ
نہین اگر نہین ہے تو جو شخص عیسیٰ کو فقط نبی جانتا ہے
وہ کیون نہین عیسیٰ کے ماننے والون مین متصور ہوگا -
اور اگر ضرور ہے تو اور نبیون مین الوہیت تھی کہ نہین اگر
نہین تھی تو عیسیٰ مین کیون الوہیت ہوی - اور فقط
عیسیٰ مین الوہیت ہوی اور نبی اس سے محروم رہے اسکی
خاص کیا وجہ ہے - اور یہہ الوہیت جو فقط عیسیٰ مین
ہوی اور نبی مین جو نہوی تو خلاف فطرت یعنے خلاف پیغمبر
ہوا کہ نہین اگر خلاف پیغمبر نہین ہوا تو کیا دلیل ہے -

سوال ششم صرف بنوت بغیر الوہیت کے
انسان کے لئے باعث نجات ہے کہ نہین اگر نہین ہی تو
جو لوگ اور نبی کے پیروکار تھے وہ کیون ناجی کہلاتے ہین
اور خدا نے او نہین نبی کس لئے پیدا کیا اگر وہ ناجی کہلائینگے
تو جو عیسیٰ کو فقط نبی مانتا ہے کیون نہین ناجی کہلائیگا
اسکی کیا وجہ ہے -

سوال ہفتم جس وقت یہہ کلمہ عیسیٰ نے کہا تھا کہ ای
باپ اگر تیری مرضی ہو تو یہہ پیالہ مجہہ سے ہٹا لے - اور
بوقت جانے صلیب کے جو یہہ کہا تھا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی
او سوقت خدا کہان تھا اور عیسیٰ کے اندر الوہیت کیون نہین
تھی اسکی خاص کیا وجہہ ہے اور جب کہ یہ دونون کلمہ عیسیٰ
اپنے استحال مین لائے تو کیون نہین یہہ کلمات بالصریح
خلاف الوہیت متصور ہونگے -

سوال ہشتم عیسیٰ نے کہین ہمارا باپ اور تمہارا
باپ خدا کو کہا ہی یا نہین اگر کہا ہے تو ہم اور عیسیٰ
دونون خدا کے کیون بیٹے نہین کہلائینگے - بیٹے ہونے
مین ہم اور عیسیٰ دونون برابر ہین فرق صرف یہی ہے کہ
وہ لایق بیٹے تھے اور ہم نالایق مگر نالایق ہی بیٹا کہلاتا
ہے - اور فرض کرو کہ کوئی شخص ایسا ہو جو سرو پا نیک
ہو تو اوسمین اور عیسیٰ مین کیا فرق ہی اگر یہہ کہو کہ وہ
شخص نیک انسان ہے اور عیسیٰ انسان نہین تھے تو
اسکی کیا دلیل ہے کہ عیسیٰ انسان نہ تھے کیا اونکو ہاتھ
پانون نہ تھا بہوک پیاس نہ تھی اور جیسا انسان
کھاتے پیتے تھے وہ بھی تہے ہاتھہ پانون دو آنکھہ دو کان
ایک منہہ ایک ناک یہہ بھی رکھتا ہے وہ بھی رکھتے
تھے اگر یہہ کہو کہ یہہ شخص نیک باپ سے پیدا ہوا اور وہ
بے باپ کے ماسے سا تہہ اوسی کیفیت کی جو عموماً عورتون
کو ہوتا ہی پیدا ہوے اس لئے خدا نہین تو آدم کو بدرجۂ
اولی خدا کہنا چاہیئے کیونکہ یہہ باپ اور مادہ دونون نہین
رکھتے تھے کیا وجہہ کہ عیسیٰ خدا کہلاوین اور آدم خدا
نہ کہلاوین - اگر یہہ کہو کہ عیسیٰ نے جورو وغیرہ نہ کیا اور
آدم نے کیا تو ہو سکتا ہے کہ شاید عیسیٰ مردانی ہون

کیونکہ خدا بعض آدمی کو ایسی پیدا کرتا ہی اسکا کیسا جواب ہی کہ عیسیٰ مردانی نہ تھے۔

سوال نہم امیدوار ہون کہ جواب تحقیقی عنایت ہو نہ الزامی فقط۔ السایل ضیاء الحق۔

روداد مجلس بمبئی

بتاریخ ۲ ماہ جنوری سنہ ایلیہ جناب شیخ حسین صاحب ابن شیخ چاند صاحب چنیری واعظ ردبضاری نے اپنے مکان پر ایک مجلس منعقد فرمائی تھی۔ غرض اور غایت اسکی یہہ تھی کہ گذشتہ دو سال مین جو چندہ واسطے نصیحا نہ کتب کے جمع ہوا اور اسکے ذریعہ سے جو کتابین چھپ کر مفت بلاقیمت تقسیم ہوئین اسکا مقدار اور انکی تعداد وغیرہ لوگون پر ظاہر کیجائے۔

کل چندہ جو جمع ہوا ۲۷۰ روپیہ تھا اور کتابین جو مختلف زبانون مین چھپ کر بتین بائیس ہزار تعین از انجملہ ایک رسالہ موسوم بتائید الاسلام زبان انگریزی مین طبع ہوا ہی۔ اور دوسرا بنام لائٹ کھلا نیلچے وائیٹ پرنیام یعنے رشوت ستانی کے برے نتیجے زبان مرہٹی مین چھپا ہے۔ علاوہ اور اشخاص کے آنریبل گوپال راؤ ہری دیش مکھ راؤ بہادر آتمارام باپو صاحب۔ منشی محمد دخان صاحب اور جناب حاجی نور محمد صاحب نے اپنی شراکت سے جلسہ کی عزت افزائی فرمائی تھی۔ آنریبل گوپال راؤ ہری نے اسبات پر بہت افسوس اور حسرت ظاہر کی کہ چندہ بنظر آبادی بمبئی کے نہایت قلیل تھا اور انہون نے لوگون کو زیادہ چندہ دینے کے لئے ابھارا آتمارام باپو صاحب نے واعظ ردبضاری کی نہایت توصیف اور تعریف کی اور جمیع حاضرین کے طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آفرین اور تحسین کے قابل ہے یہہ مرد (واعظ صاحب کیطرف اشارہ کرکے) جو بلا تنخواہ اس نیک خدمت کو انجام دیتا ہی۔ برعکس بادریون کے جو صدہا روپیے کی تنخواہ پاتے ہین وہ خدا سے برا اجر پائیگا۔ اور دنیا مین نیک نام کہلائیگا۔ خدا اورون کو بھی توفیق دے جو اس کام مین اسکی تقلید کرین بعد اس تقریر کے عطر وغیرہ تقسیم ہوا اور جلسہ برخاست فقط۔

راقم العبد بندۂ خدا۔

امرت سر

پادری رجب علی ایڈیٹر اخبار رسیفر ہند ناکردہ گناہ جو پولس کے برخلاف ہمہ راست تحریرات کیا کرتا تھا اس ہفتہ مین باجلاس صاحب میجسٹریٹ ضلع امرتسر کے چار ماہ قید اور چار سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا فقط ۔ قاسم الاخبار

بچون کی حفاظت اور پرورش کا طریقہ

انکے والدین کی شادی سے برہا پی تک

بچے کی حفاظت اور صحت کا خیال والدین کی شادی کے وقت سے کرنا چاہئے کیونکہ یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ والدین کی عمر مین بہت فرق یا اونکو کوئی کسی طرح کا خاص مرض ہونا بچہ کی صحت مین مخل ہو سکتا ہے لہذا ان باتون کا لحاظ وقت شادی ضرور کر لینا ضروریات سے ہی جب شادی کی تجویز کرین تو ان باتون کا لحاظ مقدم رکھنا ضرور ہے۔

اول یہ کہ شادی اپنے خاندان اور قرابت قریبہ سے نہ کرین کیونکہ فرض کرو کہ اگر کسی شخص کو ایک موروثی مرض ہے۔ یعنے ایسا مرض کہ جسکا اثر پشت بر پشت چلا جاتا ہے

مثلاً امراض سل - دمہ - آتشک - گنہیا - نقرس - فالج - سکتہ - مرگی - دیوانگی وغیرہ تو اُسکے جتنے بیٹے ہون گے انمین بھی وہ اثر موجود ہوگا پس اب بالفرض ان کل بیٹون مین سے کسی کو بھی کوئی ایسا سبب خارجی نہین ہوا کہ جس سے وہ موروثی مرض ظاہر ہوتا تو اس صورت مین وہ اُس مرض کے حملے سے محفوظ رہ سکتے ہین مگر اُنکے جوڑے کے بالے ہون گے - انمین بھی اثر مذکورہ کسی قدر موجود ہوگا پس اگر یہ لڑکے اپنے دادا کے خاندان مین یعنے اپنے چچا کے لڑکیون کی ساتھ شادی کرینگے تو وہ سمیت جو اُن دونون مین اپنے دادا سے چلی آتی ہے اُنکے لڑکے مین ظاہر ہوگی - لہذا اُس لڑکی کی طبیعت زیادہ تر مرض مفروضہ کیطرف مایل رہیگی اگر ذرا سا بھی سبب اوپر سے محرک ہوگا تو اپنے دادا سے بھی زیادہ تر اُسپر اثر اُس مرض کا ہوگا اور بعض وقت پیدایش کے ساتھ ہی وہ مرض بچے مین ظاہر ہوتا ہے ورنہ لڑکا کمزور تو ہمیشہ ہی کے لئے رہیگا - اور اگر بالفرض یہ سلسلہ خاندان مین شادی کرنیکا آیندہ بھی بالاتصال جاری رہا تو یہ اثر اسقدر زیادہ ہوسکتا ہے کہ بچہ بعد پیدایش تھوڑے ہی روز زندہ رہکر کسی نہ کسی طرح سے مرجائیگا -

اگر برعکس اسکے دوسرے خاندان مین شادی ہوتی ہے کہ جس خاندان مین وہ مرض نہین ہے تو آخر کار مرض کا زہریا اثر کہتے کہتے ایک روز وہ سمیت نیست و نابود ہوجاویگی (بسا اوقات والدین سے ایک شخص کو بھی مرض ہونے سے بچے کو ظاہر ہوجاتا ہے اور اکثر نہین بھی مگر طرفین کے اثر سے تو بچے کا محفوظ رہنا مشکل ہے) فرض کرو کہ ایک خاندان مین ایک قسم کا مرض ہے اور دوسرے مین ایک دوسری قسم کا تو بھی اسقدر نقصان نہین ہوتا جتنا کہ ایک ہی قسم کے مرض ہونے سے ہوتا ہے - آخر الامر یہ دونون مختلف امراض بھی کم ہوتے ہوتے زایل ہوسکتے ہین مگر ایک ہی طرح کے مرض ہونے سے نہین -

پہلی بات کی مثال کے لئے فرض کرو کہ ایک شخص کو مرض آتشک ہوگیا ہے اب اگر اُسکے دو لڑکے ہین تو دونون مین مادہ اس مرض کا موجود رہیگا اس وقت اگر یہ کسی سبب سے کمزور ہوگئے تو مرض ظاہر ہوجائیگا جب انکی اولاد آپس مین شادی کریگی تو اُنکے لڑکے یا لڑکی کو مرض آتشک پیدایش ہی کے وقت یا کچھ دنون بعد ظاہر ہوگا اور برخلاف اسکے عملدرآمد کرنے سے مرض مذکور کا بالکل جاتا رہنا ممکن ہے -

دوم یہ کہ جس رشتے مین شادی کرین پہلے بخوبی دریافت کرلین کہ اس رشتے مین کوئی موروثی مرض تو نہین ہے کیونکہ ایکطرفہ سمیت سے بھی لڑکے مین اثر ہوسکتا ہے اور اگر آتشک یا سوزاک وغیرہ مرض ہے تو عورت سے خاوند یا خاوند سے عورت کو ہوکر وہی طرفین کی تاثیر لڑکے مین ظاہر ہوگی -

سوم عورت اور خاوند کی عمر مین بھی زیادہ فرق نہونا چاہئے ہمیشہ خاوند بہ نسبت عورت کے کسیقدر بڑا ہونا چاہئے مثلاً اگر مرد کی عمر بیس برس کی ہو (جیسا کہ چاہئے) تو عورت پندرہ یا سولہ برس سے ہرگز کم نہو اس سے کم عمر مین شادی کرنا مضر ہے کیونکہ اس سے کم عمر مین

اعضاے تناسل بالکل کمزور ہوتی ہین لہذا اولاد بھی کمزور پیدا ہوگی - اور نامکمل اعضا کو تحریک دینے سے وہ جوانی کی عمر تک بالکل کمزور ہو جاوینگے جیسا کہ اکثر آجکل دیکھا جاتا ہے -

چہارم دونون کی عادات آپس مین ناموافق نہ ہونی چاہئین ورنہ ہمیشہ آپس مین رنج رہیگا اور زندگی تلخ ہوگی چال چلن دونون کا پسندیدہ ہونا چاہئے ورنہ ایک کا چال چلن خراب ہونے سے دوسرے کے دل پر صدمہ ہوتا ہی - اور ہر دم عیش اوسکا منغص رہنے سے جلد اوسکے ضایع ہوجانیکا باعث ہوتا ہے -

پنجم اگر کل باتون کا لحاظ رکھکر شادی کی تجویز ہوگئی تو شادی مین زر کثیر صرف نکرنا چاہئے کیونکہ فرض کرو اگر کسی غریب اپنے مقدور سے زیادہ قرض دام لیکر بیٹیکی شادی کے لئے لڑکے کی شادی مین صرف کیا تو ایک تو وہ خود تمام عمر زیر بار رہیگا اور اُسی فکر مین گھلا کریگا دوسرے اُسکے لڑکے کو بھی تکالیف متذکرہ بالا عاید حال ہوکر زندگی چین سے گزران نکرنے دیگی اور یہ ظاہر ہے کہ ہمیشہ کے رنج و تکلیف انواع و اقسام امراض انسان کو لاحق ہوتے ہین جن کے سبب سے وہ شخص جلد ضایع ہو جاتا ہے - لہذا واجب یہ ہے کہ جسقدر علاوہ خرچ ضروریات کے طرفین سے صرف کیا جاتا ہی وہی زر نقد یا اور کوئی جائداد از قسم زمین وغیرہ لڑکے کے نام خرید کرین کہ جس سے وہ زندگی بھر چین سے گزران کرے اور اُن تکالیف اور امراض سے جو محتاجی کے باعث پیدا ہوتے ہین بچا رہے - اگرچہ یہ کل قوانین از روے حکمت اور دیگر وجوہ سے مفید سمجھے گئے ہین مگر چونکہ خلاف رواج ہین اس لئے کوئی شخص اسمین دلیری نہین کر سکتا اور اگر ایسا کرے تو خلقت اوسکو طعنہ زن ہوتی ہی - مگر بخوبی امید کیجا سکتی ہے کہ اگر اس زمانے کے مہذب اشخاص متفق الراے ہوکر ایسا دستور جاری کردین تو کچھ بُری بات نہین اور لوگ بھی انہین کی پیروی کرکے اُن تکالیف سے نجات پائین اور اپنی گرہ سے خرچ کرکے اپنے تئین اضحوکہ روزگار نہ بنائین -

دودھ کے ساتھ چونیکے پانی کا فایدہ

آجکل ڈاکٹر لوگ بدہضمی اور معدہ کے کمزوری اور اسی قسم کے دوسرے بیماریون مین دودھ کے ساتھ چونے کا پانی ملاکر پلاتے ہین یہ تدبیر صرف بچون ہی کے واسطے مفید نہین بلکہ زیادہ عمر والے کے لئے بھی بہت فائدہ مند ہے اکثر لوگ جو دودھ کو نہایت پسند کرتے ہین صرف اسی خوف سے اُسے نہین پیتے کہ وہ جلد ہضم نہین ہوتا اور کہٹی ڈکارین آتی ہین لیکن جاننا چاہئے کہ دودھ مین چونے کا پانی ملکر صرف ہاضمہ ہی نہین ہوتا بلکہ عمدہ دوا کا کام کرتا ہے اگر کسی شخص کا معدہ زیادہ کھانے یا ثقیل چیزون کے استعمال کرنے سے یا شراب کے کثرت سے بگڑ گیا ہو یا کسی دوسری وجہ سے اپنا کام دینے کے لایق نرہا ہو (جسکی علامت بدہضمی اڈیسپیپشن اور بخار وغیرہ ہے) تو کچھ روز تک دودھ چونیکے پانی کے ساتھ روٹی کھانے اور دوسری چیزون سے بالکل پرہیز رکھنے سے اُسکا معدہ اپنی اصلی حالت پر آجائیگا اور تمام تکلیفین دور ہو جاوینگے - ضعیف آدمیون کیلئے جنکے ہاضمے کی

طاقت کمزور ہو جانے سے ہضم نہین ہوتا- دودہ کے ساتھ چوینگا پانی ملاکر پینا بیحد فائدہ بخشتا ہی کتورے بھر گائی کے دودہ مین ایک چھٹانک چوینگا پانی ملانا کافی ہوتا ہے چوینگا پانی تیار کرینکا طریقہ یہ ہے کہ کچہہ ذلیان پختہ چوینکی لیکر اُنہین ایک پتہر کے برتن مین رکھے اور پانی ڈالنا شروع کرے یہان تک کہ وہ ذلیان گل کر امرتن اور دودہ کیطرح گاڑہی ہو جائین تب برتن کو کچہہ دیر تک الگ رکھہ دینے سے چونا نیچے بیٹہہ جائیگا اور ہوتی سا پانی اوپر رہجائیگا اسی پانی کو دودہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے-

ادویہ مرکب جدید

بالآخر ایسے ادویہ دریافت ہوئین کہ جنکو لگانے سے آگ نہین لگ سکتی پارسال نمایش گاہ پیرس مین میسٹر ای جی مارٹن نے پردے ملمع کے پیش کئے کہ بار آگ لگائی لیکن ذرا بھی اثر نہوا مارٹن جو شئی کاغذ کپڑا لکڑی پر لگاتے ہین تاکہ آگ نہ لگے وہ یہہ ہے-

خالص سلیفیٹ امونیا ۲ حصہ اور کارپوریٹ امونیا ۲۵ حصہ تیزاب سہاگہ ۳ حصہ خالص سہاگہ ۱۷ حصہ کاف ۲۰ حصہ آب مقطر ہزار حصہ- اس مرکب ادویہ مین کپڑا اچھی طرح غوطہ دیکر نچوڑ لیا اور خشک کرکے پھر اوپر استری کی گرم چکنا ہو گیا-

مشتی کا تیل بڑا مفید اور کارآمد ہوتا ہی

(۱) درد کے لئے اکسیر (۲) لوہے پر لگانے سے اوپر زنگ نہین جمتا (۳) کاٹہہ پر چھڑکنے سے اُسمین گہن نہین لگتا (۴) جسکو کھانسی ہو وہ اپنے سونے کے کمرے مین چار پانچ بوتلین رکھہ چھوڑے ہفتہ بھر مین اچھا ہو جائیگا-

آگ تاپنے کی قدیم رسم قابل اصلاح ہی

کسی شخص کی یہ رائے ہوگی کہ آدمی کو بجز ایک دوسرے کی تقلید کے اور کچہہ مطلق نہ کرنا چاہیئے اور نہ کوئی شخص یہ کہیگا کہ آدمی کو اپنے اوقات بسری کے طریقے اور دیگر کاروبار مین اپنی خوشی کے موافق کوئی بات بھی نکرنی چاہیئے- بے سوچے اور بے سمجھے رسومات کے پابندی گو وہ رسمین اچھے ہی کیون نہون آدمی کی اُن صفتون کی ترقی اور شگفتگی نہین ہوتی جو خدا یتعالی نے ہر آدمی کو جُدا جُدا عنایت کی ہین اُن قوتون کا برتاؤ جو کسی چیز کی بھلائی بُرائی دریافت کرنے کے لئے یا دو باتون مین امتیاز کرنے اور عقل و فہم کو تیز رکھنے مین مستعمل ہوتی ہین صرف ایسی ہی صورت مین ممکن ہے جبکہ ہمکو ہر بات کی پسند یا ناپسند کرینکا اختیار حاصل ہو جو شخص کوئی بات رسم کی پابندی سے اختیار کرتا ہی وہ اُس بات کی بھلائی بُرائی پر بہت کم سوچتا ہی (یا یون کہو کہ سوچنے کا موقعہ ہی اسے نہین ملتا) سوچنے کے یہ معنی نہین کہ ایک فعل کے واقع ہونیکے بعد اسپر غور و فکر کیا جاے بلکہ عقل کا یہ کام ہی کہ ہر کام کے شروع کرنے سے پیشتر اسپر عقل دوڑای جاے اور خداداد قوتون کو کام مین لایا جاے تاکہ انہین مشق حاصل ہو البتہ جو شخص اپنا طریقہ خود پسند کرتا ہی وہ اپنے تمام قوتون سے کام لیتا ہے زمانہ حال پر نظر ڈالنے سے اسکو قوت تحقیق درکار ہوتی ہی اور انجام کار پر غور کرنیکے لئے قوت

تجویز اور اسکا تصفیہ کرنیکو قوت استقرا اور بھلا برا
ٹہرانیکو قوت امتیاز اور سب باتون کے تصفیہ کے بعد
اسپر قایم رہنے کے لیے قوت استقلال اور یہی سب
کام ہین جو انسان کے کرنیکے لایق ہین آدمی مثل ایک
کل کے نہین کہ جو اوسکے واسطے مقرر کر دیا گیا ہے اسیکو
انجام دیا کرے بلکہ وہ ایسا (مانند) درخت ہی جو خدا
داد قوتون سے جو اوسکے بدن مین رکہی گئی ہین اور
جنکے سبب سے وہ زندہ مخلوق کہلاتا ہے ہر چہار طرف پھیلے
اور بڑہے - پھولے اور پہلے -

جو امر کہ پسندیدہ اور تسلیم کے قابل ہے وہ یہہ ہی کہ
لوگ اپنے فہم اور عقل سے کام لین اور رسم و رواج کی
پابندی بھی ایک معقول طور پر رکہین یعنے جو عمدہ و مفید
ہون اونکو اختیار کرین جو قابل اصلاح ہون اُنمین
ترمیم کرین اور جو بُری و خراب ہون اُنکی پابندی چھوڑ
دین مگر ہمارے زمانہ مین رسم و رواج کو ایک زبردست
حاکم مانا گیا ہے جسکے حکم سے انکار کرنیوالا "خاندان
کا نام ڈبونے والا" "بدعتی وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے
اسمین شک نہین کہ بیسون خراب رسمین ہم مین پہیلی
ہوی ہین جنکی اصلاح واجب ہے مگر ان جھگڑون سے
ہمین کیا کام صرف اسوقت یہہ بیان کرینگے کہ آگ
تاپنے سے کیا مطلب ہے اور مروجہ رسم اُس مطلب کے
موافق ہے یا مخالف - پنجاب کے قدیم عمارات اور آگ
تاپنے کے مروجہ رسم کو دیکہتے ہین اور ان اغراض پر
نگاہ ڈالتے ہین جنکے واسطے آگ کا تاپنا شروع ہوا
تو ہمکو اسبات کا یقین ہوتا ہی کہ وہ غرضین حاصل
نہین ہوتین اور اسبات مین بھی شک نہین رہتا
کہ یہہ رسم مدت سے بگڑی ہوی چلی آتی ہی اوسط درجہ کے
آدمی تو آگ کی انگیٹھی اپنے قریب رکہ لیتے ہین اور ۵ دس منٹ
کے بعد ہاتھ یا پاؤن کو سینک کے پھر اپنے کام مین مشغول ہوجاتے
ہین لیکن غریب قومین (اور بعض نادان) ہر وقت آتشدان
کو سینہ سے لگائے رکہتے ہین اور ہاتھ پاؤن کو اسیطرح
سینکتے ہین جیسے کچے گوشت کو بھونتے وقت سینکا کرتے ہین
آگ تاپنے سے صرف یہ مطلب ہے کہ سرد ہوا کا غلبہ توڑا جاے
اور ہوا کو درجہ اعتدال پر لایا جاوے اور یہ غرض کئی طور سے
حاصل ہوسکتی ہے (۱) بہتر اور عمدہ طریقہ تو یہ ہی کہ مکان
کی ایک دیوار مین جو دروازہ کے مقابل ہو ایک یا دو
انگیٹھیان (مکان کی وسط کے موافق) بنوائین اور ایندھن
لکڑی یا کوئیلے جلایا کرین تاکہ جو ہوا دروازہ سے داخل ہو
جلد اعتدال پر آئے اور نازک اندامون کو اس سے تکلیف
نہ پہونچے (۲) اگر مکان کے اندر چینی (انگیٹھی) نہ بنی ہو
ہو تو لوہے کی انگیٹھی یا اور کسی فراخ برتن مین لکڑی یا
کوئیلے جلالین اور اُسکو دروازہ کے سامہنے رکھدین
اور خود اس انگیٹھی سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھین اس
صورت سے بھی وہ غرض حاصل ہوسکتی ہے لیکن انگیٹھی کو
ہر وقت سینہ سے لگائے رکھنا نہایت بدنما طریق ہی اس
سے نہ صرف چند اشخاص کی مزاج ہی بگڑتی ہی بلکہ جلد

ضرر کا بیان اس مقام کی نہایت بی رونق اور خشک
درشت محسوس ہوتی ہی اور اس سے عجیب قسم کی سودمزاج
پیدا ہوتی ہے کہ سرد پانی اور سردی سے ڈر آتا ہے ہاتھ پاؤن
دہونے اور نہانیکو طبیعت پسند نہین کرتی ہے اور آگ

سے جدا ہونا تو ایک بڑی مصیبت معلوم ہوتی ہے پس یہ رسم ظاہر ہے کہ مہذب لوگون کے نگاہون مین نہ فقط حقیر اور بدوضع ہے بلکہ اس سے بہت لوگون کو ضرر پہنچتا ہے اور یہ قابل ترمیم ہے فقط - حافظ محمت

ہندوستانیون کا تقرر عہدہ ہائے سول سروس پر

گورنمنٹ ہند نے رزولیوشن مندرجہ ذیل حال مین اس معاملہ کی نسبت جاری فرمایا ہے -

کاغذات مندرجہ ذیل پڑھے گئے -

اشتہار نمبر ۱۵۳۴ (صیغہ عام) مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۷۹ء جسکی رو سے ان عہدون پر جن پر علی العموم حضور ملکہ محترمہ متعہد کے لوگ ہندوستان مین مامور ہوتے ہین ہندوستانیون کے تقرر کی نسبت قواعد مشتہر کئے گئے رزولیوشن نمبر ۵۹ - ۲۳۲۴ لغایت ۲۳۲۹ - (صیغہ عام) مورخہ ۴ ڈسمبر ۱۸۷۹ء درباب تقرر بعض اہل ہند کے صیغہ سول سروس مین - چٹھی گورنمنٹ بنگالہ نمبر ۲۷۵۴ حرف الف مورخہ ۱۶ - اگست ۱۸۸۱ء جنمین ان امتحانات کی نسبت جو ان ہندوستانی سویلین کو جنکا تقرر ہندوستان مین ہو پاس کرنی چاہئین اور اس میعاد کی نسبت جو ان امتحانات کے پاس کرنے کے واسطے دی جاوے بعض رائین ظاہر کی گئی تھین -

سرکلر ہوم ڈپارٹمنٹ نمبر ۴۳ - ۱۵۳۸ لغایت ۱۵۴۶ (صیغہ عام) مورخہ ۲۹ ڈسمبر ۱۸۸۱ء جنمین متعدد لوکل گورنمنٹون کی رای اُن ڈپارٹمنٹل امتحانات کی نسبت دریافت کی گئی تھین جو ہندوستانی سویلینون کے واسطے قرار دئے جاوین -

جوابات سرکار مندرجہ صدر کی از جانب گورنمنٹ مدراس و بمبئی و اضلاع شمال و مغرب و اودھ و پنجاب و صاحبان چیف کمشنر اضلاع متوسط و برٹش برمہ و آسام و ایگ و صاحب رزیدنٹ حیدرآباد +

انتخاب کارروائی گورنمنٹ ہند صیغہ ہوم ریونیو و تجارت فورٹ ولیم مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۸۲ء رزولیوشن

جو قواعد حضور ملکہ محترمہ کے سکرٹری آف اسٹیٹ نے اُن عہدون پر جن پر عموماً ملکہ محترمہ کے صیغہ متعہد کے لوگ مامور ہوتے ہین منظور فرمائے تھے اونکے بموجب ہندوستانی سویلین پروبیشنرون کی نسبت اس وقت تک کہ حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خاص طور پر اونکو معاف نکردین بغیر پاس کئے ہوئے اُن امتحانات کے جنکو لوکل گورنمنٹین بپابندی منظوری گورنمنٹ ہند وقتاً فوقتاً قرار دین ملازمت سرکاری مین مستقلی کی سفارش نہین کی جاسکتی ہے -

۲ چونکہ گورنمنٹ بنگالہ نے اس امر کی نسبت بعض باتین استفسار کی تھین اور اپنی رای ظاہر کی تھی کہ پروبیشنرون کے امتحانات کس قسم کے ہونی چاہئین اور اُن امتحانات کے پاس کرنے کے واسطے کسقدر مہلت دینی چاہئے اس لئے لوکل گورنمنٹون سے ان امور کی نسبت مشورہ لیا گیا اور حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اونکے جوابات پر غور کرنے کے بعد یہ قاعدہ مقرر فرماتے ہین کہ ہندوستانی سویلین پروبیشنر جو بموجب قواعد کے مقرر کئے جاوین

دو سال کی میعاد امتحانی کے خاتمہ پر عہدون پر مستقل کئے جا سکتے ہین لیکن شرط یہ کہ وہ میعاد مذکور کے اندر اُس پارٹمنٹل امتحان کو جو اُن متعہد سویلینون کے واسطے جو انگلستان مین مقرر کئے جاوین قرار دیا گیا ہو درجۂ اولی مین پاس کر لین اعلی درجہ مین دپارٹمنٹل امتحان کے پاس کرنے کی نسبت گورنمنٹ ہند کسی ایسے لازمی میعاد کا قرار دینا ضروری نہین تصور کرتی ہی جسکے اندر اون ہندوستانی سویلینون کو جو ہندوستان مین مقرر کئی جاوین اُس امتحان کو پاس کرنا لازم ہو لیکن یہہ بات واضح ہو کہ جب تک اعلی درجہ مین پاس نہو جاوینگے اُس وقت تک اونکی ترقی یا تنخواہ کا اضافہ نہوگا اور علاوہ اسکے حضور گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ کسی ہندوستانی سویلین کو عہدے سے موقوف کر دین جو ایک معقول مدت کے اندر اعلی درجہ مین امتحان پاس کرنے مین کامیاب نہو اور جو اپنی اس ناکامیابی کی وجہ سے بحیثیت ملازم سول سروس کے اپنے فرایض کے بخوبی انجام دینے کے ناقابل پایا جاوے -

(حکم)

حکم ہوا کہ اس رزولیوشن کی ایک ایک نقل تمام لوکل گورنمنٹون اور سررشتہ مال کے پاس بغرض اطلاع مرسل ہو اور وہ تمہ گزٹ آف انڈیا مین مشتہر کیا جاوے -

انتخاب صحیح ہے

الکمل الاخبار

سی گرنیٹ قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند

جناب خان بہادر محمد علی صاحب میاجسٹریٹ میسور

ساکنان میسور جناب ٹون میجسٹریٹ محمد علی صاحب خان بہادر کا تہ دل سے شکر کرتے ہین کہ جب سے آپ نے میجسٹریٹ کی کرسی کو رونق عدل بخشا ہی - شہر مین رفاہیت و عدل کا ایسا چرچا ہوا ہی کہ عالم بالا تک اسکی آواز جانے لگی - بادخزان اپنے دست تطاول سے پت جھری کے موسم مین کسی جھاڑ کا سوکھا پتا نہین گرانا ایک جھاڑ کے پتے کو دوسرے جھاڑ کے تلے اڑا نہین لیجاتا - صبح خیزی علی الصباح نماز کو اٹھنے لگی - اٹھائی گیرے دغا باتھ اٹھانے لگے کہ ای خدا ہمین چوری کے جرم و گناہ سے بچا - اب دنیا مین بھی ہمین اس جرم کا گناہ ہے اور آخرت مین بھی عقاب - جیب کترے شیطان کا گریبان پھاڑتے ہین اور دامن کھینچتے ہین کہ ہم اب چوری کرنے سے باز رہے - پھر کیون ہمین ورغلاتا ہی - اور محکمۂ عدالت مین لیجاتا ہے - اب تو ہی عدالت گاہ مین آ - اور سزا پا - زرد حنا اب کسی سبز رخ کے ہاتھ پر رنگ جاتا ہی نہین کہ کہین کشتی مین نہ پڑے - کسی شیریں لب کے موتیون کی سی دانت دیکھکر ہیرہ زہر کھاتا نہین کہ کہین خودکشی کے جرم مین نہ پھنسے - آپ نے شہر کو ایسی پاکی و صفائی بخشی ہے - اور شہر والون کے لئے مسیحائی کی ہی کہ یہان کی ہوا دم مسیحا بنی ہے - دل کافر سے بھی تاریک گلیون کو قندیلین لگا مومن کے دل کے مانند روشن کیا - بخیلون کے دل سے بھی تنگ راستون کو سیخون کے مانند سے بھی کشادہ بنا دیا - راستون پر کے جھاڑون کو جو سنگ راہ تھے اور راستے کو تنگ کر دئے تھے - بیخ ظلم کے مانند اکھاڑ دیا - جو راستے بدنیتون کی نیت کے مانند نجس و ناپاک تھے پاک طینتون کی طینت کے مانند پاک و صاف کر دیا - بہر طور آپنے بالکل شہر کو پاک و صاف کر دیا ہی خس و

خاشاک سے ہی ہین بلکہ اشرار بیباک و دزدان ناپاک سے بھی - اگر چندے یون ہی شہر کی آرایش کے طرف آپکی رای جہان آرای متوجہ رہی تو شہر بالکل آباد ہوجائیگا اور رونق پکریگا - فقط - جریدۂ روزگار -

مہاجرین سلطنت عثمانیہ

صاحب اخبار الجوائب نے جو اپنے آرٹکل مین مہاجرین دولت علیہ عثمانیہ کی تفصیل لکھی ہے وہ بنابر اگہی خاص و عام درج ذیل ہوتی ہے جو لوگ بوجہ جنگ روم و روس اپنے قدیم مسکن و وطن کو چھوڑکر دارالخلافت قسطنطنیہ و بیر و بنجات مین بحالت پریشانی مقیم و منتشر ہین اونکی تعداد ۲ لاکھ ۲۰ ہزار ۴ سو ۷۶ آدمی کی ہے جنکے انتظام اکل و شرب کے لئے حسب الحکم سلطان المعظم ایک کمیٹی مقرر ہوی ہے جسکے صدر رضا پاشا ہین وہ کوشش کرتے ہین کہ ان مہاجرین کے طرف خاص و عام کی نظر توجہ مبذول رہے اور انکو فایدہ پہونچے اور اس کمیٹی کی تجویز سے تمام مہاجرین تین طبقون پر منقسم کئے گئے ہین -

طبقۂ اول مین وہ مہاجرین ہین جو خاص استانہ عالیہ اور جوار مین قیام گزین ہوے ہین اونکی تعداد ۴۰ ہزار ہے جنمین سے ۱۵ ہزار کو ایک قوشش روزانہ ملتا ہے اور ۲۵ ہزار نے اپنی معاش کا وسیلہ بطور خود مہیا کرلیا ہے - اور

طبقۂ دوم مین وہ لوگ ہین جو اطراف مین ٹہرے ہین اونکی تعداد ایک لاکھ ۲۵ ہزار ۸۰ ہے جسمین سے ۲ سو ۷۰ دیار بکر مین اور ۱۱ ہزار ایک سو ۳۹ طونی مین ۱۱ لاکھ ۴۹ ہزار پرسا مین اور ۵ ہزار سوریا مین - اور ۷ ہزار ۴۵۰ طرابزون مین اور ۲۳ ہزار ۳ سو ۲۳ سلانیک مین اور ۴ سو ۴۶ بیغا مین اور ۶۰ ہزار ۹ سو ۲۳ ولایت قصوا مین اور ۳۰ ہزار وارنا مین ہین ان لوگون کی معاش کے لئے دولت علیہ عثمانیہ نے لاکھ ۲۵ ہزار لیرہ عثمانی ماہ مارچ گذشتہ سے مقرر کیا ہے -

طبقۂ سوم کی تعداد ۱۵ ہزار ۹ سو ۷۵ ہے جسمین سے مقام انقرہ مین ۴ ہزار ۹ سو ۱۱ حلب مین ۳ ہزار ۳ سو ۹۶ قونیہ مین ۶ سو ۱۵ سو اس مین ایکہزار ۸ سو ۲۷ - مناستر مین ۴ ہزار ۲ سو ۳۱ - اطنہ مین ۹ سو ۳۱ علاوہ انکے جہات باطوم سے ایک گروہ مہاجرین کا اوس حصہ رومیلیہ مین جلاوطن ہوا ہے جسپر روس کا قبضہ ہے اوس گروہ کی تعداد ۱۲ ہزار ۶ سو ۹۷ ہے الغرض دولت علیہ عثمانیہ مین ۲ لاکھ ۲۰ ہزار ۶ سو ۷۶ مہاجرین قطع نظر انکے لازستان والے جو باطوم مین مقیم ہین ہر زیگو نیا و بوسنیہ کے سلطان دولت علیہ کے جانب ہمیشہ ہجرت کرتے رہتے ہین ان تمام مہاجرین کے مصارف کا بار دولت علیہ عثمانیہ پر ہے باین ہمہ کہ دولت علیہ اسکے معاش و مصارف کی تائید مین مصروف رہتی ہی تاہم اونکی حالت عسرت کو دیکھتی ہے پس ہم تمام گروہ اسلام سے استدعا کرتے ہین کہ بپاس ہمدردی انسانی و حمیت اسلامی ان مساکین کی جرگیری و اعانت حسب مقدرت کرین تاکہ یہ بیچارے تکلیف سے بچین اور حضرت سلطان المعظم بھی انکی فکر و جرگیری سے اطمینان حاصل کرین + کشف الاخبار

امریکہ کاغذ کے پہیے جو ریل مین لگائے گئے تھے اوسمین کامیابی ہوی اور یہہ دریافت ہوا کہ ایک گاڑی کا پہیہ ایک لاکھ میل چلنے پر تھوڑا سا گھستا ہے فقط منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چھپا -

منشور رسولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتحیل | گویان صفت و سیرت ہمرد محمد

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب ؛ نیست در عالم کسے نامحرم جز از منشور ما ہ

منشور محمدی

صلے اللہ علیہ وسلم

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

نمبر ۹ | جلد ۱۰

۲۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ھ

شد ندا از روی ایمان سوے عباد صلیب ؛ محزن توحید و دین حق بود منشور ما ہ

فرمان رسولان سلف ختم مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تحیل | چون گشت علم ہدایت منشور محمدؐ

مثنوی عشق

مستوجب حمد وہ خدائی | جو خسرو کشور بقائی | جو اسکی ثنا کہوں وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہی احدی | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہی

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیاں ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی بایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے خار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف بجا ہے | ہم نام جناب مصطفا ہے

دیہیم جلال زرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گری | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ظل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | کرتا ہی یہ قلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماعرفناک | چھپتے ہیں صحیح سب کو الیف | بی شبہہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جزیں لغیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ جو دے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای اصل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | سال و مہ و روز و شب الٰہی | ما بعد سے کچھ نہیں سروکار

ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب راقم ۔ تو قیع محمدی رکھا نام

انجیل مصنوعی کی عدم ضرورت نمبر ۳
دربارہ ابن اللہ

ہم نمبر اول مین لکھہ چکے ہین کہ پادری صاحب ہمارے اعتراضون کا جواب دین کیونکہ اس انجیل مین بہت سے مسائل خلاف عقل و نقل موجود ہین اسواسطے قرآن کی ضرورت ہی۔ چنانچہ اس وقت ہم مسلہ ابن اللہ پر اعتراض کرتے ہین کہ خدا کا بیٹا ہونا ہرگز عقل مین نہین آتا کیونکہ اول تو توالد تناسل محتاجگی کی دلیل ہے جیسے اولاد ماں باپ کے اپنے پیدا ہونے مین محتاج ہوتی ہے ایسے ہی ماں باپ اولاد کی خدمت گذاری اور نسل کے باقی رہنے مین محتاج ہوتی دوسری اولاد ہم جنس ماں باپ کے ہوا کرتی ہے سو اگر کوئی خدا کا بیٹا ہوگا تو وہ بھی ہم جنس خدا کا ہوگا سو اس صورت مین نعوذ باللہ خدا کی وحدانیت خاک مین ملجائیگی مع ہذا جو جو خرابیان خدا کے بشر ہونے پر لازم آتے ہین اس صورت مین تسلیم کرنے پر ینگی سو ایسی کیا ضرورت ہے کہ بے اثبات ولدیت کسی بشر کی نسبت خدا کے بن ہی نہین پرتی جو ساری خرابیان سر ہو ۔ اور اگر وہ بیٹا اس قسم کا کہ جیسے آدمی سے سانپ وغیرہ یکے بعد دیگرے پیدا ہوجاتے تو اس صورت مین اولاد کیا ہوئے ایک جان کو عذاب ہوا سو اسکے یہہ معلوم ہوگا کہ آپ پیدا کرنا نہین آتا دوسرا جیسا بھلا برا پیدا کردے سب سر ہو ہر نا پڑے سو وہ خدا ہی کیا ہو جسے پیدا کرنا بھی نہ آئے ہم اوسے ہی خدا کیون نہ کہینگے جسنے انکے اولاد بھی پیدا کی ماسوا اسکے خدا کے نعوذ باللہ اگر زوجہ ہو تو وہ بھی اپنی ذات برادری کی چاہیے نہ کہ کم ذات کہ یہہ تو بندون کے حق مین بھی معیوب ہے خدا تو درکنار پھر قاعدہ ہے کہ جو فرقہ ایسے باتون کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین وہ فرزند خدا کی والدہ ایک عورت بنی آدم ہی مین کی بناتے ہین سو اشراف اطراف مین بنی نوع ہونیکے مناسبت بھی ہے اور پھر اشراف کو اطراف کے رشتہ داری سے عیب لگتا ہے خدا کے ساتھ بندون کو کیا نسبت پھر اونکے رشتہ داری سے عیب کیون نہ لگیگا اب فرمانے کہ خدا کبھی جب عیب لگا تو خدائی کہان رہی ہم اوسے خدا سمجھتے ہین کہ جو عیب و نقصان سے پاک ہو ورنہ ہمکو کس نے منع کیا ہے جو خدائی کا دعوی نکرین مہذا جو اپنے بعضے پیشواؤن کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہین وہ اس بات کے بھی قائل ہین کہ سوا بیٹے کے دو اور خدا ہین کہ وہ تینون پھر باہم حقیقت مین ایک بھی ہین سو اگر بالفرض محال بیٹا ہونا عقل مین آتا بھی اس عقیدہ کے ساتھ مین یہہ ایسی لم لگی ہے کہ آدمی تو آدمی جانور بھی اسکو تسلیم نکرین۔ اب جب زیادہ بحث کی جائیگی تو حضرت پادری صاحب فرماوینگے یہہ مسئلہ خارج از عقل ہے صرف باشارۃ انجیل اس مسئلہ کا اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ ہم پوچھتے ہین کہ اگر یہہ مسئلہ خارج از عقل ہے تو پادری صاحب کسکے عقل سے اس مسئلہ کی توضیح کرتے ہین۔ اور یہہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کسواسطے پادری صاحب حضرت مریم کو داخل دایرۂ الوہیت کیون نہین کرتے اور چار اقنوم

کس لئے نہین مانتے ابلہ وزوجہ ابن سے روح القدس ذات یا وجود کا نام اب علم و حکمت کا نام ابن حیوۃ کا نام روح القدس رکھنا لازم ہے زوجہ کا نام رحمت و سرور رکھنے گا اور زوجیت روحانی کے قایل ہونا چاہئے یعنے یہہ کہو کہ علاقہ زوج اور زوجہ مین ایسا ہی کہ اوسے بزوجیت تعبیر کرتے ہین یعنے پیدا ہونا اسکے کا بی استعانت انسانی روح القدس کے صدقے سے اور باقی تمام تحریرین اسمین جاری کرو بلکہ جناب پولوس مقدس کو بھی داخل حیطہ الوہیت کرکے ایک قنوم اور زیادہ کرنا مناسب ہے اور اوسکا نام تیمدر رکھو اور یہہ توضیح کرو کہ ایسا نہین جیسا انسان کو انسان سے ہوتا ہے بلکہ وہ تیمدر روحانی ہے - اور پانچ اقنوم مان کر وحدۃ فی التحمیس کا اعتقاد جماؤ بلکہ اگر سب حواریون کو بھی آلہ تسلیم کرکے اتحاد ذاتی کا اقرار کرو تو ان حواریون کو شکوہ نہ رہے اس واسطے کہ ابن اللہ کا اطلاق اون پر بھی آیا ہی - ایک ابن کے واسطے اقنوم فرض کرنے باقی بیٹون کو باپ کے زندگی مین اس خیض سے محروم رکھنا پادری صاحب بڑی بے انصافی کی بات ہی اور اگر ان حواریون کے واسطے آپ نئی اقنوم زیادہ نکرین تو اقنوم ابن کے ساتھ ہی ان سب کو متحد کرکے اقانیم تین ہی رکھو کہ جیسے اب تین کے ساتھ متحد ہے ابن بھی بارہ کے ساتھ متحد ہے اور اناجیل کے اشارات سے اس مسئلہ پر زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہو - واہ واہ سبحان اللہ پادری صاحب مولف رسالہ جوابان ہند مین خدا کو تین جزو قرار دیتے ہین اور صاحب رسالہ آرام اہتھی خدا کو تین حصون پر تقسیم کرتے ہین اور مولف ہدایۃ المسلمین تثلیث کو تین دفعہ ناک مین پانی ڈالنے اور تین دروازے بنانے اور تین بار اقرار کرنے پر ثابت کرتے ہین اسیطرح ہمارے ہم عہد عیسائی تین تین عددون سے تثلیث کو ثبوت کر رہے ہین پس جب تک پادری تھاکر داس صاحب تثلیث کو ثابت کرکے نہ دکھلائین تو اونکو واجب ہے کہ کسی غیر مذہب پر اعتراض کا نام نہ لین ورنہ سوا ندامت کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا ؎ چراکاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی کا معاملہ ہوگا - باقی آیندہ

انجیل مقدس کی غلطی

ترقی خواہ طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ بعد سلام مسنت بنی علیہ السلام یہہ پیام کہ مضمون مفصلہ ذیل براہ عنایت اخبار نامدار منشور محمدی کے کسی گوشہ مین جگہہ دیکر ممنون فرمائیے وہو ہذا - بمعائنہ انجیل مقدس واضح ہوا کہ اناجیل اربعہ سو خطوط وغیرہ اکثر غلطی سے مملو ہین اور جو کتاب بوساطت وحی تحریر ہوگی اسمین غلطی غیر ممکن ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اناجیل مروجہ بے الہامی شخصون کی بنا دت ہے اسلئے واسطے آگاہی ناواقف عیسائیون کے باب اول انجیل متی سے غلطیان بنمروار شمار کرکے اگر زندگی نے وفا کی تو آخر باب تک مختصر تحریر کرونگا انشاء اللہ -

انجیل متی باب اول قال (ا) یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کا نسب نامہ - اقول

ابن داؤد سے مراد سلیمان علیہ السلام ہین نہ حضرت مسیح - خداوند نے سچائی سے داؤد کے لئے قسم کھائی جس سے وہ نہ پھریگا کہ مین تیرے پیٹ کے پھل مین سے

کسی کو تیرے لئے تخت پر بٹھلاؤنگا ۱ زبور ۱۳۲ - ۱۱ - دیکھو سلیمان علیہ السلام وارث تخت ہوے اور حضرت مسیح کو میسر نہوا - پرسیسی کی تنی سے ایک کونپل نکلیگا اور اوسکی جڑوں سے ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اسپر ٹھہریگی حکمت اور خرد کے روح مصلحت اور قدرت کے روح اور خداوند کے خوف کے روح یسعیاہ ۱۱ - ۱ و ۲ - کونپل سے مراد حضرت داؤد اور پہاڑ مسیح سلیمان علیہ السلام ہین اور تصدیق اسکی یہہ ہی عقب سموائیل نے تیل کا سینگ لیا اور اوسے اُسکے بھائیون کے درمیان مسوح کیا اور خداوند کی روح اوسدن سے ہمیشہ داؤد پر اُترتے رہی اور سموائیل اسکی رامہ کو روانہ ہوا - اول سموئیل ۱۶ - ۱۳ دیکھو تجھہ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا وہ تجھ صلح ہوگا اور مین اسے اسکی چارون طرف کے سارے دشمنون سے صلح دونگا کہ سلیمان اسکا نام ہوگا اور اوسکے دنون مین اسرائیل کو بخشونگا - اول تواریخ ۲۲ - ۹ **قال** اور اساسی یہوسفط پیدا ہوا اور یہوسفط سے یورام پیدا ہوا اور یورام سے عزیاہ پیدا ہوا متی ۱ - ۸ **اقول** یہان متی نے تین نام چھوڑ دئے - یورام سے اخزیاہ اور اخزیاہ سے یوس اور یوس سے امصیاہ اور امصیاہ سے عزیاہ دیکھو اتواریخ ۳ - ۱۱ و ۱۲ **قال** ۱۱ - یوسیاہ سے یکونیاہ **اقول** یہان یہوآحز کو چھوڑ دیا - اول تواریخ ۳ - ۱۶ **قال** ۱۱ - اور اسکے بھائی جو قت بابل کو اوتھہ جانے پر پیدا ہوے **اقول** یکونیاہ کا کوئی بھائی نہین **قال** ۱۲ - اور بابل کو اوتھہ جانے کے بعد یکونیاہ سے سلتی ایل پیدا ہوا اور سلتی ایل زوربابل پیدا ہوا - **اقول** زوربابل خدایا کا بیٹا ہے دیکھو اول تواریخ ۳ - ۱۹ **قال** ۱۳ - اور بابل سے ابیود پیدا ہوا - **اقول** زوربابل کا ابیود بیٹا نہین زوربابل کے دو بیٹے ایک سلام دوسرا حننیاہ دیکھو اول تواریخ ۳ - ۱۹ - اب یہان سے یوسف تک جو یرم ناشہر تھا کوئی صاحب حاشیہ بائبل سے براہ عنایت نسب نامہ کتب سابقہ سے درست کرکے ممنون فرماوین **قال** ۱۷ - پس سب پشتین ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتین ہین الخ **اقول** یہان بھی کوئی صاحب بقاعدہ تثلیث ۴ پشت کی مردم شماری کرکے ممنون فرماوین **قال** ۱۸ - اب یسوع مسیح کی پیدائش یون ہوی کہ جب اسکی مادر مریم کی منگنی یوسف کے ساتھہ ہوی تو انکے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائے گئے **اقول** جب حضرت مسیح روح القدس سے پیدا ہوے تو ابرہام سے یوسف تک نسب نامہ ضبط ہوگیا اور جب یوسف کے نطفہ سے پیدا نہوے تو مسمی کی مریم کا نسب نامہ لکھتا تھا نہ یوسف کا اس صورت مین مسیح مصلوبی نسل داؤد بھی نہین ہو سکتے -

قال ۲۲ یہہ سب کچھہ ہوا جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہوا - **اقول** یہہ کسی نبی کی معرفت نہین کہا گیا **قال** ۲۵ پر اسکو نہ جانا جب تک کہ وہ اپنا پہلوٹا بیٹا نہ جنی **اقول** پہلوٹا اوس صورت مین ہوتا ہے جب ایک سے زاید ہو ورنہ دوسرا بھائی حضرت مسیح بتلاوین - یہہ لو غلطیان جو مین نے

شمار کئے ہین کوئی صاحب میری نسبت گمان بد نکرین اسکے گواہ مصنفان بیبل ہین دیکھو لوقا ۳ باب مسترمتی کے الہام کو غلط کرکے لنب نامہ کو دوسرے طرز پر تحریر کیا ہے تماشا یہ کہ نصاریٰ کے نزدیک دونو الہامی ہین - واہ ری الہام تیرے بلہاری فقط -

عبد المجید خیر خواہ عیسائیان از سلون ۷ فروری ۸۱ء

سرکار روسیہ اور امیر کابل کے مخفی خطوط

الہ آباد ۱۳ فروری - مرحوم امیر شیر علیخان اور سرکار روسیہ کے درمیان جو خط وکتابت کہ ہوی اور جن خطوط کا کہ کابل مین صاحبان انگریز کے دست یاب ہونا ہوا اسو انکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ جبکہ ۱۸۷۰ء کے ماہ جون مین جنرل اسٹولیتاف کو جنرل کافمان نے کابل روانہ کیا تب اسکی معرفت سے امیر صاحب کو یہ معلوم کرایا کہ اگر سرکار روسیہ اور امیر صدر کے درمیان رابطہ اتحاد ودوستی قایم ہو تو جانبین کی نسبت اسکا نتیجہ نہایت مفید ومسود مند ہوگا امیر صاحب نے اسکا جواب یون دیا کہ جنرل اسٹولیتاف کی معرفت سے جو پیغام کہ روانہ کیا گیا سو اسکی حقیقت کو مین نے خوب معلوم کیا اور میرا اظہار جنرل صدر کی زبانی آیندہ معلوم ہوگا -

۲۱ ویں ستمبر کو جنرل مذکور نے تاشقند سے وزیر صیغہ خارجیہ افغانستان کو ایک خط اس مضمون کا روانہ کیا کہ آج مین شہنشاہ کشور روسیہ کی ملاقات سے مشرف ہونیکے لئے یہان سے نکلنے والا ہون اور مین بالذات شہنشاہ صدر کے روبرو ان ابواب کو ظاہر کرونگا جو ہمارے درمیان رد وبدل ہوئے اور مجھے امید قوی ہے کہ وے لوگ جو جہت شرقی سے دروازہ کابل مین داخل ہوا چاہتے ہین سو اسکو کشادہ نہ پاوینگے اور انشاء اللہ تعالیٰ وے اس جگہہ لرزان اور حیران وپریشان ہونگے -

۱۸ ویں اکتوبر کو جنرل اسٹولیتاف نے مکرر یہ تحریر کیا کہ جو کچھہ ہمارے سرکار کیطرف سے بطور مشورت کہا جاوے چاہئے کہ امیر صاحب اسکو گوش قبولیت سے سماعت کرین - ہماری سرکار مانند سانپ کے مکار وخردمند وہوشیار ہے اور نیز بدستور ایک کبوتر کے مانند غیر مضرت بخش اور معصوم - آپ معلوم کیجئے کہ آپکے دین مشہور کا دشمن (یعنی انگریز) سلطان روم کے معرفت سے آپ سے صلح ودوستی کیا چاہتا ہے لہذا آپکو لازم ہے کہ آپ ان اہل اسلام سے تائید طلب کرین - جو رمطہ - ہوا - رہتے ہین (یہان رود سے مراد رود اندس ہے اسکے پرے سے مراد باشندگان ہند ہین) اگر منجانب اللہ انکے دلون مین جہاد وغزا کا شوق پیدا ہو اور شمشیر فتح ونصرت انہین بخشی جاوے تو تب آپ اس شہنشاہ حقیقی جلشانہ کے نام اقدس واعلیٰ سے قدم آگے بڑہایئو وگرنہ سانپ کے مانند چپ رہو اور حسب ظاہر صلح ودوستی سے رہکر خفیہ طور پر جنگ کی تیاری کرو اور جسوقت اللہ جلشانہ کا رحم وفضل آپکے مبذول حال ہوگا تب میدان کارزار مین مانند شیر غران کے کود پڑو - جبکہ دشمن آپکے ملک مین داخل ہوینگا قصد کرے تو مصلحت یہی ہے کہ ایک لیتق وفطین اور مدبر قاصد کو جو مانند سانپ کے مکار ہو اور مجھے پر فطرت باتون سے دشمن کے خاطر کو پریشان کرسکے اور جدال وقتال کے ارادے سے اسکو باز

رکھنے مین کامیاب ہونا ممکن ہو فوراً روانہ کرو - امیر صاحب نے ماہ مذکور مین جنرل کافمیان کو یہہ تحریر کیا کہ بجانب سرکار انگریزی جنگ کی تیاری کامل ہوی ہے آیندہ سوائے میدان کارزار گرم کرنیکے اور کچھہ کام نہین - امیر موصوف نے اس مراسلہ مین ایک خط بنام زار معروف کیا اور اسکا یہہ مضمون تھا کہ سرکار روسیہ کی نیابت کے آنے نے گورنمنٹ انگریزی کی دشمنی اور مخالفت کو اور بھی بڑہایا ہے اس لئے سرکار صدر کو لازم ہے کہ جلد اپنی تائید کرے - سر ینول چامبرلین صاحب بہادر کی نیابت کے بارہ مین امیر صاحب نے یہہ معلوم کرایا کہ ایلچی سرکار انگریزی ایک بڑی جماعت کے ساتھہ جمرود تک پہنچگیا ہے اگرچہ حسب ظاہر ایک پیغام کے ساتھہ وہ روانہ کیا گیا ہی لیکن درپردہ اسکو اسلئے روانہ کرا ہی کہ سرکار افغانستان مین شرارت اور فتنہ و فساد کے تخم بووے اور بی اجازت کابل آکر نیابت روسیہ کو ذلت و ہتک دیوے الحاصل آپ اس وقت ایسی دستگیری کرو اور کمک دیکر افغانستان کی صلح و امان مین کسی عنوان کی خلل اندازی نہو -

چوتھی نومبر کو بنام امیر صاحب جنرل کافمیان نے یہہ تحریر کیا کہ آپکی جہتی کے خلاصۂ مضمون سے بذریعۂ تار زار کو اطلاع دیگئی ہے اگر انگریز آپ سے صلح کا پیغام کرین تو آپ مان لو اور ہرگز انکار مت کرو - امیر شیر علیخان نے جنرل کافمیان کو مکرر یہہ تحریر کیا کہ مین نے ایک دوستانہ اور صلح آمیز مراسلہ سرکار انگریزی کو روانہ کیا ہے - اثنائے مذکور کے درمیان کرنل راسگوناف سفیر روسیہ کابل مین موجود تھا اور جنرل کافمیان نے اوایل دسمبر مین اسکو یہہ تحریر کیا کہ امیر صاحب یہ خوب جانتے ہین کہ موسم سرما کا سامنا ہونے سے مین انکی ملک کے لئے لشکر روانہ کرسکونگا لہذا مصلحت یہی ہے کہ اس مخالفت موسم مین جنگ شروع نہ کرین امیر صاحب جنگ کرنے کے درباب سعی و کوشش عمل مین لانے کے باوجود انگریز جنگ کرنے کے ارادے سے باز نہ آوین اور جنگ شروع کرین تو تم وہان سے نکل جاؤ اور تاشقند چلے آؤ کس لئے کہ بارد موسم مین وہان رہنا بے فائدہ ہے -

۹ وین جنوری کو امیر صاحب نے اس قاصد کو جو استولیتوف کے ساتھہ روانہ کیا گیا ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ علی مسجد اور پیوار کوتل کے محاربون مین لشکر افغانی کو ہزیمت نصیب ہوی لہذا اسوقت شہنشاہ روسیہ کو لازم ہی کہ میری نسبت اپنی دوستی و صداقت ظاہر کرے اور فوراً لشکر سے مدد دیوے - جنرل استولیتوف تمہارے روبرو یہہ کہا تھا کہ تاشقند مین ۳۲ ہزار سپاہ روسیہ مجھے مدد دینے کے لئے موجود ہین اس لئے اس فوج کو یلغار روانہ کرنے کے درباب مین نے جنرل کاف میان یعنے حاکم ترکستان کو بھی تحریر کیا ہی - مذکور تاریخ کو امیر صاحب نے کاف میان کو یہہ تحریر کیا کہ یہہ وقت تاخیر و سستی کرنیکا نہین ہے آپ جلد میری تائید کرو کس لئے کہ دشمن کی رسائی بہت دور تک ہوگئی ہے اگر اسوقت لشکر کے روانہ کرنے مین پہلوتہی کرین اور دشمن کی آمد آمد کے باعث سلطنت افغانستان پر کچھہ آفت و مصیبت نازل ہو تو سلطنت روسیہ بدنام ہو جاویگی -

۲۲ دین دسمبر کو امیر صاحب نے یہہ تحریر کیا کہ مین اپنے امرا اور حمایدین کی مشورت سے سلطنت کو اپنے فرزند یعقوب خان کے تحویل و سپرد کر کے کابل سے راہی دشت پشور ہوا ہون تا کہ وہان پہنچکر میرے اور سرکار انگریزی کے نزع کا فیصلہ کرنے کے غرض ایک کانگرس مقرر کرانے کے درباب جی دکوشش عمل مین لاؤن - جنرل کافمان نے امیر صاحب کو یہہ جواب تحریر کیا کہ آپ کابل سے قدم باہر مت رکھو کس لئے کہ آپکا وہان سے نکلنا اور ممالک محروسہ روسیہ کے سرحد مین داخل ہونا حالت موجودہ کو اور بھی خراب کریگا -

امیر شیر علی خان کی رحلت کے بعد جنرل کافمان نے امیر یعقوب خان کو تحریر کیا کی آپ کے پدر بزرگوار اور ہماری سرکار کے درمیان مخلص تھا سو سررشتہ رابطہ اتحاد و دوستی کو اگر آپ بحال کرنا چاہین تو کہیے - امیر یعقوب خان نے ۱۸۷۹ء کے جولائی کی ۲۶ کو اسکے جواب مین یہہ لکھا کہ آپ سرکار انگریزی کے اور ہمارے درمیان کابل طور پر صفائی اور صلح ہوگئی اور ہم بایکدیگر خوشی و شادمانی سے ملے جلے ہوئے رہتے ہین اس لئے عہدنامہ گندمک کے رد سے تمہین یہہ ضرور ہے کہ سرکار صدر کی معرفت سے ہمارے ساتھ خط و کتابت کیا کرین -

اس عہدنامہ کے درباب جو امیر شیر علیخان اور سرکار روسیہ کے درمیان منعقد ہوا تھا امیر یعقوب خان کے ایک اظہار تحریری سے یہہ معلوم ہوا کہ کوئی غنیم افغانستان پر چڑھائی کرے تو اس سے جنگ و مقابلہ کرنے کے درباب منجانب سرکار روسیہ اقرار کیا گیا تھا اور امیر صاحب نے یہہ معاہدہ کیا تھا کہ سرکار صدر سے مشورت کرنے کے بغیر کسی قوم سے جنگ کرونگا اس لئے امیر صاحب مطابق قانون کے ہر امر کی اطلاع کافمان کو دیا کرتے تھے فقط - شمس الاخبار مدراس -

کلکتہ ۱۸ فروری - جنرل میر محمد ن جانب امیر کابل سفیر ہو کر کابل سے سرکار انگریزی کے پاس جانے کے لئے پشاور آئے ہین اور وہ کلکتہ کو جائینگے -

قندہار سے یہہ خبر معلوم ہوی ہے کہ امیر کابل کی فوج سے چہار رجمنٹ پیدل ہزار سوار اور چہار ضرب توپ کا غزنی مین داخل ہونا ہوا ہے خبر مذکور کی صحت ضرور ہے - کابل کو رسد کا آنا جاری ہی اور راستے کشادہ ہین - فقط - منہ

روی زمین مین ایک ہی سکہ چلانیکی تجویز

وہ جلسہ جو بنام ہی مشالک کنفرس پارس مین منعقد ہونے والا ہے سو اس کے درباب کلکتہ کے ایک مخبر بمعصر نے یہہ تحریر کیا ہے کہ جلسہ مذکور منعقد کرنے سے سرکار فرانس کا یہہ غرض ہے کہ ایک ہی قسم دمالیت کا سکہ تمام ممالک مین جاری کرنے کے درباب تجویز اور بندوبست کرے - اگر اس تجویز کا ظہور بکامیابی تمام ہو تو متفرق مالیت کے سکہون کے باعث اکثر ہوا کرتی ہے سو تکلیف رفع ہوگی - فقط - منہ

مقدمہ سرحد یونان

وہ جو بہت دن سے یہہ خبر تھی کہ بمقدمہ یونان کی سرحد کے درباب منجانب باب عالی دول اعظم کو ایک مراسلہ

روانہ کیا جاویگا سو آخر شش بذریعۂ تار اسکو روانہ
کرنا ہوا اور باب عالی اپنے سفیرون کی معرفت سے دول
مذکور کو یہ معلوم کرایا کہ اپنی صلح آمیز رای اور ارادے ہنوز علی
حالہ ہین اور انمین کسی عنوان کی تبدیلی نہین ہوی ہی اور
اس مقدمہ کا فیصل کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ
قسطنطنیہ مین ایک جلسہ منعقد کرین۔

کوایف آمد قسطنطنیہ سے یہہ منکشف ہوا کہ باب عالی کو
اس معنی کی اطلاع دی گئی ہے کہ جلسہ مذکور منعقد کرنے کی
تجویز اٹالیان فرانس کے منظور و پسند ہوی اور یہ منظوری
دول دیگر انمون نے اسکو اقبال کیا ہے مگر مدبر ایجنسی روسی
کا بیان ہے کہ دول عظم نے خطوط مذکور کا جواب بھی نہین
روانہ کیا ہے اور بحوالہ تلیگرام آمد برلن مخبر استاندرد
نے یہہ تحریر کیا ہے کہ من جانب جناب سلطان یہہ ہدایت
ہوی ہے کہ بصیغہ سر حد یونان کے درباب اور ایک خط
بنام دول اعظم روانہ کیا جاوے اور جہان تک سر حد
یونان کو برقانا منظور ہو سو اس امر کی اطلاع بھی بذریعۂ
خط صدر دی جاوے۔ مقدمہ مذبور کا فیصل کرنیکے
بغرض پنچایت مقرر کرنے کے درباب جو تجویز کہ ہوی
اس سے اٹالیان فرانس الگ ہو گئے ہین۔

پارس مین نیم سرکاری طور پر اس معنی کی اطلاع دی گئی
ہی کہ منجانب باب عالی الحال ایک گشتی کے جاری ہونے
سے مقدمہ سر حد یونان کا نقشہ بالکل بدل گیا ہے اور
اٹالیان فرانس بالکل الگ ہو گئے ہین اور اسکی نسبت کسی
عنوان کی ذمہ داری اپنے پر نہین لیتے ہین آیندہ دیکھنا
کہ دوسرے دول اعظم اس مقدمہ کے انفصال کے بارہ مین

کیا تجویز کرینگے۔ ٹیمس مین ایک آرٹیکل اس مضمون کی
مندرج ہوی ہی کہ اس خط کے باعث جو یم بار تھی لیمی نے تحریر
کیا اور جسکے مضمون کی افشای نہونیکے باوجود اسکی تشہیر
کی گئی۔ آتھنس بلکہ پارس مین بھی جرمی ہل چل و پریشانی
مچی اور وہان کے لوگ درہم و برہم ہو گئے اور انہین گمان
پیدا ہوا اور وے یہ یقین کرتے ہین کہ اسکے مصنف کو کماحقہ
معلومات حاصل نہین تھی۔ خبر ہے کہ یم بار تھی لیمی مستعفی
ہوگا۔ مخبر استاندرد نے بحوالہ تلیگرام یہہ تحریر کیا ہی
کہ اٹالیان یونان نے صاف طور سے بیان کیا کہ مقدمہ سر حد
یونان کے درباب بالذات لب کشائی کرنے کے لئے اٹالیان
یونان مطلقاً مستحق نہین ہین بجز اس صورت کے کہ
اسکا فیصلہ کرنے کی بغرض دول اعظم یورپ ایک جلسہ یا
پنچایت مقرر کرے۔ جنرل دی سنت پیٹر برگ مین ایک
آرٹکل اس مضمون کی مندرج ہی کہ مقدمہ سر حد یونان سے
آخرش یورپ کی صلح و امان مین خلل انداز ہوگا۔

مدیر ایجنسی روسی کا بیان ہے کہ وہ جو منجانب سرکار فرانس
یہہ اطلاع دی گئی کہ جلسہ برلن کے فیصلون کے عمل کو
جاری کرانا دول اعظم پر واجب نہین سو یہہ کیسی بات
ہی جب کہ جلسہ مذکور کے فیصلون کے درباب سلطنت عثمانیہ
کو اطلاع دی گئی تو سلطنت مذکور نے بھی ایسا ہی کہا
تھا مگر اسوقت تمام دول اعظم مع فرانس سلطنت مذکور کے
اس کہنے پر معترض ہوے۔ الحاصل دریں ولا اٹالیان یونان کی
آئین اور وداوی پر نظر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ
وے جنگ کی تیاری مین بہت سرگرم ہین اور بہت جلد
جنگ شروع ہوگی۔ قسطنطنیہ سے بذریعۂ تار یہ خبر آئی

مطبع مجر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہمرہ محمدؐ

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | ✻ | ہست در عالم کسے نامحہ جز از منشور ما

نمبر ۱ | صلی اللہ علیہ وسلم | جلد

منشور محمدی

مہر نشان فوج محمد

۱۲۹۸ھ

۵ ربیع الآخر ۹۸ ہجری

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | ✻ | مخزن توحید دین حق بود منشور ما

مثنوی عیش

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدؐ	توریت و ہم انجیل بر افتاد بتجیل	چون گشت علم رایت منشور محمدؐ
مستوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی	خورشید عرب مہ عجم ہی
عالم ہے قدیر ہی احد ہی	سلطان قلمرو ابد ہے	وہ افسر فرق انبیا ہی	محبوب جناب کبریا ہی
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	شاہنشہ کشور نبوت	آرایش مسند شریعت
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	سب پر شرف نبی عیان ہے	وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوی ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اوس کے	جیسے نکلا یہہ رشک گلزار	منشور محمدی کے اوصاف
قندیل خلائق بوجہ احسن	شمع مہ مہر سے ہی روشن	جو فضل و شرف اسے بجا ہی	نظروں سے گرے جہان کے ہیچ
شاہنشہ کملے مثالی	محبوب حریم لایزالی	نورِ رخ دلپذیر اسلام	ہمنام جناب مصطفےٰ ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گری	شمس الاخبار آسمان پر	ماحیٔ ملل ظہیر اسلام"
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز مین رکھی ہے	کرتا ہی بر قلب زار و ناشاد	ہی پیش مسیح نیک اختر
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہین مصلحت سے خالی	چھپتے ہین صحیح سب کو لیف	منشور محمدی کی فریاد
کیا لکھون ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہی ماء عرفناک	عمدہ جزین نفیس مضمون	بی شبہ ہی افسر صحایف
جب لغت نبی کا وقت آیا	خامے نے ادب سے سر جھکایا	ہر سال دس آنے پانچ جودے	ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار	اس گوہر بے بہا کو وہ لے
ای صل علی رسول امجد	سرور پیمبران محمدؐ	سال و مہ و روز و شب الٰہی	مابعد سے کچھ نہین سروکار
			جو اسکو بہت بری تمنی

اس نظم کو کر چکا جب اتمام ☆ توفیق محمدی رکھا نام

تحقیق البشارت

مین کس منہ سے اس حکیم علی الاطلاق جلشانہ کے حکمت
بالغہ کا بیان کرون اور کس قلم سے اسکی عنایت و رحمت
کا بیان لکھون کہ اُسنے اپنی رحمت بالغہ سے ہر ہر زمانی
مین بیراہ آدمیون کے ہدایت کے لئے اپنے خاص نائبون
یعنے حضرات انبیا علیہم السلام کو ایک ایک کتاب مقدس کے
ساتھ روانہ فرما کے اُن بے راہون کو اپنی رضامندی کی
راہ راست بتلایا اور ہمیشہ ہمیشہ ان انبیا علیہم السلام کے
معرفت اور مبارک زبانون سے بشارت ایک مکرم و معظم
رسول کے آمد اور اسکی عظمت و جلال پسندیدہ خصایل
کی ہمین دی جسکا نام احمد محمد و محمود صلی اللہ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم ہی سوائے میرے مقدس خدا جیسا تونے اپنی
رحمت سے اگلے دنون مین اس نبی عظیم و رسول کریم کی
آمد آمد کی بشارت دی اور پچھلون دنون مین تونے
اپنے رحمت سے اپنے مقدس وعدیکو پورا فرما کے آپکو
ہماری ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ویسا ہی اپنی رحمت
کاملہ سے ہمین توفیق اپنے ساتھ راست بازی اور اس
رسول مقبول کے اطاعت کی دے اور ہمکو اور ہمارے سب
بجنس بھائیون کو جو تیرے پاک زمین پر اور تیرے آسمان
کے نیچے ۔ ماکرتے ہین آپکی اور آپکی شریعت کی محبت دے
اور ہمکو بیجا عناد و تعصب سے دور رکھ اور تیرے سب انبیا
پر عموماً اور جناب حضرت خاتم الانبیا احمد مجتبی شفیع یوم الجزا
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین پر اور آپکے
آل و اصحاب پر خصوصاً اپنی بیحد رحمت نازل فرما آمین

یارب العالمین اما بعد اب ہمارے ہم جنس
ہم دین بھائیون پر واضح ہو کہ کل کا روز ایک میرے
معزز دوست پادری صاحب درگو چہ حکیم قادر حسین صاحب
جو واقع تر ملہری مدراس ہے اپنا جلوہ دلربا بتلا رہے
تھے اتفاقاً فقیر خاکروب حریم مصطفوی بھی وہین حاضر
ہوا تو پادری صاحب نے بتوجہ تمام فقیر سے بعد خیریت
پرسی یہہ فرمایا کہ اگلے کتب سماویہ مین خداوند عیسیٰ
مسیح کے باب مین کئے بشارتین آئے ہین تو فقیر نے اُن
کئے بشارتون سے ایک بشارت قرارت فرمانے کہا تو
پادری صاحب نے ایک بشارت توریت کے کتاب آلاتنا
سے ۱۸ باب سے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خاص
خوشخبری مین نبوت جناب محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ہی قرارت فرمائی تب فقیر نے وہ بشارت عیسیٰ
علیہ السلام پر صادق نہ آنے کے کئے وجوہ معقول بیان
کیا جس سے پادری صاحب نے سکوت اختیار فرمایا اور
پھر اسکے جواب مین لب نہ ہلایا ۔ جب فقیر وہان مکان
پر آیا تو دل نے اسبات پر آمادہ کیا کہ اس آیت کا پورا
بیان تحریر کر کے اپنے ہم دین بھائیونکو جو بالکل نا
واقف ہین آگاہ کرون چنانچہ آجکا روز اسکو پورا
کیا ۔ اب ہمارے بھائی عیسائیون سے امیدوار ہون
کہ اس بشارت مین بغور تمام نظر منصفانہ فرما کے سب
شبہات کو جو مقدمۂ نبوت خیر الاصفیا خاتم الانبیا
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مین جا بجا گیر
خواطر ہین دور فرما کے راہ راست اختیار کرینگے اور
اس عاجز کے صحت و سلامتی ایمان کے لئے دعائے خیر فرمائینگے

جاننا چاہئے کہ تورات کے کتاب الاستثنا کے ۱۸ باب کے ۱۵ - ۱۷ - اور ۱۸ - آیت مین لکھا (۱۵) خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیون مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اسکے طرف کان دھریو (۱۷) اور خداوند نے مجھے کہا کہ انھون نے جو کچھہ کہا سو اچھا کہا (۱۸) مین انکے لئے انکے بھائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے موہنہ مین ڈالونگا انتہیٰ - ۱۵ آیت مین تیرے ہی درمیان کا لفظ جو مرقوم ہے کئی دلیلون سے **الحاقی** ہے **اول** یہہ کہ اعمال ۳ باب ۲۳ فقرہ پطرس حواری کے زبانی اور اعمال ۷ باب ۳۷ فقرہ مین استیفان کے زبانی یہ آیت منقول ہے ان دونون مقامون مین تیرے ہی درمیان کا لفظ نہین ہے اگر اصل آیت مین یہہ لفظ ہوتا تو ہرگز پطرس اور استیفان دونون اسکو حذف نکرتے **دوسری** یہ کہ استثنا ۱۸ باب ۱۸ فقرہ مین جو حضرت موسیٰ کے زبانی یہہ آیت مذکور ہے وہان بھی درمیان کا لفظ نہین ہے پس اگر یہ لفظ اصل مین ہوتا تو کیونکر حضرت موسیٰ علیہ السلام تبلیغ رسالت مین کچھہ کمی اور بیشی کرتے اس سے ظاہر ہوا کہ جب محمدی لوگ اس آیت کا مطلب بنی اسماعیل کے طرف ظاہر کرنے لگے تب نصاریٰ نے رفع دخل کے واسطے یہ لفظ درمیان کا زیادہ کیا کیونکہ تیرے بھائیون کا لفظ بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہ تھا دیکھو گنتی باب ۲۰ فقرہ ۱۴ اور استثنا باب ۲ فقرہ ۴ ان دونون مقامون مین آدمیون کو بنی اسرائیل کے بھائی لکھا ہی اور پیدایش باب ۱۶ فقرہ ۱۲ اور باب ۲۵ فقرہ ۱۸ مین بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کا بھائی لکھا ہے اسکے سوا اس آیت مین یہود کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ آیت حق مین یوشع علیہ السلام کے ہی اور نصاریٰ کا یہ دعویٰ ہی کہ یہ آیت حق مین عیسیٰ علیہ السلام کے ہے ان دونون مدعیون کے دعوے کی وجہ سے صحیح نہین **اول** یہہ کہ یہود جو ہمعصر عیسیٰ علیہ السلام کے تھے اس نبی موعود کا انتظار کر رہے تھے جسکا وعدہ اس آیت مین کیا گیا ہی اگر وہ نبی موعود یوشع یا عیسیٰ ہوتے تو کبھی یہود دوسرے کا انتظار نکیے ہوتے **دوسرا** یہ کہ اس آیت مین تیرے مانند کا لفظ لکھا ہی یوشع و عیسیٰ علیہما السلام کبھی موسیٰ علیہ السلام کے مثل ہو نہین سکتے کیونکہ موسیٰ صاحب کتاب و شریعت و اوامر و نواہی تھے اور یوشع کو خدا نے نہ کوئی کتاب دی تھی اور نہ شریعت بلکہ موسیٰ علیہ السلام کا تابع فرمایا تھا ایسا ہی عیسیٰ علیہ السلام بزعم نصاریٰ موسیٰ کے مثل ہو نہین سکتے اس لئے کہ موسیٰ بندے تھے اور عیسیٰ خداوند اور عیسیٰ شفاعت خلق کے لئے ملعون ہو گئے جیسا پولوس نے کلاسینیون کے خط کے ۳ باب مین اسکی تصریح کی ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے کبھی شفاعت خلق کے لئے ملعون نہ ہوے اور باعتقاد نصاریٰ عیسیٰ مرنے کے بعد جہنم مین داخل ہوے اور موسیٰ نے کبھی اس مقام مین داخل نہوا اور بزعم نصاریٰ عیسیٰ نے سولی پر کفارہ امت کے لئے چڑھا پر موسیٰ سے کبھی ایسا کام نہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی شریعت حدود و تعزیرات و حرام و حلال پر مشتمل ہی

بخلاف شریعت عیسیٰ کے کہ اسمین کچھ بھی نہین **تیسرا** یہہ کہ حضرت بنی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صاحب جہاد تھے اور جہاد کئے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جہاد کیا تھا خروج ۱۷ باب ۸ فقرہ **چوتھا** یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت نازل ہوی تھی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خروج ۲۱-۲۲ و ۲۳ باب - **پانچوان** یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم ہوا کہ صاف بولین کہ مین اللہ کا بندہ ورسول ہون جیسے حضرت موسیٰ کو ہوا تھا **چھٹا** یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قضاے فیصل کرتے تھے جیسے حضرت موسیٰ فیصل کرتے تھے خروج ۱۸ باب ۱۳ و ۲۶ فقرہ **ساتوان** یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین ہجرت کئے جیسے حضرت موسیٰ نے مدیان مین ہجرت کئے خروج ۱۶ باب فقرہ **آٹوان** یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب نکاح واولاد تھے جیسے موسیٰ علیہ السلام تھے خروج ۲ باب ۲۱ و ۲۲ فقرہ **نوان** یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے ہین جیسے حضرت موسیٰ موے ہین استثنا ۳۴ باب ۵ فقرہ **دسوان** یہ کہ حضرت بنی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم دنیا مین مدفون ہوے ہین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام مدفون ہوے ہین استثنا ۳۴ باب ۶ فقرہ **گیاروان** یہہ کہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معراج مین اکیلے خدا سے کلام کیا جیسے حضرت موسیٰ نے طور پر کلام کیا خروج ۱۹ باب ۲۰ فقرہ **باروان** یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو انگشت شہادت اٹھاکر دوپارہ کیا جیسے حضرت موسیٰ نے عصا اٹھاکر بحر قلزم کو دوحصہ کیا خروج ۱۴ باب ۱۶ فقرہ اس سے نبی علیہ السلام کا مرتبہ بلند ثابت ہوتا ہی اور اسکے مقابل مین حضرت موسیٰ کی کمال فروتنی ظاہر ہوتی ہے لیے جسطرح حضرت موسیٰ کا معراج طور پر تھا اور حضرت نبی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج عرش سے بھی بلند تر تھا ویسا ہی حضرت موسیٰ کا معجزہ زمین پر ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا معجزہ آسمان پر ہوا حضرت موسیٰ نے عصا اٹھاکر دریا کو دوحصہ کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم باشارۂ انگشت چاند کو دوپارہ کیا یہی سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰ میرے وقت مین ہوتا تو میری تابعداری کرتا جیسا کہ مشکوٰۃ مین دارمی سے بروایت جابر رض منقول ہی **تیروان** یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم باپ سے پیدا ہوے جیسے حضرت موسیٰ باپ سے پیدا ہوے تھے - **چودھوان** یہہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چالیس برس کی عمر مین نبی ہوے جیسے حضرت موسیٰ پورے چالیس برس کی عمر مین اسرائیل کی مدد مین مصر کو مارڈالا تھا اور پھر پورے چالیس برس کے بعد نبوت پائی اعمال ۷ باب ۲۳ و ۳۰ فقرہ **پندروان** یہہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے کعبہ کے بت پرستون مین نشو ونما پایا جیسے حضرت موسیٰ نے فرعون کے محبت مین نشو ونما پایا تھا اعمال ۷ باب ۲۲ فقرہ وخروج ۲ باب فقرہ **سولوان** یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

یروشلم (بیت المقدس) سے باہر نبوت کرتے رہے
جیسے حضرت موسیٰ (از خروج تا استثنا) **ستروان**
یہ کہ حضرت نبی آخرالزمان علیہ السلام کے پشت مبارک پر
مہر نبوت تھی جیسے حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں ید بیضا تھا
خروج ۴ باب ۶ فقرہ **اٹھاروان** یہ کہ حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وجہہ وسلم نے کعبے کے بتوں کو توڑا
جیسے حضرت موسیٰ نے بچھڑے کو توڑا تھا خروج ۳۲ باب
۲۰ فقرہ وگنتی ۳۳ باب ۵۲ فقرہ **انیسوان** یہ کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وجہہ وسلم نے اپنے بھائی
علی رض کو فرمایا یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی نے اپنے
بھائی کو بمنزلہ ہارون نہیں کہا **بیسوان** یہ کہ
حضرت محمد علیہ السلام برے موحد تھے جیسے حضرت
موسیٰ تھے **اکیسوان** یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وجہہ وسلم کے انگلیوں سے پانی جاری ہوا جیسے حضرت
موسیٰ نے چٹان سے پانی نکالا تھا گنتی ۲۰ باب ۱۱ فقرہ
بائیسوان یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وجہہ
وسلم نہایت حسین تھے جیسے حضرت کوسی بہت خوبصورت
تھے اعمال ۷ باب ۲۰ فقرہ **تیئیسوان** یہ کہ حضرت
محمد علیہ السلام کی سنہ ہجری جاری ہوئی جیسے حضرت
موسیٰ کی مصری ہجرت کا سنہ جاری ہوا۔ گنتی ۳۳ باب
۳۸ فقرہ و اسلاطین ۶ باب ۱ فقرہ **چوبیسوان**
یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وجہہ وسلم نے گلہ بانی کی
جیسے حضرت موسیٰ نے گلہ بانی کی تھی خروج ۳ باب ۱ فقرہ
پچیسوان یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں
مطلق انسانیت تھی جیسے حضرت موسیٰ میں محض انسانیت
تھی **چھبیسوان** یہ کہ جسطرح حضرت موسیٰ کے رفیقوں
میں حضرت یوشع نے ملک کنعان میں تصرف کیا اور
خدا کے حضور قربانی گذرانی اسیطرح حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے وہاں تسلط کرکے مسجد اقصیٰ بنائی یعنے حضرت
موسیٰ کے رفیق کے ہاتھ سے اسکا ابتدا ہوا اور حضرت
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جلیل القدر کے
ہاتھ سے اسکا انجام ہوا **ستاویسوان** یہ کہ جو
کتاب خدا نے موسیٰ پر نازل فرمائی جسکو تورات کہتے ہیں
اسکا نام قرآن میں فرقان اور جس کا حضرت نے یوم الفرقان یوم التقی الجمعان بھی نام فرمایا چنانچہ
سورہ انبیا میں ارشاد فرماتا ہے ولقد اٰتینا موسیٰ وہارون الفرقان
یعنے اور تحقیق دیا ہمنے موسیٰ و ہارون کو فرقان -
بخلاف اور کتب کے کہ خدا نے کسی کو فرقان نہ فرمایا -
اٹھاویسوان یہ کہ جو کتاب خدا نے حضرت موسیٰ
کو دی جسکو تورات کہتے ہیں اسکا نام ذکر فرمایا جیسا
قرآن مجید کو بھی ذکر فرمایا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے الذین
یخشون ربہم بالغیب وہم من الساعۃ مشفقون وہذا
ذکر مبارک انزلناہ افانتم لہ منکرون یعنے وہ جو غیب میں
اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس گھڑی (قیامت) سے کانپتے
ہیں اور یہ بھی ذکر مبارک ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے
پس کیا تم اس سے انکار کروگے (سورہ انبیا) -
انتیسوان یہ کہ حضرت محمد علیہ السلام اپنزمہ تھے
جیسے حضرت موسیٰ اپنزمہ تھے **تیسوان** یہ کہ حضرت
محمد علیہ السلام کے دین میں تین عید ہیں ایک عید الفطر

دوسری عید الغفر تیسری شب برات جیسے یہودیون
مین بھی تین عید مین ایک عید فصح دوسری عید خیمہ
تیسری تبنکوت اجداً ۳ ۲ باب ۱ از ۱ تا ۸ فقرہ -
اکتیسوان یہ کہ جرایتون مین مہینے قمری ہوتے
تھے اور اسکے دن ۲۹ اور ۳۰ تھے جیسے اسلام
مین ہی مفتاح الکتاب ۲ ۵ و ۳ ۵ صفحہ **بتیسوان**
یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل
زیر حکم حضرت کے خلفاے راشدین کے تھے جیسے حضرت
موسیٰ کی اولاد زیر حکم کاہنون کے تھے مفتاح الکتاب
۵۱ صفحہ **تینتیسوان** یہ کہ اسلام مین شاگرد استاد
کا نام لینا بے ادبی ہے جیسے حضرت موسیٰ کی امت مین
استاد کا نام لینا بے ادبی ہے تفسیر متی پادری آر
کلارک مطبوعہ لودیانہ ۱۸۶۱ء **چونتیسوان**
یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء
اصحاب سلاطین ہوے جیسے حضرت موسیٰ کے بعد
آپکے خلفا یوشع وغیرہ سلاطین ہوے مگر حضرت عیسیٰ
کے بعد تین سو برس تلک کوئی عیسائی بادشاہ نہوا
اور بعد اسکے ہونا داخل مماثلت کے نہیں ہے -
پینتیسوان یہ کہ سود کی حرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کے دین مین ثابت ہی جیسے حضرت موسیٰ
کے دین مین ثابت ہے **چھتیسوان** یہ کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے دین مین جنابت وحیض ونفاس کے لئے
غسل مقرر ہے جیسے حضرت موسیٰ کی شریعت مین تھا
سینتیسوان یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
شریعت مین پیشاب وپائخانہ کے لئے طہارت مقرر ہے

ارتیسوان یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
شریعت مین زنا پر حد ثابت ہی جیسے موسیٰ کی شریعت
مین ثابت ہی **انچالیسوان** حضرت نبی آخرزمان
علیہ السلام کی شریعت مین ایک مرد وعورت کو
بعد اسکے کہ اسکا خاوند طلاق دیدے دوسرا مرد
نکاح کرلینا جایز ہی جیسے حضرت موسیٰ کے شریعت
مین ہی استثنا ۲۴ باب ۱ فقرہ **چالیسوان**
یہ کہ حضرت محمد علیہ السلام کے رفیق جناب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے مسلمانون کے تکبیر کے
آواز سے بروقت جہاد قلعہ اسطخر کی دیوار گر
پڑی جیسے حضرت موسیٰ کے رفیق حضرت یوشع نے
جہاد مین یریحو کے شہر پناہ کو نرسنگون کے آواز سے
گرادیا تھا یوشع ۶ باب ۲۰ فقرہ سوا انکے اور بھی
مشابہتین ہین حضرت پیغمبر آخرالزمان محمد علیہ السلام کو
حضرت موسیٰ کے ساتھ تھین لیکن کسی اور نبی سے نہین
اور نہ کسی اور نبی کو اسقدر مشابہتین حضرت موسیٰ سے
تھین اور دعوی علماء نصاری کا کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰ
کے حق مین ہے ان وجوہ بالا مذکورہ سے بالکل باطل ومردود
ہوگیا اگر نظر انصاف کو کام فرماکے اسکو بغور وتامل دیکھیں
اور حقانیت کو نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مان
جائین تو بہتر والا مین عہد عتیق وعہد جدید کے ایک
ایک بشارت پر بحث کرونگا اور ان پچاس پچہتر
بشارتون کو جو تورات وانجیل ودیگر کتب سماویہ مین
ہین اپنے نبی برحق محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
پر صادق کر دکھلاونگا ۵ این مراتب کہ دیدہ جز دیدہ

اللہ تعالیٰ بطفیل اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہمارے سب مجنس بھائیون کو توفیق خیر کرامت فرماوے اور انکو بیجا عناد و تعصب سے دور رکھ کے صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت فرماوے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین ط

حررہ المفتقر الی اللہ العلی مسکین سید محمد فخر الدین نقوی فخری میلاپوری - ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ھ

کان اللہ لہ - از مدراس محلہ میلاپوری مسجد سید شاہ عبد القادر صاحب فخری ؛

ہزیمت فاش لشکر انگریزی و قتل ایک نامور جنرل

لندن ۲۸ فروری - کو ایف آمدہ ٹیتال سے واضح ہوا کہ سر جارج کالی صاحب سپہ سالار لشکر انگریزی موچھے کمپنی مقام سپتکاک کے جو لینگ نک کے بائین طرف واقع ہے قابض و متصرف ہوے اور اس مقام پر تمام دن تگ سخت اور خون ریز لڑائی ہوی آخرش دشمن نے انہین اس مقام سے نکال دیا - اس جنگ مین سر جارج کالی صاحب اور بہت سے آفسر اور قریب سپاہ الاسو آدمی کے قتل ہوے - شمس الاخبار -

لندن عزہ مارچ - مقام اسپنز کاپ کے محاربہ مین جو آفسر کام آئے اور مجروح اور گرفتار ہوے انکی فہرست یہ ہے -

مفتو لان کپتن ے ہم - ماڈ متعلقہ ۹۰ وین رجمنٹ کپتن ے بلیو مارس متعلقہ ۵۸ وین رجمنٹ کپتن سی یل ہاربی متعلقہ ۵۸ وین رجمنٹ -

مجروحان میجر جے - سی ہی متعلقہ ۹۲ رجمنٹ کپتن یل سی سکنلن متعلقہ ۹۲ رجمنٹ - لفتن ے آر ہل متعلقہ ۵۸ وین رجمنٹ لفتن لوسی متعلقہ ۵۸ وین رجمنٹ ڈاکٹر اٹن متعلقہ ۵۸ وین رجمنٹ کپتن اٹن متعلقہ ۹۲ رجمنٹ لفتن جے - یس یم - ہاملٹن متعلقہ رجمنٹ ۹۲

قیدیان کپتن مگریگر متعلقہ رجمنٹ ۹۲ لفتن یچھہ ریٹ متعلقہ رجمنٹ ۹۲ - لفتن ملر متعلقہ رجمنٹ ۹۴ -

گمشدہ کرنل اسچورٹ متعلقہ سیوم ڈریگونس میجر فرزر متعلقہ طبقہ انجینر شاہی -

اسپنز کاپ پر جو جنگ کہ ہوی اسکے درباب الحال آئی سو جز سے یہ واضح ہوا کہ لشکر انگریزی کے نزدیک باردت گولی بافراط موجود تھی وہ جو کہتے ہین کہ جنگی ذخیرہ نہونے کے باعث لشکر انگریزی کو ہزیمت نصیب ہوی غلط ہے شاہدون کے اظہار و بیان سے یہ معلوم ہوا کہ بویرون کی خوفناک و غارتگر اتشبازی کے سبب سے سر جارج کالی صاحب کے ماتحت کے لشکر مین نہایت خوف و پریشانی برپا ہوی اور ایسی حالت مین دشمن نے اس مقام پر حملہ کیا -

لندن عیسی کے ایک کرسپانڈنٹ نے جو دشمن کے ہاتون گرفتار ہوا سر جارج کالی صاحب کی لاش کو پہچانا صاحب صدر کے سر مین گولی کا زخم کاری لگا ہوا تھا - سر الون اوڈ صاحب نے بذریعہ تار افزود کمکی فوج کے لئے درخواست کی ہے -

جنگی جہازات کی ایک جماعت سے بالفعل ہزار سپاہ بحری کو فرو کش کرنا ہوگا - قطع نظر انکے ۹۹ دین اور ۵۶ دین رجمنٹ کو اور ۱۰۲ دین رجمنٹ ۶۰۰ جوان کو فی الفور روانہ کرنے کے درباب ہدایت ہوی ہے - سر فرڈرک رابرٹس صاحب جنرل سر جارج کالی صاحب کے قایم مقام مقرر ہوے ہین - شمس الاخبار مدراس

سفیر امیر کابل

جنرل میر احمد خان سفیر امیر صاحب ۴ دین کو داخل کلکتہ ہوے انکی آمد آمد کے وقت فصیل قلعہ سے پندرہ توپون کی شلک تعظیمی سر ہون مسٹر کرسٹی صاحب اور وزیر زادہ افضل خان جسکو مسٹر یل گرفن صاحب نے عبد الرحمن سے ملاقات کرنے کے لئے قندوز کیطرف روانہ کیا تھا پنجاب سے سفیر صدر کے ہمراہ آئے ہین سفیر مذکور کو چورنگی محلے کے کوچہ پارک مین بہ تعظیم و تکریم اُتارنا ہوا ہے فقط - منہ

سردار ایوب خان کا سرکار انگریزیہ کو پیغام

۳۰ دین فروری کو بہ معرفت پرلیس کمشنر یہہ خبر آئی کہ سردار عبد اللہ خان ناصری اور عمر جان صاحب زادہ بہ ہمراہی ستر سوار ہرات سے وارد قندہار ہوے ہین اور بنام سرکار انگریزی سردار ایوب خان کا پیغام لائے ہین بنا بر تعظیم و تکریم عمر جان صاحبزادہ بہت سے قندہاریان استقبال گئے کیونکہ وہ جا حضرت صدر کو ایک مرد مقدس تصور کرتے ہین اور اسکی تعظیم و تکریم مین سرگرم رہتے ہین قطع نظر اسکے صاحبزادہ صدر بالذات ہر دل عزیز ہین - محمد امین خان اور عبد الکریم خان کے خطوط سے جو ضلع غوری کے قبیلہ مغل کے رئیس ہین یہہ واضح ہوا کہ وے سرکار انگریزی کی تابعداری کرنے کے لئے راضی ہین - سردار ایوب خان اپنے دوستون کے ساتھ جو قندہار مین موجود ہین ہمیشہ خط و کتابت کیا کرتے ہین - کہتے ہین کہ یہہ سبب ہتی دستی کے سردار ایوب خان کی حالت بالکل تباہ ہوگئی ہے اور سردار صدر نہایت فکر و پریشانی مین مبتلا ہین - فقط - منہ +

قتل خان آغا

خان آغا جو قبیلہ جمشیدی کا رئیس اور سردار ایوب خان کا خسر تھا سردار صدر کی ترغیب سے مارا گیا منہ

رسید زر

مہتمم مشکور ہے اُن عنایت فرماؤن کا جنہون نے زر چندہ بھیجکر مطبع و اہل مطبع کو ممنون فرمایا -

جناب منشی محمد دین صاحب انبالہ	۱۰ ر
جناب مولوی محمد میر صاحب موگا	۴ ع
جناب شیخ محی الدین صاحب سلطان بتری	۱۳ ع
جناب نواب میر مراد علی خان صاحب بہادر گلوگل	
بمعرفت جناب حکیم بابا میان صاحب مدظلہ	۱۲ ع
جناب حاجی حکیم محمد دلاور خان صاحب ناپکپور	۱۰ ر
جناب مولوی عبد الرزاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدراس	۱۰ ر
جناب میان صاحب تاجر مدراس	۱۰ ر
جناب منشی عبد الحمید صاحب چلپای گودی	۱ ع
جناب مولانا مولوی شاہ لطافت حسین صاحب پٹنہ	۱۰ ر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

منشور سلطان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی | توریت بلا توریہ انجیل تجمیل | گویان صفت و سیرت ہر دو رحمدی

از پی اہل ضلالت از پی اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز ایں منشور ما

نمبر ۱۱ | صلے اللہ علیہ وسلم | جلد ۱

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۱۵ ربیع الآخر | سنہ ۱۲۹۸ ہجری

شد ندا از روی ایمان اہل عبا و صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان سلطان سلف ساختہ فروغ | توقیع خط آیت منشور محمدی | توریت و ہم انجیل را فتاد در تجمیل | چون گشت علم رایت منشور محمدی

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنائی — جو خسرو کشور بقائی — جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر کی احد ہے — سلطان قلمرو ابد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرائش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیاں ہے — وہ علت غائی جہاں ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے — اظہارہ ہزار عالم اوسکے — ای خامۂ عشرت لکھ باوصاف — منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک لوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہ رخ گلزار — نظروں سے گری جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالے — جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہی — اور نعل قدم پہ جلوہ گر ہی — فورنج دلپذیر اسلام — ماحی ملل ضلیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے — کرتا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی — چھپتے ہیں صحیح کو الیف — بی شبہ ہی افسر صحایف

جب لغت بنی کا وقت آیا — ارشاد نبی ہے ماحو فاک — عمدہ جزیں نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — ہر سال دس آنے پانچ جودے — اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علے رسول امجد — آیا ہی بشان شاہ لولاک — پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار — ما بعد سے کچھ نہیں سر و کار

سردار پیمبران محمدؐ — سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب اختام ۸ تو تقیم محمدی رکھا نام ۸

رنج و غم

گر پیر نود سالہ یمیرد عجب ایست
این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

موت ایک ایسی شے ہی جس سے ہر ایک خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی نارضامندی اور ناخوشی ظاہر کرتا ہے چونکہ یہ از جانب خدای حی لایموت ہی اسکو قبول کئے بغیر چارہ نہین اگر یہہ من جانب غیر اللہ ہوتی تو کوئی فرد مخلوق اسکو قبول نکیا ہوتا اور یہ موت ایسی ہے کہ اس نے بہت سے آباد گھرون کو ویران و نابود کی اور اسی نے فرزند کو والدین سے شوہر کو زوجہ سے دوست کو آشنا سے جدا کرتی ہی - ہر ایک مخلوق کو موت یعنے مزا ہے مگر موت کو موت یعنے مرنا نہین اور اوسکی موت بعد قیامت کے ہے -

از آدم تا ایندم کوئی مخلوق موت کے پنجے سے نہین چھوٹا بلکہ اکابر رسل و اولوالعزم نے اسکے پکار کا جواب دیا - غرض سب مخلوق کو جو عدم سے لباس ہستی پہن کے دنیا مین آئے ایک روز پھر اس دنیا سے جانا ہی ۵

ایکدن یان سے سب کو جانا ہی + اپنے صاحب کو منہ دکھانا ہے

مگر افسوس ان نوجوانون کے موت پر ہی جو ابھی سرد گرم دنیا سے ناواقف ہین نہ انکو دنیا کی بہتری نظر مین آئی اور نہ اسکی بدی کیا کرین ارادہ تعالی و تقدس کے روبرو کسی کی کچھ نہین چلتی یہ بارگاہ غیور ایسی ہے کہ کسیکو سوای دم فرو بستن کے گنجایش دم زدن نہین ہے

حاصل اس تقریر کا یہ کہ اندون بعض خطوط آمدہ دہلی سے ایسا معلوم ہوا کہ میان احمد حسن صاحب اللہم نور مرقدہ بنور الایمان وجعلہ من رفقای سید الانبیا والمرسلین فرزند رشید جناب مولینا مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب جنکی عمر ۱۳ سال سے متجاوز نہوی نہوی تھی اور جس نے باوجود اس صغر سنی کے دو سو طلبای مدرسۃ القران دہلی پر تفوق رکھتا تھا اور ہر جمعہ کو بعد ادای نماز جامع مسجد مین قرآن و حدیث کا وعظ کر رہا تھا بتاریخ نہم ماہ صفر روز دوشنبہ بقضای آسمانی اس دار فانی سے طرف مکان جاودانی کے راہی ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون اور سب کو رنج و غم مین مبتلا کیا - ہمارے ایک کرمفرما جو مولوی اکبر خان صاحب کا حال رنج و غم تحریر فرماتے وہ نہایت طول کے اسلئے ہمنے اسکو ان مختصر ابیات مین لکھدیا ہی ۵

شادی کہان عشرت کہان وہ عیش کہان ہے
سب جا چکے عالم سے نہ کچھ انکا نشان ہے
گلشن مرے مقصود کا کیا لٹ گیا افسوس
صرصر یہ کہو کیسی ہے اور کیسا خزان ہے
جب نعش چلے لیکے تو لوگون دل نے پکارا
تابوت یہ جانان کا ہے یا تخت روان ہے
حسرت رہی باقی اسے جب خاک مین ڈالا
ای وای مین زندہ ہون وہ مٹی مین نہان ہے
ہر ہر سے یہ کہتے ہین تڑپ کے مرے اطفال
بھائی مرے وستے نہین بولو تو کہان ہے
سمجھاؤن مناؤن کسے چھاتی سے لگا لون
مین ایک ہون ہر ہر پہ قیامت کا نشان ہے
کیا کہئے ترے حال پریشان کو مسلم

چہرے سے عیان رنج ہے غم دلمین نہان ہے
ہمارے مولوی غلام اکبر خان صاحب سلمہ کو یہ بات
لازم و ضرور ہے کہ آپ صبر و شکیب کو کام فرما کے مژدہ
ان اللہ مع الصابرین کو ہاتھ سے جانے دین اور دوسرے
اقارب کو جو اس رنج کے باعث نہایت مغموم ہین
وصیت صبر و شکیب فرماتے رہین -
خداوند کریم ہمارے مولوی صاحب ممدوح اور آپکے
جمیع ہوا خواہون کو صبر عنایت فرماوے اور اس
مرحوم کو ساتھی جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کا فرماوے آمین ثم آمین -

قطعہ تاریخ

فنا احمد حسن دنیا سے یون ہو
قیامت ہے قیامت ہے قیامت
سر جیب تفکر سے پکارو
فقد خف القمر تاریخ رحلت

قطعہ ثانی

احمد حسن ای قسمت راہی عدم یون ہو
دنیا سے میرے اللہ آفت ہوی کیا درپی
تاریخ وفات اب مین کیا لکھون سوا اسکے
سرور دے بول اٹھون ای لخت جگر ہے

قطعہ ثالث

یہہ مرگ مفاجات اور احمد حسن ای سلم
مرضی خدا تھا جو قسمت مین وہ پیش آیا
ہے سال وفات اب یون اوس راہی عقبیٰ نے
بول اٹھا یہی ہاتف لے باغ ارم پایا

مراسلہ

مخدوم و مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب دام عنایتکم -
ایک مضمون مرسل خدمت عالی ہے اسے چھاپ کے مجھ
مین ممنون ہونگا -
بھائی عیسائی بغور پڑہین اور منصفی فرمائین - اگر
حضرت مسیح نے اپنے حین حیات مین بار بار شاگردون سے
ارشاد فرمایا تھا کہ ہم قتل ہو کر تیسرے دن پھر جی
اٹھینگے مگر بعد وقوع مصلوبی کے وہ مطلقاً آپ کے
زندہ ہونے کے منتظر اور جی اٹھنے کے متوقع نہ رہے
اور جب حضرت قبر سے اٹھے تو انہین حیرانی اور پریشانی
نے لیا اور گو کہ حضرت انکے روبرو تین مردون کو جلایا
تھا اور خود انہین بھی احیای موتی کی قدرت بخشی
تھی اور گو کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت خدای مجسم ہین
موت ان پر اپنا حقیقی اثر نہین کر سکتی تاہم بعد حضرت
کو زندہ دیکھنے کے بہزار دقت و دشواری انھون نے
اپنی انکھون پر ایمان لایا - حضرت کے گرفتار ہوتے
ہی وہ فرار ہو گئے اور آپکے مرجانیکا ایسا غم کیا جیسا کہ
کسی فانی بشر کا کیا جاتا ہے جسکے وصال کی اس دار
ناپائدار مین امید نہین ہو سکتی - یوسف اور نکو
دیمس نے آپکی لاش کو مصالح لگایا اور اصلا خیال نہ
کیا یہ جسد تو تیسرے دن زندہ ہونے والا ہے -
عورتین بھی اسی غرض سے قبر پر آئی تھین - جب انھون
نے قبر کو خالی پایا حیران ہوئین مگر انھین ہرگز یاد نہ
آیا کہ حضرت نے جی اٹھنے کو فرمایا تھا یہان تک کہ
فرشتہ کو یاد دلانا ضرور ہوا اور جب ان عورات نے

یہ ماجرا حواریون سے بیان کیا انھون نے ہرگز
اعتماد نہ کیا اور انکی گواہی کو "کہانی سمجھے" اماوے
شاگردون کی شہادت بھی کچھ مفید نہوی تھوما کی
کم اعتقادی قابل دید ہے حضرت کا مردون کو جلانا
آپکا بار بار فرمانا کہ ہم جی اوٹھینگے مریم کی گواہی -
آماوس والے دو شاگردون کا اظہار اور اتفاق سائمن
مریم کے اور باقی دس حواریون کی شہادت کہ حضرت
زندہ ہوے اور ہمارے درمیان کھانا خوش فرمایا -
باوصف اتنی باتون کے وہ اپنی بے ایمانی پر ثابت
قدم رہا جب حواری حسب وعدہ کوہ جلیل کو تشریف
لے گئے اور اپنی انکھون حضرت کو دیکھا تب ہی بعضون نے
اپنی چشم کا اعتبار نکیا اور دبدھا میں رہے جب حضرت
مسیح کے صحابیون کا یہ حال ہے کہ انھون نے نہ تو حضرت
کے قول کا نہ اپنے رفقا کا بلکہ اپنی انکھون کا اعتبار اور
اعتماد نہ کیا تو ہم کس طرح بعد اس قدر زمانہ کے صرف ایک
ایسی کتاب کے ذریعہ یا بھروسہ پر کہ جسکے مصنف بھی تحقیق
معلوم نہین اسباب کا یقین کرلین - یقین آرزو اور
خواہش سے حاصل نہین ہوتا بلکہ دلیل اور ثبوت سے
اور جسقدر کوئی واقعہ یا حادثہ عجیب تر ہو اسیقدر اسکا
ثبوت قوی تر ہونا چاہیئے - حضرت کا مردون سے جی اٹھنا
ایک ایسا واقعہ ہے کہ از حد حیرت افزا اور تجربہ اور مشاہدہ
کے برخلاف اور ثبوت اسکا ایسا ضعیف اور بودا اور سند
اسکی ایسی ناقص اور پُر اختلاف ہے کسی ادنی معاملہ کے
لئے بھی قبول نہ کیجائے - جب ہم حضرت کے جی اٹھنے
اور دکھلائی دینے اور شاگردون کے عدم اعتقاد کے
بیانات کا باہم مقابلہ کرتے ہین تو وہ ایک دیگر کی تردید
اور تکذیب کرتے ہین بھلا اگر حضرت نے اپنی مصلوبی
اور زندہ ہونا پہلے سے کہدیا تھا اور حسب فرمودہ مصلوبی
واقع ہوگی تو پھر انھون نے آپکے تیسرے دن زندہ ہونے
کا کیون انتظار نہ کیا - انھون نے آپکو مردہ جلاتے
دیکھا تھا - خود انہین بھی یہ طاقت دی گئی تھی وے
جانتے تھے کہ آپ خدا ہین - آپکو بے نہایت قدرت
حاصل ہے - آپ نے فرمایا ہے کہ ہم جی اوٹھینگے پس
انھون نے کیون تیسرے دن انتظار نہ کیا یہ تو ممکن
نہین کہ وے سب کے سب حضرت کے وعدہ کو بھول گئے
ہون اور یہ بھی قرین قیاس نہین کہ بعد آپ کو زندہ
دیکھنے کے وہ دبدھا مین رہے ہو - غرض دو حال سے
خالی نہین یا تو حضرت مسیح نے اپنے مرنے اور اٹھنے کی
نسبت ان سے کچھ نہین فرمایا تھا اور نہ انکے روبرو
کسی کو جلایا تھا اور نہ آپ انکو دکھلائی دئے یا
انجیل نویسون نے اپنے شاگردون کی اعتقادی کا خیال
یا مصنوعی بیان کیا ہے - راقم ایک بندۂ خدا از بلدہ

بقیہ مضمون رسالہ دلیل وہاج فی اثبات کثرت ازواج مولوی سید خادم حسین صاحب دہلوی - بجواب تقریر عدم جواز کثرت ازواج پادری ایم - جی گولڈ اسمتھ صاحب بمقام اپولو ایلور ضلع گوداوری -

بابت مندرجۂ پرچۂ منشور محمدی نمبر ۴۴
مطبوعۂ ۵ - صفر المظفر ۱۲۹۸ ہجری

ولو فرضا حضرت آدم حوا کے سوا اور دوسرے ازواج

معدودہ حرام ہی فرض کئے جاوین - اور بقول آپکے
حرام شرعی" تو ہم کرین اور سب انبیا کو اسکے خلاف پر تصور
کرین تو اب فرمائیے کہ جن انبیاؤن نے ایک عورت سے
زیادہ بلکہ صدہا تک کین اور کتب مقدس سے ثابت ہین
انکو آپ کیا سمجھتے ہو ؟ کیا اس کثرت ازواج سے انکی
عصمت مین فرق آیا نعوذ باللہ کتاب مقدس نے انکو
شہوت پرست ٹھہرایا اب یہان سے کتب مقدس کے ان
فقرون کو پیش کرتا ہون کہ - جسسے پادری صاحب کو اکثر
انبیاؤن کی کثرت ازواجی کا حال بخوبی معلوم ہو جائیگا
دیکھو پیدائش ۱۸ باب ۹ فقرہ اور ۱۶ باب ۳ - ۴
فقرہ اور ۵ باب ۱ فقرہ کے بموجب حضرت ابراہیم نے
تین عورتین کین - حضرت سارا حضرت ہاجرہ حضرت
قطورہ پھر دیکھو حضرت عیسو نے جو حضرت اسحاق کے
فرزند ہین چار عورتین کین عدا - اہلی بان - حوی -
بشاما پھر دیکھو پیدائش ۳۶ باب - ۱ - ۴ - فقرہ اور
حضرت یعقوب نے جو حضرت اسحاق کے فرزند ہین چار
عورتین کین لیاہ - راخیل جو دونون حقیقی بہنین تھین
اور دو نو عورتین کی دو لونڈیان بلہا اور زلفا بھی
انکی عورتین ہوئین - اور ان چارون سے بارہ فرزند پیدا
ہوے اور حضرت موسیٰ کی دو عورتین تھین ایک فی بی
صفورہ - خروج ۲ باب - ۲۱ فقرہ دوسرے بی بی
کوشی شاہزادی اور حضرت یروبام کے دو عورتین تھین
ایک فیتنا اور ایک عناہ اول سموئیل ۱ باب - ۲ فقرہ
بی بی بطن سے حضرت سموئیل نبی جو شفاعت اقتدار ہین
اور حضرت موسیٰ سے مشابہ کئے گئے تھے پیدا ہوے -

یرمیاہ ۲۵ باب پہلا فقرہ - ۹۹ زبور - ۶ فقرہ دیکھئے
کہ ایسے نبی مقبول کن کے دو بیویان تھین مگر انکے عصمت مین
کچھہ فرق نہ آیا - اگر ایک سے زیادہ عورت کرنا حرام ہوتا تو
خدا ایسے انبیاؤن کو ایسے عورتون سے ہرگز پیدا نہین
کرتا - اور یہی حال حضرت اسحاق کا جو اپنی باپ کے دوسرے
بی بی سے پیدا ہوے - پادری صاحب یہان جو انکثرت
ازواج مین اس سے زیادہ واضح اور کیا دلیل چاہئے -
اگر اس سے بھی آپکی تسلی دلشفی اچھی طرح نہین ہوتی تو
لو ہم سے اور بھی دلیلین کتاب مقدس کی سن لو اور
بامعان نظر ملاحظہ کر لو - دیکھو حضرت داؤد نے نسوان
کین ۲ سموئیل - ۳ باب ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - فقرہ اور ۵ باب
۳ فقرہ اور ۱۱ باب ۲ فقرہ اور اول سلاطین ۱۱ باب -
۱ - ۴ فقرہ چنانچہ دو تین کا نام بھی یہان درج کیا جاتا ہے
ملکال اور ابیقال اور اخنصیام وغیرہ اور باقی عورتون
کے نام فقرۂ بالا سے بخوبی معلوم ہو سکتے ہین - اگر کوئی
کہے کہ حضرت داؤد کے سو بیوئین نہ تھین تو وہ آپ ہی
گن کر ثابت کر دے کہ کتنے عورتین تھین - بلکہ خداوند تعالیٰ
حضرت داؤد کی کثرت ازواجی کو اپنے عنایت کے طرف نسبت
کر کے فرمایا ہے - اگر تجھکو عورتین کم تھین تو مجھ سے عرض
کی ہوتی مین اتنی ہی اتنی عنایت کرتا ۲ سموئیل ۱۲ باب
۸ فقرہ - پادری صاحب خیال کرنا چاہئے کہ باوجود اس
کثرت ازواجی کے حضرت داؤد پر کوئی بھی الزام نہین
لگایا گیا اور نہ انکی عصمت مین کچھہ خلل واقع ہوا - باوجودیکہ
نصارا لوگ حضرت عیسیٰ کو حضرت داؤد کے خاندان سے
پیدا ہونا کمال افتخار سمجھتے ہین - اور پھر جواز کثرت ازواج

کو بُرا بھی جانتے ہین - اگر کثرت ازواج دُرست نہوتا
تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے نبی بزرگ یعنے حضرت عیسیٰ کو اُنکی
خاندان سے پیدا نہ کرتا اور حضرت سلیمان کے سات سو
بیوین اور تین سو حرمین تھین اول سلاطین ۱۱ باب
۱-۳ فقرہ اور دیکھو خروج ۲۱ باب ۱۰-۱۱ اور ۱۱ فقرہ -
(کہ اگر وہ اپنے لئے دوسری لے تو اوسکے کھانے کپڑے
ہم خوابی مین قاصر نہووے اگر وہ یہہ تینون سلوک
اوسے نہ کرے تو وہ مفت بے روپیہ دئے آزاد چلے
جائے) اوس فقرے کے روسے بھی جواز کثرت ازواج
ثابت ہوتی ہے اور حضرت سلیمان کے فرزند رجعا کو ۱۸
عورتین اور ۶۰ حرمین تھین دیکھو دوسری تواریخ ۱۱ باب
۲۱ فقرہ اور حضرت سلمان کے پوتے حضرت ابیہ کو ۱۴
جورو مین تھین دوسری تواریخ ۱۳ باب ۲۱ فقرہ اور
حضرت جدعون کے بہت سے بی بیان تھین دیکھو قاضیون
کا اٹھارہوان باب ۳۰ وان فقرہ اب جناب پادری صاحب
ہم تو اپنا فرض ادا کر چکے یعنے چند انبیاؤن کی کثرت
ازدواجی کا حال بھی کتب مقدس سے بحوالۂ ابواب و
فقرہا کثیر فی الصحیح بخوبی ثابت کر چکے کہ جس مین کسی
انصار کو دم مارنے کی مجال ہی نہین اب آپ انصاف
فرمائے کہ انبیاء مذکور الصدر کیا اس جواز کثرت ازدواجی
سے آپ صاحبون کے نزدیک (نعوذ باللہ منہا) شہوت
پرست ٹھہرے یا انکے عصمت مین کچھ فرق آیا یا درجۂ
نبوت سے خارج کر دئے گئے اور اوسپر کوئی طرح کا الزام
نہ آیا تو پھر انکے عصمت وعفت مین کیونکر فرق آیا (حالانکہ)
یہہ مسئلہ جواز کثرت ازواج کتاب مقدس سے ثابت

ہو چکا ۱ پس ہم عیسوی لوگ سے امید رکھتے ہین کہ
آیندہ اس بیہودہ گفتگو اور بی ادبانہ الفاظ کو زبان
پر ہرگز نہ لائینگا کہ اس رسم کو یعنے جواز کثرت ازواج کو
زنا یا حرام ٹھہرائے - کیونکہ ایسے لوگون کو یعنے حرام کار
بت پرست - زنا کرنے والے - عیاش لونڈی باز - چور -
لالچی - شرابی گالی بکنے والے اور ظالم کو - اللہ تعالیٰ اپنی
بادشاہت کا وارث نکریگا اول قرنتیون کا ۶ باب ۹ - ۱۰ فقرہ

ف ۱ ہکو اپنے مہربان پادری صاحب سے انتہا درجے کا افسوس آتا
ہی کہ انھون نے مباحثہ کا یہ طرفہ ڈہکوسلا نکالا ہے کہ پہلے خود ہی جہالت کی
دین اسلام پر بیجا طعن اعتراضات کر بیٹھے ہین اور جب اہل اسلام انکے وے
بیہودہ اعتراضات باطلہ وعاطلہ کے جوابات نہایت معقول وجوہات سے
دیکر - پھر انکی خوش فہمی اور انجیل دانائی وطرز مناظرہ کا خاکہ اڑاتے
ہین تو اسوقت پادری صاحب بوکھلائی پھرتے ہین مچاتے ہین کہ ہی
ہم اہلکتاب ہین ہمکو کتاب ہی سے جواب دیا جاوے - الغرض پھر جب ہتھیار
ان ہی کتب مقدسہ وآناجیل کی آیات سے جوابات دیتے ہین تو پھر
اُس وقت پادری صاحب ہین کہ ایسے جب چار طرح دیکھا ہین
کہ گویا پہلے آپکے چھپر چھپارہی نہ تھی مگر واللہ عند المطالعہ ان
جوابات کے انکا جی ہی جانتا ہوگا کہ کیا کچھ حیا آتی ہوگی - چنانچہ ہمارے
مکرمی منشی محمد غالب صاحب کے دو خطوط جواب طلب کے الی الآن جواب
ہی ندارد پھر اسپر طرہ یہ کہ باوجود عدم استعداد جواب نویسی
ہمت دہرمی پھر وہی بحث طی شدہ کا ذکر عوام الناس کے سامنے
بے تکے مانکا کرتے - لہذا اب ہم پادری صاحب سے یہی التماس کرتے ہین
کہ صاحب پھر بار ثانی اس بے تکے مختصر وعدیل کو بغور دیکھہ بھالین
اور اگر یہ مسئلہ تنازع فیہ نفس الامر کتب مقدسہ سے متحقق ہو تو پھر
وے انکل بچو اور غیر مہذب کلمات زبان سے نکالین کہ جس سے الحق

جبکہ اللہ تعالیٰ حرام کار وغیرہ کو اپنے بادشاہت کا وارث نکریگا تو معلوم ہوا کہ ضرور انکو سزا دیگا۔ مگر انبیا علیہم السلام تو پاک ہین اور سزا سے مصئون و مامون ہین۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی لوگون کا مین محافظ ہون۔ جبکہ انبیا علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ محافظ رہے تو اُن انبیاؤن کے حق مین کہ جنہون نے کثرت ازواج کو جواز رکھا ہے لفظ حرام کا ریا زنا کا کا ٹھہرانا بالکل نادرست ہوگا بلکہ تعصب سے۔ جب کتب مقدس کے فقرہ ہاے بالا سے ایک سے زیادہ بیویون کا جمع کرنا نکاح ہی ٹہرا۔ اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ فرماتے ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہے اور گناہ نہین اور خود بھی دو عورتین رکھتے تھے جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے۔ پادری صاحب جب اون سب انبیاؤن کی جواز کثرت ازواجی کی بارے مین کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ آپ لوگ زبان تنگ بھی نہین ہلاتے اور اُن سبھون کو نبی برحق اور سچے رسول مانتے ہین تو واہ رے آپ جیسے ذی فہمون کی فہم رسا پر کہ فقط ایک ہمارے ہی نبی آخر زمان بشیر و نذیر یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت کہ جو برگزیدہ خلایق رحمت للعالمین شافع روز جزا ہین اور جنکی خوشخبری کتب مقدس مین خود حضرت مسیح دے چکے۔ زبان طعن کی دراز کرین اور عصمت بتلاوین۔ اس سے تو صریحاً آپ لوگون کا تعصب معلوم ہوتا ہی اور صاف ہٹ دھرمی عیان ہو رہی ہے۔ فقط۔

مرسلہ سید محمود عفی اللہ عنہ

قتل شہنشاہ روس

سنت پیٹرز برگ مورخہ ۱۳- مارچ ۱۸۸۱ء

آج جبکہ زار روسیہ سنت پیٹرز برگ کے گلیون مین گاڑی پر سوار ہو کر پھر رہا تھا اسکی گاڑی کے نیچے اِک بم کا گولہ پھٹا۔ زار مر گیا۔

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ دو گولے پھوٹے۔ پہلے گولے سے کچھ نقصان نہین ہوا۔ مگر دوسرے گولے کے اُڑنے سے زار کا پیر ٹکڑے ہو گیا اور دو گھنٹون تک سختی سے اسکی جان گئی۔ قاتل پکڑا گیا۔ اس حادثہ سے بہت سے لوگ مارے گئے اور زخمی ہوئے زار کے قتل ہونے سے کچھ گڑبڑ نہین ہوا اور زار وارث جب داخل ہوا تو لوگون نے خوشی کے نعرے مارے۔ جو لوگ قتل مین شریک تھے وہ فرار ہونے مین کامیاب ہوئے۔ قاسم الاجبار اک عرصہ کی کوشش کے بعد فرقۂ نہلسٹ نے زار روسیہ کی جان لینے مین کامیابی حاصل کی۔ زار روسیہ جسکے نام سے مسلمانون کو نفرت ہے اوسکو قتل کرنے کی گذشتہ دس مہینے مین تین بار کوشش کی گئی۔ پہلے بار صرف اسکی جان لینے کا ارادہ کیا گیا۔ دوسرے بار اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو مارنیکی تجویز ہوی۔ تیسرے بار فرقہ نہلسٹ نے زار کے محل خاص کو اوڑا کر اسکو اسکے خاندان سمیت مارنا چاہا مگر اسوقت اسکی حیات کا رشتہ مضبوط تھا شہنشاہ مع اہل و عیال صحیح و سالم رہگیا۔ صرف آٹھ سپاہیون کی جان گئی اور چالیس تک مجروح ہوے۔ ان تمامی واقعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص جسطرح

مردود اہل اسلام تھا۔ اسیطرح اسکی رعیت بھی اس سے متنفر تھی۔ ترکون کے ساتھ ناحق لڑائی لاکھون بندگان خدا کا خون اوس ظالم کے سر رہا۔ آخر نتیجہ اسکا اسکو یہی ملا کہ اپنے ہی رعایا کے ہاتھ سے قتل ہوا اور دو گھنٹون تک جان کندنی کے عالم مین رہکر تڑپ تڑپکر جان دی ۱۷۹۵ء مین یہ شخص اپنے باپ کے مرنے پر تخت نشین ہوا اور ۲۵ سال تک اسنے حکومت کی۔ ہر چند اسنے اپنے ملک کی حالت کو ترقی دینے مین کوشش کی اور شروع شروع سلطنت مین رعایا کا پسندخاطر بھی ہوا۔ مگر جب اسنے معاملات ملکی مین دغا و حرص کرنے کو اپنا رہنما بنایا اسکی رعیت بھی دشمن ہونے لگی۔ گذشتہ دو سال سے جس خوف و دہشت مین اس ظالم کی عمر کٹتی ہے خدا وہ حالت کسی دشمن کو بھی نصیب نکرے۔ کوئی ساعت کوئی لمحہ اسپر ایسا نہ گذرتا تھا جس مین اسکو جان کا خوف نہ لگا ہو اپنے کو بچانے کی اسنے بھتیرا کوششین کین اور شہر بشہر پھرا کیا مگر موت کی گولی اسکو اسکے پائے تخت مین ہی لگی۔ اچھا ہوا کہ اسنے اپنے کئے کی سزا پائی ادہر خود اسکو روز کے مخمصے سے نجات ہوی۔ اور ادہر ملک کو اسکے پنجۂ ظلم سے رہائی ملی۔ فقط +

ربیع الاول کی رضا

۱۲ ہوین ربیع الاول کو بہ باعث جشن میلاد سرور انبیا و سالار اصفیا خاتم النبیئن سردار المرسلین کے ہر سال سرکار علون اور کچہریون کے مسلمان ملازمین کو رضا دینے کے دستور ایک عرضداشت گورنمنٹ مین پیش کرنے کے لئے تجویز ہوی ہے۔ شمس الاخبار

جنگ بویر

کہتے ہین کہ جو قوت بویرون نے سرکار انگریزی سے جنگ کرنیکے درباب تجویز کی تب الحون نے ایک حکم عام اس مضمون کا جاری کیا کہ ہر ایک فرد دیرینہ کہ جسکی عمر ۱۶ - اور ۶۰ کے درمیان ہو مسلح ہوکر میدان کارزار مین قدم رکھے اور جنگ کرے اگر کوئی شخص نہ آوے اور اس حکم کو عدول کرے تو اوسکو ہلاک اور اسکے جائداد کو ضبط کرنا ہوگا اس حکم کے جاری ہونے سے بہت سے لوگ چوطرف بھاگ گئے فقط۔ منہ

مہاراجہ مہسور کی عمر

جناب مہاراجہ مہسور ۵ وین ماہ روان کو سن شعور کو پہنچے یعنے انکی عمر کامل ۱۸ سال کی ہوی اور انکی رانی صاحبہ کو جو حاملہ ہین عنقریب تولد ہونے والا ہے اور ۲۵ وین ماہ روان کو جناب مہاراجہ صدر کی تخت نشینی ہوگی فقط۔ منہ

بارش زر

صاحب پیکیٹر کا بیان ہے کہ دیہات کالاکیری اور سامپنگیری مین جو میسکوٹہ کے تعلقہ مین جو ضلع مہسور سے متعلق ہے واقع ہین خفیف سی بارش ہوی اور اوسکے بوندیان غلیظ اور زرد رنگ کی نظر آئین۔ بارش موقوف ہوی بعد پتہرون کہپریلون اور کپڑون وغیرہ پر زرد رنگ کے داغ نظر آئے غرض ہنود اسکو شگون نیک سمجھتے ہین اور انکا بیان ہے کہ مہاراجہ صاحب کے حق مین یہہ برسات بہت نیک

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین اہتمام سید محمد شریف کے چھپا

معدودہ حرام ہی فرض کئے جاوین - اور بقول آپکے
حرام شرعی" تو ہم کرین اور سب انبیا کو اسکے خلاف پر تصور
کرین تو اب فرمائیے کہ جن انبیاؤن نے ایک عورت سے
زیادہ بلکہ صدہا تک کین اور کتب مقدس سے ثابت ہین
انکو آپ کیا سمجھتے ہو؟ کیا اس کثرت ازواج سے انکی
عصمت مین فرق آیا معوذ باللہ کتاب مقدس نے انکو
شہوت پرست ٹھہرایا اب یہان سے کتب مقدس کے ان
فقرون کو پیش کرتا ہون کہ - جسسے پادری صاحب کو اکثر
انبیاؤن کی کثرت ازواجی کا حال بخوبی معلوم ہوجائیگا
دیکھو پیدائش ۱۸ باب ۹ فقرہ اور ۱۶ باب ۳-۴
فقرہ اور ۵ باب ۱ فقرہ کے بموجب حضرت ابراہیمؑ نے
تین عورتین کین - حضرت سارا حضرت ہاجرہ حضرت
قطورہ پھر دیکھو حضرت عیسوؑ نے جو حضرت اسحاق کے
فرزند ہین چار عورتین کین عدا[1] - اہلی بان[2] - حوی[3] -
پشاما[4] پھر دیکھو پیدائش ۳۶ باب ۱-۴ فقرہ اور
حضرت یعقوبؑ نے جو حضرت اسحاق کے فرزند ہین چار
عورتین کین لیاہ[1] - راخیل[2] جو دونون حقیقی بہن تھین
اور دونو عورتین کی دو لونڈیان بلہا[3] اور زلفا[4] بھی
انکی عورتین ہوئین - اور ان چارون سے بارہ[12] فرزند پیدا
ہوے اور حضرت موسیٰؑ کی دو عورتین تھین ایک بی بی
صفورہ - خروج ۲ باب - ۲۱ فقرہ دوسرے بی بی
کوشی شاہزادی[1] اور حضرت یروبعام کے دو عورتین تھین
ایک نعمہ[1] اور ایک حناہ[2] اول سموئیل ۱ باب - ۲ فقرہ
بی بی بطن سے حضرت سموئیل نبی جو شفاعت اقتدار ہین
اور حضرت موسیٰ سے مشابہ کہے گئے تھے پیدا ہوے -

یرمیاہ ۲۵ باب پہلا فقرہ - ۹۹ زبور - ۶ فقرہ دیکھئے
کہ ایسے نبی مقبول کہ جنکے دو بیویان نہین مگر انکے عصمت مین
کچھہ فرق نہ آیا - اگر ایک سے زیادہ عورت کرنا حرام ہوتا تو
خدا ایسے انبیاؤن کو ایسے عورتون سے ہرگز پیدا نہین
کرتا - اور یہی حال حضرت اسحاق کا جو اپنی باپکے دوسرے
بی بی سے پیدا ہوے - پادری صاحب یہان جو انکثرت
ازواج مین اس سے زیادہ واضح اور کیا دلیل چاہئے -
اگر اس سے بھی آپکی تسلی دلشنی اچھی طرح نہین ہوتی تو
لو ہم سے اور بھی دلیلین کتاب مقدس کی سن لو اور
بامعان نظر ملاحظہ کرلو - دیکھو حضرت داؤد نے سات عورتین
کین ۲ سموئیل - ۳ باب ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - فقرہ اور ۵ باب
۳ فقرہ اور ۱۱ باب ۲ فقرہ اور اول سلاطین ۱۱ باب -
۱ - ۴ فقرہ چنانچہ دو تین کا نام بھی یہان درج کیا جاتا ہے
ملکال[1] اور ابیقال[2] اور اختصیام[3] وغیرہ اور باقی عورتون
کے نام نقرۂ بالا سے بخوبی معلوم ہوسکتے ہین - اگر کوئی
کہے کہ حضرت داؤدؑ کے سو بیوئین نہ تھین تو وہ آپ ہی
گن کر ثابت کردے کہ کتنے عورتین تھین - بلکہ خداوند تعالیٰ
حضرت داؤدؑ کی کثرت ازواجی کو اپنے عنایت کے طرف نسبت
کرکے فرمایا ہے - اگر تجھکو عورتین کم تھین تو مجھ سے عرض
کی ہوتی مین اتنی ہی اتنی عنایت کرتا ۲ سموئیل ۱۲ باب
۸ فقرہ - پادری صاحب خیال کرنا چاہئے کہ باوجود اس
کثرت ازواجی کے حضرت داؤدؑ پر کوئی بھی الزام نہین
لگایا گیا اور نہ انکی عصمت مین کچھہ خلل واقع ہوا - باوجودیکہ
فضار لوگ حضرت عیسیٰ کو حضرت داؤدؑ کے خاندان سے
پیدا ہونا کمال افتخار سمجھتے ہین - اور پھر جواز کثرت ازدواج

کو بُرا بھی جانتے ہین - اگر کثرت ازواج درست نہوتا
تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے نبی بزرگ یعنے حضرت عیسیٰ کو انکے
خاندان سے پیدا نہ کرتا اور حضرت سلیمان کے سات سو
بیوئین اور تین سو حرمین تھین اول سلاطین ۱۱ باب
۱-۳ فقرہ اور دیکھو خروج ۲۱ باب ۱۰-۱۱ اور ۱۱ فقرہ -
(کہ اگر وہ اپنے لئے دوسری لے تو اوسکے کھانے کپڑے
ہم خوابی مین قاصر نہووے اگر وہ یہہ تینون سلوک
اوسسے نکرے تو وہ مفت بے روپیہ دئے آزاد چلے
جائے) اوس فقرے کے روسے بھی جواز کثرت ازواج
ثابت ہوتی ہے اور حضرت سلیمان کے فرزند رجعا کو ۱۸
عورتین اور ۶۰ حرمین تھین دیکھو دوسری تواریخ ۱۱ باب
۲۱ فقرہ اور حضرت سلمان کے پوتے حضرت ابیہ کو ۱۴
جوروئین تھین دوسری تواریخ ۱۳ باب ۲۱ فقرہ اور
حضرت جدعون کے بہت سے بی بیان تھین دیکھو قاضیون
کا اتھارہوان باب ۳۰ وان فقرہ اب جناب پادری صاحب
ہم تو اپنا فرض ادا کر چکے یعنے چند انبیاؤن کی کثرت
ازواجی کا حال بھی کتب مقدس سے بحوالہ ابواب و
فقرات کتمس فی الفحیٰ بخوبی ثابت کر چکے کہ جس مین کسی
لضارا کو دم مارنے کی مجال ہی نہین اب آپ اضاف
فرمائے کہ انبیاء مذکور الصدر کیا اس جواز کثرت ازواجی
سے آپ صاحبون کے نزدیک (نعوذ باللہ منہا) شہوت
پرست ٹھہرے ویا انکے عصمت مین کچھ فرق آیا ویا درجہ
نبوت سے خارج کر دئے گئے اور اوپر کوئی طرح کا الزام
نہ آیا تو پھر انکے عصمت وعفت مین کیونکر فرق آیا (حالانکہ)
یہہ مسئلہ جواز کثرت ازواج کتاب مقدس سے ثابت

ہو چکا پس ہم عیسوی لوگ سے امید رکھتے ہین کہ
آیندہ اس بیہودہ گفتگو اور بیہودہ الفاظ کو زبان
پر ہرگز نہ لائینگا کہ اس رسم کو یعنے جواز کثرت ازواج کو
زنا یا حرام ٹھہرائے - کیونکہ ایسے لوگون کو یعنے حرام کار
بت پرست - زنا کرنے والے - عیاش لونڈی باز - چور
لالچی - شرابی گالی بکنے والے اور ظالم کو - اللہ تعالیٰ اپنی
بادشاہت کا وارث نکریگا اول قرنتیون کا ۶ باب ۹-۱۰ فقرہ

ف ہمکو اپنے مہربان پادری رحمۃ صاحب کا نہایت درجے کا افسوس آتا
ہے کہ انھون نے مباحثہ کا یہ طرفہ ڈھکوسلا نکالا ہے کہ پہلے خود ہی جہاں کہ
دین اسلام پر قیاسی اعتراضات کر بیٹھے ہین اور جب اہل اسلام انکے وے
بہدے اعتراضات باطلہ وعاطلہ کے جوابات نہایت معقول وجوہات سے
دیکر - پھر انکی خوش فہمی اور انجیل دانائی وطرز مناظرے کا خاکا اڑاتے
ہین تو اسوقت پادری صاحب بوکھلائی یہہ شور مچاتے ہین کہ ہی
ہم الہامی کتاب ہین ہمکو کتاب ہی سے جواب دیا جاوے - الغرض پھر حسب التدعا
ان ہی کتب مقدسہ واناجیل کے آیات سے جوابات دیتے ہین تو پھر
اُس وقت پادری صاحب ہین کہ ایسے جب چاپ طرح دیجاتی ہین
کہ گویا پہلے آپکے کچھ چھپر چھار ہی نہ تھی مگر واللہ عند المطالعہ ان
جوابات کے انکا جی ہی جانتا ہوگا کہ کیا کچھ حیا آتی ہوگی - چنانچہ ہمارے
مکرمی منشی محمد غالب صاحب کے وے خطوط جواب طلب کے الی الآن جواب
ہی ندارد پھر اسپر طرہ یہ کہ باوجود عدم استعداد جواب نویسی
بہت دہری پھر وہی بحث طی شدہ کا ذکر عوام الناس کے سامنے
بے تکے نکالا کرتے - لہذا اب ہم پادری صاحب سے یہی التماس کرتے ہین
کہ صاحب پھر بار ثانی اس سلسلے محقر ومدلل کو بغور دیکھ بھال لین
اور اگر یہ مسئلہ تنازع فیہ نفس الامر کتب مقدسہ سے مستفی ہو تو پھر
وے انکل بچو اصغیر بہدب کلام زبان سے نکالین کہ جس سے الوہیت

جبکہ اللہ تعالیٰ حرام کاری وغیرہ کو اپنے بادشاہت کا وارث نکریگا تو معلوم ہوا کہ ضرور انکو سزا دیگا۔ مگر انبیا علیہم السلام تو پاک ہین اور سزا سے مصئون و مامون ہین۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی لوگون کا مین محافظ ہون۔ جبکہ انبیا علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ محافظ رہے تو اُن انبیاؤن کے حق مین کہ جنہون نے کثرت ازواج کو جواز رکھا ہے لفظ حرام کا ریا زنا کا کا ٹھہرانا بلکل نادرست ہوگا بلکہ تعصب ہے جب کتب مقدس کے فقرہ ہاے بالا سے ایک سے زیادہ بیویون کا جمع کرنا نکاح ہی ٹھہرا۔ اور نکاح ہر طرح حلال اور درست ہی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ فرماتے ہین کہ نکاح کرنا بہت اچھا ہے اور گناہ نہین اور خود بھی دو عورتین رکھتے تھے۔ جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے۔ پادری صاحب جب اون سب انبیاؤن کی جواز کثرت ازواجی کی بارے مین کہ جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ آپ لوگ زبان تک بھی نہین ہلاتے اور اُن سبھون کو نبی برحق اور سچے رسول مانتے ہین تو واہ رے آپ جیسے ذی فہمون کی فہم رسا پر کہ فقط ایک ہمارے ہی نبی آخر زمان بشیر و نذیر یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسبت کہ جو برگزیدہ خلایق رحمت للعالمین شافع روز جزا ہین اور جنکی خوشخبری کتب مقدس مین خود حضرت مسیح دے چکے۔ زبان طعن کی دراز کرین اور عصمت بتلاوین۔ اس سے تو صریحًا آپ لوگون کا تعصب معلوم ہوتا ہی اور صاف ہٹ دہرمی عیان ہو رہی ہے۔ فقط۔

مرسلہ سید محمود غفر اللہ عنہ

قتل شہنشاہ روس

سنٹ پٹرز برگ مورخہ ۱۳- مارچ ۱۸۸۱ء

آج جبکہ زار روسیہ سنٹ پٹرز برگ کے گلیون مین گاڑی پر سوار ہو کر پھر رہا تھا اسکی گاڑی کے نیچے اِک بم کا گولہ پھٹا۔ زار مر گیا۔

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ دو گولے پھوٹے۔ پہلے گولے سے کچھ نقصان نہین ہوا۔ مگر دوسرے گولے کے اُڑنے سے زار کا پیر ٹکڑے ہو گیا اور دو گھنٹون تک سختی سے اسکی جان گئی۔ قاتل پکڑا گیا۔ اس حادثہ سے بہت سے لوگ مارے گئے اور زخمی ہوے زار کے قتل ہونے سے کچھ گڑبڑ نہین ہوا اور زار وچ جب داخل ہوا تو لوگون نے خوشی کے نعرے مارے۔ جو لوگ قتل مین شریک تھے وہ فرار ہونے مین کامیاب ہوے۔

قاسم الاجبار اک عرصہ کی کوشش کے بعد فرقۂ نہلسٹ نے زار روسیہ کی جان لینے مین کامیابی حاصل کی۔ زار روسیہ جسکے نام سے مسلمانون کو نفرت ہے اوسکو قتل کرنے کی گذشتہ دس مہینے مین تین بار کوشش کی گئی۔ پہلے بار صرف اسکی جان لینے کا ارادہ کیا گیا۔ دوسرے بار اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو مارنیکی تجویز ہوی۔ تیسرے بار فرقہ نہلسٹ نے زار کے محل خاص کو اوڑا کر اسکو اسکے خاندان سمیت مارنا چاہا مگر اسوقت اسکی حیات کا رشتہ مضبوط تھا شہنشاہ مع اہل و عیال صحیح و سلم رہگیا۔ صرف آٹھ سپاہیون کی جان گئی اور چالیس تک مجروح ہوے۔ ان تمامی واقعات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص عطرح

مردود اہل اسلام تھا۔ اسیطرح اسکی رعیت بھی اس سے متنفر تھی۔ ترکون کے ساتھ ناحق لڑائی لاکھون بندگان خدا کا خون اوس ظالم کے سر رہا۔ آخر نتیجہ اسکا اسکو یہی ملا کہ اپنے ہی رعایا کے ہاتھ سے قتل ہوا اور دو گھنٹہون تک جان کندنی کے عالم مین رہکر تڑپ تڑپکر جان دی ۱۷۸۸ء مین یہ شخص اپنے باپ کے مرنے پر تخت نشین ہوا اور ۲۵ سال تک اوسنے حکومت کی۔ ہر چند اسنے اپنے ملک کی حالت کو ترقی دینے مین کوشش کی اور شروع شروع سلطنت مین رعایا کا پسند خاطر بھی ہوا۔ مگر جب اسنے معاملات ملکی مین دغا و حرص کرنے کو اپنا رہنما بنایا اسکی رعیت بھی دشمن ہونے لگی۔ گذشتہ دو سال سے جس خوف و دہشت مین اس ظالم کی عمر کٹتی ہے خدا وہ حالت کسی دشمن کو بھی نصیب نکرے۔ کوئی ساعت کوئی لمحہ اسپر ایسا نہ گذرتا تھا جس مین اسکو جان کا خوف نہ لگا ہو اپنے کو بچانے کی اسنے بہتیرا کوششین کین اور شہر بشہر پھرا کیا مگر موت کی گولی اسکو اسکے پائے تخت مین ہی لگی۔ اچھا ہوا کہ اسنے اپنے کئے کی سزا پائی اور ہر خود اسکو روز کے مخمصے سے نجات ہوی۔ اور اوسکی ملک کو اسکے پنجۂ ظلم سے رہائی ملی۔ فقط +

ربیع الاول کی رضا

۱۲ ہوین ربیع الاول کو بہ باعث جشن میلاد سرور انبیا و سالار اصفیا خاتم النبیین سردار المرسلین کے ہر سال سرکار حضور اور کچہریون کے مسلمان ملازمین کو رضا دینے کے درباب ایک عرضداشت گورنمنٹ مین پیش کرنے کے لئے تجویز ہوی ہے۔ شمس الاخبار۔

جنگ بویر

کہتے ہین کہ جو قوت بویرون نے سرکار انگریزی سے جنگ کرنیکے درباب تجویز کی تب الخون نے ایک حکم عام اس مضمون کا جاری کیا کہ ہر ایک فرد بشر جسکی عمر ۱۶ اور ۶۰ کے درمیان ہو مسلح ہوکر میدان کارزار مین قدم رکھے اور جنگ کرے اگر کوئی شخص نہ آوے اور اس حکم کو عدول کرے تو اوسکو ہلاک اور اوسکے جائداد کو ضبط کرنا ہوگا اس حکم کے جاری ہونے سے بہت سے لوگ جو طرف بھاگ گئے فقط۔ منہ

مہاراجہ میسور کی عمر

جناب مہاراجہ میسور ۵ ہوین ماہ رواں کو سن شعور کو پہنچے یعنے انکی عمر کامل ۱۸ سال کی ہوی اور انکی رانی صاحبہ کو جو حاملہ ہین عنقریب تولد ہونے والا ہے اور ۲۵ ہوین ماہ رواں کو جناب مہاراجہ صدر کی تخت نشینی ہوگی فقط۔ منہ

بارش زر

صاحب سپکٹیٹر کا بیان ہے کہ دیہات کالاگیری اور سامپنگیری مین جو ہسکوٹہ کے تعلقہ مین جو ضلع میسور سے متعلق ہے واقع ہین خفیف سی بارش ہوی اور اوسکے بوندیان غلیظ اور زرد رنگ کی نظر آئین۔ بارش موقوف ہوی بعد پتہرون کہپر ملون اور کپڑون وغیرہ پر زرد رنگ کے داغ نظر آئے غرض ہنود اسکو شگون نیک سمجھتے ہین اور انکا بیان ہے کہ مہاراجہ صاحب کے حق مین یہہ برسات بہت نیک و

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین باہتمام سید محمد شریف کے چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ باتوریہ انجیل بہ تبجیل | گویان صفت دیگر پیمبر سرور محمدؐ

از پی اہل ضلالت از پی اہل صلیب | زیست در عالم کسے ناصح جراز منشور ما

جلد ۱۲ نمبر

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہر رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

تا زابطال عدو خیزد چہ پنہان منظور ما

منشور محمدی بحسب طبع

منشور محمدی بحسب قافیہ

در تاریخ ۲۵ ربیع الآخر سنہ ۹۸ ہجری منطبق ہی ۱۲۹۸ھ

مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ | شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمد | توریت و ہم انجیل بر افتاد بتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمد

منشوی عیسیٰ

مستوجب حمد و ثنا ہے — جو منشہ و کشور بقا ہے — ای اہل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ

عالم ہے قدیر ہی احد ہے — سلطان قدم ابد ہے — جو اسکی ثنا کہون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ و عجم ہے

مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے

خلاق زمین و آسمان ہے — شاہنشہ کشور نبوت — مجبوب جناب کبریا ہے

وہ غارس باغ کن فکان ہے — آرایش مسند شریعت

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے — سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ غلت غائی جہان ہی

قندیل فلک بوجہ احسن — اتھارہ ہزار عالم اوس کے — ای خامۂ عیش لکھہ باانصاف

شاہنشہ ملک بے مثالی — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — منشور محمدی کے اوصاف

دیہیم جلال فرق پر ہی — محبوب حریم لایزالی — جب سے نکلا یہ رشک گلزار

خالق ہر چیز کا وہی ہے — ادرنگ قدم پہ جلوہ گر ہی — نظروں سے گرے جہان کے انظار

افعال حکیم لایزالی — صنعت ہر چیز مین رکھی ہے — جو فضل و شرف اسے بجا ہی

کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — ہنام جناب مصطفےٰ ہے

جب نعت نبی کا وقت آیا — ارشاد نبی ہی ماء عرفناک — ماحی ملل ظہر اسلام

لوح رخ و لپیز اسلام — چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — شمس الاجذار آسمان پر

خامہ نے ادب سے سر جھکایا — عمدہ جزرین لعنس مضمون — ہی پیش مسیح نیک اختر

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — ہر سال دس آنی پانچ جو دے — منشور محمدی کے فریاد

بی شبہ ہی افسر مخالیف

ہر لفظ ہی رشک در مکنون

اس گوہر بے بہا کو وہ لے

پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار	مابعد سے کچھ نہین سروکار
سال و مہ و روز و شب الٰہی	ہو اسکو بہت بڑی ترقی
اس نظم کو کر چکا جب ارقم	توقیع محمدی رکھا نام

اشتہار

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ الآیت - اسلام جو ایک نور الٰہی تھا اوسکو اختلاف مسایل ہر فرقہ اسلام نے تنزلی و تاریکی مین چھپا دیا خصوصًا فی زماننا عناد و تعصب فرقہ مقلد و غیر مقلد و صوفی سنی و شیعہ نے مثل اہلکتاب کی تکفیر و الحاد و ارتداد و تخلید فی النار اپنے مخالف کو بنا کر دلون کو سخت کر دیا و حق جوی سے متنفر ہوا بنا بر ایک کتاب مسمی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین ۶۰ باب بزبان اردو تختی کلان صفحہ ۹۷۰ وزن ۲ مار تصنیف کنندہ جمیع مسایل مختلفہ و حج متنوعہ فرقہای مذکور کی مخزن ہی جسکے ملاحظہ سے اغلاط و تخطیہ عظیمہ و حق پوشی و پاسداری قدماء ہر فرقہ پیش نظر ارباب حق پسند ہو کر سمجھیگا کہ اسلام حقیقی ملہم کتاب اللہ کا کیا ہی اور کسقدر مرکز حق سے منحاز ہو گیا ہے اور ابتدا زمانہ مین خالص اسلام بلا آمیزش کدورت بلا خلاف کیا تھا اور آیات و تفاسیر و احادیث و ادلۂ عقلی و نقلی کتب معتبرہ فریقین و اہل کتاب سے مع ترجمہ بقدر حاجت درج پایا ہے کہ ہر شخص بلا استفتا احدی خود اپنی دل مین ایک عمدہ فیصلہ جمیع اختلافات دینیہ مین کر سکیگا اور کتاب مذکور کمال تحقیق و نہایت بے تعصبی و بلا طرفداری احد الفرق صرف بنظر اظہار حق کی تحریر پائی ہے کہ معرض اعتراضات و شبہات منکرین اسلام کا عاید نہین ہو سکتا و بہت ادب و تعظیم سے اکابر علماء ہر فرقہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہی یہ کتاب ہادی و صلح کنندہ ہی میان تفرقہ فرق اسلامیہ فریقین نے بطیب و رغبت خریدکین و بدل پسندکین قیمت اسکی فی جلد تین روپیہ ہے و محصول ڈاک ۱/ مقرر ہی جو حضرات شایقین خریدکرنا چاہین قیمت پیشگی اوسکی بذریعہ تکٹ ڈاک یا منی آرڈر یا نوٹ کی بخدمت جناب حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب مصنف کتاب مذکور واقع محلہ حاجی گنج متصل ڈاکخانہ سرکاری شہر عظیم آباد پٹنہ بھیجکر طلب کریں و تحقیق انیق سے فواید جدیدہ اتحادین اور جسنے کتب تواریخ و کتب دینی اہل کتاب دیکھی ہو گی وہ اس کتاب کو برکت اسلام کی تصور کریگا کہ آجتک ایسی بعبارت صاف و واضح و مدلل بزبان عام فہم لکھی نگئی ہو گی کہ ہر کم علم بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے اور قوت الفصال و محاکمہ دین خدا کا مثل اہل علم کے کر سکیگا اور اکثر علوم دینیہ فریقین سے بحث کی گئی ہے کہ ناظرین کو اطلاع وسیع ہر علوم دینی مین عمدہ دستگاہ پیدا ہو جاویگی

نوٹس

پہلے پہل ہم اس وقت معاونان و خریداران اخبار منشور محمدی کا دل و جان سے شکریہ ادا کرتے ہین خصوصًا مسلمانان و معاونان و ساکنان مجلور کا شکریہ ہمسے ادا نہین ہو سکتا کہ جنہون نے غیرت کو کام مین فرما کر اس اخبار کو اجرا کیا اس ظلمتکدہ ہند مین خفاش منشون نے عجب طرح کے اوہام مچا رکھے تھے اور ناگفتہ

بہ اعتراضات مذہب اسلام اور سرور کائنات پر
جو جو جی مین آتا تھا لگایا کرتے تھے کوئی پرچہ مسلمانون
کے طرف سے جاری نہ تھا کہ جس سے اون مخالفون
کا موہنہ بند کیا جاتا - مگر باشندگان دیار پر نور
بنگلور نے ہمت خداداد سے اس پرچہ کو جاری کیا
جسکے بدولت وہ تیرہ باطن جو منہ آئے ہوے تھے
منہہ کی کھاتے ہین - مگر افسوس صد افسوس کہ یہ اخبار
زیر بار ہوا جاتا ہے برسون کے قیمت بعض احباب ادا
نہین کرتے بجاہل عار فرماتے ہین ادہر یا نیان
اخبار بباعث ندامت کے اونکے نام نامی اور اونکی بد
معاملگی اور بدسلوکی کو اخبار مین نہین لکھتے -
پس الحقیرات خریداران تمکو واجب اور فرض ہے کہ جہانتک
ہوسکے اس اخبار کی ترقی اور انیس کا تم خیال رکھو اور
جس جس صاحب کے جانب جو کچھ نکلتا ہے وہ مالک
اخبار کو دیکر سعادت دارین کی حاصل کرے - دیکھو
تمہارے مخالف دین کے معاملہ مین کیا کیا کچھ خرچ کرتے
ہین کیا تمکو اونکو دیکھکر بھی شرم نہین آتی بیاہ شادی
وغیرہ مین عزت کو کام مین لاتے ہو پس تمکو سب سے زیادہ
دینی امور مین عزت مند ہونا چاہیے اب مین
دعا کرتا ہون کہ خدا تمکو ہدایت بخشے زیادہ سلام -

الراقم یکے مسلمان

انجیل مصنوعی کی عدم ضرورت نمبر ۴
دربارہ تثلیث

حضرت پادری صاحب بہادر جیسے اسکے قایل
ہین کہ عالم کے خدا حقیقت مین تین ہین ویسے ہی
اس بات کے بھی قایل ہین کہ وے تینون حقیقت مین ایک
بھی ہین اور اسبات کے اثبات کے لئے سوا اسکے کہ انجیل مین
ہے کہ ہم اپنے باپ دادون سے سنتے چلے آتے ہین کوئی
دلیل بیان نہین کرتے اور ادہر عقل کے نزدیک تین کا
حقیقتہً ایک ہونا اور ایک کا تین ہونا ایسا ظاہر
بطلان ہی کہ جیسا دن کا رات ہونا اور رات کا دن ہونا
بلکہ اس سے بھی زیادہ حتی کے عقل کے نزدیک ظاہر ہونے
مین کوئی بات اس سے
زیادہ نہین - یہان تک
کہ دو کے ایک ہونے کے محال ہونے مین اور اسیطرح چار
پانچہ چھہ سات وغیرہ کے ہونیکے باطل ہونے مین جناب
پادری صاحب بھی ساری جہان کے شریک ہین پر
تین کے ایک ہونے مین انجیل کے مقابلہ مین کیسکی تو کیا اپنی
عقل کی بھی نہین سنتے - اب ہم پوچھتے ہین کہ انجیل
کی باتون پر تو جب کوئی یقین کریگا کہ اوسے صحیفہ
آسمانی اور خدا کی کتاب سمجھے اور انجیل مانکسی اور کتاب
کا خدا کی کتاب ہونا بظاہر بعید ہے اور نیز ہر کوئی
کتاب تصنیف کرکے کہہ سکتا ہے کہ یہ کتاب آسمانی
اور خدا کا کلام ہے جب تک کوئی سند نہو کون مانیگا
سو کوئی بہت کئے گا تو یون کہے گا کہ حضرت عیسیٰ نے
اسکی کتاب اللہ ثابت کرنیکے لئے ہزارون کرشمے دکھلائے
سو یہ بات کسی کے نزدیک ثابت بھی ہو تو یہہ معنے ہونگے
کہ حضرت عیسیٰ کا دعوی کرکے کرشمون کا دکھلانا تو یون
کہتا ہے کہ انجیل کتاب اللہ ہے اور انجیل یون کہتی ہے
کہ تین ایک ہے اور ایک تین ہے - غرض عقل کے

نزدیک تین کا ایک اور ایک کا تین ہونا تو دو واسطون سے
ثابت ہوا اور ایک کے تین ہونے اور تین کے ایک ہونے کو
بے واسطہ محال جانتی ہے اور ہم کہہ چکے ہین کہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ معہذا ہمین کیونکر یقین
ہو کہ جس انجیل مین اب یہہ بات لکھی ملتی ہے یہہ وہی انجیل
ہے کہ جسکے کلام خدا ہونے پر حضرت عیسیٰ نے کرشمے دکھلائے
تھے یا اوسیکی بعینہ نقل ہے ان دیکھی باتون کے یقین
کرنیکے بجز اسکے کوئی صورت سمجھ مین نہین آتی کہ عاقل
تسلیم کرے یا جز صحیح پہونچی سو عقل کا تسلیم کرنا تو معلوم
ہو چکا رہی جز صحیح اوسکی یہہ صورت ہے کہ اس کثرت سے
اوسکے بیان کرنے والے ہون کہ عقل کو اون سبکا جھوٹا
ہونا باور نہو ۔ جیسے کلکتے دلی کا ہونا کسی عاقل کو یہہ احتمال
نہین ہو سکتا کہ دلی یا کلکتہ کوئی چیز نہین یہہ جز یون ہی
غلط اور زادی ہوگی سو یہان اتنا ہونا تو معلوم ایک بھی
یون نہین کہتا کہ یہ وہی انجیل ہے یا اوسکی بعینہ نقل ہے
بلکہ پادری صاحبون کے اقرار سے یون ثابت ہوتا ہے کہ اصل
انجیل سریانی یا عبرانی زبان مین تھی اب انگریزی عربی و
فارسی اردو مین جو کچھ ہے اوسکی ترجمہ ہے اور اصل کا کچھ
پتا بھی نہین ملتا اور یہ بات ظاہر ہے کہ ترجمہ کوئی ایک ہی
کیا کرتا ہے گو اوسے پیچھے سے اور لوگ نقل کرین سو
ہو سکتا ہے کہ مترجم نے دیدہ و دانستہ کسی غرض کے لئے
کچھ بدل سدل دیا ہو یا اتفاق سے کچھ غلطی ہو گئی ہو
اوسکی بعینہ نقل ہوتی رہی مع ہذا جو ترجمہ دیکھئے کچھ کچھ
دوسرے کی مخالف ہے اردو مین کچھ فارسی مین کچھ اور
علیٰ ہذا القیاس جب آج باوجود اسکے کہ مسلمانون کے
طرف تحریف کا الزام برابر سنتے چلے آتے ہین بدل سدل
سے نہین ڈرتے تو جس زمانہ مین کسیکو اسبات کی خبر بھی نہ تھی
اگر ایسا کیا ہو تو کیا بعید ہے بلکہ خود پادریون نے مسلمانون
کے مقابلے مین اسبات کا اقرار کیا کہ ہمان ہمارے علمانے اتھ
سات جگہہ دیدہ و دانستہ بدل دیا ہی اور تیس چالیس
ہزار نسخون مین سہو کاتب ہین اور با این ہمہ اون آتھ
سات جگہہ کو معین نکیا اب دیکھئے کہ اُن باتون کے دیکھنے
کے بعد ہمارا کہنا صحیح نظر آتا ہے یا ایک کا تین ہونا اور
تین کا ایک ہونا الغرض پادریون کے اقرار اور بھی دلایل سے
یہہ ثابت ہوا کہ یہہ عقیدہ فقط اپنی مانی ہوی انجیل کے
بھروسے پر جی مین جماتی ہین اور حرج سمجھہ سے اسے
کچھہ علاقہ نہین اور اختلاف کے صورت مین جو ایک جانب
کی بہتایت یا زیادتی عقل پر نظر کرتے ہین تو جب کرتے
ہین کہ طرفین عقل کے روسے کچھہ بیان کرین اور جب یون ہی
دہنگا دہنگی کئے جائین تو اس صورت مین اونکا کچھہ اعتبار
نہوگا ۔ ہمارے مہربان جناب پادری صاحب بہادر جو
یہہ دعوی کرتے ہین کہ قرآن شریف مین انجیلون کی
باتین مرقوم ہین اور موافق انجیلون کے ہے لیکن وہ
انجیلین جعلی ہین پس قرآن مجید کو مخالف انجیل کے
کہنا اوس حالت مین مناسب ہو کہ اون انجیلون کو
جعلی اور بے سند اور ناجیل اربعہ مندرجہ مجموعہ کتب عہد
جدید کو اصلی اور سند ہی ثابت کرین وانی لہم ذلک
اور اس مجموعہ عہد جدید کے جعلی اور کلام الٰہی نہونے
پر ہم استدلال کر سکتے ہین کہ یہ مشتمل ہے احکام متناقضہ
پر جیسا کہ ملاحظہ ناجیل اربعہ اور اعمال الرسل کے احکام

دمضامین اور جناب پولوس مقدس کے رسایل کے
مقابلہ کرنے سے ظاہر ہے اور یہ امر بخوبی ثابت ہے
جو مشتمل ہو احکام متناقضہ پر وہ کلام الٰہی نہین ہے -
پس جب انجیل کی یہ صورت ہو تو قرآن مجید کے بہر صورت
ضرورت ہی خبردار پھر نہ کہنا کہ معاذ اللہ قرآن کی عدم
ضرورت ہو دیکھا قرآن کی ضرورت کیسی ثابت ہوتی ہے - مرزا

باب دویم انجیل متی

یا اہل الکتاب لا تغلوفی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق
انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القہا الی مریم وروح منہ

فصل جب یسوع ہیرودیس بادشاہ کے وقت مین الخ

اقول مسترمتی نے خلاف قیاس مجوسیون کا پورب
مین ستارہ کا دیکھنا اور آگے آگے چلنا لکہدیا اور جو
اونکے پیرون کو شک ہو تو جس کتاب سے مجوسیون کو
معلوم ہوا تھا اوس کتاب کا حوالہ دین اور جو حوالہ نہ دے
سکین تو اپنی عقل سے دریافت کرلین اور جو عقل سے بھی
عاری ہو تو کالج کے طالب علمون سے تحقیق کرلین کہ ستارہ
بطور رہبر آگے آگے چل سکتا ہے یا نہین یا رو دیکھو صریح
انکہون پر تہکریان مت رکھو رائی کے دانہ کے برابر تو خدا
کا خوف کرو کلام الہامی و غیر الہامی کو پہچانو مسترمتی غلطی
کرین تو کوئی تعجب کی بات نہین مجہکو ان کالج کے تعلیم یافتہ
پادریون پر افسوس آتا ہے کہ یہہ بیچارے مسترمتی کی غلطی
کو چھاپ چھاپ کر مشتہر کراتے ہین واہ جہنا دیبی تنا
بہگتا - اور یہہ عجیب ستارہ تھا کہ مجوسیون کے سوا اور کسی کو
نظر نہ آیا اور مجوسیون کا پورب سے آنا سوائے مسترمتی کے مرقس
ولوقا دیوحنا کسی کو الہام نہ ہوا متی کی الہام نے حضرت
مسیح کی خبر یوسف کو دی دیکھو اول و دویم باب متی اور لوقا
کے الہام نے حضرت مریم کو خبر دی اوس فرشتہ سے اوس پاس
آنکر کہا کہ ای پسندیدہ آدم لوقا - ۱ - ۲۸ تا ۳۰ - اور پہلے
مسیح کے پیدائش کی جبرئیل فرشتہ سے اوسکی باکم کوئی دیکھو نور
افشان نمبر ۲۰ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ پس کتاب الٰہی ایک ہو خواہ
کہئے اس مین اختلاف ممکن نہین دیکھو نور افشان (۶
جلد ۸ صفحہ ۳۴ اور قاعدہ عقلی یہی کہ جب دو گواہون
مین اختلاف واقع ہو تو ضرور انمین سے ایک جھوتا ہوگا
لیکن معلوم نہین کہ کون سچا ہے اور کون جھوتا حیرت کا
مقام ہے کہ خدا کے کلام مین تناقض و تخالف پایا جاوے
ناظرین اس مضمون کو مضمون کتب ہنود مندرجۂ تحت سے
انصافاً مطابق کرکے دیکھین تو کیا فرق نکلتا ہے - جب
پرتھی پرات ادہرم ہونے لگا تب پرتھی دیکھہ پائے گہبرائے
گای روپ بن ہوکر تے دیولوک کو گئے اور اندر کی سبہا مین
جاے سر جھکاے اپنے سب برے کہو کہ ہمارا راج ستارہ مین اکہرات
پاپ کرنے لگے تن کے درسے دہرم تو ادشٹ کیا اب مجہے اگیا
ہوے تو تر پور چہور ساتل کو جاؤن تب اندر سب دیوتاؤن
کو ساتھ لے برہما کے پاس گئے برہما سن سبکو مہادیو کے نکٹ
لے گئے مہادیو بھی سن سبکو ساتہ لے وہان گئے جہان چہیر
سمندر مین نارائن سو رہے تھے دیکھو وہی اول سر بمت
بہاگوت زمین کا گای کی شکل بنکر دیولوک کو جانا مجوسیون
کا ستارہ کو دیکہنا چہیر سمندر مین نارائن کا سونا ستارہ کا
مجوسیون کے آگے چلنا دونون مضمون برابر ہین اگر متی
کا مضمون صحیح ہے تو بہاگوت کا بھی صحیح ہونا چاہئے -
اس وقت سمعون نامی ایک شخص راست باز دیندار

جو اسرائیل کے تسلی کی راہ دیکھہ رہا تھا روح قدس کے
اشارت سے ہیکل مین آیا اور یوسف اور اوس لڑکے کو اپنے ہاتھون
پر اوٹھایا الخ دیکھو نورافشان مطبوعہ ۳ مئی ۱۸۸۰ء
نمبر ۲۰ جلد ۸ صفحہ ۱۰ اسمعون دانیا نامی نبیا اور مجوسیون
کی سکونت کا الہام متی کو نہ ہوا اس سے تو بہتر نورافشان
کا الہام ہے کہ جس سے مجوسیون کی سکونت معلوم ہوگئی -

قال ۱۳ - جب وے روانہ ہوے تو دیکھو الخ -

اقول خواب مین یوسف کا فرشتہ کو دیکھنے کا مستر متی
کے پاس کوئی ثبوت نہین اور بقول مسیح علیہ السلام متی کا
اعتبار بھی نہین - یسوع نے انہین کہا اپنی بے ایمانی کے
سبب کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے
دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہان
سے وہان جا تو وہ چلا جاتا متی ۱۷ - ۲۰ لاحول ولاقوۃ
الا باللہ العلی العظیم جس شخص مین رائی کے دانہ کے برابر
ایمان نہو وہ نبی اور صاحب الہام ہو حالانکہ میرا عقیدہ
یہ ہے کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ
قال الحواریون نحن انصار اللہ پارہ ۲۸ سورہ صف
رکوع ۲ مین حواریان عیسی علیہ السلام کو مثل طلحہ و زبیر
رضی اللہ عنہم صحابۂ کرام حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
سمجھتا ہون اور بعقیدہ مستر متی نبی ہین اور نبیون کا جھوٹ
بولنا بیبل سے ظاہر ہے - اوسکے نبی لافزن اور دغاباز
ہین اوسکے کاہنون نے مقدس کو ناپاک کیا صفیا ۳ - ۴
اور سلاطین اول ۱۳ - ۱۱ و ۱۹ - کیا ایسے نبیون کے نام کی
کتاب الہامی ہوگی اور نصاری کے نزدیک حضرت مسیح
یہود کی سعایت اور تمام جہان کے کفارہ کو آئے تھے
برخلاف اوسکے بیچارے بے قصور بچون کا ہیرودوس کے
ہاتھ سے خون کرایا اور یہود کو کافر بنا دیا کیون نہو
کفارہ ایسکا نام ہے -

قال ۲۳ - اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تھا جاکے
رہا کہ وہ جو نبیون نے کہا تھا پورا ہوا -

اقول یہہ کسی نبی نے نہین کہا - اس مقام پر جناب
پادری ٹھاکر داس صاحب کے خدمت مین دست بستہ
عرض کرتا ہون کہ اگر کسی نبی نے یہہ لفظ کہا ہو تو براہ
مہربانی اطلاع بخشین مین نہایت ممنون ہونگا اور
بعض صاحب قرآن شریف پر اعتراض بے بنیاد کرتے ہین اور
کہتے ہین کہ - محمد صاحب نے بہت قصہ یہود کی کتاب سے لئے
ہین دیکھو نورافشان مطبوعہ ۲۲ و ۲۹ جنوری ۸۰ نمبر
۵ و ۶ جلد ۸ صفحہ ۲۷ و ۳۵ - مین کہتا ہون کہ بزعم
اونکے محمد صاحب کا یہود کی کتاب سے نقل کرنیکا ثبوت
تو پایا جاتا ہے لیکن ناصری کہنے کا ثبوت ندارد جب بھی
یہہ کتاب الہامی ہے ہت دھرمی ایسکا نام ہی ایسے
ایسے فاش غلطیون سے اکثر منصف مزاجون کے نزدیک
کتب مقدسہ خدا کی بادشاہت مین پہونچا سکتے دیکھو
مراۃ الصدق صفحہ ۱۶۹ - جبکہ یہہ کتاب خدا کی بادشاہت
کے پہونچانے کی لایق نہ ہے تو ضرور دوسری کتاب کی
ضرورت ہوی اللہ جل جلالہ نے اپنے عنایات بے غایات سے
اپنے بندون پر رحم فرماکر قرآن شریف نازل فرمایا جسکی
بدولت تمام شکوک گذشتہ رفع ہوگئے فقط -

گیت مبارکبادی

ای خدایا تجھے دلدار مبارک ہووے +

یہہ حسین طفل طرحدار مبارک ہووے
گل مبارک ہو گلستان کو یہہ غنچہ تجھکو
سرو قمری کا ہو غم خوار مبارک ہووے
حق کے لڑکا جو نہ ہوتا تو بشر کے بھی کہی
ہوتے اولاد نہ زنہار مبارک ہووے
نسل اللہ سے بھی جنس بشر تک پہنچے
ایسے ہی مسلد کا اقرار مبارک ہووے
ای خدایا یہہ ہمیشہ رہے دلبند تیرا
لڑکے اور زوجہ و گھر بار مبارک ہووے

باب سیوم انجیل متے

قال ۱- اندلون مین یوحنا بپتسما دینے والا الخ۔

اقول یسعیاہ کے ذکر کرنے کا حوالہ کہ جنگل مین ایک پکارنیوالے کی آواز ہے اور مراد اس سے یوحنا یہہ غلطی ہے کیونکہ کتاب یسعیاہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیابان مین ایک منادی کرنے والے کی آواز تم خداوند کی راہ درست کرو صحرا مین ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ تیار کرو یسعیاہ ۴۰-۳- اسمین یسعیاہ کو منادی کا حکم ہے نہ پیشین گوئی یوحنا کیونکہ ایک آواز ہوی کہ منادی کر اور مین نے کہا کیا منادی کرون یسعیاہ ۴۰-۶

قال ۴- اس یوحنا کی پوشاک اونٹ کے بالون کی تھی الخ۔

اقول بال والے لباس کی صفت میل مین یہہ تحریر ہے- اور وے کبھی بال والے لباس نہ پہننگے تاکہ قریب دین ذکریا ۱۳-۴ مستر متی کی تحریر سے یوحنا کا نبی نا ہونا ثابت نہین حالانکہ یوحنا پورانے عہد کے نبیون کے سلسلہ کا ایک پچھلا نبی تھا نور افشان نمبر ۲۱ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ مئی سنہ ۸۰ء صفحہ ۱۶۴ جبکہ یہہ خاصیت مذکور کے ساتھ موصوف ہوا تو اوسکی گواہی قابل تسلیم نہین-

قال ۷- پر جب اسنے دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی بپتسما پانے کو اس پاس آئے ہین الخ۔

اقول یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ نبی واسطے ہدایت خلق اللہ کے مبعوث ہوا اور جب اسکے پاس مخلوق ہدایت پانیکے لئے جاوے تو بالعوض بپتسمہ کے کانے کے بچے کہلا دین یہہ ایسی بات ہے جیسے ایک دفعہ اندر مہادیو کے درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹھا ہے اندر نے اوس سے پوچھا کہ شیو کہان ہے اوسنے اندر کی بات کا کچھہ جواب ندیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا-

قال ۱۱- وہ تمہین روح قدس سے اور آگ سے بپتسما دیگا الخ۔

اقول کبھی کسنے مین نہین آیا کہ مسیح نے یا اونکی پیرون نے کسی کو آگ سے بپتسمہ دیا ہو اور مرقس نے صرف روح قدس سے بپتسمہ لکھا ہے مرقس ۱-۸-

قال ۱۳- تب یسوع جلیل سے یردن کے کنارے الخ۔

اقول یہان متی نے حضرت مسیح کی ساری خدائی درہم برہم کردی کیونکہ خدا کی شان سے یہہ بات بعید ہے کہ اپنے مخلوق کا مرید و محتاج ہووے اور بعض حضرات کا یہہ عقیدہ ہی کہ- اوسکی امت کے لئے ایک نمونہ ہو کہ ہمیشہ بپتسمہ پاکر جماعت مین داخل ہون نور افشان مطبوعہ ۲۰ مئی سنہ ۸۰ء نمبر ۲۱ جلد ۸ صفحہ ۱۶۴- اور قرین قیاس یہی ہے کہ پیروی اپنے پیشوا کی ہر فرقہ کو لازم ہے مگر ہمارے پیارے بھائی عیسائیون نے بپتسمہ کو نمونہ مقرر کیا ہے اور

کسی عیسائی بھائی کو صلیب پر چڑھتے اترتے نہیں دیکھتے حالانکہ مسیح علیہ السلام کا حکم بھی ہے - تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا اگر کوئی چاہے کہ میرے پیچھے آوے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھا کے میری پیروی کرے متی ۱۶ - ۲۴ -

قال ۱۶ - اور یسوع بپتسمہ پاکر پانی سے نکلکے اوپر آیا الخ -

اقول متی کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ خود یسوع نے خدا کے روح کو کبوتر کے مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور انجیل یوحنا سے پایا جاتا ہے کہ یوحنا نے دیکھا - اور یوحنا نے یہہ کہکے گواہی دی کہ مین نے روح کو کبوتر کے طرح آسمان سے اترتے دیکھا اور وہ اسپر ٹھہرے یوحنا ۱ - ۳۲ - اور کوئی غیر اسباب کا گواہ بھی نہین پس - یہہ کتاب تو ہرگز خدا کے طرف سے پائے نہین جاتے کیونکہ یہہ تو صرف آدمی کا کام ہے کبھی کچھہ کبھی کچھہ خدا کا کام نہین دیکھو تحقیق المذہب صفحہ ۲۸ -

قال ۱۷ - اور دیکھو کہ آسمان سے ایک واز یہہ کہتے آئی کہ یہہ میرا پیارا الخ -

اقول اس آواز کو سوا متے کے اور کسی مخلوق نے نہین سنا اگر یہہ آواز آسمانی ہوتی تو یقین ہے کہ اوقت کے لاکھون انسان سنتے اور اپنی اپنی گواہی گذرانتے اس مقام پر حضرات پولوس اور عموماً اور خصوصاً پادری ٹھاکرداس صاحب سے التماس ہے کہ اگر اس آواز آسمانی کو اوقت کے کسی مذہب والون نے سنا ہو تو مہربانی کرکے اطلاع بخشین مین نہایت ممنون ہونگا ورنہ اس انجیل مروجہ کی عدم ضرورت متحقق ہوگی - اب ناظرین آواز آسمانی اور مضمون مفصلہ ذیل کو ملاحظہ فرماوین اور نظر انصاف سے دیکھین تو کیا فرق نکلتا ہے - اونکو سوتے جاگتے پڑھتے اور اندر سب دیوتایون کو ساتھہ لے کھڑے ہوتا ہے جوڑ بنتے کر دیو استت کرنے لگی مہاراج ادھراج آپکے مہمان کون کہہ سکے ہنس روپ ہو بیڈ دوبتے نکالی کچھہ روپ بن گرہیتہ پردھارن کیا بارہ ین بہوم کو دانت پر رکھ لیا بادل ہوکے راجہ بل کو چھلا پسر سرام اوتار ہو چھتریون کو مار پرتھمی کشب من کو دے رام اوتار لیا تب مہادشت راون کو بدھ کیا اور جب جب تمہارے بھگتون کو دیت دکھہ دیتے ہین تب تب اونکی رچھا کرتے ہین ناتہہ اب کنس کے ستانے سے رچھی آت بیاکل ہو پکار کرتی ہے اوسکی بیگ سدھ لیجے دسرون مارسادھون کو سکھہ دیجے ایسے گن گائی دیوتایون نے کہا تب اکاس بانی ہوے دیکھو اومای اول سریمت ورامایں صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۷۵ مطبع نولکشور اس مضمون بہاگوت ورامایں کے تصدیق یا تکذیب سے پادری ٹھاکرداس صاحب اطلاع دیوین کہ آپ اسکی تصدیق کرسکتے ہین یا نہین

راقم عبدالمجید از سلون

طویل العمر عورت

قصبہ کینتل ضلع کرنال کے ایک شمار کنندہ کا بیان ہے کہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری سے عجیب عجیب کیفیت معلوم ہوی چنانچہ خاص قصبہ کینتل مین ایک مسلمان عورت ۱۳۰ برس کی موجود ہے اوسکے سر کے بال دوبارہ سیاہ ہوگئے ہین اور دانت بھی جدید نکلے ہین عجب ہے کہ یہ عورت جملہ کاروبار خانگی اپنے ہاتھہ سے کرتی ہے - خیر خواہ عام

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا

مضامین اور جناب پولوس مقدس کے رسایل کے
مقابلہ کرنے سے ظاہر ہے اور یہ امر بخوبی ثابت ہے
جو مشتمل ہو احکام متناقضہ پر وہ کلام الٰہی نہین ہے -
پس جب انجیل کی یہ صورت ہو تو قرآن مجید کے بہر صورت
ضرورت ہی خبردار پھر نہ کہنا کہ معاذ اللہ قرآن کی عدم
ضرورت ہی دیکھا قرآن کی ضرورت کیسی ثابت ہوتی ہی - مرزا

باب دویم انجیل متی

یا اہل الکتاب لا تغلوفی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق
انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القہا الی مریم وروح منہ

قال جب یسوع ہرودیس بادشاہ کے وقت مین الخ

اقول مسٹر متی نے خلاف قیاس مجوسیون کا پورب
مین ستارہ کا دیکھنا اور آگے آگے چلنا لکھدیا اور جو
اونکے پیرون کو شک ہو تو جس کتاب سے مجوسیون کو
معلوم ہوا تھا اوس کتاب کا حوالہ دین اور جو حوالہ نہ دے
سکین تو اپنی عقل سے دریافت کرلین اور جو عقل سے بھی
عاری ہو تو کالج کے طالب علمون سے تحقیق کرلین کہ ستارہ
بطور رہبر آگے چل سکتا ہے یا نہین یارو دیکھو صریح
انکھون پر تہکریان مت رکھو رائی کے دانہ کے برابر تو خدا
کا خوف کرو کلام الہامی و غیر الہامی کو پہچانو مسٹر متی غلطی
کرین تو کوئی تعجب کی بات نہین مجھکو ان کالج کے تعلیم یافتہ
پادریون پر افسوس آتا ہے کہ یہ بیچارے مسٹر متی کی غلطی
کو چھاپ چھاپ کر مشتہر کراتے ہین واہ جہنا دیبی تمنا
بہگتا - اور یہہ عجب ستارہ تھا کہ مجوسیون کی سوا اور کسی کو
نظر نہ آیا اور مجوسیون کو پورب سے آتا ہوا مسٹر متی کی قرس
ولوقا دیوتا کسی کو الہام نہ ہوا متی کی الہام نے حضرت
مسیح کی خبر یوسف کو دی دیکھو اول و دویم باب متی اور لوقا
کے الہام نے حضرت مریم کو خبر دی اوس فرشتے نے اوس پاک
آنکر کہا کہ ای پسندیدہ آدم لوقا - ۱ - ۲۸ تا ۳۱ - اور پہلے
مسیح کے پیدایش کی جبرئیل فرشتہ سے اوسکی مایکہ کو ئی دیکھو نور
افشان نمبر ۲ جلد ۸ صفحہ ۱۰۰ پس کتاب الٰہی ایک ہو خواہ
کئے اس مین اختلاف ممکن نہین دیکھو نور افشان ۲
جلد ۸ صفحہ ۳۴ اور قاعدہ عقلی ہی کہ جب دو گواہون
مین اختلاف واقع ہو تو ضرور انمین سے ایک جھوتا ہوگا
لیکن معلوم نہین کہ کون سچا ہے اور کون جھوتا حیرت کا
مقام ہے کہ خدا کے کلام مین تناقض و تخالف پایا جاوے
ناظرین اس مضمون کو مضمون کتب ہنود مندرجہ تحت سے
اضافاً مطابق کرکے دیکھین تو کیا فرق نکلتا ہے - جب
پرتھی پرات ادہرم ہونے لگا تب پرتھی دکھہ پائے گہبرائے
گای روپ بن ہونکرتے دیولوک کو گئے اور اندر کی سبھا مین
جاے سر جھکاے اپنے سب پر کہی کہ مہاراج سنسار مین اکراتی
پاپ کرنے لگے تن کے ڈر سے دہرم تو اوشہ کیا اب مجھے آگیا
ہوے تو ترپور چہور رساتل کو جاؤن تب اندر سب دیوتاؤن
کو ساتھ لے برہما کے پاس گئے برہما سن سبکو مہادیو کے نکٹ
لے گئے مہادیو بھی سن سبکو ساتھ لے وہان گئے جہان چہیر
سمندر مین نارائن سو رہے تھے دیکھو ادی اول سریمت
بہاگوت زمین کا گائی کی شکل بنکر دیولوک کو جانا مجوسیون
کا ستارہ کو دیکھنا چہیر سمندر مین نارائن کا سونا ستارہ
مجوسیون کے آگے چلنا دونون مضمون برابر ہین اگر متی
کا مضمون صحیح ہے تو بہاگوت کا بھی صحیح ہونا چاہئے -
اس وقت سمعون نامی ایک شخص راست نماز دیندار

جو اسرائیل کے تسلی کی راہ دیکھ رہا تھا روح قدس کے اشارت سے ہیکل مین آیا اور اوس لڑکے کو اپنے ہاتھون پر اوٹھایا الخ دیکھو نورافشان مطبوعہ ۳ مئی ۱۸۸۶ء نمبر ۲۰ جلد ۸ صفحہ ۱۰ اسمعون دانیانامی نبیہ اور مجوسیون کی سکونت کا الہام متی کو نہ ہوا اس سے تو بہتر نورافشان کا الہام ہے کہ جس سے مجوسیون کی سکونت معلوم ہوگئی -

قال ۱۳ - جب وے روانہ ہوے تو دیکھو الخ -

اقول خواب مین یوسف کا فرشتہ کو دیکھنے کا مستر متی کے پاس کوئی ثبوت نہین اور بقول مسیح علیہ السلام متی کا اعتبار بھی نہین - یسوع نے انہین کہا اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے وہان جا تو وہ چلا جاتا متی ۱۷ - ۲۰ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم جس شخص مین رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہو وہ نبی اور صاحب الہام ہو حالانکہ میرا عقیدہ یہ ہے کما قال عیسیٰ ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ پارہ ۲۸ سورہ صف رکوع ۲ مین حواریان عیسیٰ علیہ السلام کو مثل طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم صحابۂ کرام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہون اور بعقیدہ مستر متی نبی ہین اور نبیون کا جھوٹ بولنا بیبل سے ظاہر ہے - اوسکے نبی لافزن اور دغاباز ہین اوسکے کاہنون نے مقدس کو ناپاک کیا صفنیاہ ۳ یرم اور سلاطین اول ۱۳ - ۱۱ و ۱۹ - کیا ایسے نبیون کے نام کی کتاب الہامی ہوگی اور نصاریٰ کے نزدیک حضرت مسیح یہوہ کی سعایت اور تمام جہان کے کفارہ کو آئے تھے برخلاف اوسکے بیچارے بے قصور بچون کا ہیرودس کے ہاتھ سے خون کرایا اور یہود کو کافر بنا دیا کیون ہنوز کفارہ اسیکا نام ہے -

قال ۲۳ - اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تھا جاکے رہا تاکہ وہ جو نبیون نے کہا تھا پورا ہوا -

اقول یہہ کسی نبی نے نہین کہا - اس مقام پر جناب پادری تھاکرداس صاحب کے خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ اگر کسی نبی نے یہہ لفظ کہا ہو تو براہ مہربانی اطلاع بخشین مین نہایت ممنون ہونگا اور بعض صاحب قرآن شریف پر اعتراض بے بنیاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ - محمد صاحب نے بہت قصہ یہود کی کتاب سے لئے ہین دیکھو نورافشان مطبوعہ ۲۲ و ۲۹ جنوری ۱۸۸۶ نمبر ۵ و ۶ جلد ۸ صفحہ ۲۷ و ۳۵ - مین کہتا ہون کہ بزعم اونکے محمد صاحب نے یہود کی کتاب سے نقل کر لیا ثبوت تو پایا جاتا ہے لیکن ناصری کہنے کا ثبوت ندارد جب بھی یہہ کتاب الہامی ہے ہت دھرمی اسیکا نام ہی ایسے ایسے فاش غلطیون سے اکثر منصف مزاجون کے نزدیک کتب مقدسہ خدا کی بادشاہت مین پہونچا سکتے دیکھو مراۃ الصدق صفحہ ۱۶۹ - جبکہ یہہ کتاب خدا کی بادشاہت کے پہونچانے کی لایق نہ رہے تو ضرور دوسری کتاب کی ضرورت ہوی اللہ جل جلالہ نے اپنے عنایات بے غایات سے اپنے بندون پر رحم فرماکر قرآن شریف نازل فرمایا جسکی بدولت تمام شکوک گذشتہ رفع ہوگئے فقط -

گیت مبارکبادی

ای خدایا تجھے دلدار مبارک ہووے +

یہہ حسین طفل طرحدار مبارک ہووے
گل مبارک ہو گلستان کو یہہ غنچہ تجھکو
سرو قمری کا ہو غمخوار مبارک ہووے
حق کے لڑکا جو نہ ہوتا تو بشر کے بھی کہی
ہوتے اولاد نرینہار مبارک ہووے
نسل اللہ سے بھی جنس بشر تک پہنچے
ایسے ہی مسلد کا اقرار مبارک ہووے
ای خدایا یہہ ہمیشہ رہے دلبند تیرا
لڑکے اور زوجہ و گھر بار مبارک ہووے

باب سیوم انجیل متے

قال ۱- اندلون مین یوحنا بپتسما دینے والا الخ۔

اقول یسعیاہ کے ذکر کرنے کا حوالہ کہ جنگل مین ایک پکارنیوالے کی آواز ہے اور مراد اس سے یوحنا یہ غلطی ہے کیونکہ کتاب یسعیاہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیابان مین ایک منادی کرنے والے کی آواز تم خداوند کی راہ درست کرو صحرا مین ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ تیار کرو یسعیاہ ۴۰-۳- اسمین یسعیاہ کو منادی کا حکم ہے نہ چیخین گوئی یوحنا کیونکہ ایک آواز ہوی کہ منادی کر اور مین نے کہا کیا منادی کرون یسعیاہ ۴۰-۶

قال ۴- اس یوحنا کی پوشاک اونٹ کے بالون کی تھی الخ۔

اقول بال وے کپڑے کی صفت ہے مین یہہ تحریر ہے- اور وے کبھی بال وے لباس نہ پہنینگے تاکہ فریب دین ذکریا ۱۳-۴ مسترمتی کی تحریر سے یوحنا کا نبی نا ہونا ثابت نہین حالانکہ یوحنا پورانے عہد کے نبیون کے سلسلہ کا ایک پچھلا نبی تھا نورافشان نمبر ۲۱ جلد ۸ مطبوعہ ۲۰ ر سنہ ۸۹ء صفحہ ۱۶۴ جبکہ یوحنا صفت مذکور کے ساتھ موصوف ہوا تو اوسکی گواہی قابل تسلیم نہین-

قال ۷- پر جب اسنے دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی بپتسما پانے کو اس پاس آئے ہین الخ۔

اقول یہہ بات خلاف قیاس ہے کہ نبی واسطے ہدایت خلق اللہ کے مبعوث ہوا اور جب اسکے پاس مخلوق ہدایت پانیکے لئے جاوے تو بالعوض بپتسمہ کے کالے کے بچے کہلاوین یہہ ایسی بات ہے جیسے ایک دغاباز رہا دیو کے درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ ایک بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹھا ہے اندنے اوس سے پوچھا کہ شیو کہان ہے اوسنے اندر کی بات کا کچھ جواب ندیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا-

قال ۱۱- وہ تمہین روح قدس سے اور آگ سے بپتسمہ دیگا الخ۔

اقول کبھی سنے مین نہین آیا کہ مسیح نے یا اوسکے پیرون نے کسی کو آگ سے بپتسمہ دیا ہو اور مرقس نے صرف روح قدس سے بپتسمہ لکھا ہے مرقس ۱-۸-

قال ۱۳- تب یسوع جلیل سے یردن کے کنارے الخ۔

اقول یہان متی نے حضرت مسیح کی ساری خدائی درہم برہم کردی کیونکہ خدا کی شان سے یہہ بات بعید ہے کہ اپنے مخلوق کا مرید و محتاج ہووے اور بعض حضرات کا یہہ عقیدہ ہی کہ- اوسکی امت کے لئے ایک نمونہ ہو کہ ہمیشہ بپتسمہ پاکر جماعت مین داخل ہون نورافشان مطبوعہ ۲۰ ر سنہ ۸۹ء نمبر ۲۱ جلد ۸ صفحہ ۱۶۴- اور قرین قیاس یہی ہے کہ پیروی اپنے پیشوا کی ہر فرقہ کو لازم ہے مگر ہمارے پیارے بھائی عیسائیون نے بپتسمہ کو نمونہ مقرر کیا ہے اور

کسی عیسائی بھائی کو صلیب پر چڑھتے اترتے نہین دیکھتی حالانکہ مسیح علیہ السلام کا حکم بھی ہے- تب یسوع نے اپنے شاگردون سے کہا اگر کوئی چاہے کہ میری پیچھے آوے تو اپنا انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھاکے میری پیروی کرے متی ۱۶- ۲۴-

قال ۱۶- اور یسوع بپتسمہ پاکے پانی سے نکلکے اوپر آیا الخ-

اقول متی کے قول سے ثابت ہوتا ہے کہ خود یسوع نے خدا کے روح کو کبوتر کے مانند اترتے اور اپنے اوپر آتے دیکھا اور انجیل یوحنا سے پایا جاتا ہی کہ یوحنا نے دیکھا- اور یوحنا نے یہہ کہکے گواہی دی کہ مین نے روح کو کبوتر کے طرح آسمان سے اترتے دیکھا اور وہ اسپر ٹھہرے یوحنا ۱- ۳۲- اور کوئی غیر اسباب کا گواہ بھی نہین پس- یہہ کتاب تو ہرگز خدا کے طرف سے پائے نہین جاتے کیونکہ یہہ تو صرف آدمی کا کام ہے کبھی کچھہ کبھی کچھہ خدا کا کام نہین- دیکھو تحقیق المذہب صفحہ ۲۸-

قال ۱۷- اور دیکھو کہ آسمان سے ایک آواز یہہ کہتے آئی کہ یہہ میرا پیارا الخ-

اقول اس آواز کو سوا متے کے اور کسی مخلوق نے نہین سنا اگر یہہ آواز آسمانی ہوتی تو یقین ہے کہ اوقت کے ناکہون انسان سنتے اور اپنی اپنی گواہی گذرانتے اس مقام پر حضرات پولوس اور عموماً اور خصوصاً پادری ٹھاکرداس صاحب سے التماس ہے کہ اگر اس آواز آسمانی کو اس وقت کے کسی مذہب والون نے سنا ہو تو مہربانی کرکے اطلاع بخشین مین نہایت ممنون ہونگا ورنہ اس انجیل مروجہ کی عدم ضرورت محقق ہوگی- اب ناظرین آواز آسمانی اور مضمون مفصلہ ذیل کو ملاحظہ فرماوین اور نظر انصاف سے دیکھین تو کیا فرق نکلتا ہے- اونکو سوتے جاگتے برہما اور اندر سب دیوتا یون کو ساتھہ لے کھڑے ہوہاتھہ جوڑ بنتے کردیو استت کرنے لگی مہاراج ادہراج آپکے مہمان کون کہہ سکے ہنس روپ ہو بیدڈوبتے نکالی کچھہ روپ بن گرپیتہ پردھارن کیا باراہ بن بہوم کو دانت پر رکھہ لیا بادل ہوکے راجہ بل کو چھلا پسر سرام اوتار ہو چھتریون کو مار پرتھی کشب من کودے رام اوتار لیا تب ہما دشت راون کو بدہ کیا اور جب جب تمہارے بھگتون کو دیت دکھہ دیتے ہین تب تب اونکی رچھا کرتے ہین ناتہہ اب کنس کے ستانے سے رتھی آت بیاکل ہو پکار کرتی ہے اوسکی بیگ سدہ لیجے دسرون مارسا دہون کو سکھہ دیجے ایسے گن گائی دیوتا یون نے کہا تب اکاس بانی ہوے دیکھو اوسمای اول سریمت وراماین صفحہ ۵ مطبوعہ ۱۸۷۵ء مطبع نولکشور اس مضمون بہاگوت وراماین کے تصدیق یا تکذیب سے پادری ٹھاکرداس صاحب اطلاع دیوین کہ آپ اسکی تصدیق کرسکتے ہین یا نہین

راقم عبدالمجید از سلون

طویل العمر عورت

قصبۂ کینتل ضلع کرنال کے ایک شمار کنندہ کا بیان ہے، کہ ۱۸۸۱ء کی مردم شماری سے عجیب عجیب کیفیت معلوم ہوی- چنانچہ خاص قصبہ کینتل مین ایک مسلمان عورت ۱۳۰ برس کی موجود ہے اوسکے سر کے بال دوبارہ سیاہ ہوگئے ہین اور دانت بھی جدید نکلنا شروع ہوے ہین- تعجب ہے کہ یہ عورت جملہ کاربار خانگی اپنی ذات سے کرتی ہے- خیرخواہ عالم

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کی چھپا

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دھر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تنویر انجیل بہ تعجیل | گویان صفت و سیرت بمور محمد

از پئی اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

نمبر ۱۳ | جلد ۱۰

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہر رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۵ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ

خندہ از روی ایمان اہل عباد صلیب | محزن توحید زین حق بود منشور ما

فرمان رسولان سلف ساختہ فرع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل براغماز تنجیل | چون گشت علم آیت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہی | جو اسکے فرمون وہ کم ہے | خورشید عرب مہر عجم ہے

عالم ہی تحت میر ہی احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہی

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہی | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوسکے | ان خانہ عیش لکھہ بالنصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظر دن سے گرے جہان کے جبار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب جسیم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور رخ و لپیذ را سلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین یکی ہے | شمس الاجنار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہی بقلب ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد بنی ہے ماعرفناک | چھپتے ہین صحیح سب کو ایف | بے شبہ ہے اصل صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا | عدہ جزرین تعیس مضمون | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | بر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | ہر سال دس آنے پانچ جودے | آیا ہی بشان شاہ لولاک | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای جعل علی رسول امجد | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | سردار پیمبران محمدؐ | مابعد سے کچھ نہین سروکار

سال مہ و روز و شب الٰہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام ؛ تو قیع محمدی رکھا نام

اشتہار

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ الایف - اسلام جو ایک نور الٰہی تھا اوسکو اختلاف مسایل ہر فرقہ اسلام نے تاریکی مین چھپا دیا خصوصًا فی زماننا عناد و تعصب ہر فرقہ مقلد و غیر مقلد و صوفی سنی و شیعہ نے مثل اہل کتاب کی یکدیگر والی وارتداد و تخلید فی النار اپنے مخالف کو بنا کر دلون کو سخت کر دیا و حق جوی سے متنفر ہوا بنا بر ایک کتاب مسمّی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین ۶۰ باب بزبان اردو ضخیم کلان صفحہ ۷۰ وزن ۲ مار تصنیف کنندہ جمیع مسایل مختلفہ و حجج متنوعہ فرقہای مذکور کی مخزن ہی جسکے ملاحظہ سے اغلاط و تحفیہ عظیمہ حق پوشی و پاسداری قدما دہر فرقہ پیش نظر ارباب حق پسند ہو کر سمجھیگا کہ اسلام حقیقی ملہم کتاب اللہ کا کیا ہے اور کسقدر مرکز حق سے متجاوز ہو گیا ہی اور ابتدا زمانہ مین خالص اسلام بلا تکرار اکثر مسایل کہ رد و بلا خلاف کیا تھا اور آیات و تفاسیر و احادیث و ادلۂ عقلی و نقلی کتب معتبرہ فریقین و اہل کتاب سے موتر جمہ بقدر حاجت درج پایا ہے کہ ہر شخص بلا استفسار احدی خود اپنے دل مین ایک عمدہ فیصلہ جمیع اختلافات دینیہ مین کر سکیگا اور کتاب مذکور بکمال تحقیق و نہایت بے تعصبی و بلا طرفداری احد الفرق صرف بنظر اظہار حق کے تحریر پائی ہے کہ معرض اعتراضات و شبہات منکرین اسلام کا عاید نہین ہو سکتا و بہت ادب و تعظیم سے اکابر علماء ہر فرقہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے یہہ کتاب ہادی و صلح کنندہ ہی میان تمام فرق اسلامیہ فریقین نے بطیب و رغبت خرید کین و بدل پسند کین قیمت اسکی فی جلد تین روپیہ محصول ڈاک ۸ ر مقرر ہی جو حضرات شایقین خرید کرنا چاہین قیمت پیشگی اوسکی بذریعہ ٹکٹ ڈاک یا منی آرڈر یا نوٹ کی - بخدمت جناب حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب مصنف کتاب مذکور واقع محلہ حاجی گنج متصل ڈاکخانہ سرکاری شہر عظیم آباد پٹنہ بھیجکر طلب کر لیوین و تحقیق اینق سے فواید جدیدہ اوتھاوین اور جسنے کتب تواریخ و کتب دینی اہل کتاب دیکھی ہو گی وہ اس کتاب کو برکت اسلام کی تصور کریگا کہ آجتک بعبارت صاف و واضح و مدلل بزبان عام فہم لکھی نگئی ہو گی کہ ہر کم علم بھی فائدہ مند ہو سکتا ہی اور قوت الفصال و محاکمہ دین خدا کا مثل اہل علم کے کر سکیگا اور اکثر علوم دینیہ فریقین سے بحث کی گئی ہے کہ ناظرین کو اطلاع وسیع ہر علوم دینی مین عمدہ دستگاہ پیدا ہو جائیگی

شکریہ جناب باری

یون تو جو کچھ دنیا مین ہے سب اللہ کا احسان و انعام ہے نہ کسی مومن کو مجال ادائے شکر نہ منکر کو قوت کلام ہے مگر بعض بعض احسانات اوسکے کچھ ایسے ہین جن سے دل بے اختیار ہو جاتا ہے ادا ہو یا نہو زبان پر کلمہ شکر آہی جاتا ہے چنانچہ وجود با وجود حضرت ختم المرسلین سید الثقلین جنکے اتباع اور تصدیق پر نجات اور سعادت منحصر ہے آپکے دین کی خوبی اور شریعت کے استحکام کا ہر شخص معترف ہی لہذا آپکی ہدایت و برکت سے بیشمار مومن کی توفیق اور خیر و خوشی تحقیق حاصل ہوی سبحان اللہ کیسا آفتاب رحمت و ہدایت کا ہمپر چمکایا گیا ہے جسکے فیض شعاع سے ہر ذرہ آفتاب کا کام

رہا ہے ہر قطرہ دریا دلی کا دم بھر رہا ہے خاص آپ کی
ذات اقدس سے تو ظاہر ہے کہ کہان سے کہان تک نور
ہدایت پھیلا مگر آپ کے فرمانبرداران جان نثار بھی ہمیشہ
کیا کیا کام کیا کئے کہان کہان اسلام پھیلایا کس کس
قوم کو راہ پر لائے کسرے و قیصر کے غرور دہائے کیسے
کیسے گویا علمون کو ساکت کیا جسکا ایک نمونہ منشور
محمدی کا جاری ہونا ہے جسے آج بفضلہ تعالیٰ سال
جدید نہم نصیب ہوا ہر چند اوسکے بدخواہ دانت
پیسا کئے اور کیسے خزانے زور و زر سے اسکے مٹانے
پر زہر کھاتے رہے مگر (واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون)
اللہ اپنے نور کو پورا ہی کریگا اگرچہ برا مانا کرین کافر -
کچھہ نہو سکا اور یہ سب عداوت اسی لئے تھی کہ یہ اخبار
حق و باطل کا ظاہر کرنے والا ہے - مین کہتا ہون کہ اس
اخبار نے اس چھوٹی سی عمر مین جو جو کام کئے اگر ترتیب
اسکو تحریر کرون تو ایک دفتر عظیم ہو پس بخوف
طوالت اوس سے باز رہکر ایک مختصر کیفیت لکھکر
ناظرین اخبار کے دلکو خوش اور مخالفون کے دل کو
ملول کرتا ہون یہ بات تو ظاہر ہے کہ جب تک یہ اخبار
طبع نہیں ہوتا تھا اس وقت مین شمس الاخبار و نور
افشان نے کیسا شور و غل مچا رکھا تھا اور کیسے کیسے
اعتراض پوچ و لچر عوام کے بہکانے کو چھپکر شایع
ہوا کرتے تھے اور بہت سے جہلا راہ راست سے برگشتہ
بھی ہو گئے آخر جب ہمارے دینی بھائیون کو اسطرف
توجہ ہوی تو پھر کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہین کہ
جہان منشور محمدی کا نقارہ بجا ہو اور بدولت اس
اخبار کے ہر خاص و عام پر یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ مذہب
ہنود و نرسا و یہود باطل ہے - یہ وہ اخبار ہے کہ جس نے
دین محمدی کی اثبات اور مذہب پولوسی کے بطلان مین ایسی
کوشش کی کہ جسنے چند پرچہ بھی دیکھہ لئے اوسکو یقین
کامل ہو گیا اگر مذہب حق ہے تو مذہب اسلام ہے اور نجات
ہے تو اسی مذہب مین ہے - مین یہہ تو نہین کہتا کہ اس
اخبار نے تمام عیسائیون کو مسلمان کر ڈالا اور وہ اخبار کہ
جو اسکے مخالف ہین اوسکا چھپنا بند کر دیا - مگر ہان یہہ
ضرور کہونگا کہ اس اخبار کے چند پرچہ بھی جس عیسائی نے
دیکھے اور دل مین انصاف کیا بہت او نمین سے مسلمان ہو گئے
اور جو بطمع زر بظاہر مسلمان نہین ہوئے مگر دل سے اسکے
قایل ہین کہ مذہب اسلام سچا ہے اور نجات ہے تو اسی مذہب
مین ہے - ای صاحبو یہہ وہ اخبار ہے کہ جسکے جاری ہونے
سے ہر شہر و دیار مین واعظ و نصارے ہو گئے چنانچہ
اس شہر الہ آباد مین پہلے کوئی واعظ نہ تھا اور عیسائی
صبح و شام منادی کیا کرتے تھے اور عوام کو بہکاتے تھے
اب فضل خدا سے اس شہر مین چھ واعظ ہین بعض
بعض اور اور شہرون مین دورہ کر رہے ہین اور یہی
کیفیت اور اور شہرون کی بھی تصور کر لینا چاہئے - ای
حضرات یہہ وہ اخبار ہے کہ جسکے دیکھنے اور سننے سے بہت
سے بھائیون کو یہ شوق ہوا کہ مخالفون کے مذہب کی تردید
مین کچھہ تحریر کرنا چاہئے چنانچہ سیکڑون رسالہ تردید مین
مذہب ہنود و یہودی و پولوسی کے تحریر ہو گئے اور بہت
سے چھپ بھی گئے اور چھپتے جاتے ہین - ای بھائیو یہ وہ
اخبار ہے کہ جسکے سبب سے بہت سے شہر و قصبات مین

انجمن اسلامیہ مقرر ہوے اور ہوتے جاتے ہین اور بہت سے شہرون مین مدرسۂ اسلامیہ مقرر ہوے اور ہوتے جاتے ہین - یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے شمس الاخبار کو آفتاب لب بام کر دیا ہے یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے وکیل ہندوستان کو صفحۂ جہان سے نیست و نابود کر دیا - یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے نور افشان کو کیسا کیسا نیچا دکھلایا یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے مخالفان دین اسلام کے سوالون کو ایسے جواب دندان شکن دئے کہ جسکا جواب آجتک ہو سکا یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے مخالفان دین پر ایسے اعتراض کئے کہ جسکے جواب مین آجتک مخالف حیران و سرگردان ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک اسی صورت سے رہینگے - یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے مسٹر صفدر علی کے بیان نامہ کی ایسی دھجیان اڑا دین کہ مسٹر موصوف کے واقفیت کا ایسا خاکہ اوڑایا کہ ہر شخص کو معلوم ہو گیا کہ مسٹر مذکور ہنوز تعلیم کے محتاج ہین یہ وہ اخبار ہی کہ جسنے پادری فنڈر صاحب کے تصنیفات کی اصلاح ایسی کی کہ پادری موصوف کی روح قبر مین خوش ہوی - یہ وہ اخبار ہے کہ جسنے سیکڑون مخالفان دین کو راہ راست دکھلائے چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ پنڈت رگھوبر دیال ساکن سیتا پور ضلع لکھنو کہ جسکی عمر قریب ۳۵ برس کی ہے روز چوک مین آکر وعظ مسلمانون اور عیسائیون کا سنا کرتا تھا اور منشور محمدی مین جو سوال و جواب واعظ وقت وعظ کے سامعین کو سنایا کرتے تھے سنا کرتا تھا آخر اوسکے دلمین اس اخبار ہدایت آثار نے ایسا اثر پیدا کیا کہ ۱۳ - ماہ ذالحجہ کو چوک کی مسجد مین پاس جناب مولوی محمد حسن صاحب کے حاضر ہو کر بصدق دل مشرف باسلام ہوا اور نام اسکا عبد اللہ رکھا گیا فقط +

راقم - حاتم علی واعظ الہ آبادی +

المشتہر - شیخ ریاض الدین احمد محلہ گھسیاری منڈی لکھنو وکیل اخبار منشور محمدی +

مضمون بلاغت مشحون

چکیدۂ خامۂ ہدایت مقرون جناب حامیٔ دین
نبوی مولینا شاہ محمد نظام الدین صاحب
فخری نقوی دام فضلہ در جواب بعض معاصر
علمائے نصاریٰ

اعتراض اکثر مقامات قرآن مین برخلاف قوانین فصاحت و بلاغت و نحو ایسے بیانمین بیان ہوے ہین جنکو ادنیٰ طالب العلم اول نظر مین معلوم کر کے وہ کلام اللہ ہونے پر گواہی دے سکتا ہے مثلاً قرآن مین مذکور ہے -

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ -

یعنے تابعداری کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور نہ پھرو اللہ سے اس عبارت مین دو قباحتین ہین اول یہ کہ عنہ غلط ہے باعتبار لفظ اللہ و رسول کے عنہما چاہئے دوسری یہ کہ اس عبارت سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا سے پھر جانا جایز نہین مگر محمد سے پھر جانا جایز ہے -

دفع اعتراض قرآن مجید و فرقان حمید مین کوئی ایسی بات جو محاورۂ عرب اور فصاحت و بلاغت و نحو کے خلاف ہو بیان نہین کیگئی سب باتین قرآن مجید کے مطابق قواعد علمیہ ہین جنکو علماء راسخین نے معلوم کیا ہے مگر آپ جیسے کج فہم علوم نئے کو کیا جانین جنہین علوم رسمیہ سے بالکل جہالت ہے اسکو نہین جانتے

سفاہت سے جو بذریعہ تعصب آگئی ہے لوح و پا در اعتراض کرکے وقعت اپنی اور اپنے دین کی کھو دیتے ہین - بارا سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ معاندین اسلام نے خفیہ و علانیہ در باب تردید قرآن مجید بہت سے کارروایان کین مگر کوئی کارروائی اونکی نمایان اور موجب ضرر اسلام نہوئی ناحق نامۂ اعمال معاندین سیاہ اور اوقات معترضین تباہ ہوے - اب آپکا جواب سنئے کہ آیہ مذکورہ مین عنہ کی ضمیر رسول اللہ کے طرف راجع ہے اور رسول اللہ کی اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے اس لیئے اطیعوا مکرر ذکر نہ کیا کیا ضمیر تثنیہ کی یعنے عنہما اس لئے نہ کہی گئی تا مساوات نہ ہو اللہ و رسول کی ایسے کج فہم کے سمجھ مین نہ آوے عنہ کی ضمیر ہر واحد کے طرف راجع ہے تو معنے یہ ہوا نہ پھرو خدا سے اور نہ پھرو اسکے رسول سے ارجاع ضمیر کے لئے سیاق کلام کافی ہونا سب اہل نحو کے نزدیک مسلمات سے ہے چنانچہ کافیہ مین لکھا ہے المضمر ما وضع لمتکلم او مخاطب او غائب تقدم ذکرہ لفظا او حکما یعنے مضمر وہ اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے متکلم یا مخاطب یا غائب کے لئے جو مقدم ہو ذکر اوسکا لفظاً یا حکما یعنے لفظ کے راہ کرکے یا معنے کے راہ کرکے اور محقق گرامی مولینا عبدالرحمان جامی رح اسکی شرح مین بیان فرماتے ہین اراد بالتقدیم اللفظی ما یکون المتقدم ملفوظا او متقدما تحقیقا مثل ضرب زید غلامہ اراد تقدیرا مثل ضرب غلامہ زید و بالتقدیم المعنوی ان یکون المتقدم مذکورا من حیث المعنی کما من حیث اللفظ و ذلک المعنی اما مفہوم من اللفظ بعینہ کقولہ تعالی اعدلوا ہو اقرب للتقوی فان مرجع الضمیر ہو العدل المفہوم من قولہ اعدلوا فکانہ متقدم من حیث المعنی و من سیاق الکلام کقولہ تعالی و لابویہ لکل واحد منہما السدس لما تقدم ذکر المیراث دل علی ان ثمۃ موروثا فکانہ تقدم ذکرہ معنا یعنے ماتن نے تقدم لفظی سے یہ مراد لی ہے کہ اسم متقدم پر صیغے مین آوے یا متقدم ہوے تحقیقاً مثل ضرب زید غلامہ کے یعنے مارا زید نے غلام کو اپنے یا تقدیرا ہو جیسے ضرب غلامہ زید یعنے مارا اپنے غلام کو زید نے اور تقدیم معنوی سے ماتن نے یہ ارادہ کیا ہے کہ متقدم (یعنے مرجع ضمیر) مذکور ہو من حیث المعنی نہ من حیث اللفظ اور یہ معنی یا تو مفہوم ہے لفظ سے بعینہ مثل قول اللہ تعالی کے اعدلوا ہو اقرب للتقوی یعنے عدل کرو کہ وہ عدل نزدیک ہے پرہیزگاری سے پس مرجع ضمیر وہی عدل ہے جو مفہوم ہے قول الٰہی سے جو اعدلوا ہی پس گویا ازروی معنی کے وہ لفظ متقدم ہے یا روش کلام سے مثل قول اللہ تعالی کے ولابویہ لکل واحد منہما السدس یعنے واسطے ماں اور باپ مردہ کی ہر ایک کے لئے ان دو سے چھٹا حصہ ہے چونکہ آیت ذکر میراث مین آئی ہے پس روش کلام سے ظاہر ہے کہ مورث مراد ہے گویا ذکر میراث کا معنا اول ہو چکا انتہی ملخص سخن یہ کہ اگر بموجب اس قاعدۂ متفقہ کے اس آیت حمید مین تقدم لفظی لیا جاوے تو مرجع قریب اور اول مذکور ہی مرجع قریب ہوتے بعید کے طرف رجوع کرنے کی کوئی وجہ قوی نہین یا یہ کہ خدا اور رسول ہر پر واحد کے طرف

پھرین یعنے خدا سے نہ پھرو اور نہ رسول سے اگر تقدم
معنوی لین تو لفظ اطیعوا سے جو مصدر مجرد یعنے طوع
مفہوم ہوتا ہے مراد لین اور اسکو مرجع ٹھہرادین اور معنی
یون کرین نہ پھرو اس فرمان پرداری سے اور اگر روش
کلام کا لحاظ کرین اور مرجع ضمیر عنہ کا لفظ اللہ کو ٹھہرائینگے
تو اسکے معنے یون ہوتے ہین کہ نہ پھرو خدا سے پس جسنے
رسول سے پھر جائیگا بموجب روش کلام کے وہ یقیناً خدا سے
پھر جائیگا اور اگر مرجع ضمیر عنہ کا لفظ رسول کو قرار دین
تو بھی معنے درست رہینگے یعنے رسول سے نہ پھرو اور ظاہر ہے
جو رسول سے نہ پھریگا وہ خدا سے بھی نہ پھریگا - اس
نزاکت و انداز کلام کو پادری صاحب نہ پاکے ناحق اپنے
وقت عزیز کا خون کیا اور مورد مضحکہ اطفال نخوان
بنا اگر آپ ان امور سے جاہل تھے تو کسی اہل علم سے گو
کسی ہی مذہب کا ہو تحقیق کیے ہوتے اب فرمائیے کہ یہ
کلام اللہ ہے یا نہین اگر اسپر بھی ہٹ دہرمی کو کام
فرمائے تو یہ بہت آپکے لئے بر موقع ہے ؎ جاہل بنکر
نہ آوے راہ پر معجز سے بھی ڈرے جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان
ہی رہا ؛ **اعتراض** فلا تظلموا فیھن انفسکم
مین لفظ فیھن غلط بولا گیا اور محاورہ کے خلاف ہے -
اسلئے کہ لفظ شہر مذکر ہے اسکے لئے ضمیر مونث لانا
درست نہین اور ظلم کو ان مہینون سے خاص کرنا بوجہ اسکے
کیونکہ ظلم در ہمہ حال مذموم ہے -

دفع اعتراض - آپکی اس نحو دانی کے قربان ابھی
آپکو اس امر کی تحقیق نہین کہ ضمایر مین کون کون ضمیر
کس کس کے لئے محاورہ عرب اور نحو مین مقرر کی گئی ہے
اور اسکا استعمال کیونکر ہوا کرتا ہے -
جاننا چاہئے کہ جمع مذکر ذوی العقول کے لئے سوائے
جمع مذکر سالم کے ضمیر واحد مونث کی جو فعلت یا جمع
مونث کی جو فعلن ہے لایا کرتے ہین خواہ وہ ضمیر متصل ہو
یا منفصل مستتر ہو یا بارز مرفوع ہو یا منصوب یا مجرور
اور جمع مونث ذوی العقول اور کل جموع غیر ذوی العقول
کے لئے دو قسم کے ضمایر مستعمل ہوا کرتے ہین ضمیر واحد مونث
غایب یا جمع مونث غایب چنانچہ کافیہ مین لکھا ہے -

وضمیر العاقلین غیر المذکر السالم فعلت وفعلوا
والنساء والایام فعلت وفعلن یعنے جب اولاً
ذکر مردون کا آچکا اور بعد انکے طرف ضمیر پھیرنی ہو تو
چاہو فعلت سے جو صیغہ واحد مونث غایب ہے پھیرو
یا فعلوا صیغہ جمع مذکر غایب جیسا کہ کہا جاتا ہی الرجال
فعلت والرجال فعلوا آتا ضمیر واحد مونث غایب یا
اس لحاظ سے کہ عرب اکثر جمع کو مونث جانتے ہین اور
ضمیر جمع مذکر اس راہ کرتے ہین کہ وہ حقیقت مین
مذکر ہین مگر یہہ قاعدہ جمع مذکر سالم مین جاری نہین
اسمین ضمیر مذکر ہی لائینگے جیسا کہ المسلمون فعلوا ہی
ضمیر عود نون اور ایام وغیرہ صیغ جمع تکسیر کی اسکا
قاعدہ یہہ ہے کہ صیغہ واحد مونث غایب اور جمع مونث
غایب سے اسکو استعمال کرتے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہی کہ
النساء فعلت والایام فعلن مولینا عبد الرحمن
جامی روح شرح عبارت مذکورہ کافیہ مین لکھتے ہین
ای ضمیر النساء فی کل جمع المونث وان لم
یکن من العقلاء کالعیون وضمیر الایام وھما

ثلثا فی کونه جمع المذکر غیر السالم
فعلت فعلن ای ضمیر فعلت مقرونا بتاء
التانیث بتاویل الجماعة وضمیر فعلن ای
بالنون اما فی جمع للمونث فظاهر لان هذه
النون موضوعة لها واما فی جمع المذکر
الغیر العاقل کالایام فلانه لا اصل له
فی التذکیر کالرجال فغیر ای حقیر فاجری
مجری المونث یعنے ضمیر نسا جمع مونث ہونے
مین اگرچہ عقلا سے ہنو مانند عیون (جو جمع عین
کی بمعنی چشمہ ہے اور عین کلام عرب مین مونث ہے)
اور ضمیر ایام کی اور جو اسکے قبیل سے ہو جمع مذکر غیر
سالم ہونے مین فعلت فعلن ہے یعنے ضمیر فعلت جسکے
ساتھ تاے تانیث لکی ہے تاویل جماعت سے اور
ضمیر فعلن یعنے نون سے لیکن جمع مونث پس ظاہر ہے
کیونکہ یہہ نون اسکے لئے موضوع ہے اور لیکن ہیچ
جمع مذکر غیر عاقل مانند ایام کے پس بسبب اسکے کہ
نہین ہے اصل اسکے لئے مذکر ہونے مین (یعنے
وہ مذکر حقیقی نہین) مانند رجال کے ہے تاکہ
تذکیر کا حق اسمین رعایت کیا جاوے پس قایم مقام
مونث کیا گیا انتہی ان عبارات وقواعد نحویہ سے
بخوبی ثابت ہو چکا کہ جمع مذکر غیر سالم کی ضمیر جمع
مونث غایب ہوا کرتی ہے تو شہر جو مذکر ہے
اور جمع اسکی اشہر اور غیر سالم ہے اسمین بھی
ضمیر جمع مونث غایب کی لائے گئی پس اعتراض
مہمل اور بیجا ہے اگر اس نون کا استعمال مونث

لها فی النساء للحمل علی جمع غیر العقلاء اذ لا ثبات
لنقصان عقولهن نجری مجری غیر العقلاء یعنے نون
موضوع جمع غیر عقلاء کے لئے ہے جیسا کہ واؤ موضوع جمع
عقلا کے لئے ہی پس برابر ہوا وہ عورتون مین بسبب حمل
کیا جانے عورتون کے جمع غیر عقلا پر اس لئے کہ عورات بسبب انکی
عقل کے نقصان کے قایم مقام غیر عقلا کے ہین انتہی
پادری صاحب کو اب خوب معلوم ہو چکا کہ عبارت کلام
مین کوئی طرح کا عیب نقصان محاورہ ونحو کے راہ کرتی
ہے نہین بلکہ سراسر نقصان انکے بے علمی اور جہالت کا ہے
کہ آپ قواعد نحویہ اور محاورہ عرب سے جاہل ہوتے قرآن
مجید پر جسکے فصاحت وبلاغت کے سارے عرب قایل ہین
اعتراض کرتے ہین ع تف بروی فلک بروے وخواہ
رہی یہ بات کہ خاص کر ان مہینون مین ظلم سے منع کیون کی گئی
اسکا جواب یہہ ہے کہ ظلم ہر چند فی نفسہ سب اوقات مین
برا ہی مگر ماہای حرام مین خاص نہایت ہی برا ہے اس لئے
کہ ان مہینون مین اللہ تعالی کی ایک عبادت جو عمرہ ہے
مقرر کی گئی ہے جب آپس مین مقاتلہ ہوگا تو یہ بات جاتی رہیگی
آیہ مذکورہ مین مراد ظلم سے جدال وقتال ہے اور ذکر عام
کا کرکے اس سے ارادہ خاص کا رکھنا کلام عرب مین شایع ہے

کیا پادری صاحب کو اس بات کی خبر نہین کہ سب عیسائی ہرچند گناہ کو گناہ سمجھتے ہین مگر اتوار کے روز گناہ کا کرنا قبیح تر جانتے ہین شاید معترض پادری صاحب اس اعتراض کو قایم کرنے کے لئے آیندہ تعظیم اتوار سے باز آجائینگے اور دل کھول کر اتوار کو بھی وہی کام کرنے کے جو غیر اتوار مین کیا کرتے ہین -

اعتراض یعبدون من دون اللہ مالا یملک لھم رزقا من السموات والارض شیئا و لا یستطیعون مین تین اعتراض ہین اول یہہ کہ ما مفرد ہی دوسرا یہہ کہ یملک صیغہ واحد ہے تیسرا یہہ کہ لا یستطیعون جمع کا صیغہ کہا گیا ہے تو لا یستطیع کہنا تھا

دفع اعتراض ابھی پادری صاحب صاحب کو سبب کجی کر ستانیت کے اعتراض کا ڈھنگ بھی معلوم نہین حاصل انکے اعتراض سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عطف لا یستطیعون کا لا یملک پر صحیح نہین کیونکہ ما اور لا یملک مفرد ہین اور لا یستطیعون جمع اسکا جواب یہ ہے کہ معطوف علیہ کے دو حال ہین ایک حال عارضی اور دوسرا حال نفسی حال عارضی عبارت چند امور سے ہے کہ جس مین معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہونا ضرور ہے یعنے معطوف علیہ کو جو کیفیت معمولیت یا عاملیت کی اپنے ماقبل کے لفظ سے حاصل ہو یا ہنو معطوف کی بھی وہی کیفیت ہوگی مثلاً اگر معطوف علیہ کسی فعل کا فاعل ہے تو اعراب اسکو بحسب فاعلیت چاہے وہی معطوف کو بھی ہوگا بشرطیکہ کوئی مانع اس اعراب کے اظہار کا ہنو مثلاً جاءنی زید وعیسیٰ پس زید بسبب فاعل ہونے فعل جاء کے مرفوع ہوا اور رفع اسکا لفظاً موجود ہے بخلاف عیسیٰ کے وہ بھی فاعل ہونیکے باوجود اعراب اسکا تقدیری ہوا کیونکہ آخر مین الف ساکن مانع اظہار اعراب کا ہی علی ما تقاس اور دوسرے عوارض خواہ حالت مفعولی مین ہون یا حالت جری وغیرہ مین اما حال نفسی مین معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہونا ضرور نہین جیسے حالت اعراب اور بناء تعریف و تنکیر اور افراد و تثنیہ اور جمع مین جیسا کہ ملا جامی نے فرمایا و انما قلنا من احوال العارضۃ نظرا الی ما قبلہ احترازا من الاحوال العارضۃ لہ من حیث نفسہ کالاعراب والبناء والتعریف والتنکیر والافراد والتثنیۃ والجمع یعنے ہمنے جو کہا احوال عارضہ سے جو حاصل مین معطوف علیہ کو نظر کرتے ماقبل اسکے احتراز ہے اون احوال سے جو عارض ہین اسکو باعتبار اسکی ذات کے مثل معرب ہونے اور مبنی اور معرفہ اور نکرہ ہونے اور مفرد ہونے اور تثنیہ ہونے اور جمع ہونے کے فان المعطوف فیھا لیس فی حکم للمعطوف علیہ یعنے معطوف ان امور مذکورہ مین حکم مین معطوف علیہ کے نہین انتہی الغرض ان احوال مین تطابق بینھما ضرور نہین ہان حکم مین تطابق ضرور ہے یعنے جو کیفیت معطوف علیہ کی اپنے ماقبل کے ساتھ ہوگی وہی کیفیت معطوف کو بھی ضرور ہی مثلاً اس ہی آیت کریمہ مین ما یملک ما موصول اور لا یملک صلہ موصول ہوکے معطوف علیہ اور لا یستطیعون صلہ ہوکے معطوف اور یہہ ہر دو صلے اپنے موصول کے ساتھ ملکے مفعول یعبدون کا ہوگیا تو اسمین تطابق درمیان مفرد اور جمع ضرور نہین - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کی اہتمام سے چھپا

سفاہت سے جو بذریعہ تعصب آگئی ہے پوچ و پادر
اعتراض کرکے وقعت اپنی اور اپنے دین کی کھو دیتے
ہین - بارا سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ معاندین
اسلام نے خفیہ و علانیہ در باب تردید قرآن مجید بہت سے
کارروایان کین مگر کوئی کارروائی اونکی نمایان اور
موجب ضرر اسلام نہوی ناحق نامۂ اعمال معاندین سیاہ
اور اوقات معترضین تباہ ہوے - اب آپکا جواب
سنیے کہ آیہ مذکورہ مین عنہ کی ضمیر رسول اللہ کے طرف
راجع ہے اور رسول اللہ کی اطاعت عین خدا کی اطاعت
ہے اس لیے اطیعوا مکرر ذکر نہ کیا کیا ضمیر تثنیہ کی یعنے
عنہما اس لئے نہ کہی گئی تا مساواۃ رتبۂ اللہ و رسول کی
ایسے کج فہم کے سمجھ مین نہ آوے عنہ کی ضمیر ہر واحد کے
طرف راجع ہے تو معنے یہ ہوا نہ پھرو خدا سے اور نہ پھرو
اسکے رسول سے ارجاع ضمیر کے لئے سیاق کلام کا فی
ہونا سب اہل نحو کے نزدیک مسلمات سے ہے چنانچہ کافیہ
مین لکھا ہے المضمر ما وضع لمتکلم او مخاطب او
غائب تقدم ذکرہ لفظا او حکما یعنے مضمر وہ
اسم ہے جو وضع کیا گیا ہے متکلم یا مخاطب یا غائب کے لئے
جو مقدم ہو ذکر اوسکا لفظاً یا حکما یعنے لفظ کے راہ کرکے
یا معنے کے راہ کرکے اور محقق گرامی مولینا عبدالرحمان جامی
رح اسکی شرح مین بیان فرماتے ہین اراد بالتقدیم
اللفظی ما یکون المتقدم ملفوظا او متقدما
تحقیقا مثل ضرب زید غلامہ اراد تقدیرا
مثل ضرب غلامہ زید و بالتقدیم المعنوی ان
یکون المتقدم مذکورا من حیث المعنی ای من
حیث اللفظ و ذلک المعنی اما مفہوم من اللفظ
بعینہ کقولہ تعالی اعدلوا ہو اقرب للتقوی فان
مرجع الضمیر ہو العدل المفہوم من قولہ اعدلوا
فکانہ متقدم من حیث المعنی و من سیاق الکلام
کقولہ تعالی و لابویہ لکل واحد منہما السدس للام
لما تقدم ذکر المیراث دل علی ان ثمرتہ و نتاجہ کالم
تقدم ذکرہ معنا یعنے ماتن نے تقدم لفظی سے یہ مراد لی ہے
کہ اسم متقدم پر رہے مین آوے یا متقدم ہوے تحقیقاً
مثل ضرب زید غلامہ کے یعنے مارا زید نے غلام کو اپنے
یا تقدیراً ہو جیسے ضرب غلامہ زید یعنے مارا اپنے غلام کو
زید نے اور تقدیم معنوی سے ماتن نے یہ ارادہ کیا ہے کہ
متقدم (یعنے مرجع ضمیر) مذکور ہو من حیث المعنی نہ من
حیث اللفظ اور یہ معنی یا تو مفہوم ہے لفظ سے بعینہ مثل
قول اللہ تعالی کے اعدلوا ہو اقرب للتقوی یعنے عدل کرو
کہ وہ عدل نزدیک ہے پرہیزگاری سے پس مرجع ضمیر وہی
عدل ہے جو مفہوم ہے قول الٰہی سے جو اعدلوا ہی پس گویا
از روی معنی کے وہ لفظ متقدم ہے یا روش کلام سے مثل
قول اللہ تعالی کے و لابویہ لکل واحد منہما السدس یعنے والد
مان اور باپ مردہ کی ہر ایک کے لئے ان دو سے چھٹا حصہ ہے
چونکہ آیت ذکر میراث مین آئی ہے پس روش کلام سے
ظاہر ہے کہ مورث مراد ہے گویا ذکر میراث کا معنا اول ہو چکا
انتہی ملخص سخن یہ کہ اگر بموجب اس قاعدۂ متفقہ کے اس
آیت حمید مین تقدم لفظی لیا جاوے تو مرجع قریب اور اول
مذکور ہی مرجع قریب ہوتے بعید کے طرف رجوع کرنے کی کوئی
وجہ قوی نہین یا یہ کہ خدا اور رسول ہر ہر واحد کے طرف

پھرین یعنے خدا سے نہ پھرو اور رسول سے اگر التقدم
معنوی لین تو لفظ اطیعوا سے جو مصدر مجرد یعنے طوع
مفہوم ہوتا ہے مراد لین اور اسکو مرجع ضمیر ہ دین اور معنی
یون کرین نہ پھرو اس فرمان پرداری سے اور اگر روشی
کلام کا لحاظ کرین اور مرجع ضمیر عنہ کا لفظ اللہ کو ٹھہرائینگے
تو اسکے معنے یون ہوتے ہین کہ نہ پھرو خدا سے پس جسنے
رسول سے پھر جانیگا بموجب روش کلام کے وہ یقیناً خدا سے
پھر جائیگا اور اگر مرجع ضمیر عنہ کا لفظ رسول کو قرار دین
تو بھی معنے درست رہینگے یعنے رسول سے نہ پھرو اور ظاہر ہے
جو رسول سے نہ پھریگا وہ خدا سے بھی نہ پھریگا - اس
نزاکت و انداز کلام کو پادری صاحب نہ پاکے ناحق اپنے
وقت عزیز کا خون کیا اور مورد مضحکہ اطفال نخوخوان
بنا اگر آپ ان امور سے جاہل تھے تو کسی اہل علم سے گو وہ
کسی ہی مذہب کا ہو تحقیق کیے ہوتے اب فرمائیے کہ یہ
کلام اللہ ہے یا نہین اگر اسپر بھی ہٹ دہرمی کو کام
فرمائے تو یہ بہت آپکے لئے برموقع ہے ؎ جاہل نکر
نہ آوے راہ پر معجز سے بھی ڈٹ جہل سے بوجہل اپنے نامسلمان
ہی رہا ۱۱ اعتراض فلا تظلموا فیھن انفسکم
مین لفظ فیہن غلط بولا گیا اور محاورہ کے خلاف ہے -
اسلئے کہ لفظ شہر مذکر ہے اسکے لئے ضمیر مونث لانا
درست نہین اور ظلم کو ان مہینون سے خاص کرنا بوجہ اسکے
کیونکہ ظلم در ہمہ حال مذموم ہے -

دفع اعتراض - آپکی اس نکتہ دانی کے قربان بھی
آپکو اس امر کی تحقیق نہین کہ ضمایر مین کون کون ضمیر
کس کس کے لئے محاورہ عرب اور نحو مین مقرر کی گئی ہے
اور اسکا استعمال کیونکر ہوا کرتا ہے -
جاننا چاہئے کہ جمع مذکر ذوی العقول کے لئے سوائے
جمع مذکر سالم کے ضمیر واحد مونث کی جو فعلت یا جمع
مونث کی جو فعلن ہے لایا کرتے ہین خواہ وہ ضمیر متصل ہو
یا منفصل مستتر ہو یا بارز مرفوع ہو یا منصوب یا مجرور
اور جمع مونث ذوی العقول اور کل جموع غیر ذوی العقول
کے لئے دو قسم کے ضمایر مستعمل ہوا کرتے ہین ضمیر واحد مونث
غایب یا جمع مونث غایب چنانچہ کافیہ مین لکھا ہے

وضمیر العاقلین غیر المذکر السالم فعلت وفعلوا
والنساء والایام فعلت وفعلن یعنے جب اولاً
ذکر مردون کا آچکا اور بعد اسکے طرف ضمیر پھیرنی ہو تو
چاہو فعلت سے جو صیغہ واحد مونث غایب ہے پھیرو
یا فعلوا صیغہ جمع مذکر غایب جیسا کہ کہا جاتا ہے الرجال
فعلت والرجال فعلوا آتا ضمیر واحد مونث غایب
اس لحاظ سے کہ عرب اکثر جمع کو مونث جانتے ہین اور
ضمیر جمع مذکر اس راہ کرتے ہین کہ وہ حقیقت مین
مذکر ہین مگر یہہ قاعدہ جمع مذکر سالم مین جاری نہین
اسمین ضمیر مذکر ہی لائینگے جیسا کہ المسلمون فعلوا ہے
ضمیر عورتون اور ایام وغیرہ صیغ جمع تکسیر کی اسکا
قاعدہ یہہ ہے کہ صیغہ واحد مونث غایب اور جمع مونث
غایب سے اسکو استعمال کرتے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ
النساء فعلت والایام فعلن مولینا عبدالرحمن
جامی روح شرح عبارت مذکورہ کافیہ مین لکھتے ہین
ای ضمیر النساء فی کل جمع المونث وان لم
یکن من العقلاء کالعیون وضمیر الایام وما

فلما فی کونه جمع المذکر غیر السالم
فعلت فعلن ای ضمیر فعلت مقرونا بتاء
التانیث بتاویل الجماعة وضمیر فعلن ای
بالنون اما فی جمع المونث فظاهر وکون هذه
النون موضوعة لها واما فی جمع المذکر
الغیر العاقل کالایام فلانه لا اصل له
فی التذکیر کالرجال فغیر ای حقیر فاجری
مجری المونث یعنے ضمیر نسا جمع مونث ہونے
مین اگرچہ عقلا سے ہنو مانند عیون (جو جمع عین
کی بمعنی چشمہ ہے اور عین کلام عرب مین مونث ہے)
اور ضمیر ایام کی اور جو اسکے قبیل سے ہو جمع مذکر غیر
سالم ہونے مین فعلت فعلن ہے یعنے ضمیر فعلت جسکے
ساتھ تاے تانیث لکی ہے تاویل جماعت سے اور
ضمیر فعلن یعنے نون سے لیکن جمع مونث پس ظاہر ہے
کیونکہ یہہ نون اسکے لئے موضوع ہے اور لیکن جمع
جمع مذکر غیر عاقل مانند ایام کے پس بسبب اسکے کہ
نہین ہے اصل اسکے لئے مذکر ہونے مین (یعنے
وہ مذکر حقیقی نہین) مانند رجال کے ہے تا کہ
تذکیر کا حق اسمین رعایت کیا جاوے پس قایم مقام
مونث کیا گیا انتہی ان عبارات و قواعد نحویہ سے
بخوبی ثابت ہو چکا کہ جمع مذکر غیر سالم کی ضمیر جمع
مونث غایب ہوا کرتی ہے تو شہر جو مذکر ہے
اور جمع اسکی اشہر اور غیر سالم ہے اسمین بھی
ضمیر جمع مونث غایب کی لائے گئی پس اعتراض
مہمل اور بیجا ہے اگر اس نون کا استعمال مونث

لها فی النساء للحمل علی جمع غیر العقلاء اذ لانات
لنقصان عقولهن فجری مجری غیر العقلاء یعنے نون
موضوع جمع غیر عقلا کے لئے ہے جیسا کہ واؤ موضوع جمع
عقلا کے لئے ہی پس برابر ہوا وہ عورتون مین بسبب حمل
کیا جانے عورتون کے جمع غیر عقلا پر اس لئے کہ عورات بسبب انکی
عقل کے نقصان کے قایم مقام غیر عقلا کے ہین انتہی اللہ
پادری صاحب کو اب خوب معلوم ہو چکا کہ عبارت کلام
مین کوئی طرح کا عیب و نقصان محاورہ و نحو کے راہ کرتی
ہے نہین بلکہ سراسر نقصان انکے بے علمی اور جہالت کا ہے
کہ آپ قواعد نحو یہ اور محاورہ عرب سے جاہل ہین تو تے قرآن
مجید پر جسکے فصاحت و بلاغت کے سارے عرب قایل ہین
اعتراض کرتے ہین ع تف بروی فلک بروے و خود ترا
رہی یہ بات کہ خاص کر ان مہینون مین ظلم سے منع کیون کی گئی
اسکا جواب یہہ ہے کہ ظلم ہر چند فی نفسہ سب اوقات مین
برا ہی مگر ماہای حرام مین خاص نہایت ہی برا ہے اس لئے
کہ ان مہینون مین اللہ تعالی کی ایک عبادت جو عمرہ ہے
مقرر کی گئی ہے جب آپس مین مقاتلہ ہو کا تو یہ بات جاتی رہیگی
آیہ مذکورہ مین مراد ظلم سے جدال و قتال ہے اور ذکر عام
کا کر کے اس سے ارادہ خاص کا رکھنا کلام عرب مین شایع ہے

کیا پادری صاحب کو اس بات کی خبر نہین کہ سب عیسائی ہر چند گناہ کو گناہ سمجھتے ہین مگر اتوار کے روز گناہ کا کرنا قبیح تر جانتے ہین شاید معترض پادری صاحب اس اعتراض کو قایم کرنے کے لئے آیندہ تعظیم اتوار سے باز آجائینگے اور دل کھول کر اتوار کو بھی وہی کام کرنے کے جو غیر اتوار مین کیا کرتے ہین -

اعتراض یعبدون من دون اللہ مالا یملک لھم رزقا من السموات والارض شیئا و لا یستطیعون مین تین اعتراض ہین اول یہہ کہ ما مفرد ہی دوسرا یہہ کہ یملک صیغہ واحد ہے تیسرا یہہ کہ لا یستطیعون جمع کا صیغہ کہا گیا ہے تو لا یستطیع کہنا تھا

دفع اعتراض ابھی پادری صاحب صاحب کو سبب کجی کر ستایئت کے اعتراض کا ڈھنگ بھی معلوم نہین حاصل انکے اعتراض سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عطف لا یستطیعون کا لا یملک پر صحیح نہین کیونکہ ما اور لا یملک مفرد ہین اور لا یستطیعون جمع اسکا جواب یہ ہے کہ معطوف علیہ کے دو حال ہین ایک حال عارضی اور دوسرا حال نفسی حال عارضی عبارت چند امور سے ہے کہ جس مین معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہونا ضرور ہے یعنے معطوف علیہ جو کیفیت معرفیت یا عاملیت کی اپنے ماقبل کے لفظ سے حاصل ہو یا ہو معطوف کی بھی وہی کیفیت ہوگی مثلاً اگر معطوف علیہ کسی فعل کا فاعل ہے تو اعراب اسکو بحسب فاعلیت چاہے وہی معطوف کو بھی ہوگا بشرطیکہ کوئی مانع اس اعراب کے اظہار کا ہو مثلاً جانی نہ ہیلا وعیسیٰ پس زید بسبب فاعل ہونے فعل جاء کے مرفوع ہوا اور رفع اسکا لفظاً موجود ہے بخلاف عیسیٰ کے وہ بھی فاعل ہونیکے باوجود اعراب اسکا تقدیری ہوا کیونکہ آخر مین الف ساکن مانع اظہار اعراب کا ہی علی ہذا القیاس اور دوسرے عوارض خواہ حالت مفعولی مین ہون یا حالت جری وغیرہ مین اما حال نفسی مین معطوف اپنے معطوف علیہ کے حکم مین ہونا ضرور نہین جیسے حالت اعراب اور بنا اور تعریف و تنکیر اور افراد و تثنیہ اور جمع مین جیسا کہ ملا جامی نے فرمایا و اعنا قلنا من احوال العارضۃ نظر الی ما قبل احترازا من الاحوال العارضۃ لہ من حیث نفسہ کالاعراب والبناء والتعریف والتنکیر والافراد والتثنیۃ والجمع یعنے ہمنے جو کہا احوال عارضہ سے جو حاصل ہین معطوف علیہ کو نظر کرتے ماقبل اسکے احتراز ہے اون احوال سے جو عارض ہین اسکو باعتبار اسکی ذات کے مثل معرب ہونے اور مبنی اور معرفہ اور نکرہ ہونے اور مفرد ہونے اور تثنیہ ہونے اور جمع ہونے کے فان المعطوف فیھا لیس فی حکم المعطوف علیہ یعنے معطوف ان امور مذکورہ مین حکم مین معطوف علیہ کے نہین انتہی الغرض ان احوال مین تطابق بینہما ضرور نہین ہان حکم مین تطابق ضرور ہے یعنے جو کیفیت معطوف علیہ کی اپنے ماقبل کے ساتھ ہوگی وہی کیفیت معطوف کو بھی ضرور ہی مثلاً اس ہی آیت کریمہ مین ما یملک ما موصول اور لا یملک صلہ موصول ہوکے معطوف علیہ اور لا یستطیعون صلہ ہوکے معطوف اور یہہ ہر دو صلے اپنے موصول کے ساتھ ملکے مفعول یعبدون کا ہوگیا تو اسمین تطابق در میان مفرد اور جمع ضرور نہین - باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

منشور رسولان بمہر ختم خاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بتحبیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمد

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | ہست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

جلد ۱۴ نمبر ۱۴

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہر خشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ

شدند از روے ایمان اہل عباد صلیب | فخر ان توحید دین حق بود منشور ما

فرمان رسولان سلف ساختہ فروع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تحبیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہی | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہی احد ہے | سلطان قلم و ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رزق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظرون سے گرے جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالے | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہی

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور بخش دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین یکہی ہی | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہی بقلب زار ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء فوناک | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بی شبہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جنت ہین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہر سال وہ مہ در و زر و شب الحی | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | مابعد سے کچھ نہین سروکار

سال ہوا ہے بہت بری ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام - توقیع محمدی رکھا نام

اشتہار

ان الدین عند اللہ الاسلام و مختلف الذین اوتو الکتاب الا من بعد ما جاءہم العلم بغیا بینہم الایت -
اسلام جو ایک نور الٰہی تھا اوسکو اختلاف مسایل ہر فرقہ اسلام نے تنزلی و تاریکی مین چھپا دیا خصوصًا فی زماننا عناد و تعصب فرقہ مقلد دیگر مقلد و صوفی سنی و شیعہ نے مثل اہلکتاب کی تکفیر و الحاد و ارتداد و تخلید فی النار اپنے مخالف کو بنا کر دلون کو سخت کر دیا و حق جوئی سے متنفر ہوا بنا بر ایک کتاب مسمی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین ۶۰ باب بزبان اردو تختی کلان صفحہ ۷۰۰ وزن ۲ مار تصنیف کنندہ جمیع مسایل مختلفہ و حج متنوعہ فرقہای مذکور کی مخزن ہی جسکے ملاحظہ سے اغلاط و تخطیہ عظیمہ و حق پوشی و پاسداری قدمای ہر فرقہ پیش نظر ارباب حق پسند ہوکر سمجھیگا کہ اسلام حقیقی علم کتاب اللہ کا کیا ہی اور کسقدر مرکز حق سے متجاوز ہوگیا ہے اور ابتداء زمانہ مین خالص اسلام بلا تکرار آمیزش کدر و خلاف کیا تھا اور آیات و تفاسیر و احادیث و ادلہ عقلی و نقلی کتب معتبرہ فریقین و اہل کتاب سے موتر جمہ بقدر حاجت درج پایا ہے کہ ہر شخص بلا استعانت احدی خود اپنے دل مین ایک عمدہ فیصلہ جمیع اختلافات دینیہ مین کر سکیگا اور کتاب مذکور کمال تحقیق و نہایت بے تعصبی و بلا طرفداری احد الفرق صرف بنظر اظہار حق کے تحریر پائی ہی کہ معرض اعتراضات و شبہات منکرین اسلام کا عاید نہین ہو سکتا و بہت ادب و تعظیم سے اکابر علماء ہر فرقہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے یہہ کتاب ہادی و مصلح کنندہ ہے میان تفرقہ فرق اسلامیہ فریقین نے بطیب رغبت خریدکین و بد پسند کین قیمت اسکی فی جلد تین روپیہ محصول ڈاک ۱/ مقرر ہی جو حضرات شایقین خریدکر ا چاہین قیمت پیشگی اوسکی بذریعہ ٹکٹ ڈاک یا منی آرڈر یا نوٹ کی بخدمت جناب حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب مصنف کتاب مذکور واقع محلہ حاجی گنج متصل ڈاک خانہ سرکاری شہر عظیم آباد پٹنہ بھیجکر طلب کرلیوین و تحقیق اینق سے فواید جدہ اتحادین اور جسنے کتب تواریخ و کتب دینی اہل کتاب دیکھی ہوگی وہ اس کتاب کو برکت اسلام کی تصور کریگا کہ آجتک بعبارت صاف و واضح و مدلل بزبان عام فہم لکھی نگئی ہوگی کہ ہر کم علم بھی فایدہ مند ہو سکتا ہی اور قوت انفصال و محاکمہ دین خدا کا مثل اہل علم کے کر سکیگا اور اکثر علوم دینیہ فریقین سے بحث کی گئی ہے کہ ناظرین کو اطلاع وسیع ہر علوم دینی مین عمدہ دستگاہ پیدا ہو جاویگی +

خدا را ثنا و محمد را درود

مخدوم و مکرم مصدر لطف و کرم جناب محمد شریف صاحب ادیتر اخبار منشور محمدی حماہ اللہ سبحانہ -

السلام علیکم و قبلی لدیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و رضوانہ -
اندلون ہمارے ایک پادری شفیق قدیم رفیق نے چند سوال جو قابل جواب نہین بمعرفت خط ہمارے نزدیک روانہ فرما کے یہ خواستگار ہین کہ انکا جواب دین اور غبار شک و شبہ کو اپنے آب بیان سے دہو کے ثواب حاصل کرین

بحکم السالکت عن الحق شیطان اخرس جو فرمودہ خیر البشر
دمن سئل عن علم حکم شفیع روز محشر ہے جواب لکھا اپنے
ذمہ لازم سمجھکر کے متوجہ جواب ہوا اور ہر ایک سوال
کے نیچے اسکا جواب لکھکر خدمت عالی مین ارسال کرتا
ہون اپنے اخبار فیض آثار کے کسی گوشہ مین درج کرکے
ممنون و مشکور فرمایگا - وہو ہذا

سوال عقل ایمان کے لئے شرط ہی یا نہین اور یہ عقل
الہام پر مقدم ہے یا نہین ؟

جواب سب محمدیون کے نزدیک عقل جس سے دریافت
معقولات وغیرہ کی ہوتی ہے ایک شرط ہی ایمان کی اور
اسی سے دریافت الہیات و نبوات وغیرہ شرعی ہوا کرتی ہی
اسی لئے شرع محمدی مین مجنون مرفوع القلم ہی پس
اس اعتبار سے عقل الہام پر مقدم ہی کیونکہ جب تک
بلہم مین عقل نہو الہام جو عبارت ایک امر کے اطلاع سے
ہی کیونکر اسکو دریافت کرسکے اس لئے اللہ تعالی نے ہر
نبی کو اولا عقل عنایت فرماکے بعد الہام فرمایا اب
یہان ایک بات جان رکھئے کہ عقل تو الہام پر مقدم ہی
پر عقل ہر ایک امتی کی الہام نبی پر جو دلیل قطعی سے ثابت
ہو مقدم ہوگی کیونکہ اگر ایک کی عقل امورات بلہم نبی پر
مقدم ہو تو انکا بہت سے امور دینیہ کا لازم آئیگا اگر جناب
سایل کو اس بات مین شک ہو تو ہم بہت سے الہامی ماخذ
توریت و انجیل کے جو برخلاف عقل کے ہین درپیش کرینگے
تو اس سے ثابت ہوا کہ ہر ایک کی عقل کو دین مین دخل اور
الہام نبی پر جو نص قطعی الدلالت سے ثابت ہو تقدم نہین

سوال ماہیت خدا کے ذات کی اور حقیقت اسکی عقل
انسانی مین آسکتی ہے یا نہین ؟

جواب خدا کے ذات کی ماہیت تامہ اور حقیقت کاملہ
مین حیث ہو ہو انسان کی عقل اور اسکے احاطہ و ادراک سے
بیرون ہی اس سے یہ لازم نہین کہ علم اسکی نوعہ ماہیت و
حقیقت کا معلوم نہو ہر بشر جو قایل خدا کا ہے یہ جانتا ہی
کہ خدا نام ایک ذات مقدس کا ہی جس مین سب صفات کاملہ
موجود ہین اور وہ نقصان و عیب و احتیاج سے منزہ ہے
احاطہ و ادراک تبھی ہوگا جب اسکی پوری پوری ماہیت اور کامل
حقیقت عقل مین آئے کیونکہ ادراک و احاطہ اسکو کہتے ہین

سوال عجز صفت خدا ہی یا نہین اور کوئی امر ایسا بھی
ہے کہ جسپر وہ قادر نہین -

جواب عجز صفت نقصان ہے اور الہیت صفت کمال
پس جس مین صفت عجز ہو وہ خدا کاہی کو ہوگا خدا کے لئے
کوئی امر ایسا نہین جسمین وہ عاجز ہو بعضے فلاسفہ کا خیال
کہ وہ امر محال پر قادر نہین باطل ہے کیونکہ محال عقلیہ فلاسفہ
بہ نسبت خدا تعالی کے محال نہین ہی فعال لما یرید اسکی
شان ہے -

سوال دوزخ کسکو کہتے ہین اور وہ کہان ہے اور
بہشت و دوزخ کا کسی وقت مین ایک جگہ جمع ہونا اور
کسی بشر کو دکھنا ممکن ہے یا نہین ؟

جواب دوزخ کی بابت سب محمدیون کا یہ اعتقاد ہے
کہ وہ ایک جاے کا نام ہے اللہ مقدس نے اپنے نافرمان
بندون کے سزا کے لئے مقرر کیا ہی اور اس مقام مین
تیز آتش کالے رنگ کی اور طرح بطرح کے عذاب انکے
اعمال کے موافق تیار رکھا ہے اور اسکا تہکانا اسکے

خالق کو معلوم ہی اور وہ جب چاہتا ہی کہ بہشت و دوزخ کو ایک ہی مکان مین جمع کرکے کیسکو بتلادے تو بتلا دیتا ہے

سوال خدا عالم کے فنا ہونے کے بعد پھر اسکو بغیر کسی مادہ کے وجود مین لانا ممکن ہے - ؟

جواب خدای قدیر نے عالم کو جسطرح اولا بلا مادہ ایجاد فرمایا ہے ویسا ہی وہ فنا ہونے کے بعد اگرچہ کوئی استخوان اور اس بوسیدہ استخوان کی خاک بھی نہونے سے قیامت کے دن پھر زندہ فرمانا اسکے قدرت کاملہ سے بعید نہین کیا جس نے معدوم محض کو ہست فرمایا پھر اس ہست کو نیست کرکے موجود فرمانا اسپر دشوار ہی ہر شخص جسکو خدا نے عقل سلیم عنایت کی ہی یہ بخوبی جان سکتا ہی کہ اللہ قدیر جسطرح پر اولا ایجاد عالم مین مادے کا محتاج نہوا تو حشر کے دن کروڑون آدمیون کو ان کے بدنون سے دوبارہ زندہ کرنا اسپر آسان ہی مین یقین کرتا ہون کہ یہ بات آپکے قیاس مین بشرطیکہ وہ حقانیت سے نزدیک ہو ضرور آجائیگی -

سوال مسلمان لوگ عید الضحی مین جو قربانی کرتے ہین وہ کسکا حکم ہے اور اس مین کیا نتیجہ اور ابراہیم جو اپنے بیٹے کو قربان کرنا چاہے وہ ایک امر خاص مین خدا کو راضی کرنے کے لئے تھا نہ کہ خدا کا ابراہیم کو ایسا حکم کرنے سے کیا فائدہ - ؟

جواب محمدی عید الضحی کے دن جو قربانی کیا کرتے ہین وہ امر الہی سے ہی اور نتیجہ امر الہی بجا لانیکا ثواب ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے پہلے بیٹے کو ذبح کرنیکا حکم محض آپکی تابعداری اور سچوٹی دریافت کرنے کے لئے فرمایا جب آپکو اپنی تابعداری مین کامل اور بلا پرصابر اور امتحان مین درست پایا تو بدلا اسکا ایک دنبے سے کرکے آپکے فرزند کو اپنے امان مین رکھا خدا یتعالی کو سوا آپکی جانچ اور آزمایش کے جو کتاب اللہ سے ثابت ہے اور کسی بات کے لئے فرمایا کہنا اپنے عذیر سے خدا پر ایک اچانک بات جمانا ہی - ہرگز ہرگز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی امر مین خدای پاک کو رضامند کرنیکے لئے یہ کام نہین فرمایا ہے -

سوال انجیل مقدس محرف ہونے کی عقلی و نقلی دلیل کیا ہے بیان فرمائیے ؟

جواب انجیل کے محرف ہونے کے کئی وجوہ عقلی و نقلی ہین پہلے اسمین تحریف ہونیکا سب قوی یہ ہے کہ اصل انجیل کی زبان عبرانی ہے اگر یہ انجیل اسکا صحیح ترجمہ ہوتا تو کوئی نصاری کا طایفہ اسکے الہیات مسایل مین جیسے تثلیث ہی اختلاف نہ کیا ہوتا حالانکہ آپکے بھائی انیو ترین نصاری اس ہی عبرانی انجیل سے عیسی کا زاینده پن اور خدا کی وحدانیت اور البطال تثلیث کی ثابت کرتے ہین اور اس بڑے مسئلہ مین باعلاے سوت آپکے تکفیر کے منادی ہین دوسرا یہ کہ آجکل کے عبرانی زبان جاننے والے آپکے انجیل مترجم پر قہقہہ مارکے کہتے ہین ؎ خود غلط املا غلط انشا غلط ؛ ترجمہ بالکل غلط فہم معانی بس غلط ؛ کیونکہ عبرانی زبان کے الفاظ کے معانی کی دلالت کچھ اور ہے اور آپکے الفاظ مترجم کی دلالت کچھ اور بھلا ہم پادری صاحب سے یہ پوچھتے ہین کہ عیسی خدا کا اکلوتا بیٹا ہونا جو تمہارے

انجیلون مین جابجا مرقوم ہے کس فقرہ انجیل عبرانی کا صحیح ترجمہ ہے مواصل فقرہ عبرانی بتلائی ورنہ اسکو انجیل محرف نہ کہین تو کیا کہین تیسرا یہ کہ ہر ہر وقت دہر ہر سنہ مین آپکے اناجیل مطبوعہ انگلنڈ و کلکتہ مین تحریف و تضعیف لفظی و معنوی موجود ہے پھر جس جسنے اس کے جامع و مہتمم طبع ہین وہی اسکے محرف ہین قطع نظر اس امر کے اگر نظر انصاف سے دیکھین تو برا محرف معنوی انجیل کا **پطرس** اور **پاول** ہے اگر آپ کو اس امر کی تحقیق منظور ہو تو مکتوبات پطرس و پاول کو اناجیل اربعہ کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھین یا ہم سے پوچھین تاہم اُن مقامات کو آپکے ہدیۂ خدمت کرین چوتھا یہ کہ بقول عیسیٰ عیسیٰ تمام کرنے احکام توریت کے ہونا اور ایک نقطہ کو زیادہ کم نہ ہونا اپ اناجیل اربع سے ثابت ہونا ہے تو چاہیے تھا کہ انجیل موافق توریت ہو حالانکہ اسمین توحید الٰہی بخوبی ثابت ہے اور اسمین تثلیث شائبہ بھی نہیں شاید کہ عیسیٰ نے لحظ فریب یہود یون کے لیے یہ بات کہا اور خدا کا حکم اسکے برخلاف تھا جو وہ بھی لکھوایا اور یہ بھی لکھوایا پھر ایسی دورنگی باتون پر کیونکر اعتماد کرین یا تو مسئلہ تثلیث تضعیف نصاریٰ ہے یا تحریف معنوی- ان وجوہ و اسباب سے انجیل کا محرف ہونا ثابت ہو گیا اگر ہمارے پادری صاحب ان اسباب وجوہ پر نظر منصفانہ کرکے انجیل کا محرف ہونا مان جائین تو بہتر ورنہ ہم انشاء اللہ ایسے طور سے اس امر کا ثبوت کرینگے کہ رد کرنے ہمین کے پادریون کو اسکے رد و جواب کے طرف مجال و طاقت نہ رہیگی ؎ امد کی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم + کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

یہان سے تمام ہوئے سوالات پادری صاحب معہ جوابات- اب مین میرے اس تحریر کو ختم کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے پادری صاحب کو راہ راست پر لانے اور اُن سے تعصب و نفسانیت کو دور کرکے حق کے تابع ہونیکی توفیق عنایت کرنے اور میرا خاتمہ بخیر ہونے کی التجا کرتا ہون آمین-

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم-

حررہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی المتین سید محمد فخر الدین النقوی کان اللہ لہ از مدراس محلہ میلاپور مسجد شیدہ عبد القادر فخری-

اعمال

یہ کتاب لوقا کی تصنیف ہی اسمین صرف پطرس اور یوحنا وغیرہ کا ذکر بصورت تاریخ سرسری ہے چند باب اس بیان مین کہ مسیح اپنے شاگردون کو کوہ زیتون پر اس مقصد سے جمع کرتا کہ وے وہان تیار ہوکے اُسی آسمان پر چڑھ جاتے دیکھین وہ اُس وقت اُن سے روح القدس چند روز بعد بھیجنے کا وعدہ کرتا اور اُنہین حکم دیتا کہ وے یروسلم مین رہکے اوسکے آنیکا انتظار کیا کرین اور جب وہ روح آوے تب اُسی کے مدد سے وے اسکی بابت زمین کے حدون تک بھی گواہی دے سکینگے الخ **دوسرا باب** اس بیان مین کہ رسول روح القدس سے معمور ہوکے اور مختلف زبانین بولنے کے بہتون کو باعث تعجب کے ہوتی باوجودیکہ بعض لوگ اُنسے ہنسی کرتے تھے پطرس اُن ہنسی والون کو تنبیہ دیکر یہ دلالت کرتا کہ رسول روح پاک کی تاثیر سے بولتی ہین الخ **تیسرا باب** اس بیان مین کہ پطرس اون لوگون مین

جو ایک لشکرے کو دیکھنے آئے تھے جس نے اوس کے حکم سے
محتپاے تھے منادی کرتا اسوقت اقرار کرتا کہ یہ محت
میری یا یہوحنا کی قدرت یا پاکی سے نہین ہوی پھر خدا سے
اور اوسکے بیٹے یسوع سے اور اوس ایمان کے وسیلے سے
جسے ہم اوسکے نام پر لائے تھے اور انہین ملامت کرتا اس
لئے کہ یسوع کو صلیب دی تھی اور یون کہتا کہ ای بھائیو
مین جانتا ہون کہ تمنے یہ نادانی سے کیا جیسے تمہارے سردارون
نے بھی یعنے تمنے نبی کامل کو بے قصور و بے خطا ظالمون کے
حوالہ کیا اور تمہارے سردارون نے بھی بے دیکھے سوچی
صرف تمہاری عداوت کے سبب صلیب پر لٹکا دیا یہ سب
کچھ تمہارے اور تمہارے سردارون کی نادانی سے ہوا
اب اظہار یون آیت من بطرس انکی جانب سے عذرداری
کرتا ہے کہ تمنے جو حضرت عیسیٰ کو تکلیف دی اسمین تمہارا
کچھ قصور نہین پر جن باتون کی خدا نے اپنے سب نبیون
کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھ اُٹھاویگا سو
پوری کین یعنے خدا تعالیٰ نے پہلے ہی تقدیر مین لکھہ
رکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ لوگون کے ہاتون سے تکلیف
اٹھاوینگے جیسا کہ اکثر انبیاؤن کو پہلے لوگون نے ستایا
ہے دیکھو متی ۵ باب ۱۲- اور نبیون نے بھی پہلے سے
خبر دی تھی سو خدا نے اوسکو پورا کیا -

تنبیہ مقام تعجب ہے اکثر عیسائی اہل اسلام پر
تقدیر کی معاملہ مین بحث و تکرار کیا کرتے ہین یہہ نہین
سمجھتے کہ توریت و انجیل مین کوئی کتاب ایسی نہوگی کہ اشارۃ
یا کنایۃً یا صراحتاً تقدیر کا ذکر نہو مگر بموجب عادت
جبلی کی جانب وجہہ کر تعصب کو پیش نظر رکھتی ہین کیونکہ
اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانون
سے اوچا سنتے ہین اور انھون نے اپنی انکھین موند
لین تا ایسا نہو کہ وے انکھون سے دیکھین اور کانو
سے سنین اور دل سے سمجھین اور رجوع لاوین متی
۱۳ باب چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے آج تک انہین اونگھنی
والی روح اور ایسی آنکھین کہ نہ دیکھین اور ایسے کان
کہ نہ سنی دئی ہین (رومیون کا ۱۱ باب ۸) تا کہ وے
دیکھنے مین دیکھین مگر بوجھے نہین اور کان سے
سنین پر سمجھین نہین نہو کہ کبھی وہ پھرین اور
اونکے گناہ بخشے جاوین (مرقس ۴ باب ۱۲) یا
تقدیر کی معنی بھی نہین سمجھتے اس صورت مین انکا
تقدیر پر اعتراض کرنا ہی ناروا ہے ہل کذلوا عالم
یحیطوا جو کچھہ سمجھہ مین نہ آیا اسیکا انکار کر دینا
یہ نہ خیال کیا کہ تقدیر کے انکار سے خدا کا عالم الغیب
ہونا لازم آتا ہے جب ہم ادنی فراست سے ایک شخص کا
چہرہ دیکھہ کر معلوم کر لیتے ہین کہ یہ شخص مانند نیک
کردار ہی یا دغاباز مکار اور وہ شخص ہماری قیاس
کے موافق اچھی یا بری کام کرتا ہے تو وہی شخص تحسین
و نفرین کیا جاتا ہے اسمین قیافہ شناس کا کچھ قصور نہین
پس جبکہ احکم الحاکمین عالم الغیب نے اپنی غیب دانی سے قبل
از وقوع ایک امر لکھدیا کہ فلانی وقت مثلاً یہودا اسکریوطی
تیس روپیہ لیکر حضرت عیسی کو پکروا دیگا تو کیا وہ اپنے
جرم سے بری ہو سکتا ہے اور یہہ کہہ سکتا ہے کہ مسیح تو
مصلوب ہونے کے لئے دنیا مین پیدا ہوے تھے مینے
تیس روپیہ لیکر اگر پکروا دیا تو کیا ہوا آخر مصلوب تو ہونا

ہی تھا ہرگز بری نہین ہوسکتا بلکہ بارہ حواریون سے
اوسکا نام خارج کیا جائیگا اور اسکی جگہ متہیاس مقرر
کیا جائیگا اور اگر حضرت عیسےٰ نے قیافہ سے اعظم الحوارئین
پطرس کو یہ کہدیا کہ تو تین مرتبہ میرا انکار کریگا اور جھوٹی
قسمین کہائیگا تو اوسکو انکار کرنا اور جھوٹی قسمین کھانا کیا درست
ہو جائیگا - ہرگز نہین اگر آئینہ مین بری اور بدشکل نظر آوے
تو کیا آئینہ کا قصور ہے - ہرگز نہین مگر یہ بات یاد رہے کہ
جیسا خدا کی صفت عالم الغیب ہے ویسا ہی خدا کی صفت
ان اللہ علی کل شئی قدیر بھی ہے یعنے خدا ہر شئی پر قادر ہے
اگر چاہتا کہ یہود امسیح ع کو نہ پکڑوادے تو کسکی مجال تھی اگر
چاہتا کہ دنیا مین کوئی بت پرست اور مشرک نہو تو کوئی
بھی نہوتا جب ہم اپنے بال بچون کا جبکہ وہ آگ مین اپنا
ہاتھ ڈالنے لگین ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو کیا خدا ہمکو
کو ہمارے دلون پر اتنا اختیار بھی نہین جتنا ہمکو
اپنے بچون کے ہاتھون پر - ہان البتہ خدا نے انسان
کو نیکی اور بدی کے ارادہ کرنیکا اختیار دیا ہے جب
انسان کسی کام کا ارادہ کرتا ہے خدا اس کام کو پیدا
کر دیتا ہے اسی ارادہ کے سبب تو اب و عذاب کا مستحق
ہوتا ہے اگر کوئی عیسائی یہ اعتراض کرے کہ قرآن
شریف مین تو لکھا ہے ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم
یعنے خدا نے اُنکے دلون پر اور کانون پر مہر کر دی یعنے
انکو کفر پر پکے کر دیا اور حدیث قدسی مین خدا یتعالےٰ
فرماتا ہے کہ مینے اُن روحون کو جنت کے لئے اور
انکو دوزخ کے لئے پیدا کیا الخ اس سے تو معلوم ہوتا ہے
کہ خدا نے انکو پہلے ہی دوزخ کے لئے پیدا کیا تھا تو

ہین اسکے جواب مین اسطرح کہتا ہون کہ ہان شریرون
کو بھی اوسنے بُرے دن کے لئے بنایا ہے (امثال ۱۶ باب
۴) اور شریر ہلاکت کے دن کے لئے رکھ چھوڑا گیا ہی
(ایوب ۳۰ باب ۳۰) جب کوئی ناصح کسی کو نصیحت
کرتا ہے اور وہ شخص اپنی جہالت سے نہین مانتا تو
وہی ناصح اسکو خفا ہوکر کہدیتا ہی کہ جا کوئی مین گرپڑ
جب کوئی بینا شخص کسی اندھے آدمی کو راہ راست بتاوے
اور وہ اپنی کج فہمی سے کوئے مین گرنا چاہے تو اسکو
قصداً دھکا دیدیتے ہین اسطرح پروردگار عالمین
اول پیغمبرون کو ہدایت کے واسطے دنیا مین بھیجتا ہی
جب وہ ہدایت کو قبول نہین کرتے خدا انکے دلون کو
سخت کر دیتا ہے تاکہ زیادہ عذاب کے مستحق ہو جاوین
[illegible] کیا اللہ تعالیٰ کو اسکا یہ ظلم پسند نہ آیا تب خداوند نے
موسیٰ کو کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہووے تو دیکھہ سب
معجزے جو مینے تیرے ہاتھ مین رکھے ہین فرعون کے
آگے دکھلا لو لیکن مین اسکے دل کو سخت کرونگا -
(خروج باب ۴) پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھہ
مینے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی
ہارون تیرا پیغمبر ہوگا سب کچھ جو مین تجھے حکم کرون
سو تو کہنا اور تیرا بھائی فرعون سے کہیگا کہ بنی
اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دی اور مین فرعون
کے دل کو سخت کرونگا (خروج ۷ باب) تب موسیٰ
اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انھون نے
وہ جو خداوند نے انھین فرمایا تھا کیا اور اسنے

فرعون کے دل کو سخت کر دیا کہ اوسنے اونکی نہ سنی -
پھر خداوندنے موسیٰ سے کہا کہ فرعون پاس جا کہ مینے
اوس کے دل کو اور اوسکے نوکرون کے دلون کو
سخت کر دیا ہے (خروج - ۱ باب ۷ و ۱۴) واہ سبحان اللہ
عجب خدا ہے کہ بموجب رسم عبیدیان آپ ہی تو
فرعون اور اوسکے نوکرون کا دل سخت کرے اور
آپ ہی موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت کے لئے بھیجے ہائے
افسوس صد افسوس کیون نہین سمجھتے کہ پس وہ یعنے
خدا جسپر چاہتا ہی رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہی
سخت کرتا ہے پس تو یہہ مجھہ سے کہیگا کہ پھر وہ کیون
الزام دیتا ہے - کسنے اوسکے ارادہ کا مقابلہ کیا ای
آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہی کیا کاری گری
[illegible]
کیا کمہکار کا مٹی پر اختیار نہین کہ وہ ایک ہی گارے
سے ایک برتن عزت کا ... اور دوسرا بے عزتی کا
بناوے (رومیون کا ۹ باب) طرفہ یہہ ہے کہ بموجب
بیبل کے لوگون کے بہکانیکو خدا کے تین کمیٹیان بھی
ہوتی ہین اور جھوٹے روحون کو بہکانیکا حکم اور
غالب رہنے کی پیش خبری سنائی جاتی ہے دیکھو کتاب
سلاطین اول ۲۲ باب ۱۹ - ۲۴ تک پھر اوسنے یعنے
میکایاہ نبی نے کہا تھا تم خداوند کے سخن کو سنو مینے خداوند
کو اوسکی کرسی پر بیٹھی دیکھا اور آسمانی سارا لشکر اوسکے
پاس اوسکے دہنے ہاتھہ اور اوسکے بائین ہاتھہ کھڑا
تھا اور خداوند نے فرمایا کہ اجی آپکو کون ترغیب
دیگا تاکہ وہ چڑھ جاوے اور رامات جلعاد کے سامنے
گھیت آوے تب ایک طرح سے بولا اور ایک اُس
طرح سے بولا اوسوقت ایک روح نکلکے خداوند کے سامنے
آکھڑی ہوی اور بولی کہ مین اوسے ترغیب دونگی -
پھر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی مین روانہ
ہونگی اور جھوٹی روح بنکے اوسکے سارے نبیون کے
مونہہ مین پرون گی اور وہ بولا تو اوسے ترغیب
دیگی اور غالب بھی ہوگی روانہ ہو اور ایسا ہی سو
دیکھہ تیرے خداوند نے اون سب نبیون کے مونہہ
مین جھوٹی روح والی ہے - انتہی (۲ تواریخ ۱۸
باب ۱۸ - ۲۱) تب خدا نے اپنی ملک اور سکم کے
لوگون کے درمیان ایک بد روح کو بھیجا اور اہل
سکم نے اپنی ملک سے دغابازی کی (قاضیون
[illegible]
مقام سے ہمارا مطلب حاصل ہوتا ہی مثلاً (استثنا
۲ باب ۳۰) (یشوع ۱۱ باب ۲۰) (یسعیاہ ۶۳ باب
۱۷) وغیرہ اسمین زیادہ گفتگو کرنیکو ہمارے پیغمبر
علیہ السلام نے منع فرمایا کہ مبادا کوئی شخص نادانی سے
انکار کرنے لگے **تنبیہ دوم** دوسری یہہ بات
ثابت ہوی کہ انبیاء سابقین نے مسیح علیہ السلام کے
دکھ اٹھانیکی جزدی تھی نہ کہ مصلوب ہونیکی اور
برنباس کی انجیل مین مسیح نے اپنے مصلوبی کا بطلان
صاف کر دیا یہہ کہتے ہوے کہ دنیا ہی مین یہودا
کی موت کے سبب میری تضحیک ہو جاوے اور ہر شخص
گمان کرلے کہ مین صلیب پر کھینچا گیا پر یہ ساری
ہتک اور رہنمائی محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہیگی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

انجیلون مین جابجا مرقوم ہے کس فقرہ انجیل عبرانی کا صحیح ترجمہ ہے معہ اصل فقرہ عبرانی بتلائی ورنہ اسکو انجیل محرف نہ کہین تو کیا کہین تیسرا یہ کہ ہر ہر وقت دہر ہر سنہ مین آپکے اناجیل مطبوعہ انگلنڈ و کلکتہ مین تحریف و تضعیف لفظی و معنوی موجود ہے پھر جس جسنے اس کے جامع و مہتمم طبع ہین وہی اسکے محرف ہین قطع نظر اس امر کے اگر نظر انصاف سے دیکھین تو بڑا محرف معنوی انجیل کا پطرس اور پاول ہے اگر آپ کو اس امر کی تحقیق منظور ہو تو مکتوبات پطرس و پاول کو اناجیل اربعہ کے ساتھ مقابلہ کرکے دیکھین یا ہم سے پوچھین تاہم اُن مقامات کو آپکے ہدیۂ خدمت کرین چوتھا یہ کہ بقول عیسیٰ عیسیٰ تمام کرنے احکام توریت کے ہونا اور ایک نقطہ توریت کا نہ اُٹھانے آپکے اناجیل اربع سے ثابت ہوتا ہے تو چاہیے تھا کہ انجیل موافق توریت ہو حالانکہ اسمین توحید الٰہی بخوبی ثابت ہے اور اسمین تثلیث شائبہ بھی نہیں شاید کہ عیسیٰ نے لحظ فریب یہود یون کے لیے یہ بات کہا اور خدا کا حکم اسکے برخلاف تھا جو وہ بھی لکھوایا اور یہ بھی لکھوایا پھر ایسی دورنگی باتون پر کیونکر اعتماد کرین یا تو مسئلہ تثلیث تضعیف لفظی ہے یا تحریف معنوی- ان وجوہ و اسباب سے انجیل کا محرف ہونا ثابت ہوگیا اگر ہمارے پادری صاحب ان اسباب وجوہ پر نظر منصفانہ کرکے انجیل کا محرف ہونا مان جائین تو بہتر ورنہ ہم انشاء اللہ ایسے طور سے اس امر کا ثبوت کرینگے کہ رد زمین کے پادریون کو اسکے رد و جواب کے طرف مجال و طاقت نہ رہیگی ؎ اندکی پیش تو گفتم غم دل ترسیدم ؛ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیارست

یہان سے تمام ہوئے سوالات پادری صاحب معہ جوابات- اب مین میرے اس تحریر کو ختم کرتا ہون اور خدا تعالیٰ سے پادری صاحب کو راہ راست پر لانے اور اُن سے تعصب و نفسانیت کو دور کرکے حق کے تابع ہونیکی توفیق عنایت کرنے اور میرا خاتمہ بخیر ہونے کی التجا کرتا ہون آمین- وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم-

حررہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی المتین سید محمد فخر الدین النقوی کان اللہ لہ از مدراس محلہ میلاپور مسجد شاہ عبد القادر فخری-

اعمال

یہ کتاب لوقا کی تصنیف ہی اسمین صرف پطرس اور یوحنا وغیرہ کا ذکر بطور تواریخ مندرج ہی **پہلا باب** اس بیان مین کہ مسیح اپنے شاگردون کو کوہ زیتون پر اس مقصد سے جمع کرتا کہ وے وہان تیار ہوکے آسمان پر چڑھ جاتے دیکھین وہ اُس وقت اُن سے روح القدس چند روز بعد بھیجنے کا وعدہ کرتا اور اُنہین حکم دیتا کہ وے یروسلم مین رہکے اوسکے آنیکا انتظار کیا کرین اور جب وہ روح آوے تب اُسی کے مدد سے اسکی بابت زمین کے حدون تک بھی گواہی دے سکینگے **دوسرا باب** اس بیان مین کہ رسول روح القدس سے معمور ہوکے اور مختلف زبانین بول سکے بہتون کو باعث تعجب کے ہوتی باوجودیکہ بعض لوگ اُنسے ہنسی کرتے تھے پطرس اُن ہنسی والون کو تنبیہ دیکے یہ دلالت کرتا کہ رسول روح پاک کی تاثیر سے بولتے ہین الخ **تیسرا باب** اس بیان مین کہ پطرس اون لوگون مین

جو ایک لشکر کے کو دیکھنے آئے تھے جس نے اوس کے حکم سے
صحت پائے تھے منادی کرتا اسوقت اقرار کرتا کہ یہ صحت
میری یا یوحنا کی قدرت یا پاکی سے نہین ہوی پھر خدا سے
اور اوسکے بیٹے یسوع سے اور اوس ایمان کے وسیلے سے
جسے ہم اوسکے نام پر لائے تھے اور انہین ملامت کرتا اس
لئے کہ یسوع کو صلیب دی تھی اور یون کہتا کہ ای بھائیو
مین جانتا ہون کہ تمنے یہ نادانی سے کیا جیسے تمہارے سردارون
نے بھی یعنے تمنے بنی کامل کو بے قصور و بے خطا ظالمون کے
حوالہ کیا اور تمہارے سردارون نے بھی بے دیکھے سوچے
صرف تمہاری عداوت کے سبب صلیب پر لٹکا دیا یہ سب
کچھ تمہارے اور تمہارے سردارون کی نادانی سے ہوا
اب اٹھارہوین آیت مین پطرس اُنکی جانب سے عذرداری
کرتا ہے کہ تمنے جو حضرت عیسیٰ کو تکلیف دی اسمین تمہارا
کچھ قصور نہین پر جن باتون کی خدا نے اپنے سب نبیون
کی زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دکھ اُٹھاویگا سو
پوری کین یعنے خدا تعالیٰ نے پہلے ہی تقدیر مین لکھ
رکھا تھا کہ حضرت عیسیٰ لوگون کے ہاتون سے تکلیف
اٹھاوینگے جیسا کہ اکثر انبیاؤن کو پہلے لوگون نے ستایا
ہے دیکھو متی ۵ باب ۱۲- اور نبیون نے بھی پہلے سے
خبر دی تھی سو خدا نے اوسکو پورا کیا -

تنبیہ مقام تعجب ہے اکثر عیسائی اہل اسلام پر
تقدیر کی معاملہ مین بحث و تکرار کیا کرتے ہین یہ نہین
سمجھتے کہ توریت و انجیل مین کوئی کتاب ایسی نہوگی کہ اشارۃً
یا کنایۃً یا صراحتاً تقدیر کا ذکر نہو مگر موجب عادت
جبلی کی جان بوجھ کر تعصب کو پیش نظر رکھتے ہین کیونکہ
اس قوم کا دل موٹا ہوا اور وے اپنے کانون
سے اونچا سنتے ہین اور انھون نے اپنی آنکھین موند
لین تا ایسا نہو کہ وے آنکھون سے دیکھین اور کانو
سے سنین اور دل سے سمجھین اور رجوع لاوین متی
۱۳ باب چنانچہ لکھا ہے کہ خدا نے آجتک انہین اونگھنی
والی روح اور ایسی آنکھین کہ نہ دیکھین اور ایسے کان
کہ نہ سنین دی ہین (رومیون کا ۱۱ باب ۸) تاکہ وے
دیکھنے مین دیکھین مگر بوجھ نہین اور کان سے
سنین پر سمجھین نہین نہو کہ کبھی وہ پھرین اور
اونکے گناہ بخشے جاوین (مرقس ۴ باب ۱۲) یا
تقدیر کی معنی بھی نہین سمجھتے اس صورت مین انکا
تقدیر پر اعتراض کرنا ہی روا ہے بل کذبوا بالم
یحیطوا اجو کچھ سمجھ مین نہ آیا اُسیکا انکار کر دیا مگر
یہ نہ خیال کیا کہ تقدیر کے انکار سے خدا کا عالم الغیب
ہونا لازم آتا ہے جب ہم ادنی فراست سے ایک شخص کا
چہرہ دیکھکر معلوم کر لیتے ہین کہ یہ شخص مانند نیک
کردار ہی یا دغاباز مکار اور وہ شخص ہماری قیاس
کے موافق اچھی یا بری کام کرتا ہے تو وہی شخص تحسین
و نفرین کیا جاتا ہے اسمین قیافہ شناس کا کچھ قصور نہین
پس جبکہ احکم الحاکمین عالم الغیب نے اپنی غیب دانی سے قبل
از وقوع ایک امر لکھدیا کہ فلانی وقت مثلاً یہودا اسکریوطی
تیس روپیہ لیکر حضرت عیسی کو پکڑوا دیگا تو کیا وہ اپنے
جرم سے بری ہو سکتا ہے اور یہہ کہہ سکتا ہے کہ مسیح تو
مصلوب ہونے کے لئے دنیا مین پیدا ہوے تھے مینے
تیس روپیہ لیکر اگر پکڑوا دیا تو کیا ہوا آخر مصلوب تو ہونا

ہی تھا ہرگز بری نہین ہوسکتا بلکہ بارہ حواریون سے
اوسکا نام خارج کیا جائیگا اور اسکی جگہہ متیاس مقرر
کیا جائیگا اور اگر حضرت عیسےٰ نے قیافہ سے اعظم الحواریین
پطرس کو یہ کہدیا کہ تو تین مرتبہ میرا انکار کریگا اور جھوٹی
قسمین کہائیگا تو اوسکو انکار کرنا اور جھوٹی قسمین کھانا کیا درست
ہو جائیگا۔ ہرگز نہین اگر آئینہ مین بری اور بدشکل نظر آوے
تو کیا آئینہ کا قصور ہے۔ ہرگز نہین مگر یہ بات یاد رہے کہ
جیسا خدا کی صفت عالم الغیب ہے ویسا ہی خدا کی صفت
انّ اللہ علی کل شئی قدیر بھی ہے یعنے خدا ہر شئی پر قادر ہے
اگر چاہتا کہ یہود امسیح ہو کو نہ پکڑوا دے تو کسکی مجال تھی اگر
چاہتا کہ دنیا مین کوئی بت پرست اور مشرک نہو تو کوئی
بھی نہوتا جب ہم اپنے بال بچون کا جبکہ وہ آگ مین اپنا
ہاتھ ڈالنے لگین ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو کیا قادر مطلق
کو ہمارے دلون پر اتنا اختیار بھی نہین جتنا ہمکو
اپنے بچون کے ہاتون پر۔ ہان البتہ خدا نے انسان
کو نیکی اور بدی کے ارادہ کرنیکا اختیار دیا ہے جب
انسان کسی کام کا ارادہ کرتا ہے خدا اس کام کو پیدا
کر دیتا ہے اسی ارادہ کے سبب ثواب و عذاب کا مستحق
ہوتا ہے اگر کوئی عیسائی یہ اعتراض کرے کہ قرآن
شریف مین تو لکھا ہے ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم
یعنے خدا نے اُنکے دلون پر اور کانون پر مہر کر دی یعنے
انکو کفر پر پکے کر دیا اور حدیث قدسی مین خدا یتعالےٰ
فرماتا ہے کہ مینے اُن روحون کو جنت کے لئے اور
انکو دوزخ کے لئے پیدا کیا الخ اس سے تو معلوم ہوتا ہے
کہ خدا نے اونکو پہلے ہی دوزخ کے لئے پیدا کیا تھا تو

مین اسکے جواب مین اسطرح کہتا ہون کہ ہان شریرون
کو بھی اوسنے بُرے دن کے لئے بنایا ہے (امثال ۱۶ باب
۴) اور شریر ہلاکت کے دن کے لئے رکھ چھوڑا گیا ہی
(ایوب ۲۱ باب ۳۰) جب کوئی ناصح کسی کو نصیحت
کرتا ہے اور وہ شخص اپنی جہالت سے نہین مانتا تو
وہی ناصح اسکو خفا ہوکر کہدیتا ہی کہ جا کوئی مین گریر
جب کوئی بینا شخص کسی اندہے آدمی کو راہ راست بتاوے
اور وہ اپنی کج فہمی سے کوئے مین گرنا چاہے تو اسکو
قصداً دھکا دیدیتے ہین اسیطرح پروردگار عالمین
اول پیغمبرون کو ہدایت کے واسطے دنیا مین بھیجتا ہی
جب وہ ہدایت کو قبول نہین کرتے خدا انکے دلون کو
سخت کر دیتا ہے تاکہ زیادہ عذاب کے مستحق ہو جاوین
دیکھو جبکہ فرعون نے بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع
کیا اللہ تعالیٰ کو اسکا یہ ظلم پسند نہ آیا تب خداوند نے
موسیٰ کو کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہووے تو دیکھہ سب
معجزے جو مینے تیرے ہاتھ مین رکھے ہین فرعون کے
آگے دکھلا لو لیکن مین اسکے دل کو سخت کرونگا۔
(خروج باب ۴) پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھہ
مینے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی
ہارون تیرا پیغمبر ہوگا سب کچھ جو مین تجھے حکم کرون
سو تو کہنا اور تیرا بھائی فرعون سے کہیگا کہ بنی
اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دی اور مین فرعون
کے دل کو سخت کرونگا (خروج ۷ باب) تب موسیٰ
اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انھون نے
وہ جو خداوند نے انھین فرمایا تھا کیا اور اسنے

فرعون کے دل کو سخت کر دیا کہ اوسنے اونکی نہ سنی -
پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون پاس جاکہ مینے
اوس کے دل کو اور اوسکے نوکروں کے دلون کو
سخت کر دیا ہے (خروج ۱۰ باب ۱ و ۲) واہ سبحان اللہ
عجب خدا ہے کہ بموجب رسم عیسائیان آپ ہی تو
فرعون اور اوسکے نوکرون کا دل سخت کرے اور
آپ ہی موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت کے لئے بھیجے ہائے
افسوس صد افسوس کیون نہین سمجھتے کہ پس وہ یعنے
خدا جسپر چاہتا ہی رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہی
سخت کرتا ہے پس تو یہہ مجھہ سے کہیگا کہ پھر وہ کیون
الزام دیتا ہے - کہنے اونکے ارادہ کا مقابلہ کیا ای
آدمی تو کون ہے جو خدا سے تکرار کرتا ہی کیا کاری گری
کاریگر کو کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے کیون ایسا بنایا
کیا کمہار کا مٹی پر اختیار نہین کہ وہ ایک ہی گاری
سے ایک برتن عزت کا اور دوسرا بے عزتی کا
بناوے (رومیون کا ۹ باب) طرفہ یہہ ہے کہ بموجب
بیبل کے لوگون کے بہکانیکو خدا کے ہان کمیتیان بھی
ہوتی ہین اور جھوٹے روحون کو بہکانیکا حکم اور
غالب رہنے کی پیش خبری سنائی جاتی ہے دیکھو کتاب
سلاطین اول ۲۲ باب ۱۹ - ۲۴ تک پھر اوسنے یعنے
میکایاہ نبی نے کہا لہذا تم خداوند کے سخن کو سنو مینے خداوند
کو اوسکی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی سارا لشکر اوسکے
پاس اوسکے دہنے ہاتھہ اور اوسکے بائین ہاتھہ کھڑا
تھا اور خداوند نے فرمایا کہ اجی آپ کو کون ترغیب
دیگا تاکہ وہ چڑھ جاوے اور رامات جلعاد کے سامنے
کھیت آوے تب ایک اسطرح سے بولا اور ایک اُس
طرح سے بولا اوسوقت ایک روح نکلکے خداوند کے سامنے
آکھڑی ہوی اور بولی کہ مین اوسے ترغیب دونگی
پھر خداوند نے فرمایا کسطرح سے وہ بولی مین روانہ
ہونگی اور جھوٹی روح بنکے اوسکے سارے نبیون کے
مونہہ مین پرون گی اور وہ بولا تو اوسے ترغیب
دیگی اور غالب بھی ہوگی روانہ ہو اور ایسا ہی سو
دیکھہ تیرے خداوند نے اون سب نبیون کے مونہہ
مین جھوٹی روح ڈالی ہے - انتہیٰ (۲ تواریخ ۱۸
باب ۱۸ - ۲۱) تب خدا نے ابی ملک ور سکم کے
لوگون کے (درمیان ایک بد روح کو بھیجا اور اہل
سکم نے ابی ملک سے دغابازی کی (قاضیون
۹ باب ۲۳) اختصار مانع تطویل ہے ورنہ صدہا
مقام سے ہمارا مطلب حاصل ہوتا ہی مثلاً (استثنا
۲ باب ۳۰) (یشوع ۱۱ باب ۲۰) (یسعیا ۶۳ باب
۱۷) وغیرہ اسمین زیادہ گفتگو کرنیکو ہمارے پیغمبر
علیہ السلام نے منع فرمایا کہ مبادا کوئی شخص نادانی سے
انکار کرنے لگے **تنبیہ دوم** دوسری یہہ بات
ثابت ہوی کہ انبیاء سابقین نے مسیح علیہ السلام کے
دکھ اٹھانیکی جزدی تھی نہ کہ مصلوب ہونیکی اور
برناس کی انجیل مین مسیح نے اپنے مصلوبی کا بطلان
صاف کر دیا یہہ کہتے ہوے کہ دنیا ہی مین یہودا
کی موت کے سبب میری تضحیک ہو جاوے اور ہر شخص
گمان کرے کہ مین صلیب پر کھینچا گیا پر یہ ساری
ہتک اور رہنمائی محمد رسول اللہ صلعم کے آنے تک رہیگی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

منشور رسولاں ہر محتاج بخاتم | با خاتم و معرا مدہ منشور محمد | توریت بلا توریہ انجیل و تجیل | گویان صفت و سیرت برد محمد

از پئی اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

منشور محمدی

صلے اللہ علیہ وسلم

مہ رخشان اوج محمد

بنمبر ۱۵ | جلد ۱۰

۲۵ جمادی الاول ۱۲۹۸ھ

نسخہ ۱۲۹۸ھ

شد ندا از ردی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما

فرمان رسولاں سلف سلسلۂ فروع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل ارقتا و تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنا ہی | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھوں تو وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہی احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | اے خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ دہر ہے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے خار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالے | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | لا ورخ دلپذیر اسلام | ماحیٔ ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | کرتا ہے بلقب انا شاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں سخاوتی ابر دہ پاک | ارشاد نبی ہی ماء فناک | بے شبہ ہی افسر صحایف | بے شبہ ہی رشک در مکنوں

جیب لغت نبی کا وقت دیا | خارنے ادب سے سر جھکایا | ہر لفظ ہی رشک در مکنوں | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ چودے | ما بعد سے کچھ نہیں سروکار

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمد | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | ہوا سکو بہت بڑی ترقی

سال دمہ و روز و شب الہی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام ؛ توقیع محمدی رکھا نام

سوال

نجات کے کیا معنے اور کیا تعریف ہی اور انسان کون کام کرے جو اوسے نجات حاصل ہووے اور انسان کیون اور کس لئے نجات کا خواہان ہی اور اسکی خواہش ہر انسان کو ہے یا بعض کو فقط۔

جواب

ای فروغ حسن جسم وجانِ ما
کن تو تابان دیدۂ عرفان ما

جو صاحب عقل والاہمت عالی فطرت مشتاق حصول نجات کے ہین اونکے خاطر ہدایت ماثر پر واضح ہووے کہ نجات کے معنے چھوٹنے کی ہے اور حکماؤنے انواع اور اقسام عبارت سے اس مضمون عالی کی تعریف بیان فرمایا ہے۔

ایک حکیم کا قول ہے کہ جب انسان تمامی مکروہات اور تفکرات دنیاوی سے جو موجب حصول ہر طرح کے غم اور الم کا ہے یا جسکا نتیجہ بجز اندوہ اور غم کے کچھ نہین ہوتا چھوٹکارا پاتا ہے تو نجات حاصل کرتا ہے۔

ایک دوسرے حکیم کا قول ہے کہ ہم اور وہ ایک ہین ؎

متحد بودیم باشاہِ وجود
حکم غیریت بکلی محو بود

مگر بضرورت جدا ہین یہہ امر بھی اوسکے ذات کے رازون مین سے ایک راز ہے جو خاص ہماری ذات مین پوشیدہ ہے بقول راقم ؎ ذاتِ تو سریست سر ذاتِ تو ؛
ہست پنہان در رگِ شریان ما ؛

پس اس راز و نیاز کے باتون سے واقفیت کلی حاصل کرنی نجات ہے۔ مصنف ساکنائتر حکیم ہند کا قول ہے کہ اوس صاحب غیر مجسم سراپای نور مین جسکے ایک ذرہ برابر شعاع رحمت افروز سے لمعہ اندوز آفتاب جہانتاب ہے ہر ایک طرح کے دکھونکا وجود کالعدم ہے یعنے جس طور سے اس ظرف گلی مین باعث مجبوری صورت رنج اور غم کے محقق اور مجتجب ہے یا تخیل یا متصور ہی اوس طور سے اوسمین نہین ہے۔ پس ہر ایک انسان کو لازم ہے کہ اس کشاکش حزن اور ملال سے اپنے کو رہا کرکے قابل کمال پیدایش انسانی کے بناوے کہ جس سے وہ معشوق سراپای نماز اس حریم نیاز مین جلوہ افروز ہوجاے کیونکہ بغیر حصول وصال اوسکے یہہ زندگی انسانی محض بیکار ہے بقول راقم ؎ بے حصول عیش وصل ذات تو ؛
زندگی تلخ است اے جانان ما ؛ اور جب انسان قابل اسکے ہوگیا تو نجات پا گیا اور اسی نجات کا نام نجات ابدی جسکو ہندی مین جیون مکت کہتے ہین۔ بعض حکماے ہند کا قول ہے کہ سرستی سبھاو یعنے انسانی فطرت کو کام مین لانا نجات ہے۔

بودہ مت والے نا ستکون قول ہے کہ اس جسم خاکی کا خاک ہوجانا ہی نجات ہے۔

عیسائیون کا عقیدہ ہے کہ خود خدا ہماری نجات کے لئے مجسم ہوکر انواع اور اقسام کے مصیبت دنیا مین اتھاکر اپنے کو صلیب پر حوالہ کیا ہمارے ہی نجات کے لئے وہ ملعون ہوا تین روز جہنم مین رہا پس ایسا سمجھنا اور ایسا اعتقاد رکھنا اور مسیح کا فدیہ اپنے گناہون کا باعث خیال کرنا نجات ہے۔

اب ہم اون کل اعتراضون کو جو دربارہ ان قولون کے

معترضون نے لکھا ہے یکجا جمع کرتے ہین -
ایک معترض کا قول ہے کہ اگر انسون اور بخورونکی
معدومیت سے نجات ہی بکثرت اس مخلوق مین
ایسے وجود موجود ہین جو ابتدائی پیدایش سے تا
بقاے اس حیات مستعار کے ہمیشہ عروس تلبیس اور
سرور کے ہم آغوش رہے ہین کہئے ہین کہ دریاے تفکر کے
کنارہ تک بھی نہین پہونچے ہین -
اوسی معترض کا یہہ بھی اعتراض ہے کہ ہم اور وہ
ایک ہین یا دو فقط اسیکے واقعیت سے نجات
نہین ہوسکتی ہے کیونکہ یہہ امر محتاج طلب ہے ایک
کہتا ہے کہ ہم اور وہ ایک ہین اور دوسرا برعکس اور
دونون براہین پیش کرتے ہین پس جو امر کہ خود امر
معارض نزاع کے ہو اوسے نجات نہین ہوسکتی ہی
اس لئے کہ نجات کے معنے رستگاری یعنے چھوٹنے
کی ہے پھر یہہ جھگڑا ایکسا -
ایک دوسرے معترض کا قول ہے کہ جسطرح سے اندوہ
اور غم اسکے وجود سے معدوم ہے ویسے ہی انسان
اسکو پاوے یا کہ وہ معشوق سراپاے ناز اس حریم
یناز مین جلوہ افروز ہو صحیح نہین ہے کیونکہ جب وہ
معشوق ہے اور ہم عاشق تو یہہ امر مسلم الثبوت ہی
کہ جو حالت اندر عشق کے عاشق کے ہوتی ہے وہی
حالت معشوق کی ہونی چاہئے اور ہمارے اس بیان
کا قصہ لیلی اور مجنون موید ہے پس ایسی حالت مین خلوی
اندوہ اور غم اوسکے وجود سے نہین ہوسکتا ہی اور جب
حزن اور ملال ہی حاصل ہوا تو نجات یعنے رستگاری
کیسی اور بودہ مت والون کا عقیدہ تو محض لوچ
قابل التفات ہی نہین ہے کیونکہ فناے وجود سے معدومیت
روح کی نہین ہوسکتی ہے اس لئے کہ روح لازوال
شی کا نام ہے ہمیشہ ایک حالت پر رہتی ہے خلوت بقائیت
سے مداومت اسکو سرفرازی حاصل ہے اور معدومیت
وجود کا نام نجات نہین ہے کیونکہ اسکا نام تو خود وجود
حالی ہے - اور عیسائیون کا عقیدہ بھی قس علی ہذا
اسلئے کہ یہہ جسم انسانی جو انواع اور اقسام الوان
مکروہات سے جسکے اصل حقیقت کے صرف خیال کرنے
سے نفرت ہوتی ہے قابل نزول اوس ذات پاک کے
نہین ہوسکتا ہے بالفرض محال اگر ہو بھی تو وہ ذات
پاک قابل خطاب ملعون کے نہین ہوسکتا ہے اور نہ جہنم
اصلی اور نقلی مین رہسکتا ہے کیونکہ یہہ خلاف شان
اوسکے ہی اور نہ ملعون کی نجات ہوسکتی اور جب وہ
خود ملعون ہوا تو دوسرے ملعون بھی ہمرنگ اوسکے
ہوے - پس ایک ملعون دوسرے ملعون کا انصاف نہین
کرسکتا ہے اور نہ ملعون کے ذریعہ سے دوسرا ملعون نجات
پاسکتا ہے نہ خود ملعون دوسرے کو ملعون کرسکتا ہی
یہہ وہی نقل ہے پیر خود درماندہ شفاعت کراکند دیگر
اگر یہہ کہے کہ وہ فی الحقیقت ملعون نہین ہوا بلکہ عارضی
طور سے تو عہد عتیق کا یہہ مضمون کو جو لکڑی پر لٹکایا
جاتا ہی ملعون ہوتا ہے غلط ہوتا ہے کیونکہ اسمین قید
عارضی طور کا نہین ہے اور نہ خدا کا جسم مین آنا مقتضاے
مصلحت ہے یہہ راقم جب کلکتہ جاہ نومبر شعراء کو بکار
سرکار آقای نامدار معدن جود والاحسان جناب مولوی

سید فضل الرحمن صاحب جو مجھ ایسے بیچارہ بے عقل
بے علم کم فہم کے ذریعہ پرورش ہین گیا تھا تو وہان اکروز
مکان مین اپنے ایک معزز دوست پادری مکرجہ صاحب کے
ایک پادری صاحب سے جو فی الحقیقت آدمی ذی علم تھے
حسب اتفاق کچھ ذکر مذہبی برسبیل تذکرہ آگیا جناب
پادری صاحب ممدوح نے مجھ سے ارشاد کیا کہ انسان
اشرف المخلوقات ہی اور خدا بھی اشرف ہی اگر ایک اشرف
دوسرے اشرف مین حلول کرے تو کیا مضایقہ ہے راقم نے عرض
کیا کہ انسان باعث نے مجموعہ مخلوقات الہیہ کے اشرف
المخلوقات کہلاتا ہے اور مخلوقات الہیہ دو قسم کے ہین۔
ایک وہ جنکی خلقت الانساب پر مبنی ہوے دوسرے
کا ہبرات پر اور وہ خدا بہمہ وجوہ بلا کسی عوارضات اور سبب
کے اشرف ہی پس یہہ خلاف مصلحت اور مقتضای اشرفیت
ہے کہ ایک ایسا اشرف اوس اشرف کے اندر جسکی خلقت
ہبرات الانساب دونون سے ہو حلول کرے غرضکہ دو
گنہتہ تک اس مصلحت اور مقتضای حکمت مین کہ خدا جسم انسان
مین آیا تذکرہ ہوا کیا آخر کو جب پادری صاحب ثبوت
نکر سکے تب ارشاد کیا کہ آج نہین کل مگر ہنوز روز اول
پس عیسائیون کا عقیدہ بھی دربارۂ نجات اچھا نہین
ہے بلکہ محض غلط ہے۔

معترض سرسٹی سبہاو یعنے انسانی فطرت کے کام مین
لانے سے نجات ہوی ہی اسپر صادر ہے کیونکہ انسانی فطرت
اعمال صالحہ کا نام ہے۔ ناظرین مضمون ہذا کے خدمت مین
اس راقم کا التماس ہے کہ جو لوگ نجات اور رستگاری کے
خواہان ہین اونہین لازم بلکہ واجب ہے کہ اس مناظرہ مختلفہ

مذہبی سے جسکی بنای ایک ایسی دیوار ناقص پر ہے کہ جسمین
کل اینٹ خام کی بنیاد رکھی گئی ہے قطع تعلق کرکے اطوار
ناقصہ اور عادات قبیحہ اور افعال ذمیمہ کو اپنا دشمن جانے یا ہم
قاتل اور اعمال صالحہ اور افعال حسنہ کو اپنا ایک سچا
خیرخواہ یا قطرہ آب حیات تصور فرماوین دشمن کا کام خرر
پہنچانا دوست کا کام یاری کرنا ہے زہر سے افعال اور
آب حیات سے ابقا حاصل ہوتا ہے افعال ناقصہ پر عامل
ہونے سے انسان کا مطالب عظمی اور مقاصد کبری فوت
ہوتا ہی اور اعمال صالحہ کے ذریعہ سے مرتبہ بزرگ اور
مدارج ستر پر انسان فایض المرام ہوتا ہے جس
انسان کے اطوار اور عادات ناقصہ ہین وہ مردہ ہے
کیونکہ زہر کے بھی خاصیت ہی جس انسان کے اعمال حسنہ
اور افعال صالحہ ہین وہ زندہ ہے کیونکہ آب حیات کی
بھی تاثیر ہے افعال ناقصہ سے دل آلودہ بر گناہ ہوتا
ہے اعمال حسنہ سے صفائی بطون حاصل ہوتا ہے
دل ایک آئینہ ہے افعال ناقصہ زنگ اعمال حسنہ جلا صفائی
بطون نام حیات دایمی کا ہی آلودہ گناہ نام موت کا ہے
موت باغ زندگانی انسان کے لئے خزان ہی حیات
گلستان امید کے لئے بہار ہے موسم خزان مین انسان
پژمردہ دل ہوتا ہی فصل بہار مین شگفتہ دل رہتا
ہے دیکھو خزان سے درختون کی سرسبزی اور تازگی
زایل ہوتی ہے بہار سے غنچہ گل شگفتہ ہوتا ہے ایسے ہی
موت سے انسان کو رنج اور غم حاصل ہوتا ہی اور حیات
سے عیش اور سرور موت ہجر ہے حیات شب وصال
عاشقون کا شب ہجر دشمن ہے شب وصال دوست دشمن

سے مراد رنج اور غم ہی دوست سے عیش اور سرور عیش
اور سرور کے سب خواہان ہین رنج اور غم کا کوئی نہین
ہر انسان کا عیش اور سرور مآل اور اصل ہے رنج اور
غم عارضی ہے اس لئے ہر انسان کو عیش اور سرور کی
تمنا ہے رنج اور غم کی نہین - ہم عبد ہین اور وہ معبود
عبد کو چاہئے کہ اپنے معبود کے صفات کے ہمرنگ ہوجاے
کیونکہ خلق الانسان علی صورتہ اسکا خطاب ہے اور یہی
خطاب اسکی شان کے زیبا تھا صورت سے مراد صفات
ہے اوسکی صفات رحم کرم عطا وغیرہ ہے اور یہی رحم
اور کرم اعمال صالحہ ہے پس عبد کو لازم ہے کہ اپنے مین
رحم کرم صبر اور شکر تحمل برداشت سخا اور عطا وغیرہ
پیدا کرے کیونکہ اس اعمال صالحہ کو موت نہین ہے بلکہ
حیات دایمی حاصل ہے بعض حسد کینہ فساد عناد وغیرہ
افعال ناقصہ صفات شیطانیہ ہین اسکو حیات نہین
ہے بلکہ موت جو شخص اس موذی موت کے ہاتھ سے
چھوٹا وہین فوز اعوس حیات دایمی کے ہمکنار ہوا
پس اسی حیات دایمی کا نام نجات ہے اور اسی نجات کو
نجات ابدی کہتے ہین اسیکے شان مین خالدون
فیہا ابدا کا خطاب ہوا ہے اور یہہ خطاب جس دربار
سے تقسیم ہوتا ہے اوسکا نام شریعت ہی شریعت قدیم
ہے جدید نہین کیونکہ شریعت تبدیل نہین ہوتی ہے
لن تجد لسنت اللہ تبدیلا ہان اس خطاب کے قایم
البتہ تبدیل ہوے ہین کیونکہ صاف ارشاد ہی کہ ہمنے
ایک نبی کے بعد دوسرا نبی بھیجا اور یہہ مضمون تمام
کتب سماویہ اور کتب مذاہب مختلفہ مین موجود ہے
اس خطاب کے قاسم سب سے آخر جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم ہوے ہین اور اس مضمون کو کہ جناب محمد صاحب
صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین ہمنے اپنے اگلے تحریرون
مین بہ شہادت کتب مذاہب مختلفہ اور بدلایل براہین
عقلی ثابت کرچکے ہین پس نتیجہ اس مضمون کا یہہ ہوا کہ
پیروی حکم سے جناب محمد صاحب کے نجات حاصل ہوگی -
کیونکہ جو قاسم اس خطاب کا ہوگا وہین خطاب ملیگا فقط
خداوندا ہمکو اور ہمارے کل بھایئون کو جو سابق اور حال
کے ہین پیرو اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا
جو قاسم اس نعمت حیات ابدی کا ہے کر اور یہہ شعر
ہمارا قبول فرما ؎ بروز پرسش کہو نگارو کر
خدای عالم ہے پیمبر ؛ گناہ میرے تو بخش دا ور رضیا ہے
بندہ ترے نبی کا ؛ فقیر حقیر دین مین عرف ضیاالحق
عظیم آباد - ۳۱ مارچ ۱۸۸۱ء

بقیۂ اعمال

جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایمان دار کو اس
غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہوکہ لوگون کے دل سے
اٹھا دیگا - انتہی - (ترجمہ قرآن شریف مصنفہ سیل
صاحب صفحہ ۴۳) ف اخبار نور افشان نمبر ۵ جلد
۸ صفحہ ۴ کالم اول کے حاشیہ مین پادری جی ایل
ٹھاکرداس نے لکھا ہے کہ اگر محمد کی لفظی جز کا پتا لگایا
چاہو تو ویسا کرو جیسا آپ سے پہلے مولوی رحمۃ اللہ
صاحب مصنف اعجاز عیسوی کرگئے ہین یعنے انجیل برناس
جعلی کو اس جز کے خاطر الہامی اور سچے قرار دے گو ہین الخ
مگر مثل مشہور ہے کہ دروغ گو یم بروے تو موتہہ پر جھوٹہ

بولنا اسیکو کہتے ہین تھا کرداس کو لازم ہے کہ اس صفحہ وسطر کا نام ونشان لکہین کہ جسمین مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے انجیل برنباس کو الہامی قرار دیا ہے - پولوس کہتا ہی کہ اگر میرے جہوٹ کے سبب خدا کی سچائی اسکے جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوی تو مجہپر کیون گنہگار کی طرح حکم ہوتا ہے (رومیون کا ۳ باب ۷) دوسری جگہہ کہتا ہے مسیح کی ہر طرح سے جزدی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے - اسی طرح تھا کرداس نے بھی دین عیسوی کی خیر خواہی مین اگر اعظم الحوارئین پطرس کی طرح جہوٹہ بول دیا مولوی رحمت اللہ صاحب کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ انجیل برنباس کو الہامی قرار دیتے کیا یہی ضرورت کہ اوس سے ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی رسالت اور نبوت ثابت ہوتی ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی نبوت ایسی نہین کہ کسی کتاب پر موقوف علیہ ہو - ہمارے پیغمبر علیہ السلام کوکب نور افشان کے مانند نہین کہ جو بہت سے ستارون مین تمیز نہو سکین اور لوگ آکر آپ سے پوچہین کہ تو کون ہے وہ جواب دین کہ مین مسیح نہین ہون پھر پوچہین کہ تو الیاس ہے وہ کہین نہین پھر پوچہین کہ تو وہ نبی (آنحضرت) ہی وہ کہین کہ نہین (یوحنا باب اور س ۱۹-۲۱) یا لوگ انکو دیکہہ کر کہین کہ یہی فی الحقیقت وہ نبی ہے اور دوسرے لوگ کہین کہ نہین وہ نبی نہین یہہ مسیح ہے (یوحنا ۷ باب ۴۰) ہمارے پیغمبر علیہ السلام خاتم مرسلان مہر درخشان کے مانند ہین کہ ایام نبوت سے پہلے ہی جبکہ ابو طالب کے ساتھہ آپ ملک شام کی طرف تشریف لیجاتے تھے بحیرا راہب نے جو کہ اپنے زمانہ کا بڑا پادری تھا قافلہ مین سے آپ کو پہچان لیا اور اپنا ہاتہہ مبارک پکڑ کر یون کہنے لگا کہ ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین (صحیح ترمذی) دیکہو ہمارے پیغمبر علیہ السلام کے خورشید جہانتاب ہونے پر ملاکی نبی کس زور وشور سے گواہی دے رہے ہین - لیکن تمہیرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طالع ہوگا یعنے ایسا نبی پیدا ہوگا کہ جو آفتاب کے مانند تمام جہان کی طرف بہیجا گیا وما ارسلناک الا کافۃ للناس نہ کہ خاص بنی اسرائیل کی طرف (متی ۱۵ باب ۲۴) - اور اوسکے پنکہون مین شفا ہوگی - یعنے جو کوئی اوسکے سایہ مین آئیگا امراض ظاہری اور باطنی سے شفا پائیگا - آپ جسن بیمار کے بدن پر اپنا لعاب دہن لگا دیتے تھے اوسی وقت تندرست ہوجاتا تھا اور امراض باطنی کے مادہ کو یہان تک جڑ سے اوکھاڑا کہ خاص مکہ مین تین سو ساٹھہ بتون کے پوجا ہوتی تھی ایک کا بھی نشان نہ چہوڑا آور تم نکلوگے اور گاذ خانہ کی بچھڑے مانند کودوگے پہاندوگے یعنے احکام شریعت کو بی روک وٹوک آزادی سے بجا لاؤگے کوئی مزاحم نہوگا نہ بھاگتی پھرتی پھروجیسا کہ حوارئین کا حال تھا اور تم شریرون کو پامال کروگے یعنے جو کوئی تم سے مزاحم ہو تم اون سے جہاد کروگے اور فتح پاؤگے حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ چونکہ عیسائی حضرت عیسیٰ کو سب پیغمبرون سے بڑا بلکہ خدا سمجہتے ہین شاید یہ گمان کرین کہ آفتاب صداقت حضرت عیسیٰ ہون مگر حضرت

عیسیٰ نے اپنے آپ کو صبح کا نورانی ستارا قرار دیا۔ دیکھو مکاشفات یوحنا ۲۲ باب ۱۶ مجھہ یسوع نے اپنے فرشتہ کو بھیجا کہ کلیسیاؤن مین ان باتون کی گواہی تمکو دی ہین داؤد کی اصل و نسل و صبح کا نورانی ستارہ ہون۔ جب صبح کا ستارہ غروب ہوگیا حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیائے فانی سے تشریف لیگئے تو حضرت محمد رسول اللہ صلعم جو آفتاب صداقت کی مصداق ہین تشریف لائے جو کوئی اس آفتاب کا منکر ہوا وسکو بجز موش کور یعنے چھوندر کے اور کیا تصور کیا جاوے سعدی گوید۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؎ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؎ راست خواہی ہزار چشم چنان ؎ کور بہتر نہ آفتاب سیاہ ؎

ہمارا اعتقاد کتب بیبل پر یہہ ہے۔ جیسا ہمارے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لا تصدقوہم ولا تکذبوہم۔ ہم بالکل یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ کتابین اول سے آخر تک الہامی ہین یہہ بھی نہین کہہ سکتے کہ غیر الہامی ہین بلکہ جسطرح ہمارے علمانے قرآن و حدیث سے انتخاب کرکے بعض بعض کتابین تصنیف کی ہین جیسا احوال الآخرت یا قصص الانبیا وغیرہ۔ اسی طرح یہہ حضرات کہین کسی نام کے حواری کی تصنیف کہین کسی ایسی کی تصنیف کہ نہ وہ خود حواری ہے نہ حواری کا شاگرد ہے لئے پھرتے ہین الہامی اور غیر الہامی کی آپس مین مخلوط ہونے مین عیسائیون کا یہی عقیدہ ہے دیکھو اخبار نور افشان جلد ۶ نمبر ۳۰ و ۳۱ و ۳۴ پس اگر کسی اہل اسلام نے کسی مخالف مذہب کی کتاب سے کچھہ حوالہ دیا تو وہ سب کے سب من اولہ الی آخرہ کیونکر الہامی ہو جاوینگے۔ یہہ لمبی چوڑی عبارت مین نے اس واسطے لکھی ہے کہ جب مولوی رحمت اللہ صاحب نے برنباس کی انجیل کا حوالہ دیا تو جی ایل تھاکرداس نے اوپنر یہہ بہتان جمایا کہ مولوی صاحب انجیل برنباس کو الہامی قرار دیگئی ہین ہمنے تو انجیل برنباس کی دیکھی بھی نہین مگر یہہ خوف ہے کہ ہم جو رات دن کتب مروجہ حال سے اکثر حوالہ دیا کرتے ہین کبھی ہم پر بھی یہہ اتہام نہ لگادین کہ ہم ان کتابون کو الہامی جانتے ہین۔

رجوع بقصہ صلیب لوقا اور متی اور مرقس مین لکھا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینے پر رکھ کر صلیب دینے لیگئے اور دستور یہہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی صلیب آپ لیچلتا تھا (رومن تقویر اسکات صاحب ۲ متی ۳۲ صفحہ ۲۲۳) اور قرآن شریف کے ترجمہ کے حاشیہ پر جو الہ آباد کی مشن پریس مین پادریون نے ۱۸۴۳ء مین چھاپا لکھا ہے کہ زمانہ اسلام سے آگے عیسائیون مین باسلیدی ایک فرقہ تھا جو خیال کرتے تھے کہ مسیح آپ مصلوب نہوا پر شمعون قرینے اسکے عوض پکڑا گیا اور مصلوب بھی ہوا پھر سرہتی اور کارپوک راتی اور دوسیتی تین فرقہ تھے جو اسلام سے بیشتر یہی خیال کرتے تھے انتہی۔ پس ان تین انجیلون اور چار عیسائی فرقون سے کہ جنمین لاکھون عالم و فاضل و تواریخ دان ہونگے اور حضرت عیسیٰ کی عروج کے بعد انہین دنون مین موجود تھے ثابت ہوا کہ صرف شمعون قرینے مصلوب ہوا نہ کہ حضرت عیسیٰ وقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آوین - ایام تازگی بخش سے یہان وہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشونگا (یوحنا ۱۴ باب ۱۶) اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) اکثر عیسائی ان آیات کا مصداق روح القدس کو ٹھہراتے ہین مگر یہہ رائے غلط ہے کیونکہ جو وقت پطرس نے یہہ منادی کی ہے کہ اوس سے پیشتر روح القدس آیا تھا کہ جسکا ذکر دوسرے باب اعمال مین ہے اور یہہ قصہ اوسکے بعد کا ہے اسی واسطے اسکو تیسرے باب مین بیان کیا اور یسوع مسیح کو پھر بھیجی جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے ہوئی یعنے حضرت عیسیٰ پھر دوبارہ تشریف لاوین چونکہ اُس زمانہ کے لوگ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ نزول کے منتظر تھے اسلئے انکو جتلا دیا کہ ضرور ہے کہ آسمان اُسی (مسیح کو) لئے رہی اوس وقت تک کہ سب چیزین اپنی حالت پر آوین جسکا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا ہے یعنے جو پیشین گوئیان سب انبیاء سابقین نے بیان کین ہین جب تک پوری ہنون اور ظہور مین نہ آوین تب تک حضرت عیسیٰ ضرور آسمان پر رہینگے -

فائدہ یہان سے تین امر ثابت ہوئے اول یہہ کہ وہ پیشین گوئی ہنوز پوری ہنوی تھی - دوسری یہہ کہ اوس پیشین گوئی کا ذکر سب انبیا نے کیا ہے نہ کہ ایک دونے ذکر عام ہے خواہ تحریری ہو کہ اپنے اپنے الہامی کتاب مین لکھ گئے ہون اسکے مثال کی کچھہ ضرورت نہین یا تقریری کہ کسی کتاب مین تو نہ لکھا مگر سینہ بسینہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے گئے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے حق مین کہ وہ ناصری کہلائیگا حالانکہ کسی کتاب مین یہہ لفظ تحریر نہین کیا گیا تیسری یہہ کہ سب انبیا پاک یعنے معصوم ہین نہ ناپاک جیسا کہ عیسائیون کا عقیدہ ہے اب اس پیش گوئی کا ذکر ہے کہ جسکے پورا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ تشریف لاوینگے اور وہ پیشگوئی یہہ ہے کہ موسیٰ نے باپ دادون سے کہا تھا کہ خداوند جو تمہارا خدا تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میرے مانند قایم کریگا جو کچھہ وہ تمہین کہے اسکی سب سنو اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی وہ قوم مین سے نیست کیا جائیگا - مطلب اسکا ظاہر ہے رہا یہہ امر کہ اسکی مصداق حضرت عیسیٰ ہین یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - باقی آئندہ

رسید زر

مہتمم مشکور ہے اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے براہ عنایت قیمت اجنار روانہ فرمایا -

جناب محمد صاحب گارڈ ہردہ	۸ عـ
جناب مولوی طیب اللہ صاحب لاگو ٹھی	۱۰ ہـ
جناب عبد المجید صاحب	۸ ے
جناب محمد قاسم صاحب از بہورگدہ	۱۰ ہـ
جناب قاضی محمد عثمان صاحب از مہارہ	۸ عـ
جناب مولوی سید فضل الرحمان صاحب پٹنہ	۸ ہـ
جناب شیخ مدار صاحب کوئتہ	۸ عـ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین باہتمام سید محمد شریف کے چھپا

سے مراد رنج اور غم ہی دوست سے عیش اور سرور عیش اور سرور کے سب خواہان ہین رنج اور غم کا کوئی نہین ہر انسان کا عیش اور سرور مآل اور اصل ہے رنج اور غم عارضی ہے اس لئے ہر انسان کو عیش اور سرور کی تمنا ہے رنج اور غم کی نہین - ہم عبد ہین اور وہ معبود عبد کو چاہئے کہ اپنے معبود کے صفات کے ہمرنگ ہوجاے کیونکہ خلق الانسان علی صورتہ اسکا خطاب ہے اور یہی خطاب اسکی شان کے زیبا تھا صورت سے مراد صفات ہے اور اسکی صفات رحم کرم عطا وغیرہ ہے اور یہی رحم اور کرم اعمال صالحہ ہے پس عبد کو لازم ہی کہ اپنے مین رحم کرم صبر اور شکر تحمل برداشت سخا اور عطا وغیرہ پیدا کرے کیونکہ اس اعمال صالحہ کو موت نہین ہے بلکہ حیات دایمی حاصل ہے بعض حسد کینہ شماتت وغیرہ افعال ناقصہ صفات شیطانیہ ہین انکو حیات نہین ہے بلکہ موت جو شخص اس موذی موت کے ہاتھ سے چھوٹا رہین فوراً عروس حیات دایمی کے ہمکنار ہوا پس اسی حیات دایمی کا نام نجات ہے اور اسی نجات کو نجات ابدی کہتے ہین اسیکے شان مین خالدون فیہا ابدًا کا خطاب ہوا ہے اور یہہ خطاب جس دربار سے تقسیم ہوتا ہے اوسکا نام شریعت ہی شریعت قدیم ہے جدید نہین کیونکہ شریعت تبدیل نہین ہوتی ہے لن تجد لسنت اللہ الآیہ تبدیلا تا ان اس خطاب کے تم البتہ تبدیل نہ پاؤ گے کیونکہ صاف ارشاد ہی کہ ہمنے ایک نبی کے بعد دوسرا نبی بھیجا اور یہہ مضمون تمام کتب سماویہ اور کتب مذاہب مختلفہ مین موجود ہے اس خطاب کے قاسم سب سے آخر جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہوے ہین اور اس مضمون کو کہ جناب محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اپنے اگلے تحریرون مین بہ شہادت کتب مذاہب مختلفہ اور بدلایل براہین عقلی ثابت کرچکے ہین پس نتیجہ اس مضمون کا یہہ ہوا کہ پیروی حکم سے جناب محمد صاحب کے نجات حاصل ہوگی کیونکہ جو قاسم اس خطاب کا ہوگا وہین خطاب ملیگا فقط خداوندا ہمکو اور ہمارے کل بھائیون کو جو سابق اور حال کے ہین پیرو اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قاسم اس نعمت حیات ابدی کا ہے کر اور یہہ شعر ہمارا قبول فرما ؎ بروز پرسش کہو نگارو کہ خدای عالم پیمبر ما گناہ میرے تو بخش دا و رضای بندہ ترے نبی کا ؛ فقیر حقیر دیندار عرف ضیاء الحق عظیم آباد - ۳۱ مارچ ۸۱ء

بقیۂ اعمال

جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایمان دار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا اور یہہ دہو کہ لوگون کے دل سے اٹھا دیگا - انتہی - (ترجمہ قرآن شریف مصنفۂ سیل صاحب صفحہ ۴۳۲) ف اخبار نور افشان نمبر ۵ جلد ۸ صفحہ ۴۰ کالم اول کے حاشیہ مین پادری جی ایل ٹھاکر داس نے لکھا ہے کہ اگر محمد کی لفظی جگہ کا پتا لگایا چاہو تو ویسا کرو جیسا آپ سے پہلے مولوی رحمۃ اللہ صاحب مصنف اعجاز عیسوی کر گئے ہین یعنے انجیل برناس جسکو اس جگہ کے خاطر الہامی اور سچے قرار دے گئے ہین الخ مگر مثل مشہور ہے کہ دروغ گو یم بروے تو موبہ پر جھ ہہ

بعنا اسیکو کہتے ہین تھا کرداس کو لازم ہے کہ اس
صفحہ وسطر کا نام و نشان لکہین کہ جسمین مولوی رحمۃ اللہ
صاحب نے انجیل برنباس کو الہامی قرار دیا ہے - پولوس
کہتا ہی کہ اگر میرے جہوٹ کے سبب خدا کی سچائی اسکے
جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوی تو مجہپر کیون گنہگار کی
طرح حکم ہوتا ہے (رومیون کا ۳ باب ۷) دوسری جگہہ
کہتا ہے مسیح کی ہر طرح سے جزوئی جاتی ہے خواہ مکاری
سے خواہ سچائی سے - اسی طرح تھا کرداس نے بھی دین
عیسوی کی خیر خواہی مین آکر اعظم الحوارئین پطرس کی
طرح جہوٹ بول دیا مولوی رحمت اللہ صاحب کو کیا ضرور
پڑی تھی کہ انجیل برنباس کو الہامی قرار دیتے کیا یہی
ضرورت کہ اوس سے ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی رسالت
اور نبوت ثابت ہوتی ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی نبوت
ایسی نہین کہ کسی کتاب پر موقوف علیہ ہو - ہمارے پیغمبر
علیہ السلام کوکب نور افشان کے مانند نہین کہ جو بہت
سے ستارون مین تمیز نہو سکین اور لوگ آکر آپ سے
پوچھین کہ تو کون ہے وہ جواب دین کہ مین مسیح نہین
ہون پھر پوچھین کہ تو الیاس ہے وہ کہین نہین پھر
پوچھین کہ تو وہ نبی (آنحضرت) ہی وہ کہین کہ نہین
(یوحنا باب اورس ۱۹-۲۱) یا لوگ انکو دیکہہ کر
کہین کہ یہی فی الحقیقت وہ نبی ہے اور دوسرے لوگ کہین
کہ نہین وہ نبی نہین یہہ مسیح ہے (یوحنا ۸ باب ۴)
ہمارے پیغمبر علیہ السلام خاتم مرسلان مہر درخشان کے
مانند ہین کہ ایام نبوت سے پہلے ہی جبکہ ابو طالب کے
ساتھہ آپ ملک شام کی طرف تشریف لیجاتے تہے
بحیرا راہب نے جو کہ اپنے زمانہ کا بڑا پادری تھا قافلہ مین
سے آپ کو پہچان لیا اور اپکا ماتھہ مبارک پکڑ کر یون
کہنے لگا کہ ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین (صحیح ترمذی) دیکھو ہمارے
پیغمبر علیہ السلام کے خورشید جہانتاب ہونے پر ملاکی نبی
کس زور و شور سے گواہی دے رہے ہین - لیکن تمہر
میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طالع ہوگا
یعنے ایسا نبی پیدا ہوگا کہ جو آفتاب کے مانند تمام جہان
کی طرف بہیجا گیا وما ارسلناک الا کافۃ للناس نہ کہ
خاص بنی اسرائیل کی طرف (متی ۱۵ باب ۲۴) -
اور اوسکے پنکہون مین شفا ہوگی - یعنے جو کوئی اوسکے
سایہ مین آئیگا امراض ظاہری اور باطنی سے شفا
پا ئیگا - آپ جسمین ہمارے بدن پر اپنا لعاب دہن لگا
دیتے تھے اوسی وقت تندرست ہو جاتا تھا اور امراض
باطنی کے مادہ کو یہان تک جڑ سے اوکھاڑا کہ خاص
مکہ مین تین سو ساٹھہ بتون کے پوجا ہوتی تھی ایک کا بھی
نشان نہ چہوڑا آمد تم نکلیگے اور گاذخانہ کی بچھڑے
مانند کو دوگے پہاندوگے یعنے احکام شریعت کو بی
روک ٹوک آزادی سے بجا لاؤگے کوئی مزاحم نہوگا
نہ بھاگتی چیونٹی پھر وجیسا کہ حوارئین کا حال تھا اور
تم شریرون کو پامال کروگے یعنے جو کوئی تم سے مزاحم
ہو تم اون سے جہاد کروگے اور فتح پاؤگے حتی لاتکون
فتنۃ ویکون الدین للہ چونکہ عیسائی حضرت عیسیٰ کو
سب پیغمبرون سے بڑا بلکہ خدا سمجہتے ہین شاید یہ گمان
کرین کہ آفتاب صداقت حضرت عیسیٰ ہون مگر حضرت

عیسیٰ نے اپنے آپ کو صبح کا نورانی ستارا قرار دیا۔
دیکھو مکاشفات یوحنا ۲۲ باب ۱۶ مجھہ یسوع نے اپنے
فرشتہ کو بھیجا کہ کلیسیاؤن مین ان باتون کی
گواہی تمکو دی مین داؤد کی اصل و نسل و صبح کا نورانی
ستارہ ہون۔ جب صبح کا ستارہ غروب ہوگیا حضرت
مسیح علیہ السلام اس دنیائے فانی سے تشریف لیگئے تو
حضرت محمد رسول اللہ صلعم جو آفتاب صداقت کی
مصداق ہین تشریف لائے جو کوئی اس آفتاب کا منکر
ہوا وسکو بجز موش کور یعنے چمگادر کے اور کیا تصور
کیا جاوے سعدی گوید۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎ راست خواہی ہزار چشم
چنان ؎ کور بہتر نہ آفتاب سیاہ ؎

ہمارا اعتقاد کتب بیبل پر یہہ ہے۔ جیسا ہمارے
نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لا تصدقوہم
ولا تکذبوہم۔ ہم بالکل یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ
کتابین اول سے آخر تک الہامی ہین یہہ بھی نہین
کہہ سکتے کہ غیر الہامی ہین بلکہ جسطرح ہمارے علمانے قرآن
وحدیث سے انتخاب کرکے بعض بعض کتابین تصنیف
کی ہین جیسا احوال الآخرت یا قصص الانبیا وغیرہ۔
اسی طرح یہہ حضرات کہین کسی نام کی حواری کی تصنیف
کہین کسی ایسی کی تصنیف کہ نہ وہ خود حواری ہے نہ
حواری کا شاگرد ہے لئے پھرتے ہین الہامی اور غیر
الہامی کی آپس مین مخلوط ہونے مین عیسائیون کا بھی
عقیدہ ہے دیکھو اخبار نورافشان جلد ۶ نمبر ۳۰ و ۳۱
و ۳۴ پس اگر کسی اہل اسلام نے کسی مخالف مذہب کی
کتاب سے کچھہ حوالہ دیا تو وہ سب کے سب من لوکہ انی آخرہ
کیونکر الہامی ہو جاوینگے۔ یہہ لمبی چوڑی عبارت مین نے
اس واسطے لکھی ہے کہ جب مولوی رحمت اللہ صاحب نے
برنباس کی انجیل کا حوالہ دیا تو جی ایل گھاکر داس نے اوپنر
یہہ بہتان جمایا کہ مولوی صاحب انجیل برنباس کو الہامی
قرار دیگئی ہین ہمنے تو انجیل برنباس کی دیکھی بھی نہین
مگر یہہ خوف ہے کہ ہم جو رات دن کتب مروجہ حال سے
اکثر حوالہ دیا کرتے ہین کبھی ہم پر بھی یہہ اتہام نہ لگاوین
کہ ہم ان کتابون کو الہامی جانتے ہین۔

رجوع بقصۂ صلیب لوقا اور متی اور مرقس مین
لکھا ہے کہ مسیح کی صلیب شمعون قرینے پر رکھو کر صلیب دینے
لیگئے اور دستور یہہ تھا کہ ہر شخص جو صلیب دیا جاتا اپنی
صلیب آپ لیچلتا تھا (رومن تفسیر اسکاٹ صاحب ۲
متی ۳۲ صفحہ ۲۲۳) اور قرآن شریف کے ترجمہ کے
حاشیہ پر جو الہ آباد کی مشن پریس مین پادریون نے ۱۸۴۳ء
مین چھاپا لکھا ہے کہ زمانہ اسلام سے آگے عیسائیون
مین باسلیدی ایک فرقہ تھا جو خیال کرتے تھے کہ
مسیح آپ مصلوب نہوا پر شمعون قرینے اسکے عوض پکڑا
گیا اور مصلوب بھی ہوا پھر سرنتھی اور کارپوک رانی
اور دوسیتی تین فرقہ تھے جو اسلام سے پیشتر یہی خیال
کرتے تھے انتہی۔ پس ان تین انجیلون اور چار عیسائی
فرقون سے کہ جنمین لاکھون عالم و فاضل و تواریخ دان
ہونگے اور حضرت عیسیٰ کی عروج کے بعد انہین دنون
مین موجود تھے ثابت ہوا کہ صرف شمعون قرینے مصلوب
ہوا نہ کہ حضرت عیسیٰ وقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم

پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائین
تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آوین -
ایام تازگی بخش سے یہان وہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ نے
وعدہ کیا تھا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا
اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشونگا (یوحنا
۱۴ باب ۱۶) اگر مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تم پاس
نہ آویگا (یوحنا ۱۶ باب ۷) اکثر عیسائی ان آیات
کا مصداق روح القدس کو ٹہراتے ہین مگر یہہ صریح
غلط ہے کیونکہ جوقت پطرس نے یہہ منادی کی ہے کہ
اوس سے پیشتر روح القدس آیا تھا کہ جسکا ذکر دوسرے
باب اعمال مین ہے اور یہہ قصہ اوسکے بعد کا ہے اسی
واسطے اسکو تیسرے باب مین بیان کیا اور یسوع مسیح کو
پھر بہیجی جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے
ہوئی یعنے حضرت عیسیٰ پھر دوبارہ تشریف لاوین
چونکہ اُس زمانہ کے لوگ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ
نزول کے منتظر تھے اسلئے انکو جتلا دیا کہ ضرور ہے
کہ آسمان اُسی (مسیح کو) لئے رہی اوس وقت تک کہ
سب چیزین اپنی حالت پر آوین جسکا ذکر خدا نے اپنے
سب پاک نبیون کی زبانی شروع سے کیا ہے یعنے جو
پیشین گوئیان سب انبیاء سابقین نے بیان کین ہین
جب تک پوری ہنون اور ظہور مین نہ آوین تب تک
حضرت عیسیٰ ضرور آسمان پر رہینگے -

فائدہ یہان سے تین امر ثابت ہوے اول یہہ کہ وہ
پیشین گوئی ہنوز پوری ہنوی تھی - دوسری یہہ کہ
اوس پیشین گوئی کا ذکر سب انبیا نے کیا ہے نہ کہ ایک
دونے ذکر عام ہے خواہ تحریری ہو کہ اپنے اپنے الہامی
کتاب مین لکہہ گئے ہون اسکے مثال کی کچہہ ضرورت نہین یا
تقریری کہ کسی کتاب مین تو نہ لکہا مگر سینہ بسینہ ایک دوسرے
کو وصیت کرتے گئے جیسے کہ حضرت عیسیٰ کے حق مین کہ وہ
ناصری کہلائیگا حالانکہ کسی کتاب مین یہہ لفظ تحریر
نہین کیا گیا تیسری یہہ کہ سب انبیا پاک یعنے معصوم
ہین نہ ناپاک جیسا کہ عیسائیون کا عقیدہ ہے اب اس
پیش گوئی کا ذکر ہے کہ جسکے پورا ہونے کے بعد حضرت
عیسیٰ تشریف لاوینگے اور وہ پیشگوئی یہہ ہے کہ موسیٰ
نے باپ دادون سے کہا تھا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہی
تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میرے
مانند قایم کریگا جو کچہہ وہ تمہین کہے اسکی سب سنو اور
ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی وہ قوم مین سے
نیست کیا جائیگا - مطلب اسکا ظاہر ہے رہا یہہ امر کہ اسکی
مصداق حضرت عیسیٰ ہین یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - باقی آیندہ

رسید زر

مہتمم مشکور ہے اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے براہ
عنایت قیمت اخبار روانہ فرمایا -

جناب محمد صاحب گارڈ ہردہ	۸
جناب مولوی طیب اللہ صاحب لاگہ تھی	۱۰
جناب عبدالمجید صاحب	۷
جناب محمد قاسم صاحب از بہوپگدہ	۱۰
جناب قاضی محمد عثمان صاحب از مہارا	۸
جناب مولوی سید فضل الرحمان صاحب پٹنہ	۵
جناب شیخ مدار صاحب کوئیتہ	۸

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا

منشور سولان ہمہ محتاج بجا تم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمد | تو دیتہ بلا تو ریہ الجیل بتجیل | گو بیان صفت و سیرت سرور محمد

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | ثبت در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

نمبر ۱۶ — جلد

۵ جمادی الثانی — سنہ ۹۸ ہجری

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | محزن توحید دین حق بود منشور ما

فرمان سولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمد | تو دیت وہم الجیل بر لفاظ تجیل | چون گشت عالم رایت منشور محمد

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا کہوں وہ کم ہی | خورشید عرب سے عجم ہے

عالم ہی قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوس کے | ای خامہ عیش کہہ با نصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نظارہ ہر شک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک نے مثالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | محبوب حریم لایزالے | ہمنام جناب مصطفا ہی

دیہیم جلال فرق پر ہے | نور رخ دلپذیر اسلام | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا ولی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہی | کرتا ہی بقلب زار نا شاد | منشور محمدی کی فریاد

ہوتی نہین مصلحت سے خالی | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہی افسر صحایف

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء فناک | عمدہ جزین نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون

جب لفت بنی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر سال دس آنے پانچ جو دے | اس گوہر بے بہا کو دے ۞

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | مابعد سے کچھہ نہین سروکار

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمد | سال دہ مرور ذر و شب الہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب اتمام ✦ تو تقیع محمدی رکھا نام

بقیۃ اعمال

پس قطع نظر اون بیشمار وجوہات کے جو ہمارے علمانے بیان کین خصوصاً مرزا موحد صاحب نے اپنی کتاب **نور محمدی** مین اور سید نصرت علی صاحب نے کتاب **معیار** مین اور مولوی فخر الدین صاحب نے اخبار ہذا نمبر ۱ مین بعنوان **تحقیق البشارت** تحقیق کی ہے -

اب فیصلہ یہہ ہے کہ کتاب اعمال کی ان آیتون کی سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہی کہ تسلی ملنے کے دنون سے اور اس پیغمبر مثل موسیٰ کے قایم ہونے سے پیشتر پنتکوست کے دن روح قدس نازل ہو چکا تھا اس قصہ کے بعد پطرس کہتا ہے کہ تم توبہ کرو تا کہ تمکو تازگی بخش ایام یعنے [illegible] اوسکے بعد حضرت عیسیٰ کو خدائی تعالیٰ دوسری بار بھیجیگا پس پطرس کے قول سے ثابت ہوا کہ تسلی دینے والا اور مثل موسیٰ حضرت عیسےٰ کے سوا کوئی اور نبی ہے جو مصلوب ہونے اور روح قدس کے نازل ہونے سے بعد پیدا ہوگا وہ بیشک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس جو کوئی ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ایمان نہ لاوے وہ بیشک اپنی قوم سے کٹ جاویگا اور نیست ونابود کیا جاویگا - مگر مین اسمین حیران ہون کہ اگر کوئی عیسائی یون کہو کہ پطرس کو جھوٹی قسمین کھانیکی عادت تھی ہم اوسکا اعتبار نہین کرتے تو پھر مین کیا جواب دونگا مجھکو فرصت بھی بہت کم ہوتی ہی مگر امید ہے کہ نامہ نگاران منشور محمدی جواب دینگے فقط ✦

لدھیانہ

جناب مولانا مولوی عبد العزیز صاحب ومولوی عبد اللہ صاحب ومولوی محمد صاحب کنارلودیانہ جو عرصہ دراز سے باتہام رکھنے چھاپہ خانہ ناجایز کے ماخوذ تھے اون کے مقدمہ کی تحقیقات برابر آٹھ نو ماہ تک ہوی آخر الامر ثابت ہوا کہ مولوی صاحبان اس تہمت سے بالکل بری الذمہ ہین مولوی عبد العزیز صاحب تو پہلے ہی بری ہو گئے تھے اب ۱۵ - ربیع الثانی سنہ ۹۸ مین حکم سنایا گیا کہ مولوی عبد اللہ صاحب ومولوی محمد صاحب بھی بری ہین فقط

نور افشان پر نظر ثانی

جعفر زٹلی نے ایسا کیا ✦ کہ مکھی کو ملل کے بھینسا کیا

نور افشان نمبر ۵۱ جلد ۸ مطبوعہ ۱۶ - دسمبر سنہ ۸۱ء مین یاد دری تھا کہ اسکے صاحب بجواب جناب محمد عبد المجید صاحب ضلع گورداسپور تحریر فرماتے ہین -

قولہ پس ہم انکے وجوہات کے تفتیش کرکے ناظرین حق شناس پر واضح کرتے ہین کہ مسیح کی مراد محمد سے نہین ہے بلکہ روح قدس سے ہے جو اونہین ایام مین رسولون پر نازل ہوا -

اقول ایک آفت سے تو مر کے ہوا تھا جینا ✦ پر گئے اور یہہ کیسی رہے اللہ نئے ✦

اس مقام پر بالفعل یاد دری صاحب سے صرف تین امر دریافت کرتا ہون **اول** یہہ کہ تسلی دینے والے سے مراد اگر روح قدس ہے تو روح قدس مذکر ہے یا مونث **دوسری** یہہ کہ انجیل یوحنا ۱۴-۱۶ مین جو لفظ ابد تک تمہارے ساتھ رہیگا - یہہ خطاب

حضرت مسیح کا صرف حواریون کے واسطے ہے یا تمام عیسائیون کے **تیسری** یہہ کہ حواریون پر روح القدس کے نازل ہونیکا آپکے پاس کیا ثبوت ہے اور یاد رہے جس کتاب سے اسکا ثبوت دیجئے پہلے اوسکو خوب مستحکم کر لینا ایسا نہو کہ لینے کے دینے پڑ جاوین -

اب ناظرین اخبار نور افشان پادری صاحب کی چالاکی اور دیانتداری ملاحظہ فرمائین کہ جناب محمد عبد المجید صاحب کی یہہ عبارت کہ - پہلا نقص تو خود حضرت مسیح پر آتا ہے کیونکہ انھون نے دربارہ ضرورت نبی یوحنا ۱۴ - ۱۶ - اور ۶ و ۷ و ۸ و ۱۳ و ۱۴ مین پیشین گوئیان کی ہین تا یہہ عبارت - یہہ پیشین گوئیان خاص آنحضرت صلعم کے حق مین ہین - ماسکے جواب سے کترا کر لفظ فارقلیط سے جواب شروع کر دیا پادری صاحب کی عادت ہے کہ مطابق تثلیث کے ایک ثلث ہضم کر کے جواب شروع کر دیتے ہین اگر پادری صاحب کو شک ہو تو مجھ سے دریافت کر لین -

قولہ اگر محمد کے لفظی جز کا پتا لگایا چاہو تو ویسا کرو جیسا آپ سے پہلے مولوی رحمت اللہ صاحب مولف اعجاز عیسوی کر گئے ہین یعنے انجیل برناس جعلی کو اس جز کے خاطر الہامی اور سچے قرار دے گئے ہین

اقول آپکے پاس انجیل برناس کے جعلی ہونے اور انجیل مروجہ کے الہامی ہونے کا کیا ثبوت ہے ؎ نگفتہ ندارد کسے باتو کار ؎ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار اسکو براہ عنایت مدلل بیان کیجئے یہہ محنت بھی آپکی رائگان گئی کیونکہ جو دلیل انجیل برناس کے جعلی ہونے اور انجیل مروجہ کے الہامی ہونیکی آپ تحریر کرینگے وہی دلیل اس انجیل مروجہ پر ہم جھونک دینگے اور جو جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے انجیل برناس کو الہامی اور سچے قرار دیا ہے اوسکا حوالہ موہ نشان صفحہ دیکھئے ورنہ مکاشفات ۲۱ - ۸ کے جہیل جو آگ اور گندک سے جلتی ہے خوف کیجئے -

قولہ مگر بتلائیے کہ کسی عیسائی نے یہہ اعتراض کیا یا آپ ہی گرہ گر ہکو انکے ذمہ لگاتے ہو - الخ

اقول ابھی تو آپ ہی نے یہہ اعتراض کیا ہے آپکے سوا کس عیسائی کو تلاش کرون - اس جہان کا سردار آتا ہے یوحنا ۱۴ - ۳۰ عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے یوحنا ۱۶ - ۱۱ ذری سیاق عبارت کو بھی دیکھا کیجئے لفظ فارقلیط جہان کے سردار سے خوب میل کھاتا ہے اور جو جہان کے سردار سے آپکی مراد شیطان ہو تو اس عبارت کے جواب سے محمد عبد المجید صاحب ممدوح کر وہ (یعنے شیطان) حضرت مسیح کے ہزارون برس پیشتر جہان مین آچکا تھا کیون چشم پوشی کی اور پھر اس عبارت تک کہ (سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسرے سے صادر ہین ہوے کچھ جواب آپ نہ دیکے ہان کیون جواب دیتے عبد المجید صاحب نے تو مدلل بیان کیا تھا اور آپ دلایل سلاسہ کے آگے ٹھہر نہین سکتے -

قولہ صاحب من یہہ کام تو حضرت کے پہلے ہی ہو چکا تھا

اقول براہ عنایت تحریر فرمائیے کہ کسی شخص نے جو لوگ حضرت مسیح کو رسول نہین جانتے تھے سزا دی اور کسنے ملک سے بے ملک کر دیا اور انکی نسل کا کیا قصور تھا جو آج تک اوس سزا کا اثر بھوگ رہے ہین ورنہ معلوم ہوگا

کہ فضول تحریر سے نور افشان کے اوراق سیاہ کرتے ہو۔
اور اسکا بھی خیال رکھو کہ اس بھوگ میں کفارہ ہوے ہیں کہیں دہبہ
نہ لگجائے باقی دلایل عبدالمجید صاحب کا جواب ندارد۔

قولہ واضح ہو کہ یہہ بات صحیح ہے اور آپکا اسے غلط
کہنا غلط ہے الخ۔

اقول اس جگہہ بالفعل صرف اتنا ہی دریافت کرتا ہون
کہ۔ اور غیر زبانین جیسے روح نے انہین بولنے کی قدرت
بخشی بولنے لگے وہ غیر زبانین جو حواری بولنے لگے کون
کون سے تھین یعنے زبان ملایکہ یا جنات یا انسان یا حیوانات
یا زبان مخلوق انسان تفصیل دار موجوالہ کتاب و باب
و آیۃ نشان دیجئے اور خیال رہے کہ پہلے اوس کتاب
کو درست و صحیح کر لینا ایسا ہو کہ جو دلیل انجیل مرتباس
کے جعلی ہونے مین آپ بیان کرین وہی دلیل ہم بھی اس
کتاب کے غیر صحیح ہونے مین پیش کردین ورنہ معلوم ہوگا
کہ آپ صرف نوکری کا فرض ادا کرتے ہین دیندار ی اور
دیانت سے کچھہ کام نہین اور سب تحریر آپکی اسی پر محمول
ہوگی ولیکن ہم تو جلتے ہین۔ نو من تیل ہوگا
نہ رادھا ناچیگی۔

قولہ واضح ہو کہ تھوڑا یا بہت کہنا تو آپکی بات ہے الخ

اقول یہہ حوالہ محمد عبدالمجید صاحب کا۔ کیونکہ خدا ایمانیکے
کرکے روح من دنیا یوحنا ۳۔ ۳۴ اسکے جواب مین آپنے
تحریر فرمایا اور وہ جو حوالہ آپنے پیش کیا ہے سو یاد رہے کہ
وہ مسیح اپنے حق مین کہتا ہے نہ کہ ہر ایک انسان کے۔ اسکو
۲۵ سے ۳۴ تک ملاحظہ فرمائیے مسیح کا اپنے حق مین
کہنا یا یوحنا کا شاگرد اور یہود کے درمیان بحث ہونا
آپ پر منکشف ہو جائیگا مسیح کا اپنے حق مین کہنا آپکی بناوٹ
ہی سیاق عبارت سے تو معلوم نہین ہوتا اور یہہ بھی تحریر
فرمائے کہ روح القدس سے خدا کی روح مراد ہے یا اور کوئی
شئی اور جو خدا کی روح مراد ہے تو خدا کے کئے دو جین
یا ایک ہی مگر خیال ہے کہ بلا حوالہ باب و آیۃ مدلل تصریح
بالا زبانی جمع و خرچ قابل سماعت نہوگا۔

قولہ یہہ بات آپکی ایک اور بناوٹ ہی عیسائی ہر گز
روح القدس سے جبرئیل مراد نہین لیتے الخ

اقول مولانا صاحب خود تسلی دینے والے اور روح القدس
سے جبرئیل مراد نہین لیتے۔ پر قول انکا۔ یہہ تخصیص تو اوسکی
حق مین درست ہوگی جو پیشتر مسیح سے نہین آیا تھا
اسکے جواب سے کیون قاصر ہون۔

قولہ مونتاس نے اس لئے ایسا دعوی کیا کہ بدعتی
تھا اور انجیل کے برخلاف کرنا چاہا الخ

اقول انجیل یوحنا ۱۴۔ ۲۶ کا جواب موقوف ہے
روح القدس کے مذکر یا مونث محقق ہونے پر جیسا کہ
اوپر گذر چکا۔ اور مانیز انجیل ارنشک نامی کے رد کرنے
کی کیا دلیل ہے بیان فرمائیے مگر اوپر کے تصریح کا خیال کر
ایسا نہو کہ سب محاملہ درہم برہم ہو جاوے۔

قولہ اگر عیسائیون کے پورے عقیدہ کو خیال کرتے تو معلوم
کرتے کہ کس سے سنتا ہی یعنے تثلیث کا ایک اقنوم
دوسرے سے سنتا ہی اور دوسرا اوس سے کہتا ہے الخ

اقول اقانیم ثلثہ کا آپس مین کہنے اور سننے کا کوئی
ثبوت بھی آپکے پاس ہے اگر ہو تو پیش کرو اور جس کتاب سے

آپنے نقل کیا ہے اوسکا حوالہ دیجئے پر یہہی گواہ اور یہہی میدان اب تو آپکی تحریر چشم بد دور انجیل پر بھی فوقیت رکھتی ہے -

قولہ مقدس راوی انکی امتیاز سے ناواقف ہین الخ

اقول شاباش اگر آپکی تحریر صحیح ہے تو بس یہہ ہے واہ صاحب آپکے عقیدہ کے بموجب راویون پر روح قدس نازل ہوا اور الہام سے انجیل لکھین وہ بیچارے ناواقف ہو جائین شاگرد اوستاد سے برتر کہان ہوتا متی ۱۰ - ۲۴ - مقدس راویون کو اپنے خوب خطاب دیا عیسائی اس تحریر سے نہایت خوش ہونگے اور پھر ۱۹ صدی مین آپکو امتیاز حاصل ہو یہہ کیا معنی ہین علاوہ اس کے یہہ قول آپکا اور پھر مقدس راویون کے اس تسلی دینے والی کو روح القدس اور روح حق کے نام سے بیان کیا دیکھو صفحہ ۴۰۸ - اسی اجنار کا - اب اون کے بیان کا بموجب قول آپکے کیا اعتبار رہا - ہائی ہائی مین آپکو کئی بار دوستانہ سمجھا چکا ہون کہ سوچ سمجھ کے لکھا کیجئے آپ ایسے تحریر بے سروپا کر بیٹھے ہین کہ جو آپکی تحریر دیکھتا ہوگا اوسکو ضرور عنوان تحریر جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مندرجہ اخبار منشور محمدی بنمری ۲۳ جلد ۹ مطبوعہ ۱۵ - ماہ شعبان یاد آجاتا ہوگا اور وہ اوس عنوان کو دیکھکر آپکو سمجھ جاتا ہوگا فقط -

تنبیہ یہہ خاکسار ملتمس ہے کہ اگر آپکو تحقیقات اور دینداری کا پاس ہو تو آیندہ کو کوئی جواب بلا حوالہ تحریر فرمائے اور جس کتاب سے حوالہ دیا کرین پہلے اوس کتاب کو سچی اور الہامی ثابت کر لیجئے بے الہامی اور جعلی کتاب کا حوالہ نامنظور ہوگا فقط + راقم عبدالمجید

ریاست طولس و فرانس کی بگاڑ

اٹالیان فرانس اور ریاست طولس کے درمیان نا اتفاقی رو دینے کے باعث اور جنگ برپا ہونے کا خوف و اندیشہ ہونے سے یورپ کے ممالک مین علی الخصوص اطالی مین فکر و پریشانی پیدا ہوی ہے اور اٹالیان اطالیہ کو یہہ اندیشہ ہے کہ اٹالیان فرانس رئیس طولس کو معزول کرنا اور اوسکے ملک کے قابض و متصرف ہونا چاہتے ہین - طولس کے چند غارتگر قبایل نے ۷ وین اپریل کے شب کو سرحد الجیریہ عبور کیا اور لشکر فرانس سے دوچار ہوا اوس مقابلہ مین چند سپاہ فرانس مقتول و مجروح ہوے غرض کہ اس واقعہ کے باعث من جانب سرکار فرانس طولس پر فوراً چڑھای کرنے کے درباب تجویز ہوی ہے -

مخزین پارس کا بیان ہے کہ اٹالیان فرانس و افریقہ مین اپنے اعتبار و عزت کو بنا رہنا اور اپنی اولوالعزمی ثابت کرنا لازم ہی اور جب تک کہ طولس کے غارتگر قبایل کی سرکوبی قرار واقعی نہوگی تب تک علاقہ فرانس کے ممالک کے سرحد کو امن و امان حاصل نہوگا الجیریہ سے بونا کیطرف لشکر روانہ کیا گیا ہی - اسکے سوا طولن سے دس ہزار سپاہ کی جماعت ملکی بذریعہ جہازات کے روانہ کی جاویگی -

اٹالیان فرانس یہہ کہتے ہین کہ اپنا ارادہ طولس کو مسخر کرنے کا نہین ہی لیکن رئیس طولس کو ہر امر مین اپنی تابعداری کرنے اور اغارہ کے مکر و فتور و ترغیب و

اشتعال کی جگہہ نہ دینے کے درباب مجبور کرنا ہوگا -

پارس سے استانڈرد کی ایک مراسلہ نویس نے یہ تحریر کیا ہی کہ ایالیان فرانس نے دوسرے دول اعظم کو اسیطرح سمجھایا ہی - اس مقدمہ کے درباب سرکار اطالی کے سہ مین الحال چند سوالات پیش کئے گئے ہین سینار کیرولی نے جلسہ مین یہ ظاہر کیا کہ مجانب میجر انگریزی اُس ملہ مین اپنی کو یہ اطلاع دی گئی کہ طولن پر قبضہ نہ کرینگے درباب ایالیان فرانس اقرار کئے ہین اور مارکوئیس فی نوئیلس نے یہ اقرار کیا ہی کہ ایالیان فرانس فقط اپنے سرحد کی نگہبانی کرنا اور اوسکو بچانا چاہتے ہین اور اونکا ارادہ ہرگز نہین ہی کہ طولن پر قبضہ کرین - مقدمہ طولن کے درباب ایالیان اطالی و انگلستان ہم رائے و ہم تجویز ہین - الحاصل مذکور اظہار و بیان سے مذکور جلسہ کے چندارکان کو تشفی نہین ہوی اور وے درہم و برہم ہوے بہرحال آیندہ اس مقدمہ کے درباب مکرر مباحثہ ہوگا غارتگر قبایل کی سرکوبی کرنے اور انہین ہمیشہ شرارت و فساد سے باز رکھنے کے بوض ایک چھوٹا لشکر رکھنے کے درباب رئیس طولن تجویز کر رہا ہی - پارس سے بذریعہ تار آئین ہوین کو ایف سے منکشف ہوا کہ کمرو نامی ایک غارتگر قبیلہ طولن کی تنبیہ و سرکوبی کرنے کی بوض بلدی تمام فرانس مین جنگ کی تیاری ہو رہی ہے اور عنقریب سرحد طولن پر لشکر فرانس کی ایک بڑی جماعت کا فراہم ہونا ہوگا اور اسمین ۱۹ وین غول کے سپاہ شامل رہینگے اور اسکی کمک کے لئے فرانس سے فوج روانہ ہوگی الجیریہ اور اونکے اضلاع کی چھاؤنیون مین نوکری کرنیکے لئے بھی فرانس کے جنوبی ممالک کے لشکر کا ایک حصہ روانہ کیا جائیگا کہتے ہین کہ سرحد طولن پر جو قبایل کہ بود و باش رکھتے ہین وہ سرکار فرانس کا اعتراف کرتے ہین اور نہ رئیس طولن کی تابعداری کرتے ہین اسلئے انکی گوشمالی کرنا اور انہین راہ راست پر لانا سرکار فرانس کو منظور ہی نہ کہ طولن پر قبضہ کرنا اور اسکو اپنے ممالک محروسہ مین شامل کرنا سرکار صدر کے اظہار سے یہ منکشف ہوا کہ سرحد الجیریہ کو اور وہان کے باشندگون کو محض شریر قبایل کے حملون اور یورشون سے بچانیکے بوض لشکر روانہ کیا جاتا ہی - طولن کیطرف لشکر روانہ کرنیکے اخراجات کا مبلغ سرکاری خزانہ سے دینے کے درباب فرانس کے جمہوری جلسہ مین منجانب صدر نشین آئین مجوزہ کے دو مسودے پیش کئے گئے یعنے ایک مسودہ ۴۰ لاکھہ فرانکس وزیر صیغہ عسکری کے تحویل کرنیکے درباب ہے اور ایک مسودہ ۱۶ لاکھہ ۹۵ ہزار ۲۷۶ فرانکس وزیر صیغہ بحری کے تحویل کرنیکے درباب ہی تاکہ مذکور وزرا فوج کو جانب طولن روانہ کرنے کی تیاری اور جہاز تیار پیدا کرینگا بندوبست بسرعت تمہ کرین بعد ازین مذکور مسودے فوراً بدبحث کمیٹی کی رائے معلوم کرنیکے بوض بطریق استصواب روانہ کئے گئے اور کمیٹی صدر نے ایک ساعت کے اندر اسبارہ مین اپنی رائے قید قلم کرکے روانہ کی اور بذریعہ تار آئین ہوین کو ایف سے معلوم کرائی کہ وزرا مذکور بلا تاخیر وزرا صدر کے تحویل کیا جاوے حاصل کلام مزبور مسودون کے درباب جلسہ مین تھوڑے وقت تک مباحثہ ہوا بعد ازین اہل جلسہ نے انہین منظور و پسند کیا - مہم مذکور دو برگیڈ پر شامل رہیگی اور اون ہر دو کے سپاہ کا شمار ۱۳ ہزار کے قریب ہوگا - لشکر متعینہ فرانس کا کوئی حصہ ابھی جنگ کے لئے طلب نہین کیا گیا ہی لیکن لشکر متعینہ الجیریہ کے ایک حصہ کو اس مہم کے لئے منتخب کرتا ہوا ہے اور ہر ایک جمنٹ کے شمار کو کامل کرنیکے بوض متفرق رجمنٹون سے تھوڑے تھوڑے سپاہ کو روانہ کرنیکے درباب ہدایت ہوی ہے مگر اور ۱۴ وین

غول کے حکمران آفسر کے نام پر اس معنی کا حکم روانہ کیا گیا ہی کہ درصورت ضرورت فوراً کوچ کرنیکے بعرض اس غول کو تیار و آمادہ رکھین- تازی کو ایف سے یہ منکشف ہوا کہ سرحد پر لشکر فرانس اور سرکش قبایل طولنس کے درمیان جنگ ہوی فقط ۔ شمس الاخبار مدراس

قبول اسلام

مخدوم و مکرم مہتمم منشور محمدی محمد شریف صاحب دام مجدہ

سلام مسنون کے بعد عرض ہو- خاطر ہو- مہربانا اس مضمون کو درج منشور لامع النور فرماکر احقر کو ممنون و مشکور فرمائے گا- دہوہذا

ایک شخص عیسائی مسمی اندرو جو کئے سال سے یہان کے نشن علاقہ مین معہدہ مدرسے مامور تھا- بمصداق آیہ کریمہ یضل من یشاء و یہدی من یشاء- دفعتاً اسکو شوق اسلام چرآیا اور یادری طالع سے اس لئے ۳ جمادی الاول روز جمعہ مسجد چوک مین اسلام سے مشرف ہوا اور نام اسکا محمد ہدایت اللہ رکھا گیا اور ایک عورت قوم ردی بھی اسیوقت اسلام لائی اور نام اسکا فاطمہ رکھا گیا- چنانچہ اسیوقت اس نومسلم کا عقد اس زن نومسلمہ کے ساتھ باندہا گیا فقط-

راقم سید محمود عفی اللہ عنہ مقام ایوا یلور ضلع گوادری

بقیہ مضمون رسالہ دلیل وہاج فی اثبات کثرت ازواج

جناب سید خادم حسین صاحب دہلوی بجواب تقریر عدم جواز کثرت ازواج پادری یم جی اسمت صاحب بابت مندرجہ پرچہ منشور محمدی

نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ ہجری

(اب ہمارے پیارے عیسایون کو یہ) خیال کرنا چاہیے- کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس رسم کو جائز رکھا کہ جو اسم صرف عمدہ ہی نتھا بلکہ اس رسم کو کہ جسکو انبیاء سابقین نے جواز رکھا تھا پھر کس طرح انکے عصمت مین فرق آئیگا یہان کتب مقدس کے رو سے جواز کثرت ازواج تو پایہ ثبوت کو پہونچ چکا اب کتب مقدس کے ان چند فقرون کو لکھا چاہتا ہون کہ جس سے علاوہ جواز کثرت ازواج کے یہہ بات بھی ثابت ہوجائیگی کہ اللہ تعالی ایک سے زیادہ نکاحون کو صرف پسند ہی کرنے کے سوا بلکہ برکت دینے کا وعدہ فرماتا ہے دیکھو پیدایش ۳۰ باب ۲۲ ایکزوڈس ۲۱ باب ۱۱ فقرہ ڈیوٹرونومی ۷ باب ۱۷- اول سموئیل پہلا باب- ۱-۲- ۱۱- ۲- فقرات وغیرہ ایضاً ۲۵ باب- ۲- ۴- ۳- ۴- ۱۲ باب ۱۸ فقرہ- ایضاً ۵ باب ۱۳ فقرہ وغیرہ علی ہذا القیاس اور بہت سے فقرے ہین کہ جنسے کثرت ازواجی کے باب مین اللہ تعالے برکت دینے کا وعدہ فرماتا ہے- پس ان تمامی فقرہا سے بالا سے بھی یہی مسئلہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کثرت ازواجی کو اپنے انبیا علیہم السلام کے لئے ایک امر مستحسن گردانا تھا تبھی تو اسمین برکت دینے کا وعدہ فرماتا ورنہ کیون ایسا فرماتا کیونکہ برکت تو نیک کام ہی کے صلہ مین دیجاتی ہے بخلاف برے کام کے کہ اسکا صلہ برکت کے برعکس ہوا کرتا ہے- پس جیسا کہ یہہ کام باعث برکت ٹھہرا تو پھر اسکے جواز مین کیا کلام رہا- اور اسکے کرنے والون پر کیا الزام- پادری صاحب جب جواز کثرت ازواج کے سوا

بلکہ برکت دینے کا وعدہ بھی فقرۂ بالا سے ثابت ہو چکا
تو پھر آپکا وہ دعویٰ کہ (ایک سے زیادہ عورت کرنے سے عصمت
وعفت ثابت نہیں ہوتی) بالکل رد ہوا جاتا ہے - اگر پادری
صاحب اپنے قول کو صحیح تصور کرتے ہیں تو اس صورت میں کتاب
مقدس غلط ٹھہرتی ہے اور خود انبیاء علیہم السلام بھی جو جواز
کثرت ازواج کو پسند کئے ہیں ناپرہیزگار بلکہ اس سے بڑھکر
ٹھہرتے ہیں اس صورت میں یا تو اپنے ہی قول غلط کو صحیح تصور
فرمائیے یا کتب مقدس کو بلا اکراہ غلط جانئے - اور ہمکو ذرا
سمجھا دیجئے گا - پس جبکہ کتب مقدس کے مطابق انبیاء علیہم السلام
نے اس جواز کثرت ازواج کو برا نہ سمجھا اور خود کرتے چلے آئے تو
اس سند پر بھی اکثر عیسائی علماء نے جواز کثرت ازواج میں
بہت سی کتابیں لکھی ہیں چنانچہ اس محل پر چند مفسرین کے
اقوال پیش کرتا ہوں - دیکھئے پیشوائی فرقۂ پراٹسٹنٹ
مارٹن لوتھر صاحب نے فلپ نامی ایک رئیس کو دو جورو ان
رکھنے کی اجازت دی - اور بعض جگہہ فرماتے ہیں کہ انسان
دس بارہ عورتیں ایک ساتھ رکھ سکتا ہے (دیکھو سرمن
دی میت) اور پھر پادری فکس صاحب اپنی کتاب اصلاح الیہود
صفحہ ۲۰۴ میں فرماتے ہیں کہ (تعدد ازواج کے مقدمے میں
ہم بے تردد تسلیم کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں بھی اس دستور نے
رواج پایا تھا - اور خدا نے بھی اسکو منع نہیں کیا بلکہ اکثروں
کو برکت دینے کا وعدہ کیا جو اسپر چلتے تھے - انتہی - یعنے
جواز کثرت کے دستور پر چلتے تھے - اور پھر جان ملٹن صاحب
نے اپنی کتاب موسوم بجواب معنون دوباب مذہب عیسائی میں
اس امر کے ثبوت میں یعنے جواز کثرت ازواج کے بارے انجیل کے
بہت سے فقرے نقل کئے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جس رسم کی

الجیل میں ممانعت نہ ہو ہم اسکو کس دلیل سے برا اور ذلیل کہیں
علی ہذا القیاس اور بہت سے علماء عیسائی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے
اگر ہم ان سب تحریرات کو یہاں نقل کریں تو ایک طویل رسالہ ہو جائے
پس ہم یہاں ہمارے پادری صاحب حق شناس و انصاف دوست
کے فہم و فراست پر اس مقدمے کو حوالہ کرتے اور فی الحقیقت صاحب
فراست کے واسطے اسقدر لکھنا بھی بہت ہے - اب یہاں سے یہ مسئلہ
جواز کثرت ازواج مطابق کتب مقدس کے جایز ہے ٹھہرا -
پس جو لوگ کہ از راہ تعصب اور کے عدم جواز وغیرہ پر کج بحثی کرتے
ہیں گویا کتب مقدس پر الزام لگاتے ہیں - اور آپکی تقریر
مندرجہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی کو دوسرے نبی کی
متابعت کرنی ضرور ہے جیسا کہ بقول آپکے حضرت آدمؑ کے
مطابق حضرت موسیٰ نے بھی ایک ہی عورت کی - مگر ظاہر تو
یہ ہے کہ حضرت مسیح تو انکے مطابق ایک جورو بھی نہیں رکھتے
پھر اتباعیت کہاں رہی - بلکہ اس سے سراسر اللہ تعالیٰ کے
حکم کا خلاف کرنا ثابت ہوتا ہے - عصمت کا تو یہاں کیا ذکر
اور جب مسیح نے کوئی جورو نہیں کی تو پھر آپ لوگ کیوں
جورو کرتے ہو گویا عیسائی لوگ مسیحا حضرت عیسیٰ کا خلاف
کرتے ہیں - اگر پادری لوگ دوسروں کے عیبوں کو اگرچہ ذرہ
کی برابر ہو تو خورشید - اور اگر دانہ خردل کے برابر تو پہاڑ
بنا کر مشہور دکھاتے ہیں مگر اپنے عیبوں پر اگرچہ دریا کی ریت سے
بھی زیادہ ہوں مطلق نظر ہی نہیں کرتے - انہی باتوں میں دیکھو متی
کے باب ۱-۲-۳-۴-۵ تک فقروں کو (عیب لگاؤ کہ تم پر
بھی عیب لگایا جاوے کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے ہو اسیطرح تم پر بھی عیب
لگایا جائیگا - اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے بھی
ناپا جائیگا - اور کیوں اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

آپنے نقل کیا ہے اوسکا حوالہ دیکھے پر یہہ ہی گواہ ہی میدان اب تو آپکی تحریر چشم بد دور انجیل پر بھی فوقیت رکھتی ہے -

قولہ مقدس راوی انکی امتیاز سے ناواقف ہین الخ

اقول شاباش اگر آپکی تحریر صحیح ہے تو بس یہہ ہے واہ صاحب آپکے عقیدہ کے بموجب راویون پر روح قدس نازل ہوا اور الہام سے انجیل لکہین وہ بیچارے ناواقف ہو جائین شاگرد اوستاد سے برتر کہان ہین ہونا متی ۱۰- ۲۴ - مقدس راویون کو اپنے خوب خطاب دیا عیسائی اس تحریر سے نہایت خوش ہونگے اور پھر ۱۹ اصدی مین آپکو امتیاز حاصل ہو یہہ کیا معنی ہین علاوہ اس کے یہہ قول آپکا اور پھر مقدس راویون کے اس تسلی دینے والی کو روح القدس اور روح حق کے نام سے بیان کیا دیکھو صفحہ ۴۰۴ - اسی اجزا کا - اب اون کے بیان کا بموجب قول آپکے کیا اعتبار رہا - ہائی ہائی مین آپکو کئی بار دوستانہ سمجہا چکا ہون کہ سوچ سمجہہ کے لکہا کیجئے آپ ایسے تحریر بے سر و پا کر بیٹھتے ہین کہ جو آپکی تحریر دیکھتا ہوگا اوسکو ضرور عنوان تحریر جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مندرجہ اجزا منشور محمدی بنمری ۲۳ جلد ۹ مطبوعہ ۱۵- ماہ شعبان یاد آجاتا ہوگا اور وہ اوس عنوان کو دیکہکر آپکو سمجہہ جاتا ہوگا فقط -

تنبیہ یہہ خاکسار ملتمس ہے کہ اگر آپکو تحقیقات اور دینداری کا پاس ہو تو آیندہ کو کوئی جواب بلا حوالہ تحریر نفرمائے اور جس کتاب سے حوالہ دیا کرین پہلے اوس کتاب کو سچی اور الہامی ثابت کر لیجئے بے الہامی اور جعلی کتاب کا حوالہ نامنظور ہوگا فقط + راقم عبدالمجید

ریاست طولس و فرانس کی بگاڑ

اماليان فرانس اور ریاست طولس کے درمیان نا اتفاقی رو دینے کے باعث اور جنگ برپا ہونے کا خوف و اندیشہ ہونے سے یورپ کے ممالک مین علی الخصوص اطالی مین فکر و پریشانی پیدا ہوی ہے اور اماليان اطالیہ کو یہہ اندیشہ ہے کہ اماليان فرانس رئیس طولس کو معزول کرنا اور اوسکے ملک کے قابض و متصرف ہونا چاہتے ہین - طولس کے چند غارتگر قبایل نے ۷ وین اپریل کے شب کو سرحد الجیریہ عبور کیا اور لشکر فرانس سے دوچار ہوا اوس مقابلہ مین چند سپاہ فرانس مقتول و مجروح ہوے غرض کہ اس واقعہ کے باعث من جانب سرکار فرانس طولس پر فوراً چڑہای کرنے کے درباب تجویز ہوی ہے -

مخبرین پارس کا بیان ہے کہ اماليان فرانس و افریقہ مین اپنے اعتبار و عزت کو بنا رہنا اور اپنی اولوالعزمی ثابت کرنا لازم ہی اور جب تک کہ طولس کے غارتگر قبایل کی سرکوبی قرار واقعی نہوگی تب تک علاقہ فرانس کے ممالک کے سرحد کو امن و امان حاصل نہوگا الجیریہ سے بونا کیطرف لشکر روانہ کیا گیا ہی - اسکے سوا طولس سے دس ہزار سپاہ کی جماعت کمکی بذریعہ جہازات کے روانہ کی جاویگی -

اماليان فرانس یہہ کہتے ہین کہ اپنا ارادہ طولس کو مسخر کرنے کا نہین ہی لیکن رئیس طولس کو ہر امر مین اپنی تابعداری کرنے اور اغیار کے مکر و فریب و ترغیب

اشتعال کو جگہہ نہ دینے کے درباب مجبور کرنا ہوگا -

پارس سے استاندرد کو ایک مراسلہ لویس نے یہ تحریر کیا ہی کہ اٹالیان فرانس نے دوسرے دول اعظم کو اسیطرح سے سمجھایا ہی - اس مقدمہ کے درباب سرکار اطالی کے ۔ ۔ ۔

غول کے حکمران آفسر کے نام پر اس معنی کا حکم - وانہ کیا گیا ہی کہ درصورت ضرورت فوراً کوچ کرنیکے بغرض اس غول کو تیار و آمادہ رکھین - تاری کو ایف سے یہ منکشف ہوا کہ سرحد پر لشکر فرانس اور سرکش قبایل طونس کے درمیان جنگ ہوی فقط ۔ شمس الاخبار مدراس

قبول اسلام

مخدوم و مکرم مہتمم منشور محمدی محمد شریف صاحب دام مجدہ

سلام مسنون کے بعد مشمول خاطر ہو - مہربانا اس مضمون کو درج منشور لامع النور فرماکر احقر کو ممنون و مشکور فرمائے گا - دہوندا

ایک شخص عیسائی مسمی اندرو جو کئی سال سے یہان کے نشن علاقہ مین معہدۂ مدرسے مامور تھا - بمصداق آیہ کریمہ یضل من یشاء و یہدی من یشاء - دفعتاً اسکو شوق اسلام چرآیا اور یاوری طالع سے اس نے ۳ جمادی الاول روز جمعہ مسجد چوک مین اسلام سے مشرف ہوا اور نام اسکا محمد ہدایت اللہ رکھا گیا اور ایک عورت قوم ردی بھی اسیوقت اسلام لائی اور نام اسکا فاطمہ رکھا گیا - چنانچہ اسیوقت اس نو مسلم کا عقد اس زن نو مسلمہ کے ساتھ باندھا گیا فقط -

راقم سید محمود عفی اللہ عنہ مقام اپوا ملور ضلع گوادری

بقیہ مضمون رسالہ دلیل وہاج فی اثبات کثرت ازواج

جناب سید خادم حسین صاحب دہلوی بجواب تقریر عدم جواز کثرت ازواج پادری یم جی اسمت صاحب مندرجہ پرچہ منشور محمدی نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۲۹۸ ہجری

(اب ہمارے پیارے عیسایون کو یہ) خیال کرنا چاہیے - کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس رسم کو جائز رکھا کہ جو اسم صرف عدہ ہی تھا بلکہ اس رسم کو کہ جسکو انبیاء سابقین نے جواز رکھا تھا پھر کس طرح انکے عصمت مین فرق آئیگا یہان کتب مقدس کے رو سے جواز کثرت ازواج تو پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا اب کتب مقدس کے ان چند فقرون کو لکھنا چاہتا ہون کہ جس سے علاوہ جواز کثرت ازواج کے یہہ بات بھی ثابت ہو جائیگی کہ اللہ تعالی ایک سے زیادہ بیبیون کو صرف پسند ہی کرنے کے سوا بلکہ برکت دینے کا وعدہ فرماتا ہے دیکھو پیدایش ۳۰ باب ۲۲ ایکزوڈس ۲۱ باب ۱۱ فقرہ ڈیو دورکسانی ۷ باب ۱۷ - اول سموئیل پہلا باب - ۱ - ۲ - ۱۱ - ۲ - فقرات وغیرہ ایضاً ۲۵ باب - ۲ - ۴ - ۳ - ۴ - ۱۲ باب ۱۸ فقرہ - ایضاً ۵ باب ۱۳ فقرہ وغیرہ علی ہذا القیاس اور بہت سے فقرے ہین کہ جنسے کثرت ازواجی کے باب مین اللہ تعالے برکت دینے کا وعدہ فرماتا ہے - پس ان تمامی فقرات بالا سے بھی یہی مسئلہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالے کثرت ازواجی کو اپنے انبیا علیہم السلام کے لئے ایک امر مستحسن گردانا تھا تبھی تو اسمین برکت دینے کا وعدہ فرماتا ورنہ کیون ایسا فرماتا کیونکہ برکت تو نیک کام ہی کے صلہ مین دیجاتی ہے بخلاف برے کام کے کہ اسکا صلہ برکت کے برعکس ہوا کرتا ہے - پس جیسا کہ یہہ کام باعث برکت تھہرا تو پھر اسکے جواز مین کیا کلام رہا - اور اسکے کرنے والون پر کیا الزام - پادری صاحب جب جواز کثرت ازواج کے سوا

بلکہ برکت دینے کا وعدہ بھی فقرۂ بالا سے ثابت ہو چکا
تو پھر آپکا وہ دعویٰ کہ (ایک سے زیادہ عورت کرنے سے عصمت
وعفت ثابت نہین رہتی) بالکل رد ہوا جاتا ہی - اگر پادری
صاحب اپنے قول کو صحیح تصور کرتے ہین تو اس صورت مین کتاب
مقدس غلط ٹھہرتی ہے اور خود انبیا علیہم السلام بھی جو جواز
کثرت ازواج کو پسند کئے ہین ناپرہیزگار بلکہ اس سے بڑھکر
ٹھہرتے ہین اس صورت مین یا تو اپنے ہی قول غلط کو صحیح تصور
فرمائے یا کتب مقدس کو بلا اکراہ غلط جانئے - اور ہمکو ذرا
سمجھا دیجئے گا - پس جبکہ کتب مقدس کے مطابق انبیاء علیہم السلام
نے اس جواز کثرت ازواج کو برا نہ سمجھا اور خود کرتے چلے آئے تو
اس سند پر بھی اکثر عیسائی علما نے جواز کثرت ازواج مین
بہت سی کتابین لکھی ہین چنانچہ اس محل پر چند مفسرین کے
اقوال پیش کرتا ہون - دیکھئے پیشوائی فرقۂ پراٹسٹنٹ
مارٹن لوتھر صاحب نے فلپ نامی ایک رئیس کو دو جورو ان
رکھنے کی اجازت دی - اور بعض جگہہ فرماتے ہین (انسان
دس بارہ عورتین ایک ساتھ رکھہ سکتا ہے دیکھو سرمن
دی میت) اور پھر پادری فکس صاحب اپنی کتاب اصلاح الہیو
صفحہ ۲۷ مین فرماتے ہین کہ (عقد ازواج کے معاملے مین
ہم بے تردد تسلیم کرتے ہین کہ بنی اسرائیل مین بھی اس دستور نے
رواج پایا تھا - اور خدا نے بھی اسکو منع نہین کیا بلکہ اگر ون
کو برکت دینے کا وعدہ کیا جو اسپر چلتے تھے - انتہی - یعنے
جواز کثرت کے دستور پر چلتے تھے - اور پھر جالن صاحب
نے اپنی کتاب موسوم بجواب مضمون دوباب مذہب عیسائی مین
اس امر کے ثبوت مین یعنے جواز کثرت ازواج کے بارے انجیل کے
بہت سے فقرے نقل کئے ہین اور لکھتے ہین کہ جس رسم کی

انجیل مین ممانعت نہو ہم اسکو کس دلیل سے برا اور ذلیل کہین
علی ہذا القیاس اور بہت سے علما عیسائی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے
اگر ہم ان سب تحریرات کو یہان نقل کرین تو ایک طویل رسالہ ہو جائیگا
پس ہم یہان ہمارے پادری صاحب حق شناس و انصاف دوست
کے فہم و فراست پر اس مقدمے کو حوالہ کرتے اور فی الحقیقت صاحب
فراست کے واسطے اسقدر لکھنا بھی بہت ہے - اب یہان سے یہی مسئلہ
جواز کثرت ازواج مطابق کتب مقدس کے جایز ہے ٹھہرا -
پس جو لوگ کے ازراہ تعصب اور کے عدم تدبر وغیرہ پر کج بحثی کرتے
ہین گویا کتب مقدس پر الزام لگاتے ہین - اور آپکی تقریر
مذکورہ بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نبی کو دوسرے نبی کی
متابعت کرنی ضرور ہے جیسا کہ بقول آپکے حضرت آدمؑ کے
مطابق حضرت موسیٰؑ نے بھی ایک ہی عورت کی - مگر ظرفو تر
یہہ ہے کہ حضرت مسیح تو انکے مطابق ایک جورو بھی نہین کئے
پھر اتباعیت کہان رہی - بلکہ اس سے سراسر اللہ تعالیٰ کے
حکم کا خلاف کرنا ثابت ہوتا ہے - عصمت کا تو یہان کیا ذکر -
اور جب مسیح نے کوئی جورو نہین کئے تو پھر آپ لوگ کیون
جورو کرتے ہو گویا عیسائی لوگ مسیحؑ کا حضرت عیسیٰ کا خلاف
کرتے ہین - اگر پادری لوگ دوسرون کے عیبون کو اگرچہ ذرہ
کی برابر ہو تو خوردبین سے اور اگر دانہ خرول کے برابر تو پہاڑ
بنا کر مشہور دکھاتے ہین مگر اپنے عیبون پر اگرچہ دریا کی ریت سے
بھی زیادہ ہون مطلق نظر ہی نہین کرتے - انکی آنکھون مین دیکھو متی
۷ باب - ۱-۲-۳-۴-۵ تک فقرون کو (عیب لگاؤ کہ ہمپر
بھی عیب لگایا جاویگا - کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے ہو اسیطرح تمپر بھی عیب
لگایا جائیگا - اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے بھی
ناپا جائیگا - اور کیون اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھہ مین ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی | توریتہ بلا تورپہ انجیل بتجیل | گویان صفت سیرت سرور محمدؐ

ازپے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

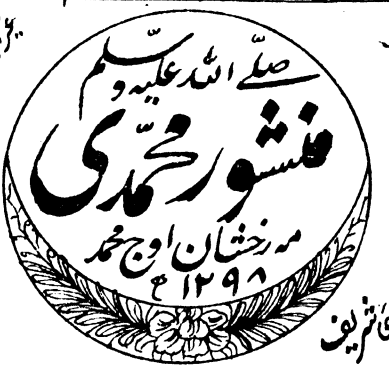

نمبر ۱۷ — جلد

۱۵ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدی | توریت و ہم انجیل طاقت دز بجیل | چون گشت علم آیت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہے قدیر ہے احد ہی | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف عیان ہی | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اقطار ہزار عالم اوس کے | ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مرو مہر ہے روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظر دن سے گرے جہان کے اجبار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفا ہے

دیہیم جلال فرق پر ہی | نور رخ دلپذیر اسلام | ہادی ملل ظہیر اسلام | ہ

خالق ہر چیز کا وہی ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | شمس الاخبار اسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | کرتا ہی بقلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | بے شبہ ہی افسر مخالیف | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف

جب نعت نبی کا وقت آیا | ارشاد نبی ہے ماء فاک | ہر لفظ ہی رشک در مکنون | عمدہ جبرین نفیس مضمون

لولاک لما خلقت الافلاک | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر سال اس آنے پانچ جوڑے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد | آیا ہے بشان شاہ لولاک | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | مابعد سے کچھ نہین سروکار

سردار پیمبران محمدؐ | سال دمرور روز و شب الہی | ہوا اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب اختتام ؛ توقیع محمدی رکھا نام۔

غزل نعتیہ

از نتایج افکار جناب منشی عبدالعزیز صاحب اعجاز رقم

مطلع مہر ہدایت روے تو — قبلہ گاہ قدسیان ابروے تو
مطلع خورشید ایمان روے تو — قبلہ گاہ قدسیان ابروے تو
روکش مہر و ہلال و مشک تر — روے تو ابروے تو گیسوے تو
سنبل فردوس را نکہت فزود — مشک سا و عنبر افشان موے تو
راستی آموخت سرو از قامتت — خوبرو آورد گل از خوے تو
بر کمال صنعت صوصا کرد — چون نگاہے کرد ایزد سوے تو
از فطوبی دا دطوبی را سبق — ای محمد قامت دلجوے تو
در جہان سحر حلال ایجاد کرد — سرمہ سا آن ترگس جادوے تو

از تعجب ماند عیسی دم بخود
چون شنید اعجاز گفت دگوی تو

غزل نعتیہ

من طبع زاد جناب مولوی حاجی محمد حامد بخش صاحب حامد

ہنو کیون دماغ آسمان پر ہمارا — کہ حضرت کے در کا ہے بستر ہمارا
شرف ہی ہے سب امتوں پر ہمارا — کہ شاہ رسل ہے پیمبر ہمارا
ہوا فرمین روا حضرت کا جلوہ — تہ خاک چمکا ہی اختر ہمارا
بہنین عرض حاجت کی کچھ ہمکو حاجت — کہ مولا ہی خود بندہ پرور ہمارا
ملک لوح جب نقش پا پہ لے ہم — مشرف ذرا کیجے سر ہمارا
اذان دے منارے پہ مسجد کے تیرے — یہ رتبہ ہے اللہ اکبر ہمارا
جہان سر جھکائین یدے تین قدسی — وہان نقش سجدہ ہی اکثر ہمارا
ذرا قبر سے ہمکو اٹھنے تو دیجے — قدم ہین پیمبر کے اور سر ہمارا
تصور نے شہ کے کہا دل مین آکر — رہینگے ہم اسمین یہ ہے گھر ہمارا
اوڑا لیلی ہے ہوائے مدینہ — نہ مرکب ہی کوئی رہبر ہمارا

ہوے روزن در سے روشن دل و جان — یہ کام آگیا جسم اغبر ہمارا
مدینے مین ہے فرش چشم ملایک — زمین پر پاؤن کیونکر ہمارا

ملک سے کہا شہ نے حامد جو پہنچا
غلام ایک حاضر ہی در پر ہمارا

غزل نعتیہ

لای تشریف بنی طالع امت چمکا — پرگئی دہوم کہ وہ تاج شفاعت چمکا
دور سے دور سے ملک کہتے ہوے بسم اللہ — جب براق شہ والا دم رفعت چمکا
امتی پاس تھے حضر کے خبر بھی نہ ہوئی — کسطرف آن کے خورشید قیامت چمکا
سبکو روشن ہوا سے نور محمد کا ہوا — اک ستارہ جو بنی ثقہ ولادت چمکا
تیرے گنبد کا کلس دیکھکے ہوے بیخود ملک — کرہ ارض پہ ہی اختر حضرت چمکا
ظلمت قید مین آجاتی ہے قدر نظر — ای خیال رخ انور مری تربت چمکا
نظر آئے نہ مجھے تیرگی راہ صراط — نور ایمان مرا حضر کے بدولت چمکا
وہ ستارہ تری مہر نبوت جس سے — شرق سے غرب تلک نور نبوت چمکا
جلوہ گر دلمین جو تھا روضہ انور کا ضیا — قبر مین آنکھ جو کھولی در رحمت چمکا
ابھی خورشید قیامت بھی نہ آیا تھا قریب — دوری امت اعلم ختم رسالت چمکا

وصف لکھتا ہی براق نبوی کا حامد
تو سن فکر دراز و رطبیعت چمکا ؛

جواب نور افشان

حامی دین متین جناب محمد شریف صاحب دام لطفہ۔

بعد سلام علیکم التماس ہے کہ یہہ چند سطرین براہ عنایت اخبار گہربار منشور محمدی کے کسی گوشہ مین جگہہ دیکر ممنون فرمائیے وہو ہذا۔

ناظرین باتمکین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین کہ جناب محمد عاشق صاحب نے چند آیتین بیبل مقدس کے مع تعداد غلطیان بذریعہ خط پادری تھاکرداس صاحب کے پاس بطلب

جواب روانہ کین اوسکا جواب پادری موصوف بحادث
پیشوایان قدیم نورافشان نمبر ۱۲ جلد ۹ مطبوعہ ۲۴
مارچ ۱۸۸۱ء مین تحریر کرتے ہین -

قولہ بعدہ واضح ہو کہ آپ کے سوالون اور دعوون کا
جواب دینے مین یہہ کمترین کوئی مصلحت نہین دیکھتا الخ

اقول وای برحال شاکر داس کہ غیر مذہب کے کتابون
پر اعتراض کرین جب کوئی اوس مذہب کا حامی برسر
مقابلہ آوے تو غین غین کرنے لگین اور جب کوئی غلطی
فاش بیبل مقدس کے پیش کرکے طالب جواب ہو تو جواب
دینے مین مصلحت نہین دیکھتے یہہ بھی سچ ہے کیونکہ مصلحت
تو اس وقت ہوے جب انصاف کی گردن
نہ ماری جاتی مگر عاقل اس مدرک کو خوب پہچان گئے کہ جناب
محمد عاشق صاحب کی تحریر کا پادری موصوف کے پاس کوئی
جواب نہین ایسی غلط کتاب کو الماری یا میز پر رکھنا
دینداری سے بعید ہے البتہ پیشہ کی بات اور ہی یا
پادری موصوف بیبل سے ناواقف ہین اور عدم
وقیفت بیبل کا حال پادری موصوف ۹۲ مین اسی اخبار
کے خط لکھ چکی ہین مین کیون لکھون خبر ۱۸۸۳ء دیکھو
نورافشان نمبر ۱۱ جلد ۹ صفحہ ۸۲) تک در تہرے
یہہ غلطیان بمقابلہ حضرت مسیح پیش کرینگی اور گواہ
آپ ہی کے ہم مشرب ہمارے قول کے تصدیق اور آپکی
تکذیب کرکے گواہی دینگی کہ بے شک - ترجمہ سپتو
اجنت بعض جگہہ غلط ہے دیکھو نیاز نامہ صفحہ ۱۹۰ - اور
مصنف ہدایت المسلمین جنکی کتاب کا بڑے زور و شور
سے حوالہ دیا ہے وہ خود پکار پکار کے کہتے ہین کہ بعض
بعض جگہہ نمبرون مین غلطی ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰
و ۵ ۱۴ - اور ایک صاحب بڑے افسوس کے ساتھ فرماتے
ہین کہ یہہ ترجمہ غلطی سے محفوظ نہین ہین دیکھو خطوط
صفحہ ۳۶ - اس مقام پر تین آیتین انجیل مقدس کے بجب
حال ایسے ہی لوگون کی تحریر کرتا ہون پادری موصوف
کو لازم ہے کہ پہلی ان گواہون کا موہنہ بند کرین اور بیبل کے
غلطیون پر اصلاح فرمائین من بعد غیر مذہب کے طرف متوجہ
ہون - اور کیون اس تنکے کو جو تیرے بھائی کے انکہہ
مین ہی دیکھتا ہے پر اس کا نرے پر جو تیرے آنکہہ مین ہے
نظر نہین کرتا - ۴ یا کیونکر تو اپنے بھائی کو کہتا ہے
اس تنکے کو جو تیرے انکہہ مین ہے لا نکال دون اور
دیکھہ خود تیرے انکہہ مین کا نرے ہی - ای ریا کا پہلے
کا نرے کو اپنے آنکہہ سے نکال تب اس تنکے کو اپنے
بھائی کے انکہہ سے اچھی طرح دیکھہ کے نکال سکیگا متی
۳ و ۴ و ۵ - اور بعض صاحب سات سو الفاظ مشکوک
بتلاتے ہین دیکھو تحقیقات الواقعات الانجیل صفحہ ۴ حاشیہ
اور بعض علماے نزدیک - دیڑھ لاکھہ غلطیان شمار
ہو چکی ہین دیکھو اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۳ - پس
بمقابلہ اتنی اشخاص کے پادری موصوف کے کلام کو کب
فروغ ہوگا ان ہت دھرمی اور روزگار کی اور بات
ہے **شعر** دل و دیدہ اپنے جو یار تھے سو وہ بحر غم مین
ڈبا گئے + ہین جن سے چشم امید تھی وہی صاف انکھ
چرا گئے + اور تیلشت کے نسبت بھی یہہ ہے آپ کے
ہم مشرب ہمارے گواہ فرماتے ہین - کہ یہہ الفاظ کسی
قدیم نسخہ مین نہین پائے جاتی دیکھو حاشیہ ۵ - ۷ کے

رفرنس کو اور - جو آسمان پر گواہی دیتے ہین یہہ عبارت
شکوک ہے دیکھو ہدایت المسلمین صفحہ ۱۰۳ - اور کوئی آیتہ
بیبل مین تثلیث کے نسبت پائے نہین جاتے -

قولہ اور صلاحًا عرض ہے کہ جب تک کسی مذہب کے ظاہر و
باطن سے الخ -

اقول فی الواقع پادری موصوف کی یہہ بات درست ہے
کہ جب تک کسی مذہب کے ظاہر و باطن سے آگاہی نہ ہووے
تب تک بے موقع بحث درمیان لانا چاہئے اور یہہ امر
موقوف ہی علمیت پر مگر جب ہم غور کرتے ہین تو یہہ بات
بھی لغو معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپ صاحب کتب اسلامیہ سے یعنے
تفسیر و حدیث و فقہ و اصول وغیرہ سے محض ناواقف
ہین پس جسقدر تحریر بہ نسبت عدم ضرورت قرآن شریف
کے ہوئے وہ سب رایگان اور فضول مثل بیل مرد جہ کے
پادری موصوف ہی کے قلم سے ہوگئے اب بھی پادری صاحب
کچھہ لکھہ سکتے ہین -

قولہ اعتراض معقول اور سنجیدہ خلاف تثلیث پیش کریں -

اقول محمد عاشق صاحب تو خود تثلیث کے دہجیان
اور زار ہے ہین کہ نہ خود سمجھے اور نہ سمجھا سکین کہ تین کیونکر ہین
اور صاحب مفتاح الاسرار کا بھی یہ ہی قول ہے کہ تثلیث کو
سمجھہ نہین سکتے علاوہ اسکے اگر پادری موصوف تثلیث کو
سمجھتے ہون تو کچھہ بودا بھلا تحریر تو کرین مگر مجھکو امید
نہین کیونکہ یہہ صاحب خوب سمجھتے اور جانتے ہین کہ
بیبل مقدس کے موٹے موٹے غلطیان جو شمس نصف النہار
کے طرح چمک رہے ہین اونکا جواب صاف تو بن نہین پڑتا
تثلیث کے تاریکی مین تو ایک قدم بھی نظر نہین آویگا
کیونکر جواب دین -

قولہ واضح ہو کہ بندہ کے کتاب اظہار عیسوی مین جو
چھپ ہی ہے اس قسم کے باتون کا جواب دیا گیا ہی -

اقول یہہ بات جھوٹ ہے کیونکہ اگر کتاب مذکور مین
جواب تحریر ہوا ہوتا تو محمد عاشق صاحب کے فہرست کا
جواب ضرور دیتے -

قولہ بندہ آپکے خط سے بہت مدت پیشتر جواب دیچکا ہے

اقول یہہ بھی جھوٹ ہے اس سے تو بہتر تھا کہ صاف
لکھہ دیتے کہ بھائی ہم کیا کرین ہماری کتابین تو پہلے
ہی ہمکو جواب دے چکے اور شاید عقوبت الضالین بجواب
ہدایت المسلمین نظر اقدس سے نہین گذری ہے -

قولہ مگر بندہ تو ایسے مومنونکا ابتک منتظر ہی ہون
کوئی نظر نہین آیا الخ

اقول یہہ بھی جھوٹ ہے دیکھو منشور محمدی نمبر ۲۴
جلد ۹ و نمبر ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲
وغیرہ پادری صاحب فرمائین تو کسکی تحریر کا جواب کافی
دیا ہے فقط ای ہمارے خدا تو پادری صاحب کو اپنے
فضل سے سچے تحریر کی ہدایت کر آمین یارب العالمین -

ایکا چیر خواہ عبد المجید از سلون -

اشتہار

ان الدین عند اللہ الاسلام و مختلف الذین اوتوا الکتاب
الا من بعد ما جاءہم العلم بغیا بینہم الایت - اسلام جو امک نور
الٰہی تھا اوسکو اختلاف مسایل ہر فرقہ اسلام نے تنزلی و
تاریکی مین چھپا دیا خصوصًا فی زماننا عناد و تعصب فرقہ مقلد
وغیر مقلد و صوفی سنی و شیعہ نے مثل اہل کتاب کی تحریف و

والحاد وارتداد وتخلید فی النار اپنے مخالف کو بنا کر دلوں کو سخت کر دیا وحق جوی سے متنفر ہوا بنا بر ایک کتاب مسمّی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین ۶۰ باب بزبان اُردو تختی کلان صفحہ ۷۰ ۹ وزن ۲ مار تصنیفہ کنندہ جمیع مسایل مختلفہ وجمیع متنوعہ فرقہای مذکورہ کی مخزن ہے جسکے ملاحظہ سے اغلاط وتخطیہ عظیمہ وحق پوشی وپاسداری قدمار ہر فرقہ پیش نظر ارباب حق پسند ہو کر سمجھیگا کہ اسلام حقیقی ملہم کتاب اللہ کا کیا ہے اور کسقدر مرکز حق سے متجاوز ہو گیا ہے اور ابتداء زمانہ مین خالص اسلام بلا نکرار آمیزش کدر وبلا خلاف کیا تھا اور آیات وتفاسیر واد لہ عقلی ونقلی کتب معتبرہ فریقین واہل کتاب سے موترجمہ بقدر حاجت درج پایا ہے کہ ہر شخص بلا استفسار راہری خود اپنے دل مین ایک عمدہ فیصلہ جمیع اختلافات دینیہ مین کر سکیگا اور کتاب مذکور کمال تحقیق ونہایت بے تعصبی وبلا طرفداری احد الفرق صرف بنظر اظہار حق کے تحریر پائی ہے کہ معرض اعتراضات وشبہات منکرین اسلام کا عاید نہین ہو سکتا وبہت ادب وتعظیم سے اکابر علماء ہر فرقہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے یہہ کتاب ہادی وصلح کنندہ ہے میان تفرقہ فرق اسلامیہ فریقین نے بطیب ورغبت خرید کین وبدل پسند کین قیمت اسکی فی جلد ۳ روپیہ ہے محصول ڈاک ۸ر مقرر ہے جو حضرات شایقین خرید کرنا چاہین قیمت پیشگی اوسکی بزریعہ منی آڈر یا ٹوٹ کی بخدمت جناب حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب مصنف کتاب مذکور واقع محلہ حاجی گنج متصل ڈاکخانہ سرکاری شہر عظیم آباد پٹنہ بھیجکر طلب کرلیوین وتحقیق انیق سے فوایدجدیدہ اتھاوین اور جسنے کتب تواریخ وکتب دینی اہل کتاب دیکھی ہوگی وہ اس کتاب کو برکت اسلام کی تصور کریگا کہ آجتک بعبارات صاف وواضح ومدلل بزبان عام فہم لکھی گئی ہوگی کہ ہر کم علم بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے اور قوت الفصال ومحاکمہ دین خدا کا مثل اہل علم کے کر سکیگا اور اکثر علوم دینیہ فریقین سے بحث کی گئی ہے کہ ناظرین کو اطلاع وسیع ہر علوم دینی مین عمدہ دستگاہ پیدا ہو جاویگی فقط +

خصومت ہنود واہل اسلام ملتان

درینولا ملتان کے ہنود واہل اسلام کی خصومت روز بروز ترقی پذیر ہے اور کشمیر کے لوگ کا بھی یہی حال ہے اس ملک مین ہنود کا راج ہونے سے اہل اسلام اونپر سرسائی نہین لیجاتے ہین اسلئے انھون نے ہنود کی ظلم وستم کے درباب مہاراجہ کی خدمت مین ایک عرضداشت پیش کیا۔ فقط +

شمس الاخبار مدراس

فرانس وطونس

اودر لیانڈ میل کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ مقدطونس کے باعث یورپ مین ایک تازی فکر وپریشانی پیدا ہوی ہے اور طونس کے فیصلہ کردیر سے جنگ ومقابلہ کرنے کے بغرض فرانس مین بسرگرمی تمام تیاری ہو رہی ہے اور ہر روز افریقہ کیطرف کہ جہان طونس واقع ہے لشکر روانہ کیا جاتا ہے الحال ۸۰۰۰ سپاہ فرانس ہونا الجیریہ پر فروکش ہوے۔ اون یوروپین کے درمیان جو طونس مین بود وباش رکھتے ہین علی الخصوص اطالی

والون کے درمیان مذکور چڑھائی کے باعث بڑی پریشانی رونمی ہے اور کانسلان بالا نفراد اپنے علاقہ کے لوگ کی حفاظت و نگہبانی کا بندوبست کرتے ہین اس جنگ کے درباب سلطنت فرانس کے جلسون مین ہر روز تجویز و مباحثہ ہو رہا ہے اور اٹالیان فرانس کی تیاریون سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ اونکا ارادہ فقط قبیلہ کرومیر کی تنبیہ کرنے پر منحصر نہین ہی بلکہ وے ایک بھاری مقصد رکھتے ہین- مالیسری فری نے اس جنگ کی تیاری کے درباب جلسہ مین یہہ بیان کیا کہ طولن کے سرحدی قبایل گذشتہ دس سال سے سرحد الجیریہ پر چڑھائی اور غارتگری کر رہے ہین اگرچہ کہ سرکار فرانس اونکی حرکت سے حال تک باخبر رہی اور تحمل اور برداشت کو کام فرمائی لیکن قبایل صدر اپنے کامون سے باز نہ آنے کے باعث چارونا چار اوسکو اعتبار کو بچانے کے بلحاظ اٹالیان فرانس کو لازم و ملزوم ہوا کہ جنگ کی تیاری کرین مگر اونکا ارادہ ملک گیری کا نہین ہے لیکن الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے بغرض جہان تک عمل پیرائی کرنا منظور ہو بالضرور کیجاویگی-

مذکور تقریر کے بعد جلسہ کے دوسرے ارکان بھی مقدمہ مزبور کے بارہ مین مباحثہ کئے بعد ازین سب ارکان جلسہ بالاتفاق اس جنگ کی تیاری کو منظور و پسند کئے اور اوسکے اخراجات سرکاری خزانے سے دینے کے درباب ہدایت ہوی اور ایک گشتی اس بارہ مین فرانس کے اُن سفیرون کو روانہ کئے گئی جو دول اعظم یورپ مین متعین ہین اور انہین اس معنی کی اطلاع دی گئی الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی اور سرحد طولن کے شہر قبایل کی تنبیہ و سرکوبی قرار واقعی کرنے کے بغرض جنگ کی تیاری کی جاتی ہے-

رئیس طولن نے سرکار فرانس کو بذریعہ خط و کتابت یہہ معلوم کرایا کہ شریر قبایل کی تنبیہ و گوشمالی کرنے پر آپ قادر ہے باوجود اوسکے اٹالیان فرانس کا لشکر روانہ کرنا اور سرحد طولن کے درمیان سے ہوکر گذرنے کے درباب اوسکو ہدایت کرنا قرین انصاف نہین اگر اس واقعہ کے باعث شعلہ فتنہ و فساد زیادہ بھڑکے اور اٹالیان طولن لشکر مذکور کو روکنے کی کوشش عمل مین لاوین تو آپ اوسکا جواب دہ نہونگا-

مراسلہ مذکور کا جواب من جانب سرکار فرانس بمعرفت کانسل جنرل مقیم طولن رئیس مزبور کو روانہ کیا گیا- اور اُسکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ لشکر فرانس بالضرور سرحد طولن کے درمیان سے ہوکر گذریگا اور قبیلہ کرومیر کی سرکوبی کریگا اور ہم امید یہہ رکھتے ہین کہ رئیس طولن مذکور لشکر کو اپنا خاص لشکر تصور کرینگے اور یہہ سمجھینگے کہ گویا وہ اپنے طرف سے اشرار کی تنبیہ کرنے کے بغرض روانہ کیا گیا ہے-

وہ جو خبر ہے کہ رئیس طولن کو معزول کرنا اور طولن کو اپنے ممالک محروسہ مین ملحق کر لینا سرکار فرانس کو منظور ہے اوسکی نفی کی گئی ہے اور اٹالیان فرانس کا یہہ اظہار ہے کہ سرحد الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے درباب رئیس طولن سے خاطر خواہ کفالت لیجاویگی-

خبر ہے کہ غارتگرون کی تنبیہ و سرکوبی کرنے اور اٹالیان

طونس کو جنگ و جدل کرنے کے خیال سے باز رکھنے کو لئے رئیس صدر نے لشکر روانہ کیا ہے باوجود اوسکی اون کا شعلہ تعصب نہ تھمکتا ہوا نظر آتا ہے اور آتش حدت و حرارت تیز ہو رہی ہے۔

من جانب باب عالی دول اعظم یورپ کو ایک گشتی اس مضمون کی روانہ کی گئی ہے کہ اٹالیان فرانس کی اس چل دیتاری فقط اوسکے خاص سرحد کی حفاظت و نگہبانی کے بندوبست پر منحصر رہا چاہیئے اور باب عالی کو امیدقوی ہے کہ اٹالیان مذکور جادۂ اعتدال سے تجاوز نہ کرینگے۔ کہتے ہین کہ اگر اٹالیان فرانس عہد و پیمان کے خلاف عمل پیرای کرین تو رئیس طونس دول اعظم کے یہان مستعفی ہوگا ؛

الحال قبیلۂ کرومیر کے لوگ نے سرحد الجیریہ پر تازی چڑھائی کی اور لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم کیا اور بہت سے مواشی گرفتار کرلے گئے قطع نظر اوسکے سرحد الجیریہ کے چوکیون کا محاصرہ کیا بعد ازین ادہر لشکر فرانس دوڑ گیا اور طرفین مین جنگ شروع ہوی دیر تک بازار کارزار گرم رہا بعد ازین مذکور لوگ تاب مقاومت نہ لاکر پسپا ہوگئے مگر پسپا ہوتے ہوتے بھی لشکر فرانس پر باز جھاڑ رہے تھے اس جنگ مین طرفین کے لوگ مقتول و مجروح ہوے ؛

مقدمہ طونس کے درباب وزرائے اطالی کی رائے مختلف ہونے سے تمام وزرا مستعفی ہوگئے اور وزیر اعظم نے انکے استعفا کو بادشاہ کی خدمت مین پیش کیا اور آپ بھی مستعفی ہوگیا۔

بعد ازین شاہ نے سینارڈ پرمیئر کو یہہ ہدایت کی کہ جدید وزرا منتخب کئے جاوین۔

مدبر دیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ سرکار انگریزی کو یہ منظور نہین کہ طونس کی حالت موجودہ مین کسی معنی کا خلل رو دیوے اور اٹالیان فرانس اوسکی خود مختاری کو زایل کرین اس لئے اٹالیان فرانس طونس پر قبضہ نہ کرنے پائین طونس کو اپنی تابعداری مین نہ رکھنے کے درباب سرکار صدر ازراہ صلح دوستی سعی و کوشش عمل مین لاوینگی ؛

طونس مین بود و باش رکھتے ہین سو انگریز کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے بارہ مین بندوبست کیا گیا ہے فقط

مقدمۂ طونس مین صاحب الجوائب کی تحریر

بالفعل جو اخبارات طونس سے آئے وہ منقوش خاطر اہل سیاست و ریاست ہین اور غیر لوگون کی زبانی روایات اور اخبارات فرانس سے معلوم ہوا کہ کیفیت موجودہ و احوال طونس کا آج کل ایسا پیچیدہ ہو رہا ہے کہ باب عالی کو اور دول یورپ کو ایکبارگی مداخلت کرکے پورا بندوبست اوس ریاست کا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ بالفعل معلوم ہوا ہی کہ دولت فرانس نے ریاست طونس مین اپنی مداخلت اور کارروائی مشیر اعظم طونس کو دھمکی دیکر اور اپنا دباؤ ڈالکر بدنیتی کے ساتھ معاملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور کانسل جنرل فرانس نے ناملایم حرکات کئے ہین اور فرانس نے یقین لانکہیہ فرنک کی نقصان کا دعوی اور طلب ریاست طونس سے کیا ہے کہ الجیریا کے قبایل نے یہہ نقصان اہل فرانس کا کیا اور ایک جنگی جہاز اپنا حلق وادی پر روانہ کیا ہے اوسپر دولت انگلستان بھی اپنا ایک

جہاز بھجوادیا اور اب فرانس کا جہاز تو چلا گیا لیکن یہہ معاملہ اب طول پکڑیگا اور یورپ کی سلطنتون کو اور خصوصًا باب عالی کو اور دولت انگلستان کو لازم ہوگا کہ فرانس کی دھمکی اور مداخلت کرنے سے تونس کو بچاوین اور کسی سلطنت کی تعدی ریاست تونس پر ہونے دین

تعبیر خواب عجیب

اخبار استنبا بنول مین مذکور ہے کہ معبر احلام علی افندی امام مسجد جامع قبچ علی نے ایک پرچہ اخبار جریدہ صباح کا مطبوعہ ۲۰ کانون ثانی سنہ ۱۸۷۹ء کا لاکر اوپر اخبار استنبول کو دیا اور مین لکھا تھا یعنے تاریخ مذکور کو کہ جنرل اغناتیف جن دنون سفیر دولت روس کے آستانہ عالیہ مین تھے تو اونھون نے معبر صاحب علی افندی موصوف کو ایک روز بلوایا اور بیان کیا کہ اسکندر زار شہنشاہ روس نے ایک خواب دیکھا ہے کہ دو ہلال آسمان پر نمودار ہین ایک کا رنگ سرخ ہے اور اُسپر علامت غم کی نظر آتی ہی اور دوسرا ہلال اپنی اصلی وطبعی رنگت وحالت پر ہے۔ اوس خواب کی تعبیر کیا ہے آپ بیان کرو اوسپر معبر صاحب موصوف نے کہا کہ اُس خواب کی تعبیر یہہ ہے کہ پہلے تو ایک بھاری جنگ درمیان روم وروس کے ہوگی اور بعدہ روس کے ملک مین ایک فساد عام برپا ہوگا اوس کے دو برس کے بعد شاہ روس کسی دشمن کے ہاتھ سے قتل کئے جاوینگے اس تعبیر کو جنرل اغناتیف نے بذریعہ تار برقی روس کو لکھہ بھیجا تھا اور شاہ روس نے معبر صاحب کا شکریہ ادا کیا تھا۔ الحال شاہ روس جو قتل ہوے تو تعبیر اوس خواب کی جو معبر صاحب نے بتلائی تھی وہ تمام و کمال واقع ہوی فقط ؛ منہ

استعدادات حربیہ

مقام ازمید سے آگبوت مورد نصرت دوطابور لشکر ردیف لیکر دارالخلافہ مین آیا ہے اور نظارت حربیہ نے ایک جہاز پر سوارون کی فوج بھر کر مقام فولوس کو روانہ کی ہے اور حضرت دولتلو ابراہیم پاشا آفسر عساکر سلطانی واسطے لانے لشکر ردیف کے ازمیر کو گئے ہین اور آگبوت مجز سرور مقام نیبو کی فوج لانے کے لئے اور آگبوت واسطے تجارت ایک رجمنٹ لیکر فولوس کے طرف گئے ہین اور پروسہ سے بہت سا لشکر ردیف آیا ہے اور ازمید اور قسطمونی سے فوج ردیف بلوانے کے لئے نظارت حربیہ سے بڑی سعی اور جلدی کے ساتھہ اہتمام ہورہا ہے اور آگبوت بابل واسطے لانے پوشاک فوج کے ازمیر کو اور آگبوت شعار نصرت وار کلی کو بحر اسود مین واسطے لانے کو بیلہ کے گئے ہین اور آگبوت طایف نامی جنگی سامان لیکر فولوس کو گیا ہے۔ مقام اورنہ مین اس وقت سلطانی فوج ۷ رجمنٹ پیدل اور دو رسالہ سوارون کے اور ۵ باٹری یعنے ۳۰ توپین میدانی اور ایک بڑی باٹری پہاڑی توپون کی موجود ہی اور اخبارات ترکیہ مین لکھا ہے کہ حدود یونان پر عساکر سلطانیہ کی قوت اسوقت ۱۸۰۰۰ نفر کی موجود ہے فقط ؛ منہ

یمن

۲ ہزار فوج مجملہ عساکر سلطانیہ کے یمن کو روانہ ہوی ہے کیونکہ وہان کے قبیلون نے کچھہ فساد کیا ہے منہ

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

والحاد وارتداد وتخلیط فی الدین اپنے مخالف کو بناکر دلوں کو سخت کردیا وحق جوی سے منصرف ہوا بنا برایں کتاب مسمّٰی بہ مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین ۶۰ باب بزبان اردو تخمیناً کلان صفحہ ۷۰۰ وزن ۳ مار تصنیفہ کنندہ جمیع مسایل مختلفہ وجمیع متنوعہ فرقہای مذکور کی مخزن ہے جسکے ملاحظہ سے اغلاط وتخطیہ عظیمہ وحق پوشی وپاسداری قدماء ہر فرقہ پیش نظر ارباب حق پسند ہوکر سمجھیگا کہ اسلام حقیقی ملہم کتاب اللہ کا کیا ہے اور کسقدر مرکز حق سے متجاوز ہوگیا ہے اور ابتداء زمانہ مین خالص اسلام بلا تکرار آمیزش کدر وبلا خلاف کیا تھا اور آیات وتفاسیر واداۃ عقلی ونقلی کتب معتبرہ فریقین واہل کتاب سے موثر جمہ بقدر حاجت درج پایا ہے کہ ہر شخص بلا استفسار احدی خود اپنے دل مین ایک عمدہ فیصلہ جمیع اختلافات دینیہ مین کرسکیگا اور کتاب مذکور کمال تحقیق ونہایت بے تعصبی وبلا طرفداری احد الفرق صرف بنظر اظہار حق کے تحریر پائی ہے کہ معرض اعتراضات وشبہات منکرین اسلام کا عاید نہین ہوسکتا وبہت ادب وتعظیم سے اکابر علماء ہر فرقہ کا حوالہ پیش کیا گیا ہے یہہ کتاب ہادی وصلح کنندہ ہے میان تفرقہ فرق اسلامیہ فریقین نے بطیب رغبت خریدکین وبدل پسند کین قیمت اسکی فی جلد ۳ روپیہ ہے محصول ڈاک ۸ر مقرر ہے جو حضرات شایقین خریدکرنا چاہین قیمت پیشگی اوسکی بذریعہ ٹکٹ ڈاک یا منی آرڈر یا ولوٹ کی بخدمت جناب حاجی مولوی سید احمد حسین صاحب مصنف کتاب مذکور واقع محلہ حاجی گنج متصل ڈاکخانہ سرکاری سنہ [illegible] کرلیوین وتحقیق اینق سے فوائد [illegible] کتب تواریخ وکتب دینی اہل کتاب دیکھی ہوگی وہ اس کتاب کو برکت اسلام کی تصور کریگا کہ آئینگ بعبارات واضح ودلایل بزبان عام فہم لکھی گئی ہوگی کہ ہر کم علم بھی فائدہ مند ہوسکتا ہے اور قوت الفصال ومحاکمہ دین خدا کا مثل اہل علم کے کرسکیگا اور اکثر علوم دینیہ فریقین سے بحث کی گئی ہے کہ ناظرین کو اطلاع وسیع ہر علوم دینی مین عمدہ دستگاہ پیدا ہوجاویگی فقط ۔

خصومت ہنود واہل اسلام ملتان

دربینولا ملتان کے ہنود واہل اسلام کی خصومت روز بروز ترقی پذیر ہے اور کشمیر کے لوگ کا بھی یہی حال ہے اس ملک مین ہنود کا راج ہونے سے اہل اسلام اونپر سرسائی نہین لیجاتے ہین اسلئے انھون نے ہنود کی ظلم وستم کے درباب مہاراجہ کی خدمت مین ایک عرضداشت پیش کیا۔ فقط ۔ شمس الاخبار مدراس

فرانس وطونس

اودر لیانڈ میل کے مطالعہ سے واضح ہوا کہ مقدطونس کے باعث یورپ مین ایک تازی فکر وپریشانی پیدا ہوئی ہے اور طونس کے قبیلہ کردیر سے جنگ ومقابلہ کرنے کے بغرض فرانس مین بسرگرمی تمام تیاری ہورہی ہے اور ہر روز افریقہ کیطرف کہ جہان طونس واقع ہے لشکر روانہ کیا جاتا ہے الحال ۸۰۰۰ سپاہ فرانس ہونا الجیریہ پر فروکش ہوے ۔ اون یوروپین کے درمیان جو طونس مین بود وباش رکھتے ہین علی الخصوص اطالی

والون کے درمیان مذکور چڑھائی کے باعث بڑی پریشانی رودی ہے اور کانسلان بالا نفراد اپنے علاقہ کے لوگ کی حفاظت و نگہبانی کا بندوبست کرتے ہین اس جنگ کے درباب سلطنت فرانس کے جلسون مین ہر روز تجویز و مباحثہ ہو رہا ہے اور اہالیان فرانس کی تیاریون سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ اونکا ارادہ فقط قبیلہ کردیمر کی تنبیہ کرنے پر منحصر نہین ہی بلکہ وے ایک بھاری مقصد رکھتے ہین- مالیسری فری نے اس جنگ کی تیاری کے درباب جلسہ مین یہہ بیان کیا کہ طولس کے سرحدی قبایل گذشتہ دس سال سے سرحد الجیریہ پر چڑھائی اور غارتگری کرتے ہے ہین اگرچہ کہ سرکار فرانس اونکی حرکت سے حال تک اغماض رہی اور تحمل اور برداشت کو کام فرمائی لیکن قبایل صدر اپنے کامون سے باز نہ آنے کے باعث چار و ناچار اوسکو اعتبار کو بچانے کے بلحاظ اہالیان فرانس کو لازم و ملزوم ہوا کہ جنگ کی تیاری کرین مگر اونکا ارادہ ملک گیری کا نہین ہے لیکن الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے بغرض جہان تک عمل پیرائی کرنا منظور ہو بالضرور کیجاویگی-

مذکور تقریر کے بعد جلسہ کے دوسرے ارکان بھی مقدمہ مزبور کے بارہ مین مباحثہ کئے بعد ازین سب ارکان جلسہ بالاتفاق اس جنگ کی تیاری کو منظور و پسند کئے اور اوسکے اخراجات سرکاری خزانے سے دینے کے درباب ہدایت ہوی اور ایک گشتی اس بارہ مین فرانس کے اُن سیغرون کو روانہ کئے گئی جو دول اعظم یورپ مین متعین ہین اور انہین اس معنی کی اطلاع دی گئی الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی اور سرحد طولس کے شریر قبایل کی تنبیہ و سرکوبی قرار واقعی کرنے کے بغرض جنگ کی تیاری کی جاتی ہے-

رئیس طولس نے سرکار فرانس کو بذریعہ خط و کتابت یہہ معلوم کرایا کہ شریر قبایل کی تنبیہ و گوشمالی کرنے پر آپ قادر ہے باوجود اوسکے اہالیان فرانس کا لشکر روانہ کرنا اور سرحد طولس کے درمیان سے ہوکر گذرنے کے درباب اوسکو ہدایت کرنا قرین انصاف نہین اگر اس واقعہ کے باعث شعلہ فتنہ و فساد زیادہ بھڑکے اور اہالیان طولس لشکر مذکور کو روکنے کی کوشش عمل مین لاوین تو آپ اوسکا جواب دہ ہونگا-

مراسلہ مذکور کا جواب من جانب سرکار فرانس بمعرفت کانسل جنرل مقیم طولس رئیس مزبور کو روانہ کیا گیا- اور اُسکا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ لشکر فرانس بالضرور سرحد طولس کے درمیان سے ہوکر گذریگا اور قبیلہ کردیمر کی سرکوبی کریگا اور ہم امید یہہ رکھتے ہین کہ رئیس طولس مذکور لشکر کو اپنا خاص لشکر تصور کرینگے اور یہہ سمجھینگے کہ گویا وہ اپنے طرف سے اشرار کی تنبیہ کرنے کے بغرض روانہ کیا گیا ہے-

وہ جو خبر ہے کہ رئیس طولس کو معزول کرنا اور طولس کو اپنے ممالک محروسہ مین ملحق کرلینا سرکار فرانس کو منظور ہے اوسکی نفی کی گئی ہے اور اہالیان فرانس کا یہہ اظہار ہے کہ سرحد الجیریہ کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے درباب رئیس طولس سے خاطر خواہ کفالت لیجاویگی-

خبر ہے کہ غارتگرون کی تنبیہ و سرکوبی کرنے اور اہالیان

طونس کو جنگ و جدل کرنے کے خیال سے باز رکھنے کو لئے رئیس صدر نے لشکر روانہ کیا ہے باوجود اوسکی اون کا شعلہ تعصب بھڑکتا ہوا نظر آتا ہے اور آتش حدت و حرارت تیز ہو رہی ہے۔

من جانب باب عالی دول اعظم یورپ کو ایک گشتی اس مضمون کی روانہ کی گئی ہے کہ اٹالیان فرانس کی ان چل و تیاری فقط اوس کے خاص سرحد کی حفاظت و نگہبانی کے بندوبست پر منحصر رہنا چاہیئے اور باب عالی کو امید قوی ہے کہ اٹالیان مذکور جادۂ اعتدال سے تجاوز نہ کرینگے۔ کہتے ہین کہ اگر اٹالیان فرانس عہد و پیمان کے خلاف عمل پیرا کرین تو رئیس طونس دول اعظم کے یہان مستغاثی ہوگا ؛

الحال قبیلۂ کرومیر کے لوگ نے سرحد الجیریہ پر تازی چڑھائی کی اور لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم کیا اور بہت سے مواشی گرفتار کرلے گئے قطع نظر اوسکے سرحد الجیریہ کے چوکیون کا محاصرہ کیا بعد ازین ادہر لشکر فرانس دوڑ گیا اور طرفین مین جنگ شروع ہوی دیر تک بازار کارزار گرم رہا بعد ازین مذکور لوگ تاب مقاومت نہ لاکر پسپا ہوگئے مگر پسپا ہوتے ہوتے بھی لشکر فرانس پر باز جھاڑ رہے تھے اس جنگ مین طرفین کے لوگ مقتول و مجروح ہوے ؛

مقدمہ طونس کے در باب وزرائے اطالی کی رائے مختلف ہونے سے تمام وزرا مستعفی ہوگئے اور وزیر اعظم نے انکے استعفا کو پادشاہ کی خدمت مین پیش کیا اور آپ بھی مستعفی ہوگیا۔

بعد ازین شاہ نے سینارڈ پر تیز کو یہہ ہدایت کی کہ جدید وزرا منتخب کئے جاوین۔

مدبر دیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ سرکار انگریزی کو منظور نہین کہ طونس کی حالت موجودہ مین کسی معنی کا خلل رو دیوے اور اٹالیان فرانس اوسکی خود مختاری کو زایل کرین اس لئے اٹالیان فرانس طونس پر قبضہ نہ کرنے پائین طونس کو اپنی تابعداری مین نہ رکھنے کے درباب سرکار صدر ازراہ صلح و دوستی سعی و کوشش عمل مین لاویگی ؛

طونس مین بود و باش رکھتے ہین سو انگریز کی حفاظت و نگہبانی کرنے کے بارہ مین بندوبست کیا گیا ہے فقط امن

مقدمۂ طونس مین صاحب الجوائب کی تحریر

بالفعل جو اخبارات طونس سے آئے وہ مشوش خاطر اہل سیاست و ریاست ہین اور غیر لوگون کی زبانی روایات اور اخبارات فرانس سے معلوم ہوا کہ کیفیت موجودہ و احوال طونس کا آج کل ایسا پیچیدہ ہو رہا ہے کہ باب عالی کو اور دول یورپ کو ایکبارگی مداخلت کرکے پورا بندوبست اوس ریاست کا کرنا پڑیگا۔ کیونکہ بالفعل معلوم ہوا ہے کہ دولت فرانس نے ریاست طونس مین اپنی مداخلت اور کارروائی مشیر اعظم طونس کو دھمکی دیکر اور اپنا دباؤ ڈالکر بدنیتی کے ساتھ معاملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور کانسل جنرل فرانس نے ناملایم حرکات کئے ہین اور فرانس نے یقین لانکہہ فرنک کی نقصان کا دعوی اور طلب ریاست طونس سے کیا ہے کہ الجیریا کے قبایل نے یہہ نقصان اہل فرانس کا کیا اور ایک جنگی جہاز اپنا حلق وادی پر روانہ کیا ہے اوسپر دولت انگلستان بھی اپنا ایک

جہاز بھجوادیا اور اب فرانس کا جہاز تو چلا گیا لیکن یہہ معاملہ اب طول پکڑ گیا اور یورپ کی سلطنتون کو اور خصوصًا باب عالی کو اور دولت انگلستان کو لازم ہوگا کہ فرانس کی دھمکی اور مداخلت کرنے سے تونس کو بچاوین اور کسی سلطنت کی بقدری ریاست تونس پر رہنے دین

تعبیر خواب عجیب

اخبار استنبول مین مذکور ہے کہ مبعر احلام علی افندی امام مسجد جامع قبچ علی نے ایک پرچہ اخبار جریدہ صباح کا مطبوعہ ۲ کانون ثانی سنہ ۱۲۹۶ء کا لاکر اوپر اخبار استنبول کو دیا اور مین لکہا تھا یعنے تاریخ مذکور کو کہ جنرل اغناتیف جن دنون سفیر دولت روس کے آستانہ عالیہ مین تھے تو اونھون نے مبعر صاحب علی افندی موصوف کو ایک روز بلوایا اور بیان کیا کہ اسکندر زار شہنشاہ روس نے ایک خواب دیکہا ہے کہ دو ہلال آسمان پر نمودار ہین ایک کا رنگ سرخ ہے اور اوسپر علامت غم کی نظر آتی ہی اور دوسرا ہلال اپنی اصلی وطبعی رنگت وحالت پر ہے۔ اوس خواب کی تعبیر کیا ہے آپ بیان کرو اوسپر مبعر صاحب موصوف نے کہا کہ اوس خواب کی تعبیر یہہ ہے کہ پہلے تو ایک بھاری جنگ درمیان روم وروس کے ہوگی اور بعدہ روس کے ملک مین ایک فساد عام برپا ہوگا اوس کے دو برس کے بعد شاہ روس کسی دشمن کے ہاتہہ سے قتل کیے جاوینگے اس تعبیر کو جنرل اغناتیف نے بذریعہ تار برقی روس کو لکہہ بھیجا تھا اور شاہ روس نے مبعر صاحب کا شکریہ ادا کیا تھا۔ الحال شاہ روس جو قتل ہوے تو تعبیر اوس خواب کی جو مبعر صاحب نے بتلائی تھی وہ تمام و کمال واقع ہوی فقط ؛ منہ

استعدادات حربیہ

مقام ازمید سے آگبوت مورد نصرت دوطابور لشکر ردیف لیکر دار الخلافہ مین آیا ہے اور نظارت حربیہ نے ایک جہاز پر سوارون کی فوج بھر کر مقام فولوس کو روانہ کی ہے اور حضرت دولتلو ابراہیم پاشا آفسر عسکر سلطانی واسطے لانے لشکر ردیف کے ازمیر کو گئے ہین اور آگبوت مجز سرور مقام نیبو کی فوج لانے کے لئے اور آگبوت واسطے تجارت ایک رجمنٹ لیکر فولوس کے طرف گئے ہین اور پروسے بہت سا لشکر ردیف آیا ہے اور ازمید اور قسطمونی سے فوج ردیف بلوانے کے لئے نظارت حربیہ سے بڑی سعی اور جلدی کے ساتہہ اہتمام ہو رہا ہے اور آگبوت بابل واسطے لانے پونٹک فوج کے ازمیر کو اور آگبوت شعار نصرت وارکلی کو بحر اسود مین واسطے لانے کویلہ کے گئے ہین اور آگبوت طایف نامی جنگی سامان لیکر فولوس کو گیا ہے۔ مقام اورنہ مین اس وقت سلطانی فوج ۷ رجمنٹ پیدل اور دو رسالہ سوار دن کے اور ۵ باٹری یعنے ۳۰ توپین میدانی اور ایک بڑی باٹری پہاڑی توپون کی موجود ہی اور اخبارات ترکیہ مین لکہا ہے کہ حدود یونان پر عساکر سلطانیہ کی قوت اسوقت ۱۸۰۰۰ نفر کی موجود ہے فقط ؛ منہ

یمن

۲ ہزار فوج مجتمع عساکر سلطانیہ کے یمن کو روانہ ہوی ہے کیونکہ وہان کے قبیلون نے کچہہ فساد کیا ہے منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورپہ انجیل بانجیل | گویان صفت و سیرت ہر در محمد

از پئی اہل ضلالت از پئی اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

نمبر ۱۹ | جلد ۱۰

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ ہجری

۵ رجب المرجب سنہ ۱۲۹۸ھ

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ختم مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر افتاد ز انجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ و عجم ہے

عالم ہے قدیر ہی احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | ای خامۂ عیش لکھ بالنصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک لو جہ احسن | شمع مہ مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفے ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گری | نورخ دل پذیر اسلام | ماحیٔ ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | کرتا ہی بعقلبہ زار و نا شاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | چھپتے ہین صحیح سب کو ایف | بے شبہہ ہے افسر مخالیف

جب نعت نبی کا وقت آیا | ارشاد نبی ہے ماعرفناک | عمدہ جزین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر سال دس آنے پانچ نجومے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد | آیا ہی بشان شاہ لولاک | پر شرط ہے پیشگی کی ہر بار | مابعد سے کچھ نہین سروکار

منشور محمدی کا مستقل خریدار ہونا ضروری ہے

سال و مہ و روز و شب الٰہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام ؛ تو توقیع محمدی رکھا نام

عدم ضرورت قرآن شریف کے راقم کو جواب

ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ اخبار نور افشان (۴۲ جلد ۸) مین ایک مضمون از جانب جی ایل ٹھاکر داس صاحب چھپا ہوا دیکھا۔ جسکا جواب بطور اختصار کے دیا جاتا ہے۔

خلاصہ بمرمذکور کا یہہ ہے کہ اولاً پادری صاحب نے چند احکام بائبل سے نقل کر کے بعد ازان چند احکام قرآن شریف سے نقل کی ہین۔ اور ترجمہ خود بر نتیجہ نکالا ہے۔

قولہ جس حال کہ بائبل مین یہہ باتین موجود تہین تو استقرار قرآنی کے کتاب کی کیا حاجت تھی حاصل کلام یہہ ہوا کہ اولاً احکام بائبل مین موجود تھی تو۔ پھر وہی احکام قرآن مین کیون نازل ہوی اسکے دوبارہ نزول احکام کا فضول ہے۔ پس قرآن بموجب قاعدہ پادری صاحب کے عیاذاً باللہ فضول ثابت ہوا۔

جواب یہہ قاعدہ پادری صاحب کا جب درست ہوتا جو اولاً پادری صاحب یہہ امر ثابت کر لیتے کہ یہہ معجون یا کمپونی۔ یعنے تمام بائبل ایک ہی زمانے مین ایک رسول کی معرفت خداوند تعالیٰ نے نازل کی ہے۔ جب یہہ امر خود پادری صاحب تسلیم کرتے ہین کہ تمام بائبل مختلف زبانون مین جدا جدا انبیا علیہ السلام پر نازل ہوی ہے تو کیا معنے جو بار بار احکام کے نزول کو فضول قرار دیتے ہین اس قاعدہ کی بنیاد تو صرف نافہمی یا دہوکہ دہی پر معلوم دیتی ہے۔ کیونکہ جب جدا جدا زمانہ مین انبیا علیہ السلام مبعوث ہوے تو خداوند تعالیٰ نے انکو خلعت رسالت سے ممتاز فرما کر کسی قوم کے طرف جب بھیجا تو ایک قانون اوسی قوم کے لئے جو انکے تہذیب ظاہر اور باطن کو آراستہ کرے۔ اوس رسول کے ہمراہ عنایت کیا بعد اوسکے دوسرے زمانہ مین جب دوسرا رسول آیا وہی قانون اوسکو عنایت ہوا۔ مگر اوس قانون جدید مین کچھہ کچھہ قانون اول کے احکام کی تشریح اور کچھہ احکام کی منسوخیت جو قوم اول کو بطور میعاد کے جسکی معاد علم الٰہی مین موجود تھی نازل فرمائی۔ اور باقی کل احکام اخلاقی اور عرفان الٰہی قانون اول اور قانون جدید مین ضرور ایک ہی ہونا چاہیے کیونکہ بدون اختلاف ان امورات کے ہر دو قانون ایک ہی حاکم کی کیونکر تصور کی جائیگی اگر قانون جدید قانون اول کے سراسر مخالف ہو تو قوم جدید کو راہ راست کیونکر میسر ہوگی۔ اگر قوم جدید کو راہ راست میسر ہو تو قوم اول کے گمراہ ہونے مین کلام ہی کیا ہے۔ (دوسرا جواب) پادری صاحب یہہ آپکا قاعدہ اختراعی تو آپکے بائبل اقدس ہی کی بیخ کنی کرتا ہے۔ مشت از نمونہ خروار) چند نظیر مین پیش خاطر آپکے یہان نقل کرتا ہون۔ دیکھو پیدایش باب ۹۔ آیت ۴ مین لکھا ہے کہ ہم گوشت لہو کے ساتھہ کہ اوسکی جان ہے مت کھانا۔ پھر استثنا باب ۱۴۔ آیت ۱۶ مین بھی خون حرام ٹھہراتا ہے۔ دیکھیے جب یہہ احکام حرمت خون مین دو دفعہ اولاً نازل ہو چکا تو تیسرے بار اوسکی نزول کی کیا حاجت تھی۔ جو انجیل اعمال الرسل کے ۱۵ باب کے (۲۰) آیت مین نازل ہوا سو آپکے نزدیک ایکبار احکام نازل ہو کر دوسرے بار فضول ہو جاتا ہے۔ پس آپکے قاعدہ بموجب اعمال الرسل کے فضول ہونے مین کیا کلام ہے

کیا آپکے اس قاعدہ مصنوعی کو آپ کے اور عیسائی بھائی - مثلاً پادری عماد الدین و مہتمم اخبار نور افشان وغیرہ بھی قبول کرینگے ہرگز نہین - دوسری ایک تمثیل انگور ستان کے انجیل متی باب ۲۱ اور مرقس باب ۱۲ لوقا ۲۰ باب مین بیان ہوی ہے جس سے علماء عیسائی بڑے بڑے بعید بیان کرتے ہین خیال فرمائیے - جب یہہ تمثیل روح القدس کے امداد سے حضرت متی نے اپنی انجیل مین نقل کرے تو بہتر وہ ہی تمثیل روح القدس نے مرقس و لوقا کو کیون ارشاد کی (خوبی یہہ کہ) یہہ تمثیل داؤد کی زبور (۸۰) اور صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے پانچوین باب مین بھی مذکور ہو چکی تھی - گویا یہہ تمثیل پانچ دفعہ بیان ہوی اب پادری صاحب خیال فرماوین کہ آپکے اختراعی قاعدہ بموجب ایک امر اگر دو بارہ نازل ہونے سے تو فضول ہو جاتا ہے - یہان پانچ دفعہ ایک ہی تمثیل کے بیان کو کیا فرمائینگے - پھر آگے چلکر پادری صاحب نے - چند احکام بائبل سے خدا کی محبت رکھنے کی بابت بیان فرمائے ہین - اور قرآن شریف سے کوئی احکام اس قسم کا بیان نہین کیا بلکہ برعکس یہہ دعوی کیا ہے کہ اگر یہہ تعلیم قرآن مین کہین ایسی تاکید کے ساتھہ بیان ہوی ہو - جیسے بائبل مین موجود ہے تو اس امر سے مطلع کیا جائے ورنہ قرآن کے قاصر ہونے مین کلام ہی نہین -

جواب - یہہ جو آپ نے خدا کی محبت کے بابت بائبل سے نقل کرکے لکھا ہے کہ یون اپنی ساری اور ساری جان اور اپنی ساری زور سے اپنے خدا کو دوست رکھہ

جناب من یہہ محبت عام ہے - ہر کوئی جھوتا اور سچا یہہ دعوی یہہ دعوی کر سکتا ہے کہ مین خداوند تعالی کو سارے دل اور جان سے محبت کرتا ہون یہان کوئی قید نہین لگائے گئی جس سے جھوتی اور سچی محب کے محبت مین تمیز ہو سکے - اور نہ کوئی اس محبت کا ثمرہ بیان ہوا ہے برخلاف اسکے قرآن شریف مین بائبل سے کہین برتر - اول تو محبت خداوند تعالی کا ذکر ہے - دوسری چوتھی - اور سچی محبت کرنیوالون مین ایک ایسا عمدہ قاعدہ مقرر ہوا ہے - جس سے فوراً معلوم ہو سکتا ہے کہ یہہ شخص محب صادق ہے - اور یہہ کاذب چنانچہ سورہ آل عمران مین اللہ تعالی فرماتا ہے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و ہو غفور رحیم

ترجمہ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو تو میری فرمانبرداری کرو - تاکہ دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی اور بخشیگا گناہ تمہارے اللہ بڑا بخشنے والا مہربان - دیکھو کیسا عمدہ قاعدہ بیچے اور جھوٹے محبت کرنیوالون مین اللہ تعالی فرما دیا - جس سے جھوٹے اور سچی محب کی قلعی کھل جاتی ہی کیونکہ جو شخص اللہ کی محبت کا دعوی کرے - اور بھی ہوی رسول کی تابعداری سے انکار کرے وہ کیونکر خدا کا دوست ٹہر سکتا ہے - اور جو شخص دل و جان سے خدا کا دوست ہوگا وہ ضرور اوسکے بھیجے ہوے رسول کی فرمانبرداری بڑی خوشی سے کریگا - اور اللہ تعالی اپنی محبت کا اور امتی رسول کے فرمان برداروں کا ثمرہ اوس اپنے بندے کو یہہ دیویگا کہ اوسکے گناہ

بخشیگا - اور یہہ ہی محبت کا ثمرہ ہے - پھر دوسری
جگہہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص محبت کرنیوالون کے حق مین
سورۂ بقر مین فرمایا ہے - والذین آمنوا اشد حبا للہ -
یعنے وہ جو مسلمان ہوے ہین اونکو خدا سے نہایت محبت
ہے - ناظرین خیال فرماوین کہان بائبل مین صرف محبت
رکھنے کا ہی حکم ہوا تھا اور کہان محبت کے حکم کی پوری
تعمیل دیکھہ کر یہہ فرمایا کہ جو لوگ مسلمان ہوے ہین - اونکو
میری محبت نہایت سخت ہے پھر اپنی محبت رکھنے والون کے
حق مین سورۂ آل عمران مین - یاد کرتے ہین اپنے رب کو
کھڑی - اور کروٹون پر لیتی ہون - یعنے کسی وقت میری
محبت کا خیال اون کے دلون سے نہین بھولتا - اس لئے
یاد کرنا ہر حال مین اپنے محبوب کا نہایت محبت پر دلالت
کرتا ہے - پادری صاحب یہہ چند آیات قرآن شریف
کے واسطے مطلع کرنے آپ کے پہلے بیان کردی ہین - اگر اس
قسم کے اور آیات دیکھنی منظور ہون تو تعصب کی عینک
سر سے اتار کر اور صدق دل سے
قرآن شریف کا سیر و مطالعہ فرمائین تاکہ محبت خدا کی اور
صدہا آیات سے آگاہ ہو جاؤ -

پھر پادری صاحب نے چند آیات محبت باہمی کے بابت
بائبل سے نقل کرکے قرآن شریف مین باہمی محبت کا ذکر
ندارد قرار دیا ہے - اولاً جو پادری صاحب نے انجیل متی
باب ۵ آیت ۳۹ ۴۰ ۴۱ مین سے نقل کرکے لکھا ہے کہ
تم سن چکے ہو - کہ کہا گیا اپنے پروسی سے دوستی رکھہ
(اور اپنے دشمنون سے عداوت) پر مین تمہین کہتا ہون
کہ اپنے دشمنون کو پیار کرو - جو تم پر لعنت کرین انکے لئے

برکت چاہو - انتہی - اول تو جو کلام خطوط وحدانی
مین ہے یہہ تھی صاحب کی خانہ سازی ہے کیونکہ اصل
عبارت جہان سے تھی صاحب نے نقل کی ہے کتاب احبار
باب ۱۹ - آیت ۱۷ و ۱۸ ہے جسمین یون لکھا ہے تو اپنے
بھائی سے بغض دل مین نہ رکھہ تو اپنے بھائی کو نصیحت
کرتا کہ تو اسکے سبب سے خطاکار نہ ٹھہرے - تو اپنے ابنائے
جنس سے انتقام مت لے نہ انکے طرف سے کینہ رکھہ - بلکہ
اپنے بھائی کو اپنے مانند پیار کر مین خداوند ہون - اب
پادری صاحب اگر متی صاحب کے معاون اور مددگار
ہین - تو اس عبارت کا اور اپنے دشمنون سے عداوت
نشان دین ورنہ جناب متی صاحب کی خانہ سازی مین
کلام ہی کیا ہے - باقی رہا پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ
قرآن شریف مین باہمی محبت ندارد ہی - سو اب مین
چند آیات باہمی محبت کی قرآن شریف سے نقل کرتا ہون
اور پادری صاحب کے مغالطہ سے ہر خاص و عام کو اطلاع
دیتا ہون - دیکھئے اول سورہ رعد مین اللہ جل شانہٗ
فرماتا ہے - کہ جو لوگ برائی کے عوض مین بھلائی کرتے ہین
اپنے لوگون کے لئے دار آخرت یعنے بہشت ہے -

دوم پھر سورۂ قصص مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگون
کو دوہرا اجر ملیگا کہ انھون نے صبر کیا اور بھلائی کرتے
ہین برائی کے بدلے - سوم سورۂ مومن مین خداوند
کریم فرماتا ہے - بری بات کا جواب وہ کہہ جو بہتر ہو -
چہارم سورۂ تغابن مین اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے - اے
ایمان والو بعض تمہاری جورو ئین اور اولاد دشمن ہین
سو انسے بچتے رہو - اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو

اور نخشو تو اللہ بخشنے والا ہے مہربان دیکھئے ان آیات شریفہ مین دشمنون کے حق مین بھلائی کرنا اور انکی سختی پر صبر کرنا اور بخش دینا - اسپر اجر یہہ اشارہ دیا گیا ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے پس تم بھی اپنے دشمنون سے بخشش اور رحم کیا کرو - اب ناظرین خیال فرماوین کہ پادری صاحب کا یہہ کہنا کہ قرآن شریف مین محبت باہمی کا ذکر ندارد ہی آیا راست ہی یا ناراست -

باقی جو اسی پرچہ مین اپنی خوش فہمی ظاہر کی ہے اسکا جواب پیچھے دیا جاویگا - مگر یہان صرف نمبر ۳۶ جلد ۹ صفحہ ۸۲ مین جو پادری صاحب نے محبت خاص کے بارہ مین چند آیات نقل کرکے بزعم خود طعن کیا ہے - اسکا جواب دینا مناسب ہے چنانچہ پادری صاحب نے سورہ آل عمران مین سے لکھا ہے - نہ پکڑین مسلمان کافرون کو رفیق مسلمانون کہ سورے نسا مین سے نقل کرتے ہین اے ایمان والو نہ پکڑو کافرون کو رفیق مسلمانون کو چھوڑکر کیا لیا چاہتے ہو اپنے اوپر الزام انتہی سو اسکا جواب یہہ ہے کہ دیکھو انجیل متی باب ۱۰ - آیت ۵ - ان بارہون کو یسوع نے بھیجا اور انہین حکم دیکے کہا کہ غیر قومون کے طرف مت جاؤ اور سامریون کی کسی شہر داخل مت ہو - بلکہ خصوصًا اسرائیل کے گھر کی کہوئی ہوئی بھیڑون کے پاس جاؤ - پادری صاحب دیکھئے - آپ تو صرف محبت خاص ہی پر طعن کرتے ہین اور بموجب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسیحی دین ہی خاص ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود بنی اسرائیل تھے اور صرف بنی اسرائیل ہی کے لئے ہدایت چاہتے تھے اور دیگر اقوام کو اس ہدایت سے محروم رکھنا چاہتے تھے جیسا کہ عبارت مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے -

دوسرا جواب اسکا یہہ ہے کہ آپ کے بزرگ پادری عماد الدین پانی پتی اپنی تفسیر خزانۃ الاسرار کے صفحہ ۸۵ مین فرماتے ہین - پیار کے دو قسمین ہین روحانی اور جسمانی جسکو یہان کے لوگ محبت عقلی اور محبت طبعی کہتے ہین جسمانی یا طبعی پیار رشتہ داردن مین ہوتا ہے پر روحانی اور عقلی پیار مین سب کا حصہ ہے - ایسے پیار سے دشمنون کو پیار کرنا چاہیئے - اور جسمانی پیار انسان کے مرضی پر موقوف ہے جسکے ساتھ چاہیئے رکھے - اسکی تکلیف سب کے نسبت شرح الٰہی نہین دیتی انتہی ان آیات قرآن شریف مین جو محبت خاص بیان کی گئی ہین یہہ محبت صرف جسمانی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے - جسکا خاص ہم اہل اسلام مین آپس مین برتاؤ ہی محبت روحانی و عقلی سے ہم تمام بنی آدم کو اپنا دوست جانتے ہین اگر ہم ایسا نکرتے تو آپ جیسون کی ہدایت کے لئے کبھی یہہ مضمون نہ لکھتے فقط - باقی آیندہ

عرض ضروری

پادری جی ایل تھاکرداس صاحب کو واضح ہو کہ جب تک میرے اس تقریر پر اور تقریر آیندہ کا جواب نہ دیوین تب تک قرآن مجید کے عدم ضرورت لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ ایک مضمون کا ادھورا چھوڑنا اسوقت سے بعید ہے فقط + ناظم الہ دیا جلد ساز -

سیسہ اور شیشہ

فرانس مین آزمایش ہوی تھی کہ مطابع مین بجائے

سیسہ کے شیشہ کا تیپ مستعمل ہوا سکو بہر رنج کامیابی ہوی اور فائدہ یہہ ہے کہ شیشے کا تیپ بہت صاف ہوگا یہہ مضبوط کیا ہوا شیشہ تو سیسہ سے بہت مضبوط ہے چاہے کتنی ہی داب پڑے مگر حرف بالکل اوسپر سے نہین بگڑتے ہین علاوہ ازین شیسہ نہایت عمدگی سے ڈہل سکتا ہے یہہ بات سیسے مین نہین ہے یہہ تو بہت خوب ایجاد ہوی آیندہ جب اور ترقی ہوگی تو قابل دید ماجرا ہوگا - فقط + کشف الاخبار ۹۹

ترجمہ الجوائب مطبوعہ ۷ جمادی الاولی
انقلاب احوال سیاست یورپ

اڈیٹر صاحب صحیفہ الجوائب اپنے ارٹکل مین حقیقت حال شاہان یورپ کی وکیفیت انقلاب احوال سیاست معاملہ مشرقی اسطرح بیان فرماتے ہین کہ الحال معاملہ مشرقی یعنے یونان دولت عثمانیہ مین باعث وجوہات ذیل کے تغیر و تبدل واقع ہوا ہے حقیقت اوسکی یہہ ہے جو کوئی امعان نظر سے کیفیت انقلاب احوال سیاسیہ یورپ مین نظر کرے تو اوسکو آسانی سے معلوم ہوجائیگا کہ جو مشکلین معاملہ مشرقی مین پچہلے دو چار برس سے یعنے برلن کے عہدنامہ کی تحریر کی تاریخ سے واقع ہوئی ہین وہ باعث برخلافی اور مختلف بتجاویز مقاصد دولت انگلستان و دولت جرمن کے ہین کہ فیما بین دولت جرمن اور دولت انگلستان کے جسوقت کہ لارڈ بیکنسفیلڈ صدارت عظمی یعنے عہدہ وزیر اعظم سے معزز ہوے اور مسٹر گلیڈاستون وزیر اعظم انگلستان مقرر ہوے تو اوسیوقت سے برخلافی پیدا ہوی ہے اور جرمن کو یہہ عزل و نصب پسند نہین آیا اور جسوقت عہدنامہ برلن کا ہوا تھا تو درمیان دولت جرمن کے وزیر اعظم پرنس بسمارک اور لارڈ بیکنسفیلڈ وزیر اعظم انگلستان کے اسبات پر اتفاق ہوگیا تھا کہ ولایت ہرزیگوینا و بوسینا پر استریا کا قبضہ و تسلط ہوجاوے اور مراد اس سے مقدمہ استیلا جرمن کا تھا اور پرامارت صفالیہ کے مانند سرویہ وغیرہ کے اور امتداد نفوذ اوسکا اوپر کوہ بلقان کے اور مراد دولت انگلستان کی یہہ تھی کہ بلقان پر استریا کا نفوذ بعوض نفوذ روس کے ہونا بہتر ہے اور لارڈ بیکنسفیلڈ نے چاہا تھا کہ اسباب سے روسیون کا دخل روم ایلی مین بلکہ آستانۂ عالیہ تک نہین ہوسکیگا اور پرنس بسمارک کا اتفاق کرنا اس امر مین اسلئے تہا کہ وہ چاہتے تھے کہ استریا کا تسلط امارت صفالیہ پر ہونے سے جرمن کو مدد ملیگی بعض علاقجات استریا پر قبضہ کرنے مین جنکے رہنے والے اکثر اہل جرمن ہین اور اس سے دونون سلطنتون کی یعنے استریا و جرمن کی قوت زیادہ ہوجائیگی اور روس کی حکمت عملی یہہ تھی کہ قیصر متوفی دولت جرمن سے بہت دوستی اور اتفاق رکھتا تھا اور شہنشاہ جرمن سے خصوصًا اور اہل جرمن سے عمومًا برتاؤ محبت کا کیا کرتا تھا اور دولت استریا سے بھی محبت تھی یہان تک کہ تمام یورپ مین تینون شہنشاہون کا اتفاق مشہور اور ثابت تھا پس جبکہ مسٹر گلیڈاستون لندن مین وزیر اعظم ہوے تو وہ لارڈ بیکنسفیلڈ کی کارروائیون کے برعکس کام کرنا چاہتے تھے اور استریا کے طرف سے

برعکسی اون کے دل مین تھی اسلئے پرنس بسمارک
نے یورپ کے اور مشرقی معاملات کے درمیان جو کرنا
چاہتے تھے وہ پورا کرنے مین توجہ اور سعی کرنا اور
مسٹر گلیڈاسٹون سے مقاومت کرنا شروع کیا اور
مشرق مین انگلستان کی پالسی کو جاری ہونے کی
تدبیرین کرنے لگے اور دلکون کے معاملہ مین جو کیا سو
آجتک محافل سیاسته مین اوسپر مضحکہ ہوتا رہتا ہے
اور جب وہ معاملہ طے ہوگیا تو اب یونان کا معاملہ
سامہنے مین آیا اوسمین جو قرارداد برلن کے عہدنامہ
مین ہوا تھا اوس سے پرنس بسمارک نے انکار کرنا شروع
کیا اور کیفیت مفہوم قرارداد کا نفوس برلن مین حیلہ
وحوالہ کیا اور اپنا میل خاطر دولت عثمانیہ کی طرف
ظاہر کیا یہان تک کہ اسٹریا و جرمن دو دولت عثمانیہ
ان تینون کے اتفاق و اتحاد نے اسوقت وزرائے
انگلستان کو حیرت دار تباکات مین ڈالدیا ہے کہ پرنس
بسمارک کی صلاح سے یہہ تینون سلطنتین معاکسہ اور
مخالفت سیاست دولت انگلستان مین ایک قدم اور
ایک رائے پر ہین اور پرنس بسمارک اسبات مین اپنے مقصد
کو حاصل کریگا کہ انگلستان کو اوس جہگڑے مین علیحدہ
کردیگا اور خود باب عالی کا طرفدار بنجائیگا اور اسی وجہہ
سے فرانس بھی انگلستان سے جدائی اختیار کرنے
پر آمادہ ہوگا اور دولت علیہ سے نفرت کریگا اور
روس نے تو اس فرصت کو غنیمت جانا اور باب عالی سے
ظاہر کردیا اور کہدیا کہ انگلستان دولت عثمانیہ کا خیرخواہ
نہین ہے بلکہ سلطنت عثمانیہ کے ملکون کو تفریق کرکے
اوسکے حصے کردینے اور اوسکے ارکان کو ضعیف کردینے
مین ساعی ہے غرضکہ پرنس بسمارک نے یہہ حکمت علی اختیار
کی اور اسی عرصہ مین قیصر روس کے قتل کا حادثہ ہوا اور ایک
نیا انقلاب پیدا ہوگیا اور جرمن کے شہنشاہ ولیم کو بڑا
قلق و رنج ہوا کیونکہ جدید قیصر روس اوسکے باپ کے برخلاف ہے پس اس سے جو جو تجویزین معاملات مشرق
مین جرمن نے کی ہین اور جو بنا اوٹھائی ہے وہ معرض
انہدام مین آگئی اب اپنی حکمت علی کو بدلنا چاہتا ہے
اور معاملہ مشرقی مین افسوس کا اظہار کرکے خاموش
ہو رہا ہے اور یہہ فکر ہے کہ روس کا جدید قیصر کہین
جرمن سے نزاع اور برخلافی نکرلے اسی سبب سے اخبارات
جرمن روس کو ترغیب دے رہے ہین کہ جرمن سے موافقت
رکھنے مین بڑا فائدہ ہے اور بموجب قیصر ثانی متوفی
کے قیصر ثالث جدید کو جرمن کے ساتھ محبت رکھنا چاہئے
اور ظاہر مین تو اسوقت یہہ نظر آتا ہے کہ روس انگلستان
کا تقرب ڈھونڈ رہا ہے اور جرمن کے تقرب سے علیحدگی
اختیار کرکے انگلستان سے اتفاق کرنا اوسکو مناسب معلوم
ہوتا ہی کیونکہ انگلستان اسوقت جرمن کے برخلاف ہی اور
یہہ برخلافی موافق خواہش و انکار قیصر متوفی جدید روس
کے ہے اور اس سے روس جرمن کے ساتھہ ناموافقت
کرنے مین مدد پا سکتا ہے پس حاصل یہہ ہے کہ قیصر روس کے
قتل سے یورپ اور مشرقی معاملہ مین تغیر کلی اور تبدیلات ظاہر
اور مشکلات پیدا ہین اور شاید کہ روس مین بھی کوئی
کوئی انقلاب تازہ سلطنت کی کارروائیون مین ہو اور
پرنس بسمارک اوس سے محبت کریگا تاکہ فرانس کے جہگڑون

سے بچ جاوے اور بالفعل یونان کا معاملہ طے نہین ہوتا اور جرمن جب تک کہ روس کی مرضی دریافت نہ کرلے تب تک اس معاملہ مین کچھہ نہین کرسکتا اور باب عالی نے جو خط سرحد جدید کا بابت یونان کے مجلس وکلا یورپ مین پیش کیا اوسکو اور دونے تو پسند کیا لیکن سفیر انگریزی نے اوسمین تعرض کیا ہے اور پھر اختلاف پر گیا ہے اب دیکھا چاہئے کسطرح اور کب یہہ معاملہ طے ہوتا ہے اور جنگی تیاریان تو طرفین سے بڑے زور و شور سے ہو رہے ہین - منہ

ترجمہ الجوائب مطبوعہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۹۵ قسطنطنیہ

اس ہفتہ مین یونان کے معاملے کے تصفیہ کے لیے جو مجلس وکلاے یورپ کی منعقد ہوی تھی اوسکی کارروائی مین وقفہ ہوا ہے اور وہ اس باعث سے ہوا کہ جو نقشہ سرحد جدید کا باب عالی سے تیار ہو کر یونان کو دیا گیا ہے وہ پہلے کی زمین سے زیادہ زمین دیئے جانے پر تحریر ہوا ہے اوسکو جملہ شاہان یورپ نے بالاتفاق قبول کیا وہ یہہ ہے کہ جزیرہ کرید کے سوا ایپانیہ اور ترحالہ کے ضلع مین سے بہت بڑا حصہ زمین کا دیا جائیگا اور شہر پریفیہ اور متسوہ اور پانیہ دولت علیہ کے عہدہ مین باقی رہیگا - نقشہ مذکور مع یادداشت سفیران یورپ نے وزیر اعظم یونان کے پاس بغرض منظوری بھیجا اوسپر وزیر مذکور نے کہلا کہ ہماری سرکار اسبارہ مین غور کرکے پھر جواب دیگی اب دیکھا چاہئے یونان اس اقرارداد کو قبول کرتا ہے یا نہین - اور لندن کی خبر سے معلوم ہوا کہ وزیر اعظم انگلستان مسٹر گلیڈ اسٹون نے جبکہ اونکے سامنے یہہ کاغذ گئے تو کہا کہ اسوقت سرکار لندن کو نامناسب ہے کہ اس معاملہ مین خوض کرے و دخل دیوے اس سے معلوم ہوتا ہے بلکہ اخبار ڈیلی نیوز نے یہہ بھی لکھا ہے کہ دولت انگلستان اس معاملہ مین اپنے کو علیحدہ رکھنا چاہتی ہے اور دوسرے شاہون کے ساتھ متفق ہونا نہین چاہتی اور باب عالی کو لازم ہے کہ انگلستان کی علیحدگی اور عدم مداخلت پر کچھہ خیال نکرے اور اب یہہ معاملہ دولت علیہ کے ذمہ سے نکل گیا ہے اور دول یورپ جنہون نے برلن کے عہدنامہ پر دستخط کئے ہین اونکے ذمے ہے + منہ

جزیرہ کرید

اخبار ترجمان الحقیقت مین مسطور ہے کہ جزیرہ کرید کے رہنے والے مسلمانون نے جب یہہ سنا کہ اونکا جزیرہ یونان والون کے حوالہ کیا جاتا ہے تو اون سب نے ایک عرضی باین مضمون لکھکر حضور سلطانی مین روانہ کی کہ مراحم دولت علیہ سے ہم امیدوار ہین کہ ہمارا جزیرہ دولت یونان کو نہ دیا جاوے - منہ

عرضی باشندگان ترحالہ و پانیہ

کاشتکاران و دیگر اقوام باشندگان ترحالہ و پانیہ نے ایک عرضی حضور سلطانی مین گذرانی ہے کہ ہمکو تحت حکومت یونان کے نفرمایا جاوے اگر ہمارا ملک یونان کے تابع کیا جائیگا تو ہم دولت علیہ پر حجت قایم کرکے اپنے حقوق کی حمایت کرینگے اور اخبار کارسپاندنس پولیتیش مین لکھا ہے کہ جزیرہ کرید مین غریب بلوہ ہوا چاہتا ہے اور کچھہ بعید نہین کہ وہان کے رہنے والے آمادہ فساد ہون کیونکہ کل باشندے جزیرہ کے

اسی ہزار آدمی ہین اور اون کے پاس قدیم طرز کی بندوقین ہین اور بالفعل تھوڑے دن ہوے کہ اُنھون نے ۳۵ ہزار بندوقین شاسپو قسم کی جمع کرلی ہین اور جنگی اسباب اونھون نے بہت سا خرید کیا ہے - منہ

مصیبت

صاحب الجوایب نہایت تاسف کے ساتھ تحریر فرماتے ہین کہ جزیرۂ ساقز جو عملداری دولت علیہ مین ہے وہان ایسا ہولناک اور سخت زلزلہ آیا کہ چالیس موضع اور چند قصبہ اور شہر تباہ ہو گئے اور چودہ ہزار آدمی زلزلہ کے صدمہ سے ہلاک ہوے اور بیشمار مکان منہدم ہو گئے اور بہت آدمی اون مکانون کے نیچے دب گئے چنانچہ گلوب نامی عمارت جو بہت عظیم الشان اور مدت دراز کی بنی ہوی تھی اور اوسمین اعیان بلدہ اور تاجران نامی بیٹھا کرتے تھے زلزلہ سے گر پڑے اور جتنے تاجر اور دوسرے معزز آدمی وہان اسوقت تھے وہ سب دیوارون کے نیچے دبکر مر گئے صرف مستر کرافس وکیل جہازات اطالیہ جو دروازہ پر کھڑے تھے بچ گئے لیکن پھر بھی مضروب ہوے اور تیوکوری اور سیمینہ نام کے دو گالون مع باشندون کے زمین کے اندر سب کے سب چلے گئے اور کوئی نشان باقی نرہا اور جسوقت یہہ زلزلہ آیا تو ایک ایسی آواز ہولناک مثل رعد کے زمین کے اندر سے آئی کہ لوگ مبہوت اور بیہوش ہو گئے یہہ خبر حضرت سلطان المعظم کے گوش گذار ہوتے ہی اوسیوقت ایک مجلس منعقد ہوی اور چندہ واسطے امداد مصیبت زدگان جزیرۂ مذکور کے جمع کیا گیا چنانچہ حضرت سلطان المعظم نے بذات خاص اور محل سلطانی مین سے زر کثیر عنایت فرمایا اور جہاز پر بہت سامان خورد نوش اور کپڑا و نقد روانہ کیا گیا فقط - منہ

ریاست بھوپال

خبر ہے کہ حضور بیگم صاحبہ نے اپنی ریاست مین دو مہتمم نماز مقرر فرمائے ہین جو ہمیشہ دورہ وضاع کا کرتے پھرتے ہین اور کل مسلمان رعایا کو نماز کی ہدایت اور کل ملازمین ریاست کو ادائے صلوٰۃ کی تاکید کرتے ہین ہر تحصیل سے ماہوار نقشہ جایا کرتا ہے کل ملازمون پر تاکید ہے کہ جو نماز مین غفلت کریگا موقوف کیا جائیگا - کیا اچھی بات ہو کہ اور رؤساء ہندوستان بھی جو مسلمان ہین اپنی اپنی ریاستون مین ایسی ہی تاکید نماز و روزہ فرمایا کرین اور جہان تک ممکن ہو ایسا ہی بندوبست کرین منہ

ترک زیور کن کہ زیور ہست مخصوص زنان

ای ناظرین اخبار - تراش - خراش بناوٹ سجاوٹ آرایش - زیبایش گہنا پاتا - این ہمہ زینت زنان باشد مرد را علم و فضیلت زینت و بس - بندہ پرور ہمکو فرض ہے کہ زیور کی لعنت وقتاً فوقتاً ضرور مضامین لکھین ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم ؛ اور کیون نہ لکھین واللہ ہمکو تو یہہ رسم تہ دل سے ناپسند ہے اس سے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ عورتون کے زیور پہننے پر ہم طعن کرتے ہین توبہ توبہ زیور تو خاص عورتون ہی کے لئے ہے مگر معصوم بچون کو گہنا پہنا کر اونکی جان معہ

خطر مین ڈالنا نشان بالغ خردی نہا دان ہو جا

ہموطنون مین سے ایسے لوگ کم ہون گے جو لڑکون کے زیور پہنانے کو ذریعۂ افتخار و اعزاز سمجھتے ہون اگر ایسے دانشمند ہون بھی تو سو مین دس ہان مستورات زیور پہننے پر البتہ لوث ہین کچھ ایک قوم اور فرقہ پر خصوصیت نہین بلکہ ہندوستان کے ہر ایک فرقہ کی عورتین کم و بیش اسیطرف مایل ہین - ہم لوگ یہہ بات بھی خوب جانتے ہین کہ ہند کی عورتین محض ناخواندہ ہوتی ہین پس اونکی راے صایب نہین ناقص ہے اور راے ناقص کی پابندی کرنا خلاف مصلحت ہے - اس صریحی نتیجہ یہہ نکلا کہ بچون کو زیور پہنانا خلاف مصلحت ہے اور جو چیز خلاف مصلحت ہے اوسکے خلاف کہنا عین مصلحت ہے پس اب ہمارے ناظرین اخبار پر فرض ہے کہ اس رسم نابایستہ کی ہجو کرین اور اسکے پسند کرنے والون کو خوب آڑے ہاتھون لین - عجب نہین کہ پڑھتے پڑھتے ناظرین عاقبت اندیش کے دل پہ ایسے مضامین معید جلد اپنا اثر دکھائین اناث ہند جنکی عقل حلیہ عاقبت اندیشی سے عاری ہے اونکا یہان تذکرہ نہین - کیا خوب بات ہو کہ جو صاحب اس امر مین ہماری راے سے اتفاق کرین وہ عند الملاقات اپنے احباب سے اسکی حرابیان بالتفصیل والتوضیح بیان فرمایا کرین - تاکہ اونکے دلپر اسکی برائیون کا نقش بخوبی منقوش ہو جاے یعنے ان باتون کو تہ دل سے برا سمجھنے لگین لیکن ایک تدبیر نہایت ہی معقول ہے اور اسکا ذکر بھی ہوا ہے مین اکثر ایک چھوٹے لڑکے نے جسکی عمر سے زیادہ نہین گہنے کی باتین کرتا اور شوق دلاتا تھا کہ گہنا نہ پہنا کرے مگر اوسنے ایک بات نہ مانی اور زیور کا بدرجۂ غایت شایق ہو گیا - آخر کار مین نے اوس سے ہر روز کھیلتے کھیلتے یہہ کہنا شروع کیا کہ دیکھو آج فلان لڑکے کا مارڈالا گیا - کیونکہ وہ بہت سا گہنے پہنے تھا فلان لڑکے کے کان سے چور نے اس زور سے بالیان نکال لین کہ اوسکا کان کٹ گیا - فلان شخص کے بیٹے کو ایک اوچکے نے خوب لاتھان لگائین اور ناتھون سے کڑے نکال لئے یہہ سب باتین وہ چھوٹا بچہ کان دھر کے بڑے غور سے سنتا تھا - رفتہ رفتہ گہنے سے اسکو نفرت ہو گئی اب گہنے کا اوسکو مطلق شوق نہین - پس اس حکمت عملی سے اوسکی طبیعت زیور کے طرف سے ہٹا دی گو اب بھی وہ بچہ کبھی عورتون کے خوف سے گہنا پہن لیتا ہے مگر جب چور کی باتین اوسے یاد آجاتی ہین تو فوراً اتار ڈالتا ہے ایسی ہی تدبیرون سے یہہ رسوم مذموم ترک ہو جائین تو عجب نہین کس لئے بیچارے ننے بچون کی جان اس کم بخت زیور کی آرایش سے ضایع ہو جاتی ہین چنانچہ اخبار آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۲ مئی ۱۸۷۳ء مین مقام دہلی کی یہہ خبر ہمارے معایئنہ سے گذری کہ ایک زرگر جو پندرہ روپیہ کے زیور کے لالچ پر ایک ہیجڑے سالہ لڑکے کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بقچہ مین باندھے ہوے اوسکو غرقاب کرنے جاتا تھا اور وہ راستہ مین گرفتار ہوا پس ایسے ایسے حادثہ سے اس زیور کی بدولت وقوع مین آتی ہین پھر وہ لوگ کیون نہین پہنانے زیور سے بچون کو باز رکھتے ہین اور دیدہ

وہ البتہ ایسے خون ناحق ہونے کے انسداد کے بدل
فکر نہین کرتے خدا کرے کہ یہہ رسم جلد دور ہو جاے

غزل

مشعر فواید شرکت کمیٹی تصنیف منشی محمد عبد البصیر صاحب
حضور رجائیت سکرٹری کمیٹی رفاہ عام اودہ متعلقہ
جلسہ کمیٹی مذکور واقع یکم مئی ۱۸۸۲ء -

بزم قومی جو کہین رشک گلستان ہو جاے
غنچۂ دل مرا کھل کر گل خندان ہو جاے

پر تو جہل سے انسان بھی حیوان ہو جاے
علم کے فیض سے حیوان ہو تو انسان ہو جاے

کر عطا ہمکو وہ ہمدردی قومی یارب
کشور ہند سے لندن بھی پشیمان ہو جاے

روشن اس قوم کا ہو صورت خورشید دماغ
دیکھے آئینہ جو دل انکا تو حیران ہو جاے

دور ہو قوم کے دل سے میرے اللہ نفاق
دشمنون کی ہو جماعت تو پریشان ہو جاے

کینہ و بغض اگر ہند مین باقی نہ رہے
ہند و ہندو ہو مسلمان مسلمان ہو جاے

علم کا شوق ہو تحصیل ہنر کی توفیق
کھیل کی سمت سے ہر ایک کو نیسان ہو جاے

آہ کس ذلت و خواری مین پڑے ہین ہم لوگ
چشم دشمن بھی ہمین دیکھ کے گریان ہو جاے

دوستو بغض و حسد سے جو کرو تم پرہیز
مرض ذلت و افلاس کا درمان ہو جاے

غیر قومون کے ہین محتاج ہر اک بات مین ہم
ہم سا بے بس کوئی دنیا مین نہ انسان ہو جاے

بند ہو جاے جواب سلسلۂ ریل و جہاز
ہند جو ہے وطن اپنا یہی زندان ہو جاے

کیمیا جز تعقل اور نہ علم معدن
اسپہ خواہش ہے کہ تو سرور دوران ہو جاے

خود بخود اپنے بدل جائین خیالات کہین
یا خدا غیب سے ایسا کوئی سامان ہو جاے

اپنے کامون کے لیے عاقل و آزاد ہے تو
چاہے اسوقت جو کچھہ تو وہ مری جان ہو جاے

مد حاکم دوران کا ہو جو وقت خیال
کچھہ بھی غیرت ہو اگر سر بگریبان ہو جاے

تھوڑا تھوڑا ابھی کرین صرف اگر دولتمند
صنعت دہر کا ممکن نہین سامان ہو جاے

مدد ملک کرین کچھہ بھی اگر اہل دول
ہر تہی دست و گدا بندۂ احسان ہو جاے

مطمئن کچھہ ہون تو پھر دیکھہ لو حکمت اپنی
تحفۂ ہند یہ سب خطۂ یونان ہو جاے

دخل ارباب خرد کو دے ذرا حجت مین
عام دربار ہو برخاست یہہ دربان ہو جاے

جبر گر دل پہ کرے چھوڑ دے بے سود اشغال
دیکھہ پھر تو ہی مشیر شہ دوران ہو جاے

پھر منزل مقصد پہ پہنچنا دشوار
نہین طے اگر جہل و سفاہت کا بیابان ہو جاے

مجمع قوم کی شرکت سے فواید ہین بہت
غیر ممکن ہے کہ تیرا کوئی نقصان ہو جا

دخل تحریر مین تقریر مین حاصل ہو کمال
کشور فہم و فراست کا تو سلطان ہو جائے
جلد معلوم ہو سب طرز تمدن تجکو
جنس دانش تری بازار مین ارزان ہو جائے
حال معلوم ہو سارا تجھے اپنے گھر کا
جلد بیدار ترا مشرف و دیوان ہو جائے
سیکڑون بلکہ ہزارون کی نجت ہو ہر سال
مدخل و خرج سب آئینہ مری جان ہو جائے
سمجھین احباب ترے لایق و دانا تجھکو
جملہ حکام کی نظرون مین تو ذیشان ہو جائے
اپنا سالار وہ سمجھین جو ہین تجھسے چھوٹے
وقت پر تجھ پہ ترا قافلہ قربان ہو جائے
بیتہا ہے گوشۂ خلوت مین جو تو بنکے امیر
تجھ مین پیدا نہ کہین عادت نسوان ہو جائے
کیون نہین بیٹھتا مردون مین نکلکر گھر سے
چند روزون مین جو تو رستم دستان ہو جائے
تیز پر تجھسے کوئی اور کے نہ جانے پائے
پر کتابا ز جو تو اب ہے تو پران ہو جائے
الغرض فایدے بیحد ہین کہتی سے حضور
امتحان جب کہو اسکا سر میدان ہو جائے

مرقومہ تہنیت

شکریۂ عطیۂ

ہمارے منشور شرف دستور سے آجکل جو کچھ حمایت اسلام ہو رہی ہے سب مخالف و موافق ہو بخوبی روشن ہے سب اہل اسلام کو یہہ شایان تھا کہ بر مخوای کو نوا اعظار اللہ وقت بروقت ہر قسم کی تایید و نصرت منشور مین بجان و دل مصروف رہین - ہم بکمال اسف یہہ ظاہر کرتے ہین کہ اکثر مشتریان منشور محمدی سے دوبارہ امداد ایسا کچھ قصور و اہمال ہو رہا ہے کہ جسکا بیان نہایت تاسف ناک ہے اس وجہ سے منشور محمدی بکمال خوبی جیسا کہ چاہئے جلوہ ارای جہان ہو نہین سکتا ہے اس بات کا تاسف مرۃً بعد اخری بذریعۂ اخبار ظاہر کیا مگر اب تک اکثر مشتری صاحبون کے خواطر عالی پر کیقدر راہ اسکا اثر ہنوا اگر بعض حامیان منشور محمدی کو خدا صاحب سلامت رکھے کہ ہمیشہ اسکی امداد و تایید کا انہین ایسا خیال رہتا ہے کہ گویا خداوند عالم نے انہین اسپر مجبوری مقرر فرمایا ہے انہین حضرات سے ایک رکن رکین حامی دین جناب سالار میجر سردار بہادر میر محمد علی صاحب ساکن بورا لایسالی ضلع شاہپور ملک پنجاب ہین آپنے بر نظر حمیت اسلام و تایید حزب الانام علیہ السلام بیس روپیہ منشور محمدی کے لئے جو دلنا کو بذریعۂ منی آرڈر روانہ فرماکے کارخانۂ منشور محمدی کو مشکور اور ہمین نہایت ممنون و مسرور فرمایا اللہ تعالیٰ آپکی ذات مجمع الحسنات کو دیرگاہ رکھے - ہم تہ دل سے انکا شکریہ ادا کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند + اگر اور حضرات عالیشان کا خیال بھی بر رنگ خیال جناب میر محمد علی صاحب سالار حامی منشور محمدی حمایت منشور محمدی پر کچھہ ایک مصروف ہو جاوے تو البتہ منشور محمدی سال آیندہ مین ایک ایسے جلوہ گری اپنی بتلائیگا کہ جس سے سب مصنوع کوکب دشمی مخالفین بالکل بے نور ہو جائینگے فقط +

مطبع حزب الاسلام بنگلور من محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلاتوریہ انجیل بہ تجمیل | گویان صفت و سیرت

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسی ناصح جز ازہ منشور ما

نمبر ۲۱ | جلد ۱۰

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۲۵ رجب المرجب | سنہ ۱۲۹۸ ہجری

خند ندا ز روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل براقتاد زبجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن نکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامہ عیش لکھہ بالنصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بو جہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے خار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور رخ دل پذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین یہی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہے بقلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء فناک | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہے افسر صحایف

جب لعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جہز ین یعنس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ جودے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صدق علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | سال دمد و روز دوشنبہ الہی | ما بعد سے کچھہ نہین سروکار

ہو اسکو بہت بڑی ترقی

م نورشجب ارقام ؛ تو قیع محمدی رکھا نام

رسید زر

مہتمم مشکور ہی اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے قیمت اخبار منشور محمدی روانہ فرماکر مطبع بحرالاسلام اور مہتمم کو اپنا ممنون کیا۔

جناب مولوی مفضل الرحمن صاحب ہشنہ ص

جناب شیخ مدار صاحب کوبیتہ ع ص

جناب ڈاکٹر صدرالحق صاحب ہشنہ ص

جناب مولوی محمد حیدر اشرف خاصاحب بنارس ع

بقیہ جواب نورافشان

چنانچہ گنتی باب ۱۴ - آیت ۱۹ مین لکھا ہی تو اپنے رحمت کی فراوانی کرنے سے اوس امت کے گناہ بخشدی جیسا تو مصر سے لیکر یہان تک انھین بخشتا رہا (اسکی جواب مین یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب مین) خداوند نے فرمایا - مینے تیرے کہے سنے بخشی - ایسے ہی استثنا باب ۹ - آیت ۱۹ سے ۲۲ تک اور گنتی باب ۱۲ - آیت ۱۳ مین بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شفاعت کا ذکر موجود ہی - اور یہہ شفاعت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق مین صرف اللہ جل شانہ ہی سے ہوی ہے جیسا کہ بچھڑے وغیرہ کا پوجنا - جبکہ موسیٰ علیہ السلام کے شفاعت سے خاص اللہ جل شانہ ہی گناہ بخشے گئے تو پھر عیسی علیہ السلام کا جان دیکر فدیہ وکفارہ ہونا کون عاقل قبول کرتا ہے اگر پادری صاحب فرماوین کہ حضرت مسیح حق العباد گناہون کے خاطر کفارہ ہوے تو یہہ سراسر غلط ہی - کیونکہ جبتک ظالم سے مظلوم کا بدلا دلایا نہ جاوے تو عدل مین نقص آتا ہے حالانکہ اللہ تعالی کی ذات عادل ہی - اور دوسرے انجیل شریف کے بھی خلاف ہی - چنانچہ متی کی انجیل ۵ باب ۲۶ آیت مین لکھا ہی کہ مین تجھہ سے سچ کہتا ہون - کہ جبتک کوڑی کوڑی ادا نکرے تو وہان سے کسیطرح نہ چھوٹیگا اب آپ فرمائیے کہ جب تینون قسمون کے گناہون مین کفارہ کی حاجت نہ ہون تو چوتھی قسم پادری صاحب بتلاوین کہ جسکی لئی حضرت مسیح کفارہ ہون -

قولہ خدا جسم انسانی مین نازل نہین ہوسکتا اور اسکا کوئی ثبوت درج نہین کیا ہان اگر گناہ آلودہ جسم کا ذکر ہے تو ہم ہی قائل ہین - جواب اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ سری رام چندر کے وجود مین خدا بطور اوتار کے نازل ہوا - اور آپکا بھی عقیدہ ہی کہ جسم پاک مین خدا بطور اوتار کے نازل ہوسکتا ہے - اور آپ جسم سری رامچندر کا پاک مانتا - آپکے اخبار نورافشان نمبر ۱۹ جلد ۴ مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۴ کالم دوم سطر ۱۵ مین موجود ہے -

چنانچہ لکھا ہی سری رامچندر نے جو کامل انسان کا نمونہ دنیا مین ہوی ہین ایک ہی شادی کی -

قولہ اور پھر یہہ قول کہ خدا مسیح مین مجسم ہوکر ملعون ہوا یہہ قول آپنے کہان سے سیکھا ہے - جناب من یہہ قول راقم مضمون نے آپکی انجیل کے گلتیون کے خط کی ۳ باب ۱۳ - آیت سے دیکھا ہوگا بوجہ طوالت نقل نہین کیا ہوگا حسب الارشاد مین نقل کردیتا ہون -

مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا وہ ہمارے بدلے مین لعنتی ہوا - کیونکہ لکھا ہی جو کوئی

لکڑی پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔

قولہ اور یہہ کہان سے سُنا کہ مسیح جہنم مین رہا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے وجود سے ناواقف ہوکر آپ نے غلطی کہائے۔ جواب۔ افسوس صد افسوس کہ پادری صاحب کو اپنا عقیدہ بھی معلوم نہین۔ آپ تو غلطی کرتے ہین اور الزام راقم مضمون کو۔ کیا پادری صاحب آپنے کتاب صلوات مطبوعہ ۱۶۰۴ء جو بحکم بادشاہ جامس چھپی ہے تیسرے عقیدہ کو نہین پڑہا جس مین صاف لکہا ہی کہ مسیح ہمارے لئے موا اور دفن کیا گیا۔ اسیطرح یہہ اعتقاد فرض ہے کہ وہ جہنم مین گیا۔ علاوہ ازین آپکے بزرگ پادری ٹنڈر صاحب اپنے حل الاشکال مطبوعہ ۱۸۲۷ء صفحہ ۱۸۲ مین لکہتے ہین کہ مسیحی عقیدہ مین یہہ باتہی کہ مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا۔ اور تیسرے دن قیام و عروج کیا مگر اس جگہہ جہنم سے ہاوس مراد ہی نہ اصل جہنم اور ہاوس وہ جگہہ ہی جو جہنم اور اصل آسمان کے بیچ مین ہے۔ دیکہئے اول خود پادری صاحب تسلیم کرتے ہین کہ مسیح بعد موت کے جہنم مین گیا۔ اور بعد مین بات ٹالنے کے خاطر جہنم سے ہاوس مراد لیا ہے۔ بہلا کہین ایسا ہوسکتا ہے کہ بولین زمین اور مراد آسمان لین دوسری اگر جہنم ہاوس سے مراد ہے تو جہنم کیون کہا ہاوس کیون کہدیا۔ سیوم پادری صاحب اگر اپنے دعوے مین سچے ہین تو یہہ ثابت کرین کہ جہنم اور آسمان کے بیچ مین ایک مکان ہاوس ہے۔ ناظرین اخبار پر روشن ہوگا انجیل مین بہت جگہہ لفظ جہنم کا واقع ہوا ہی چنانچہ انجیل متی باب ۵ آیت ۲۲ اور جو کوئی اسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا کیا پادری صاحب کے نزدیک یہان جہنم سے ہاوس مراد ہی ہرگز نہین۔ واہ واہ یہہ عجیب دانائی ہی کہ کوئی شخص اپنے مُنہہ سے کہے کہ مین آج شراب خانہ مین گیا تھا اور جب مواخذہ ہو تو کہو کہ شراب خانہ سے مراد میری گرجا گھر ہے۔ بہلا دیکہو جائے غور ہے کہ ایسا عذر نامعقول کون پسند کریگا المختصر پادری فنڈر صاحب نے تو مان لیا ہے کہ مسیح بعد موت کے ضرور جہنم مین گیا۔ پادری صاحب مانین یا نہ مانین۔ قیامت کو خود مان لینگے

مراسلہ

راقم الہ دیا۔

کرمفرمای بیکران جناب منشی محمد شریف صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مینے ایک ریویو لکہہ کر پادری رجب علی صاحب کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ درج اخبار فرماکر بنظر عنایت اوہنون نے ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۷۹ء اپنے اخبار مین درج کیا مگر بعض جگہہ اوہنون نے اوسپر نوٹ اور ریمارک بھی دئے ہینے اونکا جواب لکہہ کر عرصہ ہوا اونکے پاس روانہ کردیا مگر ایک امر بخوبی ملی نہوا تھا اوسکو مین لکہنا چاہتا ہون مینے ریویو مین لکہا تھا۔ کہ کوئی سنی اور شیعہ یہہ نہین کہتا کہ اس قرآن مجید مین کچہہ تغیر و تبدل ہے اور اسمین کلام الہامی اور غیر الہامی مخلوط ہی اس قول پر پادری صاحب معترض ہین اور پرچہ مذکور مین لکہتے ہین۔ ہم آپکے اس بے جزی کو کیا کہین ہمارے پاس کئی ایک کتابین معزز اور مستند اہل شیعہ کے ہین جنمین وہ قرآن مجید کے تغیر اور تبدل کے قایل ہین خصوصاً وہ مجموعہ استفتا ہمارے پاس ہے جسمین حضرت مرحوم

قبلہ وکعبہ سید محمد صاحب مجتہد لکھنوی صاف فرماتے ہین
کہ موجودہ قرآن مین فی الجملہ تغیر و تبدل ہے - پادریصاحب
اپنے دعوت کے ثبوت مین کسی کتاب کی عبارت نقل نہ فرمائی
صرف ایک دہکی دیدیئے ہان ایک سید محمد صاحب مجتہد
لکھنوی کا قول نقل کیا ہی اسکا حال معلوم کرنا چاہیئے -
مجتہد صاحب ہرگز میرے قول کے مخالف نہین ہے اور جو
عبارت پادری صاحب نے نقل کی ہے وہ عبارت اوس
استفتا مین نہین ہے جسکا حوالہ پادری صاحب دے رہے
ہین اوس استفتا کی عبارت یہہ ہی - یہہ جو پوچھتے ہو
کہ کچھہ کم و کاست اسمین ہوا یا نہین سو روایات اتحاد
شیعہ اور سنی سے قرآن کا نقصان فی الجملہ ثابت
ہوتا ہی لیکن نہ ایسا نقصان کہ مان اور منافی عمل کا
اس قرآن موجود پر ہو - ہان بعض علمائے ہمارے بالمرہ
انکار نقصان قرآن کا بھی کیا ہے مگر یقین اس امر پر کہ
نقصان کچھہ اسمین نہین ہوا مشکل ہے انتہی اب یہان
اکا مرتقابل لحاظ ہے **اول** یہہ کہ مجتہد صاحب کے کلام
مین کہین یہہ نہین ہے کہ قرآن مین تغیر اور تبدل ہی پس
تغیر اور تبدل قرآن مجید کو مجتہد مذکور کیطرف منسوب کرنا
صریح جھوٹ ہی جبکہ تغیر و تبدل کے قائل مجتہد مذکور
نہین ہین تو اونکا قول ہمارے مخالف نہین ہوسکتا
کیونکہ ہمنے صرف تغیر کی نفی کی ہے اور اسکے بعد کے جملہ مین
اوس تغیر کے شرح بھی کردی ہے یعنے یہہ کوئی نہین
کہتا کہ قرآن مجید مین کلام الہی اور غیر الہی مخلوط ہے -
دوسرے یہہ کہ مجتہد صاحب یہہ نہین کہتے کہ واقع مین
نقصان ثابت ہی بلکہ یون کہتے ہین کہ روایات سے فی الجملہ
ثابت ہوتا ہی - اب مقام غور ہے کہ یہہ کہدینا کہ ہمارے
روایات سے ثابت ہوتا ہی اسبات کو مستلزم نہین کہ
صحیح طور پر واقع مین اسکا ثبوت ہی کیونکہ روایات تو
ہر قسم کے ہوتے ہین صحیح ہے اور ضعیف ہے اور موضوع ہے
پھر اگر وہ روایات جنسے اسکا ثبوت ہی ضعیف یا موضوع
ہین تو اس امر کا ثبوت واقعی کیسی ہوجائیگا - الحاصل
مجتہد صاحب نے ایسا گول جملہ فرمایا ہے جس سے یہہ ثابت
نہین ہوتا کہ نقصان قرآن مجید اونکے نزدیک یقینی
ہے اور بھی امراونکے بعد کے قول سے ثابت ہوتا ہی کیونکہ
وہ لکھتے ہین کہ - یقین اس امر پر کہ نقصان کچھہ اسمین
نہین ہوا ہی مشکل ہے اگر نقصان پر او نہین یقین
ہوتا تو یہان صاف کہتے ہین کہ ان بعض کا قول
خلاف تحقیق ہی جسطرح عدم نقصان کے قائل کہتے ہین
بہرحال مجتہد صاحب کا یہہ قول مبہم اور مجمل ہے -
پادریصاحب اس سے استدلال ہرگز نہین کرسکتے -

راقم م ع

ریویو

جواب نیاز نامہ

یہہ وہ کتاب ہی جسکی تمنا مدت سے دل مین بھری
تھی یہہ وہ کتاب ہے جسکو عرصہ سے نظرین ڈھونڈھ
رہی تھین ایسے ہی جوابکے دل کو آرزو تھی جو وقت فیاز
ہمارے لگا ہوا تھا اوسوقت سے ہم منتظر تھے کہ کون
صاحب ہمت اہل تحقیق اسکا جواب باصواب دینگے اور
طالبین حق کے نظر دین اس ملمع کو اٹھائینگے - شکر خدا
آرزو پوری ہوی مراد برآئی ؎ للہ الحمد ہر آن چیزکہ
خاطر میخواست ؛ آخر آمد پس پردۂ تقدیر پدید

نیاز نامہ وہ کتاب ہے جسکے مصنف نے پرچہ مواعظ عقبی مین
دعوئ لاجوابی کیا ہے اور گویا یون کہا ہے کہ شرق سے
غرب تک کوئی مسلمان اسکا جواب نہین لکھہ سکا مصنف
نیاز نامہ جس وقت اس کتاب کو ملاحظہ فرمائینگے اوسوقت
اپنی اس بے بجا بول سے شرمائینگے - اب مین اوسکی مختصر
کیفیت بیان کرتا ہون -

۱ - اسکے مصنف فخر المتکلمین امام المناظرین المویدبتائید اللہ الازلی مولانا محمد علی کانپوری مدالله ظلهم ہین
مولانای موصوف کی اور بھی اس فن مین کتابین ہین مگر
افسوس ہے کہ بسبب طبع نہونیکے ناظرین اون کے افادہ
سے محروم ہین -

۲ - اس نادر کتاب مین مصنف نے جوابات تحقیقی کا التزام
کیا ہے اکثر ابحاث تصنیف کیطرح الزام پر نہین تا لاتا کہ
ہر ایک طالب جن کی نظرون مین حقیقت مذہب اسلام
روشن ہوجاوے دیکھنے سے تعلق ہے کہ کیسی کیسی تحقیقات
کے دریا بہاے ہین اور کس کس خوبی سے مذہب اسلام
سے الزامات اوٹھاے ہین -

۳ - اس لفیس کتاب مین اول ایک مقدمہ ہی جسمین
تین تحقیقین ہین ان تحقیقات مین وہ امور بیان کئے
ہین جن پر مصنف نیاز نامہ کا اعتراض موقوف ہی اور
یہہ امر بخوبی ثابت کردیا ہے کہ جن امور پر پادری صاحب
کا اعتراض موقوف تھا کہ بغیر اونکی ثبوت کے اعتراض
مثل دیوار بے بنیاد کی ہے - اونہین پادری صاحب نے
ثابت نہین کیا تحقیق اول مین یہہ امر خوب بیان کیا
گیا کہ قرآن مجید کس توریت و انجیل کی تصدیق کرتا ہی
اور وہ کہان ہین - ان تحقیقات مین قابل داد ایک اور
امر ہے کہ تحقیق اول اور سوم سے مصنف نیاز نامہ کی ہر ایک
اعتراض کے دو دو جواب ہوسکتے ہین اور تحقیق دوم سے
ایک جواب اس سے ظاہر ہوگیا کہ اس کتاب لاجواب کا
صرف مقدمہ نیاز نامہ کے پانچ جوابون پر مشتمل ہے اور
پھر اسکے بعد جواب تفصیلی ہے تو کل چھے جواب ہوے -

عجب نہین کہ بعض ناظرین اس امر کو نادر جانکر میرے
قول کی تصدیق مین تامل کرینگے مگر جسوقت کتاب کو ملاحظہ
فرمائینگے اوس وقت بے اختیار اونکے دل سے صدقنا صدقنا
کی صدا آنے لگیگی اوسوقت میرے قول کی تصدیق ہوجائیگی

۴ - کتاب مذکور کی مصنف علام نے جواب تفصیلی مین یہہ
کمال کیا ہے کہ پادری صاحب نے جسقدر مخالفین احکام و
قصص مین قرآن مجید اور کتب سابق مین بیان کی تھین
اون سب کو رفع کردیا اور بتادیا کہ یہہ سب پادری صاحب
کی غلط فہمی ہے مخالفت نہین -

۵ - گرچہ یہہ کتاب من اولہ الی آخرہ قابل دید ہی مگر
جواب اختلاف چہارم و پنجم تو نہایت ہی قابل تعریف ہے
اختلاف چہارم کے جواب مین مصنف نے احکامات انجیل اور
قرآن سے مقابلہ کرکے یہہ امر بخوبی ثابت کردیا ہے کہ
قرآن مجید کامل انجیل ہے - پھر چند مقامات قرآن مجید سے
اور چند احادیث نقل کرکے طالبین حق پر یہہ امر ظاہر
کردیا ہے کہ مذہب اسلام ایسا روشن اور تسلی بخش ہے
جسمین اخلاقی تعلیم اس مرتبہ کی عمدہ ہی کہ اوس سے بہتر
نہین ہوسکتی - اسی اختلاف کے جواب مین مصنف نے
اون احکامات اسلام کی تحقیق کی ہے جنہین پادری صاحب

نے رسمی اور ظاہری شریعت بتایا ہی اور نہایت خوبی سے ثابت کیا ہی کہ مذہب اسلام مین کوئی ایسی ظاہری شریعت نہین جیسے پادری صاحب گمان کرتے ہین۔

۶ - مصنف نے قرآن مجید کی سند اس بسط و خوبی سے لکھی ہے کہ قابل دید ہی ہم نہایت انصاف سے یہہ بات کہتے ہین کہ قرآن شریف کی سند کو ایسا روشن کر دیا ہی کہ کوئی مخالف اوسمین کلام نہین کر سکتا۔ ہمارے نظر سے تو فن مناظرہ مین کوئی کتاب ایسی نہین گذری جس مین اس خوبی اور تحقیق سے جواب لکھا گیا ہو۔

۷ تحریف کے جھگڑے کو مصنف نے طول نہین دیا بہت مختصر طور پر پادری صاحب کے غلط فہمیان ظاہر کر دی ہین نسخ کے بارے مین پادری صاحب نے بہت کچھ طول دیا تھا اور نہایت عمیت خرچ کی تھی مصنف علام نے چند آیات قرآنی سے نہایت واضح طور پر نسخ ثابت کر کے انکی تمام تقریر طولانی کو بیکار کر دیا ہے۔

۸ - اب مین نہایت تاسف اور حسرت سے اس امر کو بیان کرتا ہون کہ ایسی کتاب لاجواب ابتگ گوشۂ خمول مین ہے کوئی مرد خدا عرصۂ شہود مین نہین لایا کسی عالی ہمت کی ہمت اس طرف مصروف ہنوی کہ اسے طبع کرا کے مشتہر کرائی اور ایک عالم کو مستفید کری اور طالبین حق کا رہنما بنے۔ البتہ یہہ عذر ہو سکتا ہے کہ بہت اہل ہمت کو اس گوہر بے بہا کے جز نہین تاکہ خریداری کرین اب مین امید کرتا ہون کہ عالی ہمت ضرور اس طرف توجہ فرمائینگے اور اسکے عوض تحسین دینا اور ثواب آخرت پائینگے۔ یہہ کتاب اگر طبع ہوگی تو غالباً تین چھپیس کی تقطیع پر تیس جز سے کم نہوگی۔

۹ - مصنف علام کی تصانیف اس فن کے اور بھی لائق استہتہار ہین مثلاً مرآۃ الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین اس رسالہ مین تین باب ہین باب اول مین ہدایت المسلمین کے اون مقامات کا جواب ہی جہان پادری عماد الدین نے اعجاز عیسوی کی حوالون کا انکار کیا ہے یعنے مولوی صاحب کے حوالون کو مولفان صفحہ سطر بتا دیا ہے اور پادری صاحب کے تہمت اور دہوکے بازی کو طشت از بام کیا ہے دوسرے باب مین ہدایت المسلمین کے بعض وہ مقامات نقل کئے ہین جنسے پادری صاحب کی دروغ گوئی اور افترا ثابت ہوتا ہے۔ تیسرے باب مین کتاب مذکور کے بعض مقامات سے پادری صاحب کی سخت جہالت علوم عربیہ سے ثابت کی ہے۔

ساطع البرہان - اس رسالہ مین مصنف موصوف نے اون اعتراضون کا جواب دیا ہی جو صحت قرآن مجید پر پادری عماد الدین نے تحقیق الایمان اور ہدایت المسلمین مین کی ہین فقط۔ احمد حسن عفی عنہ

نوٹس

فہرست اسماء مصنفین باطل کنندگان مذہب موجودہ عیسائے

۱	۱- مسٹر بیکن	Mr. Bacon
۲	۲ ڈاکٹر پنوٹن	Dr. Newton
۳	۳ گبن اڈوارڈ	Gibbon (Edwd.)
۴	۴ ہارن ٹی ایچ	Horn T. H.
۵	۵ چیننگ ڈبلیو ای	Channing W. E.
۶	۶ نیوکم	Newcome

۷ نیومن	7 Newman
۸ پارکر تھیوڈر	8 Parker Theodore
۹ ڈاکٹر لاک	9 Lock (J)
۱۰ اگریفن آر اے	10 Griffin. R. A. (Lt. S.)
۱۱ بیلی	11 Baillie joanna
۱۲ ہوڈ	12 Hoad
۱۳ مسٹر کیپ	13 Mr. Chapple
۱۴ ٹھوم جے ایچ	14 Thom. J. H.
۱۵ مورسن یو ایس	15 Morison. (Lt. S.)
۱۶ سر اسحٰق نیوٹن	16 Sir. Isaac Newton
۱۷ ڈاکٹر لمسن	17 Dr Lamson
۱۸ ڈاکٹر بریشلی	18 Dr Priestly
۱۹ جے جے ٹائیلر	19 J. J. Tayler
۲۰ کرسلیب	20 Chrislieb
۲۱ فلنٹ	21 Flint
۲۲ گلبرن	22 Goulburn
۲۳ میک میلن	23 Macmillan
۲۴ ان اس فولسن	24 N. S. Folson
۲۵ جے اسکاٹ پارٹر	25 J. Scott. porter
۲۶ لیور نوٹ اے	26 Lever Rude R.A.
۲۷ گریسباخ	27 Rev. Griesbach
۲۸ لارڈنر	28 Lardner
۲۹ کہتلک	29 Bible Rule of Faith Catholic Church

تجذبات بلاد روان مسیحی جب دفعات ذیل عرض پرداز ہوتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ بذریعہ اخبار نور افشان واخبار کوکب ہند کے جواب سے سرفراز فرماوین۔

نمبر ۱۔ جملہ مشتریان ہند مسلمانون سے دربابت تثلیث والوہیت مسیح وبابتیزم وشفاعت وشہادت وکفارہ وسکرمینٹ والہامی عہد عتیق ہونیکے دیگر محرف ہونے مین بہت رسایل بزبان اردو واخبار مذہبی جاری کرکے ہندو و مسلمان سے مباحثہ تقریری وتحریری کیا کرتے ہین گویا بزور دلیل سب مذہب کے باطل وعیسوی مذہب کی حقیقت ثابت کرتے ہین۔

نمبر ۲۔ انگلنڈ وامریکہ مین بہت ذی علم عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر تہیسٹ ہوگئے اور اونکا خاص خاص میسن ہر دو ولایت مین جاری ہے بلکہ بعض انگریز ولایتی بھی برہمو ہوگئے مگر کوئی تہیسٹ وبرہمو یونی ٹیرین اپنے عقیدہ سے باایں ہمہ سی نہ ہوتا۔

نمبر ۳۔ یونی ٹرین یعنے موحدین فرقہ مسیحی لکھو کھا ولایت یورپ مین صاحب تصانیف ہین اور ہندوستان مین کتابین اونکے علی العموم بزبان انگریزی بکتے ہین اور وہ کتب پراوڈسٹنٹ وباپٹسٹ کی رد مین ہین اور مسلمانون سے اکثر مسایل اعتقادیہ مین متحد ہین۔

نمبر ۴۔ کتہلک مصنفین بھی تصانیف اپنی مشرد پراوڈسٹنٹ وباپٹسٹ چرچ کی رد کہتی ہین۔

نمبر ۵۔ اب کتب مذہب کاتھولک کی ملانے سے مسلمان کوئی گمراہ فرقہ نزد محققین علما مسیحی نہین ہے بلکہ پورا پورا قرانی مذہب اسلام کا مجلا ہے بنا برایں فہرست مندرجہ بالا اس غرض سے چھاپتا ہون کہ جو جو کتب

مشتمل بر رد اوس کے مخالف علما پر اور ذکر شتت و
باتیست چھپین ہون نام اونکے مسلسلوار بحرف
انگریزی چھپوا دیوین چونکہ ولایتی مشنریون سے پوچھا
اور کسی سے پتہ ونشان نملا پس معلوم ہوا کہ لاجواب
مذہب مذکور ہی اب بھی خواہان وخیر طلبان مسیحی کو
بہت واجب ہے کہ انکے تردید مین مساعی موفورہ صرف
رین وبعد اسکے ہندو مسلمان کی طرف عنان توجہ کو
منعطف فرماوین کیونکہ جب ولایت سے پورا ناطریقہ
برخاست ہوا جاتا ہے تو آخر رفتہ رفتہ ہندوستان
پر بھی سایہ افگن ہوگا وہوا جاتا ہے یعنے برہمو تو
ایک اوسیکی شاخ ہے -

نمبر ۲ - ناظرین کو واضح ہو کہ مصنفین مذکورین نے
ہر طرح سے بیخ مذہب عیسویت کی منہدم کردی ہے
اور عیسایون کو اس مذہب کا اثبات سخت دشوار ہے
بخلاف مسلمانون کے کہ اصول دین مین سب فرق متحد ہے
وفرعیات جزویہ مین مختلف ہین مین صلاح دیتا ہون
کہ بمقابلہ مصنفین مذکورین مذہب عیسوی کو ثابت
واستوار کرین ورنہ سب محنت رایگان ہے فقط +

سایل سید احمد حسین حاجی گنج شہر پٹنہ -

اہل اسلام اور ملازمت گورنمنٹ

موضعی گورنمنٹون اور عاملون کو من جانب گورنمنٹ
ہند یہہ ہدایت ہوی ہے کہ طبقہ اہل اسلام کے لوگ کو
گورنمنٹ مین خدمات دینے کے بارہ مین جو حکم کہ نافذ
ہوا اسکے مطابق کسقدر عمل پیرائی ہوی اور کیا نتیجہ
ہوا سو اوسبارہ مین بلاوت کیجاوے - فقط

شمس الاخبار دیکھنا کہ موضعی حکام اور بالادست آفیسرن اور اونکے ماتحت کے میانجر اور اسسٹانٹ وغیرہ کیسی بناوٹ اور دہوکے کی رپورٹ کرتے ہین +

پادریون کے وعظ کی ممانعت

اذیتر ہندو نے پادری لوگ راستون پر اور گلیون
مین وعظ کرنے کے مقدمہ کے درباب یہہ تحریر کیا
ہے کہ صاحب مدراس میل ازراہ عدم تعصب وطرفداری
صاف یہہ رائی ظاہر کیے ہین کہ پادریان اسطرح
وعظ کرنا غیر مناسب ہے لیکن افسوس ہے کہ چٹے کلدار
ناف کاسٹ لوگ مذکور واعظون کو بڑی مدد دیتے
ہین اگر مذکور پادریون کے مانند خلاف قانون ملکی
لوگ وعظ ونصیحت کرتے ہوے پھرین تو یقین ہے
کہ حکام چپ نہ رہین گے فقط - منہ

مخصوص دربار گورنر جنرل

حسب الحکم جناب ملکہ عالیہ قیصر ہند جناب وایسرائے
بہادر کشور ہند ایک مخصوص دربار منعقد فرماوینگے
اور اون آفیسرون کو جو جنگ افغانستان مین
شجاعت وجوانمردی ظاہر کیے اور خطابات سے
سرفراز نہوے تمغہ آرڈر آف دی بات سے مزین
وممتاز فرماوینگے - فقط + منہ

سرکار فارس کا ہتیار خریدکرنا

مخابر سرکار فارس الحال ہدایت ہوی ہی کہ سوارون کے
لئے دسہزار قرابین اور ۲۰ لاکھ کارتوس امریکہ کے سلاح
خانون سے خرید کیا جاوے ۱۸۷۵ع مین ۱۵ ہزار ریفل اور
۱۸ ضرب توپ خرید کیے گئے تھے فقط - منہ

مطبع بحر الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ انجیل وانجیل | گویان صفت وسیرت مبر ومحمدؐ

از پئے اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

منشور محمدی بہ ملت ساطع ۱۲ | جلد ۱۰ | نمبر ۲۲ | مخزن دلایل فصاحت تاطع

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ ع

۵ شعبان المعظم

سنہ ۱۲۹۸ ہجری

شد ندا از زر وی ایوان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ ع

فرمان رسولان سلف ساختہ فرع | توقیع خطابت منشور محمدؐ | تورات وہم انجیل بر افتاد بتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو حشر و کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہی

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامۂ عیش لکھہ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | نظرون سے گرے جہان کے خار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اُسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اور ناب قدم پہ جلوہ گر ہی | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر ق | ہی پیش نسیج نیک اختر

افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہی بقلب زار ناشاد | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء فتاک | چھپتے ہین صحیح کو الیف | بے شبہ ہی افسر صحایف

جب لغت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جزئین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ خود دے | اس گنج ہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علے رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | ما بعد سے کچھہ نہین سروکار

سال و مہ و روز و شب الٰہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام تو قیع محمدی رکھا نام

تبصرہ بر رسالہ جدیدہ

تریم شدہ عہد نامہ جدید (حالات حضرت عیسیٰ مسیح) شایع ہوگیا ہے مگر ہم ابھی اسکے شائع پانے سے جاتے ہیں خادم دین ذی سرو نے اسکو مذموم بیان کرکے کہا ہے کہ خدا کی نظر میں ایسا فعل مکروہ ہے۔ فقط ۔ ایڈیٹر اخبار

بعینہٖ عین مضمون قرآن اشرف کے راقم کو جواب

جناب اویتر اخبار منشور محمدی سلامت۔

بعد سلام مسنون آنکہ۔ اخبار رافشان نمبر ۲ جلد ۹ مین ایک مضمون از جانب پادری تھاکر داس بخواب [illegible] یہ ہے۔

منشور محمدی نمبر ۱۵ - جلد ۱۰ کے صفحہ ۱۵۱ مین مرقوم ہے۔ لوکا و مرقس دونون مین لکھا ہے۔ کہ صلیب شمعون قرونی بزرگ کے صلیب اٹھانے کے لیے۔ اور دستور یہ تھا خود صلیب دیا جاتا۔ اپنی صلیب آپ لے جاتا تھا تفسیر سکاٹ صاحب متی باب ۲۷۔ آیت ۳۲۔ صفحہ ۲۳۔ اس سے آپنے یہہ بات نکالی ہے کہ شمعون قرونی مصلوب ہوا۔ کیونکہ وہ صلیب اٹھاکے لے گیا تھا۔ یہہ کیسا حیلہ آمیز کلام ہے اگر متی۔ اور مرقس اور لوکا کے بیان سے۔ آپ نے شمعون قرونی کا مصلوب ہونا سمجھ لیا ہے۔ پھر کیون ان راویون نے۔ مسیح کے صلیب دی جانیکا اسقدر تصریح کے ساتھ بیان کیا اتنی سوجھ نہ آئی کہ شمعون کی بابت وے لکھتے ہین۔ کہ اونھون نے اُسے جبرا لیگا۔ پکڑ۔ یسوع کے پیچھے پیچھے اوسکی صلیب لے چلی۔ لیکن یسوع کو صلیب دیا نہ کہ اوس قرونی کو ان تینون انجیلون سے شمعون کا مصلوب ہونا ہرگز ثابت نہین ہوتا جان بوجھ کے اپنی آنکھین نہ پھوڑنی چاہیے۔

جواب ۔ جب صاحب مضمون نے آپکی معتبر تفسیر سے یہہ امر بخوبی ثابت کر دیا کہ اوس زمانہ مین خود مصلوب ہونیوالا اپنی صلیب آپ لے جاتا تھا۔ تو آپ ہی فرماویں کہ اون لوگون کو اپنے دستور کے خلاف کرنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ کہ صلیب تو کوئی دیا جاوے اور اوٹھاکر کوئی لے جاوے اوسکے خلاف دستور جاری کرنے پر وجہ معقول بیان فرمائیے۔ علاوہ اسکے مین آپ سے دریافت کرتا ہون [illegible] واقعہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ شمعون قرونی صلیب لیے جاتا تھا اور خلاف ان تینون انجیلون کے یوحنا کے انجیل باب (۱۹) آیت ۱۷ سے واضح ہوتا ہے کہ مسیح خود اپنی صلیب آپ اوٹھاکے لیگیا۔ اب دونون کے طرح کے روایتین تو مسیحی ہو ہی نہین سکتین۔ ضرور ایک ان دونون مین جھوٹی قرار دینے پڑیگی۔ اگر آپکے نزدیک آخری روایت یوحنا والے کذب ہے تو مبارک اگر آپ متی و مرقس و لوکا کے روایات کو جھوٹھا قرار دین تو آپکی مطلب براری تو ہوسکتی ہے مگر تینون انجیلون کے صداقت سے بھی آپکو انکار کرنا دشوار ہے۔ پادری صاحب یہہ نہین آپ خیال کرتے اگر مسیح کا مصلوب ہونا یقینی ہوتا تو حواریون مین ایسا فحش

اختلاف کیون پڑتا - اور یہہ جو آپ نے لکھا ہی کہ اون
راویون نے مسیح کہ صلیب دیئے جانیکا اسقدر تقریح کے
ساتھ بیان کیا - تو یہہ محض انکا خیالی پلاؤ ہے -
حواریون نے تقریح کے ساتھ بیان کیا خاک کرنا تھا
وہ تو بروقت صلیب حاضر ہی نہ تھی بلکہ تجویز تکفین
ہی حاضر نہین ہوی - اگر آپکو انجیل پڑہنے آتی ہے تو
اس اپنے دعوے پر ایک آیت تو لکھیئے - جس سے صریح
معلوم ہو کہ بروقت صلیب کل حواری حاضر تھے اور مین
اپنے دعوے کو اچھی طرح بخوبی انجیل سے ثابت کرونگا
کہ حواری بوقت صلیب و تجہیز و تکفین ہرگز حاضر نہین
ہوی - اور یہہ جو آپنے آنکھین وغیرہ ہونے کے سخت
الفاظ لکھی ہین اسکا جواب ہی نہین دیتے - کیونکہ

یہہ کہتا ہے جو تم سے جا ہلانہ پیش آئے تم اسکو سلام کہو
پھر پادری صاحب نے چار فرقون کا حال لکھکر اون مین
سے تین فرقے یعنے سرنتھی - اور کارپوکراتے - اور
ڈوسیتی وغیرہ کو بے سند اور بے حوالے کسی کتاب کے
یون ہی من گھڑتے خیال سے یہہ بات لکھا ہے کہ اون فرقون
کے اعتقاد بموجب شمعون قرونی کا مصلوب ہونا ثابت
نہین ہوتا - باقی سلائث ترکی بابت پادری صاحب
فرماتے ہین کہ اوسکے قولون پر بعض نے لکھا ہے کہ وہ
مسیح کا حقیقی جسم نہ مانتا تھا - اور شمعون اوسکی جگہہ
صلیب دیا گیا - مگر یہہ قول غلط ثابت ہوا - یہان بھی
پادریصاحب نے - اپنی عادت کے موافق کوئی سند نہین
دی - صرف اپنے ہی لکھے کو سند قرار دیا ہے شاید

پادری صاحب نے ان فرقون کے حالات کسی نہ کسی
کتاب مین دیکھے ہون گے کیونکہ خود پادری صاحب کا قول
ہے کہ جب نظر کو اٹھاوین تو چار گوشے کے سچ دکھائی دیتے
پادری صاحب کہتے ہین کہ ایسا نہ کیا کرین کہ خود فضیحت
دیگری را فضیحت - مجھے یقین ہے کہ آپکے اظہار عیسوی بھی
ایسی ہی بے سند ہوگی - جسکو کمیٹی نے مردود کیا ہے -
جواب مین پادری صاحب کے دعوے کے برخلاف سو سند
چند فرقہ ہای نصاری کا بیان کرتا ہون جنکا اعتقاد بموجب
حضرت مسیح ہرگز مصلوب نہین ہوا - دیکھیے پہلا فرقہ
قرنتھون کا اس فرقہ کا بانی کرنتیس نام شخص تھا
ہوا تھا - اور اوسکا اعتقاد یہہ تھا کہ عیسی علیحدہ ہے
اور مسیح علیحدہ ہے - عیسی تو ذلت اور خواری کے ساتھ

[illegible]

مفتاح الکتاب مطبوعہ ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۵۳ - دیکھو تریح
مسیح کے مصلوب ہونے سے انکاری ہی - اور مسیح کے جگہہ شمعون
قرونی کے مصلوب ہونیکا قایل ہے - دیکھو حاشیہ علماء
نصاری رومن ترجمہ قرآن مطبوعہ مہتن پریس الہ آباد
۱۸۴۳ء صفحہ ۸۳ تیسرا فرقہ اگناستی اس فرقہ کے
عیسائیون کا یہہ عقیدہ ہے کہ دنیا مادہ سے پیدا ہوی
اور مادہ کے لئے شرارت اور مقصب ضرور ہے - اور
مسیح مادہ سے پیدا نہین ہوا تھا اس لئے مصلوب نہین ہو سکتا
از - رومن تواریخ کلیسا صفحہ ۵۶ دیکھو جب مسیح کا
صلیب ہونا اس فرقہ کے نزدیک ثابت نہین تو ضرور
ہے کہ مسیح کے جگہہ شمعون قرونی مصلوب ہوا ہو -
چوتھی ناصریون کا فرقہ اسکا بھی قول یہہ ہی ہے کہ

حضرت مسیح مصلوب نہین ہوے بلکہ مسیح کے جگہہ دوسرا
صلیب دیا گیا۔ یعنے شمعون قرینی دیکھو تین حق کی تحقیق
مطبوعہ ۱۲۹۶ھ صفحہ ۸۸ پانچوین گرپوکراطس کا فرقہ بھی
حضرت مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کرتا ہے۔ دیکھو
رومن ترجمہ قرآن وحاشیہ علماء انصاری مطبوعہ
مشن پریس الہ آباد ۱۲۹۶ھ صفحہ ۸۳ دیکھئے
ہمنے اپنے دعوے پر آپکی معتبر کتابون کے صفحہ موہ مطبوعہ
سنہ وار لکھہ دی ہین آپکی طرح بے سند اور بے حوالہ
کام نہین چلایا۔ پھر پادری صاحب نے حضرت مسیح کے
مصلوب ہونے پر چند گواہیان اس قسم کے بیان کئے ہین
کہ جس سے یہہ ثبوت ہوتا ہے کہ ان گواہون نے دفتر
سرکاری یعنے پیلاطوس کے وقت مین جو کاغذات بطور
[illegible]
صاحب کا یوسی سس مورخ مسیحی ہے۔ دوسرا گواہ
پادری صاحب کا جسٹس شہید ہے۔ تیسرا گواہ ترتولی
چوتھا یوسی فس یہودی۔ پانچوین ایک یہودی علماء
جسکا پادری صاحب نام نہین جانتے۔ اب جو اعتراض
پادری صاحب کے گواہون پر وارد ہوتے ہین ہم بیان
کرتے ہین۔ اور پادری صاحب کو بھی مناسب ہے کہ پہلے
ہمارے اعتراضون کو جو اونکے گواہون پر وارد ہوتے
ہین۔ رفع کرلین دیکھئے پہلا گواہ پادری صاحب کا
یوسی سس۔ یہہ مورخ ۱۲۹۶ھ مین پیدا ہوا ہے اسکے
کاغذات سرکاری بچشم خود کیونکر دیکھ لئے۔
دوسرا پادری صاحب کے ذمہ لازم ہے کہ یوسی س کے
گواہ لیکر زمانہ پیروولس تک جتنے واسطے گذرے ہین

سبکا ثبوت دیوین۔ تیسری یوسی سس کے گواہی آپکے
نزدیک بھی معتبر نہین ہے کیونکہ یوسی سس کتاب مکاشفات
کو الحامی نہین مانتا تھا۔ دیکھو تاریخ یوسی سس جلد ۲
باب ۲۵۔ اور آپکے نزدیک کتاب مکاشفات الحامی
ہے۔ جب آپ یہان یوسی سس کا اعتبار نہین کرتے
تو اپنی مطلب براری کیواسطہ اعتبار کرنا۔ مطلب
براری ہے۔ دوسرے گواہ آپکے جسٹس شہید ہے
اسپر اعتراض یہہ ہے اول تو یہہ تیسری صدی کا
شخص ہے اسکے کاغذ دیکھئے بدون سند سلسلہ وار
کے قابل اعتبار نہین ہے دوسری جسٹس شہید زبان
عبرانی سے بالکل جاہل تھا۔ جیسے کہ آپکے پادری صفدر علی
کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔ دیکھو نماز نامہ مطبوعہ
[illegible]
تحریف کا قایل ہونا صرف جسٹس شہید کے زبان
عبرانی سے ناواقفی کا سبب ہے۔ دیکھو جب جسٹس شہید
زبان عبرانی سے ناواقف تھا تو اوسنے کاغذات
سرکاری کیونکر دیکھے ہونگے۔ حالانکہ اوسوقت کاغذات
سرکاری زبان عبرانی مین تھی۔ یہہ دوسرا گواہ بھی
آپکا قابل اعتبار نہین چوتھا گواہ آپکا یوسی فس
یہودی ہے جسکے چند اقوال اپنے اخبار نور افشان
نمبر ۴۸ جلد (۸) کے صفحہ ۳۸۲ مین بیان کی ہین
جسکا خلاصہ صرف یہہ ہے کہ وہ یعنے مسیح ایک دانا
آدمی اور عجائبات کا کرنے والا تھا۔ اور پلاطوس
نے اوسکو صلیب دیا۔ پھر تیسرے دن زندہ ہو کر
دکھلائی دیا۔ انتہی۔

جواب یہہ تمام حضرات مورخ مذکور پر صریح افتراء اور بہتان لگائے ہین اور اس بہتان اور کذب کے بانی صرف آپکے بزرگ پادری ہین چنانچہ مین آپکے معتبر علماء عیسائی کے زبانی ثابت کردیتا ہون- دیکھئے ڈاکٹر ہاسلم صاحب کہ نامی گرامی عالم فاضل ہین اپنی کتاب لیکچرس تو دی کلرجی کے صفحہ ۲ سطر ۱۶ مین لکھتے ہین کہ جب مورخ مذکور کے کتاب مین یہہ فقرہ زمانہ کے لوگون کے نظر سے گذرا تو انکو اس مورخ مذکور کے کلام ہونے مین شبہہ گذرا کیونکہ مورخ مذکور یہودی تھا اور یہودی حضرت مسیح مصلوب کے جانی دشمن ہین پس کسطرح وہ باوجود یہودی ہونیکے- جناب مسیح کی نسبت ایسی شہادت جو اوسکے مذہب کے خلاف اور سراسر یہودیون کی شکست ہو لکھہ سکتا ہے- بعد تحقیق معلوم ہوا کہ مورخ مذکور نے وہ فقرہ ہرگز نہ لکھا تھا- بلکہ پادریون نے بے ایمانی سے اپنے مذہب کے تائید کے لئے یہہ فقرہ بڑہا دیا تھا لہذا محققین اس بات کا الزام پادریون پر لگادیا- اول تو پادری صاحبون نے انکار کیا- مگر آخر مین چونکہ محققین کے دلایل قوی تھے عاجز ہوکر اقرار کیا کہ ہمنے یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین لوگون کے اعتقاد دلانے کے لئے الحاق کردیا ہے- ڈاکٹر لارڈ برن صاحب اور بشپ باربش صاحب اور دیا نرل صاحب اور کلارک صاحب وغیرہ نے جو دین مسیح کے معاون اور مددگار ہین اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ لاریب یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین نہ تھا پادریون نے پیچھے سے الحاق کردیا- انتہی- دیکھئے جب آپکے علماء معتبر کے زبانی یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ مورخ مذکور کے- یہہ فقرات نہین بلکہ پادریون کے بہتان بندی ہے کیا پادری ٹہاکر داس صاحب ان بہتان بندیون سے بھی اپنی مطلب برآری کرلینگے یہہ امر تو انصاف سے بعید ہے- دیکھئے جب آپکے تین گواہون کی گواہی مین یہہ خاک دہول چھین رہی ہے تو باقی آپکے دو گواہ ایک ترتولی دوسرا ایک یہود جسکا آپ بھی نام نہین جانتے اونکے حالات لکھنے محض طوالت ہی- اور یہہ جو آپنے آگے چلکر بڑے فخر سے کہا ہے کہ ای ناظرین اس سے بڑہکر ناواقفی اور کیا ہوسکتی ہے وہ یعنے حواری یوحنا کے بپتسمہ سے لیکے اوس دن تک کہ مسیح آسمان پر اوٹھایا گیا اوسکے جی اوٹھنے کے گواہ ہین وہ جھوٹی اپنے انکھون سے دیکھا اور تاک رکھا- اور اپنے ہاتون سے چھوا- گواہی دیتے ہین کہ یہودیون نے اوسے پکڑا اور بے دینون کے ہاتھ سے کیلے گڑوا کے قتل کیا- سو اسکا جواب یہہ ہے) کہ یہہ آپکا کہنا بالکل لغو ہے- یا آپکو انجیل پڑہنے نہین آتی دیکھئے یہہ جو آپنے لکھا ہے کہ حواری شروع سے ناں آسمان پر جانے تک گواہ ہین یہہ لکھنا آپکا انجیل مرقس باب ۱۴- آیت ۵۰ سے بخوبی عیان ہے کہ سراسر مخالف ہی چنانچہ حضرت مسیح کے رفاقت سے علیحدہ ہونا- اور بھاگ جانا حواریون کا انجیل اور باقی رہے جناب پطرس وہ کچھہ دیری کرکے عدالت کا

تک مسیح کے ہمراہ گئے مگر جب اونکے جان کو متی
تو وہ بھی جھوٹی قسمین کھاکر - رفوچکر ہوے جیسے
انجیل متی - باب ۲۶) آیت ۷۰ و ۷۳ مین مرقوم
ہے چنانچہ حواریون کے بھاگ جانے پر آپکے ایک علماء
معتبر کے سند بھی بیان کر دیتا ہون - دیکھئے رسالہ
مسیح کا جی اوٹھنا - مولفہ پادری الیفیلٹ ٹاک
ڈی ڈی صاحب مطبوعہ ۱۸۷۶ء کے صفحہ ۵۹ - مین
مرقوم ہی - جب لوگ اوسے پکڑنے آئے ہنوز وہ پاک
نیت اطمینان سے اون سے ملنے گیا - لیکن اوسکے شاگرد
اوپر حملہ آور ہوے مگر تو بھی اونکی دلیری تھوڑی
دیر کی تھی جیسے خداوند کے شاگردون کو ایمان
اور ثابت قدمی رکھنا چاہیے - ویسا نہ رکھکے
وہ بھاگ گئے اور تاریکی مین چھپے - پطرس بھی اگرچہ
پہلے بڑی بہادری ظاہر کرتا تھا تاہم گرفتاری کے
خوف سے سچا جواب دینے سے ڈرتا تھا اور قسم
کھاکر مسیح کی شاگردی سے منکر ہوا - حقیقت یون
ہے کہ اون تین برسون مین مسیح کے ساتھہ رہتے
شاگردون نے اکثر بیوقوفی اور اندھاپن اور غلطی
اور بے ایمانی - ظاہر کی - اونمین کوئی خاص لایق
صفت دکھلائی دین اور نہ اُنکے کچھہ ایسی روشس
تھی جس سے یہہ ظاہر ہو کہ وہ دینداروں مین اوّل
اور دینا کی ہدایت کرنے والے ہونگے انتہیٰ -
دیکھئے جب ازروی انجیل اور آپکے معتبر علماء کے سند سے
ثابت ہو چکا کہ حواری - رفاقت مسیح علیہ السلام سے
روپوش ہوے تو پس صلیب روبرو حواریون کے
کیونکر - اگر آپ کو اور کوئی سند انجیل یا وے تو لکھین
کہ صلیب روبرو حواریون کے ہوی - ہان اگر آپ یہہ فرماوین
کہ ایک شاگرد بوقت صلیب موجود تھا جیسے کہ انجیل یوحنا
باب ۱۹) آیت ۲۶ سے واضح ہوتا ہے تو اوسکا جواب
یہہ ہے - کہ اوس سے کچھہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ شاگرد
حواری ان یاران مین سے تھا - یا کچھہ اور - ایک عام
طور پر بلفظ شاگرد لکھا ہے حالانکہ ان یاران شاگردون
کے علاوہ بھی مسیح کے اور شاگرد ثابت نہین دیکھو انجیل
لوکا باب ۱۰ - آیت اول - اور پھر متی باب ۲۷ -
آیت ۵۷) اس عام لفظ سے کوئی خصوصیت ثابت
نہین ہوتے جب یہہ امر بخوبی ثابت ہوگیا کہ حواری
بروقت صلیب حاضر نہین تھے - تو آپکا دعوی بروقت
کے حاضری کا کیسا غلط ثابت ہوگیا - صلیب پر حاضر ہونا
یکطرف وہ بلکہ تجہیز تکفین پر بھی حاضر نہ ہوے -
بلکہ یوسف ارمتیا نے حضرت مسیح کو مدفون کیا ہے جیسا
کہ چارون انجیلون سے واضح ہوتا ہے - باقی رہا
مسیح کا زندہ ہوکر حواریون کو ملنا - سو اسمین بھی
اختلاف ہے - چنانچہ بقول متی - ملاقات - گلیل کے
پہاڑ پر ہوی - جیسا کہ انجیل متی - باب ۲۸ - آیت
۱۶ مین مسطور ہے اور خلاف اسکے انجیل یوحنا باب
۲۰) آیت ۱۹ سے واضح ہوتا ہے - کہ حواری ایک
مکان مین یہودیون کے ڈر کے مارے چھپے ہوے تھے -
مسیح کی ملاقات وہان ہوی - اب دونون روایتون
مین - صریح اختلاف ہے - جب کل مقابلہ حواریون
کے غیبت مین ہوا - اور نہ اسکا فیصلہ انجیل سے ہوسکتا

منشور رسولان ہر مختار بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہمرو محمدؐ

از پی اہل ضلالت از پی اہل صلیب | بیت در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمدؐ

۱۲۹۸ھ

نمبر ۲۴ | جلد ۱۰

۲۵ شعبان ۱۲۹۸ھ

شندہ از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ختم شد بر فوع | تفریع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بر افتاد ز تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ مجسم ہے

عالم ہی قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامۂ عیش لکھ باضاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک ہو جسکا احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رنگ گلزار | نظر دن سے گرے جہان کے انوار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | کرتا ہے بقلب زار و نالہ | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء و خاک | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہے افسر صحایف

جب لغت نبی کا وقت آیا | خامے نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جزیں نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ جو دے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای اصل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | سال مہ و روز و شب الہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام ؛ توقیع محمدی رکھا نام

مراسلہ

بجناب ہدایت مآب حامی دین ماحی مشرکین جناب مؤثر اخبار فیض آثار منشور محمدی - بعد سلام سنت الاسلام آنکہ براہ عنایت یہہ اشتہار تعمیر مکان مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کسی گوشۂ اخبار مین درج فرماکر بندہ کو اور جملہ ترقی خواہان اہل اسلام کو ممنون منت کرین زیادہ والسلام

اشتہار

تعمیر مکان مدرسۂ عربی سہارن پور

واضح ہو کہ جو تعمیر مکان مدرسہ مظاہر علوم شہر سہارنپور کی بسبی مولانا مولوی احمد علی صاحب مرحوم و مغفور سے باجتماع زر دس ہزار چار سو بارہ روپیہ سوا آنہ (۱۰۴۱۲/۱ عدد الاعشہ) ہوے اور آمدنی چندہ تعمیر نو ہزار چھ سو چہانوے روپیہ سوا پندرہ آنہ (۹۶۱۵/۱ عدد الاعشہ) کی ہوی جسمین سات سو پندرہ روپیہ (۷۱۵ عدد الاعشہ) گیارہ آنہ زیادہ آمدنی سے خرچ ہوے کہ وہ ذمہ مدرسہ کے قرض ہین جنکا ادا کرنا ضروری ہے و نیز ایک مکان درس گاہ کی کہ اور مدرسہ کی تجویز ہی ضرورت ہے - جسکا تخمینہ ایک ہزار چھ سو روپیہ کا کیا گیا ہے سو کل ضرورت روپیہ کی دو ہزار تین سو پندرہ روپیہ گیارہ آنہ کی ہے اب صاحبان عالی ہمم کی خدمت مین عرض کرتی ہین اور امید کرتی ہین کہ جنہون نے اپنے عالی حوصلہ سے امداد فرمائی اور فرماوین گے اسمین بھی عالی ہمت و حوصلہ سے امداد بلیغ فرماوین کہ جسکا نتیجہ دار آخرت مین پاوین - یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ والکافرون ہم الظالمون ای ایمان والو خرچ کرو کچھہ ہمارا دیا ہوا پہلے اوس دن کے آنے سے جس مین نہ بکتا ہے نہ آشنائی ہے نہ سفارش اور جو منکر ہین وہی ہین گنہگار یعنے عمل کا وقت ابھی ہے آخرت مین نہ عمل بکتے ہین نہ کوئی آشنائی سے دیتا ہے نہ کوئی سفارش سے چھوڑا سکتا ہے جب تک پکڑنے والا نہ چھوڑے پس جو کچھہ ہو سکے اسوقت مین دینا چاہیے کہ جسکی وجہہ سے فائدہ دنیا مین بھی ہووے اور آخرت مین بھی وہ در دنیا ستر در آخرت حاصل ہو اسمین تہ دل سے اسطرف توجہ فرماوین تاکہ ہر دو کام انجام ہووین جسقدر ممکن ہو اپنے سے یا دوسرون کو امادہ کرکے ہی فرماوین الدال علی الخیر کفاعلہ مین شامل ہون اور یہہ متاع دنیا چند روزہ ہے کہ جو کچھہ ہو سکے اب کرلی بعد کو یہہ سب تہمت یہین رہ جاویگا اور کچھہ کام نہ آویگا وما علینا الا البلاغ - فقط +

سہارنپور
الراقم خادم العلما نور محمد طالب العلم از مدرسہ مظاہر العلوم

خط

جناب کرمفرماے من مولوی محمد شریف صاحب مالک و مہتمم منشور محمدی سلمہ -

تسلیم سنت سید الکریم - تہوڑی دیر کا عرصہ ہوا کہ ہمارے شہر امرتسر مین ایک پکا متعصب عیسائی المذہب جان نامی آگرہ سے آکر مسیحی مذہب کی برائی اور دیگر مذاہب کی برائی ہر ایک خورد و کلان سے اسطرح پر ظاہر کیا کرتا کہ مسیحی مذہب کے سوا دنیا بھر مین

کوئی مذہب حق نہین اگر اور کوئی مذہب تسلی بخش
کل خاص عام اور طمانیت دہ انام ہو تو لاؤ نہین تو
اور سب کے سب مذہب باطل اور جھوٹے ہین - دیکھیے
خداوند تعالی جل شانہ و عم نوالہ نے انکو ایسا طریق
ہدایت اور راہ صداقت سکھایا کہ آپ سے آپ لاہور کے
شاہی مسجد مین جمعہ کے دن جاکر خاص و عام کے روبرو
بعد نماز جمعہ دین باطلہ کو چھوڑ دین حق قبول کرتے ہین
کچھ دریغ نہ کی اور اب آپکا اسم مبارک محمد یحیی رکھا
گیا ہے - جناب کو علم انگریزی مین بھی کامل مہارت ہے
مولوی غلام نبی صاحب مصنف کتاب تحقیق الاسلام
مدد سے کپڑہ سینے کے کل آپ کے واسطے منگوائی ہے
اب انکا مصمم ارادہ ہے کہ مثل بنگلور - میرٹھ - کلکتہ
بمبئی لاہور وغیرہ امصار کے امرتسر مین بھی منادی ہو
اور یہہ کام یہہ آپ اختیار کرنا چاہتے ہین انکے طرف
سے ایک اشتہار جو بخدمت حضرات پادریان روانہ کیا ہے
ہے آپ کے اخبار گوہر بار مین طبع ہونے کے لئے ارسال
کیا جاتا ہے امید قوی ہے کہ شایع ہو - فقط -

اشتہار

محمد یحیی نو مسلم موسوم بہ خواستگاری
ای حضرات پادریان روزگار روای کشیشان ہند
و یورپ وای پیروان مذہب حضرت پولوس کدہر
ہو آؤ اور گوش ہوش سے میری سنو - کہ آپ صاحبون
مین سے کوئی شخص مجھے مسیحی مذہب کے بابت ذرہ بھی
تسلی دے سکے تو پردہ سے نکلو اور مین خوشی خوشی
پھر مشرف بمذہب اول ہو جاؤنگا - نہین تو خواب
خرگوش سے اٹھو - ہشت و ہریا چھوڑو - اور لقب کو اک
طرف رکھکے میرے کلام پر کان دھرو آؤ صداقت کا
راستہ اور نجات کا طریقہ تمہین بتاؤن - کہان تک
سوؤگے چونکہ وقت ہے - آخرت کے رہ درپیش ہے موت
سر پر کھڑی ہے پاؤن قبر مین لٹکائے ہو - آج نہ مرے
کل مرے - جلدی کرو اور مشرف باسلام ہو جاؤ
کہ اسی مین تمہاری بھلائی ہے اور اسی مین آپکی نیکی
ہے - اگر کوئی صاحب مجھ سے بحث کرنا چاہے تو بالمشافہ
امرت سر حال بازار مین آجائین - یا سوال بھیجدیوین
جواب تحریر کرونگا - فقط -

نیاز مند محمد یحیی نو مسلم حال بازار امرت سر

میرٹھ مین بھی ایک متعصب مسیحی الموسوم بگریش چندر
عالی خاندان کلکتہ مجلس اسلامیہ میرٹھ کی روبرو
جناب سید محمد صاحب وکیل و میان شہاب الدین
صاحب وکیل کے ہاتون سے مشرف باسلام ہوے -

نیاز مند میر کرامت اللہ از مشن سکول
امرتسر - ۹ - شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۶ ھ

مکرر آنکہ چند سوال ذیل مین تحریر کیے جاتے ہین مہربانی
سے انھین بھی کسی گوشہ مین تانک دیجئے اور
حضرات مسیحیان سے مستدعی ہون اگر اپنے کسی اخبار
مین خواہ نورافشان اور خواہ کوکب ہند ہو
جواب باصواب سے خواہ مجملاً خواہ مفصلاً ہمون
مرہون فرمائینگا - میر کرامت اللہ از مشن سکول امرتسر
سوال اول - یہود اسکریوطی مرگ کو جائیگا
یا سورگ کو اور اگر جنت کو جائیگا تو کیون اور

دوزخ کو جائیگا تو کا ہیکو - ۴

سوال سوم - حضرت مسیح بموجب آپکے انجیل کے کفارہ ہوں - کن لوگون کے واسطے آیا لوگون کے واسطے جو حضرت آدم سے لیکے یوحنا منادی کرنے والے کے زمانہ تک مخلوق ہوئے - یا ان لوگون کے واسطے جو انکے ہمعصر تھے - یا انکے واسطے جو پیچھے ہون گے -

سوال چہارم - آپ الہام کو مانتے ہو یا نہین

اسلام اور مذہب عیسوی

مراسلات

مخدومی مکرمی حامی دین محمدی محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام عنایتکم -

بعد سلام مسنون الاسلام عرض ہے کہ اخبار نیشنل جیمز گزٹ مین ایک آرٹیکل دربارہ مشن ہندوستان چھپا ہے اوسکا ترجمہ واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار منشور محمدی بھیجا ہون امید کہ آپ اوسکو ضرور چھاپ دینگے وہو ہذا -

آجکل اخبارون مین پادریون کے جلسون کا ذکر نہایت زور و شور کے ساتھ ہو رہا ہے مگر باوجود ان تمام کوششون کے جو پادری اشاعت مذہب عیسوی مین کر رہے ہین ایک طرحکی ناکامیابی ظاہر ہوتی ہے - جہانتک امکان مین ہے ہر ایک قسم کی کوشش اشاعت مین کیجاتی ہے اور اس کام کے واسطے زر خطیر صرف کیا جاتا ہے اور ابتک وہ لوگ جو اس کام پر مقرر ہین نہایت تنگ دستی اور مستعدی سے اپنے فرایض کو انجام دیتے ہین - مگر باوجود ان تمام کوششون کے انگلش اور اسکاٹش جماعتون مین کسی قسم کی ترقی نہین پائی جاتی ہو اور نہ یہہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مذہب دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح رکھتا ہے - اسکا باعث دریافت کرنا نہایت مشکل ہے - شایستہ قومون مین اور نیز وحشی قومون مین کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ کوئی مذہب دنیا کے بڑے حصہ مین پھیل جاوے - قدیم زمانہ مین جب کسی جدید امر ہوا تو لوگ یکایک اوسکے طرف مایل ہو جاتے ہین جیسے کہ سخت ہوا کے چلتے ہی تمام درخت جھک جاتے ہین مگر اب اوسکے بالکل برخلاف ہی - پروٹسٹنٹ مذہب مین بہت کم لوگ شریک ہوتے ہین - اور رپورٹون مین نہایت قوی امید دلائی جاتی ہے کہ آیندہ بہت بڑی کامیابی ہونیوالی ہے جسکا ظہور کبھی نہین ہوتا رومن کیتھولک مذہب چلن مین کچھہ ترقی نہین کرتا جہان پر کہ اوسکے معتقدین بہت سے ہوگئے ہین - اس حالت مین اون دلیلون کے طرف متوجہ ہونا ضروری ہے جو مشن کے مہتمم پیش کرتے ہین حالانکہ وہ دلیلین برطور کافی نہین ہین مگر بعض انمین کے عجیب ہین - کچھہ عرصہ ہوا کہ چرچ مشن سوسیٹی کے جلسہ مین لارڈ شفٹسبری صدر انجمن تھے - اور انہون اپنی گفتگو مین اون وجوہات کا بیان کیا جسکے باعث مسلمانون اور ہندوؤن مین مذہب عیسوی کی ترقی نہین ہوتی ہے -

ہی نہین اس واسطے تمام فرقہ ہای نصاریٰ مین
اختلاف ہوا۔ اب نزدیک شمعون قرونی مصلوب تھہرا
اور کسی کے نزدیک مسیح۔ اس جھگڑے دہر یہ کو قرآن
شریف سے بخوبی فیصلہ کردیا۔ جیسا کہ وما قتلوہ وما
صلبوہ سے ثابت ہوتا ہے۔ فقط۔ باقی آئندہ۔
راقم اللہ دیا جلدگر از مقام لودہیانہ۔

مراسلہ

جناب محمد شریف صاحب اڈیٹر منشور محمدی دام عنایتہ
بعد تسلیم گذارش آنکہ آپ اپنے اخبار گوہر بار مین عیسایون
کو کیا کیا جواب دندان شکن دیتے ہین اور پھر بحث
کیا کیا نئے درج ہوتے ہین پھر یہہ لوگ آپ سے بہلا
کیا گفتگو کرسکتے ہین واقعی اس باب مین آپ بے عدیل
اور اس لیاقت کے لیئق ہین خدا آپکی عمر زیادہ کرے
کہ آپ ہر زمانہ مین پورا دریون کی خبر لیا کرین آمین ثم
آمین واضح ہو کہ مضمون مندرجۂ ذیل کو اپنے اخبار نامدار
کے کسی گوشہ مین جگہہ دیجئے کمال عنایت ہوگی اور
وہ کیفیت یہہ ہے کہ مقام ہیاری گولنا لاب پر ایک
پادری صاحب کے قرآن مجید کی تعلیم کے بابت کمترین سے
گفتگو ہوی وہو ہذا۔

قولہ قرآن مین کوئی تعلیم عمدگی نہین پائی جاتی ہے
حالانکہ اُسکی تعلیم گویا عین مرضی خدا کی خلاف ہے دیکھو
قرآن مین مندرج ہے کہ یہود و نصاریٰ سے دینی امور مین
محبت رکھنے کی ایکبارگی ممانعت ہی مگر انجیل کی کیا ہی
عمدگی تعلیم ہے کہ دنیا کی کسی کتاب مین ایسی نیک تعلیم
نہین ہے کہ تم اپنے مدعی کو محبت کرو پس اس واسطے
ہم قرآن کو منزل من اللہ نہین کہہ سکتے ہین انتہیٰ۔

اقول اوّل انکہ جاننا چاہئے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ اگر
دینی امور مین ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے سے
موافقت ہو تو دونون مذہبون مین پھر امتیاز کیا باقی
رہے اور یہہ کیسطرح ممکن نہین ہے کہ باوجود اختلاف
عقاید ایک دوسرے کے دینی امور مین کوئی موافق رہے
چنانچہ خود عیسایون مین رومن کاتھولک اور پراٹسٹنٹ
کے ادنیٰ اختلاف مسایل نے دونون مذہب والون مین
ناموافقت کو انتہا کے درجے تک پہونچا رکھا ہے اور
مسلمان تو فقط ایک وجہہ سے یہود و نصاریٰ سے مذہبی
اتفاق نہین رکھتے اس واسطے کہ دوست کو ہر حال مین
دوست کا مددگار رہنا ضرور ہے پس اگر کوئی مسلمان
کسی یہودی و نصاریٰ سے دینی طور پر اقرار دوستی
کا کرے تو دار و گیر قیامت مین اُس یہودی یا نصرانی
کو مبتلاے آفات دیکھکر اسکی شفاعت سے چشم پوشی
کرنا اسلامی حمیت کے خلاف ہو جاے یعنے اُس یہودی
یا عیسائی کو قیامت کے ہولون مین دیکھکر اسکی شفاعت
بھی ضرور کرنی پڑی حالانکہ کسی یہودی یا عیسائی کے
ساتھہ یہہ سلوک ہرگز ممکن نہین سو اس وجہہ سے
مسلمانون کو کسی غیر مذہب والون سے دینی طور پر دوستی
کرنا جایز نہین ہے کیا وہ عیسائی جو سربازار اسلام
کو بے اصل ٹھہراتے اور حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نبوت کا
برملا انکار کرتے اور قرآن مجید کو خدا کا کلام نہین
بتلاتے دنیا مین اُن سے از روے مذہب کے محبت اور
دوستی کرکے قیامت کے عدالت کے وقت اگر ایک لخت

آنکی طرف سے مُنہہ پھیر لیا تو دنیا کی روشنائی اور
محبت کا کچھہ بھی حق ادا نکیا اور اگر اُس مشکل وقت مین
کچھہ مدد اور دستگیری اُنکی لازم جانے تو اُسے خدا
ورسول کے حضور اُنکی شفاعت کرنی پریگی جسکی بڑی
سرگرمی سے اپنی تحریرون اور تقریرون مین یہہ
سخت اہانت کرتے ہین پس کیونکر ممکن ہو کہ اُسے خدا
کے سامہنے جسکے یہہ ایسے نافرمان بردار ہی قیامت
کے دن سفارش کی جاے اسلئے یہہ مسلمانون سے
کسی طرح ممکن نہین کہ ازروے دین کسی یہودی اور عیسائی
سے اقرار محبت کا کرے لیکن اگر کسی یہودی یا عیسائی
کو حاجت ہے کہ کسی مسلمان کو اپنا سچا اور وفادار
دوست ازروے دین و مذہب بناوے تو تدبیر
بھی کچھہ ایسی مشکل نہین ہی کہ امکان بشر سے باہر ہو
صرف کلمہ توحید کا اقرار پر موقوف ہی اور دینوی طور
سے محبت کرنیکی بابت انجیل کی اُس تعلیم سے قرآنمجید
مین کہین زیادہ درجہ بہتر ہے انشاء اللہ تعالی ناظرین
اخبار ہذا پر منکشف ہوگی فقط + باقی آیندہ ۔

یہودیون پر آفت

آجکل یورپ مین یہودیون پر چند مقامات مین
بڑی آفت گذر رہی ہے اور نصاری لوگ یہودیون
کے جانی دشمن ہو گئے ہین چنانچہ سینٹ پیٹرزبرگ
کے سرکاری تلیگراف سے یہہ خبر مقام کیف کی
معلوم ہوی ہے کہ ۲۶ - اپریل مین عیسائیون نے عبرانیون
پر حملہ کرکے مارنا اور لوٹنا شروع کیا اور دوسرے
دن تک فساد برپا رہا آخر کو پولس نے پہنچکر سو
آدمیون کو جو مفسد تھے گرفتار کیا تب فساد رفع
ہوا اور شہر مین امن ہوا اور بہت سے دوکانین
اور مکان اور کوٹھیان یہودیون کی غارت ہوگئین
اور یہودی بخوف جان فرار ہو گئے اور اونکا نقصان
بیشمار ہوا بعد اوسکے دوسرے دن پھر دوبارہ شور
وغل ہوا اور عیسائیون نے یہودیون پر بڑا ظلم کیا یہانتک
تک کہ فوج طلب ہوی اور معندون پر گولیان ماری
گئین ایک عورت جان سے ضایع ہوی اور بہت سے
مرد زخمی ہوے اوس شہر مین اس فساد کے باعث
کاروبار تجارت مسدود ہے ۔

جنوبی ممالک روس مین بھی اسرائیلون پر عیسائیون
نے ظلم کرنا شروع کیا ہے اور چند مقامات مین اسرائیلی
لوگ نہایت آفت مین پڑے ہین اور مال واسباب
اونکا غارت ہو گیا ہے خصوصًا مقام بیریز اور
مقام نکامدہ مین دو روز تک عیسائیون نے یہودیون
کو بہت ایذا دی اور اونکے گہرون کو آگ لگادی
جس سے نقصان اونکا بہت ہوا ۔ کشف الاخبار

شہنشاہ روس کی بیگم

شہنشاہ بیگم روس کے نمازکی کتاب مین سے ایک
ورق نکلا جسکے دونون طرف چھالنیونکی تصویرین تھین
چھالنی مین شہنشاہ بیگم لٹکی ہوی تھین اور دوسرے
طرف لکھا تھا کہ تمہارے بچہ پر بھی وہی مصیبت پریگی
جو مجھہ پر پڑی بظاہر یہہ تصویر فرقہ نہلست کی کسی پر ہیا
کیطرح معلوم ہوتی ہی جوقت شہنشاہ بیگم نے اسکو
دیکھا اوسیوقت اونکو غش آگیا فقط ۔ منہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا ۔

جواب یہہ تمام حضرات مورخ مذکور پر جرح
افتراح اور بہتان لگائے ہین اور اس بہتان اور
کذب کے بانی صرف آپکے بزرگ پادری ہین چنانچہ
مین آپکے معتبر علماء عیسائی کے زبانی ثابت
کردیتا ہون- دیکھئے ڈاکٹر ہاسلم صاحب کہ نامی
گرامی عالم فاضل مین اپنی کتاب لیکچرس تودی کلیرجی
کے صفحہ ۲ سطر ۱۶ مین لکھتے ہین کہ جب مورخ مذکور
کے کتاب مین یہہ فقرہ زمانہ کے لوگون کے نظر سے
گذرا تو انکو اس مورخ مذکور کے کلام ہونے مین شبہہ
گذرا کیونکہ مورخ مذکور یہودی تھا اور یہودی حضرت
مسیح مصلوب کے جانی دشمن ہین پس کسطرح وہ باوجود
یہودی ہونیکے- جناب مسیح کی نسبت ایسی شہادت
[illegible]
شکست ہو لکھہ سکتا ہے- بعد تحقیق معلوم ہوا کہ
مورخ مذکور نے وہ فقرہ ہرگز نہ لکھا تھا- بلکہ پادریون
بے ایمانی سے اپنے مذہب کے تائید کے لئے یہہ فقرہ
بڑہا دیا تھا لہذا محققین اس بات کا الزام پادریون
پر لگادیا- اول تو پادری صاحبون نے انکار کیا- مگر
آخر مین چونکہ محققین کے دلایل قوی تھے عاجز ہوکر
اقرار کیا کہ ہمنے یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین
لوگون کے اعتقاد دلانے کے لئے الحاق کردیا ہے
ڈاکٹر لارڈ برن صاحب اور بشپ باربٹن صاحب اور
دیانترل صاحب اور کلارک صاحب وغیرہ نے جو دین
مسیح کے معاون اور مددگار ہین اس بات کو تسلیم کیا
ہے کہ قریب یہہ فقرہ مورخ مذکور کے کتاب مین
نہ تھا پادریون نے پیچھے سے الحاق کردیا- انتہی-
دیکھئے جب آپکے علماء معتبر کے زبانی یہہ امر بخوبی ثابت
ہوگیا کہ مورخ مذکور کے- یہہ فقرات نہین بلکہ پادریون
کے بہتان بندی ہے کیا پادری نتھانیل داس صاحب
ان بہتان بندیون سے بھی اپنی مطلب برآری کرلینگے
یہہ امر تو انصاف سے بعید ہے- دیکھئے جب آپکے
تین گواہون کی گواہی مین یہہ خاک دھول چھون ہی
ہے تو باقی آپکے دو گواہ ایک ترتولی دوسرا ایک
یہود جسکا آپ بھی نام نہین جانتے اونکے حالات
لکھنے محض طوالت ہی- اور یہہ جو آپنے آگے چلکر
بڑے فخر سے کہا ہے کہ ای ناظرین اس سے بڑہکر
ناواقفی اور کیا ہوسکتی ہے وہ یعنے حواری یوحنا
کے [illegible]
پر اوتھایا گیا اوسکے جی اوتھنے کے گواہ ہین وہ
جھوٹے اپنے انکھون سے دیکھا اور تاک رکھا- اور اپنے
ہاتون سے چھوا- گواہی دیتے ہین کہ یہودیون نے
اوسے پکڑا اور بے دینون کے ہاتھ سے کیلے گروا کے
قتل کیا- سو اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ آپکا کہنا بالکل
لغو ہے- یا آپکو انجیل پڑہنے نہین آتی دیکھئے یہہ جو
آپنے لکھا ہے کہ حواری شروع سے ناں سمان پر
جانے تک گواہ ہین یہہ لکھنا آپکا اناجیل مروجہ حال
کے سراسر مخالف ہی چنانچہ حضرت مسیح کے رفاقت
سے علیحدہ ہونا- اور بھاگ جانا حواریین کا انجیل
مرقس باب ۱۴- آیت ۵۰ سے بخوبی عیان ہے
اور باقی رہے جناب پطرس وہ کچھہ دیری کرکے عدالت

تک مسیح کے ہمراہ گئے مگر جب اونکے جان کو متی
تو وہ بھی جھوٹی قسمین کھاکر - رفو چکر ہوے جیسے
انجیل متی - باب ۲۶) آیت ۷۰ و ۷۴ مین مرقوم
ہے چنانچہ حواریون کے بھاگ جانے پر آپکے ایک علماء
معتبر کے سند بھی بیان کر دیتا ہون - دیکھئے رسالہ
مسیح کا جی اوتھنا - مولفہ پادری الیفیلٹ ناتھ
ڈی ڈی صاحب مطبوعہ ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۵۹ - مین
مرقوم ہی - جب لوگ اوسے پکڑنے آئے ہنوز وہ پاک
نیت اطمینان سے اون سے ملنے گیا - لیکن اوسکے شاگرد
اوپر حملہ آور ہوے مگر تو بھی اونکی دلیری تھوڑی
دیر کی تھی جیسے خداوند کے شاگردون کو ایمان
اور ثابت قدمی رکھنا چاہیے - ویسا نہ رکھکے
... بھاگ گئے ... یہی ... پطرس بھی اگرچہ
پہلے بڑی بہادری ظاہر کرتا تھا تاہم گرفتاری کے
خوف سے سچا جواب دینے سے ڈرتا تھا اور قسم
کھاکر مسیح کی شاگردی سے منکر ہوا - حقیقت یون
ہے کہ اون تین برسون مین مسیح کے ساتھہ رہتے
شاگردون نے اکثر بیوقوفی اور اندھاپن اور غلطی -
اور بے ایمانی - ظاہر کی - اونمین کوئی خاص لایق
صفت دکھلائی دین اور نہ اُنکے کچھہ ایسی روشن
تھی جس سے یہہ ظاہر ہو کہ وہ دیندارون مین اوّل
اور دینا کی ہدایت کرنے والے ہونگے انتہیٰ -
دیکھئے جب از روی انجیل اور آپکے معتبر علماء کے سند سے
ثابت ہو چکا کہ حواری - رفاقت مسیح علیہ السلام سے
روپوش ہوے تو پس صلیب روبرو حواریون کے
کیونکر - اگر آپ کوئی سند انجیل سے دے تو لکھین
کہ صلیب روبرو حواریون کے ہوی - ہان اگر آپ یہہ فرماوین
کہ ایک شاگرد بوقت صلیب موجود تھا جیسے کہ انجیل یوحنا
باب ۱۹) آیت ۲۶ سے واضح ہوتا ہے تو اوسکا جواب
یہہ ہے - کہ اوس سے کچھہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ شاگرد
حواری ان یاران مین سے تھا - یا کچھہ اور - ایک عام
طور پر بلفظ شاگرد لکھا ہے حالانکہ ان یاران شاگردون
کے علاوہ بھی مسیح کے اور شاگرد ثابت نہین دیکھو انجیل
لوکا باب ۱۰ - آیت اول - اور پھر متی باب ۲۷ -
آیت ۵۷) اس عام لفظ سے کوئی خصوصیت ثابت
نہین ہوتے جب یہہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ حواری
بروقت صلیب حاضر نہین تھے - تو آپکا دعوی بروقت
... یکطرف وہ بلکہ تجہیز تکفین پر بھی حاضر نہ ہوے -
بلکہ یوسف ارمتیا نے حضرت مسیح کو مدفون کیا ہے جیسا
کہ چارون انجیلون سے واضح ہوتا ہے - باقی رہا
مسیح کا زندہ ہوکر حواریون کو ملنا - سو اسمین بھی
اختلاف ہے - چنانچہ بقول متی - ملاقات - گلیل کے
پہاڑ پر ہوی - جیسا کہ انجیل متی - باب ۲۸ - آیت
۱۶ مین مسطور ہے اور خلاف اسکے انجیل یوحنا باب
۲۰) آیت ۱۹ سے واضح ہوتا ہے - کہ حواری ایک
مکان مین یہودیون کے ڈر کے مارے چھپے ہوے تھے -
مسیح کی ملاقات وہان ہوی - اب دونون روایتون
مین - صریح اختلاف ہے - جب کل مقابلہ حواریون
کے عیسیٰ مین ہوا - اور نہ اسکا فیصلہ انجیل سے ہوسکتا

ہی نہین اس واسطے تمام فرقہ ہای نصاریٰ مین اختلاف ہوا۔ اب نزدیک شمعون قرونی مصلوب تھہرا اور کسی کے نزدیک مسیح۔ اس جھگڑے دہر یہہ کو قرآن شریف سے بخوبی فیصلہ کردیا۔ جیسا کہ وما قتلوہ وما صلبوہ سے ثابت ہوتا ہے۔ فقط۔ باقی آئندہ۔

راقم الحروف جلدگر از مقام لودہیانہ۔

مراسلہ

جناب محمد شریف صاحب اڈیٹر منشور محمدی دام عنایتہ بعد تسلیم گذارش آنکہ آپ اپنے اخبار گوہر بار مین عیسایون کو کیا کیا جواب دندان شکن دیتے ہین اور پھر بحث کیا کیا نئے درج ہوتے ہین پھر یہہ لوگ آپ سے بہلا کیا گفتگو کرسکتے ہین واقعی اس باب مین آپ بے عدیل [illegible] کہ آپ ہر زبانہ مین پوادرون کی خبر لیا کرین آمین ثم آمین واضح ہو کہ مضمون مندرجۂ ذیل کو اپنے اخبار زمانہ کے کسی گوشہ مین جگہہ دیجئے کمال عنایت ہوگی اور وہ کیفیت یہہ ہے کہ مقام ہیپاری گولنا لاب پر ایک پادری صاحب کے قرآن مجید کی تعلیم کے بابت کمترین سے گفتگو ہوی وہو ہذا۔

قولہ قرآن مین کوئی تعلیم عمدگی نہین پائی جاتی ہے حالانکہ اسکی تعلیم گویا عین مرضی خدا کی خلاف ہے دیکھو قرآن مین مندرج ہے کہ یہود و نصاریٰ سے دینی امور مین محبت رکھنے کی ایکبارگی ممانعت ہی مگر انجیل کی کیا ہی عمدگی تعلیم ہے کہ دنیا کی کسی کتاب مین ایسی نیک تعلیم نہین ہے کہ تم اپنے مدعی کو محبت کرو پس اس واسطے ہم قرآن کو منزل من اللہ نہین کہہ سکتے ہین انتہیٰ۔

اقول اول انگہ جاننا چاہئے وجہہ اسکی یہہ ہے کہ اگر دینی امور مین ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے سے موافقت ہو تو دونون مذہبون مین پھر امتیاز کیا باقی رہے اور یہہ کیسطرح ممکن نہین ہے کہ باوجود اختلاف عقاید ایک دوسرے کے دینی امور مین کوئی موافق رہے چنانچہ خود عیسایون مین رومن کاتھولک اور پراٹسٹنٹ کے ادنی اختلاف مسایل نے دونون مذہب والون مین ناموافقت کو انتہا کے درجے تک پہونچا رکھا ہے اور مسلمان تو فقط ایک وجہہ سے یہود و نصاریٰ سے مذہبی اتفاق نہین رکھتے اس واسطے کہ دوست کو ہر حال مین دوست کا مددگار رہنا ضرور ہے پس اگر کوئی مسلمان [illegible] کا کرے تو دارو گیر قیامت مین اُس یہودی یا نصرانی کو مبتلاے آفات دیکھکر اسکی شفاعت سے چشم پوشی کرنا اسلامی حمیت کے خلاف ہوجاے یعنے اُس یہودی یا عیسائی کو قیامت کے ہولون مین دیکھکر اسکی شفاعت بھی ضرور کرنی پڑی حالانکہ کسی یہودی یا عیسائی کے ساتھہ یہہ سلوک ہرگز ممکن نہین سو اس وجہہ سے مسلمانون کو کسی غیر مذہب والون سے دینی طور پر دوستی کرنا جایز نہین ہے کیا وہ عیسائی جو سر بازار اسلام کو بے اصل ٹھہراتے اور حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نبوت کا برملا انکار کرتے اور قرآن مجید کو خدا کا کلام نہین بتلاتے دینا مین اُن سے از روے مذہب کے محبت اور دوستی کرکے قیامت کے عدالت کے وقت اگر ایک سخت

آنکی طرف سے مُنہہ پھیر لیا تو دنیا کی روشناسی اور
محبت کا کچھہ بھی حق ادا نکیا اور اگر اُس مشکل وقت مین
کچھہ مدد اور دستگیری اُنکی لازم جانے تو اُسے خدا
ورسول کے حضور اُنکی شفاعت کرنی پریگی جسکی بڑی
سرگرمی سے اپنی تحریرون اور تقریرون مین یہہ
سخت اہانت کرتے ہین پس کیونکر ممکن ہو کہ اُسے خدا
کے سامہنے جسکے یہہ ایسے نافرمان بردار ہی قیامت
کے دن سفارش کی جاے اسلئے یہہ مسلمانون سے
کسی طرح ممکن نہین کہ ازروے دین کسی یہودی اور عیسائی
سے اقرار محبت کا کرے لیکن اگر کسی یہودی یا عیسائی
کو حاجت ہے کہ کسی مسلمان کو اپنا سچا اور وفادار
دوست ازروے دین و مذہب بناوے تو تدبیر
بھی کچھہ ایسی ہی ہے کہ امکان بشر سے باہر ہو
صرف کلمہ توحید کا اقرار پر موقوف ہی اور دینوی طور
سے محبت کرنیکی بابت انجیل کی اُس تعلیم سے قرآنمجید
مین کہین ناگہہ درجہ بہتر ہے انشاء اللہ تعالی ناظرین
اخبار ہذا پر منکشف ہوگی فقط ۔ باقی آیندہ ۔

یہودیون پر آفت

آجکل یورپ مین یہودیون پر چند مقامات مین
بڑی آفت گذر رہی ہے اور نصاری لوگ یہودیون
کے جانی دشمن ہو گئے ہین چنانچہ سینٹ پٹرزبرگ
کے سرکاری تلیگراف سے یہہ خبر مقام کیف کی
معلوم ہوی ہے کہ ۲۶ - اپریل مین عیسائیون نے عبرانیون
پر حملہ کرکے مارنا اور لوٹنا شروع کیا اور دوسرے
دن تک فساد برپا رہا آخر کو پولس نے پان سو
آدمیون کو جو مفسد تھے گرفتار کیا تب فساد رفع
ہوا اور شہر مین امن ہوا اور بہت سے دوکانین
اور مکان اور کوٹھیان یہودیون کی غارت ہوگئین
اور یہودی بخوف جان فرار ہوگئے اور اونکا نقصان
بیشمار ہوا بعدازیں دوسرے دن پھر دوبارہ شور
وغل ہوا اور عیسائیون نے یہودیون پر بڑا ظلم کیا یہان
تک کہ فوج طلب ہوی اور مفسدون پر گولیان ماری
گئین ایک عورت جان سے ضایع ہوی اور بہت سے
مرد زخمی ہوے اوس شہر مین اس فساد کے باعث
کاروبار تجارت مسدود ہے ۔

جنوبی ممالک روس مین بھی اسرائیلون پر عیسائیون
نے ظلم کرنا شروع کیا ہے اور چند مقامات مین اسرائیلی
لوگ نہایت آفت مین پڑے ہین اور مال واسباب
اونکا غارت ہوگیا ہے خصوصًا مقام بیریز اور
مقام نکامدہ مین دو روز تک عیسائیون نے یہودیون
کو بہت ایذا دی اور اونکے گہرون کو آگ لگادی
جس سے نقصان اونکا بہت ہوا ۔ کشف الاخبار

شہنشاہ روس کی بیگم

شہنشاہ بیگم روس کے نمازکی کتاب مین سے ایک
ورق نکلا جسکے دونون طرف پھانسیونکی تصویرین ہین
پھانسی مین شہنشاہ بیگم لٹکی ہوی تھین اور دوسرے
طرف لکھا تھا کہ تمہارے بچے پر بھی وہی مصیبت پریگی
جو مجھہ پر ہی بظاہر یہہ تصویر فرقہ نہلسٹ کی کسی پر یہا
کیطرف معلوم ہوئی ہی جوقت شہنشاہ بیگم نے اسکو
دیکھا اوسیوقت اونکو غش آگیا فقط ۔ منہ

مطبع حجر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا ۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیر تشابہ و محمدؐ

از بہر اہل ضلالت از بہر اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمدؐ

۱۲۹۸ھ

جلد ۱۱ | نمبر ۲۵

۵ - رمضان ۱۲۹۸ ہجری

شد ندا از روی ایما ... اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرموز | توقیع خط ... منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل برافراز تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیشہ

مستوجب حمد و ثنا ہی | جو خ ... لشور بقا ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان حکم وابد ہے | محبوب جناب کبریا ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | آرایش مسند شریعت
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | ہم نام جناب مصطفےٰ ہے
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | ماحیٔ ملل ظہیر اسلام
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | ہی پیش مسیح نیک اختر
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چہ بین رکھی ہے | منشور محمدی کی فریاد
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | بے شبہ ہے افسر مخالف
کیا لکھوں ثنای پاک | ارشاد نبی ہے ملجا فتاک | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | اس گوہر بے بہا کو وہ لے
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | بالعدد سے کچھ نہیں سروکار
علے رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | ہوا سکو بہت ہی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب نام تمام ۔ توقیع محمدی رکھا نام

بیان بر اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نور قلوب المومنین بنور ہدایتہ والکرامتہ
وزین فوادہم بزینتہ العلم والشرافتہ فسبحان من جعل فی
قلوبہم حب القرآن والسنتہ ونزع عن فوادہم رغبتہ الکفر
والبدعتہ والصلوٰتہ والسلام علی من ہدینا الی صراط الہوی
الجنان محمد ہو حبیب الرحمن خاتم الانبیاء والرسل فی الاکوان
والجنان وعلی آلہ الفایزین بالمجد والاحسان وعلی صحبتہ الذین
اقاموا الدین بالحجتہ والبرہان وعلی من سلک سبیلہ الی
یوم المغفرۃ والغفران اما بعد فیقول امیدوار
مغفرت الٰہی مترصد شفاعت حضرت رسالت پناہی سید
محمد فخر الدین نقوی میلا پوری تجاوز اللہ عن
معاصیہ الجلی والخفی خدمات انصاف آیات ارباب دین
و دانش واصحاب علم و بینش مین التماس پرداز ہے
کہ اوندنون میرے ایک معزز دوست نہایت انصاف
پسند نے بسبب عدم وقیفیت حال اسلام و بنی اسلام اپنے
چند خیالات کو بطور اصلی اعتراضات کے اسلام پر لکھکر
میرے پاس روانہ فرمایا جب مین نے نہایت غور و تامل سے
انکے شکوک کو دیکھا تو اتنا معلوم ہوا کہ یہ اعتراضات
کا منشا یا تو عدم وقیفیت تاریخ اسلام ہے یا عدم تدبر
تورات و انجیل ہین - دونون صورت مین مین انکا جواب
میرے ذمہ پر نہایت ضروری جانتا ہون تا میرے ہم مذ
ہب قوم رفتہ رفتہ ایسے پست خیالات کو بلند اعتراضات
تصور کرکے انکی تابعداری نہ کرین اور حقیقت اسلام

و بنی اسلام سے غافل نہ رہین -

اے بھائیو میرا منشا اس بیان سے یہ نہین کہ مین دین
و آئین مین اپنے خیالات کی پیروی کرکے اور مذہب
والون کے طرح باطل کو حق بتلاؤن یا حق بات کو چھپا
ڈالون بلکہ میرا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ میرے
بعض پیارے دوستون کے شکوک کو اسلام پر جو بسبب
عدم وقیفیت حال اسلام و بنی اسلام انکے خواطر
مبارک مین جاگیر ہین دور کردون -

ان شکوک کے دفع کرنے مین فقط میرے رائے کے ساتھ
علمای اسلام ہی شریک نہین بلکہ میرے ہم رائے
بہت سے معزز اور عمدہ علمای عیسوی بھی شریک ہین
اتنے فرق کے ساتھ کہ مین ان شکوک کا ابطال بطور
دینیات کرتا ہون اور وے بطور تاریخ گوئی کے فرماتے ہین
عیسی علیہ السلام کے صعود سے لیکر سو برس بعد تک بیشمار فرقے
کے نزاع معاداتمین اس درجہ غایت کو پہنچ گئی تھین کہ
قصبون اور شہرون مین اتفاق باہمی کا کل قریب ہلکیا
اور قصبون اور شہرون مین خون بہنے لگا بنی کو خلاف
خداوند سے اور والدین کو فرزند سے ہو گیا اور ہر خاندان
مین صلہ رحم جاتا رہا تھا - منشا ان بے انتہی نزاع کا
ایسے امور مذہبی تھے جو سفلہ خفیف اور غیر معلوم سمجھے
جاتے ہین - اسی وقت ایک دور دراز اور غیر معروف
گوشہ عرب مین جو ان ملکی نزاعون سے فاصلہ پر تھا جسنے
سلطنت روم تہ و بالا ہو جاتی تھی دین محمدی پیدا ہوا
جسکے قسمت مین تھا کہ جیسے طوفانی سخت ہوا روے زمین کو
صاف کر دیتی ہے اسیطرح اس عمدہ دین نے بدرسوم مشرکین

وہ بری راہ کافرین و منافقین کو صاف کر دیا اور ایک
ایسا مرغوب و پسندیدہ طور جہان و جہانیون کو بتلایا
کہ جس سے جہان کو امان اور انسان کو آرام تمام حاصل ہوا
ہرگز کسی تاریخی کتاب سے خواہ وہ تاریخ یہودی
ہو یا عیسوی یا محمدی یہہ بات نا - نہین ہوتی کہ یہ
دین و صاحب دین ظاہر ہونے کے بعد طوائف بنی آدم
نے بلا رد و انکار اس دین کو قبول لیا ہے خوبی کرنے سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جو امور علمای عیسویون نے اس دین و صاحب
دین کے خلاف کہے ہین وہ بطور شہادت کچھ ادون سے
زیادہ قابل تسلیم نہین ہو سکتے جو یہودیون نے حضرت
عیسیٰ کے ساتھ کئے اور خلاف مین کہے ہین -
عیسائی یا اریون نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویہ
اور آپ کے دین کے بہ نسبت جو بیجا باتین کہ لکھے ہین مین
اسکے بیان و نقل کرنے اور انکے نامون کو ظاہر کرنے
مین احتراز کرنا بہت مناسب جانتا ہون کیونکہ ان
لکھنے والون مین سے بعض علام و معزز لوگ ہین افسوس ہے
کہ ان عالمون نے بوجہ جوش مذہبی تاریخ گوئی مین
صحیح اور غلط کی تمیز نرکھا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
انکے روشن عقل پر تعصب و عداوت کی تاریکی کا پردہ
پڑ گیا ہے - انکی اس حرکت بیجا پر کچھ مجھی کو
افسوس نہین بلکہ اس افسوس مین میرے شریک پادری
ڈاکٹر ویت صاحب ہین جو پیمپٹن مقام کے مشہور واعظون
مین اس باتکی تصدیق و تسلیم فرماتے ہے - چونکہ
پادری صاحب اول عیسائی شاہد ہین اس لحاظ سے
مین میرے بیان مین اکثر انکے اقوال کو نقل کرونگا میری

دعوے پر عیسویت کی پوری شہادت ہو -
وہ پادری صاحب لکھتے ہین کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کے اوایل عمر کے کوائف یقیناً ایسے تھے جنسے اچھی امید
جاہ و جلال اور اولوالعزمی آیندہ کی نہین پائی جاتی
تھی گو عرب کے ایک نہایت معزز قوم اور نہایت عمدہ خاندا
مین تھے مگر مصیبت اور افلاس کے سوا آپ کو کچھ ترکہ نہ ملا -
اور یہہ بھی ہوا کہ والدین کی ناز برداری اور نگرانی سے
یہہ مصیبت کچھہ دور ہو جاتی -
تعلیم جو اپنے مثل اپنے ہم وطنون کے پائی غیر مرتب اور ناملایم
تھی یعنے نہ تو خوبی علم ادب سے معتدل اور نہ بدہیات اولیہ
کی واقفیت سے کامل بلکہ صرف اسقدر کہ قوای جسمانی کو
مستحکم کرے نہ یہہ کہ ذہن کو روشنی اور ترقی بخشے - لیکن عمدہ
عطایا اور انعامات جنسے کہ آپ کو فیض منعم حقیقی نے آراستہ
کیا تھا اس بدقسمتی کے بدلن بخوبی ہوگئی یعنے صورت مین
شکیل اور اطوار مین رسیلے اور بے تکلف تھے اور بلند
حوصلگی وہ عنایت ہوی تھی جو طوفان مصیبت کو فرو
کر سکے اور غیر معقول تعلیم کی قبایح کے مقابلہ مین فروغ
پاوے غرضکہ آپ جامع اون اوصاف کے تھے جو فی حد ذاتہا
زیادہ عمدہ ہین اور جن مین زیادہ نتایج حاصل ہونے کی
لیاقت تھی بہ نسبت اسکے کہ دولت کی کثرت یا دراثت
سے حاصل ہو سکین انتہی - (اپالوجی پادری کاذری
صفحہ نمبر ۱۰ دس) - ایسا کچھ رویہ سیتہ اس بڑے پیغمبر
کمیاب و مصدق و منزہ عیب و تہذیب و عمدہ کا گستوف
کی یونیورسٹی کے محقق زبان مشرقی نے بیان کیا ہے -
مین ایک عام خاکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاریخ کا

ذمانا ہون تا میرے ہم مذہب اور میرے عیسائی بہایون
کو اسپر بخوبی اطلاع ہو جس سے وہ اپنے بیجا شکوک پر
خط بطلان کا کھینچین یا ژدت وجاہ انہین اس معنے
کی اجازت نہ دے تو ندے پر دل مین انصاف کرین کہ
یہہ کیسی بیجا بات اور کیسی نا انصاف پسندی ہے۔

تخمیناً سن ۵۷۱ مین بحر قلزم کے مشرقی کنارے پر مکہ
کے شہر مین ایک مقفلن بیوہ حضرت آمنہ نام والی کو جنکے
خاوند وفات پا چکے تھے ایک
لڑکا پیدا ہوا جسکا نام پاک بموجب حکم الٰہی محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رکھا گیا جیسے عیسی کا نام بموجب قول
متی باب ۱ فقرہ ۲۱ رکھا گیا تھا۔ آپکے دادا جناب عبد المطلب
اور آپکے چچا ابوطالب آپکو پانچ یا چھے میل کے فاصلہ پر
عادت عرب کے موافق پرورش کے لئے ایک دایہ حلیمہ
نام کے یہان بھیجدیا آپ صغارت مین تندرست اور
خوبصورت تھے اور جسقدر آپکی عمر ترقی پاتی تھی اسیقدر
آپ مین مزاج کا اعتدال حسن جسمانی آداب رحمانی
آیا کرتا تھا۔ ہر طرح کی خوبی صورت وصفائی سیرت آپ
مین موجود تھی مگر تعذیر یا اور زھتی یعنے آپ پر نہایت دنیا
تنگ تھی بعد وفات جناب عبد المطلب آپکے چچا آپکے
اتنا ہی متکفل ہوئے کہ آپ کے جسم کو ملالت سے بچا لیا
مگر اُسنے آپکے تعلیم کرنے یا ادنی درجہ کی زندگی سے نکالکر
اعلی درجہ کی زندگی پر لانیمین کچھہ بھی ہمت مصروف نکی
بلکہ اسکو اسبات کا خیال تک نہ آتا۔

سیل صاحب اپنے دیباچہ کے صفحہ ۱۶ مین پادری سپنہم سے
نقل کرتے ہین کہ اُسنے کہا "آپ (یعنے محمد علیہ السلام)
مین اوصاف جلی بہت کثرت سے تھے یعنے جسم مین
شکیل تیز فہم خوش اطوار غربا نواز بامروت مقابلہ
اعدا مین شجاع اور سب سے زیادہ یہہ کہ اللہ تعالی کے نام
کی بڑی تعظیم کرنیوالے تھے اور حلف دروغون اور زنا
کارون اور قاتلون اور غیبت گویون اور مسرفون اور
حریصون اور جھوٹے گواہون کے سخت دشمن تھے اور
قناعت اور سخاوت اور رحم اور فیاضی اور شکر گذاری
اور والدین اور بزرگون کی توقیر کے بڑے واعظ تھے
اور حمد الٰہی سے اکثر رطب اللسان رہتے"۔

آپکے چچا نے آپکو تخمیناً پچیس سال کی عمر تک کسی خاص
یا عام مدرسہ یا مکتب مین روک کے اتنا بھی نہ سکھلایا
کہ عرب کے عام لڑکون کے برابر نوشت وخواند مین مہارت پیدا
کرین بلکہ پچیس ۲۵ برس تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو اپنے پاس رکھا تنہا بعد ازان آپنے ایک بیوہ خدیجہ
بی بی کی (جسکا مرد تاجر تھا اور بہت کچھہ دولت اور
تجارت کے پیچیدہ معاملات اپنے بی بی کے لئے چھوڑا
ہوا تھا) نوکری کی۔ پچیس برس کی عمر سے قریب پینتیس
برس تک آپ بطور کارپرداز اس کارخانہ کے منتظم
اور اس بی بی کے طرف سے دمشق اور بہت سے مقامو
تک تجارت کرتے رہے۔

خدیجہ بی بی نے آپکے حالات اور حسن ظاہری و طہارت
باطنی کو دیکھہ اور اپنے چچیرے بھائی ابن نوفل کے
کہنے سے واقف ہو کر بصد خواہش دلی محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اپنا نکاح کر لیا۔

اگرچہ آپکے مخالفون نے بوجہ تعصب مذہبی آپکے حق مین

بہت کچھ سخت گوئیان کین ہین مگر یہہ نہایت عجیب بات ہے کہ اس بی بی کے وجہ سے آپکے شان کے برخلاف کوئی امر نہین کہا گیا ڈاکٹر ویث صاحب اپنے وعظ نمبر ۴ مین لکھتے ہین "وہ وقت نکاح خدیجہ سے لیکر اس زمانہ تک کہ آپنے اپنے کو پیغامبر اللہ تعالیٰ کا ظاہر کیا تواریخ مین کچھ حال آپکے افعال اور مجاہدون کا نہین ہے - آپکے زندگی کے ۱۵ برس نہایت گہری تاریکی مین ہین جس مین گذر محال ہے صرف ایک موخ بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغامبر کے دل مین شوق خلوت اور عزلت کا ڈالا تھا لہذا غار خالی از اغیار یعنے جبل حرا کے کہوہ مین انسانون کی صحبت سے محترز ہوکر جا بیٹھے پس اسی اکیلے بیابان مین ایک ایسا برا پرتو ہے کہ اس تاریک زمانہ کی ظلمت کے صاف کرنیکو کافی ہے انتہیٰ"۔

پھر ڈاکٹر ویث صاحب اسی وعظ مین فرماتے ہین کہ "بموجب قول مشرقی مورخون کے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رویہ اس زمانہ تک ایسا بے داغ رہا کہ آپکے خوش خلیقون اور دوسرے کمالات نے آپکو اہل شہر کے نظرون مین (اگرچہ وے آپکے سخت دشمن تھے) بڑا دیا اور بالتخصیص آپکی دیانت داری کی تعریف شہر والون نے نہایت ادب کے ساتھ صاف دلی سے کرنی لگے آپ نے اپنے وقت سے بہت کچھ چلکشی اور پاک خیالات کے اندر لوگون کے دکھانیکو بسر کیا انتہیٰ"۔

سخت افسوس کا مقام ہے کہ اس اکسفورڈ کے پادری صاحب نے عبارت مذکورۂ بالا مین اپنے تاریک خیال پر کوئی تاریخی دلیل معقول ذکر نہ کرنے کے باوجود اس پیغمبر جلیل الشان کے پاک دامن پر دریا کاری کی جانا چاہا - مین اس مقام پر اس پاک معبود برحق کا شکر ادا کرتا ہون کہ جسنے اپنے پاک کے برکت سے اس پاک دامن پیغمبر کی طہارت بیان کرنے اور اس بیجا خیال کو رد کرنے کے لئے ڈاکٹر ویث صاحب کے ہم مذہب و آئین ایک عمدہ پادری گاڈفری ہگنس صاحب کو مقرر فرمایا۔

پادری گاڈفری ہگنس صاحب اپنے اپالوجی مطبوعہ سنہ ۱۸۴۹ء کے ۱۵ فقرے مین رد مین تاریک خیال ویث صاحب کے تحریر کرتے ہین **قولہ** باوجودیکہ اکسفورڈ کی پادری صرف اپنے ہی گمان پر بغیر کسی شہادت کے ان پیغمبر جدید کے شان مین عبارت صدر مین برائی کا ارادہ کیا مگر اسکے بیان سے یہہ ظاہر ہے کہ ۴۰ برس کی عمر تک جس زمانہ مین کہ آپ نے اپنے ہم وطنون کی تہذیب اول ہی اول اختیار کی آپکا رویہ قابل طعن نہ تھا بلکہ درحقیقت ایسا تھا کہ سبکو ویسا ہی اختیار کرنا چاہیے - چونکہ اکسفورڈ کا عالم آپکے ان سوانح سے جو اوروں کے لئے نظیر تھے منکر نہو سکا اور آپکی خوبی کو بوجہ عیسائی پادری ہونے کے بے خدشہ تسلیم بھی نہ کر سکتا تھا تو اب بھی بجز اسکے اور کچھ نہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رویہ کو ریاکاری اور نہایت فطرت اور گہری تکلیف سے منسوب کرے - یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس اپنی تعلیم آپ ہی کی پیشتر اس سے کہ اپنی بی بی یا یار غارون پر مقصد اپنے گوشہ گیری یا زہد کا ظاہر کیا ہو اور اپنے جلیل القدر رسالت کا حال جو آپکے سپرد ہوی تھی نہایا ہوا انتہیٰ"۔

ناظرین با انصاف سے میری یہہ التماس ہے کہ یہان ذرا توقف کرکے خوض کرین کہ اگر ان پندرہ برس کے زید کا حال اس پیغمبر جلیل الشان کے پیرو بیان کرین اور آپ کے وہ دعوے جو اس عرصہ دراز مین ہوئین منصفانہ غور فرماوین تو معلوم ہوگا کہ اس امر کے اظہار مین پادری صاحب نے کتنی ناانصافی کو کام فرمایا ہے اور اُنکے ہم آئین آج بھی اس ناانصافی مین انکے ہمقدم ہین -

اس مقام مین نہایت آسانی و وضاحت سے اہل اسلام کے منصف علماء کے اقوال دربارہ بنی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نقل کرنا - چونکہ میر التفات اور مذہب والون کی طرف ہے اس لئے پادری گاذفری ہگنس صاحب کے اپالوجی کے ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - فقرے کو نقل کرتا ہون وہ لکھتے ہین "یہہ تعجب کی بات نہین کہ جب آپ اپنے اعتقاد مین مخلص تھے تو آپکی بی بی خدیجہ سب سے پہلے آپکی مرید ہوئین لیکن اگر آپ عیار ہوتے تو اسکے خلاف ظہور مین آتا کیونکہ آپ کو اپنے بی بی کو پندرہ سال تک دھوکے مین رکھنے کے لئے بڑی دانائی کو کام مین لانی پڑتی اسلئے کہ یہہ مان لیا گیا ہے کہ وہ بی معتقد تھی اور ساز مین شریک اور منافق نہ تھی - خدیجہ کے بعد آپکا غلام زید دوسرا مرید ہوا اور اسکے بعد آپکے چچازاد علی بن ابی طالب زین پرید وکس نے تذکرہ محمد کے صفحہ بارہ مین جو آٹھ درقی تقطیع خورد پر طبع ہوا ہے کہا ہے کہ "آپکے چوتھے مرید ابوبکر تھے جو مکہ کے ایک نہایت معمول آدمی تھے جنہون نے غایت درجہ کی زیرکی اور تجربہ کی وجہ سے اس معاملہ مین بڑی مدد اور شہرت دی تھوڑے عرصہ بعد ابوبکر کے مثل پانچ اور شخص عثمان بن عفان اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدۃ بن الجراح مرید ہوئے جو کہ بعد کو آپکے فوج کے اعلی سردار اور خاص کارکن آپکے ماتحت ہوئے ان لوگون کے مدد سے اپنی سلطنت اور عیاری ممالک عرب مین قایم کی" باوجودیکہ محمد اور عیسی کے ابتدائی تاریخون مین ایسی حالات ہین جنمین عجیب شباہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسی کے اول بارہ مریدون کو تاتربیت یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے بخلاف محمد کے اور مریدون کے کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے ذیعزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام کے ہوے تو اُس عہد مین جو کچھہ انھون نے اعمال کئے اُنسے ثابت ہوتا ہے کہ اینمین اول درجہ کی لیاقتین تھین اور غالبًا ایسے نہ تھی کہ بآسانی دھوکہ کھا جاتے - عیسی کے اول مریدون کی کم رتبہ گی مین موشم صاحب دین عیسائی کی خوبی سمجھتے ہین اور اگر سچہ پوچھو تو مین مجبور مقر ہون کہ اگر اشتنی اور لاک اور ٹیوٹن سے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین مین سے ہوتے تو مجھکو بھی اطمینان کامل دلیلی ہوتا - پس اس سے ثابت ہے کہ ایک ہی شی مختلف شخصون کو کیسی مختلف معلوم ہوتی ہے - اپنی رسالت کے کئے برس بعد تک معلوم ہوتا ہے کہ محمد نے کچھہ بہت ترقی نکی مگر اپنے دشمنون کی طنز اور تضحیک و دھمکی سے خوف نہ کھاکر چوتھے سال کے آخر تک جبکہ عیسائیون کے قول کے بموجب آپکے صرف انتالیس مرید مع اشخاص مذکورہ بالا ہوے تھے

وعظ کہتے رہے منجملہ اون کے ایک عمر بن الخطاب تھے جنکا لحاظ آپکے دشمن بہت کچھ کرتے تھے اور جو کہ اپنے لیاقتون کے رو سے خلافت کے رتبہ کو بلکہ گویا کل ایشیا کے سلطنت کو پہونچ گئے۔

آپکے دشمن یعنے حکام سلطنت اور حامیان رسوم قدیم اور احبار اور کشیشون نے یہہ دیکھکر کہ تمسخر (جو کہ اکثر بڑے کام کے مقابلہ مین ایک سلاح زبردست گنا جاتا تھا) اور استعمال القاب ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکے پیروؤن کی ترقی مسدود ہنوی اور نیز اپنے رزق مین کچھ دال مین کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ موثر سے چارہ جوئی کرنی چاہئے اور وہ یہہ تھی کہ آپکے قتل پر متفق ہوے انتہی کلامہ۔ بعض پادری صاحبون کو اس تضحیک تمسخر مشرکین پر یہہ خیال ہے کہ اگر آپ سچے نبی و پیغامبر ہوتے تو اس طرح کا معاملہ آپکے ہموطنون سے وقوع مین نہ آتا اس شبہ کے دفع مین بہت اعلی درجہ کے جوابات لکھہ سکتا ہون مگر اس مقام پر پادری صاحبون کے لئے اتنا کہنا کافی ہے کہ جسوقت عیسیٰ نے اپنی بنوت اشکار کی تو انکے ہموطنون نے انسے وہی معاملہ یا اس سے زیادہ کیا جو مشرکین عرب نے نبی اسلام سے کیا ہے اگر وہ معاملہ یہودیون اور فریسیون کا جو اعلم بالنوآت تھے قابل التفات نہین تو ان جاہل مشرکون کا تمسخر و مضحکہ کب قابل اعتبار ہے قطع نظر اسکے خود مسیح وغیرہ کے انجیل کے ۱۳ باب کے ۵ فقرہ سے نبی اپنے وطن مین بے عزت ہونا ثابت ہوتا ہے الی اصل جب آپکے بدخواہ مشرک دشمنون نے آپ پر بہ نفرت الٰہی باطنا و بامدادی ظاہرا کامیاب ہنوے تو آپ اور آپکے نابعدارون کو مکہ سے مدینہ کے طرف (جو بوجہ ترقی علم مدینۃ الکتب کہلاتا تھا) ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور آپ اور آپکے بعض خاص یارون نے مدینۂ منورہ کو اور آپکے اکثر تابعدارون نے بجانب حبش ہجرت کئے۔ اس ہجرت کے حال کو مین بخوبی کتب تواریخ اسلام سے ثابت کر سکتا ہون مگر وہ بطور شہادت اسلام کے مخالفون پر حجت ہونے کے جہت سے اس مقام مین ایک قول گاذفری ہیگنس صاحب کا جو بحوالہ تاریخ گبن صاحب اپنے اپالوجی کے ۲۵ فقرے مین تحریر کئے ہین ذکر کرتا ہون تا اس پیغمبر جلیل الشان کا حال اسلام کے مخالفون پر بخوبی حجت واضح ہو۔

پادری گاذفری ہیگنس صاحب فرماتے ہین "محمد کی اس ہجرت کو خفیف نہ جاننا چاہئے کیونکہ اسکے نتایج نے بہت سے آدمیون کی قسمت مین فوایدِ بے شمار کردئے مثلاً اس ہجرت کے دن یعنے ۱۶ جولائی ۶۲۲ عیسویہ سے سنہ ہجری لیا جاتا ہے اس تاریخ سے سب قومین محمد کے پیروؤن کی جہان کہین منتشر ہوکر آباد ہوگئی ہین وقت کا حساب بالاتفاق اس سے کرتے ہین یہہ ایک عجیب اور مفید بات ہے مگر بعض اور باتین جو بعد کو ہوئین اور اسکے نتیجے ہین ان سے اسکو مفید ہونے مین کچھہ بھی نسبت نہین انمین شک نہین کہ اس ہجرت تک محمد نے اپنے مسایل پھیلانے کے لئے وسایل صلح آمیز یعنے شیرین کلامی اور ترغیب کو استعمال کیا اور مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ امر بموجب قاعدہ مذہبی تھا یا دانائی کی اور اس بحث مین یہہ ضروری بھی نہین لیکن وطن چھوڑنے کے ظلم سے آپ کو جبراً اپنی

اپنی حفاظت کے لئے تلوار پکڑنی پڑی اور اس طرح کے وعظ سے آپ ایک سپاہی بہادر اور فتح یاب ہو گئے۔ اس سنہ سے صرف سال ہجری ہی نہین شروع ہوا بلکہ اُن انقلابات کی ابتدا ہوی جنسے لکو کہا بنی آدم کی جا نین گئین بہت سے ریاستین اور سلطنتین تاخت و تاراج ہو گئین اور بعضے ایسے عظیم الشان سلطنتون کی بنا پڑی جو چشم فلک نے دیکھی ہون القصہ اس معاملہ سے جو بظاہر خفیف تھا کل روے زمین متغیر و مبتدل ہو گئی انتہیٰ۔ ہا وہ جو پریدوکس اور دوسرے عیسائی قدیم و جدید لوگ اس ہجرت کو باعث کمینگی در رسوائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرتے ہین وہ واقع مین تعصب مذہبی سے عمدہ آدمیون کو بھی اندھا کیا چاہتے ہین مجھے اونکی نیک ذاتی مین کسی طرح کا شبہ نہین مگر اونکے فہم پر افسوس کرتا ہون کہ بوجہ تعصب انھون نے اتنا خیال نہ کیا کہ اگر ہم اس ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسانی کفار کے باعث آپکے رسوائی کا سبب ٹھہرائین تو اہل اسلام کے محقق علما عیسیٰ کی ہجرت کو جو باندیشہ مضرت فریسی وقوع مین آئی جسکا ذکر متی کے انجیل کے ۱۲ باب کے ۱۴ فقرے سے ۱۷ فقرے تک اور مرقس کے ۳ باب کے ۶ فقرے مین ہے بطریق اولی موجب کمینگی و باعث رسوائی ہو گی قطع نظر اسکے انجیل متی کے ۱۳ باب کے ۵۷ فقرے سے خود بنی اپنے وطن مین بے عزت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

قول متی ۔ تب فریسیون نے باہر جاکے اسکی ضد پر صلاح کی کہ اُسے کیونکر ہلاک ڈالین یسوع یہہ جان کے وہان سے چلا اور بہت سے جماعتین اُسکے پیچھے ہولین اور اُسنے ان سبکو چنگا کیا اور اُنھین تاکید کی کہ مجھے ظاہر نکرنا۔ قول مرقس بھی اسیکا ہم معنی ہے۔

قول متی ۔ اونھون نے اس سے ٹھوکر کھائی پر یسوع نے اونھین کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہین بے عزت نہین ہے۔ قول مرقس دیوحن بھی اسیکا ہم معنی ہے۔

یہہ ہجرت آپکی مطابق حکم الٰہی ہے چنانچہ انجیل متی کے ۲ باب کے ۱۳ فقرہ اور ۱۰ باب کے ۲۳ فقرے مین ہے۔ (جب وے روانہ ہوے تو دیکھو خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب مین دکھائی دیکے کہا اُٹھ اس لڑکے اور اسکے ماں کو ساتھ لیکر مصر کو بھاگ جا اور وہان رہ۔ اور جب وے تمھین ایک شہر مین ستاوین تو دوسرے مین بھاگ جاؤ انتہیٰ) شاید کہ میرے عزیز پادری صاحب اس حکم کو بھی باعث کمینگی و رسوائی کا خیال کرینگے۔

اس تاریک خیال کے رد مین بہت روشن دلایل کہہ سکتا ہون لیکن بقاعدہ مناظرہ رد الخصم من مسلماتہ یعنے مخالف کا رد اسکے مقبول باتون سے ہو اس مقام مین گاڈ فری ہگنس صاحب کا قول اس تاریک خیال کے رد مین لکھنا نہایت مناسب جانتا ہون صاحب صدر اپنے اپالوجی کے ۲۱ فقرے مین بیان کرتے ہین کہ "ان حالات کو جنکا یہان ذکر ہے گو پریدوکس نے تسلیم کیا ہی مگر اسکے لئے یہہ حالات تلخ اور زہر ہین اسلئے کہ اسکو ان حالات مین بجز کمینگی اور رسوائی کے بات کے اور کچھ نہین سوجتا مجھکو یقین ہے کہ پریدوکس ایک نہایت نیک آدمی تھا لیکن تعصب مذہب عمدہ سے عمدہ آدمیون کو بھی اندھا کر دیتا ہے انتہیٰ ۔ باقی آیندہ ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

بہت کچھ سخت گوئیان کین ہین مگر یہہ نہایت عجیب بات ہے کہ اس بی بی کے وجہ سے آپکے شان کے برخلاف کوئی امر نہین کہا گیا ڈاکٹر ویٹ صاحب اپنے وعظ نمبر ۴ مین لکھتے ہین "وہ وقت نکاح خدیجہ سے لیکر اس زمانہ تک کہ آپنے اپنے کو پیغامبر اللہ تعالےٰ کا ظاہر کیا تواریخ مین کچھ حال آپکے افعال اور مجاہدون کا نہین ہے - آپکے زندگی کے ۱۵ برس نہایت گہری تاریکی مین ہین جس مین گذر محال ہے صرف ایک موج بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغامبر کے دل مین شوق خلوت اور عزلت کا ڈالا تھا لہذا غار حرا مین اعتکاف یعنے جبل حرا کے کہوہ مین انسانون کی صحبت سے محترز ہوکر جا بیٹھے پس اسی اکیلے بیابان مین ایک ایسا برتاؤ تھا ہے کہ اس تاریک زمانہ کا نظارہ کرنیکو کافی ہے انتہیٰ"۔

پھر ڈاکٹر ویٹ صاحب اسی وعظ مین فرماتے ہین کہ "بموجب قول مشرقی مورخون کے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا رویہ اس زمانہ تک ایسا بے داغ رہا کہ آپکے خوش خلقیون اور دوسرے کمالات نے آپکو اہل شہر کے نظرون مین (اگرچہ وے آپکے سخت دشمن تھے) برتا دیا اور بالتخصیص آپکی دیانت داری کی تعریف شہر والون نے نہایت ادب کے ساتھ صاف دلی سے کرنی لگے آپ نے اپنے وقت سے بہت کچھ چرکسی اور پاک خیالات کے اندر لوگون کے دکھانیکو بسر کیا انتہیٰ"۔

سخت افسوس کا مقام ہے کہ اس اکسفورڈ کے پادری صاحب نے عبارت مذکورۂ بالا مین اپنے تاریک خیال پر کوئی تاریخی دلیل معقول ذکر نہ کرنے کے باوجود اس پیغمبر جلیل الشان کے پاک دامن پر گرد ریاکاری کی جمانا چاہا - مین اس مقام پر اس پاک معبود برحق کا شکر ادا کرتا ہون کہ جسنے اپنے پاکی کے برکت سے اس پاک دامن پیغمبر کی طہارت بیان کرنے اور اس بیجا خیال کو رد کرنے کے لئے ڈاکٹر ویٹ صاحب کے ہم مذہب و آئین ایک عمدہ پادری گاذفری ہگنس صاحب کو مقرر فرمایا -

پادری گاذفری ہگنس صاحب اپنے اپالوجی مطبوعہ ۱۸۴۹ء کے ۱۵ فقرے مین رد مین تاریک خیال ویٹ صاحب کے تحریر کرتے ہین **قولہ** باوجودیکہ اکسفورڈ کی پادری صرف اپنے ہی گمان پر بغیر کسی شہادت کے ان پیغمبر جدید کے شان مین عبارت صدر مین برائی کا ارادہ کیا مگر اسکے بیان سے ہم نہایت ہے کہ ہمارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپنے اپنے ہم وطنون کی تہذیب اول ہی اول اختیار کی آپکا رویہ قابل طعن نہ تھا بلکہ درحقیقت ایسا تھا کہ سبکو ویسا ہی اختیار کرنا چاہئے - چونکہ اکسفورڈ کا عالم آپکے ان سوانح سے جو اوروں کے لئے نظیر تھے منکر نہو سکا اور آپکی خوبی کو بوجہ عیسائی پادری ہونے کے بے خدشہ تسلیم بھی نہ کر سکتا تھا تو اب بھی بجز اسکے اور کچھ نہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رویہ کو ریاکاری اور نہایت فطرت اور گہری تخلیف سے منسوب کرے - یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس اپنی تعلیم آپ ہی کی پیشتر اس سے کہ اپنی بی بی یا یار غارون پر مقصد اپنے گوشہ گیری یا زہد کا ظاہر کیا ہو اور اپنے جلیل القدر رسالت کا حال جو آپکے سپرد ہوی تھی نہایا ہوا انتہیٰ"۔

ناظرین با انصاف سے میری یہہ التماس ہے کہ یہان
ذرا توقف کرکے خوض کرین کہ اگر ان پندرہ برس کے زید
کا حال اس پیغمبر جلیل الشان کے پیرو بیان کرین اور
آپ کے وہ سے جو اس عرصۂ دراز مین ہوئین منصفانہ غور
فرماوین تو معلوم ہوگا کہ اس امر کے اظہار مین پادری تو
صاحب نے کتنی ناانصافی کو کام فرمایا ہے اور انکے ہم آئین
آج بھی اس ناانصافی مین انکے ہمقدم ہین -

اس مقام مین ہنایت آسانی و وضاحت سے اہل اسلام
کے منصف علماء کے اقوال دربارہ نبی آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نقل کرنا - چونکہ میر التفات اور مذہب
والون کی طرف ہے اس لئے پادری گاذفری ہگنس صاحب
کے اپالوجی کے ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - فقرے کو نقل کرتا ہون
کہتے ہیں [illegible] ۱۹ اور
مین مخلص تھے تو آپکی بی بی خدیجہ سب سے پہلے آپکی مرید
ہوئین لیکن اگر آپ عیار ہوتے تو اسکے خلاف ظہور مین
آتا کیونکہ آپ کو اپنے بی بی کو پندرہ سال تک دہوکے
مین رکھنے کے لئے بڑی دانائی کو کام مین لانی پڑتی -
اسلئے کہ یہہ مان لیا گیا ہے کہ وہ بی معتقد تہی اور ساز
مین شریک اور منافق نہ تھی - خدیجہ کے بعد آپکا غلام زید
دوسرا مرید ہوا اور اسکے بعد آپکے چچازاد علی بن ابی طالب
زین پر یدوکس نے تذکرۂ محمد کے صفحہ بارہ مین جو آٹھ
ورقی تقطیع خورد پر طبع ہوا ہے کہا ہے کہ وہ آپکے چوتھے
مرید ابوبکر تھے جو مکہ کے ایک نہایت متمول آدمی تھے
جنہون نے غایت درجہ کی زیرکی اور تجربہ کی وجہ سے اس
معاملہ مین بڑی مدد اور شہرت دی تقریباً سے عرصہ بعد
ابوبکر کے مثل پانچ اور شخص عثمان بن عفان اور زبیر
بن العوام اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف
اور ابوعبیدۃ بن الجراح مرید ہوئے جو کہ بعد کو آپکے فوج کے
اعلی سردار اور خاص کارکن آپکے ماتحت ہوئے ان لوگون کے
مدد سے اپنی سلطنت اور عیاری ممالک عرب مین قایم کی
باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کے ابتدائی تاریخون مین ایسی حالات
ہین جنمین عجیب مشابہت پائی جاتی ہے لیکن بہت سے ایسے
ہین جنمین بالکل اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے اول بارہ
مریدون کو تاریخ یافتہ اور کم رتبہ مانا گیا ہے بخلاف
محمد کے اور مریدون کے کہ بجز آپکے غلام کے سب لوگ بڑے
ذیعزت تھے اور جب وے لوگ خلیفہ اور افسر افواج اسلام
کے ہوے تو اس عہد مین جو کچھہ انھون نے اعمال کئے انسے
[illegible] اور
غالباً ایسے نہ تھی کہ بآسانی دہو کہ کھا جاتے - عیسیٰ کے
اول مریدون کی کم رتبگی مین موشم صاحب دین
عیسائی کی خوبی سمجھتے ہین اور اگر سچہ پوچھو تو مین مجبور
مقر ہون کہ اگر انتنی اور لاک اور تیوٹن سے اشخاص
مذہب عیسوی کے اول محققین مین سے ہوتے تو مجھکو بھی
اطمینان کامل و یسلہی ہوتا - پس اس سے ثابت ہے
کہ ایک ہی شئی مختلف شخصون کو کیسی مختلف معلوم
ہوتی ہے - اپنی رسالت کے کیے برس بعد تک معلوم
ہوتا ہے کہ محمد نے کچھہ بہت ترقی نکی مگر اپنے دشمنون
کی طنز اور تضحیک اور ہنسی سے خوف نہ کھاکر چوتھے
سال کے آخر تک جبکہ عیسائیون کے قول کے بموجب آپکے
صرف انتالیس مرید مع اشخاص مذکورۂ بالا ہوئے تھے

وعظ کہتے رہے منجملہ اون کے ایک عمر بن الخطاب تھے جنکا لحاظ آپکے دشمن بہت کچھ کرتے تھے اور جو کہ اپنے لیاقتون کے رو سے خلافت کے رتبہ کو بلکہ گویا کل ایشیا کے سلطنت کو پہونچ گئے۔

آپکے دشمن یعنے حکام سلطنت اور حامیان رسوم قدیم اور احبار اور کشیشون نے یہہ دیکھکر کہ تمسخر (جو کہ اکثر برے کام کے مقابلہ مین ایک سلاح زبردست گنا جاتا تھا) اور استہزا القاب ساحر اور کاذب اور عیار وغیرہ سے آپکے پیروؤن کی ترقی مسدود ہنوی اور نیز اپنے رزق مین کچھ دال مین کالا پاکر کسی تدبیر زیادہ موثر سے چارہ جوئی کرنی چاہئے اور وہ یہہ تھی کہ آپکے قتل پر متفق ہوے انتہی کلامہ۔ بعض پادری صاحبون کو اس تصحیک تمسخر مشرکین پر یہہ خیال ہے کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوتے تو اس طرح کا معاملہ آپکے ہموطنون سے وقوع مین نہ آتا اس شبہ کے دفع مین بہت اعلی درجہ کے جوابات لکھہ سکتا ہون مگر اس مقام پر پادری صاحبون کے لئے اتنا کہنا کافی ہے کہ جسوقت عیسیٰ نے اپنی نبوت اشکار کی تو انکے ہموطنون نے انسے وہی معاملہ یا اس سے زیادہ کیا جو مشرکین عرب نے نبی اسلام سے کیا ہے اگر وہ معاملہ یہودیون اور نزیسیون کا جو اعلم بالنوآت تھے قابل التفات نہین تو ان جاہل مشرکون کا تمسخر و مضحکہ کب قابل اعتبار ہے قطع نظر اسکے خود متی وغیرہ کے انجیل کے ۱۳ باب کے ۵ فقرہ سے نبی اپنے وطن مین بے عزت ہونا ثابت ہوتا ہے الی اصل جب آپکے بدخواہ مشرک دشمنون نے آپ پر بہ نفرت الٰہی باطنا و بامدادی تکالب ظاہرا کامیاب نہوے تو آپ اور آپکے تابعدارون کو مکہ سے مدینہ کے طرف (جو بوجہ ترقی علم مدینۃ الکتب کہلاتا تھا) ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور آپ اور آپکے بعض خاص یارون نے مدینۂ منورہ کو اور آپکے اکثر تابعدارون نے بجانب حبش ہجرت کئے۔ اس ہجرت کے حال کو مین بخوبی کتب تواریخ اسلام سے ثابت کر سکتا ہون مگر وہ بطور شہادت اسلام کے مخالفون پر حجت ہونے کے جہت سے اس مقام مین ایک قول گاڈفری ہگنس صاحب کا جو بحوالہ تاریخ گبن صاحب اپنے اپالوجی کے ۲۵ فقرے مین تحریر کئے ہین ذکر کرتا ہون تا اس پیغمبر جلیل الشان کا حال اسلام کے مخالفون پر بخوبی حجت واضح ہو۔

پادری گاڈفری ہگنس صاحب فرماتے ہین "محمد کی اس ہجرت [illegible] سے آدمیون کی قسمت مین خواہ بے شمار کر دئے مثلاً اس ہجرت کے دن یعنے ۱۶ جولائی سنہ ۶۲۲ عیسوی سے سنہ ہجری لیا جاتا ہے اس تاریخ سے سب قومین محمد کے پیروؤن کی جہان کہین منتشر ہو کر آباد ہوگئی ہین وقت کا حساب بالاتفاق اس سے کرتے ہین یہہ ایک عجیب اور معتبد بات ہے مگر بعض اور باتین جو بعد کو ہوئین اور اسکے نتیجے ہین ان سے اسکو مفید ہونے مین کچھہ بھی نسبت نہین ہین ہین تک کہ اس ہجرت تک محمد نے اپنے مسایل پھیلانے کی لئے وسایل صلح آمیز یعنے شیرین کلامی اور ترغیب کو استعمال کیا اور مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ امر بموجب قاعدہ مذہبی تھا یا دانائی کی اور اس بحث مین یہہ ضروری بھی نہین لیکن وطن چھوڑنے کے ظلم سے آپ کو جبراً اپنی

اپنی حفاظت کے لئے تلوار پکڑنی پڑی اور اس طرح کے وعظ سے آپ ایک سپاہی بہادر اور فتح یاب ہو گئے۔ اس سنہ سے صرف سال ہجری ہی نہین شروع ہوا بلکہ اُن انقلابات کی ابتدا ہوی جنسے لکھا ہی آدم کی جا نہین گئین بہت سے ریاستین اور سلطنتین تاخت و تاراج ہو گئین اور بعضے ایسے عظیم الشان سلطنتون کی بنا پڑی جو چشم فلک نے دیکھی ہون القصہ اس معاملہ سے جو بظاہر خفیف تھا کل روے زمین متغیر و متبدل ہو گئی انتہی۔

وہ جو پریدوکس اور دوسرے عیسائی قدیم و جدید لوگ اس ہجرت کو باعث کمینگی و رسوائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کرتے ہین وہ واقع مین تعصب مذہبی سے عمدہ آدمیون کو بھی اندھا کیا چاہتے ہین مجھے اونکی نیک ذاتی مین کسی طرح کا شبہ نہین مگر کیا کرین اس کا تو ہمارے پاس کوئی علاج نہین۔ انھون نے اتنا خیال نہ کیا کہ اگر ہم اس ہجرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا رسانی کفار کے باعث اُنکے رسوائی کا سبب ٹھہرائین تو اہل اسلام کے محقق علما عیسیٰ کی ہجرت کو جو باندیشہ مضرت فریسی وقوع مین آئی جسکا ذکر متی کے انجیل کے ۱۲ باب کے ۱۴ فقرے سے ۱۷ فقرے تک اور مرقس کے ۳ باب کے ۶ فقرے مین ہے بطریق اولی موجب کمینگی و باعث رسوائی ہو گی قطع نظر اسکے انجیل متی کے ۱۳ باب کے ۵۷ فقرے سے خود بنی اپنے وطن مین بے عزت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

قول متی - تب فریسیون نے باہر جا کے اسکی ضد پر صلاح کی کہ اُسے کیونکر ہلاک کرین یسوع یہ جان کے وہان سے چلا اور بہت سے جماعتین اُسکے پیچھے ہو لین اور اُسنے ان سبکو چنگا کیا اور اُنھین تاکید کی کہ مجھے ظاہر نہ کرنا۔

قول مرقس بھی اسیکا ہم معنی ہے۔

قول متی - اہنون نے اس سے ٹھوکر کھائی پر یسوع نے اُنھین کہا کہ نبی اپنے وطن اور گھر کے سوا اور کہین بے عزت نہین ہے قول مرقس و یوحن ہی اسیکا ہم معنی ہے۔

یہہ ہجرت آپکی مطابق حکم الٰہی ہے چنانچہ انجیل متی کے ۲ باب کے ۱۳ فقرہ اور ۱۰ باب کے ۲۳ فقرے مین ہے۔ (جب وے روانہ ہوے تو دیکھو خداوند کے ایک فرشتہ نے یوسف کو خواب مین دکھائی دیکے کہا اُٹھہ اس لڑکے اور اسکے ماں کو ساتھہ لیکر مصر کو بھاگ جا اور وہان رہ۔ اور جب وے تمھین ایک شہر مین ستاوین تو دوسرے مین بھاگ جاؤ انتہی) شاید کہ میرے عزیز پادری صاحب اس حکم کو بھی اندھا کر دینگے کہ بھاگنا کیا ضرور ہے کہ ہمارے نبی نے بھاگنے کا حکم دیا۔

اس تاریک خیال کے رد مین بہت روشن دلایل کہہ سکتا ہون لیکن بقاعدہ مناظرہ رد الخصم من مسلماتہ یعنے مخالف کا رد اسکے مقبول باتون سے ہو اس مقام مین گاذفری ہگنس صاحب کا قول اس تاریک خیال کے رد مین لکھنا نہایت مناسب جانتا ہون صاحب صدر اپنے اپالوجی کے ۱۳ فقرے مین بیان کرتے ہین کہ "ان حالات کو جنکا یہان ذکر ہے گو پریدوکس نے تسلیم کیا ہی مگر اسکے لئے یہہ حالات تلخ اور زہر ہین اسلئے کہ اسکو ان حالات مین بجز کمینگی اور رسوائی کے بات کے اور کچھہ نہین سوجتا مجھکو یقین ہے کہ پریدوکس ایک نہایت نیک آدمی تھا لیکن تعصب نے جب عمدہ سے عمدہ آدمیون کو بھی اندھا کر دیتا ہے انتہی۔ باقی آیندہ۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دو مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلاذریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیر تا ہمہ دانند

از پی اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمدؐ ۱۲۹۸ھ

نمبر ۲۶ | جلد

۱۵ رمضان المبارک ۱۲۹۸ھ | بروز جمعہ | سنہ ۱۲۹۸ ہجری

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل برافتاد ز تجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو حشر و کشور بقا ہے | جواسکی ثنا لکھون وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیان ہی | وہ علت غائی جہان ہی

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوس کے | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جو فضل و شرف اُسے بجا ہی | نظرون سے گرے جہان کے اجبار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالے | نور رخ دلپذیر اسلام | ہمنام جناب مصطفےٰ ہی

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی | شمس الاخبار آسمان پر | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | کرتا ہے بقلب زار و ناشاد | ہے پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | چھپتے ہین صحیح سب کو ایف | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک | عمدہ جزین نفیس مضمون | بے شبہ ہی افسر صحایف

جب نعت نبیؐ کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر سال دس آنے پانچ جودے | ہر لفظ ہے رشک درمکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہے بشان شاہ لولاک | پر خرطہی پیشگی کی ہر بار | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | سال و مہ و روز و شب الٰہی | مابعد سے کچھ نہین سروکار

ہو اسکو بہت بڑی ترقی

س نظم کو کر چکا جب اتمام ؛ تو قیع محمدی رکھا نام

بقیہ بیان بر اسلام

حاصل جب آپنے بموجب حکم الہی مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمایا تو مدینہ والون نے جو علم و فراست مین نہایت مشہور تھے آپکے تشریف لانیکو غنیمت جانا اور نہایت اعزاز و اکرام سے مدینہ مین لے آیا اور آپکی تشریف آوری کے یادگار مین شہر سے اپنے شہر کا نام مدینۃ النبی رکھا - مدینہ مین آنحضرت بڑے ہادی اور شہنشاہ بن گئے اور ایک کھجور کی لکڑی کے ممبر پر بیٹھکر آپنے اپنے قوم کی بت پرستی کی اسقدر مذمت فرمائی اور سامعین مین اسقدر حرارت اسلامی اور فرمانبرداری پیدا کی کہ جتنے قاصد مکہ سے آئے تھے انکو ناچار یہہ اقرار کرنا پڑا کہ یہان آنحضرت کی مکہ سے زیادہ تعظیم ہوتی ہے اور لوگ آپکے حشمت و ان فارس اور قیصر روم سے زیادہ فرمان برداری کرتی ہین اس زمانہ تک یہہ نیا مذہب صرف زبانی مسلمون پر مبنی تھا مگر اب اسکا استحکام بنیاد دھر دھر ہوا اور آنحضرت کو عبادت کی طور اور رسوم ایجاد کرنی پڑین لہذا حضرت نے نمازین اور انکے وقت مقرر فرمائی اور ایک طرف بھی معین کی کہ اس جانب نماز پڑہی جاے - اور آپکے مواعظ حسنہ و نصایح صحیحہ کا انکے دلون پر ایسا اثر ہوا کہ انھون نے بدل و جان آپکے باتون کو مانا اور آپکی اطاعت قبول کی اور آپ وہان سکونت پذیر ہو کے ایک مکان اور مسجد اپنے لئے بہت جلدی سے تیار فرمائی اور مدینہ کے فرمان روایون نے جو اکثر یہود و عیسائی تھے آپکے دین کو قبول کیا اور جنھون نے اسکو قبول نکیا مگر آپکے دین و مسایل کے بدل حامی رہے - یہہ اول شہر تھا جسکے کل باشندون نے بر رغبت تمام آپکو بغیر دیکھے کے بلوایا اور آپکے دین و ملت کو قبول کیا اس سے صاف ظاہر ہوا کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترویج محض مواعظ حسنہ اور نور نبوت سے تھی نہ زور شمشیر سے جیسا کہ اکثر عیسوی پادریون کا خیال ہے - کب آنحضرت نے مدینہ والون بلکہ اوایل حال مین مکہ والون پر شمشیر زنی کی تھی جو انھون نے آپکے دین کو بزور شمشیر قبولا ہو - یہہ محض عام فریبی کی بات ہے اگر ہمارے زمانہ کے علمای عیسوی اندک تامل منصفانہ فرماوین تو بخوبی جان لینگے کہ یہہ رائے انکی اور اگلے لوگون کی محققین مذہب عیسوی کے نزدیک بالکل بے اصل و بے سند ہے چنانچہ گادفری ہگنس صاحب بحوالہ سیل صاحب تحریر فرماتے ہین فقرہ ۱۰۵ - اپالوجی یہہ خیال کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے کہ دین محمدی صرف بزور شمشیر پھیلا اکثرون کی راے ہے کہ سیل صاحب اسباب مین بخوبی واقفیت رکھتے تھے اور یہہ نہین خیال کیا جا سکتا کہ انکو مسلمانون کی کچھ رعایت بیجا ہو کیونکہ وہ شخص بکا عیسائی تثلیث کا معتقد تھا اور کیا اسکا قول ہے "مین ان وجوہات کو اس مقام پر نہین دریافت کیا جنسے دین محمدی کو دنیا مین قبولیت بے مثل حاصل ہوی ہے (کیونکہ وہ لوگ نہایت دہو کہا کھاتے ہین جو خیال کرتے ہین کہ وہ صرف بزور شمشیر پھیلا ہے) یا کس ذریعہ سے دین مذکور کو اُن قومون نے قبول کیا جن پر مسلمانون نے کبھی فوج کشی نہ کی تھی اور نیز اُن لوگون نے کیون قبول کیا جنھون نے اہل عرب کو اُنکے فتوحات سے محروم کر دیا اور انکی سلطنت بلکہ اُنکے خلیفون کا خاتمہ کر دیا

ہ اینہمہ یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بات اُس سے بڑھکر ہو جو ایک مذہب مین عموماً خیال کیجاتی ہے اور جس سے کہ ایسی عجیب ترقی ہوئی" پھر وہ یہہ کہتا ہی کہ "عیاری کے ثابت کرنے کے لئے ضرور ہی کہ قرآن کا ترجمہ صحیح صحیح ہو۔ انتہیٰ۔ اُس امر کا ثبوت کتب تواریخ اہل اسلام مین بوضاحت تمام مذکور ہے مگر مین تشفی علماء عیسوی کو آپ بیان گاذفری ہگنس صاحب سے بجہانا نہایت مناسب جانکے انکے اپالوجی کے ۲۷ فقرے کو نقل کرتا ہون۔

قولہ ڈاکٹر پریدوکس کا بیان ہے کہ مدینہ مین محمد کی انصار خاصکر بنصاریٰ تھے اور آپکا استقبال انھون نے بڑے خوشیون سے کیا اور جو وجہ اسکی اسنے بیان کی ہی وہی غالباً معلوم ہوتی ہے کہ آپکے پہنچنے پر جسقدر جلکہ بے وقت ہوسکے آپنے ایک مکان بنوایا جس مین کہ آپ وقت مرگ تک سکونت پذیر رہے اور اسکے ملحق ایک مسجد اداے رسوم مذہبی کے لئے تعمیر کرائی یہہ اسمین کیا تہین ہمکو اطلاع نہین اگر ہم انکو دریافت کرینگے تو بے شک عجیبہ ہونگے اس سے ثابت ہے کہ فرمان روایان مدینہ خواہ یہودی ہون یا عیسائی انکے مسایل کے حامی تھے اور بموجب پریدوکس کے قول کے فرمان روا انہین دو فرقون مین سے کوئی تھا یہی پہلا شہر تھا جسکے کامل باشندون نے آپکا مذہب اختیار کیا پس خواہی نخواہی یہہ سوال ہوتا ہے کہ اس مذہب مین کیا بات تھی جسکا اثر ایسا ہوا بجز بحث اور شیرین کلامی کے اور کوئی سلاح مستعمل نہین ہوا پس عیسائی پادری اس تبدیل مذہب کو بخوف شمشیر نہین کہہ سکتے۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر پریدوکس کے قول پر اعتبار کرین تو یہہ شہر مثل مکے کے بت پرستی

کا نہ تھا بلکہ یہودیون اور عیسایون کا جو آپکے اول مرید ہوے تھا علاوہ اسکے آپ مدینہ کو مرید کرنے نگئے تھے بلکہ مدینہ والون نے خود آکر آپ سے التجا کی انتہیٰ"

جب اُس پیغمبر جلیل الشان نے اپنے پیغمبری کے کئے دلایل عقلی و شرعی لوگون پر آشکارہ فرمایا تو بعض اہل مکہ اور بہت سے اہل مدینہ وغیرہ نے آپکی اطاعت قبول کی تو آپنے علایز بت پرستی اور غیر خدا کے پوجنے اور غیر اللہ کو الہ ماننے اور بُرے رواج و رسم کو ابطال فرمایا کہ آپکے مخالفون کو سوا اللہ تعالیٰ کی توحید قبولنے کے اور کوئی بات بن نہ آئی یہان تک اللہ تعالیٰ تنزیہ و پاکی بیان فرمایا کہ اس وقت قایلین تثلیث یہودا نامی جیسے عبداللہ ابن سلام وغیرہ بشہادت انجیل و تورات اس خیال سے باز آکے داخل اسلام ہو گئے یہہ پہلا حکم الٰہی یعنے توحید آپکے وقت مسعود مین ایسا محکم و استوار ہوا کہ کسی اگلے نبی کے زمانے مین نہوا تھا۔ اب مجھہ پر عیسیویون کے ایک شبہہ کا دفع نہایت ضرور ہی کہ کیونکر انجیل و تورات سے تثلیث کا رد ثابت ہوگا۔ مین اپنے دانست مین کامل ہون یہہ کہتا ہون کہ ابطال مسئلہ تثلیث کا انجیل و تورات سے زمانہ ثبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہایت آسان تھا آج بارہ سو برس گذر جانے اور تحریف درجہ غایت کو پہنچنے کے باوصف پھر یہہ امر آسان ہے ہم ان مقدس کتابون سے بخوبی توحید الٰہی مطابق دعوے نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کرسکتے ہین جس سے صاف بطلان تثلیث کا ثابت ہوتا ہے۔ کتاب استثنا کے ۳۲ باب ۳۹ فقرہ مین ہے (ای مالک خداوند تو نے اپنی بزرگی اور اپنی قوت بازو اپنے بندے کو دکھلانا شروع کیا کیونکہ آسمان اور زمین پر کون سا خدا ہے جو تیری

کانون کے مطابق یا تیرے قدرت کے موافق عمل کر سکے)
اور ۴ باب ۳۵ فقرہ مین ہے (یہہ سب بتجھی کو دکھایا گیا تاکہ
تو جانے کہ خداوند تو خدا ہی اور اسکے سوا کوئی نہین ہے)
اور ۶ باب کے ۴ فقرہ مین ہے (سن اے اسرائیل خداوند
ہمارا ایکلا خداوند ہی) اور ۳۲ باب کے ۳۹ فقرے مین ہی -
(اب دیکھو کہ مین ہان مین ہی وہ ہون اور کوئی معبود میرے
ساتھہ نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون)
اور کتاب یسعیاہ ۴۵ باب ۵ فقرے مین ہی (مین ہی خداوند
ہون اور کوئی نہین میرے سوا کوئی خداوند نہین) اور
زبور ۸۶ فقرہ ۱۰ مین ہے (تو ہی) اور مرقس کے ۱۲ باب کے ۲۹-
اور ۳۲ فقرہ مین ہے (۲۹ یسوع نے اس سے جواب مین کہا
کہ سب حکمون مین اول یہہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند
جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہی- ۳۲ تب اس فقیہ نے اس سے
کہا کیا خوب اے استاد تو نے سچ کہا کیونکہ خدا ایک ہے اسکے
سوا اور کوئی نہین) اور یوحنا کے ۱۷ باب کے ۳ فقرہ مین ہے
(اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور
یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانین) اسکے سوائے عہد عتیق
و جدید مین اور بہت سے آیات ہین جن سے توحید الٰہی ثابت
ہوتی ہے الحاصل ان آیات سے بخوبی ما بعد ان کتب
مقدسہ پر واضح ہو چکا کہ خداوند مقدس اکیلا ہی اسکو
شریک نہین اس شہادت کتب مقدسہ سے سچا دعوی نبی
آخر الزمان کا جو لا الٰہ الا اللہ ہی ثابت ہو چکا اب کوئی وجہ
تثلیث ثابت نہین ہوتی- اس پہلے حکم کو ثابت کرنے مین
آپنے کچھہ مشقت اٹھائی مگر جب مشرک بت پرستون نے نمانا تو
ناچار شمشیر کا استعمال ضرور پڑا آپکے اس فعل پر اس زمانہ

کے بعض متعصب پادریون کو شبہہ ہے وہ اپنے تاریک
ناپسند شبہ کو رنگ اعتراض مین بتلاتے ہین اس لیے بخیر اسکا
رفع نہایت ضروری ہے جان ڈیون بورٹ صاحب
اپنے کتاب اپالوجی مین تحریر کرتے ہین -

قولہ آپنے اسلام کو شمشیر کے ذریعہ سے رواج دیا اس باعث
سے لاکہون آدمیون کا خون ہوا اور ہزارون برباد ہو گئے
ہم بیان کرتے ہین کہ یہہ الزام قریب قریب سچے کے ہی اور حقیقت
مین بہت سے بت پرست اسباب پر مارے گئے کہ انھون نے
خدا تعالی کی وحدانیت کا اقرار نہین کیا اسکا جواب
یہہ ہی کہ جو کچھہ خدا تعالی نے ایکدفعہ حکم کر دیا کہ وہ کسی زمانہ مین
بے انصافانہ نہین خیال کیا جا سکتا اور چونکہ عیسائیون
پر فرض ہے کہ وہ یہہ یقین کرین کہ خدا نے بنی اسرائیل کو اہل
کنعان کے قتل کا انکے بت پرستی کے سبب سے حکم دیا اور آفتاب
و ماہتاب کو ایک جگہہ قایم ہونیکا حکم دیا تاکہ حضرت یوشع
روشنی ہی روشنی مین اپنے دشمنون کو قتل کر ڈالین پس
اس صورت مین تو انکو اسبات کا بھی اقرار کرنا چاہیے کہ اگر
آنحضرت نے بھی اپنا اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا تو
اسمین کچھہ بے انصافی نہین کی انتہی"

جب آپنے اس حکم کے محکم کرنے مین بغایت سعی فرمائی اور
اس حکم کی اشاعۃ عرب مین بخوبی ہونے لگی تو آپ پر وہ
حکم نماز پنجگانہ کا نازل ہوا جیسا حضرت عیسی علیہ السلام
پر نازل ہوا تھا جسکا ذکر متی کی انجیل کے ۶ باب کے ۵ فقرہ مین
ہے - گاڈفری ہگنس صاحب اپنے اپالوجی کے ۷۴ فقرہ
مین لکھتے ہین -

قولہ منجملہ فرایض اہم مذہبی کے جنکے لیے خدا نے تاکید

اصل خدا تعالی کی وحدانیت کا ثبوت بعد ظہور آنحضرت صلعم کی تعلیم کے

فرمائی نماز اور روزہ اور صدقہ ہے ہر ایک دیندار مسلمان کو
ضرور ہی کہ رات دن مین پانچ مرتبہ شہر متبرک مکہ کے طرف
منہ کرکے نماز ادا کرے اور زمانہ حال مین کہ جوش دینی زوال
پر ہے ترکیون اور ایرانیون کی نہایت انکسار اور توجہ سے
انگریزی سیاح بہرہ مند ہوتے ہین پاکیزگی اور صفائی
کلید نماز ہی ہاتھ اور موہنہ اور جسم کے بار بار دہونے کی قرآن مین
تاکید ہے جو اہل عرب مین زمانہ سلف سے چلا آتا ہے۔ نماز
خواہ کھڑے ہوکر ادا کیجاوے یا بیٹھکر یا لیٹ کر اوسکی الفاظ
اور اوضاع بموجب رسم یا حکم کے مقرر ہین مگر مختصر اور
اخلاص کے دعاؤن سے پر ہی جاتی ہے اور اگر طویل پڑہی
جائے تب بھی جوش طبیعت سے خالی نہین ہوتی اور
ہر ایک مسلمان اپنے لئے بطور خود امام ہے انتہیٰ۔

آپنے باطلاع جبرئیل اسکے کئی رکن مقرر فرمائے ان سب مین
ایک عمدہ رکن سجدہ ہے جس سے مخلوق کی کمال ذلت
وخواری اور معبود کی نہایت عزت وبزرگی پائی جاتی
ہے اس عمدہ رکن پر ہمارے بعض عیسوی دوستون کو نہایت
استعجاب ہے وے بعدم وقوفیت احکام کتب مقدسہ اس
فعل پر اعتراض اور اسکو اپنے تاریک خیال مین بیجا کام
خیال کرتے ہین حالانکہ سجدے کی عمدگی اور وہ اللہ تعالیٰ
کے لئے خاص ہونا تورات و انجیل سے ثابت ہی چنانچہ
سفر الاستثنا کے ۵ باب کے ۹ فقرہ مین ہے (تو انہین
سجدہ نکر نا انکی بندگی کر کیونکہ مین خداوند تیرا خدا غیور خدا
ہون جو باپ دادون کی بدکاری کا بدلہ انکی اولاد سے
تیسرے اور چوتھے پشت تک جو کہ میرا کینہ رکھنے والے
ہین لیتا ہون) اور لوقا کے ۴ باب کے ۸ فقرہ مین ہے (یسوع

نے اسے جواب مین کہا کہ اے شیطان میرے سامنے سے جا
کیونکہ لکھا ہی کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسیکی
بندگی کر) بعض پادری صاحب اپنے تاریک خیال مین یون
سمجھتے ہین کہ درصورت کوئی مرض چیشانی مین یا پیٹھ ہونے
کے سجدہ کیونکر ہو سکے تو مین اسکے جواب مین اتنا کہنا
سمجھتا ہون کہ جیسا دانت کسی مرض سے گر جانے اور حلق مین
کوئی مرض عاید ہونے سے عیسیٰ کا گوشت ولہو نہ پہنچے وہ پہنچے
جانے پر جو آسان تدبیر کرستانیت مین داخل کرنے کے لئی
حضرت عیسیٰ سے کوئی گئی ہے نیز بدستور ایسے وقت مین اسلام
کا خدا بھی کوئی عمدہ تجویز کیا ہوگا اگر معترض صاحب قرآن مجید
کے لیس علی الاعمیٰ حرج ولا علی الاعرج حرج ولا علی المریض حرج
مین غور کئے ہوتے اور اسلام کے مبارک آسانیون کو علماء دین
اسلام دیا کتب احادیث اسلام مین باب صلوٰۃ المریض کو دیکھتے
ہوتے تو البتہ ایسے تاریک خیال کے گہرے گڑھے مین نگرتے
انہین یقین ہوتا کہ اسلام اور اسلام کا خدا اپنے تابعدار
بندون پر نہایت مہربان ہے چنانچہ اسبات پر آیۂ قرآن
مجید لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا صاف دلالت کرتی ہی۔
بعد اس حکم کے آپ پر روزہ حج وزکوٰۃ کا حکم اللہ تعالیٰ سے
نازل ہوا یہ احکام بھی اگلے شریعتون کے برابر ہی چنانچہ یسعیاہ
نبی کے کتاب کے ۵۸ باب کے ۵ فقرہ مین اور استثنا کے ۱۴ باب
کے ۲۳ فقرے مین اور واعظ کے ۵ باب کے ۴ فقرے مین اور
متی کے ۶ باب کے ۱۶ فقرے مین اسکا بیان ہے اس حکم کے جاری
کرنے مین بھی آپنے بہت کچھ کوشش فرمائی اور نہایت
درستگی کے ساتھ انکا انتظام فرمایا اور اسکے لئے ارکان مقرر
فرمائے۔ آپ مدینہ منورہ مین پہنچنے کے بعد سال اول مین

مسجد قبا و مسجد ابوبکر و مسجد تقوی کی تعمیر ہوی اور عبداللہ ابن سلام رضؓ نے جو یہودیون کا سردار تھا آپکا واقعی امتحان کرکے آپ پر ایمان لایا اور آپکا زفاف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور سلمان فارسی نے ایمان لایا اور آپنے صحابہ کے بیچمین بھائی چارہ باندہی اور عاشورے کے روز اپنے یارون کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا -

دوسرے سال مین حضرت نے آپکی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا اور بیت المقدس کی طرف سے جانب کعبہ نماز پڑہنے لگے اور حکم نماز اور روزہ و جہاد کا ہوا اسی سال مین آپ کو ساتھ چھوٹی اور ساتھ بڑے لڑائیون کا اتفاق ہوا جنمین عمدہ جنگ بدر کا تھا - آپنے ۳۱۹ - آدمیون سے ابوسفیان کے ایکہزار تا بعداروں کے ساتھہ اسشجاعت و دلاوری سے لڑائی کی کہ آخرکار آپکے اعدا کو ہزیمت نصیب ہوی اور آپ کو بہت بڑی غنیمت ملی فی الحقیقت آپنے بڑے لشکر پر تھوڑے لوگون سے فیخیاب ہونا نہایت عمدہ بات اور تائید الٰہی کی قوی دلیل ہے -

تیسرے سال آپ کو ایک چھوٹی لڑائی محمد بن مسلمہ سے کرنی پڑی جس مین کعب بن اشرف قتل ہوا اور دوسری چھوٹی لڑائی مین ابورافع تجار کا تاجرا پڑا اور ایک بڑی لڑائی جو جنگ احد سے مشہور ہے آپکو کرنی پڑی جس مین آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ اور مصعب کی شہادت ہوی اس لڑائی مین آپ کو بہت تصدیع پہنچی اور نوعی شکست بھی ہوی لیکن کچھہ برا نتیجہ نہ ہوا چنانچہ اسبات پر ڈاکٹر گادفری ہگنس صاحب کے اپالوجی کا ۳۰ فقرہ شاہد ہے وہ لکھتے ہین -

فتح کر مگر معلوم ہوتا ہی کہ اس لڑائی کا برا نتیجہ نہ ہوا کیونکہ دوسرے سال یعنے سال چہارم ہجری مین آپکے سپہ سالار عمر نے یہودیون کی ایک قوم بنی نضیر سے لڑائی مین فتح حاصل کرکے اُن سبکو تہ تیغ کردیا انتہی -

چوتھے سال مین پانچ چھوٹے اور دو بڑے لڑائیان ہوئین جسکا ذکر گادفری ہگنس صاحب نے کیا ہی - اسی سال مین آپنے ام سلمہ سے نکاح فرمایا اور حکم تحریم خمر یعنے شراب و خمار یعنے جوا بازی کا کیا -

پانچوین سال مین ایک چھوٹی لڑائی اور چار بڑے لڑائیان کا آپ کو اتفاق ہوا اور اسی سال مین آپنے زینب کو نکاح کیا اور گوشہ کا حکم فرمایا -

چھٹوین سال مین آپ پر حج فرض ہوا اور چھوٹے نو اور بڑے چھ لڑائیان کا اتفاق ہوا انمین عمدہ مکے کی چڑہائی ہے یعنے آپکا شہر مکہ پر حملہ آور ہونا اگرچہ اس لڑائی مین دونون فوجین شہر کے قریب مقابل ہوین اور ایک لڑائی واقع ہوی جس مین دس برس کے لئے صلح نامہ لکھا گیا اس صلح سے آپ کو بہت بڑا فائدہ ہوا کیونکہ آپکے رفقا کو جب کبھی مناسب سمجھین مکہ مین غیر مسلح آنے جانے کی اجازت ملگئی اور انہین دنون مین آپکے یارون نے مکے کے متصل ایک درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی -

ساتوین سال آپنے شہر خیبر کو فتح کیا - خیبر کے ایک یہودی نے آپ کو گوشت مین زہر دیا جسکا اثر آپ کو آخر عمر مین یعنے وفات کے قریب نمودار ہوا -

آٹھوین سال مین تین عمدہ سرداران عرب ایک خالد بن ولید دوسرے عمر بن عاجل تیسرے عثمان بن طلحہ

ایمان سے مشرف ہوے اسی سال مین چھوٹے نواور بڑے دو لڑائیون کا آپکو اتفاق ہوا جنمین عمدہ فتح مکہ ہوی جب حاکمان مکہ نے صلح توڑدی تو آپنے آپنہ حملہ کیا اور تھوڑی ہی فرصت مین باشندگان شہر مذکور کو اس بات پر مجبور فرمایا کہ آپکے مرضی کے بمطابق جلیں اور اطاعت کرین اول ہی اول آپکا قوی دشمن ابوسفیان سردار عرب کا موآپکے چچا عباس کے آپکے پاس آیا اور ایمان سے مشرف ہوا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پر قابض اور فتحیاب ہوکر فوراً بت پرستی دفع کرنے اور ایک معبود کی پرستش کرنے مین ایسی سعی بلیغ فرمائی کہ جسکا اثر قوی آجتک مکہ مین خصوصاً اور آپکے تابعدارون مین عموماً باقی ہے اس دعوی کا مصدق گاڈفری ہگینس صاحب کا اپالوجی کا ۱۳ فقرہ ہے-

نوین سال آپکو ایک چھوٹی اور ایک بڑی لڑائی کرنیکا اتفاق ہوا اس بڑی لڑائی کا نام جنگ تبوک ہے اسی سال مین آپکے حضور مین بنی اسد- قزارہ- بنی مرہ- بنی البکا- بنی الہلال عامر بن صعصعا- عبدالقیش- بلی- تجیب- دارم- حوازن- ثقیف- کندہ- اشعریین- ہمدان- مزینہ دوس- بہرا- سوزا- محارب- سداع- غسان- بنی عبش- ازدو- بنی المنتفق- بنی الفقع- طے- خولان رو حائین- غامد- بجیلا- بنی حنیفہ- فیروز کے ایلچیان آئین اور اسلام اور آپکی پاک دعوت اقطار عالم مین مشہور ہوی-

دسوین سال آپ کو چار چھوٹے لڑائیون کا اتفاق ہوا اور اپنے حجۃ الوداع یعنے رخصت کا حج فرمایا اور آپ حجاز کے اکیلے پیغمبر و سلطان ہوگئے-

گیارہوین سال مین آپ بتدریج ضعیف ہوتے گئے آخر ماہ دوسرے ربیع الاول کو وفات فرمایا آپکا وفات شریف اور عالم نزاع ایسے استقلال کے ساتھ تھا کہ کارخانہ الٰہی مین کسی بشر کو حاصل نہوا اگر مین آپ مقدسون کے روبرو تھوڑا سا احوال بیان کرون تو البتہ آپکا تاثیر پذیر دلون مین ایک ولولہ و غم ایسا پیدا ہوگا کہ جسسے آپ پر آپکی زندگانی تلخ ہوجائیگی مگر دین اسلام کے مخالف علمای عیسوی اس سامان کو اور طور پر خیال کرنے کے اذریعے سے یہہ مناسب جانتا ہون کہ انہین کے مذہب کے علماء کی شہادت اس بات پر گزارا دون تا انہین اعتقاد کی موافقت پر ہو-

گاڈفری ہگینس صاحب اپنے اپالوجی کے ۳ فقرہ مین لکھتے ہین قولہ اپنی موت کا حال آپکو معلوم تھا اور اُس علم اور حکمت سے جو مرتے وقت اپنے معاملات طے کرنے مین آپنے برتے کچھ شک نہین رہتا کہ آپ کا دل اسوقت ناکہ مین پچتاوہ کی دہشت سے مضطرب نہ تھا اگر یہ کہین کہ آپنے زندگی بہادرانہ بسر کی اور آپکی موت ویسا نہوی تو بجا ہے- انتہی-

وہی گاڈفری ہگینس صاحب اپنے اپالوجی کے ۳۴ فقرے مین لکھتے ہین- قولہ وہ بیان جو مین اس مقام پر محمد کے وقت نزاع کا لکھتا ہون اسکو کوئی نہ مانیگا عیسائی زاہدون کا اکثر دستور رہا ہے کہ وہ اپنے دشمنون کے حالات وقت نزع کے مشتہر کرتے ہین اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر حالات مذکورہ صحیح بھی ہون تو بوجہ نادرستی عقل کے انسے کوئی عمدہ نتیجہ نہین نکل سکتا مگر محمد کا رویہ ثابت عقل بہادرانہ اور حکیمانہ رہا بخار کے بعد جب غشی آپکو

لکھا رہا ہو گی تو اس وقت کا حال مجھکو کچھ معلوم نہیں ہے
جب آپکا وفات ہو چکا یا اتفاق سے آپ کے جانشین صدیق
اکبر ہوئے اور آپکی تجہیز و تکفین بقاعدہ شرع محمدی
فرما کے آپ کو اسی گھر میں جسمین آپکی سکونت تھی دفن کیے
اس مختصر تاریخ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرکے
مین کہتا ہون کہ اگر ہمارے مخالف آپکے حالات اور واقعات
گذشتہ مین نظر غور کرینگے تو البتہ آپکا حال اور آپکے واقعات
کو اگلے انبیا کے حالات و واقعات کے قریب قریب پائینگے
ہمان مین علانیہ کہتا ہون اور اپنے دعوے کو بشہادت اناجیل
ثابت کر دیتا ہون کہ یسوع مسیح ثالث ثلاثہ نصاری مین
اوصاف بالا مذکور موجود نہ تھے بلکہ عیسوی مورخون
نے آپکے حالات اس نہج پر بیان کیا ہے کہ ناظرین وسامعین
ورطہ شک مین ہو کے کہتے ہین کہ یہ کون ہے۔
ہر ایک سلیم الفطرت اور عقلمند کے نزدیک نبوت بزرگی دو طور
پر ہوا کرتی ہے ایک شرافت آبائی کی یہہ حال ہے کہ اگر مشہور
و مقدس اناجیل اربعہ سے آپکے صحیح نسبنامہ کو دریافت کرنا
چاہین تو ممکن نہین کہ دریافت ہو سکے۔ انجیل متی اور
انجیل مرقس مین اتنا بڑا اختلاف ہے کہ جس سے ہم صاف
کہہ سکتے ہین کہ مسیح مزعوم نصاری کا نسب نامہ مجہول ہے
اور حالت نسب کے حال مین شرافت کا اثبات غیر ممکن۔
اور کمالات نفسانی کا حال کیا پوچھنے کہ قطع نظر عالی
حوصلگی اور جوانمردی اور اپنے اعدا کو بحجت ملزم کرنے
کے آپنے ایک وقت کی ہمو ک پر صبر کرکے ناحق ایک بحر
کے جہاد کو اسپر پھل ہونے کے باعث بد دعا کیا جسکا
ذکر انجیل متی مین موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سب برادران عیسوی کو راہ راست پر لاوے
اور اُن کی تعصب و نفسانیت کو دور کرکے طالب حق کرے
آمین یارب العالمین۔ مرقوم ۵ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ

از مدراس محلہ میلاپور مسجد شاہ عبد القادر مفتاح
حیدرآباد دکن ہلال رمضان المبارک ابر رہنے کی وجہ
سے ۲۹ کو چاند نظر نہ آیا ۳۰ کو رویت ہوی جمعہ پہلی تاریخ
سے ۲۹ کو چاند نظر آیا ۳۰ کو رویت ہوی جمعہ پہلی تاریخ
مقرر ہوی مگر بہت سے لوگون نے جمعرات کا روزہ بھی رکھا۔ جریدہ وطن
دہلی ۳۰ تاریخ کو رمضان المبارک کا چاند دکھائی دیا جمعہ
کو پہلا روزہ ہوا۔ دیار و امصار کے اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ
اکثر جگہ ۳۰ وین کو رویت ہوی۔ اکمل الاخبار۔

بنگلور ۲۸ ر جولائی روز پنجشنبہ کو رویت ہلال ہوی
اول روزہ جمعہ ۲۹ جولائی کو ہوا۔ فقط

سیالکوٹ کا پولیس اور تین بیگناہونکی قربانی

چند سال ہوے کہ تحصیل ظفروال ضلع ہذا مین ایک شخص کی عورت
جو بدکار تھی کسیکے ساتھ کہین مفرور ہو گئی خاوند نے حسب ضابطہ تھانہ
مین رپٹ دی تھوڑے دن رپٹ لکھانیکی بعد اسکی وارثگوئی
طالع سے ایک نعش عورت کی ایک چاہ سے برآمد ہوی چونکہ وہ نعش
اسقدر بوسیدہ اور سڑی ہوی تھی کہ اسکی شکل و صورت تمیز نہ
ہو سکتی تھی مگر جب پولس پتہ نہ لگا سکی تو گویا کارگذاری مین
فرق آوے آخر کار پولیس نے تحقیقات کرتے کرتے شبہ مین یہہ
ثابت کر دیا کہ اوسکے خاوند نے بہ سازش اپنے فرزند اور برادر حقیقی
اپنی منکوحہ کو جانے نہ دینیکی وجہ سے مار پیٹ کر دیا کہ بھاگ گئی اگر یا
خون ہونا ثابت کر دیا عدالت مین بعد گذرنے ثبوت اور گواہ پولس
کے تینون مجرم ناکردہ گناہون نے سزا جیل دعبور دریا شور کی
دیکھی بلکہ ایک تو سزا مین جیل خانہ مین مر گیا اب وہ زن فاحشہ

مطبع مجلۃ الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بلا توریہ بخلیل بتجلیل | گویان صفت و سیرت ہمرو محمدؐ

از پی اہل ضلالت از پی اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

نمبر ۲۷ | جلد

صلے اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمدؐ

۱۲۹۸ھ

۲۵ رمضان المبارک ۱۲۹۸ھ

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید و دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

فرمان رسولان سلف ساخت مرفوع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل برافتاد ز تبجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوئے عیش

مستوجب حمد و ثنا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے

عالم ہی قدیر ہے احد ہی | سلطان قلمرو ابد ہی | وہ افسر فرق انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہی

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر عرش بنی عیان ہی | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوی ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامۂ عیش لکھہ بالنصاف | منشور محمدی کے اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظرون سے گری جہان کے اغیار

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہی | ہمنام جناب مصطفےٰ ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین کمی ہے | شمس الاخبار آسمان پر | ہی پیش مسیح نیک اختر

او نیم لایزالی | ہوتی نہین مصنوعت سے خالی | کرتا ہی بقلب زار و نا شاد | منشور محمدی کی فریاد

ثنائی ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ماء و فاک | پھیتے ہین مسیح سب کو ایف | بے شبہ ہی افسر مخالف

کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک در مکنون

ت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہر سال دس آنے پانچ جوڈیے | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ی محفل امجد | سردار پیمبران محمدؐ | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | ما بعد سے کچھ نہین سروکار

سال و مہ و روز و شب الہی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر بچکا اب اقسام توقیع محمدی رکھا نام

نکتہ

نوشیروان کے خزانہ مین ایکا غذ تھا جسمین یہہ پانچ باتین لکھی تھین جسکے پاس دولت نہین اوسکی عزت نہین جسکا کوئی بھائی نہین اوسمین زور نہین جسکے عورت نہین اوسکو عیش نہین جسکے بیٹا نہین اوسکے انکھون مین نور نہین - لیکن جسکے پاس یہہ چارون نہین اوسکو کوئی غم نہین - فقط - خیرخواہ عام -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انواع محامد و ثنا ہا
زیبد بخدا و مصطفےٰ را

میرے پیارے دوست جناب محمد شریف صاحب مالک اخبار منشور محمدی سلمہ کو آپکو اللہ تعالیٰ -

سلام مسنون کے بعد گذارش پرداز ہون کہ ایک اعتراض علمائے انصاری کا موجواب ارسال خدمت کرتا ہون امید کہ اپنے اخبار فیض آثار کے کسی گوشہ مین جاء دیکے فیوض کو مومنون و مشکور فرماوین اور آپ عنداللہ ماجور ہوین وہو ہذا

اعتراض عیسوی سب اہل اسلام اور انکے مذہبی کتب اسبات پر شاہد ہین کہ حضرت عیسیٰ مسیح رسول اللہ ہین مگر بغرض تعصب یہہ تفتیش نہین فرماتے کہ آپ رسول تو ہین پر کیسے رسول کیا سید المرسلین و خاتم المرسلین یا صحیح اور رسول ہونے مذہب عیسائی کے محقق آپکو سید المرسلین و خاتم النبیین جانتے ہین اوسکی وجہ یہہ ہی کہ خداوند خدا نے آپکو شرف ابنیت ایسا بخشا ہے جو کسیکو نہین عنایت کیا جس سے آپکی بزرگی سب پر ثابت ہی اور آپ کو نجات عالم کے لئے کفارہ فرمایا پھر جب نجات ہو چکی تو اور رسول کی خاطر ہی

جواب محمدی - اگر ناظر باانصاف اپنی نظر سے پردۂ غفلت و تعصب کو اٹھاکے دیکھے تو معلوم ہو جائیگا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ کو خدا ماننے اور ابن اللہ کہنے اور دین اسلام اور اسکے بانی کو غیر صادق بتلانے کے باوجود سب اہل اسلام بلا تعصب قدیماً و حدیثاً کا بر اعاظم جلالت و عظمت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معتقد ہین اور آپ کو خدا کا سچا رسول جانتے ہین چنانچہ انکے کتب دینی مین اسبات کا موجود ہونا خود باعتراف پادری صاحب ثابت ہے مگر علمائے مذہب عیسوی فرط تعصب و عناد سے بانی اسلام یعنے حضرت محمد علیہ السلام کو جنکی بشارت آجکل عہد عتیق و جدید مین موجود رہنے کے باوصف آپکو رسول اللہ نہین جانتے اور نہایت جہالت سے آپکو غیر صادق بتلاکے آپکے دینی کتاب یعنے قرآن مجید کو غیر صحیح و صادق ٹھہراتے ہین اسی لئے ہمنے صداقت نبوت حضرت محمد علیہ السلام و قرآن مجید کو دو جزوے مفصل مین ایک کا نام **صیانت القرآن عن مکائد الشیطان** اور دوسرے کا نام **تحقیق البشارت** ہی منشور محمدی نمبر ۳ و ۴ جلد ۱۰ مین ثابت کر دکھایا ہی جسکے بعد کسی عیسائی نے اسکے جواب لکھنے پر یارا نہ پایا -

سب اہل اسلام بلا عناد و تعصب نہایت نیک دلی سے عیسیٰ علیہ السلام کا سید المرسلین ہونا بدلا معقول و منقول دریافت کر چکے ہین و نیز عند المباہلہ پادری صاحب نے بھی کوئی ایسی دلیل قوی نہ آپکا سید المرسلین ہونا ثابت ہو اور جو خدا نے آپکو شرف ابنیت بخشا ہے اور اسے

معقول جواب ہین اول یہہ کہ لفظ ابن جو اناجیل
مین دربارہ حضرت عیسیٰ مذکور ہے مخالفان مذہب عیسے
پر بقاعدہ مناظرہ تب ہی حجت ہوگا جب اُنکے مسلمات
سے ہو حالانکہ مخالفان مذہب عیسوی بلکہ خود ایک
جماعت عیسوی جسکو اینوترین کہتے ہین اس فقرہ
کو مسلم نہین رکھتے اور اسکو الحاقی فقرون مین شمار کرتے ہین
ثانی یہہ کہ بالفرض ہمنے اس لفظ کو غیر الحاقی اور
اصل انجیل کا مانا تو بھی اس سے عیسیٰ کی خصوصیت اور
سرداری اور رسولون پر ثابت نہین ہوتی اس لئے کہ
لفظ ابن من ابتدای خلقت آدم تا عیسی کچھہ خاص
آپہی کے لئے نہین کہا گیا ہے بلکہ عہد عتیق و جدید
مین اورون کے لئے بھی ابن کا لفظ مذکور ہوا ہے چنانچہ
خروج ۴ باب ۲۲ فقرہ مین اسرائیل کو پہلوتا بیٹا
کہا ہے اور پیدایش ۶ باب ۲ فقرہ مین فرشتون کو
خدا کے بیٹے کہا ہے اور زبور ۸۲ فقرہ ۶ مین داؤد
نے سب کو خدا کے بیٹے کہا ہے اور یرمیاہ ۳۱ باب ۹
فقرہ مین خدا اپنے کو اسرائیل کا باپ اور افرائیم کو
اپنا پہلوتا بیٹا کہا ہے۔
ثالث یہہ کہ خود علمای نصاریٰ جیسے مارن صاحب
و پوپ صاحب اسکے معترف ہین کہ اطلاق لفظ
ابن کا عیسیٰ علیہ السلام پر از روے معنی لغوی کے محال ہے
کیونکہ اس سے خدا یتعالی کے لئے توالد و تناسل جو صفات
محدثات و مخلوقین سے ہی لازم آتا ہے اور وہ شان خدا یتعالی
سے نہین اور معنی مجازی یعنی شفقت و رحمت کے اعتبار
سے درست ہی اور یہہ مستلزم انصاف باریتعالے
بصفات محدثات نہین اور نہ منافی شان الوہیت ہی تو
اس راہ کرتے بھی عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت اور ون
پر ثابت نہین ہوتی عہد عتیق کے بیسون مقامون مین
اللہ تعالیٰ نے بادشاہون اور دوسرون کو اپنے فرزند فرمایا
ہے جیسے اوپر بیان ہوا اور اناجیل اربعہ مین عیسیٰ علیہ السلام
نے بندگان الہی کو فرماتے ہین تمہارا باپ جو آسمان پر ہے
دیکھو متی ۵ باب ۴۵ فقرہ و ۶ باب ۴ فقرہ۔
الغرض کوئی وجہ معقول ایسے نہین نظر آتے جس سے انکا
سید المرسلین ہونا ثابت ہو باقی آپکے رسول اللہ ہونے
مین کسی مسلمان کو تردد نہین جسنے تردد کیا اسنے کافر ہو گیا
کیونکہ اسنے قرآن کا انکار کیا اور انکار قرآن موجب کفر ہے
اسی طرح آپکا خاتم المرسلین ہونا بھی ثابت نہین ہوتا
اس لئے کہ علما عیسوی علانیہ اقرار کرتے ہین کہ حواریان
عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہین اول
قرنتیون ۱۴ باب ۳۱ فقرے مین لکھا ہے کہ تم سب کے
سب ایک ایک کرکے نبوت کر سکتے ہو اور آنہون نے
اپنے پیغمبری کا دعوی بھی کیا ہے پھر عیسیٰ علیہ السلام
خاتم الانبیا ہونے کے کیا معنی ہے ہمنے آجتک کسی کتاب
عیسوی مین اور کوئی پادری صاحب سے نہ دیکھا نہ سنا
کہ عیسیٰ علیہ السلام مذہب عیسوی مین خاتم المرسلین و
سید المرسلین ہین بلکہ یہی دیکھا اور یہی سنا کہ عیسیٰ خدا
ہے اور خدا کا بیٹا یہہ تحقیق سید المرسلین اور خاتم المرسلین
ہونے کی یہی محقق صاحب سے سنے گئی ماشاء اللہ سارے
علماء نصاریٰ ایک طرف باواز بلند عیسیٰ کو خدا بتلا رہے
ہین اور آپ ایکطرف بلا دلیل عیسیٰ کو سید المرسلین

وخاتم المرسلین بنا رہے ہین قربان ایسے محقق و تحقیق کے
بدلالت عبارت مذکورہ انجیل اور باعتبار وجود خارجی آپکا
خاتم المرسلین ہونا تو محال ہے ہان عندیہ و خیال عیسویون
مین آپکا خاتم المرسلین ہونا ممکن -

اب علمائے عیسوی پر عموماً اور اس محقق صاحب پر خصوصاً فرض
ہے کہ حضرت عیسیٰ کو خاتم المرسلین بنانے کے آرزو مین حواریون
کے بنوت کا انکار کرین یا دعوی خاتمیت عیسیٰ سے ہاتھ دھو
بیٹھین - عیسیٰ علیہ السلام کا سولی پر چڑہنا اور مارے جانا
جسکو عیسائی کفارہ خیال کرتے ہین کچھہ ایسا امر قطعی الثبوت
نہین جو عیسائی اپنے مخالفون پر حجت کرین کیونکہ عیسائیون
مین خود بارہ شاگرد معاصر حوارین اس واقعہ کا منکر ہے
بالفرض اس واقعہ کو واقعہ صحیح مانین تو بھی اس سے نجات
عالم کی ثابت نہین ہوتی بلکہ خاص قوم اسرائیل کی
نجات ثابت ہوتی ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا مبعوث
ہونا خاص قوم اسرائیل طرف ہے نہ تمام عالم طرف چنانچہ
انجیل متی ۱۵ باب ۲۴ فقرہ مین خود عیسیٰ علیہ السلام
فرماتے ہین قولہ اس نے جواب مین کہا مین اسرائیل
کے گھر کے کھوئی ہوی بھیڑون کے سوا اور کسی کے پاس نہین
بھیجا گیا انتہی اور خود انجیل متی باب ۱۹ فقرہ ۱۶ مین
حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اگر تو زندگی مین داخل
ہوا چاہے تو حکمون پر عمل کر اور انجیل متی ۷ باب ۲۱ فقرہ
مین فرماتے ہین (نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے
آسمان کی بادشاہت مین شامل ہوگا مگر وہی جو میرے
باپ کی جو آسمان پر ہے اسکی مرضی پر چلتا ہے) ان
فقرات مذکورہ بالا سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نجات آدمی
کی محض عمل اور نیک چلنی سے ہے -

ہم پادری صاحب سے جنہین دعوی محقق ہو یکایک پوچھتے
ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام بزعم آپکے جو کفارہ ہوے کیا
اپنے وقت کے لوگون کے لئے ہے یا اپنے وقت اور بعد سے
قیامت تک کے لوگون کے واسطے یا آدم سے اپنے وقت کے
لوگون کے لئے یا آدم سے قیامت تک کے لوگون کے لئے ہے -
ان چار شق سے آپ جس شق کے معتقد ہین اسکو بدلائل
مسلمہ حضم مدلل کرین -

الحاصل عیسیٰ علیہ السلام نہ سید المرسلین ہین اور خاتم المرسلین
خاتم المرسلین اور سید المرسلین حضرت محمد علیہ الصلوۃ والسلام
ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خاتم المرسلین
و سید المرسلین ہونے پر بہت سے عقلی و نقلی دلایل مسلمہ
حضم ہمارے پاس موجود ہین عند الاستفسار ہم بیان کرینگے
مگر تشفی محقق صاحب کے لئے اتنا کہتے ہین کہ وی ہمارے
مضمون تحقیق البشارت مندرجہ پرچہ منشور محمدی
نمبر ۱۰ جلد ۱۰ کو بغور ملاحظہ فرماوین تا آپکا تعصب و عناد
درباره بنوت محمد علیہ السلام دور ہو جاوے - اللہ تعالیٰ
اپنے سب بندگون کو تعصب و عناد کے مرض سے بچاوے
آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم -

مرقوم سیوم رمضان المبارک ۱۲۹۹ ہجری روز شنبہ
از مدرسہ محلہ سیلا پور مسجد شیدا شاہ عبد القادر صاحب
المجیب المفتقر الی اللہ العلی المتین
سید محمد فخر الدین نقوی فخری کان اللہ لہ

مسئلہ تثلیث کی حقیقت بے حقیقت ہے

ظاہر ہے کہ آدم سے تا ایندم جسقدر مخلوقات قدرت

الٰہی سے ہستی کے پیرہن مین ظاہر ہوئی ہے معنی کا یہ
ادنی بندہ سے لیکر انبیا اولیا غوث قطب - پیر - مغیث
حکیم - عامل کامل کاہن - منجم - کافر مرتد - وغیرہ وغیرہ
سبکے سب خداوند کریم وحدہ لاشریک کی وحدانیت
کے قائل رہے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہ تھا وہ بھی
اس عقل خداداد کے وسیلہ سے جو ہر ایک انسان اشرف
المخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے چاہی وہ کسی مذہب کا قایل ہو
یا نہو عطا فرمائی ہے اور جسکو عقل سلیم بھی کہتے ہین
اپنے پیدا کنندہ کو وحدہ لاشریک ہی سمجھتا رہا - اور
کیونکر نہ سمجھے اول تو خود خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام
مین صاف صاف لم یلد ولم یولد فرمایا اور جن جہلا نے ایسے
مقدس کلام کے برخلاف ہٹ دھرمی سے بہتیرا چاہا
کے پابند ہوکر خدا کی ذات پاک مین اپنے کسی نبی یا
دیوتا یا چاند سورج وغیرہ کو شریک جانا - انکی
تنبیہ کے لیے صاف حکم ربانی یون نازل ہوا ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک
لمن یشاء الی آخر - بعض جہلا کو اگر تمام عمر خداوند تعالیٰ
کی ذات بابرکات کی جستجو کرنیکا موقع ہی پیدا ہوا اور منطقی
دلایل کو ایسے کور مغز اشخاص نے خود بخود کارنیا یا اول
تمام عمر اپنی ننھی سے کھوپری مین صدہا خیالی پلاؤ پکایا
کی مگر آخر ہار کر انکو بھی یہی ماننا پڑا کہ وہ پیدا کنندہ عالم
جسکی قدرت سے آسمان بے ستون کھڑا ہے اور جسکی
حکم کے اوپر کسی کی تاب نہین جو سر اٹھا سکے اور جسنے خاص
خاص امور مثلاً مارنا اور جلانا اور عرش سے فرش تک پہونچنے
سے پیشتر انسان کو فنا کر دینا وغیرہ ہمیشہ اپنے ہی قبضہ
قدرت مین رکھے ہین وہ ضرور واحد اور توانا ہے کیونکہ
اگر دو بھی کارپرداز عالم کے ہستی مین لانے والے شریک
ہوتے تو ضرور کبھی نہ کبھی کسی امر مین باہم اختلاف ہو کر نزاع
واقع ہوتی ہو ایک خدا کہتا ہندوستان مین مینہ برساتا
دوسرا کہتا انگلستان مین کھیتی جائیگی - ایک کہتا آسمان
پر دم دار ستارہ ظاہر ہو دوسرا کہتا فائدہ کیا ہے
قصہ کوتاہ کسی امر پر بھی دو ہستیون اور مذکورۃ الصدر کے
بگڑے ہوئی دماغون والے جہلا نے بھی آخر الامر
بہت سے عذر آنی کے بعد خداوند کو لاشریک اور پاک
ہی مانا - انکے علاوہ جن امتون نے کسی کتب سماوی
کو کلام الٰہی تصور کیا اور کہ خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک
تسلیم کرنے مین کلام ہی کیا ہے کیونکہ سب سے اول وہی
احکام جو کوہ طور پر حضرت موسیٰ کو اللہ جلشانہ کی
جانب سے بڑے زور و شور کے ساتھ تمام بنی آدم کا
انتظام کرنیکے لیے دئیے گئے تھے اونمین سب سے اول یہی حکم
کہ اگر کہا تجھے خداوند خدا کو ایک جاننا اور دوسرے حکم مین
صاف فرمایا کہ اپنے خداوند کے برابر کسی صورت جاندار
یا غیر جاندار کو شریک کرنا انہون اوس زمانہ سے آج تک
جسقدر انبیا اور خدا کے ماننے والے مومن دنیا مین پیدا
ہوئے وہ خود بھی اللہ کو ایک لاشریک جانتے رہے
اور دوسرون کو بھی ایسی ہی ہدایت کرتے رہے مگر
افسوس صد افسوس کہ مسیحی صاحبون نے کلام مقدس یعنے
انجیل مین سے (اس موقع پر ہم مسئلہ تثلیث کی بحث
کر رہے ہین لہذا انجیل ہای موجودہ و اصلی یا جعلی کے
بارے مین کسی قسم کا تذکرہ نہ کرینگے تاکہ اصلی مطلب

ہنوجاے گا ان آیندہ کسی موقع پر اناجیل موجودہ کے
بارے مین بھی بخوبی بحث کی جائیگی انشاء اللہ تعالی
بعض الفاظ کے جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی مین
اوروں کے بڑھادون یا خود انھین کے زبان سے بعض خاص
اوقات پر نکلی ہین اور تکریس معنی لگاکر نہ صرف حضرت مسیح
کو خداوند کو ملاکر ایک کا دو اور دو کا ایک ہی بنانے پر
بھر کیا بلکہ روح القدس ایک تیسرا جزو قایم کرکے ایک
خدا وحدہ لاشریک کے تین خدا بناوے اور اس عقیدہ پر
ہمارا ایمان زور دیا کہ گویا باپ بیٹا روح القدس ان
تینون کو تین اور پھر ان تینون کو ملاکر ایک واحد خدا
سمجھنے ہی مین ہمارے ایمان کا مدار ہی - ہذا شیئ عجیب - خدا
کا ماننا کیا ہوا کہ ایک ایسا مٹی کا کھیل ٹھہرا جگہ
ہمکو کسی نے پادری صاحب یا عیسائی نے یہہ نہین بتلایا
کہ ایسے ایک کا تین اور تین کا ایک بننے مین خداوند کریم
نے جو ہمیشہ سے ہمیشکو وحدہ لاشریک بیان کرتا رہا ہی
اگر وقتاً فوقتاً انبیاء کو تاکید فرمائی کہ میرا شریک کسی کو نہ
بتلانا کونسی مصلحت دیکھی ہے ایسا کام تو وہ کرے جسکو
ایک ہوکر اپنے ارادہ مین کامیابی حاصل ہونیکی بخوبی امید
ہوتی اور تب وہ بجطرح انسان یا کیلا کسی کام مین عاجز
آکر دو تین آدمیون کو شریک کرکے اوس کام کو انجام دیتا
ہے اسیطرح واحد کا تین بنکر اوس اہم کام کو انجام دینا
لیکن خداوند کریم کے قادر مطلق ہونیکا تو خود بیبل جو
عیسائیون کی پاک کتاب ہے اقرار کرتی ہے پھر ایک کا تین
اور تین کا ایک بننے کا یہہ فایدہ - یہہ امر تو سراسر عقلاً
محال ہے لفظاً صرف ایک خیالی بات ہے - لطف یہہ کہ
ایک ہوکر بھی عیسائیون کی کتاب ان تینون کے کام جدا
جدا بیان کرتے ہین جیسا کہ باپ (خدا) کا کام خلقت کو پیدا
کرنا - بیٹی (مسیح علیہ السلام) کا کام اونکو جو اوسپر ایمان لاوین
کفارہ یعنے پھانسی چڑھکر نجات دینا - روح القدس
(پاک روح جو خدا کا ایک تکمز اخیال کی جاتی ہے) کا کام
دل کو ایمان لانے کے لئے تیار کرنا وغیرہ - جس آدمی مین
ذرہ بھی عقل ہوگی وہ کبھی اس بچوں کے سے خیال کو تسلیم نکریگا
کہ خداوند کریم جو ہر شئی پر قادر ہے تین روپیہ بنے بغیر واحد
ہونے کی حالت مین تین کام نہین کرسکتا اور اگر بالفرض
و محال اگر کوئی شخص عیسائی صاحبون کی طرح خداوند تعالی کی
نسبت ایسا اعتقاد کرے بھی تو اوسکو اول یہہ لازم آتا ہی
کہ خدا کو قادر مطلق ہونیکا انکار کرے اور ان اللہ علی کل
شئی قدیر کو (توبہ توبہ) جھوٹا جانے اور بیبل خصوصاً داؤد کے
زبور و چار انجیلون کو جنمین خدا کے ہر شئی پر قادر مطلق
ہونے کا اقرار کیا گیا ہے جھوٹا جانے - کیا خداوند کریم قادر
مطلق کو اتنی قدرت حاصل نہین ہے کہ بدون ایسے رب
بنے اور بغیر کفارہ ہوے تمام دنیا کو فقط ایک نظر رحمت
سے بخش دے بیشک اختیار ہے - بھلا جب حضرت مسیح
مین عبودیت یعنے انسانی جوہر کے ساتھہ خدائی جوہر بھی تھا
تو اور ہر سہ وجود یعنے باپ بیٹا اور روح القدس
ملکر ایک ہین تو کیا وجہ ہے کہ خدائی صفت تو مسیح مین
آگئی مگر مسیح کا انسانی جوہر خدا مین داخل نہوا
اور نہ روح القدس مین عبودیت کی نشانی پائی گئی
جس حالت مین کہ تینون ایک اور ایک تینون ہین تو
لازم آتا ہے کہ جطرح صفت الوہیت مسیح کی عبودیت

مین شامل ہوئے اسیطرح صفت انسانی بھی مسیح سے
اخراج کرکے الوہیت الٰہی اور روح القدس مین جا
ملتی - اور آیا الوہیت ایسی شئی ہے جو عبودیت مین
آمیز ہوکر جسم مین سکونت پذیر ہوسکے یہہ مسئلہ ظاہر
ہے کہ جو چیز جسم محدود مین آسکتی ہے وہ خود بھی محدود
ہے - اور الوہیت کا محدود ہونا معقل یا نقل دونون
کے نزدیک ثابت نہین ہے - اور جس صورت مین کہ حضرت
مسیح بچہ بنکے مائی مریم کے شکم مین پورے ۹ مہینے تک رہے
اور عام بنی آدم کیطرح اپنی والدہ سے پیدا ہوئے تو چاہئے
کہ باپ یعنے روح القدس یہہ دونون بھی اوس زمانہ مین
جبکہ حضرت مسیح مائی مریم کے شکم مین تھے مسیح ہمراہ مائی مریم
کے شکم مین وہی ہون کیونکہ تثلیث فی التوحید اور توحید
فی التثلیث کے مسئلہ کو مان لینے پر مذکورہ امر کا بھی
ماننا پڑتا ہے اس لئے کہ جب مسیح اور روح القدس خود ہی
خدا ہون تو پھر یہہ کسی صورت مین مسیح سے علیحدہ کیونکر
رہ سکتے ہین اگر مسیح کو خدا سے علیحدہ مان لین تو پھر کئی
جگہہ مثلاً کفارہ ہونے اور دوسرے چند قولون پر بھی مسیح
کا خدا وند سے ہونا تسلیم کرنا پڑیگا (چنانچہ آگے ہم بیان
کرینگے) حالانکہ ایسے قولون پر جدائی کے قایل ہونے
سے ساری امید کفارہ بلکہ نجات تک کی ہوا مین اڑ
جاتی ہے - غرضکہ مذکورہ عقیدہ کے ماننے سے بیٹی کو باپ
اور باپہ کو بیٹا اور روح القدس کو بیٹا و کبھی باپ اور
کبھی باپ کو روح القدس غرضکہ تینون مین جسکو جو جگہ
چاہے تسلیم کرنا لازم آیا ہے - دوم اسی طرح جب
حضرت عیسیٰ صلیب پر (پھانسی پر) لٹکے تو تینون یعنی
باپ بیٹا اور روح القدس بھی لٹکے ہونگے کیونکہ یہہ کبھی
ہے کہ کسی شخص کا جسم تکلیف پاوے اور روح آرام کرے یا کبھی
سر تو سولی پر لٹکے اور دھڑ کو خبر بھی نہو یہہ محال ہے اور
مسیح اور خدا اور روح قدس مین تو بموجب عقیدہ عیسائی
صاحبون کے ایک ذرہ بھر بھی فرق نہ تھا پھر کیونکر ہوسکتا ہے
کہ مسیح کے ساتھ خدا اور روح ہر حالت مین شامل نہ رہے ہون
علی ہذا القیاس جب حضرت مسیح تین دن اور رات مین معدوم
ہوکر (معاذ اللہ منہا) قبر مین رہے تو وہان قبر مین بھی
حضرت عیسیٰ کے ساتھ باپ (خدا) اور روح القدس (خدا کا
تثلیثی حصہ) ضرور بھی رہے ہونگے فقط - باقی آیندہ -

رقیمہ مراد علی بیمار تخلص رئیس دولت پورہ مقیم
اجمیر

اعلان

واضح رہے کہ میان اہل اسلام و مسیحیان مسائل مندرجہ ذیل کا
تکرار عظیم ہے اور تمام ملکون مین پادری صاحبان پورا زور
بانون پر اپنی کوشش کرتی ہین نمبر ۱ تثلیث و الوہیت
مسیح نمبر ۲ نجات و شفاعت صرف مسیح سے ہے نمبر ۳ بعد مسیح کے
کوئی پیغمبر نہوگا نمبر ۴ بائبل مقدس سب الہام سے لکھی گئی
اور تحریف اوسمین واقع نہوئی نمبر ۵ مسیح واسطے نجات
گنہگاران عیسائی کی پھانسی پاکر کفارہ ہوئے نمبر ۶ مسیح
خدا کا پیارا اکلوتا بیٹا ہے نمبر ۷ - سب انبیا سے گناہ ہوا
حتی کہ حواری سے بھی مگر صرف مسیح معصوم ہین نمبر ۸ ہر ایک
دعوئی پر شجریان کتاب عہد عتیق توراۃ مین سے مندرج ہے
نمبر ۹ یہود و رومن کیتھلک نے معجزات و غیب گوئی و قصہ
جھوٹا بہت بنایا ہوا ہے بنابر قابل اعتبار کے نہین ہے

نمبر ۱ مسلمان کا مذہب غلط و باطل ہے صرف سچا مذہب مسیحی ہے - علماء فریقین نے اپنے دعوے پر رد و قدح دلایل مخالف پر بہت رسایل تصنیف کی مگر کیا خدا کی قدرت ہے کہ فرقہ یونی ٹرین و تہستیک کے علماء نے مسایل نمبر ۱ سے ۹ تک کو بالکل ایسے زور دستحکم دلایل سے رد و باطل کیا کہ جسکا جواب کسی مشنری سے بدلیل عمدہ و معقول نہ ہو سکا اور اس مذہب کے لوگ جا بجا ہندوستان مین مثل مدراس و بمبئی و کوہ مصوری و کلکتہ مین موجود ہین اور ولایتی پادری انگا مسٹر سی ایچ ای ڈال صاحب ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج اسکول نمبر ۷۷ ہرم تلہ کلکتہ مین اور پادری ہنری ایرسن صاحب نمبر مکان ۷ ۳ محلہ نارفوک شہر لندن اور انگلینڈ مین سات جگہہ پر انکا مطبع و آفیس و کارخانہ جاری ہے اور حصہ غربی درمیانے انگلنڈ مین اسی فرقہ کی کثرت ہے اور بڑے بڑے اسکول مشن کی اور کتابین ہزارہا بزبان انگریزی اپنے مذہب کے چھاپ کر کے علی العموم کتب فروش و مشنری و انگلین لوگ فروخت کرتی ہین اور وسط امریکہ مین نہایت عظیم الشان کارخانہ انکا جاری ہے شہر دار السلطنت بوسٹن امریکہ نمبر ۱۰ محلہ ملک و شہر چیکاگو نمبر ۷۵ مدلسن محلہ ہے اگر مین اونکی علماء نامی و تصانیف گرامیکی فہرست لکھون تو چند رسایل ہو جاوین جسکا دل چاہے خود مطبع مذکور سے منگا کر کے دیکھہ لیوے اور اس مطبع مین اصل نشان چھاپا وہان کا بحرف انگریزی موجود ہے اور یہہ مطبع بھی منگا دیسکتا ہے بعض بعض کتابین انکی شہر کلکتہ نزد مسٹر ہیکاک اپسنگ کمپنی کتاب فروش بھی ملجاتی ہے فرقہ مذکور

قرآن کو وحی خدا و محمد کو رسول خدا کا سمجھتے ہین چند مصنفین کا ذکر اس جگہہ کرنا مناسب سمجھکر لکھتا ہون - ہنیبو دور پارکر صاحب - چین نگ صاحب - جان نورس صاحب لیور مور صاحب - آرچ بشپ مسٹر نیوکم صاحب - نیومن صاحب سر ازک نیوٹن صاحب - مسٹر ہوم صاحب - مسٹر گبن صاحب مسٹر لاوک صاحب - مسٹر بیکن صاحب -

یہہ لوگ قدما مین اب ہزارہا اس دل و دماغ کے لندن و امریکہ مین موجود ہین اب جناب پادری صاحبان والا شان اسباب کو ملاحظہ فرماوین اور کچھہ انصاف کرین کہ مسلمانون سے اونکو مباحثہ کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ مسلمان دیوبنی ترین متحد الرای ہین پس اب اونکو لازم ہے کہ اپنی ولایت و اپنی قوم کو تثلیث پرستی کی ہدایت کر کے تایل کر دیوین بعدہ اوسی دلایل سے مسلمان کو عیسائی بنا لینا نہایت آسان ہے اور درباب اسلام کے بھی مزید تحقیقات سے بھی رای دیتے ہین کہ پیغمبر اسلام نے مذہب بنیاد سابقین کو رد کر دیا کوئی خاص اپنا مذہب بنا کر نہین جاری کیا اور قرآن کے تفاسیر اور کتاب سیرت آنحضرت بزبان انگریزی لکھہ کے چھاپا ہے کہ جس سے مسلمان کو مباحثہ مین نیاز و حاصل ہو گیا جو شخص کہ انکی کتابون کو دیکھہ لیگا کبھی اوسکا دل تثلیث پرستی پر مایل نہو گا ہزار شکر اوس قادر مطلق کا کہ ایسے جگہون مین بھی حق کے طالب ہین اور یہی فرقہ روز بروز فرنگستان مین ترقی کرتا ہوا پھیلا جاتا ہے اور مسلمانون کو موحد خدا پرست کا خطاب دیتے ہین اور توراۃ و انجیل کی تفاسیر ایسی عمدہ نہج سے کرتے ہین کہ مسلمانونکی مذہب سے پورا پورا ملجاتا ہے اور نئی لذت

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

الٰہی سے ہستی کے پیرہن مین ظاہر ہوی ہے حتی کہ ایک
ادنی بندہ سے لیکر انبیا اولیا غوث قطب - پیر - فقیر -
حکیم - عامل کامل - کاہن - منجم - کافر مرتد - وغیرہ وغیرہ
سبکے سب خداوند کریم وحدہ لاشریک کی وحدانیت
کے قائل رہے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہ تھا وہ بھی
اس عقل خداداد کے وسیلہ سے جو ہر ایک انسان اشرف
المخلوقات کو اللہ تعالی نے چاہی وہ کسی مذہب کا قایل ہو
یا نہو عطا فرمائی ہے اور جسکو عقل سلیم بھی کہتے ہین
اپنے پیدا کنندہ کو وحدہ لاشریک ہی سمجھتا رہ - اور
کیونکر نہ سمجھے اول تو خود خدا یتعالی نے اپنے پاک کلام
مین صاف صاف لم یلد ولم یولد فرمایا اور جن جہلا نے ایسے
مقدس کلام کے برخلاف ہٹ دہرمی سے بہتیرا چال
کے پابند ہوکر خدا کی ذات پاک مین اپنے کسی نبی یا
دیوتا یا چاند وسورج وغیرہ کو شریک جانا اونکی
تنبیہ کے لیے صاف حکم ربانی یون نازل ہوا ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک
لمن یشاء الی آخر - بعض جہلا کو اکثر تمام عمر خداوند تعالی
کی ذات بابرکات کی جستجو کرنیکا وہم پیدا ہوا اور منطقی
دلایل کو ایسے کور مغز اشخاص نے اپنا مددگار بنایا اور
تمام عمر اپنی نفی سے کہو پری مین صدہا خیالی پلاؤ پکایا
کی مگر آخر ہار کر اونکو بھی یہی ماننا پڑا کہ وہ پیدا کنندہ عالم
جسکی قدرت سے آسمان بے ستون کھڑا ہے اور جسکی
حکم کے اوپر کسی کی تاب نہین جو سر ہلا سکے اور جسنے خاص
خاص امور مثلاً مارنا اور جلانا اور عمر طبعی کے پہونچنے
سے پیشتر انسان کو فنا کر دینا وغیرہ ہمیشہ اپنے ہی قبضہ
قدرت مین رکھے ہین وہ ضرور واحد اور توانا ہے کیونکہ
اگر دو بھی کاینات عالم کے ہستی مین لانے والے شریک
ہوتے تو ضرور کبھی نہ کبھی کسی امر مین باہم اختلاف ہوکر نزاع
واقعی ہوتی ایک خدا کہتا ہندوستان مین مینہ برساؤ
دوسرا کہتا انگلستان یورپ مین جائیگی - ایک کہتا آسمان
پر دم دار ستارہ ظاہر ہو دوسرا کہتا فائدہ کیا ہے
قصہ کوتاہ کسی طور پر سمجھو دہریون اور مذکورۃ الصدر کے
بگڑے ہوی دماغون والے جہلا نے بھی آخر الامر
بہت سے مغز آنی کے بعد خداوند کو لاشریک اور پاک
ہی مانا - انکے علاوہ جن امتون نے کسی کتب سماوی
کو کلام الٰہی تصور کیا اونکو خدا یتعالی کو وحدہ لاشریک
تسلیم کرنے مین کلام ہی کیا ہے کیونکہ سب سے اول دس
احکام جو کوہ طور پر حضرت موسی کو اللہ جلشانہ کی
جانب سے بڑے زور وشور کے ساتھ تمام بنی آدم کا
انتظار کرنیکے لئے دئے گئے تھے اونمین سب سے اول ہی حکم
کہ "تو اپنے خداوند خدا کو ایک جانتا" اور دوسرے حکم مین
صاف فرمایا کہ "اپنے خداوند کے برابر کسی صورت جاندار
یا غیر جاندار کو شریک کرنا" انہا دس زمانہ سے آج تک
جسقدر انبیا اور خدا کے ماننے والے مومن دنیا مین پیدا
ہوے وہ خود بھی اللہ کو ایک لاشریک جانتے رہے
اور دوسرون کو بھی ایسی ہی ہدایت کرتے رہے مگر
افسوس صد افسوس کہ مسیحی صاحبون نے کلام مقدس یعنے
انجیل مین سے (اس موقع پر ہم مسئلہ تثلیث کی بحث
کر رہے ہین لہذا انجیل ہای موجودہ واصلی یا جعلی کے
بارے مین کسی قسم کا تذکرہ نہ کرینگے تاکہ اصلی مطلب فوت

ہنو جاے ہان آیندہ کسی موقع پر اناجیل موجودہ کے
بارے مین بھی بخوبی بحث کی جائیگی انشاء اللہ تعالی
بعض الفاظ کے جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی مین
اون کے شاگردون یا خود انھین کے زبان سے بعض خاص
اوقات پر نکلی ہین اوذکر لیس معنی لگاکر نہ صرف حضرت مسیح
اور خداوند کو ملاکر ایک کا دو اور دو کا ایک ہی بنانے پر
ہمر کیا بلکہ روح القدس ایک تیسرا جزو قایم کرکے ایک
خدا وحدہ لاشریک کے تین خدا بناوے اور اس عقیدہ پر
یہان تک زور دیا کہ گویا باپ بیٹا روح القدس ان
تینون کو تین اور پھر ان تینون کو ملاکر ایک واحد خدا
سمجھنے ہی مین سارے نجات موجود ہی - ہذا شیئ عجیب - خدا
کا مانا گیا ہوا کہ ایک انسان متی کا کھیل ٹھہرا آخر تک
ہمکو کسی نے پادری صاحب یا عیسائی نے یہہ نہین بتلایا
کہ ایسے ایک کا تین اور تین کا ایک بنے مین خداوند کریم
نے جو ہمیشہ سے اسیکو وحدہ لاشریک بیان کرتا رہا ہی
اگر وقتاً فوقتاً انبیاء کو تاکید فرمائی کہ میرا شریک کسی کو نہ
بتانا کونسی سے مصلحت دیکھی ہے ایسا کام تو وہ کرتا جسکو
ایک ہوکر اپنے ارادہ مین کامیابی حاصل ہونیکی بخوبی امید
ہنوتی اور تب وہ جسطرح انسان اکیلا کسی کام مین عاجز
آکر دو تین آدمیون کو شریک کرکے اوس کام کو انجام
دے اسیطرح واحد کا تین بنکر اوس ہم کام کو انجام دیتا
لیکن خداوند کریم کے قادر مطلق ہونیکا تو خود بیبل جو
عیسایون کی پاک کتاب ہے اقرار کرتی ہے پھر ایک کا تین
اور تین کا ایک بنے سے فایدہ - یہہ امر تو سراسر عقلاً
محال اور نقلاً صرف ایک خیالی پلاؤ ہے - لطف یہہ کہ
ایک ہوکر بھی عیسائیون کی کتاب ان تینون کے کام جدا
جدا بیان کرتے ہین جیسا کہ باپ (خدا) کا کام خلقت کو پیدا
کرنا - بیٹی (مسیح علیہ السلام) کا کام اونکو جو اوسپر ایمان لاوین
کفارہ یعنے پھانسی چڑہ کر نجات دینا - مدوح القدس
(پاک روح جو خدا کا ایک تکمہ خیال کی جاتی ہے) کا کام
کے دل کو ایمان لانے کے لئے تیار کرنا وغیرہ جس آدمی مین
ذرہ بھی عقل ہوگی وہ کبھی اس بچوں کے سے خیال کو تسلیم نکریگا
کہ خداوند کریم جو ہر شئی پر قادر ہے تین روپ بدلے بغیر وحدہ
ہونے کے حالت مین تین کام نہین کرسکتا اور اگر بالفرض
ومحال اگر کوئی شخص عیسائی صاحبون کی طرح خداوند تعالی کی
نسبت ایسا اعتقاد کرے بھی تو اوسکو اول یہہ لازم آتا ہی
کہ خدا کی قادر مطلق ہونیکا انکار کرے اور ان اللہ علی کل
شئی قدیر کو (توبہ توبہ) جھوٹا جانے اور بیبل حضور داؤد کے
زبور وچار اناجیلون کو جنمین خدا کے ہر شئی پر قادر مطلق
ہونے کا اقرار کیا گیا ہے جھوٹا جانے - کیا خداوند کریم قادر
مطلق کو اتنی قدرت حاصل نہین ہے کہ بدون ایسے روپ
بدلے اور بغیر کفارہ ہوے تمام دنیا کو فقط ایک نظر رحمت
سے بخش دے بیشک اختیار ہے - بھلا جب حضرت مسیح
مین عبودیت یعنے انسانی جوہر کے ساتھہ خدائی جوہر بھی تہا
تو اور ہر سہ وجود یعنے باپ بیٹا اور روح القدس
ملکر ایک ہین تو کیا وجہ ہے کہ خدائی صفت تو مسیح مین
آگئی مگر مسیح کا انسانی جوہر خدا مین داخل نہوا -
اور نہ روح القدس مین عبودیت کی نشانی پائی گئی -
جس حالت مین کہ تینون ایک اور ایک تینون ہین تو
لازم آتا ہے کہ جسطرح صفت الوہیت مسیح کی عبودیت

ہین شامل آہوے اسیطرح صفت انسانی بھی مسیح سے
اخراج کرکے الوہیت الٰہی اور روح القدس مین جا
ملتی - اور آیا الوہیت ایسی شئی ہے جو عبودیت مین
آمیز ہوکر جسم مین سکونت پذیر ہوسکے یہہ مسئلہ ظاہر
ہے کہ جو چیز جسم محدود مین آسکتی ہے وہ خود بھی محدود
ہے - اور الوہیت کا محدود ہونا عقلی یا نقلی دونون
کے نزدیک ثابت نہین ہے - اور جس صورت مین کہ حضرت
مسیح بچہ بنکے مائی مریم کے شکم مین پورے ۹ مہینے تک رہے
اور عام بنی آدم کیطرح اپنی والدہ سے پیدا ہوئے تو چاہے
کہ باپ یعنے روح القدس یہہ دونون بھی اوس زمانہ مین
جبکہ حضرت مسیح مائی مریم کے شکم مین تھے مسیح کے ہمراہ مائی مریم
کے شکم مین وہی ہون کیونکہ تثلیث فی التوحید اور توحید
فی التثلیث کے مسئلہ کو مان لینے پر مندرجہ امر کا بھی
ماننا پڑتا ہے اس لئے کہ جب مسیح اور روح القدس خود ہی
خدا ہون تو پھر بھلا کسی صورت مین مسیح سے علیحدہ کیونکر
رہ سکتے ہین اگر مسیح کو خدا سے علیحدہ مان لین تو پھر کئی
جگہہ مثلاً کفارہ ہونے اور دوسرے چند قولون پر بھی مسیح
کا خداوند سے ہونا تسلیم کرنا پڑیگا (چنانچہ آگے ہم بیان
کرینگے) حالانکہ ایسے موقعون پر جدائی کے قایل ہونے
سے ساری امید کفارہ بلکہ نجات تک کی ہوا مین اڑ
جاتی ہے - غرضکہ مذکور عقیدہ کے ماننے سے بیٹی کو باپ
اور باپ کو بیٹا اور روح القدس کو بیٹا اور کبھی باپ اور
کبھی باپ کو روح القدس غرضکہ تینون مین جسکو جو جی
چاہے تسلیم کرلینا لازم آیا ہے - دوم اسی طرح جب
حضرت عیسیٰ صلیب پر (پھانسی پر) لٹکے تو تینون یعنے
باپ بیٹا اور روح القدس بھی لٹکے ہونگے کیونکہ یہہ کب ممکن
ہے کہ کسی شخص کا جسم تکلیف پاوے اور روح آرام کرے یا کسی
سر تو سولی پر لٹکے اور دھڑ کو خبر بھی نہو یہہ محال ہے اور
مسیح اور خدا اور روح قدس مین تو بموجب عقیدہ عیسائی
صاحبون کے ایک ذرہ بھر بھی فرق نہ تھا پھر کیونکر ہوسکتا ہے
کہ مسیح کے ساتھہ خدا اور روح ہر حالت مین شامل نہ رہے ہون
علیٰ ہذا القیاس جب حضرت مسیح تین دن اور رات مین ملعون
ہوکر (معاذ اللہ منہا) قبر مین رہے تو وہان قبر مین بھی
حضرت عیسیٰ کے ساتھہ باپ (خدا) اور روح القدس خدا کا
تثلیثی حصہ ضرور بھی رہے ہونگے فقط - باقی آیندہ -

رقیمہ مراد علی بیمار تخلص رئیس دولت پورہ مقیم
اجمیر

اعلان

واضح رہے کہ میان اہل اسلام و مسیحیان مسائل مندرجہ ذیل کا
تکرار عظیم ہے اور تمام ملکون مین باری صاحبان پورانے
باتون پر اپنی کوشش کرتی ہین نمبر ۱ تثلیث و الوہیت
مسیح نمبر ۲ نجات و شفاعت صرف مسیح سے ہے نمبر ۳ بعد مسیح کے
کوئی پیغمبر نہوگا نمبر ۴ بائبل مقدس سب الہامی لکھی گئی
اور تحریف اوسمین واقع نہوئی نمبر ۵ مسیح واسطے نجات
گنہگاران عیسائی کی پھانسی پاکر کفارہ ہوئے نمبر ۶ مسیح
خدا کا پیارا اکلوتا بیٹا ہی نمبر ۷ سب انبیا سے گناہ ہوا
حتیٰ کہ حواری سے بھی مگر صرف مسیح معصوم ہین نمبر ۸ ہر ایک
دعویٰ پر پیشخبریان کتاب عہد عتیق تورات مین مندرج ہے
نمبر ۹ یہود و رومن کیتھلک نے معجزات و عجیب گوئی و قصہ
جھوٹا بہت بنایا ہوا ہے بنابر قابل اعتنا کے نہین ہے

نمبر ۱ مسلمان کا مذہب غلط و باطل ہے صرف سچا مذہب
مسیحی ہے۔ علماء فریقین نے اپنے دعوے پر ردو قدح
دلایل مخالف پر بہت رسایل تصنیف کی مگر کیا خدا کی قدرت
ہے کہ فریقین کی ترین و تہتیک کے علماء نے مسایل نمبر ۱ سے
۹ تک کو بالکل ایسے زور دستحکم دلایل سے رد و باطل
کیا کہ جسکا جواب کسی مشنری سے بدلیل عمدہ و معقول نہ ہو سکا
اور اس مذہب کے لوگ جا بجا ہندوستان مین مثل مدراس
و بمبئی و کوہ مصوری و کلکتہ مین موجود ہین اور ولایتی
پادری انگلستان مسٹر سی ایچ ای ڈال صاحب ایم اے پرنسپل
گرلس رتس اسکول نمبر ۷۷ ہرم تلہ کلکتہ مین اور
پادری ہنری ایرسن صاحب نمبر ۷ مکان ۳۰ محلہ نارفوک
شہر لندن اور انگلینڈ مین سات جگہہ پر انکا مطبع و
آفیس و کارخانہ جاری ہے اور حصہ غربی دریائے انگلنڈ
مین اسی فرقہ کی کثرت ہے اور بڑے بڑے اسکول مشن کی
اور کتابین ہزارہا بزبان انگریزی اپنے مذہب کے چھاپ
کر کے علی العموم کتب فروش و مشنری و انظمین لوگ
فروخت کرتی ہین اور وسط امریکہ مین نہایت عظیم الشان
کارخانہ انکا جاری ہے شہر دار السلطنت بوسٹن امریکہ
نمبر ۱ محلہ ملک و شہر چیکاگو نمبر ۵۷ مذکور محلہ ہے
اگر مین اونکی علماء نامی و تصانیف گرامیکی فہرست لکھون تو
چند رسایل ہو جاوین جسکا دل چاہے خود مطبع مذکور سے
منگا کر دیکھہ لیوے اور اس مطبع مین اصل نشان چھاپا
وہان کا بحرف انگریزی موجود ہے اور یہہ مطبع بھی منگا
دیسکتا ہے بعض بعض کتابین انکی شہر کلکتہ نزد مسٹر
ہیکر اسپنگ کمپنی کتاب فروش بھی ملجاتی ہے فرقہ مذکور

قرآن کو وحی خداوند محمد کو رسول خدا کا نہیں سمجھتے ہین چند مشہور
مصنفین کا ذکر اس جگہہ کرنا مناسب سمجھکر لکھتا ہون۔
ہنیبو دوز پارکر صاحب - چین ننگ صاحب - جان تور صاحب
لیور مور صاحب - آرچ بشپ مسٹر نیوکم صاحب - نیومن صاحب
سرازک نیوٹن صاحب - مسٹر ہوم صاحب - مسٹر گبن صاحب
مسٹر لاڈکی صاحب - مسٹر بیکن صاحب -
یہہ لوگ قدماء ہین اب ہزارہا اس دل و دماغ کے لندن
و امریکہ مین موجود ہین اب جناب پادری صاحبان والاخر
اسبات کو ملاحظہ فرماوین اور کچھہ انصاف کرین کہ مسلمانون
سے اونکو مباحثہ کرنا بیفائدہ ہے کیونکہ مسلمان دیونی
ترین متحد الرای ہین پس اب اونکو لازم ہے کہ اپنی ولایت
و اپنی قوم کو تثلیث پرستی کی ہدایت کرکے تایل کر دیوین
بعدہ اوسی دلایل سے مسلمان کو عیسائی بنا لینا نہایت
آسان ہے اور درباب اسلام کے بھی مزید تحقیقات سے بھی
راے دینے ہین کہ پیغمبر اسلام نے مذہب بنیاد سابقین کو رد کر
دیا کوئی خاص اپنا مذہب بنا کر نہین جاری کیا اور قرآن
کے تفاسیر اور کتاب سیرت آنحضرت بزبان انگریزی لکھہ کے
چھاپا ہے کہ جس سے مسلمان کو مباحثہ مین نیاز و حاصل
ہوگیا جو شخص کہ انکی کتابون کو دیکھہ لیگا کبھی اوسکا دل
تثلیث پرستی پر مایل نہوگا ہزار شکر اوس قادر مطلق کا
کہ ایسے جگہون مین بھی حق کے طالب ہین اور یہی فرقہ
روز بروز فرنگستان مین ترقی کرتا ہوا پھیلا جاتا ہے
اور مسلمانون کو موحد خدا پرست کا خطاب دیتے ہین اور
تورات و انجیل کی تفاسیر ایسی عمدہ نہج سے کرتے ہین کہ
مسلمانونکی مذہب سے پورا پورا ملجاتا ہے اور نئی لذت

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بانانوریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و حیرت مبہوت محمدؐ

از بئی اہل ضلالت از پئے اہل صلیب | نیست در عالم کسے ناصح جز از منشور ما

نمبر ۲۸

جلد ۱

صلی اللہ علیہ وسلم

منشور محمدی

مہ رخشان اوج محمد

۱۲۹۸ھ

۵ شوال

سنہ ۱۲۹۸ھ

شد ندا از روی ایمان اہل عباد صلیب | مخزن توحید دین حق بود منشور ما ۱۲۹۸ھ

ترجمان سولان سلف آمد فروع | توقیع خط آیت منشور محمدؐ | توریت و ہم انجیل بافتاد بتجیل | چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے | جواد سکی تمنا کو کہیں وہ کمتر ہی | خورشید عرب مرعجم ہے

عالم ہے قدیر ہی احد ہے | سلطان قسلم وابد ہے | وہ افترق فرق ابنیا ہی | یا محبوب جناب کبریا ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | ثنا ہمشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر فضل نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | انقارہ ہزار عالم اوس کے | ای خامہ عیش لکھ بالفاظ نیک | منشور محمدی کی اوصاف

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جو فضل و شرف اسے ہی جاہی | نظر دن ہے گرے جہان کے جناب

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | نور رخ دلپذیر اسلام | ہمنام جناب مصطفاہی

ذیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | شمس الاخلد آسمان پر | ماحی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | کرتا ہی بقلب ناشاد و ناشاد | ہی پیش مسیح نیک اختر

افعال حسیکم لایزالی ہو | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف | منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک | عمدہ جزین نفیس معنون | بے شبہ ہے اف محایف

جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر سال دس آنے پانچ جو دے | ہر نقطہ ہی رشک مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک | ایا ہی نشان شاہ لولاک | پر شرط ہی پیشگی کی ہر بار | اس گوہر بے بہا کو وہ لے

ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ | سال و مہ و روز و شب الہی | مابعد سے کچھ نہیں سروکار

ہوا سکو بہت بری تمنا | ہو

اس نظم کو کر چکا جب اتمام ... توقیع محمدی رکھا نام

قبول اسلام

بتاریخ ۸ - رمضان المبارک روز جمعہ ایک ہندوانی قوم برہمنی ساکن احمد پور شرقیہ جو ۲۵ یا ۲۶ سالہ عمر میں پی رضا و رغبت خود واسطے قبول کرنے دین اسلام کے جامع مسجد بہاولپور میں آئے اور روبرو ایک جماعت کثیر کے قاضی صاحب سے استدعا کی کہ مجھے دین اسلام اور کلمہ شریف کی تلقین فرماویں چنانچہ قاضی صاحب نے بعد دریافت وسبب تبدیل مذہب جب اوسکو اپنے ارادہ میں راسخ پایا کلمہ شریف پڑھایا اور مسلمان کیا - خیر خواہ عالم

مضمون قابل توجہ گورنمنٹ

تاریخ ۷ رجولائی ۱۸۸۱ء کو دفتر سرزوی ضلع غازی پور میں کہ جسکا رقبہ ... ہیسر ندشہ میجر بیرن صاحب بہادر ہیں یہہ واقعہ گذرا کہ چند مان اہل اسلام کو واسطے ادای نماز جمعہ کے ہمیشہ سے اجازت سی ... جب سے کہ دفتر موصوف نیتے تا جاتا ہی برابر اجازت ملتی رہی اسی حاکم وقت نے نماز کی ممانعت نہیں کی اور نہ آجتک کسی حاکم نے یا عدالت میں درباہ نماز حکام نے حجت کی مگر میجر ہیرلسب بہادر نے نماز کی ممانعت فرمائی ہر چند کہ مردمان مذکور تدبیر منظوری حجتی نماز کی جستجو کری اور یہان تک اپنی مداشت میں لکھا کہ بجای ایک گنہتہ یوم تعطیل میں تمام روم کرینگی لیکن صاحب موصوف نے منظور نفرمایا چونکہ یہہ معاملہ مذہبی اور بوجہ قضای نماز اہل اسلام کو ایکدم طوعے کے اور سخت گناہ تھا اس لئے مجبور ہوکر چودہ آدمی نے مستعفی ہوگئی اور بعد استعفا جو تنخواہ ایام کارکردگی تھی جرمانہ میں وضع کرلی حالانکہ یہہ دستور یا قاعدہ کسی دفتر میں نہیں ہے کہ بلا قصور اور بعد استعفا جرمانہ کیا جاوے مگر صاحب سرویر کے دفتر میں یہہ نیا قاعدہ نکلا کہ بلا قصور جرمانہ کرکے سرکار پہلا کرتی ہیں جو کچھ صاحب موصوف نے مردمان مستوفی شدون پر کیا برا ظلم کیا براہ خداوندی و شرفا پروری گورنمنٹ اسکو بدل ملاحظہ فرماکر اسکا انصاف فرماوی کیونکہ سرکار دولتمدار برے عادل و منصف ہے اور ہر ایک مستغیث اپنی مراد دلی کو پہونچکر دعاگو ترقی اقبال و دولت میں معروف ہوتا ہے لہذا امید قوی ہے کہ ضرور بضرور اسکا انصاف ہوگا

مراسلہ

جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ -

بعد سلام سنت نبی علیہ السلام یہہ پیام کہ اخبار نور افشان جلد ۹ نمبر ۲۷ صفحہ ۲۱۴ میں کسی عیسائی بھائی نے بڑی محنت و جانفشانی سے مضمون بعنوان منشور محمدی کے دروغ گوئی تحریر کرکے دلکا غبار نکالا ہی اوسکے پاداش میں چاہتا تو یہہ تھا کہ - جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کردین ویسا ہی تم بھی کرو متی ۷ - ۱۲ مگر ہمارا یہہ وتیرہ نہیں اور ہم انکو ان حکایات سے یاد دشنا دکرینگے جو اونکی شان کے شایان مطابق انجیل جلیل کے ہے -

قولہ منشور محمدی کی دروغ گوئی -

اقول واہ صاحب خوب مسیحی کہلائے اس جہان میں جھوٹ بولکر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا حقدار پایا اور اس جہان میں ڈرنے والون اور بے ایمانون اور نجرتیون اور خونیون اور حرامکارون اور جادوگرون اور بت پرستون اور سارے جھوٹون کا حصہ اسی جہل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے جلتی ہے مکاشفات ۲۱ - ۸ گئے

دونو جہان کے کام سے ہم خانہ ادہر کے ہوئے نہ ادہر کے ہوئے - اور مین نے جو لفظ لعنت کے آپکے اوپر عاید کیا ہے اسکا برخلاف مانیکا کیونکہ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کے لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنتی ہوا گلاتیون ۳-۱۳ یہہ لفظ آپکے حق مین بیجا نہین ہے یہہ آپکے چھوٹے بزرگ کا قول بڑے بزرگ کے حق مین ہے اس سے آپکو بھی انکار نہین ہے

قولہ ہمارے پادری صاحب تہاکرداس نے عدم ضرورت قرآن کو مسلسل و نمبروار تحریر فرمایا - اور کہ وہ تحریرات کس زور و ثروت کے تہین کہ کسی محمدی سے انکا جواب بن آیا

اقول یہہ مکرر دروغ گوئی کہلاتی ہے اس جگہہ مکاشفات ۲۱-۸ کو ملاحظہ فرماکے نادم ہونا چاہئے اب مسلسل و نمبروار اپنا سنئے پادری تہاکرداس صاحب نے عدم ضرورت قرآن شریف کو اپنے زعم مین تصنیف انسانی سمجھا تھا - محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے انکا کیا تھا بنابراوسکے دو قطعہ سوال ایک باہت وہ نبی مندرجہ انجیل یوحنا ۱-۲۱ دوسرا نسبت قرآن شریف یہہ ہر دو سوال مع جواب پادری صاحب انجار نور افشان نمبر ۷ ۳ جلد ۸ مین طبع ہوا اسکا جواب الجواب انجار منشور محمدی نمبر ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ مین موجود ہے دیکھو اب تعصب کے عینک ہوش کے آنکہون سے دور کرکے اسکا جواب نور افشان سے دیکھلا دو اور مین خود آپکو سوجہا دیتا ہون پادری صاحب نے انکا جواب اصل مطلب سے کنارہ کرکے دوسیان سے جواب لکھا ہو دیکھو نور افشان نمبر ۷ ۳ جلد ۸ - اسکا نام جواب نہ بن آیا ہی پادری صاحب تو درد انہ پرانگلستان سے پلیٹ تک پہونچنے کی نوبت نہ آئی اگر پادری صاحب وہ نبی کا پتہ و نشان دیتے اور ایک دو صفحہ مثل قرآن شریف کے طیار کرکے پیش کرتے ہمارا اور پادری صاحب کا فیصلہ ہو جاتا پادری صاحب بھی کام کے کام لکھنے کی محنت سے بچ جاتے باقی جو جو جوابات جناب شجاعان اسلام منشور محمدی درج ہین اسکے جواب الجواب مین انکے نام نامی سے مطلع کرونگا -

قولہ اب کمر را سپر ندامت کے پردہ مین منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۶ ہجری نمبر ۱۸ جلد ۱ مین خیالی جوریو یو بیہودہ گفتگو کو کام مین لاکر اپنی شرمندگی پر پردہ ڈالنا چاہا ہے الخ -

اقول پادری تہاکرداس صاحب تو اسکے جواب سے معذور ہین مگر اب آپکی شرم و حیا کو دیکھتا ہی اگر آپ سچے مسیحی ہوتے دونون سوالون کا جواب ضرور لکھتا - ہم بھی مانتے ذرہ تصویر صنم دیکھین تو - کسطرح کھینچی ہے زلف کا خم دیکھین تو ایسا نہ ہو کہ آپ شرمندگی کے مارے آشیانہ مشن سے باہر نہ نکلین اور پھر منہہ نہ دکھائین -

قولہ کیونکہ جب محمد صاحب نے اول جھوٹ بولا تہا تو ایسی ملایم طرز مین تہا -

اقول دعوی بلا دلیل جھوٹون کا ہوتا ہے - ہاتہون مہندی پیرون مہندی ، اپنے مُنہ اور دون دیندی -

قولہ ہم موقع پر اسبات کا بیان کرینگے -

اقول بس ترکی تمام شد - اور نور افشان نے بند کردیا اور آپکی تحریر سے بہت خوش ہوگئے دیکھو نور افشان نمبر ۸ ۲ جلد ۹ -

قولہ یہہ کمینون کے خیالات اور کم حوصلہ لوگون کا کام ہے

اقول اس مقام پر آپنے اخلاق مسیحی کیسقدر خرچ کیا ہی مین حیران ہون کہ جس ضلع مین آپ ہین وہان کوی ڈاکٹر صاحب تعلیف نہین رکھتے ہین جو آپکے اس الخولیا کا علاج کرتے کہان عدم ضرورت قرآن اور کہان براہین احمدیہ واہ صاحب جو بدلیل از خصم فرو ماند - مسئلہ حضوت بجنبانند - کا معاملہ کر دیا کچھ بوا بہلا بجواب براہین احمدیہ لکھا تو ہوتا - اور مصنف براہین احمدیہ کے شرافت اور بلند حوصلہ سے زمانہ واقف ہی چاند خاک ڈالنے سے ماند نہین ہوتا ہے اپنا مونہہ دیکھئے البتہ اس تحریر سے آپکی شرافت اور حوصلہ کا حال کھل گیا جسنے نور افشان کو دیکھا ہوگا آپکو پہچان لیا ہوگا خاصکر صاحب نور افشان نے تو آپکو تنبیہ دیدی - ہمکو بھی پہونچتا ہے - پاؤن تیرا کفش تیرا ہی پہلی - کہ جو جو الفاظ نا شایستہ آپنے تحریر کئے ہین وہ ہر اور علاوہ اس کے آپکو کوی چار خار کروب وغیرہ کہہ سنائین مگر ہم ایسے کلمہ ہرگز نہین کہینگے ہم آپکی طرح پیکری نہین ہین اگر جواب شایستہ طور سے ہوسکے تو بہتر ہے کہسنا نا اچھا نہین اور اپنے اپنے بزرگون کی پیروی تو اختیار کی ہوتے - کہ کسی آدمی کو کمینہ یا ناپاک نہکہون اعمال ۱۰ - ۲۸ - اور متی ۵ - ۲۲ سے تو خوف کھایا ہوتا مگر آپکو اس جہان فانی کے آگے کب سوجھتا ہے اگر آپکو کوئی شخص کلمات سخت لکھتا اور سچے مسیحی ہوتے تو نفس کشی اختیار کرتے جو کوئی تمہارے دہنے گال پر طمانچہ مارتا دوسرا گال بھی اوسکے طرف کر دیتے کہ لے بھائی مار لے - بتعیر کہے سنے بے تال کہر دا گانے لگی ؎ پانی تہ خاک کو روان ہے ؎ لوشما کی سوے آسمان ہے

اب دوستانہ خدمت مین عرض کئے دیتے ہین کہ ایسے نا ملایم گفتگو سے باز آئے ورنہ جواب ترکی بہ ترکی یاد رکھئے آیندہ اختیار ہے اور نام نامی سے مطلع فرمائے

ایکا خیر خواہ عبد المجید از مسلون -

عدم ضرورت قرآن شریف کے راقم کو جواب

نور افشان نمبر ۳۲ جلد ۸ صفحہ ۲۵۲ کالم اول (مسئلہ کفارہ) یہہ مسئلہ نہایت بے غور طلب ہے اس لئے کہ اسی پر عیسویت کی بنا ہے **جواب** بموجب عقیدہ عیسوی کل مذہب عیسوی کی بنا بے شک یہہ کفارہ ہی جب ہم کفارہ کی تردید من کل الوجوہ بیان کر دینگے تو گویا کل مذہب عیسوی باطل خیال کیا جائیگا پادری صاحب آپ تو بزعم خود عدم ضرورت قرآن بیشتر ہی ثابت کر رہے ہین اور آپکی اس خام خیالی کی جواب منشور محمدی مین کئی چھپ چکے ہین اور آپ اونکے جواب الجواب سے لاچار ہین چنانچہ آپکے جواب مین ایک مضمون الدیاحب جلد ساز نے اخبار منشور محمدی نمبر ۱۹ جلد ۱۰ مع عرض ضروری چھپوایا افسوس صد افسوس کہ آپنے اب تک جواب نہین دیا جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ جواب دے نہین سکتے جواب مین آپکے مسئلہ کفارہ کا جواب دیتا ہون کہ جسپر آپکی نجات کا مدار ہے دیکھو انجیل متی باب ۹ مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مفلوج کی گناہ بخشدی تو ایسا ہی ایک عورت کی گناہ بخشے یہہ دونون امر انجیل سے ثابت ہین جب یہہ بات معلوم ہو چکی تو ہم کہتے ہین کہ جب مسیح علیہ السلام مین یہہ طاقت گناہ بخشی کی موجود تھی تو پھر لوگون کے گناہونکی خاطر عذاب صلیب کیون گوارا کیا

صرف زبان مبارک ہی سے کہدیتے کہ ہم نے گنہگاروں کی گناہ معاف کردئے دوسری یہہ طاقت گناہ بخشنے کی صرف حضرت مسیح ہی مین نہ تھی بلکہ آپکے حواریین مین بھی یہہ طاقت موجود تھی چنانچہ انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۳ سے بخوبی عیان ہے حاصل کلام یہہ طاقت گناہ بخشنے کی جناب مسیح علیہ السلام مین نہین تھی یہہ تو صرف مصنفان اناجیل کی بناوٹ ہے بالغرض اگر طاقت گناہ بخشنے کی تھی تو عذاب صلیب کیون اٹھایا اور اس کفارے کی تردید مین ایک مضمون نمبر ۲۰ و ۲۱ اخبار منشور محمدی مین شایع ہوچکا ہی یقین ہے کہ وہ بھی ضرور آپکی نظر سے گذرا ہوگا تو اب آپکو مناسب ہے کہ ضرور اس تردید مسئلہ کفارہ کا جواب بہت جلد ارقام فرماوین فقط

الراقم محمد عظیم از مدرسہ حقانیہ لودیانہ

حاجیان مکہ معظمہ و قتل انگریزی جدہ

مسٹر بایکر نائب قنسل انگریزی مقیم جدہ نے گورنمنٹ بمبئی کو اس مضمون کی اطلاع دی کہ مین سمجھتا ہون حجاج وزوار سے بجز ایک تھوڑے سے خرچ کے جو حشر راہداری کو لگتا ہی اور کسیطرح کا زاید مبلغ طلب کرنے کی مجھکو قدرت نہین ہے اور حجاج وزوار اس بندرگاہ سے ترکی کبھی روکا نہین جاسکینگے۔ اس لئے میری خواہش یہہ ہے کہ بذریعہ اشتہار شہرت اس بات کی دیجاوے کہ زایرون وحاجیون سے جدہ مین بجز خرچ حشر راہداری اور کسی طرح کا زاید مبلغ طلب نہین کیا جاویگا۔

گورنمنٹ بمبئی درباره مقدمہ مذکور اپنے رزولیشن مین یون حکم کرتی ہے کہ راہداری دیجاوے بغیر ایما کرنے اونکے تعین اسبات کی کہ حکم نامہ سابق مورخہ ۱۹ جولائی کے بموجب چالیس روپیہ جدہ مین بطور امانت رکھوانے ہی ضرورت تھی۔ یعنے اب وہ ضرورت نہین۔

پس حجاج وزوار بلا روک وٹوک یعنی چالیس روپیہ امانت رکھائے کے مکہ معظمہ کو جاسکتے ہین مگر خرچ حشر راہداری جو بہت قلیل ہے دینا چاہیے۔ جریدہ روزگار

عدم ضرورت قرآن شریف کے راقم کو جواب الجواب کی تردید مین

جناب محمد نقشبند او غیرہ اخبار منشور محمدی صاحب۔ بعد سلام وعلیک کے کمترین الردیا جلد گرداننوی بخدمت شریف عرض پرداز ہی۔ کہ پادری تھاکرداس صاحب نے میری تقریر مندرجہ اخبار منشور محمدی نمبر ۱۹ جلد ۱۰ کے جواب مین اخبار نور افشان مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء مین یون تحریر فرمایا ہے

قولہ پس واضح ہو کہ انبیاء بائیبل ایسے نہین۔ جیسے آپ بیان کرتے ہین۔ آپکا بیان محمدی مذہب پر ہے۔ کیونکہ ابتداء خدا کی شریعت یعنے توریت کی محافظ ومعلم تھی۔ انہین سے کسی نے کوئی نیا قانون سوا اپنے پہلے کے پیش نکیا۔ وہ توریت ہی کے احکام کی تعمیل کے لئے بنی اسرائیل کو تاکید کرتی تھی **جواب** پادری صاحب اصل مطلب یکا یہہ تھا کہ جب اولاً احکام بائیبل مین موجود تھی تو وہی احکام قرآن شریف مین کیون نازل ہوی۔ اس لئے دوبارہ نزول احکام فضول ہے۔ اسکے جواب مین راقم نے بعض احکام سہ بارہ بعض احکام پانچ پانچ مرتبہ نازل ہوی ہے پادری صاحب کو دکھلاکر پادری صاحب کا قاعدہ بالکل باطل کردیا تھا اب پادری صاحب نے جو اپنے قاعدہ جدید کی تائید مین لکھنا ہی۔ اسکا

جواب بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آتا ہے - مگر اولاً پادری
صاحب کی تقریر مذکورۂ بالا کا جواب دیتا ہوں - دیکھئے یہہ جو
آپنے لکھا ہے کہ انبیاء بائبل توریت کے محافظ و معلم تھے
انھوں نے کوئی جدید احکام جاری نہیں کیا - پادری صاحب
یہہ کہنا آپکا سراسر غلط ہے چنانچہ میں آپکے قول کی تردید
میں چند نظیریں بائبل ہی سے پیش کرتا ہوں دیکھئے گنتی
باب ۳۱ - آیت ۷ میں یوں مسطور ہے کہ انہوں نے یعنے
اسرائیلیوں نے مدیانیوں سے لڑائی کے جیسا کہ خداوند نے
موسیٰ کو فرمایا تھا اور ساری مردوں کو قتل کیا - انھوں نے
اُن مقتولوں کے سوائے اور حور قم اور سور اور ربع کو جو مدیان
کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو
بھی تلوار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کے رنڈیوں
اور بچوں کو اسیر کیا اور انکے مویشی اور چارپائی اور مال
و اسباب سب کچھ لوٹ لیا اور انکے سب بستیوں اور گھروں
اور محلوں کو پھونک دیا اور انھوں نے ساری غنیمت اور
سارے اسیر انسان اور حیوان لئے اور موسیٰ اور العذر کاہن
اور بنی اسرائیل کے ساری جماعت کے پاس خیمہ گاہ میں
موآب کے میدان میں لب یردن جو یریحو کے مقابل ہے قیدی
اور غنیمت اور لوٹ لائے - دیکھئے پادری صاحب ان آیات
مذکورۂ بالا سے صریح معلوم ہوگیا - کہ قوم اسرائیلی بموجب حکم
خداوند تعالیٰ کے اپنے دشمنوں کے گھروں کو یعنے کفار کے
مکانات کو پھونکدیا کرتے تھے اور مال و اسباب لوٹ کر
مستورات اور چھوٹے بچوں کو اسیر کر لیا کرتے تھے - اور تمام
مردوں کو تلوار کے دھار سے قتل عام کرتے تھے - ایسا ہی
کتاب استثنا کے باب ۲۰ سے واضح ہوتا ہے بلکہ استثنا کے
بیس باب میں لکھا ہے - کہ کوئی سانس لینے والی چیز زندہ نہ چھوڑو
برخلاف احکام توریت کے حضرت یشوع بن نون علیہ السلام
نے جو خاص مُرید حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے - بموجب حکم
رب العالمین کے اس سخت حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم اسکی
جگہہ نہایت ہی نرم فرمایا - کہ تم اے بنی اسرائیل اپنے
دشمنوں کو یعنے کفار کو جزیہ لیکر چھوڑ دو - چنانچہ بنی
اسرائیل نے اپنے فی الحال دشمنوں کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا دیکھو
یشوع باب ۱۱ - آیت ۱۰ و باب ۱۷ آیت ۱۲ - اب پادری صاحب
انصاف سے غور فرماویں کہ انبیاء بائبل توریت کے احکامات
کی معطلی ہی کیا کرتے تھے - یا بموجب حکم خداوند کی منسوخ
بھی فرمایا کرتے تھے - مجھے یقین ہے کہ پادری صاحب ضرور
بعض احکامات توریت کو جنکا نسخ صحیفہ انبیاء علیہ السلام
میں پائینگے منسوخ قبول فرمائینگے - پھر دیکھئے استثنا
باب ۲۲ - آیت ۲۲ میں لکھا ہے کہ زنا کرنیوالی مرد و
عورت کو بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے جان سے مار ڈالتے تھے
برخلاف اسکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے - ایک عورت زانیہ
کو بلا سزا چھوڑ دیا - دیکھو یوحنا کی انجیل باب آیت
۳ سے ۱۱ تک الغرض حوالجات تو بہت ہیں - مگر انکا مفصل
بیان باعث طوالت مضمون سمجھکر صرف چند حوالجات
مذکورۂ بالا ہی پر کفایت کرتا ہوں پھر پادری صاحب فرماویں

قولہ (اخبار نور افشاں) نمبر ۲۸ جلد ایضاً صفحہ ۲
پھر جس حال کہ وہ احکام جو قوم اول کو بطور میعاد کے نماز
فرمائی تھی - یعنے عارضی احکام اپنے حد کو پہنچ گئے - اور جن
احکام تشریح طلب تھے انکی تشریح کی گئی - اور جو تکمیل
طلب تھے - انکی تکمیل کی گئی - اور جو دائمی تھی انکا دوام

قایم کیا گیا- ہان یہہ مطالب انجیل مقدس سے حاصل
ہو چکی تھی جواب اب یہہ دعوی پادری صاحب کا بالکل
غلط ہے- جو فرماتے ہین- کہ جو احکام تشریح طلب تھے
انکی تشریح انجیل سے ہو گئی نہین صاحب نہین بالکل
نہین- آپ کو انجیل کے معلومات ہی نہین تو پھر آپ
عدم ضرورت قرآن شریف کس خوبی پر لکھنے بیٹھے تھے
دیکھئے خروج باب ۲۰- آیت ۱۲ مین والدین کی تعظیم
کی بابت لکھا ہے کہ تو اپنے ماں باپ کو عزت دی تاکہ
تیری عمر زیادہ ہو- اب نہین معلوم کہ کیونکر والدین کو
عزت دین- کوئی وجہ تعظیم اور عزت کی بائبل مین نہین
بیان ہوی- نہ اس حکم کی تشریح اناجیل اربعہ مین موجود
ہے- اور یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو احکام تشریح طلب ہوتے
ہین- جب تک انکی پوری پوری تشریح نہ کیجاوے- تو وہ
احکام پوری پوری قیاس مین نہین آسکتی ہین اور دیکھو
اس حکم کی تشریح قرآن شریف مین بخوبی موجود ہے-
چنانچہ اللہ تعالی سورہ بنی اسرائیل کے ۳ رکوع کے شروع
مین فرماتا ہے- کہ اپنے ماں باپ کے بھلائی کر جب پہونچ جاین
تیرے سامنے بڑاپے کو ایک یا دونون- تو نہ کہہ ان کو
اُف اور نہ جھڑک اُن کو- اور کہہ تعظیم کی- اور جھکا اُنکے
آگے بازو ساتھ عاجزی کے پیار سے- اور کہہ ای رب رحم کر
جیسا پالا اُنھون نے مجکو چھوٹا- اب خیال فرمائیے- کہ کسقدر
اس حکم مجمل کی تشریح- قرآن شریف نے کردی- یعنے انحراف
نہ کہو- اور جو بات کہو ادب سے کہو اور جھکا بازو عزیزی اور
عاجزی کے ساتھ- اور پھر اُنکے حق مین دعا خیر کیا کرو- اور
یہہ نہین- کہ قرآن شریف نے بعض احکام بائبل کے تشریح
ہی کی ہو بلکہ بعض فقرات کی اصلاح بھی فرمائی ہے- جو سب
تحریف کے نہایت ہی مکروہ فقرات خداوند کریم اور انبیاء علیہم السلام
کی نسبت بائبل مین موجود ہین- چنانچہ مشت از نمونہ خروار
چند فقرات اصلاح طلب بیان کرتا ہون- دیکھئے- زبور ۳۲
باب ۲۴- آیت مین لکھا ہے کہ بیدار ہو تو ای خداوند جاگ
تو کیون سو رہتا ہے- ناظرین خیال فرمائین- کہ جنابِ باری تعالی
کو نیند اور بیہوشی کیمے تو انتظام عالم کا کیونکر ہوگا- اسنے
اس فقرہ کی اصلاح مین خداوند کریم اپنے کلام پاک مین فرماتا
ہے- سپارہ سوم- رکوع اوّل- لا تاخذہ سنۃ ولا نوم
یعنے نہین پکڑتی اُسکو اونگھہ- اور نہ نیند- اب پادری صاحب
انصاف سے غور فرماوین- کہ یہہ آیت زبور کی اصلاح طلب تھی
یا نہین- پھر دیکھئے بائبل مین لکھا ہے- کہ خدا بیچے
مانند ہے- دیکھو نوحہ یرمیاہ باب ۳- آیت ۱۰- مگر اس لفظ
کی اصلاح مین اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے لیس کمثلہ
شئی یعنے میری ذات کی کوئی شی مثال نہین ہے- اب
پادری صاحب کو مناسب ہے- کہ اس مکروہ لفظ بائبل سے
جلد توبہ کرین اور خداوند کریم کو ہرگز ریچھ اور چیتا اور
شیر کا بیٹھنے خیال نہ فرماوین- بلکہ خدای بے مثل
پر جسکا ذکر قرآن شریف مین موجود ہے- ایمان لاوین- تاکہ
خدای زبردست شرمندہ ہون علاوہ ان اصلاح طلب فقرات کے
بعض فقرات صریح جو تہہ بائبل مین موجود ہین چنانچہ
خروج باب ۱۹- آیت ۴) تمنے دیکھا- کہ مین مصریون سے کیا
کیا- اور تمہین عقاب کے پرون پر بیٹھا کی اپنے پاس لے آیا
دیکھئے عقاب ایک جانور ہے- جو کبھی ایک آدمی کو نہین اٹھا
سکتا- وہ تمام اسرائیلون کو کیونکر اٹھا کے لے آیا تھا پھر

پھر استثنا باب اول آیت ۲۸ - اور انکی شہر برے ہین جنکی دیوارین آسمان تک بلند ہین - اب پادری صاحب یہہ خیال فرماوین - کہ بہلا کوئی ایسا شہر بھی ہے کہ جسکی دیوارون کی بلندی آسمان تک ہو - پھر قاضیون کی ۲۰ باب ۱۴ آیت مین لکہا ہی کہ اسرائیلون نے ایک مکان کو پہونکا - اسکی آگ کے شعلے آسمان تک گئے -

قولہ جو احکام تکمیل طلب تہے انکی تکمیل انجیل سے ہوگئی جواب تکمیل کے معنے ہین - ایک ناقص اور ادہوری شئی کو پوری کرنا - آپ کے خیال بموجب توریت ناقص اور ادہوری ثابت ہوی جسکی تکمیل انجیل سے ہوگئی - پادری صاحب یہہ خیال آپ کا بالکل غلط اور محض خیالی پلاؤ ہے - کیونکہ توریت کی کامل ہونے پر خود انبیاء بنی اسرائیل گواہی دیتے ہین - چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور ۱۹ - آیت ۷ و ۸ مین بموجب حکم اللہ تعالے کے فرماتے ہین کہ خداوند کی توریت کامل ہے - دیکہئے - جب توریت کا کامل ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کے زبان مبارک سے بخوبی ثابت ہوگیا - تو اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ کامل شئی مین تکمیل کے کیا معنی - آپ کا توریت کو تکمیل طلب خیال کرنا گویا زبور کو جہوٹا قرار دینا ہے - ہان انجیل ضرور تکمیل طلب ہے - جیسا کہ انجیل کے چند مقدمات سے ظاہر ہوتا ہی چنانچہ انجیل یوحنا - باب ۲۰ - آیت ۳۰ مین صاف لکہا ہی کہ اور بہت سے معجزے جو اس کتاب یعنے انجیل مین لکہی نہین گئی یسوع نے اپنے شاگردون کے سامہنے دکہلائی - لیکن یہہ لکہی گئی تاکہ تم ایمان لاؤ - پھر اسی انجیل کے باب ۲۱ - آیت ۲۵ مین یون لکہا ہی - کہ پھر اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے - اور اگر وہ جدا جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتی - پھر دیکہئے خط اول - قرنتیون کا باب ۱۳ - آیت ۸ محبت کبھی نہین جاتی رہتی اگر نبوتین ہین تو موقوف ہونگی - اگر زبانین ہین تو بند ہو جائینگی - اگر علم ہے تو لاحاصل ہو جائیگا - کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے - اور ہماری نبوت ناتمام - پھر جب کمال آویگا تو ناقص نیست ہو جائیگا - دیکہئے جناب پادری صاحب آپکے بزرگ پولوس صاحب تو اپنے نبوتین ناتمام اور اپنا علم ناقص فرماتے ہین - پس ضرور ہی کہ کوئی عظیم الشان پیغمبر نبوت کو تمام اور علم کا نقص پورا کرے - سو سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی انبیا علیہ السلام نے یہہ دعوی نہین کیا کہ مین خاتم النبیئن ہون - اور آنحضرت کا خاتم النبیئن ہونا قرآن شریف مین سورۂ احزاب سے بخوبی ثابت ہی - کہ مخالف کو بھی جسکا انکار نہین - اور انجیل کا نقص بھی قرآن شریف نے پورا کر دیا - چنانچہ معجزات کا نقص جسکا اوپر انجیل یوحنا - باب ۲۰ - آیت ۳۰ سے کیا گیا تھا - قرآن شریف مین وہ ذکر موجود ہے چنانچہ سورۂ آل عمران رکوع ۴ مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو یون فرمایا - آیا ہون تم پاس نشانیان لیکر تمہارے رب کی بنا دیتا ہون - مٹی کی صورت جانور کی پھر اسمین پہونک مارتا ہون تو ہو وے اڑتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہون جو اندہا پیدا ہو - اور کوڑہی اور جلاتا ہون مردے اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کہا کر آؤ - اور جو رکہکر آؤ اپنے گہرون مین اسمین نشانی ہی پوری تمکو - اگر تم یقین رکہتے ہو - دیکہئے یہہ معجزات اناجیل اربعہ مین ہرگز نہین ۔ باقی آیندہ

مطبع مجر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

صرف زبان مبارک ہی سے کہدیتے کہ ہم نے گنہگار وں کی گناہ معاف کردئے دوسری یہہ طاقت گناہ بخشنے کی صرف حضرت مسیح ہی مین نہ تھی بلکہ آپکے حوارئین مین بھی یہہ طاقت موجود تھی چنانچہ انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۲۳ سے بخوبی عیان ہے حاصل کلام یہہ طاقت گناہ بخشنے کی جناب مسیح علیہ السلام مین نہین تھی یہہ تو صرف مصنفان اناجیل کی بناوٹ ہے بالفرض اگر طاقت گناہ بخشنے کی تھی تو عذاب صلیب کیون اٹھایا اور اس کفارے کی تردید مین ایک مضمون نمبر ۲۰ و ۲۱ اخبار منشور محمدی مین شایع ہوچکا ہی یقین ہے کہ وہ بھی ضرور آپکی نظر سے گذرا ہوگا تو اب آپکو مناسب ہے کہ ضرور اس تردید مسئلہ کفارہ کا جواب بہت جلد ارقام فرماوین فقط

الراقم محمد عظیم از مدرسہ حقانیہ لودیانہ

حاجیان مکہ معظمہ و قتل انگریزی جدہ

مسٹر ایکنوف قتل انگریزی مقیمہ جدہ نے گورنمنٹ بمبئی کو اس مضمون کی اطلاع دی کہ مین سمجھتا ہون حجاج وزوار سے بجز ایک تھوڑے سے خرچ کے جو رجسٹر راہداری کو لگتا ہی اور کسیطرح کا زاید مبلغ طلب کرنے کی مجھکو قدرت نہین ہے اور حجاج وزوار اس بندر پر اترنے سے کبھی روکا نہین جاسکینگے - اس لئے میری خواہش یہہ ہے کہ بذریعہ اشتہار شہرت اس بات کی دیجاوے کہ زایرون وحاجیون سے جدہ مین بجز خرچ رجسٹر راہداری اور کسی طرح کا زاید مبلغ طلب نہین کیا جاویگا -

گورنمنٹ بمبئی درباره مقدمہ مذکور اپنے رزولیشن مین یون حکم کرتی ہے کہ راہداری دیجاوے بغیر ایما کرنے اوٹکمپنی اسبات کی کہ حکم امر سابق مورخہ ۱۹ جولائی کے موجب چار سو روپیہ جدہ مین بطور امانت رکھوانے بھی ضرورت تھی - یعنے اب وہ ضرورت نہین -

پس حجاج وزوار بلا روک وٹوک یعنی چالیس روپیہ امانت رکھائے کے مکہ معظمہ کو جا سکتے ہین مگر خرچ رجسٹر راہداری جو بہت قلیل ہے دینا چاہئے + جریدہ روزگار

عدم ضرورت قرآن شریف کے راقم کو جواب الجواب کی تردید مین

جناب محمد یف اد یٹر اخبار منشور محمدی صاحب -

بعد سلام وعلیک کے کمترین الردیا جلد گرداننوی بخدمت شریف عرض پرداز ہی - کہ پادری تھاکرداس صاحب نے میری تقریر مندرجہ اخبار منشور محمدی نمبر ۱۹ جلد ۱۰ کے جواب مین اخبار نور افشان مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء مین یون تحریر فرمایا ہے

قولہ پس واضح ہو کہ انبیاء بائبل ایسے نہین - جیسے آپ بیان کرتے ہین - آپکا بیان محمدی مذہب پر ہے - کیونکہ ابتدا خدا کی شریعت یعنے توریت کی محافظ و معلم تھی - انہین سے کسی نے کوئی نیا قانون سوائے پہلے کے پیش نکیا - وہ توریت ہی کے احکام کی تعمیل کے لئے بنی اسرائیل کو تاکید کرتی تھی جواب پادری صاحب اصل مطلب یکا یہہ تھا کہ جب اولاً احکام بائبل مین موجود تھی تو وہی احکام قرآن شریف مین کیون نازل ہوی - اس لئے دوبارہ نزول احکام فضول ہے - اسکے جواب مین راقم نے بعض احکام سہ بارہ بعض احکام پانچ پانچ دفعہ نازل ہوی ہے پادری صاحب کو دکھلاکر پادری صاحب کا قاعدہ بالکل باطل کردیا تھا اب پادری صاحب نے جو اپنے قاعدہ جدید کی تائید مین لکھتا ہی - اسکا

جواب بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آتا ہے - مگر اولاً پادری
صاحب کی تحریر مذکورۂ بالا کا جواب دیتا ہون - دیکھئے یہہ جو
آپنے لکھا ہے کہ انبیاء بائبل توریت کے محافظ و معلم تھی
انھون نے کوئی جدید احکام جاری نہین کیا - پادری صاحب
یہہ کہنا آپکا سراسر غلط ہی - چنانچہ مین آپکے قول کی تردید
مین چند نظیرین بائیبل ہی سے پیش کرتا ہون دیکھئے گنتی
باب ۳۱ - آیت ۷ مین یون مسطور ہے کہ انھون نے یعنے
اسرائیلیون نے مدیانیون سے لڑائی کے جیسا کہ خداوند نے
موسیٰ کو فرمایا تھا اور ساری مردون کو قتل کیا - انھون نے
اُن مقتولون کے سوا اور رقم اور سوار اور ربوہ کو جو مدیان
کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا اور بعور کے بیٹے بلعام کو
بھی تلوار سے قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کے رندیون
اور بچون کو اسیر کیا اور انکے مویشی اور چارپائی اور مال
و اسباب سب کچھ لوٹ لیا اور انکے سب بستیون اور گھرون
اور محلون کو پھونکدیا اور انھون نے ساری غنیمت اور
سارے اسیر انسان اور حیوان لئے اور موسیٰ اور العوزر کاہن
اور بنی اسرائیل کے ساری جماعت کے پاس خیمہ گاہ مین
موآب کے میدان مین لب یردن جریحو کے مقابل ہے قیدی
اور غنیمت اور لوٹ لائے - دیکھئے پادری صاحب اب ان آیات
مذکورۂ بالا سے صریح معلوم ہو گیا - کہ قوم اسرائیلی بموجب حکم
خداوند تعالیٰ کے اپنے دشمنون کو یعنے کفار کے
مکانات کو پھونکدیا کرتے تھے اور مال و اسباب لوٹ کر
مستورات اور چھوٹے بچون کو اسیر کر لیا کرتے تھے - اور تمام
مردون کو تلوار کے دھار سے قتل عام کرتے تھے - ایسا ہی
کتاب استثنا کے باب ۲۰ سے واضح ہوتا ہے بلکہ استثنا کے

بیس باب مین لکھا ہی - کہ کوئی سانس لیتی چیز زندہ نہ چھوڑو
برخلاف احکام توریت کے حضرت یشوع بن نون علیہ السلام
نے جو خاص مرید حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے - بموجب حکم
رب العالمین کے اس سخت حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم اسکی
جگہہ نہایت ہی نرم فرمایا - کہ تم ای بنی اسرائیل اپنے
دشمنون کو یعنے کفار کو جزیہ لیکر چھوڑ دو - چنانچہ بنی
اسرائیل نے اپنے مخالفون کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا دیکھو
(یشوع باب ۱۶ - آیت ۱۰ و باب ۱۷ آیت ۱۲) اب پادری صاحب
انصاف سے غور فرماوین کہ انبیاء بائبل توریت کے احکامات
کی معلمی ہی کیا کرتے تھے - یا بموجب حکم خداوند کی منسوخ
بھی فرمایا کرتے تھے - مجھے یقین ہے کہ پادری صاحب ضرور
بعض احکامات توریت کو جنکا ناسخ صحیفہ انبیاء علیہ السلام
مین پائینگے منسوخ قبول فرمائینگے - پھر دیکھئے استثنا
باب ۲۲ - آیت ۲۲ مین لکھا ہے کہ زناکار نیوائی مرد اور
عورت کو بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے جان سے مار ڈالتے تھے
برخلاف اسکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے - ایک عورت زانیہ
کو بلا سزا چھوڑ دیا - دیکھو یوحنا کی انجیل باب آیت
۳ سے ۱۱ تک الغرض حوالہ جات نہایت ہین - مگر انکا مفصل
بیان باعث طوالت مضمون سمجھکر صرف چند حوالہ جات
مذکورۂ بالا ہی پر کفایت کرتا ہون پھر پادری صاحب فرماتے ہین

قولہ (اخبار نور افشان) نمبر ۲۸ جلد ایضاً صفحہ ۲
پھر جس حال کہ وہ احکام جو قوم اول کو بطور میعاد کے ملنے
فرمائی تھی - یعنے عارضی احکام اپنے حد کو پہنچ گئے - اور جو
احکام تشریح طلب تھے انکی تشریح کی گئی - اور جو تکمیل
طلب تھی - انکی تکمیل کی گئی - اور جو دائمی تھی انکا دوام

تمام کیا گیا- ہان یہہ مطالب انجیل مقدس سے حاصل
ہو چکی تھی جواب اب یہہ دعوی پادری صاحب کا بالکل
غلط ہے- جو فرماتے ہین- کہ جو احکام تشریح طلب تھے
انکی تشریح انجیل سے ہو گئی ہین صاحب ہین بالکل
ہین ہین- آپ کو انجیل کے معلومات ہی ہین تو پھر آپ
عدم ضرورت قرآن شریف کس خوبی پر لکھنے بیٹھے تھے
دیکھئے خروج باب ۲۰- آیت ۱۲ مین والدین کی تعظیم
کی بابت لکھا ہے کہ تو اپنے ماں باپ کو عزت دی- تاکہ
تیری عمر زیادہ ہو- اب ہین معلوم کہ کیونکر والدین کو
عزت دین- کوئی وجہ تعظیم اور عزت کی بائبل مین ہین
بیان ہوی- نہ اس حکم کی تشریح اناجیل اربعہ مین موجود
ہے- اور یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو احکام تشریح طلب ہوتے
ہین- جب تک انکی پوری پوری تشریح نہ کیجائے- تو وہ
احکام پوری پوری قیاس مین نہین آسکتی ہین اور دیکھو
اس حکم کی تشریح قرآن شریف مین بخوبی موجود ہے-
چنانچہ اللہ تعالی سورہ بنی اسرائیل کے ۳ رکوع کے شروع
مین فرماتا ہے- کہ اپنے ماں باپ کے بھلائی کر جب یہہ پہونچ جائین
تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک یا دونون- تو نہ کہہ ان کو
اُف اور نہ جھڑک اُن کو- اور کہہ ادب کی- اور جھکا اُنکے
آگے بازو ساتھ عاجزی کے پیار سے- اور کہہ ای رب رحم کر
جیسا پالا اُنھون نے مجکو چھوٹا- اب خیال فرمائیے- کہ کسقدر
اس حکم مجمل کی تشریح- قرآن شریف نے کردی- یعنے اُنکو اُف
نہ کہو- اور جو بات کہو ادب سے کہو اور جھکا بازو عزیزی اور
عاجزی کے ساتھ- اور پھر اُنکے حق مین دعا خیر کیا کرو- اور
یہہ ہین- کہ قرآن شریف نے بعض احکام بائبل کے تشریح
ہی کی ہو بلکہ بعض فقرات کی اصلاح بھی فرمائی ہے- جو بسبب
تحریف کے نہایت ہی مکروہ فقرات خداوند کریم اور انبیاء علیہم السلام
کی نسبت بائبل مین موجود ہین- چنانچہ مشتے از نمونہ خروار-
چند فقرات اصلاح طلب بیان کرتا ہون- دیکھئے- زبور ۴۴
باب ۲۴- آیت مین لکھا ہے کہ بیدار ہو تو ای خداوند جاگ
تو کیون سو رہتا ہے- ناظرین خیال فرمائین- کہ جسے خداوند تعالی
کو نیند اور بیہوشی گھیرلے تو انتظام عالم کا کیونکر ہوگا- اسلئے
اس فقرہ کی اصلاح مین خداوند کریم اپنے کلام پاک مین فرماتا
ہے- سپارہ سوم- رکوع اول- لاتاخذہ سنۃ ولا نوم
یعنے نہین پکڑتی اوسکو اونگھہ- اور نہ نیند- اب پادری صاحب
انصاف سے غور فرماوین- کہ یہہ آیت زبور کی اصلاح طلب تھی
یا نہین- پھر دیکھئے بائبل مین لکھا ہے- کہ خدا ریجہ کے
مانند ہے- دیکھو نوحہ یرمیاہ باب ۳- آیت ۱۰ مگر اس لفظ
کی اصلاح مین اللہ تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے لیس کمثلہ
شئی یعنے میری ذات کی کوئی شئی مثال نہین ہے- اب
پادری صاحب کو مناسب ہے- کہ اس مکروہ لفظ بائبل سے
جلد توبہ کرین اور خداوند کریم کو ہرگز ریچھ اور چیتا اور
شیر کا بیٹھ خیال نہ فرماوین- بلکہ خدای بے مثل
پر جسکا ذکر قرآن شریف مین موجود ہے- ایمان لاوین- تاکہ
خدای رو برو شرمندہ نہون علاوہ ان اصلاح طلب فقرات کے
بعض فقرات صریح جھوٹہ بائبل مین موجود ہین چنانچہ
خروج باب ۱۹- آیت ۴) تمنے دیکھا- کہ مین مصریون سے کیا
کیا- اور تمہین عقاب کے پرون پر بیٹھا کی اپنے پاس لے آیا
دیکھئے عقاب ایک جانور ہے- جو کبھی ایک آدمی کو نہین اٹھا
سکتا- وہ تمام اسرائیلون کو کیونکر اٹھا کر لے آیا تھا پھر

پھر استثنا باب اول آیت ۲۸ - اور انکی شہر بڑے ہین - جنکی دیوارین آسمان تک ملند ہین - اب پادری صاحب یہہ خیال فرماوین - کہ بھلا کوئی ایسا شہر بھی ہے کہ جسکی دیوارون کی بلندی آسمان تک ہو - پھر قاضیون کی ۲۰ باب ۱۸ آیت مین لکھا ہی کہ اسرائیلون نے ایک مکان کو پھونکا - اسکی آگ کے شعلے آسمان تک گئے -

قولہ جو احکام تکمیل طلب تھے انکی تکمیل انجیل سے ہوگئی جواب تکمیل کے معنے ہین - ایک ناقص اور ادہوری شئی کو پوری کرنا - آپ کے خیال موجب توریت ناقص اور ادہوری ثابت ہوی جسکی تکمیل انجیل سے ہوگئی - پادری صاحب یہہ خیال آپ کا بالکل غلط اور محض خیالی پلاؤ ہے - کیونکہ توریت کی کامل ہونے پر خود انبیاء بائبل گواہی دیتے ہین - چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام زبور ۱۹ - آیت ۷ و ۸ مین بموجب حکم اللہ تعالے کے فرماتے ہین کہ خداوند کی توریت کامل ہے - دیکھئے - جب توریت کامل ہونا حضرت داؤد علیہ السلام کے زبان مبارک سے بخوبی ثابت ہوگیا - تو اب آپ ہی ارشاد فرمائین کہ کامل شئی مین تکمیل کے کیا معنی - آپ کا توریت کو تکمیل طلب خیال کرنا گویا زبور کو جھوٹا قرار دینا ہے - ہان انجیل ضرور تکمیل طلب ہے - جیسا کہ انجیل کے چند مقدمات سے ظاہر ہوتا ہی چنانچہ انجیل یوحنا - باب ۲۰ - آیت ۳۰ مین صاف لکھا ہی کہ اور بہت سے معجزے جو اس کتاب یعنے انجیل مین لکھی نہین گئی یسوع نے اپنے شاگردون کے سامنے دکھلائی - لیکن یہہ لکھی گئی تاکہ تم ایمان لاؤ - پھر اسی انجیل کے باب ۲۱ - آیت ۲۵ مین یون لکھا ہی - کہ پھر اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے - اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کہتا ہین جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سما سکتی - پھر دیکھئے خط اول - قرنتیون کا باب ۱۳ - آیت ۸ محبت کبھی نہین جاتی وہ تھی اگر نبوتین ہین تو موقوف ہونگی - اگر زبانین ہین تو بند ہو جائینگی - اگر علم ہے تو لاحاصل ہو جائیگا - کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے - اور ہماری نبوت ناتمام - پھر جب کمال آویگا تو ناقص نیست ہو جائیگا - دیکھئے جناب پادری صاحب آپکے بزرگ پولوس صاحب تو اپنے نبوتین ناتمام اور اپنا علم ناقص فرماتے ہین - پس ضرور ہی کہ کوئی عظیم الشان پیغمبر نبوت کو تمام اور علم کا نقص پورا کرے - سو سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی انبیاء علیہ السلام نے یہہ دعوی نہین کیا کہ مین خاتم النبیین ہون - اور آنحضرت کا خاتم النبیین ہونا قرآن شریف مین سورہ احزاب سے بخوبی ثابت ہی - کہ مخالف کو بھی جائے انکار نہین - اور انجیل کا نقص بھی قرآن شریف نے پورا کردیا - چنانچہ معجزات کا نقص جسکا اوپر انجیل یوحنا - باب ۲۰ - آیت ۳۰ سے کیا گیا تھا - قرآن شریف مین وہ ذکر موجود ہے چنانچہ سورہ آل عمران رکوع ۱۴ مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو یون فرمایا - آیا ہون تم پاس نشانیان لیکر تمہارے رب کی بنا دیتا ہون - مٹی کی صورت جانور کی پھر اسمین پھونک مارتا ہون تو ہوجاتا جانور اللہ کے حکم سے اور چنگا کرتا ہون جاندار پیدا ہو - اور کوڑھی اور جلاتا ہون مردے اللہ کے حکم سے اور بتا دیتا ہون تمکو جو کھا کر آؤ - اور جو رکھکر آؤ اپنے گھرون مین اسمین نشانی ہی پوری تمکو - اگر تم یقین رکھتے ہو - دیکھئے یہہ معجزات اناجیل اربعہ مین ہرگز نہین ۔ باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شفیع کے اہتمام سے چھپا -

اجنا چو نیز ہست از بس دوش	زد گشت دلیل حق بر ہن ہمہ تن	اے جان نوشت بہر این سال امید	منشور محمدی است جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسالان ہمہ محتاج بنام	با خاتم دہر آمدہ منشور محمد	تو زیت بلا تو ریہ انجیل تجمل	گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۱۷ | مطبوعہ ۱۵ اوین جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار رسالہ ہذا عشرہ واحدہ میں تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	ای صل علے رسول امجد	سردار پیمبران محمد
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے	خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	شاہنشہ کشور نبوت	ارایش مسند شریعت
پیدا ہوا ایک لفظ کن سے	اتھارہ ہزار عالم اسکے	سب پر شرف نبی عیاں ہے	وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک ہو جو احسن	شمع مہ و مہر سے ہی روشن	ای خامۂ عیش لکھ باضاف	منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک لے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظروں سے گرے جہان کے اجزار
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے	جو فضل و شرف اسے بجا ہے	ہمنام جناب مصطفا ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز مین رکھی ہے	نور رخ دلپذیر اسلام	ماحی ملل نظیر اسلام
افعال حکیم لایزالے	ہوتی نہین مصلحت سے خالی	شمس الاجزار آسمان پر	ہے پیش مسیح نیک اختر
کیا کہون ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ماء فناک	کرتا ہی بعقب زوال شاد	منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا	چھپتے ہین صحیح سب کو الیف	بے شبہ ہے افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	عمدہ جزوین نفیس مضمون	ہر لفظ ہے رشک مکنون
اس نظم کو کر چکا جب اتمام	سال و مہ و روز و شب الہی	تو قیع محمدی رکھا نام	ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اجرا منشور محمدی کے گیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰/ ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰/ بین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کیے جائین گے

رسید زر

جن حضرات نے اپنی عنایت سے قیمت اجرا منشور محمدی مرحمت فرمائی ہے انکے نام نامی بمشکوری تمام درج ذیل کیے جاتے ہین -

جناب حاجی عبدالرحمان صاحب تاجر - بوساطت جناب منشی سید محمد جمال الدین حسینی صاحب	۲
جناب مولوی عبدالرحیم صاحب	ملے
جناب حاجی محمد صاحب بن ابراہیم صاحب بلی متولی مسجد جامع	عصا
جناب قاضی محمد رضی الاسلام صاحب	۱۸ للعہ
جناب ریورنڈ آر رئیس صاحب	ملے
جناب غلام محمد صاحب پوسٹ ماسٹر	۲
جناب محمد انوار الحسن صاحب	۲
جناب نواب علی محمد خان صاحب رئیس جہلجر	۲
جناب غلام محمد خان صاحب مہتمم مطبع جلوہ نور	۲
جناب شیخ غلام محمد صاحب چودہری بوساطت جناب	
ہنہال الدین صاحب تحصیلدار	۲
جناب حاجی احمد محمد صاحب	۲
انجمن پونہ ہارس	۳ للعہ
جناب قاضی محمد باقر صاحب انسپکٹر	۱۰
جناب الٰہی خانصاحب کورٹ ماسٹر دفعدار	۲

جناب شیخ احمد علی صاحب سوداگر بوساطت جناب تحصیلدار صاحب مذکور م

ریاض الاخبار

فتنہ

ابھی فتنہ ہے کوئی دنمین قیامت ہوگا

جسقدر اخبار روے زمین پر شایع ہوتے ہین سب سے اسکی وضع نرالی رہیگی - زمانہ کی طرح ایک وضع کا پابند نہوگا یہہ آفت روزگار **فتنہ** ہفتہ وار ۸ ورق مختلف رنگ کے کاغذ پر شایع ہوگا اسکا رنگ ڈھنگ اسکا مذاق خود اسکا نام بتا رہا ہے بیان کی ضرورت نہین - سمجھ لو - جب **فتنہ** ہے تو کیا کچھ نہوگا - کون ہے جو اسکی صورت دیکھکر یہ نہین نہو یہہ طبیعتون کو گدگدائیگا چہیڑیگا - چٹکیان لیگا - خدا کرے اسکے گاہکون کی توجہ سے وہ سامان بھی ہو جائین جو ابھی خیال مین ہین - امید ہے ہزارہا کا پیان اسکی فروخت ہون - یہہ ہوا تو سب سامان بھی بہ آسانی فراہم ہو سکین گے **قیمت** اسکی صرف ۱۲ ر سال ہے اہل شہر کے سوا اورون کو ۱۴ محصول ڈاک بھی دینا ہوگا خریداران ریاض الاخبار سے اسکی قیمت کچھ بھی نہین اپنی خوشی سے جو چاہین لطف فرمائین والیان ملک کے حضور مین بھی ایک پرچہ ہمیشہ بلا قیمت نذر کیا جائیگا - جو صاحب **فتنہ** کی نامہ نگاری فرمائین گے اونہین **فتنہ** کے سوا ریاض الاخبار بھی مفت

دیا جائیگا اور کچھ بقدر معاوضہ مین- مگر نامہ نگاری کے لئے بہت کچھ رعنائی خیال کی ضرورت ہے- جو آسان نہین- اگر نامور محرر گھبرا ون نے حوصلہ کیا- تو بہت سے فتنہ کو سنبھالنے والے نکل آئین گے یہہ فتنہ مسلمین کئی بار قیامت بنکر نکلے گا جسکی اطلاع چند روز پیشتر دیجایا کریگی جہانتک جلد ممکن ہو فتنہ کو انکھون مین جگہہ دینے والے خریداری اور نامہ نگاری کے درخواستین بھیجین- اکثر کارڈون خیالی پیرایۂ ظرافت مین آنا چاہئے جو طبیعتون کو بھین کردین- امید ہے یہہ فتنہ غالبًا اسی اپریل سنہ حال مین برپا ہو-

کوئی درخواست بغیر وصول پیشگی سالانہ منظور نہوگی ہر تحریر جواب کے طلب کے لئے ۱۰ رکا ٹکٹ بھی بھیجنا چاہئے

المشتہر- منیجر ریاض الاخبار گورکھپور-

قبول اسلام

یہان قصبہ موکل مین ایک نامی سردار بمو قبایل دو آدمی اور ایک تنہا مسلمان ہر سال ہوتے تھے اور اب عرصہ ایک مہینے کا ہوا ہے کہ موضع نوشہرہ مین جو متصل چونیان ضلع لاہور کے ہے وہان ایک سکہ بمنبر دار عمر بائیس سال کا مسلمان ہوگیا ہے ایک ہندو کھتری کے قوم سے موضع بیتو مین چھہ مہینے سے مسلمان ہوگیا ہے اور ایک کھتری موضع پیرووال مین بڑے زور و شور سے مسلمان ہوگیا فقط-

ھردہ

۲۷- جمادی الاول سنہ ۱۳۰۰ کو مقام ہردہ خاص مین ایک ہندو عورت مسمی چنیا ولد حنیا من جامع مسجد مین آکر عرض کی کہ مین اللہ کے واسطے مسلمان ہوا چاہتی ہون اور میرا بھائی مسمی خدا بخش کوئی برس سے مشرف باسلام ہوا ہے مین اسکے ہمراہ رہون گی اور اللہ کے فضل سے روزہ نماز کی پابندی ہر صورت مین کرونگی- لہذا جناب مولانا مولوی محمد محمود صاحب ولایتی نے کلمہ شریف پڑہا کر مشرف باسلام کیا- اور اسکے بھائی کا یہہ منشا ہے کہ کسی نمازی مسلمان سے اوسکا عقد کردینا چاہئے فقط-

قبول اسلام

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم- آپکو یہ مژدہ ہو- کہ مورخہ ۹ راپریل کو بوقت ایک بجے دن کے حاجی شاہ عیسائی مناد عیسائی مذہب بدست شیخ عبدالرحمان صاحب واعظ زد نصاریٰ امرتسری کی وعظ کی تاثیر سے مشرف باسلام ہوے اور نام انکا تبدیل کرکے عبدالعزیز رکھا گیا- شیخ عبدالرحمان واعظ خود عرصہ چہار ماہ سے عیسائی مذہب کو چھوڑ کر مشرف باسلام ہوئے تھے اس مذکورہ عرصہ مین شیخ صاحب موصوف بمبئی تک اپنے وعظ کی تاثیر پہیلا آئی ہی- اور بعد اسکے واپس آنکر کے شہر امرتسر مین بڑی گرمی اور ہمدردی سے شہر کے مختلف حصہ مین وعظ فرما رہے تھے انکی وعظ شریف سے امرتسر کے لوگون کو بہت فائدہ ہو رہا ہے جسکا ادنی نتیجہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے-

شیخ صاحب موصوف کے لئے خداوند تعالی سے دعای خیر طلب کرتے ہین کہ خدا اونکی مدد کرے اور ساتھہ اسکے نئی شیخ صاحب کو بھی خدا ہدایت کرے کہ وہ بھی مثل

شیخ صاحب مذکور کی ہو جاوے آمین - غلام محمد مرتب

مکتی فوج کا آفسر سویٹزرلینڈ مین قید کیا گیا - اخبار عام

مکتی فوج اور مسلمانونکی امداد

ناظرین اخبار منشور محمدی کی خدمت فیضدرجت مین کمترین عرض پرداز ہے کہ آجکل ہمارے جناب مولانا مولوی محمد مراد علی صاحب عرف بیمار بزور و کوشش سے فوج نجات کے آفسر مسٹر تکر صاحب بہادر کے کام مین مصروف ہے جو کہ مکتی فوج مین بڑے بڑے نامی گرامی عیسایونکے لئے عہدے تجویز کر رہے ہین اور جن جن کو ہندوستان کے سارشبکٹ یافتہ عیسائی جنہون نے جیلخانجات وغیرہ مین سندین حاصل کی ہین یا بعض تراخوار جنہون نے مختلف مشنون کی ماندگین چاتی ہین اور ناپ کے بھی پورے ہین چھانٹ چھانٹ کر مسٹر مذکور کے پیش کر رہے ہین تاکہ فوج نجات کو کمال وسعت حاصل ہو۔ چنانچہ کسی صاحب کو جرنیل و کرنیل کے عہدے پر ممتاز کیا جاتا ہے اور کسی صاحب کو میجر و کپتانی پر قایم کیا جاتا ہے علی ہذا القیاس جب تمام عہدے مقرر کئے گئے تو ضرور ہے کہ مسٹر تکر صاحب بہادر افسر مکتی فوج ہمارے مولانا صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہونگے کیونکہ انجیل شریف مین لکھا ہے کہ اگر کوئی تیرے ایک رخسارے پر تپانچہ مارے تو انکی جانب دوسرا رخسارہ پھیر دے۔ دیکھئے ازروے تعلیم انجیل کے ایذارسانی پر بھی صبر و برداشت کا حکم موجود ہے اور جو شخص سزا رسانی کی جگہ امداد دینے مین بدل مصروف ہوا سکا شکریہ عیسایون پر تو عین فرض ہے اس لئے مسٹر تکر صاحب بہادر پر بطریق اولی فرض ہے کہ

جناب مولانا مولوی محمد مراد علی صاحب بیمار کا شکریہ کسی نامی گرامی اخبار ہندوستان مین مشتہر فرماوین اور ایک ملازم ضروری فوج نجات کے لئے راقم الحروف نے بھی بہت کوشش سے تلاش کر کے بخدمت مسٹر تکر صاحب بہادر پیش کرنا چاہا ہے امید ہے کہ مسٹر موصوف بہت ہی خوش ہون گے کیونکہ بڑے عہدے تو عیسائیان نامدار کو مل چکے ہین صرف ایک عہدہ باقی ہے گو کہ وہ عہدہ بڑے عہدون کے آگے ذلیل و خوار ہے لیکن تاہم بغیر اُسکے کام چل نہین سکتا کیونکہ اکثر بروقت اندھیری رات کے جو فوج نجات کو سفر درپیش ہوا کرتا ہے تو بسبب اندھیرے کے بہت ہی تکلیف ہوتی ہے اس لئے ایک مشعلچی کی اشد ضرورت ہے کیونکہ سوائے روشنی مشعل کے اغلب ہے کہ کہین اندھیرے کے باعث فوج نجات کسی گڑہے مین گر کر تباہ ہو جاوے۔ سو تمام ہندوستان اس عہدہ کے لایق کوئی عیسائی نظر نہین آتا کیونکہ اس خام مشعل سوزی کے لئے دو باتین ضروریات مین سے ہین **اولاً** تو وہ مشعلچی تیل کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو **دویم** جیل خانہ سرکاری مین کوئی دن تعلیم پائی ہو سو ایسا شخص بہ صفت موصوف بہت ہی کوشش سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ الحمد للہ بعد مشکل و ہوند ڈھونڈھنے مسٹر پادری نثار الدین صاحب کے فرزند ارجمند مسمی پادری رکن الدین صاحب دستیاب ہوئے۔ چنانچہ یہہ پادری صاحب پسر عماد الدین صاحب پانی پتی ہمہ صفت موصوف ہین۔ **اولا** تو تیل کی تشخیص انکے خاندان مین ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔

دوسرے پادری قسمت سے بسبب جرم گھڑی چرانے
پادری کلارک صاحب امرتسری کے بھگا آقا کلب باقر صاحب
اکثر اسستنٹ پچاس روپیہ جرمانہ اور دو ماہ کی قید بامشقت
بھگت چکے ہین چنانچہ ایسا شخص ہر صفت موصوف مغلنا بہت ہی
محال ہے اس لئے مکر صاحب بہادر کی خدمت مین
التماس ہے کہ ایسے شخص نایاب سندیافتہ کو ضرور ہے
اس عہدہ مذکور پر ممتاز فرماوین اگر مسٹر مکر صاحب
بہادر ایسے لایق فایق سندیافتہ صاحبزادے کو ملازمی
فوج بخات سے محروم رکھینگے تو ضرور ہے کہ پادری عماد الدین
پانی پتی صاحب جنکی پت عیسائیان ہند کے نزدیک پادری
فنڈر صاحب سے بھی بڑھکر ہے رنجور ہو جائینگے کیونکہ جب ایسے
نالایق نالایق سندیافتہ عیسائی بھرتی فوج بخات
ہو چکے ہین تو کیا یہہ صاحبزادہ پسر عماد الدین اُن
نالایقون سے بھی کچھ کم ہے نہین ہرگز نہین - علاوہ
ازین تنخواہ کے بارے مین کوئی شکوہ نہین مسٹر مکر
صاحب بہادر کا دل چاہئے تین روپیہ ماہوار دین
خواہ سات ہے تین کیونکہ ہم کو معلوم ہے کہ مسٹر مکر صاحب
کے پاس کوی ذاتی خزانہ نہین صرف مانگ تانگ کر
کام چلا رہے ہین چنانچہ مسٹر مذکور کا بھیک مانگنا اخبار
کوہ نور لاہور سے بخوبی عیان ہے صرف اس صاحبزادے
کو تو اتنا ہی فخر بس ہے کہ ہم بھی مکتی فوج کے ملازمون
مین شمار ہوئے - آیندہ مسٹر مکر صاحب بہادر
کا اختیار ہے - ہان اتنا تو ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ اگر
مسٹر صاحب ایسے لایق صاحبزادے کو ملازمی سے محروم
رکھینگے تو اور عیسائی کس امید پر ایسے ایسے سارشیفکٹ
اور سندین حاصل کرینگے - کیا اس صاحبزادے کے
طرف دیکھکر دل توڑ نہ جائینگے -

الراقم واقف اسرار خاندان عمادیہ

بقیہ رسالت اور کرامت

اگر کچھہ حوصلہ نہین تو غیر مذاہب پر حجت پت اعتراض
ذکر دیا کرین ابھی مختصر طور پر بائیبل کے مقامات پیش
کئی گئی ہین بصورت جواب اور بھی نذر ناظرین کئے
جاوینگے بائیبل مین اس قسم کی صرف اسی قدر مقام
نہین ہین صدہا ہین محقق صاحب کو اون سب کے بابت
تاریخی ثبوت پیدا کرنی لازم ہین جب محقق صاحب کی طرف
سے تاریخی ثبوت پیش کی جاوینگے تو پھر ہم اون
واقعات اور امورات مندرجہ بائیبل کی اصلیت اور
حقیقت پر غور کر کے اور قسم کے عقلی سوالات پیش کرینگے
مگر یاد رہے کہ اگر محقق صاحب کو طبع ازمائی اور جواب
الجواب کا شوق ہو تو ہمارے مضمون کا حرفاً حرفاً اور
قولاً قولاً جواب الجواب دین برای نام کالم سیاہ کرین
ناظرین اخبار منشور محمدی محقق صاحب کے اعتراضات
اور ان جوابات کو بہ نظر غور و انصاف ملاحظہ فرماوین
اور رائے لگائین کہ محقق صاحب کے اعتراضات کس مقدار اور
وزن کے ہین الحمد للہ کہ مجھہ غریب کی ایک روزہ محنت
پوری ہوی اب اگر خداوند کریم نے اپنا فضل و کرم اور
اپنی اور اپنی اقارب اور احباب کے صحت تندرستی رکھی
تو دوسرا حصہ اس رسالہ کا نذر ناظرین کیا جاویگا -
ای ہمارے خداوند تو اپنے فضل و کرم سے محقق صاحب
اور نیز دیگر مخالفین کو ہدایت بخش اور ہمکو بھی سچی

ایمانداری پر ہمیشہ ثابت اور قایم رکھے اور اپنے اُس
حبیب اور پاک بندے کی برکت اور طفیل سے جسکا نام
نامی اور اسم گرامی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمکو اور ہمارے دوسرے عزیز و اقارب اور احباب کو
صحت اور تندرستی عطا فرمایکونکہ صحت اور تندرستی
دنیا کے نعمتون مین سے ایک بڑی نعمت ہے جو ہمارے
عزیز اور اقارب اور احباب دل کے بیمارپون سے علیل
ہین اونکو بھی ہدایت کا میٹھا پانی پلاکر روحانی صحت
عطا کر اور جو ہمارے عزیز و اقارب اور احباب بدنی
بیمارپون مین مبتلا اور گرفتار ہین اونکو بھی شفا اور
صحت بخشی خداوندا اگر تو ہمارے روحانی اور
بدنی بیمارپون اور ملحقہ عارضون پر توجہ فرمائے گا
تو ایک لحظہ دور ہو جاوین گے کیونکہ تیری نظر رحمت
شفا اور صحت ہے خداوند کریم ایسا ہی کرے -

مکرر گذارش انکہ ہم نے آنحضرت کے چند معجزات مشتمل
قرآن کو بطور نمونہ بیان کرنے کا وعدہ کیا تھا جن مین سے
ایک معجزہ شق القمر بیان ہو لیا بقیہ معجزات دوسرے
حصہ مین بیان کرینگے - ۲۰ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۸۸۳ء

پہلا حصہ اس رسالہ کا ختم ہوا -

راقم الاثم خاکسار مرزا سلطان احمد علی عفی عنہ

ظہور اسلام

مرتب منشور محمدی صاحب سلامت - مضمون ہذا کو اپنے
اخبار گوہر بار مین جگہہ دیجئے عنایت ہوگی وہو ہذا
انجیل مروجہ حال مین اسلام کی خبرین گو آفتاب لیل و
نہار کے مانند روشن ہون مگر عیسائیان زمانہ حال
خصلت شریر کو بسبب کوربا طنی کے اگر نظر نہ آئین تو
انکی نظر کا قصور ہے - لہذا واسطے آگاہی عیسائیان
زمانہ حال کے ایک خبر ظہور اسلام انجیل متی باب ۲۱
آیت ۳۳ سے نہایت ۴۴ تک کو بطور تفسیر کے بیان
کیا جاتا ہے - باب مذکور آیت ۳۳ مین حضرت عیسیٰ
اپنی زبان مبارک سے یون ارشاد فرماتے ہین کہ ایک
اور تمثیل سنو ایک گھر کا مالک تھا جس نے انگور کا
باغ لگایا اور اوسکے چارون طرف احاطہ باندہا اور
اُسمین کو لھو کھودا اور برج بنایا اور اُسے باغبانون
کے سپرد کیا اور آپ پردیس گیا - دیکھو یہہ تمثیل خاص
بنی اسرائیل کی بے ایمانی ظاہر کرنے کو حضرت عیسیٰ
نے فرمائی ہے اور خود مفسر اناجیل بھی بنی اسرائیلون
کی سخت دلی پر گواہی دیتے ہین چنانچہ پادری عماد الدین
پانی پتی نے اپنی تفسیر خزانۃ الاسرار مطبوعہ مشن
لودیانہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۳۷۰ مین اسطرح لکھا ہے
کہ یہہ تمثیل خوب ظاہر کرتی ہے کہ کسطرح بنی اسرائیل
نے انبیا کو رد کیا آخر کو اُسکے بیٹے کو قتل کیا - اور
یہان باغ سے مراد شہر یروشلم ہے جیسے کہ تفسیر
مذکور کے صفحہ ۳۷۳ سطر آخر مین مذکور ہے اور
باغبانون سے مراد قوم بنی اسرائیل ہے اور باغ کے
مالک سے مراد خداوند حقیقی ہے - آیت ۳۴ - اور
جب میوہ کا موسم قریب آیا اُسنے اپنے نوکرون کو
باغبانون کے پاس بھیجا کہ اُسکے پھل لے آوین -
آیت ۳۵ - اور باغبانون نے اسکے نوکرون کو
پکڑ کے ایک کو پیٹا اور ایک کو مار ڈالا اور ایک کو

سنگسار کیا لوگون سے مراد بنیا لوگ ہین جنمین سے
اکثرون کو بنی اسرائیلون نے قتل کرڈالا اس واسطے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کو بنیون کے قاتل اور
جہنمی فرماتے ہین متی باب ۲۳ آیت ۳۰ و ۳۱ و
۳۲ - اور اکثرون کو بے عزت کیا آیت ۳۶ - پھر
اسنے اور نوکرون کو جو پہلون سے زیادہ تھے بھیجا اور
انھون نے اُنکے ساتھ بھی ویسا ہی کیا - پہلون سے
زیادہ یعنے پہلے بنی آئے پھر رسول اس قوم سنگدل
نے اُنکے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کیا یعنے کسی کو مار
پیٹ اور کسی کو قتل - آیت ۳۷ - آخر کو اپنے بیٹے
کو یہہ کہکر بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے آیت ۳۸
پر جب باغبانون نے بیٹے کو آتے دیکھا تو آپس مین
کہا یہی وارث ہے آؤ اسے مار ڈالین اور اُسکی میراث
پر قبضہ کرین آیت ۳۹ سو وے اُسے پکڑکے باغ
کے باہر لیگئے اور قتل کیا - باغ کے باہر یعنے شہر یروشلم
کے دروازے سے باہر اور ایک مقام گلگتا نامی یعنے
کھوپری جگہہ پر پہنچکے اُسے قتل کیا آیت ۴۰ - پس جب
باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون سے کیا کریگا -
باغ کا مالک یعنے خداوند کریم کا جب مواخذہ ہوگا
تو اسوقت خداوند کریم اُنسے یعنے اسرائیلون سے
کیا کہیگا - بنی اسرائیلون نے خود اپنے اوپر آپ گواہی
دی اور اپنی زبان سے خود اقرار کیا آیت ۴۱ -
وے بولے اِن شریرون کو بُرے طرح سے ہلاک کریگا
اور باغ اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اسکو پھل اُنکے
موسمون پر دینگے - باغ اور باغبانون کو دیگا دیکھو

خود بنی اسرائیلون نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ ضرور وہ
مالک حقیقی اسی قوم ظالم سے باغ یعنے شہر یروشلم
چھین لیگا اور دوسرے باغبانون کو دیگا جو اسکو
پھل اُنکے موسمون پر دینگے - جب یہہ اقرار حضرت عیسیٰ
نے بخوبی لے لیا تو اب انکو تورات مقدس کی طرف رجوع
کرتے ہین - آیت ۴۲ - یسوع نے اُنہین کہا کیا تم نے
نوشتون مین کبھی نہین پڑھا کہ وہ پتھر جس سے معماروں
نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ خداوند سے ہوا اور
ہماری نظرون مین عجیب - اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
بنی اسرائیلون کو جنکو معمار کہا گیا ہے پیدائش باب
۲۱ - آیت ۱۰ کیطرف رجوع کرتے ہین اور آیت کا مضمون
انکو یاد دلاتے ہین جسمین یون لکھا ہے تب اُسنے یعنے
سری نے ابرام سے کہا کہ اس لونڈی اور اسکے
بیٹے کو (یعنے اسماعیل علیہ السلام کو) نکال دے کیونکہ
یہہ لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھہ وارث
نہوگا انتہیٰ - اور یہی آیت تورات اقدس کی دیکھکر
قوم بنی اسرائیل کے عالم جو یہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے معمار فرمائے ہین بیشک قوم بنی اسمعیل کو حقیر جانتے
تھے اور وہی کونے کا سرا ہوے کونے کا پتھر وہ ہوتا
ہے جو دو دیوارون کو ملاکر ایک کردیتا ہے سو یہان
دونون دیوارون سے مراد یہود و نصارا ہین جو بسبب افراط
و تفریط کے ایک دوسرے سے جدا جدا ہو گئے اور اعتدال
سے دونون گروہون نے یہان تک زیادتی کی جو دونون
ہی گروہ حق سے انحراف کر گئے اولاً یہود یون نے یہانتک
تفریط کی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو اللہ کے غریب

بندے اور پیغمبر برحق تھے الٰہی رسالت سے انکار کیا اور انکار نبوت پر بھی صبر نہ کیا حتی کہ بیحرمتی کرنے لگے اور مریم علیہا السلام پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور اکثر اللہ تعالیٰ کے مقبول انبیا علیہ السلام کو ناحق قتل کیا اور خداوند تعالیٰ کے کلام پاک کو تحریف سے بے اعتبار کردیا اور حضرات عیسائی اسقدر افراط مین سبقت لیگئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو درجہ پیغمبری سے برتر اکر از راہ مبالغہ خدا کا بیٹا کہنے لگے اور بیٹا ہونے پر بھی اکتفا نہ کیا بلکہ خدائے مجسم ماننے لگے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے وجود اطہر مین خدا بطور اُتار رہا ہے اور کرشن اور راجہ رام کے اُترا ہے اس لئے حضرت عیسیٰ کو خدائی مجسم خیال کرلیا- جب دونون گروہون کا حال افراط و تفریط نے برباد کردیا تو بانی اسلام جو قوم بنی اسمٰعیل کے فخر و عزت کے باعث ہین جنکو مہمان کونے کا سرا یعنے پیغمبر کہا گیا ہے یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون گروہون کو جو افراط و تفریط سے گئے گذرے ہوگئے تھے تعلیم اسلامی کے ساتھ از سر نو پھر راہ راست پر قایم کیا اوّلاً یہودیون کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے منکر اور مریم کے پاکدامنی مین شک کرتے تھے کمال مہربانی سے کہا گیا وامہ صدیقۃ یعنے مریم والدہ حضرت مسیح جسپر تم اے یہودیو برے برے عیب لگاتے ہو وہ تو صدیقہ ہے یعنے اُسنے کوئی عیب نہین کیا صرف تمہارے خیال فاسد ہین از سورۂ مائدہ آیت ۷۸ پھر سورۂ آل عمران آیت ۴۲ و ۴۳ مین اللہ صاحب فرماتا ہے- اور جب فرشتون نے کہا اے مریم اللہ نے تجھکو برگزیدہ کیا اور ستھرا بنایا تجھکو تمام جہان کی عورتون سے اے مریم بندگی کر اپنے رب کی اور سجدہ کر اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے یہہ آیتہ غرض صرف یہودیون کے نہین کرتا تھا اور حضرت عیسیٰ کی نبوت کے بارے مین جو یہودیون کو شک تھی سو اسکے جواب مین اللہ تعالیٰ سورۂ مریم آیت ۳۰ مین فرماتا ہے کہا عیسیٰ نے مین بندہ اللہ کا ہون اللہ نے دی ہے مجھکو کتاب اور کیا ہے مجکو نبی- الغرض جب ایسی تعلیم پاک اسلام کی طرف سے قوم بنی اسرائیل کو سُنائی گئی تو بے شمار یہودی راست دلی سے حضرت مریم کی عصمت کے قائل ہوے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا اقرار کیا- چنانچہ ابتک بطفیل اسلام حضرت عیسیٰ کی رسالت کا اقرار کرکے داخل اسلام ہوتے ہین اور تا قیامت ہوتے رہینگے اور حضرات عیسائیون کو افراط پر تنبیہ کی گئی اور دلایل عقلیہ سے سمجھایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین ہرگز الوہیت نہین تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علاقجات بشری یعنے کھانے پینے سے بری نہ تھے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کھانے اور پینے اور سونے اور جاگنے اور لوازمات بشریہ سے اسلئے اللہ صاحب مسیح کی الوہیت کی تردید مین سورۂ مائدہ آیت ۷۵ مین فرماتا ہے اور اسکی مان مریم صدیقہ ہے اور وے دونون کھانا کھاتے تھے- کھانا کھانے کی تخصیص اسواسطے کی گئی تاکہ ہر انسان کو معلوم ہو کہ حضرت مسیح خدا نہین تھے کیونکہ کھانا اور پینا مقتضاے بشریت مین داخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات لوازمات بشریہ سے بری ہے + باقی آیندہ -

* جیسا کہ سنکر رفع کرنے والے اللہ صاحب نے ذکر فرمایا ہے اور لوگون عیسائی داخل اسلام حضرت مہدی کے زمانہ مین ہونگے

مطبع نجم الاسلام بگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +

اخبار جو بہتر ہے از بس روشن | زود گشت دلیل حق ہر من و تو | اعجاز نوشت بہر این سال جدید | منشور محمدی ست جاوید حسن

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دہر آمد و منشور محمدؐ | تورات بلا تورید بخیل تبجیل | کو یاں صفت و سیرت ہر در محمدؐ

نمبر ۱۸ | مطبوعہ ۲۵ دین جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہر اخبار عشرہ وار بصفحات تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ پیشگی آدر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہی قدیر احد ہے | جو داد کی ثنا کہوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | آرایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اشعارہ ہزار عالم اوس کے | منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | نظروں سے گرے جہان کے اجناف
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | ہمنام جناب مصطفا ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | تا حشر ملل ظہیر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | ہے پیش مسیح تک اختر
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | منشور محمدی کی فریاد
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک | بے شبہ ہی افر صحایف
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہوا سکو بہت بڑی ترقی
اس نظم کو کر چکا جب اتمام | توقیع محمدی رکھا نام | ق

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے

قبول اسلام

علاقہ بیکانیر مین چار ہندو جن مین ایک برہمن تھا اور دوسرا راجپوت مسلمان ہو گئے - ممتاز الاخبار

بقیہ ظہور اسلام

یہہ امتیاز چھوٹی عقلون کے سمجھانے کے واسطے اللہ صاحب نے ارشاد کیا ہے اگر اب بھی کوئی حضرت عیسیٰ کی الوہیت کا قایل ہو تو وہ بالکل عقل سے بے بہرہ ہے اور بغیر باپ کے جو حضرت عیسیٰ کی پیدایش ہوی اسی واسطے اکثر عیسائی دہوکہ کھاگئے اور اس دہوکے مین آکر یہہ خیال کیا کہ تمام جہان تو ماں اور باپ سے پیدا ہوتا ہے اور خلاف عادت جو مسیح پیدا ہوا اس لئے مسیح کو خدا خیال کر لیا حالانکہ آپ سے بڑھکر حضرت آدم کی شہادت موجود تھی جنکا نہ ماں نہ باپ صرف لفظ کن کے کہنے سے پیدا ہوے چنانچہ اس شبہہ کی جو عیسائیون کے دل مین گھر کیا ہوا تھا اللہ تعالے اپنے کلام پاک یعنے سورہ آل عمران آیت ۵۹ مین فرماتا ہے - تحقیق مثل عیسیٰ کے اللہ کے نزدیک جیسے تمثیل آدم کی بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکو ہو جا وہ ہو گیا - دیکھئے حضرت آدمؑ جو صرف کلمہ کن سے پیدا ہوے انکو تو مرتبہ الوہیت حاصل نہ ہوا اور حضرت مسیحؑ جنکی والدہ موجود تھین گو باپ نہ تھا صرف خدا کی قدرت سے پیدا ہوے کیونکر الوہیت حاصل ہو سکتی ہے یہہ تو محض عیسائیون کی خام خیالی ہے پھر اللہ تعالیٰ صاف صاف سورہ مائدہ آیت ۱۹ مین فرماتا ہے کہ بیشک کافر ہوے جنہون نے کہا اللہ ہے مسیح بیٹا مریم کا تو کہہ پھر کیسکا کچھ چلتا ہے بس اللہ سے اگر وہ کھپاوے مسیح مریم کے بیٹے کو اور اسکی ماں کو اور جتنے لوگ ہین زمین پر سارے اور اللہ کی ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور یہہ آیت شریفہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور مسیحؑ کے عجز پر ایک کامل دلیل ہے - الغرض جب یہہ تعلیم عیسائیون کے گوش گذار ہوی اور مسیح کے الوہیت کا ابطال پورا پورا بیان کیا گیا بلکہ مباہلہ کرنے کے واسطے تیاریان کی گئین اس وقت منصف مزاج عیسائی صدق دل سے مشرف باسلام ہوے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نیک بندہ اور رسول ماننے لگے اب عیسائی اور یہودی جو داخل اسلام ہوے وہ کل مومن اخوۃ کے مصداق ہو کر بسبب کونے کے پتھر کے ایک دیوار یعنے بھائی ہو گئے اس لئے حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ یہہ خداوند سے ہوا - یعنے خدا یتعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ اس حقیر اور ناچیز قوم یعنے اسمٰعیلیون مین سے یہہ کونے کا پتھر پیدا ہو

جسکے سبب سے جدی جدی دیوارین یعنے یہود و نصاریٰ ایک ہوگئین - جب خداوند نے اپنی مرضی سے یہہ کام کیا تو ہمارے نظرون مین بھی عجیب ہے پھر حضرت عیسیٰ نے علانی بنی اسرائیل کو کہول کر فرمادیا - آیت ۴۳ - اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تم سے لیجاویگی اور ایک قوم کو جو اوسکے پھل لاوے دیجاویگی پھلون سے مراد عبادت الٰہی ہے - اب حضرت عیسیٰ فرماتے ہین کہ ای اسرائیلیو تم سے خدا کی بادشاہت یعنے ملک کنعان و تخت گاہ یروشلم جو خداوند کی زمین کہلاتی ہے اس سبب سے خداوند خاص طور پر اُس ملک کا بادشاہ تھا -

اول سموئیل ۱۲: ۱۲ - ہوسیع ۹: ۳ - احبار ۲۵: ۲۳ - استثنا ۳۲: ۴۳ - ۲ تواریخ ۷: ۲۰ - زبور ۸۵: ۱ - ایوایل ۲: ۱۸ - و ۳: ۲ - یرمیاہ ۲۵: ۲۷ و ۱۶: ۱۸ - تم سے لیجاویگی ایک اور قوم کو دیجاویگی جو وقت معین پر عبادت الٰہی کرینگے چونکہ وقت معین کا اشارہ آیت ۴۱ مین موجود ہے کیونکہ وہان صاف لکہا ہے باغ کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو پھل اُنکے موسمون مین دینگے یعنے وقت معین پر نہ یہہ کہ جب دل چاہے سو دیکہہ لو وقت معین پر پھل دینے والے سوائے اہل اسلام کے اور کوئی قوم دنیا مین موجود نہین کیونکہ اہل اسلام کے ہر عبادت الٰہی کا وقت مقرر ہے چنانچہ حج وقت پر ہوتا ہے زکوٰۃ کا وقت مقرر ہے قربانی وقت پر ہوتی ہے نماز کے پانچوقت مقرر ہین - الغرض وقت مقررہ پر عبادت کرنیکا حکم صرف اہل اسلام ہی مین پایا جاتا ہے اور عیسائیون مین کوئی بھی وقت عبادت کا مقرر نہین جب دل چاہا گھنٹے بجا کر گرجا کر لیا اور خود انجیل مین بھی وقت مقرر کی قید نہین چنانچہ متی ۶ باب سے یہہ بات بخوبی عیان ہے - اگر کوئی عیسائی یون کہے کہ گو ہمارے وقت عبادت کا مقرر نہین مگر یہودی تو وقت مقرر پر عبادت کرتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہان بیشک یہودی وقت مقرر پر عبادت کرتے تھے مگر انہین سے حضرت عیسیٰ مخاطب ہوکے فرماتے ہین کہ تم سے باغ لیا جاویگا اور سوائے تمہارے اور باغبانون کو دیا جاویگا جنکی صفت یہہ ہے کہ وے موسم پر پھل دینگے سو موسم پر پھل دینے والے اہل اسلام ہین نہ کہ عیسائی - اور پھر حضرت عیسیٰ فرماتے ہین آیت ۴۴ - اور جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا پر جس پر وہ گرے اُسے پیس ڈالیگا اب دیکھئے عیان راچہ بیان یہہ تو خاص ہی تخصیص اہل اسلام کی ہے کیونکہ لشکر جرار اسلامی جسپر گرا اسکو پیس پیس کر خاکستر کر دیا اور جو اس لشکر جرار کے مقابل آیا خود پیسا گیا جیسے حضرت موسیٰ کے لشکر جرار کے آگے اقوام دیگر کا حال استثنا باب ۲۰ و ۲۱ سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت مثل موسیٰ کے پیغمبر تھے استثنا ۱۸: ۱۵ و سورہ مزمل انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا اسلئے یہہ بشارت مندرجہ متی خاص اسلام کی بابت حضرت مسیح نے فرمائی تھی اور اسکو تمثیل کے طور پر صاف صاف

بیان کردیا - الراقم الدویا -

لطیفہ

ہدایت انسانی جو ایک انسان سے دوسرے انسان کو ہوتی ہے اسکے کئے ذریعہ ہین پہلا ذریعہ علم ہے اگر کسی عالم نے غیر مذہب کی کتابین دیکھنی شروع کین اور اپنے خیال کے موافق اس کو حق پایا تو اس مذہب کے طرف وہ عالم رجوع ہو جاتا ہے دوسرا ذریعہ غیر مذہب کے عالم کی صحبت ہے جسکے ذریعہ جاہل آدمی اپنا قدیم مذہب چھوڑ اس عالم کے مذہب کی طرف ہو جاتا ہے - تیسرا ذریعہ ان دونون کے سوائے کوئی نظر نہین آتا ہے - اب التماس عیسائیون کی خدمت مین یہہ ہے کہ یہہ جو دیہات وغیرہ کے چمار عیسائی ہو جاتے ہین انکو کون سی ہدایت ہوتی ہے آیا اول یا دویم اگر کہو کہ ہدایت اول ہوتی ہے تو یہہ بالکل غلط ہے کیونکہ جتنے چمار کمار کے عیسائی ہوے ہین انمین ایک بھی خواندہ نہین ہوتا پھر انھون نے کیونکر عیسائی مذہب کی کتابین دیکھین اگر کہو کہ ہدایت قسم دویم کی ہوتی ہے تو غلط اس لئے دیہات مین انکو کسی پادری صاحب کی صحبت نصیب نہین ہوتی سوائے زمیندارون کے - الغرض میرے خیال موافق دیہاتی چمارون کا عیسائی ہونا بدون لالچ روپیہ کے اور کوئی ذریعہ نہین جب انکا ایمان لانا روپیہ کے وسیلہ سے ہوا تو یہہ عیسائی بھی نجات حاصل کرسکتے ہین؟ فقط -

الراقم ایک ہندو

چمن دین محمد پہ نہ آئیگی خزان کبھی ساقیا لاک مغرب کے بہین صرصر و تند باد اگر

جناب حامی دین اسلام شفیق محمد شریف صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی دام لطفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ ورضوانہ چند روز کے قبل مین علالت حضرت والد مولینا و مرشدنا و مولای سید محمد نظام الدین صاحب نقوی فخری مدظلہ شکوہ فالج ایک تبالی لفافہ جس مین ایک کاغذ پر دو اعتراض بہ نسبت قرآن مجید مرقوم تھے میرے نام پر آیا اگرچہ وہ کاغذ بسبب معترض کا نام تحریر نہ ہونیکے لایق خطاب و جواب نتھا چونکہ اس کاغذ مین قرآن عظیم الشان کے بہ نسبت اعتراض ہے اور عدم جواب سے مخالفین اسلام کو مغلطہ ضعف اسلام و عجز حامیان دین محمد علیہ السلام کا ہوگا اس لئے اون اعتراضات بیجا کا جواب تحریر کرکے ارسال خدمت کرتا ہون کسی گوشہ اخبار مین درج فرماکے مشکور فرماوین

اعتراض اول جب محمد صاحب نے آخری حج کیا اور مرنیکے دن قریب آئے تھے اسوقت آیہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنے آجکے دن مین نے تمہارا دین کامل کردیا اور تمام کی تم پر نعمت اپنی اور راضی ہوا تمہارے مسلمانی سے - نازل ہوی - اس آیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا محمدیون سے آگے راضی نہ تھا بلکہ اب راضی ہوا پس ہزارہا اہل اسلام جو یہہ آیت اترنے کے پہلے نیک کام کرکے یا تو مرگئے یا مارے گئے تھے خدا راضی نہین تھا اور وے سب کافر مرگئے -

جواب تف بروے فلک بروے زمیں ✦

مین سخت حیرانی و تعجب مین ہون کہ کیون یہہ لوگ بلا سوچے قرآن مجید پر اعتراض کرکے نفوس اہل اسلام کو چھیڑتے اور اون سے اپنے پوشیدہ عیوب کو ظاہر کراتے ہین - جب وہی لوگ اظہار عیوب دین خود پر مصر ہین تو ہم بھی جواب وہی سے کب رُکتے ہین -

اس اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ جو لوگ قبل نزول آیہ کریمہ انتقال فرمائے اور بدست کفار شہید ہوے وے اسی قدر دین پر تھے جو اون کے حیات مین حضرت محمد علیہ السلام پر نازل ہوا تھا وے انھین احکام کے عمل و ترک سے مسئول ہونگے نہ اس سے زاید کے - بعد نزول آیت شریفہ احکام دین کامل ہوے اب جو لوگ بعد اسکے تا قیامت مسلمان ہین اُنسے تمام احکام دین کے ترک عمل سے پرسش ہوگی اور آیہ رضیت لکم الاسلام دیناً کے یہہ معنے ہین کہ پسند کیا ہمنے تمہارے لئے اسلام کو دین - پس جسقدر مسلمان خواہ ماقبل کے یا مابعد کے ہین سبھی اس بشارت مین شامل ہین اور یہ جملہ تحت الیوم داخل ہے اس سے یہہ مراد ہے کہ دین اسلام جو اجمال کامل ہوا ہمنے تمہارے لئے پسند کیا ہے اس دین پر تا قیامت عمل کرو - جو لوگ کہ اول اس آیت کے نزول کے مر گئے تھے انکے واسطے وہی اسلام کافی و وافی تھا -

زبور (۱۹) فقرہ (۷) مین حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہین کہ خدا کی توریت کامل ہے اور پھر عیسی علیہ السلام کہتے ہین کہ مین توریت کو پورا کرنے آیا ہون دیکھو انجیل متی (۵) باب (۱۷) فقرہ اس مین عیسوی لوگ یہی کہینگے کہ توریت جب بھی کامل تھی اور انجیل کے بعد بھی کامل ہی تو اُس آیت کلام حمید کے بہ نسبت بھی یہی سمجھ لینا چاہئے تھا - ہمنے تو اس آیت کا مطلب معترض صاحب کے فہم موافق سمجھا دیا ہے مگر معترض صاحب سے ہم امید رکھتے ہین کہ ہمکو ان دو آیات مندرجہ ذیل انجیل کا مطلب تو سمجھا دین جو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مجھ سے آگے آئے ہین وہ سب چور و بٹ مار ہین چنانچہ انجیل یوحنا باب (۱۰) فقرہ (۸) مین ہے (سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہین پر بھیڑون نے انکی نہ سنی) اور پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا جو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے اوس سے بڑا ہے چنانچہ انجیل متی باب (۱۱) فقرہ (۱۱) مین ہے (مین تم سے سچ کہتا ہون کہ انمین سے جو عورتون سے پیدا ہوے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہین ہوا لیکن جو آسمان کی بادشاہت مین چھوٹا ہے سو اُس سے بڑا ہے) اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کی یہہ ہے کہ ادنی ادنی لوگ جیسے چار کولی مالی بھی جب عیسائی ہو جائین تو اگلے سب نبیون سے درجہ مین بڑے ہین - اس سے یہہ ثابت ہوا کہ سب انبیا علیہم السلام کا درجہ ان کولی چمارون وغیرہ کے روبرو ایک ادنی کے برابر بھی نہ تھا پس جو عیسائی ایمان مین چھوٹا ہے وہ سب نبیون سے بڑا ہے پھر جو عیسائی ایمان مین بڑا ہے اسکا کیا پوچھنا کہ وہ تو نعوذ باللہ خدا سے بھی بڑا ہے - الحاصل اب معترض صاحب انصاف سے فرماویں کہ سب انبیاے سلف اپنے ایمان کامل تھے یا یہہ چمار کولی مالی وغیرہ جو عیسائی ہوگئے کامل ہین -

ع چراعاقل کند کاری کہ باز آید پشیمانی من حضر بیر الآیہ فقد وقع فیہ -

اعتراض دوم قرآن مین ہے سارعوا الی مغفرۃ من ربکم یعنے جلدی کرو تم نجات کے طرف اپنے خدا سے اور محمد صاحب کہتے ہین العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمن یعنے جلدی شیطان کے طرف سے ہی اور سستی خدا کے طرف سے دیکھو قرآن و حدیث مین اتنا اختلاف کیونکر

جواب قبل تحریر اعتراض اگر معترض صاحب کسی طالب العلم دین اسلام سے اس حدیث کی صحت و عدم صحت دریافت کر لیتے یا کسی کتاب لغت سے تحقیق معانی عجلت و سرعت و تانی کر لیتے تو پھر ایسا اعتراض نہ کرتے جانا چاہئے کہ اول تو یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کا ایک راوی عبدالمہیمن بن عباس متکلم فیہ ہے چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اہل الحدیث فی عبدالمہیمن بن عباس الراوی من قبل حفظہ یعنے یہ حدیث غریب ہے اور مقرر کلام کیا ہے بعض محدثین نے حق مین عبدالمہیمن بن عباس راوی اس حدیث کے دوسرا یہ کہ سرعت و عجلت مین بڑا فراق ہے غیاث اللغات مین ہے سرعت شتاب کردن بکارے در اول وقت و آن محمود است و عجلت شتاب کردن پیش از وقت و آن مذموم است یعنے سرعت جلدی کرنا اسلئے کسی کام کے اور وہ محمود یعنے نیک ہے اور عجلت جلدی کرنا اگلے وقت سے اور وہ مذموم یعنے برا ہے - اور معنے تانی کے سستی کے نہین ہین جیسے کہ معترض صاحب نے کیا ہے بلکہ معنے تانی کے دیری اور انتظار کرنے کے ہین چنانچہ غیاث اللغات مین ہے تانی ماخوذ است از تانا بکسر اول بمعنی درنگ و دیر یعنے تانی ماخوذ ہے تانا سے ساتھ کسر اول کے معنے درنگ اور دیر کے اور منتہی الارب مین تانی کے معنے درنگ کردن و انتظار نمودن کے ہین - جب یہہ سب معلوم ہو گیا تو اب جاننا چاہئے کہ آیت مین جو تخصیص سرعت کی مغفرت کے ساتھ ہوی اسلئے ہے کہ مغفرت امر محمود ہے اور سرعت چاہئے تو افعال محمودہ ہی مین چاہئے نہ افعال مذمومہ مین اور جو حدیث مین عجلت کی تخصیص شیطان کے ساتھ ہوی اسلئے تھی کہ عجلت فعل مذموم ہے اور ہر فعل مذموم جو انسان سے وقوع مین آتا ہے وہ باغوای شیطان لعین ہے تو اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجلت کے ساتھ کسی کام کا ذکر فرمانے کے مطلق اسکی نسبت شیطان طرف کردی یہان سے معترض صاحب کے اعتراض و جعلسازی کی پوری قلعی کھل گئی -

اب مین معترض صاحب و دیگر حامیان دین عیسوی سے بصد آرزو التماس کرتا ہون کہ وے میرے اعتراض مندرجہ ذیل کو بغور و انصاف ملاحظہ فرما کے جواب باصواب سے جو موافق قرین عقل و نقل ہو مشکور فرماوین والا پھر دعوای حقانیت دین عیسوی سے باز رہین وہ اعتراض یہہ ہے - **متی** ہلم ہے یا موروخ اگر ہلم ہے تو لب نامہ مسیح مین اس سے کتنے ایک غلطیان صادر ہوی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخص صاحب الہام نہ تھا پہلی غلطی یہہ کہ متی باب اول فقرہ اول مین ہے یسوع مسیح بن داؤد ابن ابراہیم -

پس یہہ عبارت نسب نامہ کی پانچ وجہون سے
بالکل غلط ہے **وجہ اول** یہہ کہ عیسائیون کا
عقیدہ حضرت عیسیٰ کے حق مین یہہ ہے کہ وہ ابن اللہ
یعنے عیسیٰ اللہ کا بیٹا اور متی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ
داؤد کا بیٹا ہے تو اب یہ کہئے کہ عیسیٰ ابن اللہ ہونے
کا دعویٰ درست ہے یا دعویٰ متی جو عیسیٰ کو ابن داؤد
لکھا صحیح ہے اگر مین ہر دو دعون کو تسلیم ہی کرلون
تو دونون مین تعارض واقع ہوتا ہے اور تعارض وہ
چیز ہے جو رد کرتا ہے دو باتون مین سے ایک بات کو
جیسا کہ مسطور کتب وصول ہے - پس اس سے یہہ ثابت
ہوتا ہے کہ یا تو عیسائیون نے خداوند عالم کو زن و
فرزند کی تہمت لگائی ہے یا متی نے یہہ بات جھوٹی
جانی ہے جو حضرت عیسیٰ کو ابن داؤد ابن ابراہیم لکھا ہے
ہم اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہے کہ بحکم آیہ لا نفرق بین
احد من رسلہ ہم کسی رسول و نبی مین فرق نہین کرتے
اور نہ اُن پر کسی طرح کا عیب لگاتے ہین لیکن اگر
کوئی معترض یہہ اعتراض کرے کہ دو باپ کا بیٹا کون
ہوتا ہے اور لوگ اسکا کیا نام رکھتے اور اوسکے والدہ
کو کیا تصور کرتے ہین ؟ کیا جواب دین اگرچہ ہم انشاء اللہ
ہمارے اعتقاد موافق جواب تو دینگے اور معترض کے
اعتراض رفع کرینگے مگر جب وہ ہم سے بقواعد عیسویہ
طالب جواب ہو تو ہمکو کوئی جواب اسوقت نہین سوجھتا
اسلئے مین کہتا ہون کہ معترض صاحب پر دیا دیگر
مدعیان دین عیسوی کوئی جواب معقول اس اعتراض
کا دین یا اپنے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرین اور متی
کو غیر ملہم جانین **وجہ دوم** یہہ کہ بموجب عقیدہ قائلین
تثلیث نسب نامہ مسیح کا یون ہونا چاہئے تھا (یسوع
مسیح ابن اللہ کا نسب نامہ) بخلاف اسکے یسوع مسیح بن
داؤد بن ابراہیم لکھنا جیسا کہ متی سے وقوع مین آیا ہے
دو حال سے خالی نہین یا تو متی نے جھوٹ کہا یا اس وقت
تحریر نسب نامہ عیسیٰ کا ابن اللہ ہونا فراموش کیا -
وجہ سوم یہہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام باتفاق
نصاریٰ و اہل اسلام داؤد کے نطفہ سے پیدا نہین
ہوے جو اونکو داؤد کا بیٹا کہا جاوے -
وجہ چہارم یہہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف
نجار کے نطفہ سے بھی نہین پیدا ہوے جو انکو ابن داؤد
کہنا صحیح ہوتا اور متی کا عیسیٰ ابن داؤد لکھنا درست
پڑتا حضرت عیسیٰ تو داؤد کے بیٹے ہونے سے ہر چند
انکار فرماوین اور متی آپکو زبردستی سے داؤد کا بیٹا
بناوین - انکار حضرت عیسیٰ کا داؤد کے بیٹے ہونے
سے انجیل کے متعدد مقامون مین مذکور ہے دیکھو
انجیل متی باب (۲۲) فقرہ (۴۵) اور مرقس باب
(۱۲) فقرہ (۳۵) اور لوقا باب (۲۰) فقرہ (۴۴)
ان متعدد فقرون سے انکار حضرت عیسیٰ کا داؤد کے
کے بیٹے ہونے سے بخوبی ثابت ہوچکا جس انکار کو
خود متی اپنے انجیل کے باب (۲۲) فقرہ (۴۵) مین
تحریر کئے ہین اب ناظرین انجیل عیسیٰ کو سچا جانین
یا متی کو اور کونسے قول متی پر اعتماد کرین کہ ایک
جا عیسیٰ کو داؤد کا بیٹا بناتے ہین اور دوسری مین
خود عیسیٰ سے اسکا انکار بتلاتے ہین -

وجہ پنجم یہہ کہ شاید کوئی یہہ کہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ بی بی مریم کے صاحبزادے ہین اور حضرت مریم داؤد کے نسل سے ہے اس لئے حضرت عیسیٰ کو داؤد کا بیٹا کہا گیا تو مین کہتا ہون کہ یہہ بھی دو وجہ سے بالکل غلط ہے -

اول یہ کہ مرد کا نسب نار عورت کے طرف سے شروع کرنا کہین دیکھا نہین گیا اور کوئی دین وملت مین اسکا رواج نہین پایا مگر یہہ جناب متی کی اصطلاح ہے جو بالکل خلاف قیاس ارباب عقول ہے -

دوسرا یہہ کہ حضرت علیہ السلام نے حضرت مریم کا اپنی والدہ ہونے سے انکار کیا ہے چنانچہ انجیل متی باب (۱۲) فقرہ (۴۸) اور مرقس باب (۳) فقرہ (۳۳) اور لوقا باب (۸) فقرہ (۱۹) مین یہہ انکار موجود ہے من شاء فلیرجع الیہ -

مجھے جناب معترض صاحب اور دیگر علماء وفضلائے دین عیسوی سے امید قوی ہے کہ اس میرے اعتراض والزام سخت کو جسکا وقیعہ میرے دانست مین قیامت تک دشوار ہے بدلایل وبراہین دفع فرما دینگے ۵

این مراتب کہ دیدۂ جزو ئیست +

کار کلی ہنوز در قدرت +

حررہ المسکین المفتقر الی اللہ العلی

السید محمد فخر الدین النقوی الغزنوی المیلاپوری

غفر اللہ لہ بلطفہ الخفی والجلی

مرقوم ۱۲ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری

شہادت اسلام

تعالی شانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد جناب باری جو حق ہے ہرگز ممکن نہین کہ انسان ضعیف البنیان بیان کرسکے الا بقدر کہ اوسی ذات حق نے کہ کریم وہ رحیم ہے خود سکھلا دیا ہے یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین کہے اور دل وجان اسی نام پاک پر فدا کرتا ہے کہ ابتدائے آفرینش زمانہ سے جسکا ذکر توریت وانجیل وزبور وفرقان ودیگر صحف انبیا علیہم السلام مین بھرا ہوا ہے اور اسکا اظہار یقین کرتے رہے ہین + صلوٰۃ وسلام بانہایت اوس ستودہ صفات پر کہ نام نامی جسکا محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم باسمی ہے اور ذکر اسکا بحکم - ورفعنا لک ذکرک شروع کائنات سے جناب احدیت نے کتب سابقہ مین بشرح وبسط ذکر کیا ہے - کہین بہ مادہ اور کہین بہ فارقلیط اور کہین بہ روح صدق اور کہین بہ خداوند روشن اور کہین بہ نور روشن اور کہین بہ بادشاہ جہان انشاء اللہ یہہ سب تعریفین اکمس محمود عالم کے اپنے اپنے موقع پر بقید آیات وابواب کتب آوینگے ہر بشر پر واجب بلکہ فرض ہے کہ محبت قلبی اوس حبیب ازلی اور اشرف انبیا سے رکھے اور بحکم - ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلوا علیہ الی آخرہ صلوات وسلام پر اکتفا کرے کہ اس سے زیادہ نہین کرسکتا ہے - محبت دلی وورود وسلام آل اطہار وازواج مطہرات وصحابہ کبار پر بھی اوسی طرح سے رکھے اور وردجان کرے صحابہ کبار نے احکام توریت وانجیل وفرقان کمالیت پہونچایا اور دین اسلام کو بحکم انجیل شایع کیا اور انتقام

بحسب وعدہ حضرت مسیح علیہ السلام لیا اور مخالفین کو
ملزم ٹھہرایا اور آج تک نابعین اونکے ٹھہراتے جاتے ہین
اور چونکہ معاند حق ہے کبھی مغلوب نہین ہوتے ہمیشہ غالب
ہی رہتے ہین حالانکہ حسب وعدہ جد امجد اون حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام دست مخالف ہمیشہ ضد مین ہے - اب کمترین
خلایق حقیر سراپا تقصیر خاطی عاصی مستمدی رحمت منتمی
شفاعت عبداللہ مرزا مغل بیگ مقیم حال بہندارہ ناگپور
مغفرت کرے اللہ پاک برتراوسکی اور اوسکے والدین کی
اور کل اخوان مومنین اور اخواۃ مومنات کی اور ذریعہ
کرے اس رسالہ کو نجات اوسکی کا - عرض کرتا ہے کہ بہت
سے رسالے بحث اثبات دین مین مخالف نصارا کے بزرگان
دین وحامیان شرع مبین - خصوصًا مولانا محمد ثناءاللہ
صاحب پانی پتی وجناب مولوی رحمۃ اللہ صاحب کیرانوی
اور فی زمانہ جناب مولانا مولوی سید ناصرالدین محمد ابوالمنصور
صاحب دہلوی امام فن مناظرہ اور جناب مولانا مرزا احمد
صاحب جالندہری اور جناب مولوی مرزا سلطان احمد صاحب
رئیس قادیان ضلع گورداسپور وغیرہ وغیرہ نے لکھا
اور ایسے اچھے اچھے جواب دئے کہ یقینًا مخالفین نے بھی
قبول کیا ہوگا اللہ پاک اجر کریم عطا کرے ان بزرگون
کو اور سعی اونکی مشکور فرماوے دارین مین - اس خادم
کو ترا زمانہ دراز سے شوق اس امر کا تھا کہ ایک رسالہ ثبوت
ثبوت وشہادت اسلام خاص بحوالہ توریت وانجیل
بزبان انگریزی لکھا جاوے اور ثبوت اوسکا قرآن وحدیث
سے بالفعل نہووے اور بحث عقلی ونقلی سے معرا رہے کیونکہ
مکتوبات اردو سے تو عیسائیان ہندوستانی کا خاطر خواہ
فیصلہ ہوگیا اور حق بخوبی اون کے دلون مین جانشین ہوگیا
گو بلا حصول سعادت ازلی راہ راست دور ہے اور وہ نہ آوین
مگر کرسچینان خاص ولایت بالکل لاعلم اور کورے ہین
اور زعم اونکا دور از حق کہ مذہب محمدی ناحق اور علمای
دین محمدی گمراہ وبے دلیل ہین - اور چند علمای نصارا یورپ نے
جو دقایقہ عمری حضرت رسالت مآب لکھا اور ترجمہ کلام اللہ
شریف کا کیا تو بہت سے طعن والزام ناجایز اور تہمت
لایعنی اس دین پاک پر اور اوس باعث مکونین پر لگایا
ہے اور خود نشہ خودی مین اور مظلم بے پایان مین غرق آب
ہین اور نسخجات اردو خاطر مین نہین لاتے تو تحریر
انگلیشہ سے اونکو حق معلوم ہو اور تشفی کامل ہوجاوے
نظر بران بتوکل واستعانت اللہ غالب وکفی باللہ
وکیلا رسالہ انگریزی لکھا اور پھر شوق ہوا کہ ترجمہ اسکا
بزبان اردو ہووے چنانچہ رسالہ ہذا کا لکھنا شروع کیا -
السعی منی واتمام من اللہ انشاء اللہ المستعان - بعد
اختتام وتصحیح ہر دو رسالے برای طبع مطبع نامی منشور محمدی
بنگلور مین بخدمت محمد شریف صاحب ابلاغ کیجاوینگے
اور بعد الطباع بلاحظہ عالی ناظرین باوقار پیش کئے
جاوینگے واللہ معاون علی کل حال امید کہ وقت مغفرت
سے خادم کو فراموش نفرماوین فقط -

مقام بہندارہ ناگپور - یکم محرم الحرام ۱۳۰۲ ہجری قدسی
پوشیدہ نرہے کہ یہہ رسالہ مخاطب ایک دوست نصارا
کے ہے اور یہہ بیرای خط مکتوبہ ہوا - مضمون مذکورہ
بالا دیباچہ اولی اصل کتاب انگریزی مین نہین ہے -
دیباچہ ثانی بنام جمیع برادران اسلام ونصارا درآن

حالیکہ وہ برسرحق ہون تحریر کیا گیا - عبداللہ مرزا مغل عفی عنہ

از عبارت انگریزی بخدمت ناظرین باوقار

برادران حق پسند السلام علیکم وعلی من اتبع الہدا افضال ایزد متعال ورحمت حق برشما باد - کمترین خلایق مرزا مغل بیگ باادب عرض پرداز خدمات عالی ہاین مدعا ہے کہ یہہ چند اوراق مشتمل برکلام حضرت ذوالجلال رب لایزال بحکم وانزل التوراۃ والانجیل من قبل ہدیً للناس وانزل الفرقان - الٓمٓ عمران - وآتینا موسی الکتاب وجعلناہ ہدی لبنی اسرائیل الا تتخذوا من دونی وکیلاً بنی اسرائیل بالتصدق قوۃ ولا تکذبوہ مشکواۃ - بخلوص دل وبحسن عقیدت وبصدق ارادت برآے سعادت دارین اپنے برادران مسیحی کے لکہا کہ متعاقب ازلی ربانیہ بآن مقدار کہ ذہن ناقص میرے مین آئے اور حسن ارادت میرے نے مجہکو سکہلایا ظاہر ہوجاوے - واضح ہو کہ ہر مذہب مختلفہ مین ہر ایک آدمی بقول وما علینا الا البلاغ - اپنی خدمت سمجہتا ہے کہ حمد وتوحید ومراحم واوامر ونواہی ربانیہ منادی کی جاوے اور حمد وجلال لایق جناب احدیت لایزال کیونکہ جسکو زوال ہے وہ لایق جلال نہین کسی دوسرے کو نہ دیا جاوے اور جناب باری خود بھی ایسا ہی فرماتا ہے کتاب یشعیا باب ۴۲ آیت ۸ -

واضح ہو کہ علم انگریزی جیسا کہ چاہئے مجہکو نہین آتا کیونکہ مین ساکنین ہند سے ہون چونکہ میرے اس رسالہ انگلیشیہ کو ایک آشنای برطانیہ نے بنظر تصحیح مطالعہ کیا ہے مین اوذکارتہ دل سے مشکور ہون ومتمنا سے دلی وخواہش قلبی میری تحریر ہذا سے یہہ ہے کہ رحمت الہیہ ومغفرت غفار یہ جس طرح سے ممکن ہو حاصل ہو اور جو امر حق ہو ظاہر ہو بین خواہ اسلام مین ہون یا نصرانی ہون یا جو پیش ہون صداقت حق ورحمت رب رحیم ومغفرت غفار کریم حاصل ہونا ضروری امر ہے - اور عفوے جرایم ونجات از جہنم وادخال در مملکت ملک العلام حصول مدعا وثمرات آفرینش ہین اور اگر یہہ وصول نہون تو بہایم صحرای ہزارہا درجہ ہم لوگون سے بہتر ہین مین ناظرین عالی طبع سے مستدعی انصاف ہون کہ اطمینان دل سے بسہولیت تمام وبلاطرفداری وخصومت دماغ خوب غور فرماوین اور صداقت حق جہان ہو نکال لاوین - کیونکہ خدوشرم ومشیخت دنیاوی چند روزہ ہے اور سرخ روئی یا ذلت جو آیندہ آنیوالی ہے وہ ہمیشہ کو ہے اور یہہ امر تو بدیہی ہے کہ ہم لوگ مرنیوالے ہین - لہذا جناب باری سے دعا کرتا ہون کہ وہ مدد کرے میری اور ہدایت کرے مجہکو اچھی ہدایت جس سے کہ وہ راضی ہے اور خوش - اور مدد کرے وہ میری تحریر مین کہ کلمات سقیم ونا ملایم قلم میری سے نہ نکلین بلکہ مجہکو خلق ونرمی وخوش کلامی وبردباری عطا کرے کہ جس سے کلام مین میرے محبت پیدا ہو اور ناظرین کو منصف بنادے کہ وہ خود انصاف کرین - زمانہ دراز سے خواہش میری تھی کہ یہہ رسالہ لکہا جاوے مگر جبکہ مین خدمات گورنمنٹ پر مامور تھا تو کثرت کاروجوابداری کار مفوضہ اسقدر تھی کہ ایکساعت دماغ میرا خالی از فکر نہین رہتا تھا - خدمت میری ماتحت بنگالی گورنمنٹ

محکمہ میڈیکل ڈپارٹمنٹ بصیغہ ڈاکٹری کے تحت تعلیم پایا
مین نے مدرسہ عالیہ کلکتہ مین امتحان پاس کیا
مین نے اور ڈپلوما حاصل ہوا مجھکو ۱۸۵۲ عیسوی
مین - تیس سال خدمت سرکاری پر سرفراز رہا
اور پنشن لیا مین نے ۱۸۷۹ مسیحی مین اور سرکار سے
ایک تمغہ بصلہ کارہائے نمایان میرے کے مجھکو عنایت ہوا
اور اسناد بکثرت حکام بالا سے جنمین سے چار
قطعہ رسالہ انگریزی مین قلم بند کی گئین یہان بضرورت
خیال کرکے قلم انداز کیا - یہہ رسالہ مسمی بشہادت
اسلام اول لکھا گیا انگریزی مین ترجمہ کیا گیا اسکا
اردو مین - ہر دو رسالہ مجلد بہ ایک جلد کئے گئے
اللہ کرے یہہ مقبول عام ہون فقط +

ارادہ میرا یا جو کچھ کہ مین نے لکھا سطلقاً اس بنیاد پر
نہین ہے کہ حملہ آور ہون مین کتب مقدسہ بیبل پر یا
تردید کردن مین کل یا کوئی حصہ اوسکے کی بلکہ میری نیت
یہہ ہے کہ اوسکا ثبوت اور اوسکی تقدیس اور اوسکی
تصدیق اور اوسکی عظمت بیان کی جاوے کیونکہ آیات
کلام اللہ شریف و اقوال محمد لطیف مرتبہ بالا اوسکی
عظمت و شان کے واسطے کافی و شاہد ہین - تحریر میری
مخالفت مین بیبل مقدس کے نہین ہے - ہان مخالفت
مین اون لوگون کے ہے جو اوسکو پڑھتے ہین اور اوسکی
تعمیل نہین کرتے یعنے پیشین گویان لاحقہ محمدیہ کہتے
ہین اور اوس سے انکار کرتے ہین - ثبوت اوس کا
انشاء اللہ تعالی مقام مناسب پر معلوم ہو جاویگا -
اسوقت جو فہم و ادراک جناب باری نے مجھکو عطا کیا ہے
اوس سے مین سمجھتا ہون اور ایمان رکھتا ہون کہ مذہب
اسلام آج کے روز دنیا مین تمام ادیان غیر پر مقدم و مسلم
الثبوت ہے کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ بیبل مقدس خود ہی
اسکے ثبوت مین شہادت عظیم دے رہی ہے اور حضرت مسیح
علیہ السلام نے بھی بذات خود خوشخبری اوسکی بذریعہ
فارقلیط کے دیا ہے ثبوت یا عدم ثبوت اوسکا انشاء اللہ
اپنے موضع پر اچھی طرح سے ظاہر ہو جاویگا - اور
باین ہمہ اگر قیاس میرا غلطی پر ہو اور مین خطا پر ہون
تو جو کوئی بزرگان حق شناس سے مجھکو سمجھا دیوے اور میرا
اطمینان ہو جاوے اور ہادی مطلق مجھکو ہدایت کریم
عطا کرے اور مین گمان کردن کہ مذہب احمدی مذہب
سماویہ اور برسر حق ہنین اوسوقت مذہب حق حضرت
مسیح علیہ السلام کا کہ آسمانی اور اوپر حق کے ہے -
اور اوسکو مین بیشتر سے جانتا ہون بآسانی و خوشی
قبول کرلونگا - ابتدا مین حضرت پولوس اونکو ساول
بھی کہتے ہین یہہ حضرت مخالفت مین حضرت مسیح
علیہ السلام کے ہمیشہ برسر مخاصمت رہا کرتے تھے - اور
قوانین موسوی کے بڑے پابند تھے اور بسبب اپنی
لیاقت اور فہم رسا کے کلیسائے مسیحی سے مناظرہ کیا کرتے
تھے - اول تیموتی باب آیت ۱۳ - اور جبکہ شہید
استیفن سنگسار کیا گیا اوسوقت ساول کچھہ فقط اسکی
قتل کا ہی حکم دینے والے نہ تھے بلکہ یہہ وہان کھڑے
تھے اور جو لوگ قاتل تھے اون کے کپڑون کی حفاظت کرتے
تھے - اعمال باب ۷ آیات ۵۸ / ۵۹ / وقوعہ اوسکا ۳۳
سال بعد حضرت مسیح کے ہوا - بعد موت استیفن جبکہ

حضرت ساول پیچ مخاصمہ و مجادلہ عیسایون کے بہمہ تن
مصروف و مگرم تھے اوسوقت جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام
پر ایمان لائے تھے اون کے ساتھ یہہ نہایت ظلم کرتے
گلاتیان باب آیت ۱۳ - اعمال باب ۲۶ - آیتہ ۱۱ -
یہہ داخل ہوتے اون کے مکانون مین اور زبردستی
اون کے مردون کو اور اون کے عورتون کو کشان کشان
نکالکر قید خانہ مین بھیجتے - اعمال باب ۸ آیتہ ۳ -
ساینا گاگ یعنے بعد جہودیہ - یہہ وہان کھڑے ہوکر جو
لوگ کہ ایمان لاتے تھے حضرت مسیح پر اونکو مارتے اور مجبور
کرتے کہ وہ لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے نکی برائیان
بیان کرین - مگر جبکہ اونکو ہدایت ہوی اور اللہ پاک
اونکو راستہ دکہلایا کیسے اچھے ہوگئے یہان تک کہ
شامل ہوے حضرت مسیح کے حواریون مین اور یارلوگون نے
تو قبایل کا نبی بھی اونکو بنا دیا اور آپکو معراج بھی حاصل
ہوی اور مشاہدات عجایب و غرایب بھی حاصل ہوے
چنانچہ حضرت پولوس خود ہی فرماتے ہین کہ بیان وہان
کا غیر ممکن ہے - اسیطرح سے مین بھی دعا مانگتا ہون
اللہ پاک سے کہ وہ مجھکو بھی اچھی راہ بتلادے اگر ہون
مین غلطی پر - اب مقالہ ۱ - بہ نتایج مذکورہ
بالا مین ناظرین سے عرض کرتا ہون کہ بغور مطالعہ تحریر
میرے کے آشفتہ و پریشان خاطر نہون اور نہ کتاب میرے
کو ایکسطرف پھینک دیوین اور کہین کہ یہہ کیا مکروہ
کلام ہے اور خوب نہین مجرا سکا ایک متعصب محمدن یا
شریر آدمی ہے علانیہ مذہب عیسوی کو گالیان دیتا ہے -
نہین میرے پیارے دوست یہہ باتین نہین ہے - مین نے
ہرگز ایسا گمان نہین کیا - آپ براہ مہربانی اس کتاب کا
مطالعہ بہت ہوشیاری اور خوب غور و تعمق اور توجہ
دلی سے کرین - پھر آپکو جو کچھہ کہ خطا معلوم ہو اول بنظر انصاف
دیکہین اگر حقیقت مین غلطی یا خطا ہو تو اوسکی تردید
کرین اور تردید کرین اوسکی بوجہ معقول قابل قبولیت
ہر خاص و عام اور ثبوت اوسکا دیوین بدلیل قوی اور
حین مکالمہ صفائی دل و شیرین کلامی مدنظر رہے کہ مجھکو
مجبور ہوکر قول آپکا قبول کرنا پڑے بوجہ دلیل قوی
آپکے اور آپکو جو حق ہے مین نے کریتی سیزم یعنے طلب تردید
کی دعوت کیا ہے - مگر آپسے مین عرض کرتا ہون کہ آپ
لکہین جواب اسکا نصف صفحہ پر محاذی مین میری تحریر
کے یعنے نصف صفحہ پر بائین طرف تحریر میری ہو اور نصف
داہنے طرف جواب اپکا اس شکل سے صاحبان منصف
مزاج حق پسند باریک بین ہر دو تحریر کا ملاحظہ کرینگے
اور ظاہر کردینگے کہ حق کسطرف ہے اور باطل تحریر کسکی
پوشیدہ نرہے کہ جس بزرگون نے وقایع عمری حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم لکہا ہے - مین دیکہتا ہون کہ تحریر اونکی
راہ انصاف سے بہت دور ہے - خصوصًا کاتبین ذیشان
کی و تراکت بمساوسایتی طریقہ اونکی تحریر کا ایسا مکروہ
اور نامعقول ہے کہ دیکہنے والون کو حرارت اور اشتعال
طبع پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی مرتکب ایسے جرم قبیح کے
دشنام دہی کے ہو جاسکتے ہین جیسے کہ وہ مین مطالعہ
کرو باب ۹ مشتمل بر ترقی و فتوحات محمدیہ صفحات ۱۷۳
و ۱۷۴ - لایف آف محمد صفحہ ۱۸ مسیحی اور قواعد صباحہ جو آج
سیل نے ترجمہ قرآن صفحہ ۶ مین بنام خواندگان لکہا ہے اسکو

مطبع بحر الاسلام بمقام مین محمد شیرینگ کے اہتمام سے چھپا

اخبار چہر نہ ہست خانہ بس روشن	زد گشت دلیل حق بر ہر من و تو	اے جان نوشت بہر این سال جدید	منشور محمدی بحا و حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بالواح و انجیل بانجیل	گویان صفت و سیرت و سر و محمد

نمبر ۱۹ | مطبوعہ ۵ دین رجب المرجب سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تر و مندرجہ جمعہ چھپتا ہے سالانہ قیمت مع محصولڈاک بتاب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

ستوجب حمد وہ خدا ہے	جو خسرو کشور بقا ہے	اے صلی علے رسول امجد	سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے	سلطان قلمرو ابد ہے	جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے	خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق	عادل سامع مرید صادق	وہ افسر فرق انبیا ہے	محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے	وہ غارس باغ کن فکان ہے	شاہنشہ کشور نبوت	آرائش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے	اٹھارہ ہزار عالم اوسکے	سب پر شرف نبی عیاں ہے	وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن	شمع مہ و مہر سے ہی روشن	ای خامۂ عیش لکھ بانصاف	منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی	محبوب حریم لایزالی	جب سے نکلا یہ رشک گلزار	نظروں سے گری جہان کے اخبار
دیہیم جلال فرق پر ہے	اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے	جو فضل و شرف اسے بجا ہے	ہمنام جناب مصطفیٰ ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے	صنعت ہر چیز میں رکھی ہے	نور رخ دلپذیر اسلام	ماحی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی	ہوتی نہیں مصلحت سے خالی	شمس الاخبار آسمان پر	ہی پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک	ارشاد نبی ہے ماعرفناک	کرتا ہی تعجب زار و دانا و	منشور محمدی کی فریاد
جب بعثت نبی کا وقت آیا	خامہ نے ادب سے سر جھکایا	چھپتے ہیں صحیح سب کو لیف	بے شبہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک	آیا ہی بشان شاہ لولاک	عمدہ جزیں نفیس مضمون	ہر لفظ ہی رشک درّ مکنون
	اس نظم کو کر چکا جب ارقام	سال و مہ و روز و شب الٰہی	ہو اسکو بہت بڑی ترقی
		توقیع محمدی لکھا نام	

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنی فی پرچہ ۱ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۱۰ ہے غریب مسلمان اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول بھیجدینے سے ۱۰ ر مین ۷ پرچے اُن کے نام پر روانہ کئے جاوین گے - فقط +

غزل امین کانپوری

جو وقت نزع میری منہ سے نام مصطفےٰ نکلے
بدن سے روح بھی کہتی ہوی صل علیٰ نکلے

یقین ہے تنگدہ مین نعت احمد گر پڑہون جاکر
تو بت کلمہ پڑہین ناقوس سے نام خدا نکلے

ضیا بخش اسقدر ہی خاک کو فی احمدا سے عیسیٰ
لگالو چشم سوزان مین تو وہ اوسکی دوا نکلے

جمال پاک حضرت دیکھکر آدم یہہ کہہ اوٹھے
جنہین خاکی سمجھتے تھے وہ نور کبریا نکلے

تمنا حضرت موسیٰ کو تھی امت کے ہونے کی
ہوا ثابت یہان سے آپ فخر انبیا نکلے

نظر یوسف پر کرکے دیکھا جب حضرت کو گردون نے
تو وہ بدر الدجیٰ نکلے یہہ اک شمس الضحیٰ نکلے

تمنا ہی امین اپنی یہی تا زندگی حق سے
کہ وقت مرگ میرے منہ سے کلمہ آپ کا نکلے

مراسلہ

مخدومی مکرمی جناب محمد شریف صاحب دام مجدکم

السلام وعلیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب عالی آپکو اور آپکے اخبار کے ناظرین باتمکین کو ایک خوشخبری سناتا ہون ہمارے شہر بمبئی مین جناب مولانا وبالفضل اولانا مولوی محمد صدیق صاحب مدرس اول مدرسۂ زکریا کی خدمت شریف مین ایک لڑکا نوجوان ۱۶ برس کی عمر کا حاضر ہوکے ایک خط احمد آباد کی شریعت پناہ کی دستخط کا جناب موصوف کو دیا مضمون خط سے معلوم ہوا کہ لڑکا مذکور لمبندی دودوا کا باشندہ ہی قوم راجپوت ہے اسکا باپ وہان کے تالوکداؤن کا جاگیردار ہی ماں بھی زندہ ہی اور دو بھائی ہین ایک انجن کا پالنپور ریلوے کا اسٹیشن ماسٹر ہے اور دوسرا راجکوٹ کے ہای کورٹ مین وکیل ہے اس نوجوان کو ہادی مطلق نے جو ہدایت نصیب کی تو اپنے والدین کی ناز و نعمت کی پرورش اور مہر پدری و مادری و برادر و خویش و اقارب و حب الوطنی ان سب کو ترک کرکے راہ حق کو ڈہونڈتا ہوا شہر احمد آباد مین وارد ہوا اور وہان کے جامع مسجد کے خطیب صاحب سے اسلام مین داخل ہونیکا شوق ظاہر کیا خطیب صاحب نے اسکو کلمہ شریف تلقین کراکے امت محمدی صلعم مین شامل کیا اور ختنہ بھی اسکے کرائے مگر اوسکے کی عقل نے وہان کا رہنا مناسب نجانا اوسکو اس بات کا خوف ہوا کہ کہین والدین کے مہر کی گندہ بو میرے دماغ مین سرایت کرکے جنت کے حور و قصور و شفاعت رسول مقبول صلعم و دیدار خدای عزوجل سے محروم رکھکے دوزخ کے عذاب شدید مین گرفتار نکرے یہہ خیال دلمین لاکے وطن سے دوری اختیار کرکے یہان بمبئی مین وارد ہوا گجراتی مین بہت ہوشیار ہی انگریزی

بھی کچھ جانتا ہے وہ اپنی معیشت کا اسباب اچھی طرح پیدا کر سکتا ہے مگر اوسکا ارادہ تو دو چار مہینے تک احکام الٰہی سیکھنے کا ہے جب دین اسلام کے احکام سے ماہر ہوے تو پھر معاش کی تردد کرے علم دین حاصل کرنے کی مدت تک اسکے خورد و نوش کی تجویز مجلس تائید نومسلمان کے ذمہ پر ہے اس مجلس کا حال و منشا فرصت کے وقت تفصیلوار رقم کرکے آپ کی خدمت مین روانہ کرونگا مجھے امید ہی کہ آپ بپاس دین اسلام اسکو درج اخبار کرکے کاذ اہل اسلام کو اس سے مطلع کرینگے زیادہ چہ عرضی مورخہ ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۱ ہجریہ مقدسہ

نیازمند - محمد اسماعیل مصطولی

بقیہ مضمون مباحثہ مولوی صاحب و کرستان صاحب

ترک ملانے کو پرچہ مطبوعہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۱ دیکھیے

(راوی) حضرت مولانا! کیا عرض کرون کہ وہ ہفتہ کس کس انتظار مین قطع ہوا - بارے جمعہ کا روز آیا بندہ بھی پانچ بجے سہ پہر کو مقام مذکور پر پہونچا دیکھا تو مرزا محمد بیگ وعظ اسلامی مین مصروف ہین مگر مسیحی چبوترے پر صرف دو چار کرستان صاحبان بیٹھے ہوے ہنسی و قہقہ لگا رہے ہین اور ایک گوینده سڑک پر سامنے کھڑا ہے - حیران ہوا کہ الٰہی ماجرا کیا ہے وہ حضرت بظاہر مسلمان بباطن کرستان ابتک تشریف نہین لائے دیکھا چاہیئے کیا ہوتا ہی اگر اسوقت مین انھون نے موہنہ پھیرا تو ہر طرف سے ہم لوگ نکو بینگے ۵ چوازقوے یکی بیدلشی کرد

کا معاملہ ہوگا - پیچھے پھر کر دیکھتا ہون تو مولوی صاحب بھی موجود اجناب شاگردون کے گھیرے ہین -

بندہ - مولوی صاحب! بندگی -

مولوی صاحب السلام وعلیکم جناب - فرمائیے حضرت ابھی تک تو وہ کالے پادری صاحب تشریف نہین لائے - مین بھی اونہین کے آسرے سے کھڑا ہوا ہون - کہین دغا تو نہ دینگے خدا خیر کرے - ماجرا بہتر نظر نہین آتا کیونکہ اور روزون کے بہ نسبت آج تاخیر ہوی -

ب نہین حضرت یقین تو ہے کہ ضرور آوین یا شاید کوئی ایسی ہی وجہ واقع ہوجائے تو دوسری بات ہی -

م کیون جناب! آپ تو قوم ہنود سے معلوم ہوتے ہین

ب نہین جناب! کس علامت سے جانا میرا تو یہہ مذہب ہے کہ (نہ ہندوم نہ مسلمان) کا فرض جہود - ندانم اینکہ سرانجام ماچہ خواہد بود) تحقیق البتہ کرتا ہون -

م - صحیح - مگر یہہ سن و عمر ابھی تحقیق کی نہین ہے البتہ تحصیل کی ہے - آخر یہہ تو بتلائے کہ ظاہر اسباب کس مذہب کے پیرو ہین -

ب جناب کیا عرض کرون گو مذہب پولوسوی رکھتا ہون مگر ..... خیر جانے دیجئے -

م ہان ہان بہتر جو شکوکات آپکو واقع ہوے ہون اونہین آپ پادریصاحب سے استفسار فرمائے وہ آپکے خاطر جمع کر دینگے -

ب ہان تب تو خیر صلاح ہے پادریصاحب تو ایسی کے خواستگار ہین کہ - من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو اور باقی .....

م اچھا اگر تحقیق حق منظور ہے تو منصفی کی راستی کو مت ترک کیجئے اور گاہ گاہ شریک مناظرہ ہوا کیجئے۔ اگر آپ منصف ہونگے آپ ہی حق اختیار کیجئے گا۔ انہین غور فرمائیے ہفتہ گذشتہ مین پادری صاحب سے عالم الغیبی خدا کے بارے مین گفتگو ہوی تھی چنانچہ اب کے ہفتہ کا وعدہ کیا ہے کہ جواب دونگا۔ ایسے گفتگو مین انصاف کیجئے گا۔ غرضکہ تحقیق کی (بشرطیکہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیوے) صورت ہے۔ انہین تو جانبین کے مناظرہ کے کتابین دیکھنے اوس سے من وعن منکشف ہوجاویگی اور اگر آپکو کتابین نہ مل سکین تو آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لاوین مین آپ کو کتابین دیسکتا ہون۔

ب جیہان صحیح!! مگر اسقدر کہا ہی تھا کہ سامنے سے پادری صاحب کی گاڑی نمودار ہوی اور یہان سامنے سڑک پر جو گوشہ کرستان صاحبون کا کہڑا تھا اوس نے کہا کہ دو صاحب آتے ہین جلدی کھڑے ہو۔ کہ ایک صاحب جھٹ پٹ جوتے پر نکل کھڑے ہوے اور ستر ستر جلدی سے ورق کہولکر ایک مقام لگے پڑہنے (اور وہ نکل کر اپنے دستور پر زیتون کے پہاڑ کیطرف چلا۔ اور اوسکے شاگرد اوس کے پیچھے ہوے۔ اور اوس جگہہ پہونچکے او سنے اون سے کہا دعا مانگو کہ ازمایش مین نہ پڑو۔ اور اوس نے اون سے تہرکے ایک مٹی پر تہرکے گھٹنے ٹیک کر دعا مانگے اور کہا کہ ای باپ اگر تو چاہئے تو یہہ پیالہ مجہہ سے دور کر لیکن میری مرضی نہین بلکہ تیری مرضی کے موافق ہو) اے لیجئے ولایتی پادری اور کالے پادری صاحبان بھی آپہونچے اور کہٹ سے داخل کتب خانہ ہوے۔

اب مولوی صاحب اس امید مین ہین کہ کالے پادری صاحب تشریف لائین تو مین البتہ اظہار مطلب کرون۔ ہاے یکے بعد دیگرے کالے پادری صاحب بھی جوتے پر تشریف لائے اور جون ہین کہا تھا کہ "ای عزیزو یہہ دینا" کہ مولوی صاحب نے کہا دو پادری صاحب تسلیم۔ امزاج مبارک! رہی یہ بحریت۔ میرے سوال کا جواب تو آپ ضرور لکہوا لائے ہونگے"۔ ج۔

کالے پادری صاحب بندگی جناب! کیا کہا کہ جواب لکہا لائے ہونگے"، چہ خوش۔ انکا جواب اور لکہوانا۔ لیجئے لیجئے! آپکے جواب تو چند جملے تھے۔ اسمین ان ذرا کوئی ہے۔ وہ میز پر جو مینے کاغذ ہین رکہدئے ہین اوٹھاتو لانا ایک کرستان کو لایا لایا۔ لیجئے۔ ہان یہی ہے۔ سنئے جناب مینے آپکے سوال کا جواب بہت آسان طور پر تحریر کیا ہے۔ آپ اسے غور کر کے سنین۔ اچھا سب لوگ خاموش! چپ! چپ! غل مت کرو دین کی بات سنو! ہان صاحب سنئے۔ (ہمارے پاس جمعہ گذشتہ کو ایک مولوی صاحب آئے۔ اور اونھون نے توریت مقدس مین عالم الغیبی خدا پر بسبب لفظ پچہتانے کے جو کلام الہی مین وارد ہے اعتراض کیا۔ وای بر ین عقل۔

م کیون جناب یہہ ابہین سے وای بر ین عقل کیا۔ ای صاحب جب آپ جواب دیچکے ہوتے اور سو آدمی اوسکو قبول کرتے اور مین اکیلا نہ مانتا تو وای بر ین عقل جایز تھا یہہ تو "اب ندیدہ دموزہ از پاکشیدہ" کا عمل آپ کر رہے ہین۔ قربان۔

ک جناب آگے تو سنئے یا بیچ ہی مین بات کاٹ دیا

م بہت خوب فرمائیے فرمائیے سن رہا ہون -

ک خیر (واہی بر ین عقل - اب ہم اون سے یہہ پوچھتے ہین کہ کیا شیخ سعدی نے گلستان مین یہہ نہین کہا ہی کہ

س کرم بین ولطف خداوندگار + گنہ بندہ کردست اوشرمسار (بھلا جناب یہہ شرمسار کے کیا معنے)

بس لیجئے آپکا جواب کامل ہوگیا یون بہت دہر ہی سے کہتے ہم نہین مانتے تو اوسکی بات دوسری ہے - چلئے بس ہوچکا

م ای سبحان اللہ مانتا ہون آپکو - واللہ آپکے پاؤن قدم لیجئے اور تو کیا عرض کرون - ذرا کچھ سنے بھی جائے بس اپنی ہی کہکر چلتے ہوے -

ک نہین نہین ہم کچھ نہین سنتے ہمنے جو ہمارا فرض تھا وہ ادا کر دیا - لو ایمان کوئی ہے - ان جوابون کو جا بجا دیوارون مین چسپان کر دو -

م جناب پادری صاحب میرا جواب کامل نہین ہوا مین اس آپکے جواب کا جواب دینے مستعد ہون - اب سنیلیجے تو جائے -

ک بہت خوب بولئے -

م سنئے ! آپ جواب بھی لائے تو کس کے کلام کا کہ شیخ سعدی کے کلام کا - اول تو آپ یہہ فرماوین کہ کیا شیخ سعدی کا کلام توریت کلام الہی کے برابر ہے - اگر آپ قبول فرماوین کہ ہان برابر ہے تو فہوا المراد پھر دوسرے شاخ ملینگے - اور اگر کہین کہ نہین تو مین یہہ کہتا ہون کہ بندے کے کلام کو کلام الہی سے کیا نسبت

س چہ نسبت خاک را با عالم پاک (کچھ یہہ ہارے مذہب مین داخل نہین اسپہ ہمارا عقیدہ نہین - اور ہان کلام پر تو آپکا اعتقاد ہے اور اوسکو آپ کلام الہی مانتے ہین - ہان اگر اسکا کوئی جواب قرآن شریف سے نکالکر دیجئے تو ہم تسلیم کرتے ہین - ورنہ جناب انصاف فرمائیے کہ آپنے جواب کامل میرا نہین پایا - اور اب بندہ وعدہ معینہ ثانی نہین مانیگا - کیونکہ یکشنبہ کو مین الہ آباد جاؤنگا - پادری صاحب عنایتاً جواب دیکر جائیے ورنہ پھر مین کہان اور آپ کہان -

ک اچھا اچھا ہم آپکا جواب دیتے ہین بہت خوب ہمارا جواب غلط ہی صحیح - مگر ذرا آپ غور فرماوین - آپکے نزدیک مغرب کا وقت آگیا اور مجھکو بھی یہان آئے ہوے عرصہ ہوا ہے -

م صحیح ! اگر مجھکو مغرب کا بڑا وقت پڑا ہے آپ جواب بھیجئے -

راوی بس ایحضرت مولوی صاحب کا اسقدر فرمانا تھا اور ولایتی پادری صاحب بالفاظ ذیل چیخنا (کیا گھریگی گھریگی تم کہتا ہے کہ جواب دو ! جواب دو ! جواب دو - ہم دیکھتا ہے کہ اتنے سب آدمیون مین کوئی شخص اس آدمی سے جرکر جواب و بدذات نہین ہے کہ جب سے منشی صاحب کے تنگ کئے ہوے ہی کہ جواب دو ! جواب دو ! جواب دو - جواب دو - ! جاؤ یہان تمہارا جواب نہین ہے -

م اپنے اجواب وغیرہ سے - استغفر اللہ استغفر اللہ مین کیا جانتا تھا کہ پادریون کا بھی ایسا مزاج ہوتا ہے - اس غصہ سے تو ہمکو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انکے پاس ہرگز جواب نہین ہے جانے دو میدان درگذرے فی الحقیقت مرزا صاحب بڑے ہشیار آدمی ہین جو ایسون کے منہ نہین لگتے

راوی جناب ایڈیٹر صاحب - یہہ کیفیت دیکھکر ایسی ندامت حاصل ہوی کہ کیا عرض کروں - صاف ظاہر ہوگیا کہ حکم انجیل (اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا پھیر دو) کا برتاؤ پورے پورے طور پر بھی حضرات کرتے ہین سچے عیسائی آپ ہی لوگ ہین - کیون ہنوز وزیر چنین شہر ہائے چنان - جہان چون نگیرہ قراری چنان -

اول تو دین مسیحی جیسا ہی اوسکے پیرون ہی اکثر مقام پر ملاح ہین - جیسا کہ پرچہ شوکت الاسلام مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۰۲ھ مین مینے دیکھا ہی کہ بحوالہ اخبار تائمز اوسنے ایک مضمون جسکی سرخی (عیسائی مذہب کی ترقی مشرق مین برائے نام ہے) لکھے درج کیا تھا - جسکا ایک جملہ یہہ بھی تہا کہ (وہ لکھتا ہے یعنے "تائمز" کہ بیشک عیسائی لوگون کی چال وچلن وعادات واطوار ایسے قابل نفرت وکردہ ہین اور اسی مذہب کے معینون نے ایسے اندہا ہند مچا رکہی ہے کہ مین حیران ہوتا ہون یہہ مذہب مشرقی ملکون مین کیون گھیرا جاتا ہی) **دوم** اوسمین ایسے ایسے حضرات پوادر کیون نہ نیک ترقی ہو - جناب ایڈیٹر صاحب! مین اکثر دیکہتا ہون کہ مقام سگرہ واقع بنارس مین جو گرجا گھر ہے اور اوسکے قریب ایک جرا بنگلہ ہے - اوسمین کرسچن جہنڈے کے جہنڈا اور بھرے کے بھرے رہتے ہین - سہ پہر کو یا صبح طرف ہوا کہانے کو نکلتے ہین آگے آگے ایک ہندو لیڈی صاحبہ اور پیچھے وہ غول مگر واہ واہ کیا نورانی چہرہ ہوتا ہے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس انہین لوگون کے واسطے مجسم ہوا ہے توبہ توبہ - کیا عرض کروں اوس غول کے غول اور جہنڈے مین خیر ف کی صورت تو نظر ہی نہین آتی بجز ..... وغیرہ کے -

جناب من بندہ یون مذہب کا سنا ہی - مگر اب تو اوراس مذہب کے طرف سے بے بنیاد ہوگیا - باسباب ظاہر عیسائی ہون اور اگر ایسا نکروں تو چھوٹے پادری صاحب کون کہیگا - یا ..... چہرے دار کہان سے نصیب ہونگے - مولانا دینا عجب بری بلا ہے - پہلے آدمی گھر مین چراغ روشن کر لیتا ہے تب مسجد ومندر مین - العاقل تکفیہ الاشارۃ زیادہ زبان درازی سے اپنی روزی مین بٹہ لگانا ہے - باقی کل امر مرہون باوقاتہ آیندہ دیکہا جائیگا - فقط

رقم دیوجی مذہب عیسائی - از لندن مشن اسکول بنارس -

بقلم - م ع - بنارسی - ۲۸ اپریل ۱۸۸۶ عیسوی -

خط

جناب مہتمم صاحب سلامت - مترجم ازالۃ الاوہام صفحہ ۱۶ مین تحریر فرماتے ہین "کہ ازالۃ الاوہام مین شہتیر کا لفظ لکہا ہی اور انجیل مطبوعہ کلکتہ ۱۸۵۱ء مین بھی شہتیر ہی لکہا ہے پس نہ معلوم کہ پادری مہتیر صاحب مجموعہ بیبل مطبوعہ مرزاپور مین لفظ کانڑی کہان سے نکالا ہی اور کانڑی کس ملک کی زبان ہے الخ"

جناب من واقعی بیبل مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۱ء مین پادری مہتیر صاحب نے لفظ کانڑی درج کیا ہے اور وہی بائبل اردو مین جو بخط انگریزی مطبوعہ مرزاپور ۱۸۵۱ء تختی خورد پر ہے اس مین بہی لفظ کانڑی مرقوم ہی حسب استدعا صاحب مولف مین عرض کرتا ہون کہ اصل لفظ یونانی [illegible] جسکے معنے زبان انگریزی مین بیم ہی اور بیم کے معنے اپنی زبان مین شہتیر کے ہین

اور بائیبل انگریزی مین لفظ بیم لکھا ہے جسکے معنے
شہتیر کے ہین اور ڈاکٹر کامنت نے لفظ بیم کے اوپر
رافٹر واسطے تاکید معنے شہتیر رقم کیا ہے تاکہ بیم کے
معنے خاص شہتیر کے سمجھے جاوین کیونکہ بیم کے اور بہت سے
معنے ہین اور رافٹر کے خاص معنے اس موٹی لکڑی کے ہین
جو بروقت تعمیر مکان چھت مین لگائے جاتی ہے اور ڈاکٹر
ولبشر صاحب نے اپنی کتاب لغت مین اول تو بیم بمعنی شہتیر
دوم بیم بمعنی جولاہون کی چھوٹی سی کشتی ناسیناگ
کی چوہین یا سینگ کی بنی ہوی نہایت چکنی جسکے اندر
پایکا سوت باریک سنج آہنی مین لپٹا رہتا ہے اور بر
وقت بُننے کپڑے کے داہنے ہاتھ سے بائین طرف اور
بائین ہاتھ سے داہنے طرف دریمان سوت تانے کے دوڑتے
ہین سوم بیم بمعنی ترازو کی ڈنڈی ہے چہارم بمعنی
شعاع یعنے کرن آفتاب پنجم ایک آنکھ کے اشارہ کو
کہتے ہین اسیطرح سے گیارہ معنے تو تحریر ہین اور
اصطلاحی معنے بہت سے ہین مگر سب سے زیادہ استعمال
لفظ بیم کا واسطے شہتیر کے ہے اور کتاب لغت مین بیم
بمعنی شہتیر سب سے اول تحریر ہے یعنے سرفہرست اور
متی کا بھی منشا شہتیر سے یہی ہے کیونکہ اسکے ضد مین
لفظ تنکا ہے تنکے کے بعد شہتیر احسن ہے - کاڑی زبان
بھرتی مین ادنی قسم کی لکڑی کو کہتے ہین گودہ کسی طرح
کی ہو خواہ جلانیکی ہو یا چوب دستی اور دانت خلال کرنے
کی لکڑی کو کاڑی کہتے ہین مگر شہتیر کو کاڑی نہین
کہتے بلکہ اوسکو جیال کہتے ہین اور صحیح لفظ کاڑی ہے
نہ کاڑی - بھرتی زبان مین کاڑی ہرگز نہین کہتے

مجھکو یاد آتا ہے کہ یقیناً ہندوستان کی عام بازاری
زبان مین لفظ کاڑی اوسی جولاہیکی چھوٹی کشتی نما لکڑی
کو کہتے ہین جسکا ذکر اوپر کے تشریح نمبر دوم مین ہو چکا ہے
اور غالباً پادری صاحب کا بھی یہی منشا ہوگا - اور یقین ہے
کہ آپ اور جناب مولف صاحب میری تحریر پر خوب قہقہہ مار کر
ہسینگے اور ترجمہ نویسی پادری صاحب کی داد دیوین گے
جو پادری صاحب نے اوس کشتی جولاہیکو جولاہی کا شہتیر
تحریر فرمایا ہے دیکھو ایک سموئیل باب (۱۷) آیت (۷)
مجموعۂ بیبل مطبوعہ مرزاپور ۱۸۶۰ء - یقین ہے کہ مترجم صاحب
ازالۃ الاوہام کو میرے اس تحریر سے اطمینان ہو جاوے
کتبہ مرزا مغل بیگ از بہندارہ - ۳۰ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء -

بقیہ

کمتی فوج مین کون کون اور کس قسم کے ہندوستانی عیسائی داخل ہون (تتمۂ منشور محمدی)

ناظرین اخبار منشور محمدی علی الخصوص ہمارے پیاری عیسائی
بھائی ہمارے چندروزہ خاموشی سے غالباً یہہ سمجھتے ہونگے
کہ اب ہندوستانی عیسائیون مین شاید کمتی فوج مین
بھرتے پانیکے لایق آدمی نہین رہے ورنہ کیا وجہ ہے
کہ منشور محمدی مین اون لیق اور روح القدس یافتہ نیکون
کا ذکر خیر جسکو تمغہ لیاقت یا سارٹیفکٹ دینداری
کہین نوزیبا ہے درج نہو -

نہین صاحبو! یہہ بات نہین ہے ابھی ہندوستان
مین بہت سی مشہور مقدس مسیحی بھائی موجود ہین جنکی لئی
ہمکو پھر مکرر صاحب بہادر کی خدمت مین عرض کرنا باقی ہے
خاموشی اور اس سلسلہ کے ملتوی رکھنے کی وجہ یہہ تھی

کر سالویشن آرمی کے گورو گنتہال میجر صاحب موصوف اندرون بمبئی مین جیلخانہ کی ہوا کھا رہے تھے پھر بھلا اغیار اون بھائیون کی جنکے پیشون - بلکہ معدہ اور انتڑیون مین بھی روح القدس ہر دم بھری رہتی ہے (واہ روح القدس نہ ٹھہرے فضلہ ٹھہرا) کیسے روبرو کرتے - اور عہدہ کی منظوری کون کرتا - اب چونکہ میجر صاحب بہادر بعد انقضاء میعاد جیل خانہ سے باہر تشریف شریف کا بیخ لائے ہین لہذا ہم پھر اپنے دیندار مسیحی بھائیون کو جن سے ہمارا تعرف ہی اور جنکی دینداری (برعکس نہی) کا ثبوت نہ صرف دیہاتی لوگون کے دفتر دل پر منقوش ہے بلکہ معلم الملکوت مسٹر عزازیل علیہ اللعن کے بارگاہ سے بھی اونکو خوشنودی مزاج کی سند مل چکی ہے موسناد کارکردگی میجر صاحب بہادر کی خدمت مین پیش کرتے ہین - اور اپنے طرف سے ہم اتنا اور لکھدیتے ہین کہ یہہ ہمارے دیندار عیسائی بھائی اون کامون سے بھی بڑھکر جنکا ذکر ہم اون کے ناموں کے ساتھ کرینگے آیندہ نہ کرین تو ہمارا ذمہ ہے -

میجر صاحب موصوف کو ہماری پیارے مولانا مولوی مرزا موحد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جالندہری کا بھی دل و جان سے شکریہ ادا کرنا واجب ہے جنہون نے اکثر پنجاب کے دیندار روح القدس یافتہ مسیحون کا پتہ میجر صاحب کو بتلایا - اگر میجر صاحب لاکھہ روپیہ خرچ کرتے تو بھی مسٹر امام الدین شہباز (جو مدرسہ مین لونڈون سے مشت زنی) (جلق) لگواتے ہوے پکڑے گئے تھے (استغفر اللہ) اور رکن الدین بن عماد الدین (جنکا پادری کلارک صاحب کی گہری چرائی مین عدالت نے تیل نکالدیا تھا) پادری پانی پتی - وغیرہ وغیرہ کے سوانح عمری کب اور کیونکر معلوم ہوتے - واقعی مرزا صاحب ممدوح نے پاک کلیسیاے ہند کے حالات زندگی جمع کرنے مین وہ کوشش اور محنت کی ہے کہ لوکا حواری اور پولوس وغیرہ نے بھی اول اور دوم صدی عیسوی مین نہین کی تھی لوکا نے تو سن سنا کر حالات جمع کئے تھے مرزا صاحب نے جو کچھہ لکھا ہی بچشم خود دید لکھا ہی - پس ایمان کی بات تو یہہ ہے کہ مرزا صاحب اونہوین صدی کے سچے حواری کہلانیکے مستحق ہین - اونکے پیچھے پیچھے اگر بندہ کا نام بھی میجر صاحب لکھہ لین تو عین نوازش ہے - کیونکہ ہماری یہہ تحریرین ایک صدی بعد مسیحی بھائیون اور پاک کلیساؤن کو اسقدر مدد دینگے جیسے کہ آج مقدس پاؤل اور لوتھر وغیرہ کی تحقیقات امداد پہنچا رہی ہے - چنانچہ آیندہ آنے والے نسلین خود انصاف کرلینگے -

ایک اور کے تذکرہ شروع کرنے سے پیشتر ہمکو میجر صاحب اور شکایت ہی وہ یہہ کہ میجر صاحب کی تلون مزاجی نے سچ پوچھو تو مکتی فوج کی ساری قلعی کھول دی پیشتر اس سے کئی مرتبہ پولیس کمشنر بمبئی نے حضرت کو مسلمانون کی آبادی مین گیت گاتے اور ڈھول بجاتے ہوے گذرنے سے منع کیا مگر میجر موصوف نے ایک نہ سنی بلکہ جب قید ہوی اور سروز عدالت کے روبرو کھڑے ہو کر خالی کارتوس اس زور و شور سے اوڑایا کہ دیکھنے والے دنگ ہین + اور بھی آواز آئی کہ مین قید کیا مرجاؤن تو بھی اپنے وعظ سے باز نہ رہونگا لیکن ایک ہی مہینہ کی قید نے سارا غصہ اور تلون اور بہادری خاک مین ملادی چنانچہ میجر صاحب

جیل سے باہر آئے تو برخلاف اپنے سابق ارادوں اور ضد کے بغیر ذہول اور غل غپاڑہ کے سیدہی گھر کو چلے گئے پھر اوسی ہفتہ مین مسٹر کوپر صاحب مجسٹریٹ کے روبرو جبکہ مکتی فوج کے گیارا بہادرون کو پولیس نے پکڑ کر پیش کیا تو میجر صاحب نے بلاحجت یہہ اقرارنامہ لکھکر رہائی پائی کہ ہم کبھی مسلمانون کے محلون مین سے دھوم دھڑکے کے ساتھ نہ گذرینگے اور نہ پولیس کے حکم کو تسلیم کرنے مین حیلہ وتکرار کرینگے - ان باتون سے ناظرین نتیجہ نکال سکتے ہین کہ آخر الامر سالویشن آرمی کو ہمارے سرکار کی پولیس نے شکست دی اگر میجر صاحب پہلے سے سرکار کا حکم مان لیتے تو جرمانہ اور قید کی سزا کیون پاتے - سچ تو یہہ ہے کہ میجر صاحب مذکور نے بدعت پھیلانے مین اور اپنی بدعت کی اشاعت کے لئے ضد کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا اگر سرکار انکے ڈھکوسلے کو مذہبی امر خیال کرکے خاموش ہو رہتے تو بڑی آفت آتی میجر صاحب بہادر وہ وہ بہروپ بدلتے کہ الٰہی تیری پناہ اور ضرور کسی نہ کسی موقع پر کشت وخون کا باعث ٹھہرتے مگر شکر ہے کہ ہمارے عادل سرکار نے مکر صاحب کے مکرون کا کچھہ بھی خیال نہین کیا - ہائی کورٹ اور محکمہ عالیہ گورنری تک نے مجسٹریٹ کے حکم کو بحال رکھا تبھی تو مکر صاحب کے چولیہ ڈھیلی ہوگئی ہار کر مجسٹریٹ کے روبرو احکامات پولیس کے تسلیم کرنیکی شرطین لکھہ ہی دین اگر میجر صاحب پہلے ہی دن ایسا کرتے تو کیا بہادری مین فرق آتا تھا - سچ ہے ؎ چراکاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

خیر صاحب اب ہم میجر صاحب کو زیادہ شرمندہ بنانا نہین چاہتے - اب وہ ہماری سفارش قبول فرماکر مندرجہ ذیل دیندار بھائی کو مکتی فوج مین پی سارجنٹ کا عہدہ عنایت فرماوین کیونکہ یہہ حضرت وقت پر تابنہ کے سکون سے چاندی کا کام لے سکتے ہین - چنانچہ سنئے -

حسن علی

یہہ شخص خاص الور کا باشندہ قوم شیعہ مذہب کا پابند تھا اسکے بزرگ اکثر مہاراجہ صاحب بہادر الور کے سرکار مین نوکری کرتے آئے ہین حسن علی صاحب نے کچھہ انگریزی اور دوچار کتابین فارسی اردو کی بھی پڑہی تھین ابتداہی مین شراب اور کباب اور خوبرو معشوق ان تینون چیزون کا بہت کچھہ آپ کو ذوق وشوق تھا آپ جانتے ہین کہ تینون چیزین بدون زر میسر نہین ہوسکتین - حضرت کے پاس درہمان پھر تو زر بنست عشق تہین تہین والاحساب ہوا - اسکے علاوہ مذہب اسلام مین چاہے وہ شیعہ ہی ہو ان امور کے مرتکب کو واجب القتل لکھا ہے - پس منشی حسن علی کو کئی دنون تک پس وپیش رہی کہ کیا کیجے آخر سوچتے سوچتے یہی تدبیر سوجھی کہ روح القدس سے بیعت ہونے مین جو آزادی ہے وہ کسی مذہب مین حاصل نہین - الغرض جہت پٹ منشی صاحب امیرین پہونچے اور پادری صاحب کے روبرو اپنے آپ کو دین حق کا متلاشی ظاہر کیا - ظاہر ہے کہ تہوتر آہت ٹکہ پرہ جانتا ہو خصوصاً اہل اسلام اوسپر تو پادری صاحبان اسطرح سے گرتے ہین جیسے کہ تنگ پر گدہ نازل ہوتا ہو پادری صاحب نے منشی حسن علی کو اصطباغ (بپتسما) دیا اور چند روز تک انجیل پڑہا کر واعظ مقرر کیا تیس روپیہ ماہواری تنخواہ کردی چہاؤنی لیصر آباد مین آپ مناد

انجیل مقرر ہوے - صبح و شام دو وقت گلاس شراب کے اور ذرا کر صدر بازار مین وہ دھوم دھام کی منادی کرتے اور غل مچاتے تھے کہ پادری صاحب مارے خوشی کے جامہ مین نہین سماتے تھے چنانچہ خوش ہوکر اپنے ہی کوٹھی کا ایک کمرہ اور اپنا ہی پلنگ اور بستر منشی صاحب کو پادری صاحب نے دیا - اب سنیئے کہ روز شراب کا پینا غذائے لطیف کا کھانا بھلا شہوت کو کیون کر جنبش نہو جہت منشی صاحب سانولی نامی ایک رنڈی سے انکھ لڑا بیٹھے صبح و شام تو بازار مین اقوام غیر کے روبرو منادی ہوتی تھی اور شب کو پادری صاحب کے بنگلہ مین عین اونکے پلنگ پر مثلث زاویہ کے شکل کھینچکر مسئلہ تثلیث حل کیا جاتا تھا کئے روز خوب بنی ایک دن بی سانولی بنگلہ سے نکل کر اپنے گھر کو جانے لگی تو چوکیدار نے دیکھ لیا اور پکڑ کر کہا کہ پادری صاحب کے روبرو چلو - منشی جی دوڑے آئے چوکیدار کے قدمون پر سر رکھدیا اور ستا ذبل پیسے (کلان) جینر پارہ کا ٹھہرا تھا چوکیدار کو دی کہ یہ لے سات روپیہ اور ہمارا قصور معاف کردے اوس گنوار نے سات روپیہ کے لالچ مین آکر سانولی کو چھوڑ دیا مگر صبح کو جو دیکھا تو وہ سات روپیہ آدہ آنہ تھے - چوکیدار جل گیا اور ناک مین رہا اس عرصہ مین منشی جی کو آتشک اور سوزاک کی خوشخبری وقوع العقد نے پہنچائی سارا جسم سڑ گیا - پادری صاحب نے معلوم کر لیا - بلا کر قسم دلائی کہ سچ کہدو منشی جی انجیل ہاتھ مین لیکر قسم کھا گئی کہ مین پاک ہون - پادری بیچارہ چپ ہو رہا اوس زمانہ مین بی سانولی مردانہ لباس پہنکر منشی جی کے مزہم عشق بتانے کو بنگلہ پر آیا کرتے جسکو کسی نے نہین پہچانا ایکروز شام کے وقت پادری صاحب نے سانولی کو دیکھکر منشی جی سے پوچھا کہ یہہ کون آدمی ہے حضرت نے کہا کہ جناب عالی یہہ میرے چچا ہین - واہ معقول ایکبانسٹ دی ہے - مگر تین روز بعد کسیطرح چوکیدار کو یہہ بھید معلوم ہو گیا وہ تاک مین تھا جب سانولی آئی جھٹ پکڑ لیا - بہتیرا منشی جی نے ہاتھ جوڑی مگر وہ تو جعلی سکون کے باعث پہلے ہی جلا بہنا تھا ایک نہ مانی اور کہا کہ ابتو چچا ہی بناکر چھوڑونگا - قصہ کوتاہ دونون عاشق و معشوق پادری صاحب کے روبرو پیش کئے گئے جہان سے حکم ہوا کہ اسی وقت احاطہ شہر سے باہر نکال دو چنانچہ نکال دی گئے سانولی نے ساتھ دیا کچھ مدت بعد سانولی بھی عیسائی ہو گئے منشی حسن علی سے نکاح کر لیا - اب پھر پادریون نے انکا قصور معاف کر دیا اور واعظ مقرر کیا ہے - محمد مراد علی بیمار از اجمیر -

بقیہ شہادت اسلام

ای صاحب کیا یہہ نیچر نہین ہے کہ جب آپ ایک شخص کو گالیان دینگے تو وہ بھی ویسا ہی جواب دیگا - زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد - حاشا و کلا - آپ ہم لوگون کی تحریر ملاحظہ کرین ہم لوگ کبھی ایسا نہین کرتے اور اگر کبھی اتفاقاً کسی غافل کے قلم سے ایسا ہوا تو وہ قابل صحبت نہین کس عزت سے ہم لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کا نام لیتے ہین یعنے مسیح کیا ہوا اللہ کا وجیہہ برو وجہان کا نبی مبارک اور سلام اوپر ون پیدایش اوسکے اور جس دن کہ وہ مرے اور جبکہ وہ زندہ ہو - علیہ السلام اور اوسکے والدہ ماجدہ کو صدیقہ اور ذی عزت اور

افضل تمام عورات دنیا سے آپ دیکھین قرآن سورۂ
آل عمران - و نسا - و مائدہ - و مریم وغیرہ -
بیشک مرحق کوئی ہزار مرتبہ پوشیدہ کرے مگر وہ ہرگز
پوشیدہ نہین رہتا ہے خود ہی زبان سے نکلتا ہی
وہی صاحبان ذیشان بذات خود مقر ہین اور طرح
طرح کی عبارت سے ترقیان خداداد کو ملفوظ کرتے ہین -
چنانچہ ڈاکٹر سیل صاحب تعجب افزا ترقی - و کامیابی
اعظم بلا استعمال شمشیر فرماتے ہین - اور ڈاکٹر مچل صاحب
تیز رو افزایش - و وسیع کشادگی دجوڑا پہلا - اور
صاحبان بمبئی تراکت دبک سوسایٹی بلند اقبالی محمدیہ -
مگران ترقیون کو صاحبان موصوفین نسبت کرتے ہین
طرف واقعات ناگہانی و امورات اتفاقیہ و باین طور
وبان طور و بہ حکمت و بہ چالاکی یعنے کانیا پن کے -
بہت اچھا ہم کہتے ہین ایسا جیسا کہ صحیح ناگہانی و
اتفاقیہ و باین طور و بان طور یا بہ چالاکی - ایک مرتبہ
دو مرتبے - تین مرتبے - یا فرض کرو چار مرتبے کامیابی
حاصل ہوگی - کیا ہمیشہ ہر موقعہ پر اتفاقی و چالاکی سے
ہنین صاحب ہنین - ایسا ہرگز ہنین ہوسکتا ہی بغیر امداد
آسمانی اور بے دستگیری ربانی حسب ارشاد یشعیا باب ۴۲
آیات ۱ و ۶ ر یہہ کیونکر ممکن ہے کہ درمیان جنگلے عربون کے
ایک شخص محض بے علم لکھنے پڑھنے سے معذور برپا کرے
ایک دین اعظم اور بقول آپکے ایک گورنمنٹ اعلی یا ایک
سلطنت وسیع کہ ہر سمت یعنے مشرق سے مغرب اور جنوب
سے شمال تک جسکی حکومت قایم ہوا ور کوئی حصہ جہان
کا جیسا کہ ڈاکٹر سیل صاحب متعجب ہین اوسکی اطاعت سے
خالی و باہر نہو اور بے نظیر ہو اپنے زمانہ مین اور آجتک
قریب تیرہ سو سال کے گذرے وہی قانون اور وہی حکومت
موجود ہی - ایسا تعجب افزا کامیاب حصول حاصل کرنا بہ کمر و
بحیلہ دستوار اور اونچا اور بلند ہونا اسدرجہ پر محال +
ڈاکٹر مچل صاحب فرماتے ہین کہ سر چارلس نپیر و اسکندر و
چنگیز خان - و تیمور - و نپولین اور اور بہت سے لوگون نے
تعجب انگیز فتح مندیان حاصل کین کہین زیادہ اون فتح
مندیون سے کہ محمدؐ کو حاصل ہوین تو اونکی فتح مندیان
بنائے مذہب پر اور معجزات سے نہین ہوسکتی ہین - مین
کہتا ہون بیشک ایسے دانا و بزرگ ڈاکٹر مچل صاحب اور
ایسے کا بنیاد مثال کیا ہتین کل ترقیان حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی بزور تلوار یا کوئی اور بھی صورت افزایش
اسلام کی تھی ملاحظہ فرماوین تحریر ڈاکٹر سیل کیا تھا
ان دلاور فتح مندون کا باپ اسماعیل ساکن دشت
فاران - جسکو آپ پاران کہتے ہین جس جگہ سے کہ نور خدا وند
کریم کا روشن ہوا ہمراہ دس ہزار مقدسین کے بشریعت
آتش بار - یا ہین اونمین لوگ گلہ قیدار کے یا بڑے بنایات
جو کہ بیت اللہ شریف پر بخوشی وقتی و قبولیت آئی -
اور مذبح پر اوسکے کھرے ہوگئے اور اوس گھر کی خدمتگذاری
بدل و جان کرنے لگے اور جناب باری نے اپنے گھر کو جلال
بخشا - ڈاکٹر جوزف اون صاحب فرماتے ہین کہ مینڈھیان
گلہ قیدار کی اور بکریان بنایات کی جو یروشلم مین واسطے
قربانی کے لاسجایا کرتی تھین - مین صاحب موصوف سے
معافی مانگتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ ایسا کبھی بھی ہوا ہے
آپ توریت مقدس سے ثبوت دیوین - اور کیا مینڈھیان

اور بکریان گھر کی خدمت بھی کیا کرتے ہین - کیا دنیا مین
کبھی ایسا ہوا ہے - انجیل مین بیان حضرت مسیح خدا کا بکرا
تحریر ہے کیا اس سے اونکو حقیقت مین بکرا سمجھنا چاہئے
کتاب پیشین گوئی یشعیا صفحہ ۴۲۹ سنہ ۱۸۶۹ امریکہ -
کیا یقین اون لوگون کی والدہ خاتون ہاجرہ طور سینائی
عرب جو کہ جواب دیتے ہین جروشلم کو اور خداوند کریم کے
معاہدہ مین ہین - کیا ہے اون لوگون کا باپ اسماعیل
جسکا ہاتھ کہ ہر ایک کے مخالفت مین ہے اور ہر ایک کا اوسکے
جیسا کہ ہمارے اور آپکے درمیان آج ہی کیا تھا یہہ اقرار جناب
باری کا واسطے اون کے کہ بنا دونگا مین اوسکو ایک قوم
وامت عظیم دوسرون سے بڑی کیا تھی والدہ اونھون کی
خاتون ہاجرہ جس سے کہ ہمکلام ہوا جناب باری دنیا مین
سب سے اول اور اقرار کیا افزایش اولاد اوسکے کا کہ شمار سے
باہر اور بزرگ و برتر ہووے تھا مس کلکات صاحب اپنی
تفسیر مین فرماتے ہین کہ جو ہم کلام ہوا تھا ساتھ ہاجرہ کے
وہ فرشتہ تھا مین کہتا ہون ہان وہ خداوند تھا دیکھو
آیت ۱۳ باب ۱۶ کتاب پیدایش - یہہ معاملہ ویسا ہی
تھا جیسا کہ ابراہیم اور موسی کے ساتھ ہوا تھا - اور جناب باری نے
حضرت ابراہیم سے اسماعیل کا اور اسحاق کا وعدہ کیا تھا -
کیا تھے اون لوگون کے بارہ بارہ شہزادے اپنے اپنے
قلعون کے - مین یقین کرتا ہون کہ عالم ذاکر مچل صاحب
فرماوینگے کہ نہین - پھر اگر ایسا نہین تو کیا تشبیہہ
درمیان اون لوگون کے اور محمد کے - مین خاص واسطے اپنے
اللہ پاک سے دعا مانگتا ہون اللہ پاک مجھکو توفیق نیک
دیوے کہ مجھسے کلام دشنام آمیز شان مین کسی بزرگ کے اور
اون لوگون کے جنہون نے واسطے تحقیقات امر حق کے
قلم اپنا اوٹھایا ہے نہ نکلین اوسکا مضایقہ نہین کہ وہ
لوگ کسی مذہب پر ہون - اگر ہدایت ازلی سعد ہے تو
حق اونکے دلون مین مفصل ہو جاویگا اور خود اوسکے طرف
غور کرینگے - عرض میری فقط اسیقدر ہے کہ اثنائے بحث
آپ ایسا نہ فرماوین کہ مین یہہ کہتا ہون - یا اسیطرح کہونگا
یا کہ مجھکو اوسکی کچھ پروا نہین یا مین سمجھتا ہون یہہ ایسا ہے
یا اسکی اصطلاحی معنے یہہ ہین اور اوسکے لغوی معنے یہہ
ہین - شہزادہ کو - شیطان مسیح کو ملعون یا صیغہ غیر ذی روح اور مسیح کا دو روز جہنم مین رہنا - یا وہ گھوڑا
بیل ہے - یا وہ بیل مینڈھا ہے - یا وہ مینڈھا گائی ہے
نہین صاحب آفتاب بیشک آفتاب ہونا چاہئے اور ماہتاب
بیشک ماہتاب دن دن اور رات رات - کلام پاک خدائے
پاک کا دیکھو صفحہ ۱۹ - و ۲۰ - جناب باری نے فرمایا اے
ابراہیم واسطے فتنہ غلغلہ کے یہہ معاہدہ میرا اور تیرے درمیان
واسطے اولاد تیرے کے ابدالآباد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قایم
رہیگا - جو کوئی اوسکو ترک کریگا تو اوسکو اپنی اولاد سے
خارج کر - اور پھر یہہ حکم ہرگز منسوخ نہین ہوا - مگر آپ
لوگ کہتے ہین ختنہ کرنا کیا فائدہ یا اگر ختنہ کیا جاوے تو مسیح
کا آنا لاحاصل ہے یا ختنہ دل کا کافی ہے - یا اسطباغ آیا
ختنہ گیا - واہ صاحب واہ کیا دل اور غلغلہ دونون
برابر ہین - اور یہہ تاویلات تو ایک طرف حضرت مسیح
علیہ السلام خود مختون تھے غلغلہ سے اور حضرت پولوس نے
طلطاؤس کا ختنہ کیا تھا اور حضرت ممدوح نے تو کبھی اس باب
مین کچھ نہین فرمایا اور جو فرمایا ہے تو اوس سے ثبوت جواز کا بابت ہوتا ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

اخبار چیزیست از بس روشن | زدگشت دلیل حق بر بر من | اجمالی ہشت ہزار سال ہجری | منشور محمدی جادہ حسن ۱۳۰۰

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنام | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تورید انجیل بتجیل | گویا بصفت سیرت مہر محمدؐ

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۵ اوین رجب المرجب سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہر بہ اجزائے عشرہ و آبصنا مین تردید مذہب عیسوی چہتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بجائے ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی عیش

مستوجب حمد و ثنائی | جو خسرو کشور بقا ہے | ای صل علے ارسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | جو اوسکی ثنا کہوں وہ کم ہے | خورشید عرب سپہر عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ فارس باغ کن فکان ہے | شاہنشہ کشور نبوت | ارایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | وہ شعلہ ہزار عالم اوسکے | وہ علت غائی جہان ہے | وہ حلت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع دہ و مہر ہے روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | نظروں سے گرے جہان کے اخیار
دیہیم جلال فرق پر ہے | اور رنگ قدم پہ جلوہ گر ہے | ہم نام جناب مصطفےٰ ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہے | ماحی علل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | ہی پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنائے ایزد پاک | ارشاد بنی ہے ماء فتاک | منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جہکایا | بے شبہ ہے افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک | ایا ہے بشان لولاک | ہر لفظ ہے رشک درکنون
اس نظم کو کر چکا جب اتمام | سال و مہ و روز و شب الہی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی
| توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر ہی غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے اون کے نام روانہ کئے جائینگے۔

پیام یار

نالۂ بلبل شنیدا تو شناسائی نہ کرد
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

نالۂ پست شکستہ دل حزین کلیجہ تھام کر اف اف کریگا مزہ ہوا ئین- چبھتے ہوئے اشعار پھڑکتے ہوئے مضامین- الوکی بندشون پر غمزے ہوے چلین- نازکخیالان بامذاق کی جگر گا دیون اور رعنائی خیال کی داد دین- یہ شعر و سخن کا ماہوار رسالہ مذاق اور اچھوتے اور چوٹی کے شعرون کی طرف سے ایسا ہوگا کہ حضرت واعظ بھی باین شیخوخیت سنکر بجبین ہو جائین تو ہمارا ذمہ کلام طرح اور غیر طرح متقدمین اور متاخرین کا سب منتخب- غرضکہ ہر شعر نشتر ہوگا- یکم جون ۱۸۸۳ء سے شایع ہوگا- حجم ۱۶ سولہ صفحہ- قیمت بیع علیحدہ قیمت عام سے صرف ایکروپیہ سالانہ مع محصول ڈاک بہ نہج دوایلان ملک دروسائے صدر رسالہ بغیر قیمت پیشگی آئے کسی کو نہ دیا جائیگا نمونہ کا پرچہ ۲ر بھیجنے پر ملے گا-

المشتہر محمد نثار حسین- نثار، مالک کارخانہ عطر و غیرہ وہیضہ جاوید

ترمذاؤ مین بھی گورنمنٹ کیطرف سے ملکی فوج بکثرت ہو رہی ہے- اخبار عام-

فرانس مین بھی ملکی فوج پر اضافہ کیا گیا- منہ-

اشتہار نہر زبیدہ واقع مکہ مکرمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد تمسیون تیرات مین زبیدہ ہزار ہزار شکر کریم کارساز کل کرتی ہے کہ اب کے سال علی وجہ المطلوب کام برابر جاری رہا اور اگر کامون اندرون و بیرون مکہ مکرمہ سے سوائے وادی نعمان کے فراغت حاصل ہوی اور امسال آمدنی سنہ ۱۲۹۹ھ مین تفصیل ہوی متفرقات بلاد اور حجاج سے تعدادی ۵۲۸ اور بابت فروخت بعض اشیاء اور رقم بازیافت کی تعدادی ۱۰۳۲ اور مجلس خدیو مصر سے ۱۰۴۶۰۹ مجموعہ کل کا ۱۱۰۹۳۰ اور خرچ سنہ ۱۲۹۹ مین ۳۵۷۶۲۸ ہوا- اور کل حال مفصل طلبی تعمیر کا کہ کسقدر طیار ہوئی اور کسقدر باقی ہے مع اوسکے تخمینہ کے کہ کسقدر روپیہ مین اسکا انصرام ہو جائیگا مشرح بخدمت ناظرین باتمکین پیش کرتے ہین- واضح ہو کہ نہر زبیدہ جسکے اوپر اکثر جانداروں کی زندگی کا دارومدار ہے کیا انسان کیا چرند کیا پرندہ وہ نہر بسبب کثرت سیلون اور گذرنے عرصہ دراز کے بہت سی جگہ سے شکستہ اور خراب خستہ ہو کر بیچ سے بھر گئی تھی جسکے سبب سے پانی مکہ مکرمہ مین قریب ایک فرسخ کے تھوڑا تھوڑا نہایت قلت کے ساتھ آتا تھا باین وجہ اہل مکہ اور حجاج کو نہایت تکلیف تھی کہ بعض اوقات ایام حج مین بیچ پہاڑ کے ایک مشک پانی کی ایکروپیہ کو بھی آسانی سے نہین ملتی تھی ہمارے فضل خدائے کریم اہل کرم

نے تعمیر اور تجدید نہر زبیدہ کے لئے ایک انجمن بنام قومیسون تعمیرات عین زبیدہ مقرر کی اور قومیسون کی کوشش سے تاریخ پہنچی ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶ھ کفایت بارہویں ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ کل آمدنی ۸۴۵۹۳۰/۱۰/۴۴ ہوئی اور خرچ عرصہ مذکورہ مین ۷۱۱۶۶۷/۱۱/۱۸ ہوا اور باقی رقم ۱۳۳۸۴۷/۲۸/۹ رہی اور ارباب اہل کرم کے مدد فرمانے کا یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ مکہ مکرمہ کے اندر سترہ جگہ مخازن پانے کے جدید طیار کرائے گئے اور اون تک نہر پہنچائی گئی کہ جنکے اکثرون کے اوپر پچاس ساٹھ آدمی غریب وغربا فراغت سے پانی بدون ڈول رسی کے بھرتے ہین اور نہاتے ہین اور پکڑے دھوتے ہین اور پانیکا وزن مکہ مکرمہ مین جو ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۹ھ کیا تھا تو فی منٹ تین ہزار سات سو سیر بہنا پانی کا ظاہر ہوا تھا اور اب ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ فی منٹ پانچ ہزار بارہ سیر اور مروہ کے اوپر اس نہر کے پانیکی میزان آئی وہ خراب چری تھی اوسکو مسال مدرست کیا اور حرم محترم کے دروازون پر جو حنفیان طیار کرائی ہین مروہ پانی سے گئے ہین۔ اور اون حنفیون کے بن جانے سے نہایت ہی راحت ہوگئی وضو کرنے والون غازیون حرم محترم کو اور باب السلام کی دو حنفیان اور ایک کنوان جناب نواب مسعود علیخان صاحب رئیس رامپور ضلع بلند شہر کی جانب سے تینون چیزین طیار ہوئین اور حنفیون مین چھ ایس توتیان لگائی گئین اور ایک حنفیہ پس پشت کعب خازن شروانی پاشا محمدار جو ہر صاحب کن جام نگر کی جانب سے کہ جسمین بائیس توتیان لگائی گئین تعمیر کرائی گئی۔ پس اس تعمیر اور زمزم کا یہہ ثمرہ مرتب ہوا کہ اس سال ۱۳۰۰ھ مین ایک لاکھ کلان پانی کی جو ہنڈے کے دو کی برابر ہوتی ہے پہاڑون کے اوپر پانچ چھ پیسے کو یا مج مین اور دو پیسہ کو یفرج مین ہر جگہ پر میسر آئی اور نہر مین قریب چار فٹ کے پانی آگیا اور مکہ مکرمہ مین چھ حنفیان اور پانچ کنوئین اور آٹھ بازارین اور سات سہ بچین تعمیر کرائی گئین کہ ہر ایک کا حال نقشہ تعمیر سے مفصل معلوم ہوگا۔ اور مدد جاری کئی گئی واسطے بنانے سہ بچ مروہ کے اور حنفیہ باب ابراہیم اور باب عمرہ اور حارۃ الباب جرول کیطرف کو نہر کھودائی جاتی ہے کیونکہ جب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کو حجاج جاتے ہین تو شہر مکہ سے تخمیناً باہر شہر کے شیخ محمود علیہ الرحمۃ کے قریب جرول مین کہ وہ ایک جزا محل فقرا و مساکین کا ہے ہر ایک قافلہ ایکدن کامل وہان قیام کرتا ہے اور ہر سال مین تین مرتبہ مدینہ منورہ کو جاتے ہین ایک مرتبہ رجب مین اور دو مرتبہ اول آخر حج کے اور ہر مرتبہ مین پانچ چھے قافلے سے کم نہین جاتے تو ہر ایک مرتبہ مین پانچ چھ دن تک ہزارہا آدمیون اور جانورون کا از دحام ہوتا ہے اور پانی وہان سے بہت دور دراز تھا اسلئے اللہ کے نام کے اوپر توکل کرکے کام مہم کے بجانے کا شروع کرا دیا گیا لیکن جبکہ قریب دو سو گز کے نہر کھودی گئی زمانہ مین پہاڑ سد راہ ہوا اور دائین بائین اونکے مکان عالیشان ہین اون مکانون کے گرنے کے ڈر سے بڑی سرنگ لگا نہین سکتے اور چھوٹے سرنگ سے کاریگری پوری پوری طور نہین ہوتی ہے اور پتھر اس پہاڑ کے بہت سخت ہین اسلئے اوسمین ہزارہا روپیہ کھپا جاتا ہے اب اوسکے تراشنے کے لئے ہند سے اوزار طلب کئے ہین اور عنقریب مدد جاری کیجاویگی واسطے بنانے بازان اور

سمیت شعب ہاشم اور قریب بیرحام اور سلیمانیہ اور معابدہ
اور امور مجوزہ مجلس قومیسون کے اور کل نہر کی مسافت کی
مقدار مکہ مکرمہ سے امیۃ تک کہ جہاں سے نہر زبیدہ شروع ہوئی
ہے ۱۳۵۰۰ فٹ ہے اور نصف کے قریب یہہ نہر
مدفون زیر زمین ہے اور مکہ مکرمہ سے عرفات تک تو اکثر نہر
کی بمنزلہ کل کی تعمیر اور ترمیم علی وجہ الکمال ہو چکی ہے اب کیتعقد
وسیع کرنا نہر کا بعض جاسے باقی رہگیا ہے جسکی تخمین
۲۱۵۳۹/۱۵/۷ ہے اور انشاء اللہ تعالی وہ عنقریب ختم ہوا
چاہتی ہے - اور نہر وادی نعمان کی امیہ سے لیکر بمنزلہ -
۹۴۱۴/۶ انچ فٹ کی کہ یہ کل بمنزلہ مجری اور منبع کے ہے اسمین
سے ۱۰۰۶/۴-انچ فٹ کی تعمیر کرائی گئی اور بقیہ ۸۳۳۱/۴-انچ
فٹ کی کھدائی اور چنائی کا تخمینہ ۶۲۴۶۱۵/۱۳/۶ ہے اسکیسر
تعمیر جاری ہے شاید کسی کو یہہ شبہ اور خدشہ پیش آئے
کہ اسقدر تھوڑے سے مسافت کی نسبت اسقدر زر کثیر کیسی
تجویز کیا تو اس لئے کیفیت مفصل اوسکی بیان کیجاتی ہے -
واضح ہو - کہ اس کل مسافت مین نہر کا نالہ کم سے کم ۵
فٹ اور بعض جاسے بہت زیادہ ریت لی زمین کے نیچے
مدفون ہے اور نا وقیکہ اوپر سے عرض مین چالیس گز کے
قدر نکھودین تو بوجہ ریتلی زمین ہونیکے ہر دم اوپر سے گر پڑتی
تھی اسکا بند وبست نہ ہوسکا لہذا فی ۴-انچ ۳ فٹ طول مین
۲۱۵/۱۶/۳ خرچ صرف کھدائی کا اور ۲۰۴/۲۷/۶ تعمیر کا جسکا
مجموعہ ۲۴۹/۱۳/۹ ہے - اور بالفعل علی بیتقری کو صرف مٹی
کھود کر نکالدینے کافی گز پچہتر ریال کو ٹھیکہ دیا گیا ہے اور
اسکی چنائی معماران مشاق سے ایسی طرح سے کرائی گئی ہے
کہ بدون گارے مٹی چونہ کے نیچے اوپر پتھرون کو سدھا کر کے
خوب مضبوطی کے ساتھ چنا ہی کہ جو سوت چاردن طرف سے
جاری ہون تو وہ چنائی پانی کے آنے کو مانع نہو - پس جو
سیاحی وان اور انجینیر ہین سمجھ لیوینگے - اور عرفات مین بھی
بسبب متعدد نالا بون پختہ اور مخازن پانی کے نہایت راحت
ہوگئی - لیکن موقع منی مین حال مثل سابق کے ہے کہ ایک
مشکیزہ چھوٹا سا کہ مکہ مکرمہ کے ایک مشک چار مین بھرے دو آنہ
سے کم کو میسر نہین آتا تو مشک مکہ مکرمہ کے آٹھ آنہ قیمت
ہوی اور حجاج کثرت سے فقرا اور مساکین ہوتے ہین طاقت اسقدر
گران مول لینے پانی کے نہین رکھتے اس سبب سے اون کو
سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے قصد کیا گیا کہ نہر کو جس طرح
ہوسکے موقع منی مین لاوین اور وہان متعدد مخازن پانی
کے بنوائین لیکن چونکہ سطح زمین منی کا بہت بلندی پر ہے
اور پہاڑ بہی درمیان مین حائل ہے اس وجہ سے نہر کو
مکہ مکرمہ مین سے بچاکر پہاڑ کے پیچھے سے لائے اور پانی
کا جز ہنا منی مین ممکن نہوا قریب سے بجز مسجد نمرہ موقع
عرفات سے بواسطہ سیمنٹ کے اور مسافت اسکی بمقدار -
۳۶۶۶۶/۹ انچ ۳ فٹ کے ہے اسکا تخمینہ ایک لاکھ روپیہ ہے
اب قومیسون ارباب ہم سے اس امر کی متوقع ہے کہ جو
کثرت پانی کے سبب سے مکہ مکرمہ کے اندر اور عرفات مین راحت
حاصل ہوی یہہ حالت کثرت پانی کی دایم قایم رہے لیکن
بظاہر اسکا قیام دایمی بجز صفائی کل ۸۳۳۱/۴-انچ فٹ وادی
نعمان یا اکثر اوسکے نظر نہین آتا کیونکہ یہ کل بمقدار
بمنزلہ منبع کے ہے اگر اسکی تعمیر اور ترمیم علی وجہ الکمال ہوی
تو کثرت سیلون کے وجہ سے خوف جلد بھر جانے نہر کا پت
سے ہے اور کل کارروائی اندرون و بیرون مکہ مکرمہ کے بسبب

قلت پانی کے لغو ہوجانیکا اندیشہ ہے اس لئے اوسکی تعمیر
بہت ہی ضروریات سے ہے اور ایسے ہی بنوانا کنوئیکا راہ
مذہب کے شرقی اور سلطانی دونوں راستون مین جس مسافرین
کنوئین نہو اور ترمیم کرانا اونکا جو خراب ہوگئی ہون
اسلئے کہ راہ مین حجاج کو جو تکلیف ہوتی ہے اوسکا
دفیہ صرف کرنے پیسے سے بھی بعض جا نہین ہوسکتا کیونکہ
ایک پیسے کی جا پر چار پیسے خرچ کرنے آسان ہوتے
ہین لیکن حاصل ہونا اوس شئی کا جو وہان موجود ہے
نہو مشکل ہوتا ہے چونکہ اکثر جا پر کنوئین نہین ہین اور پانی
میسر نہین آتا اسلئے بنوانا کنوؤن کا امور لابدی مین سے
ہے اسلئے صناعون کو مدینہ منورہ کے راہ سلطانی اور
شرقی دونو سمت کے دیکھنے کو بھیجا ہے کہ کنوؤن کے بنانیکا
کہان کہان موقع ہے کہ جہان پانی بیشمار آمد ہوگا۔
اور ایسے ہی بعض جا پر راہ مین مدینہ طیبہ کے راستہ پھاڑون
کے اوپر جانا ہے اور وہ ایسا تنگ ہے کہ بجز ایک اونٹ
کے دوسرا نہین جاسکتا اور وہ بھی بہت احتیاط سے جاتا
ہے ذرے سے لغزش مین اونٹ کا پہاڑ سے نیچے گرنے کا
مع سوار کے اندیشہ ہی ایسی جا پر راستہ وسیع کرانا لازم اور
واجب ہے۔ اور ایسے ہی امر ضروری تعمیر اور ترمیم نہر زعفران
کی ہے تاکہ وہ معاون ہو نہر زبیدہ کے لئے اون اوقات
مین کہ جبوقت بوجہ کثرت سیل کے کہین سے نہر زبیدہ ٹوٹ
جاوے اور مکہ مکرمہ مین پانی آنا نادرست اوسکے بند ہوجاوے
اور جو برادران دینی نے حمیت اسلامی کے سبب سے زر چندہ سے
اعانت فرمائی کچھ مجلس قومسیون ہی شکر گذار نہین ہے بلکہ ایک
عالم کا عالم جس کو اس نہر سے فیض پہنچا ہے چندہ دہندگان

کے حق مین حرم محترم مین دست بدعا ہے اور اہالیان مدینہ
طیبہ کو دیکھنے کیفیت ترمیم اور تعمیر نہر زبیدہ کیسی خواہش اس
امر کی پیدا ہوی کہ کاش ہمارے ہان کے نہر کی بھی اسیطرح تعمیر
اور ترمیم ہوجاوے تو کیا ہی اچھی بات ہو اور چندہ دہندگان کو
بالعوض ان نہرون کے بطفیل خوشنودی رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم خلد برین مین عینان تجریان حاصل ہون اور
اسوقت صندوق اعانہ مین رقم اسقدر باقی نہین ہے جو بعض
کار نامہ مکہ مکرمہ کے اندر باقی رہگئے ہین بعد تکمیل اون کامون
کے ایسی رقم پس انداز ہو کہ جسسے تکمیل مثلاً ایک موقع منی کی
ہی ہوجاوے۔ لہذا بخدمت بابرکت جلد کا ذانام بیان کیا
جاتا ہے کہ یہہ وقت امداد کا ہے کیونکہ جو ذخیرہ باقی ہے
وہ دو چار ماہ کے بعد صورت تمامی کی دکھلاویگا کیونکہ آجکل جو مدد
جاری ہے اوسط بیس ۲۰ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ کا خرچ ہے
اگر اس عرصہ مین امداد چندہ کی ہوجاوے تو برابر کام جاری رہیگا
ورنہ کام بند ہوجاویگا اور بعد کو اگر کسی عالی ہمت نے فرضاً
ایسی رقم اعانت کی مرحمت فرمائی کہ جو معتد بہ ہو اوسوقت
آجکے کار مین ایک پیسہ کی جا دو پیسے مین بھی اول جیسی
سہولیت اور آسانی حاصل نہ ہوگی پس اس لئے ارباب کرم
اور اصحاب جود و کرم کو احوال کلیہ سے اطلاع ہو دی گئی۔
اور آجکل افضلترین عبادت مالی کا اس صدقہ جاریہ یعنی تعمیر اور
ترمیم انہار سے نظر نہین آتا کیون کہ اسکے اوپر کل حیوانات
کے حیات کا دارومدار ہے اس لئے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ
شَيْءٍ حَيٍّ وارد ہے پس جس چیز کے اوپر دارومدار حیات کا ہو
اوس شئی سے اعانت کرنی جملہ عبادات مالی سے افضل اور احسن ہے
خاص کر مکہ مکرمہ مین ایک کے لاکھ ملین اوسپہ تضاعف ہے

جیسی نیت ہو کہ آیا ہے انما عند اللہ **واضح** ہو جو کہ ہمنے پہلے اعلان مین درخواست پانچ لاکھ روپیہ کے واسطے تعمیر اور ترمیم جملہ امور خیریہ کے لئے اس تخمینہ سے کی تھی کہ حاجی داؤد بادلے ہمسے فی روپیہ فشگر معماری مکہ مکرمہ چھتیس ۳۶ روپیہ سوا آنہ کو تعمیر اور تعمیر نہر واقع وادی نعمان کا ٹھیکہ لیا تھا جب اونھون نے کام شروع کیا تو بہت کچھ تو آیا چھوڑ کر بھاگ گئے جب وہ چھوڑ کر گئے اور ہمنے بطور امانی کام کیا تو فی گز ایکسو ریال کی نوبت خرچ کی پہونچی اور دوسری یہہ وجہ پیش آئی کہ ہمنے یہہ خیال کیا تھا کہ قطرہ عابدیہ سے معجز تک اور عرفات مین سے کچھ قدر نقیل مرمت ہوگی لیکن جب کھود کر دیکھا تو بالکل نہر خراب خستہ شکستہ پائی لہذا اوسمین زیادتی خرچ کی پیش آئی **اعلان** جس شخص نے زر چندہ سے اعانت فرمائی ہو یا فرماوے اور اپنا نام درج کیفیت سالانہ مین پاوے جسکے معرفت سے روپیہ بھیجا ہو اوس سے مواخذہ فرماوے اور ہمین بھی اطلاع دے اور جس کسی صاحب کو روپیہ یہان روانہ فرمانا ہو تو وہ مثلاً مقام بمبئی مین گولی محلہ حاجی محمد صدیق صاحب یا محمد سلیمان صاحب کی کوٹھی مین جمع فرماوین - اور اون سے رسید بذریعہ انجمن حمایت اسلام لے لین - اور ایسے ہی لکھنو مین جناب مولوی عبد الحی صاحب اور لاہور مین اور مدراس مین حاجی محمد پاشاہ صاحب - اور دہاکہ مین نواب خواجہ عبد الغنی صاحب - اور سلہت مین حمید بخت ولد سعید بخت صاحب - اور کوچی ضلع ملبار مین حاجی عیسی صالح محمد صاحب اور عظیم آباد پٹنہ مین علی اشرف عرف پیارے صاحب اور دہلی مین معرفت انجمن اسلامی اور ایسی ہی میرٹھ اور مراد آباد اور کانپور کے انجمن اسلام سے اور کلکتہ مین انجمنون اور محفلون اور رؤسا اور نوابون کے ذریعہ سے کوٹھی حاجی زکریا محمد کمپنی سے اور رنگون مین حاجی داؤد حسن صاحب اور دیوبند ضلع سہارنپور مین معرفت مہتمم مدرسہ عربی کے اور مورشس مین کوٹھی حاجی یوسف اور جس مقدار روپیہ بمبئی مین جمع ہوگا ہفتہ وار رسیل کی اگبوٹ مین مکہ مکرمہ کو روانہ کیا جائیگا دوسری رسید مکہ مکرمہ کے قومسیون تعمیرات عین زبیدہ سے بھیجی جاویگی - والسلام -

| | | |

نقشہ طیاری کارہائی کلیسیوان و مبشران مکہ مکرمہ

نام مبشر	بلدان	مقام	وضع مکان	مقدار بنائی کی	
طائفہ الیاسب	بلدان				
سنتیاگو	"				
جیاد	"				
سنت میدیو	"				
ڈوتی نارہ	"				
غلیب عامر	"				
فرنسیسکیہ	"				
محارم سفلہ	"				

الکلف سید محمد کوتر علی عفی عنہ مفاتوسیون

تعمیرات عین بیدہ

مراسلہ

حامی دین لطیف جناب محمد شریف صاحب دام مجدہٗ -

تسلیم - جناب عالی آج مین آپکو اور آپکے ناظرین اخبار کو ایک بہت بڑی خوشخبری سناتا ہون - بمبئی سے بارہ کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ بنام تھانہ مشہور ہے وہان رومن کاتھلک عیسوی بہت بستے ہین وہان ایک پادری بنام ریف ڈیسوزہ بہت بڑے عالم رومن کیا تھلک مذہب کے مشہور و معروف ہین انسے اور ایک مسلمان سے بابت مذہب کے بحث ہوی مسلمان بیچارہ مذہب کے بحث سے لاعلم تھا اسلئے عاجز آیا تب تو پادری صاحب اپنے کو فتحمند سمجھکے مسلمان کو چڑانیکے واسطے یون کہتے (دیکھو تم ہمارا تمہارا دین برابر ہے)

مسلمان کو حمیت دین کے سبب جوش آیا فوزا بمبئی مین آکے جناب حامی دین مولانا عبد الصمد صاحب کو اپنے ہمراہ لے گیا اور پادری صاحب کو مذہب کے بحث کی دعوت کی - پادری صاحب نے شہر روان کے ۴ تاریخ روز شنبہ کو اپنے مکان مین جلسہ منعقد کیا ۲۰ کرسچن اور بھی جلسہ مین حاضر تھے ۱۰ بجے سے بحث شروع ہوی جناب مولانا ممدوح نے پہلے انکے سوالون کے جواب بہت معقول دیئے بعدہ آپنے بائبل کی تالیف بابت دو چار سوال ایسے کئے کہ پادری صاحب کے چھکے چھوٹے بسکتہ سا عالم ہوگیا حاضرین جلسہ پادری صاحب کا منہہ دیکھنے لگے پادری صاحب سے جب بن نہ پڑی تو اٹھکے حجرے مین داخل ہوے اور دروازہ بند کرلیا باقی ۲ کر

جو بیٹھے ہوے تھے انکے طرف مولانا صاحب مخاطب ہو کے
دلیل عقلی سے انکی فہمایش کی اور مصنفان اناجیل کی دھوکہ بازی
اوپنر ظاہر کی اور انکو اپنے حال سے بھی آگاہ کیا کہ مین بھی
تمھارے برادرون مین سے تھا پادریون مین سے بہت بڑے
عہدے پر ممتاز تھا تحقیقات مذہب مین مجھے بہت شوق
ہوا جبکہ مین نے خوب چھان بین کی تو مجھے یقین کامل ہو گیا کہ
دین عیسوی محض ڈھکوسلا ہی ہے تب مین دین حق کی تلاش مین
لگا کسی دین کو سوا دین اسلام کے سچے حق پر نہ دیکھا جبکہ نجات
کا وسیلہ اسلام کو پایا جھٹ دینا کی طمع سے منہ موڑ کے
خویش و اقارب کو چھوڑ کے دین اسلام مین داخل ہوا جب
یہہ سرگذشت مولانا صاحب کی کرستانون نے سنی تب تو انھون
نے جانا کہ یہہ تو گھر کا بھیدو ہے اس سے ہم کیا بازی لیجاوینگے
تب وے بچارے عاجز آکے ایک دوسرے کا موہنہ سے
لگے انمین سے ایک شخص مسمی جوشس فرنانڈس روزتا
ہوا اپنے مکان کو گیا اور اپنے جورو اور تین جوان لڑکے
اور ایک لڑکی ان سب کو جمع کرکے کہا کہ مین اب مسلمان
ہوتا ہون اگر تم بھی میرے ساتھہ ہو تو تمہارا ہمارا دینا مین
بھی ساتھہ اور عقبی مین بھی ساتھہ ہوگا انھون نے کہا کہ اگر یون
ہی ہے تو اس سے بہتر ہمارے حق مین اور کیا ہے ان سبکو
اپنے ساتھہ اس جلسہ مین لایا اور سبکے روبرو موزہ جو د
فرزندان کلمہ شریف پڑھکے مسلمان ہوگئے باقی سب اپنے مکان
کو چلے گئے جوشس مذکور کا نام دین محمد اور اوسکی زوجہ کا نام
مریم اور بڑے لڑکے کا نام عبدالستار اور دوسرے کا نام عبدالکریم اور
تیسرے کا عبدالرحمن اور لڑکی کا نام عائشہ رکھا دین محمد نے
وعظ کیا ہے کہ آہستہ آہستہ مین ان سب کو اپنے ساتھہ شامل
کرتا ہون اللہ تعالی انکو ہدایت نیک عمل کی نصیب کرے
اور مولانا صاحب کو اجر عظیم عطا کرے آمین ثم آمین -

مورخہ ۹ شہر رجب المرجب سنہ ۱۳ ہجری مقدسہ

العبد محمد اسماعیل مہطوے

ہر فرعونے را موسیٰ

ناظرین پرچہ منشور محمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ پرچہ
نورافشان مطبوعہ مشن پریس لودہیانہ نمبر ۲ جلد ۱۱ مطبوعہ
۱۱ جنوری سنہ حال میری نظر سے گذرا کہ اوسکے صفحہ ۱۲ و
۱۳ مین ایک مضمون غمگین نامی عیسائی کا جناب سید احمد خان
صاحب بہادر نجم الہند کے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۱ جلد ۶
مطبوعہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری کے رد مین لکھکر چھاپا گیا ہے مین
اوس مضمون کو دیکھکر تعجب کی یہہ غمگین عیسائی کوئی عجب
شخص ہے کہ جو چیز کہ الزتا ہے کہین سید احمد خان صاحب پر
اعتراض ہے اور کہین حافظ ولی اللہ صاحب مرحوم کی شکایت
ہے اور کہین امام فن مناظرہ مولانا ابوالمنصور پر طعن ہے
اور کہین تمام مسلمانون پر اور معترض صاحب آپ بڑے محقق
حق پرست بنتے ہین اب ان محقق صاحب کی حق جوئی پر
دل سے یہہ صدا نکلتی ہے + کون ہے تمساز مانہ مین کوئی
اور حق ہین + دعا تمکو خدا رکھے ہمیشہ غمگین +

واضح ہو کہ جناب سید احمد خان صاحب بہادر نے اپنی کتاب
خطبات احمدیہ جب سے چھپوا کر مشتہر کی ہے تو اوسکے دیکھنے
سے منصف مزاج عیسائیون کے خیالات فاسدہ جو اون کے
پادریون نے اونکے دل مین دین اسلام اور پیغمبر اسلام کی طرف
سے ڈال رکھے تھے بدل گئے اور بدلتے جاتے ہین تو پولوسی
دین کے لوگون کو بڑا غم پیدا ہوا ہے چنانچہ غمگین نامی پولوسی

انجا چو نیرست از بس کشش	زد گشت دلیل حق بر بن بر تن	انجمن نوشت بهر این سال جدید	منشور محمدی است جاوید جشن

منشور محمدی

منشور رسولان بمحمد اج بخاتم	باخاتم مهر آمده منشور محمدی	توریت بلا توریه انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت مبرور محمد

نمبر ۲۱ | مطبوعہ ۲۵ دین رجب المرجب سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ واسطے تردید عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قمر و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اشارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہے روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالے
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا کلمہ ثنائے ایزدی ہے — ارشاد نبی ہے اور فلک
جب بعثت نبی کا وقت آیا — خانے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہے بشان شاہ لولاک

اس نظم کو کر چکا جب ارقام — تو قبیح محمدی رکھا نام

ای صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا کہوں وہ کم ہے — خورشید عرب بر عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
وہ علت غائی جہان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نظارہ رشک گلزار — نظر دن سے گزرے جیسے اخبار
جو فضل کشر اسے بجا ہے — بہنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاجنار آسمان پر — ق ہے پیش مسیح نیک اختر
گرنا ہو لقلب بارہ ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
بے شبہ ہے افسر خلایف — پہنچتے ہیں صحیح سب کو ایف
عمدہ جزین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
سال دہ و روز دہ شب الہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہی غریب مسلمانون اور مشن سکولون کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر بین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے +

رسید زر

جن حضرات نے اپنی عنایت سے قیمت اخبار مرحمت فرمائی ہے انکے نام نامی بترکوری تمام درج ذیل کئے جاتے ہین -

جناب چوہدری ہرانند صاحب ممبر کمیٹی ۵ھ

جناب ولی احمد صاحب چپراسی تحصیل ..... عصلہ ۱۲ھ

جناب قاضی محمد عبداللطیف صاحب بوساطت جناب محمد ہاشم صاحب ۵ھ

جناب مولوی سید اشرف علی صاحب بوساطت صاحب مذکور ۵ھ

جناب قاضی عثمان بن حاجی ابا اسحاق بیت صاحب بوساطت صاحب مذکور ..... للعہ ۱۲ھ

جناب منشی شیخ جہیز الدین صاحب پیشکار ... ۵ھ

بقیہ ہر فرعونی راموسی

کہتا ہون مین خداوند تعالی نے جبکہ فرمایا قرآن شریف مین یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ والانجیل تو اسکی تصدیق حضرت ہی کے سامنے بڑے بڑے علماء نصاریٰ اور یہود نے کی اور وہ دین اسلام مین داخل ہوے اور ہوتے ہین اور مناظر مسلمان آجتک بہت مقام سے توریت انجیل کے نسخہ لاکر اپنے پیغمبر کے حق مین ثابت کرتے ہین پر آپ سے بے انصاف کب مانتے ہین قطع نظر اسکے ناحق و باطل خود مسلمانون کو کہان کیون نہ فرعون ایک سچے سحر اور اعجاز کو + کہا ضرر منکر ہوے دو چار گریہ سیہ دل + سب نے دیکھا رجعت خورشید کے اعجاز کو + پھر تم لکھتے ہو کہ سید صاحب نے سب سے بڑھکر کمال کیا کہ جگہ بھی لکھدی آیت بھی لکھدی - کہتا ہون مین سید صاحب نے جب دیکھا کہ تم جیسے ناحق پرست لوگ ہر شہر و دیار مین شور و غل مچاتے اور یہہ کہتے پھرتے ہین کہ محمد صاحب نبی اللہ نہین کیونکہ کتب سماوی سابقہ مین انکی بابت کوئی بشارت نہین تو انہین یہہ خیال آیا کہ عیسائیون کے دھوکے سے لوگون کو بچانا مناسب ہے اس لئے چند بشارات لکھکر انھون نے مشتہر کین پس منصف مزاج لوگ سید صاحب کی اس کوشش کے مشکور ہین آپ جیسے نفسانی آدمی ماتم زدہ اور غمگین ہین ۵ دور کر اللہ یہہ غفلت کا پردہ دور کر + کچھ تجھے اپنی خبر اے بے خبر ملتی نہین + پھر آپ صفحہ ۱۴ کالم اول مین اور ستر اخبار نور افشان کو کہتے ہو کہ پچھلے دوسری بشارت بھی عرض کرونگا یعنے اوسکا بھی رد کرونگا کہتا ہون تم جیسے بہتیرے متعصب کاغذ سیاہ کرکر چلے گئے تو ہمارا کیا نقصان ہوا جو تم کاغذ سیاہ کروگے تو نقصان ہوگا تم بھی اپنے دل کا ارمان نکالو ۵ کیا کہنا خاک فنا کے دکھایا نہ اپنا اوج + پر آسمان ہی کو زمین پر رہا شرف + ۵ کون سنتا ہے کہانی تری اے یار غلط + کیون بکتے ہو بیان اپنے پھرتا ہے تو طومار غلط + پر یدون لیطفئوا نور اللہ بافواہ

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یعنے ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین نور اللہ کا اپنے مہنہ کی پھوکون سے اور اللہ پورا کرنیوالا ہے اپنے نور کو اگرچہ برا مانین منکر۔ فقط الراقم مسکین یعنے حافظ فضل الدین واعظ لاہور۔

اختلاف اناجیل اربعہ

متی باب ۱۹ - آیت ۱۸

اور دیکھو ایک نے آکے اس سے کہا ای نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن اُسنے اُسے کہا تو مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنے خدا پر اگر تو زندگی مین داخل ہونا چاہے تو حکمون پر عمل کر اُسنے اُسے کہا کونسے حکم یسوع نے اُسے کہا کہ تو خون نہ کر زنا نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے اپنے ماں باپ کو عزت دے اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار جیسا اپنے آپکو

مرقس باب ۱۰ - آیت ۱۹

اور جب وہ راہ مین چلا جاتا تھا ایک شخص اُس پاس دوڑتا آیا اور اوسکے آگے گھٹنے ٹیک کے اُسے پوچھا اے نیک اُستاد مین کیا کرون تاکہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون یسوع نے اس سے کہا تو مجھے نیک کیون کہتا ہے کوئی نیک نہین مگر ایک یعنے خدا تو حکمون کو جانتا ہے زنا نہ کر خون نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے فریب نہ دے۔ اپنے ماں باپ کو عزت دے انتہی

لوکا باب ۱۸ - آیت ۱۸

ایک سردار نے اُس سے پوچھا ای نیک استاد مین کیا کرون کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون یسوع نے اُسکو کہا تو کیون مجھکو نیک کہتا ہے کوئی نیک نہین مگر ایک یعنے خدا تو حکمون کو جانتا ہے زنا نہ کر خون نہ کر چوری نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے اپنے ماں باپ کی عزت کر انتہی

نتیجہ

اولاً تو سایل کے سوال کرنے کی وجہ مین اختلاف ہے چنانچہ مرکس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سایل نے گھٹنے ٹیک کے حضرت مسیح کی خدمت مین سوال کیا برخلاف اسکے متی و لوکا لکھتے ہین کہ گھٹنے ٹیک کے سایل نے سوال نہین کیا جیسکہ انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے **دوم** لوکا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ سایل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانچ حکم مندرجہ ذیل تعلیم فرمائے تھے **اول** زنا **دوم** قتل **سیوم** چوری **چہارم** جھوٹی گواہی **پنجم** ماں باپ کو عزت دے برخلاف لوکا کے متی و مرکس کے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سایل کو چھ حکم تعلیم فرمائے تھے + **سیوم** پانچ حکمون مین متی و مرکس کا اتفاق ہے۔ مگر چھوین حکم مین ان دونون کا بھی اتفاق نہین چنانچہ متی چھوین حکم کو اپنے پڑوسی سے پیار کرنا لکھتا ہے برخلاف اسکے مرکس چھوین حکم کی نسبت فریب نہ دے کا حکم لکھتا ہے اب نہین معلوم کہ سایل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانچ حکم تعلیم فرمائے تھے یا چھ دوسرے ان چھ حکمون مین صحیح روایت خدا جانے کونسے حکم والی ہے آیا فریب نہ دے یا اپنے ماں باپ کو عزت دے کیونکہ چھ چھ حکم والی روایت مین بھی اختلاف ہے میرے خیال ناقص مین تو یون آتا ہے کہ بروقت تعلیم لوکا و مرکس دونون ہی موجود نہ تھے صرف سنے سنائے لوکا نے ترسٹھ سنہ عیسوی مین یہہ قصہ نقل کیا جب مدت دراز کے صحیح روایت لوکا کو نہین ملی جو چھ حکمون کی جگہ

پانچ لکھدی یا روایت صحیح علی ہو بسبب سفقضی بشریت بھول
چوک ہوگئی اس لئے ہر انسان کا کام ہے بھول جانا علاوہ ازین
لوکا کچھ الہامی شخص تو تھا ہی نہیں جو بھول چوک کا احتمال
نہو صرف عوام لوگون کی طرح روایۃً اسنے اپنی انجیل لوکا
لکھی ہے جیسے کہ لوکا کی انجیل کے شروع ہی سے صاف معلوم
ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے خلاف متی کے جو مرکس نے تحریر
کیا ہے کیونکہ مرکس خود حواری نہین تھا الغرض جب یہہ
اختلاف کئی وجہ سے بیان کیا گیا تو اور ایک امر قابل بحث
یہان بیان کرتا ہون جو اصل مطلب اور دار مقصد ہے پادری
فنڈر صاحب نے اپنی میزان الحق مطبوعہ مشن لودیانہ سنہ ۱۸۶۶ء
کے صفحہ ۱۲ مین جو پانچ شرطین الہامی و غیر الہامی کتاب کی
تشخیص کے واسطے لکھی ہین وہ اپنے پانچوین شرط مین لکھتے
ہین کہ پانچوین شرط یہہ ہے کہ الہام حقیقی مین معانی کا اختلاف
نہوے یعنے لازم ہے کہ خدا کی الہامی کتابون مین سب عبارت
مطلب اور تعلیمین آپس مین موافق و مطابق ہون کیونکہ
غیر ممکن ہے کہ مطلب اور تعلیم آپس کے برخلاف ہوتے ہوے
دونون صحیح ہوین اور کلام کا اختلاف نا مضبوطی و نقص
کو ظاہر کرتا ہے انتہی دیکھئے اب بموجب قول پادری
فنڈر صاحب کے بخوبی معلوم ہوگیا کہ جس کتاب مین اختلاف
ہو وہ خدا کی کلام نہین ہوسکتی اور اختلاف ناجیل اربعہ
مین اسقدر ہین جو احاطہ تحریر سے باہر ہین اگر کسی صاحب
کو شک ہو تو خود اناجیل کا کسیر و مطالعہ کرکے دیکھ لے
انشاء اللہ تعالیٰ ابنا کے ابنار پائیگا اور ایک اختلاف
مشت از نمونہ خروار اوپر تحریر کر چکا ہون اب صاف نتیجہ
قول پادری فنڈر کا یہہ نکلا کہ اناجیل ہرگز کلام الہی

نہین بلکہ صحیح تواریخ بھی نہین فقط
الراقم الہ دیا از لودیانہ -

جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

براہین احمدیہ

ملقب بہ

البراہین الاحمدیہ علی حقیت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ

دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

سبحان اللہ دنیا مین ایسے بھی لوگ ابھی موجود ہین کہ حمایت
دین اسلام کے لئے محنت شاقہ اپنے پر گوارا کرتے ہین دین
حق کی خواری مین زحمتین اٹھاتے اور مصیبتین جھیلتے
ہین - یا وہ لوگ بھی ہین جنکو دین سے سروکار نہین
پاسداری دین کا آئین نہین دن رات دنیا کمانے سے
کام ہے دین انکے پاس برائے نام ہے غفلت کے نشہ مین چور
ہین شراب نخوت سے مخمور ہین - دنیا کے کامون مین
ہزارہا روپیہ خرچ کرتے مین نام و ننگ پر مرتے ہین -
دین جاے ایمان جاے غم نہین ہان غم ہے تو یہی کہ جیب
و مزی نہ جاے کوئی کیسا ہی دین کا کام ہو اگر اس مین
کاس پیسے کا کچھ صرف نظر آتا ہو کچھ نہ کچھ حیلے سے تالیف
ہین - کہتے ہین کہ اسکی کیا ضرورت ہے ضرورت ہے تو یہہ
ہے زندہ ہے - غرض جس امر مین صرف زر کا گمان ہوتا ہے
ہر چند وہ سراسر دین ہے مگر یہہ لوگ کچھ نہ کچھ لکھکر لوگون کی
معاونت و مشارکت سے علیحدگی اختیار کرتے ہین -
ہنود کو دیکھو عیسائیون کو دیکھو مجوسیون کو دیکھو مختصر

یہہ کہ مذاہب باطلہ کے پیروؤن کو دیکھو کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت میں کیا کچھ خرچ کرتے ہین - دین کے پھیلانے مین کیسا بار اٹھاتے ہین - صعوبت سفر ان کے پاس کوئی چیز نہین صرف زر کثیر کسی شمار مین نہین - کمال ایمان دو مارو گر انکا ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کسی طرح اوروں کو اپنے دین مین لاویں - اشاعت ہو - اقسام کے تکالیف گوارا کرتے ہین مذہب کے پھیلانے مین جان تک دیتے ہین - جیتے ہین تو اس شوق مین کہ مذہب پھیلایا جاے مرتے ہین تو اس مین کہ مذہب کی اشاعت ہو - یہہ انکی محنت اور یہہ عرق ریزی گو باطل پر سہی مگر انکا نتیجہ انکو ملتا رہتا ہے آئے دن کوئی نہ کوئی مقصد حاصل ہوتا ہے - کوئی زبان نہین جسمین پادری لوگون کی تراکت (چھوٹے چھوٹے رسالے) نہ چھپتے ہون راہ کی آمد و رفت کرنیوالون کو مفت تقسیم ہوتے ہون - دین و مذہب کے چرچا اور دین کی اشاعت کی کوشش اگر ہے تو مذاہب باطلہ مین ہے مفت رسالجات اس لئے تقسیم ہوتے ہین کہ آخر کوئی شخص تو ان کے مطلب کو دیکھیگا - کچھ نہ کچھ غور کریگا ذرا تو اثر ہوگا بس یہی مقصد ہے اگر بنظر غایر دیکھا جائے تو پادریون کا یہہ آئین ایسا ہے کہ جسمین انکا مطلب بوجہ احسن حاصل ہوتا ہے - مثل مشہور ہے کہ سنی سنائی بات کا کبھی کبھی اثر ہوتا ہے جاہل آدمی اپنے مذہب سے محض ناواقف جب ایسے رسالون کو پڑھتا یا سنتا ہے تو ضرور اسکے عقاید مین خلل آتا ہے اگر قوی الغور مذہب عیسوی مین نہ داخل ہوا تو اتنا تو ہوتا ہے کہ یا وہ لامذہب یا دہریہ بن جاتا ہے پس مقصد جو ان رسالون کی اشاعت اور تعمیم مفت سے تھا حاصل ہوگیا -

یورپ و امریکہ مین ہزارون بلکہ لاکھون ایسے اشخاص ہین جو دنیا کو ترک کئے ہوے اشاعت مذہب مین سرگرم ہین - صدہا سوسیٹیان ہین جنکا یہی کام ہے کہ مذہب پھیلایا جاوے - اخبار جاری ہین رسالجات چھپتے ہین ٹراکٹ لاکھون شایع ہوتے ہین اسلئے کہ مذہب کی اشاعت ہو - پادری صاحبان ترک وطن کئے ہوے ہندوستان کو آتے ہین چین کو جاتے ہین جاپان کو روانہ ہوتے ہین کا ہیکو اسلئے کہ جس دین کو وہ حق سمجھے ہوے ہین اور جسپر نجات انکی زعم مین منحصر ہے اسی دین پر اور لوگون کو دعوت کرکے لاوین اسلئے بڑا کام اور عام منادی کے خرچ کے لئے عقل یہی چاہتی ہے کہ لاکھون روپیہ کا سرمایہ ہو ورنہ ممکن بھی ہے کہ دنیا بھر کے لوگون کو دین کی دعوت کیجائے کوئی جزیرہ ایسا نہو جسمین پادری لوگ اپنا تھل نہ لیجا چکے نہ بیٹھین ہون - اور باوجود اسکے یہہ سب کام کم خرچ مین ہوسکے ایسا نہین سالانہ لاکھون اس امر مین خرچ ہوتے ہین کروڑون کی آمد بھی ہے - کوئی عیسائی یورپ و امریکہ مین ایسا نہین جو مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے مقدور بھر روپیہ نہ دیتا ہو - گرجا گھرون مین ہر ہفتہ چندہ ہوتا ہے ماہانہ چندہ دینے والے موجود ہین سالانہ چندہ دینے والے علیحدہ ہین - اکثر دولتمند ایسے ہین جنہون نے اپنی جائداد سے ایک حصہ اسی امر اشاعت مذہب کے لئے وقف کردیا ہے جو دولتمند لاوارث مرتے ہین وہ وصیت کرتے ہین کہ اپنی ساری ملک فلان سوسائٹی اشاعت مذہب کے حوالہ ہو - ہزارہا روپیہ سود کا آتا ہے کہ پادریون کے مصرف مین جاتا ہے ادنی و اعلی مرنیکے وقت کچھ نہ کچھ بپاس مذہب وقف

پوا ور کرتے ہین پس یہہ مذہب کی عام خیرات ہے کہ اشاعت مذہب مین کام آتی ہے - اسیکے بدولت لاکھون بت پرست و ہریہ و لامذہب مذہب عیسوی مین خیل در خیل آتے ہین پادریون کی فخر کا باعث ہوتے ہین -

ملکہ محتشمہ کوئین وکٹوریا پرنس آف ویلس ولیعہد سلطنت انگلستان سے لیکر ادنی مزدور تک مذہب کی تائید مین بقدر حوصلہ دیا کرتے ہین امریکہ اور دیگر ممالک یورپ مین بادشاہ سے لیکر فقیر تک کا یہی دستور ہے کوئی گرجا نہین جسمین اتوار کا دن بقدر ضرورت چندہ نہ اٹھایا جاتا ہو - پس جہان کہین یہہ قیمرہ ہو اور جس دین کے پیرؤن کا یہہ حال ہو تو پھر لاکھون کروڑون روپیون کا سرمایہ کسطرح بہم نہ آوے - لاکھون کتب تائید مذہب کروڑون رسالے ترغیب دین مین کیونکر تالیف و شایع ہون جس دین کے پیرو ایسے ہین کہ اپنی مذہب کے پاس مین صرف کثیر گوارا کرتے ہین اگر انکا دین دنیا کے ہر ایک حصے مین پھیل جاوے اور دین حق کے مقابلہ مین اپنی کثرت کو وحدت پر غلبہ دے تو یہہ کون تعجب کی بات ہے

انصاف کہان ہے شیوہ دینداری کیا اسکا نام ہے کہ ارباب مذاہب باطلہ تو اپنے مذاہب و ادیان کی پھیلاؤ مین سطرح سرگرم ہون اور مسلمان جنکا دین متین منجانب اللہ ہونے پر شہادت عقلی و نقلی ہے ایسے بے خبر پڑے ہین کہ باوجود یہ طرف کے ہنگامہ کے ہنوز انکی آنکھ بھی نہ کھلی ہے او تھو تھنا تو درکنار یہ صاحبو یہ غفلت سراسر مذلت ہے - نہ یہ شیوہ دین ہے اور نہ اسلام کا آئین ہے - خیال تو کیجئے گا کہ دین اسلام کی کیا حالت ہے اور زمانہ نے اس حصن حصین وحدت کو کسطرح گھیر رکھا ہے - افواج مذاہب باطلہ کا کیا زور و شور سے دھاوا ہو رہا ہے - اخبارون کی تو پین کیسی انکی فصیلون پر چلائی جاتی ہین - اہل قلعہ سے وہ لوگ جو اپنی پاس دین کا علم نہین رکھتے اور اسکی خوبی کا امتیاز نہین کر سکتے کیسی ابتر حالت سے دشمن کے قید مین پھنس جاتے ہین - سبحان اللہ حقیقت دین اسلام کا یہ کچھہ اسباب مسلمانون کے پاس موجود ہو اور وہ اپنے دین کے قلعہ کو دشمنون کے سخت حملے سے نہ بچائین اور غفلت مین مبتلا رہین یہہ نہایت تعجب کی بات ہے جب تک اہل قلعہ یعنے دین اسلام کے پیرو بالاتفاق دشمنون کے مستاصل کرنے پر آمادہ نہون اور جو اسباب قلعہ مین رکھا ہوا ہے اسکو برابر طور سے استعمال مین نہ لاوین یعنے خدا نے دین اسلام مین جو خوبی رکھی ہے اور اس دین کو جیسا استحکام بخشا ہے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے دشمنون پر غلبہ حاصل نہ کرین تو پھر مسلمان حقیقی نہین ہے - اگر سردار قلعہ یہہ حکم کر رہا ہے کہ اس امر مین کوشش کرو اور جانبازی سے تعاون ایکدیگر برہمت کرو تو مردی اور ثبات یہی ہے کہ سارے مسلمان ایکدم حملہ آوری کی تیاری کرین - اس متفق حملہ سے یقین واثق ہوگا کہ دشمنون کی فوج پسپا ہوگی اور حصن حصین اسلام اعدا کے شر سے محفوظ رہیگا -

منافقون اور دشمنون کے سارے حملے دین اسلام پر ہو رہے ہین اور دہر دہریہ پن کا زور اور لامذہبی کا شور کہین برہمو سماج والے اپنی مذہب کو خیلو خانہ تقریرون سے دین اسلام پر غالب کیا چاہتے ہین ہمارے عیسوی بھائیون کی ساری ہمت تو اسلام کی استیصال پر مصروف ہے اور وہ اس بات

یقین ہے کہ جب تک آفتاب اسلام اپنے پرتاب شعاعین دنیا مین ڈالتا رہیگا تب تک عیسوی دین کی ساری کوششین بیکار اور تثلیث تین تیرہ رہیگی غرض سارے مذہب اور تمامی دین والے یہی چاہتے ہین کہ کسی طرح دین اسلام کا چراغ گل ہو اور صرصر حوادث کا ایسا زور ہے کہ فی الحقیقت اگر اس چراغ ہدایت کو تند باد حوادث اور کفر سے نہ بچایا جاوے تو کوئی عرصہ مین قیامت نمودار ہوگی اس محافظت کے لئے جو حقیقت مین خوشنودی خدا و رسول ہے مسلمانون کی شرکت درکار ہے ایسا کام ہے کہ ایک دو برگزیدہ اور منتخب اشخاص کی ہمت اور کوشش سے اسکا انجام ہو نہین سکتا - قوم کی سعی و ایثار و ن کی ہمت مالدارون کی جرات امیرونکی سخاوت غریبون کی مشارکت فاضلون کی تقریر علماء کی تحریر زاہدون کی دعا کی ضرورت ہے - انجمنون کی کارروائی اراکین دین کی باہمی کوشش چاہئے چونکہ یہہ دین ہے اس لئے ہر دیندار کو تائید لازم ہے اور جو تائید سے پہلو تہی کرے وہ رب کے پاس بیدین ہے جب اہل اسلام اس طرح کی تائید و تدبیر کرین تو ہم ذمہ لیتے ہین کہ آج دین اسلام کا جھنڈا اُن ملکون مین کھڑا ہو جہان ابتک سکا پرتو ہدایت پڑا ہی نہین مسلمانون کی کم ہمتی کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہے کہ اُن مین آج کوئی ایسا فرقہ نہین یا کوئی ایسی سوسائٹی نہین جسکا مقصد اشاعت دین اسلام ہو اور جسکے پاس مسلمانون کے علما و فضلا کا ایک ایسا گروہ موجود ہو جو اون ملکون مین جہان تثلیث اور بت پرستی ہو رہی ہے جاوے اور اپنے وعظ اور منادی سے لوگون کو ہدایت کا راستہ دکھلاوے اور ایسے گروہ کا خرچ سوسائٹی کے فنڈ سے دیا جاوے - جہان مذہب باطلہ کی ترویج مین ایسے صدہا سوسیٹیان ہین آیا کوئی مسلمانون کی انجمن اشاعت مذہب بھی موجود ہے - اس سوال کے جواب دینے مین ہر اک مسلمان کو شرم لینی چاہیے کہ دین حق کا دعوی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوئی انجمن ممکنی سرمایہ کی موجود نہین - ابھی خدا کے فضل سے اسلامی سلطنتین اور اسلامی ریاستین موجود ہین مگر کوئی مسلمان یہہ تبلا نہین سکتا کہ جیسی عیسویون مین وزلین مشن سوسایٹی لندن مشن سوسایٹی چرچ مشن سوسیٹی امریکن مشن سوسائٹی اور ایسے ہی صدہا سوسیٹان ہین ایسا ہی مسلمانون کی کوئی سوسائٹی ہے - اگر اس غیرت سے مسلمانون کی قوم مرجاے تو بہتر ہے - اب جو مسلمان دعوی اسلام کر رہے ہین ان کو لازم ہے کہ ذرا گریبان مین منہ ڈالکر جہانگیر کے کس منہ سے مسلمان کہلاتے ہین - نہ دینا کے رہے نہ دین کے پس جو مسلمان مسلمان کہلانیکے لایق ہین اگر وہ بھی ہمت کو ہار دین اور مذہب کی تائید مین سرگرمی نہ دکھلائین تو پھر دین کا خاتمہ ہے - لو عیسوی ہو جاؤ - ہر ہو سماج بن جاؤ تا کہ جہان سے مسلمانون کا نام ہی مٹ جاے اگر یہہ منظور نہین تو پھر دین کی تائید کرو خدا کے قول اور رسول کے اقتضاء پر -

آفتاب دین احمدی کی روشنی ایسی ہے کہ عرصہ تین سو سال سے اپنی اصلی پرتاب پر ہے اور اسلام کی حقانیت کی بڑی دلیل ہے

ع یہی ہے کہ باوجود ساری دنیا کے اوپر اس روشنی کو بجھانے کی کوششین اور تدبیرین کر رہی ہین مگر اسکی تضائی

روشنی ہرگز زوال پذیر نہین - سلطنتین اور دولتین
برباد ہوگئین ملک اور جزایر دست بدست منتقل ہوگئے
غرض اس سیاست مین تغیر و تبدل ہوگیا مگر دین اسلام
اپنی اصالت پر قایم رہا نہ صرف کفر کی کچھ پیش گئی اور نہ
تند باد دہریت نے اسکو نقصان پہنچایا - یہہ تو اسلام کی
اصلی حقیقت کی تعریف ہوی رہا یہ امر کہ اس ہدایت
کا نور کفر کے تاریک گھرون مین پہنچایا جاوے البتہ یہہ ضروری
ہے - پس مسلمانون پر لازم ہے کہ اسکی کوشش کرین -
آرباب مذاہب باطلہ جو اپنی کوششون
اور بلیغ جہدون سے دین اسلام پر سرسائی لیجانا چاہتے ہین
وہ کچھ اسلئے نہین کہ دین اسلام مین درحقیقت حقانیت
نہین بلکہ اس لئے کہ دین اسلام کی حقیقت اور اس دین کے
ثبوت سے اُن کو کما حقہ وقیفت نہین - چونکہ اکثر دہریہ
اور لامذہبون کے دہریہ خیالات اور لامذہبی مطاعن سے
اس زمانہ کے اکثر کم علم اور جاہل بھی اسلام کو بنظر استخفاف دیکھتے
ہین اور دہریہ پن اختیار کرتے ہین اور پیروان ادیان
باطلہ اور معتقدان مذاہب کاذبہ اس ذریعہ کو مایہ فخر
گردانتے ہین لہذا نظر بحال زمانہ حامیان دین اسلام کو
ضرور تھا کہ اس مکر کا بھی خوب قلع وقمع کرتے - مگر اہل اسلام
کی موجودہ حالت اور حمیت سے مخزاران دین اسلام کو یہ
امید کہان کہ آجکل جاہلانہ تقلید اور عقل کی بے تمیزی سے
جو طوفان مچ رہا ہے اسکا بند وبست کیا جاتا - سچ ہے
کہ ہمارے زمانہ کی نئی روشنی (کہ خاک برفرق این روشنی)
نوآموزون کی روحانی قوتون کو افسردہ کر رہی ہے - اُنکے
دلون مین بجاے خدا کی تعظیم کے اپنی تعظیم سما گئی ہے اور بجاے
خدا کی ہدایت کے آپ ہی ہادی بن بیٹھے ہین - تمام تو
آموزون کا قدرتی میلان وجوہ بات عقلیہ کی طرف ہوگیا ہے
اور افسوس ہے کہ یہی میلان بباعث عقل ناتمام اور علم خام
کے بجاے سربسر ہونے کے رہزن ہوتا جاتا ہے - فکر اور نظر کی
کجروی نے لوگون کے قیاسات مین بڑی بڑی غلطیان ڈالدی
ہین اور مختلف رایون اور گوناگون خیالات کے شایع ہونے
سے کم فہم لوگون کے لئے بڑی دقتین پیش آگئی ہین - سو بعضے
تقریرون نے طبایع مین طرح طرح کی پیچیدگیان پیدا کردی
ہین جو امور نہایت معقولیت مین تھے وہ اُن کی آنکھون
سے چھپ گئی ہین جو باتین بغایت درجہ نامعقول ہین
وہ انکو اعلی درجہ کی صداقتین سمجھ رہے ہین وہ حرکات
جو نشاء انسانیت سے مغایر ہین انکو وہ تہذیب خیال
کئے بیٹھے ہین - پس ایسے وقت مین اسطرح کے خیالات
کا ابطال دین اسلام کی سچائی اور حقیقت کے لئے ضرور تھا
تھا مگر یہہ کام بھی ایسا ہی تھا کہ جسکا بار اٹھانا ہر کہ
مہ کا کام نہین تھا بلکہ ایسا شخص ضرور تھا جو علوم عقلی
و نقلی اور کتب ادیان مختلفہ کا جاننے والا ہو -
مدت سے ہماری آرزو تھی کہ علماے اہل اسلام
سے کوئی حضرت جنکو خدا نے دین کی تایید اور حمایت کی
توفیق دی ہے کوئی کتاب ایسی تصنیف یا تالیف کرین جو
زمانہ موجودہ کی حالت کے موافق ہو اور جسمین دلایل
عقلیہ اور براہین نقلیہ قرآن کریم کے کلام اللہ ہونے پر
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثبوت نبوت پر قایم ہون -
خدا کا شکر ہے کہ یہہ آرزو بھی بر آئی - یہہ وہی کتاب ہے
جسکی تالیف یا تصنیف کی مدت سے ہمکو آرزو تھی -

براہین احمدیہ ملقب بہ البراہین الاحمدیہ علی احقیقت کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ جسپر مصنف زاد قدرہ الاہم متع المسلمین بطول حیاتہ نے تین سو براہین قطعیہ عقلیہ سے حقیقت قرآن اور نبوت محمدیہ کو ثابت کیا ہے افضل العلما فاضل جلیل جسر نبیل فخر اہل اسلام ہند مقبول بارگہ حضرت جناب مولوی میرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کی تصنیف ہے سبحان اللہ کیا تصنیف منیف ہے کہ جس سے دین حق کا لفظ لفظ سے ثبوت ہو رہا ہے - ہر ہر لفظ سے حقیقت قرآن و نبوت ظاہر ہو رہی ہے - مخالفوں کو کیسے آب و تاب سے دلایل قاطعہ سنائے گئے ہین دعوی ہی مدلل براہین ساطعہ ثبوت سے مثبت بہ دلایل قاطعہ تاب دم زدنی نہین اقبال کے سوا چارہ نہین ہان انصاف شرط ہے ورنہ کچھ بھی نہین -

ایہا الناظرین یہ وہی کتاب ہے جو فی الحقیقت لاجواب ہے نہ دروغ گوئی تو یہ ہے کہ اسکا جواب ممکن نہین اگر مخالف بشرایط مندرجہ کتاب جواب لکھین تو پھر دس ہزار روپیہ معاف ہے اور حال یہ ہے کہ اگر مخالفون کو کچھ بھی خدا ترسی ہو تو وہ بجز مسالمہ اس کتاب کے جواب بھی دینا چاہئے کہ لا الہ الا اللہ حق اور محمد رسول اللہ حق - ہم تو فخریہ کہتے ہین کہ جواب ممکن نہین ہان قیامت تک امکان ہے مخالفون سے ہمارا بھی یہی سوال ہے کہ اگر اپنے مذہبون کو حق جانتے ہون تو آئے ہمین کو ہمین میدان ہے - اگر جواب بدلہ ہوا بھی کہا جاوے تو دس ہزار روپیہ کا انعام ہے وعدہ مصنف لاکلام ہے -

لیجئے ہم بھی ایکہزار روپیہ مزید بران کرتے ہین - دیکھین ہمارے مخالف بھائی اب بھی حمیت کو کام فرماتے ہین یا اپنے ہی لکیر کو پیٹتے ہین

اب روئی کلام مسلمانون کے طرف ہے - بھائیو کتاب براہین احمدیہ ثبوت قرآن و نبوت مین ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے کہ جسکا ثانی نہین مصنف نے اسلام کو ایسی کوششون اور دلیلون سے ثابت کیا ہے کہ ہر منصف مزاج یہی سمجھیگا کہ قرآن کتاب اللہ اور نبوت پیغمبر آخر الزمان حق ہے دین اسلام منجانب اللہ اور اوسکا پیرو حق آگاہ ہے عقلی دلیلون کا ابنار ہے ضعم کو نہ جاے گریز اور نہ طاقت انکار ہے جو دلیل ہے بین ہے جو برہان ہے روشن ہے - آئینہ ایمان ہے لب لباب قرآن ہے ہادی طریق مستقیم مشعل راہ قویم - مخزن صداقت معدن ہدایت برق خرمن اعدا عدو سوز ہر دلیل ہے - مسلمانون کے لئے تقویت الایمان ہے - ام الکتاب کا ثبوت ہے بیدین حیران ہے مبہوت ہے - افسوس ہے کہ باوجود یہہ خزینہ ہدایت ہے مگر بے اعانتی کی وجہ سے طبع کتاب مین زر کی حاجت ہے چونکہ بڑی کتاب ہے اسلئے نو دس ہزار روپیہ طبع کتاب مین صرف ہوتا ہے - خریدارون کی قلت اور قوم کے مالدارون کی کم توجہی سے طبع کتاب مین مجلت نہین مصنف کو خود صرف کثیر گوارا کرنیکی ہمت نہین بعض دیندار بزرگون اور خداترسون کی اعانت خریداری سے تین حصے اس کتاب لاجواب کے طبع ہو چکے ہنوز کئی سو جز چھپنا باقی ہے صفائی طبع اور خوشخطی سے کتاب کا چھپوانا منظور ہے - عمدگی کتاب اور واہ کے معتقد ہونیکے نظر کرنے سے

قیمت بھی کم ہے اور مصارف طبع کا لحاظ کرتے اصل قیمت
۱۵ نفع فیصدی روپیہ پڑتی ہے۔ پس خریداروں سے یہ
توقع ہے کہ قیمت بدہ پیشگی روانہ فرماوین کم بضاعت مسلمانو
کو نقصان سے بھی فروخت کتاب منظور ہے یعنے عشر روپیہ
اور اقوام دیگر سے ۲۵ روپیہ۔

کیا خوب ہے یہہ کتاب سبحان اللہ
اک دم مین کرے ہے دین حق سے آگاہ
از بس کہ یہ مغفرت کی ہتلاتی ہی راہ
تاریخ بھی یا غفور نکلی واہ واہ
۱۲۹۷

ایسی عمدہ کتاب جسکو مصنف نے کمال تحقیق اور تدقیق
سے تالیف کرکے منکرین اسلام پر حجت پوری کرنے کے لئے
بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ شایع کیا افسوس ہے کہ
کہ بوجہ عدم اعانت پوری طبع ہونے سے رہگئی ہے۔
ہندوستان مین کئی اسلامی ریاستین ہین اور مسلمان
تو بیشمار ہین اگر ایک رئیس چاہے تو خوشنودی خدا
و رسول کے لئے نو دس ہزار روپیہ دینا کوئی بڑی بات
ہینین یون تو یہہ حضرات دینا کی ناموری کے لئے ہزارہا
بلکہ لاکھہ لاکھہ روپیہ تک دیچکے ہین۔ رہے اہلار مسلمان
اگر یہہ بھی ذرا دین کا پاس کرین تو دو مہینون کے عرصہ مین
پوری کتاب چھپ جاسکتی ہے۔ عام مسلمانون کی حالت
کیا کہین اگر یہہ دینی و قومی بھائی فی کس ایک ایک بھی دینا
چاہین تو براہین احمدیہ کے حجم کے کئی سو کتابین طبع ہوسکتی
ہین ہماری اوپر کی تمہیدون مین بہنے ثابت کردیا ہے کہ
ادیان باطلہ کے پیرو اشاعت مذہب کے لئے کیا کچھ مصارف
گوارا کرتے ہین اگر مسلمان اُن مذہب والون سے ایک عشر
عشیر بھی اشاعت مذہب کے لئے خرچ کرین تو کافی
ہے۔ امیرون اور مالدار مسلمانون کو ہم یہہ بھی نہین کہتے
کہ مبلغ کثیر بغیر کسی عوض کے دین۔ بلکہ یہہ کہتے ہین کہ
عوض جاودانہ آخرت کے علاوہ کتاب براہین احمدیہ بھی
عوض مبلغ مین لین۔ پس باین کم ہمتی اور عدم توجہی
ظاہر کرنی شیوہ دینداری سے بعید ہے۔

الٰہی مصنف کتاب مبارک براہین احمدیہ کے محسنون اور
عزیزون کا تو ہی صلہ دے کہ ہم ہین عاجز بندے محض
بیمقدور اور مسلمانون کو توفیق دے کہ وہ تیرے دین کی
تائید مین سرگرمی دکھلائین اور خریدین کتاب براہین
احمدیہ کو بلا قصور الٰہی ہمارے مذہب کے جو رئیس ہین
مقدور دے انکو ہدایت نصیب کیجئے کہ وے اشاعت مذہب
مین کرین نہ قصور۔ خداوندا جن امیران عالی ہم نے اس
کتاب کی طبع مین اعانت کی ہے اور جنکے نام نامی مصنف نے
بمشکوری لکھے ہین انکا عوض انکو یہان بھی دیجیو اور
وہان بھی۔ یا الٰہ یا غفور۔ آمین۔

بخاتی فوج مدراس

ہم سابق مین لکھہ چکے تھے کہ یہان یہ بخاتی فوج جسکو
سالویشن آرمی بولتے ہین آئی ہے اور ہر روز مختلف
موقعون مین انکا گانا بجانا جاری ہے اس سالویشن
آرمی مین جو عورات ہین البتہ کچھ کچھ شکیل ہین۔
ہندوستانی عورات کا لباس اختیار کئے ہین خوش
الحانی سے لوگون کو فریب دینے کے لئے گیت گاتے
ہین اور ساز بھی بجاتے ہین تو بہ تو بہ ناقوس! چلتے
پھرتے بھی خبر نہیں کہ یہ لوگ گانے بجانے مین بیشرم بابا

بجاتے اور گاتے ہوے کہین نہین نکلے فقط گرجہ گھرون اور اون حویلیون مین یہہ گاتے بجاتے ہین جہان عام جلسے ہوا کرتے ہین - مدراس کے ہندو مسلمان آنکے جلسون مین شریک نہین ہوتے اور نہ انکی تعریف کرتے گرجے کے جلسون مین یوروپین اور دیسی کرسٹانون کا بڑا جمگھٹا رہتا ہے -

یہان کے رومن کیتھلک اور پراٹسٹن جرجے پادریون نے اپنے اپنے گرجہ گھرون مین بڑے شد و مد سے وعظ کر رہے ہین اور سالویشن آرمی کے برائیون کو کھول کھول کر بیان کر رہے ہین اور صاف صاف طور سے انکی محفل کی برائی اور شریک ہونے والون کو دوزخ کی آگ سے خوف دلاتے ہین - اور مقدس اسما کو راگ اور باجے مین گانے اور محفل استہزا مین وعظ کرنے کو ناروا جانتے ہین ۔

ہمکو ایک ولایتی اخبار سے معلوم ہوا کہ مقام ویلنس واقع فرانس مین سالویشن آرمی کا ایک مفسدہ انگیز جلسہ ہوا جہان کہ مردون اور عورتون کی ایک گروہ نے اوس حال پر حملہ کیا تھا جسمین سالویشن آرمی کے لوگ جمع ہوتے تھے اور یہہ لوگ زبردستی سے اوسکے اندر گھسکر جلسہ کو منتشر کر دیا سوا اسکے اندر مین بھی ایک موریل حال مین سالویشن آرمی کے جلسے کے وقت شہری لوگون نے گھسکر اونکو پراگندہ کر دیا - بہرحال اسی قوم و مذہب کے لوگ اونکے مذہب اور اون غیر تہذیب یا فتہ کے دشمن ہوگئے ہین اور اونکی فعل نادرست سمجھتے ہین - جو بدرد کا

البرٹ ہال کی مخالفت مین جن انگریزون اور کرسٹانون نے کلکتہ مین جمع ہوکر انڈیگنیشن میٹنگ (غضبناک جلسہ) کرکے تمام دیسیون کو سینکڑون اور ہزارون کا بیان دل کھولکر دی تھین بمبئی کا ایک ہمعصر انکا شکریہ ادا کرتا ہے کہ ان لوگون کی بیہودہ اور گندی بکواس سے بڑا بھاری فائدہ جو ہم لوگون کو ہوا ہے وہ یہہ ہے کہ تمام دیسی مختلف مذاہب اور جدی جدی رائین رکھنے پر بھی ایک سایہ کے نیچے اکٹھے ہوگئے ہین اور ایک دوسرے کو اپنا مددگار اور بھائی سمجھنے لگے ہین - ابھی بہت دن دور تھا کہ ہم اس وسیع ہندوستان مین تمام حاطون کے دیسیون مین یہہ میل اور ہمدردی دیکھتے لیکن کلکتہ کے غضبناک اور گندہ دہان تقریر کرنے والون کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ جنہون نے یہہ مبارک دن ہمکو بہت جلد دکھایا فقط اخبار عام -

عیسائی واعظون کو گورنمنٹ ہند ۱۶ لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے - فقط منہ

ورہ نور کے کافرون نے امیر کابل کی اطاعت اور مذہب اسلام قبول کیا ہے - منہ

مراسلہ

جناب محمد غریف صاحب - اداب تسلیمات کے بعد دانہو - کہ بندہ کے مضمون فیض کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر بندہ کو مشکور اور ممنون فرماوین -

حضرت یسوع مسیح کی قیدار کی خاندان کے لئے ایک پیشین گوئی حضرت مسیح سے ۱۲ برس پیشتر ظاہر فرماتے ہین -

ذیل سے اس پیشین گوئی کا مطلب ظاہر ہوگا۔

حضرت یسعیاہ نبی ۴۲ باب مین دو پیشگوئیون کا ذکر کرتے ہین اس باب کی پہلی آیت سے ۹ آیت تک جو ایک نبی کی پیشین گوئی نکلنے کا مضمون ہی اس پیشین گوئی کو حضرت متی نے اپنی کتاب کے ۱۲ باب ۱۸ آیت مین حضرت مسیح پر جمایا ہی اگلے جو ۹ آیت سے لیکر ۲۰ آیت تک ہے وہ خاص قیدار کے خاندان کے لئے ہے قیدار حضرت اسمعیل کے بڑے بیٹے کا نام ہے دیکھو کتاب پیدایش ۲۵ باب کے ۱۳ آیت اس قیدار کی اولاد کا مسکن یعنے جہان کہ قیدار نے سکونت اختیار کی تھی مکہ اور مدینہ ہے۔

دیکھو مسٹر فاسٹر صاحب کا جغرافیہ اور مسٹر پی کانری کاری ایم ای کا جغرافیہ مسٹر فاسٹر صاحب انکا نشان اپنی جغرافیہ مین ۲۶ و ۲۷ درجہ دیتے ہین اور مسٹر کانری کاری ایم ای اپنے جغرافیہ مین ۳۷ و ۳۸ درجہ دیتی ہین۔ یسعیاہ نبی باب ۴۲ کے ۹ آیت سے ۲۰ آیت تک جو مضمون ہے وہ یہہ ہے۔

دیکھو تو سابق پیشین گوئیان بہر آئے۔ اور نئی باتین بتلاتا ہون کہ اس سے پیشتر واقع ہون۔ یعنی تم سے بیان کرتا ہون کہ خدا نے ایک نیا گیت گاؤ تم جو سمندر مین گزرتے ہو اور تم جو اسمین آباد ہو۔ اے جزیرو اور اسکے باشندو تم زمین پر سرتاسر اسکی ستایش کرو۔ بیابان اور اسکے بستیان قیدار کے آبادیان اپنی آوازین بلند کرینگے۔ صحرا کی بسنے والے ایک گیت گاوینگے پہاڑون کی چوٹیون پر للکارینگے وے خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک اسکی ثنا خوانی کرینگے۔ خداوند ایک جنگی بہادر کے مانند نکلیگا اور وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا وہ جلائی گا ہان نعرہ ماریگا وہ اپنے دشمنون پر اپنی بہادری ظاہر کریگا۔ قدیم سے بھی خاموش رہا ہون اور اپنکو روکتا گیا ہون مگر اس عورت کیطرح جس سے درد زہ ہو۔ چلاؤنگا اور ہانپتا سانس لونگا مین پہاڑ دنکو ویران کر ڈالونگا اور اپنے سبزہ زار دنکو خشک کر ڈالونگا اور اندھون کے اس راہ جسے پھر کو نہین جانتے لے جاؤنگا مین انھین اس راستہ پر جس سے وے آگاہ نہین ہین بسجاؤنگا مین انکے آگے تاریکی کو روشن کرونگا مین ان سے یہہ سلوک کرونگا اور انھین ترک کرونگا نہ وے پیچھے ہٹے اور نہایت پشیمان ہوے جو کہ بتون پر بھروسہ رکھتے ہین اور ڈھلے ہوے بتون کو کہتے ہین کہ تم ہمارے اللہ ہو۔ دیکھو اے بہروکو بہرہ جیسا کہ میرا رسول جس سے مین بھیجونگا اور عبد اللہ کو اندھا جیسا کہ میرا رسول جس سے مین بھیجونگا اور عبد اللہ کو اندھا دیکھو یہہ یسعیاہ نبی کا مضمون جو اسنے مسیح سے ۷۰۰ برس پیشتر فرمایا تھا کیسا واضح طور سے پورا ہوگیا ہی اور پورا ہوجاتا ہے دیکھو کسطرح اس وقت دور دراز ملکون کے لوگ جہازون پر سوار ہوکر سمندر کے بیچ سے قیدار کے خاندان کے لئے جاتے ہین اور قیدار کے چوٹیون پر چڑھکر خدا کا جلال ظاہر کرتے ہین ایسی پیشین گوئی یسعیاہ نبی کی پوری ہوی کہ جسکے پورا ہونے مین اسوقت کے لوگون کو شک نہین ہے یہہ نہین ہے کہ پیشین گوئی گو پوری ہوی صرف تیرہ سو برس کا عرصہ ہوا بلکہ روز بروز پوری ہوتی جاتی ہے۔ عیسائی جو اپنے پیشین گویان نکالتے ہین وہ صرف ایک شبہات کے طور پر لکھتے ہین برے افسوس کی بات ہے کہ ایسی پیشین گوئی کے مضمون پر ذرا غور نہین کرتے۔ جو اوقت انکھون کے سامنے پورا ہوتا دیکھلائی دیتا ہے۔ جناب ایڈیٹر

مطبع بحر الاسلام بمقام رامپور محلہ شریف کے اہتمام سے چھپا۔

اخبار چیزیست از پس روشن | زرگشت دلیل حق بر من بر تن | اعجاز نوشت بهر این سال جدید | منشور محمدی ست جاوید حسن ۱۳۰۲ھ

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد | توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل | گویا صفت و سیرت پیمبر و محمد

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ دین شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۲ ہجری مقدسہ | جلد ۱۲

اشتہار ہر اخبار شعرہ و اہل مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہئے +

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | ان عارسن باغ کن نکان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے | اشارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہی ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام | توقیع محمدی رکھا نام

اے صلی علی رسول امجد | سردار پیمبران محمد
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افخر فرد انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | ارایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی جہان ہے | وہ علت فاتی جہان ہے
اے خامہ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفے ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی عل ظلمت اسلام
شمس الاخبار آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے یقین زمانہ شاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ جزیئہ نفیس مضمون | ہر لفظ ہے رشک قدسیون
ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشی محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر۱ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر۱ ہی۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر۱ مین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جاینگے فقط +

اشتہار

چونکہ **ولادت مسیح** نے لوگون کے خیالات کو بیحد و تاب مین ڈالدیا ہے۔ لہذا اینانمذ نے بنظر فائدہ عوام صریح آیات قرانی سے بے پدر ہونا حضرت مسیح کا ثابت کیا ہے۔ اور عقلی بحث بھی کی گئی ہے۔ سید احمد خان صاحب کی ہر ایک بات کا کیا عقلی و کیا نقلی جواب تہذیب سے دیا گیا ہے۔ غرض کہ رسالہ قابل مطالعہ ہے قیمت فی جلد ۲ر محصول ۰ر۱ جس جلد کے خریدار کو محصول معاف ہے۔ بیس جلد کے خریدار کو ایک نسخہ علاوہ بر آن ملیگا۔ درخواست حسب نشان ذیل ہو۔

الراقم مولف رسالہ **غلام اللہ** لاہور موچی دروازہ مدرسہ احمدیہ

قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل

پادری صاحبان اپنی ذریات اور عام نادانون کو یہہ کہکر کہ قرآن مین اخلاقی تعلیم نہین ہے۔ جو ہے سو یہی ہے کہ کافرون کو لوٹو اور مارو یا یہہ کہ عورتون سے مباشرت کرو۔ اسلام سے بدظن کرتے ہین اور اوسکے مقابلہ مین انجیل کی اس تعلیم پر کہ دشمنون کو پیار کرو۔ اور جو تمہاری داہنے گال پر طمانچہ مارے اسکی طرف بائین گال بھی پھیر دو۔ پیش کرکے فخر کرتے ہین۔

انکے اس فخر و اعتراض کے **دو جواب** ہین۔ اول یہہ کہ اخلاقی تعلیم کس کام آتی ہے جبکہ اعتقادی تعلیم نہو۔ ایک خوش خلق رحمدل لوگون کی گالیان بلکہ جوتیان کھاتا ہے اور رات دن لوگون کے ساتھ سلوک و احسان سے پیش آتا ہے پردہ (دہریہ یا لامذہب ہے) خدا یا اسکے رسولون کو نہین مانتا یا وہ خدا اور رسول کو اسطرح نہین مانتا اسیطرح خدا و رسول نے کسی مذہب (مثلاً محمدی یا عیسائی) کے ذریعہ سے فرمایا ہے کیا وہ اس خوش خلقی کے سبب نجات کا مستحق ہے۔ ؟

اگر پادری صاحبان کے نزدیک وہ نجات کا مستحق ہے تو پھر پادری صاحبان کا دین عیسوی اور اعتقاد تثلیث و کفارہ کی تعلیم و ترویج مین جد و جہد کرنا سعی لاحاصل ہے۔ صرف خوش اخلاقی کی منادی کافی ہے اور اگر وہ صرف اخلاق کے سبب نجات کا مستحق نہین ہے اور اس نجات کے لئے درستی اعتقاد شرط ہے تو پادری صاحبان ہمکو یہہ بتاوین کہ انجیل مین وہ اعتقادی تعلیم کیا ہے جو نجات کا سبب ہونے کی لایق ہے۔

اکثر[1] عیسائی **اعتقاد تثلیث** یا ابنیت یا الوہیت مسیح اور **اعتقاد کفارہ کو موجب نجات** سمجھتے ہین۔ پس اگر انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال نظر آتا ہے۔

[1] اکثر کی قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ فرقہ یونی ٹیرین تثلیث و الوہیت مسیح کے قائل نہین ہین۔

مسئلہ تثلیث یا الوہیت یا ابنیت مسیح پر تو ہم پھر کسی موقع پر بحث کرینگے - اس مقام مین ہم مسئلہ کفارہ پر بحث کرتے ہین اور اپنے ہمعصر پادری صاحبان اور عامۂ ناظرین کو بتاتے ہین کہ مسئلہ کفارہ مین کسقدر صحت کا شائبہ ہے اور اسکا موجب نجات ہونا کیونکر متصور ہے - پادری فنڈر صاحب نے کتاب مفتاح الاسرار کے دوسرے باب کے تیسرے فصل مین مسئلہ کفارہ کی یہہ تقریر کی ہے -

"چونکہ سب آدمی گنہگار ہین اور انسان اپنے تئین کسیطرح پاک نہین کرسکتا اور وہ طاقت نہین رکھتا اپنے تئین کسی راہ سے گناہ و جہنم کے عذاب سے چھوڑاوے - اور خدا بھی اپنی تقدس اور راستی کے سبب ناپاک آدمی کو قبول نہین کرسکتا اور اسکو اپنی عدالت کے تقاضا کے موافق گنہگارون کو سزا دینا ضرور پڑتا ہے پر اپنی رحمت و محبت کے سبب یہہ بھی نہین چاہتا کہ آدمی لاچار رہکر ابدی ہلاکت مین داخل ہو - اسلئے اسکی رحمت و محبت کی کثرت سے ازلی کلمہ نے آدمی کا لیا - اور یسوع مسیح مین انسانیت کی صورت پر ظاہر ہوکے مسیح نے گنہگارون کی واجب سزا اُن کو اپنے اوپر قبول کیا اور اپنے دکھ اور موت اور قیام اور صعود کے سبب ایمان دارون کو گناہ اور دوزخ کے عذاب سے چھوڑا کر ابدی نجات اور ہمیشہ کی نیکبختی انکے لئے حاصل کی - اور اسی کتاب مین بصفحہ ۷۶ و ۷۷ کہا ہے از بس کہ انسان سب گنہگار ہین اور نہ کوئی آدمی نہ کوئی نبی اپنے تئین نہ اورون کو گناہ اور اسکی سزا سے چھوڑا سکتا ہے اور خدا بھی اپنی تقدس اور عدالت کے سبب بے بدلہ اور بلی کفارہ معاف نہین کرتا - اور گناہ کا بدلہ اور کفارہ صرف اسی شخص سے ادا ہوسکتا ہے جو خود بندہ ہے تو بندگی کے مرتبہ مین ہو کیونکہ وہ جو خود بندہ ہے تو بندگی اسپر لازم ہوئی - پس وہ اورون کی جگہہ بندگی کرکے ثواب حاصل نہین کرسکتا - لہذا ضرور ہے کہ شفیع و نجات دہندہ کمال کے لیئے الوہیت کے مرتبہ مین ہو - پس اگر مسیح الوہیت کے مرتبہ مین نہوتا یعنے خدا کا بیٹا اور خدا نہوتا تو شفیع اور نجات والا بھی نہ ہوتا -"

یہہ تقریر ابتدا سے انتہا تک خلاف عقل و مخالف حق و صواب ہے اسکا موجب نجات ہونا کسی وجہ سے لائق تسلیم نہین ہے - جو اسمین اولاً کہا گیا ہے کہ گنہگارون کے عذاب و نجات کی نسبت خدا کی رحمت و عدل کا باہم نزاع ہے - رحمت یہہ چاہتی ہے کہ خدا تعالی انکو ابدی عذاب مین نہ رکھے - عدل چاہتا ہے - کہ وہ ضرور عذاب مین رکھے یہہ محض غلط و مغالطہ ہے خدا کی رحمت و عدل مین ہرگز نزاع نہین ہے - اسکی رحمت ہرگز اس گنہگار (کافر یا مشرک) کی نجات کے مقتضی نہین جسکے دائمی عذاب کا عدل مقتضی ہے - اور اوسکا عدل ہرگز اس گنہگار (مومن فاسق) کے دائمی عذاب کا مقتضی نہین جسکی ہمیشہ کے لئے معذب نہونے کی رحمت مقتضی ہے - اسکی رحمت اسی گنہگار (مومن فاسق) کی مخلصی کی مقتضی ہے - جسکی مخلصی کے عدل اجازت دیتا ہے - اور اسکا عدل اسی گنہگار (کافر یا مشرک) کی دائمی عذاب کی مقتضی ہے - جس کے دائمی عذاب سے رحمت مانع نہین ہے -

اسکا سبب یا (عام محاورہ کے موافق) اصول یہہ ہے کہ خداوند تعالی رحیم محض[1] (یا مطلق) نہین ہے اور اسکی رحمت ایسی

[1] اسپر ہر ایک مذہب آسمانی مین (جو کافرون کو دائمی

عذاب بتجویز کرتے ہین حتیٰ کہ مذہب عیسائی مین بھی جو منکرین
تثلیث و کفارہ و نبوت یا الوہیت مسیح کو جھی بتاتا ہے) شہادت
پائی جاتی ہے - اور فطرت یعنے حالات محسوسہ موجودہ عالم دنیوی بھی
اسپر شاہد ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ دنیا مین جب کوئی ایسا کام کرتا ہے
جو اسکے مقتضائے طبع کے مخالف ہوتا ہے - (جیسے انسان کا زہر کھانا
اور پرند جانور کا گھاس کھانا) یا مقتضائے وضع و اصول تمدن کے
مخالف ہوتا ہے (جیسے کسی کو ناحق مارڈالنا یا اُسکا مال لوٹ لینا) تو
وہ دنیا مین ہلاکت یا عذاب مین مبتلا ہوتا ہے - یہان تک ان
رحیمی خداوندی کہان مستحق ہوتی ہے اگر خداوند تعالیٰ رحیم محض ہوتا تو
کسی انسان کو جو زہر کھاے یا آگ مین گود پڑے ہلاک ہونے نہ دیتا -
اور اگر کہو یہہ ہلاکت یا عذاب خدا کیطرف سے نہین ہے انسان نے
اسکو خود پیدا کیا ہے جبکہ اپنے اختیار و ارادہ سے ایسا فعل و ہلاکت
کا ارتکاب کیا - تو اولاً یہہ کہنا فقط خالق کا قابل ہوتا ہے یا
ممکن الوجود کو واجب الوجود سمجھنا - انسان کیسا ہی فعل مختار و کاسب
و مباشر اسباب کیون نہو وہ اپنے کسی فعل و کسب و مباشر مین صفات
خداوندی سے مستغنی نہین ہے اسکا فعل مختار و کاسب ہونا اسی معنی کر
ہے کہ اسمین اختیار و کسب خداوند عالم کیطرف سے رکھا گیا ہے جو جزو
شجر مین رکھا نہین گیا - نہ اس معنی کر وہ اختیار و کسب کا خود پیدا
کرنیوالا ہے اور وہ بھی کچھ حصہ خالقیت رکھتا ہے ثانیاً اسباب
کو کوئی نہ سمجھے تو ہم اسکے سمجھانے کو اور مثالین پیش کرتے ہین جنمین
ظاہری اختیار و اسباب کی مباشرت پائی نہین جاتی - دیکھو بہت
سے بچے مادرزاد اندھے و اپاہج پیدا ہوتے ہین بہتسے بچے سخت
امراض سے معذب ہوکر ہلاک ہوتے ہین لاکھون چیونٹیان وغیرہ
حیوانات لوگون کے پاؤن کے نیچے دبکر مرجاتے ہین - یہان ظاہری
اختیار و مباشرت اسباب کہان پائی جاتی ہے تاکہ ان مخلوقات کو
اپنی ہلاکت کا خالق قرار دیا جاوے - اسمین کوئی ہندو یا اور کوئی
قائل تناسخ یہہ کہے کہ یہہ پچھلے جنم کی ارتکاب کی سزا ہے تو اسمین اولاً
خدا کیطرف سے سزا دینے کا اقرار ہے - جو ہمارے اصل مدعا
کا کہ خدا رحیم محض نہین ہے و گنہگارون کو سزا بھی دے سکتا ہے مؤید ہے
ثانیاً اسپر یہہ سوال وارد ہوتا ہے کہ اگر خدا یتعالیٰ رحیم مطلق ہے تو
اسنے ایسے اسباب کو کیون پیدا کیا - جنکی مباشرت سے انسان اس جنم مین
یا بزعم ہنود و تناسخیہ پچھلے جنم مین سزا پانیکے لایق ہوا -
بالجملہ لوگون کا دنیا مین با اختیار و بلا اختیار انواع تکلیف مین معذب
ہونا صاف یقین دلاتا ہے کہ خداوند تعالیٰ رحیم محض نہین ہے -
بلکہ رحیم ہونیکے ساتھ عذاب کنندہ بھی ہے - لقد صدق
من قال ان ربك شدید العقاب وانه لغفور رحیم
ابطال تناسخ کی نسبت ہم پہلے ہی لکھ چکے ہین اور پھر وعدہ کرتے
ہین کہ عنقریب ہم اسمین بحث کرینگے اور اسکا ابطال عمل مین لاوینگے ۱۲

عام و بے قید نہین ہے کہ وہ ہر محل مین ظہور کی متقاضی ہو -
بلکہ وہ رحیم با قید ہے اور اُسکی رحمت اسی محل مین ظاہر ہونیکی
مقتضی ہے جہان عدل کی اجازت ہو - وہ محل گنہگاران
اہل ایمان ہین - رحمت الٰہی ان ہی کی نجات کی مقتضی ہے -
اور عدل انکی نجات کا مانع نہین ہے کیونکہ ان گنہگارون
مین جیسی وصف مقتضی عذاب (گناہ کمترازکفر) موجود ہے -
اور اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی سزا و عذاب کا تقاضا
کرتا ہے - ویسی ہی وصف مقتضی نجات (ایمان بخدا و رسول)
بھی موجود ہے - اس وصف کے لحاظ سے عدل انکی نجات و
مخلصی سے مانع نہین ہے - پھر یہہ نجات دو صورت
سے ممکن و متصور ہے - عدل ان دونون سے مانع نہین ہے -
اول یہہ کہ گنہگار مومنون کو بموض اور بقدر اونکے گناہ کے

سزا دیکر آخر بلحاظ ایمان نجات دیجاوے اس صورت نجات سے عدل کا مانع ہونا تو ظاہر ہی ہے - اس صورت مین وصف مقتضی نجات و وصف مقتضی عذاب دونون کے مقتضا کا لحاظ پایا جاتا ہے اور عدل و رحمت دونون صاف طور پر متحقق ہین -

دوسری صورت یہہ کہ گنہگار مومنون کو عام معافی دیجاوے اور بلا سزا اونکی بخشش و نجات ہو اسمین انکی وصف مقتضی نجات (ایمان) کا لحاظ کیا جاوے - وصف مقتضی عذاب (گناہ کمتر از کفر) کا لحاظ فروگذاشت ہو - اس صورت مین گو بظاہر مجرم کو بلا سزا چھوڑنا اور اوسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ نہ کرنا خلاف عدل معلوم ہوتا ہے مگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو یہہ امر خلاف عدل نہین ہے - خلاف عدل تب ہوتا جبکہ بلا وجہ مجرم کو چھوڑا جاتا - اور بلا سبب) اسکی وصف مقتضی عذاب کا لحاظ ترک کیا جاتا - مگر یہان یہہ امر بلا وجہ نہین ہوا اس مجرم مین اس وصف مقتضی عذاب کے مقابلہ مین ایک مزاحم قوی دوسری وصف مقتضی نجات ایسی پائی جاتی ہے - کہ وہ بحکم عدل وصف مقتضی عذاب پر ترجیح و غلبہ رکھتی ہے - اور اوسکے مقابلہ مین اسکا لحاظ نکرنا اور اوسکو اوسپر ترجیح دینا بے وجہ اصلا خلاف عدل نہین ہے - عدل ایسے مجرم کی سزا دہی کو جسکا گناہ اسکی اطاعت سے کمتر ہو اور اوسکی اطاعت اوسکے گناہ سے بڑھکر واجب نہین ٹھہراتا بلکہ بمقتضای قاعدہ ترجیح راجح اسکے گناہ کمتر از کفر کو بلحاظ اسکی اطاعت کے (یعنے ایمان کے جو راس الطاعات ہے) بلا سزا بخشدینا اور معاف کرنا جایز رکھتا ہے **اس امر کو** مسلمان تو مانتے ہی ہین جو بحکم ان آیات و احادیث کے جنمین یہہ بیان ہے کہ شرک کا

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء +

کفر سے کمتر گناہون کو خدا جسے چاہے بخشدے - یہہ اعتقاد رکھتے ہین کہ کفر سے کمتر گناہ کی بلا سزا بھی بخشش جایز و متوقع ہے **عیسائی** بھی (انصاف اختیار کرین اور ہٹ دہرمی سے انکار نکرین) تو اسی بات کو مدار نجات سمجھ رہے ہین **سچ پوچھو تو** انکے کفارہ مجوزہ کا اصل اصول یہی بات ہے وہ کفارہ کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ جو شخص مسیح کے کفارہ ہونیپر ایمان لاوے وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس اعتقاد و ایمان کفارہ کے عوض و لحاظ سے نجات کا مستحق ہے - اور یہہ بعینہ وہی بات ہے جو ہمنے صورت دوم مین کہی ہے کہ گنہگار مومن (خواہ کفر سے کمتر کتنا ہی گناہ کرے) ایمان کے بدلے مغفو و نجات کا مستحق ہے عدل اسکے عفو و نجات کا مانع نہین ہے -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جو اس تقریر کفارہ مین اولا کہا گیا ہے کہ گنہگارون کی نجات و عذاب کی نسبت خدا تعالی کی عدل و رحمت کا باہم تنازع ہے یہہ محض غلط و مغالطہ ہے **ایسا ہی جو** اس تقریر مین آخرا کہا ہے اور اس تنازعہ عدل و رحمت کا **فیصلہ** کیا ہے **وہ** بھی **غلط** و سخت مغالطہ ہے اور اس عزلی مثل مشہور کا مصداق ہے جسکا مطلب یہہ ہے - کہ ایک شخص مینہہ سے بھاگا

فر من المطر و قام تحت المیزاب

اور پنالہ کے نیچے کھڑا ہوا) **اس فیصلہ مین** عیسائیون نے خدا کیطرف سے وکیل

ہو کر عدل کا حق تو یہ کہکر ادا کیا ہے کہ ہم تیری مقتضاء سے درگذر نہین کرتے اور گنہگارون کو بلا سزا نہین چھوڑتے اپنے گناہون کی سزا اپنے آپ بھگتے ہین (چنانچہ مسیح کو اوتار اور خود خدا کہنے کا لازمہ ہے) یا اپنے فرزند ارجمند کے سر پر ڈالتے ہین (چنانچہ مسیح کو صرف خدا کا بیٹا کہنا چاہتا ہے) اور رحمت کا یون گھر پورا کر دیا کہ ہم تیری مقتضاء سے بھی درگذر نہین کرتے گنہگارون کو عذاب سے سبکدوش کر کے بہشت مین داخل کرتے ہین - مگر ان خواہ مخواہ کے وکیلون نے یہہ نہ سمجھا کہ اس فیصلہ مین عدل و رحمت دونون تو گئی - نہ عدل کی داد دیگئی - اور نہ رحمت کی حق رسی ہوی عدل تو یون ہوتا کہ مجرم بلا سزا چھوٹتا رحم یون ہوا کہ گنہگار کا بوجھ بیگناہ کے سر پڑا - پھر وہ بیگناہ اگر خدا کا بیٹا ہے تو اس سے بڑھکر کیا بے رحمی ہے کہ مجرم کا گناہ اپنے بیگناہ فرزند پر ڈالا - اور مجرم کو بہشت مین اور فرزند کو دوزخ مین داخل کیا - اور اگر وہ بیگناہ (جسنے مجرمون کا بوجھ لیا) خود خدا جل و علی ہے تو یہہ بے رحمی و ظلم سے بڑھکر سفاہت و جفا کونسی عاقل یہہ تجویز کر سکتا ہے کہ جو بادشاہ مجرم کو بلا سزا چھوڑ دینا خلاف عدل سمجھے وہ اسکے جرم کی سزا اپنے آپ پر جاری کرے اور اسکے عوض مین اپنے موٹھ پر ایک دہپڑ یا جوتا مارے تا کہ اسکا قانون عدل جزا و سزا دینے کا زتوٹے - مین یقین نہین کر سکتا کہ عیسائیون کے سوا کوئی عاقل ایسی تجویز کرے -

اس بیان سے ثابت ہوا کہ جس اعتقاد کفارہ کو عیسائی موجب نجات سمجھتے ہین - اسکا موجب نجات ہونا خیال و محال ہے - پس اگر انجیل کی اعتقادی تعلیم یہی ہے تو اس اعتقادی تعلیم کے ساتھ اخلاقی تعلیم انجیل کس کام آتی ہے - جسپر عیسائی فخر کرتے ہین - اور اسکی نظر سے انجیل کو قرآن پر ترجیح دیتے ہین

دوسرا جواب یہہ کہ جسقدر اخلاقی تعلیم انجیل مین ہے وہ سب کے سب قرآن مین موجود ہے - کوئی ایک مسئلہ بھی اخلاقی ایسا نہین جو انجیل مین ہو اور قرآن مین نہو - جو اسکے خلاف کا مدعی ہے وہ کوئی ایک مسئلہ پیش کرے - اور ہمسے اسکا جواب لے -

قرآن مین اسکے علاوہ بیان اخلاق مین یہہ رعایت بھی ہے کہ اس سے سیاست و انتظام عامہ خلائق مین فرق نہ آجاوے بخلاف بیان اخلاقی انجیل کے کہ اسمین اس امر کی رعایت نہین ہے پہلے ہم ان اخلاق کو بیان کرتے ہین جو قرآن مین ویسی ہی مذکور ہین جو انجیل مین مذکور ہین - پھر قرآن کی اس رعایت خاص کو بیان کرینگے جو انجیل مین ملحوظ نہین ہے -

سورہ نسا مین ہے - خدا کو پوجو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نکرو - اور ماں اور باپ سے نیکی کرو اور قرابتیون سے اور یتیمون سے اور نزدیکی ہمسایہ سے - اور دور والے ہمسایہ سے - اور ہم پہلو صحبتی اور مسافرون سے - اور اپنے غلامون سے خدا اس سے خوش نہین جو تکبر اور فخر کرتے ہین - اور **سورہ انعام** مین ہے اپنی اولاد کو فقیری کے خوف سے قتل نکرو تمہیں

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (نساء ۴)	وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن وكا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ذلكم وصكم به لعلكم تعقلون ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن حتى يبلغ أشده وأوفوا الكيل والميزان بالقسط لا نكلف نفسا إلا وسعها وإذا قلتم فاعدلوا ولو كان ذا قربى وبعهد الله أوفوا ذلكم وصكم به لعلكم تذكرون (انعام ع ۱۹)

اور انہین ہم ہین رزق دیتے ہین اور تمکو بھی دینگے - اور کھلی اور چھپی بیحیائی کے نزدیک مت جاؤ - اور کسی جان کو جسکا خون کرنا حق ہے ناحق نہ مارو - اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اچھے طور سے جب تک کہ وہ جوان ہو اور ناپ اور تول پورا کرو ہم کسی جان کو اسکی طاقت سے باہر حکم نہین دیتے - اور جب بات کہو حق کہو اگرچہ اپنے قرابتی پر کیون نہ ہو - اور خدا کے عہد کو پورا کرو - خدا تمکو یہ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت مانو -

اور سورہ بنی اسرائیل مین ہے قرابتیون کو انکا حق دے اور مسکینون اور مسافرونکو اور فضول خرچی مت کر فضول خرچ شیطان کے بھائی ہین -

واٰت ذا القربى حقه والمسكين وابن السبيل ولا تبذر تبذيرا ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفورا (بنی اسرائیل ع ۳)

اب قرآن کی اس رعایت خاص کو بیان کیا جاتا ہے جو اخلاقی تعلیم مین اسنے کی ہے - اور وہ انجیل مین نہین ہے

(۱) انجیل مین کہا ہے کہ اگر تجھے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو بائین گال پھیر دے - (متی - ۵ - ۳۹)

قرآن مین یہہ بات بھی کہی ہے کہ برائی کو معافی کرو چنانچہ سورہ شوری مین فرمایا ہے -

وجزاؤا سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله - انه لا يحب الظالمين ولمن صبر وغفران ذلك لمن عزم الامور (شوری ع ۴)

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے پر جو معاف کرے اور درستی کرے اسکا اجر خدا پر ہے خدا ظالمون کو دوست نہین رکھتا - اور فرمایا جو صبر کرے اور معافی دے تو یہہ ہمت کے کامون سے ہے -

اور بقرہ مین حکم قصاص کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو اپنے بھائی سے خون معاف ہو جاوے

فمن عفي له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف واداء اليه باحسان (بقرہ ع ۲۲)

وہ اچھی طرح سے خون بہا ادا کرے - اور وہ اچھی طرح سے مطالبہ کرین - یہان بھائی کہنا صرف اسی ترغیب کے لیے ہے کہ اسکو بھائی سمجھکر معاف کردین - مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمایا ہے - کہ جو تم زیادتی کرے اسپر تم ویسی ہی زیادتی کرو - اور فرمایا کہ تمہارے لئے

فمن اعتدى عليكم فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم (بقرہ ع ۲۴)

قصاص کا حکم ہے اصیل بدلے اصیل کے غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے -

كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر والعبد بالعبد والانثى بالانثى (بقرہ ع ۲۲)

اندولون قسم کے احکام کے بیان مین رعایت سیاست انتظام بھی پائی جاتی ہے - اور اخلاقی تعلیم بھی موجود ہے - ظالم کو بدلہ کا ڈر سنا دیا - اور نیکون کو معافی کا حکم دیا - عاقبت ہو اگر ظالم خوف مواخذہ سے رکیگا - اور نیکون کو معافی کا حکم دیا گیا -

بخلاف تعلیم انجیل کے کہ اسمین اخلاقی تعلیم تو ہوی مگر ظالم کو ظلم سے روکنا نہوا بلکہ ظلم کرنیکی جرأت دلائی گئی جب وہ دیکھیگا کہ مظلوم نے ایک گال پر طمانچہ کھاکر دوسری

کمال میری طرف کردی ہے - تو وہ بے دھڑک ہر کسی کو مارتا پھریگا - یہانتک کہ ایکدن وہ بھی کسی کے ہاتھ سے مارا جاویگا اسمین نہ صرف ایک ظالم کا بگاڑ ہے - یا اس مظلوم کا ظاہری نقصان ہے بلکہ کل عالم کا بگاڑ و نقصان متصور ہے - اسی نظر سے قرآن اپنی اس حکیمانہ اور دور رس تعلیم پر فخر کیا ہے - اور

ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب (بقرہ ع ۲۲)

حکم قصاص کا یہہ بھید بتایا ہے کہ اس حکم مین تمہارے لئے زندگانی ہے

اور سورہ حج مین فرمایا ہے کہ اگر خدا یتعالی لڑنے کے بدلے لڑنے کا حکم دینے سے ایک کو دوسرے سے نہ روکتا تو صومعے

ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا (حج ع ۷)

اور کنیسے اور گرجے اور مسجدین جنمین خدا کا نام لیا جاتا ہے کب کے گر جاتین

(۲) انجیل مین کہا ہے کہ جو تجھے عدالت مین لیجائے اور تیرا چوغہ مانگے تو اسی کو اوڑھ بھی دیدے اور جو تجھے ایک میل بیگار لیجائے تو دو میل اس کے ساتھ جا - (متی ۵ - ۴۰ و ۴۱)

اس حکم سے اگر یہہ مراد ہے کہ ظالم کے آگے دب جا تو اسکی نسبت قرآن کا فیصلہ پہلے حکم مین آچکا ہے کہ نہ بالکل ایسا دبے کہ پھر ظالم سر نہ اٹھانے دے - اور نہ بالکل اُسکے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو رہے - اور اگر اس سے صدقہ و خیرات مراد ہے تو قرآن نے یہہ امر بھی سکھایا - اور مومنون کی تعریف مین صاف فرمایا ہے

ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون (حشر ع ۱)

کہ وہ مصیبت زدون - اگرچہ وہ خود فاقہ مین مبتلا ہون اور جو نفس کے حرص مال سے بچایا گیا وہ نجات پانے والا ہے -

مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی فرمایا ہے کہ تو اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ

ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط فتقعد ملوما محسورا (بنی اسرائیل ع ۳)

پھر تجھے ملامت کرینگے (یعنی بخیل کہینگے) اور سبھی پہیلا دیا کہ تو خالی ہاتھ بیٹھ رہے - اسمین بھی اعتدال و انتظام عام کی رعایت ہے جو انجیل کی تعلیم مین نہین ہے -

(۳) انجیل مین کہا ہے کہ تو دشمن کو پیار کرانے کے لئے برکت چاہو جو تمہین لعنت کرین (متی ۵ - ۴۴)

قرآن مین بھی صاف فرمایا ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہین تو بدی کو نیکی سے روک

ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقہا الا الذین صبروا وما یلقہا الا ذو حظ عظیم - (حم السجدہ ع ۵)

پھر جو تیرا دشمن ہے وہ گرم جوش دوست ہو جاگا اور یہ گو وہی لوگ لیتے ہین جو صابر ہین اور بڑے نصیب والے ہین -

مگر اسمین بھی اس اعتدال و انتظام عام کی رعایت ہے جو پہلے حکم مین بیان ہو چکی ہے - کہ نہ ہر ایک دشمن کے آگے جھک جاوے - نہ ہر ایک سے مقابلہ کرے - نرمی بھی کرے - اور سختی سے بھی درا تارہے - اسی تعلیم کے موافق ایک دانشمند نے کہا ہے

درشتی و نرمی ہم در بہست ✦ چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ ست

یعنی مضمون کو دیکھکر عیسائی انصاف کرینگے تو پھر اخلاقی تعلیم مین انجیل کو قرآن پر ترجیح نہ دینگے بے انصافی و بہت دھرمی کرین تو اسکا علاج نہین -

تبصرہ

اس مقام مین جو ہمنے اخلاقی تعلیم مین انجیل کا نقص بیان کیا ہے یہہ بمقابلہ تعلیم قرآن نقص ہے ورنہ بجائے خود قطع نظر

اخبار چہ نیست از بس روشن | نرود گفت دلیل ہتی مہر تباں | اعجاز نوشت ہیراین سال جدید | منشور محمدی ہست جاوید حسن

منشور محمدی

منشور سولان ہمہ محتاج خاتم | باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت دیسرت ہیر و ورمحمد

نمبر ۲۴ | مطبوعہ ۲۵ دین شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہوا جزا عشرہ وامضامین تردید مذہب عیسوی چھپا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بجز ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر و احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | دو مغارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے | اٹھارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک ہو جہ احسن | شمع مہ و مہر ہے روشن
شائستہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں لکھی ہے
افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنائے پیرو پاک | ارشاد نبی ہے اعوذ باک
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک

اس نظم کو کر چکا جب ارقام | توقیع محمدی رکھا نام

ای صل علے رسول امجد | سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | ارایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیاں ہے | وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامۂ عیش لکھ بالنصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے تجلی یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہان کے اخبار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفا ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار اسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہے بقلب زار و ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہیں صحیح سب کو الف | بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک درمکنون
سال مہ و روز و شب الہی | ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال منگوالین محصول ڈاک سے پرچون کی قیمت مبلغ ۰ ۲ ۰ ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے مرحمت پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے فقط ۔

اظہار الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چندہ نو مسلمان ایدل ہی جاری اندنون

فریبکان مین ہوی چہرہ نگاری اندنون

کس لئے ہم دین نہ چندہ خندہ مرد ہو مثل گل

باغ ایمان مین چلی باد بہاری اندنون

منفعت دارین کی ہے اسمین سو حصہ ہے نفع

مانتی ہے جنس سب بک مین چیز بھاری اندنون

دیکے ہمکو دولت دست سخاوت وہ غنی

دیکھتا ہے جرات ہمت ہماری اندنون

کیون نہ ہم بندہ وہی سے خوش ہمیشہ کو کرین

کیون نہ کرینے دیوین ہم شیطان کو زاری اندنون

اور جو اکثر بے خبر تائید نو مسلم سے ہین ۔

یہہ رسالہ واسطے آن کے ہے جاری اندنون

کیجئے غفلت نہ کار خیر مین اے مومنو

دلمین رکھتے ہو جو پاس دینداری اندنون

ہے فروغ اخر اسلام و نو مسلم یہان

کفر کی ظلمت پھرے ہے ہاری ہاری اندنون

ہاتھ سے جانے نہ دے یہہ اجرای واعظ حسین

لٹ رہا ہے بے تحاشا فضل باری اندنون

فلا مضل لہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی ارسلہ ھدی لمن لم یھتد بہ فلا ھدایۃ لہ و علی آلہ واصحابہ الذین ھم سراج الذین فمن لم یستضی بھم فلا اضاء لہ اما بعد مومنین باصدق و یقینین اور مسلمین موحدین دین متین پر منکشف ہو کہ درین آوان سعادت اقتران باسطے ضعفاء و فقرای نو مسلم کے درباب تحصیل علوم دینی و تدبیر معاش دنیوی کے چند جلسے تقرر پاے اور اون جلسون مین جو تقریر و تحریر کہ تائید برادران نو اسلام کی مناسب تھی علماے نے خاص و عام کے سامنے پیش کی اور بہت کوشش فرمائی اور فی الجملہ اسکا ثمرہ بھی ظہور مین آیا یہہ دیکھکر فقیر مولف کے دل نے بھی جوش کھایا کہ بنظر ثواب اخروی اس باب مین کچھہ لکھکر عامہ مومنین اور کافہ مسلمین کے پیش نظر کرے تا بتوفیق اللہ اسکے دیکھنے پڑھنے سے حتی الامکان اس باب مین تائید فقرا سو جانا چاہئے کہ جو لوگ اپنے دین کو کہ چراغ سحری ہے چھوڑکر و خویش و تبار سے رشتہ قرابت توڑکر اس مہر نصف النہار یعنے دین حضرت شمس الضحی مین آتے ہین اور شمع رسوم کفر کے لئے موآے مندبن جاتے ہین اور پھر اس دین لازوال کے احکام فرایض و سنن و امر و نہی کی ناواقفیت اور نان و نفقہ کی قلت سے اکثر گمراہ ہو جاتے ہین اور تخم دوا

دین منسوخ کا زمین دل میں بوتے ہیں اس واسطے انکی تائید
میں ازروئے آیات و احادیث کے بہت ثواب ہے اور بمرجب
فرمودہ رب الارباب وعدہ بحساب ہے چنانچہ فرمایا۔
مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل
حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ
ترجمہ مثال انکے جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو اللہ کی
راہ میں مانند ایک دانہ کے ہے کہ اوگیں اس سے سات
بالیں ہر بال میں سو سو دانے اور دوسری جگہ فرمایا واللہ
یضاعف لمن یشاء اور اللہ بڑھاتا ہے جسکے واسطے
چاہتا ہے اور نبی آخر الزمان صلعم صلوۃ الرحمن نے فرمایا
والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب
لاخیہ ما یحب لنفسہ یعنے نہیں ایمان لاتا ہے کوئی
بندہ یہاں تک کہ محبت کرے اپنے بھائی مسلمان کی
مانند اپنے نفس کے اور کہیں پر عطائے جنت و محبت
خدائے رب العزت ہے انکی ادائے حاجت میں جیسا کہ حدیث
شریف میں وارد ہے من قضی لاخیہ حاجۃ یرید بہا فقد سعی
وصن سر اللہ ادخل الجنۃ یعنے جو کوئی پوری
کرے حاجت غیر سے کسی ایک امتی کی اور وہ ارادہ کرتا
ہو ساتھ خوشی اسکی کے پس تحقیق خوش کیا اسنے مجھکو
اور جسنے خوش کیا مجھکو پس تحقیق اسنے اللہ کو خوش
کیا اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل ہوا جنت میں اور
کہیں ادنکو ادائے حاجت و استفتاح کربت میں وعدہ
ادائے حاجت و مغفرت ہے چنانچہ حدیث شریف میں
آیا ہے ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی

حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ
عنہ بہا من کرب یوم القیامۃ ومن ستر
مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ متفق علیہ یعنے
جو کوئی مسلمان بھائی کی حاجت روا کریگا اللہ اسکی
حاجت روا کریگا ہے اور جو کوئی کہ کھولے سے مسلمان
بھائی کو نکالیگا اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے سختی سے
اور جو کوئی پہناوے مسلمان کو پہناویگا اسکو
اللہ تعالی دن قیامت کے پس حضرات اہل اسلام اور
مومنان ذوی الاحتشام سے یہہ التماس ہے ثواب
اساس سے کہ یہ نومسلم و مددگاری ضعفا و فقرا کی
امت حضرت خیر الانام احادیث و قرآن سے یہاں ہے
یہہ کب محتاج شرح و بیان ہے اسلئے کہ بعض قرآن اور کئی
حدیث ہی کلام اللہ کی یہہ آیت ہے لن تنالوا البر
حتی تنفقوا مما تحبون یعنے ہرگز نہ پہنچوگے بھلائی
کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اس چیز کو جس سے محبت
رکھتے ہو اور یہہ بات بھی اکثر دین پر بہرہ ہیں اور بمصداق
چراغ آسمان روشن ہے کہ جناب حضرت رسول رب العالمین
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم مع مہاجرین کہ مظلمہ سے
ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں رونق افزا ہوئے تو انصار
کے مومنوں نے کہ جنکے نزدیک دو کپڑے تھے ایک
اپنے لئے رکھا اور دوسرا مہاجر کو خالصا للہ جو اللہ
کے نزدیک دو شخصوں کا کھانا بہم ہو
سکتا تھا اس نے فراہ خدا میں ایک شخص کا نان و نفقہ
دیا اے بھائیو یہہ غریب اہل اسلام خیر الانام کا کارتھا
اور دولتمندان ذوی الاحتشام کا یہہ شمار تھا کہ مال

تجارت زر و دولت اور بازار ملک و دیار مین رہتے
نہ کیا خالصاً لوجہ اللہ اور بالفعل جناب خیر الوری
علیہ التحیۃ والثنا مین مہاجرین کو دیکھا سبحان اللہ
وہ لوگ کسقدر برادران دینی کے لیے سعی فرماتے تھے
اور بارگاہ اللہ کس درجہ جان و مال سے فدا تھے
اس مقام پر مجھ مین ایک حکایت بر سبیل تمثیل یاد آئی
قابل تحریر جانکر لکھا کہ جناب پیغمبر آخر الزمان کے زمانے
مین امیہ بن الخلف ایک مشرک کا نام تھا بدل دشمن
دین اسلام تھا اور حضرت بلال محبوب ذو الجلال کے
غلام تھے صدق دل سے عاشق حضرت خیر الانام علیہ
السلام تھے جب یہہ خبر اس مردود نامجد کو پہونچی
کہ بلال مسلمان ہو گیا اس حال سے پر کار
آتش وہ بدایمان ہو گیا بلکہ وہ مانع دین محترم
سر گرم ظلم و ستم ہوا کبھی چوب خاردار سے بلال رض
کو مارتا کہ گوشت و پوست سے خون روان ہوتا گاہ
چاہ تنگ و تاریک مین اوتارتا کہ صدمہ سے بیساختہ
اشک کا دریا روان ہوتا کبھی مابین نصف النہار
زرہ آہنی پہنا کر دھوپ مین استادہ کرتا کبھی زرد
تو بیچ مین گرمی زیادہ کرتا پھر تمام عذاب سہتے تھے
مگر بجز کلمۂ توحید کلام دیگر نہ کہتے تھے ناگاہ ایک روز
جناب سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا ادھر
راہ سے گذر ہوا آواز گریہ آئی نالہ و فغان پر اثر ہوا
آپنے فرمایا ویلک لم تعذب مولی اللہ یعنی خوار
ہو تو اور ہلاکی ہو تجھپر خدا کے دوست کو کیون عذاب کرتا
ہے امیہ نے کہا کہ آپکا دل اگر اسپر جلتا ہے تو خالی

چلے جائیے مجھ سے مطلب نکلتا ہی حضرت صدیق اکبر نے فرمایا
کہ اگر اسکا بیچنا منظور ہے تو میری بہت اور دین کی
محبت سے کچھ روپیہ لیجائیے امیہ نے کہا کہ اپنا غلام لیجائیے
اور بہتیرا روپیہ بچیے اور یہہ غلام لیجیے صاحب تمیز
مراد یہ رکھتا ہی کہ امیہ اس کا فر تھا لیکن فنون تجارت
سے ماہر تھا خرید و چالاک ہیبت ناک سفید رنگ
خوش آہنگ تھا بارہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے اوسکو اسلام کی دعوت کی مگر اس بدبخت ازلی نے
نفرت کی اسلئے حضرت کا دل اس سے بیزار ہو رہا تھا
اور امیہ نے یہہ سخن بہت برا جانکر کہا تھا غرضکہ
حضرت نے فوراً سہزار دینار اور لسطاس غلام اسکو
دیا اور بلال محبوب ایزد متعال کو اس سے لیا اس
داد و ستد پر امیہ ہنسا اور کہا کہ تمنے اپنا بڑا نقصان کیا
چونکہ بلال کو ایک جبہ مین کوئی نہ خریدتا حضرت نے
فرمایا کہ میرے نزدیک اسکا مرتبہ بسبب ایمان کے زیادہ
ہے جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا
نہایت صدیق اکبر رض سے خوش ہوئے سبحان اللہ کسقدر
وہ لوگ پابند خوشنودی خدا اور رسول تھے اور جائے
غور ہے کہ کیسا برادران دینی کو چاہتے تھے اور جان
و مال کو نثار کرکے طریق دین سید المرسلین کو برتاؤ
اور بناہتے تھے اور فرمودہ رسول رب العالمین
پر خیال رکھتے تھے جیسا کہ فرمایا حضرت رسول

صلے اللہ علیہ وسلم من نفس عن مومن کربۃ
من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من
کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ

فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ، ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملئکۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ

ومن بطاء بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم

یعنے جو نکالے اور کھولے یعنے دور کرے سختی مسلمان کی سختیوں دنیا سے کھولیگا اور دور کریگا اس سے سختی سختیوں قیامت سے اور جو شخص آسان کرے یعنے دور کرے سختی کسی مبتلا سختی کی آسان کریگا اوسکو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اور اللہ مدد میں ہے بندہ کی جب تک بندہ مدد میں ہوتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی اور جسنے مقرر کیا یا جاری کیا کوئی طریقہ جس سے حاصل ہو علم سہل آسان کریگا اللہ اسکے واسطے رستہ جنت کا اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم ہرگز کسی گھر کے گھروں سے اللہ کے پڑھتے ہیں کتاب اللہ کو اور پڑھاتے ہیں اور درمیان گھر نازل ہوتی ہے اوپر انکے تسکین اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اللہ کی اور گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور اللہ یاد کرتا ہے ملائکہ مقربین سے اور جو پیچھے کرا رہا ہے اسکو عمل اسکا نہیں جلدی کرے ساتھ اسکے نسب کی اسی فائدہ دیگی اسکو دیر قیامت کے شرافت حسب و نسب کی اسی

محبان دین اسلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا جملہ نو مسلم ہیں کہ جو کہ ما شاء اللہ خوشنودی رسول خلق مدعا ہے اور وہ ہمارے مولیٰ علیہ السلام کا ہے کہ جب رضامی کریم چاہے اور بنا بخشوں سے بھرا ہے ہیں جو خوب ہاری کا اور بنا ہے ہیں ایسا قوی ہے [illegible]

کہ عالی ہمتان امت رسول اپنی ابر سخاوت کو گلزار تا بیدہ نو مسلم ہیں مترشح فرمائیں گے اور اس زمین خشک خزان دیدہ کو سبزہ زار کر دکھلائیں گے ای تازگی بخشندگان باغ اسلام جیز الورق ای رنگ آرایان گلہای چمنستان دین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب گلشن خلد برین کشادہ ہے کوشش زبان دریائے رحمت باری زیادہ ہے سختی رحمت اور تلاش خورد فضور و جنت ہو جاؤ ہر وقت ساعی رہو اور جتنا دین کے داعی رہو کرم سے قدم سے دم سے تم سے کہ یہی توشۂ عاقبت ہے اور یہی ابتغاء مرضات ہے اللہ کی رحمت ایسے کام میں نازل ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت حاصل ہوتی ہے اور یہ خدا کے ساتھ پیار ہے دنیا کے پیار کا کیا اعتبار ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا کما منافع حاصل کرو اس سیکڑے کا ہزار نفع نہ زائل کرو یوسف حسن پر ہے بازار ہی کھوتے دام ہوں لیوے کون خرید ہے دست سخا دراز کرو ہر نو مسلم کو سرفراز کرو دنیا و مال اسی میں ہے حصول عیش لازوال اسی میں ہے اب جو ان آیات اور حدیث پر بھی عمل نہ کرے تو وہ جزا بد دماغ ہے بس

ہمارے ذمہ ہے وما علینا الا البلاغ ہے

العبد شیخ حبیب اللہ شیخ جامعہ ملیہ دہلی ہے

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

موصوف بالیقین و مسدد فوصفا

بہ طلب کیجئے خدا سے دعا

دین حق میں تمام شامل رکھے

ملت مصطفے میں کامل رکھے

ربنا اغفر لنا وارحمنا وانت خیر الراحمین

راست بازی سے نوشدلی دکھلا
دل کو معمور کر ہدایت سے
لے بچا بدعت وضلالت سے
ہر مسافر کو اوس کے گھر پہنچا
قید سے قیدیون کو جلد چھڑا
طوق کھچے کا کر عطا سبکو
روضۂ مصطفےٰ دکھا سبکو
موت کا وقت ای خدا جب ہو
روح ایمان سے روان تب ہو
قبر ہو باغ سے روشن گلشن
ہو فشار لحد سے بھی ایمن
روز محشر میں شرم رکھ لیجو
تیری رحمت سے دوستی کیجو
کر عطا قربت شفیع امم
بخش جرم وخطا بفضل وکرم
اپنے دیدار سے سرت بخش
باغ فردوس دیکے فرحت بخش
ہے مناجات مین یہ شور وشین
یہہ فدای رسول شیخ حسین
یہہ مناجات سن باخلاص ویقین
دل سے ای دوستو کہو آمین۔

مجلس تائید مسلمانان

تنظیم کرم ومعظم جناب مولانا محمد شریف صاحب زاد اللہ شرفا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب عالی مین نے آپ سے اظہار حقیقت مجلس تائید نومسلمان کا وعدہ کیا تھا سو آج وہ وعدہ وفا کرتا ہون مجھے یقین ہے کہ ضرور بانصرور آپ اوسکو اپنے اخبار گرانبار مین درج فرماکے ثواب دارین حاصل کرینگے کیونکہ ایسا کرنا یہہ عین فرض ہے کہ اسلام کی ترقی ہر ہر دن ہر طرح ہونی چاہیے اسہی واسطے آجتک بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ کمر ہمت باندھکے زر سے ذات سے دین اسلام مین ترقی ہو سکے باعث اپنی اوقات صرف کر رہے ہین اور اس آپکی محنت کا ثمرہ بھی خدا تعالیٰ نے بہت کچھ کر دکھایا مخالفین کا بھونکنا بند ہوگیا انکے مذہب کی قلعی کھل گئی اور ہر اہل اسلام کے ایمان کو دلی قوت حاصل ہوئی جبکہ ایک بھائی دوسرے بھائی سے امید قوی ہے کہ جس طرح پر ہمین اسلام کی ترقی ہو اسکے شایع کرنے مین آپ ہرگز دریغ نہ کرینگے بلکہ ہمیشہ اپنے طرف سے جمیع اہل اسلام کو اس مجلس کی طرف توجہ فرمانے کی تحریص وترغیب پر معرض سخن سے دور نہ کرینگے اور آپکے سبب سے جمیع اہل اسلام بھی اجر عظیم حاصل کرینگے وانشاء اللہ اپنے اخبار دین مین خدمت بیانی سے مجھکو اجر دینگے کہ اس مجلس کے اعانت مین ہر غوب کرینگے۔

جناب عالی جب سے کہ یہہ شہر بمبئی (جسکا نام بندر ممبئی مشہور وعروف) آباد ہوا ہے تب سے اس زمانے تک لاکھون بلکہ کروڑون مسلمان صاحب دول گذرے اور فی الحال موجود بھی ہین مگر کسی کا خیال ان غریب نو مسلمون کے طرف نہین گذرا کہ یہ بیچارے اپنے آبائی دین کو ترک کرکے اور اپنے والدین وخواہر وبرادر وخویش واقارب کو چھوڑکے دین محمدی صلعم کو سچا دل برحق جان کے مسلمان ہوتے ہین بود مسلمان ہو نیکے نہ کوئی انکو

احکام دین سکھلاتا ہے اور نہ کوئی اون کے جرگیری کرتا
ہے بلکہ کسی نو مسلم نے کسی واعظ معتقد سے سوال کیا
تو زیادت کے یہہ جواب دیتے ہیں کہ کیون مسلمان ہوا -
(نعوذ باللہ من ذلک) بلکہ بعضے تو اپنے دولت کی غرض
پر ایسے کفریات بک جاتے ہیں کہ مجھکو کہنا مجھے یہاں
شرم معلوم ہوتا ہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ کر ہیں کہ دین کی ترقی کو سب شکیون سے زیادہ فرض
جانتا اور اسلامیون کے ساتھ جان و مال و زبان سے
کرے اور اون سے بہت نرمی سے پیش آوے اپنے فرزندون
سے زیادہ انکی محبت کرے اور ہم دیندار دولتدار کہلاکے
اسکے حکم کے خلاف عمل کریں تو ہمارا ٹھکانا کہان ہوگا
جب یہہ لوگ اہل قدرت سے اون کے حق میں ایسا ذرہ ہوتا ہے
تو بیچارے مرتد ہوے جاتے ہیں اگر ذات کا وہ اصل میں
ہندو تھا تو دھوبی کے گدہے کی مثل سا ہوا نہ گھر کا
نہ گھاٹ کا اجنبہ امر اس بات سے بے خبر ہیں تو غریبون
سے کیا ہو سکتا ہے اس بمبئی پرہی کیا موقوف تمام ہندوستان
کے امرا و رؤسا نے کسی کو بھی اس کار خیر کی طرف خیال
نہین گذرتا ہے کہ ان بیچارے مولفۃ القلوب کی
تعلیم و تربیت و لباس و طعام کی جرگیری کی تجویز کریں
مگر شکر الحمد للہ کہ فی زمانا اس شہر بمبئی مین جناب حاجی
معقول و منقول حاوی فروع و اصول فخر الحاج مولانا
و بالفضل ادلانا مولوی حاجی عبد الحمید صاحب بالکلیہ
خطیب مسجد جامع بمبئی نے ان بیچارون پر ترس کھاکے
اور حمیت دین کو کام فرماکے ایک مجلس بنام مجلس مائدہ
نو مسلمان منعقد فرماکے چندہ وصول کرنیکی تجویز
ٹھہرائی اور کئی جلسے متواتر مقام مناسب پر منعقد کرکے دس بارہ
ہزار روپے کی رقم بہم پہنچائی آیندہ امید ہے کہ خداتعالی اس
سچے دین کی ترقی کے لیے اپنے بندون کے دلون مین اس مجلس
کی اعانت کا شوق پیدا کریگا فی الحال اس مجلس مین قریب پچھتر
اشخاص کے اراکین جمع ہین جنکے اسمای مبارک مع عہدہ ہای
امتیاز دہندگان بتفصیل آیندہ سی سطر ارسال ہد -
سامی کرونگا - اب جمیع اہل اسلام و روسای عظام کی خدمات
بابرکات مین التماس ہے کہ بعد مطالعہ اس مضمون کے اللہ تعالی کے
دین کی ترقی کا اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑہنے کا دل
مین خیال لاکے اپنی مقدور موافق جیب خاص سے چندہ وصول
فرماکے جناب حاجی الحرمین الشریفین مولانا مولوی حاجی عبد الحمید
صاحب یا خطیب مسجد جامع بمبئی یا مدرس مدرسہ محمدی
کے نام پر مقام بمبئی مرغی محلہ قریب کرانت مارکٹ کے روانہ کیے
فرماوین ایسا نہ ہو کہ یہ کتاب زیر دست شریف مین روانہ کیے
جاوینگی - راقم عبد السمیع عفی عنہ

نشی محمد کی جو کچھ جواب مولوی شیخ حسین صاحب نے بھیجا
وجناب محمد اسماعیل صاحب محمدی نے زیادہ تا ئید تو مسلمان
زیب رقم فرمایا ہے ہم اپنے
رائے کو ان ہر دو بزرگون کے موافق دیتے ہوے سب اہل اسلام
دورہ نزدیک کے خدمات عالیات مین یہہ گذارش پرواز ہین
کہ اعانت اس امر خیر کی موجب ترقی دین اسلام و ملت
حضرت رسول انام علیہ الصلوۃ والسلام و باعث تقرب الی اللہ
و خوشنودی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو ہر مسلمان
پر جو من باللہ و رسولہ ہے یہہ واجب و فرض ہے جلد
جلد اس مجلس کی اعانت (اگر چہ ایک درہم سے ہو) بھیجی

فرماتے ہیں بلکہ اگر ان کی بخشش اور آپ عزاسمہ جلوہ
عذاب سوال الٰہی نہ ہوویں - ہین بعد نظر ہر شہر کے
مصر کے عائدین سے التجا کرتا ہون کہ وے اپنے ہر ہر شہر مین
ایک شاخ اس مجلس کی مقرر فرما کے اس بدر مجلس کو تائید
دین متین کی ترقی ہو حاصل ہو اور کہ خدا نخواستہ مسلمان کو مرتد
ارتداد میسا کرنیکا موقع نہ ملے جاے افسوس ہے اظہار ان
یہود و نصاریٰ وغیرہ باوجود مذاہب باطلہ پر رہنے کے
اپنے مذاہب کے استحکام مین ایسے ایسے انجمن و مجلس قایم
کرین ہین کہ ہندوستان مین جب دولت اسلام کی رہی اور
روے زمین پر غلبہ اسلام کا ہو رہا تھا تب بھی ایسے انجمن و
مجلس اسلام کے منعقد نہوے تھے - ہم باوجود دین حق و صراط
مستقیم پر رہنے کے اپنے دین حق کی ترقی و زیادتی مین کوشش
و سعی نکرنا ہمارے پست ہمتی پر اعلیٰ دلیل ہے - اے حضرات
خواب غفلت سے ہوشیار ہوو اور اوروں کے بیدار کرنے مین
کوشش کرو قرآن با علا صوت ندا دیتا ہے کہ فاستبقوا الخیرات
پھر اقرب الی الرشد ہم و ہم فی غفلۃ معرضون ہمارے
کہالت و غفلت روشن ہے - خدا تعالیٰ ہمارے اپنے دین
کو ہر طرح سے ترقی دے اور توفیق دے اہل اسلام کو مرحمت
فرما کے انکو قیامت کے روز سرخرو اور محشر مندہ نکرے آمین -

نیچریوں کی منادی

ہم بڑے افسوس سے لکھتے ہین کہ باوجود اس روشنی کے زمانہ
مین اور بسطرہ ایسے عادل رحم دل بے تعصب قیصر ہند کے دوران
مین عیسائیون نے اپنے تعصب و بغض اور حسد کی کچھ بھی اصلاح نہین
کی - اور نہ کچھ جیل کی تیوری نے اون کے سینہ پر کینہ مین رائی کے
دانہ کے برابر اثر کیا ہے بلکہ ایسے ہین تو ایسے ہین اول تو
بلکہ دوسرے متعصب عیسائی پر بڑا افسوس آیا کہ یہ حسد کا پتلا
کیا آنکھین بند کر کے لکھتا ہے دوم صاحب نور افشان کے
عقل عجیب پر ہزار افسوس ہے کہ جو آنکھین کھولکر اور ہاتھ مین
آب پنشن میسا پوس اپنے اخبار مین درج کر دیتے ہین
کیا انکا کوئی تعلق ہی ہے اگر یہی تو ہے ایسے انجیل اور انکی
پیروون کو دور سے سلام کرتے ہین -

ہندوستان کے اخبار مین کسی متعصب عیسائی نے دہر گز سنا ہے
کہ واعظ اسلام امرتسر مین جو منادی اسلام کی کرتا ہے
اور موحد کو کافر بتلاتا ہے اوسکو حکام منع کرنا
چاہیے اور پولیس کو اوسکے طرف متوجہ ہونا لابد ہے وغیرہ وغیرہ
بھلا کوئی اس متعصب کو پوچھے کہ واعظان عیسوی جو مسند پر
اور مسجدون اور بازارون مین علانیہ گلا پھاڑ پھاڑ کر بآواز
بلند دیوتاؤن اور بزرگون اور دین کے پیشواؤن کو ہزارہا
صلواتین سناتے ہین کوئی بھی اور امام اور دیوتا ہوگا جو
اون سے بچا ہوگا حتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بابت بھی
ایسے کلام کفر آمیز کلمات موہنہ سے نکالتے ہین کہ جسکا
بیان کرنا بے ادبی مین داخل ہے - کوئی پولس اور حاکم
اونکو نہین پوچھتا - بیچارے مسلمان یا ہندو جب کوئی واعظ
بازار مین وعظ کرتا ہے تو یہ حضرات سوایز نے پانی
چراتے ہین بلکہ سوایز پر آفتاب لاکر دکھاتے ہین اور
دل کے پھپھولے پھوڑتے ہین - حالانکہ ایسا کون متعصب
عیسائیون کے طرح بے باک ہے جو بازار مین ایسے ویسے
کلمات موہنہ سے نکالے - حضرت سلامت آپ قوم فاتح
ہو ہے اور مسلمان و ہندو مفتوح آپ حاکم ہم بیچارے
محکوم آپکے برابری کون کر سکتا ہے آپ جا ہین

تمام موجودہ مذہبون مین اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اوسکے پیرو اور معتقدین نہایت سچے دل سے اوسکا یقین رکھتے ہین - درحقیقت بہت سے سچے عیسائی بھی ہین جو اپنے مذہب مین نہایت پختہ ہین مگر باوجود اسکے مسلمانون مین کوئی ایسا مسلمان نہین ہے جو برائے نام مسلمان ہو اور اپنی مذہب پر کامل اعتقاد نہ رکھتا ہو اور وہ پادری جو اسلام مین سے کسی شخص کو مذہب عیسوی کے طرف لانا چاہین اوسکو درحقیقت نہایت سخت مرحلہ پیش کرنا ہوگا کیونکہ اسلام اور مذہب عیسوی اور یہود مین ایک توارثی علاقہ چلا آتا ہے - مسلمانون کو مذہب عیسوی کے منجانب اللہ ہونے مین اور اوسکے عمدہ اخلاقی امور مین یقین دلانا بالکل بیفائدہ ہے کیونکہ مسلمان خود ان امور کو تسلیم کرتے ہین اون کے مذہب کے رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بہت بڑے پیغمبر گذرے ہین پس اس سے ظاہر ہے کہ جب کبھی کوئی پادری اسلام پر حملہ کریگا تو پہلے اوسکو خود بحث شروع کرنا پڑیگی کیونکہ اوسکے واسطے ضروری ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرون ہونے سے انکار کرے اور نیز اس امر سے کہ وہ منجانب اللہ تمام دنیا کے واسطے خوشخبری دینے والے پیدا ہوے تھے - اور اس امر کے انکار کرنے مین وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شان مین گستاخانہ کلمات اور اونکی نیک نیتی کے برخلاف الفاظ استعمال کرنے مین مجبور ہوتا ہے - مگر ان امور کے سننے کی برداشت غریب سے غریب اور ادنی سے ادنی مسلمان کو نہوگی کہ وہ اپنے سچے ہادی اور رسول مقبول کے شان مین ایسے کلمات نامناسب سنی اسلام مین نہایت درجہ کی سادگی پائی جاتی ہے اور اوسکے پیرو اپنے پیغمبر کی گویا بتصویر ہر وقت اپنے دل مین رکھتے ہین یہان تک کہ نیز اون مسلمانون کے درمیان جو نہایت متعصب بنی ہین (شاید اس سے مراد فرقۂ نیچریہ ہو) کوئی پادری اون کے پیغمبر یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہین کرسکتا یا کوئی رسالہ شایع کرے جسمین اوسنے نبی کے برخلاف گستاخانہ الفاظ لکھے ہون بغیر اسکے کہ ملک مین سخت فساد اور شورش پھیلجاوے - دنیا مین کوئی مذہب اس مذہب اسلام کے موافق ایسا سخت روکنے والا مذہب عیسوی کے ترقی کا نہین ہے بیشک عیسائی مسلمانون سے دلی نفرت کرتے ہون کہ وہ تثلیث کو نہین مانتے مگر مذہب اسلام صرف خیالی اعتقاد پر یقین نہین رکھتا جب تک کسی امر کے واسطے کامل عقلی و نقلی دلایل ہم نہ پہونچین (یہان پر صاف ظاہر ہے کہ عقیدہ تثلیث بالکل غلط ہے اور صرف پادریون کے ایجاد ہے کیونکہ اسکے واسطے کوئی عقلی و نقلی دلایل نہین ہین) خود مذہب عیسوی کو اپنی اشاعت مین لڑنا پڑا تھا نہ صرف پیشتر کے مذہبی خیالات سے بلکہ ملکی قانون سے جو اوسوقت رایج تھے - پس اون ملکون مین جہان مذہب اسلام جاری ہے پادریون کو نہایت مشکل پڑتی ہے کیونکہ انکو ایسے سخت مذہب کا سامہنا پڑتا ہے جس نے رومی قیصر کے پرسیش سے انکار کیا حالانکہ مثل رومی قیصر کے اسلام کا منانے والا کوئی موجود بھی ہے فقط -

آئندہ

راقم شیخ ریاض الدین احمد وکیل منشور محمدی - باقی

برصفحہ گذشتہ مذہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی نبی الکریم

از فقیر حکیم حاجی محمد دلاور خان عفی الرحمان۔

بخدمت فیضدرجت جناب اذعر اخبار گوہر بار منشور محمدی مطبع بنگلور بعد سلام وعلیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ کے گذارش خاکسار کی ہے کہ عرصہ دراز سے اس امر کے بارے مین گفتگو پیش ہے کہ کسی نوع سے ایسی تجویز ہو کہ وے ملازمان ملکہ معظمہ قیصر ہند جو کہ مکہ معظمہ کو ہجرت کر جاوین اور وہین بود و باش اختیار کر لین یا صرف زیارت حج کو جاوین اور باوجودیکہ پنشن یافتہ ہون تو اونکی پنشن اگر بجاے ہندوستان کے مکہ معظمہ بر نہ خاص جدہ شریف مین ملا کرے تو یہہ ملازمان سرکار قیصر ہند کی ترقی اقبال و دولت وتاج وتخت کے لئے ایسے متبرک جگہہ مین رہکر ہمیشہ دعائے خیر کیا کرین۔ اکثر اشخاص اس تجویز کو امر محال تصور کرکے یہہ خیال کرینگے کہ مکہ معظمہ و جدہ شریف مین سرکاری ملازمون کی پنشن ملنا غیر ممکن ہے۔ مگر ترکیب و تجویز مفصلہ ذیل پر عمل کرنے سے امید قوی ہے کہ ہمارے سرکار فیض مدار ہم غریبون کی اس التجا کو ضرور قبول فرماوینگی مگر کوشش شرط ہے اور یہہ بھی امید ہے کہ سرکار عالیہ اپنی فیاض دلی سے ہرگز ہرگز ایسی امر خیر کے سعی و کوشش مین پہلو تہی و چشم نمائی کو کام نفرماوینگی بلکہ اپنے رعایا کے آرام و آسایش کے لئے ضرور اس بارے مین بندوبست کامل فرمائینگی۔

شرایط۔ اول۔ کل اہل اخبار ہند کے اخبارون مین جو اجکل جاری ہین اس مضمون کو اپنے اپنے اخبارون مین کئی بار چھاپ کر حق سبحانہ تعالی سے امیدوار اجر عظیم کے ہون۔

دویم وے ملازمان ہند جو کہ اپنی پنشن مکہ معظمہ یا جدہ شریف مین وصول کرنا چاہتے ہین اگر ہر ایک شخص اپنی تنخواہ سے بحساب فیصدی مبلغ حمہ روپیہ اون اخراجات کو پورا کرنیکے لئے جو کہ ہند کی روپیون کو مبدل کرنے اور ولایت بھیجنے اور وہان کے خزانہ وغیرہ کے اخراجات کی کمی و بیشی کے لئے وصول دیا کرے تو ممکن ہے کہ باسانی تمام ہر ایک شخص کی پنشن مکہ معظمہ یا جدہ شریف مین معرفت برنش کانسلی مقیم جدہ کی مل سکتی ہے۔

سوم۔ یا ہمارے قدردان سرکار مہربانی فرماکر ایسی تجویز کرے کہ اس قسم کے پنشن والون کی تنخواہ بذریعہ اون بمبئی کے ساہوکارون کے جنکی لین دین کی کوٹھیان مکہ معظمہ مین جاری ہین کچھہ ہنڈاون دیکر پنشن والون کی تنخواہ کا روپیہ مکہ معظمہ مین وصول دیا کرے اور حیات نامہ پنشن دارون کا بذریعہ سرکاری کانسلی مقیم جدہ شریف کے ملاحظہ ہوجایا کرے۔

چہارم۔ اگر بہت سے مسلمانان دیندار اس کار خیر کے انجام پہونچانے مین باہم شریک ہوکر سرکار فیض مدار سے اپنی اس خواہش کو ظاہر کرینگے تو انشاء اللہ تعالی مقلب القلوب اونکی اس امید کو بر لاویگا اور اوسکے فضل وکرم سے یہہ کام بخوبی انجام ہوجائیگا

پنجم۔ ترکیب یہہ ہے کہ روپیہ پنشن کا بذریعہ سیغرم مقیم بمبئی کی معرفت کانسل شہر جدہ کی باسانی

ہندوستان سے مکہ معظمہ و جدہ شریف مل سکتا ہے
ششم - یا کوئی ایسا افسر مقرر کیا جاوے
کہ ہر سال قبل حج بیت اللہ شریف روپیہ پنشن کا
ہندوستان سے وہان لیجاکر تقسیم کرایا کرے اور اسکی
تنخواہ اور آمد و رفت کا خرچ اوس روپیہ سے وصول
دیا جایا کرے کہ جو فیصدی عمدہ روپیہ پنشن داروں کی
تنخواہ سے لیا جائیگا اس کام کے انجام ہونے سے بہت
سے پژمردہ دل خستگفتہ ہوکر شب و روز قیصر ہند کی تاج
و تخت مال و ملک کی ترقی کے لئے جب تک کہ آفتاب
و ماہتاب آسمان پر روشن ہین درگاہ شہنشاہ
حقیقی مین دست بدعا رہینگے - اور نیز یہ ثواب اگر
خداوند تعالیٰ نے اوس سرزمین پاک مین پہونچادیا
تو اس عذاب دینوی سے رہائی پائینگے -
علاوہ اسکے دیگر درخواست سرکار عالیہ مین یہ ہے
کہ جس طرح سے اور اور ملکون اور جزیرون مین سرکاری
ریل اور آگبوٹ وغیرہ واسطے آسایش رعایا کے مقرر
ہین اسی طرح سے اگر ہماری سرکار عالیہ اپنی دریا دلی
رعایاے ہند کی آسایش کے لئے بہی سرکاری آگبوٹ
بمبئی سے جدہ شریف تک مقرر فرماے تو سرکار کو
بھی لاکہون روپیہ کی آمدنی ہوگی اور نیز بیچارے
حاجی لوگ بمبئی کی دلالون اور ٹہیکہ دارون کے
ظلم و تعدی سے نجات پاوینگے - فقط -
اب اوپیترون کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس
مضمون کو فصاحت و بلاغت کے ساتہہ اپنے اپنے
اخبارمین ہر بار چہاپ دیا کرین بلکہ کوشش بلیغ
فرماکر دیگر اخبارون مین بھی اس مضمون کو واسطے
رفاہ عام کے چہپواوین - اس محنت کا اجر خداوند
جلشانہ اون کو عطا فرماویگا -
مرسلہ - حکیم حاجی محمد دلاور خان عفی عنہ رائے بہادر
ڈسپنسری متصل محل جناب راجہ صاحب ناگپور -
۱۴ - اپریل ۱۸۸۱ع

مکہ معظمہ اور بنادر حجاز کو جانیکی اجازت

حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ نے قانون جاری
کیا ہی کہ ہر شخص جو بنادر حجاز کو آئے جبتک اسکے
پاس پاسپورت یعنے اجازت نامہ نہ ہے تب تک وہ
داخل حجاز نہونے پائے - چنانچہ یہہ خبر بذریعہ پولیٹکل
ایجنٹ عدن گورنمنٹ آف انڈیا کو معلوم ہونے سے
تمامی لوکل گورنمنٹون کو ہدایت ہوی ہے کہ جہانتک
ممکن ہو اس خبر کو شہرت دین - چنانچہ کارخانہ
قاسم الاخبار مین بھی رسیدنٹ آفیس سے اس مضمون
کا ایک خط آیا ہے جو لوگ حجاز کو جانا چاہینگے انکو
حکام انگریزی کے جانب سے اجازت نامہ ملیگا اور وے
اس اجازت سے داخل حجاز ہوسکینگے -
حاجی لوگ اور مسافرین حجاز جو مکہ معظمہ اور دیگر مقامات
حجاز واقع بحر قلزم کو جانا چاہینگے انکو اس مقام مین
جہان یہہ لوگ جہاز چڑہینگے پاسپورت عطا ہوگا
مثلاً کوی چاہے کہ مدراس سے جہاز سوار ہو یا بمبئی یا
کلیکٹ سے وہان کے آفیسر پولیس کے پاس سے اجازت
نامہ ملیگا اور اسکے روسے حاجی لوگ اور مسافران
حجاز جدہ یا دوسرے بنادر بحر قلزم مین اترینگے حجاز

اس امر کے لئے سرکار نے قانون بھی مقرر کیا ہے اور مالکان جہاز کو تاکید ہوی ہے کہ کوئی شخص بغیر پاس پورٹ کے انکے جہاز پر نہ چڑھے - اور خلاف ورزی قانون مین سزا بھی دی جائیگی - اک تار برقی سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص جسکو اجازت نامہ ملیگا اسکو چاہئے کہ جدہ مین اترتے ہی سرکار انگریزی کے کانسل کے پاس اپنا اجازت نامہ موجالیس روپیہ دے - یہہ مبلغ پھر شخص مبلغ دہندہ کو بروقت روانگی کرایہ جہاز وغیرہ کے لئے واپس دیا جائیگا اس قانون کے اجرا سے عمال سلطانی کی یہہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ آیندہ کوئی شخص جسکے پاس کافی مبلغ اخراجات حج اور بازگشت کے لئے نہ رہے ایسا شخص داخل حجاز نہ ہوسکے - ہرچند اکثر مسلمانون کو اس حکم سے سخت حیرانی ہوگی مگر جب غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہہ حکم درحقیقت مراحم سلطانی سے واقع ہوا ہے - ظاہر ہے کہ اکثر ہندی اور دیگر ممالک کے رہنے والے جو شایق حج ہین اور بجز اسکے کہ انکے پاس حج کا سرمایہ ہو چیزاتی جہازون اور دیگر حیلون سے داخل مکہ معظمہ ہو جاتے ہین اور کافی مبلغ کے نہونے سے اس مقام متبرک مین بڑی حیرانی اور پریشانی اٹھاتے ہین - انکی واپسی اگرچہ وہ شوق دل سے اسکے خواہان ہون مبلغ کے نہونے سے اک امر مشکل نظر آتا ہے اور آخر نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لوگ لنگر خانہ سلطانی مین تعیش کے ذریعہ اپنی اوقات بسری کرتے ہین اور بعض جرایم قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہین اب جو اسطرح کے احکام صادر ہوئے ہین اسنے فایدہ یہہ ہوگا کہ جو لوگ حج پر قادر ہین وہی حج اور زیارت کعبہ سے مشرف ہون گے فقط - قاسم الاخبار -

شملہ

سول ملیٹری گزٹ بیان کرتا ہی کہ شملہ مین فارین آفیس کا ایک ملازم اس جرم مین پکڑا گیا ہے کہ وہ ریاست بھوپال کو پولیٹیکل طور پر سرکاری خبرین بھیجا کرتا تھا - یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اسکو سخت سزا دیجاویگی - یہہ بات کچھہ پوشیدہ نہین ہے کہ انگریز ریاستین ہمیشہ اس طریقہ مین اس بات کے دریافت کرنے کے واسطے کوشش کرتی ہین کہ فارین آفیس مین اونکے معاملات کی نسبت کیا ہوتا ہے اور بسا اوقات اسمین وہ کامیاب بھی ہوجاتی ہین - لیکن یہہ امید کی جاتی ہے کہ اس معاملہ مین اس شخص کے جانب سے چشم پوشی نکیجاویگی جسنے اس قسم کی خبرون کے بھیجنے کے ترغیب دی تھی - اکمل الاخبار -

قسطنطنیہ

گورنمنٹ ترکی نے سلطان کے روبرو تجویز پیش کی کہ سرور پاشاہ کو اجازت ہو کہ ترکی اقرار نامہ سرحدی پر دستخط کرین - سلطان کے پاس ایک گروہ علمائے فرنس کا آیا اور اعتراض پیش کیا کہ فرانسیسی وہان قبضہ کئے لیتے ہین اور ہم لوگ بہرطور سلطان کے مطیع مین برابر ترکی بحری فوج مسلح ہورہی ہے - مہمت آفندی جنہون نے اظہارات محمد رشدی پاشا کے اسمرنا مین لئے تھے رپورٹ کرتے ہین کہ مجرم پر قتل سلطان عبدالعزیز کی سازش ثابت ہوگئی - لارڈ ڈفرن کل شام یہان داخل ہوے فقط - انوار الاخبار -

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

کی ہے۔ دوسرے کا نام رام داس تھا تو اسکا نام رحمت اللہ رکھا گیا یہہ شخص بھی موم جث سے ہی اور اول شخص کا برادر حقیقی اسکی عمر ساٹھ سال کی ہے اور یہہ شخص اپنے وطن کا چیف نمبردار ہے۔ اسی سے سب لوگ جو مخالف اسلام ہین حقانیت اسلام کو معلوم کر سکتے ہین کہ یہہ ہر دو شخص باوجود ثروت کے جب حق و باطل مین تمیز کرنے لگے تو سوا اسلام کے کوئی دین کو حق و صحیح نپائے اسلئے اپنے مذہب آبائی سے تائب و کارہ ہوکے اسلام مین آملے یہان سے دفع ہوا شبہ اُن کم عقل مخالفین اسلام کا جو کہتے تھے کہ اسلام مین کوئی داخل نہین ہوتا ہے مگر وہی جو اپنے زور و بازو سے کھانا کپڑا نہ پیدا کر سکے اور اسکا محتاج در در گدائی رہے۔ اللہ تعالے ہمیشہ اسلام کو ایسی ہی ترقی عنایت فرماوے آمین۔

راقم شیخ ولی محمد از گورداسپور۔

بے تعصبی اسیکا نام ہے

ہمارے معزز مشتری جناب مسیح صاحب برنداابن ضلع منتہرا سے رقم طراز ہین کہ مولوی عزیز اللہ صاحب جو باوجود دشمن اولاد آدم ابلیس لعین علیہ اللعنۃ من رب العالمین چند روز سے پولوسی اختیار کئے تھے بہر ہدایت دہی مطلق رجوع بدین حقہ اسلام جوانکا اور اُنکے آباؤ اجداد کا مذہب قدیم تھا لائے اور باوجود ضلالت و گمراہی سے راہ مستقیم پر آئے اور مشرف باسلام ہوئے۔ ہم اولا شکر اپنے مبدء برحق جل جلالہ کا ادا کرتے ہین کہ اُسنے جناب مولوی عزیز اللہ صاحب پر اپنا رحم فرما پھر انکو مشرف باسلام کیا۔ اور ثانیاً ہم تہ دل سے مشکور بے تعصبی جناب محبوب مسیح صاحب ہین کہ آپنے باوجود عیسوی المذہب ہونے اور اس وجہت مولوی عزیز اللہ صاحب سے اپنے مذہب مین کاستگی آنیکے باعث نصب ہین اس خبر سے مطلع کرکے مبارکباد دیا چونکہ یہہ مبارک باد کچھ خاص کر ہمکو ہی نہین بلکہ تمام برادران اسلام کو ہی۔ اس لئے یہہ مناسب نظر آیا کہ خط مسیح صاحب ضیافت طبع ناظرین نصفت آئین کے لئے بجنسہ درج اخبار ہو لہذا اس خط کو ہم درج ذیل کرتے ہین تا ہمارے منصف ناظرین بے تعصبی مسیح صاحب کی داد دین۔

نقل خط محبوب مسیح صاحب

۱۴ جون ۱۸۸۳ء + معروضہ محبوب مسیح از برنداابن ضلع منتہرا

جناب فضیلت مآب مولانا محمد شریف صاحب سلامت۔ آداب۔ مسلع پانچ روپیہ کامنی آدر بابت قیمت اخبار مفید محمدی سنہ حال بجہتی ارسال خدمت شریف ہے فصور توقف بتعمیل ضابطہ اخبار مذکور کا معاف فرمیگا۔ آپکے مولوی عزیز اللہ صاحب جو پیشتر شہر آگرہ مین واعظ انجیل تھے پھر آپکے طرف رجوع ہوئے مبارکباد +

تخمیناً عرصہ ایک ماہ سے دو در قہ ترجمہ ازالۃ الاوہام کا جناب کے ہمرہ نہ آیا موالغشہ ہنوز یاد دہ بہت عمدہ کام مفید عام

سے کچھ بعید نہیں اللہ ہدایت دینے والی مراد ہے تعمیر
دارین اللہ علی کل شئی قدیر اسکی شان ہے - اللھم
اھدنا الصراط المستقیم +

مراسلہ

چھپہ
کرمی معظمی جامی دین لطیف جناب مولانا محمد شریف صاحب
تسلیم - جمیع اہل اسلام کو جناب جامی دین لطیف سلسبیل ارگان
احمد مولانا محمد شریف صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا چاہئے
کہ جنہوں نے اپنے آبائی ملت کو و خویش اقارب کو و جملہ
کو ترک کرکے نجات اخروی کا وسیلہ دونوں جہان کا ذریعہ
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اپنے لئے بہتر و رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو شفیع بعث جانے کے اپنا قدم اس دین
میں رکھا و باوجود انگریزی جاننے کے آپ کو مخالف انگریزی
طبقہ نہیں سمجھے جیسے دین پاک کی خدمت کو قبول کرکے
اپنے تئیں آراستہ رکھنے کے توکل علی اللہ کرکے بعد مراجعت
وطن مالوف دیار کفر سے دعوت اسلام کا کام شروع کیا اور
مروج شرع عام ہونے سے گمشدگان راہ ہدایت
کو صراط المستقیم کا وعظ و تلقین طرز ہونے کے آپ کے

ہدا
مد
دین
دیکھ
بخشی
شہر
وہاں
کے دیرہ

ین خوط مارتا چلا اور جن کے نصیب میں ورع کا کندہ
ہوتا ہے وہ باوجود پیدا و صحبت کے ہم کم ہو کے ہمنہ
گریبان میں ڈالکے راستہ ناپتے لگتے ہیں چنانچہ شہر
روان کی تاریخ ۷ روز پیدا رشد ہیں کو مولانا ممدوح اپنی
عادت کے موافق وعظ فرما رہے تھے اور ایک مجمع غفیر
آپکے گرد و گرد جمع ہو کے آپکی تقریر پر تحسین کر رہا تھا
کہ یکایک ایک شخص پٹھان ۲۲ برس کی عمر کا قوم
اتمانزئی سے اس مجمع عام کو چیرتا پھاڑتا ہوا جناب مولانا
موصوف کے روبرو آکے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اگر آپ
ہمت پرستی کیجئے ذہن خطا و باطل کرکے دکھا دینگے
اور دین اسلام کی عبارت سے دوسرے دلکی تشفی کرینگے
تو ہم آپکے ہمراہ دین قبول کرنے میں کچھ تامل نہیں حضور
نے اسکو اس عقیدہ و نیت سے بیٹھ جانے کو کہا کہ دیکھیں
کیا بعد دین اسلام کی حقانیت کو قرآن سے دلیل
پیش کرکے ثابت کرتے ہیں اسکے بعد مولانا موصوف
حق کی طرف سے ہمت کرکے کھڑے ہو جانے کی خاطر
جمع کو تاکید سے ہوشیار کرکے شہادت کا بیان ہوکے اپنا
دل قرار پورا کیا اور اپنے تئیں بیچ منصب کے اسمیں
داخل کرکے اسکا اسلامی نام عبداللہ رکھا ہے اسکو ذکر کرکے
عبدالقادر نام پاک رکھا ہے شخص آسودہ حال ہے
کمپاؤنڈر کا کام کرتا ہے امید قوی ہے کہ دین کا سپاہی
نصیب کرے اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب
کو دونوں جہان میں اجر عظیم عطا فرماوے - آمین ثم آمین
مورخہ ۱۰ ماہ شعبان المعظم روز دوشنبہ بوقت تخمیناً
بنا زمینہ دیگاہ رب العالمین
محمد اسمٰعیل مہتمم +

بقیہ مضمون شریف انعام سے چھپا

اخبار چو نیرست از بس روشن	گر دو گشت و میل حق بہر بن ہمہ تن	ابجد نوشت بہر این سال جدید	منشور محمدی است جاوید حسن ۱۳۰۰ھ

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ مختلف بخاتم	باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

نمبر ۲۵ | مطبوعۂ ۵ ویں رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ اول ماہ رمضان ۱۳۰۰ھ تا عشرہ اول ماہ شوال ۱۳۰۰ھ ہر مذہب عیسوی چھپیا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہیئے۔

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قدم و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوس کے
قندیل فلک ہے جبہہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہے بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام — توقیع محمدی رکھا نام

ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
وہ علت غائی جہان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے
منشور محمدی کے اوصاف — ای خامۂ عیش لکھہ بالصاف
نظروں سے گرے جہان کے ابہار — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار
ہمنام جناب مصطفا ہے — جو فضل و شرف اسے بجا ہے
ماحئے ملل ظہیر اسلام — نور رخ دلپذیر اسلام
ہے پیش مسیح نیک اختر — شمس الاخبار آسمان پر
منشور محمدی کی فریاد — کرتا ہے بلقب خار دشمن
بے شبہہ ہے افسر مخالف — چھپتے ہیں صحیح سب کو ایف
ہر لفظ ہے رشک در مکنون — عمدہ خبرین نفیس مضمون
ہوا سکو بہت بڑی ترقی — سال و مہ و روز و شب الٰہی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے گیارہ جلدوں کے متفرق پرچے مطبع بحر السلام
میں موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان
متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بار سال قیمت یعنے فی پرچہ
کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوا لین محصول ڈاک
۷ پرچون کو ۱/ ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان
طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک
بھیجدینے سے ۱/ مین ۷ پرچے آنکے نام روانہ کئے جائینگے -

انبالہ

نہ صرف انبالہ بلکہ عام مسلمانان ہند کو عالی جناب نواب سر لیپل گریفن
صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب کا تہ دل سے ممنون ہونا
چاہئے کہ حضور ممدوح نے اپنی ناظر فداد اور انصاف دوست پالیسی
کے مطابق (جسکے سب ہند و مسلمان داصف اور شکر گذار ہین)
مولوی عبد السبحان صاحب واعظ دہلوی کو جو چند سال سے انبالہ
مین پیر لگے صاحب کی درگاہ کے قریب اپنا مذہبی دعظ فرمایا
کرتے تھے اور آپ قریب سال بھر سے مخالف مذہب والون کی
نا ملایم واویلا پر عدالت میونسپلٹی ضلع کے حکم سے روکے گئے
گئے تھے پھر سرکاری طور پر بدستور وعظ کہنے کی اجازت عطا
فرمائی ہے چنانچہ مولانا ممدوح نے ۸ رجون کو سرکاری تحریک
سے پہلا وعظ بدستور اپنی معمولی جگہ مین فرمایا - خیر خواہ عالم

مراسلہ

مصدر عنایت جناب محمد شریف صاحب دام کرمہ - تسلیم -
عرض ہے اکثر ہمارے کالے کرسٹان صاحبان ایسے ایسے
سوالات پرانے بڑے زعم سے روپئے وصول کرتے ہین یا مسٹر
فلان پادری صاحب کے خطاب سے موصوف ہوتے ہین چنانچہ حال

ہی مین ہمسے ایک عیسائی نے سوال ذیل کیا تھا جسکا جواب
بفضلہ تعالی اونکو ایسا لاجواب ہوا کہ اولے آنیتین گلے پڑگئین
گو اسی سوال کا جواب کسی صاحب نے بطرز حسنہ منشور محمدی
مطبوعہ ۱۵ رشعبان ۱۲۹۹ھ مین دیا ہے مگر یہہ بطرز دیگر ہے -

سوال کیا آپکے قرآن مین یہہ آیت نہین ہے کہ

وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا

یعنے نہین ہے کوئی تم مین سے مگر یہہ کہ ہووے وارد ہونا اوپکا
اوسپر (جہنم مین) تیرے رب پر فرض مقرر - اس سے ثابت
ہے کہ بنی نوع انسان سے کوئی ایسا نہین کہ وہ جہنم مین
وارد نہووے اور اسمین از آدم تا ایندم سب شامل ہین - لیکن
مین یہان ایسے معنے ہرگز نہین لینے کا - بلکہ معنے صحیح
یہان اس طور سے ہونگے کہ " نہین ہے کوئی تم مین سے
اے مسلمانو مگر یہہ کہ داخل ہووے وہ اسپر (جہنم مین) اور ہی
یہہ خدا پر فرض مقرر " کیونکہ یہان (کم) سے خطاب
ظاہر ہوتا ہے اور خطاب قوم مسلمان سے ہے جو کہ امت نبی اسلام
ہین - پس ظاہر ہے کہ جمیع مسلمانون مین بڑے بڑے عابد و
زاہد و اولیا و صلحا و غوث قطب و مشایخ کبار وغیرہ گذر گئے
ہین ان سب کی وہ حالت ہوگی جو ادنی گنہگار فاسق و فاجر
مسلمان کے - پس اونکی سب زہد و طاعت و آپکے نبی صاحب کی
شفاعت برائے نام ہے - خوبی تو یہہ تھی کہ جہنم مین گذرنا اور
داخل ہونا تو درکنار نبی اسلام کی امت نام جہنم سے بھی
واقف نہوتے اور سیدھے جنت مین جاتے - اور نیز لوگون
تو ہم بھی جانتے ہین کہ حسب گناہ اپنے اعمال کے سزا مین
داخل جہنم ہو کر پھر جنت مین جاوینگے - سو اب آپکو
پھر کونسی فضلت رہگئی بلکہ اگر غور کیجئے تو ہم آپ پر افضل ہین

کر مسیح نے ہمکو شریعت کے بار سے آزاد کیا وہ خود ہمارے گناہون کا کفارہ ہوا اب بولئے کہ بہتر ہمارا مذہب ہے یا آپکا اور اسی پر فیصلہ ہے اگر جواب صاف وصحیح دیجئے تو مین محمدی ہوتا ہون ورنہ نصاریٰ ہو جائے -

جواب ماشاء اللہ ہمارے پاری صاحب تو اس وقت بہت گرمائے - ہنین - یہ درد تی کا چمڑا وتھا ہے یہہ اوسیکا نفع ہے - بہت خوب خدا آپکو ہدایت کرے - جواب لیجئے یہہ آپکا ارشاد کہ "اگر جواب صاف وصحیح دیجئے تو محمدی ہوتا ہون" صرف اپنے کلام مین نمک مرچ لگانے کا ہے ورنہ محمدی ہونا تو امر دشوار ہے - کیونکہ اسمین تو اکل حلال کی کمائی ہے بھلا تیس پینتیس روپیہ تنخواہ اسمین کہان اوسے چھوڑ کر کسکو شیطان رویا تھا جو محمدی ہوتا - ہزارون نے ایسے دیکھے ہین مگر پھر آخر بغلین جھانکتے ہین - باقی جواب دینے مین ہر طرح سے حاضر ہون - ایک آپکے محمدی ہونے سے اسلام مفت بچا جائیگا - اور اگر آپ محمدی ہونگے تو اپنے واسطے راستہ پیدا کیجئے گا -

بہت خوب سنئے - اسکا جواب دو صورت سے ہے عقلاً - نقلاً - اوّل عقلاً عرض کرتا ہون - قاعدہ کلیہ ہے کہ بعد رنج کے جو راحت حاصل ہوتی ہے اوسکا لطف وقدر بہ نسبت اوس راحت کے جو بے رنج وبے مصیبت حاصل ہوتی ہے زیادہ ہوتا ہے - مثلاً ایک شخص نے لکڑی کاٹ کاٹ کے یا پکڑے دوختہ کرکے یا کتابین لکھ لکھ کے کسیقدر روپیہ جمع کیا ہے اور دوسرے شخص نے محض بیک مرتبہ کسی امیر سے اوسیقدر روپیہ پایا ہے اور دونون کا روپیہ چوری گیا تو ایسی حالت مین آپ عقلمین ورنجیدہ محل تر یا وہ تر شخص اول کو بہ نسبت شخص ثانی کے پائیگا - کیونکہ اوسنے تو قوت بازو اور مصیبت سے اوسقدر سرمایہ پایا تھا اسی سبب سے اوسکی بہت قدر ومنزلت کرتا تھا - اور اوس دوسرے نے اوسکے برعکس بغیر بے محنت اور قوت بازو کے ایسا ہی خدای پاک امت محمدیہ کو جب داخل بہشت کریگا تو برای نام اوس مصیبت کی لذت چکھا دیگا مگر یہہ لذت چکھانا ہر ایک کے ساتھہ مناسب مرتبہ ہر ایک کے ہی مثلاً اولیا ومشایخ کبار ودیگر بزرگان دین کے لئے صرف ذرا جان کندنی اون کے لئے وقت مصیبت وتکلیف ہے اور دوسرے لوگون کے لئے جو مرتکب گناہ صغیرہ کے ہوئے ہین صرف فشار قبر وعالم جان کندنی وغیرہ وقت مصیبت وتکلیف ہے - اور باقی وہ مسلمان جو مرتکب گناہ کبیرہ ہوئے ہین مثلاً کفر وغیرہ انکا البتہ حول جہنم مین حاضر ہونا علاوہ عالم جان کندنی وفشار قبر کے موجب مصیبت وتکلیف کا ہے - لیکن ساتھہ ہی اوسکے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ (ثم ننجی الذین اتقوا) یعنے پھر ہم نجات دیونگے اون لوگون کو (مراد اون لوگون سے وہی لوگ ہین جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہے - کیونکہ نجات اوہنین لوگون کے لئے ہے جو داخل جہنم ہونگے اور داخل جہنم اوس امت محمدیہ سے وہی لوگ ہونگے جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہے پس نجات اوہنین لوگون کو ہے جنہون نے گناہ کبیرہ کیا ہے اور اون کے ماسوا امت محمدیہ مین سے سوائے مشرک کے اور کوئی داخل جہنم ہوگا ہی نہین کیونکہ داخل جہنم جہت عذاب ہے اور اون لوگون کو تو صرف اوسیقدر عذاب کافی ہے جسکا مینے اوپر ذکر کیا ہے) جنہون نے اتقا کیا (اور مراد یہان اتقا کرنے سے ایسے لوگون کے لئے یہہ ہے کہ جنہون نے کسیقدر بھی حکم خدا ورسول اپنی عمر مین مانا ہو) یعنے وہ لوگ داخل

جہنم ہون گے مگر ساتھ ہی اسکے اپنے اپنے کردار کے موافق معتوب ہوکر نجات دیئے جائینگے - اتنا خیال رہے - کہ اس عذاب کرنے مین بھی مصلحت کردگار شامل ہے - ورنہ یہان اگیا برا سوال واقع ہوسکتا ہو کہ "کیا خدا جب عذاب کرے جہنم مین داخل کرے - یون اوسکو قدرت نہین کہ اپنی شان رحیمی دکھانے کو بخشدی اور سبکا قصور معاف فرمادے" سو وہ مصلحت یہہ ہے کہ جب انسان پیدا ہوتو ہر طرحسے گناہ و افعال ذمیمہ سے پاک وصاف رہتا ہی مگر جیون جیون وہ سن تمیز کو پہونچتا ہے تو گناہ وغیرہ آلودہ ہوجاتا ہے اور اوسوقت اوسکی مثال مثل اوس کپڑے کے ہی جو کسیوقت مین بہت اُجلا اور صاف تھا مگر بباعث پہننے کے میلا ہوگیا ہی - اب اوسکا مالک بجز اسکے کہ دھوبی اوسے دریا مین خوب مروڑ مروڑ کر اور پتھر کے چٹانون پر پٹخ پٹخ کر دھوے اور صاف کرے اوسکا پہننا اور اپنے پاس رکھنا ہرگز قبول نکریگا - پس جو کپڑے زیادہ میلے ہوگئے ہین وہ زیادہ مروڑنے اور پٹخنے کی مصیبت اوٹھا دینگے اور اون سے کم میلے کم مصیبت اور اور کم میلے اور کم مصیبت یہان تک کہ بعضے میلے تو صرف پانی مین تر ہونے اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ صاف کرنیکی مصیبت اٹھا دینگے جب وہ آلایش سے پاک ہوکر اپنے مالک کے درگاہ مین رتبہ قبولیت حاصل کرینگے - یہی حال بعینہ نوع انسانی کا ہے - مگر جو کپڑا کہ اپنی کثرت میل کے سبب سے بالکل گل گیا ہے تو اسکو مالک ہرگز نہ پوچھے گا چاہے وہ اس مصیبت مین مدتہا دراز تک رہکر اور رہوے کے مانند کی چیت گھونسے کہا کہ صاف بھی ہوا ہو کیونکہ گو وہ صاف ہی مگر بالکل گلا ہوا ہے اور پھٹ گیا ہے - اب بجز اسکے کہ مالک کے نظرون سے گر کر وہ کہین پھینک دیا جاوے اور کوئی صورت نہین - یہہ حال مشرک کا ہے جو اوس احکم الحاکمین کے نظرون سے بالکل گر جاتا ہے اور مدام نار جہنم کا سزاوار رہتا ہے -

اس جگہہ بمعاف لفقیر معاف مجھکو یہہ قضیہ یاد آتا ہے کہ جو نصاریٰ تثلیث پرست ہے وہ وحدانیت خدا کا منکر ہے اور جو وحدانیت خدا کا منکر ہے وہ مشرک ہے اور جو مشرک ہے اوس کے حق مین عقاید اسلامی عقلاً و نقلاً (انا جہنم خالدین فیہا) ابدالآباد کے لئے ہے - پس جو نصاریٰ تثلیث پرست ہی اوس کے لئے حق مین عقاید اسلامی عقلاً و نقلاً (انا جہنم خالدین فیہا) ابدالآباد کے لئے ہے - باقی یہہ فرمانا آپکا کہ "یون تو ہم بھی جانتے ہین کہ حسب گناہ اپنے اعمال کی سزا مین داخل جہنم ہوکر پھر جنت مین جاوینگے" ای قربان ایسی زبان کے یہان تو جہنم مین جانیکا اقرار ہی اور پھر آگے آپ ہی فرماتے ہین کہ "مسیح نے ہمکو شریعت کے بار سے آزاد کیا وہ خود ہمارے گناہ پر لعنتی ہوا" ذرا سمجھ بوجھ کے منہ سے بات نکالا کیجئے - سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست (باقی گفتگو عشر ما آیندہ مین انشاء اللہ تعالیٰ عرض کرونگا -

راقم - خاکپاے اہل اللہ - بندہ ..... یعنے (م - ع -) بنارسی -

ای آمدنت باعث آبادی ما

ابکی جناب مولوی علی حسن صاحب واعظ و مناظر سے ہمارا جو مناظرہ جناب مولانا مولوی ابو المنصور صاحب دام ظلہ بنارس مین بروز پنجشنبہ یکم شعبان سنہ ۱۳۰۱ھ یوم جمعہ کو محلہ نئی سڑک مقام زیر پیپل سڑک پر آپنے وعظ بھی فرمایا تھا ماشاء اللہ تقریر بہت عمدہ سے بروقت وعظ ہجوم کثیر تھا کہ سستا نوکا بازار بالکل سرد رہا - جبتک آپ وعظ کہتے رہے کوئی کرشان وغیرہ وعظ کو نہین اوٹھے - اوٹھتے کیونکر کوئی سنتے والا بھی تو ہوتا - غرضکہ جب بہت اندھیرا ہوگیا تو مولوی حبیب اللہ صاحب ہوے وہین جناب پادری ڈیوس صاحب نے (کہ وہ بھی برابر سے ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے) مولوی جی! اور مولوی جی صاحب! پکارکر بلایا - بہت دیر تک تالیف قلوب کے ہر دو سمت سے باتین ہوتے رہین -

اس اثنا مین چند سوالات جناب حضرت مولوی صاحب سے پادری صاحب کے خدمت مین پیش گذرانے بعد انکے دختہ ہوکہ محلہ شیوالہ مین کہ جناب پیارے صاحب

من طبع زاد جناب محمد عبد الرحمن صاحب المتخلص بہ دل السمتشر مبنگلور سلمہ اللہ تعالیٰ

دعوت بسم اللہ الرحمن الرحیم اسلام

بعد حمد خدا و نعت رسول — بشنو این نکتہ را بسی قبول
وہ خدا جو ہی واحد و احد — وہ نبی خیر انبیا احمد
جیسے حق کا نہیں کوئی ہمسر — مثل احمد نہیں کوئی رہبر
ہے خدا ایک اور حبیب بھی ایک — کیا یہہ اسلام کے نصیب ہیں نیک
ہمارے حاکم کا ہے خدا معبود — عبد خاص اسکے مصطفی المقصود
ہو درود و سلام تا بقیام — رسل و ختم انبیا پہ مدام
اور بال و صحابۂ نبوی — انجم نور بدر مصطفوی
کہتے اگر و لا ہین نصرانی — جہل اور سوء فہم کے بانی
جب محمد سے چاہا لوگون نے — معجزہ کوئی ہمکو بتلادے
نہیں کوئی بتا دیا اسنے — عجز اپنا بتا دیا اسنے
اسپہ لاتے دلیل قرآن کی — ہوا ارشاد حق سے جو نبی
کہہ ای لوگو میں بشر ہون مگر زبان — صاحب وحی ہون مگر زبان
کیون محمد پر حرف رکھتے ہو — کہا عیسیٰ نے کای زناکارد
کب تلک آیتین بتاؤ تمہین — کب تلک معجزے دکھاؤن تمہین
اقتضائے زمان تھا قول انکا — مقتضائے جہان تھا قول انکا
رب کو منظور تھا بتا دینا — عجز بندون کا یون جتا دینا
معجزون ہی سے کیونکہ نصرانی — سمجھے عیسیٰ کو رب بنا دانی
رہ حق بندگون کو بتلانے — معجزے دکھائے عیسیٰ نے
ہادی شرک تجھ تمون رات — باعث شرک ہو گئین آیات
دیکھو کیسا اثر ہوا الٹا — خیر کیسا یہہ شر ہوا الٹا
اور تھا انبیا کا یہہ مقصود — خلق حاصل کرین کمال وفور
حد آیات سے گذر آوین — بہر مقصود راہ پر آوین
بندے صاحب ہے ہی اگلا ہین لوگ — بندے صاحب ہے ہی اگلا ہین لوگ

کیونکہ پہلے یہود نافرجام — اپنے دے اسلاف پر الزام
دیکھہ کر ویسے بینات و ضحیٰ — دیکھہ کر بینات موسیٰ کے
پڑ گئے شرک و کفر مین یکسر — ایک سے ایک ہو گئے بدتر
کہدیا بر ملا یہود نے آہ — کہ ہین بیشک عزیر ابن اللہ
کیا ایو انصاری نے اعلان — ہین یہہ ابن خدا مسیح زمان
بلکہ آبا سے بڑھ گئے یہ پسر — کہا لاشک خدا ہی ہے یہ بشر
جہل اور سوء فہم کے بانی — اصل مقصود ہے ولا توحید
حق سے آئے رسول اسی کے لئے — تھا کتب کا نزول اسی کے لئے
کیا تھا لازم خدا کو ای لوگو — کیا یہ واجب تھا انبیا پہ کہو
ہوا ارشاد حق سے جو نبی — حسب خواہش معاندون کے مدام
صاحب وحی ہون مگر زبان — معجزے پی بہ پی جو بتلاتے
کہا عیسیٰ نے کای زناکارد — اور بڑھاتے معاندت انکی
کب تلک معجزے دکھاؤن تمہین — جنکو احقاق حق نہ تھا مطلوب
مقتضائے جہان تھا قول انکا — نہین منظور جنکو تھا اقرار
عجز بندون کا یون جتا دینا — تھا یہ لازم تو پس کہوای یار
سمجھے عیسیٰ کو رب بنا دانی — اسنے شیطان نے جبکہ چاہا تھا
معجزے دکھائے عیسیٰ نے — سنگ کو نان کیون نکی اسنے
باعث شرک ہو گئین آیات — جبکہ انکو چڑھایا شیطان نے
خیر کیسا یہہ شر ہوا الٹا — بولا شیطان تو گر ہی ابن خدا
خلق حاصل کرین کمال وفور — آ تجھے اٹھا نینگے
بہر مقصود راہ پر آوین — تا نہ کوئی ضرر تجھے پہنچے
بندے صاحب ہے ہی اگلا ہین لوگ — کیون نہ کی جست از سر انجیل

اور پہلے جو یہ ضرر خام — عقل سر دی کی ہو گئی جو تلف
کر نظر ویسے معجزات صریح — کر نظر معجزات عیسیٰ کے
ایک سے ایک ہو گئے بدتر — کہ ہین بیشک عزیر ابن اللہ
ہین یہہ ابن خدا مسیح زمان — کہا لاشک خدا ہی ہے یہ بشر
شرک بیجا ہے اور بجا توحید — تھا کتب کا نزول اسی کے لئے
کیا یہ واجب تھا انبیا پہ کہو — حسب مرضی مخالفون کے دوام
انکی خواہش پہ کام فرماتے — اور شرارت مخالفت انکی
تھی فقط سرکشی نہین مرغوب — جنکا پیشہ ہمیشہ تھا انکار
کیون نہ عیسیٰ نے کر دیئے یہ کام — اور کرتا نہ زور اپنہ خاص تھا
کیون بتائی یہ عاجزی اسنے — کنگرہ پر تھا یا شیطان نے
کنگرہ پر سے جست کر عیسیٰ — اپنے ہاتون اٹھا بچائینگے
رہے مامون شکستہ پائی سے — کیون نہ آئے ملک فلک سے نکل

جبکہ چاہا تھا انسے برسر دار — کاہنون اور یہود نے ناچار — دونون یکسان ہین شرک مین غلطان
ہی خدا تو اگر کہ ابن خدا — دار پر سے بھلا اتر کر آ — حسب عصر ہمیشہ ان کرام — نہین شرک خفی جلی ہی عیان
تیرے بابا نے کیون نہ کی یاری — کیون تو ہے مبتلا بین خواری — حسب فرمان حکیم مطلق کے — حسب حال ہر خواص و عوام
معجزہ گر بتاے تو اسدم — تجھپہ ایمان لائینگے سب ہم — معجزون کو دلا بتایا تھا — اسکے نائب نبی برحق نے
تھا جو لازم تو کیون نہ بتلایا — کیون نہ ایمان طرف انھین لایا — آیتون کے وے ناظرین کہان — قدرت رب کو بون جتایا تھا
سارے پیش آئے تھے باستہزا — دیکھو ہے شہ یہود کا کیسا — انبیا سب وے ہو گئے راہی — معجزے کا نشان نہین باقی
جگ کا مالک ہے بادشاہی ہے باپ — بیٹا لٹکا ہے کیا برا ہے پاپ — دم کے دم مین گذر گئین آیات — کہو یا رو کدھر گئین آیات
جسپہ مارے وہ ہاتھ سے نہ بچا — اب کہو اسکی ہمکو کیا پروا — ابن مریم کے معجزات کہان — اور حواریون کی ذات کہان
دار پر سارے تون نے مارا طعن — سب پیش آئے تھے بسب وعین — حالتین انکی ہو گئین معدوم — آجبی کے کتب کا ہے مفہوم
کیون نہ انکو خجل کیا اس نے — کیون نہین منفعل کیا اس نے — انکی بولی بھی ہو گئی نابود — انکے الفاظ تک نہین موجود
کرنا اعدا کو سارے بس نادم — کیا نہ تھا آخری بھی دم لازم — بطفیل کلام ربانی + انکی تصدیق ہو گئی جانی
آخری انکی یہ تو حاجت تھی — پھر نہ فرصت تھی اور نہ جا تھی — ورنہ معلوم انکے ہین اثبات — جانتے ہم ہین سب تمہارے گہات
کیون نہ آخر بتا دیا تھا نشان — کیونکر انکو تھا چھوڑ آے ایمان — کیون ان آیات پر ہوا ترا تے — کیون ان اثبات پر ہوا ترا تے
تمکو انجیل ہی نہین معلوم — بھی قرآن تمکو کیون مفہوم — ایسے لچھن نہین جو اتراوین — ایسے جوبن نہین جو اتراوین
غور انجیل کے ہو تبیان مین — فارجع البصر دیکھو قرآن مین — باعث افتخار ہین یہ کہا — موجب اشتہار ہین یہ کہا
آدت مین معجزون کے عیسائی — حد تثلیث پر ہین ہر جائی — حق ہین یہ معجزات اے لوگو — کہا قرآن نے ہی ہین دیکھو
معجزون پر مدار ہے انکا — اس بنا پر قرار ہے انکا — لیک ان آیتون سے ایجانی — کون ہے جو نہین ہوے فانی
اسکے اگے نہین ہے راہ انھین — ڈوبنے کی یہی ہے چاہ انھین — کونسی آج انمین آیت ہی — کونسی آنمین تا قیامت ہے
نہین ہے رتبہ نبی کی خبر — قدرت حق پہ ہے نہ انکی نظر — اب ادہر کان دہر سنو لوگو — چھوڑ دہت دہری راہ بدی لو
اجنبی مطلقاً ہین وحدت سے — دل لگائے ہین سب یہ کثرت سے — خاتم الانبیا خدا نے کہا — افصح الاصفیا خدا نے کہا
جانتے وے ہین کبھی توحید — اپنہ ہرگز نہین کھلی توحید — سید المرسلین احمد کو — رحمت العالمین محمد کو
عبد و رب مین نہین انھین تمیز — اور نہین اختلاط کوئی چیز — ملک توحید مین ہی انکا لج — ختمیت کا ہے انکے سر پر تاج
آپکو بندۂ مسیح کہین — ذہن مین اسکی ربوبیت کی ہے — انکی تبلیغ سے ہوی تکمیل — راز توحید کی ہوی تفصیل
گو نہین بت پرست نصرانی — ہین یقین بت پرست نصرانی — حکمت کامل نے چاہا تھا — رحمت شامل نے چاہا تھا
ہے مسند و سنگ و شجر کا ہے عابد — ترسا ابن البشر کا ہی ساجد — کہ محمد مین جیسے لاثانی — بندۂ بے نظیر ربانی

بے نظیران کا معجزہ بھی ہو
اور سدا انکا تذکرہ بھی ہو

ہے یہہ قرآن مکرم آیات
اور یہہ فرقان معظم آیات

پس ہے بھیجا خدا نے قرآن کو
اس ہدایت مآب فرمان کو

کہا یہہ مرقس متی کی ہی انجیل
لوق یا یوحنا کی ہی انجیل

حق و باطل مین یہہ ہوا فارق
تا قیامت یہ فرق ہی بارق

تا ہوا سین سو سانح عمری
واقعات محمد عربی

کہا قرآن نے رب کو رب کہا ف
عبد کو عبد کچھ نہین ہے خلاف

جیسے انجیل مین ہین عیسی کے
قصص و سانحات جو گذرے

موج زن جب تھا شرک و ناوانی
اور تثلیث کی یہ طغیانی

یہ کلام بشر وہ رب کی زبان
فرق دونون مین ہے عیان نہان

دلکو وحدت پہ کر دیا مایل
اور شرکت کو کر دیا زایل

بصطفے اگو تھے افصح الفصحا
مجتبے اگو تھے ابلغ البلغا

کیا بندون کو قابل وحدت
اور بجان انکو مایل وحدت

ہین انکے کلام کو نسبت
ہے کلام خدا کی وہ نعت

کہہ رہا ہی مخالفون کو پکار
تیرہ سو سال سے بصد وقار

در شہوار ہے خدا کا کلام
ہے خذف پارہ مصطفی کا کلام

جو ہے انکار ایسی لاؤ تم
ایک چھوٹی سی سورت ای مردم

در شہوار مین وہ آب کہان
ہے جو قرآن مین وہ تاب کہان

اور بلاؤ تمہاری یاری کو
غیر حق جس کسیکو چاہے ہو

جب فصیحون کے شاہ کا وہ کلام
نہ مساوی ہوای بلند مقام

کیا ہمارے سے ہوسکیگا یہ کام
ہین ممکن ہے تا بروز قیام

پھر مساوی کلام کس کا ہو
اور موازی کلام کس کا ہو

ہے یہ قرآن کلام ربانی
فلزم فیضہای سبحانی

جیسے عیسی کو تھے خدا دے
وہ ہوتے ہو جو معجز ایسے

ہے یہہ جز ہکر ہماری قدرت سے
ہے پرے یہ بشر کی طاقت سے

سیر مین سیر ہوگے ای مردم
دیکھو انکو سیر مین چلکر تم

ہین امی نبی کی یہ تصنیف
کیونکہ ایسے ہی صدہزارہا ہان

نہ ہزاردن کا ہی شمار و مان
اس سے بڑھکر ہے معجزہ کسکا

بلکہ ہمسر ہے معجزہ کس کا
مثل خورشید روشن انکی ذات

یہہ بھی کیا دم مین دیسا فانی ہے
ساڈے تھے انکے لکھنے والے انفات

راستگوئی مین بیمثال تھے وے
آج ہی کل ہے جاودانی ہے

سب کے سب جامع الکمال تھے وے
کب ہے فانی مساوی باقی

نکہ جیسے حواریان مجہول
خم اضاف کے بنو ساقی

جنکی حالت تھی تیرگی مشمول
انبیا کے ہین مصطفی خاتم

معجزون مین یہہ معجزہ اعظم
بار بار انسے پوچھتے تھے حال

نہ سمجھکر مسیح کے اقوال۔
انکو مین گر بصارت حق ہو

مال و دولت پہ تھا خیال انکا
تا بآخر یہی تھا حال انکا

دیکھوگے حرف حرف قرآن مین
ہے بہ انجیل جا بجا مرقوم

جنم و ادراک انہونکا ہے معلوم
آیتین حق نما و روح افزا

ہین معلوم تھے وے دانشور
ہے یہہ معلوم مجہونے تھے کیسر

مہر تابان سے روشنی مین ہے
حق نے مجہودن کو بخشی نبوت وی

حق نے دیکھو لسان امی پر
جاری قرآن کر دیا یکسر

وحی کے حمل کی ہی طاقت دی
جو فصیحون کو سب ہنکاتا ہے

اور بلیغون کو سر پھراتا ہے
کیا امی شریف جیسے نبی ہو

دیا قرآن خدای وے قلبی
تھے فصیح و بلیغ جو مشہور

کیا عجب ہے یہہ قدرت حق ہے
لائے ایمان ہوکے سب پیرو

یہہ بھی خود ایک آیت حق ہے
ہے خدا رب عالمین برحق

آؤ عبرت سے باہرا ہو کر
ایک نظر انکھہ کھول دیکھو تم

مصطفے اسکے نائب مطلق

کار دنیا مین عقل ساری ہے | کار حق مین تمام عاری ہے | جہان عیسیٰ کو تھا کہا بیٹا | وہان بندہ خدا کا ہی لکھا
لاؤ ایمان خدای یکتا پر | اور تثلیث چھوڑ دو یکسر | ہوا ابن اللہ دیکھو عبد اللہ | حق ہوا ظاہر آخرتی اگر
کہو ہی بندۂ خدا عیسیٰ | کہو عبد عزیز ہے اُس کا | تیرہ سو سال سے علی الاعلان | کیا نہ کہتا یہی تعادل قرآن
ابن مریم نے ہی کہا صد بار | مین ہون ابن بشر کر و اقرار | للہ الحمد اب اثر اسکا | دیکھ عیسائیون کے کچھ تو ہوا
ایسی تکرار کا سبب کیا تھا | گر نہ تھا صاف صاف سمجھانا | کہان عیسیٰ کی اب خدائی ہے | دیکھو کیا شان کبریائی ہے
ابن واب سے حوایون کی طرح | عبد و رب ہے نہین ہے کوئی فرق | تیرہ صدیون کے بعد ای لدا | جائے انکار ہو گیا قرآن
ہنین ہمارے رشتہ ای نادان | شان قدوسیت ہی شایان | منت ما ایا نمے دانی | وای ہے وائے بر تو نصرانی
دیکھو خود خدا مسیحا ہے | توبہ توبہ یہہ بد عقیدا ہے | ساری برباد ہو گئی تثلیث | کیا ہی بیداد ہو گئی تثلیث
خود مسیحا تھے عابد معبود | اور عیسیٰ تھے ساجد مسجود | سینہ صد چاک ہو گئی تثلیث | خاک در خاک ہو گئی تثلیث
کہا خدا نے پڑہی تھی اپنی نماز | اپنی درگہ مین کی دعا بہ نیاز | بیوطن بے نشان ہوئی تثلیث | مطلقاً بے نشان ہوئی تثلیث
کہا الٰہی الٰہی رب کو پکار | جان دی تھی خدا نے بر سر دار | کہو یارو کدھر گئی تثلیث | کیون نہ کہتے ہو مر گئی تثلیث
کہا عیسیٰ نے عبد ہی خود کو | نہ کبھی رب ہون بولا وہ خود گو | کرین کیونکر نہ ماتم تثلیث | آہ جانسوز ہے غم تثلیث
ہر طرح مجرد عبدیت اپنی | کی ہی ثابت مسیح نے بھائی | نہ سکھائی مسیح نے تثلیث | شرک اور کفر کو کہا ہی خبیث
رفعت رتبت خدای جلیل | کی ہی ثابت مسیح نے بدلیل | بعد ان کے حواریان کرام | صاحب وحی و صاحب الہام
اہل قرآن کو دل بشارت ہو | اور پولوس کو بھی اشارت ہو | اسی تعلیم کے وے یاور تھے | بحر توحید کے شناور تھے
چھپکے آئی ہی اب نئی انجیل | انگریزی زبان مین بالتفصیل | درس گو تھے اسی گلستان کے | شمع افروز اسی دبستان کے
نئی انجیل چھپکے آئی ہے | اور نیا رنگ زور لائی ہی | اصل سخون کو کھو کے بیٹھے ہو | سر بسر ماتھ دھو کے بیٹھے ہو
ترجمے کی ہوی ہی پھر ترمیم | خوب تحقیق سے بطرز صمیم | اصل نسخے موہے ہین سب مفقود | ترجمے ترجمون کے ہین موجود
یوروپ و امریکے فرد شہیر | ان پولوس کے سارے پیرو ان پیر | ہین پرانے نئے پراز توحید | آشکارا ہو گر آنکہ سفید
اکمل کاملان عیسائی | افضل فاضلان عیسائی | جتنے نسخے ہین کہا قدیم و جدید | سب مین دیکھو تو ہی بھری توحید
رہنمایان جادۂ معقول | جرعہ خواران بادۂ معقول | یون محقق تمہارے ہین شاکی | جملہ تثلیث کا ہے الحاقی
افتخار پوا در دوران | باعث مخزنا بیان زمان | بالیقین ہو گئی دلا تحریف | کردن تحریف کی مین کیا توصیف
ہر الکمد فرد فرد لاثانی | سبکو ہے دعوی ہمہ دانی | لفظی یا معنوی جو ہی تحریف | ہی بری اور کہا کرون توصیف
ایے فرودن نے مصلحت کرکے | اہل شوری نے مشورت کرکے | ایک توحید حق ہی اور کامل | اور تثلیث ناقص و باطل
ترجمہ یہہ بنا نکالا ہے | دار تحقیق انکی بالا ہے | چھوڑیے ناقص اور باطل کو | لیجیے تم حق اور کامل کو

اخبار چو نیرست از بس روشن	زد گشت دلیل حق بر من بر من	اعجاز نوشت بهر این سال جدید	منشور محمدی است جاوید حسن ۱۳۰۰

منشور محمدی

منشور رسولان پیمشتاج بخاتم	با خاتم و مهر آمده منشور محمد	تورات بلا تورید انجیل بتجمیل	گویان صفت و سیرت بر دور محمد

نمبر ۲۶ | مطبوعۂ ۱۵ اوین رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہہ اخبار عشر و ار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت بمعہ محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر متہم کے نام آنی چاہئے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — اے صل علے رسول امجد — سردار پیمبران محمد
جو خسرو کشور بقا ہے — جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
خلاق زمین و آسمان ہے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر رشر نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوس کے — اے خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہ رشک گلزار — نظر دن سے گرے جہان کے انوار
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف اسے سجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے — اور رنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — نور رخ دلپذیر اسلام — حامی ملل ظہیر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ہے پیش مسیح بنکا اختر
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی — کرتا ہے بقلب زار دلشاد — منشور محمدی کی فریاد
کیا کہوں ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ما عرفناک — بے شبہ ہے افسر مخالف
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — عدد چہترین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہے بشان شاہ لولاک — سال و مہ و روز و شب الٰہی — ہو اسکو بہت بڑی ترقی
اس نظم کو کر چکا جب ارقام — تو قیع محمدی رکھ نام

اعلان

اخبار مشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۱/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۱/ ہے - غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۱/ نہین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے +

رسید نر

مہتمم مشور ہی ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے از راہ حمیت اسلام زر نقد سے مطبع کی امداد فرمائی اون کے نام ذیل درج ذیل ہوتے ہین -

جناب حاجی عبد اللہ خان صاحب واعظ رونچر یہ — ۵ھ
جناب مرزا احمد صاحب مورس — — — ۵ھ
جناب محبوب مسیح صاحب — — — — ۵ھ
جناب سید محمد ابراہیم صاحب سکرٹری کتب خانہ اسلام عصا ۱۹/
جناب حافظ عطا محمد صاحب عجیب — — ۵ھ
جناب مولوی غلام جبار صاحب فاضل — عصا ۱۲/
جناب شیخ محی الدین صاحب بید کنبتل — عصا ۱۸/
جناب مولوی میر حیدر علی صاحب — — عصا ۱۲/
جناب سید محمد جمال الدین صاحب حسینی — — ۱۱/

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

یہہ عجیب عبرت کا زمانہ ہے اور جیسے ہم اہل اسلام کے واسطے اس زمانہ مین تنگی ہے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے آپ دیکھین کہ ہم اونہین سلف کے خلف ہین جنکے نام سے تمام علم کے بادشاہ - تمام دنیا کی قومین کانپتی تھین - کبھی ہمارا نیر اقبال اوج پر تھا - شہر شہر - اقلیم باقلیم ہمارے نام کا ڈنکا بجتا تھا - ہم وہی ہین جنکے نسبت آجتک اکثر مصنف مزاج اہل یورپ چنانچہ جان ڈیون پورٹ صاحب اور لیتھرج صاحب بکمال الصاف لکھتے ہین کہ جس زمانے مین اہل یورپ ورطہ جہالت مین پڑے ہوے تھے تب اہل عرب ہی علم و حکمت کا رواج دیتا تھا اور درجہ اعلی حاصل کیا تھا - وہی اب ہم ہین اور جو ہماری حالت ہے ظاہر ہے ہمسے مفلس - ہمسے بے سروسامان کوئی قوم نہین ہے - من جملہ دیگر خرابیون اور وجوہات ہمارے زوال کے ایک ہمارا باہمی نفاق ہے - خیال کیجئے کہ جس قوم کی پاس دولت و سامان اور سب طرح کا اتفاق کلی و جزئی موجود ہو وہ اگر ترقی کریگی تو کیا یہ بے سروسامان مفلس اپسمین نفاق رکھنے والی کریگی - نہین ہرگز نہین مقتضای ظاہری تو یہہ ہی ہے کہ ہمیشہ روبزوال رہے اور اگر ایسا نہو بلکہ اسکے خلاف وقوع مین آوے تو اوسکے سوا کیا کہا جاوے کہ یہہ مذہب اسلام مؤید من اللہ ہے - اب اگر مین اپنے اس مضمون مین کل اسکے مدعا پر بحث کرونگا تو ایک طول عظیم ہو جائیگا پس سب کو چھوڑ کے اسجگہہ مین صرف ترقی مذہبی پر غور کرونگا اور اسپر لحاظ کرونگا کہ عیسائیون کے پاس کیسے کیسے اسباب ترقی مذہبی موجود ہین اور اونکی کیسی ترقی ہے اور ہمارا اس بے سروسامانی پر کیا حال ہے - اس زمانے مین ہمارے مقابلہ مین عیسائی قوم بہت جوش و خروش سے کام کر رہی ہے - پس دیکھنا چاہیے کہ ترقی مذہبی کے واسطے کون بڑے بڑے امرون کی ضرورت ہے اور اونکی نسبت ہمارا اور

عیسائیون کا کیسا عمل درآمد ہے -

اول ترقی مذہب کے واسطے بڑی ضرورت دولت وسلطنت کی ہے کیونکہ یہہ قاعدہ ہی کہ عوام جس حالت مین اہل ثروت کو دیکھتے ہین عام اس سے کہ وہ بری ہو یا بھلی اوسکے طرف انکو میلان طبعی ہوتا ہے ۞ ہر عیب کے سلطان پسند وہنر است چنانچہ ایک نظیر اسکی یہہ ہے کہ اکثر اہل ہند نے محض حکام وغیرہ کو دیکھکے انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے اگر اون سے کوئی یہہ پوچھے کہ تم نے اسمین کیا نفع دیکھا اور اپنے آبائی وقدیم لباس مین تمہارے واسطے کیا ضرر تھا جو تم نے اسکو ترجیح دی تو وہ اسکی کوئی وجہ نہین بتلا سکتی - میرا مطلب یہہ نہین کہ پوشاک کو مذہب سے تعلق ہی نہین ہرگز نہین جو ایسا خیال کرتا ہے محض غلطی مین ہے - مذہب دل سے تعلق رکھتا ہے اگر ہم عیسائی یا یہودی وضع کو اختیار کرین اور دل سے ہمکو اقرار اپنی عقاید اسلامیہ کا ہو تو کچھ مضایقہ نہین - مگر منشا اس جگہ اس سے یہان یہہ تھا کہ عقل سے کام لینا چاہئے کہ اگر اوسمین کچھ منفعت اور اسمین کچھ مضرت دیکھو تو بسم اللہ ترک کرو ورنہ محض از راہ تتبع بلا لحاظ منفعت ومضرت عقلی ونقلی ترجیح بلا مرجح سے کیا فائدہ جز یہہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اور اسکی مثال تھی کہ عوام کو اہل ثروت کے افعال کے جانب ضرور ایک میلان طبعی ہوتا ہے - پس جیسا اہل ہند کو اہل یورپ کے پوشاک کے جانب میلان ہوا اسیطرح ضرور اونکی کل امورات کے جانب میلان ہے اور من جملہ اون کے ایک مذہب ہی ہے ہر شخص صاحب بہادر بننے کی خواہش رکھتا ہے - پس اب یہہ کہ ہم مین سلطنت کا تو یہان نام بھی نہین رہا - رہی دولت وثروت اوسکا حال ظاہر ہے پس یہہ بھی ایک معین ومؤید عیسائیون کے ترقی کا ہی

دوم مصارف جو آگے بیان ہون اون کے واسطے روپیہ کا ہونا یہہ ظاہر ہے کہ جیسے مصارف کثیرہ عیسائی مذہب کے ترقی کے واسطے ہو رہے ہین - آپ ذرا مشن کے لکھو کہار وپیہ کے مصارف پر لحاظ کیجئے - یورپ امریکہ اور افریقہ وغیرہ کو بالائے طاق رکھئے صرف اس ایک ملک ہندوستان ہی کو خیال کیجئے کون ایسا شہر ہے کہ جہان عیسائی مشن نہین پھر کچھ ایک ہی مشن نہین ہے - چرچ مشن الگ امریکن مشن جدا اور اسیطرح سے اور مشن ہین - فہرست ان سب کی لکھنا بیکار ہے - انمین سے ہر ایک کے متعلق زنانہ مشن جدا مردانہ الگ اور ہر ایک مقام پر ہر مشن مین متعدد پادری مقرر ہین جنکی یہہ ہی خدمت ہے کہ ہمیشہ ترقی مذہبی کی فکر کرین +

سیوم واعظون کا ہونا - جب کسی پر اپنے مذہب کی خوبی وحقیقت اور غیر مذہب کی عدم اصلیت ثابت اور بیان نکی جاویگی تب تک کیونکر کوئی ایمان لاویگا پس عیسائی واعظون کو دیکھئے کہ صدہا ہین کہ سر کون پر کھڑے (چلاتے) انکو الف کے نام بے بھی نہ آتی ہو حق نمک مشن کا ادا کرتے ہین اپنے لالچ مین پڑکے عیسائی ہو جانے کی حقیقت بتاتے ہین جاہلون کے سامنے معلم الملکوتی بگھارتے ہین مگر جب کبھی تھوڑے پڑھے لکھے ہوئے مسلمان سے بھی مقابلہ پڑ جاتا ہے تو پھر چھوٹ جاتے ہین بگلے پر بلاتے ہین نظیر اسکی منشور محمدی مورخہ ۵- رجب سنہ ۱۳۰۱ مین ملاحظہ ہو - اور یہان ہم مسلمانون کا یہہ حال ہے اول تو واعظ بچارے کہان ←

آوین وہان تو مشن سے تنخواہ ملتی ہے یہان کیا ملتا ہے -
بیچارے مسلمان خود پریشان ہین اونکو اونکے زر و زمرہ کے تفکرات
سے کب نجات ہی اگر کسی بیچارے نے جرکے قصد کیا سال
چھ مہینہ جسطرح ممکن ہوتا ہے بیچارے کہتے ہین پھر جب
نوبت بفاقہ پہونچتی ہے مجبور ہوکے ترک کر دیتے ہین -
چہارم علوم درس کا ہونا یہہ بھی ایک امر ضروری ہے تعلیم کا
اثر دل پر خصوصاً کم سنی مین بہت ہوتا ہے - ہر شہر مین
متعدد ہر مشن کے مدرسے ہین لڑکون کے واسطے علیحدہ اور
لڑکون کے واسطے الگ - ان کے علاوہ اکثر میمین مقرر ہین کہ جو
گھر گھر جاکے پڑھاتی پھرتی ہین - اُن مدرسون مین
ہر مذہب اور ملت کے بچے پڑھتے ہین ایک تو بچے اور
اونکو ہر وقت عیسائیون کی صحبت - جب سنتے ہین یہہ ہی
سنتے ہین کہ نجات اور حیات ابدی عیسائی ہی مذہب
مین ہے - ہر روز بیبل کا درس - ہر طرح کی پادری صاحب
اونکو لالچ دیا کرتے ہین - کیا اسکا اثر کم ہوتا ہے ؟ -
بچپنے مین چونکہ ابتدا ہوتی ہے مزاج مستقل قرار نہین پاتا
جس طرف وہ راہ لگائی جاتی ہین باسانی اوسمین لگ جاتی
ہین پس اسیوجہ سے اکثر طلباء مشن عیسائی ہو جاتے ہین مین
اون طلباء کے بزرگون کے وہ رہنی سے کمال بعید تصور کرتا ہون
کہ جو یہہ حال دیکھتے ہین اور پھر اپنے بچون کو مشن کے مدرسون
مین پڑھاتی ہین ایک دوست سے جب مینے یہہ بیان کیا تو انھون
نے فرمایا کہ ہمارا مذہب اسقدر پختہ اور حق ہے کہ اونکی تعلیم اور
اطلاع کا ہمارے بچون پر اثر ممکن ہی نہین - مین کہتا ہون کہ
یہہ سچ ہے مگر وجوہ بالا پر لحاظ فرماکے غور سے دیکھے تو یہہ امر پختہ
کاروں کے واسطے ہے جنکو تمیز نیک و بد کی ہے اور بچون کی
تمیز کبھی اس قابل نہین ہوتی کہ حق اور غیر حق مین تمیز کر سکین
پنجم کتب کا شیوع ہونا یہہ ہے ایک امر عظیم ہے - عیسائیون
کے اسی نظر سے ہر شہر مین مشن کے مطبع ہین کہ جب کوئی عیسائی
کوئی کتاب تصنیف کرتا ہے وہ فوراً مفت مین چھپ جاتی ہے
اور یہان اول تو افلاس صاحب بی بی فکر سے بچتا ہی نہین چھوٹتا
کیا خاک کوئی تصنیف کرے ؎ پراگندہ روزی پراگندہ دل
مگر ہاین ہمارا اگر کسی نے جہاد نفسی کرکے کوئی کتاب تصنیف بھی
کی تو اگر اوسی کو کچھ میسر ہو تو وہ چھپے ورنہ کوئی ایسا وسیلہ
نہین کہ مفت مین چھپ جاے -
ششم علی الاقیاس اور بہت سے اسباب ہین کہ
جو عیسائیون کے پاس موجود اور ہمارے پاس مفقود ہین مگر سب سے
بڑی اور وجہ وجیہ حقیقت ہے کہ جو عیسائی مذہب ہین نام کو بھی
نہین پائی جاتی اور مذہب اسلام ہی مین پائی جاتی ہے
اور اسیوجہ سے ہماری ترقی کسیطرح اون سے کم نہین بلکہ زیادہ
ہے - غور سے جو دیکھتے ہین تو وجوہ بالا ۱-۲-۳-۴-
۵ ہی سے عیسائیون کو کامیابی ہے ورنہ ہمنے تو آج تک
کسی کو نہ دیکھا کہ جو تحقیق کرکے عیسائی ہو گیا ہو سب لالچ ہی
مین ہو جاتے ہین جنکے گھر نہین اونکو گھر کی جنکی جورو نہین انکو
شادی کر دینے کی جو نان نفقہ کو محتاج ہین اونکو مشاہرہ
معقول مقرر کر دینے کی طمع دیتے ہین - پس اسی لالچ مین
لوگ عیسائی ہو جاتے ہین چنانچہ بالفعل ایک ہندو مشرب ایک
مشن کے مدرسے مین مدرس دوم تھے پچاس روپیہ ماہوار
تنخواہ تھی اور مدرس اول کی اکیس سو عیسوی روپیہ - پادری صاحب
نے اونسے کہا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم تمکو مدرس اول
مقرر کر دین - یہہ آنکھون کے اندھے فوراً مایہ ایمان کہو بیٹھے

مگر پادری صاحب بھی ایسے صادق الوعدہ تھے کہ انہون نے
ایک ماہ کیواسطے اونکو قایم مقام مدرس اول کر دیا مگر
تنخواہ بھی پوری ندی صرف پچاس کی سنہ کر دئے۔ جب
انھون نے شور و غل مچایا کہ پادری صاحب اپنے خلاف وعدگی
کو کام فرمایا تو پادری صاحب نے کیا معقول جواب دیا کہ ہمارے
وعدے مین کچھ تعین تنخواہ یا دوام تقرری کے شرط نہ تھی صرف
یہہ شرط تھی کہ ہم تمکو مدرس اول مقرر کر دینگے وہ ہمنے پوری
کی۔ یہان اس سے میرا مطلب صرف یہہ ہی ثابت
کرنون کہ اکثر محض لالچ ہی مین پڑکے عیسائی ہو جاتے ہین
والا ہندو اور یہہ پولوسی مذہب والے دونون میرے نزدیک
ایک ہی رتبہ کے آدمی ہین۔ مشرک دونون ہین۔ پس جاے
غور و لحاظ ہے کہ ادہر تو یہہ حال ہے اور ادہر اسلامی کیفیت
یہہ ہے کہ مدرسون وغیرہ کا ذکر ہی نکیجے اگر بعض شہرون
مین نام کے چار ہین بھی تو وہ اہل اسلام ہی کے اطفال کی
تعلیم کے واسطے ہین مثلاً یہان لکھنؤ مین اہل تسنن کا رفاہ المسلمین
اور اہل تشیع کا مدرسہ ایمانیہ مجمع الصنایع۔ میرا یہہ مطلب ہرگز
نہین کہ ایسے مدرسے کہ جو اہل اسلام ہی کے بچون کے تعلیم کے
واسطے ہون بیکار ہین۔ نہین ضرور ایسے مدرسون کی بڑی
ضرورت ہے پہلے کوئی اپنے گھر مین چراغ جلاتا ہے پھر
مسجد مین۔ مگر ساتھی اسکے ان مدرسون سے وہ اثر تو مترتب
نہین ہوتا جو مشن کے مدارس سے ہوتا ہے کہ غیر مذاہب کے
بچون کو عیسائی مذہب کی تعلیم دیجاتی ہے جس سے جو نتیجہ
برآمد ہوتا ہے ظاہر ہے۔

وہ زمانہ جسکی کہ خبر دی گئی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے
کہ اوسمین جو شخص اپنے ایمان یعنے اسلام پر قایم رہیگا
وہ مثل اس کے ہوگا کہ مٹھی مین چنگاریان پکڑے ہوے ہو
یعنے جسطرح کہ ہاتھ مین چنگاریان پکڑنا ایک مردشوار ہے اور
بڑے نفس کشی اور ضابطہ کا کام ہے اوسیطرح مذہب حق
پر رہنا بھی کمال دشوار ہوگا۔ پس وہ یہہ ہی زمانہ امتحان
ہے کہ ایمان پر قایم رہنا اس زمانے مین کس قدر سخت و
دشوار ہے۔ اور اس زمانے مین صدہا اہل اسلام کیسے
کیسے مصایب مین مبتلا ہین۔ کیسے کیسے آلام اور تکالیف کی
برداشت کرتے ہین۔ اور ادہر سامھنے مخالف کھڑا ہوا
بلا رہا ہے کہ ادہر آؤ کیون تکلیف اوٹھاتے ہو یہان آؤ
سب طرح کی راحت موجود ہی۔ دیکھو کیون فاقہ پر فاقہ
کرتے ہو یہان آؤ اعذبہ لطیفہ سے سیراب ہو تو یہہ مکان لو
یہہ تنخواہ لو۔ مگر وہ کبھی اُس کے جانب رخ بھی نہین کرتے
ایسے نور اسلامی سے منور ہین۔ ایسے چشمۂ حق سے سیراب
ایسے اسلامی عقاید سے مطمئن القلب ہین کہ اس ظاہری
راحت اور ان اشیہ عارضی کے غیر استقلالی اونکی آنکھون
مین پھر رہی ہے کہ مطلق اونکو پرواہی نہین۔ اس جگہہ
مین ایک حال کی نقل بیان کرتا ہون۔

میرے ایک صدیق بالتصدیق و رفیق با توفیق مولوی سید مہدی
حسن صاحب مجھہ سے ناقل ہین وہ کہتے مجھے ایک شخص سے ملاقات
ہوی کہ جسکا نام محمد علی ہے یہہ شخص نومسلم ہے وطن اسکا
کاشمیر ہے۔ اسکو علم سنسکرت مین ید طولی حاصل ہے۔
وید پران وغیرہ اسکو گویا ازبر ہین اور مدت تک مندرون
مین اپنے مذہب سابق کے تعلیم دیا کیا ہی مگر چون کہ انجام بخیر
ہونے والا تھا اگرچہ رسومات مذہبی بجالاتا تھا مگر دل کو اسکے
کسیطرح تسکین نہین ہوتی تھی۔ ایک کانٹا سا دل مین کھٹکتا

کرتا تھا- ازبسکہ اوی صاحب علم و فہم تھا برسون ہر مذہب
کی جانچ کیا کیا مگر حیات ابدی کا سوا ئی اسلام کے کسی مین
پتا نہ پایا پس بعد تحقیق بسیار و تفتیش ہزار در ہزار مشرف
باسلام ہوا- مگر جیسے اپنی مسلمانیت کا اعلان کیا وہان
کا راجہ بلاکے مانع ہوا کہ اسمین ہماری بڑی ہتک ہے کہ
ایک اتنا بڑا لایق فایق آدمی مسلمان ہوجاوے مگر اُسنے
بالکل اعتنا نکی بلکہ جواب دیا کہ مین بخات کو دیکھون کہ
آپکے مذہب کے ہتک کو خیال کرون بہتر ہے کہ آپ بھی
ایسی لعنت عظمیٰ سے موہنہ نہ موڑئے سعادت دارین حاصل
فرمائیے الحق مُرّ سچی بات عموماً بُری معلوم ہوتی ہی پس
راجہ نے برہم ہوکے دو برس کا ملقید شدید مین عذاب سخت
مین مبتلا رکھا- مگر جب دیکھا کہ یہہ کسیطرح باز نہین آتا
ان سب مصیبتون کو سہتا ہے مگر اسلام سے رخ نہین
پھیرتا منفعل ہوکے مجبوری رہا کیا ہا پس یہہ وجہ ظاہر
اور دلیل باہر خوبی اسلام کی ہے دیکھئے یہان دنیاوی
اوسکو کیا نفع ملا- بلکہ اہل اسلام نے اوسکی تنخواہ مقرر کردی
نہ کسی نے نوکر رکھ لیا بلکہ ظاہری ہر طرح کے مصائب اٹھانا
پڑا پس کیون نہ عیسائی ہوگیا کہ اوسکو دنیا کے نعمتین مہیا
ہوجاتین- ادنی ادنی جاہل جو کوئی عیسائی ہوجاتا ہے اسکو
عہدہ و اعظمی مفت سے ملتا ہے یہہ اتنا بڑا لایق اور محقق
آدمی ہے کہ میرے نظرون مین تو کوئی اتنا بڑا لایق دلایتی
پادری بھی نظر نہین آتا پس یہہ درجہ اول کا پادری مقرر
ہوتا- مگر وہ کیون عیسائی ہوتا وہ کچھ دنیاوی نعمتون کا بھوکا
تھوڑا تھا وہ تو الگا وجود بے بود سمجھتا ہے- وہ تو حیات ابدی
کا متلاشی اور طالب تھا وہ اسکو سوائے اسلام کے کہان ملتی-

عیسویت مین تو نجات مفقود ہے-
پس جب ہم نظر انصاف سے دیکھتے ہین تو ہم اپنی ترقی کسیطرح
اون سے کہین زیادہ پاتی ہین- اگر مین فہرست اون عیسائیون
کی جو بکمال شدید محض لالچ مین آکر کے عیسائی ہوگئے
ہین اور اون مسلمانون کے نام جو بکمال تحقیق مشرف باسلام
ہوے ہین اپنے علم کے موافق لکھون تو ایک طول ہوگا
اور ضرور مسلمان دوگنا سے بھی زیادہ نکلینگے- اب اس
خیال سے کہ کوئی صاحب اسکو میرا محض عندیہ نہ تصور فرماوین
چند مثالین نقل کئے دیتا ہون-
سنہ ۱۸۶۱ء مین ۶۹ ویسے اقوام مختلف کے عیسائی ہوگئے
تھے اور اوسی سال مین ۵۷ صرف عیسائی مسلمان ہوے
جنمین ایک قدیم عیسائی واعظ بھی تہا (از خیر خواہ ہند
مرزاپور) مسٹر ملول صاحب ڈپٹی کمشنر اور مولوی سراج الدین
والد ماجد پادری عماد الدین اور مولوی خیر الدین برادر کلان
پادری صاحب موصوف کے مسلمان ہونے سے تو ایک عالم
آگاہ ہے +
لندن کے ایک اخبار پال مال گزٹ مین بابت دین اسلام
کے لکھا ہے کہ ہرگاہ دین محمدی اور عیسائی مین مقابلہ
ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون نے اپنے مذہب کی
ترقی زیادہ کی کہ بت پرستون کو بت پرستی چھڑا کر اونکو
مشرف باسلام کیا حالانکہ عیسوی مذہب مین ایسی ترقی
نہین پائی جاتی (از اودہ اخبار نول کشور)" اسی طرح
سے مین نے ایک اور اخبار مین دیکھا تھا جسمین لکھا تھا کہ
کمال تعجب ہے کہ باوجود مشن مین ترقی مذہبی کے واسطے لکھو کہا
روپیہ خرچ ہوتا ہی اور اسلام کی ترقی (جسکے واسطے

ایک پیسہ بھی خرچ نہین ہوتا) اوس سے کہین زیادہ ہی۔
کلکتہ کے ایک نیشنل پیپر مین لکھا ہے "دو خواہ پادری
اعلیٰ حکام کی مدد سے کچھ ہی کرین دین عیسوی کا تنزل
ہو رہا ہے نو عیسائیون کا شمار بس کم ہوتا جاتا ہے اور
مسیح تو یہہ ہے کہ کبھی کبھی رذیل خاندان کی کوئی بیوہ اس گروہ
مین شامل ہو جاتی ہے اِن باتون سے صاف آشکارا ہے کہ
دین عیسوی مین ضعف آتا ہے"

صاحب اخبار دوئش فرماتے ہین کہ ہم یہہ خبر اپنے ہندوستانی
دوستون کو سناتے ہین کہ اب اونکو دین عیسوی کے روکنے
کے لئے کچھہ جدوجہد کرنیکی ضرورت نہین ہے اونکی کوشش
بیفائدہ ہوگی دین عیسائی پر تنزل کا فتوی ہو گیا خواہ
پادری صاحبان کچھہ کیون نکرین (از نور افشان لودہیانا)
پس اسیطرح اور صدہا نظیرین ہین خیال طوالت مانع
نقل ہے۔ پس مثل اسکے کتابون کا یہی حال ہے اگر نہین
تو کوئی صاحب ہمین کوئی ایسی کتاب دکھلائین کہ جسکا
رد ہمارے جانب سے نہوا ہو۔ بلکہ باوجودیکہ ہمارے اکثر
کتب مثل لحن داؤدی۔ استیصال۔ رقیمۃ الوداد جنکے رد کے
واسطے دو دو سو روپیہ اور دولت فاروقی کے رد کے لئے
دسہزار انعام اور اسیطرح سے بہت سی ہین کہ جنکی رد کے
لئے عیسائیون کو معقول انعام دینے کا اشتہار دیا ہے
مگر آجتک یہان سے ولایت تک کے پادری عاجز ہین کوئی
جواب نہین لکھہ سکتا۔

لحن داؤدی پادری عماد الدین کی کتاب اور رقیمۃ الوداد
پادری صفدر علی کے کتاب بیناز نامہ کا رد ہے اور یہہ دونون
تا ایندم بقید حیات ہین مگر کانون مین تیل ڈالے بیٹھے ہوئے
ہین کہ جون تک نہین رینگتی پہلے تو بڑے دعوی کرتے تھے
کہ ہمارے کتب کے رد لکھنے سے تمام علماء اسلام عاجز ہین
(معاذ اللہ اتنا بڑا بہتان عظیم) مگر اب رد کی رد سے رد
پوشش ہین۔ استیصال مستر رام چندر کی کتاب مسیح الدجال
کا جواب ہے جب یہہ لکھا گیا تھا مستر جی زندہ تھے۔ جب
مولوی علی احمد صاحب دربار عام مین استیصال دی کے
طالب جواب ہوئے اور مکرر صحبتون مین جواب طلب فرما کے
کمال خفیف کیا۔ مگر تا اینکہ راہی ملک عدم ہوے جواب
ممکن نہوا۔ یہہ داغ سینہ پر لینگے۔ اگر مناسب باطنی رکھتے
ہوتے فوراً توبہ کر کے اسلام سے بہرہ یاب ہوتے۔
اس نعمت عظمہ سے حظ اوٹھاتے۔ کلمہ طیبہ پڑہ کے موحد بنجاتے
پس کمال شکر ہے اوس ہادی و منعم و موفق حقیقی کا کہ وہ
اس سچے دین کی تائید فرماتا ہے اور فرمائیگا۔ کیونکہ الحق
یعلو ولا یعلی۔ پس اب مین ختم پر اس مضمون کے خدا کی
درگاہ مین ہاتھہ اوٹھاتے کے بکمال عاجزی و گریہ زاری دعا
مانگتا ہے اور امید کرتا ہون کہ سامعین آمین کہینگے۔
ای خدای واحد و لاشریک مسلمانون کو اتنی اور توفیق
عطا کر کہ وہ اپنے ہر شہر مین ایک ایسا چندہ معقول بہم
پہونچائین کہ جس سے اپنے اپنے شہرون مین چند واعظ
اور ایک مدرسہ کہ جسمین مختلف مذاہب کے لڑکے پڑہائی
جاوین مقرر کرین کہ جسکے ذریعہ سے وہ اپنے مذہب حقہ
کی خوبی بخوبی ہر کہ و مہ پر ظاہر کر دین۔ کہ اتمام حجت ہو جاوے
اور ای خدا صدقے مین محمد و آل محمد کے ہر مسلمان کو دنیا سے
با ایمان اوٹھا۔ روز قیامت کو ہم سب کلمہ طیبہ پڑہتے
ہوے اور ہمارے سب ولی مرادون کو برلا اور دیگر مذاہب باطلہ

کے لوگون کو توفیق عطا فرماکہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس
نعمت اسلامی مین شریک ہوجاوین - اپنی لغزشون کو ابدی
ہلاکی مین نہ ڈالین - اوراس دین اسلام کو وہ ہی عروج
عطا فرماکہ جو سابق مین تھا جیسا کہ جناب والد ماجد مولانا
شمس العلما مولوی السید محمد علی حسن صاحب مدظلہ فرماتے
ہین ؎ برما نور اسلام کو یا الٰہی + بنے بدر پھر یہہ
ہلال محمدؐ + میرے دلکو روشن کرے یا الٰہی + ولای محمدؐ
وآل محمد + الٰہی دم واپسین میرے دل مین + تیرا ذکر ہو
اور خیال محمدؐ + - الخ اورای خدا اہل اسلام مین جو
آپس مین نفاق ہے خصوصًا اہل تسنن اور اہل تشیع مین جو
جا بجا نہ جھگڑے ہین اونکو دور کر اور جسطرح کہ وہ ایک اصل
کے فرع ہین جو کہ متقاضی الفت و محبت ہے مثل شیر وشکر
ملے جلے رہین آمین ثم امین -

الراقم الاثم - السید محمد غلام جبار عفر اللہ الغفار برائمہ
الصغار والکبار ساکن علی پور بہیرہ ضلع شاہپور حال سرگودہا -

مشیر نسوان - حصہ دوم

ابھی ایک تہوڑا سا برس گذرا ہی کہ ہم نے کتاب مشیر نسوان
حصہ اول کا ریویو اپنے اخبار مین شایع کیا تھا - اب ہمارے
روبرو اس کتاب کا دوسرا حصہ رکھا ہوا ہے جس کا ریویو
لکھنے ہمکو اسبات پر نہایت خوشی ہوتی ہے کہ ہمین درحقیقت
اپنے قوم کی نہایت کارآمد اور پرضرور رسالہ کے خوبیون
کو بیان کرنیکا موقع ملا ہے -

دنیا مین انسان کو سب سے پیاری چیز اولاد ہے اور جو چیز
کہ انکی سلامتی کا ذریعہ ہے وہ بالضرور نہایت عزیز
ہونی چاہئے اور والدین کو اسکا بہم پہنچانا لازمی امر ہے
وہ چیز رسالہ مشیر نسوان کے دونون حصے ہین -
عمومًا ہندوستان کے مستورات جاہل ہین جب انکے بچے
ہوتے ہین تو وہ یہہ ہرگز نہین جانتے ہین کہ انکی صحت
کی حفاظت کسطرح سے کی جاوے یہی سبب ہے کہ اکثر ہندوستانی
عورتین اپنے ننہے ننہے بچون کے موت کے داغ اپنے دلون پر
دیکھتے ہین مگر وہ نہین جانتین کہ اس نقصان کا سبب کیا
تھا ہمارے ملک کے والدین کو ایک ایسی رہبر کی نہایت ضرورت
تہی جس سے وہ اپنے ننہے ننہے بچون کی متعلق ان تمام
امورات کو معلوم کرسکین جنکے سبب سے انکی حفاظت بخوبی
کی جاوے اور آیندہ کو وہ قوی وزبردست نوجوان بنین
یہی نہین بلکہ انکی ابتدائی تعلیم وتہذیب اخلاق بھی اچھی
ہووے - الحمد للہ کہ وہ رہبر مشیر نسوان کے دونون
حصے ہین - جناب حافظ فخر الدین صاحب زبدۃ الحکمائ
کابر احسان ہندوستان پر ہے جنہون نے بڑے غور و
خوض سے اس رسالہ کو تصنیف فرمایا اور پبلک کے روبرو رکھا
اس رسالہ مین آٹھ تعلیم ہین اور ہر ایک تعلیم کئی ہدایتون
پر مشتمل ہے - پہلی تعلیم مین بچون کی تہذیب اخلاق کا
بیان ہے - اسکے کل مسایل بہت کارآمد ہین - دوسری
تعلیم مین ننہے کا دودھ لگانے کا حال بھی جو سب کا سب والدین کو
جاننا نہایت مفید ہے - پھر غذا کا ذکر اور غسل ولباس
کا حال - ریاضت کے فواید اور آثار ظہور امراض اور
مختلف اشارات اور اخیر مین کثیر الوقوع امراض کے
علاج مندرج ہین -

اس رسالہ کو دیکھنے سے دل یہی کہتا ہے کہ ہندوستانی
مستورات کے لئے ایک بڑا گنجینہ ہاتھ آیا ہے اور ضرور ہے

کو مستورات اسکو پڑہین اور اسکے برابر عمل کرین - یہہ کتاب اس لایق کی ہے کہ ہر ہر گھر مین یہہ موجود ہو بلکہ بہتر یہہ بات ہے کہ مستورات کو زبانی یاد کروا دے جائے -

اس رسالہ کے کاغذ عمدہ خط تو نہایت واضح اور خوش آیند ہے اور قیمت بھی شاید حصہ اول کے طرح فی جلد آٹھ آنے ہوگی مگر اسکا ذکر رسالہ مین نہین ہے -

ہماری دلی آرزو ہے کہ جن کے نظرون سے یہہ ریویو گذرے ضرور اس رسالہ کے دونون حصے منگوا کر اپنے پاس رکھنا اور اپنے بچون کے حفاظت و پرورش و تربیت مین اسکے اصول پر عمل فرماوین - مصنف کا پتا اس طور پر ہے - جناب حافظ فخر الدین صاحب زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

رسالہ معلم

اس نام کا ایک ماہواری رسالہ اردو زبان مین تین سال سے حیدر آباد دکن مین چھپتا ہے جس کے دو نمبر ہمارے مطبع مین وصول ہوے ہم نے اس رسالہ کو شروع سے آخر تک دیکھا کل مضامین مفید پائے - اس مین علوم و فنون قدیم و جدیدہ یعنے ریاضیات - طبعیات - الٰہیات - تجارت - اخلاق - تاریخ - جغرافیہ - ادب - کیمیا - نباتات و معدنیات وغیرہ یہہ عمدہ عمدہ مضامین لکھے جاتے ہین - اور اکثر مضامین انگریزی معتبر و مبسوط کتب سے ترجمہ ہوکر شایع ہوتے ہین جنکے پڑہنے اور سمجھنے اور یاد رکھنے سے ان اردو خوانون کو جو انگریزی یا دوسرے زبانون مین علوم جدیدہ کے اعلی بیانات نہین پڑہے ہین بڑا فایدہ حاصل ہو دیکھا - اور ایسے جلسون مین جہان علوم جدیدہ کے ماہر موجود ہون انسے گفتگو کرنے اور ان کے تقریر کو سمجھنے کے لایق بناتا ہے اس بات کے دیکھنے سے ہمین زیادہ تر خوشی ہوتی ہے کہ یہہ رسالہ ایک مسلمانی ریاست مین جہان کے اصلی باشندے علوم جدیدہ کے حاصل کرنے سے بالکل غفلت اور بے پروائی کے کاربند ہین شایع ہوکر لوگون مین علوم و فنون کے حصول کا فقط مذاق ہی نہین پیدا کرتا ہے بلکہ اس شہر کے علمی شہرت کو بھی زیادہ کرتا ہے - ہم ایڈیٹر رسالہ معلم کے بدل شکر گذار ہین اور اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہین کہ اسکی خریداری کو اپنے بہبودی کا ذریعہ سمجھکر اس رسالہ کے مطالعہ سے مستفید ہوون - قیمت اس رسالہ کی سالیانہ پہلے مع محصول ڈاک ہے - درخواست بنام ایڈیٹر رسالہ معلم حیدر آباد دکن بھیجنا چاہیے -

وعظ اسلامی

نور افشان جلد ۱۱ نمبر ۱۲ صفحہ ۱۶۷ کالم دوم -

قولہ اگرچہ مسیحون کی طرح اہل اسلام مین قدیم سے رواج نہین کہ بازارون مین قرآن شریف کی منادی کرین -

اقول یہہ امر شریعت اسلامی مین مشروع ہے اور جتنے پیغمبر گذرے ہین انکا فعل ہمارے واسطے سند کامل ہے - جبکہ ہماری شریعت مین اس عمل کو منسوخ نہ کیا ہو حضرت نوح علیہ السلام ایک عرصہ دراز تک یہی وعظ کرتے رہے - حضرت عیسی علیہ السلام کا پہاڑی وعظ جو متے کے شروع مین ہے تمام عیسائی جانتے ہین وہ ایسے قسم کا وعظ تھا باقی شریعت اسلامی مین دیکھو بخاری شریف جلد دوم مطبوعہ مطبع احمدی صفحہ ۷۴۳ کتاب التفسیر مین ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جب پیغمبر علیہ السلام کو حکم خداوندی آیا کہ تم اپنی قوم کو عذاب خداوندی سے ڈراؤ تو آپ اوسوقت صفا پر

چترہ کے (صفا مروا مکہ شریف مین دو پہاڑ معروف و مشہور
ہین شاید کوئی عیسائی نہ جانتا ہو اسواسطے بتلا دیا) اور
بلند آواز سے آپنے منادی کی اور کہا یا صباحاہ (جب آپنے
کسی کام عظیم ان کے واسطے یا فریاد رسی کے واسطے چاہے ہین
تو یہہ کلمہ کہتے ہین) لوگ سنکر جمع ہوے آپنے فرمایا کہ بھلا
اگر مین تمکو کہون کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے صبح و شام مین
عنقریب ایک فشار آنیوالا ہے تو تم میری بات کو یقین
کروگے سب نے بالاتفاق کہا کیون نہ یقین کرین حالانکہ ہمنے
آپ کو کبھی جھوٹھ کہتے ہوے نہین سنا آپنے اوسوقت
فرمایا کہ مین تمکو ایک خبر ہولناک عذاب سے دیتا ہون -
اسوقت ابولہب نے کہا کہ تیرے ہاتھ کٹین کیا تو نے ہمکو اس لئے
جمع کیا تھا تفصیل اسکی قرآن مین آگئی ہے - کہ اسنے ایک
پتھر آپکے مارنے کو اوٹھایا اسوقت سورۂ تبت یدا نازل
ہوی - اس بات سے ثابت ہوا کہ جناب سرور کائنات
مجمع عام مین وعظ کیا کرتے تھے خواہ بازار ہو یا کوچہ یا اور
کوئی محفل غرض تبلیغ احکام سے ہے - پس یہہ لکھنا کہ قدیم
سے رواج نہین تھا البتہ جس زمانے کو وہ قدیم کہتے
ہین بیشک اوس زمانے مین بباعث اس امر کے کہ آزادی
نہتی حتی کہ بعض مواضع ہند مین آجکل بھی کوئی مسلمان
پکار کے اذان نہین کہہ سکتا اور نیز بباعث اس امر کے
کہ جو شایق تھے وہ خود مجالس وعظ مین چلے جاتے تھے
اور نیز کچھ چندان اس قسم کے وعظ کی حاجت نہ تھی اور نیز
بباعث غفلت و کم ہمتی و عدیم الفرصتی علماء اہل اسلام کے
اس سنت کا رواج موقوف ہوگیا مگر برعکس اوسکے آجکل
یہہ واردات پیش آئی کہ عیسائیون نے علی الاعلان اپنے
دین کی منادی اور اہل اسلام پر اعتراضات کرنی شروع
کئے اول تو اہل اسلام ڈرتے رہے کہ حاکم وقت ہین مبادا
اس رہی سہی امن مین بھی کچھہ فتور نہ آجاے اور اسی
عرصہ مین اکثر لوگ جنکو چندان واقفیت اسلام سے نہ
تھی برگشتہ ہوگئے مگر جب معلوم ہوا کہ سرکار کی طرف سے
آزادی ہے کہ اپنے مسایل کا اظہار اور معترضین کا جواب
دین تو ممانعت نہین تب تو اہل اسلام نے بھی کمر ہمت
چست باندھی اور سنت پیغمبری پر عمل کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا
کہ صدہا عیسائی اور ہندو دائرۂ اسلام مین داخل ہوے
مگر عقلاً یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہہ آزادی اہل اسلام
کو بطفیل عیسائیون کے حاصل ہے اگر اہل اسلام اس منادی
کی ابتدا کرتے تو شاید روکے جاتے بلکہ تعجب نہین کہ
مجرم ٹہراے جاتے جبکہ عیسائی واعظ بازارون مین وعظ
کرین اور اہل اسلام روکے جائین یہہ مصلحت کے خلاف ہے
اس واسطے سرکار نے اجازت دے دی اور یہہ خیال
ہمکو اس جہت سے پیدا ہوتا ہے کہ جن جن شہرون مین
عیسائی واعظ بازارون مین وعظ کرتے ہین اون شہرون
مین مسلمان واعظون کو بھی کوئی پولس کا سپاہی
منع نہین کرتا مگر پھر دیکھا جاتا ہے کہ اون شہرون مین
جب عیسائی واعظ بازارون مین دوکان کرایہ پر
یا مول لیلیتے ہین یا عین برسر بازار گرجا بنا لیتے ہین
اور وہین وعظ کرتے ہین تو اوسوقت مسلمان واعظین
کو بازارون مین وعظ کرنے سے پولس کے سپاہی منع
ہوتے ہین - اب ہم نہین جانتے کہ یہہ کارروائی پولس
کی ہے - یا سرکاری حکم اسی طور سے ہے ہمکو حکام نکتہ

رسائی نہین کہ خود جاکر دریافت کرلین اور اگر پولس کی
مخالفت سے ہم باز آوین تو ہم اول تو بزعم عیسائیان
تلوار سے دین پھیلانے والے مشہور ہی ہو رہے ہین
پھر ایک سند ہمارے مفسدے کی ہو جاتی ہے برخلاف
عیسائی واعظون کے کہ اول تو اونکو پولس کے سپاہی حاکم
وقت جانکر کچھ چون وچرا نہین کرتے بالفرض اگر منع کرین
بھی تو کوئی نہین سنتے برابر اپنا کام کئے جاتے ہین نہ انکو
قید ہوتی ہے نہ جرمانہ ہوتا ہے نہ دے ہماری طرح عدول
حکمی کرنے والے گنے جاتے ہین اسی واسطے وہ ایسے دلیر
ہو گئے کہ حکام سے بھی نہین ڈرتے دیکھو مجلور مین کمشنر
صاحب بہادر نے عیسائی واعظ کو اور مسلمان واعظ کو
منع کیا تھا عیسائی واعظ نے دہن جاکر وعظ کیا جسکے
عوض شاید کچھ قید بھی اوٹھائی آخر کو اپیل مین رہا ہو گئے
اور اجازت بھی ہو گئی گو کہ کمشنر صاحب بہادر کا حکم
خلاف منشاے قانون تھا مگر تاہم جبتک اسکا خلاف
ہونا ثابت نہوتا تب تک تو بند رہنا تھا مگر جب سے یہہ
قوم کفارہ کے سب آزاد ہو چکی ہے تب سے کب کسیکی
بندش مین آتی ہے - خیر طوالت بالغ ہے اور نیز یہہ کہ
شاید کوئی میری سنے یا نہ سنے -

قولہ کل ایک اہل اسلام رام باغ کے دروازے کے
باہر بڑی بلند آواز سے پکارتے تھے کہ کافرون کے ساتھہ
میل جول نہ رکھنا چاہئے - اب خیال کرنا چاہئے کہ علاوہ
اون لوگون کے جو مسیحی ہین اس شہر مین ہزارہا ہندو
اور سکھہ ہین جو محمد صاحب پر ایمان نہین رکھتے تو اوس
واعظ کو ایسا وعظ کرنا مناسب ہے کہ ہندو اور اہل اسلام

مین جو پشتون سے میل جول ہی نہ رہی افسوس ایسے وعظ
کرنے والے پر کہ ملک کے امن کا ذرا خیال نہین کرتا اور ایک
بلوے کا جھنڈا کھڑا کرانا چاہتا ہے -

اقول اگر میل جول نکرنے کے یہ معنی ہین کہ معاملات
دنیاوی مین اون سے لین دین مت رکھو نہ اون کے ہاتھہ
کوئی چیز بیچو اور نہ ان سے خریدو نہ اون سے قرض
لو نہ دو نہ تم انکی صورت دیکھو نہ وے تمہاری صورت
دیکھین تم انسے جوتی پیزار کرو وہ تم سے لتھم لتھا کرین -
تم اون کے اوتارون کو گالیان دو وے تمہارے پیغمبرون
کو گالیان دین تم انکا مال چوروایا کرو وے تمہارا مال
چھینا کرین تو یہہ باتین بالتفصیل شریعت اسلامی مین
ممنوع ہین - کیونکہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام ہمیشہ یہودیون
سے قرض لیا کرتے تھے اور بیع وشرا معاملات دینا برابر
کفار کے ساتھہ رکھتے تھے چنانچہ آپ کے انتقال کے وقت
آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی اور خیبر مین
آپنے یہودیون کو بسایا - اگر میل جول نکرنے کے یہہ
معنی ہین کہ تم اون سے رشتہ اور سگائی نہ کرو اپنی لڑکی
اونکو نہ دو نہ انکی لو اپنے بیاہ شادیون مین اونکی رسومات
نہ کرو نہ انکی میلون اور ہولیون اور جہان کے رسوم مین
شریک ہو نہ مرگ اور غمی اور سوگ مین ان کے رسوم
ادا کرو - فقط + خیرخواہ اسلام - باقی آئندہ

فراست - یہہ صفت لوازم حکمت سے ہے اس کلی
کے دو فرد ہین - اول فراست شرعیہ یعنے تزکیہ نفس
وصفاے باطن یہہ شرشتی کیفیت انبیاے عظام اور اولیاے کرام
علیہم السلام مین قدرت نے رکھدی ہے ۵ بلکہ گر از دور

نامت لشنوند + برہمہ حالات تو واقف شوند -

دوسری فراست حکیمیہ جسکے دلایل حکماء نے تجربون سے لکھے ہین اور اسکا علم قیافہ نام ہے ؎ فراست دیدۂ دل برکشاید- ہر انخالیکہ باشد وا نماید + ایک کوتاہ قد مستغیث سے نوشیروان نے کہا کہ پستہ قد مظلوم نہین ہوسکتا اسنے کس خاطر جوابی سے عرض کیا کہ حضور جسنے مجھپر ظلم کیا ہے وہ مجھ سے بھی زیادہ پستہ قد ہے بادشاہ کو تبسم ہوا افلاطون نے ایک مصور اپنے دروازہ پر بٹھایا تھا جو شخص اسکی ملاقات کو آتا پہلے اوسکی تصویر کھینچکر دیکھ لیتا تھا اگر قابل ملنے کے سمجھا تو ملاقات دیتا ہرگز نہ ملتا تھا- واقعی نااہل سے ملنا گویا اپنی عزیز اوقات تباہ کرنا ہے بعض دلایل حکمائے سلف بصیرت کے واسطے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہین **دلایل** **چشم** سبز یا نیلگون ہونا آنکھ کا علامت بعقل اور بیحیائی اور خیانت و دنس کی اگر وہ شخص ترنظر بھی ہو اور پیشانی چوڑی اور سر کے بال کثرت سے رکھتا ہو تو مارافعی سے بترہے ؎ چشم ارزق موے میگون رنگ زرد وا پنچین کہ با کسی نیکی نکرد + **موی** سر سخت اور میگون بہادری اور صحت دماغ کی علامت ہے- موی نرم بدولی اور برودت دماغ اور کم فہمی کی نشانی ہے شانے اور کمان پر بالون کی کثرت نشان جرات و حماقت اور سینہ و شکم پر کثرت بالون اور وحشت اور کند ذہن ہونیکی علامت زدوبال والا احمق اور زود خشم ہوتا ہے سیاہ بال ہونا عقل و ادراک و دوستداری کی علامت ہے اگر سرخی اور سیاہی متوسط ہے تو سب صفتین معتدل ہونگی **پیشانی** شکستہ آچوڑی پیشانی خشمی اور احمق اور تعلی و شوخی کی نشانی- تنگ پیشانی کمینگی کی نشانی متوسط پیشانی جسپر شکنین ہون صدق محبت و فہم و علم اور ہوشیاری اور تدبیر کی علامت ہی **گوش** بڑے بڑے کان قوت حفظ اور جہالت کا نشان چھوٹے چھوٹے کان احمقی اور چوری کی پہچان- معتدل ہونا علامت اعتدال ہے **ابرو** جسکی بہوین کثرت سے بالون سخت کلام ہوگا اور ابرو کشیدہ و تعلی اور غرور کی نشانی- ابرو سیاہ اور متوسط فہم و دیانت کی علامت ہے **چشم** نیلی اور بڑی آنکھ بدنظری اور حسد اور چوری اور بیحیائی اور کاہلی کی نشانی جسکی آنکھ دیر مین حرکت کرتی ہو کند ذہن اور ناوان ہوگا جلد حرکت کرنیوالی دلکرو چوری سے خالی نہین آنکھ کی سرخی بہادری کی نشانی ہے جسکی پتلی کے گرد زرد نقطے ہون فتان اور شریر ہوگا **بینی** پتلی ناک والا چرب زبان اور نرم ہوگا- تیز ہی ناک والا بہادر- چوڑی ناک والا کاہل و دوستدار- نتھنون کا چوڑا ہونا نشان غضب ہے- موٹی اور چوری ناک والا بڑا بانون اور چھوٹا ہونا بینی متوسط فہم و عقل **دہن و لب** فراخ دہن ہونا آواز اور بحث کی نشانی- موٹے ہونٹ حماقت کی علامت **دندان** کج اور ناہموار ہونا دانتون کا مکروہیانت کی علامت ہے- کشادہ اور ہموار ہونا عدالت اور امانت و تدبیر کی نشانی **رخسار** گوشت اور پھولے ہوے گال جہالت اور بدخوئی کا نشان ہے آزار- رخسار زرد دراز جبن باطن کا اظہار- **آواز بلند** آواز زالا دلیر ہوتا ہے- نکی کے سر دین بولنے والا احمق اور کم فہم اور مغرور پتلی آواز بدگمانی کی نشانی متوسط آواز حسن کیفیت اور تدبیر کی علامت **کلام** کلام کرنا خوبی کی نشانی ہے اور باتین کرنے مین ماہر کو حرکت دینا زیرکی و تدبیر کی علامت ہے **گردن** کوتاہ گردن جبن اور پتلی لمبی گردن والا بددل اور احمق اور موٹی

+ گردن والا بہادر ہوتا ہے اور عدل کی نشانی ہے + ہاتھ کی

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +

اخبار چیز ست از بس روشن	زو گشت دلیل حق مبرہن ہر تن	اعجاز نوشت بہر این سال جدید	منشور محمدی ست جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم	با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ	توریت بلا توریہ انجیل بتجیل	گویان صفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۲۷ | مطبوعہ ۲۵ ویں رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے سالانہ قیمت مع محصول ان محساب ۵ پیسہ بدریوسی آفس مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مثنوی جب حمد و ہ خدا ہی — ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے — جو خسرو کشور بقا ہی — جواوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق — سلطان قلمرو ابد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — ارایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر شرف نبی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک بوجہ احسن — اشعارہ ہزار عالم اوس کے — ای خامۂ عیش لکھہ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی — شمع مرد مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہہ وشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے اخیار
دیہیم جلال فرق پر ہے — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف اُسے بجا ہی — ہمنام جناب مصطفا ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی — نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی — صنعت ہر چیز مین لکھی ہے — شمس الاخبار اسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — کرتا ہے بقلب زار ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا — ارشاد نبی ہے ماء فنا ک — چھپتے ہین حجج سب کو ایف — بے شبہ ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — عمدہ خبرین نفیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک در مکنون
اس نظم کو کر چکا جب ارقام — آیا ہی بشان شاہ لولاک — سال و مہ و روز و شب الہی — ہوا اسکو بہت بڑی ترقی
تو قیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر السلام
مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو
ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے
فی پرچہ ۱ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوا لین
محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے - غریب مسلمانون اور
مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست
نہین محصول ڈاک بھیجدینے سے منگوانے والون کے
نام پرچہ ارسال کئے جائینگے فقط -

اشتہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیہ

کروڑون شکر خالق کا کہ جسنے نور علم سے تاریکی
جہل کو محو فرمایا اور درود نامحدود محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر جنکی اتباع سے انسان وارث جنت ہوا اور اون کے
آل و اصحاب سب پر اما بعد مخفی نرہے کہ اللہ تعالی نے
بندون کی اصلاح دارین کے لئے علم دین کو عمدہ ذریعہ
بنایا ہے جو برکات علم دین سے محروم رہا ساری خرابیون
مین پھنسا شرک و بدعت ظلم و فساد فسق و فجور و خونریزی
و سرقہ و بداطلاقی وغیرہ سب بے علمی کا ثمرہ ہے پس
ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اشاعت علم دین سے ہمیشہ
کوشش کرتا رہے الخصوص وقت شیوع جہل جیسا
کہ اس زمانہ کا حال ہے نظر بران مکرمنا جناب حاجی ابو محمد
عبداللہ صاحب الشہیر بہ امیر الدین و حاجی عبدالرزاق
صاحب ساکنان موضع ڈکا ضلع پبلی بہبت نے ایک مدرسہ

مسمی بہ محمدیہ اپنے یہان متوکلاً علی اللہ قایم کیا ہے
امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی ہرگاہ یہہ خبر فرحت اثر متبعین
سنت سنینگے تو اعانت اس مدرسہ محمدیہ کی واجب
جانینگے اسلئے کہ مدرسہ ہذا مثل اور مدارس کے نہین ہے
کہ طلبا، عاملان حدیث کو تکلیف ہو اور متبعین رسوم
آبائی کو فرحت ہو نعوذ باللہ منہا جب ایسا ہو تو امداد
اسکی مین بھائی متبعین سنت کو شش بلیغ فرماوین
بلکہ دوسرون کو بھی شوق دلاوین بلا لحاظ قلیل و کثیر
سالیانہ یا ششماہی یا سہ ماہی یا ماہواری غرض جس
طرح سے ہوسکے مقرر فرماکر بذریعہ آدمی معتبر یا بذریعہ
ڈاک باین نشان موضع ڈکا ڈاکخانہ امریا ضلع
پبلی بہبت فرمایا کرین اور زر صدقہ زکوۃ و نذر و
فطرہ و قیمت چرمہ قربانی و عقیقہ غرض کہ کسی طرح
کی امداد سے دریغ نہ فرماوین قال اللہ تعالی فمن یعمل
مثقال ذرۃ خیرا یرہ ترجمہ پس جو کوئی کریگا برابر
ذرہ کے بھلائی دیکھیگا اسکو و قال اللہ تعالی مثل
الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ - واللہ
یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم ترجمہ اور فرمایا
اللہ تعالی نے مثال اون لوگون کے جو خرچ کرتے ہین
مال اپنے بیچ راہ اللہ کے جیسے مثال ایک دانہ کے ہے
کہ اگاوے سات بالین بیچ ہر بال کے سو دانہ اور
اللہ دونا کرتا ہے واسطے جسکے چاہے اور اللہ کشایش
والا جاننے والا ہے جو بخل کرتے ہین اللہ کی راہ مین
دینے سے اون کے حق مین یہہ آیت ہے - و قال اللہ تعالی

والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون اور فرمایا اللہ تعالی نے اور جو لوگ جمع کرنے والے ہین سونے اور چاندی کو اور نہین خرچ کرتے ہین اسکو بیچ راہ اللہ کے پس خوشخبری دے دوائے محمد انکو ساتھ عذاب دردناک کے جسدن گرم کیا جاویگا اوپر اوسکے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دئی جائینگے ساتھ اوسکے پیشانی اونکی اور کروٹین اونکی اور پیٹھین اونکی اور کہا جاویگا یہہ یہی جو جمع کیا تھا تم نے واسطے جانون اپنے کے پس چکھو تم جو کچھہ کہ تھے تم جمع کرتے۔ صحیحین مین حدیث وارد ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ترجمہ بچو تم آگ سے اگرچہ ساتھ چھلکے کھجور کے ہو یعنے کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے قال اللہ تعالے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے مدد گاری کرو اوپر بھلائی اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو اوپر گناہ اور زیادتی کے **فائدہ** اخیر کی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مدرسہ مین طلبا، عاملان بالحدیث کو تکلیف ہوتی ہو اوس مدرسہ مین چندہ دینا معصیت ہے اور اس مدرسہ محمدیہ مین مدرس اول جناب مکرمنا مولانا مولوی حافظ عبد الجبار صاحب عمرپوری ضلع مظفر نگر ہین یہہ مولانا صاحب سب کتابین پڑہاتے ہین اور تحصیل انکی مختلف مدارس کے ہے حدیث مخذومنا مکرمنا استادی سیدی محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے پڑہی ہے دیگر علوم اور علماء سے حاصل کئے ہین اور دوسرے مدرس صاحب اس مدرسہ محمدیہ کے مولانا حافظ عبد اللہ صاحب لاہوری ہین دیگر یہہ کہ طلبا، مسافرین کو انشاء اللہ کسی نوع کی تکلیف نہوگی اور نہ ہے اور کہانا اور کپڑا میسر ہے۔

اسمای چندہ دہندگان مدرسۂ محمدیہ واقع دیکا من ابتدای یکم شوال سنہ ۱۲۹۹ ہجری نبوی علیہ السلام

نام اسامی موسکونت	تعداد چندہ سالیانہ
حاجی ابو محمد عبد اللہ الشہیر بہ زین الدین دیکا	۴۰
حاجی عبد الرزاق دیکا	۳۰
محمد ابراہیم سیخنے	۲۴
عبد اللہ و عبد الصمد پدہان سیخنی	۲۴
مرتضی الکھیرا	۲۴
داروغہ محمد قاسم علیخان ہتانہ امرہا	۲۴
مصطفے دیکا	۲۰
محمد صدیق گردہرپور	۲۰
خلیفہ عبد الرزاق سہسپرہا	۲۰
غلام محمد پدہان مندلیا	۲۰
مولوی کرامت علی ضلع وزیر یعنے	
افسر مدرس انگریزی ضلع پیلی بہیت	۲۰
عبد الحکیم دیکا	۱۵
عبد الحق سیخنی	۱۵
لبردار شاہ محمد نگری	۱۵
عبد الرحیم پدہان کہوارہ	۱۵
عزیز بخش نگری	۱۴

نام اسامی موسکونت	تعداد کسالیانہ
خلیفہ عبد اللہ نگری	۴
مولوی قمر الدین دیابو جمہ	۴
حافظ عبد اللہ لاہوری مدرس دوم مدرسہ محمدیہ	۴
حاجی نور محمد گروہ ہرپور	۸

اور انشاء اللہ تعالی امید ہے، کہ اور بھی میرے بھائی جو میرے خیال مین ہین ضرور بالضرور شریک ہون گے۔ المسعی منی والاتمام من اللہ۔

المشتہر

ابو الاشبال محمد عبد اللہ محمدی الدیکاوی حفظہما اللہ عن کل مکروہ خفی وجلی۔

السوال

پنڈت جی نے دربارہ شق القمر کے یہہ پوچھا کہ جبکہ قمر شق ہوا تو سوائے مکہ کے اور کسی نے کیون نہ دیکھا اور اپنی اپنی تواریخون مین کیون نہ لکھا اور قمر شق نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اگر قمر کو ستارہ فرض کرین تو اوسکا شق ہونا خلاف عقل ہے اور اگر اوسکو کرہ آبادی فرض کرین جیسا کہ حکماء یونان و مصر و فرنگ نے علم ہیئت سے ثابت کیا ہے، تو اوسکا شق ہونا اور بھی بعید از عقل ہے کیونکہ اوسکی آبادی بالکل برباد ہوجاتی ہے اور انتظام منتظم غیر منتظم ہوجاتا ہے +

الجواب

پنڈت صاحب کا یہہ کہنا کہ جب قمر شق ہوا تو سوائے مکہ مکرمہ و قرب و جوار اوسکے کسی نے نہ دیکھا اور اوسکو دلیل عدم وقوع سمجھنا بوجوہ چند محل کلام ہے۔

اوّلاً دکھلانا اور نہ دکھلانا خدا کے اختیار مین ہے جسکو اوسنے چاہا دکھلایا اور جسکو نہ چاہا نہ دکھلایا۔

ثانیاً طالب اس معجزہ کے وہی سکنا، مکہ معظمہ تھے، غیر اوسکے پس فقط اونہین کا دیکھنا تو امر ضروری ہی تھا باقی دوسرون سے کیا غرض اسکی مثال اسطرح سمجھنا چاہئے کہ ایک شخص نے اپنی ایک حقیت کے مقدمہ کو ہائی کورٹ کلکتہ مین پیش کیا اور ایک شئی خاص کے اپنی ملک مین ہونے یا اپنے کسی خاص عہدہ و منصب کا دعوی کیا اور وہان کے حکام و عمال نے اوس سے اوسپر حجت و براہین طلب کیا اوسنے اوسپر اپنی حقیت کے تمام کاغذ کو دکھلایا اور سب براہین کو مثل قمر ظاہر کیا پس اب کوئی ضلع سارن یا شاہ آباد کا آدمی یہہ کہے کہ اوس نے تو اپنے منصب دعوی کی حقیت پر کوئی ایسی دلیل نہین پیش کی کہ جسکو ہم لوگ دیکھتے تو یہہ کہنا اوسکا بلا شک لغو سمجھا جاویگا کیونکہ وہ مقدمہ وہان پیش ہی نہ تھا اور وہان کے حکام و عمال نے اوسکو طلب ہی نہ کیا تھا تو پھر اونکو دکھلانا کیا ضرور اسپر اگر کوئی صاحب یہہ کہین کہ یہہ نظیر قمر کی نہین ہوسکتی کیونکہ کاغذ کو آدمی ایک خاص مکان مین دکھلا سکتا اور اپنے دعوی کے دلایل کو ایسے مقام پر ظاہر کرسکتا ہے کہ جس سے دوسرا مطلع و شاہد نہین ہوسکتا ہے بخلاف قمر کے کہ اوسکو ہر ملک کے آدمی یکسان و برابر دیکھتے ہین تو اون صاحب کو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہرگز ایسا نہین کہ ماہتاب ہر ملک کے آدمیون کو ہر ایک وقت مین یکسان و برابر دکھلائی دیا کرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آفتاب و ماہتاب مین جو گہن لگا کرتا ہے وہ بعض ملک کے آدمیون کو جو بالکل

کسوف دکھائی دیتا ہے اور بعض نظروں مین ایک جزو گہن لگا ہوا نظر پڑتا ہے اور بعض ملکون مین کچھ معلوم ہی نہین ہوتا ہے ہرگز نہوتا اور اسی طرح سے رویت ہلال مین جو اختلاف پڑا کرتا ہے ہرگز نہ پڑتا بلکہ ہر جگہہ برابر ایک ہی وقت مین چاند یکسان و برابر نظر آجایا کرتا -

ثالثاً ہر ملک کے آدمی اوسکو کیونکر دیکھہ سکتے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض ملکون مین آسمان پر ابر محیط رہتا ہے بلکہ پانی برسا کرتا ہے اور بعض جگہہ اوسی وقت چاندنی چھٹکی رہتی ہے اور قمر صاف دکھلائی دیتا ہے -

رابعاً مرۃ الاقالیم[۵] وغیرہ کتب جغرافیہ و تواریخ سے ثابت ہے کہ بعض ممالک مین برسات سات سات آٹھہ آٹھہ مہینے کی ہوا کرتی ہے پھر بھلا وہان شق القمر کو کون پوتھے نفس قمر ہی کو کون دیکھہ سکتا ہے -

خامساً یہہ بات ظاہر ہے کہ بوقت موجودگی آفتاب چاند کا بکلی علی سبیل الکمال سب پر عموماً نہین ہوا کرتا ہے اور بعض ممالک مین مہینون تک آفتاب غروب نہین ہوتا چنانچہ مرۃ الاقالیم مین لکھا ہے ناروے کے اوتر طرف گرمی کے دنون مین دو مہینے تک سورج ڈوبتا نہین انتہیٰ - پس بھلا شق القمر کیونکر ظاہر ہوتا اور سب کو کیونکر دکھائی دیتا -

سادساً بعض ملکون مین کبھی کبھی ایسا آندہی جھکڑ بھی ہوا کرتا ہے کہ جس سے آسمان اندہیرا ہو جاتا ہے اور کچھہ سوجھائی نہین دیتا پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض ملکون مین ایسا ہی ہوگیا ہو جس سے وہان کے لوگون کو نہ دکھائی دیا ہو -

ساتھا ہم اگر دیکھا کرتے ہین بغیر اندہر طوفان کے بھی آسمان کے کنارون مین گرد و غبار دھوان اسقدر چڑھ جاتا ہے کہ جس سے دو دو تین تین گھڑی رات تک ماہتاب نظر نہین آتا پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض ملکون مین بھی حالت طاری ہو رہی ہو -

ثامناً بعض اوقات کائنات الجو ذرات متکاثفہ واجزاء رشیہ بھی مانع ابصار ہوا کرتے ہین دیکھئے مجموعۂ شمسی[۵] مین لکھا ہے در حایل شدن ذرات ابخار طبقہ ہوا متحرک مرئی بشوند و مانع ابصار میگردند پس ممکن ہے کہ بعض ملک والون کے لئے یہی سب مانع ہو گئے ہون -

تاسعاً کبھی کبھی شبنم اس کثرت سے گرتی ہے اور اتنا کہاسا پڑا کرتا ہے کہ چاند چھپ جاتا ہے پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض ملکون مین ایسا ہی ہو گیا ہو -

عاشراً ہم نے تسلیم کیا کہ ہر جگہہ آسمان صاف اور جرم قمر شفاف ہی ہو مگر ہر ملک کے آدمی تو اپنی آنکھون کو برابر آسمان کے طرف کئے نہین رہتے ہین بلکہ کوئی راگ و رنگ مین مشغول رہتے اور کوئی مطالعہ و وظیفہ وغیرہا مین لگے رہا کرتے ہین پس ہر کوئی کیونکر دیکھہ سکتا ہے -

الحادی عشر بصورت تسلیم لگائے رہنے کے بھی ممکن ہے کہ نہ دیکھنے والون کو خطا فی الانظار واقع ہوگئی ہو -

الاثنا عشر مجموعۂ شمسی مین زمین کے حال مین لکھا ہے اور در ہر ساعت پنجاہ و ہشت ہزار میل طے میکند اور پھر اوسی مین لکھا ہے - این گردش از رفتار گلولہ توپ بصد و بست گلولہ سریع تر است اور اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے این قدر سرعت حرکت خارج از حد خیال است اور ستارون کے

حرکات اس سے بھی زیادہ ہوا کرتے ہین پس ما بجز دیکھم
ہم اس زمین پر رہتے ہین اور حرکت سیر وغیرہ کے
اسکی حرکت سے بے خبر ہین تو اگر بباعث سرعت سیر قمر کے
شق القمر سے بھی بعض لوگ بے خبر رہے ہون اور عموماً نہ
دیکھے ہون تو کیا تعجب ہے دیکھئے جب ہم کلکتہ سے جونپور
وغیرہ جاتے ہین اور سون اور گومتی کے پل دیکھنے کا اہتمام
اگر دو ایک اسٹیشن پہلے سے کرکے تاک لگائے رہتے
ہین تو جبھی کچھ معلوم ہو جاتا ہے اور جب کبھی بے خبر رہتے
ہین تو برق کی مانند گزر جاتا ہے اور فقط ایک شے قاطع
نظر معلوم ہو جاتی ہے وبس -

الثالث عشر مطابق تحقیق حکماء فرنگ کے زمین متحرک ہے
تو اہل زمین بھی متحرک ہی ہونگے اور قمر بھی متحرک ہے پس
پہلا اتنے گھومانگھوم مین اس شق القمر کو عموماً سب لوگ
کیونکر برابر دیکھ سکتے ہین کیا آپ متحرک ریل مین سے
زمین کی کسی شے کے پھٹنے کو عموماً جمیع راکبین ریل کو دیکھلا
سکتے ہین اور چلتے جہاز مین بیٹھکر کسی بلدہ کے انشقاق
وانفطار کو عموماً جمیع راکبین جہاز خصوصاً بے خبرون
و بے اطلاعون سب کا برابر دیکھنا ثابت کر سکتے ہین -

حاشا وکلا -

الرابع عشر مرۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ ممالک سویدن
مین نو مہینے جاڑا رہا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جاڑون مین
اکثر لوگ رات کو سویرے ہی سے گھرون مین گھس جایا
کرتے ہین پس مثل اسکے ممالک بارده مین عموماً شق القمر کو
لوگ کیونکر دیکھتے -

الخامس عشر بعض تواریخ یورپ وغیرہ سے معلوم ہوا ہے
کہ اکثر سکان یورپ پہاڑون اور درون بلکہ نالون
اور کھنڈرون مین ماندین بنا بنا کر رہا کرتے تھے اور لومڑیون
اور گیدڑون کے مانند ادھر ادھر جنگل کے گری پڑی چیز
یا کچے پکے پھول پھل یا گھاس پتے کھا کر اوسین گھس جایا
کرتے تھے پھر بھلا وہ بیچارے شق القمر کو کیونکر دیکھتے
اور کیا سمجھتے -

السادس عشر قمر وغیرہ کے لئے منازل و دورات متنوعات
ثابت ہین پس ممکن ہے کہ اوسوقت قمر ایسی منزل مین رہا ہو
کہ فقط عربون ہی نے دیکھا ہو اور دوسرون کو نہ دکھائی دیا ہو

السابع عشر علم ہیئت سے ثابت ہو چکا ہے کہ تمام زمین سے
بعد ماہ یکسان نہین ہے - بلکہ بہت ہی مختلف ہے چنانچہ
مفتاح الافلاک مین لکھا ہے ماہ کا مدار بیضوی صورت ہے
اور ہر بیضوی مدار مین دو ماسک ہوتے ہین اور زمین مدار
ماہ کے ایک ماسک مین رہتی ہے پس ایسے ہی شق القمر
مین بھی بباعث ابعاد مختلفہ کے اگر اختلاف پڑا ہو اور
عربون نے بخوبی دیکھا ہو اور اوسکے بعض ہم مرکزون مثل
ہند خصوصاً مالوہ و مالابار والون نے بھی دیکھا اور دور
دراز متباین مرکز والون کو خاک بھی نہ سوجھ پڑا ہو تو
کیا بعید ہے -

الثامن عشر مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے اکثر ے از کواکب
مذکورہ بچنان بُعد بعید واقع اند دراے استعمال دوربین
مرئی نمی شوند وازان کواکب بیچگونہ استفادہ عاید حا
نمی شود پس ممکن ہے کہ قمر بھی بوقت شق القمر بعض ملک
والون سے ایسے ہی دور واقع ہو گیا ہو اور اونکو کچھ
نہ معلوم ہوا ہو -

حسب الحکم حضور پر نور شہنشاہ ہند و اودھ کے جناب مولوی حکیم عبد الحق صاحب نے اس رسالہ کو اصول جدید کے موافق ترتیب دیا ہے اور اسکے مضامین کو ہیئت جدید سے ثابت کیا ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکے مضامین کو اصول قدیم سے بھی ثابت کیا ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکے مضامین کو اصول قدیم سے بھی ثابت کیا ہے

التاسع عشر بعض ممالک مثل بلغار وغیرہ کے ایسے ہین کہ ان مین رات بڑی تمام ہے ہوا کرتی ہے اور بعض جگہہ مثل سیریا اور نواز میلا اور آئس لنڈ وغیرہ کے ایسے ہین کہ جہان چھہ چھہ مہینے کے دن و رات ہوا کرتے ہین اور بعض اون مقامون مین جو بجانب شمال نواز میلا کے قطب شمالی کے قریب واقع ہین بباعث شدت برف باری کے آفتاب و ماہتاب ظاہر ہی نہین ہوتا اور اسی وجہ سے شاید بعض مورخ اوسکو ظلمات کہتے ہین پس اون مقامون کے لوگ اوسکو کیونکر دیکھتے -

العشرون بہت سے ممالک جو اب خوب آباد ہین (مثل کینیڈا ممالک امریکہ و کیپ گوڈ ہوپ وغیرہا کی) زمانہ سابق القمرین آباد ہی نہ تھے پھر وہان کون -

الحادی والعشرون فقط طالبین کو قمر مشقوق دکھلانا اور غیرونکی نظرون مین ویسا ہی بحالت اصلی رہنے دینا یہی معجزہ ہے کیونکہ اگر سب ملک کے آدمی برابر دیکھہ لیتے تو ایک امر عادی ہوکر حد معجزہ سے خارج ہوجاتا -

الثانی والعشرون یہہ واقعہ بہت دیر تک نرہا کہ لوگ عموماً دیکھتے بلکہ اتفاقاً مین واسطے تصدیق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوکر ختم ہوگیا تھا پس اسکو عامہ ناس کیونکر دیکھتے -

الثالث والعشرون سوا اسکنداء مکہ معظمہ کے اور لوگون کو اسکے شق ہونے کی خبر بھی نہ دی گئی تھی اگر خبر دے جاتے اور پھر باوجود اسکے بھی وہ لوگ نہ دیکھتے تو البتہ محل کلام تھا واذ لیس فلیس -

الرابع والعشرون بعض ملک والون کے لئے جال شاہقہ یعنے اونچے اونچے پہاڑ اور اونچے مرتفع یعنے بلند بلند ٹیلے بھی حایل ہوسکتے ہین پس سب کیونکر اسکو برابر دیکھہ سکتے مجموعہ شمسی مین لکھا ہے اگر مسافر سے بسمت جنوب از خط استوا تجاوز نماید بیشک قطب شمالی از نظرش بالکل غایب خواہد شد و قطب جنوبی مرئی و بر تقدیر عکس عکس اوادر دیکھئے قطب جنوبی کو ہم ہندوستانی نہین دیکھہ سکتے اور سر اندیب وغیرہ والے بخوبی دیکھتے ہین اور ایسے ہی بہت لوگ اوسکو دیکھتے ہین قطب شمالی کو نہین دیکھہ سکتے اور بعض جگہہ کے لوگ دونون مین سے ایک کو بھی نہین دیکھہ سکتے ہونگے کما لا یخفی

الخامس والعشرون عام جغرافیون سے ثابت ہے کہ بعض بعض پہاڑون کی بلندی دو دو میل تک کی ہے اور اوپر ہمیشہ برف منجمد رہتا ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ جتنا ہی کوئی پہاڑ بلند ہوگا اوتنا ہی تراکم سحاب یعنے بدلیون کا جمگھٹا بھی اوپر زیادہ رہیگا پس اتنی ہمرنگی مین چاند کا یہہ ادنیٰ شق ہر شخص کو عموماً کیونکر ممیز ہوسکتا ہے کیا آپ یہان کلکتہ مین سرد ملک والون کے چہرون کو دور سے بالکل برف کے مانند نہین دیکھتے اور جب نزدیک جاتے ہین تو بہت سے خونی و جنتے اور کالے کالے داغ اور اونچے نیچے گڑھے و شگاف نہین نظر پڑتے کیا آپ حسینان مہ جبین و دلربایان خطا و چین کے ع چیچک کے منہ پہ داغ ستارہ جڑے ہوے + کو تمیز کرسکتے ہین اور ایسے ہی اسی بہاگرہتی مین ایک اسٹیل پن کی اسٹریٹ لائین کو عموماً سب کو بآن واحد دکھلا سکتے ہین حاشا و کلا -

السادس والعشرون بنارس وغیرہ شہرون کے اکثر دکھلا

کے بعض مکانون مین چار ساعت بھر آفتاب نہین آتا اگر میدان
مین دوپہر کے وقت ذرا سی دھوپ آتا فاتا اگر نکل جاتی
ہے اور علی ہذا القیاس نوین دسوین تک کا چاند بالکل
نہنہ ہی نہین دکھلا سکتا اور پھر پندرہوین سولہوین سے تو
پیچھے ہی لگتا ہے باقی درمیانے چار پانچ دن مثل عروس کے کہ
اپنے اس حجلہ سے نکلکر اس حجلہ مین چھپ جاوے اس جہت
سے نکلکر اوس جہتہ پر غایب ہو جاتا ہے یا اس کنگرہ سے
اوس کنگرہ پر برق کی مانند گزر جاتا ہے یا اس بالاخانہ سے
گھونگھٹ سے منہہ نکالکر اوس بالاخانہ کے اودھر گزر جاتا ہے
پھر بھلا اتنی شوخی وطنازی مین اس شق القمر کو سب
لوگ اکٹھہ بھر کیونکر دیکھتے اور عموماً اس پر اپنی اپنی نظر لگاتے
السابع والعشرون اوقات طلوع وغروب مختلف ملکون
مین متفاوت ہوا کرتے ہین جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جب صحرا
عرب مین دیڑہ ساعت رات گذر جاتی ہے تب بلاد روم
وروس مین آفتاب غروب ہوا کرتا ہے پس فرض کیجئے
کہ شق القمر ابتدا رات مین واقع ہوا ہو تو بعض بلادین
اوسکے طلوع کا وقت کیا معنی رات ہی نہین ہوی تھی
اور بعض جگہہ آدھی رات سے بھی زیادہ گذر گئی ہوا ور سب
لوگ بے خبر سوتے پڑے ہونگے پس سب جگہون کے لوگ
عموماً کیونکر دیکھتے۔

الثامن والعشرون جذر و مدہ یعنے جوار بھاٹی کا روز
مرہ ہونا بالاتفاق بتاثیر قمر ہے لیکن پھر بھی اسکا یہہ
اثر ہر ملک مین برابر ظاہر نہین ہو سکتا ہے کسی ملک مین
کسی وقت ہوتا ہے اور کسی مین کسی وقت کہین کے لوگ
اوسکو بعید اوقات وساعات جانتے ہین اور کہین کے
لوگ کچھ نہین پہچانتے پس ایسے ہی اگر اس شق القمر
کا اثر ظہور بھی بعض ملکون پر مترتب ہوا ہو اور بعض
ملک والے اس سے غیر موثر رہے ہون تو کیا عجب و بعید ہے
التاسع والعشرون ظاہر ہے کہ جب کوئی کروی شے ایک
مکعب خاص پر پائی جاویگی تو اوسکا کل جسم سب کو علی السویہ
ہرگز نہ دکھائی دیگا بلکہ خواہ مخواہ جسکو ایک جز خاص نظر
آویگا دوسرون سے وہ بلاشک چھپا ہی رہیگا پس مطابق
اسکے جس جز مشقوق کو عربون نے دیکھا اوسکو اوردون سے
پوشیدہ ہی رہنا چاہئے کما لا یخفی۔

الثلاثون بآلات رصدیہ ثابت ہو چکا ہے کہ جتنا جرم
قمر ہم لوگون کو دکھائی دیتا ہے اوتنا ہی نہین ہے بلکہ اوسکا
جرم اس جرم مرئیہ کے سوا اور بھی ہے کہ وہ ہم لوگون کو
دکھائی نہین دیتا ہے پس ممکن ہے کہ اوسکا جرم مرئیہ
اہل عرب کو مشقوقاً دکھلایا گیا ہو اور غیر مرئیہ اوردون کے
لئے بحالہا مسلم رکھا گیا ہو اگر کوئی کہے کہ غیر مرئی مظلم ہے
اور گفتگو مضی مین ہے تو پس وہ مما نحن فیہ سے
خارج ہے تو ہم کہینگے کہ امکان مین تو بلاتردد داخل ہے
یہان پر بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ شق القمر کو اگر
عموماً لوگون نے نہین دیکھا تو جیز مگر نجومیون کو تو ضرور دیکھنا
اور اپنی اپنی تقاویم مین لکھہ رکھنا چاہئے تھا کیونکہ وہ
لوگ برابر ستارون کی گردشون کی دریافت کرنے مین
مشغول رہتے اور رصدین بناکر اونکی حرکات کو لحاظ و
ضبط کیا کرتے تھے حالانکہ کسی نے نہین لکھا تو اولاً مین
یہہ عرض کرونگا کہ اگر اسکا اثبات کسی نے نہین لکھا تو
انکار بھی کسی سے منقول نہین ہو دمن ادعی فعلیہ البیان

دنیا مین کوئی آزاد و ملحد یا ہندس و اہل ہیئت اگر یہہ کہیگا
تو مین کہونگا کہ ابتدا سے ہمارا رصاد سے وقوع شق القمر
تک کے اور پھر بعد اوسکے آجتک کے سب تقاویم آپ مجکو
دکھلائے مین شق القمر بھی دکھلا دیتا ہون اور اگر پادری
و پنڈت صاحب فرما دینگے تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ
ستارون کے پورب سے چلکر مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام
مین کھڑے ہوجانے اور آفتاب و ماہتاب کے دسمار مین
شام کے قریب تک ایک ساتھ کھڑے رہنے اور ایک
عورت کے آفتاب کو اوڑھنے اور ماہتاب کو اپنے پانون
کے نیچے رکھ لینے اور ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین
لے لینے اور خاوندون کے رکھنے اور کشتی کے ساتھ زمین
پر زنا کرنے اور ہند ناچل پہاڑ کے آفتاب کو روک دینے
اور آفتاب کے ہر روز بمقابلہ کاشی ٹھہر جانے وغیرہ امور کا
بھی تو یہی حال ہے فھا ھو جوابکم فھو جوابنا اور
ثانیاً یہہ کہونگا کہ لب التواریخ مین لکھا ہے یا بلی مملکت
کے آغاز مین دو ہزار برس قبل مسیح کے اہالی خالدیہ مہذب
لوگ تھے وے بڑے منجم اور ذوات الاذناب کے ادوار سے
آگاہ تھے جسکو متاخرین نے فقط سولہوین قرن کے
زمان سے جانا پس جبکہ اس درمیانی مدت کے لوگ
باوجودیکہ غالباً اونمین اکثر لوگ منجم و ارباب رصد بھی
ضرور ہی ہونگے اتنے بڑے بڑے ستارہ ذوات الاذناب
سے ناواقف رہے تو اگر اس واقعہ خفیفہ شق القمر سے
بھی بعض لوگ جاہل رہے ہون تو کیا تعجب ہے اور پھر
اوسی مین لکھا ہے اسلئے کہ فن ہیئت بہت سی باتون
مین فن جغرافیہ سے محتاج ہے اس مقام پر جو جو بتدیلین

کہ اس فن مین قرن اخیر اور حال مین گزرین اوسکا بیان
ضرور ہے لیکن جاننا چاہئے کہ فقط کوپرنیکائی اور نیوٹنی
قواعد کے اصول مقررہ پر افزائش کے طور پر ہوئین اور
ایسی توجیہہ کہ اس علم کے کلیات مین کچھہ تغیر راہ پاوے اور جو جو
باتین کہ افزودن ہوئین اونکا شمار سہلا ہو سکتا ہے مگر
یہہ اون دانادون کے (کہ جنکے وسیلہ یہہ ہمین ہاتھ لگی
بڑی جد و جہد اور رصد باریک اور حساب دقیق کے نتیجہ
ہین سیارات شمسی مین اور پانچ سیارات داخل کئے
گئے یعنے جو رحیم سیدس (یعنے یورانس) جسکی اطلاع
نامور ولیم ہرشل نے سنہ ۱۷۸۱ء مین دی اور اوسکے سیارات
کے تابعون کے سنہ ۱۸۰۱ء مین پیازی نے پالرمون مین سنہ ۱۸۰۱ء
مین سیرس سے جرزی اور ایک ڈاکٹر ولبرس صاحب نے بریمن
مین سنہ ۱۸۰۶ء مین پالاس سے جرزی اور لیلنتھال والی
بارونگ صاحب نے سنہ ۱۸۴۴ء مین جونو سے جرزی ان
نامور راصدین سے اگلے نے علم افلاک کی خصوصاً نیچا بتی مین
ہمین بہت سی خبر پہونچائی اسکے نئے دوربینون سے
(جو کہ بڑی قدرت کے آلہ رویت ہین) ہمارے دریافت
مین آیا کہ کہکشان اور اسیطرح کے دوسرے اجرام فلاکی
کے ثوابت مضنودہ ہین کہ جو ایک بعد دوسرے کے قطارون
مین ایک عجیب طلسمی اجتماع رکھتے ہین ان کواکب کی
کثرت عدد (کہ جنکے بعد اسی ذہب سے بے پایان اور بھی
بکثرت ہونگے) کچھ تصور اس حساب سے کہ جو خود سر ولیم
نے کیا تھا کر سکتے ہین کہ اوسنے سنہ ۱۷۹۲ء مین اپنی
میزانون سے دریافت کیا ہے کہ فقط اکتالیس دقیقہ مین
دو لاکھ اڑتیس ہزار ستارے کہکشان مین اوسکی دوربین

کے مخالف ہو نکلی سر ولیم نے اس کرۂ ارض کو مستقل ستارے
محرم سے شمار کیا ہے علاوہ اسکے بہت سے نئے کواکب
اور دوہرے اور تہرے اور ایسے کہ جنمین وہ مبدل ستارے
کہتا ہے نکالی جرم شمس کی ماہیت کے تصور کے ارکر
جسے ہم اب تک بالکل جسم ناری سمجھتے تھے ہم نے تفحص
سیکھی ہر چند کہ اسکے اشعہ سے حرارت سطح ارض
کو بہت سی مدد پہونچتی ہے لیکن بہت سے ظاہر
آثار کے مطابق آگے ہی سے ہمین یون سمجھنا مناسب تھا
کہ جرم شمس جرم ناری نہین ہے انتہی اور مفتاح
الافلاک مین لکھا ہے تین سنے کئی برس کے عرصہ سے
جب سے نئی دنیا امریکہ پائی گئی ہے فرنگستان مین تمام
علوم اور ہنرون مین خاصۃً فنون ریاضی علی الخصوص
علم ہیئت مین بہت سی ترقی اور افزایش ہوی ہے
اور فی الحقیقت قدیم ہیئت دانون کی رصد بندی مین
اور اہل ہیئات فرنگستان کی رصد بندی مین بڑا فرق
ہے کیونکہ بہت سے نئے نئے آلات رصدی اور آریری
ایجاد کئے گئے ہین کہ اون آلات کی اعانت سے بہت
سیارے اور اثار دیکھے پائے گئے جنکے نام و نشان سے
اگلے ہیئت دانون کو کچھ خبر نہ تھی اور دوربین اور
چشمہ بین کے وسیلے سے بہت کواکب بعیدہ اور
دقایق خفیہ منکشف اور منجلی ہوے ہین یہانتک
کہ یہہ بھی دریافت ہوا کہ بہایت خفیف حرکت شمس
کی اوسی عادت عام پر مبنی ہے جسپر اور تمام حرکات
عظیم انشان کہتے ہین اور جسقدر ان دونون آلون
کی تکمیل ہوتی جاتی ہے ہنوز نئے نئے سیارے اور
نوایت نکلتے چلے آتے ہین اور جو چیزین فرنگستان کے
دانشمندون نے اس علم مین دریافت کی ہین یہہ ہین
سیارات اولی ۵ جارجیم سیدوس سیرس وسطا جوتو
پالس اقمار ۱۷ چار مشتری کے سات زحل کے چھہ جارجیم
سیدوس کے حلقہ زحل کے گرد ۴ باہم پیوستہ دنبالہ دار
ستارہ ۵۰۰ ثوابت بیشمار انتہی اور اوسی مین یہہ
بھی لکھا ہے دنبالہ دار ستارہ جنکو عوام ہند کے جھاڑو
کہتے ہین جو نہایت طویل بیضی مدارمین آفتاب کے گرد
پھرتے ہین کبھی آفتاب کے بہت نزدیک آجاتے ہین کہ
اہل زمین کو مرئی ہوتے ہین اور کبھی بہت دور ہوجاتے
ہین کہ دوربین سے بھی نظر نہین آتے اونکا عدد
ابتک ٹھیک نہین معلوم لیکن سیکڑون بلکہ ہزارون
ہین اونکے قطر کی لمبائی ہزارون کروڑ میل کی ہے
اور اون کے مدارات کی وسعت کتنے بدم میل مدار جارجیم
سیدوس کے باہر ہے انتہی اور سپر مقتدنت دناکہ
کالج اپنے رسالہ ہیئت مین لکھتے ہین ہماری زمین جسپر
ہم بستے ہین جس عالم نیری سے تعلق رکھتا ہے اوسکی
صورت یون ہے کہ یہہ سورج بیچ مین قایم ہے
اور اوسکے گرد ایک جماعت سیارون کی گھومتی ہے
جس مین سے یہہ زمین بھی ایک ہے جو ستارے اس
سورج کے گرد گھومتے ہین وہ گیارہ ہین اون کے
بہ ترتیب یہہ نام ہین عطارد زہرہ زمین مریخ
وسطا جوتو سیرس پالس مشتری زحل جارجیم
سایدس یہہ ستارے ہمیشہ گرد آفتاب کے اپنے
اپنے مدار پر گھومتے ہین اور سورج سے مختلف مسافت

ادارہ تحقیقات اسلامی علی گڑھ

پر ہین عطارد سب سے سورج کے نزدیک ہی بعد اوس کے
زہرہ بعد اوسکے زمین اور بعد اوسکے مریخ علی ہذا القیاس
اوپر کے نزدیک بموجب ایک دوسرے کے بعد ہین ان
گیارہ ستارون مین سے پانچ نے نکالے ہوے ہین
قدما انکو نہین جانتے تھے فرنگستان کے حکیمون نے بذریعہ
دوربین کے نکالا ہے اور ستارہ زحل کے گرد دو
نورانی حلقہ بھی اہل فرنگ نے دوربین سے دیکھے ہین
اونکو حلیقین یا خاتمین زحل کہتے ہین انتہی آپس جیسے
یہ حضرات قدما باوجود ہیئت دانی و بصورت رصد بندی
وغیرہ کے بھی ان سب حالات سے ناواقف اور جرم
شمس کو خلاف واقع سمجھتے تھے اس شق القمر کو بھی
اور کچھ سمجھ لیے ہون تو کیا عجب ہے کون فعل اشتباہ ہی -
الثالث والثلاثین مفتاح الافلاک مین لکھا ہے جاکیسکر
صاحب نے گمان کیا تہا کہ ضرور ہے کہ زہرہ اور مشتری آفتاب
پر کبھی کبھی گزرین کیونکہ ان دونون کے مدار مدار زمین
کے اندر ہین اور اوسنے اپنی تقویم مین یہہ لکہا تہا کہ
سنہ ۱۶۳۱ع اور سنہ ۱۷۶۱ع مین گزار زہرہ آفتاب پر ہوگا
مگر چونکہ اوسکی زندگی نے وفا نکی وہ قبل سنہ مذکور کے
اس جہان فانی سے رحلت فرما گیا بعد ازان دریافت
ہوا کہ سنہ اول کے تقیین مین اوس نے غلطی کی بعد کے
ایک محرر انگریزی ہور کس صاحب جو علم ہیئت کا بدرجہ
کمال شایق اور ماہر تہا اوس نے از روے حساب کے دریافت
کیا کہ سنہ ۱۶۳۹ع مین نومبر کی چوبیسوین تاریخ زہرہ قرص
آفتاب پر گزریگی چنانچہ سب سے بیشتر ہور کس صاحب نے
گزار زہرہ کو دیکہا ہے اپنے حساب کے بموجب اوسکو

یہہ دریافت ہوا کہ گزار زہرہ دن کو بعد تین بجے کے واقع
ہوگا لیکن ایک حساب کیلر صاحب نے اپنی تقویم مین لکہا
تہا اوس سے ہور کس صاحب کو ایسا معلوم ہوا کہ اوسی
تاریخ آٹھ بجے صبح کو گزار زہرہ ہوگا پس اس خوف سے
کہ شاید میرا حساب غلط ہو اوس نے طلوع آفتاب سے
نو بجے تک رصد بندی کی پھر دس بجے اور دوپہر کو
اور ایک بجے بھی دیکہا گیا - وہ صاحب بہت عدیم الفرصت
تہا ان وقتون کے مابین وہ اپنے آقا کا حساب کتاب
لکہا کیا بعد ازان تین بجنے کے پندرہ دقیقہ بعد جب اوسکو
کام سے فرصت ملی پھر وہ آفتاب کیطرف دیکہنے لگا -
دیکہتا کیا ہے کہ قرص آفتاب پر بائین طرف ایک چھوٹا
سا سیاہ داغ موجود ہے اور بعد آدہے گھنٹہ کے
آفتاب غروب ہوگیا اور تمام گذار زہرہ وہ دیکہنے نہ
پایا انتہی پس ایسا ممکن ہے کہ تمام ارباب ارصاد اپنے اپنے
کسی حساب و کتاب مین لگے رہے ہون اور شق القمر ہوگیا
ہو پھر بہلا وہ کیونکر دیکہتے اور کیا لکہتے -
الرابع والثلثون اسی سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ ارباب
ارصاد ہر وقت رصد بندی نہین کیا کرتے تہے بلکہ بارادہ
معینہ باغراض خاصہ کیا کرتے تہے پس ممکن ہے کہ جن
دقتون مین اون لوگون نے رصد بندی نکیا ہو اوسی وقت
شق القمر ہوگیا ہو -
الخامس والثلثون - ہمارے یہان اکثر روایتون سے ثابت
ہے کہ شق القمر بوقت غروب قمر واقع ہوا اور لوگ جاتے
تہے دونون ٹکڑے ملکر ڈوب گیا پس چونکہ طالبین نے
اوسکو ابتدا سے دیکہا کہ اونکو بخوبی چاند کا پہٹ جانا

معلوم ہوا اور غیر متر صدین نے اسکی حالت غروبی دیکھا پھر بھلا اوسکو عوام الوگ کیونکر دیکھتے۔ اس پر بعض نکتہ چین یہہ فرمائینگے کہ واہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ ہمارے یہان ثابت ہے کہ اوس رات قمر بدر تھا۔ چنانچہ سیف الماضی مین بھی لکھا ہے وتواند کہ تو عش عند طلوع قمر باشد چنانچہ در دلایل ابو نعیم از ابن عباس آورد کہ آن شب شب بدر بود انتہی۔ تو ہم کہتے ہین کہ بشرط ثبوت و تسلیم اس سے بھی ہمارا وہی مطلب حاصل ہے کہ جو لوگ مطالبہ کرکے اوسکی طرف نظر لگائے ہوے تھے اونکو تو بخوبی دکھائی دیا اور غیرون نے بصورت دیکھنے کے بھی اوسکی وہی ابتدائی اضمحلالی ہلالی صورت مثل حالت غروبی کے سمجھا کما لا یخفی۔

السادس والثلاثون باتفاق حکما اجسام مبیضہ محضہ مفرق بصر اور اشیاء مضیئہ منورہ صرف مزلق و مزلۃ النظر ہین پس ممکن ہے کہ اس سبب سے اور لوگون کی نظرین پھسل گئی ہون اور شق القمر نہ معلوم ہوا ہو کما لا یخفی

السابع والثلاثون مورخین متقدمین اکثر حوادث ارضیہ کو لکھا کرتے تھے اور وقایع سماویہ کیطرف بہت ہی کم لحاظ کرتے تھے بلکہ بعض بعض وقایع عظیمہ و حوادث غریبہ ارضیہ کیطرف بھی مثل طوفان نوح و قدامت مذہب نصاری وغیرہا کے مطلقاً خیال نہ کرتے اور کچھہ بھی نہ لکھے۔

قال ابن خلدون فی تاریخہ واعلم ان اہل فارس اور ہند نہین پہچانتے ہین طوفان کو اور ایسا ہی

فی المواعظ والاعتبار بذکر الخطط

ہے المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار

والآثار ولقطہ العجلان واظہار الحق

اور لفظ العجلان اور اظہار الحق من

وہکذا فی غیرہا من کتب المحققین

اور بہت سے محققین کی کتابون مین مسلمون

من مورخی المسلمین ومحققی المسیحیین ایضاً

مورخون اور محققین مسیحیون کے بھی ایسا ہی ہے

اور تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے دین عیسوی سلطنت روم کی تمام آبادیون مین جو شایستگی کے لئے مشہور تھین اسقدر جلد پھیلگیا کیا باعث کہ اوس زمانہ کے بت پرست مورخون نے اپنی کتابون مین اون عیسایون کی حرف اور تی سی چیزین درج کین اور اونکا تذکرہ گویا محض بالائی سمجھا۔ انتہی۔

الثامن والثلاثون بعض وقایع سماویہ کو اگرچہ بعض مصنفین نے اپنی کتاب مین ذکر بھی کیا لیکن پھر بھی عامۂ مورخین نے اسکے برابر نقل کرنے کو کوئی امر لازمی نہ جانا اور ایک نے دوسرے سے کچھہ بھی نقل نہ کیا دیکھئے میبذی نے ہدایۃ الحکمت کی شرح مین عنصریات مین لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے بہت زمانہ کے بعد قطب شمالی کے آس پاس آسمان مین ایک آگ شعلہ زن ظاہر ہوی تھی اور برابر برس روز تک رہی اور تاریکی نے تمام عالم کو نو ساعت دن سے رات تک ایسا چھپا لیا تھا کہ کوئی کسیکو دیکھہ نہین سکتا تھا اور زمین و آسمان کے درمیان سے کوئی چیز خشک

مطبع بحر الاسلام محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔

اخبار چودہ برس سے روشن	زد گشت دلیل حق مہر من رشن	ہجری زد گشت بہر این سال جدید	منشور محمدی است تاریخ وحید حسن

منشور محمدی

منشور دولان یعنی معراج بخط نسخ	باخط نسخ و مہر آمدہ خط محمدی	توریت ملمع توریہ بخط نسخ		گویان صفت و سیرت مبرد محمد

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۵ دین شوال المکرم سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ۔ یہہ اخبار عشرہ دار بصامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بکتاب ۵ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام کی

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو حشر و کشور بقا ہے — ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمد ۴

عالم ہے قدیر ہے احد ہے — سلطان قلم رو ابد ہے — جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے

مالک رازق کریم خالق — ہزار سامع مرید صادق — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے

خلاق زمین و آسمان ہے — شاہنشہ کشور بنوت — آرایش مسند شریعت

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے — سب پر شرف نبی جہان ہے — وہ علت غائی جہان ہے

قندیل فلک لوجہ احسن — شمع مہ و مہر ہے روشن — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کے انوار

شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف اوسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفا ہے

دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے — ہادی ملل ظہیر اسلام

خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں وہی ہے — شمس الاظہار آسمان پر — ہے پیش مسیح نیک اختر

افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہین مصلحت سے خالی — کرتا ہے بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد

کیا لکھون ثنائے ایزد پاک — ارشاد نبی ہے عرفناک — بے شبہہ ہے افسر صحایف

جب نعت نبی کا وقت آیا — خامے نے ادب سے سر جھکایا — ہر لفظ ہی رشک در مکنون

لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — ہو اسکو بہت بڑی ترقی

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۱ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوا لین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۱ر ہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۱ر مین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے -

اشتہار واجب الاظہار

حاجیان حرمین الشریفین اور عاشقان رسول الثقلین کو بشارت ہو کہ بندگان خیر خواہان اسلام کرام نے بخیال تکالیف و تصدیعات دایران خوش نصیب کے کہ جن صاحبون کو حج جانے کے وقت انواع و اقسام کی تکلیفین پیش آتی تھین اور مہینون جہاز اگبوٹ کی انتظار مین گذر جاتے تھے اور ایک کی چکہ چار دینے پرتے تھے اور اگبوٹ مین کھانے اور پانی کی تکلیفین اوٹھانی پرتی تھی لہذا خاکسار نے خاص خدمت گذاری حاجیان با اعتقاد کیواسطے بہر طور یہہ انتظام کیا ہے کہ معمول سے ایک مہینے مین دوبار اگبوٹ بیت اللہ شریف کو روانہ ہوا کرین اور ہر قسم کا اسباب آسایش و آرام حاجون کے واسطے اوپر مہیا رہا کرے ہم بلا مبالغہ لکھتے ہین کہ اس آرام و خوبی کے اگبوٹون کا انتظام سابق اس سے ہرگز سالہای گذشتہ مین کبھی نہین ہوا یہہ اگبوٹ سب سے روی رفتار مین میل یعنی اسٹیمر ڈاک سروس کے برابر ہین ہر ایک اگبوٹ مین پانسو گھوڑے کی طاقت ہے اور دو ہزار ٹن وزن مین ہے خلاصہ یہہ کہ ہمارے تعریف کی تصدیق وقت سواری کے ہر شخص خود کر سکتا ہے علاوہ انتظام اگبوٹ باشندگان فرودگاہ حاجیان وزایران کے لئے بھی بندوبست جدید کیا ہے اول تو مسافر خانہ اسمٰعیل جیب دویم جناب کموسیتھہ صاحب کا مدرسہ اور تیسرے مسجد بندر پر آپکے مکانات کا انتظام کیا ہے کہ جہان حضرات حجاج فروکش بھی ہون اور اگبوٹ پر مال و اسباب چڑھانے و اوتارنے مین کسی قسم کی دقت نہو بلکہ بہر صورت آرام ملے لہذا بصورت ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو صاحب بقصد حج تشریف لائین وہ پیشتر سے نیازمندان اسلام نام خط بابین نشان روانہ فرمائین کہ شہر بمبئی مین جناب کموسیتھہ صاحب کے مدرسہ مین پہونچکر پاس -

عبد الشکور و عبد اللطیف پسران کموسیتھہ صاحب کے پہونچے ارشاء اللہ انتظام بخوبی ہوگا اور جو صاحب جو امر استفسار فرمائینگے اوسکا جواب باصواب جلد دیا جائیگا فقط -

المشتہر عبد الشکور و عبد اللطیف خلف الصدق کموسیتھہ صاحب - وکمپنی بندر بمبئی مدرسہ کموسیتھہ

اشتہار

مشیر نسوان حصہ اول و دوم -

{ اس رسالہ کی ایک کاپی ہر صاحب اولاد کے گھر مین رہنا چاہیے }

یہہ جدید طرز کا نادر رسالہ جو عورتون کے لئے بمنزلہ دایہ اور جوانون کے لئے بمرتبہ طبیب ہے بچون کی

پرورش کے عمدہ اور باقاعدہ طریقے والدین کو سکھلاتا ہی
سرکشتۂ تنظیم پنجاب و بنگال و حیدرآباد وغیرہ نے اسکی
قدر کی ہے - قیمت فی حصہ ۱۰/ روپے محصول مقرر ہے -
اور بالفعل دو حصے تیار ہین + المشتہر
زبدۃ الحکما حکیم حافظ فخر الدین مولف کتاب واذیتر
رسائل حافظ صحت لاہور -

مکتی فوج

جس مکتی فوج نے ہندوستان کے کافرون کو نجات
دینے کے لئے اسقدر ہمت کی تھی اُنکے صدر مقام -
(انگلستان) مین نا اتفاقی کی آگ نے مشتعل ہوکر
اُنکے تمام قلعون کو ہوائی بنا دیا - جنرل بوتھ صاحب
فوج مذکور کے بانی اور کمانڈر انچیف - علیحدہ کئے گئے
اور وہان کی تمام فوج مین سخت کھلبلی برپا ہوگئی
اس فساد کی بنا فقط یہہ تھی کہ جنرل موصوف نے اُن
اختیارات کے مطابق جو بحیثیت اعظم افسری کے انکو
حاصل تھے - دو افسران ماتحت کو مقام ہیوث سے -
(جو سینکڑون زمین دور ہے کسی دوسرے مقام کو جو
وہان سے بہت دور تھا بدل جانیکا حکم دیا تھا - اس
تبدیلی سے ہیوڈ کی تمام فوج سخت ناراض ہوگئی -
یہان تک کہ اُن افسرون کی جگہہ پر جو لوگ مقرر ہوکر
ہیوڈ مین آئے وہ ابھی سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی
پہنچے تھے کہ تمام سپاہیون نے اُنپر گندہ اور سڑے ہوئے
انڈون کی بارش کی - بعد جب یہہ پیارے "یارک"
مین نماز پڑہنے کے لئے حاضر ہوئے تو حاضرین فوج نے
ایسا سخت چیخا اور شور مچانا شروع کیا کہ دونون

افسرون کو نہایت شرم سے چپ ہونا پڑا تمام ناراض
شدہ فوجیون نے ایک دوسری فوج مکتی فوج کے جواب
مین قایم کرنیکی ٹھانی ہے اور بہت لوگ جو اسمین شامل
ہونیکی خواہش ظاہر کررہے ہین اس سے صاف ظاہر ہے
کہ مکتی فوج کی مخالفت عوام الناس کے دلون مین پوری
طرح بیٹہہ چکی ہے غرض کہ ہندوستان کی نئے
نئے مذہبی فریقون کا گھر بننے لگا جنین ہندوستان کے
طرح نا اتفاقی اور خود غرضی کی وجہ سے قیام کی صورت
بالکل عنقا ہوگی + اخبار عام

خط

اخبار منشور محمدی مطبوعہ ۵ - رمضان سنہ ۱۳۰۰ ہجری نمبر ۲۵
جلد ۱۲ مین ایک عیسائی صاحب کا اعتراض دربارہ اہمنی
آیہ قرآنی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتماً مقضیا
مع ایک جواب باصواب منجانب کسی مسلمان کے + دیکھنے مین
آیا گویہہ اعتراض قدیم ہے اور اسکا جواب باصواب کئی
دفعہ اہل اسلام نے دیا ہے - مگر معترض صاحب کی خوبی فہم
پر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس آیت کے قبل کی آیتون
کو بغیر دیکھے کیون ایسا اعتراض کر بیٹھے یہہ امر دو حالت
سے خالی نہین یا معترض صاحب کو قرآن سمجھنے کی
لیاقت نہین ہے یا یہہ کہ عام مسلمانون کو دہوکہا دینا
اور اپنی روٹی کی خاک جہانی منظور ہے علاوہ اسکے
اوس سوال کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معترض صاحب
کے نزدیک اس آیت مین جو کم کی ضمیر ہے اوسکے مخاطب
قوم مسلمان ہین اور اس پردہ مین اسلام کی بزرگون کی
شان مین لفظ غیر مہذب بازاستعمال کرتے ہین اور اوسکا

مستحق قرار دیتے ہین جسکے وہ خود مستحق ہین اور اس
آیت کو پیش کرکے آنحضرت صلعم کے شفاعت کو بھی برائے
نام قرار دیا ہے کہان شفاعت اور کہان یہہ آیت اگر
یہی سمجھہ ہے تو ع بریں عقل و دانش بباید گریست +
علاوہ پھر خوبی یہہ ہے کہ جس مسلمان کے پاس اس سوال کو بامید
جواب پیش کیا ہے اوسے باین طور مخاطب ہین کہ اب
آپکو ہم پر کونسی فضیلت رہگئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
معترض صاحب اپنے کو اسکا مستحق سمجھتے ہین کہ جسکی شان
مین یہہ آیت نازل ہے بیشک کسی مسلمان کو اس امر مین
آپ پر افضلیت نہین ہوسکتی ہے اور خدا کرے کہ ایسی
فضیلت کسیکو نصیب ہو وہ آپ ہی کو مبارک ہو -
بلکہ ہم بھی کہتے ہین کہ اس امر مین آپ افضل ہین
کیونکہ جب آپ ایسے ہین تب تو شریعت کے بار آزاد
ہوکر اپنے گناہون کا کفارہ اپنے اوپر مقدس نبی کو خدا
و خدا کا اکلوتا بیٹا قرار دیا ہے نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد و
ع گر ہمین مکتب ہست و ہمین نشا + کار طفلان خواہد شد + بیشک ایسے اعتقاد والون سے ہمارا مذہب
بہتر ہے اور معترض صاحب نے جو محمدی ہونیکا دعوہ کیا ہے
ایسا دعوہ تو بہت عیسائیون نے کیا اور جواب باصواب
پاتے گئے مگر بنے محمدی ہوتے کسیکو نہین دیکھا آپکے ان
چالون سے تو ہمارے مسلمان بھائی خوب واقف ہین اور اگر
آپ اپنے دعوے مین ثابت قدم ہین تو بسم اللہ ہمین گود
وہمین میدان جی چاہے تو کسی کو ثالث بھی مقرر کر لیجئے کیونکہ
تشفی تو ہونے خاطر ہی ہے -
معترض صاحب کے سوال کا جواب انکے مجیب ہمارے مسلمان بھائی
نے گو بہت معقول دیا ہے مگر وہ انکے فہم سے باہر ہے -
اس لئے اس سوال کا جواب (چونکہ ہمارے قرآن
مین وارد ہے) بہت صاف و عام پسند بہ عبارت ذیل
ہم بھی تحریر کرتے ہین اگر اس جواب سے معترض صاحب
کی تشفی نہو تو ہم ہر صورت سے تحریر و تقریر کرنے کو
موجود ہین - وان منکم الا واردہا کان علی ربک
حتماً مقضیا مین جو کم کی ضمیر ہے اوسکا مرجع لفظ
انسان مندرجہ آیت ویقول الانسان ءاذا ما مت
لسوف اخرج حیاً ہی جیسا کہ معترض صاحب نے خود
لکہا ہے **قولہ** اس سے ثابت ہے کہ بنی نوع انسان
سے ایسا کوئی نہین کہ وہ جہنم مین وارد نہو اسمین انسے
آدم تا ایندم سب شامل ہین لیکن مین یہان اپنے معنے
ہرگز نہین لینے کا - بلکہ معنے صحیح یہان اس طور سے
ہونگے کہ نہین ہے کوئی ہم سے ای مسلمانون مگر یہہ کہ
داخل ہووے وہ اسمین (جہنم مین) -
معترض صاحب یہہ تو جانتے ہین کہ ضمیر کم کا مرجع
لفظ انسان ہے مگر بزعم اونکے یہہ لفظ کل افراد انسانی
پر از آدم تا ایندم جتنے ہوے شامل ہے اس لئے اگر
مخاطب اس لفظ کم کا مسلمان کو قرار دیدیا حالانکہ
ایسا ہرگز نہین ہے اسمین ذرہ شک نہین کہ اس
ضمیر کم کا مرجع لفظ انسان ہی ہے جب کہ ہم اوپر لکھہ
چکے - معترض کو لازم ہے کہ جب آیہ وان منکم الخ
پر نظر ڈالین تو ساتھہ اوسکے آیہ یقول الانسان الخ پر
نظر ڈالین تب لفظ انسان کی معنی اونکے سمجھہ مین
آجائیگا - ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف

اخرج حیثا - مین جو لفظ انسان کا استعمال ہوا ہی اسسے
خاص وہ گروہ انسانی مراد ہے جنکے اعتقاد بموجب بعد
مرنے کے پھر زندہ ہونا بعید تھا یا ہے انسان کا لفظ
بزاد سیع ہی اسکا استعمال جمع اور واحد دونون پر
ہوتا ہے تمام روے زمین کے باشندہ کو بھی انسان کہتے
ہین اور زمین کے کسی خاص حصہ کے باشندہ کو یا کسی
خاص فرقہ و اعتقاد والون کو ہی انسان بولتے ہین
نیک و بد دونون کو انسان کہتے ہین یہی لفظ انسان
کا انبیا و صلحا و اولیا و شہدا کے شان مین بھی مستعمل ہوا
ہی اور بدکار گنہگار فاسق و فاجر کو بھی اسی نام سے نامزد
کرتے ہین حضرت عیسیٰ بھی انسان تھے اور یہودا
اسکریوطی بھی انسان ہی تھا وہ لوگ بھی انسان
ہی ہین جو حضرت عیسیٰ پر اپنا جان و مال نثار کرتے
تھے و کرتے ہین وہ بھی انسان ہی ہین جنہون نے بزعم
عیسائیون کے حضرت عیسیٰ کو پکڑ کر صلیب دیدیا اور کسی نے
آپکے ساتھی ہونے سے انکار کیا - جزاس لفظ انسان
کا کئی معنون مین استعمال ہونا خود کتب سماویہ مین موجود
ہے پیدایش باب ۱ - ۲۶ و باب ۵ - اولوقی باب ۳
۳۸ - انسان کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا یہی
لفظ ہے جسکے شان مین خدا کے بیٹون کا خطاب استعمال
کیا گیا ہے پیدایش باب ۶ - ۲ شیطان کا فرزند -
قہر کا فرزند - خراب دل - تاریک دل - بے سمجھ -
جسمانی مزاج - خدا کا نافرمان بردار - خدا کے جلال سے
محروم - ناپاک دل - خدا سے بیگانہ - گناہ کا غلام -
شیطان کا غلام وغیرہ بھی اسے انسان کو
قرار دیا گیا ہے -

پس اب ہم پوچھتے ہین کہ شیطان کے فرزند و غلام و قہر
کا فرزند و گناہ کے فرزند وغیرہ کا جو انسان کے حق مین آیا
ہے کیا اوسے تمامی بنی نوع انسان مراد ہوسکتے ہین اور
کل اولاد آدم از آدم تا ایندم اوسین شامل ہے ہم کہتے
ہین کہ ہرگز نہین اور اگر عیسائی اسکے قایل ہونگے -
تو حضرت عیسیٰ کے اوس حصہ انسانی کو بھی جسکو عیسائی وحدانیت
قرار دیتے ہین توہین بڑا اعتراض واقع ہوگا -
اور حواریون کو جنکو حضرت عیسیٰ کے رسول و اپنا مقتدا
سمجھتے ہین توہین بلند اور کچھ بھی سمجھا ہوگا -
پس جسطرح سے کتب سماویہ مین یہہ لفظ انسان
کا کئے معنون مین (جیسا کہ دکھایا گیا) مستعمل ہوا
ہے اوسیطرح سے قرآن مین ہے یہہ لفظ -

---

۱ متی ۱۳ باب ۳۸ - یوحنا ۸ باب ۴۴ - یوحنا - اخط ۳ باب ۸ و ۱۰ ۲ قہر کا فرزند افسیون ۲ باب ۳ ۳ پیدایش ۶ باب ۵ و ۸ باب ۲۱ یرمیا ۱۶ باب ۱۷ متی ۱۵ باب ۱۹ ۴ افسیون ۴ - ۱۸ ۵ زبور ۱۴ باب ۳ و ۳ ۶ رومیون ۸ باب ۵ و افسیون ۴ - ۱۷ ۷ قرنتیون پہلا ۲ باب ۱۴ ۸ رومیون ۳ - ۲۳ ۹ عبرانیون ۱۰ - ۲۲ ۱۰ پیدایش ۳ باب ۸ ۱۱ رومیون ۶ - ۱۹ ۱۲

عبرانی کے ۲ - ۱۴ و ۵ کے معنون مین مستعمل ہوا ہے اور
[illegible] اس آیت مین اون انسانون کا ذکر ہے جو
[illegible] آیت کی عبارت [illegible]
[illegible] - [illegible] لفظ

اس سے بخوبی واضح ہوتا ہے تفسیر دن مین بھی اس آیت کی شان نزول ایسا ہی مندرج ہے جلالین ویقول الانسان المنکر للبعث ابی بن خلف او الولید بن المغیرہ - عباسی ویقول الانسان - ابی بن خلف الجمحی بانکار البعث - کتب سیر مین بھی مرقوم ہے کہ عرب مین ایک قسم کے کافر خالق کا اقرار کرتے تھے مگر پھر زندہ ہونیکا انکار رکھتے تھے ترجمہ ابو الفدا جلد اول ذکر امت ہائے عرب صفحہ ۲۳ - آنحضرت کی یہہ تعلیم کہ انسان مرکر پھر زندہ ہوگا موافق تعلیم تمام کتب سماویہ کے ہے - دیکھو حضرت عیسیٰ کا فرمان - مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گھڑی آتی ہی اور اب ہے جس مین مردے خدا کے بیٹے کی آواز سینگے اور جینگے - اس سے تعجب نکرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جسمین وے سب جو قبرون مین ہین اوسکی آواز سینگے اور نکلینگے یوحنا باب ۵ - ۲۵ و ۲۸ تیرے مردے جی اوٹھینگے بلکہ لاشین اٹھ کھڑے ہونگے اور زمین مردے کو بعث ذالیگی وغیرہ یسعیاہ باب ۲۶ - ۱۹ نئی پیدائش شرط ہے گلاتیون باب ۶ - ۱۵ - پس قرآن مین اس مقام پر خدا نے منکران بعث کے قول تعجب کا اعادہ کرکے اوسکا جواب و ثبوت و ایسے عقیدہ کا نتیجہ بیان کیا ہے جسکو اس نمبر مین ترتیب وار ہم لکھدیتے ہین تاکہ معترض صاحب کے سمجھ مین آجاوے -

اعادہ قول تعجب منکران بعث

قول الانسان اذا ما مت لسوف اخرج حیا - ترجمہ کیا کہتا ہے انسان جب مین مرجاؤنگا تو کیا نکالا جاؤنگا زندہ -

قول تعجب کا جواب منجانب خدا

اولا یذکر الانسان انا خلقناہ من قبل ولم یک شیئا ترجمہ اسکو کیا انسان نہین یاد کرتا ہے کہ اوسکو ہمنے پیدا کیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ نہ تھا

مرکر پھر زندہ ہونا ضرور ہے منکران بعث کی حالت

فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا - ترجمہ پس تیرے رب کی قسم ہے البتہ جمع کرینگے اونکو ساتھ شیطانون کے پس حاضر کرینگے ہم گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوے -

ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد علی الرحمن عتیا - پھر البتہ کھینچ لیونگے ہم ہر گروہ سے جو ادمین اشد ہے خدا تعالی کی نافرمانی پر -

ثم لنحن اعلم بالذین ھم اولی بھا صلیا - پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین اونکو جسکے سزاوار زیادہ تر ہین داخل ہونے مین -

نتیجہ اعتقاد انکار بعث

وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ترجمہ نہین کوئی تم مین سے (ای منکران بعث تم سے کوئی نہین) مگر گذرنیوالا ہی اوسمین (جہنم مین) یہہ تیرے رب پر لازم مقرر کیا گیا ہے (ضرور خدا جہنم مین داخل کریگا کیونکہ یہہ مقرر شدہ ہے)

ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین

فیہا جثیا - ترجمہ پھر نجات دیونگے ہم اونکو (منکران بعث مین سے) جو پرہیزگاری کرتے ہین (عقاید باطلہ سے باز آتے ہین) اور چھوڑ دیونگے ظالمون کو (یعنے عقاید باطلہ سے باز نہین آتے ہین) اوسمین گرا ہوا (جہنم مین گرے ہوے رہینگے) ۴ اب معترض صاحب ہمین بتلاوین کہ وہ کونسی آیت ہے جس سے مسلمانون کو اور اونکے اولیا صلحا وغیرہ کو گذرنیوالا دوزخ کا قرار دیتے ہین اور شفاعت آنحضرت کو برآنام -

۵ اسلاطین باب ۸ - ۶ ۴ مین مندرج ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہین جو گنہگار نہو - ایوب باب ۴ ۳ - ۱۱ - کیونکہ وہ ہر ایک آدمی کو اوسکے عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے - اول سلاطین باب ۸ - ۶ ۴ و ایوب باب ۴ ۳ - ۱۱ کے مطابقت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہر آدمی گنہگار ہے اور اوسکا بدلا پاویگا - پس جو اعتراض کو معترض نے کیا ہے قرآن پر وہ محض غلط ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے بلکہ کتب سماویہ مین ویسا ہی موجود ہے جسکا جوابدہ معترض صاحب کو ہونا چاہئے اور حسب عقیدہ کتب سماویہ معترض صاحب اسمین گذرنیوالے ہین جسکا مستحق بزعم غلط مسلمان کو قرار دیتے ہین -

الراقم خاکپای محققین ضیاالحق بتنہ -

بقیہ شق القمر

گہاس اوہر اکہوے پانڈ گرتے تھے اور مجموعہ شمسی مین برشل صاحب کا ماہتاب کے ایک شرارہ انگیز پہاڑ کو دو تین ساعت تک جلتی ہوے دیکھنا لکھا ہے اور سنہ ۱۲۹۱ کا واقعہ ہے کہ رمضان کے مہینے مین سحر کے وقت ایک اتنا بڑا ستارہ ٹوٹا تھا کہ جس سے تمام اوجالا ہوگیا تھا اور بہت دیر تک اوسکی روشنی باقی رہی اور ضلع گورکھپور اور بہاگل پور وغیرہا کے لوگون نے اوسکو بخوبی دیکھا مگر اور بہت سے مقام کے لوگون کو اوسکی مطلق خبر نہین یقین ہے کہ آپ نے بھی آجتک شاید نہ سنا ہوگا - لیکن یہہ سب آپکے گون کے نہ دیکھنے اور عموماً تواریخون مین مندرج نہونے سے اوسکا عدم وقوع لازم نہین آسکتا ہے کما یخفی -

التاسع والثلثون زمانہ وقوع شق القمر مین عرب توامی تھا ہی مگر انگلنڈ و فرانس وغیرہما بھی جہل آباد ہورہا تھا کما یشہد بہ التواریخ چنانچہ لب التواریخ مین لکھا ہے اہالی فرانس اور انگلنڈ نہایت جاہل تھے اور پھر اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے بطلیموس نے طلوع کواکب کی بابت جو کچھ لکھا ہے یقین ہے کہ اوسکا حساب اوسنے اوس اقلیم مین کیا ہوگا جہان ساعات نہاریہ سولہ تک پہنچا ہوگا اور یہہ ارض عرض مذکور المدار سے مطابقت رکھتا ہے اس عرض البلد کی کوئی قوم یورپی اون ازمنہ قدیمہ مین علم ہیئت سے آگاہ نہ تھے پھر بھلا اس واقعہ شق القمر کو کون لکھتا - الاربعون تواریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ تو عربون ہی سے علم ہیئت حاصل کرکے اور انہین کے قدمون کی برکت سے علما ذاکثر بنے چنانچہ لب التواریخ مین یورپ

علوم و فنون کی ترقی کے بیان مین لکھا ہے یوروپ
مین علوم کا چرچا پھر کر پہلیناء عربون کی طرف منسوب ہے
اور دوسری فصل مین ہے یوروپ کے مغربی ممالک کے
لوگ پہلے پہل عرب کے تراجم کے وسیلہ متقدمین کے
علوم سے آگاہ ہوے انتہی پس جبکہ اون عربون ہی
نے اوسکو بطور تذکرہ و تاریخ کے نہ لکھا تو بہلاوہ بچارے
کیونکر لکھتے اور اوس وقت اوسکو کہان پاتے -
الحادی والاربعون زمانہ وقوع شق القمر مین ہمارے
پیغمبر کی شان مین لوگ دو طور پر تھے ایک رسول و
نبی سمجھنے والے اور ایک جادوگر و شعبدہ باز وغیرہ
ٹھہرانے والے پس فریق اول نے تو باعتقاد موجود
رہنے آیت قرائنہ و روایات متواترلسانیہ کے لکھنا
کوئی امر ضروری نہ سمجھا اور فریق ثانی بہلا ساحرون
اور شعبدہ بازون کی باتون کو کیون لکھتے دیکھیے
یہان کلکتہ مین روز ہی بنیا تماشا ہوا کرتا ہے اور
طلسم و شعبدہ کا گل کہلا کرتا ہے پھر اوسکو کون
لکھتا ہے ۲۳ ربیع الحجہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کو عصر کے
وقت ڈاکٹر لین نامی ایک انگریز غبارہ مین بیٹھکر
بمقام سیالدہ مسجد ات شہر کلکتہ اوڑا اور بہت دور
تک آسمان کیطرف چلا گیا اور اوسکو ہزارون لاکھون
آدمیون نے دیکھا اور فی الواقع یہہ ایک واقعہ
عجیبہ تھا لیکن باوجود اسکے بھی اسی کلکتہ کے بیچ
بہت لوگون نے اوسکو نہ دیکھا اور کسی نے بطور
تاریخ و تذکرہ کے نہ لکھا فکذا یمکن ھذا ایضا -
- پس ایسے ہی ممکن ہے یہ بھی -

النانی والاربعون ہو سکتا ہے کہ باوجود علم کے مورخون
کو اسکے لکھنے سے ذہول ہو گیا ہو دیکھئے متی حواری نے
اپنی انجیل کے ۲۷ باب کے ۹ آیت مین ارمیا کا لکھدیا اور
حضرت مرقس نے ۲ باب کے ۲۶ آیت مین اخی ملک
کو ابیاثر ذالا جسکے لئے بعض عیسائی تو بموجب -
انا وجدنا اباءنا علے امة وانا علے
آثارهم لمقتدون بتحقیق پایا ہمنے اپنے
باپون کو اوپر ایک جماعت کے اور ہم اوپر نشانون
اونکے کے پیروی کرنیوالے ہین کی ابتک تاویل علیل
کئے جاتے ہین اور بعض حقاً یا اکراماً اسکے غلط ہونے
کا اقرار کرتے ہین چنانچہ جواوین ساباط براہین ساباط
مین لکھتے ہین - وقیل قرأت صحیفة ارمیا
فی الترجمة العربیة القدیمة و اما کما
و اما فی الاصل العبرانی ولم اجد فیهما شیئاً
اور اصل عبرانی مین اور ہمنے پایا ہمنے اسمین کچھ
فسئلت عن ذالك اكثر علمائهم
پس پوچھا ہمنے اس سے بہت سے علماء انکے
فاجاب طامس بطغیان قلم الکاتب
پس جواب دیا طامس نے ساتھہ نافرمانی قلم کاتب کے
وغیره باحتمال ان یکون ارمیا یعنی
اور غیرا سکے نے ساتھہ احتمال ثبات کے کہ ارمیا کا
ذکریا و یوکنان وما رطیروس
ذکریا کہا گیا ہو اور یوکنان اور مارطیروس
وکیراکوس بان متی لم یتفحص الکتب
اور کیراکوس نے باینطور کہ متی نے نہین تلاش کیا

فظن ان ذالك مكتوب فى نبوة ارميا
پس گمان کیا کہ یہہ حضرت ارمیا کی کتاب مین لکھا ہے
دانا وجدته فى سفر زكريا عليه السلام
اور ہم نے پایا اوسکو زکریا علیہ السلام کی کتاب کے
فى ١١-١٢ منه كما غيرتم تحققت ذالك
١١ باب کی ١٢ - آیت مین زاد کے غیر مین پھر تحقیق کیا ہے
من اكثر علماء اليهود فقالوا انا لم نجد ذالك
اسکو اکثر علماء یہود سے پس کہا انھون نے کہ نہین پایا ہم
الا فى سفر زكريا عليه السلام كما غير
لوگون نے اسکو مگر زکریا علیہ السلام کی کتاب مین زیادے کے بعد
وفى اظهار الحق وفى هذا الموضع
اور اظہار الحق مین ہے اور اس مقام پر واسطے
اقوال مضطربة لعلماء المسيحيين سلفا
متقدمین و متاخرین علماء مسیحیین کے چند پریشان
وخلفا وقال وارد كاتلاث
قول ہین کہا وارد تہولک نے اپنی
فى كتابه المسمى بكتاب الاغلاط
کتاب مین جسکا نام کتاب الاغلاط ہے جو کہ
الذى طبع فى سنة ١٨٤١ من الميلاد
سنہ ١٨٤١ عیسوی مین چھپی ہے
فى صفحة ٢٦ كتب مستر جوئيل
صفحہ ٢٦ مین کہ مسٹر جوئیل نے
فى كتابه انه غلط مرقس نكتب
اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ تحقیق مرقس نے غلطی کیا
ابتداء موضع اخى ملاث وغلط متى
ابتدا موضع اخی ملاث مین اور غلطی کیا متی نے
فكتب ارميا موضع زكريا انتهى
پس لکھدیا ارمیا مقام مین زکریا کے
وقال هارن فى صفحة ٣٨٥ و ٣٨٦
اور کہا ہارن نے صفحہ ٣٨٥ اور صفحہ ٣٨٦ مین
من المجلد الثانى من تفسيره المطبوع سنة ١٨٣٢
اپنی تفسیر کی دوسری جلد مین جو سنہ ١٨٣٢ مین چھپی ہے
من الميلاد فى هذا النقل اشكال جلى
اس نقل مین یقینًا بہت سی شکلین ہین
لانه لا يوجد فى كتاب ارميا مثل هذا
کیونکہ نہین پایا جاتا ہے کتاب مین ارمیا کے مثل اسکے
او يوجد فى الاية الثالثة عشر من
اور پایا جاتا ہے زکریا کی کتاب کی ١١ باب کے
الباب الحادى عشر من كتاب زكريا
١٣ - آیت مین
لكن لا يطابق الفاظ متى الفاظه
لیکن نہین مطابق ہے الفاظ متی کے الفاظ کو اوسکے
وبعض المحققين على انه وقع الغلط فى النسخ
اور بعض محققین اوپر اس بات کے ہین کہ تحقیق متی کے نسخہ مین
المتى وكتب الكاتب ارميا موضع زكريا
غلطی واقع ہوئی ہے اور کاتب نے زکریا کی جگہ پر ارمیا لکھدیا
وان هذا اللفظ الحاقى انتهى -
یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہے یعنے پیچھے سے ملایا گیا ہے
پس بحسب ظن خیر کے مین بھی کہتا ہون کہ حضرت
متی و مرقس کو یہہ سب معلوم تھا لیکن لکھنے کے
وقت ذہول ہوگیا -

وھکذا فی کثیر من الامور کما لا یخفی
اور ایسا ہی ہے بہت امرونمین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے
علے من تطالع التوراۃ والاناجیل والزبور
اوپر اونکے کہ مطالعہ کرتے ہین تورات اور انجیلون اور زبور کو
فکذا یمکن فی ھذا ایضاً من المورخین و
پس ایسے ہی ممکن ہے اسمین بھی مورخین اور
ارباب التذکرۃ والمنجمین فلا اعتراض علیہ
ارباب تذکرہ اور منجمین سے پس نہین اعتراض ہے۔
الثالث والاربعون ممکن ہے کہ باعث بہت دن
گزرنے کے وہ کتابین جسمین اسپر مورخین ناظرین نے
خود لکھا ہو یا مخبرین صادقین سے سنکر تحقیقاً و
اثباتاً درج کیا ہو بالکل ضایع وساری عالم سے ناپیدا
ہو گئے ہون جیسا کہ اب حضرت متی کی لکھی ہوی عبری
انجیل بالکل معدوم ہے اور برنباکے منہ کی نکلی ہوی
وبیدا پیدا ہے کما لا یخفی۔
الرابع والاربعون عیسائی لوگ برابر غل کیا کرتے ہین
کہ حضرت عمر رض نے بہت سی حکمت وغیرہ کی کتابین
جلادیا تھا پس بصورت صدق وتسلیم ممکن ہے کہ وہ کتابین
بھی اوسی مین نیست ونابود ہو گئے ہون جسمین رشق
القمر بھی لکھا رہا ہو مصرعہ عدو شود سبب خیر گر خدا
خواہد +
الخامس والاربعون ہو سکتا ہے کہ وہ کتابین
اب تک بھی بعض کتب خانون مین موجود ہون مگر ہم
لوگون کو نہ ملتے ہون جیسے کہ انجیل طفولیت حضرت مسیح
اور برنباہ کی انجیل جسمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی بہت سی علامتین اور نشانیان اور
النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم
وہ نبی امی کہ پاتے ہین لکھا ہوا نزدیک اپنے
فی التوراۃ والانجیل مبشرا برسول
تورات اور انجیل مین بشارت دینے والا ہون ساتھ ایک رسول کے
یاتی من بعدی اسمہ احمد۔
کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہے۔
وغیرہا کا مصداق ہونا بھی بخوبی لکھا ہوا ہے)
نہین ملتی۔
السادس والاربعون ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اوسکو
کسی مورخ نے نہین لکھا بلکہ اوسکو زبانی سے ہر زمانہ
کے لوگ برابر ایک دوسرے سے نقل کرتے چلے آئے
جیسا کہ حضرت مسیح کا ناصری کہلانا کسی کتاب قدیم مین
مذکور نہین ہے اور اب حضرات عیسایہ حضرت متی وغیرہ
کے بنانیکے لیے اسکا یہی جواب دیتے ہین کہ یہہ زبانی
طور پر کہا گیا تہا نہ کہ لکھہ کر کسی نبی کو اعلام ہوا تھا۔
فکذا یمکن فی ھذا ایضاً ترجمہ۔ پس ایسے ہی
ممکن ہے۔ اسمین بھی۔
السابع والاربعون ہو سکتا ہے کہ جن جن کتابون
مین شق القمر لکھا ہوا اسکو مخالفین نے بالکل نیست
ونابود کر ڈالا ہو جیسا کہ جب رسالہ اصل واقف الیش
دین محمدی بترین مشن پریس آرا باد سنہ ۱۲۹۲ھ مین
چھپا اور اوسکے مصنف نے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی شان مین یہہ لکھا کہ وہ رسول اللہ نہ تھے
بلکہ سیف اللہ یا ہتیار تھے جس سے اللہ خطاکار دن

سزا دیوگا تب اوس سے کچھ ہشیار پادریون نے
اوسپر متنبہ ہوکر اوسکو ملزم کیا کہ یہہ تو عین دعوی
مسلمین ہے اور یہہ ایک صفت من صفات سید المرسلین
ہے تو وہ بالکل کتاب حتی المقدور نیست کر ڈالی گئی
اور کہوج کہوج کر جلائی گئی فکذا یمکن فی ھذا
ایضاً -

الثامن والاربعون اوس زمانہ کے مختلف زبان کی
کتابون کے مختلف ترجمہ ہوتے گئے پس ممکن ہے کہ جن
جن کتابون مین شق القمر ہا ہو حضرات مترجمین نے
عمداً یا سہواً اوسکو اوڑا کر دیا ہو جیسے ہمارے فارقلیط
کو کسی نے دکیل کر دیا اور کسی نے روح القدس وغیرہ
بنا ڈالا -

التاسع والاربعون ہاروت و ماروت کا ایک مدت تک
روزمرہ آسمان سے زمین پر آنا اور زمین سے پھر آسمان
پر چلے جانا اور ایسے ہی حضرت ادریس کا زندہ
آسمان پر چڑہ جانا اور آسمان کے پہٹ جانے
اور بصورت کبوتر ایک چیز کے (یعنی روح القدس) حضرت
مسیح پر نازل ہونے اور برہا وغیرہ کے آسمان پر
دوڑے دوڑے پھرنے وغیرہ امور کو ایک ایک
جماعت عقلا نے تسلیم کر لیا بلکہ بعض کو مدار اپنے
ایمان کا ٹہرایا ہے مگر باوجود اسکے بھی کسی نے
انکو بطور تاریخ عمومی یا تذکرہ بخوبی کے کہین نہین
لکہا فکذا یمکن ھذا -

الخمسون مجموعہ شمسی مین لکہا ہے کہ ڈاکٹر ہرشل صاحب
نیز کہ یکی از حکماء یلیمان است ڈاکٹر اجرام سیارات

را مشاہدہ اور وہ گفتہ کہ واقعہا یکہ بر جرم قمر بعا نہوی آید
آثار آبادی بہاد کوہ ہا و بیابان ہا و بحر وغیرہ است وہم
یک کوہ شرارہ انگیز مثل کوہ شرارہ خیز کہ درین دنیا است
دیدہ دانش سوزان تحقیق تا دو ساعت زمان
بسانہ آوردہ و آخر آنرا منطفی یافتہ پس تعجب ہے کہ
ایک ہرشل صاحب کا یہہ دیکہنا تو بلا تردد تسلیم کر لیا
جاوے اور شق القمر جسکو ہزارون لاکہون آدمیون
نے دیکہا نہ قبول کیا جاوے ؎

فعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ + ولکن عین السخط تبدی المساویا +

پس آنکہ رضا کی ہر عیب سے ماندی ہے -
لیکن آنکہ عین رضامندی کی ظاہر کرتی ہے برائیون کو
اچھی و الحسنون ہو سکتا ہے کہ دیکہنے والون نے
میل خسوف کی سمجہہ کر ایک معمولی بات تصور کر کے نہ
لکہا ہو یہان پر بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ ممکن ہے
کہ اوسوقت گہن ہی لگا ہوا ہو اور پیغمبر صاحب نے پکار
کر کہدیا ہو کہ دیکہو دیکہو میرے معجزہ سے چاند پہٹ
گیا اور پھر بعد ایک لحظہ کے تو وہ کیفیت جاتی ہی
رہی پھر کیا دلیل اور کون سبیل ہے کہ اسمین مسلمانون
کے پیغمبر سچے اور یہہ اونکا معجزہ ہو تو ہم عرض کرتے
ہین کہ اولاً مشرکین کا طلب کرنا اسکو باطل کرتا ہے
اور ثانیاً اگر ایسا ہو تو بھی مشرکین اسکے بعد اسکو
جادو نہ کہتے بلکہ ایک معمولی بات قرار دیتے اور
آپکو یون الزام دیتے کہ یہہ تو معمولی ہی بات ہے
اسمین ہماری کیا تعریف ہوئی اور یہہ معجزہ دیکہکر

ہوا کما یخفیٰ -

الثانی والخمسون محتمل ہے کہ بموجب ؎

کضرائر الحسناء قلن لوجهها +

مانند سوتون خوبصورت عورتوں کے کہتے ہین واسطے منہ اسکی

بغضاً و حسداً انه لدمیم +

ازراہ بغض وحسد کے کہ بلاشک وہ داغدار ہے -

کے باوجود علم و وقوف کے بھی عداوۃً وحسداً

لکھا گیا ہو اور وہ وہ دانستہ چھپایا گیا ہو دیکھو اعمال کے

۴ باب مین لکھا ہے جب انھون نے پطرس اور یوحنا کی

دلیری دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بے تربیت

اور امی لوگ ہین متعجب ہوے پھر معلوم ہوا کہ وے

یسوع کے ساتھ تھے اور اوس شخص کو جو چنگا کیا گیا تھا

اونکے ساتھ کھڑا دیکھکے ملاجواب ہوے تب حکم کرکے

کہ وے محفل سے باہر جاوین آپس مین کہنے لگے کہ ہم

اُن آدمیون سے کیا کرین اسلئے کہ اور یشلیم کے سارے رہنے

والون پر ظاہر ہے کہ اونھون نے معتبر معجزہ دکھلایا

اور ہم انکار نہین کرسکتے پر تاکہ یہہ خلق مین زیادہ مشہور

نہو آؤ ہم انھین خوب دھمکا دین کہ وے آگے کو اس

نام کی بات کسی سے نہ کرین انتھیٰ -

الثالث والخمسون ہو سکتا ہے کہ محققین متقدمین نے

لکھا ہو مگر متعصبین متاخرین نے تحریف کردالا ہو چنانچہ

دیکھئے کہ اکثر وقایع سنہ ۶۱۷ع کی عام تواریخون مین مذکور

نہین ہین پس چونکہ یہی سنہ سیزدہ وقوع شق القمر ہے

ہو سکتا ہے کہ اسی کے چھپانے کے لئے وہ سب بھی حذف

کردئے گئے ہون اور حضرات متعصبین نے پرانی بدنگنی

کے لئے اپنی ناک بھی کاٹ ڈالی ہو ؎ شادم کہ از

رقیبان دامن کشان گذشتی + گوشت خاک ما ہم

برباد رفتہ باشد +

الرابع والخمسون لکھن ہے کہ باوجود علم و واقفیت و اعتقاد

حقیت وحادثہ عظیمہ و معجزہ جلیلہ کے بھی لوگون نے بخیال

خارج از تخیلہ بشریہ اور اس وقوع کو محض صرف قدرت

الٰہیہ سمجھکر نہ لکھا ہو -

الخامس والخمسون ہو سکتا ہے کہ بباعث غایت جلالت

شان کے اسکو لوگون نے ایسا کثیر البیان سمجھا ہو کہ

اپنے کو اسکے لکھنے سے عاجز تصور کرلیا ہو -

کما قال یوحنا فی آخر انجیلہ -

جیسا کہ یوحنا نے اپنی انجیل کے آخیر مین -

اور بھی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اگر

جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین

جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سماتین انتھیٰ -

السادس والخمسون - یہہ عموماً نہ دیکھنے دیکھنے کا اعتراض

اوسیوقت عابد بحال مسلمین ہوتا ہے کہ تمام جگہہ ایک ہی

چاند و سورج مان لئے جاوین اور اگر خلاسفہ کے

اس قول کو تسلیم کرلین کہ ہر اقلیم کے لئے ایک ایک چاند

و سورج و ستارہ جداگانہ ہین جیسا کہ مجموعہ شمسی مین

لکھا ہے و نیز فوایداً خری اگر محتوی بخلقت آن نبودی

از قدرت خالقیت می توانست کہ بزیادتی نور قمر یا یک

قمر آخر عرصہ ارض را منیر میکرد بلکہ رسیدہ کہ گاہی

یزدانی شمس و فلک بیشمار اند و بر اوضع متعدد واقع

انتھیٰ اور عجایب المخلوقات ابن الاثیر وغیرہ مین لکھا ہے -

مطبع بحر الاسلام بتصحیح مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -

منشور محمدی ایک جاوید مسند | ... سال جدید | ... | ... اخبار جو ہر سے ...

FIRST DELHI EXHIBITION 1911

منشور محمدی

منشور سولان ہمہ محتاج بنجام | باخاتم ہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویائی صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۵ اوین شوال المکرم سنہ ۱۳۲۹ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ اخبار عشرہ ۱۰ ہر مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بھتا ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے — ای صل علی رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
عالم ہے قدیر ہی احد ہے — جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے — خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق — سلطان قلمرو ابد ہے — وہ افسر فرق انبیا ہے — محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے — عادل سامع مرید صادق — شاہنشہ کشور نبوت — ارایش مسند شریعت
وہ غارس باغ کن فکان ہے — سب پر فشر بی عیان ہے — وہ علت غائی جہان ہے
پیدا ہوا ایک لفظ کن سے — اتھارہ ہزار عالم اوسکے — ای خامہ عیش کچھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
قندیل فلک ہو جہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن — جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظر دن سے گرے جہان کیونکر
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی — جو فضل و شرف ہے سجا ہی — ہمنام جناب مصطفا ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی — نور رخ دلپذیر اسلام — ماحی ملل ظہیر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز میں رکھی ہے — شمس الاخبار آسمان پر — ہتے کلیم نیک اختر
افعال حکیم لایزالے — ہوتی نہیں مصلحت سے خالی — کرتا ہی بقلب زار و شاد — منشور محمدی کی فریاد
کیا کچھ نہ ثنائے ایزد پاک — ارشاد نبی ہے ما عرفناک — بے شبہ ہی افسر صحایف
جب نعت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا — ہر ہے رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک — سال دمد در وزد بشبہ الہی — ہوا سکو بہت بڑی ترقی

اس نظم کو کر چکا جب اتمام — توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار مشیر محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر۱ کے حساب سے جتنے پرچے ضرورہون منگوالین محصولہ اک ۰ پرچون کو ۰ر۱ رہے غریب مسلمانون امدسن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصولہ اک بھیجدینے سے ۰ر۱ مین ۲ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے -

رسالۂ فنون

ہم نہایت شکرگذار ہین جناب منشی محمد مشتاق احمد صاحب مہتمم رسالہ فنون حیدرآباد دکن کے جنہون نے اپنی مہربانی سے یہہ نہایت کارآمد رسالہ بابت ماہ جولائی ہمارے مطبع کو عنایت کی -

یہہ رسالہ مشتمل بر علم فلاحت وتجارت وحرفت و صنعت وحکمت ودرستی باغات وغیرہ بسرپرستی سرکار دولت مدار حیدرآباد دکن ماہوار چھپتا ہے اہتمام اس مفید رسالہ کا نہایت عمدہ اور زبان نہایت شستہ اور سلیس اور بیانات اسکی نہایت کارآمد اور بالتجربہ ہین ہم کو یقینی امید ہے کہ اس رسالہ کے بطفیل ہندوستان کے زراعت وباغات کی درستگی وغیرہ مین بڑی ترقی ہوویگی اور رفتہ رفتہ یہہ رسالہ علوم مذکورہ صدر مین ایک مستند رہبر ہوجاویگا - ہماری خواہش ہے کہ سرکاری مدارس مین اس عمدہ رسالہ کی ترویج بخوبی ہووے - جس سے ہمارے ملک کے طالب علمون کے دماغون مین ان علوم کے فوایدات آیندہ عمل درآمد کرنے کے تجربہ بخوبی متمکن ہوجاوین -

ہمین اس بات کے معلوم کرنے سے کہ عنقریب اس عمدہ رسالہ کا ترجمہ ہندوستان کے دوسرے مشہور زبانون مین بھی چھپاکر یگا نہایت خوشی حاصل ہوی کیونکہ اسکے فائدہ رسانی کا دورہ اور بھی وسیع ہوجاویگا چنانچہ ہم اس اشتہار کو ذیل مین درج کرتے ہین -

شایقین کو چاہئے کہ نمونہ کے پرچے کی درخواست کے ساتھہ سازے چارآنہ مولف رسالہ کے نام روانہ کرین -

اشتہار

رسالہ فنون حیدرآباد دکن زبانہای
اردو دناگری ومرہٹی اور گجراتی مین
شایع ہوگا -

ہم نہایت خوشی سے اس امر کو ظاہر کرنا چاہتے ہین - کہ بہی خواہان ملک وخیراندیشان قوم کو زراعت کی ترقی کا خیال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے - چونکہ یہہ رسالہ اردو زبان مین ہے اور ہندوستان کے اکثر حصص مین اس زبان کی ترویج نہ ہونے سے بیشتر لوگ اسکے فوائد سے محروم رہے جاتے تھے - لہذا ہم اون احباب کے ارشاد کی بموجب (جنہون نے متواتر خطوط مین دیگر زبان مین بھی چھاپنے کی رغبت دلائی) ارادہ کرتے ہین - کہ آیندہ سے اسی رسالہ کا ترجمہ مرہٹی اور گجراتی اور

ناگری مین چھاپا کرین بیشک یہہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ اور اکثر حصص ہند کے باشندے اسسے مستفید ہونگے عام لوگون کو شوق اور ترغیب دلانیکی غرض سے قیمت بھی زیادہ مقرر نہ کیجائیگی یعنے اردو کی سالانہ قیمت ۱ر ہے مع محصولڈاک اور ناگری چھاپہ ٹیپ کی للہ ۱ر صفحہ مین ایک کالم مرہٹی اور ایک کالم گجراتی کی سالانہ قیمت ۵ھ ہوگی۔ المشتہر محمد مشتاق احمد مالک فنون حیدرآباد

اشتہار

جواب ہدایت المسلمین وآئینہ اسلام

حامیان دین محمدی کو مژدہ ہو کہ اندنون پادری عماد الدین کے کتاب ہدایت المسلمین کا جواب مسمی بہ **مرآۃ الیقین** مطبع نامی کانپور مین چھپکر تیار ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہی مختصر یہہ ہے کہ باوجود اختصار کے کتاب مذکور کا کافی جواب ہے اور پادریصاحب کا مبلغ علم اور دیانت بھی اس سے خوب ہی ظاہر ہوتی ہے۔ فائدہ عام کے لئے قیمت نہایت ارزان رکھی گئی ہے جو صاحب چاہین ۲ر بھیجکر کانپور محلہ چھلی بازار دوکان منشی محمد رحمت اللہ تاجر کتب یا حاجی حافظ عبد الستار صاحب تاجر سے طلب فرماوین بالفعل ایک اور کتاب **تکمیل الادیان** ملقب بہ **آئینہ اسلام** زیر طبع ہے یہہ کتاب لاجواب قابل دیدہی آج تک اس طرز کی کتاب دیکھی سنی نہین گئی اسلام کی خوبی اور اوسکا مکمل ہونا ادیان سابقہ کے لئے اس عمدگی سے بیان کیا ہے کہ طالب حق کو پوری تسلی ہوجاتی ہے۔ اور حقیقت مذہب اسلام مین کسی طرح کا شک نہین رہتا ہے شائقین اگر بنظر تائید اسلام ند نقد پیشگی سے اسکا خریدار ہونے پر آمادہ ہونگے تو آئندہ جلد دیکھا جائیگا اور جو صاحب بطور طبع خریدار ہونگے اون سے ۱ر روپیہ جلد قیمت لیجاویگی فقط۔

المشتہر محمد رحمت اللہ تاجر کتب کانپور محلہ چھلی بازار

اخبار ہزار داستان

یہہ نامی گرامی اخبار اردو زبان مین شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مین چھپکر شایع ہوتا ہے جسکے پہلی جلد کا سولہوان نمبر ہمارے مطبع مین بغرض معاوضہ وصول ہوا ہے ہم مہتمم اخبار کے اس عنایت کے بدل ممنون اور شکر گذار ہین اور یہہ کہتے ہین کہ یہہ اخبار بطور خود اچھا ہی تھا اخبار کی مناسب کاغذ اچھا اور خط بھی اچھا ہے مضامین ایڈیٹوریل کسیقدر فائدہ بخش ہین اور جزون کا انتخاب بھی پسندیدہ ہے ہم امید کرتے ہین کہ اس اخبار کا اہتمام روز بروز ترقی پکریگا۔ اور اس مین مضامین ایسے درج ہوا کرین جو ہمارے قوم کی معاشرت کو ترقی دے سکین اور حیدرآباد کے اخبار کو یہہ بھی نہایت ضروری امر ہے کہ شہر کے تازہ واقعات بکمشرت اوسمین درج ہوا کرین اور ریاست کی کارروائی پر نیک نیتی سے ایڈیٹر کی آزادی ظاہر کیجاوے۔ غرض ہم خدا کے شکر گذار ہین کہ ریاست حیدرآباد سے اخبار شایع ہونے لگے جو ایک علامت اس ریاست کے لوگون کی علمی ترقی کے ذریعہ ہوسکتے ہین۔ اخبار ہزار داستان کے ایڈیٹر البتہ اپنے اخبار کی روق جرانے پر متوجہ پائے جاتے ہین۔ یہی باعث

جو اخبار اور ناظرین دونوں کے لئے نہایت فائدہ مند
ہو دینگے۔ قیمت اس اخبار کی سالیانہ عام خریداروں
سے صرف چھے روپیہ قرار پائی ہے جو نہایت کم ہے فقط۔

بقیہ شق القمر

وعن عطاء بن یسار فی قول اللہ عز
اور روایت ہی عطاء بن یسار سے تفسیر میں قول اللہ عز
و جل سبع سموات ومن الارض مثلہن
کے سات آسمانوں اور زمین سے مثل اون کے
قال فی کل ارض آدم مثل آدمکم ونوح
کہا زمین میں آدم ہیں مثل آدم تمہارے اور نوح ہیں
مثل نوحکم وابراھیم مثل ابراھیمکم واللہ
مثل نوح تمہارے اور ابراہیم ہیں مثل ابراہیم تمہارے اور اللہ
اعلم ولیس ھذا القول باعجب من قول
جاننے والا ہے اور نہیں ہے یہ قول بہت عجیب قول سے
الفلاسفۃ ان الشمس شموس کثیرۃ والا
فلاسفہ کے کہ آفتاب بہت سے ہیں اور چاند
قمار کثیرۃ ففی کل اقلیم شمس وقمر و
بہت سے ہیں پس ہر اقلیم میں ایک آفتاب اور ماہتاب
نجوم انتھی وھکذا فی مفتاح الافلاک وغیرہا
اور بہت سے ستارے ہیں انتہی اور ایسا ہی ہے مفتاح الافلاک وغیرہ میں
تو تو ہمپر کوئی اعتراض ہی نہیں پڑتا اور بہت سہولت
سے ہمارا مطلب حاصل ہو جاتا ہے کما لا یخفی۔
السابع والخمسون بموجب ولو نزلنا علیک
اور اگر اوتارتے ہم اوپر تمہارے
کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیھم
کوئی لکھی ہوئی چیز کاغذ میں پس چھوتے

لقال الذین کفروا ان ھذا
وہ لوگ اوسکو اپنے ہاتھوں سے تو بھی البتہ کہتے کافر لوگ
الا سحر مبین ۔
نہیں ہے یہہ مگر جادو ظاہر۔
کے اگر کوئی شخص لکھی بھی ہوتا اور ہم مسلمان اوسکو
پیش کرتے تو حضرات منکرین ہمارا کب اقرار کرتے
اور اس تحریر پر کب ایمان لاتے دیکھئے اہل چین ایک
سلسلہ کسوفات جو ابتداء سے پیش کرتے ہیں محققین
عیسایہ اوسکو کہاں تسلیم کرتے ہیں بلکہ بڑے زور وشور
سے اوسکو رد کرتے اور ایک جعلی ومصنوعی بات سمجھتے ہیں
چنانچہ ڈاکٹر تیسلر لب التواریخ میں چینیوں کے حالات
میں لکھتے ہیں چینیوں کے مداح کہتے ہیں کہ انکی
ولایت کے شرایع ورسوم اور بولی جنکی کہ پوشاک
بھی چار ہزار برس سے کچھ اوپر ایک ہی وضع پر چلے
آتے ہیں اور اس بات کی شہادت میں وے ایک سلسلہ
کسوف کو درپیش کرتے ہیں کہ جس سے لگاتار اوس عصر
کے حوادث سے جو کہ دو ہزار پچپن برس قبل تولد مسیح
کے گزرے تطبیق دیتے ہیں چونکہ اوسوقت سے کسی
زمان گزشتہ تک شمار تعداد کسوف ناقص کا سہل
ہے پس ممکن ہے کہ ابتداء سے انتہا تک جعلی تاریخ
کے ساتھ کسوف واقعی کے تاریخ کو منطبق کریں۔
پس یہہ دلیل حقیقۃً بے اصل ہے جب تک کہ یہہ بات
پایۂ ثبوت پر نہ پہونچے کہ یہہ سب کسوف اپنے زمانہ
وقوع میں قلمبند ہوئے تھے مگر یہہ امر صعب وقوع
میں آیا ہے: آسکتا ہی کیونکہ محقق ہے کہ کوئی دفتر

تاریخ تین قرن قبل مسیح کے مرتب ہوا تھا حال کے
اہل ہیئت چونکہ حرکت اجرام فلکی سے قاطبتاً بے خبر ہین
اس لئے زیج کسوف کی تخریج پر قادر نہین ہین سلسلہ
کسوف جو کہ بیسی ہوا ہے اغلب کہ ایسے بعض جزیوٹون
نے اسلئے کہ خاقان کے سورو مراحم ہون اور قوم کے
کبیر کو جرماوین شمار کیا ہوگا جزیوٹی فرقہ دوسو برس سے
کچھ اوپر علم ہیئت مین دخل رکھتے ہین انتھی۔

الثامن والخمسون مہابہارت کے موجد ہرم فصل مین
لکھا ہے کہ دنیا مین ایک وقت ماہتاب کا ایک ٹکڑہ
بسوامتر کی دعا سے گرکر پھر چپک گیا تھا پس یہہ یا تو یہی
ہمارا شق القمر ہے کہ حضرات ہنود نے اولت پلت کر اپنے
حضرت کے نام چڑہا دیا ہی جیسا کہ حضرات عیسایہ یہود نے
بشارات احمدیہ کو اپنے اپنے مسیح پر جا دیا ہے یا مثل اسکی
ممکن الوقوع دالروایۃ ہے دالا لتحکم بحت وترجیح بلامرجح
ہے وہو باطل کما لا یخفی۔

التاسع والخمسون۔ انجیل متی کے باب ۱۶ اور مارقس
کے ۱۱ اور لوقا کے ۱۱ مین لکھا ہے کہ یہود یون نے عیسایون
کے مسیح سے ایک آسمانی معجزہ طلب کیا تو انھون نے
اونکو بُرے اور مکار اور حرام کار وغیرہ کہکر جھڑک دیا
اور یہہ فرمایا کہ سوائے یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی
معجزہ تمکو نہ دکھلایا جاویگا جسکا یہہ مطلب تھا کہ پتھر
عذاب نازل ہوگا مگر ہمارے مبشر مسیح حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مشرکین نے
آسمانی معجزہ طلب کیا تو آپ نے برآہنگی اونکو جواب دیکر
مطابق اونکی طلب کے شق القمر فرما کر یہہ آسمانی معجزہ
بھی دکھلا دیا ؎ اک ادنی معجزہ شق القمر ہے میرے
حضرت کا + کوئی عیسٰی سے ایسا ہی دکھائے جسکا جی چاہے

پس حضرات عیسایہ کو بپاسداری وحمایت اناجیل اس
معجزہ کی تصدیق کرنا چاہئے اور اسمین کبھی چون وچرا
ولب انگزنہ کھولنا چاہئے ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را +

الستون عدم رویت غیر سکناء کہ سطعیہ غیر مسلم ہے کیونکہ
ثابت ہے کہ جب یہہ معجزہ ظاہر کیا گیا تو مشرکین مکہ نے
کہا ھذا سحر مستمر یہہ ایک جادو مضبوط اور قدیم ہے
اور اسپر اونھون نے ایک جلسہ خاص وسنگین کیشی اہل
غرض سے کیا کہ اگر محمد صاحب نے جادو دیا نظر بند کی کیا ہے
تو فقط ہمین لوگون پر کیا ہوگا سارے عالم کے لوگون سے
یہہ امر مستتر نہین ہوسکتا پس جو قافلہ سفر سے آوے
اون سے دریافت کرنا چاہیے چنانچہ مطابق اسکے اون
لوگون نے اون قافلہ والون سے جو ملک شام وغیرہ بلاد
دور دست سے آئے تھے استفسار کیا اونھون نے بھی
مطابق اسی واقعہ کے بیان کیا اور سوانح العمرین وغیرہ
کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ ملک دکن کا راجہ جو صوبہ
مالوہ مین واقع ہے جس رات واقعہ شق القمر ہوا اپنی
چھت پر بیٹھا تھا اور اس نے اس واقعہ کو بچشم خود دیکھا ہے
کہ ماہتاب شق ہوا اور پھر ملگیا تب اپنے برہمنون کو
بلاکر اسکی حقیقت دریافت کی تو اون سبھون نے بالاتفاق
بیان کیا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک نبی ملک
عرب مین ظاہر ہوگا اور اسکے معجزات سے شق القمر بھی

ہوگا پس اسپر اوسنے ایک ایلچی حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت مین روانہ
کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام عبداللہ رکھا
اور آخر کو اوس نے دہین اپنے مسکن دیار مین انتقال کیا
اور تاریخ فضلی اور نظم الدرر اور رسالہ شق القمر مولانا
ی [illegible] بھوج نہتا اور تاریخ فرشتہ مین تحفۃ المجاہدین سے
نقل کرکے لکھا ہے کہ بعد گزرنے سو برس زمانہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند آدمی بصورت
فقرا حضرت آدم کے قدم شریف کی زیارت کے لیے جو
کوہ سراندیب پر ہے کشتیون پر سوار ہوکر چلے اور اتفاقاً
وہ کشتی ملیبار مین پہونچ گئی وے لوگ وہان اُترے
اور وہان کے حاکم سے ملے وہ اون لوگون سے بہت خوش
ہوا اور کہا کہ مین مسلمانون کا نام ہی سنتا تھا مگر کسی
مسلمان سے آجتک ملاقات نہوی تھی بارے آج تم
لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا سو تم لوگ اپنے نبی
کے کچھ حالات و معجزات بیان کرو تب اون لوگون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزون کو بیان
کیا اور اوسی مین معجزہ شق القمر کا ذکر بھی آگیا اوسکو
سنکر وہ نہایت متعجب ہوا اور کہا کہ البتہ یہہ ایک بڑی
نشانی ہے اور اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو تمام ملک کے
لوگون نے اوسکو دیکھا ہوگا اور ہمارے یہان کا دستور
ہی کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوا کرتا ہی تو اہل دفتر اوسکو
لکھکر بحفاظت رکھا کرتے ہین پس اوسنے اپنے آباؤ
اجداد کے دفترون کو طلب کرکے ارباب قلم سے دریافت
کیا تو سبھون نے بالاتفاق بیان کیا کہ واقعی فلان تاریخ
مین یہ کتاب شق ہوا اور پھر ملتئم ہوگیا تہا پس اوسپر
حقیقت دین محمدی کے ظاہر ہوئی اور وہ مسلمان ہوگیا۔
بحمداللہ انگس مسلمان شدہ + اگرچہ گدا بود
سلطان شدہ + اور رات کو اپنی سخاوت سے یوشیدہ
اوسی جماعت مین شریک ہوکر حرمین شریفین کے طرف روانہ
ہوا اور جبکہ بندر شحر مین پہنچا تو ملک الموت نے اوسکی
روح کو دہین سے جنت مین پہنچادیا اور بعض کتابون
مین یہہ بھی لکھا ہے کہ اوس نے یعنے حاکم ملیبار نے جسکا نام
سامری تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کرامت
نشانہ مین عین وقوع شق القمر کے وقت ہی مین اپنی
انکھون سے اس واقعہ کو دیکھا اور لوگون کو اوسکی دریافت
کے لیے بھیجا بالآخر اوسکو یہہ خبر پہونچی کہ ملک عرب مین
ایک شخص نے دعوی نبوت کیا ہے اور اوسی کے معجزہ سے
شق القمر ہوا ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت اقدس مین حاضر ہوکر دولت اسلام سے مشرف
ہوا فالحمد للہ علی ذالک غرض ایسی ایسی شہادتین
و دلایل ہم مسلمانون کے پاس بہت ہین بطور نمونہ کے اس
جا یہہ چند نقل کی گئی ہین اگر کسی کو اور بھی شوق ہوگا
تو انشاء اللہ تعالی مین اوسکا پیٹ بہت اچھی طرح
بھر دے سکتا ہون اسپر کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر
یہہ فرماوین کہ یہہ سب قصص و حکایات ہمنین مسلمانون
ہی کی بنائی ہوئی ہین ان باتون کا کیا اعتبار تو ہم یہہ
عرض کرینگے کہ حضرت من کسی خاص آدمی کے اور اک حال
یا محض واقعہ کے کیفیت دریافت کرنے کے لیے اوسی قوم

سے استدراک کیا جاتا ہے کہ جسکا وہ آدمی یا واقعہ
ہو نہ کہ اجانب بے واسطہ لوگون سے پوچھا جاتا ہے
مثلاً جب ہم کرشن وکنڈیا کے حالات کا تدارک کیا چاہین
اور اوسکو اندلس ویمن کے لوگون سے پوچھین تو لوگ ہمکو
مجنون ٹھہرا دینگے اور بالاتفاق سب یہی کہینگے کہ یہہ
باتین کاشی وپراگ واجودہیا وبدری ناتھ کے لوگون
سے پوچھو اور اسمین جو کچھہ وہ کہین تسلیم کرو عام اس سے
کہ وہ حالات عقلاً قابل تسلیم ہون یا لایق رد پس
اسیطرح سے اس پیغمبر عربی کے معجزات وغیرہ حالات
اگر ہم مسلمانون کے بیانات سے نہ اخذ کینگے اور ان
مسلمانون ہی کا بیان نہ مسلم رکھا جاویگا تو کیا چہتریان
قنوج وبرہمنان بنارس سے دریافت کیا جاویگا اونکو
کیا غرض کہ اسکو ضبط کرین اور کیا مطلب کہ لکہہ رکہین اور
پھر مین عرض کرتا ہون کہ آخر نفس وجود پیغمبر یا وجود
قرآن کا یقین تو پادری وپنڈت صاحبون کو انہین
مسلمانون کی جزو شہادت سے حاصل ہوا ہے گو کہ یہہ
اونکے نزدیک باطل ہے ہون مگر نفس وجود مین تو کلام
نہین کرتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ بعض امر مین ایک قوم کا
اعتبار کیا جاتا ہے اور بعض مین اونکا قول تسلیم نہین کیا
جاتا ہے حالانکہ وہ دونون قول نفع وضرر مین اونکے
مساوی وبرابر ہین اگر اسپر کوئی صاحب یہہ فرماویں
کہ ایک محال معلوم ہوتا ہے اور ایک ممکن نظر پڑتا ہے
اسلئے ممکن قبول کیا جاتا ہے اور محال مردود ہوتا ہے
تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ یہہ محال باعتبار آپکی
معلومات وادراکات کے ہے یا باعتبار قدرت قادر

بیچون وخالق مخلوقات کے پس باعتبار ذات باریتعالے
کے اسکا محال ہونا عقلاً ونقلاً بدیہی البطلان ہے اور
باعتبار آپکی ادراکات کے اس محال کے ممکن ہو جانے
مین کوئی استحالہ لازم نہین آتا اور ثانیاً اگر یہہ کلیہ
تسلیم کر لیا جاوے تو مین بہت خوش ہون کیونکہ اسمین
مجھکو بہت گنجایش جوابدہی کی ہو جاتی ہے مثلاً پادری
صاحبون کی خدمات مین یہہ عرض کرونگا کہ مجموعہ تورات
مین جو آفتاب کے ساتھہ ماہتاب کا کہڑا رہنا اور انجیل مین
حضرت عیسی علیہ السلام کی صلیب کے وقت آفتاب کا تاریک
ہو جانا اور آفتاب کو ایک بدہیا عورت کا اوڑہ لینا اور
ماہتاب کو اپنے پاؤن کے نیچے رکہہ لینا وغیرہ لکہا ہے
وہ کسی مورخ غیر فرنگ نے نہین لکہا اور بظاہر
محال بھی معلوم ہوتا ہے پس کیونکر تسلیم کیا جاویگا اور
حضرات پنڈتون سے یہہ التماس کرونگا کہ آپکی کتب محققہ
مین جو یہہ لکہا ہے کہ ہنومان جی نے آفتاب کو اپنے
بغل مین لے لیا تہا تو یہہ بھی صریح محال ہے اور ایسے ہی
ہزارون امور کتب مخالف مین دور از قیاس وخارج
از قانون عقل پڑے ہین پس وہ سب کیونکر تسلیم کئے
جا سکتے ہین پس آپ حضرات پہلے انکے جواب کی فکر
کامل وتدبیر معقول کیجئے بعد ازان مجھہ سے بھی جواب
لیجئے اب پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ قمر مشق
نہین ہو سکتا الخ تو مین عرض کرتا ہون کہ ان دونون
حالتون مین قمر کے مشق ہونے پر کوئی استحالہ لازم نہین
آتا اور کچھہ مشکل بھی معلوم نہین ہوتا بلکہ بہت ہی سہولت
سے یہہ بات سمجھہ مین آسکتی ہے مثلاً بصورت ستارہ ہونے

کہ بیت فیثاغورس سے مین یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمیع
کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور کون و فساد و خرق و
التیام قبول کرتے ہین چنانچہ سر مقدت ذاکر کاپج طراز
الازہار فی سیر الفلاسفہ الکبار مین فیثاغورس کے مقولات
مین لکھتے ہین -

وان الشمس مکونۃ بالعقول والروحانیات

اور تحقیق آفتاب آباد ہے ساتھ عقول اور روحانیات کے

والقمر والکواکب معمورۃ مثل ھذہ الارض

اور چاند اور ستارے آباد ہین مثل اس زمین کے ساتھ

بالنباتات والحیوانات

گیاہ اور حیوانات کے -

اور مجموعہ شمسی مین لکھا ہے جمیع سیارات مانند ارض
کروی الشکل کثیف الاجسام اندانتہی پس اب اس
صورت مین اگر قمر شق ہو جاوے تو کیا خرابی ہے اور ثانیا پندت
صاحب بلکہ اون کے کل بیدار تھی کیا جمیع خلایق ماہتاب کو
گھٹتے بڑھتے (اگو کسی حیثیت سے ہو) دیکھتے ہین اور اسکو
محال نہین سمجھتے پس اسیطرح سے اگر قمر ایک روز بحیثیت
خاص شق ہو کر پھر ملگیا تو کیا خرابی ہے اور بالتفاق حکماء
شمس و قمر و غیرہا بسیط نہین بلکہ اشیاء مرکبہ سے ہین
اور مرکب کے اجزاء کا متفرق ہو جانا کچھ محال نہین کما لا یخفی
یہان پر جو بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ یہہ روز کا
گھٹنا بڑھنا باعتبار رویت ہے اور گفتگو ذات مین ہے
پس بالرویت گھٹنا بڑھنا بتلانے سے کیونکر
مطابق ہوگا تو مین اونکی خدمات مین یہہ عرض کرتا ہون
کہ اسی دن کے لئے مینے جزء کو کسی حیثیت کو لکھا تھا اگر

پھر بھی جو میرا بندہ نہ چھوٹا تو خیر اولا اب یہہ التماس ہے
کہ عرف عام مین چاند ایسی روشن چیز کو کہتے ہین کہ جو
کبھی پتلی کمان یا ہنسوی کیطرح یا حسینان مہ جبین کے ابرون
کی مانند یا عربی حرف ن کی طرح اور پھر کنگھی کی مانند
حتی کہ بصورت روٹی گول آسمان پر ظاہر ہوا کرتی ہے اور
پھر ویسے ہی بعد دو ہفتہ کے اپنی حالت اصلی پر آجاتی ہے اور
اسکے عکس کو چاندنی کہتے ہین جیسے سورج کے عکس کو دھوپ
بولتے ہین اور اسکے نکلنے کو چاند کا نکلنا کہتے ہین اور بطلوع
ہونے کو چاند کا نکلنا بولتے ہین چنانچہ دیکھئے شب محاق
یعنے اماوس کو سب یہی کہتے ہین کہ چاند چھپا ہے اور اس
چیز کا بالذات گھٹنا بڑھنا قضیہ مسلمہ -

ان نور القمر مستفاد من نور الشمس اور
تحقیق نور ماہتاب کا حاصل کیا جاتا ہے آفتاب کے نور سے

والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم -

اور ماہتاب اندازہ کیا ہے اسکا منزلون مین یہان تک
کہ لوٹتا ہے مثل ڈالی پرانی کے -

سے مسلم ہے وثانیا یہہ ضوء مریئہ ذات قمر کے اعراض
لازمہ سے ہے یا معاندہ سے شق ثانی باطل ہے دالا
بطلان لازم سے بطلان ملزوم ہوتا کما لا یخفی
اور بشکل اول تجزی ثابت ہے وہو المطلوب اب بعض
حضرات جو یہہ افادہ فرماتے ہین کہ اس ضوء مریئہ کا
ذات قمر کے لئے عرض لازم ہونا مسلم لیکن ایک جزء
کے لئے اور جزء کے تجزی سے کل کی تجزی کہان لازم
آتی ہے جیسے اگر کسی کا ہاتھ دو ٹکڑے کر ڈالے تو اون

مطبع تجار الاسلام [illegible] کے اہتمام سے چھپا -

اخبار جو بہتر است از لبریز دشمن | زوگشت دلیل حق مبرہن ہمہ تن | اعجاز نوشت بہار این سال جدید | منشور محمدی ست جاویدہ بجاست

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتحمیل | گویاں صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۳۱ | مطبوعہ ۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری مقدسہ | جلد ۱۲

اشتہار ہر اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت محصولہ اک بیسہ روپیہ بذریعہ منی آڈر مہتمم کے نام روانہ ہو

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | ای صل علی رسول امجد | سردار ہمہ ان محمدؐ
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | جو حشر و کشور بقا ہے | جو اوسکی ثنا کو ہو کم ہی | خورشید عرب ہہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | سلطان قلمرو ابد ہے | وہ افسر فرق انبیا ہی | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | عادل سامع مرید صادق | شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
پیدا ہوا ایک لفظ کن سے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | سب پر شرف نبی عیاں ہی | وہ علت غائی جہان ہے
قندیل فلک ہے جو احسن | اٹھارہ ہزار عالم اوسکے | ای خامہ عیش لکھہ باانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
شاہنشہ ملک بے مثالی | شمع مہ و دہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہاں کے اخیار
دیہیم جلال فرق پر ہے | محبوب حریم لایزالے | جو فضل و شرف ہے بھجا ہے | ہمنام جناب مصطفا ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے | اور نگ قدم پہ جلوہ گر ہے | نوررخ و لپدیر اسلام | ماحی ملل ظہیر اسلام
افعال حکیم لایزالی | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے | شمس الاضحا آسمان پر | ہے پیش مسیح نیک اختر
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | کرتا ہی بقلب زار ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
جب نعت نبی کا وقت آیا | ارشاد نبی ہے ماعرفناک | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | بے شک ہی افسر صحایف
لولاک لما خلقت الافلاک | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | عمدہ جستہ جستہ نفیس مضمون | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی ثنا میں شاہ لولاک | سال مہ و روز و شب الہی | ہو اسکو بہت بڑی ترقی
بس نظم کو کر چکا جب اتمام | توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰/ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰/ رہے غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجنے سے ۰/ مین ۷ پرچے انکے نام پر روانہ کئے جائینگے - فقط +

بقیہ شق العشر

شخص کا دو ٹکڑہ ہونا کب لازم آتا ہے تو اون حضرت کی خدمت مین یہہ عرض ہے کہ یہان مطلق نفس تجزی سے غرض ہے جزو کل کے ٹکڑے ہونے یا اجزاء کے متضاد یا متفاوت متجزی ہونے سے بحث نہین ہے کما لایخفی آپ اگر کوئی کہے کہ خرق والتیام یعنے پھٹنے اور جڑنے کے لئے آسمان کا ساکن ہونا ضرور ہے حالانکہ اوسکی حرکت دایمی ابدی ہے اور سکون باطل پس یہہ بھی باطل ہوگا تو ہم کہینگے کہ اولا تو یہہ اعتراض اوسی ہیئت پر ہے اور ثانیا یہہ بات جب لازم آتی ہے کہ ہم ستارون کو آسمانون مین گڑھا ہوا تسلیم کرتے حالانکہ ہم اسکے قایل نہین بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جمیع کواکب بطور خود سیر کرتے اور اپنے اپنے منازل کو قطع کرتے ہین اور ثالثا استحالہ سکون آسمان غیر مسلم ہے چنانچہ مفصل و مطول بیان کتب ہیئت مین کیا گیا ہے اور بشرط تسلیم بھی یہہ تقریر استحالہ کی فقط فلک الافلاک کے واسطے ہے حالانکہ سکان طبعی قمر کا فلک اسفل ہے اور رابعا یہہ امر کہ شق القمر اور حضرت مسیح کے شق السماء کے لئے جو امر ظہور میں آیا گیا ہے وہی اوسکے لئے بھی تصور کر لینا چاہئے جسے اس صورت مین قمر کی تشقیق اور تکمیل مین کچھہ قباحت نہین ویسے ہی شق ثانی بھی کوئی خرابی نہین کیونکہ جب قمر بمنزلہ ایک کرہ و جزیرہ معمورہ کے ہے اور اوس حال مین وہ خواہ مخواہ اجسام کثیفہ رکھتا ہوگا تو پس اوسکی تشقیق مین کیا خرابی ہے اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اسمین اوسکے آبادی کے درہم برہم ہوجانے اور انتظام منتظمہ کے بگڑ جانیکا احتمال ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ یہہ احتمال فقط خیال ہے کیونکہ جب آپ اوسکو مثل جزیرہ معمورہ کے تسلیم کرتے ہین تو کیا اوسکی آبادی کو ایسا متصل تصور کرتے ہین کہ جیسے زمین متصل واحد ہے یا کچھہ کسیطرح مکان کسی حیثیت سے کچھہ دافتراق والانفصال والانفکاک بھی قبول کرتے ہین لاجرم شق اول باطل ہوگئی اور ثانی مقبول اور اوسپر قمر کا شق ہوجانا کیا محال ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ ہر سال صدمات زلزلہ اور جریان وسیلان دریا سے کتنے مقطعات زمین کے دہنس کے دریا ہوجاتے اور کتنے تالاب پر جاتے ہین حالانکہ ایک جزیرہ والون کی جزء دیگر والون کو مطلقا خبر نہین ہوتی ابھی ہم نے چاٹگام کا حال سنا ہے کہ صدہا بیگہ زمین غرق ہوگئی اور ابھی بکسر و بلیا سے دیکھے چلے آتے ہین کہ صدہا بیگہہ زمین پانی اور پانی زمین ہوگیا حالانکہ یقین ہے کہ چاٹگام کی جزء آپکو اور بکسر والون کو اور بکسر کی چاٹگامیون کو مطلق نہوگی اسپر آپ یہہ کہہ

سکتے ہین کہ اچھا اگر ہم تحقیق مان لین اور ایک قطعہ
کی خبر دوسرے قطعہ والون کو نہ پہونچنا تسلیم کرلین تو یہہ
تو ضرور ہے کہ چونکہ وہ بالکل جزیرہ واحد ہے اور ایک
شئی کی تجزی سے خواہ مخواہ ایک حرکت عظیم پیدا ہوگی
کہ جس سے اوسکے سکان کو خواہ مخواہ ایکسہ ہیجان عظیم
لاحق حال ہوگا اور ضرور متنبہ وخبردار ہوجاوینگے تو ہم
کہینگے کہ آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمین بھی جسم
واحد ہی حالانکہ اسکے قطعات مختلفہ مین طرح طرح کے
صدمات ہوتے ہین اور مطلقاً یہان کی حرکت وہان محسوس
نہین ہوتی ایک قطعہ مین زلزلہ عظیمہ آتا ہے اور دوسرے مین
کچھہ بھی نہین معلوم ہوتا دیکھئے ابھی نینی تال مین کتنا بڑا
خسف واقع ہوا ہے اور یہان کلکتہ والون کو کچھہ بھی محسوس
نہین ہوا حالانکہ جسم واحد مین ایسا ہونا محال ہے اگر
آپ کہئے کہ اسمین بڑے بڑے پہاڑ یا بڑے بڑے دریا اور
اور سمندر کی گہاریان حایل ہین اس سبب سے وہ حرکت ایک
قطعہ کی دوسرے مین ہونے نہین پاتی تو ہم کہینگے کہ جب قمر کو
آپ جزیرہ معمورہ فرض کرتے ہین تو یہہ سب بھی وہان
فرض کرلینا کیا مشکل ہے اور ہر شخص صاحب کاقمر مین کوہ
دبیابان دیکھا اور ایک پہاڑ شرارہ انگیز کا پھوٹ
نکلنا تو مسلم ہی ہوچکا ہے - پس ہوسکتا ہے کہ شق قمر
بھی ایسے ہی ایک قطعہ ایکطرف اور ایک ایک طرف کرکے
دکھلایا گیا ہو اور بیچ مین ایک شئی فاصل حایل کردیگئی
ہو جیسا کہ ہم مسلمانون کے ہان بروایات صحیحہ ثابت ہے
کہ جب شق قمر ہوا تو ایک ٹکڑہ ایک جانب اور ایک ایک
جانب کرکے دکھلایا گیا اور بیچ مین اوسکے ایک پہاڑ

جسکو جبل حرا کہتے ہین فاصل کردیا گیا تھا اور پھر مطابق
بیانات حکماء محققین خصوصاً دانشمندان فرنگ کے زمین
اور ہر وقت ہل رہی ہے حالانکہ ہم آپ کوئی نہین ہلتے مطابق
اون ہمالون کے چاہئے کہ ہم آپ بھی ہلا کرین پس جو اسکا
جواب ہی وہی ہمارا بھی جواب ہے ہان اسپر کوئی صاحب اگر
یہہ کہین کہ جب قمر شق ہوا اور وہ کرہ معمورہ ہے تو وہان
کے لوگون کو تو ضرور ہے اسکی خبر و اطلاع ہوی ہوگی اور بخوبی
جانتے ہونگے اور اونکے دفاتر و تواریخ مین بھی مندرج
ہوگا یا یون افادہ فرماوین کہ جیسے قمر کا عکس زمین پر پڑتا ہے
ویسے ہی زمین کا عکس چاند پر بھی واقع ہوا کرتا ہے چنانچہ
مجموعۂ شمسی مین بھی لکھا ہے کہ ہیجا کہ از قمر بحیثیت اکتساب
نور از محاذاۃ شمس بزیادت و نقصان روشنی بردے
ارض مے افتد ہمین قسم از ارض نیز بزیادت و نقصان
نورے بر سطح قمر میرسد انتہی پس بوقت شق القمر کے
قمر کا اثر جبکہ زمین پر واقع ہوا تو وہ خواہ مخواہ مطابق
اسکے یہہ اثر قمر پر بھی ظاہر ہوا ہوگا اور اوسکو وہان کے
لوگون نے تقریراً و تحریراً نسلاً بعد نسل و جیلاً بعد جیل
ضرور ہی نقل کیا ہوگا تو مین عرض کرونگا کہ بہت اچھا
مگر پہلے آپ وہان کے کسی آدمی کے پاس سے ایک برنگ
ہی خط منگوا دیجئے یا تار برقی ہی پر کوئی خبر منگا لیجئے تو
ہم انشاء اللہ تعالیٰ خط وخبر جسکی شد آپ کی خدمت مین
پیش کرکے جسطرح آپکی تسلی و تشفی ہوگی کردینگے
اب پنڈت صاحب وغیرہ اگر یہہ کہین کہ اس زمانہ کے
بہت سے مولوی صاحب بھی تو معجزہ شق قمر کا انکار کرتے
ہین چنانچہ جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر

دام ظلہ بجواب خط مولوی مظہر الحق صاحب پر جو تہذیب الاخلاق مطبوعہ پندرہوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری صلعم صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق اوسوقت زیبا ہے جبکہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ جب بعض مفسرین اوس سے منکر ہین اور بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو شاید آپکو اس تہدی سے کفر کا کلمہ زبان پر لانا مناسب نہوگا تفہیمات الہیہ مین مولوی شاہ عبد العزیز کے والد نے صاف انکا کیا ہے اور لکھدیا ہے کہ عند الیقین ان الجزء الذی شین حضرت ابن عباس سے اس باب مین ہین اور یہ بھی جرح ہو چکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین بحث اسکی منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بے خبری پر دلیل ہے انتہی تو اولا ہم یہہ کہینگے کہ مولوی صاحب انکار نہین کرتے بلکہ منکرین مسلمین کو کافر نہین کہتے اور یہہ ایسی ہی بات ہے اور ثانیا بشرط تسلیم مولوی صاحب حرفہ اسلام سے ہین اونکا جواب اونکے حسب حال دیا جاویگا پس مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ بعض مفسرین اوس سے منکر ہین تو اوسکا یہہ جواب ہے کہ اون بعض کے انکار کا اعتبار نہین پس یہہ انکار مثل لا انکار کے ہے اور اسکے ثبوت و وقوع ہی پر مفسرین کا اجماع و اتفاق ہے فی الکشاف الماضی در تفسیر سراج المنیر در تحت قولہ تعالی اقتربت الساعۃ و انشق القمر گفتہ انشق ماضیست بحقیقت خود و ہمین قول عامہ مسلمین است والتفات کردہ شود بقول کسیکہ گفتہ ینشق القمر یوم القیامۃ چہ این خلاف اجماع است۔

در تفسیر قشیری گفتہ اجماع اہل تفسیر براین ست کہ تحقیق منشق گشت قمر در زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فیہ فی الدین نواوی رح در شرح صحیح مسلم نوشتہ کہ آنچہ بعض در معنی این آیت گفتہ کہ ینشق القمر یوم القیامۃ قول باطل و مردود است بسبب اجماع مفسرین بر خلاف آن انتہی - ملا علی قاری در مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف گفتہ قول یکہ از راہ راست تجاوز کردہ و برگشتہ انداز آنچہ بران اہل علم اند زعم کردہ اند کہ تاویلش اینست۔

ان القمر سینشق یوم القیامۃ دین مخالف ست لقولہ تعالی وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر انتہی

اور مولوی صاحب یہہ جو لکھتے ہین کہ بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو جناب مولوی عبد الحلیم صاحب جنہے خود مولوی صاحب بھی استدلال کیا کرتے ہین نظم الدرر مین فرماتے ہین۔

تحقیق حمل کیا بعض مفسرون نے کلمہ انشق ماضی کو اوپر ینشق مستقبل کے - یعنے پہٹے گا چاند بوقت قایم ہونے قیامت کے اور یہہ بعد نفخہ ثانیہ کے ہوگا - اور لیکن بیان کرنا اوسکا ساتھ صیغہ ماضی کے تو پس باعتبار تحقیق وقوع اور تیقن اوسکے ہے کیونکہ چونکہ وہ تیقن الوقوع ہے تو پس گویا کہ وہ واقع ہی ہوگیا: اور یہہ ایسا ہی ہوگیا اور یہہ ایسا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے آیا حکم خدا کا یعنے قیامت آویگی اور نقل کیا تعلبی نے اپنی تفسیر مین اس معنے کو امام حسن بصری رح سے ایسا ہی کہا افندی نے فی شرح شفاء مین اور شاید کہ یہہ نہ صحیح ہو اون سے یا شاذ ہو سلف سے -

پس نہین اعتبار کیا جاویگا بیچ خرق اجماع اون کے
کے ایسا ہی کہا زرقانی نے نہ پوشیدہ رہی تم پر عدم
درستگی اس قول کے ساتھ چند وجہون کے اول
یہہ کہ حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے مجاز ہے اور اسکے
لیے کوئی قرینہ ضرور چاہیے اور یہان کوئی قرینہ نہین
اور دوسرے یہہ کہ سیاق آیت یعنے قولہ تعالیٰ وان
یروا ایۃ الخ - انکار کرتا ہے اس معنی کو کیونکہ
کفار مکہ نہین کہینگے دن قیامت کو یہہ جادو مضبوط
ہے اور تیسرے یہہ کہ نہین مناسب ہے درمیان
پہٹ جانے چاند کے دن قیامت کو اور قرب اسکے
کے بلکہ واسطے اوسکے مناسب ہے ساتھہ وقوع قیامت
کے پس اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی بیان پھٹ جانا
اوسکا دن قیامت کو البتہ فرماتا کہ ہوگی قیامت
اور پھٹیگا چاند یا فرماتا قایم ہوئی قیامت اور پھٹا چاند
جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے اوپر صاحبان سلیقہ کے چوتھے
یہہ ہے کہ کلمہ انشق معطوف ہے اوپر اقتربت کے پس
مناسبت عطف کی مقتضی اسکو کہ ہو انشق محمول اوپر اپنے
معنی حقیقی اپنے کے جیسا کہ معطوف علیہ محمول ہے اوپر
اسکے پانچوین یہہ ہے کہ اگر ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی
بیان پہٹ جانا چاند کا دن قیامت کو تو پس
واقع ہوتا مانند نکلنے دابۃ الارض کے اور نکلنے
آفتاب کے مغرب سے اسواسطے کہ نہین احتمال ہے واسطے
جھوٹ ہونے خبر اللہ تعالیٰ کے اور نہوتا یہہ انشقاق
معجزہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالانکہ وہ سب
حدیثین کہ صحاح و غیرہ مین روایت کی گئین ہین ناطق

ہین اوپر ہونے اوسکے کے معجزہ واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور علاوہ اوس بات کے کہ کافرون
نے طلب کیا تھا معجزہ پس دکھلایا اونکو ہی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہٹ جانا چاند کا اوپر اوسکے کہ بالاستقلال
جانے گا تو اوسکو پس اگر کہے تو کہ خبر دینا پہٹ جانے کی
اوسکے قبل واقع ہونے اوسکے کے غیب کی خبر دینا ہی
اور یہہ معجزہ ہے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے کہونگا مین اوپر اوسکے یہہ غیب کی خبر دینا معجزہ
ہو جاویگا اور بداتہ اسکا پہٹنا معجزہ نہ ٹہریگا اور یہہ
خلاف صریح اون احادیث مرویہ کے ہے جو عنقریب
آتے ہین اور فتح البیان مین ہے حکایت کیا قرطبی نے
حسن بصری سے مثل قول عطا کے کہ بتحقیق یہہ وہ پہٹ
جانا ہے کہ ہوئیگا اوسکے دن قیامت کو اور یہہ قول باطل
ہے نہین صحیح ہے اور شاذ ہی نہین ثابت ہے واسطے
اجماع مفسرین کے اوپر خلاف اسکے اور اسواسطے کہ اللہ
سبحانہ نے ذکر کیا اسکو ساتھہ لفظ ماضی کے اور حمل کرنا
ماضی کا اوپر مستقبل کے بعید ہے محتاج ہے طرف کسی
قرینہ منقولہ کے یا دلیل کے کہ دلالت کرے اوپر اسکے اور
کہان ہے یہہ اور اوسی مین یہہ بھی لکھا ہے اور حاصل
یہہ ہے کہ جب ہم نے نظر کیا طرف کتاب اللہ کے تو بتحقیق
خبر دی اوسنے ہمکو کہ بیشک چاند پہٹ گیا اور یہہ خبر ہینچ
دی کہ عنقریب پہنچیگا اور اگر نظر کی ہم نے طرف سنت رسول اللہ
کے تو بتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح بخاری وغیرہ مین طرق متواترہ
سے کہ بتحقیق یہہ واقع ہوا ایام نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین اور اگر نظر کی ہم نے طرف اقوال اہل علم کے تو

بتحقیق متفق ہین وہ سب اسپر اور نہین التفات کیا
جاویگا اسکی طرف سند دا اوس شخص کے کہ جسنے شاذ کہا
اور اسنجا دا ویسکے کہ بعید سمجھا اور اسباب مین رسائل
مخلفہ ہین دا سطے شیخ رفیع الدین دہلوی وغیرہ کے انتہی
یہان پر جو بعض لیاقت پناہ دیسی پادری صاحب مولوی
وکیل احمد کے رسالون کو دیکھکر یہہ پر تپ کرتے ہین
کہ دیکھئے مولوی صاحب اپنے رسالون مین دوسرے
دوسرے مولوی صاحبون سے اسکو قول جمہور نقل فرماتے
ہین اور یہہ لکھتے ہین در نسیم الریاض وفتوحات
الہیہ حاشیہ تفسیر جلالین از قرطبی نقل کردہ -
اور کہا بعض انکے نے نہین واقع ہوا پھٹنا چاند کا
ابتک اور وہ منتظر ہے یعنے قریب ہوی قیامت اور
پھٹنا چاند کا اور قیامت جب قایم ہوگی تو پھٹ جاویگا
آسمان ساتھہ اون سب چیزون کے کہ اوسمین ہین
چاند وغیرہ سے اور ذکر کیا ماوردی نے کہ یہہ قول جمہور
ہے اور کہا اس واسطے کہ اگر پھٹنا کوئی باقی رہتا
کہ اوسکو نہ دیکھتا کیونکہ وہ نشانی ہے اور سب آدمی
نشانیون مین برابر ہین اور کہا حسن یعنے حسن بصری
نے قریب ہوئی قیامت پس جبکہ آویگی تو پھٹ جاویگا
چاند بعد نفخ ثانیہ کے انتہی
پس جبکہ مسلمانون کے ایسے ایسے معتبر لوگ انکی
ایسی ایسی معتبر کتابون سے اونکے جمہور کو اسکا منکر
نقل کرین اور پھر بھی اس زمانہ کے مسلمان لوگ
ایسے بیوقوف واقعیت کا نام لیکر تو بجز زبردستی اور
دھینگا دھینگی کے اور کیا چیز ہے اور کیا [illegible]

خدمت مین ہم عرض کرتے ہین کہ ہان ان مولویون
کے باوجود ہا قیل وقال و جنگ و جدال سے البتہ آپکو
اتنا موقع مل گیا کہ یہہ بات بناکر اپنے نئے جماعت
مین پھول گئے اور اپنے بڑے بڑے دلیل قادرون
کے نقول کو بھول گئے تو خیر مگر حضرت سلامت اس
سے ہمارے معجزہ شق القمر کے بطلان وانکار کا نام
بھی کافور ہے خاطر جمع رکھئے ہنوز دلی دور ہے
لیکن ہر سوالی را جوابی چونکہ آپ اسکو بڑی شورا
شوری دگر ماگرمی سے پیش کئے ہین تو اولا مولوی
صاحب کی عبارت منقولہ کا مطلب سمجھنے وثانیاً کچھہ
اپنی نقول معقول کا بھی تماشا دیکھئے امالا دلیل
پس اولا قرطبی وغیرہ نے اسکو ثبوت واستدلال
کے لئے نہین نقل کیا ہے بلکہ رد کرنے وجواب دینے
کے لئے لکھا ہے چنانچہ دیکھئے اسی فتوحات الہیہ
مین اسکے بعد لکھا ہے وقد ثبت بنقل الآحاد العدول
ان القمر انشق بمکۃ وہو ظاہر اور بتحقیق ثابت ہوا
ہے ساتھہ نقل احاد عدول کے کہ بتحقیق چاند مکہ
مین پھٹ گیا اور یہی مطلب التنزیل انتہی وہکذا
فی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض وغیرہما
کما مر - ظاہر قرآن کا ہے اور ایسا ہی ہے نسیم
الریاض شرح شفا قاضی عیاض وغیرہما مین جیسا کہ
اوپر گذر چکا -
وثانیاً بشرط تسلیم یہہ مذہب بعض ہے اور قول
بعض بمقابلہ اقوال معقولہ جمہور مردود ہے کما لایخفی
وثالثاً ماوردی کا اسکو قول جمہور نقل کرنا اولاً

خلاف قرآن جمہور ہے دثانیاً ماوردی نے بھی اسکو
اوسی خیال سے لکھا ہے جسکو منکرین مستبعد دمحال جانتے
ہین یعنے لانہ لوانشق مایقی احدالاراہ اور یہہ
اور اسلئے کہ تحقیق اگر پھٹتا تو نہین باقی رہتا کوئی شخص
بوجوہ عدیدہ باطل ہے -
کما سلف فاذاارتفع الرافع رفع المرفوع ایضاً جیسا
پہلے گزرا پس جبکہ اوٹھگیا اوٹھانیوالا اوٹھہ گیا
اٹھایا گیا یہی - ورابعاً ماوردی کی یہہ تعلیل
لانہ آیۃ والناس فی الآیات سواء یہی علیل ہے چنانچہ اسی
آیت ہی اور سب لوگ آیات مین برابر ہین اور
نہین لازم ہے یہہ کہ برابر ہون سب لوگ اوسمین
کیونکہ یہہ آیت تھی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور یہہ سوال طلب کرنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بوقت طلب کفار کے واقع ہوی تھی انتہیٰ -
وخامساً بشرط تسلیم قول جمہور بھی مردود ہے -
دیکھئے یہی مولوی عبدالحلیم صاحب اسی نظم الدرر مین
فرعون کے ایمان کے بیان مین فرماتے ہین -
ولاتکن مرۃ باقی ان الامور المنصور ماعلیہ الجمہور
اور تم شک مین مت پڑو کہ امر منصور وہی ہوا کرتا ہے
جس پر جمہور ہوا کرتے ہین -
وسادساً حسن بصری وغیرہ کی نقل کا جواب خود مولوی
صاحب کے اوستاد مولوی عبدالحلیم صاحب نے نظم الدرر
مین بڑی سرگرمی سے تحریر کیا ہے -
فلا حاجۃ لنا لردہ - پس ہمکو کوئی حاجت اوسکے
رد کرنے کی نہین ہے -
واما الثانی پس دیکھئے آپکی انجیل متی کو پروفیسر

جرمنی نے بالکل جھوٹہ ٹھہرایا ہے اور فاکنش اوسکو
متی کی تالیف ہی نہین سمجھتا اور ہنری اور اسکاٹ مفسر
اسکو محرف بتاتے ہین اور فرقہ ابیونی کے لوگ اسکے
اول دو باب کو بالکل الحاقی ٹھہراتے ہین اور ایسے ہی
جمیع آیات تثلیث کو آپکے محققین وضعی بتاتے ہین
اور صاحب تاریخ کلیسیا تحریر فرماتے ہین یوسیبیوس نے
اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ چاروں انجیل یوحنا کی حیات
مین جمع ہوئی تھین اور یہہ کہ اوس نے تینون انجیل
کو پسند کیا جو تھی خود اونمین شامل کی گواسکا ٹھیک
زمانہ تحقیق کرنا نہایت دشوار ہی کہ عہد جدید کے تمام
کتابین کب ایک جلد مین مجلد کی گئین لیکن اسمین کچھ
تکرار نہین کہ دوسری صدی کے نصف منقضی ہونے
سے پیشتر ہی اونکا جزو اعظم تمام عیسائی جماعتون کے
درمیان عقاید ایمان مان لیا گیا تھا انتہیٰ اور اوسی
مین یہہ بھی تحریر فرماتے ہین وہ عقیدہ جو اول
کلیسیا روم نے اختیار کیا اور ظاہر ادہ شروع ہی
زمانہ کا تھا وہی تھا جسکو اب عقیدہ حواری کہتے ہین
اور چوتھے صدی سے اسطرف یہہ رائے عمومًا لوگون
کی رہی تھی کہ وہ واقعی اونہین متبرک آدمیون سے
پیدا ہوا جو اوس کام کے لئے مجتمع ہوے تھے لیکن
اس بات کا کوئی ثبوت ہاتھ نہین لگتا بلکہ چند مصنفون
نے بڑے اصرار سے اوسکو متروک کہا ہے اوسکے
حاشیہ مین لکھا ہے مثلاً موشم مورخ تاہم وہ تسلیم کرتا
ہے کہ عیسوی مذہب کے اول مورخین بجز عقیدہ کاملہ
مذکور کے اور کچھ تعلیم نہین کرتے ہین انتہیٰ -

پس اب جو پادری صاحب لوگ یہہ عقیدہ تثلیث وغیرہ کو عین ایمان جانتے اور ہولی غرنیتی یعنے تثلیث مقدس کہتے ہین تو صریح ہٹ دہرمی نہین تو اور کیا ہے اور پھر اولے مسلمانون کے امور متواترہ پر اعتراض کرنے کے لئے اون کے اقوال مردودہ کو رجال مجروحین سے نقل کرکے معرض بیان مین لانے کو اپنے اپنی لال لال زبانین جو نکالتے ہین تو بجز اسکے کہ اپنی انکھہ کے شہتیر نظر نہین پڑتے دوسرون کے تنکہ دیکھنے کو انکھین پھاڑتے ہین اور کہا ہے اور مولوی صاحب جو یہہ لکھتے ہین کہ تفہیمات الہیہ مین مولوی شاہ عبدالعزیز کے والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے کہ عندنا لیست من المعجزات - ہمارے نزدیک معجزات سے نہین ہے تو اولا حضرت شاہ صاحب اس معجزہ کے معاذ اللہ منکر نہین کیونکہ فتح الخبیر مین خود فرماتے ہین -

پہٹ گیا چاند زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو پارہ ایک ٹکڑہ پہاڑ پر رہا اور ایک اسکے نیچے - پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو انتہی اور ایسا ہی ہے فتح الرحمان اور سرور المحزون مین وثانیاً تفہیمات کا یہہ مطلب نہین اوس سے یہہ سمجھنا یا تو اپنی سمجھہ پر ظلم کرنا ہے یا اوسکی تہورسی عبارت لکھہ کر عوام کو فریب دینا اور بیخانہ ایک بزرگ کو منکر بنانا ہے وکلاہما مذمومتان جدًا - اور یہہ دونون بری ہین یقینًا -

پس اسلئے مجھکو یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً حضرت شاہ صاحب رح کی پوری عبارت لکھون کہ ارباب سلیقہ دیکھہ لین کہ جناب شاہ صاحب معاذ اللہ اسکے منکر نہین اور اگر پھر بہی کسی کے ذہن مین کچھہ شک وشبہ باقی رہجاوے تو مین ثانیاً اوسکی توضیح بہی کردون کہ کما ینبغی تمیز بین الحق والباطل ہوجاوے پس ملاحظہ فرمائے کہ پوری عبارت جناب شاہ صاحب رح کی یہہ ہے -

اور آیا سمجھلاؤن مین تجھکو کہ کیا ہے ولایت پس وہ مثل بخت کے ہے یعنے جسطرح نصیب اور بخت امر وہبی ہے ایسے ہی امر ولایت وہبی ہے کہ خدا ہی کے طرف سے حاصل ہوتی ہے کوئی اپنے کسب سے اوسکو نہین پا سکتا ہے لیکن بخت مین ظلمت اور تاریکی ہوتی ہے یعنے بخت نیک وبد دونون ہوتا ہی اور ولایت عین اشراف یعنے بالکل سراسر نور ہی نور پس ساتھہ بخت کے نیک ہوتے ہین نیک اور شقی ہوتے ہین بدکار لیکن بخت پس وہ بدیہی یعنے ظاہری ہے اور سوا اسکے نہین کہ انکار کیا اوسکا اون قومون نے کہ جو اہل تمیز نہین اور تجلیات اغراف سے مثلا یہہ ہے کہ کہا جاوے تجھنے اپنے گہر مین ایسا کیا یا کل ایسا ایسا ہوگا اور معجزات جزیہ مثل دعا کرنے واسطے مریضون کے اور زیادتی کہانے اور پانی کے لیکن پہٹ جانا چاند کا پس نزدیک ہمارے معجزات سے نہین سوا اسکے نہین کہ قیامت کی نشانیون مین سے ہے جبکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نزدیک آلگی گھڑی یعنے قیامت اور پہٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزوی اوس سے قبل اسکے وجود کے پس ہوگیا معجزہ اس راہ سے پس

انصاف کرو اور مت ہستہ دہر می کرد انتہی -

اور صاحب السیف الماضی لقطع القول انکر الشقاق القمری الماضی لکھتے ہیں کہ این قول مصنف یعنے محدث دہلوی رح جواب شیخ صدر عالم است اصل اینست کہ در سنہ ۱۱۶۰ھ شیخ صدر عالم بزمانہ محدث دہلوی رویت شق قمر ساختہ و مراد از ان رویت حقیقت محمدیہ داشتہ نزد محدث دہلوی حقیقت حال خود نوشتہ فرستاد محدث دہلوی برائے دفع شبہ بنظر خیر خواہی مومنین انکار معجزہ شق قمر از معجزات دلالت نمودہ از معجزات نبوت پس وجہ انکار شد ہمین قصہ شیخ مذکور است بنا علیہ رح ہر جا متصریح میفرمایند کہ صرف شق القمر بمعنی اضافی یعنے بغیر دعوی نبوت معجزہ نبود مطلب مصرح آنست کہ این شق قمر کہ شیخ دیدہ است آن معجزہ نیست چرا کہ دعوی نبوت نیست، و آن شق قمر کہ بزمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدہ بود آن معجزہ بود کہ بعد دعوی نبوت ظاہر شدہ بود زیرا کہ معنی اخبار عن الغیب و دعوی یکے اند بمقام تحدی یعنے نفس انشقاق از معجزات نیست بلکہ از آثار قیامت است لیکن چون بہ تحدی سرور عالم واقع شد پس بالضرور معجزہ گردید و فیہ ایضاً معنی کلام محدث دہلوی رح اینست کہ معجزہ شق قمر از معجزات جزئیہ نبود زیرا کہ معجزات بر دو قسم است یکے معجزات جزئیہ کہ سوائے نبی از دیگران از اولیاء کرام ظہورش ممکن و جایز باشد چنانچہ تکثیر آب و طعام و بارید ن باران و مانند آن و دوم آنکہ ظہورش بجز نبی از دیگر اولیاء ممکن و جایز نباشد بچون معجزہ قرآن کریم و شق قمر چنانچہ تفصیل این معنی خواہد آمد پس شیخ صاحب درین مقام نفی معجزہ جزئیہ بودن انشقاق قمری فرمایند زیرا کہ الف لام بر لفظ المعجزات برای عہد است و معہود آن معجزات جزئیہ است و در معجزہ علم و نطق نبی شرط است، و در کرامت ولی شرط نیست پس شق القمر ممکن بذات است لاکن بر دست ولی ممکن الوقوع نیست تا کہ عدم تطابق خبر کتب سابقہ لازم نیاید چہ دران مسطور بود کہ شق القمر بر دست نبی خواہد شد و قیامت قریب خواہد شد بعد ازین فاضل مذکور (مولوی احمد علی) می نگارد کہ آنچہ بعض مولویان از عبارت محدث دہلوی رح فہمیدہ اند کہ او رح انکار وقوع شق قمر کردہ است این فہم سراسر غلط است چرا کہ لفظ کان بمعنی وقع آمدہ است پس معنی بر این نمط شد فوقع معجزۃ انتہی اور فتح البیان میں لکھا ہے اور بیچ تفہیمات مولوی شیخ ولی اللہ محدث الدہلوی رح کے ہے اور لیکن شق القمر پس نزدیک ہمارے ہمین ہے معجزات سے سوا اسکے ہمین کہ علامات قیامت ہے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرب ہوی قیامت اور پہٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جزوی ہے اوس سے قبل موجود اوسکے کے پس ہو گیں معجزہ اس راہ سے اور اعتراض کیا ہے اس پر بعض اوس شخص نے کہ ہمین سوا کرتا ہے اور بے پرواہ کرتا ہے بہو کہہ سے یعنے بیہودہ اور دفع کیا اوسکا ایک جماعت نے علماء ہند و غیرہ سے اور ہمین ہے اس عبارت میں انکار اس معجزہ کا جیسا کہ سمجھا اسکو بعض قاصرین نے نبوت رتبہ کمال بلکہ ہے بڑی دلیل

اوپر اثبات اوسکے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھتا ہے
کلام علماء یا اللہ تعالیٰ کا -

الحاصل خلاصہ مطلب محقق دہلوی رحمہ کا یہ ہے کہ
چونکہ حق جل وعلی نے اپنے علم ازلی مین انشقاق قمر کو
آیۃ من آیات القیامۃ ایک نشانی ہے قیامت کی
نشانیون مین سے -

قرار دیا تھا واقع ہونا اوسکا امر ضروری تہا لیکن ایسی
حالت مین کوئی اوسکو معجزہ نہین کہہ سکتا مگر زمانۂ وقوع
کا اوسکے چونکہ غیر معلوم ومعین تہا اور جہت کفار قریش نے آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ معجزہ طلب کیا اور آپنے
بطور معجزہ پیشین گوئی کے اونکو زمانۂ وقوع سے اوسکی
خبر دیا اور مطابق اخبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے شق القمر واقع بھی ہوا تب کفار قریش نے کہا ہذا سحر
مستمر یہہ جادو ہمیشہ ہے پس درحقیقت اس اعتبار سے
یہہ اخبار معجزہ تہا نہ کہ نفس شق القمر کیونکہ ازل سے نفس
شق القمر کا من آیات القیامۃ ایک نشانی قیامت کی
نشانیون مین سے ہونا ثابت ہو چکا تہا مگر بعد از وقوع مجموع
اخبار ونفس شق دونون بہت مجموعی معجزہ ہوگیا -

کما لایخفی فتامل فانہ دقیق جدًا -

جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے پس سمجہو کیونکہ بہت باریک ہے
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ مولوی
وکیل احمد نے السیف الماضی در رسالہ مولوی احمد علی کا
جواب لکہا اور اسمین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کو
منکر ٹہہرایا ہے تو اولا ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ مولوی صاحب
نے مولانا صاحب کو مطلقًا منکر نہین ٹہہرایا ہے چنانچہ
خود انہون نے اپنے رسالہ تبصرہ مین لکہا ہے
تفسیر فتح الرحمان مین حضرت شاہ صاحب رح نے مذہب
اہل تحقیق اختیار کیا ہے اور شق قمر کے معجزہ ہونے
کا اقرار کیا ہے اہنتی اور ایسا ہی اپنے اور رسالون مین
بھی درج کیا ہے ہان اسی عبارت تفہیمات کو البتہ منکر
بتاتے ہین تو یہہ تو عین متنازعہ فیہ ہے اوس سے
استدلال کیونکر لایق قبول واقبال ہو سکتا ہے -

کما لایخفی وثانیًا بعضون نے باین ہمہ شاہ صاحب کی
اس عبارت کو الحاقی ٹہہرایا ہے اور وضعی بتلایا ہے
چنانچہ اسی السیف الماضی ہی مین لکہا ہے ورفع الرحمان
وخوز الکبیر وسرور المحزون وغیرہ کہ مشہور ترین مصنفات
وی قدس اللہ سرہ اند خود بوقوع انشقاق قمر ومعجزہ
بودن آن قایل اند وصاف نوشتہ اند کہ انشقاق
واقع شد چنانچہ بالا نقل کردہ شد پس باوجود این فضل
وکمال وعلوم ظاہری وباطنی بعید القیاس نماید
کہ در تفہیمات الہیہ انکار ازان کنند پس این عبارت
مذکورہ تفہیمات الہیہ تواند کہ الحاقی باشد ومؤید
این معنی ہست اینکہ از بعضے اکابر باستماع پیوستہ کہ
مسودہ تفہیمات از شاہ صاحب است لیکن جمع وترتیب
آن بعد انتقال وشان بعمل آمدہ است پس می تواند
کہ این عبارت از تصرفات مغرتیان باشد واللہ تعالے
اعلم بمراد خواص عبادہ انتہی پس بصورت صدق و
تسلیم اسکے اسکا یہ اعتبار ہے اور یہہ ہمارے شق القمر
کے لئے مخالف ومعارض کیونکر ٹہہر سکتے ہین -

کما لایخفی -

وثالثاً فرضاً اگر شاہ صاحب اسکے منکر ہی ہون تو
کیا فقط اونکے انکار سے عدم وقوع شق القمر لازم
آجاویگا ہرگز نہین دیکھئے بعض حضرات وجود سموات
واجنۂ وغیرہا کے جو منکر ہین تو کیا محققین متبین کے نزدیک
وہ سب معدوم ومغیر مثبت ہوجاوینگے حاشا وکلا
یہان پر بعض حضرات بر پشت پناہی رسائل مولوی
وکیل احمد جو یہہ فرماتے ہین کہ عبارت تفہیمات وعبارت
فتح الخبیر وفتح الرحمان وغیرہما باہم متعارض ہین پھر
اون سے کیونکر احتجاج مستقیم ہوسکتا ہے تو اولا
مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اسمین ہرگز تعرض نہین
کما سلف فتذکر وجیسا اوپر گذر چکا پس یاد کرو۔
وثانیاً بصورت تعارض بموجب اوانتعارض ضائع قطعاً
(جب دونون باہم متعارض ہونگے تو ساقط ہوجاوینگے)
کے دونون ساقط ہوجاوینگے۔
اور عمل دیگر مجتہدین کے اوپر بالکل رایگان
چھوڑ دینے سے خاصکر جبکہ یہہ بچاوے ہمکو طرف
طعن کسی کے بزرگون مین سے اور اہل کمال سے کیونکہ
الزام کا رفع کرنا اچھا ہے الزام کے لازم کرنے سے
جیسا کہ پوشیدہ نہین اوپر دانشمندون کے۔
وثالثاً بشرط تسلیم تناقض وتعارض بھی حضرت
شاہ صاحب اس معجزہ کے منکر نہین ٹہر سکتے دیکھئے
مولوی عبدالحی ابراز الغی مین لکھتے ہین۔
بتحقیق ثابت ہوچکا ہے کہ جب کسی عالم سے دو کلام
مختلف صادر ہون تو احسن دونون کا وہ ہے کہ موافق
ہو بیچ اوسکے غیر اوسکا بزرگون سے اور دلالت
کرین اوسپر دلیلین۔
اب بعض نکتہ چین جو یہہ قابلیت چھانٹنے رہین کہ اگر
شاہ صاحب کی غرض تفہیمات سے بھی یہی تہی جو
سرور المحزون وغیرہ سے ہے تو اوسکو مجمل ومعتقد
کیون کر دیا صاف مفصل کیون نہ بیان کر دیا کہ یہہ جھگڑا
نہ پڑتا اور اونکا کلام محل اختلاف ونزاع نہ واقع ہوتا
تو اونکو ہم بشایستگی اولا یہہ سمجھاتے ہین کہ درحقیقت
عبارت تفہیمات چندان معقد وپیچدار نہین لیکن ؎
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✻ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
وثانیاً یہہ عرض کرتے ہین کہ مطابق اسکے تو یہی
اعتراض قرآن شریف پر بھی وارد ہوتا ہے کہ خداوند
تعالی نے اولامستم النساء یا چھوا عورتون کو مین اسکے
معنی مفصلہ کیون نہ فرما دیا کہ اس سے جماع مراد ہے یا ہاتھ
سے چھونا مقصود ہے اور علی ہذا القیاس وامسحوا
برؤسکم وارجلکم در مسح کردسرون کو اور پیرون کو کو
بجملہ مفصلہ کیون نہ تعبیر کیا جس سے صاف معلوم ہوجاتا
کہ ارجلکم رؤسکم پر عطف ہے یا وجوہکم پر اور یہہ اختلاف
بین الائمۃ من اہل السنۃ والجماعۃ بینہم وبین الشیعۃ
نہ واقع ہوتا اور محل نزاع نہ ٹہرتا وامثال ہذہ الہفوا
اور مثل ان بیہودہ باتون اور واہیات اعتراضون کے
واجبات مین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے۔
اب مولوی صاحب جو یہہ لکھتے ہین کہ حدیثین جو
حضرت ابن عباس سے اس باب مین ہین اوسپر بھی جرح
ہوچکی ہے کہ وہ اوسوقت تک پیدا ہی نہوی تہی حضرت
انس کی حدیثون پر بھی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ

ہین چار برس کے تھے تو مین مومن کرتا ہون کہ اسمین کچھ
ضرر نہین اور توضیح شق القمر مین اسسے کچھ اختلال نہین
لازم آسکتا مولوی عبد الحلیم صاحب نظم الدرر مین لکھتے
ہین - تحقق الشقاق قمر پانچ برس قبل ہجرت کے تھا
اور ابن عباس اوس زمانہ مین پیدا ہی ہوے تھے
اور انس پس مدینہ مین چار یا پانچ برس کے تھے ایسا ہی
کہا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین پس کیونکر
روایت کیا ان دونون نے حدیث شق القمر کو جواب
یہہ ہے کہ نہین روایت کیا ان دونون نے کہ ہم نے
دیکھا اوسکو بس ہے روایت اون دونون کی ساتھہ
سننے کے دوسرے سے اور اسمین کچھہ مضایقہ نہین کہا
افندی نے شرح شفا مین حدیث انس کے مراسیل صحابہ
سے ہے اور وہ مرجحات حدیث ابن مسعود سے ہے
وفی السیف الماضی این روایت ایشان [illegible]
صحابہ ست پس از شواہد حدیث ابن مسعود خواہد بود
و در تقریب نواوے می گوید کہ -
مرسل صحابی مانند جزم دینے ایک شے سے کہ کہا اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا مثل اسکے اوس سے کہ
جانا گیا ہے کہ بباعث صغر سن کے وہ اسمین حاضر نہین
ہوا اور سنے اسلام لایا پس حکم کیا گیا ہے ساتھہ
صحت اوسکے کے اوپر مذہب صحیح کے وہ کہ یقین کیا ہے
جمہور ہمارے اصحاب دیگر سے اور الحاق کیا ہے
اوپر اسکے اون محدثون نے کہ جو شرط لگاتے ہین
واسطے صحیح کے اور کہتے ہین ساقط ہے مرسل کے
انتہی اور ایسا ہی عام کتابون مین ہے کہ ہین پوشیدہ

ہے اوپر معاجان عقل کے -
اب مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین پس چکہ علماء محدثین
بحث اسکے منصوص و متواتر ہونے پر ہو رہی ہے
تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بخاری
پر دلیل ہے ایک بے خبری کی بات ہے کیونکہ محققین
علماء مین اسکے نفس منصوص و متواتر ہونے پر بحث
نہین ہے بلکہ اسکے طرق مین البتہ کلام و اختلاف ہے
اور وہ اصل مقصود کے لئے کچھہ مضر نہین صاحب السیف
الماضی لکھتے ہین در فتح الباری از ابن عبد البر نقل
کردہ کہ حدیث شق قمر از جماعت کثیرہ صحابہ جلیل القدر
مروی ست وازین صحابہ جماعتی کثیر از تابعین واز
ایشان گروہا گروہ از تبع تابعین روایت کردہ اند
کہ ہمین سان بما رسید و مویدا نیست آیتہ کریمہ -
اقترب الساعۃ وانشق القمر قریب ہوی قیامت اور
پھٹ گیا چاند ہم پس نماند برای استبعاد مستبعد
عذری انتہی و در تفسیر کبیر گفتہ کہ صحیح آنست کہ حدیث
شق قمر مشہور ست انتہی و علامہ عبد الوہاب بن
سبکی گفتہ کہ حدیث انشقاق قمر متواتر است انتہی و
ادنی درجہ تواتر بعضے علماء چہارم عدد نوشتہ اند
چنانچہ صاحب جامع الاصول از قاضی باقلانی نقل
کردہ و صاحب توضیح الافکار در شرح تنقیح الالفاظ
بہ ہمین معنی اشارہ نمودہ و امام تاج الدین سبکی در
شرح مختصر ابن حاجب و سید شریف در شرح مواقف
و جلال الدین در رسالہ متواترات و شیخ عبد الحق دہلوی
مشکوۃ شریف و صاحب تغییر [illegible]

مطبع [illegible] اسلام بمگلور بین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +

اخبار چو پیرست از بس روشنی | روگشت دلیل حق بر من بر من | ای خیر بقوت بحران سال جدید | منشور محمدی است جاوید حسن ۱۳۰۲ھ

منشور محمدی

منشور رسولان همه محتاج بخاتم | با خاتم دهر آمده منشور محمدؐ | توریت بلا توریه انجیل بتجیل | گویان صفت سیرت هر دور محمد

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۱۵ اوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار یہ پرچہ اخبار عشرہ و ابطال تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک ۵ روپیہ بدیعی آوے ہتمم کے نام آنی چاہیئں۔

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہی | ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمد
عالم ہے قدیر ہی احد ہے | جو اسکی ثنا لکھوں وہ کم ہی | خورشید عرب مہ عجم ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سلم مرید صادق | محبوب جناب کبریا ہے
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | آرایش مسند شریعت
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | ای خانہ عیش گھر بائمر ہو گواہ رہو اور رد ایہ یا طرہ
قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر سے ہی روشن | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالے | ہمنام جناب مصطفا ہے
دیہیم جلال فرق پر ہے | اور نگ قدم پہ جلوہ گری | نورخ دلپذیر اسلام
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں کھی ہے | شمس الاخبار آسمان پر
افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی | کرنا ہی بقلب نار و ناشاد
کیا لکھوں ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہی ماعرفناک | چھپتے ہین صحیح سب کو لیف
جب نعت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | ہر لفظ ہی رشک در مکنون
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | ہوا سکو ہیبت جری ترقی

اس نظم کو کر چکا جب ارقام | توقیع محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے گیارہ جلدون کے متفرق ہوگئے
مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا
ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو
بارسال قیمت یعنی فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے
ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر ہے۔
غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب
علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول
ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے اون کے نام پر
روانہ کئے جائین گے فقط

قصیدۂ لغتیہ

من طبعزاد سید نقیر محمد فدا دل سید غلام حسین صاحب
بخاری مرحوم

دم پر طبیعت جو آئی نہ ہوتی
تو یہہ طرز مدحت سرائی نہ ہوتی
اگر ذات حضرت کی آئی نہ ہوتی
جہان مین عیان بس خدائی نہ ہوتی
جو بحر کرم سے جدائی نہ ہوتی
مری آنکھہ دریا بہائی نہ ہوتی
مری چشم مین روشنائی نہ ہوتی
اگر خاک پا تا تہہ آئی نہ ہوتی
نکلتی نہ ہرگز مری روح تن سے
لحد مین اگر روشنائی نہ ہوتی
مکرتا اگر مدح عارض چمن مین
تو مجھہ سے نکلی یہہ بھلائی نہ ہوتی
نہ صاحب علی جا شریک کسی کے
خدا کی طبیعت خدائی نہ ہوتی
اگر بخت بد مین برائی نہ ہوتی
مکرتا اگر مدح زلف محمدؐ
گھٹا مجھہ پہ رحمت کی چھائی نہ ہوتی
جو آئینہ دل نہ پاتا تجلی
تو ظلمت ہی رہتی صفائی نہ ہوتی
نہ ہوتے اگر شافع حشر احمد
تو دوزخ سے ایسی رہائی نہ ہوتی
در پاک سے گر فلک فخر کرتا
میسر کبھی جبہہ سائی نہ ہوتی
نہ جنتا اگر برزخ روے حضرت
کبھی معرفت تک رسائی نہ ہوتی
جو آنکھون کو ہوتا نہ شوق نظارہ
نظر مین وہ صورت سمائی نہ ہوتی
نہ سنتا اگر وصف حسن محمدؐ
فدا کی طبیعت فدائی نہ ہوتی

بقیۂ شق القمر

روایت شق القمر متواتر ہست چنانچہ گذشت و نیز در
فتح الباری نوشتہ کہ حفاظ حدیث بر صحت ایں
قمر ہر دو بہ نقل مستفیض متفق اند کہ بعد قطع است
نزد کسیکہ بر طرق حدیث مطلع ہست انتہی اور سیرت حلبی
مین لکھا ہی کہ امام تاج الدین سبکی در شرح مختصر ابن
حاجب نوشتہ کہ بالفرض اگر ثبوت این معجزہ مقدسہ

بتواتر طرق حدیث بتصور نکرده شود و باهم فقط ناطق
بودن قرآن کریم بر ثبوت و ظهور آن برهان ساطع و
دلیل قاطع کافی هست بتمسک بتواتر طرق حدیث حاجتی
نیست انتهی پس اب اسکے نفس وقوع کے منکر کی تکفیر
و تضلیل مین کیا محل کلام ہے اور تحقیق وقیق سے بخبری
کیونکر ہے نظم الدرر مین لکھا ہے -

جان تو کہ بتحقیق گزر چکا کہ حدیث شق القمر کی جزء مشہور
یا متواتر ہے پس اوپر اول کے منکر اوسکا گمراہ ہے اور
اوپر ثانی کافر اور اسی مین ہے اور خلاصہ مین ہے جو
غض کر رد کرے کسی حدیث کو تو کہا ہے ہمارے بعض مشایخ
نے کہ کافر ہو جاتا ہے اور کہا متاخرون نے اگر ہے متواتر
تو کافر ہو جاویگا کہتا ہون کہ یہی صحیح ہے -

اور مولوی نجف علی صاحب تذکرہ شق القمرین لکھتے
ہین اگر احدی از اہل سلام و فرد ے از ارباب ایمان
با بہام فلاسفہ یا اغواے معنوی و اضلال گمراہی باتہتاع
انشقاق قمر زبان کشاید از دائرہ اسلام بیرون
اوفتد و از احاطۂ ایمان بدوری رود انتہی -

اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ یہہ
انشقاق قمر معجزات معتبرہ سے نہین اور حدیثین
جو اس باب مین وارد ہوی ہین وہ سب طبقہ رابعہ
وغیرہ کی ہین کہ بدون شواہد اونکا اعتبار نہین اور
بصورت معتبر ہونے کے بھی جو بعض روایتون مین -

سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ -
وارد ہوا ہے کہ سوال کیا اون لوگون نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ دکھلادین انکو کوئی معجزہ

وہ کہ ہے اوس سے یہہ ایک خاصہ معجزات کا ہے بیان کیا ہے
ہے اور پھر اگر آیات متعدد سے ہونا اوسکے وقوع کے
بعد منکرین کو ہلاک ہو جانا چاہیے حالانکہ ہوا نہین آیات
المقترحۃ واللازم باطل کما لا یخفی فالملزوم مثلہ پس ثابت ہوا کہ
اولا تو نفس بعض یعنے واحد سے یہہ معجزہ مقترحہ ہونا ثابت ہے
مستمر سے اسکا معجزہ مقترحہ ہونا ثابت ہے -

کیونکہ منکر نہین انکار کرتا ہے از روے عناد کے اور کافر
نہین نسبت کرتا ہے امر خلاف عادت کو طرف جادو کے
مگر جبکہ کوئی دعوی کرتا ہے کہ یہہ امر خلاف عادت برے
معجزات یا کرامات سے ہے ایسا ہی ہے اظہار الحق مین
اور ثانیاً بہت سے احادیث صحیحہ قویہ بھی اسکی ہیئت ہین
بعضا دون مین سے وہ ہے کہ یہہ روایت کیا بخاری نے
طریق سے مجاہد کے ابی معمر سے اوس نے عبد اللہ بن مسعود
صفہ سے کہا پھٹ گیا چاند در ہم لوگ ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس ہو گیا دو ٹکڑے پس فرمایا
ہم لوگون کو گواہ رہو گواہ رہو اور روایت کیا طریق سعید
ابراہیم سے ابی معمر سے اونھون نے ابن مسعود سے کہا
پھٹ گیا چاند پیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دو ٹکڑہ ایک ٹکڑہ اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے اوسکے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ
رہو اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اوس نے
انس سے کہا سوال کیا اہل مکہ نے یہہ کہ دکھلادین اونکو
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا اور
روایت کیا طریق سعید سے قتادہ سے اونھون نے انس سے
رضی کہا کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلاوین اونکو کوئی نشانی
پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا اور مشکوۃ مین
ہے انس رضہ سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلاوین اونکو
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑہ یہانتک
کہ دیکھا اون لوگون نے حرا کو درمیان اون دونون
ٹکڑون کے متفق علیہ یعنے روایت کیا اوسکو بخاری و
مسلم نے کہا ہے نظم الدرر مین اور تعقب کیا ہے اسکے
بعض کرمانے سیرت محمدیہ مین ساتھ قول اپنے کے یہنین
ہے جملہ حتی راؤا حرا بینہما مسلم مین پس ہوگی افراد بخاری
سے اور روایت کیا مسلم نے طریق مجاہد سے ابی معمر سے
عبداللہ بن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے پس فرمایا رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق ابراہیم
سے ابی معمر سے اونھون نے عبداللہ ابن مسعود سے کہا
درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے منی مین تھے اچانک پھٹ گیا چاند
دو ٹکڑے پس ہوگیا ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے اور ایک
ٹکڑہ پیچھے اوسکے پس فرمایا واسطے ہم لوگون کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق
اعمش سے ابراہیم سے ابی معمر سے اونھون نے ابن مسعود سے
کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے دو ٹکڑے پس چھپا لیا پہاڑ کو ایک ٹکڑے نے
اور تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای بار خدایا گواہ رہ اور
روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اونھون نے
اس سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلاوین اونکو کوئی
نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا اور روایت
کیا ترمذی نے طریق مجاہد سے ابی معمر سے اونھون نے
ابن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
صحیح حسن ہے اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی معمر
سے اونھون نے ابن مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم
لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منی
مین تھے پس پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے ایک ٹکڑہ
پیچھے پہاڑ کے اور ایک ٹکڑہ پیچھے اوسکے پس فرمایا
واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
گواہ رہو اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت
کیا ابن عمر نے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا یہہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

پس یہہ سب حدیثین خصوصا جو اسمین مشہد و اصناف شہادت
دے رہا ہے کہ یہہ انشقاق قمر معجزہ مقررہ سے ہے
بس اب وہ کہ لایا اوسکو در منثور مین بحوالہ ابونعیم نے
دلایل مین طریق عطاء اور ضحاک سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اقتربت الساعۃ
وانشق القمر کے کہا جمع ہوے مشرک سب بیچ زمانہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اون مین سے
ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور اسود بن عبد
یغوث اور اسود بن مطلب اور ربیعہ بن اسود اور نضر
بن الحارث تھے پس کہا اونھون نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اگر تم نبی ہو تو پہاڑ دو ہمارے
لئے چاند کو دو ٹکڑے آدھا ابی قبیس پہاڑ پر رہے
اور آدھا قیقعان پر پس فرمایا اون سبھون کو نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کردوں مین تو ایمان لاؤ گے
تم کہا اونھون نے ہان اور تھی رات چودھوین پس دعا
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا سے
کرویوے اونکو وہ کہ سوال کیا اونھون نے پس
ہو گیا چاند بتحقیق مثل اسکے کہ آدھا اوپر ابی قبیس کے اور
آدھا اوپر قیقعان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پکارنے لگے یا ابا سلمہ بن عبد الاسد اور
ارقم بن ارقم گواہ رہو اور وہ کہ روایت کیا بغوی نے
انس بن مالک سے کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلا دین
اوسکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے
دیکھا اونھون نے سوا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کے
کہا شیبان نے قتادہ سے پس دکھلایا اونکو پہت جانا
چاند کا دو ٹکڑے انتہی اور یقین اون دونون کے -
جنکو مولوی صاحب نا معتبر سمجھتے تھے بشواہد ہا معتبر
اور اوسکے موئد و مبثت ہوگئین کما لا یخفی اب
مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ ان احادیث و آیت
مین لفظ آیۃ نکرہ ہے اوس سے یہہ آیت خاصہ معینہ

۲ اور عباس بن مرداس بن ابی عامر

مراد لینا زبردستی ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ قرآن
شریف مین ان پر دو آیۃ اور احادیث مین جملہ اشہد وا
صاف اسکے تعین پر دلالت کر رہا ہے کما مر و لا یخفی علی
من لہ ادنی حظ اور بخاری کا اپنے ترجمہ باب کو اس
عنوان سے معنعن کرنا کہ -
باب سوال مشرکون کا یہہ کہ دکھلا دین اونکو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پہت جانا
چاند کا - اسی کا موید ہے اور امام نووی کے کلام سے
بھی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ شرح صحیح مسلم مین فرماتے
ہین بتحقیق یہہ پہنشا حاصل ہوا رات کو واسطے اوس
قوم کے کہ سوال کیا اونھون نے اوسکا اور طلب کیا دیکھنا
اوسکا پس خبردار ہوئے بغیر اونکے واسطے اوسکے -
اور ایسا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بھی مدارج
النبوۃ مین لکھتے ہین طلب کردند کفار قریش از آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتی را و گفتند کہ اگر تو صادقی
تو دو پارہ کن قمر را پس اشارت کرد آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقمر و او شق شد دو نیم و مدت حجاب را
درمیان و فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہدوا
اور پھر اوسی مین چند سطرون کے بعد لکھتے ہین و دیدند
و نمودند نزد اہل حق در قدرت الٰہی است ہر گز اخواہد
نماید و ہر گز اخواہد نخواہد و مقصود و منودن بجماعت
مخصوص بود کہ تحدی کردہ بودند و درخواست
این آیت را از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نمودند و دیگران را نمودند و خود
آمدند و جزو اند تمام عالم را

۴۴۴ سورۂ [illegible] ۱۳ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱۸۱۶ ۱۸۱۷ ۱۸۱۸ ۱۸۱۹ ۱۸۲۰ ۱۸۲۱ ۱۸۲۲ ۱۸۲۳ ۱۸۲۴ ۱۸۲۵ ۱۸۲۶ ۱۸۲۷

ہو کہ بعض افق مین ظاہر ہوا ہو اور بعض مین نہ ہوا ہو
جیسا کہ گہن کو ایک شہر والے پاتے ہین اور دوسرے
نہین پاتے تاویل کی اوسکی ایک قوم نے یہہ کہ دن
قیامت کو ہوگا اور اگر واقع ہوتا تو البتہ متواتر ہوتا
اور جواب دیا گیا ہے باین طور کہ موافق نے تو نقل کیا
اور بالتواتر اسکو ثابت کیا اور مخالف کو کبھی ذہول
بھی ہو جایا کرتا ہے یا اسکو مثل گہن کے خیال کر لیا ہو
اور سوا اسکے نہین کہ یہ تو ایک لحظہ تھا اور اگر برابر
رہتا یہان تک کہ سب لوگ اوسکو دیکھہ لیتے اور پھر
بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دئے جاتے اسواسطے
کہ اللہ تعالی کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ
جب کوئی معجزہ محسوس ہو اور پھر سب لوگ اوسکے
بعد بھی کفر کرین تو عذاب کئے جاتے ہین - اور کشمیہ بخاری کہتا ہے
اور تحقیق انکار کیا بعض اونکے نے اس خبر کا پس
کہا اونھون نے اگر ہوتی واسطے اسکے کوئی حقیقت
تو نہ پوشیدہ رہتا اوپر عوام لوگون کے اور البتہ خبر ہین
بطور تواتر کے منقول ہوئین کیونکہ یہہ امر محسوس اور
شاہد ہے اور سب آدمی اس مین برابر ہین اور نفس
خواہشمند ہے اوپر نقل کرنے امر غریب اور خبر عجیب کے
اور اگر ہوتا تو البتہ کتابون مین ذکر کیا جاتا اور صحیفون
مین مدون ہوتا اور البتہ نجومی اور علماء سیر اور
تواریخ اسکو پہچانتے ہوتے کیونکہ ان سبھون کا
غفلت پر متفق ہونا باوجود جلالت شان اور
جلاء امر اسکی بین جایز نہین ہے جواب یہہ ہے کہ حقیقت امر
خارج ہے اوس سے کہ گئے وہ لوگ طرف اسکے کیونکہ

یہہ ایک امر نفسی کا طلب کیا اوسکو ایک قوم خاص نے اہل
مکہ سے اور تھا یہہ رات کو اور اکثر لوگ رات کو مکانون
اور پردون مین پوشیدہ سوئے ہوا کرتے ہین اور جو لوگ
باہر جگتے ہونگے جو ہاد وغیرہ مین اونکے لئے اسکے سوا
اور مشغلین ہونگی کہ اوسمین مشغول ہوا کرتے اور کیونکر
سب دیکھتے کیونکہ اپنے سرون کو آسمان کی طرف بلند
کر کے فلک سے مرکز قمر کو تک نہ لگائے ہوئے تھے کہ
جرم قمر مین پیشانی وغیرہ جو کچھ حادث ہوتا اوسکو سب
لوگ دیکھتے - اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ چاند مین گہن
لگتا ہے اور لوگ نہین جانتے یہان تک کہ کوئی اسکے
سے خبر دیتا ہے باوجود وارد ہونے زمانہ اسکے کے
اور یہہ تو سوا اسکے نہین کہ بمقدار ایک لحظہ کے
وہ مدرک بصر ہی تھا اور اگر برابر رہتی یہہ نشانی یہان
تک کہ شریک ہوتے اسکے دیکھنے مین عام اور خاص
پھر نہین ایمان لاتے تو البتہ ہلاک کر کے جڑ سے اوکہا
ڈالے جاتے کیونکہ طریقہ اللہ تعالی کا اون امتون
مین کہ جو ہمارے قبل تھین یہہ تھا کہ جب نبی اونکا کوئی
عام نشانی لاتا کہ جسکو سب لوگ دریافت کر لیتے اور
پھر بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دئے جاتے اور خاص
کیا اس امت کو ساتھ رحمت کے پس گردانا نشانی نبی
کو اونکی درود اللہ کا اون پر اور اونکے آل پر اور سلام
عقیلہ کہا یعنی لعنے لفظ پس کہا قوم نے یہہ جادو
ابن ابی کبیشہ کا ہے پس پوچھو مسافرون سے کہ آیا
تمہارے پس اگر ہے مثل اسکے کہ دیکھا تمنے تو پس سچ ہے
اور اگر نہین تو جادو ہے پس آئے مسافر لوگ پس

پوچھا اونسے پس کہا اونھون نے دیکھا ہمنے چاند کو کہ
تحقیق بہت گیا پھر کہا اور نہین التفات کیا جاویگا
طرف اونکی [illegible] باین طور کہ اگر نہوتا یہہ تو
پوشیدہ رہتا اوپر زمین کے دو سبب سے ایک تو وہی
کہ ذکر کیا ہمنے صحت مین اوسکی قول مسافرون کا ساتھہ
دیکھنے اوسکے اور دوسرے نہین نقل کیا گیا طرف ہمارے
اہل زمین سے کہ وہ لوگ اونس رات رصد لگائے
ہوئے تھے پس نہین دیکھا اونھون نے پھٹتا اور اگر
منقول ہوتا طرف ہمارے اون لوگون سے کہ جنکی نقل
مین جھوٹھہ جایز نہین ہو سکتا ہے تو البتہ ہم پر حجت
ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والون کے لئے ایک ہی حدود
حالت پر نہین ہے کیونکہ بتحقیق طلوع ہوتا ہے
ایک قوم پر قبل اسکے کہ طلوع ہووے دوسرے قوم
پر اور کبھی کسی قوم کے لئے اون کے مقابلہ مین زمین کا
کوئی ٹکڑہ یا درمیان اونکے بدلی یا پہاڑ بھی حایل
ہو سکتا ہے اور اسواسطے کہ بعض شہرون مین
ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا اور بعض جزیرہ
ہوتا ہے اور بعض مین کلیہ اور بعض مین نہین پہچان
سکتے ہین اوسکو مگر فقط مدعی اوسکے علم کے یہہ
اندازہ غالب جاننے والے کا ہے انتہی واللہ اعلم
بالصواب کہا ابن عبدالبر نے تحقیق روایت کی گئی
حدیث پھٹنے چاند کی بہت جماعت صحابہ سے اور
روایت کیا ایسے ہی بہتون نے تابعین سے پھر نقل
کیا اون سے جم غفیر نے یہان تک کہ پہونچے ہم لوگون
تک اور تایید ہوتی ہے اسکو ساتھہ آیتہ کریمہ کے اور
مجمع البحار مین ہے کہا قاضی نے اجماع کیا مفسرون نے
اسکے واقع ہونے پر کہتا ہون مین اور اس مین نظر ہے اور
تحقیق کہا گیا کہ عنقریب پھٹے گا بوقت آنے قیامت کے
انتہی اور مرقاۃ مین ہے کہا زجاج نے گمان کیا اوس قوم
نے کہ تجاوز کیا اونھون نے راہ توسط سے اور اوس سے
کہ جس پر اہل علم ہین کہ تاویل اسکے یہہ ہے کہ چاند
پھٹے گا دن قیامت کو اور حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین
سیاق قول اوس اللہ تعالی کے اور جب دیکھتے ہین کوئی
نشانی پھر جاتے ہین اور کہتے ہین جادو ہے مضبوط پس
کیونکر ہوگا دن قیامت کو انتہی کیونکہ کافر لوگ نہین
کہینگے دن قیامت کو ایسا ہی ہے لمعات مین اور ایسا ہی
کہا ہے مدارج النبوت مین بھی - اب کوئی مولوی صاحب
یا اونکے سے سنے کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر
یہہ فرماوین کہ اگر ہم احادیث شق القمر کو مان لین تو
اونکو مشہور یا متواتر ہی تسلیم کرین تو بعض احادیث
سے اوسکا وقوع کمر مین سمجھا جاتا ہے اور بعضون سے
بمقام منی معلوم ہوتا ہے پس بنا برا سکے تو اسکو
دو واقعہ تصور کرین یا حدیثون کو باخود متعارض
پاکر بموجب قاعدہ مسلمہ جب ایک دوسرے مین متعارض
ہوتے ہین تو دونون ساقط ہو جاتے ہین -
کے جملہ احادیث مرویہ کو ساقط عن الاعتبار سمجھین
اور جیسے تم شکل اول کو باطل سمجھتے ہو اور جو بعض
روایات مین جملہ پس دکھلایا اونکو پھٹنا چاند کا
دو مرتبہ جیسا کہ بغوی وغیرہ مین ہے -
وارد ہے تاویل کرتے اور بمعنی شقتین بیان کرتے ہین

جیسا کہ کہا افندی نے شرح شفا مین کہا ابن تیمیہ نے کتاب اغاثہ - الہفان مین مرات مراد لی جاتی ہی ساتھ اسکے کبھی افعال اور کبھی اعیان اور اکثر استعمال کیا جاتا ہے افعال مین اور لیکن اعیان مین پس مانند قول اوسکے حدیث مین پہٹ گیا چاند دو مرتبہ یعنے دو ٹکڑے اور چونکہ پوشیدہ رہ گیا یہہ اوپر بعض اونکے گمان کیا کہ پہٹنا دو مرتبہ واقع ہوا انتہی اور احتمال ہے یہہ کہ ہو لفظ مرتین متعلق ساتھ ارات کے یعنے متعدد ہوا دکھلانا کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ایک مرتبہ طرف ایک قطعہ کے اور فرمایا ای فلانے ای فلانے گواہ رہو پھر اشارہ کیا طرف دوسرے قطعہ کے اور فرمایا گواہ رہو ایسا ہی کہا گیا ہے ایسا ہی ہے نظم الدررین -

ہم بھی بخیال تعارض احادیث مردیہ وبتصور قاعدہ مسلمہ تساقط کے ان سب کو ساقط کردین تو یہہ کیونکر ثابت ہوگا اور پھر اس حالت مین اگر ہم اسکا انکار کرینگے تو کافر وضال کیونکر ہونگے تو ہم عرض کرینگے اس طرح سے کہ ان حدشات کے جواب ہمارے علما محققین بخوبی دے چکے ہین اور ان خطرات وشبہات کو جیسا چاہیئے دفع وازالہ فرمائے ہین چنانچہ نظم الدررین بھی لکھتا ہے -

پس اگر کہے تو کہ بعض روایات مذکورہ دلالت کرتی ہین اوپر اس بات کے کہ انشقاق قمر تہامہ مین اور بعض روایتین ناطقہ ہین اسپر کہ وہ منی مین تہا اور یہہ عین تعدد ہے کہتا ہو مین تہا انشقاق قمر منی مین اور ابن مسعود راوی دہین تہا جیسا کہ گویا ہے ساتھہ اسکے حدیث ساتوین اور آٹھوین وغیرہا اور وہ جو بعض روایتون مین لفظ مکہ کی آئی ہے تو بس وہ اسکے منافی نہین ہے کیونکہ جو منی مین تھا پس وہ گویا مکہ ہی مین تہا اور احتمال ہے یہہ بھی کہ ہو ذکر مکہ کا اشارہ طرف اس بات کے کہ شق القمر ہجرت کے قبل تھا جیسا کہ اشارہ کرتی ہے طرف اسکے حدیث پانچوین اس حیثیت سے کہ کہا اوس نے مین پہلے نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسا ہی کہا زرقانی وغیرہ نے -

اب کوئی صاحب اگر یہہ فرمادین کہ اچھا اگر ہم اسکو مان لین تو بعض روایتون سے جو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ دیکھنے والون نے جبل حرا کو درمیان دو پارہ منشقہ قمر کے دیکھا - کما روی البغوی عن انس بن مالک ان اہل مکہ سالوا رسول اللہ - جیسا کہ روایت کیا بغوی نے انس بن مالک سے کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان یریہم آیۃ فاراہم القمر شقتین رای حرا بینہما الخ

یہہ کہ دکھلادین اونکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکھا ان لوگون نے حرا کو درمیان ان دونون ٹکڑون کے الخ اور بعضون سے یہہ معہوم ہوتا ہے کہ ایک پارہ کو جبل ابی قبیس اور ایک کو سویدا پر دیکھا جیسا کہ کہا سیوطی نے در منثور مین ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر ابی قبیس کے اور ایک ٹکڑہ اسکا اوپر سویدا کے ایک ٹکڑا قیقعان پر اور ایک پارہ ابی قبیس پر جیسا کہ

کہا کہ شی نے آوہا صفا پر اور آوہا اوپر قعیقعان کے جیسا
کہ روایت کیا اوسکو ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
تو ان سبھون سے بھی وہی تعدد ثابت ہی
تعارض بین الاحادیث ٹھہرتا ہے پھر اسکا کیا جواب
ہے تو مین عرض کرونگا کہ اسکا بھی کما ینبغی جواب دیا
گیا ہے چنانچہ نظم الدرر مین لکھا ہے -
پس اگر کہے تو کہ بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے
کہ دیکھا اُن لوگون نے حرا کو درمیان دو پارہ چاند
کے اور بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ ایک
پارہ اونکا ابی قبیس پر اور دوسرا ایک پارہ سویدا
قعیقعان پر تھا پس اگر حل کی جاوین یہہ احادیث
اوپر تکفر ازف کے اور نہ ایمان لایا جاوے ساتھہ
تعدد شق القمر کے تو لازم آویگا تعارض درمیان ان
احادیث کے کہتا ہون مین نہین تعارض درمیان
انکے کیونکہ ہر دیکھنے والے نے جزر دیا اوپر حسب دیکھنے
اور تخمینہ اپنے کے اور تھا چاند اوس رات کو درمیان
آسمان کے مقابل مین حرا وغیرہا کے مکہ کے پہاڑون
اور اماکن بعیدہ سے اور بعد پھٹ جانے کے واقع
ہوی بہت دوری درمیان دونون ٹکڑون کے تا
کہ ظاہر ہو یہہ معجزہ ساتھہ واضح ترجمہ کے پس اختلاف
ہے کہ رہا ہو وادی منی مین اوپر ایک بلند پہاڑ کے
اس حیثیت سے کہ دیکھا ہو اون لوگون نے کہ وہان
پر تھے کنارہ پہاڑ ابی قبیس کا اور جزر دیا ہو جو جزر دیا
یا یہہ کہ وہ منی مین ہو اور دیکھا ہو پھٹ جانے کو پھر
آیا ہو مکہ مین اور دیکھا ہو آوہا اونکا اوپر ... قبیس

کے اور جزر دیا ہو جو جزر دیا اور اتفاق برابر اتنی مدت
تک رہا ہو اور قیاس کر لو اسی پر اور جگہون کو بھی ایسا
ہی کہا گیا ہے انتہی - اب کوئی صاحب اگر یہہ کہین کہ
اچھا ہمنے یہہ سب مان لیا مگر یہہ جو لوگ کہا کرتے ہین
کہ ماہتاب کا ایک ٹکڑہ اپنی جگہہ پر رہا اور ایک پارہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیب مبارک مین
داخل ہو کر آستین شریف سے نکل گیا تو یہہ صریح
محال و مستبعد معلوم ہوتا ہے تو مین عرض کرونگا کہ
کوئی پادری یا پنڈت صاحب اگر یہہ کہین گے تو مین
اونسے یہہ کہونگا کہ جب مینے اوپر بدلائل قویہ اسکو
ثابت کر دیا کہ اللہ جلشانہ اپنی مخلوقات مین ہر طرح
سے متصرف ہو سکتا اور ہر محال عادیہ کو ممکن کر سکتا
ہے تو اگر اسکو بھی ایسا ہی کر دیا ہو تو اس پر کیا قباحت
عقلی اور کون شناعت عرفی پائی جاتی ہے اصلون
استحالہ و استبعاد لازم آتا ہے کیا یہہ حضرت موسی
کے دریا کے چیرنے اور پتھر سے پانی نکالنے اور سورج
کی لنگ کو پوجا کرنے اور برہما کو بیدپڑھانے وغیرہ
محالات عادیہ سے بھی بڑھکر ہے سچ ہے اپنی آنکھون
کے شہتیر نظر نہین پڑتے اور دوسرون کا تنکا دیکھنے
کو چار آنکھین ہو جاتی ہین اور حضرات مسلمین کی
خدمات شریف مین عرض کرونگا کہ یہہ قصہ محض بے
اصل ہے اسکا کچھہ اعتبار نہین جیسا کہ جل حاشیہ
جلالین اور مواہب و مدارج مین لکھا ہے اور مولوی
عبد الحلیم صاحب بھی نظم الدرر مین فرماتے ہین -
وما یذکرہ بعض القصاص من ان شقۃ من القمر

نزلت و دخلت - اور وہ ذکر کیا اوسکو بعض قصہ
گویون نے کہ ایک ٹکڑا چاند سے اوترا اور داخل ہوا
فی جیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخرجت من کمہ
الشریف - یہہ جب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نکل گیا آپ کی آستین شریف سے لا اصل لہ نقلہ
الشیخ بہ ہالدین الزرکشی من شیخہ عمادؒ اسکی کوئی
اصل نہین نقل کیا اسکو شیخ بدرالدین زرکشی نے
اپنی شیخ عماد بن کثیر سے ایسا ہی مواہب اللدنیہ
مین ہے انتہی - اب پادری عمادالدین صاحب
جو اپنے نغمہ طنبوری مین یہہ غن غناتے ہین کہ
آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین دو فعل ماضی کے
اجتماع سے بتخذیف اذا استقبال کے معنے ہوگئے اسکے
سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھہ معین
دن قیامت کے معنی دیتا ہے اسلئے مفسرون کے درمیان
وقوع و عدم وقوع مین اختلاف پڑگیا ہے تو اولاً
مین یہہ کہتا ہون کہ پہلے پادری صاحب یہہ لا کوئی
ایسا قاعدہ تو نکالدین کہ جہان جہان اجتماع دو
فعل ماضی کا ہوا کرے وہان اذا حذف ہو جاوے اور
وہ ماضی بمعنی مستقبل ہو جایا کرے افسوس کہ پادری صاحب
حسب زعم خود بتقدیر حذف اذا ماضی کو مستقبل بناتے
ہین اور حال یہہ ہے کہ بصورت موجود رہے اذا
کے بھی ماضی ماضی ہی رہتا ہے کما فی قولہ تعالی حتی
اذا بلغ بین السدین وجد من دونہما قوما ولا یقال حتی
اذا ساوی بین الصدفین قال الفخر او قال حتی اذا جعلہ
نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا - وثانیاً بصورت تسلیم
بھی یہہ معنی مجازی ہو گئے اور رجوع الی المجاز بصورت
درستگی معنی حقیقی ہرگز جایز نہین کما لا یخفی اور
پادری صاحب جو بر سبیل ترقی یہہ لکھتے ہین اسکے
سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھہ
معین دن قیامت کے معنی دیتا ہے ایک جملہ بیمعنی و
تقریر مہمل ہے کیونکہ کوئی مسلمان اسکا منکر نہین پس
اسنے پادری صاحب کو کیا فائدہ بخشا سچ ہے بتبدیل
ملت سے قطع نظر زوال ایمان کی لیاقت کمبستہ و غیرہ
مین بھی کچھہ دیتا لگ جایا کرتا ہے اور رسالہ وجہۃ
الایمان مین (جسکو کسی عیسائی نے ایک فرضی یوسف
علی وعبدالمسیح کے نام سے تالیف کرکے لودہیانہ کے
مشن پریس مین ۱۸۷۶ء مین نار رہتہ اندیا ترکمیت
سوسایٹی کے اہتمام سے چھپوایا ہے) مین جو لکھا
ہے کہ اگر یہہ بات سچ بھی ہو کہ ماہتاب دو پارہ
کیا گیا تھا تو بھی اوس سے محمدؐ کی فضیلت نہین
نکلتی ہے کیونکہ قرآن کی رو سے یہہ معجزہ محمدؐ سے
صادر ہوتا تو نظر نہین آتا جیسا کہ سورۂ قمر مین
لکھا ہے اقتربت الساعۃ - انشق القمر یعنے پاس
آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند پس لحاظ کیجئے
کہ اس مقام مین محمد کا کچھہ نام و نشان نہین ہے
اسکے علاوہ کئے مفسرون نے جیسا کہ صاحب کشاف
اور بیضاوی نے اس مقام کی تفسیر لوین کی ہے وہ
تنبیہ اور پیشین گوئی واسطے روز حشر کے ہے کیونکہ
اُس دن سے آگے ماہتاب دو پارہ کیا جاویگا۔
دوسرا جواب یہہ ہے کہ چاند دو پارہ ہوتا پھٹ گیا

اسپر کوئی دلیل نہین ایسا معجزہ کہ جسکی جویت مین
مطلق اندیشہ نہین ہے اگر واقع ہوتا پر شہرت اسکی
ایک ولایت مین کیا معنی رکھتی ہے بلکہ سارے جہان
مین مشہور ہوتے اور سب جگہہ پر لوگ اوسکی گواہی
دیتے لیکن برعکس اسکے یہہ ماجرا عجیب فقط اہل
اسلام مین مشہور ہوا اور کسی دوسری قوم مین نہین
انتہی قولہ اولا مین یہہ کہتا ہون کہ شاید ان حضرت نے
قرآن شریف کو کبھی دیکھا نہین کیونکہ اوس مین
اسی آیت کے بعد یہہ لکھا ہوا ہے وان یروا آیۃ
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وثانیا یہہ عرض کرتا ہون کہ
دیکھئے خود بیضاوی اور کشاف ہی مین (جسکے
حضرت استدلال کرتے ہین) لکھا ہے روی ان الکفار
سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیۃ -
روایت کی گئی ہے تحقیق کافرون نے سوال کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ پس پھٹ گیا
چاند اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ عنقریب پھٹیگا چاند
دن قیامت کو اور تایید کرتا ہے اول کو یہہ کہ پڑھا گیا
ہے اور تحقیق پھٹا چاند یعنے قریب ہوی قیامت
اور حاصل ہوا نشانیون سے اوسکے نزدیک پھٹ
جانا چاند کا اور قول اسکا اور جب دیکھتے ہین کوئی
نشانی تو پھر جاتے ہین اوسسے فکر کرتے اور اسپر ایمان
لانے سے اور کہتے ہین جادو مضبوط اور یہہ دلالت
کرتا ہے اسپر کہ انھون نے دیکھے تھے قبل اسکے بہت سی
نشانیان یکی بادیگرے اور معجزات بے درپے یہان تک
کہ گذرا انھون نے یہہ انتہی - اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی

مین لکھا ہے - روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ
تحقیق اونھون نے کہا کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو قیامت
کی نشانیون کا وعدہ کیا تھا سب گذر گئین مگر چار نکلنا
آفتاب کا پچھم سے اور دابۃ الارض اور نکلنا دجال کا
اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا انتہی - اور کشاف مین ہے
اور روایت ہے بعض آدمیون سے کہ تحقیق معنی اوسکی
یہہ ہین کہ پھٹ جاویگا دن قیامت کو اور قول اسکا
وان یروا رد کرتا ہے اور کافی انکار کرنے والا
پڑھا حذیفہ رضہ وقد انشق القمر یعنے قریب ہوی قیامت
اور تحقیق حاصل ہوا اوسکے قریب ہونیکی نشانیون سے
یہہ کہ تحقیق پھٹ گیا چاند جیسا کہ تم کہتے ہو آیا ابن
اور تحقیق آیا خوشخبری دینے والا اوسکے آنے کی اور
مروی ہے خذیفہ سے کہ اونھون نے خطبہ پڑھا مدائن مین
پھر کہا کہ خبردار ہو کہ قیامت قریب ہوی اور تحقیق چاند
تمہارے نبی کے زمانہ مین پھٹ گیا انتہی -
کہا زمخشری نے اور اس آیت مین بہت بڑی دلیل ہے
اوپر اس بات کے کہ انشقاق چاند کا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے انتہی اقول
تحقیق اللہ تعالی نے گردانا چاند کے پھٹ جانے کو
ایک نشانی نشانیون مین سے واسطے رسول اپنے کے
اور اگر ہوتی فقط علامت قیامت کی تو نہ ہوتا واسطے
رسول کے اعجاز جیسا کہ نہین ہے نکلنا دابۃ الارض کا
اور نکلنا سورج کا پچھم سے وغیرہا معجزہ واسطے
رسول اللہ کے اور نہ سب مشترک ایک دوسری طرح
کے اعجاز مین یعنے غیب کی خبر دیتے ہین انتہی -

مطبع ہوا اسلام بگلور مین محمد عارف کے اہتمام سے چھپے

اخبار جو نہ ہے از بس روشن | زد گفت ولیکن حق بہتر ہمہ تن | انجام زنوشت بہر این سال جدید | منشور محمدی ہے جاوید حسن

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتحمیل | گویا بصفت و سیرت ہر دو محمدؐ

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۵ ویں ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری نبوی | جلد ۱۲

اشتہار رہبر اخبار عشرہ دار بمضامین تردید مذہب علیوی چھپتا ہے سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک بجساب ۲ روپیہ بذریعہ منی آرڈر مہتمم کے نام آنی چاہئیں

مثنوی

مستوجب حمد وہ خدا ہے | جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہے قدیر ہے احد ہے | سلطان قدیر و ابد ہے
مالک رازق کریم خالق | عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے
سدا ہوے ایک لفظ کن سے | اٹھا ہزار عالم اوس کے
تذییل فلک بوجہ احسن | شمع سر و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حسیم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے
خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز میں رکھی ہے
افعال حکیم لایزالے | ہوتی نہیں مصلحت سے خالی
کیا لکھوں ثنائے ایزد پاک | ارشاد نبی ہے ما عرفناک
جب غنچۂ نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشانِ شاہ لولاک
اس نظم کو کر بجا جب اتمام | توقیع محمدی دکھانام

ای صل علی رسول امجد | سردار ہمہ ان محمدؐ
جو اوسکی ثنا لکھوں وہ کم ہے | خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت | آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی جہاں ہے | وہ علت غائی جہاں ہے
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہ رشک گلزار | نظروں سے گرے جہانکے انوار
چو فضل و نشر اسے بجا ہے | ہمنام جناب مصطفی ہے
نور رخ دلپذیر اسلام | ماحی ظلم ظلیر اسلام
شمس الاخبار آسمان دیں | ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بلقب زار ناشاد | منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو ایف | بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ خبرین نفیس مضمون | ہر لفظ نہی رشک در مکنون
سال و مہ و روز و شب الٰہی | ہو اسکو بہتبری ترقی

اعلان

اخبار مشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع مجرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر۱ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر۱ ہے -

غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۱۰ر۱ین ۷ پرچے انکے پاس روانہ کئے جائینگے -

حیدرآباد دکن کے انوکھے ماہواری رسالے

مذاق سخن

یہہ رسالہ ارتھائی جز کے قریب ہر مہینے کی پندرہوین تاریخ کو شایع ہوتا ہے - اسمین پیچرل پوسٹری کا رنگ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے - قصاید مدحیہ غزلیات طرح وغیرطرح کا انتخاب پاکیزہ مضامین پھڑکتے ہوے لطیفے دو ورقہ انگریزی پر مغز ناول کا سیدھا سادا ترجمہ اور دو ورقہ کلیات میر اور گوہر انتخاب کے چنے چنے چوٹی کے شعر درج ہوتے ہین - اس بناؤ چناؤ پر قیمت سالانہ پیشگی عام لوگون سے فقط ۴ روپے اور معززین سے ۵ روپے مع اخراجات روانگی مقرر ہے اور شعرا اور مضمون نگارون سے لاگت یعنے عوض لیا جاویگا - نمونہ کا پرچہ ۵ر بھیجنے پر ملیگا - درخواست بنام منشی محمد مشتاق احمد مالک رسالہ مذکور کے نام مع قیمت آنی چاہیے -

طرح ماہ اکتوبر - ہم تصور مین ترے اور مزا پاتے ہین -

+ طرح ماہ اکتوبر

نظر محسن آشنای چشمہ گوہر نشد +

فنون

یہہ رسالہ اردو زبان مین ۴۰ صفحہ پر ماہوار شایع ہوتا ہے - زمیندارون - کاشتکارون - پیشہ ورون کاریگرون - اور شایقین علم نباتات و جمادات کے لئے نہایت مفید ہے - خصوصًا باغات کے لگانیوالون کو ضرور خریدنا لازم ہے - اسکے مضامین کے ذریعہ سے غیر ممالک کے ایسے درخت یہان کی زمین مین لگائے جاسکتے ہین جو یہان کی زمین مین نہین ہوسکتے جو درخت کچہ ابھر کر سوکھ جائین احتیاط کرنے سے خشک نہ ہونگین اور نشو و نما مین فرق نہ آوے - قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۴ روپے ہے - درخواست حیدرآباد دکن کے پتے سے محمد مشتاق احمد کے نام بھیجنی چاہیے +

اخبار خیرخواہ عالم

یہہ آزاد اخبار عرصہ بارہ سال سے بمقام دہلی طبع ہوتا ہے اور ہر ایک معاملہ پر نہایت عمدگی سے بحث کرتا ہی - اسمین علاوہ ملکی و علمی مضامین کے ہر دیار و امصار کی تازہ و مفید خبرین جو بذریعہ خاص کارسپانڈنٹون و ترجمہ و انتخاب اخبارات انگریزی و اردو وغیرہ کے حاصل ہوتی ہین درج کیجاتی ہین - خصوص دیسی ریاستہای راجپوتانہ و پنجاب وغیرہ کی صحیح صحیح خبرین اور وہان کی بے ترتیبون پر نکتہ چینی و اصلاح وغیرہ کیجاتی ہے - اور اب ارادہ ہے کہ اسی قیمت و ہجم پر یہہ اخبار ہفتہ مین دو مرتبہ کردیا جاوے بشرطیکہ اخبار

کے نمبر کیقدر زیادہ ہو جائین جو تعداد کہ اب ہے اگر
اسمین قریبہ سو کا پی بھی زیادہ ہو جاوین تو ہم اس
ارادہ کو فوراً پورا کرنے کو مستعد ہو جائینگے -
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک -
درجہ اول رؤسا و ہمارا بھگان ۱۴ عدد
درجہ دوم اہلکار و ملازمین ۱۰ عدد
درجہ سوم طلبا، مدرسہ و عام شایقین سے
خانمت تقطیع کلان کے ۱۲ صفحے -
المشتہر سید میر حسن مالک مطبع رضوی و اخبار
خیر خواہ عالم واقع دہلی -

بکاؤ کتابین

کتب مفصلہ ذیل مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم واقع
دہلی مین موجود ہین جن صاحب کو ضرورت ہو بارسال
زر قیمت طلب فرمائین -

فرایض مصطفوی علم فرایض و تقسیم میراث
بہت سی کتابون کا اردو انتخاب ——— ۶ر

ابطال حرکت الارض زمین کے ساکت
ہونے کا ثبوت ——— ۱ر

اعجاز عیسوی مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب
متعلقہ تردید نصاریٰ ——— ۱۴ عدد

ابطال التثلیث - ایضاً ——— ۳ر

فیصلہ ہای کورٹ آسمانی عیسائی اور
مسلمان کا مباحثہ ——— ۱۰ر

آفتاب عالمتاب ثبوت اکثر واقعات نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم از توریت و انجیل ——— ۴ر

ذخیرہ خوار زم شاہی جلد پنجم در بیان حیات ۶ر

تذکرہ نو مشیران تاریخی حالات بادشاہ مغفور ۴ر

جواہر التعبیر تعبیر نامہ ہنود - ترجمہ سنسکرت در
بیان تعبیر خواب موافق مذہب مع جنتری ۲۴ سال
آیندہ و چند سال گزشتہ مذہب ہنود ——— ۱۲ر

تاریخ نزک ہند ترجمہ سنسکرت اسمین جنگ
ہا بہارت کے بعد سے اس زمانہ تک کے بادشاہون
راجون اور بڑے بڑے رئیسون اچاریون کا حال
بقید سن و سال لکہا گیا ہے ——— ۴ر

نفایس التواریخ اسمین پچاسی حکمائے قدیم
یونان و فارس کا موالکی تصنیفات کے تذکرہ ہے جو
ایران کی ناسخ التواریخ سے ترجمہ و منتخب کیا گیا ۶ر

تعلیم النسا، تعلیم نسوان مین بطرز جدید مع تذکرہ
نامور عورات ہندوستان و حکایات عجیب و غریب ۸ر

جواہر خمسہ محمد غوث گوالیاری اردو مین در بیان
عملیات ——— ۸ر

المشتہر سید میر حسن مالک مطبع رضوی و اخبار خیر خواہ عالم

اشتہار

جواب ہدایت المسلمین و آئینہ اسلام

حامیان دین محمدی کو مژدہ ہو کہ اندنون پادری
عماد الدین کے کتاب ہدایت المسلمین کا جواب مسمی بہ
مراۃ الیقین مطبع نامی کانپور مین چھپ کر تیار
ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے - مختصر یہ ہے
کہ باوجود اختصار کے کتاب مذکور کا کافی جواب ہے اور
پادری صاحب کا مبلغ علم اور دیانت بھی اس سے خوب

ہی ظاہر ہوتی ہے فایدہ عام کے لئے قیمت نہایت ارزان رکھی گئی ہے جو صاحب چاہین دو آنہ بھیجکر کانپور محلہ مچھلی بازار دوکان منشی محمد رحمت اللہ تاجر کتب یا حاجی حافظ عبدالستار صاحب تاجر سے طلب فرماوین - بالفعل ایک اور کتاب **تکمیل الادیان** ملقب بہ **آئینہ اسلام** زیر طبع ہے یہہ کتاب لاجواب قابل دید ہے آجتک اس طرز کی کتاب دیکھی سنی نہین گئی اسلام کی خوبی اور اوسکا مکمل ہونا ادیان سابقہ کے لئے اس عمدگی سے بیان کیا گیا ہے کہ طالب حق کو پوری تسلی ہو جاتی ہے - اور حقیت مذہب اسلام مین کسی طرح کا شک نہین رہتا ہی شایقین اگر بنظر تایید اسلام زر نقد پیشگی بھیجنے سے امداد فرماوینگے تو اونکو تیار ہونے پر آنحوالہ فی جلد دیجاویگی اور جو صاحب بعد طبع خریدار ہونگے انسے ایک روپیہ فی جلد قیمت لیجاویگی فقط +

المشتہر محمد رحمت اللہ تاجر کتب کانپور محلہ مچھلی بازار

فتوح اسلام

ہمارے نامہ نگار مقام کرنال سے رقمطراز ہین کہ ۲ و ۳ ذیقعدہ کو دو بت پرست ایک عورت جو قوم اہیر سے اور ایک مرد جو قوم کہتری پنجابی تھے بلا جبر و اکراہ کسی کے اپنے مذہب کی برائی اور دین اسلام کی حقانیت سے واقف و آگاہ ہوکے ہاتھ پر جناب سید محمد مخدوم جہان صاحب حسینی القادری تلمیذ جناب مولانا غلام محمد صاحب کے مسجد جامع کرنال مین مشرف باسلام ہوے عورت کا نام عایشہ اور مرد کا نام نور محمد رکھا گیا - خدا تعالی دین اسلام کی ایسی ہی ترقی فرمایا کرے آمین ثم آمین فقط +

ہدایت غیبی

ایک شخص شہر تلہری کا باشندہ قوم ہنود چھتا نامی جسکو مدت دراز سے کئی قسم کے بیماریان لاحق جسم تھی جس سے تاب و طاقت مین قصور آگیا تھا - بچارہ کئی طرح کے معقول معالجات کیا کوئی طرح کا فائدہ حاصل نہ ہوا - آخرش لاعلاج یا مایوس قسمت کا شاکر ہو بیماری کو تالیف زیست اپنا رفیق سمجھ چند روز خاموشی اختیار کیا - الحاصل بیماری ترقی پر ہونے لگی سنبھل نہ سکا - شکر خدای عزوجل کا ہے یکایک کدورت دل کو مصقلہ رسالت سے پاک و صاف کرنے کے لئے یہہ عزم کیا - یہہ بیماری موجودہ جس سے حکما و اطبا عاجز معین اپنے سر پر سے بطفیل سرور عالم صلعم دور ہو جاوے تو بلا اشتباہ اپنے دین باطل کو چھوڑ دین محمدی اختیار کرون" جس روز سے نیت مذکور خلوص دل سے کیا اسی روز سے بغیر معالجہ بیماری عظیم اس متالم سے دور ہونے لگی رفتہ رفتہ عرصہ قلیل مین نشست و برخاست و آمد و رفت مین کسی طرح کا قصور نہ پایا پس اپنے صدق دل سے مسلمانی کا مشتاق ہوا الحمد اپنے دین باطل کو تعقد کر راہ راست مین شامل ہونے کے لئے چند لوگون سے اظہار دلی کیا - تو لوگون بس و پیش تر و بالا تھے - کیونکہ اولاً دہشت حاکم فرنگ - ثانیاً شخص مذکور کے خویش و اقارب ثروتمند و دارد کثرت سے تھے کہین فتنہ و فساد برپا ہو کر نشان ملامت کے سزاوار نہ ہو جائین حاصل کلام شخص موصوف

دیکھا ہر ہر خورد و بزرگ اس بارہ مین پس و پیش و مشورت خاطر مین اور بے تحاشا اپنا دل آشفتہ دین ہے - چند لوگ کے ورغلانے سے ایک عرضی پیش سرکار کیا صاحب میجسٹریٹ نے دیکھا شخص مذکور کی عمر کامل ہو چکی - اس طرح کی مطلب براری اسکے اختیار پر موقوف ہے - اس لئے صاف اجازت دے دی بلکہ تاکید شدید کی کہ اگر کوئی اسکی خواہش کو حرکت کریگا تو عتاب سرکار مین آجائیگا - یہہ حکم ملتے ہی شخص مذکور نے شادان و فرحان منشفق و کرمی غلام جیلانی مہاجر عرف صاحب جان صاحب مینوسپل شانتری انسپکٹر دام کرمہ و برادر خورد مشفقت گستر محب دارین میان امیر حسین صاحب ڈریسر تلچری مدعظمہ سے جا ملا مذکور صاحبون نے اسکے متکفل ہو کر اسکو حامی دین متین مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب دام ظلکم کے پیش کئے حضرت مولوی صاحب نے اس مشتاق دین اسلام کو سنہ ۱۳۳۰ ہجری ماہ ذیقعدہ ۱۰ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۲ بروز پنجشنبہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف فرمایا اور نام اسکا عبدالغفور رکھا - حضرت شخص مذکور نے مشرف بہ اسلام ہوتے ہی اسکی مادر حقیقی نے چلائی بیٹی اسکے نزدیک پہنچی - اپنا بہت سا حال پر ملال بیان کئی - تو اسنے کہا - جب تک تو ایمان سے مشرف نہ ہوئیگی تیرے سے گفتگو نہ کرونگا وہ یا کہ یہہ سنتے ہی آہ و زاری رقت و ملال کرتی چار و ناچار واپس چلا گئی - التجا بدرگاہ رب العلمین ہے کہ خداوند عالم طفیل رسول اکرم صلعم اسکے ایمان مین و دن بدن ترقی بخشے آمین ثم آمین -

مولانا بندہ بصد عجز و انکسار آپ سے ملتمس ہے - کہ ہزار ہا بے دین نے اس دین برحق کے حقانیت کو آزما دارالسلام سمجھکر شامل اسلام ہوتے جاتے ہین - یہہ تو مثل آفتاب کے روشن تر ہے - کیا یہہ مخالفان دین عیسویہ کو اپنا اخبار ٹیک کردار نہین پہنچتا ہوگا - کیون ہنوز دہری سے باز نہین آتے - کس لئے دنیائے ناپائدار کیواسطے اس دین صادق کے دامن ہوتے ہین جیسا کہ کسی نے کہا ہے ؎ دانست کے بعد پھر جہالت اچھی نہین ایسی ہے حماقت جائے غور ہے نہ کجور - داخل اسلام ہونے کے پیش از صدق قوی رکھنے سے ہر کس و ناکس کے کئے کئے طرح کے آفات و بلیات دور ہو جاتے ہین - اگر شامل اسلام ہو جاوین تو کیا بہتر بات ہے - دارین کے خوبیان کیون نہ حاصل ہون گے -

زیادہ بندہ کمین - شیخ محی الدین عفی عنہ

ایک انگریز کا دین اسلام سے مشرف ہونا

ایک عنایت فرما تعلقہ سرول ضلع کرنول سے گذارش فرماتے ہین کہ اس خبر نیک کی سماعت سے مسلمانون کو کمال مسرت و شادمانی حاصل ہوگی کہ جناب مولانا مولوی حاجی غلام رسول صاحب کے بیش بہا سعی و کوشش و ترغیب و تحریص کے بدولت ایک انگریز صاحب نے مذہب عیسوی کو ترک کر کے برضا و رغبت دلی دین اسلام کو قبول کیا اور انکا نام عبدالکریم رکھا گیا ہے - یہہ صاحب از ابتدا سو روپیہ کی تنخواہ کی ملازمت پر مامور تھے اوسکو بھی دین

حق کے روبرو کچھہ چیز نہین سمجھکر ترک کر دیا حق پوچھو تو اسیکو رضا و رغبت دلی کہنا سزاوار ہی - بالفعل مولوی صاحب کے حسن سعی و تردد سے کچھہ ملبوسات اور مبلغ اون کے لئے فراہم ہوا ہے کاش کہ اون اڑاہی سو روپیہ کی تنخواہ کے بعوض اہل اسلام سے بذریعہ چندہ دو ہزار روپیہ وصول ہو کر دیا جاتا تو کیا مناسب بات تھی خدا تعالی ہر ایک کو ایسی ہی توفیق نیک عطا فرماوے آمین - ثم امین فقط - شمس الاخبار -

لو مبارکباد -

اخبار حامی ہند گزٹ قطراز ہے کہ " سوئٹزرلنڈ کی فیوڈرل گورنمنٹ نے مسس بوتھ اور مسس چارلس ورتھ کو جو سالویشن آرمی سے تعلق رکھتے تھے اپنے ملک سے باہر نکالدیا - "

از حامی ہند گزٹ جلد ۱ - نمبر ۲۰ -

سچ کہتے ہین جو منصف مزاج لوگ ہین وہ امر ناجایز کو کسی طرح خواہ وہ اپنی بات ہو یا پرائی پسند نہین کرتے یہہ گورنمنٹ عیسائی ہے مگر انکو نکالدیا - پس صاف معلوم ہوا کہ اس سالویشن آرمی کا عمل درآمد اچھا نہین فقط -

راقم سید رحمت حسین اثنا عشری -

ای لارڈ رپن برائی خدا ذرہ ادہر بھی توجہہ ہو
گل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
ای خانہ برانداز چمن کچھہ تو ادہر بھی

ای عادل گورنمنٹ ہم تیرے سامہنے نہایت عاجزی کرتے ہین اور گزارش کرتے ہین کیونکہ خدا نے تجھکو ہمارا نگہبان بنایا ہے -

ای رحم دل گورنمنٹ ہم تیرے سامہنے داد بیداد مچاتے ہین کہ ہمارے حاکم حقیقی نے تجھکو ہمارے سر پر حاکم مقرر کیا ہے دیکھہ ہم غریب مسلمانون کے حال پر ما جگذہ نرسنگ گذہ خلجی تو نہ کیسا ظلم ہو رہا ہے - ہم ہرگز تعصب کی راہ سے کچھہ نہین لکھتے ہین - ہم نہ بہار عداوت کی راہ سے تجھسے کچھہ نہین کہتے ہین - ہم صرف عدل چاہتے ہین - پہلے ہمارا ایک سوال یہہ ہے کہ جو صاحب جج صاحب کلکٹر یا کمشنر دویژن کمشنر یا رزیڈنٹ و ایجنٹ اپنے اپنے موقع و محل پر مقرر ہوتے ہین - کیا ہمارے اوپر اپنا تعصب نکالنے کے لئے ہوتے ہین یا ہماری نگہبانی اور عدل کے لئے اگر انصاف کے لئے ہوتے ہین تو صاحب ایجنٹ بہادر سپہور ریاست ہاے متذکرہ بالا کی کیفیت دیکھہ کر دیدہ و دانستہ کیون چشم پوشی کرتے ہین ع کیا وہ کہہ سکتے ہین کہ ہمکو اس امر کی مطلق خبر نہین ع اور اگر وہ یہہ بات کہین بھی تو کیا انکے اوپر یہہ اعتراض یا یہہ سوال قایم نہین ہو سکتا ہے کہ آپ اتنے بے خبر کیون ہین کہ تمام ہندوستان کے اخبارون مین یہہ خبر اس شہرت کے ساتھہ چھپی ہے اور آپکو ابھی تک معلوم نہین ع کیا اس چشم پوشی اور تساہل سے ایجنٹ صاحب بہادر کا تعصب مسلمانون کے ساتھہ نہین ظاہر ہوتا ہے ع کیا گورنمنٹ ایسے متعصب انگریز کو اس جگہہ سے تبدیل کر کے اوسکے جگہہ کوئی دوسرا عادل منصف مزاج انگریز نہین بھیج سکتے ہے اور اگر نہین بھیجتے تو کیا ہم غریب مسلمان پھر بھی گورنمنٹ کے عدل و انصاف

کی تعریف کرینگے ع ہرگز نہین کیا ہم اوسکے عدل و انصاف
کے قائل رہینگے ع کبھی نہین ای ہماری عادل گورنمنٹ
زراخدا کے لئے مشیر قیصر مطبوعہ ۳ جولائی اور نصرت الاخبار
مطبوعہ ۱۶ جون اور دبیر الملک مطبوعہ ۱۰ شوال کو
دیکھو اور اسکا انصاف خدا کے لئے کر اور اس ظلم سے راجگذہ
نرسنگ وخلجی پور کو روک اور ایسے اجنٹ بے پرواہ
بے جزیا متعصب اور مسلمانون کے دشمن کے ہاتھ سے ہم
غریب مسلمانون کو بچا تاکہ ہم اون مسلمانون کو اون
حاکمون سے جو ہمارے سر پر مسلط ہون کچھ امید باقی رہے
اور اس انتظام مین صرف ہمارا ہی فائدہ نہین ہے -
صرف ہمارے ہی مسجدون نہین بچتی ہین بلکہ تجہیز
سے بھی بڑی بدنامی سرفع ہوتی ہے کیونکہ رنجیت سنگھ
کے زمانہ مین صرف ممانعت اذان پر سید احمد و مولانا
اسمعیل شہید کا مقابلہ تمام ہندوستان کے ابھی تک
زبان زد ہے اجودہیا مین مولوی امیر علی صاحب کا
معاملہ سب کو یاد ہے ہر منصف کو معلوم ہے کہ توہین مذہب
اور توہین مسجد ہر مذہب والون کو اشتعال طبع کا
باعث ہوتی ہے اور اسی پر جا بجا کشت وخون ہوتا
آیا ہے اور ہوا کرتا ہے سوا اسکے گورنمنٹ کی اوسن پری
پالسی مین یہہ امر مخل ہے کہ جو استحکام بیچ حکومت کے
لئے پارلیمنٹ نے تجویز کی تھی اور اوسکا عام اشتہار
دیا گیا تھا اور اوسپر کل ہندو اور کل مسلمان نہایت شاد
وخورم تھے مگر افسوس کہ یہان یہہ خرابیان ہو رہی
ہین بالکل اوس حکمت عملی کے خلاف ہین جسکو ہم عرفاً
عرفاً شیر قیصر سے نقل کرتے ہین اور امیدوار انصاف کے
ہین کیونکہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ ہم تلوار اور لٹھ لیکر
فوراً امادہ ہو جاوین اور سب سے پہلے گورنمنٹ مین عرض
کرتے ہین اور ہم یہہ بھی کہتے ہین کہ صاحب اجنٹ بہادر
کا تعصب حد سے زیادہ بڑہ گیا پورا انصاف اسپر فوت ہوگا
کہ جب اسی غفلت اور تعصب پر اجنٹ بھی تبدیل کردئے
جاوین تاکہ دوسرے صاحب کو اس امر کا خیال رہے اور
ہم سب اپنی داد کو پہنچکر دعائے ترقی دولت و اقبال
دولت انگلیشیہ مین مشغول رہین - اب ہم نقل اوس
مضمون کی شروع * * کرتے ہین اور امید رکھتے
ہین کہ کل انگریزی اخبار بھی بلا تعصب ترجمہ کرکے چھاپ
دینگے فقط - وھو ھذا -

گورنمنٹ عادل انگلیشیہ تعصب مذہبی راجہ راجگذہ
کہیلی پور و نرسنگ گذہ کی اصلاح فرماوے ورنہ بلوہ
اور کشت وخون کا احتمال صریح ہے -

کمترین بماہ اپریل ۱۸۸۳ء کو بطور تجارت ملک مالوہ
مین پہنچا ریاست کہیلی پور مین بیلون کا بیوپار تھا وہان
دریافت ہوا کہ راجہ بلبیر سنگھ رئیس حال راج گذہ
کی بہن کی برات بڑی دھوم دھام سے آئی ہے برات جگت
قابل دید ہے اس خیال سے کہ مال بھی ایسے مجمع مین خوب
بکیگا قصد راج گذہ کا کیا کیفیت تعصب مذہبی ان ریاستون
کی عجب اور حیرت افزا معلوم ہوی سکھون کی عملداری
کی کیفیت ہمکو یاد آئی مین نماز کیواسطے کہیلی پور کی مسجد مین
گیا اذان کہتا تھا ایک شخص نے منع کیا کہ اذان آہستہ
کہو یہان اذان کی منا ہی ہے جو کوئی اذان کہتا ہے
اوسکو راجہ صاحب اپنے ملک سے نکالدیتے ہین مین نے

کہا کہ سرکار انگریزی کی عملداری مین اذان کی ممانعت نہین ہوسکتی اور ہر شخص کو اپنے فرایض مذہبی ادا کرنے کا اختیار ہے پھر تو سب لوگون نے جو وہان موجود تھے یہہ کہا کہ راجہ صاحب تو کہتے ہین کہ ہمکو ہمارے ملک کا اختیار رہے جسکو چاہین اپنی ریاست سے نکالدین سرکار انگریزی کو ہمارے ملک مین کیا دخل ہے مین یہہ سنکر خاموش ہورہا بعد کو یہہ بھی بہ تحقیق و تصدیق معلوم ہوا کہ ریاست کھلچی پور مین قوم باگری کو کہ راہ زنی اور چوری کے سوا اور پیشہ اونکا نہین ہے راجہ صاحب کھلچی پور نے اونکو بکثرت آباد کیا ہے وہ دور دور سے چوریان کرکے لاتے ہین اور راجہ صاحب اونکا حق مقررہ دیتے ہین یہہ چوری اور لوٹ کا آمدنی کا بیناصیغہ اس ریاست مین ہے غرض وہان سے مین راجگڈہ پہنچا برات مین ہزارون آدمیون کا ہجوم معلوم ہوا رئیس نرسنگ گڈہ و رئیس کھلچی پور وہان موجود تھے - نواب عبدالواسع خان مرحوم راجہ بلبھدر سنگھ رئیس حال راجگڈہ کے دادا جو بیشتر ہزارہا ہندؤن کے ساتھ مسلمان ہوگئے تھے اور راج گڈہ مین اوسوقت کوئی ہندو بے داغ اپنے دہرم پر رہا ہو لیکن اب معلوم ہوا کہ اونمین سے کسی قدر لوگ تو ابتک اسلام پر قایم ہین اور جو لوگ ابتدا مین شاید بطمع دنیا مسلمان ہوے تھے اور بعض ختنہ بھی کرا چکے تھے اور سالہا سال تک ہمراہ نواب صاحب کھانے پینے مین شریک اور علانیہ مسلمان رہے اب وہ لوگ بوجہ تعصب رئیس راجگڈہ روپیہ خرچ کرکے پھر ہندؤن مین شامل اور گربر ہوگئے اور دور دور کے ہندؤن کو فریب دیکر بے دہرم کردیا گو راجگڈہ مین ایک نیا فرقہ مسلمان ہندؤن کا قایم ہوا ہے نواب - عبدالواسع خان مرحوم بصرف زر کثیر مع قافلہ خود حج کو گئے تھے اور حضور سلطان روم کی سرکار سے اونکو تمغہ اور فرمان عطا ہوا تھا اور بڑے مکین نواز صلح دوست عادل اور سخی تھے بہت مساجد اور چاہ اور ایک باغ اور محل اور جدا راجگڈہ سے انھون نے بنوایا تھا اخیر مین ایک جامع مسجد وسیع باغ مین بنوائی اور نہایت تکلف سے اوسکو آراستہ کیا مگر عمارات ضروریہ متعلقہ مسجد کو تمام چھوڑکر انتقال فرماگئے اور اسی مسجد کے پائین صحن مین دفن ہوے بعد اون کے راجہ بخاور سنگھ اونکے بیٹے مسند نشین ہوے یہہ بھی پوشیدہ مسلمان تھے ہر چند ہندؤن نے اونکو واسطے شریک ہونے برادری کے گوبر پلانا اور جہنکا کھلانا چاہا مگر اونھون نے کبھی اوسکو قبول نکیا آخر دیڑہ سال ریاست کرکے راہی ملک بقا ہوے بعد اونکے رئیس حال راجہ بلبھدر سنگھ بیٹے اونکے گدی نشین ہوے یہہ نوعمر تھے بہت سبک طبع غیر مہذب متعصب نکلے انکو نہ انجام کار پر نظر ہے نہ اپنے نفع نقصان کی خبر انکی موم کی ناک ..... کاغذ اونکے ہاتھ مین ہے لوگ جو نواب صاحب کے وقت کا بغض اور عداوت اونکی مسجدون کے ساتھ اونکے اس پوتے کے ہاتھ سے نکلوا تے ہین اور ریاست کو خوب سوستے ہین -

سنا ہے کہ ابھی ہزارہا روپیہ کھاگئے اور ریاست کی بدنامی ہوی اس راجہ کے وقت مین مسجدون کی توہین مسلمانون کی تحقیر کی حد نہی مسجد مین شراب اور سور کا استعمال کرایا گیا وہان کے ہندو چاہتے ہین کہ مسجدین سمار دین

ویران ہو جاوین کوئی شخص مصاحبون مین اس لایق
نہین کہ راجہ کے مزاج کی اصلاح کرے رئیس کا تعصب ریاست
کی بیخ کنی کو کافی ہوتا ہے لیکن وہ اسکو کیا سمجھے تھوڑا خوف
پولیٹکل ایجنٹ بہادر بھوپال کا خطاب وہ بھی نرہا کیونکہ
رئیس کہلی پور نے جو اس ریاست کا قدیم اسے ولی
دشمن ہے اسکو ناتجربہ کار سمجھکر یہہ فہمایش کی کہ تمکو اپنی
ریاست کا اختیار ہے ایجنٹ صاحب کو گھر مین کیا دخل ہی
ہمنے جو اذان اپنے ریاست مین موقوف کردی ہے تو ہمارا
کہنے کیا کرلیا اور یہہ ترغیب دی کہ جامع مسجد کے پیچھے کے
کوٹھون اور تہ خانون مین ۔ دو میگزین کے پیسے رکھوا
دو اور بعد کچھ عرصہ کے مخفی آگ لگا دو تاکہ مسجد گر جاوے
اور مسجد مین اذان نہ کہنے دو اور جو کوئی اذان کہنا چاہے
اوسکو اپنی ریاست سے نکلوا دو اور یہہ بھی اصلاح
دی ہے کہ یا نہین مسجد کے قریب مین سور رکھوا اور ہر
طرح سے مسجد کی بے ادبی کرو تاکہ مسلمان خود مجبور ہوکر
مسجد کو چھوڑ دین رئیس کہلی پور کا یہہ منشا ہے کہ
اس ریاست مین کچھ فساد اور کشت وخون ہو جاوے
اور بوجہ عداوت قلبی دربار ریاست راج گڈہ کی
درپردہ یہہ چاہتا ہے کہ مثل سابق یہان بندوبست
انگریزی ہو جاوے اور علی ہذا القیاس رئیس نرسنگ گڈہ
جو رشتہ دار راجہ بلبھدر سنگھ کا ہے وہ بھی رئیس کہلی
پور کے ہدایت کے موافق کام کرتا ہے یہہ ہر دو رئیس
نوعمر ناتجربہ کار ہین اپنے بھلے برے دوست دشمن
کو نہین پہچانتے راجہ بلبھدر سنگھ نے تو بموجب ہدایت
رئیس کہلی پور کے مال درآمد شروع کردیا مین نے

جو جو امور خلاف تہذیب اور محض تعصب کے دیکھے بتفصیل
اونکی یہہ ہے اول جامع مسجد کے فرشی جھاڑ و دیگر سامان
آرایشی اوٹھاکر اپنے مکان مین لگائے اور یہہ خیال نہ کیا
کہ مسجد اور مندر کے نام پہنا وہ چیز ہوتی ہے وہ مال وقف
ہوتا ہے اوسپر قبضہ درست نہین دوسرے مہتاب سنگھ
وزیر نرسنگ گڈہ اور منوہر سنگھ سالار رئیس نرسنگ
گڈہ مع دیگر راجپوتان ہمراہی کے ادیا مسجد واقع
باغ راجگڈہ مین فروکش ہوے اور سور کا گوشت اور
شراب اور افیون وہان استعمال کرتے رہے اونکو ہر چند
مسلمانون نے منع کیا کہ یہان سے چلے جاؤ دوسرے مکان
مین اترو یہہ مسجد ہے لیکن انھون نے کچھہ نہ سنا اگر رئیس
راجگڈہ و نرسنگ گڈہ کو منظور ہوتا تو یہہ بدعتین
مسجد مین نہوتین تیسرے ایک سور کہلی پور سے لایا گیا اور مسجد
کے گرد پھراکر زیر مسجد درخت سے باندہا گیا چوتھے مسجد کے
چھت پر زنانہ مکان بنانے کی تجویز ہو رہی ہے حالانکہ
مسجد کے اوپر بھی ایک محراب مسجد کی بنی ہوی ہے ۔
نواب صاحب گریبون مین دہین نماز با جماعت پڑہتے
تھے ۔ پانچوین سنہ دری سنگ مرمر جو راجہ بختاور سنگھ
صاحب نے واسطے حظیرہ قبر نواب صاحب مرحوم کے خریدی
تھی وہ ابتک قریب مسجد کے رکہی ہے ۔
سنا گیا کہ اب وہ بھی قبر نواب صاحب مرحوم پر نہین لگائی
جاویگی ۔ غرض نتیجہ ان حرکات کا یہہ ہے کہ اگر سرکار
انگلشیہ سے ان حرکات گذشتہ پر کچھہ مواخذہ وتدارک
اور آیندہ کے واسطے بندوبست والسداد نہوا تو جلد
ایک فساد عظیم راجگڈہ مین برپا ہوگا اور سخت کشت و

خون اور بلوہ عظیم کا احتمال ہے میرے روبرو جو بکثرت ہندو بخسیہ لوگون سے مسجد مین آتے اور بعض جوتا پہنے ہوے بھی گھس آتے تھے اور مسلمانون کے منع کرنے کو کچھ خیال مین نہ لاتے تھے اوسوقت قریب تھا کہ فساد شروع ہو جاوے اور نوبت کشت وخون کی پہنچی کہ مسلمانون کو اشتعال طبع ہوہی رہا تھا مگر بعض فہمیدہ اور سلیم الطبع لوگون کی فہمایش سے فساد کی آگ بھڑکنے نہ پائی اور یہ چیز یہہ گذری کہ اوسوقت بجز راجگڈہ کے مسلمانون کے اور کوئی موجود نہ تھا راج گڈہ کے مسلمان تو آدھے ہندو ہین بخوف رئیس پہلو تہی کر گئے اگر ہمارے ملک مین ایسی حرکت ہوتی تو راجہ صاحب ریاست سے آ تہہ دہو کر مع اپنے رفیقون کے باگل خانہ مین سیر کرتے اگر اونہین ریاست کی بدخواہی اور اظہار بینی کا شوق ہوتا تو کشت وخون وبلوہ امرتسر وملتان وسیلم کو کہ ایسے تعصب مذہبی سے پیدا ہوا تھا یاد کروگے ہرگز یہہ رفتار نابجا اختیار نہ کرتے اور یاد رہی کہ اگر نوبت توہین وتخریب مسجد پہنچی تو ضرور راجہ صاحب بلکہ ریاست کی بربادی کی باعث ہوگی مسلمانان عزتمند مجبور ہوکر اپنی جانین دینگے اور گرد نواح کے مسلمان خصوص بہوپال کے کہ بڑی ریاست اسلامی قریب راجگڈہ واقع ہے شرکت سے نہہ رہینگے پھر اوسوقت یہہ عادل گورنمنٹ کو پریشانی ہوتی لہذا اونکا فرض ہے کہ ان متعصبین کو ذانت کرکے راہ راست پر لاوے اور امید ہے کہ صاحبان مقصلہ ذیل اخبارون کے مہتمم اس مضمون کو ایک ایک بار اپنے اپنے اخبارون مین درج فرماوین - نور الانوار - دبدبۂ سکندری - دارالسلطنت - مظہر قیصر - جریدۂ روزگار - اودا ودہ اخبار وغیرہ لصرت الاخبار ۱۶ ج فقط

اب ہم اپنے تمہید کا ثبوت دینا پر ضرور تصور کرتے ہین یعنے اگر کوئی کم سمجھہ یا نادان ہماری تمہید کو دیکھہ کر یہہ کہے کہ اسمین صاحب ایجنٹ کا کیا قصور ہے اور اونکو ناحق شریک ٹھہرایا ہے اور کیا عجب کہ خود صاحب بہادر ہی کو ہماری یہہ تحریر ناگوار ہو اس واسطے ہم دو چار باتین اور عرض کئے دیتے ہین اگر ایجنٹ صاحب بہادر سے راجگان مذکور الصدر کو مدد کی امید نہوتی یا اونکا کچھہ خوف ہوتا یا یہہ ہندو مسلمانون کو یکسان سمجھتے ہوتے یا اون لوگون سے ملے ہوے نہوتے یا کچھہ انصاف کرتے ہوتے تو ہم کیا کوئی بھی قیاس نہین کر سکتا ہے کہ یہہ نوبت پہنچتی اور جب تک حاکم بالادست سے امید تقویت نہین ہوتی ہے اسوقت تک ہرگز کوئی رئیس ایسے کام نہین کر سکتا ہے اور ان سب باتون کا کامل ثبوت راج گڈہ کی گدی نشینی ہے جو معززین کہ راجگڈہ پر بخوبی روشن ہے کہ باوجود مخالفت سر لیپل گریفن صاحب بہادر کے فوراً گرادی گئی اور راج گڈہ کا وہ گھوڑا ہے کہ جو آجتک ایجنٹ صاحب کے زیر ران ہے سوا اسکے ایک اور معاملہ ایسا ہی واقع ہوا ہے جس سے ہندوؤن سے بڑھکر صاحب بہادر کا تعصب ظاہر ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ ایک موضع ریاست اندور گوالیار کا شاید ریاستہا کے حدپر واقع ہوا ہی اور اوسمین ہندو مسلمان دونون رہتے ہین تھوڑے دنون سے جسوقت مسلمان اذان کہتے ہین اوسوقت ہندو سنکھہ بجاتے

عمل مچانے ہین شور کرتے ہین اور انواع و اقسام کے بدعت کرتے ہین اسپر وہان کے مسلمانون نے صاحب اجنٹ بہادر کو عرضی دی اور اجنٹ صاحب نے مسلمانون کی صورت دیکھتے ہی عرضی ہاتھ سے پھینکدی اور فرمایا کہ ضابطہ کا حکم اسپر لکھدیا سبحان اللہ کیا ضابطہ کا حکم ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اجنٹ صاحب کو بڑا بہاری تعصب ہم مسلمانون سے ہے اور الحال اسوقت خاموش رہنا دو حالت سے خالی نہین اول تو یہہ مسلمانون کی ذلت سے خوش ہوتے ہین۔ دوم یہہ اس امر کے امیدوار ہین کہ جب مجبور ہوکر اہل اسلام اپنی جانین گنوانے پر آمادہ ہو جاوین اور نوبت کشت و خون کی پہنچے اوسوقت جرم مسلمانون کے سر دالکر اپنا مطلب نکالین۔ ہم امید کرتے ہین کہ اگر ہماری رای مین کچھہ غلطی ہو تو ہر ایک اہل الرای اپنی اپنی رائے سے اس مضمون کو زینت بخشین اور ہماری غلطی پر ہمکو اطلاع بخشین کیونکہ ہمکو نہ کچھہ اجنٹ صاحب سے عداوت ہے نہ راج گدہ نرسنگ گدہ خلجی پور سے کچھہ سروکار ہمکو اپنے کام سے کام اور اپنی گورنمنٹ مین عرض کردینے سے غرض فقط۔ ۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ جریدہ روزگار۔

منشور۔ جو کچھہ نامہ نگار صاحب نے واقعہ راجگدہ کے نسبت تحریر فرمایا ہے نہایت راست و صحیح ہی۔ ہمارے مطبع مین بھی متواتر خطوط بعض دیار ہند سے جہان ہندو راجگون کی حکومت ہی دربارہ بیحرمتی اہل اسلام آئے تھے۔ ہم بہی اسی خیال و فکر مین تھے کہ اس خصوص مین اپنی رائے سے سرکار انگلشیہ خصوص جناب لیفٹنٹ گورنر صاحب بہادر دام اقبالہ کو مطلع کرین اور حضور ممدوح کو استحقاق توجہ فرمانی عرض کرین ہم مشکور نامہ نگار صاحب ہین کہ آپنے ہمکو بار تحریر رانی سے سبکدوش فرمایا امید کہ آپنے رای کے موافقت ساتھہ رای جنابنامہ نگار صاحب ظاہر کرتے ہوئے امید کرتے ہین کہ حکام انگلشیہ خصوص ہمارے عادل و مہربان و شفیق ویسرای دام حشمتہ خرد استحقاق اپنی توجہ مبذول فرماکے غریب مسلمانون کو تکالیف بیجا سے مامون و محفوظ رکھینگے والا چند ہی روز مین فیما بین ہندو اہل اسلام کشت و خون واقع ہو جاویگی اور سیکل کیطرح سرکار کو ناحق بہت سارے تکالیف کا سامنا ہوگا ع رموز مملکت خویش خسروان دانند فقط۔

تائید الاسلام

جب یہان تک نوبت پہنچگئی کہ سید احمد خان صاحب نے صاف یہہ لکھدیا کہ نبوت خدا کی طرف سے مقرر نہین ہوتی اور نہ کوئی خدا کے طرف سے پیغام لاتا ہی اور جو پیغام لانیوالا پیغمبر کو نظر آتا ہے وہ (نعوذ باللہ منہا) صرف اسی طرح کا خیال ہوتا ہے جیسے مجنونون کو ہندسہ جانا ہے معجزات کا بالکل انکار کیا اور معجزات کی دلیل نبوت ہونے مین بہت سی گفتگو کی حضرت موسی کے واسطے جو دریا کا پانی جدا ہو گیا تھا اوسکو مدوجزر بتایا معجزے سے انکار کیا ملائکہ کے وجود سے بالکل انکار کیا اور یہہ بھی صاف کہدیا کہ قرآن سے جو حکم ثابت ہو یقین کرینگے قابل نہین احادیث صحیح کا انکار تو ہی سر پر دو فرض سمجھہ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی افسر صحابہ کی ذرا بھی وقعت نہ سمجھی۔ فرشتون کی رشک درندون کے اعتقاد کے موجب چلون کیطرح مذہبت تری ترقی ہین حیوانون کو اس ملک کی گھوسون سے

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحرالاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہی کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت بیعوض فی پرچہ ۰ر۲ کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر۱ رہے۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر۱ مین ۷ پرچے اون کے نام پر روانہ کئے جائینگے۔

اشتہار

جواب ہدایت المسلمین و آئینہ اسلام

حامیان دین محمدی کو مژدہ ہو کہ اندنون پادری عمادالدین کے کتاب ہدایت المسلمین کا جواب مسمّی بہ **مراۃ الیقین** مطبع نامی کانپور مین چھپکر تیار ہوا ہے اسکی خوبی دیکھنے سے متعلق ہے مختصر یہہ ہے کہ باوجود اختصار کے کتاب مذکور کا کافی جواب ہے اور پادری صاحب کا مبلغ علم اور دیانت بھی اس سے خوب ہی ظاہر ہوتی ہے فائدہ عام کے لئے قیمت نہایت ارزان رکھی گئی ہے جو صاحب چاہین دو آنہ بھیجکر کانپور محلہ مچھلی بازار دوکان منشی محمد رحمت اللہ تاجر کتب یا حاجی حافظ عبدالستار صاحب تاجر سے طلب فرماوین بانضمام ایک اور کتاب **تکمیل الادیان** ملقب بہ آئینہ **اسلام** زیر طبع ہے یہہ کتاب لاجواب قابل دید ہے۔ آج تک اس طرز کی کتاب دیکھی سنی نہین گئی اسلام کی خوبی اور اوسکا مکمل ہونا ادیان سابقہ کے لئے اس عمدگی سے بیان کیا ہے کہ طالب حق کو پوری تسلی ہو جاتی ہے اور حقیقت مذہب اسلام مین کسی طرح کا شک نہین رہتا ہے شایقین اگر بنظر تائید اسلام زر نقد پیشگی سے امداد فرماوینگے تو اونکو تیار ہونے پر آٹھ آنہ فی جلد دیجاویگی اور جو صاحب بعد طبع خریدار ہونگے اونسے ایک روپیہ فی جلد قیمت لیجاویگی فقط +

المشتہر محمد رحمت اللہ تاجر کتب کانپور محلہ مچھلی بازار۔

اخبار خیرخواہ عالم

یہہ آزاد اخبار عرصہ بارہ سال سے بمقام دہلی طبع ہوتا ہے اور ہر ایک معاملہ پر نہایت عمدگی سے بحث کرتا ہے۔ اسمین علاوہ ملکی و علمی مضامین کے ہر دیار و امصار کی تازہ و مفید خبرین جو بذریعہ خاص کارسپانڈنٹون و ترجمہ و انتخاب اخبارات انگریزی و اردو وغیرہ کے حاصل ہوتی ہین درج کیجاتی ہین۔ خصوص ویسی ریاستہای راجپوتانہ و پنجاب وغیرہ کی صحیح صحیح خبرین اور وہان کی بے ترتیبیون پر نکتہ چینی و اصلاح وغیرہ کیجاتی ہے۔ اب ارادہ ہے کہ اسی قیمت و رجسٹر پر یہہ اخبار ہفتہ مین دو مرتبہ کردیا جاوے اگر اخبار کے نمبر کسیقدر زیادہ ہو جاوین تو جلد اکتاب ہے اگر اسمین دیڑھ سو کاپی بھی زیادہ ہو جاوین تو ہم اس ارادہ کو فوراً پورا کرنیکو مستعد ہو جاینگے نمونہ کا پرچہ بلاقیمت بھیجا جائیگا۔ قیمت سالانہ سو محصول ڈاک

درجہ اول رؤسا و مہاراجگان لاکھ ۱

درجہ دوم اہلکار و ملازمین ۵

درجہ سوم طلبا مدرسہ و عام شایقین ۱

ضخامت تقطیع کلان کے بارہ صفحے۔

المشتہر سید میر حسن مالک مطبع رضوی

بکاؤ کتابین

کتب مفصلۂ ذیل مطبع رضوی واخبار خیرخواہ عالم واقع دہلی مین موجود ہین جن صاحب کو ضرورت ہو ہار سال زر قیمت طلب فرماوین -

فرایض مصطفوی علم فرایض وتقسیم میراث کی بہت سی کتابون کا اردو انتخاب موافق ہر دو مذہب شیعہ وسنی لایق درس طلبا ——— ۶/

ابطال حرکت الارض زمین کے ساکت ہونیکا ثبوت ۱/

اعجاز عیسوی مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب متعلق تردید نصاری یعنے جو لوگ پادریون سے مباحثہ کرتے رہتے ہین اون کے واسطے نہایت بکار آمد ہے ۸/

فیصلہ ہائی کورٹ آسمانی عیسائی اور مسلمان کا مباحثہ ——— ۱۰/

آفتاب عالمتاب ثبوت اکثر واقعات نبوی صلے اللہ علیہ وسلم از توریت وانجیل ——— ۴/

ذخیرہ خوارزم شاہی حیات ——— ۶/

جواہر التعبیر بتعبیر نامہ ہنود - ترجمہ سنسکرت در بیان تعبیر خواب موافق مذہب موجنتری ۴۲ سال آیندہ وچند سال گزشتہ ہنود ——— ۲/

تاریخ تزک ہند ترجمہ سنسکرت اسمین جنگ مہا بہارت کے بعد سے اس زمانہ تک کے بادشاہون راجون اور بڑے بڑے رشیون اچاریون کا حال بتقید سن و سال لکھا گیا ہے ——— ۴/

نفایس التواریخ مشتمل اسمین پچاسی جلد سے قدیم ایران کی ناسخ التواریخ سے ترجمہ ومنتخب کیا گیا - ۶/

تعلیم النسا تعلیم نسوان مین بطرز جدید مع تذکرہ نامور عورات ہندوستان وحکایات عجیب وغریب ۸/

جواہر خمسہ محمد غوث گوالیاری اردو مین در بیان عملیات ——— ۸/

المشتہر سید میر حسن مالک مطبع رضوی وخانخیرخواہ عالم دہلی

بشارت

ہمارے ایک نامہ نگار مقام ہردہ ضلع ہوشنگابادسے رقم طراز ہین کہ چودہوین ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۰ ہجری روز جمعہ کو ایک شخص مسمی رسیتارام جو قوم درزی سے تھا اپنے رضا ورغبت سے بلا جبر وترغیب کسی کے دین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا اور مسلمان ہوا نام اسکا عنایت اللہ رکھا گیا - حافظ حقیقی تعالی شانہ ہمیشہ اپنے دین اسلام کی ترقی فرماوے اور اس نو مسلم کو دارین مین سب مصاعب دینی ودنیوی سے محفوظ رکھے آمین -

نصیحت عام

اس نام کا ایک رسالہ جو اسم بامسمی ہے حلیہ طبع سے آراستہ ہوکے مقام ہردہ ضلع ہوشنگ آباد مین دوکان پر جناب محمد اسحٰق صاحب کے موجود ہی جن حضرات کو اسکی خواہش ہو مقام مذکور صاحب موصوف سے طلب فرما کے حظ وافر اٹھاوین -

قیمت فی رسالہ ایک آنہ پانچ رسالے کے ۱/

ابطال الشبہ مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب

جسنے یہہ مضمون سنا پھڑکا پھڑکر رہ گیا پادری صاحب کا دل دھڑکا دھڑکر رہ گیا

حضرت من - تسلیم - آپکو معلوم ہے کہ حضرات نصارا کا عقیدہ ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے مین سخت متعجب ہون کہ ای میری اللہ یہہ تیرے بیٹا بیٹی کہان سے آگئے تیری شان تو لم یلد و لم یولد ہے پھر بفرض محال مان بھی لیا جاوے تو فرزند تو تین قسم کے ہوتے ہین سپوت پوت کپوت حضرت عیسیٰ تو کسی قسم مین نہین اسوجہ سے کہ سپوت اوس لڑکے کو کہتے ہین جو باپ سے زیادہ قرلایق اور فایق ہو پس حضرت مسیح نے کوئی کام اللہ سے لیاقت مین اچھا نہین کیا اور پوت اوس فرزند کو کہتے ہین کہ جو لیاقت مین باپ کے ہم پایہ ہو سو ایسے بھی مسیح نہین کہ جو انھون نے اللہ کے بمقابلہ ویسا کوئی آسمان یا زمین بنائی ہو - اور کپوت اوس لڑکے کو کہتے ہین کہ جو بداعمال یا نالایق و نامعقول ہو (سو اس بارہ مین کچھہ عرض نہین کر سکتا) اب اللہ جانے کہ حضرات عیسایہ نے حضرت مسیح کو کس قسم کا بیٹا بنایا ہے مین امید کرتا ہون کہ پادری صاحبان ناظرین منشور محمدی یا اور کوئی صاحب باستثنا اسکے میرے سوال کا جواب مدلل دین تاکہ مجھکو تسکین ہو کہ حضرت مسیح کپوت ہین یا سپوت یا پوت - والسلام

المرسل بندہ نصیر الزمان خان رائے پوری -

انا الحکیم لا یخلو اعرہ الکرا

ہمہ دانند

تسلا

ہوتا ہے ان دو مرض کے نام یہہ ہین - (فائی موسس) اور پارا فائی موسس) یہہ دونون علتین آلۂ تناسل کو عارض ہوتی ہین اور علاج اونکا سوائے ختنہ کرانے کے اور کچھہ نہین ہے - بیان ان دونو مرض کا بسبب مکروہ ہونیکے مین نے قلم انداز کیا ہے - شایقین ڈاکٹرون سے تحقیق کرین فقط -

بقیہ صفات خدا

خدا کی جورو

حزقیل ۲۳ - ۴ - ایک بڑے کا نام اہولہ اور اسکی بہن اہولیبہ اور وے میرے جوروان ہوئین اور بیٹے اور بیٹیان جنین -

ہوسیع ۲ - ۱۹ و ۲۰ - اور تجھے اپنی ابدی منگیتر کرونگا ہان تجھے صداقت اور عدالت اور مہربانی اور رحمت سے اپنی منگیتر کرونگا مین تجھے وفاداری سے اپنی منگیتر کرونگا اور تو خداوند کو پہچانیگی -

طلاق نامہ

یسعیاہ ۵۰ - ۱ - خداوند یون فرماتا ہے کہ تیری مان کا طلاق نامہ جسے لکھہ کے مین نے اسے چھوڑ دیا کہان ہے یرمیاہ ۳ - ۸

خدا کے بیٹے

پیدایش ۶ - ۲ و ۴ - تو خدا کے بیٹون نے آدمیون کی بیٹون کو دیکھا کہ وے خوبصورت ہین اہان سب مین سے جسے جو پسند آئین اپنے لئے جورو لین - ان دنون مین زمین پر جبار تھے اور بعد اسکے بھی کہ خدا بیٹے آدمیون کی بیٹون کے پاس گئے تو اون

قدیم سے نامور اشخاص تھے -

۔ جب رسم دنیا کے آدمی خدا صاحب کے

ب -

۔ راد بنی ھا الوھیم اث بنوت ھا ادام

ت ھفاہ وی مخولا ھم ناشیم مکلل باحارو

خروج ۴ - ۲۲ تب تو فرعون کو یون کہیو کہ خداوند نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے -

استثنا ۳۲ - ۱۹ - اور جب خداوند نے دیکھا تو اُنسے نفرت کی اسلئے کہ اسکی بیٹون اور اسکی بیٹیون نے اوسے غصہ دلایا - بموجب رسم دنیا کے خدا کے بیٹون کی خاوندون سے اور خدا سے کچھ اور رشتہ ہوسکتا ہے اوسکو مین نہین کہہ سکتا کوئی عیسائی بھائی بیان کرے -

۲ سموائیل ۷ - ۱۴ - اور مین اسکا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا - اوّل تواریخ ۱۷ - ۱۳ -

زبور ۲ - ۷ مین حکم کو آشکارہ کرونگا کہ خداوند نے میرے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہے مین آج کے دن تیرا باپ ہوا -

زبور ۸۲ - ۶ مین نے تو کہا کہ تم الہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو -

اق امرئی الوھیم اثو وبنی علیون سز کلکم -

یسعیاہ ۱ - ۲ - سنو ای آسمانو اور کان لگاؤ ای زمین کہ خداوند یون فرماتا ہے کہ لڑکون کو مین نے پالا اور پوسا پر انھون نے مجھ سے سرکشی کی -

ایضاً ۳۰ - ۱ خداوند فرماتا ہے ان باغی لڑکون پر افسوس کہ ایسی مصلحت کرتے ہین جو میرے طرف سے نہین اور عہد و پیمان کرتے ہین میرے روح کی طرف سے نہین تاکہ گناہ پر گناہ کرین -

یرمیاہ ۳۱ - ۹ و ۲۰ وے روتے ہوتے آوینگے اور انہین منت کرتے ہوے مین لے چلونگا مین پانیون کے نہرون کے کنارون پر ایک برابر راہ سے جسمین وے ٹھوکر نہ کھاوینگے انہین لے چلون گا کیونکہ مین اسرائیل کا باپ ہون اور افرائیم میرا پہلوتا ہے کیا افرائیم میرا پیارا بیٹا ہے کیا وہ پسندیدہ فرزند ہے -

حزقیل ۱۶ - ۲۱ کہ تو نے میرے بیٹون کو بھی ذبح کیا اور انہین حوالہ کیا کہ وے ان کے لئے آگ مین سے گذرین

ایضاً ۲۳ - ۴ - ان مین کے بڑے کا نام اہولہ اور اسکی بہن اہولیبہ اور وے میرے جورو ان ہوئین اور بیٹے بیٹیان جنین -

ہوسیع ۱۱ - ۱ جب اسرائیل لڑکا تھا مین نے اوسکو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا -

متی ۵ - ۹ و ۴۵ - مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہین کیونکہ وے خدا کے فرزند کہلائینگے تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو -

لوقا ۳ - ۳۸ - اور وہ ادمس کا اور وہ سث کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا -

یوحنا ۱ - ۱۲ - لیکن جتنون نے اسے قبول کیا اسنے انھین اقتدار بخشا کہ خدا کے فرزند ہون یعنے انھین جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہین -

اعمال ۱۷ - ۲۸ و ۲۹ پس خدا کے نسل ہوکے ہمین مناسب نہین کہ یہہ خیال کرین کہ خدا سونے روپے یا پتھر

کے انند ہے -

۲ تمتھیون ۶ - ۱۸ - اور مین تمہارا باپ ہونگا اور تم میرے بیٹے بیٹیان ہوگے یہہ خداوند قادر مطلق فرماتا ہے

گلاتیون ۳ - ۲۶ - کیونکہ تم سب کے سب اس ایمان کے سبب جو مسیح یسوع پر خدا کے فرزند ہو -

خدا سوتا بھی ہے

یرمیاہ ۱ - ۱۲ - اور خداوند نے مجھے فرمایا کہ تو نے خوب دیکھا کیونکہ مین اپنے کلام کو پورا کرنے کے لئے سویرے بیدار ہونگا -

خدا عالم الغیب اور ناظر نہین

پیدائش ۳ - ۹ تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور اوسنے کہا کہ تو کہان ہے -

ایضاً - ۱۱ - ۵ - اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اوترا -

ایضاً - ۱۸ - ۲۱ - مین اب اتر کے دیکھونگا کہ انھون نے سراسر اس چلاہٹ کے مطابق جو مجھہ تک پہنچا گیا ہے یا نہین اور اگر نہین تو مین دریافت کرونگا -

مرقس ۱۱ - ۱۲ و ۱۳ - صبح کو جب وے بیت عنیا سے باہر آئی اسکو بھوک لگی - اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکھکے وہ گیا کہ شاید اسمین کچھہ پاوے جب وہ اس پاس آیا تو پتون کے سوا کچھہ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا -

خدا کا نوحہ

میکہ ۱ - ۸ - اس لئے مین کر بوکونگا اور ماتم کرونگا مین ننگا اور برہنہ ہوکے پھرونگا مین گیدڑون کی طرح جلاؤنگا اور شتر مرغو

یسعیاہ ۲۲ - ۴ - اسی -
پوشی کرو کہ مین دارہ مار کے روؤ
فکرمند کرو کیونکہ میرے قوم کے بیٹے ب

یرمیاہ ۴ - ۱۹ - ای میرے انتڑیا
انتڑیان میرے دل کے پردے مین درد ہے میرے
دل کی ایسی کراہت ہے کہ مین چپ نہین رہ سکتا -
کیونکہ اے میرے جان تو نے نرسنگے کی آواز اور لڑائی
کے للکار سنے -

خدا کا پچتانا اور دلگیر ہونا

پیدائش ۶ - ۶ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچتایا اور نہایت دلگیر ہوا -

دینحم لھوہ کبعثہ الھادم بادمہ دیتعصب الی ہو

اول سموائیل ۱۵ - ۱۱ - مجھے افسوس ہے کہ مین نے ساول کو بادشاہ ہونے کے لئے قایم کیا کیونکہ وہ میرے پیروی سے پھر گیا ہے اور میرے حکمون پر عمل نہ کیا سو سموایل غمگین ہوا اور ساری رات خداوند پاس چلاتا رہا -

۲ سموائیل ۲۴ - ۱۶ - اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھہ بڑہایا کہ یروسلم کو فنا کرے تو خداوند بدی کرنے سے پچتایا -

یوایل ۲ - ۱۴ - کون جانے کہ وہ پھرے اور پچتاوے

خروج ۳۲ - ۱۴ - تب خداوند نے اوس بدی سے جو چاہا تھا لوگون سے کرے پچتایا -

اول تواریخ ۲۱ - ۱۵ - اور خداو

فرشتہ پر وسلم کو بھیجا کہ اوسے فنا کرے اور اسکی فنا کرنے پر خداوند دیکھکر اسے اپنے لئے پچتایا -

زبور ۱۰۶- ۴۵ - اور اوسنے ان کے لئے اپنے عہد کو یاد فرمایا اور اپنے رحموں کی فراوانی سے پچتایا -

قاضیون ۲- ۱۸ - اور جب خداوند نے ان کے لئے حاکم کو کھڑا کیا تو خداوند حاکم کے ساتھ تھا اور انھین انکے دشمنون کے ہاتھ سے جب تک کہ حاکم جیتا تھا چھڑاتا رہا اس لئے کہ خداوند اُن کے کہرنے سے جو وے اپنے ستانیوالون اور دکھ دینے والون کے سبب کرتے تھے پچتایا -

استثنا ۳۲- ۳۶ کیونکہ خداوند اپنے لوگون کا انصاف کریگا اور اپنے بندون کے حالت کے سبب پچتاویگا

یرمیاہ ۱۸- ۸ - اگر وہ قوم جسکے حق مین مین نے یہہ کہا اپنے بُرائی سے باز آوے تو مین بھی اس بدی سے پچتاؤنگا جو اسکے ساتھہ کرنا ٹھہرایا تھا -

ایضاً ۲۶- ۳ و ۱۹ شاید کہ وے شنوا ہوین اور اپنے بری راہ سے باز آوے کہ مین پچتاؤن اسے جو اونکی بدکرداریون کے باعث انسے کیا چاہتا ہون باز آؤن - چنانچہ خداوند اس بدی سے جو کہا تھا کہ مین تم سے کرونگا پچتاکے باز آیا -

ایضاً ۱۵- ۶ - تو نے مجھے ترک کیا ہے خداوند کہتا ہے تو پیچھے پر گئے اسلئے مین تجھے اپنا ہاتھہ بڑھاؤنگا اور تجھے برباد کرونگا پچتاتے پچتاتے مین تھک گیا -

ایضاً ۴۲- ۱۰ - اگر تم اس سرزمین مین یقیناً پڑے رہوگے تو مین تمھین بناؤنگا اور نہ ڈاؤنگا اور مین تمھین لگاؤنگا اور نہ اکھاڑونگا کیونکہ مین اس بدی سے پچتاتا ہون جو مین تم سے کی ہے -

عاموس ۷- ۳ و ۶ - اس سے خداوند پچتاکے باز آیا اور خداوند نے کہا کہ نہ ہوگا - اس سے بھی خداوند پچتاکے باز آیا یہہ نہین ہوگا خداوند یہوا نے کہا -

یونہ ۳- ۱۰ - اور خدا نے انکی کاموں کو دیکھا کہ وے اپنے اپنے بری راہ سے باز آئے تب خدا اس بدی سے جو اسنے کہی تھی کہ مین ان سے کرونگا پچتاکے باز آیا اور اسنے اُن سے وہ بدی نہ کی -

ایضاً ۴- ۲ - کیونکہ مین جانتا تھا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے مین دیما ہے اور نہایت مہربان ہے اور پچتاکے آپکو بدی سے باز رکھتا ہے -

زکریا ۸- ۱۴ - کیونکہ رب الافواج یون فرماتا ہے کہ جس طرح سے مین نے قصد کیا تھا کہ تمکو سزا دونگا جبکہ تمہارے باپ دادون نے مجھے غضب ور کرایا - رب الافواج فرماتا ہے اور مین اپنے ارادے سے پچتاکے باز نہ آیا -

خدا کا نہ پچتانا اور نہ جھوٹ بولنا اور نہ انسان ہونا

گنتی ۲۳- ۱۹ - خدا انسان نہین جو جھوٹ بولے نہ آدمی زاد ہے کہ پشیمان ہووے کیا اوسنے جو کچھہ کہا ہے بجا نہ لاویگا اور جو کچھہ کہ فرمایا ہے کیا اُسے پورا نہ کریگا -

اسموائیل ۱۵- ۲۹ - سو اسکے اسرائیل کا وفادار جھوٹا نہین بولتا اور پشیمان نہین ہوتا کیونکہ وہ انسان نہین ہے کہ پچتاوے -

حزقیل ۲۴- ۱۴ مجھے خداوند نے یہہ کہا ہے یہہ ہوجائیگا اور مین اوسے کرونگا مین نہ ہٹونگا نہ چھوڑونگا نہ پچتاؤنگا

حزقیل ۲۰-۲ و ۹-۱ ای آدم زاد وانی صور سے کہہ کہ خداوند یہوہ یون فرماتا ہے ازبسکہ تیرے دل مین گھمنڈ سمایا اور تو نے کہا ہے کہ مین الہون اور الہون کے تخت سمندر کے بیچ بیٹھا ہون اور تو نے اپنا دل اللہ کا سا دل بنایا ہے اگرچہ تو اللہ نہین بلکہ انسان ہے۔ کیا تو اسکے آگے جو تجھے قتل کریگا پھر کہیگا کہ مین الہون ہون لہذا تو اپنے قتل کرنے والے کے ہاتھ مین الہ نہین بلکہ انسان ٹھہرا۔

ہوسیع ۱۱-۹ - مین اپنے قہر کے شدت کے مطابق عمل نہین کرونگا مین پھر کر ہی افرائیم کو ہلاک نہ کرونگا۔ کیونکہ مین خدا ہون اور انسان نہین -

ایضاً ۱۳-۱۴ - مین انھین پاتال کے قابو سے فدیہ مین لونگا مین انھین موت سے چھڑاونگا ای موت تیری مری کہان ہے ای پاتال تیری ہلاکت کہان پہنچا نا میری انکھون کے سامنے سے چھپا ہے -

طیطس ۱-۲ - اس ہمیشہ کی زندگی کے امید پر جسکا وعدہ خدا نے جو جھوٹھ نہین بولتا ابدی زمانون کے آگے کیا ہے - باقی آیندہ - عبد المجید از انکنہ -

بقیہ القول الہمس لرد الشمس

بن محمد بن ابی الصقر الانباری سے سنہ ۴۷۳ھ مین ساتھ قرأۃ اپنے اوپر ابی برکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن لطیف بن عبد اللہ الغزا کے مصر مین سنہ ۴۲۸ھ ساتھ سماع اپنے اوپر ابی محمد حسن بن رشیق عسکری کے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو ابو البشر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی نے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو اسحٰق بن یونس نے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو سوید بن سعید نے مطلب بن زیاد سے اونہون نے ابراہیم بن حیان سے اونہون نے عبد اللہ بن حسن اونہون نے فاطمہ بنت حسین سے اونہون نے اسماء بنت عمیس سے اونہون نے کہا کہ ہتا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گود مین علی رض کے اور وحی کی جاتی تھی طرف آپکے پر جبکہ وحی منقطع ہوگئی اون سے فرمایا آپنے ای علی تمنے عصر کی نماز پڑہ لی اونہون نے عرض کیا نہین تب فرمایا آپنے اے بار خدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے حاجت مین مشغول تھے پس پھیر لا اوپر اسکے آفتاب کو پس پھیر لایا اوسکو اوپر پس نماز پڑہ لی تب غایب ہوگیا پڑہا شیخ ہمارے ابو طاہر نے اور مین سنتا تھا باپ سے اپنے شیخ ابراہیم سے وہ احمد بن محمد بن المدنی مشہور فشاشی سے وہ شمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی سے بطور اجازت کے شیخ زین الدین زکریا سے وہ ابی الغرات سے وہ عمر بن حسن سے وہ فخر ابن البخاری سے وہ ابی جعفر

وہ فاطمہ بنت عبد اللہ الاصبہانی سے وہ حاد

سلیمان بن احمد الطبرانی سے کبیر مین حدیث کیا ہمکو جعفر بن احمد بن سنان الواسطی نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو علی بن المنذر نے اونہون نے کہا حدیث کیا محمد بن فضیل نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو فضیل بن مرزوق نے ابراہیم بن حسین سے اونہون نے فاطمہ [illegible] بنین بن علی سے اونہون نے اسماء بنت عمیس سے اسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ نازل ہوی تھی اوپر اونکے وحی قریب تھا کہ پیشانی قا[illegible]

پر پس نازل ہوی اوپر اون کے ایک دن اور سر اونکا
دمین علی کے تھا یہان تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس اتھایا
لی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اپنا پس فرمایا
سطے اون کے نماز پڑہی تنے عصر کی اگلے علی کہا ہین
سول اللہ پس دعا کی اللہ تعالی سے پس پھیر لایا
اوپر اون کے آفتاب کو یہان تک کہ نماز پڑہ لی عصر کی کہا
اسمانے پس دیکہا ہینے آفتاب کو بعد اسکے کہ ڈوب گیا تھا
جبکہ پھیر لایا گیا نماز پڑہی عصر کی کہا حافظ جلال الدین سیوطی
نے جزء کشف اللبس فی حدیث رد الشمس عن کہ تحقیق حدیث
رد شمس کے معجزہ ہے واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے صحیح کیا ہے اوسکو امام ابو جعفر طحاوی وغیرہ
نے اور زیادتی کی ہے حافظ ابو الفرج ابن الجوزی نے پس
یا ہے اوسکو کتاب موضوعات مین اور کہا اوسکے شاگرد
حدث ابو عبد اللہ محمد بن یوسف دمشقی صالحی نے جزء مرتبل
للبس عن حدیث رد الشمس مین جان تو تحقیق یہہ حدیث
روایت کیا اوسکو طحاوی نے اپنی کتاب شرح مشکل الآثار
ین اسما بنت عمیس سے دو طریقون سے اور کہا یہ دونو
دیثین ثابت ہین اور راوی انکے معتبر ہین اور نقل کیا
وسکو قاضی عیاض نے شفا مین اور حافظ ابن سید الناس
نے بشری اللبیب مین اور حافظ علاء الدین مغلطائی نے
تاب اپنی زہر الباسم مین اور صحیح کہا اوسکو ابو الفتح ازدی
نے اور حسن کہا ہے اسکو ابو زرعہ عراقی نے اور تمارے
شیخ حافظ جلال الدین سیوطی نے در المنثور فی الاحادیث
مشتہرہ مین اور کہا حافظ احمد بن صالح نے اور کافی ہے
ہمکو نہین لایق ہے اون لوگون کو کہ سبیل اونکی علم ہے

تخلف کرنا حدیث اسماء سے کیونکہ وہ بہت بڑی علامات
نبوت سے ہے اور تحقیق انکار کیا ہے حافظون نے اوپر
ابن جوزی کے لانے مین اس حدیث کو کتاب موضوعات
مین کہتا ہون مین اور نکالا اوسکو طحاوی نے مشکل الآثار
مین دو طریقون سے ایک اون دونون کا طریق فضیل بن
مرزوق کا ہے ابراہیم بن حسین سے وہ فاطمہ بنت حسین سے
مثل اوسکی کہ لکہا ہینے اوسکو ساتھ معنی اوسکے کے اور دوسرا
یہہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن محمد بن
مغیرہ سے اونھون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن
صالح نے اونھون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی
فدیک نے اونھون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
موسی نے عون بن محمد سے اونھون نے اپنی ماں ام جعفر
سے اونھون نے اسما بنت عمیس سے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی جہاد مین پھر بہیجا حضرت
علی کو اپنے کسی کام کے لئے پس لوٹ آئے وہ اس حال مین
کہ نماز پڑہ لی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی پس رکھا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک کو اپنے گود مین
علی رض کے پس نہین اٹھایا اوسکو یہان تک کہ ڈوب گیا آفتاب
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے بار خدایا
اگر بندہ تیرا علی رض لگ رہا اپنے نفس سے تیرے نبی کے
کام مین تو پھیر لا اوسپر آفتاب کی روشنی کو کہا اسما نے
پس نکل آیا آفتاب یہانتک کہ واقع ہوی روشنی اوپر پہاڑون
کے اور اوپر زمین کے پھر کہڑے ہوے حضرت علی رض پھر
وضو کیا اور پڑہی عصر کی نماز اوسکے بعد آفتاب ڈوبا
واقعہ مقام صہبا مین ہوا۔ طحاوی نے محمد بن موسی

طری کے ہے اور وہ محمود ہے روایت مین اور عون
وہ عون بن محمد بن علی ابن ابی طالب اور اونکی ماں
جعفر بیٹی محمد بن جعفر بن ابی طالب کے بین پھر معارضہ
حدیث کو کہ مروی ہے چند طریقون سے حضرت
یرہ رضی کے کہ مرفوع کیا اوسکو کہ نہین رد کیا گیا آفتاب
ی کے مگر واسطے یوشع علیہ السلام اور جواب دیا بایں
مکن ہے یہہ کہ مخصوص ساتھہ یوشع سے رد اوسکا
ب ہو جانے کے پھر رد کیا جواب کو ساتھہ اوس
کے کہ لفظ اوسکی یہہ ہین پس روک رکھا اوسکو
نے اوپر اون کے یعنے اوپر یوشع کے تمام ہوا حاصل
لحاوی کا -
رد شمس کے واسطے حضرت علی رضہ کے ہے اور
وی حدیث اسماء سے نکالا اوسکو احمد بن صالح
اور ابو امیہ طرسوسی اور طحاوی اور طبرانی اور
دہ اور ابن شاہین نے اور صحیح کہا اوسکو احمد بن
طحاوی نے اور پیروی کی اون دونون کی
ن مین سے ازدی اور عیاض اور ابن سید الناس
طائی نے اور حسن کہا اوسکو حافظ ابو زرعہ اور
رقی نے اور روایت کی گئی ہے ابو ہریرہ سے نکالا
بن مردویہ نے اور ایسے ہی حدیث حضرت علی
اور اونکے بیٹے حسین اور جابر اور ابی سعید سے اور
دگون مین سے کہ ثابت رکھا اوسکو حافظون مین
ب طبری اور سمہودی اور ابن حجر اور سیوطی نے
سطے سیوطی کے اوسکے اثبات مین ایک رسالہ ہی
اون نے کشف اللبس فی حدیث رد الشمس

رکھا ہے اور قسطلانی اور ابن دبیع اور ابن عراقی اور
ابن حجر مکی اور قاری اور خفاجی اور تلمسانی اور دلجی اور
حلبی اور شبراملی اور قشاشی اور کردری مین اور رد کیا اون
لوگون نے اوپر دلابی اور ابن الجوزی اور ابن تیمیہ کے
قول مین اونکی کہ یہہ موضع ہے اور اوپر ابن کثیر قول مین
اوسکے کہ منکر ہے اور جواب دیا اون لوگون نے اون
امرون سے کہ علت ٹھہرایا ہے اون لوگون نے ساتھہ
اوسکے ساتھہ جوابون شافیہ کے قول اوسکا اوپر طریق
استیفاد کے ذکر کیا مصنف نے بیچ اوسکے کہ تحقیق
اختلاف کیا ہے محدثون نے بیچ تصحیح اور تضعیف اور
وضع اوسکے اور اکثر اوپر ضعیف اوسکے ہین پس وہ
فی الجملہ ثابت ہے ساتھہ اصل اپنے کے اور تحقیق قوی
ہو جاتی ہے ساتھہ مدد سندون کے یہان تک کہ پہونچ
جاتی ہے مرتبہ حسن تک پس صحیح ہے حجت پکڑنا ساتھہ
اوسکے انتہی پھر رد کیا اوپر ابن الجوزی اور متبعین اوسکے
کے اوسکے اس قول مین کہ وہ موضوع ہے اور نقل کیا
قسطلانی سے کہ تحقیق حدیث اسماء کے نکالا اوسکو
طبرانی نے اور حسن کہا اوسکو عراقی نے شرح تقریب
مین پھر طول کیا ہے اسمین لیتنے -
اور قرۃ العیون مین ہے کہ حدیث رد شمس کو اگرچہ ابن
جوزی نے موضوعات مین گنا ہے مگر محققین محدثین نے
تصریح کی ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا
مراض اسپر غلط ہے انتہی -
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جب آفتاب

فوت ہوگی پھر اسکے پھرانے سے کیا فائدہ تھا تو مین
عرض کرتا ہون کہ حضرت من اگر آپ اعادۃ المعدوم
محال کا کلمہ نہ پڑھیے اور اسلام فلاسفہ پر ایمان نہ لائیے
اور بخیال قدرت باریتعالی کے بعینہ اعادہ اوقات کی
تصدیق کیجئے تو کیا خرابی ہے -
اور اگر یہہ آپکے گلے کے نیچے نہ اوترے تو بمثلہ پر ایمان
لائیے اور اسمین اگر کچھ تردد ہو تو اعادہ اوقات شرعیہ
مین تو کوئی محظور نہین اور اسمین بھی اگر کچھ کہتکا ہو تو اسکو
بمنجملہ خصوصیات خاصہ سمجھیے اور زیادہ شک وشبہ پر
لاحول پڑھیے ۵ چند چند از حکمت یونانیان ۵ حکمت
یونانیان را ہم نخوان ۵ کہا شامی نے رد المحتار حاشیہ
در المختار مین - پس اگر ڈوب جاوے آفتاب اور پھر
لوٹ آوے تو آیا عود کرتا ہے وقت تو ظاہر یہہ ہے کہ
ہان اسمین صاحب بحر نے بحث کی ہے چنانچہ کہا ہے
کہ ذکر کیا شافعیہ نے کہ وقت عود کرتا ہے کیونکہ پیغمبر علیہ
الصلوۃ والسلام سو گئے گود مین علی رض کے یہانتک
کہ ڈوب گیا آفتاب پس جب جاگے تو ذکر کیا گیا واسطے
آپ کے کہ اونکے عصر کی نماز فوت ہوگئی پس فرمایا آپنے
اے بار خدایا بیشک وہ تیرے اور تیرے رسول کی
فرمانبرداری مین تھا پس سورج کو تو اسپر پھیر لا پس
پھیر دیا گیا یہانتک کہ نماز پڑھ لی حضرت علی نے عصر کی
اور یہہ واقعہ مقام خیبر مین ہوا اور اس حدیث کو
طحاوی اور عیاض نے صحیح کہا ہے اور ایک جماعت نے اسکی
تخریج کی ہے اونمین سے طبرانی نے ساتھ سند حسن کے
[illegible] اسکو موضوع ٹھہرایا ابن جوزی

کے اور قواعد ہمارے انمین مخالف ہین اسکے کیا
اب گویا کہ یہہ واقعہ نظیر ہردی کی ہے جب زندہ کر دیوے
اوسکو اللہ تعالی پس تحقیق وہ جو باقی رہا ہے مال سے
اوسکے قبضہ مین وارثون کے پس دیا جاویگا اوسکو
حکم زندون کا اور دیکھہ آیا یہہ شامل ہے واسطے نکلنے
آفتاب کے پچھم سے وہ کہ جو بڑی نشانیون مین سے
قیامت کے ہے کہا طحاوی نے اور ظاہر یہہ ہے کہ پہلے
دیا جاویگا یہہ حکم اوسکو کیونکہ سوا اسکے نہین ہے کہ
یہہ اوسوقت ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے غروب ہی کے
وقت مین لوٹا دیا جاوے جیسا کہ واقع اس حدیث کا
ہے لیکن نکلنا اوسکا پچھم سے پس وہ بعد گزر جانے تمام
رات کے ہے کہتا ہون مین علاوہ اسکے کہ شیخ اسمعیل
نے رد کر دیا ہے اوسکو کہ بحث کی ہے نہر مین شافعیون
کی پیروی کر کے اسی طرح سے کہ عصر کی نماز شفق
کے غایب ہونے سے قضا ہوگی اور رجوع آفتاب کا نہین
اعادہ کرتا ہے اوسکو بطور ادا کے اور جو اس حدیث
مین ہے تو یہہ خصوصیت ہے علی رض کی جیسا کہ دلالت
کرتا ہے اوپر اسکے قول علیہ السلام کا کہ بس بار خدایا
وہ تیری اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا کہتا ہون
مین اور لازم آتا ہے اوپر اول کے بطلان روزہ اوس
شخص کا کہ افطار کر ڈالے قبل رد اوسکے اور بطلان
اوسکے نماز مغرب کا اور اگر تسلیم کرین ہم عود وقت کو
تو عود کریگا واسطے سب کے واللہ تعالی اعلم انتہی -
اور سیرۃ محمدیہ و طریقۃ احمدیہ مولفہ مولانا کرامت
علی اللہ [illegible] و رحمتہ اللہ [illegible] فرماتے ہین

ن مین دلالت کرتا ہے ثبوت حدیث کا اوپر اس بات کے
ز واقع ہوی اول امور ساتھ اسکے تصریح کی قمر علی نے تذکرہ
یکھا پس اگر نہوتا رجوع شمس کا نافع اور وہ وقت کو
کرتا تو خداوند تعالیٰ اوسکو اوپر نہ پھیر لاتا ذکر کیا اسکو
ب ما بذکر للموت والآخرۃ مین اوایل تذکرہ سے اور
معقول اوسکی یہہ ہے کہ آفتاب جب لوٹ آیا تو
یغروب ہے نہ ہوا انتہی -

نا چاہیے کہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
ج النبوۃ مین اس بارہ مین ایک تقریر لطیف وجامع
علیہ لکھی ہے اس لئے مبتنا للمرام وتنشیطا للاذہا
لافہام بعینہ اوسکا نقل کرنا مناسب مقام معلوم ہوتا ہے
ہذا از وقایع این غزوہ آنست کہ چون آنحضرت صلی اللہ
ہ وآلہ وسلم بعد از رجوع از خیبر بمنزل صہبا رسید و
یغہ زفاف کرد و درہمین منزل نماز گزارد و بعد از گزار
سر مبارک در کنار علی رضی اللہ عنہ کہ بناوہ بود در
ایتی آمدہ کہ بخواب رفت تا آثار وحی بر آن حضرت
ہر شدن گرفت وعلی نماز دیگر نگذارد وہ بود وزمان
ی چنان دراز شد کہ آفتاب غروب کردہ چون منجلی
ت حضرت از علی پرسید کہ نماز عصر گذاردہ گفت لا یا
سول اللہ نگذاردہ ام حضرت مناجات کردہ گفت
او خدا اگر علی در طاعت تو ... وطاعت رسول تو
د آفتاب را بازگردان کہ نماز عصر بگذارد
ن حق تعالیٰ مسالت حبیب خود را اجابت کرد و آفتاب
از ان کہ بمغرب رفتہ بود طالع شد چنانکہ شعاع

گردند و علی وضو کرد و نماز گزارد و بعد از آنکہ جسم شمس و
آن از حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سہ مواضع روشنا
کردہ اند یکی بعد از شب اسری کہ چون آنحضرت بمعراج رفت
دران شب بعد از آنطرف قافلہ قریش را در راہ دیدہ دعا
نیز ذکر کردہ کہ شتری ازان گریختہ بود و بعضے از اہل
قافلہ در پی آن میدوید ند پس گفتند کہ بگو کی میرسد
آن قافلہ فرمود روز چہارشنبہ وچون روز چہارشنبہ
شد نگران شدند قریش کہ قافلہ کی میرسد ورو
گزشت و نیامد قافلہ پس دعا کرد آنحضرت وزیادہ کرد
شد روز در ساعتی بجسم شمس پس رسید قافلہ رو آ
کردہ است این حدیث را یونس بن بکر در مغازی از
اسحٰق و بمچنین روایت کردہ شدہ است جسم شمس
آنحضرت را روز خندق وقتیکہ مشغول گردانیدہ شد
صلوٰۃ عصر چنانکہ در بعضے روایات آمدہ است و مشہ
آنست کہ قضا کرد بعد از غروب دیگر این حدیث ست کہ
فوت شد از علی مرتضیٰ نماز عصر پس دعا کرد آن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ورد کردہ شد آفتاب پس گذاردہ
نماز و تکلم کردہ اند علماء حدیث در این احادیث و گفتہ
کہ اینہا مخالف اند بہمہ حدیث صحیح را کہ در باب یونس
بن متی علیہ السلام آمدہ کہ از انجا اختصاص جسم
شمس بیوشع معلوم میگردد و آن حدیث اینست
کہ در مشکوۃ از بخاری و مسلم از ابی ہریرۃ آوردہ
گفت گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برامد
پیغمبری از پیغمبران و گفتہ اند کہ مراد با ین پیغمبر یوشع